DUE DATE

Cl. No. ___ *Acc No.* ___

Late Fine Ordinary books **25 p.** per day, Text Book **Re 1** per day, Over night book **Re 1** per day.

AKHBAR MADINA BIJNOR

مدینہ

رئیس التحریر

آغا رفیق بلند شہری

مقام اشاعت

بجنور (الہند)

اطلاع متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

معتمد رئیس التحریر

ابو الصدق قوی الامر

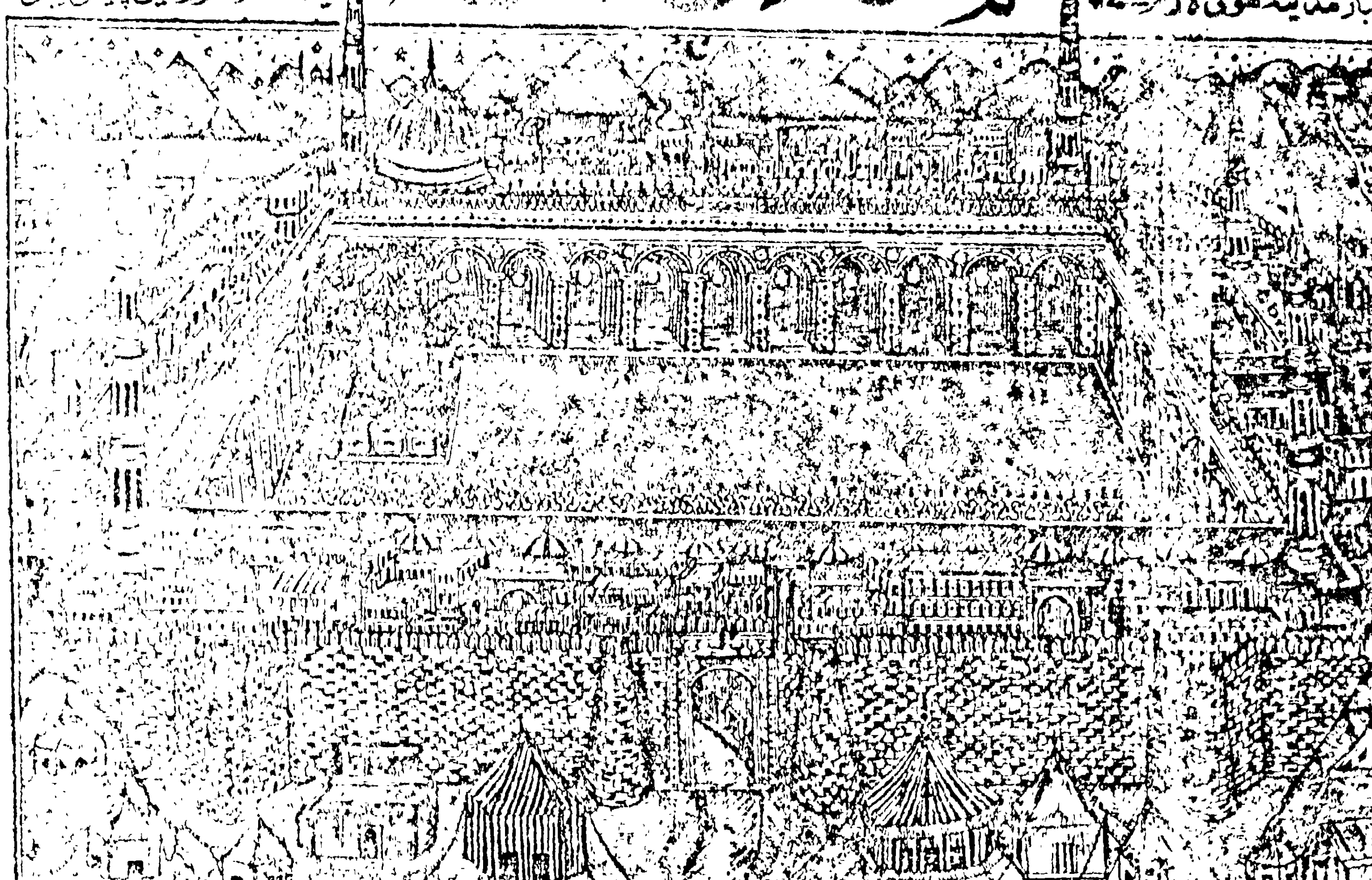
اشتراکات مدینہ

سالانہ ۔۔۔ ۳ روپیہ

ششماہی ۔ ۔ ۲ روپیہ

من ممالک الغیر ۶ شلنگ

قیمت ہر صورت میں پیشگی لی جائیگی



ضوابط

تاریخ اشاعت

شرح اشتہارات

زر بنام محمد حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

آستانہ کے اخبارات میں ایک والنٹیرہ عورت کی یہ گفتگو درج ہوئی ہے جو اخبار "آزاد مارد" کے اڈیٹر اور اس والنٹیرہ کے درمیان ہوئی تھی۔ گفتگو کا خلاصہ حسب ذیل ہے

اڈیٹر۔ تجھے میدان میں جانیکی اجازت حکام وافسران جنگ نے کس طرح دی۔

والنٹیرہ۔ میں خود میدان جنگ میں گئی تھی تاکہ اپنے وطن کی خدمت ادا اور اپنے عثمانی بھائیوں کی مرہم پٹی کروں۔

اڈیٹر۔ کیا تیرے ساتھ اور عورتیں بھی تھیں۔

والنٹیرہ۔ جو معرکہ میرے سامنے ہوا ہے اسمیں میرے سوا کوئی عورت شریک نہ تھی۔

اڈیٹر۔ کیا کوئی معرکہ تیرے سامنے ہے۔

والنٹیرہ۔ تشالجہ کا معرکہ میرے سامنے ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک جانب عثمانی سپاہ پر دشمنوں کی گولیاں بارش کیطرح برس رہی تھیں اور دوسری طرف عثمانی سپاہ نہایت دلیرانہ دشمن کے حملوں کا جواب دے رہی تھی میں ایسی جگہ تھی کہ گولیاں برس رہی تھیں مجروحوں کی مرہم پٹی میں بہت پریشان تھی۔

اڈیٹر۔ اس وقت جنگ کی حالت میں تیری کیا کیفیت تھی۔

والنٹیرہ۔ میں نہایت خوش تھی اور میری مسرت کی دلیل بہت بڑا ذریعہ تھی کہ ہمارا لشکر آتشباری کی پرواہ نہ کرکے دشمنوں پر حملہ کر رہا تھا۔ میں اس موقع کی پوری تصویر بیان نہیں کرسکتی عثمانی سپاہ کے شہیدوں کو دیکھکر میں نے تمنا کی کہ جنگ ہمیشہ جاری رہے۔

اڈیٹر۔ عثمانی سپاہ کو زیادہ نقصان گولوں سے اٹھانا پڑا یا گولیوں سے۔

والنٹیرہ۔ اکثر زخمی گولیوں کی آتشباری سے ہوئے اسوجہ سے کہ دشمن کی توپیں ہمارے مقامات پر پوری طرح گولہ باری نہیں کرسکتی تھیں۔

اڈیٹر۔ کیا کوئی معرکہ دست بدست ہتھیاروں سے بھی ہوا

والنٹیرہ۔ ہاں۔ ایک موقعہ پر ایسا بھی ہوا جسمیں دشمن کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

اڈیٹر۔ دشمن کی کتنی باڑیاں تھیں۔

والنٹیرہ۔ افسوس ہے مجھے معلوم ہوا کہ ہماری دائیں پہلو پر آدھی باڑی اور بائیں پر ایک پوری باڑی تھی تشالجہ کوئی پر ہمارے قبضہ کے ۴ گھنٹہ بعد دشمن کو اور مدد ملگئی۔

اڈیٹر۔ تشالجہ کوئی کو دوبارہ کیوں چھوڑ دیا گیا۔

والنٹیرہ۔ اسکے متعلق مجھے صرف یہ علم ہے کہ سپاہ فوراً حکم سے کشتی میں سوار ہوگئی اور راستے میں مجھے سوار ہونیکا موقعہ ملا۔ ایک نیچے کے قریب ہمارا جہاز دشمنوں کے مورچوں کی تلاش میں [illegible] بعض مورچوں سے آتشباری ہوئی

اڈیٹر۔ سپاہ تشالجہ کوئی کو چھوڑ کر کہاں روانہ ہوئی۔

والنٹیرہ۔ گلیبولی کی جانب ایلچی میں وہیں مجروحوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری میں مصروف رہی۔

اڈیٹر۔ مجروحوں کی معنوی قوت کیسی تھی۔

والنٹیرہ۔ مجروحوں کی معنوی قوت نہایت اچھی تھی میں بعض وقت مجروحوں کو دیکھا کرتی تھی تو ہر کان میں ضعیف مجروحوں کے گانے کی آواز آیا کرتی تھی مجروح وطن پرستی کے گیت گایا کرتے تھے ایک مجروح سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ نہایت خوش ہیں۔

اڈیٹر۔ کیا کسی کو یہ بھی معلوم تھا کہ تو عورت ہے۔

والنٹیرہ۔ نہیں۔ میں مردوں کی طرح [illegible]

اڈیٹر۔ کیا عثمانی سپاہ میں تجھے کوئی جانتا تھا۔

والنٹیرہ۔ ہاں میرا منگیتر مجھے جانتا تھا جو میرے بھائی کے خطاب سے یاد کرتا تھا۔

اڈیٹر۔ تو نے سپاہ کو کیوں چھوڑا اور آستانہ کیوں آئی

والنٹیرہ۔ میرا ارادہ واپس آنیکا نہ تھا لیکن ضعف نے مجھے واپسی پر مجبور کر دیا۔

اڈیٹر۔ کیا دوبارہ جانیکا ارادہ ہے۔

والنٹیرہ۔ قوت حاصل ہوجانے پر ضرور جاؤنگی۔

اڈیٹر۔ کیا مجروحوں کو دیکھکر تجھے خوف معلوم ہوا تھا۔

والنٹیرہ۔ مجھے کسی قسم کا خوف نہیں ہوا کیونکہ میں بہادر مجروحوں کو برابر دیکھتی رہتی تھی۔ مجروح ایسے [illegible] درد برداشت کرتے تھے۔

اڈیٹر۔ کیا کسی بلغاری مجروح کی بھی تو نے دوائی کی۔

والنٹیرہ۔ میں میدان جنگ میں بلغاری مقتولوں اور مجروحوں کو بہت کم دیکھا کیونکہ بلغاری سپاہ اپنے مجروحوں اور مقتولوں کو فوراً اٹھا لیجاتے تھے۔

اڈیٹر۔ کیا معرکہ کارزار کے وقت تجھے کبھی عورتوں کی سی حرکات صادر ہوئیں۔

والنٹیرہ۔ نہیں ایسی کوئی حرکت نہیں ہوئی کیونکہ میرا منگیتر مجھے ہر وقت اطمینان دلاتا رہتا تھا اور ہر طرف کام کرنیکی ہدایت کرتا۔ میں اسکے جواب میں اطمینان دلاتی تھی کہ مجھے کسی قسم کا خوف نہیں ہے اور موت اسیوقت آئیگی جبکہ وقت پورا ہوجائیگا۔

اڈیٹر۔ تو میدان جنگ سے کب آئی ہے۔

والنٹیرہ۔ میں آج ہی آئی ہوں اور میرے ساتھ مجروح ہیں

اڈیٹر۔ مجروحوں کا حال کیسا ہے۔

والنٹیرہ۔ انکے زخم نہایت خفیف ہیں اور خدا سے امید ہے کہ بہت جلد انکو شفا دیگا۔

اڈیٹر۔ کیا تجھے تو اپنا نام بتاسکتی ہے۔

والنٹیرہ۔ نہیں میں اپنا نام آپکو نہیں بتلا سکتی کیونکہ میرا ارادہ دوبارہ میدان جنگ جانیکا ہے اور اسلئے ضروری ہے کہ اپنا نام محفوظ رکھوں۔

اڈیٹر نے اس گفتگو کے بعد والنٹیرہ کی خالص وطنیت و شجاعت پر اسکا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی کہ ہر ایک مسلم عورت کو خداوند تعالیٰ ایسی ہی وطن پرستی و شجاعت عطا فرمائے۔ (الرائے العام ۷ مارچ)

انور بک گلیبولی سے آستانہ واپس تشریف لاکر صدر اعظم شوکت پاشا سے ملا اور دیر تک باہم گفتگو رہی (الرائے العام ۸ مارچ)

بقیہ مقامی حالات

آٹھ مارچ کو اردو مڈل مدارس کے ٹورنمنٹ کا آخری دن تھا جسمیں متفرق کھیل ہوئے۔ خاتمہ کورستہ کشی کا کھیل ہوا جسمیں بجنور اور شیرکوٹ کے لڑکے کامیاب رہے۔ رستہ کشی کے بعد کشتیاں ہوئیں اور بعد میں انعام تقسیم کیا گیا۔

ہمارے ضلع کے رعایا پرور اور ہردلعزیز صاحب مجسٹریٹ مسٹر جی بی لیمبرٹ صاحب۔ جنابہ مسز لیمبرٹ صاحبہ اور جائنٹ مجسٹریٹ صاحب بھی کھیل کو ملاحظہ کیلئے تشریف لائے تھے رستہ کشی انہیں صاحب مجسٹریٹ بہادر نے دلچسپی کیساتھ ملاحظہ کیا۔ آخر میں جنابہ مسز لیمبرٹ صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمایا انعام کافی مقدار میں تھا جس کا زیادہ حصہ بجنور اور شیرکوٹ کے لڑکوں کو ملا انعام میں گھڑیاں ٹوپیاں بنیانیں اور اٹلس وغیرہ چیزوں کے علاوہ نقد روپیہ بھی شامل تھا مسٹر رادھا کرشن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس اور مولوی ریاض الدین صاحب ہیڈ مدرس اردو مڈل بجنور کی کوششیں بہت کچھ قابل داد ہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ عیسوی)

نمبر مقدمہ ۹۵

بعدالت جناب منشی حبیب اللہ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل دھام پور

ھوتی رام ولد پرتاب سنگھ قوم تگا ساکن موضع محمود پور و نمبردار موضع اگہیہ پور محال اول اودا پرگنہ سیوہارہ — مدعی

مسماۃ رامدئی — مدعاعلیہ

بنام مسماۃ رامدئی زوجہ چوبے بہندن لال قوم چوبے ساکن مرادآباد محلہ گجراتیان حصہ دار موضع اگہیہ پور محال اول اودا پرگنہ سیوہارہ — مدعاعلیہا

واضح ہو کہ مدعی نے ۱۱۵ کی تمہارے نام ایک نالش بابتہ مالگذاری ۱۳۲۰ فصلی کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ اپریل ۱۹۱۳ع وقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جوابدہ سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو۔ نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ..... ۱۹۱۳ع جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط

اطلاع — اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ ایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ بجبر حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانیکا تم استحقاق رکھتے ہو اس کو پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

اطلاع ۲ — اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تمکو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے



مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ

الاسلام فی خطر

ایہا المسلمون!

نسوخ شد مروت و معدوم شد وفا
زین ہر دو نام ماند، چو سیمرغ و کیمیا
شد راستی خیانت و شد زیرکی سفہ
شد دوستی عداوت و شد مردمی ہبا

ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ خادمان ملک و ملت اقوام کی امیدوں کا مرکز ہوتے تھے اور دنیا اُن کی حرف کھی چلی جاتی تھی، لیکن اب تو ایسی باتیں خواب و خیال سے زیادہ وقیع نہیں، کیونکہ اب دنیا میں وہ پاکیزہ مادہ ہی نہیں رہا جو وفا و مروت، راستی و زیرکی کا جامع تھا، اور جس کی وجہ سے خادمان قوم ملک و ملت کے حقیقی بہی خواہ سمجھے جاتے تھے،

پچاس سال سے اُدھر ایسے لوگ ایک اچھی تعداد میں موجود تھے، جو حقیقی ملک و ملت پرست ارکان سے وابستہ رہنا اپنی زندگی کا بہترین نصب العین سمجھتے تھے، بات یہ تھی کہ اُس زمانہ میں نہ تو خود رائی تھی اور نہ وہ ناپاک مادہ جو شخصیت کو نمایاں دکھلانے کی غیر پسندیدہ روش کی طرف مائل کر دیتا ہے،

اگر غور سے دیکھا جائے تو اُس زمانہ کی یہ خوبی ایک ایسی خوبی تھی جو کسی قوم کے لیے مشکل سے میسر آسکتی ہے۔ قوم کی نیابت کا کام اُس زمانہ میں اس قدر دشوار سمجھا جاتا تھا کہ قابل سے قابل اشخاص بھی اُس میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈرتے تھے، اور زبردستی اُن کو قوم کی نیابت کا اہم کام سپرد کر دیا جاتا تھا۔ لیکن جو لوگ کہیں قوم کے قایم مقام ہوتے تھے، قوم اُن پر اعتماد رکھتی تھی، اور قوم کا ایک فرد بھی ایسا نہ ہوتا تھا کہ قایم مقام قوم کی بیجا مخالفت پر آمادہ ہو کر اُس کی شخصیت کو مشتبہ یا ناقابل اعتماد بنا دینے کی کوشش کرتا ہو۔

آج قایم مقامان قوم کی شخصیت نہ قوم کے نزدیک قابل اعتماد ہے اور نہ ملک اُنہیں اعتمادی نظر سے دیکھتا ہے، اس کا بڑا سبب تو یہ ہے کہ قوم کے افراد کا کوئی ممتاز و قابل اعتبار نصب العین نہیں، اور ہر شخص بجائے خویش اپنے کو قوم کا لیڈر ثابت کرنے کے لیے تیار رہے لیکن [illegible] اور کچھ سبب سے اور وہ لیڈر کی شخصیت ہے، آج لیڈر کے لیے قابلیت کوئی زیادہ موزوں معیار نہیں، بلکہ شخصی وجاہت ایک ایسی کشش ہے جو خواہ مخواہ ہر اُس شخص کو جو قومیت کے معمولی جذبات سے بھی واقفیت نہیں رکھتا لیڈر بنا سکتی ہے۔

لیڈری کی اس ناقدردانی سے جہاں ملک و ملت کو تباہ کر دیا ہے وہاں قوم کے جذبات میں بھی ایک ایسی ناگوار تبدیلی پیدا کر دی ہے، جو قومیت کے اثر کو بالکل مٹا دینے والی ہے اور جس کا خطرناک اثر دلفریب و خوشنما الفاظ میں پنہاں ہونے کے سبب زیادہ قابل نفرین ہے۔

قوم فروش لیڈروں کی بہتات اور قوم پرست افراد کی ناقابل اعتبار تعداد کو دیکھتے ہوئے ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ قوم ملت فروش لوگوں کے جال میں پھنس کر قومیت کی آن اور ملی شان کو ہاتھ سے دے بیٹھنے پر تیار ہے۔

غرض موجودہ زمانہ کے ناقابل لیڈر ہماری قومیت کو فائدہ پہونچانے والے نہیں، بلکہ ہماری ہستی کو پرخطر بنا دینے والے، لیڈر ہیں۔

مذکورہ بالا خیالات ہمیں اپنے ایک معزز دوست کی اس تحریر کو دیکھکر قایم کر لینے پڑے ہیں جو اُس نے پچھلی ڈاک میں "مصر" سے ہمارے پاس بھیجی ہے۔ یہ تحریر ایک پرجوش محب وطن و خادم قوم کے اُس فرانسیسی پمفلٹ کا خلاصہ ہے جو حال میں مقام جنیف کی انجمن ترقی اسلام کی جانب سے مصر میں کثرت سے شایع کیا گیا ہے، اس پمفلٹ میں ملک و ملت پرست فاضل نے اسلام کی موجودہ حالت پر عموماً اور مصر کی حالت پر خصوصاً نہایت زبردست بحث کی ہے، اور بتلایا ہے کہ دولت عثمانیہ آج جن مصائب میں مبتلا ہے وہ کسی دوسری قوم کے افعال و حرکات کا نتیجہ نہیں بلکہ خود اپنی قومیت اور قومی لیڈروں کی شخصیت کی کمزوری کا نتیجہ ہے، جس کی وجہ سے دولت عثمانیہ مدتوں سے مصیبت پر مصیبت اُٹھا رہی ہے۔

اس بحث کے بعد فاضل مصنف نے مسئلہ شرقیہ کے متعلق دول ہائے مسیحیہ کی اُن کوششوں اور تجاویز پر مفصل نظر ڈالی ہے جو دولت عثمانیہ کے مقابلہ میں کی جا رہی ہیں۔

پمفلٹ کے آخر میں پرجوش محب وطن نے مسلمانان عالم سے نہایت زبردست و مؤثر الفاظ میں یہ اپیل کیا ہے کہ وہ جامعہ اسلامیہ (دولت عثمانیہ) کی جانب توجہ کریں، آج اسلام بڑے خطرہ کی حالت میں ہے، اب وہ وقت نہیں رہا ہے کہ مسلمانان عالم اپنے جامعہ اسلامیہ کی طرف سے اس قدر غافل زندگی بسر کریں جسقدر کہ اب تک کرتے رہے ہیں،

اس پمفلٹ میں جس امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے وہ مصر کے اسلامی لیڈروں کی شخصیت ہے۔ جن کی ذات بابرکات ممالک اسلامیہ میں ایک ایسے حیرت انگیز انقلاب کی متمنی ہے جو دولت اسلامیہ کی ہستی کو ناقابل برداشت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ اس خصوص کے متعلق پمفلٹ کے الفاظ کا مفہوم حسب ذیل ہے:-

"دول یورپ ممالک اسلامیہ کی تقسیم کے درپے ہیں اور اس کے متعلق قوی وسائل عمل میں لا رہی ہیں، مصر، طرابلس اور دیگر ممالک اسلامیہ کے الحاق کی بظاہر یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ممالک اسلامیہ کو عثمانی اقتدار سے نکالکر غربی اثر میں رکھا جائے، تاکہ اپنی اغراض آسانی سے پوری ہو سکیں۔ اگر دول یورپ اپنی اغراض میں کامیاب ہو گئیں اور عربی حکومت کے قیام کی تجویز عملی جامہ میں آ گئی تو قاہرہ عربی حکومت کا دار السلطنت بنایا جائیگا۔ قاہرہ کے دار الحکومت بنانے کے متعلق سردست جو وسائل عمل میں لائے جا رہے ہیں اُن میں ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ بیروت کی پروٹسٹینٹ یونیورسٹی کے دو خارج شدہ شامی شخصوں اور مصر و سوڈان کے بعض مشاہیر سے اس میں مدد لی جا رہی ہے جو مسلمانوں میں عثمانی حکومت کے خلاف ایک مواد تیار کر رہے ہیں، مصر کے مشہور روزانہ اخبار المؤید کے سابق اڈیٹر شیخ علی یوسف اور المنار کے اڈیٹر شیخ رشید رضا وغیرہ بھی اس میں شریک ہیں۔

اس بحث کو قابل اہل قلم نے کئی صفحات میں قلمبند کر کے مسلمانان دولت عثمانیہ کو حسب ذیل خطاب کیا ہے:

"مسلمانان دولت عثمانیہ! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا عزیز وطن اور تمہاری پیاری حکومت یورپ کی سازشوں سے محفوظ رہ سکے تو تم کو چاہیے کہ غفلت سے بیدار ہو اور وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے استحکام حکومت کے لیے کھڑے ہو جاؤ، آج تشتت و تفرق اور قوم فروش لیڈروں کی بدولت اسلام سخت خطرہ میں ہے۔ اس لیے ہر ایک عثمانی کا آج پہلا فرض یہ ہونا چاہیے کہ وہ تخاذل و غفلت کے بُرے نتایج کو پیش نظر رکھکر اپنی ہستی کو باقی رکھنے کے وسائل بہم پہونچائے اور یورپ کی طمع آمیز پالیسی سے اپنی عزیز حکومت کی زندگی کو محفوظ رکھے۔"

یہ پمفلٹ یورپ کی خطرناک پالیسیوں اور قوم و ملت فروش اسلامی لیڈروں کے حالات کا ایک کچا چٹھا ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایک ہمدرد اسلام اور خالص ملت پرست شخص کے دل میں اسلامی لیڈروں کی طرف سے ایک ایسا مادہ پیدا ہو جائیگا جس کا نتیجہ یقیناً یہ ہوگا کہ اگر اسلامی لیڈروں نے جلد اپنی حریص طبیعت و ناپاک خواہشوں پر خاک نہ ڈالی تو دنیائے اسلام یا تو خود تباہ ہو جائیگی یا ملی تقدس کا جامہ اس قدر بے اعتبار ہو جائیگا کہ کسی کی مذہبی شخصیت قابل اعتماد نہ رہیگی۔

راقم پمفلٹ نے جن خطرات کو پمفلٹ میں ظاہر کیا ہے ہم اب سے پہلے اُن پر بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور جن شخصیتوں کو اجانب پرست بتلایا گیا ہے اُن کی اور اُن کے متبعین کی پوری لائف سے ہم اچھی طرح واقف ہیں، یہ لوگ اگرچہ اسلامی لیڈری کا تقدس کا جامہ پہنے ہوئے ہیں اور قوم ایک حد تک ان پر اعتماد کرتی ہے لیکن ان کی خفیہ تدبیریں اور ان کے مہلک اثرات جس رنگ میں قومیت فروشی کر رہے ہیں، اُس سے عام نظریں واقف نہیں ہیں، شیخ رشید رضا کے حالات تو کسی تشریح کے محتاج نہیں، کیونکہ اب سے پہلے کئی مرتبہ ہم آپ کے حالات لکھ چکے ہیں، البتہ شیخ علی یوسف مدیر المؤید سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔

شیخ علی یوسف مصر کے ایک مشہور سیاستدان اور فاضل و مدبر اخبار نویس ہیں، مصطفیٰ کامل پاشا مرحوم مغفور اڈیٹر "اللواء" جیسا قوم پرست شخص جسکی ملت پرستی سے دنیا واقف ہے آپ کے دوست اور شاگرد رشید تھے، شیخ علی یوسف نے جس زمانہ میں المؤید نکالا تھا اُسوقت آپ ایک حقیقی قوم پرست تھے، انگریزوں سے سخت عداوت رکھتے تھے المؤید میں آپ نے عرصہ تک انگریزوں کے اثر کے خلاف لکھا اور اجانب سے بحث و مباحثہ کیا ہے، اجانب کے اثر کے متعلق آپ کی نکتہ چینی خاص اہمیت رکھتی تھی اور اس خصوص کے متعلق آپ کے مضامین دنیائے اسلام میں نہایت ذوق و شوق سے پڑھے جاتے تھے، اسی زمانہ میں آپ کو اخبار نویسی کے تجربات حاصل کرنے کے لیے یا اور کسی وجہ سے جس کا علم ہمیں اچھی طرح پر نہیں لندن جانا ہوا اور آپکے [illegible]

مصطفیٰ کامل پاشا قسطنطنیہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر دونوں شخصوں کے لیے جدا جدا اثرات کا موجب ہوا

مصطفیٰ کامل پاشا

مغرب سے واپس آکر ایک خالص قوم پرست بن گئے اور شیخ علی یوسف اس کے خلاف بالکل اجانب پرست۔ شیخ علی یوسف کے خیالات کی یہ یکایک تبدیلی مصر میں بری نظروں سے دیکھی گئی اور آپ کو قوم پرست پارٹی سے علحدہ کر دیا گیا۔

لندن سے واپسی کے بعد آپ کے اخبار کا رنگ بالکل بدل گیا۔ آپ ایک خوش مدی اخبار نویس سمجھے جانے لگے۔ اور اجانب کی طرفداری، اور مصر میں انگریزی اثر کے استحکام کو دونا آپ کی اخبار نویسی کا ایک نصب العین ہو گیا۔

شیخ علی یوسف اور شیخ رشید رضا وغیرہ کے حالات پیش نظر رکھکر یہ فیصلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ صاحب ان تقدس کا صورتوں سے اپنے اثر کے شیوع اور مقاصد کی تکمیل میں کیا کچھ کوشش نہ کرتے ہونگے اور ان کے ذریعہ قومیت کو کسقدر نقصان پہونچ رہا ہوگا ان تمام باتوں کو سامنے رکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حقیقت میں

اسلام خطرہ میں ہے!

اور یہ خطرہ چونکہ قومی لیڈروں کے افکار و تدبر اور مساعی سئیہ کا نتیجہ ہے، جس سے نجات حاصل کرنا آسان کام نہیں، اس لیے قوم کو اس سے نجات حاصل کرنے میں سخت جد و جہد کی ضرورت ہے، اگر خدا نخواستہ مسلمان غفلت کی نیند سوتے رہے اتحاد و اتفاق سے کام نہ لیا اور جامعہ اسلامیہ کے استحکام پر پوری توجہ نہ کی تو وہ دن کچھ دور نہ ہوگا کہ قوم فروش لامرکزیت کی تدبیروں اور اسی طرح کے دوسرے وسائل میں کامیاب ہو کر دولت اسلامیہ عثمانیہ کی ہستی کو تباہ کر دینے کے ساتھ ہی مسلمانان عالم کی رہی سہی عزت و وقعت کو بھی خاک میں ملا دینگے۔

یہ مضمون ہم یہاں تک لکھ چکے تھے کہ حسن اتفاق سے ولایتی ڈاک میں ہمیں المؤید کا وہ پرچہ ملا جسمیں پمفلٹ مذکور پر تنقید کی گئی ہے، اور علاوہ دوسرے الزامات کے اس پمفلٹ پر سب سے بڑا یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس کا لکھنے والا مشہور قوم پرست فرید بک وجدی ہے۔

المؤید نے پمفلٹ مذکور کے متعلق لکھا ہے کہ اس پمفلٹ کے مطالعے سے جہاں خوشی ہوئی ہے وہاں یہ دیکھکر رنج ہوا ہے کہ جنیف کی اسلامی جمعیۃ جس کا نام جمعیۃ ترقی اسلام ہے وہ المؤید کے اڈیٹر شیخ علی یوسف کو انگریزوں کے مقاصد کی تکمیل اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتی ہے، شیخ علی یوسف پر اس قسم کا اتہام بالکل اُسی قسم کا اتہام ہے جیسا کہ اخبار طان نے جو فرانسیسی کا ایک معتمد اخبار ہے گذشتہ نومبر میں شیخ ممدوح پر لگایا تھا اور وہ یہ تھا کہ ممالک

اسلامیہ میں المؤید وغیرہ جو کوششیں انگریزوں کے لیے کر رہے ہیں وہ محض اس لیے ہیں کہ تحفۃ فرانسیسی علاقوں سے فرانس کا اثر مٹ جائے اور اسلامی بلاد میں فرانسیسی اقتدار بالکل ترسہ نہ جائے۔

اس پمفلٹ کے مطالعہ سے ہر شخص اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ اس کا لکھنے والا جس نے عرفاً اپنے حسب ذیل تین نام پمفلٹ پر لکھے ہیں:-

(۱) "وکیل نیابۃ سابق"

(۲) "محام امام محکمۃ الاستئناف بمصر"

(۳) "امام المحکمۃ المختلطہ بالاسکندریہ"

محمد فرید بک وجدی (مشہور قوم پرست) ہے

اوصاف ثلاثہ مذکورہ کو دیکھکر اور اس میں چوتھا وصف یہ بڑھا کر "رئیس الحزب الوطنی" آسانی سے اس امر کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ فرید بک وجدی کا منشا اس پمفلٹ کی اشاعت سے کیا ہوگا

ہمیں افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو اہل قلم اور قابل کاتب و مصنف ہیں کہ وہ اپنی تحریروں کو تعصب سے پاک ہو کر نہیں لکھتے، اور دین و ملت کے لیے خالص خدمت ادا کرنے کیلئے کوشش نہیں کرتے بلکہ حق کے ساتھ باطل ملانے پر تیار رہتے ہیں اور خاص شخصیت کو عام شخصیت بنا کر اُس کو نظروں سے گرا دینا چاہتے ہیں۔

فرید بک وجدی

نے یہ نہیں دیکھا کہ شیخ علی یوسف ملک کا کیسا خیرخواہ اور دین کا کیسا زبردست خادم ہے۔ مصر میں آج علی یوسف کی مذہبی زندگی قابل رشک و تقلید ہے۔ انجمن ہلال احمر مصر کی خدمات ممدوح کی کوششوں کا نتیجہ ہیں اور اس وقت وہ جس معزز عہدہ پر ہیں وہ بنت کیہ فخر و مباہات کے قابل ہے۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محمد فرید بک وجدی کا پمفلٹ ایک نہایت عمدہ اور دلچسپ و مؤثر پمفلٹ ہے جس کے مطالعہ سے دولت عثمانیہ پر قربان ہونے کے لیے غیرت پیدا ہوتی ہے اور حمیت جوش میں آتی ہے اور جس میں مسلمانوں کو مؤثر پیرایہ میں اسلام کی گذشتہ شوکت و وقعت دکھلا کر اور تاریخ اسلام کے زریں صفحات کا خلاصہ دیکر تحریک کی گئی ہے کہ وہ اسلام کی شوکت باقی رکھنے کے لیے کھڑے ہو جائیں اتحادی طاقت سے کام لیں اور

دہوکہ باز یورپ

کے خوشنما جال میں پھنسکر اپنی ہستی کو خطرہ میں نہ ڈال لیں کیونکہ بُرا وقت آرہا ہے اور اسلام سخت خطرہ میں ہے۔

لیکن راقم پمفلٹ نے ان مجموعی خوبیوں کیساتھ پمفلٹ میں بعض شخصی ابحاث درج کر کے ایک سخت بے چینی پیدا کرنے کے اسباب جمع کر دیے ہیں جس سے اندیشہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں

مسلمانوں کے اتحاد کی کوشش تفرق و تشتت کا موجب اور صدق و اخلاص کی قوت انتقام و کشیدگی سے نہ بدل جائے۔ پمفلٹ مذکور میں اس ناگوار بحث نے اُن تمام فوائد کو جو اُسکی اشاعت پر مرتب تھے پامال بنا دیا ہے، اور بجائے خوبی و حسن کے اُس سے نقصان و ضرر کا خوف ہے اس قسم کی تحریروں میں ایسی ابحاث کا اندراج ایک ایسی سخت مصیبت ہے جس سے ایک دانشمند مدبر کو سخت رنج پہونچتا ہے اور عقلمند اُس کے جگرخراش صدمہ سے مجبور ہو کر رونے لگتا ہے۔

آج اسلام پر جو بُرا وقت ہے اُس کو پیش نظر رکھکر ایک خالص قوم پرست کا نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے قلم کو بہت احتیاط سے جولانی دے اور اتحادی قوت پیدا کرنے کی کوشش کرے، اس اعتبار سے فرید بک وجدی نے پمفلٹ لکھکر جہاں بہتری قوم کی کوشش کی ہے وہاں

شخصیت پر بیجا حملہ

کر کے ایک ایسا گناہ بھی کیا ہے جو کسی طرح قابل عفو نہیں ہے، کاش فرید بک وجدی اپنے پمفلٹ کو ایسی ناگوار و مضر ابحاث سے پاک رکھتا تو یہ پمفلٹ دنیائے اسلام میں عموماً اور مصر میں خصوصاً بہت کچھ عزت سے دیکھا جاتا،

جنیف کی انجمن ترقی اسلام اور اس پمفلٹ کی نوعیت پر نظر ڈالتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انجمن کی ہستی صرف فرید بک وجدی اور اُن کے ہمخیال ہیں، اور کچھ نہیں۔

المؤید کی تنقید کے مذکورۂ بالا اقتباسات پڑھکر بظاہر تو یہ مترشح ہوتا ہے کہ پمفلٹ مذکور میں شیخ علی یوسف پر جو حملہ کیا گیا ہے وہ واقعیت سے بالکل الگ ہے اور المؤید ملک و ملت کا ایک مخلص خادم ہے، لیکن ہم افسوس کیساتھ یہ امر ظاہر کرنے پر مجبور ہیں کہ المؤید کی شخصیت نہ صرف اس وقت مشتبہ ہے، بلکہ شیخ علی یوسف کے لندن سے واپس آنے پر ہی المؤید کی شخصیت ملک و ملت پرست فرقہ میں ناقابل اعتماد ہو گئی تھی، اور حکومت کے اعلیٰ و ادنیٰ ارکان میں اُس کو ایک شخص بھی نظر امتیاز سے دیکھنا پسند نہ کرتا تھا

اس امر کا ثبوت کہ المؤید اجانب پرستی کا دلدادہ ہے اور اجانب سے اسکو کس قدر معقول رقم کی امداد ملتی ہے، اگرچہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے لیکن علاوہ دوسرے واقعات کے چند سالہ گذشتہ واقعات ہی اس کافی ثبوت ہیں۔ المؤید اور اُس کے اڈیٹر شیخ علی یوسف وہی ہیں جو تخلیۂ مصر کے مسئلہ کو کبھی کسی وقت اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے اور اس معاملہ میں ہمیشہ دولت عثمانیہ کے مخالف رہے ہیں، جس زمانہ میں طابہ و عقبہ کی حدود کا تنازع ٹرکی و انگلستان میں ہوا تھا اُس وقت

المؤید برابر انگلستان کی طرفداری کرتا رہا اور اب بھی مصالحت کا نفرنس لندن کے زمانہ میں کامل پاشا کی اُس گلیڈسٹونی تجاویز کو جو ملک و ملت کے لیے سخت ضرر رساں اور باعث شرم و حیا تھیں، المؤید پسندیدگی کا جامہ پہنا رہا تھا ان واقعات کی موجودگی میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ المؤید کی شخصیت ملک و ملت کے لیے کس طرح مفید ہے؟

ہم نہایت آزادی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انجمن ترقی اسلام کے پمفلٹ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ مصر میں ایسے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں جو

تقدس ملی کا جامہ

پہنکر ملک کو بے ایمان یورپ کے ہاتھوں فروخت کر دینے کے لیے تیار رہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ شیخ علی یوسف اور رشید رضا ملک و ملت کے قابل افراد میں سے ہیں، اور اُنکی ظاہری شخصیت اعتماد کے قابل ہے لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ ایک سائنس دان مصلح قوم نے ہمیں یہ سبق پڑھا دیا ہے کہ:-

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہ ہر دستے نباید داد دست

اس لیے جب تک ہم اس قسم کے گندم نما جو فروش لیڈروں کی باطنی حالت سے بالکل مطمئن نہ ہو جائیں ہمارا ضمیر ہرگز اُن کی شخصیت کو قابل اعتماد تصور نہیں کر سکتا۔

شیخ علی یوسف اور سید رشید رضا

کی گذشتہ زندگی اُن کے اُس اعتماد کو بالکل محو کر دیتی ہے جو المؤید کے کالموں میں ظاہر کیا گیا ہے، اب رہی المؤید کی خدمات ملک و قوم، اُسکا اندازہ تو اس سے ہو سکتا ہے کہ المؤید حضرت سلطان المعظم عبد الحمید خاں معزول کے عہد حکومت میں ممالک محروسۂ عثمانیہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا، اسی طرح دستوریت کے زمانہ میں بھی اُسکا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ چند روز کے لئے کامل کی وزارت البتہ المؤید کے لیے نعمت غیر مترقبہ تھی کہ ممالک عثمانیہ میں داخل ہونے لگا لیکن وزارت کی گذشتہ انقلاب سے پھر داخلہ بند ہے۔

کیا کسی خادم ملک و قوم اخبار کی خدمات کا یہی سارٹیفکٹ ہو سکتا ہے جو المؤید کو دولت عثمانیہ سے ملا ہے، اگر حقیقتاً یہ کوئی اعزاز ہے تو المؤید کی شخصیت مقدسہ کو

مبارک رہے

عرض حال

معزز قدردان مدینہ! آج آپ کا پیارا مدینہ جس مقبول صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہے اُس سے آپ اُس کے مستقبل کی نسبت آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ مدینہ مسلمانان ہندوستان کا ایک خالص قومی پرچہ بنکر قوم و ملت کی خدمات پورے طور پر ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔ ناچیز اڈیٹر اور دفتر کا تمام اسٹاف ان امر میں امکان بھر محنت سے کام لے رہا ہے۔ اگر خریداران مدینہ اور معاونین نے ہماری ہمت افزائی کی تو ہم اُمید رکھتے ہیں کہ مدینہ بہت جلد اپنے نصب العین کو پورا کر سکیگا۔

مدینہ کی موجودہ حالت جیسی کچھ ہے ... چند روز میں اس نے ملک و ملت کی خدمات میں جسقدر حصہ لیا ہے اُس سے خالباً آپ ناواقف نہوں گے اس لیے بیجا نہوگا اگر آج آپ سے یہ عرض کیا جائے کہ مدینہ نے جس بار گراں کو اُٹھایا اور اپنی بساط سے زیادہ کام کیا ہے اس کو مدنظر رکھکر آپ اس کی اشاعت میں حصہ لیں تاکہ مدینہ کی آواز دور تک پہونچ سکے اور موجودہ حالت سے زیادہ بہتر بنانے میں آپ مدد دے سکیں۔ مدینہ کے ہزاروں ناظرین میں سے کیا پانچسو اصحاب بھی کیا ایسے نہوں گے جو اپنے پیارے مدینہ کو کثیر الاشاعت بنانے میں کوشاں ہوکر ہماری ہمت بندھا سکیں۔

ہم معزز ہمدردان و معاونین مدینہ سے ادب کے ساتھ ملتمس ہیں کہ وہ مدینہ کی اعانت میں کوشش کریں اور کم از کم ہر ایک معاون دو دو خریدار دیکر مدینہ کی اشاعت کو اچھی تعداد تک پہونچا دیں۔ اُمید ہے کہ ہماری یہ آواز اثر سے خالی نہ رہیگی اور معاونین مدینہ جلد تر ہماری حوصلہ افزائی کے لیے تیار ہو جائیں گے تاکہ مدینہ بہت جلد بہتر سے بہتر بن جائے۔

تحریک مقاطعہ اور انگلستان

مقاطعہ کی تحریک ابتدا میں جس زور شور سے ہوئی تھی اُس میں مسٹر آنر سرجیمیس مسٹن لفٹیننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی گورکھپور والی تقریر سے بہت کچھ ضعف پیدا ہو گیا ہے اور ساتھ ہی اخبارات میں بھی اس کے متعلق مختلف خیالات نظر آ رہے ہیں، بعض اخبار نویس تحریک مذکور کے اس قدر مخالف ہیں کہ تحریک کرنے والوں کو گورنمنٹ انگلستان کا مخالف اور ملک و قوم کا دشمن بتلاتے ہیں۔ بعض اسقدر جوشیلے ہیں کہ بائیکاٹ کو تمام اُمور تجارت سے بہتر و ضروری ثابت کرتے ہیں غرض اس عالم میں افراط و تفریط سے کوئی بھی خالی نہیں ہے۔

"مقاطعہ" کے متعلق ہمارا جو کچھ خیال تھا، ہم اُسکو مختصراً پچھلی اشاعتوں میں ظاہر کر چکے ہیں، لیکن اس ہفتہ مصر سے ایک مراسلت موصول ہونے اور اُردو معلے کے اُس نوٹ کو دیکھنے سے جو مراسلات کے کالم میں بصیغۂ منقولات درج کیا گیا ہے ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ اُس کے متعلق اس ہفتہ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

آج سے پہلے ہم مختلف اخبارات میں اس موضوع پر کہ ملکی ترقی و خوشحالی ملکی مصنوعات کے رواج و ترقی دینے پر منحصر ہے بہت کچھ لکھ چکے ہیں، اس خصوص میں ہمارا یہ خیال کہ ہندوستان میں ملکی مصنوعات کو ترقی دی جائے عرصہ سے ہے اور وقتاً فوقتاً ہم اس میں عملی طور پر بھی حصہ لیتے رہے ہیں اس لیے اسی سلسلہ میں اس وقت ہندوستان میں صنعت و حرفت کا رواج بڑھانے اور ہندوستانیوں میں صنعت و حرفت کی روح پیدا کرنے کے لیے ضروری سمجھا گیا ہے کہ مقاطعہ کی تحریک پیدا کی جائے تاکہ ہندوستانیوں کو صنعت و حرفت کی جانب توجہ ہو اور ساتھ ہی ہندوستان کی پیداوار کی برآمد بھی رُک جائے۔

مقاطعہ کی تحریک جدید نہیں بلکہ اسکا نشو و نما اُسوقت سے برابر ہو رہا ہے جب سے کہ اعلیٰ تعلیم کی بدولت مُلک کے افراد اپنی ضرورتوں اور اپنی ملکی زندگی کے لیے ملکی اسباب کی حاجتوں سے واقف ہوئے ہیں، لیکن ابتک یہ تحریک بہت ہی معمولی پیمانے پر جاری تھی کہ یکایک جنگ طرابلس شروع ہو گئی اور تحریک مذکور کا اثر بڑھنے لگا، جنگ طرابلس کے زمانہ میں ہندوستان کا تمام اُردو پریس اطالیہ کے مال کی بائیکاٹ کرنے میں متفق الخیال تھا اور یہ تحریک بہت دنوں تک اچھی حالت میں رہی۔ جنگ بلقان سے اس تحریک میں ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا ہے اور اس جوش کا سبب اصلی ہمارے نزدیک دول یورپ کی وہ سرد مہری اور اسلام کے خلاف عام سازش ہے جو مجلس مصالحت لندن اور بلقانیوں کے زہرہ گداز مظالم کے متعلق یورپ کی جانب سے برتی گئی ہے۔

ہمارے نزدیک مقاطعہ کی صورت وہ مفید ہے جس کو مولوی ابوسعید صاحب عربی الہندی نے اپنی اُس چٹھی میں بیان کیا ہے، جو آج ہی کی اشاعت میں مراسلات کے صفحہ میں درج ہے۔ مقاطعہ سے ہماری غرض مقابلہ نہیں بلکہ ملکی ترقی و فلاح ہے اور یہی وہ صورت ہے جس کو ہم آسانی سے بتدریج معراج ترقی پر پہونچا سکتے ہیں۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب کہ دول یورپ کی گہری سازشوں نے مسلمانان ہندوستان کے قلوب کو تیر و نشتر کے کچوکوں سے چھلنی کر دیا ہے اور اُن کے وہ حسرت بھرے ارمان جو دول یورپ کی عدالت و انصاف سے وابستہ تھے ظلم و ستم کے ساتھ خون کر دیے گئے ہیں مقاطعہ کی تحریک بہت کچھ ترقی پذیر ہو سکتی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت یہ تحریک جس نظر سے دیکھی جا رہی ہے، اور گورنمنٹ انگلستان کے ذمہ دار ارکان اس کو جس دباؤ سے پامال کرنے پر آمادہ پائے جاتے ہیں وہ نہ صرف ہمارے لیے خطرہ کا موجب ہے بلکہ دولت عثمانیہ کے لیے بھی ایک حد تک ضرر رساں ہے۔ گورنمنٹ ہند کا خیال ہے کہ مقاطعہ کی تحریک کا نشو و نما فسادات کا پیش خیمہ ہوگا، لیکن ہمارے نزدیک جیسا کہ ہم پیشتر لکھ چکے ہیں گورنمنٹ کا یہ خیال غلطی پر مبنی ہے، البتہ یہ ہم ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ مقاطعہ کی تحریک سے انگلستان کی تجارت کو ناقابل برداشت ضرر پہونچے گا، جو بحیثیت رعایا ہونے کے ہمیں گوارا نہیں ہونا چاہیے، لیکن ہم کیا کریں؟ گورنمنٹ انگلستان نے موجودہ مصائب میں ہماری کچھ بھی دلدہی نہیں کی، جس کا اثر ہمارے قلوب پر ہوتا، انگلستان نے اس موقع پر اپنی مسلم رعایا کے جذبات میں سکون پیدا کرنے کے وسائل پر ذرہ بھر عمل نہیں کیا اور ہمیں افسوس ہے کہ انگلستان نے اس سخت امتحان کے وقت اپنی ہردلعزیز پالیسی کو تبدیل کر کے اپنے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر لیں۔

ہم گورنمنٹ ہند کی وفادار رعایا ہیں اور ہمیں انگلستان کو نقصان پہونچانا بہتر نہیں معلوم ہوتا اس لیے مقاطعہ کی تحریک کو ہم اس انداز پر رکھنا پسند کرینگے جس سے انگلستان کو ضرر نہ پہونچ سکے لیکن ساتھ ہی اس کے ہمارا فرض ہے کہ ہم انگلستان سے بھی ایسی ہی ہردلعزیزی کے اُمیدوار رہیں جو ہمارے حسب حال ہو ورنہ بصورت غیر پسندیدہ روش ہونے کے یہ اندیشہ قوی ہوگا کہ ہندوستانی جذبات اپنا خون ہونا روا نہ رکھتے ہوئے مقابلہ کی تحریک کو سرعت کے ساتھ ہندوستان میں پھیلانے پر آمادہ ہو جائیں جو ہر آئینہ انگلستان کے لیے بہت سی تجارتی مشکلات کا موجب ہوگی۔

مقاطعہ کی تحریک حسب سابق جاری رکھنی چاہیے جو ایک معتدل و خوشگوار روش ہے اور ساتھ ہی اس امر کا التزام کرنا چاہیے کہ درآمد کے انسداد کے ساتھ برآمد کی بھی کچھ خبر لی جائے تاکہ مقاطعہ کا پورا پورا لطف حاصل ہو۔

مقاطعہ کی تحریک سے ہمارا یہ مقصد نہ ہونا چاہیے کہ اس سے ہم یورپ کو نقصان پہونچا کر ٹرکی کو کچھ فائدہ پہونچا سکیں، کیونکہ یہ مقصد اوّل تو امید کے خلاف ہے دوسرے اس کے نتائج مقاطعہ کی اصل تحریک کے مقصد سے بھی بالکل مختلف ہیں، ہمیں اس وقت اور آئندہ بھی جو کام کرنا چاہیے وہ فوری جوش ہی نہ ہونا چاہیے بلکہ مستحکم پائدار اور مستقل طریقہ پر ہو تاکہ ہماری کوششیں بیکار ثابت ہوکر ہماری قوت کو زائل نہ کر دیں۔

مقاطعہ کی موجودہ تحریک بعض نوجوانوں کے خیال میں انتقام کا پہلو رکھتی ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں انتقام کا پہلو اس تحریک کے نشو و نما کا موجب نہیں ہو سکتا۔

مقاطعہ کے ہم مخالف نہیں بلکہ مؤید اور ایسے مؤید ہیں جیسا کہ ایک خالص ملک و ملت پرست کو ہونا چاہیے لیکن ہم اس خیال سے متفق نہیں ہیں کہ انتقام کا پہلو اس میں رکھا جائے، مقاطعہ کیا جائے لیکن اُس کو نباہنے کی کوشش اور ضروریات موجودہ کی فراہمی پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔

فرانس، جرمن، اٹلی، روس، اسٹریا اور یونان وغیرہ کی بنی ہوئی چیزیں نہ خرید کرو لیکن ساتھ ہی اسکے اُن چیزوں کو جو ہماری روزمرہ کی ضروریات میں داخل ہیں اور ممالک مذکورہ سے آتی ہیں اور جنکے استعمال کے لیے ہم سخت مجبور ہیں بنانا اور دوسری جگہ سے فراہم کرنا بھی ضروری سمجھنا چاہیے۔

ہم دل سے اس امر کے متمنی ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کا رواج ہو اور غیر ملکی اشیا کا مقاطعہ کر دیا جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی خواہش ہے کہ یہ تحریک محض سوڈا واٹر کا جوش ہی ثابت نہو بلکہ اس میں استقلال اور استحکام بھی ہو۔

قابل توجہ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر ڈاکخانہ جات صوبہ متحدہ

اغوان پور ضلع میرٹھ کے برنچ پوسٹ آفس کے ٹوٹ جانیسے مقامی اور ملحقہ علاقوں کو جسقدر تکلیف اور نقصان پہونچ رہا ہے اُس کے متعلق ہمارے ایک نامہ نگار اغوان پور سے لکھتے ہیں:-

ڈاکخانہ اغوان پور کے متعلق تقریباً ۳۰-۳۲ مواضعات تھے جن کا بیشتر حصہ کھادر میں آباد ہے اور ہر ایک موضع کی مسافت اغوان پور سے قریب قریب مساوی ہے گویا اغوان پور حلقہ کا قلب ہے جسمیں ڈاکخانہ ہونے سے ہر ایک موضع کو ڈاک جلد مل جاتی تھی، اور ڈاکخانہ کے متعلق کبھی کسی قسم کی شکایت نہوتی تھی لیکن اغوان پور سے مقام پریچھت گڈھ کو ڈاکخانہ تبدیل کر دینے سے پبلک کو ڈاک ملنے میں سخت دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ حلقہ کا پوسٹ مین دیر سے مواضعات میں پہونچ سکیگا، اور رجسٹری و منی آرڈر بہت دیر میں مکتوب الیہ کو مل سکینگے۔

اس لیے پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر ڈاکخانہ جات

مسوبہ متحدہ آگرہ واودھ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ پبلک کی مشکلات پر توجہ فرما کر ڈاکخانہ اغوان پور ہی میں بدستور سابق قایم رکھیں، کیونکہ پبلک کو اغوان پور ہی میں ڈاکخانہ رہنے سے بہت آرام رہیگا۔

نامہ نگار کے بیان کے مطابق چونکہ اغوان پور وسط حلقہ میں ہے اس لیے پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر کو اس جانب خصوصیت سے توجہ فرمانی چاہیے کہ ڈاکخانہ وہیں قایم رکھا جائے تاکہ پبلک کو تکلیف و دقت نہو ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برکھیت گڈھ میں ڈاکخانہ منتقل ہونے سے اسٹاف میں زیادتی کی گئی ہے جس کی مصارف بھی بڑھ گئے ہیں اغوان پور میں ڈاکخانہ رہنے سے مصارف بھی بدستور سابق رہ سکتے ہیں اور اسٹاف بڑھانے کی ضرورت بھی پیش نہ آئےگی امید ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر اس جانب جلد توجہ سے کام لینگے۔

آنریبل نواب صاحب بہادر کنجپورہ (کرنال)

ہمیں یہ مسرت انتہا خبر معلوم ہو کر بید خوشی ہوئی ہے کہ قوم کے سچے ہمدرد اور ملک کے بہترین خیرخواہ عالیجناب نواب محمد ابراہیم علی خاں صاحب بہادر رئیس اعظم کنجپورہ ضلع کرنال کو قوم نے اپنا حقیقی قایم مقام بنا کر لیجسلیٹو کونسل گورنمنٹ پنجاب میں بھیجا ہے نواب صاحب ممدوح حقیقت میں اس ذمہ داری کے کام کے ہر طرح اہل ہیں اور ہمیں امید ہوتی ہے کہ قوم کی نیابت کے فرض کو جناب ممدوح نہایت خوبی کے ساتھ ادا کریں گے۔

ممدوح چونکہ مدینہ کے ایک بہترین معاون ہیں اس لیے مدینہ نہایت خوشی کے ساتھ ممدوح کو اس بہترین اعزاز پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ممدوح دُنیا میں اس سے زیادہ اعزاز حاصل کریں ؎

ہوئے نواب ابراہیم علیخاں قوم کے ممبر
خوشی حاصل ہوئی ہے آج ہر قلب مسلماں کو
کرم گستر، کرم پرور، کرم فرما، کرم پیما
یہی ہیں جنکے اوپر فخر ہے ہر اہل ایماں کو
مدینہ بھی دعا کرتا ہے، جاہ و مال افزوں ہو
مبارک ہو یہ دن نواب ابراہیم علیخاں کو

مسلم یونیورسٹی کمیٹی کا اجلاس

مسلم یونیورسٹی کے متعلق جب سے وزیر ہند نے انقطاعی فیصلہ کیا ہے اُسوقت سے اراکین مسلم یونیورسٹی عجب کشمکش میں ہیں اور قوم کو طرح طرح کے دھوکے دے کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اُن کی کوشش قوم کے مستقبل میں ضرور مفید ثابت ہوگی اور وہ مسلم یونیورسٹی کو حقیقتاً مسلم یونیورسٹی بنا کر چھوڑیں گے۔

دسمبر گذشتہ میں ایک جلسہ اس کے متعلق لکھنؤ میں ہوا تھا جس میں قرار دیا گیا تھا کہ ایک ڈیپوٹیشن حضور ویسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر گورنمنٹ ہند کے فیصلۂ الحاق میں ترمیم کے لیے عرض معروض کرے عرصہ تک اِس کے متعلق ڈیپوٹیشن کے ممبروں کا تقرر و تعیین ہوتا رہا، جن میں علاوہ دوسرے معتمد حضرات کے مسٹر مظہر الحق کا نام بھی شامل تھا۔

پچھلے دنوں اس ڈیپوٹیشن کے متعلق نواب وقار الملک بہادر نے ایک چٹھی اخبارات میں شایع کرائی تھی جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ ڈیپوٹیشن بھیجے جانے کی کارروائی قابل التوا و نہیں، اسی کے ساتھ مسٹر مظہر الحق صاحب نے اپنی ممبری سے استعفا دیدیا۔

۲۳ مارچ ۱۹۱۳ء کو لکھنؤ میں مسلم یونیورسٹی کے متعلق ایک اور جلسہ ہوا جس میں نواب وقار الملک بہادر کی چٹھی اور مسٹر مظہر الحق کے استعفے کے متعلق غور و خوض کیا گیا تھا، جلسہ نے بہت سے بحث و مباحثہ کے بعد قرار دیا کہ نواب صاحب ممدوح اور مسٹر مظہر الحق صاحب کے اُن اعتراضات والزامات کی تردید کیجائے جو اُنھوں نے مسلم یونیورسٹی کے متعلق قایم کیے ہیں اور ساتھ ہی اس کے یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کمیٹی کو شکست کر دیا جائے۔

جلسہ کے آخری فیصلہ سے خواہ کسی قدر گتھیاں پڑ گئی ہوں لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فی الحال یہ شکستگی مناسب ہوئی ہے اور اگرچہ اب کچھ دنوں کے لیے مسلم یونیورسٹی کا کام رُک جائیگا لیکن آیندہ جب سرگرمی سے کام کیے جانے کا خیال ہو کہ وہ قوم کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

مسلم یونیورسٹی کے گذشتہ دسمبر اور مارچ والے جلسہ نیز نواب صاحب بہادر اور مسٹر مظہر الحق کی چٹھیوں کے متعلق ہم آیندہ ہفتہ سے ایک تفصیلی بحث کرینگے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں لکھنؤ منعقد ہوا۔ اجلاس کے صدر خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب تھے،

پہلا اجلاس ۲۲۔ مارچ سے شروع ہوا، سب سے پہلے منشی احتشام علی صاحب پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی نے خیر مقدم کی تقریر کی جس میں چند مفید خیالات کا اظہار فرمایا گیا تھا،

اِس کے بعد مسٹر محمد شفیع صاحب نے اپنا افتتاحی ایڈریس پڑھا (اڈریس کا انتخاب آیندہ اشاعت میں درج کیا جائے گا) ہمارا اور اکثر اُردو پریس کا خیال تھا کہ آنریبل ممدوح چونکہ نہایت نرم پالیسی کے جامع ہیں، اِس لیے آپ کی تقریر صدارت مفید خیالات کے حصہ سے قطعاً خالی ہوگی، لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہمارا یہ خیال غلط ثابت ہوا، ممدوح کی تقریر صدارت میں خلاف امید صاف بیانی اور حریت سے کام لیا گیا ہے، بالخصوص مصائب ٹرکی کی نسبت جسمیں بتلایا گیا ہے کہ انگلستان کے ذمہ دار اصحاب سے جو برتاؤ اس موقع پر ٹرکی کے ساتھ ظہور میں آیا ہے وہ ہرگز دوستی پر مبنی نہیں ہے

ہم خان بہادر مسٹر محمد شفیع کو اُن کے کامیاب ایڈریس پر مبارکباد دیتے ہیں کہ ایک حد تک اُنھوں نے اِس کے ذریعہ سے قوم کی خدمات کے فرائض کو ایمانداری کے ساتھ ادا کیا ہے۔

ممدوح کی تقریر کے بعد کئی منٹ تک ہال مبارکبادی سے گونجتا رہا۔ ایڈریس کے بعد مس سروجنی نائڈو نے جو مدراس کے مشہور نائڈو خاندان سے تعلق رکھتی اور ایک قابل شاعرہ ہیں، تقریر کی،

آپ کی تقریر نہایت برجستہ تھی جسکا حاضرین پر اچھا اثر پڑا، اِس کے بعد سکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پڑھی، جلسہ میں تقریروں کے علاوہ جدید عہدہ داروں کا انتخاب بھی ہوا۔ مسٹر سید وزیر حسن مستقل سکرٹری، منشی اظہر علی جائنٹ سکرٹری۔ حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب اور مسٹر سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور منشی احتشام علی صاحب کاکوروی وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

جلسہ میں حسب ذیل رزولیوشن بھی پاس کیے گئے:۔

(۱) قانون وقف علی الاولاد کے متعلق گورنمنٹ اور محرک صاحب کا شکریہ۔

(۲) مظلوم مقدونیہ پر گورنمنٹ انگلستان سے اس امر کی درخواست کی جائے کہ وہ قتل عام کے متعلق کوئی کارروائی کرے۔

(۳) گورنمنٹ برطانیہ روس پر زور ڈال کر اُس کو شمالی حصۂ فارس کو خالی کرائے۔

(۴) لیگ کی رائے میں موجودہ طریقہ داخلۂ سول سروس بذریعۂ امتحان مقابلہ جو انگلستان میں ہوتا ہے ناانصافی کا باعث ہے، اِس لیے وہ اُمید رکھتی ہے کہ پبلک سروس کوئی ایسی تجویز نکالے جو ہندوستان اور گریٹ برٹن میں تمام رعایا ملک معظم کے یکساں مناسب حال ہو۔

(۵) ایگزیکیٹو اور جوڈیشل اختیارات علحدہ ہو جانے چاہئیں

(۶) سول سروس کی جوڈیشل شاخ میں یہ امر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بلحاظ قابلیت قانون پیشہ اصحاب کو داخل ہونے کا موقع زیادہ دیا جائے۔

(۷) ہندو اور مسلم اصحاب کا اتحاد ضروری ہے۔

(۸) مینوسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کا جداگانہ انتخاب نہایت ضروری و مفید ہے۔

جلسہ میں ترمیم شدہ قواعد و ضوابط منظور کیے گئے اور سوٹ ایبل سیلف گورنمنٹ کی دفعہ بدستور قایم رکھی گئی۔

نقاد آگرہ

یہ امر حامیانِ اُردو کے لیے بہت کچھ موجب مسرت ہے کہ ملک میں اُردو لٹریچر کا مذاق ترقی پذیر ہو رہا ہے اور بہی خواہانِ اُردو کی کوششوں سے اُردو میں موقت الشیوع لٹریری وعلمی رسائل میں ایک اچھا اضافہ ہوتا جاتا ہے، لیکن باایں ہمہ عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اُردو میں فن تنقید کے متعلق جو مسلمانوں کا ایک مخصوص فن ہے موقت الشیوع رسائل کا اجرا ہو تاکہ تنقید جیسا معزز فن دوبارہ زندہ ہونے کے ساتھ ہی اُردو زبان کو بھی علمی زبان بنادے۔

دہلی۔ لکھنؤ اور لاہور وغیرہ مشہور شہروں میں فن تنقید کے متعلق ایک رسالہ نکالنے کی تجاویز مختلف اصحاب کی جانب سے پیش ہوئیں اور کچھ ضروری انتظامات بھی کیے گئے، لیکن چونکہ تقدیم کا سہرا شاہ دلگیر کے ہاتھوں سے آگرہ کے سر بندھنا تھا، اِس لیے وہ تمام تجاویز اسوقت تک عملی جامہ نہ پہن سکیں۔

ہم صدق دل سے اپنے معزز دوست شاہ دلگیر کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اُنھوں نے اُردو زبان کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا اور دعا کرتے ہیں کہ اُن کی یہ کوشش پھلے اور پھولے ؎

ترا اُٹھان ترقی کرے قیامت کی
ترا شباب بڑھے عمر جاوداں کی طرح

جنوری ۱۹۱۳ء سے حضرت دلگیر نے نقاد کو جاری کیا ہے، جس کے اسوقت تک تین نمبر ہماری نظر سے گذر چکے ہیں، تنقید جس قدر مشکل کام ہے اُس کو پیش نظر رکھتے ہوئے نقاد کے پہلے نمبر سے ہمیں یہ خیال قایم کر لینے کا موقع مل گیا تھا کہ شاید نقاد اس اہم خدمت کو انجام نہ دے سکے، لیکن فروری اور مارچ کے نمبر دیکھنے سے ہمیں ایک حد تک اپنے خیال کو بدل دینا پڑا۔

نقاد کی حالت کیا بلحاظ پسندیدہ لکھائی چھپائی اور کیا بحیثیت عمدہ ترتیب و مضامین ہر اعتبار سے قابل اطمینان ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر حضرت دلگیر پریس کی مشکلات اور ابتدائی کام کی دشواریوں پر غالب آگئے اور اُنھیں اطمینان سے کام کرنے اور رسالہ کو ترتیب دینے کا موقع ملا تو نقاد کی وہ موجودہ کمزوریاں بھی جو بعض حضرات نے الزام کے طور پر ظاہر کی ہیں جلد دور ہو جائیں گی۔ ہر کام کی ابتدا پیچیدہ شکل ہوتی ہے اور بتدریج اُس میں آسانی پیدا ہوتی اور تجربات بڑھتے ہیں اس لیے نقاد کی نسبت ابھی سے کسی قسم کی پختہ رائے قایم کر لینا سخت دشوار ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے نقاد کی نسبت اچھے خیالات ظاہر نہیں کیے وہ عجلت کی غیر آل اندیشانہ روش کا شکار ہو کر سخت غلطی میں مبتلا ہوئے ہیں۔ نقاد کی موجودہ حالت بہت اطمینان کے قابل ہے اور امید ہوتی ہے کہ حضرت دلگیر کی کوششیں ایک روز نقاد کو خود تنقید کے آسمان پر پہونچا کر رہیں گی۔

نقاد $\frac{20 \times 26}{8}$ تقطیع کے ۸۰ صفحہ کا رسالہ ہے جسمیں علمی تاریخی، ادبی مضامین کے علاوہ تنقید کا ایک خاص حصہ ہے۔ ادبی مضامین کا اسوقت تک جسقدر حصہ نکل چکا ہے، اُس میں کسی قدر اعتدال سے تجاوز پایا گیا ہے امید ہے کہ حضرت دلگیر اس نقص کو بھی دفع کر دینگے جو حقیقت میں کچھ بھی دشوار نہیں ہے تاکہ نقاد کا ادبی مضامین کا عنصر بہت ہی لطیف

العصر لکھنؤ

اُردو علم ادب کے موقت الشیوع رسائل میں مخزن کو کسی زمانہ میں جو اعزاز اور قبولیت عامہ حاصل تھی اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مُلک میں اُس کی پسندیدہ روش پر کئی رسالے جاری ہوئے جن کی پاکیزہ لٹریری خدمات کی ملک نے امید سے زیادہ قدر کی، مخزن کے بعد جدید رسائل میں زمانہ اور ادیب کو جو شرف اور قبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی بیان کی محتاج نہیں، یہی وہ دو قابل قدر رسالے ہیں جو ابتدائے اشاعت سے اس وقت تک اپنی شان کو نہ صرف قایم رکھے ہوئے ہیں بلکہ ضرورت زمانہ کے موافق بہت کچھ اضافہ اور ترقی کرتے رہتے ہیں۔

ادیب اور زمانہ ہر چند کہ لٹریری خدمات کو قابل رشک طریقہ پر ادا کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع ملک میں اُردو علم ادب کے صرف دو رسالوں کا شیوع اُردو کے لیے حقیقت میں بہت کچھ فخر کی اور حامیان اُردو کے لیے شرم کا باعث تھا ہندوستان جیسے ملک میں جہاں اُردو بولنے والوں کی تعداد کئی کروڑ ہے ضرورت تھی کہ زمانہ اور ادیب جیسے معدود رسالوں کی تعداد بہت کچھ زیادہ نظر آتی، تاکہ اُردو ترقی یافتہ زبانوں کے سامنے سبک مایہ زبان نہ رہتی خدا کا شکر ہے کہ اب حامیان اُردو کی کوششیں اُردو علم ادب کی خدمت کے لیے پہلے سے بہت زیادہ مصروف نظر آتی ہیں، جس سے اُمید ہوتی ہے کہ اُردو جلد تر علمی زبان بن جائے گی۔

حامیان اُردو کو یہ سنکر بہت خوشی ہوگی کہ لکھنؤ سے ادیب کا نقش ثانی "العصر" نام سے ایک نیا رسالہ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء سے مسٹر پیارے لال صاحب شاکر میرٹھی (سابق اڈیٹر ادیب) کی ادارت میں نکلتا ہے۔

مسٹر پیارے لال شاکر کا نام ظاہر کر دینے کے بعد اب ہمیں اس امر کی ضرورت نہیں رہتی کہ العصر کی نوعیت پر کچھ لکھیں، کیونکہ مسٹر شاکر وہی ہیں جن کی اعلےٰ قابلیت کا نمونہ ادیب موجود ہے، العصر چونکہ ادیب کے نمونہ پر نکالا گیا ہے لہذا یہ کسی نوعیت سے بھی ادیب سے کم نہیں، اور چونکہ یہ مسٹر شاکر کا ذاتی پرچہ ہے اس لیے اُمید ہے کہ العصر بہت جلد اُردو علم ادب میں ایک چوٹی کا پرچہ نظر آئے گا۔

العصر کا پہلا پرچہ ۳۰۔ مارچ کو دفتر میں موصول ہوا ہے جو ہر طرح سے قابل دید ہے، اس پرچہ میں ۹ مضمون نثر کے، دس نیچرل نظمیں، ۶ غزلیں اور ۔ تصاویر ہیں۔

نثر کے مضامین میں "قوت لامسہ" - مغلوں کی سوشل زندگی" اور "دُنیا کی بربادی" قابل دید مضمون ہیں۔ نظم میں اقبال، اکبر الہ آبادی، مولوی شبلی، شوق لکھنوی اور جناب بنارسی کی نظمیں عمدہ ہیں تصاویر میں ۴ تا کاربن باس رنگین تصویریں ہیں باقی ۲ سادہ تصویریں ہیں جو آرٹ پیپر پر چھاپی گئی ہیں۔

غرض العصر کا پہلا نمبر ہر طرح سے حوصلہ افزا ہے جو ۶۰ صفحہ پر شایع ہوا ہے، ہم اپنے معزز دوست شاکر صاحب کو "العصر" کے شیوع پر مبارکباد دیتے ہیں اور ترقی و کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔ رسالہ کی اعلیٰ حیثیت کو دیکھتے ہوئے چار روپیہ آٹھ آنہ سالانہ قیمت گراں نہیں ہے۔

ملنے کا پتہ۔ لکھنؤ۔ محلہ نوبستہ۔ دفتر العصر

ایڈریانوپل پر بلغاری فتوحات کی خبریں

۲۶۔ مارچ کو صوفیہ (دارالحکومت بلغاریہ) سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن میں بیان کیا ہے کہ اب ایڈریانوپل بالکل بلغاریوں کے قبضہ میں ہے، وہاں کے کمانڈر شکری پاشانے ۲۶ مارچ کی سہ پہر کو ۲ بجے جنرل ایوانوف کی اطاعت اختیار کرلی سوفیہ کا تار حملہ کی تفصیل اس طرح بیان کرتا ہے کہ بلغاری سپاہ نے خندقوں میں سُرنگوں کے خون سے پہلے ہوشیلوں کے ٹکڑے بھیجے اور پھر زرہ پوش سپاہیوں نے ڈھالوں سے آگے بڑھ کر دیواروں طرف کے تار کو کاٹ ڈالا۔ قلعوں کی دیواریں ۴۰ فٹ بلند جنہوں سے کاٹ کر بنائی گئی تھیں ان قلعوں پر سنگینوں سے حملہ کیا گیا، آخری حملہ کے شروع میں بلغاری فوج بالکل صاف ہو گئی اور ترکی مورچوں پر پہنچنے سے پہلے بلغاریوں کی سالم کمپنیاں تباہ ہو گئیں، مگر اس کے بعد بلغاریوں نے توپوں کا رُخ ترکوں کی جانب پھیر دیا جس سے ایک ہیبتناک نقشہ پیدا ہو گیا، سرکاری خبر ہے کہ ایڈریانوپل کے شمال مغرب میں سردیوں نے بھی بہادری سے مقابلہ کیا، مگر قلعہ کی تسخیر میں وہ کوئی حصہ نہ لے سکے، یہ بھی خبر ہے کہ ایک بلغاری اور سردی پلٹن حملہ میں صاف اُڑ گئی۔ ایڈریانوپل کی تسخیر کے متعلق اسوقت تک جسقدر بیانات موصول ہوئے ہیں وہ سب صوفیہ کے ہیں، جن کی نسبت نہ تو آسانی سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب بیانات غلط ہیں اور نہ ان بیانات کی تصدیق کی جا سکتی ہے، البتہ بعض خبریں بتلا رہی ہیں کہ واقعات مذکورۃ الصدر چونکہ اپنے بعض بیانات میں مشتبہ ہیں، اس لیے بہت ممکن ہے کہ واقعات کی نوعیت بہت کچھ مبالغہ آمیز ہو، بہرحال ہم اُسوقت تک جبتک کہ ہمارے پاس براہ راست اس کے متعلق معتبر خبریں موصول نہوں تصدیق نہیں کر سکتے۔

رائٹر ایجنسی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شکری پاشا نے قسطنطنیہ کو جو تار ایک روز پہلے بھیجا ہے اُس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ بلغاری ایڈریانوپل میں داخل ہو گئے، تو میں اُن کے لیے ایڈریانوپل میں صرف ایک دُھواں اُٹھتا ہوا ڈھیر چھوڑوں گا۔

اگر خدانخواستہ یہ خبریں صحیح ثابت ہوئیں (اور خدا کرے ایسا نہ ہو) تو اس سے زیادہ رنج و افسوس مسلمانوں کے لیے کسی واقعہ سے نہیں ہو سکتا، وہ ایڈریانوپل جیسا تقریباً ۶ ماہ سے دشمنوں کی مدافعت نہایت اچھی طرح سے کر رہا تھا، افسوس ہے کہ تین یوم کے پیہم بلغاری حملوں کو برداشت نہ کر کے دشمنوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔

ایڈریانوپل کا ترکی سپاہ کے ہاتھ سے نکل جانے کا اثر اس جنگ میں بُرے نتائج کا موجب ہوگا لیکن ہم کو امید رکھنی چاہیے کہ خداوند تعالیٰ ترکوں اور عام مسلمانوں کو اس ذلت سے محفوظ رکھیگا جہاں تک ہمارا خیال پرواز کر سکتا ہے ہم اُس کے وثوق پر یہ رائے ضرور ظاہر کریں گے کہ بلغاری فتوحات کا مذکورۃ الصدر بیان مبالغہ سے خالی نہیں، اور ہر چند کہ فتوحات کا ہونا ممکن ہے، اور قیاس کے خلاف نہیں، لیکن ایڈریانوپل کے تمام قلعوں پر قابض ہو جانا تقریباً ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ہمیں خداوند تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ دولت عثمانیہ کو ذلت کی شکست اور دشمنوں کے غلبہ سے محفوظ رکھے - آمین ثم آمین !!

اِن خبروں کے متعلق آیندہ اشاعت میں ہم تفصیل کے ساتھ تمام واقعات بہم پہونچا کر لکھیں گے + (تسخیر کی خبر کی تصدیق ہوگئی)

حوادثِ محلیہ (لوکل)

چیچک کی شکایت اگرچہ بہت کم ہو گئی ہے لیکن کہیں کہیں اب بھی اس کا اثر چلا جاتا ہے۔

دو روز سے تیز ہوا چل رہی ہے، صبح کو پھر سردی ہونے لگی موسم کی حالت ابھی درست نہیں ہوئی۔

۳۰۔ اور ۳۱۔ مارچ کو اُردو مڈل مدارس کا ٹورنمنٹ تحصیلی اسکول کے احاطہ میں ہوا۔ ۳۱ کو ٹورنمنٹ کے بعد جناب مسز لیبرٹ صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمایا، رادھا کرشن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے جو ہمارے ضلع کے ایک خلیق و قابل افسر مدارس ہیں ٹورنمنٹ کے شاندار بنانے میں بہت کچھ دلچسپی لی ہے۔ منشی ریاض الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین کی کوششیں بھی قابل داد ہیں۔

مدرسہ رفاہ المسلمین شیر کوٹ کی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے ماسٹر محمد حسین صاحب مہتمم مدرسہ اطلاع دیتے ہیں کہ اگرچہ مدرسہ مذکور غربا کے چندے سے قایم ہے لیکن خدا کے فضل و کرم سے مقامی باشندے اُس کے چلانے میں خاص کوشش سے کام لے رہے ہیں چنانچہ حال ہی میں مدرسہ میں ایک خاص جلسہ ہوا تھا جسکی کیفیت کسی آیندہ اشاعت میں درج کیجائیگی۔

نقاد

جس نے آغاز سال سے نکلکر ادبی دُنیا میں دھوم مچا دی ہے، کیا آپ نے ابھی تک نہیں ملاحظہ فرمایا؟ ضرور دیکھیے اسکا پاکیزہ لٹریچر دلوں میں چٹکیاں لے رہا ہے، اسکا ادبی تخیل نہایت اچھوتا ہے، ملک کے نہایت مشہور اور ممتاز اہل قلم اس کی سرپرستی فرما رہے ہیں اور حضرت اکبر و ریاض کا کلام ہر ماہ نقاد میں بالالتزام دیا جاتا ہے، اسکے علاوہ بہت سی معنوی خوبیاں نقاد میں ہیں جن کا لطف دیکھنے ہی سے آسکتا ہے نقاد ہر ماہ کے اولین ہفتہ میں باقاعدہ شایع ہو جاتا ہے، اور اس کا ہر نمبر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نکل رہا ہے، ملک کے ممتاز اخبارات و رسائل نے اسکے متعلق نہایت عمدہ رائیں ظاہر کی ہیں، اس کی لٹریری خوبی کا اندازہ کرنے کے لیے فہرست مضامین ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ذیل میں درج ہے، نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے، قیمت سالانہ صرف ستے روپے۔

مدینہ کا نفرنس	خانبہادر مرزا سلطان احمد صاحب وزیر مال ریاست بہاولپور۔
دل شکستہ	مولوی محمد عبد الرؤف صاحب فتحپوری۔
شباب کی چھیڑ چھاڑ	موی نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتحپوری۔
غزل	سید ریاض احمد صاحب ریاض
ملک میں تاریخ کا معلم اول	ایم۔ مہدی حسن صاحب افادی الاقتصادی۔
غزل	مولوی نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتحپوری۔
کتاب حسن کا ایک ورق	مولنا سید شاہ محمد فاخر صاحب بیخود الہ آبادی۔
غزل	سید تصوف حسین صاحب واصف اکبرآبادی۔
انتقادات	اڈیٹر۔
سکتہ کے بعد	سید لیاقت علی صاحب ممتاز اکبرآبادی۔
اسوۂ حسنہ	(شمس العلماء) مولنا شبلی نعمانی۔
دائرۂ ادبیہ	مختلف حضرات۔
گلوں کی گالیاں	لسان العصر خان بہادر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی۔
بسنت رُت	منشی پیارے لال صاحب شاکر میرٹھی اڈیٹر العصر۔
رباعیات شہیر	سید محمد نوح صاحب شہیر مچھلی شہری۔
پیغام حیات	سید محمد یوسف صاحب قیصر بھوپالی اڈیٹر المجاب۔
تلافیِ ستم	منشی محمد ایوب صاحب باغ اکبرآبادی۔

مراسلات و منقولات

(مولوی ابوسعید صاحب العربی الہندی کی چٹھی مصر سے)

حی علی الفلاح حی علیٰ خیر العمل

حضرت الفاضل رئیس التحریر جریدۃ المدینہ۔

بعد ادائے سلام معلوم ہو کہ مولوی سید عبدالودود صاحب بریلوی کی یہ اطلاع جو اخبارات میں چھپی تھی کہ مسلمانان بریلی نے بعد از نماز جمعہ طے کیا ہے کہ جو سلطنتیں ٹرکی پر ڈاکہ ڈالتی ہیں ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے میں نے مصر میں پڑھی۔ فلہم بارک فی ھذا الاحساس (الشریف)، مگر افسوس ہے کہ اخبارات ہند نے کیوں ایسی [illegible] کی طرف توجہ کی، یہ منطقی نہیں [illegible] کہ بعض کا خیال اس طرف گیا ہو کہ اس کی [illegible] ہوگی۔ اگر اس کی وجہ یہ خیال ہے تو سخت غلطی ہے۔ اور بائیکاٹ کرنے والے ملک پر میں اور حکومت ہند کی رو سے نہیں ہیں۔ ہر ایک شخص آزاد ہے، خواہ وہ وطن کا مال خریدے یا غیر وطنی۔ سوکھے بسکٹ کھائے، یا تازہ پراٹھے۔

میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر لوگ اپنے ملک کی مصنوعات کے کارخانے کھولیں تو حکومت نہایت خوش ہوگی، کیونکہ اس کے کندھوں پر جو ملک کی ترقی کا بوجھ تھا رعیت نے اسکو اٹھا کر ایک حد تک ہلکا کر دیا۔ اس سے ملکی تجارت بڑھیگی، صنعت و حرفت کو ترقی ہوگی، ملک میں ثروت کی گنگا جمنا بہنے لگیں گی، حکومت کا خزانہ بھی بڑھے گا۔ چوری ڈکیتی، جو اکثر مفلسی کا نتیجہ ہوتا ہے صنعت و حرفت کے ترقی پذیر ہونے سے کم ہو جائیگی اور بڑے بڑے خاندان، امرا ہند کی دوا دولادیں باعث احتیاجات شکوے گورنمنٹ ہند کو مجبور کرتی ہیں کہ ان کو نوکر رکھ لیا جائے، گورنمنٹ ان کی فکر سے سبکدوش ہو جائے گی، اور وہ صنعتی کاموں میں شریک ہو کر خوشحال ہو جائیں گے۔

واضح ہو کہ صنعت و حرفت کے عام نہ ہونے میں دو بڑی بھاری تکلیفیں ہیں، ایک تو یہ کہ نادار لوگ پادریوں کے ہتے چڑھ کر متنصرین کی جماعت بنتے ہیں۔ جن کا بار گورنمنٹ کی گردن پر پڑتا ہے دوسرے یہ کہ متنصرین کی جماعت میں داخل ہونیوالے دعویٰ کرتے ہیں کہ مردم شماری میں ہمارا سیاسی رنگ بحیثیت ثابت ہوا اور ہوگا اس لیے ہمارا حق ہے کہ ہمیں نوکر رکھا جائے، اور ہمیں نوکری دی جائے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ہند کو جزائر انگلینڈ کے باشندوں کی پرورش کا بھی دھیان ہے کہ ان کو خزانہ ہند سے بڑی بڑی تنخواہیں دیکر مالدار بنا دیا جائے۔ ہندوؤں کی الگ فکر ہے جو اپنی قابلیت نظم و نسق اور علمی حیثیت سے یہ امید کر بڑھتے جاتے ہیں اور ان کو اعلیٰ آسامیاں دیکر گورنمنٹ اپنی طرف جذب کرنا ضروری خیال کرتی ہے، غرض ایک انار و صد بیمار کا مصداق ہے، ایک حکومت اور لاکھوں ملازمتوں کے خواہاں، گورنمنٹ کس کو جگہ دے اور کس کو نہ دے؟ ہر ایک نوکری کے مطالبہ میں اپنی اپنی جگہ ایک دلیل محکم رکھتا ہے۔

مذکورہ بالا مجبوریوں کو پیش نظر رکھکر بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ گورنمنٹ طلب ملازمت کا سدباب کرنے کے لیے سررشتہ تعلیم میں اضافہ قیود دے، تعلیم کو مشکل بنا رہی ہے، ہندوستان میں انگلستان کی زیادہ تعلیم کا منشا ہے کہ اس کا منشا صرف یہ ہے کہ ہندوستانی تعلیم پاکر ملازمت طلب کریں گے اگر گورنمنٹ کو یہ خوف نہ ہوتا اور تعلیم سے غرض حصول ملازمت نہ ہوتی تو ہندوستان میں تعلیم بہت کچھ عمدہ و اعلیٰ ہوتی۔

ان وجوہ کو مدنظر رکھکر اگر ہندوستانی ترقی ملک کے خیال سے یورپ کے مال کا مقاطعہ کریں گے اور اپنے ملک کی مصنوعات کو ترقی دیں گے، تو ہندوستان زندہ ہو جائے گا کیونکہ وہ ملک یا قوم کبھی زندہ نہیں کہلا سکتی، جو اپنی ضروریات میں غیروں کی محتاج ہو کر رہے۔

ہندوستان کے مقاطعہ (بائیکاٹ) سے یورپ کی جلاہے۔ تیلی۔ چمار۔ لوہار۔ نجار۔ رنگریز۔ ماہی گیر اور گوالے وغیرہ البتہ ناراض ہوں گے مگر ہم کو ان کی ناراضگی کی کیا فکر ہے۔

معزز ہمدردان قوم ہمکو اپنے ملک کے زندہ کرنے کے مبارک خیال سے کام لینا اور اس اہم ملکی خدمت کے لیے کھڑے ہو جانا چاہیے۔ اور اس امر کا عہد کرنا چاہیے کہ یورپ کی کوئی چیز سوائے اضطراری حالت کے نہیں خریدینگے، اور **کوشش کریں گے کہ جب ہماری ضروریات کی چیزیں ہندوستان میں تیار ہونے لگینگی تو ہم یورپ کی کسی چیز کو بھی ہاتھ نہ لگائیں گے۔**

میں جب سے اسلامبول (قسطنطنیہ) سے مصر میں آیا ہوں، میں نے کوشش شروع کی ہے کہ مصریوں کو چاہیے کہ وہ یورپ کے پانی میں بالکل مصری کی طرح نہ گھل جائیں، اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور تجارت و مقاطعہ کی طرف سختی کے ساتھ توجہ کریں۔

سعادتلو محمود بک انیس جو میرے دوست ہیں اور جن کا میں مہمان ہوں، ان سے میں نے اس تحریک کا ذکر کیا، انھوں نے میری تجویز پسند کی اور فوراً ایک اعلان اس مضمون کا شایع کیا گیا، کہ ایک کمپنی دس ہزار پونڈ کے سرمایہ سے قائم کی جائے، اس کمپنی کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے قہوہ خانے کھولے تاکہ مسلمان یونانیوں کے قہوہ خانوں میں نہ جائیں، یہ کمپنی قائم ہو جانے پر انشاءاللہ العزیز اچھا کام کریگی۔ عربی اخبارات نے اس کمپنی کا ذکر اچھی طرح کیا ہے اس کمپنی میں بڑی خوبی یہ ہوگی کہ کوئی اجنبی اس کے حصص نہ خرید سکے گا، ہاں مصر کے قبطی اس کے حصہ دار ہو سکتے ہیں۔

مسلمانان ہند کو بھی اسی طرح کام کرنا چاہیے اور ہندوؤں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرکے ملکی ترقی میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ دونوں کے اتفاق سے ملک ترقی کرے اور مصائب قحط وغیرہ سے نجات پائے۔

حب الوطن من الایمان تو پرانی بات ہے شاید کشتگان یورپ نے دل اس سے متاثر ہو سکیں میں نظر سامنے یورپ ہی کا نمونہ پیش کرتا ہوں، ہزاروں یورپین ہمارے ملک میں آتے ہیں اور سالہا سال تک رہتے ہیں مگر اپنے ملک کی چیزوں ہی کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے وطن کی تازہ چیزوں کے بدلے اپنے ملک کی سڑی ہوئی چیزیں کھانا پسند کرتے ہیں، تازہ مچھلی کے مقابلہ میں سارڈین مچھلی جو یورپ سے ٹین میں بند ہو کر آتی ہے اس کو کھاتے ہیں۔ یہ مچھلی اس قدر غلیظ و بدبودار ہوتی ہے کہ ہمارے ملک کی نفیس طبیعت کے آدمی تو اس کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔

ولایتی پنیر میں کیسی بدبو ہوتی ہے ہمارے ہاں کا تازہ پنیر اس سے بدرجہا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح تازہ مکھن کی جگہ ولایتی مکھن کھایا جاتا ہے، تازہ دودھ کے مقابلہ میں ڈبیا کا دودھ لاکھوں روپیہ کا ہندوستان میں بکتا ہے، تازہ پراٹھوں کے مقابلہ میں سوکھے ٹکڑے جن کا نام بسکٹ رکھ لیا گیا ہے کیا زیادتی ہے صرف یہ کہ وہ ولایت کے بنے ہوئے ہیں اور بس۔

ریاست کشمیر میں بعض دوکانداروں نے ڈبوں میں گائے کا گوشت ولایت سے منگوا کر انگریزوں کے ہاتھ فروخت کرنا شروع کیا تھا لیکن حکومت کشمیر نے اسکی تجارت کی ممانعت کر دی۔

غرض یورپین کہیں جائیں اپنے وطن کی چیزوں کو خرید کرتے ہیں اور بعض تو ایسے محب وطن ہیں کہ پانی بھی ولایت کا ہی پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دیسی تاجر تاجر نہیں بلکہ یورپ کے بیوپاری جو یورپ کا مال بیچتے ہیں لیکن باوجود یورپین جب تک انہیں یورپین دوکان سے مال ملیگا ہندوستانی دوکان سے ہرگز خرید نہ کریں گے، خواہ یورپین دوکان کا مال گراں ہی کیوں نہ ملے۔ ایک خلاف مذہب واقعہ مجھے یاد آیا جو میں صرف اس لیے بیان نہیں کرتا ہوں کہ ممکن ہے اس پر تشبیہ خاص [illegible]

رنگون میں چین کی فاحشہ عورتوں کے مکانوں پر سائن بورڈ لگے ہیں جن میں لکھا ہے کہ کسی یورپین کو اس مکان کے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے

آہ! افسوس ہے کہ بدکار چینیوں میں تو قومیت اور وطنیت کا احساس ہے مگر ہم کچھ ایسے گئے گذرے ہو گئے ہیں کہ اپنا کچھ خیال ہی نہیں۔

برادران اسلام! خلافت اسلامی پر کس قدر مصیبت آ رہی ہے، اگر ایک ایک روپیہ بھی چار کروڑ مسلمان اس وقت دیدیتے تو ۴ کروڑ روپیہ آسانی سے جمع ہو سکتا تھا۔ اس جنگ میں ٹرکی کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستان کی آٹھ کروڑ آبادی سے جسقدر روپیہ ابتک گیا ہے اس کا ذکر بھی قابل شرم ہے، خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت اٹھ کھڑا ہونا چاہیے اور ملک کی ترقی کی سعی اور یورپ کے مال اور یورپ کے اخلاق کا مقاطعہ ضرور کرنا چاہیے، اور یہ کوئی جرم نہیں، یہ ہمارا ملک ہے، ہم اس کی ترقی کے خواہشمند ہیں خدا کرے قوم بیدار ہو جائے، اور مولوی عبدالودود صاحب کے اقوال کو چراغ ہدایت بنائے۔

عاجز۔ ابوسعید العربی الہندی از مصر
یکم ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ

دول یورپ اور ٹرکی!

موجودہ جنگ بلقان میں ہوا کا رخ حکومت عثمانیہ کے خلاف دیکھکر انگلستان کی فارن آفس کی ساری کوشش اس بات میں صرف ہونیگی کہ سلطانی مقبوضات ایشیا کی مجوزہ تقسیم کے معاملہ میں کسی طرح جرمنی بھی شامل ہو جائے تجویز یہ تھی کہ ایشیائے کوچک جرمنی کو، شام فرانس کو، اور عرب انگلستان کو زیر اثر تسلیم کر لیا جائے اور ایران و ٹرکی ارمینیا میں روس کو حسب بخواہ کارروائی کی اجازت کے علاوہ قسطنطنیہ میں قومی اقتدار قایم کر کے دردانیال تمام یورپین بیڑوں کیلئے کھولدیا جائے سلطان کی حکومت برائے نام قائم رکھی جائے تاکہ اسلامی جذبات عیسائی حکومت سے بتدریج بآسانی آشنا ہو سکیں۔ لیکن خوش قسمتی سے جرمنی نے اس تجویز میں شرکت منظور نہ کی اس کے علاوہ عثمان وزارت محمود شوکت پاشا کے ہاتھ میں آگئی اور معاملہ معرض التوا میں پڑ گیا، یہ بات پورے وثوق اور کامل یقین کیساتھ کہی جا سکتی ہے کہ گذشتہ موسم سرما میں سر ایڈورڈ گرے اور کامل پاشا کے درمیان ایک قطعی قرارداد اس مضمون کی ہوئی تھی کہ طرابلس کے مانند ملک مصر بھی آزاد کر دیا جائیگا بعد انگلستان کے ماتحت بنا دیا جائیگا اور ٹرکی کو ایک معقول رقم یکمشت طور پر بطور معاوضہ دیدی جائیگی جسکی اسے سخت ضرورت درپیش تھی مقام شکر ہے کہ انگریزوں کے غلام کامل کی برطرفی نے اس خلافت اسلام سازش کا خاتمہ کر دیا، ہم اپنے ناظرین سے التجا کرتے ہیں کہ وہ لبرل حکومت برطانیہ کی برائے نام آزادی سے دہوکہ نہ کھائیں اور اسلام اسوقت جس خطرہ میں ہے اس سے کوئی آگاہ نہیں، آزادی پسند کو اسلامی ترقی سے ذرہ بھر بھی ہمدردی نہیں ہے بلکہ وہ اس کے مخالف اور اسکے مٹانے کا خواہشمند ہے اس موقع پر کوئی دلیل کام نہ دیگی مگر یہ کہ مسلمان علانیہ طور پر اس امر کا اظہار کریں کہ جب تک انگلستان دشمنان [illegible]

مطائبات

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرے آغا خاں! ہمارے دلمیں وہ عزت تمہاری تھی
کہ جسکو دیکھکر ہوتی تھی اک عالم کو حیرانی
سمجھتے تھے تمہیں ہم اپنی ساری قوم کا لیڈر
تمہیں ہم جانتے تھے اپنے حق میں لطف یزدانی
تمہیں سمجھا تھا ہم نے نونہالِ باغِ اسلامی
تمہیں جانا تھا ہم نے کشت ایماں کیلئے پانی
تمہیں سمجھا تھا ہم نے منزلِ مقصود کا رہبر
تمہیں جانا تھا ہم نے قوم کا اک لعل رمانی
تمہیں ہم نے سبب سمجھا تھا معراج و ترقی کا
تمہیں جانا تھا ہم نے دافع رنج و پریشانی
تمہیں کس شوق سے آنکھوں پر اور دلمیں جگہ دی تھی
تمہیں کس پیار سے سمجھا تھا آرام دل و جانی
تمہیں ہم باعث لطف و مسرت اپنا سمجھے تھے
تمہیں کو جانتے تھے ہم دوائے درد پنہانی
تمہیں نے ہم کو یونیورسٹی کا راگ گایا تھا
ہوئی تھی جس سے امید ترقی میں فراوانی
دکھایا سبز باغ ایسا عروج قوم کا تم نے
زبانیں ملک و ملت کی ہوئیں محو ثنا خوانی
گئے تم جس جگہ، لوٹا، کھسوٹا قوم کو تم نے
کیے جلسے، لیے چندے، دکھا کر زور لسانی
اتروالیں بہت سی بچیوں کی بالیاں تم نے
چلے فقرے، دیئے جھانسے بنا کر شکل نورانی
نہیں معلوم یونیورسٹی کا کیا حشر ہوتی ہے
کہ جس پر تم نے کی بچوں کے ارمانوں کی قربانی
وزیر ہند نے ساری حقیقت کھول دی آخر
کہ یہ اب ہے حسرت موہومہ و خواب پریشانی

کیا ترکوں کا اچھا آپ نے اظہار ہمدردی
کہ یورپ سے نکل جاؤ تو مٹ جائے پریشانی
بتاتے ہو ہمارے واسطے صرف ایشیا موزوں
یہی ہے آپ کا انصاف اور تیز ایمانی
مسلماں ہاتھ دھو بیٹھیں اپنے اس حصہ سے یورپ کر
ہوئی جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں کی قربانی
تمہیں منظور ہے اسلام کا دنیا سے مٹ جانا
تمہیں مد نظر ہے محو ہو جائے مسلمانی
کہو اب تو قسیم اس سرزمیں سے ہم نکل جائیں
کیا ہے ایک جسکے واسطے ہم نے لہو پانی
مناسب ہے جہاں لہراتا ہے اسلام کا جھنڈا
نہیں ساکن وہاں کے آن کر سرحدی دیوانی
نہ یورپ میں صدا آئے کبھی اللہ اکبر کی
تمہیں حسرت ہے کفر و شرک کی دیکھو فراوانی
تمہیں ہے آرزو شاید مٹے توحید کی ہستی
تمہیں ارمان ہے چھپ جائے یہ مہر درخشانی
یہ خواہش ہے زمانہ جس میں تثلیثی حکومت ہو
تمنا ہے کہ عالمگیر ہو اقبال نصرانی
یہی بت پرستی ہو توحید پرستی ختم ہو جائے
ظفر حاصل کرے اسلام پر افواج شیطانی
خدا کا شکر ہے اب تو ہم پر ہونے لگا روشن
تمہارا جوش ایمانی، تمہاری پاک دامانی

پریسیڈنٹ "مسلم لیگ" کے جب تم ہوئے قائم
ملا جب تم کو اسکی مملکت کا تاج سلطانی
یہ ہم سمجھے تھے مردہ لیگ میں تم جان ڈالو گے
پڑی ہے خشک جو کھیتی ملیگا اب اسے پانی
صدارت نے تمہاری لیگ کی جمہوریت کھو دی
بنا شخصی حکومت کی وہاں ڈالی بہ آسانی
صدارت کے بعد اٹھی تھی "لامرکزیت" کی
بہت مشکل تھی لیکن قوم پھر زندہ ہو کہ بن آجانی
یہ مطلب تھا کسی صورت سے پھر اک تحریک چل جائے
ہماری ہمنوا ہو قوم تو پائیں سلیمانی
صدارت نے تمہاری لیگ کو زندہ کیا ایسا
کہ اک آواز نکلی بھی تو وہ تھی مردہ دفانی
یہی چودہ برس سے "ڈنر" ایس کے منہ سے آتی ہے
یہی آواز جو تقویم پارینہ کا ہے ثانی
"متفقہ" "آریبنگے" صدر اب آیندہ جلسہ کے
کریگی لیگ اس آواز کی پھر مرثیہ خوانی
یہ شخصیت کا آغا خاں تمہاری سب نتیجہ ہے
یہی ایمان ہوتا ہے یہی شانِ مسلمانی

خدا محفوظ رکھے آپ کی چشم عنایت سے
کہ جو ہے قوم کے حق میں مصیبت تیز و طوفانی
خدا محفوظ رکھے آپ کے الطاف و احساں سے
کہ اس پردہ میں ہے اک لشکر ظلم و ستم رانی
نہ جانا تھا تمہیں ہم نے کہ مار آستیں تم ہو
نہ سمجھا تھا تمہیں گرگ بغل، کی سخت نادانی
تمہیں سمجھا رفیق اپنا، حماقت یہ ہوئی اپنی
وگرنہ کس لیے ہوتی ہمیں ایسی پریشانی
بھروسہ کیوں کیا تم پر، سزا جسکی ملی ہم کو
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ہمارا مان لو کہنا تو مٹ جائے پریشانی

کبھی ہم بھی تھے دنیا میں مکین منزل عزت
کبھی ہم بھی تھے فخر و افتخار عالم فانی،
کبھی ہم بھی تھے باغ شادمانی کے گل تازہ
کبھی ہم گلشن ایجاد میں تھے سرو بستانی،
کبھی ہم محفل عیش و طرب کے شمع روشن تھے
کبھی ہم آسمان لطف کے تھے ماہ نورانی،
کبھی ہم راحت و آرام قلب دردمنداں تھے
کبھی ہم اہل دنیا کے لیے تھے لطف یزدانی،
کبھی آ کر ہمارے سامنے گردن جھکاتے تھے
یہ صناعان یورپ، جرمنی ہوں یا کہ یونانی،
ہماری صنعت و حرفت کا اک عالم میں شہرہ تھا
نہ تھا ایجاد کا اس عالم ایجاد میں ثانی،
ہماری خوبیوں کا معترف سارا زمانہ تھا
ہمیں سے چشم گردوں کو ہوا کرتی تھی حیرانی،
ہماری جدتوں سے رشک ہوتا تھا زمانے کو
نہ کھلتے تھے کسی پر جو کہ تھے اسرار پنہانی،
ہمیں تھے موجد ایجاد حیرت خیز دنیا میں
ہماری ہی ہوا کرتی تھی تعریف و ثنا خوانی،
ہمیں تھے خسرو اقلیم حرفت اک زمانہ میں
ہمیں کو تھی میسر ملک صنعت کی جہانبانی،
مزین تھا ہمارے سر پہ تاج عظمت و وقعت
ہمیں تھی ایکدن حاصل کمالوں کی فراوانی،
کبھی فرمانروائے کشور علم و ہنر ہم تھے
نہ امریکن نہ اسٹرین نہ یونانی نہ جاپانی،
کبھی ہم صاحب اقبال و جاہ و نیکنامی تھے
کبھی ہم معدن اوصاف کے تھے لعل رمانی،

مگر اب تو نہ عزت ہے نہ دولت ہے نہ صولت ہے
نہ وہ جاہ و حشم، کرتے ہیں جس کی مرثیہ خوانی،
ذلیل و خوار ہیں اب تو زمانہ کی نگاہوں میں
نہ روئیں کس طرح، جب ہو گئی سب آبرو پانی،
مٹا دیں دور گردوں نے وہ سب صناعیاں اپنی
ہوا کرتی تھی جن سے دیدۂ عالم کو حیرانی،
کبھی گردوں نشیں تھے آج ہم پامال ہوتے ہیں
وہ دیوانے ہیں ہم، جن پر کبھی دنیا تھی دیوانی،
ہمارے دلمیں تھا شمع کبھی عیش و مسرت کا
مگر اب ہے ہجوم صدمہ و رنج و پریشانی،
گل شاداب صنعت جو ہمیں اپنا لطف دیتے تھے
اسی گلزار میں اپنے نظر آتی ہے ویرانی،
کبھی ہم تھے شفائے درد اہل درد دنیا میں
مگر اب ہو گئے خود مبتلائے درد پنہانی،
کبھی جس پر درخشاں نیر اقبال تھا اپنا
وہی سنگ حوادث سے ہوئی مجروح پیشانی،
جھکی ہیں آج اپنی گردنیں آگے شغالوں کے
وہی ہم ہیں کہ ہم سے ڈرتے تھے شیر نیستانی،
نہ وہ انداز موبلی ہیں نہ وہ ہم میں خوش اسلوبی
نہ وہ اوج و عروج اپنا، نہ وہ ہے پاکدامانی،
ہمیں نے حال یہ اپنا بنایا ہے، جو سچ پوچھو
ہوئے ہیں آپ ہم اپنی بلا و درد کے بانی،

ضرورت کی ہر اک شئے دوسرے ملکوں سے آتی ہے
نہ کیوں ہو مفلسی کا دور، کیوں جائے پریشانی،
گنوا کر اپنی صنعت ہو گئے محتاج غیروں کے
نہ کیوں حاصل ہو رسوائی نہ کیوں غم کی فراوانی،
ترقی چاہتے ہیں ہم مگر بے دست و پا ہو کر
ہماری یہ حماقت ہے۔ ہماری ہے یہ نادانی،
خدا کے واسطے اب خواب غفلت سے ذرا چونکو
ہمارا مان لو کہنا تو مٹ جائے پریشانی،
کرو پھر اپنی مردہ صنعت و حرفت کو تم زندہ
دکھا دو تم مسیحائی بنو تم عیسیٰ ثانی،
ضرورت کی جو چیزیں ہیں بناؤ آپ تم ان کو
اگر منظور ہے کھوئی ہوئی پھر آبرو پانی،
نہ ہو تم کو ضرورت دوسرے ملکوں کی چیزوں کی
یہی راز ترقی ہے کرو اس کی نگہبانی،
جسے بے عزتی سمجھے ہوا اپنی ہے وہی عزت
اسی کو چھوڑ کر تم نے اٹھائی ہے پریشانی،
تمہارا مال کیوں اغیار کی جیبوں میں بھر جائے
اگر تم صنعت و حرفت میں پھر ہو جاؤ لاثانی،

ملی ہے دولت برطانیہ سے تم کو آزادی
تمہیں حاصل ہے تحصیل ہنر میں پوری آسانی،
مسلمانو! اٹھو! پھر شمع علم و فن کرو روشن
پھر اپنی قوم میں رائج کرو تعلیم نسوانی،
سکھاؤ اپنے بچوں کو ہنر، تعلیم دو انکو
کہ آئندہ جو نسلیں ہوں نہ ہو انکو پریشانی،
مگر بچے زیادہ تربیت پاتے ہیں ماؤں سے
محافظ ہیں وہی نسلوں کی جسمانی و روحانی،
لہذا اپنی خاتونوں کو بھی بے علم کیوں رکھو
کرو ان کے بھی اخلاق و تمدن کی نگہبانی،

حوادث و اخبار

ممالک اسلامیہ

ریوٹر کی اس خبر کے متعلق کہ شیراز سے ہندی فوج ۲۰ اپریل کو واپس روانہ ہوگی بمبئی میں برٹش انڈیا کمپنی یا سرکاری محکمہ جہاز رانی کو کوئی حکم ابھی تک انتظام جہاز کے متعلق نہیں ملا ہے۔ یقین ہے کہ افواج حسب اعلان روانہ نہ ہوسکینگی۔

شیراز و اصفہان کی سڑک پر بقول پایونیر دو دو ر... کی خبر آئی ہے۔ ... حال کو پورا اصعدی ہوگئے ... انچ برف گریگی اور ... حال کو غرب اور کاشانی وگوں سے ... خیمہ پڑے ہیں۔

ہندوستان

۲۱ اور ۲۲ مارچ کی درمیانی رات کو اخبار "ہندوستان" کے دفتر سے تمام رجسٹر خریداران اور تمام چٹھیاں اور تمام فرد کاغذات چوری ہوگئے۔ رات کے گیارہ بجے کے قریب یہ کہ دفتر کا دروازہ توڑا گیا۔ جو رپورٹ لالہ دینا ناتھ نے لکھائی ہے اسمیں یہ بھی لکھایا کہ "پنڈت رام بھجدت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے اقرار کیا کہ کاغذات میں نے نکالے ہیں۔ لالہ صاحب نے یہ بھی لکھوایا کہ" میری میز سے ستر روپے نقد اور کچھ ... گم ہوگئے۔ رپورٹ لکھوانے کے بعد معلوم ہوا کہ ڈیفنس کے دی۔ پی کے خطوط اور چند دیگر کاغذ بھی غائب ہیں۔ سید محمد شاہ سب انسپکٹر پولیس انارکلی تحقیقات کے لئے اسوقت ہوکر پنڈت رام بھجدت کی کوٹھی پر گئے جہاں پنڈت صاحب موجود نہ تھے لیکن انکی بیوی شریمتی لادیوی موجود تھی لیکن اس نے بیان دینے سے انکار کیا۔ ہندوستان کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا کہ لالہ دینا ناتھ صاحب کا تعلق اڈیٹری اس سے باقی نہیں رہا ہے اور شریمتی لادیوی صاحبہ چودھرانی نے اخبار کا سارا انتظام براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

حافظ محمد حسن صاحب رئیس دہلی و سوداگر لکھنؤ نے اپنے لڑکے کا دودھ چھڑانے کی تقریب میں اعزا و احباب کو دعوت دینے کے علاوہ مبلغ اکیاون روپیہ انجمن طلائے دہلی کو پچیس روپیہ انجمن وکیل قوم کو عطا فرمایا اور ۵ ہزار روپیہ کے ترکی تمسکات قرضہ بلا سودی خریدنے کا بھی اعلان فرمایا۔ جزاہم اللہ خیرا۔

انجمن ہلال احمر دہلی نے اسوقت تک ۱۱ ہزار روپیہ وصول کرکے تمسکات قرضہ عثمانی کی خریداری کے لئے دہلی لنڈن بنک میں داخل کر رہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ تمسکات ایک ہفتہ میں آجائینگے۔

دہلی میں حضور ویسرائے کی یادگار میں ایک پبلک لائبریری قائم کرنے کی تجویز کیگئی ہے۔ پرائیوٹ سکرٹری صاحب سے استمزاج کیا جائے گا۔

دہلی کے ماہرین نقشہ بندی کپتان سوئنٹن اور مسٹر لینز و مسٹر بیکر گذشتہ ہفتہ کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوکر عازم ولایت ہوئے۔

مسٹر بیکر نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان روپیہ کا طلائی سکہ جاری کرنا بمقابلہ ساورن کے زیادہ پسند کرتی ہے اور گورنمنٹ ابھی لوکل حکام وغیرہ سے استصواب کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ اسلئے ابھی نہیں کہا جاسکتا کہ ہندوستان میں ضرب سکہ طلائی کا فیصلہ کب تک ہوگا۔

کلکتہ میں مہاراجہ ٹاگور کے ملازم ایک دربان نے ایک پنجابی پٹھان پر رنگ ڈالدیا۔ پٹھان نے دربان کو مارا۔ جو اور دربانوں کو بلالایا۔ اتنے میں اور پٹھان بھی جمع ہوگئے اور باقاعدہ لڑائی ہونیلگی۔ تین دربان زخمی ہوکر ہسپتال پہنچائے گئے اور ۸ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں نیز ایک نوجوان ہندو عورت پر رنگ ڈالنے کی وجہ سے جھگڑا ہوا۔ اور رنگ ڈالنے والے نے پیتل کی پچکاری سے عورت کے سامنے دانت توڑ دئے۔

آج ۲۶ مارچ کی صبح کو قتل آگرہ کے ملازم لفٹنٹ کلارک کو الہ آباد جیل کے احاطہ میں پھانسی دیدیگئی۔

مدراس اور سدرن مرہٹہ ریلوے کے گارڈوں اور ٹکٹ کلکٹروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر معطل شدہ گارڈوں کو بحال نہ کر دیا جائے گا تو وہ ہڑتال کر دینگے۔

گوروکل کانگڑی (ہردوار) کے سالانہ جلسہ میں ۶۲ ہزار روپیہ چندہ وصول ہوا۔ ایک مانڈواڑی ساہوکار نے ۱۱ ہزار ایکسو روپیہ چندہ دیا۔

صوبجات متحدہ کے امداد قحط کے شمار و اعداد سے ظاہر ہے کہ تقریباً دو ہزار آدمی آزمائشی کاموں پر لگے ہوئے ہیں اور ۱۱ ہزار آدمی نہروں اور آبرسانی کے کاموں پر ضلع مرزا پور میں ۷۱۴۶ آدمی مختلف کاموں پر ریاست بنارس میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ۲۹۴۲ آدمیوں کو مفت امداد ملتی ہے۔ بندیل کھنڈ میں مویشی کی بیماری بکثرت پھیلی ہوئی ہے۔

۲۰ ماہ حال کو حضور نظام نے ایک عظیم الشان بند کا سنگ بنیاد رکھا جو سکندرآباد سے ۲ میل کے فاصلہ پر گولکنڈہ سے چند میل بجانب جنوب اسغرض سے تیار کیا گیا ہے کہ موسیٰ ندی کے سیلابی پانی کو ایک جھیل میں جمع کرے اور سکندرآباد و حیدرآباد کو پینے کا پانی بہم پہنچائے۔

دہلی میں دریائے جمن کے غربی کنارہ پر بیلہ اور نشیبی زمین کی صفائی کا کام آیندہ گرمیوں کے موسم میں شروع ہوجائیگا۔ نشیبوں کو بھر کر دریا کی دھار تک ایک عمدہ دھاروپشتہ بنایا جائیگا۔ اس کام میں کسی قسم کی دقت واقع نہوگی۔

ٹونڈلہ کے قریب ۲۵ مارچ کی صبح کو نمبرہ ایکسپریس ایک مالگاڑی سے ٹکرا گئی۔ اگلی گاڑیاں جل گئیں کسی مسافر کو صدمہ پہونچنے کی خبر نہیں آئی۔

سیالدہ کو مجسٹریٹ نے دو کانسٹبلوں کو استحصال بالجبر کے جرم میں ۳ ماہ و ۱۵ روز کی سزا دی۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

جنگ بلقان | **لندن ۲۲ مارچ** - ایڈریانوپل سے جو پیغام آج براہ راست آیا ہے وہ مظہر ہے کہ شہر [illegible] کی مدافعت [illegible] کر رہا ہے۔ [illegible] بالکل سالم ہیں۔ جنہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا ہے اور نہایت امن و ترتیب قائم ہے [illegible] کی تقسیم میں مشغول ہیں۔ [illegible] میں باہم [illegible] کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں [illegible] ہمدردی و سکوت کے ساتھ اپنی لاشوں میں [illegible] ہو گئے ہیں۔

آسٹریا ہنگری نے دول کو اطلاع دی ہے کہ [illegible] ریجال اور سقوطری میں [illegible] لوگوں کو [illegible] دیکھتے ہوئے اور بنی نوع انسان کے مفاد کو مد نظر رکھ کر [illegible] اور ساحل البانیہ پر گشت کرنے کی غرض سے ایک بیڑہ روانہ کر رہی ہے۔

[illegible] میں اعلان کیا گیا ہے کہ [illegible] غیر [illegible] باشندوں کو سقوطری سے باہر جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ [illegible] وعدہ کر رہا ہے کہ [illegible] تحقیقات و [illegible] کیا جائے [illegible] ابھی نہیں [illegible] باقی دعاوی کے جوابات [illegible] خیال [illegible] ہیں۔

آسٹریا ہنگری نے [illegible] سفیر کو [illegible] پادری پالک کے قتل اور رومن کیتھولک البانیوں کو تبدیل مذہب کرا کے کلیسائے یونان کا جبراً معتقد بنانے کی تحقیقات میں ایک [illegible] کرنے سے انکار کر دیا ہے اور علیٰ ہٰذا القیاس "اسقودرہ" [illegible] کے معاملہ کی ضمن میں عہدہ داروں کی سزا دہی کے متعلق دعاوی میں بھی لیت و لعل اور گریز سے کام لیا ہے۔

پادری پالک کے قتل کے واقعات جو وائنا میں شائع ہوئے ہیں قرون وسطیٰ کی شہادتوں کے قصے یاد دلاتے ہیں۔ پالک مع تین سو دوسرے آدمیوں کے رسیوں سے باندھا گیا۔ کلیسائے یونان کے ایک پادری نے سپاہیوں کی بندوقوں کی طرف اشارہ کر کے کہا "[illegible] تو ان کاغذ پر دستخط کر دو جس سے ثابت ہو کہ تم نے اس مذہب کو جو دنیا میں ایک ہی سچا مذہب ہے تبدیل کیا ورنہ ان فوجی [illegible] (بندوقوں) [illegible]" [illegible] پالک نے دستخط کرنے سے [illegible] سپاہیوں نے پالک کے کپڑے پھاڑ کر بندوقوں سے [illegible] شروع کر دیا یہاں تک کہ اسکی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ گئیں اور وہ گر پڑا مگر پھر بھی اس نے [illegible] سے انکار کیا [illegible] سنگین سے جو اسکے جگر میں پیوست ہو گئی اسکی [illegible] کا خاتمہ کر دیا۔

شاہ قسطنطین نے مع ملکہ کے کل ایوان کلاں میں [illegible] جب وہ ایوان کلاں سے محل کو واپس جاتی تھی تو [illegible] اسکا خیر مقدم و مرحبا کیا گیا۔

بادشاہ آج ہی شام کو سلونیکا کو روانہ ہونے والے ہیں۔ سر بارکلی [illegible] مالٹا سے جہاز انفاکس پر سوار ہو کر شاہ یونان کے دفن میں شریک ہونے کیلئے روانہ ہو رہی ہیں۔ شہزادہ ہنری آف پروشیا نیابتاً سلطنت جرمنی کی طرف سے ایتھنز پہنچکر شاہ یونان کے دفن میں شریک ہونگے۔

یونانیوں نے جرمنی جہاز "ارمنگارڈ" لنناس کی [illegible] گرفتار کر لیا ہے۔

بلقان کے معاملات میں پیچیدگیاں واقع ہونے کی وجہ سے سفراء دول نے آج سہ پہر کو خلاف توقع سر ایڈورڈ گرے سے ملاقات کی۔

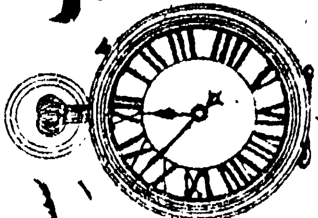
سفراء دول اور سر ایڈورڈ گرے کی اس ملاقات کے متعلق سیاسی حلقوں میں نہایت سکوت و خاموشی سے کام لیا جا رہا ہے لیکن تسلیم کیا جاتا ہے کہ نہایت اہم معاملات کے متعلق گفتگو جاری ہے۔ ایک مدبر نے ریوٹر کے قائمقام سے اثنای گفتگو میں صرف اسقدر کہا۔ "جو کچھ میں ظاہر کر سکتا ہوں وہ صرف اسقدر ہے کہ ایک عام تصفیہ زیر نظر ہے اور اگر کوئی امر مانع پیش نہ آیا تو اس تصفیہ کا ہر وقت منتظر رہنا چاہیے"۔

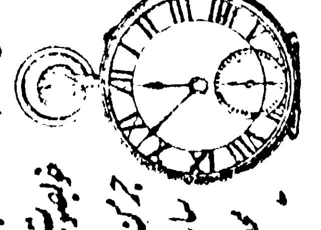
بخارسٹ میں شہرت ہے کہ مسیو مشو سفیر رومانیہ متعینہ [illegible] کو سفراء دول کی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لنڈن میں طلب کیا گیا ہے کیونکہ البانیہ کی جنوبی حد کا [illegible] جو اسی ضلع میں ہو کر گذرتی ہے جسمیں رومانی کثرت سے آباد ہیں) تصفیہ زیر غور ہے۔ سیاسی حلقوں میں یہ امر رومانی تدبر کی کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ دول کی مراسلات میں حسب ذیل شرائط مندرج ہیں [illegible]۔ ترکی اتحادیوں کو وہ تمام ممالک دیدیگا جو ایک خط مابین میڈیا اور انیوس کے مغرب میں واقع ہیں۔ مگر البانیہ جسکی حدود دول مقرر کرینگی۔ ترکی کریٹ کو چھوڑ دیگا اور دول تاوان جنگ کو ممنوع قرار دینگی۔ اتحادیوں کو اجازت دیجائیگی کہ وہ پیرس میں منعقد ہونیوالی اس کمیشن کے مباحثہ میں شریک ہوں جو فیصلہ کریگا کہ عثمانی قرضہ اور مالی ذمہ داریوں کا ایک مناسب حصہ ان اضلاع کے متعلق جو اتحادیوں کے قبضہ میں آئیں اتحادیوں کے ذمہ ڈالے۔ ترکی بھی کمیشن کے مباحثوں میں حصہ لیگا۔ ان شرائط کو بنیاد گفتگوئے صلح تسلیم کرنیکے بعد ہی لڑائی بند ہو جائیگی۔

لنڈن ۲۵ مارچ - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ دول نے البانیہ کی شمالی اور شمال مشرق حدود کے متعلق آپسمیں اتفاق کر لیا ہے اسلئے فوجی کاروائیاں بالکل غیر ضروری ہیں کیونکہ دول کے فیصلوں پر انکا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اس پیچیدہ مسئلہ کے فیصل ہو جانے کے بعد آسٹریا اور مانٹی نگرو کے تنازع کے نتیجہ کے متعلق اب فکر بہت کم رہ گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آسٹری جنگی جہاز جو ابھی تک ڈلمیشیا کے قریب سمندر میں ہیں۔ سروی فوج برداری کے جہازوں سے تعرض کرنیکا ارادہ نہیں رکھتی۔

جنگ طرابلس | ترہونا کا ایک تار مظہر ہے کہ عربوں نے اطالیوں کو بار بار حملہ کر کے بہت ستا رکھا ہے۔ انکے سرگروہ بارونی بے ہیں جو سابق میں طرابلس کی جانب سے ترکی پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ یہ عربوں کو نہایت قابلیت سے لڑا رہے ہیں اور انہوں نے ایک باقاعدہ حکومت اندرون ملک میں قائم کر دی ہے۔ انکے حملے کو رد کرنے کی غرض سے [illegible] اطالوی دستوں نے ترہونا کے جنوب میں چند مستحکم مقامات پر حملہ کیا اور سنگینوں کے زور سے انپر قبضہ کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس حملہ میں ۲۲۰ عرب





فہرست کتب طب جو قابل دید ہیں

اگر آپ جملہ امراض سے خود بچوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ضرور بالضرور ان کتابوں کو گھر میں رکھیں جو ڈاکٹروں و یونانی طبیبوں کے اقوال صحیحہ کا لب لباب ہیں جو بار بار چھپتی رہتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں ✦ جو صاحب چاہیں پتہ ذیل سے طلب کریں ✦

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	نوجوان عورتوں کی خرابیاں۔ تفصیل امراض زنانہ۔ مریض مبلوق سوزاک کمی شہوت وغیرہ کے برے نتیجے۔ کمزور حیوانی کے مریضوں کو ہدایات مریض مبلوق اور والدین کو ہدایات وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۱ر	۸ر	۴ر
حکمرانی کے لیے قوا جیو نے	تشریح اعضا۔ نطفہ کیا چیز ہے۔ جوانی بلوغ۔ حمل کس طرح ہوتا ہے۔ مَلق کے نقصان۔ مجبور کر پاکباز رہنا۔ حاملہ ہونے کے اسباب۔ اولاد نرینہ کا پیدا ہونا۔ اپنی منی سے اسباب نامردی۔ امراض جوش شہوت وغیرہ وغیرہ محصول ۱ر	۸ر	۴ر
[illegible]	عمر طبعی کیا ہے۔ درازی عمر کے لئے عمدہ تدابیر عمر طبعی یعنی ایک سو سال تک پہنچنے کے تجربات یونان۔ امریکہ۔ ایران۔ جرمن۔ فرانس کے حکماء کی کتابوں کا خلاصہ حکمائے یونان کے اقوال قابل قدر تدابیر محصول ڈاک ۲ر	۴ر	۱۰ر
زینت شباب فی بیان کیفیت شعر و الخضاب	بعد از مرگ بال اگنا۔ عورتوں کے بالوں کی تصاویر بال سفید کیوں ہوتے ہیں۔ خضابات۔ بالوں کے سنوارنے کے طریق و تصاویر۔ لمبی داڑھی کے انسان۔ مصریوں کے بال۔ عورتوں میں داڑھی۔ وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۲ر	۴ر	۱۰ر
[illegible]	آتشک کا تاریخی حال۔ شناخت۔ اقسام آتشک۔ آتشک کے بد نتائج صدہا امراض۔ صدہا مجرب نسخے اصل رسالہ میں درج ہیں ✦	۸ر	۱۲ر
[illegible]	اسباب پیدائش ہیضہ اس کا زہر انسان کے جسم پر کیونکر اثر کرتا ہے۔ تدابیر حفظ ما تقدم۔ علاج ہیضہ۔ ڈاکٹروں کی تحقیقات وغیرہ	۱۲ر	۶ر
[illegible]	تاریخ بواسیر۔ اسباب بواسیر۔ اقسام بواسیر۔ علامات و تشخیص علاج بواسیر مسہ نکالنے کی تدبیر۔ شقاق المقعد۔ دائمی قبض بھگندر	۸ر	۴ر
عمدۃ البیان فی بیان سو النسیان	قوت حافظہ کی تدبیر۔ اقسام حافظہ۔ اسباب نسیان۔ تدابیر ترقی حافظہ مفید قواعد و کرم حافظہ اور حافظہ کا تذکرہ۔ استعمال حافظہ وغیرہ	۸	۴ر
[illegible]	دنیا کے مختلف ممالک کی عورتوں کی اصلی تصویریں مع ان کے جملہ حالات رہائش اخلاق حسن صورت سیرت وغیرہ	۴ر	۴ر
[illegible]	یورپ کے حمقا کی قسم کے نالائق۔ طرح طرح کے حالات۔ شناخت ... تذکرے لکھے گئے ہیں ✦	۸ر	۴ر

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	شناخت ... کون کون لوگ مستعد مرض ہیں تدابیر حفظ ما تقدم ... حکمائے یونان کے تجربے و علاج۔ چند ربارک وغیرہ ✦	۸ر	۴ر
[illegible]	مضرات افیون۔ تمباکو۔ بھنگ چرس کے نقصانات ... تحقیقات کا آئینہ ...	۸ر	۴ر
معالجات دندان	دانتوں کی تشریح ... کیڑے کا لگنا حفاظت دندان منہ کا صاف رکھنا ... تصاویر۔ دیگر حالات ✦	۸ر	۴ر
[illegible]	خوبصورتی ... تدابیر و نسخہ جات۔ خوبصورتی و جوانی قائم رکھنے کی تدابیر ... وغیرہ وغیرہ	۸ر	۴ر
طاعون اور اس کا علاج	طاعون اور اس کی تاریخ۔ اجرام طاعون ... طاعون علاج حفظ ما تقدم حکمائے قدیم و ڈاکٹران حال کی تحقیقات	۸ر	۴ر
[illegible]	[illegible]	۸ر	۴ر
[illegible]	طاعون کی مختصر تاریخ۔ شاہان سلف کے وقت میں طاعون ... طاعونی اجرام۔ پنجاب میں طاعون ✦	۸ر	۴ر
[illegible]	[illegible]	۸ر	۴ر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بچوں کی پرورش	[illegible]	[illegible]	۸ر
[illegible]	[illegible]	۱۲ر	۸ر
رسالہ امراض ... امراض ...	[illegible]	[illegible]	۸ر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تندرستی ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اقتباس المثل	[illegible]	۸ر	۴ر

اکسیر کشتہ جات یہ ہزارہا کشتہ جات اکسیر درج ہیں جن کو دیکھ کر خود بخود عجیب الاثر کشتہ جات ہر آدمی تیار کر سکتا ہے ہر ایک کشتہ کے ساتھ اس کے فوائد مقدار خوراک بھی درج کی گئی ہے۔ اصل قیمت عہ رعایتی قیمت صرف [illegible]

صحیفۃ المدارس اصل قیمت ۸ر رعایتی ۴ر — **قیافہ ارسطو** اصل ... رعایتی ۴ر

نوشتۂ تقدیر اصل قیمت ۸ر رعایتی ۴ر — **ما ینبش المرام** ... ۴ر

بے اولادوں کو اولاد اصلی ... رعایتی عہ

پتہ: مینیجر کارخانہ حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

مطبع ... میں باہتمام محمد مجید حسن ... پرنٹر پبلشر ... شائع ہوا

Regd. No. 575

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

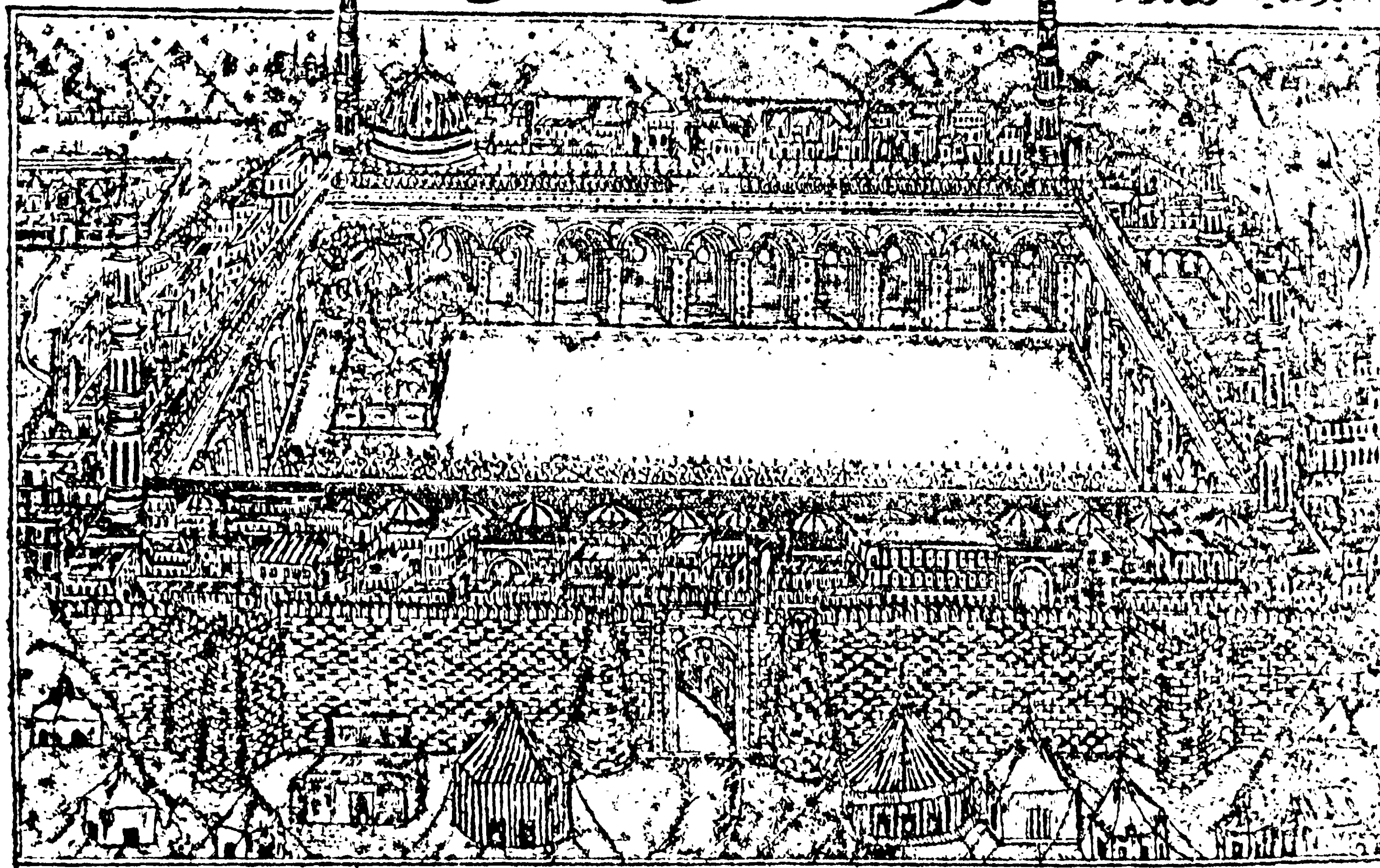
(13)

THE

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانان ہند کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر		معتمد رئیس التحریر
آغا رفیق بلند شہری	**مدینہ**	ابو الصدق قوی الامروہی
مقام اشاعۃ		اشتراکات مدینہ
بجنور (الہند)		سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔ روپیہ
اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے		ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔ روپیہ
		من ممالک الغیر ۶ شلنگ
		قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے



ضوابط

تاریخ اشاعت ۔ ۸

شرح اشتہارات

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

مینجر کا ضروری نوٹس ۔ جن صاحب کی خدمت میں بلا طلب یا با طلب اخبار "مدینہ" نمونتاً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

ہندوستان کے اردو اخبارات میں سب

معزز معصر العدل لکھتا ہے کہ جمال بک حافظ آستانہ عزت پاشا کا نڈر سلطنت کے بلانے پر قسطنطنیہ گئے تھے وہاں سے ویاں کے ہیا اخبار جون ترک کا ایک ایڈیٹر آپ سے ملا اور باہمی حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

جمال بک - میں قسطنطنیہ سے ایسی حالت میں ایس آیا کہ میرا دل عثمانی سپاہ کی بہترین حالت کو دیکھکر خوشی و مسرت سے بھرا ہوا تھا ہماری سپاہ کی معنوی قوت نہایت اچھی ہے اور قریب ترین ۱۵ ہفتہ مورچہ کی اثر شجاعت کو زندہ کر دکھائے گی۔ میرے سامنے ایک واقعہ پیش آیا۔ میرا دبک نے ایک پلٹن سے مقام دابیہ پر دشمن کی سپاہ پر حملہ کیا ہمیں بدوی رح معہ بیس سپاہیوں کے زخمی ہوئے۔ ایک انسان آ سمجھ سکتا ہے کہ افسر کے مجروح ہو جانے پر سپاہ کس طرح ٹھہر سکتی ہے لیکن عثمانی سپاہ برابر مقابلہ میں مصروف رہی اور آخر دشمنوں پر کامیاب ہوکر مقام پر قبضہ کر لیا۔

ایڈیٹر - عثمانی سپاہ کی دشمن کے لشکر سے مقابلہ میں کیا حالت ہے۔

جمال بک - ہماری سپاہ شتلجہ سے کیا قبا تجہ کے اسٹیشن تک پہونچ گئی ہے اور بلغاری اسلوری سے طلواز ملک۔

ایڈیٹر - کیا آپ کے خیال میں عنقریب شدید جنگ ہونے والے ہیں۔

جمال بک - اس قسم کے سوالات کے جوابات دینے سے مجھے ممانعت کی گئی ہے۔

ایڈیٹر - یہاں عام طور پر یہ شائع ہو رہا ہے کہ گذشتہ دنوں عثمانی سپاہ میں اختلاف پھیلا ہوا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ افسروں اور سپاہیوں کے باہمی تعلقات سے مجھے آگاہ فرمائینگے۔

جمال بک - میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ تمام افسانے غلط ہیں۔ عثمانی سپاہ اور افسر آپس میں نہایت میل جول رکھتے اور محبت سے رہتے ہیں۔

ایڈیٹر - کیا یہ خبر صحیح ہے کہ افسروں کی وہ جمعیۃ جسکا نام "جمعیۃ خلاصکار" ہے اوس نے جدید ترتیب قائم کی ہے۔

جمال بک - یہ خبر بالکل لغو ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ حکومت نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ کوئی فوجی شخص سیاسی امور میں دخیل نہیں ہو سکتا اور جو ایسا کرے گا اوسکو فوج سے خارج کر دیا جائے گا۔ سپاہ ایک پاکیزہ آلہ ہے جو صرف مدافعت عن الوطن کے کام میں آتا ہے۔

ایڈیٹر - عثمانی سپاہ نے ہمیں جنگ کے شروع میں سامان بار برداری اور رسد نہ ہونے کیوجہ سے سخت تکلیفیں اٹھائی تھیں اب تو خدانخواستہ ایسی حالت نہیں ہے۔

جمال بک - شتلجہ لائن کی سپاہ کے پاس اسوقت پالیس دن کے لئے کافی ذخیرہ ماکولات موجود ہے اور یہ اوسوقت کی خبر ہے جبکہ کامل کی وزارت تھی۔ اور یہ منزل عمومیہ کا انسپکٹر تھا لیکن اسوقت بہت کافی ذخیرہ موجود ہے۔ میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ رسد ذخائر اس کثرت سے موجود ہے کہ وزارت جنگ نے اناطول کو لکھ دیا ہے کہ ذخائر روانہ نہ کیے جائیں یہاں ابھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اناطول میں اسوقت جسقدر ذخیرہ موجود ہے اسکی مقدار جیسا سو ریلوے ٹرینوں تک پہونچ گئی ہے۔

ہمعصر مذکور رقمطراز ہے کہ اخبار "نوے فریہ" کے نامہ نگار نے آستانہ سے لکھا ہے کہ ایسی حالت میں کہ چوبیس یونانی کشتیاں سرحدی سپاہ اور ۴۶ - توپوں کو اشقودرہ سے منتقل کر رہی تھیں - عثمانی جنگی جہاز حمیدیہ آ پہونچا اور ادن کی طرف اپنی محشر خیز توپوں کا منہ پھیر دیا اور تین یونانی کشتیوں کو اپنی شدید گولہ باری سے غرق کر دیا اور باقی کشتیاں سلانیک کی جانب بھاگ گئیں۔

فوریہ کمپنی کا بیان ہے کہ ۲۶ مارچ کو عثمانی جنگی جہاز حمیدیہ نے ایک یونانی کشتی کو جس کا نام "تمیستوکل" ہے مقام کسندرہ کے قریب غرق کر دیا جسکے تمام آدمی ہلاک ہو گئے۔

بقیہ تلغرافات

وائنا ۴ - اپریل - دول یورپ کی مخالفت میں سرویا کی طرف سے مانٹی نیگرو کی پر زور تائید کی وجہ سے آسٹریا کے سرکاری حلقوں میں برافروختگی پیدا ہو رہی ہے اخبار رئیش پوسٹ اسبات کی ضرورت ظاہر کرتا ہے کہ بحری مظاہرہ کے ناکام ثابت ہونے کی صورت میں زبردست فوجی کارروائی کرنی چاہئے۔

لندن ۴ - اپریل - برلن میں اعلان کیا گیا ہے کہ مانٹی نیگرو کے خلاف مظاہرہ صرف اس کے ساحل کی ناکہ بندی کرنے اور آسٹریا کی سرحد کے بند کرنے پر محدود رہے گا اشیاء خوراک کی کمیابی سے مانٹی نیگرو کو خود ہی ہوش آجائے گا۔ دول میں خود میں خشکی پر آتارنے یا پور ڈالنے پر اتفاق نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ بحری مظاہرہ کے بے نتیجہ رہنے کا عام طور پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ مگر کم سے کم اسکا یہ فائدہ بتایا جاتا ہے کہ مشترکہ کارروائی سے وہ پیچیدگیاں دور ہو جائیں گی۔ جو کسی ایک سلطنت کے علیحدہ کارروائی سے پیدا ہوتیں۔ وزارتیں اسکی کارروائی درجہ بدرجہ انجام دے رہی ہیں اور اپنے آپ کو کسی قطعی فیصلہ پر پہونچانا نہیں چاہتیں۔

جنگی جہازوں کو مانٹی نیگرو جانے اور وہاں پورے طور پر ناکہ بندی کرنے کا حکم دیا گیا ہے صرف روس اس سے علیحدہ ہے۔

لندن ۴ - اپریل - مانٹی نیگرو کے شاہ نکولس نے پایاں گرٹ کے قائم مقام سے کہا کہ میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس علاقہ پر قابض رہیں گے۔ جسکو دوبارہ فتح کر لیا ہے اور ہم سقوطری کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ہماری موجودہ زندگی سے مرجانا بہتر ہے۔ ہم موت اور فاقہ کشی کا بخوبی مقابلہ کر رہے ہیں۔ شاہ نکولس انگریزی انصاف سے فریاد کرتے ہیں۔ تقریباً ۱۰۰ ... نے کہا کہ سقوطری چند روز میں تسخیر ہو جائیگا۔ اور ... دارالسلطنت ہوگا۔

سے پہلے شائع ہونے والی خبریں

لندن ۵ - اپریل - بیان کیا جاتا ہے کہ سقوطری کی حال کی لڑائیوں میں مانٹی نیگرو کے پورے چار ہزار آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

وائنا ۵ - اپریل - بدھ کے دن سے چھ آسٹروی اور دو اطالوی جنگی جہاز انٹی واری سے چار میل کے فاصلہ پر گشت لگا رہے ہیں۔ جمعرات کے دن ایک برطانوی جنگی جہاز بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا منگل کے دن انٹی واری میں ایک یونانی جہاز پہنچا جس پر گولہ بارود کے ۲۳ ہزار صندوق اور تیئیس بروسی توپیں تھیں۔

برلن ۵ - اپریل - یہ امر غیر اغلب نہیں کہ مانٹی نگرو سقوطری کا مالی معاوضہ منظور کرے گا۔

بلگریڈ ۵ - اپریل - چونکہ ساحل البانیا کے بحری مظاہرہ میں برطانیہ عظمیٰ بھی شریک ہو گیا ہے اور سرویا انگلستان کو ناراض کرنا نہیں چاہتا اسلئے وہ یقیناً آخری وقت پر ...

ہندو کے رام نمبر کی تیاریاں

مضمون نگاروں اور معاصروں سے خاص درخواست

اگرچہ وقت بہت تنگ اور کام بہت بڑا ہے مگر پرماتما کے بھروسہ پر ہم نے رام نمبر کی تیاری شروع کر دی ہے - رام نومی ۱۵ - اپریل کو ہے اور ہفتہ وار ہندو کا یوم اشاعت اب ۱۶ - اپریل کو ہوگا جو ۱۴ کو شائع ہو کر ۱۵ تک ناظرین کی خدمت میں پہنچ جائیگا اس لئے رام نمبر کے لئے مضمون حاصل کرنے ترتیب دینے لکھوانے اور چھپوانے کیلئے صرف دس دن باقی ہیں دس دن کی قلیل عرصہ میں رام نمبر کا پوری شان میں شائع ہونا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ کارکنان ہندو کے علاوہ رام نمبر کیلئے مضامین نظم نثر بھیجنے والے جلدی سے جلدی مضمون پہنچاویں جو صاحب رام نمبر میں اشتہار دینا چاہیں وہ فوراً اشتہار کا فیصلہ کرلیں - اور جو رام بھگت رام نمبر خریدنا چاہیں انہیں جتنے جتنے پرچے اپنے لئے اپنے دوستوں اور خیر تقسیم کیلئے درکار ہوں اسکی تعداد سے فوراً اطلاع دیدیں بلکہ وی پی کا حساب سے قیمت پیشگی بھیجدیں اور اس اعلان کو عوام تک پہنچانے کیلئے ہندو کے معاصرین مذکورہ بالا اعلان کو جلدی سے جلدی اپنے گرامی صحیفہ میں درج کردیں جس کیلئے ہندو ان کا نہایت مشکور ہوگا اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر معزز معاصرین اور مضمون نگاروں نے ہماری مذکورہ بالا درخواست پر توجہ دی تو رام نمبر عین وقت پر پوری شان سے کتابی صورت میں ضرور شائع ہو جائے گا۔

مدینہ

مطابق ۸ اپریل ۱۹۱۳ع ۱ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ

آہ ایڈریانوپل

شکست و فتح توقسمت سے ہے لیکن اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

آہ ایڈریانوپل جو یورپ میں دولت عثمانیہ کا ایوان خلافت رہا ہے ۔ ۔ ۔ بلغاری نامردوں کی جان توڑ کوششوں سے ایک بڑی قربانی کرنے پر مفتوح ہو گیا ایڈریانوپل کے تسخیر ہو جانے سے مسلمانان عالم کو جو صدمہ پہنچا ہے اوسکا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

۔ ۔ اکتوبر کو بلغاریوں نے جنگ شروع کی تھی لیکن ترکوں کے ناسازگار حالات تھے وہ پندرہ ہی دن میں ترکوں کے بہت سے علاقوں پر قابض ہو گئے ۔ ایڈریانوپل نہ ہو سکے۔ ایڈریانوپل چونکہ ایک مستحکم مقام تھا اسلئے بلغاریوں نے سب سے پہلے اوسکا محاصرہ کیا اور بلغاری فوجیں ایڈریانوپل پر قبضہ کرنے سے مایوس آگے بڑھے اور تشلجہ تک پہنچ گئے۔ ایڈریانوپل بلغاریوں کے محاصرہ میں آگیا چاروں طرف دشمنان اسلام کے لئے کئی لاکھ فوج تھی اور ایڈریانوپل کے اندر چند ہزار نامور ترک ہو نہ کسی قسم کی مدد حاصل کر سکتے تھے اور نہ مدد ملنے کی کوئی صورت تھی کیونکہ چاروں طرف بلغاریوں کی تقریباً دو لاکھ کا حصار کئے ہوئے پڑی تھی۔

ایسی خطرناک حالت میں ایڈریانوپل کے شیر دل کمانڈر شکری پاشا نے ایڈریانوپل کو چھ مہینہ تک دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا لیکن دشمنوں کی متواتر کوششیں اور ایڈریانوپل ہر ایک قسم کی اعانت و مدد سے محروم کہانتک مقابلہ کیا جا سکتا تھا۔ بالآخر دشمنوں نے ۲۰۔ ۲۵ ہزار نفوس کی قربانی کر دینے کے بعد ایڈریانوپل پر قبضہ کر لیا ایڈریانوپل پر دشمنوں کے قبضہ کی اصل وجہ اگر ہم سے دریافت کی جائے تو ہم نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ناگوار تسخیر بے ایمان کامل کی دور اندیشانہ خطرناک پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

دسمبر میں صلح کی کانفرنس لندن اور بنگامی صلح کی شرائط میں سب سے محصورین کی رسد رسانی کا مسئلہ پیش ہوا تھا لیکن وطن فروش کامل کی شہ سے بلغاری ہیر راضی نہ ہوئے اور کامل نے اس امر کو منظور کرلیا کہ نیک محصورین کو رسد نہ بھیجی جائے اور بلغاری اپنی سپاہ کو رسد بھیجتے رہیں آخر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایڈریانوپل کی سپاہ بیکسانہ حالت میں پڑی رہی اور حکومت سے اوسے کسی قسم کی مدد نہ مل سکی اور آخر دشمن اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گئے۔

کانفرنس لندن میں سب سے زیادہ معرکۃ الآرا بحث ایڈریانوپل کے متعلق رہی تھی۔ کامل ایڈریانوپل کو دیدینے کے لئے بالکل تیار تھا لیکن وطن پرست اور خادم ملک و ملت بغیر جانبازی کئے ہوئے ایڈریانوپل کو دینے پر راضی نہ ہوئے ۔ اور آخر کامل کی وزارت اور مصالحت کی کانفرنس ہی بنا بر شکست کر دی گئی۔

ایڈریانوپل ۴ ۔ نومبر سے بیکسانہ حالت میں محصور تھا۔ دولت عثمانیہ نہ اوسکو کسی قسم کی مدد پہنچا سکتی تھی اور نہ باہمی سلسلہ پیغام و کلام جاری تھا کیونکہ دشمن ایڈریانوپل کا مضبوطی سے محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ عثمانی سپاہ مقیم ایڈریانوپل نے باوجود اس بیکسی کے حلف اٹھایا تھا کہ ایڈریانوپل کو ذلت کے ساتھ دشمن کے حوالے نہ کیا جائے گا بلکہ جہانتک ممکن ہوگا عثمانی طاقت کے موروثی شجاعانہ کارناموں کو زندہ کرکے اور دشمن کو ایک گرانبہا نقصان پہنچا کے ایڈریانوپل کو چھوڑا جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ایڈریانوپل کے شیر دل کمانڈر شکری پاشا نے دشمنوں سے ایک گرانقدر قربانی لیکر ایڈریانوپل کو شجاعت کیساتھ دشمن کے حوالے کیا۔

ایڈریانوپل کے بچانے میں عثمانی طاقت نے ہر ممکن تدبیر سے کام لیا لیکن یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید خدا کو یہی منظور تھا کہ ایڈریانوپل جو تقریباً ۵ سو سال تک دولت عثمانیہ کے زیر نگین رہا ہے پھر ان دشمنان اسلام کے قبضہ میں چلا جائے جنہوں سے مسلمانوں نے حاصل کیا تھا۔

ہم اسوقت ان امور سے بحث کرنا نہیں چاہتے جنکی وجہ سے آج ترکوں کی یہ حالت ہوئی ہے کہ وہ اوس سرزمین کو دشمنان اسلام کے حوالے کر دینے پر مجبور ہوے جو کفر و الحاد سے پاک کر دینے کے لئے خدا نے اون کو دی تھی۔ کیونکہ اس قسم کا تذکرہ اسوقت مزید صدمات کا موجب ہوگا اور مسلمانان عالم اس سے دکھ ۔ ۔ ۔ اٹھا چکے ہیں۔

ایڈریانوپل ایک عظیم الشان قلعہ اور تجارتی شہر ہے جو سنہ ۱۳۶۱ء میں سلطان مراد اول کے ہاتھوں سے فتح ہو کر دولت عثمانیہ کا مرکز خلافت بنا تھا۔ قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل شمال مغرب میں ۱۳۰ میل کی مسافت پر ہے جو دریائے طنجہ پر واقع ہے اسکا پہلا نام "آسکادامہ" تھا۔ جو دوسری صدی مسیحی میں ہدریان بادشاہ کی تجویز سے "ہیڈریانوپلس" قرار دیا گیا۔ ایڈریانوپل ترکوں کا سب سے پہلا دارالحکومت ہے جسپر ترکوں نے ۱۴۵۳ء تک بحیثیت دارالسلطنت حکومت کی اور بعدہٗ اپنا دارالحکومت قسطنطنیہ قرار دیا ایڈریانوپل ۱۸۲۹ء اور ۱۸۷۸ء میں ایک خونریز جنگ کے بعد ایک مرتبہ روسیوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا لیکن ایک معاہدہ کی رو سے دوبارہ ترکوں کو واپس دیدیا گیا۔

ایڈریانوپل کی تسخیر اگرچہ یورپ سے اسلامی اقتدار باقی رکھنے اور کامل مدافعت کے بعد ہوئی ہے لیکن ایک ایسے شہر کا ترکوں کے ہاتھ سے نکل جانا جو اون کے لئے ایک مستحکم مقام تھا اس امر کا مظہر ہے کہ یورپ سے اسلامی جھنڈا کا اب خاتمہ ہونے میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہے اور صلیب کی مشترکہ فوجیں اور صلیب پرستوں کی متفقہ تجاویز یورپ کو پھر وحدانیت کی خوشگوار صداؤں سے محروم رکھکر کفر و شرک کا مرکز بنا دینے والی ہیں۔

اللہ اکبر وہ سرزمین یورپ جو چھ سو برس تک وحدانیت کا مرکز بنی رہی اور خدائے قادر مطلق ہستی کے پاک جذبات و خیالات سے لبریز رہی آج پھر اس قوم کے ہاتھ میں چلی جا رہی ہے جو نہ صرف وحدانیت ہی کی دشمن ہے بلکہ خدا کی پاک ذات کو عیوب سے مبرا بھی نہیں مانتی۔

آہ یورپ کی وہ مدت العمر کی تجاویز جو دولت عثمانیہ کی ہستی کو یورپ سے مٹا دینے کے متعلق ہو رہی تھیں ترکی کی بدقسمتی سے بلقانیوں کے ہاتھوں پوری ہو کر رہیں اور وہ بے ایمان وطن فروش جو یورپ کے ذلیل ٹکڑوں پر پڑے ہوئے وطن فروشی میں مصروف تھے اپنی کوششوں میں کامیاب ہو کر رہے۔

آج بے ایمان وطن فروش افراد ملک و ملت کی بدولت اور یورپ کی عیارانہ پالیسیوں کے سبب دولت عثمانیہ پر جو مصائب پڑ رہے ہیں وہ حقیقت میں مسلمانان عالم کے لئے بہت کچھ رنج دہ ہیں دنیا میں جو سخت سے سخت مصیبت ہو سکتی ہے وہ ترکوں کے حصہ میں آئی ہے لیکن باینہمہ ترک مایوس نہیں۔ انہیں اپنے خالق جل و علیٰ سے امید ہے کہ وہ اون کی حالت پر رحم فرمائے گا۔ اور انہیں ورطہ ہلاکت سے بچا کر توحید کی تعلیم کو دنیا پر باقی رکھنے کیلئے باقی رکھے گا۔

اسلام کے سچے پیرو کبھی مایوس نہیں ہوتے خداوند تعالٰی نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے ایسے سخت مصائب میں ہمیں دل شکستہ ہو کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے اور اس کوشش بلیغ اور عزم صمیم سے کام لینا چاہئے جو ہمیں خداوند تعالٰی نے بتلایا ہے اور جس کے ساتھ وعدہ کامیابی لگا ہوا ہے۔

مسلمانو! ہرچند کہ اسلامی سلطنت شرک و الحاد والوں کے ہاتھوں مصائب میں مبتلا ہے لیکن اوس کا اور تمام مسلمانوں کا خدا تمام طاقتوں پر غالب ہے اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ممکن اور بہت ممکن ہے کہ اس شکست میں بھی کوئی حکمت ہو جو پھر توحید پرستوں کے لئے فوائد سے خالی نہ ہوگی اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم دولت عثمانیہ کی اعانت میں پہلے سے بہت زیادہ کوشش کریں۔

شکری پاشا اور عثمانی سپاہ نے جس شجاعت سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور مدافعت میں اپنی موروثی بسالت کو دکھایا وہ ایسا واقعہ ہے جو صفحات تاریخ پر ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور آئندہ نسلوں کو بتلائے گا کہ شکست و فتح ہمیشہ قسمت سے ہوتی ہے ورنہ ترک جیسی جانباز قوم دنیا میں کوئی نہیں جس نے اقوام یورپ کو اپنی شجاعت سے حیرت میں ڈال دیا اسوقت ترکی کی حالت بہت کچھ امداد کی محتاج ہے اسلئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنا تمام سرمایہ ترکی کی امداد میں دیدیں اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔ حضرت پاشا کا بیان ہے کہ ترکی سپاہ مقاومت کیلئے بالکل مستعد ہے لیکن مالی امداد

مسلم یونیورسٹی

فونڈیشن کمیٹی

(۱)

دُنیا میں آج کل کامیابی کا انحصار دو چیزوں پر سمجھ لیا گیا ہے۔ دھوکہ اور مذہبی رنگ۔ اسوقت ہندوستان میں جس قدر قومی تحریکیں جاری ہیں اُن کی تہہ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک بھی ان میں سے دھوکہ اور مصنوعی مذہبی رنگ سے خالی نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمان چونکہ فطرتاً مذہب پرست ہیں اس لیے اگر مذہبی رنگ دیکر قوم کو لیڈر کچھ قول اُن کی زبان سے کہلوا لیں تو اس کے بعد وہ لیڈران قوم کو بغیر کسی تحقیق کے قبول کر لیتے ہیں اور سچے رہنما خیال کر لیتے ہیں۔

مسلمانوں کا مستقبل قومی کاموں سے ہی وابستہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ قومی کاموں میں لیڈروں کی شخصیت اور دھوکہ دہی ایسا عنصر داخل ہے جو کسی نوعیت سے قوم کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

معزز ہمعصر ذکیں نے پچھلے دنوں لیڈران قوم کی نفسیات پر ایک مضمون لکھتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ یہ لوگ خود غرضی، مطلب پرستی، جاہ طلبی اور قوم فروشی کے بندے ہیں۔ یہ ہے مایہ لیڈران قوم (جن کے اوصاف ابھی ذکر ہوئے ہیں) ایک طرف تو خود اپنی قوم کے دشمن ہیں اور دوسری طرف دولت برطانیہ کے بھی بدخواہ ہیں۔ اُن کا وجود دونوں طاقتوں کے لیے نامسعود ہے کیونکہ اُن کا شیوہ ہے کہ وہ حکام کی بیجا خوشامد کرتے ہیں اور اُن کو اصل حالات سے بےخبر رکھتے ہیں۔ خواہ مخواہ اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی شرافت، عزت، حمیت اور خودداری کو خیرباد کہکر اپنے جلسوں پر اپنے چند ہمخیالوں کو جمع کر کے (یا بجاے اسکے چند جعلی شخصوں کی موجودگی میں) جا و بیجا موقع پر رزولیوشن پاس کر کے انکو قوم کی طرف منسوب کرتے اور قوم کے اغراض و مقاصد کو اپنی جاہ طلبی پر قربان کر دیتے ہیں۔

یہ تو ہے ہمارے لیڈروں کی حالت لیکن اُن کا دو ہاتھ اونچے وہ لوگ ہیں جو ان لیڈروں کی بیجا مدح و ثنا خوانی اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں۔ قوم کے لیڈروں سے ہمیں عداوت نہیں، اُن میں جو مخلص، بےغرض، خود غرض، جاہ طلب اور خوشامدی ہیں اُن سے بچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمارے تجربے نے بتایا ہے کہ آج کل جیسے لیڈروں کی بات نہیں پوچھی جاتی وہ ہمیشہ اُنکی صداقت پر نظر رکھنے کو غیر مفید سمجھکر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

لیڈروں کی زندگی، قومی محبت اور ایثار و عملی نفس ... مسلم لیگ اور مسلم یونیورسٹی کی تحریک سے جس طرح معدوم ہو گیا ہے مسلم لیگ اور مسلم یونیورسٹی کے متعلق ہمارے وسیع تجربات نے ہمیں بتلا دیا ہے کہ لیڈران قوم نے یونیورسٹی اور لیگ کے متعلق نہ صرف ضمیر فروشی کا کام لیکر قوم کو ایک خطرناک دھوکہ میں مبتلا کر رکھا ہے بلکہ قومی جذبات اور غریب مسلمانوں کے مال کا بھی بہت کچھ خون کیا ہے۔

مسلم یونیورسٹی کی تحریک ابتدا جس طریقہ پر کی گئی تھی اُس میں جن خیالی خوش اعتقادیوں کا ذکر کر کے قوم اور مفلس قوم سے روپیہ لیا گیا ہے کہ وہ ایک ایسا دھوکہ ثابت ہوئے جن کا دوبارہ ذکر کرنا بھی باعث شرم و ننگ ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ لیڈران قوم کی یہ چالاکیاں کب تک قوم کی نگاہ میں اُن کو قابل وقعت بنائے رکھیں گی، اور قوم کب تک ناخدا ترس لیڈروں کی بدولت خطرناک زندگی بسر کرے گی۔

ہمارے نزدیک ضمیر فروشی ایک ایسا بڑا گناہ ہے جس سے بدتر کوئی جرم نہیں۔ ہم صاف گو ہیں اور کھری کہدینا ہمارا نصب العین ہے، اس لیے ہم نزدیک لیڈران قوم نے لیگ اور یونیورسٹی کے متعلق ابتک قوم کو جس غلط فہمی میں مبتلا رکھا وہ ایک ایسا بدترین فعل ہے جو قومی ترقی کے منافی اور قومیت کے پاکیزہ نصب العین سے کوسوں دور ہے۔ مسلم لیگ نے ابتک کیا کیا اس کے متعلق مسلم لیگ کے پاس اس سے بہتر جواب نہیں کہ سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا، چہ گویا مسلم لیگ کی عمر کا ایک بہترین کام ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مسلم لیگ نے جس سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا ہے وہ درحقیقت ہے کیا چیز؟ چونکہ یہ بحث ہمارے عنوان زیر بحث سے غیر متعلق ہے اس لیے اس پر پھر کبھی لکھیں گے۔

اسوقت ہم صرف اس موضوع پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ لیڈران قوم نے جس مسلم یونیورسٹی کا قوم سے با اختیارات خوشتیں وعدہ کیا تھا وہ کیا شے تھی اور اب وہ کس صورت میں نظر آتی ہے؟ نیز اُس کے متعلق لیڈران قوم کے اب کیا ارادے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی کی تحریک کے ساتھ ہی ہمیں بتلایا گیا تھا کہ یہ یونیورسٹی مسلمانوں کے لیے آل انڈیا یونیورسٹی ہوگی جس کے ساتھ قوم کے تمام کالج وابستہ ہوں گے اور مذہبی زندگی کی اس میں وہ پاکیزہ جھلک نظر آئیگی جو قرون اول کا صحیح نمونہ ہوگی۔ لیکن قوم نے اس سبز باغ سے دھوکہ میں آکر اپنی جیبیں خالی کر دیں اور ۳۰ لاکھ سرمایہ غریب مفلوک الحال مسلمانوں کا بنک میں جمع ہو گیا تو وزیر ہند نے تمام قلعی کھول دی اور صاف صاف کہدیا کہ سادہ مقامی یونیورسٹی مل سکتی ہے جی چاہے لو جی چاہے نہ لو۔

بھلا ان لیڈران قوم سے کوئی پوچھے کہ جب گورنمنٹ سے کوئی قرارداد نہیں ہوئی تھی اور گورنمنٹ کے کسی ذمہ دار کارکن نے تمہارے اس امر کا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تمہاری حسب خواہش یونیورسٹی مل جائیگی تو تم نے بیچارے مفلوک الحال مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیا اور اُن کی اُس گاڑھی کمائی کو جو خون پسینہ ایک کر کے جمع کی گئی تھی فریب سے اُنکی خواہش کے خلاف کیوں چھین لیا؟

آہ! مفلوک الحال قوم کا روپیہ یونیورسٹی کے سبز باغ دکھلا کر جس طرح لوٹا گیا اور فرسٹ کلاس گاڑیوں کے کرایہ میں صرف کر کے جس قدر اُس کا بیجا مصرف پر لگایا جانا کھلا گیا وہ ایک ایسا حسرت خیز و درد انگیز واقعہ ہے جس کو ٹھنڈے دل سے کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ یہ ہم البتہ تسلیم کرتے ہیں کہ حامیان یونیورسٹی کی نیت بُری نہ تھی اور وہ قوم کے لیے ایک ایسی ہی یونیورسٹی حاصل کرنا چاہتے تھے جن کا کہ اُنھوں نے تحریک یونیورسٹی کے ساتھ ذکر کیا تھا، لیکن اس امر سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ارکان یونیورسٹی کو اس قسم کی یونیورسٹی کے ملنے کی امید قطعی نہ تھی اور نہ صرف یہی بلکہ وہ تحریک کے ساتھ ہی ایک حد تک گورنمنٹ کے اس منشا سے بھی واقف ہو چکے تھے کہ آزاد یونیورسٹی نہیں مل سکتی، کیونکہ آزاد یونیورسٹی گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں کو نقصان پہونچائے بغیر نہیں رہ سکتی۔

دسمبر ۱۹۱۱ء میں جب کہ یونیورسٹی کی تحریک ہندوستان کو گونج رہا تھا اور بڑے بڑے ارکان یونیورسٹی نمایشی استقبال کی تمنا کرتے ہوئے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں اپنا تزک و احتشام اور طلاقت لسانی دکھاتے ہوئے دورہ کر رہے تھے، "ہمیں ایک معتمد رکن آل انڈیا محمڈن کانفرنس سے ملنے کا اتفاق ہوا ہمارا پہلا سوال مسلم یونیورسٹی کے متعلق اُس کے یہی تھا کہ ارکان یونیورسٹی جس قسم کی یونیورسٹی کا قوم کے سامنے وعدہ کر رہے ہیں اور جو حقیقتاً قوم کے لیے ملجانے کی صورت میں ایک نہایت ضروری و مفید چیز ہوگی کیا گورنمنٹ نے اس کا وعدہ کر لیا ہے اور کیا ارکان قوم کو اس قسم کی یونیورسٹی مل جانے کی توقع ہے؟ جواب میں ہمیں بتلایا گیا کہ ابھی تک گورنمنٹ سے اس کے متعلق کوئی قرارداد نہیں ہوئی ہے اور ہمیں یہ اندیشہ محسوس ہو رہا ہے کہ جس قسم کی یونیورسٹی کا ہم قوم کے سامنے وعدہ کر رہے ہیں، گورنمنٹ کہیں اُس کے دینے سے انکار نہ کر دے، کیونکہ آل انڈیا یونیورسٹی بظاہر گورنمنٹ کے منشاء کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔"

افسوس باوجود اس امر کے کہ ارکان یونیورسٹی اس اندیشہ سے بےخبر نہ تھے لیکن وہ قوم کو دھوکہ دینے سے کسی وقت بھی باز نہ آئے اور سبز باغ دکھا دکھا کر قوم کا روپیہ لوٹتے رہے۔

مسلم یونیورسٹی والوں نے چندہ جمع کر لینے کے بعد قواعد و ضوابط مرتب کیے۔ پہلی مرتبہ جب یہ قواعد و ضوابط شایع ہوئے ہیں اُسیوقت سے مدبر و ہوشیار لوگ تو یونیورسٹی کی نوعیت سے بددل ہو گئے تھے، لیکن مخالفت کے بازار کی گرماگرمی نفس یونیورسٹی سے اُس وقت زیادہ نہ تھی، قواعد و ضوابط پر رد و قدح شروع ہوئی، اور آخر بہت سی مخالفت کے بعد اس کے متعلق ایک جلسہ قرار پایا جس میں ترمیمات کی گئیں اور مسودہ قواعد و ضوابط کو ترمیم کے بعد دوبارہ پبلک میں پیش کیا گیا۔

ہم اس وقت ترمیم شدہ مسودہ قواعد و ضوابط پر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے، کیونکہ یہ ایک علیحدہ اور طویل بحث ہے اور کسی دوسرے وقت انشاء اللہ العزیز اسپر بحث کی جائیگی۔

آخر وہ دن آگیا جس میں یونیورسٹی کے متعلق گورنمنٹ کا آخری فیصلہ صادر ہوا ہے۔ آہ! اس فیصلہ نے مسلمانان ہند کی تمام اُمیدوں کا خاتمہ کر دیا، اور وہ آرزوئیں جو ارکان یونیورسٹی کے سبز باغ دکھلانے سے مسلم قوم کے دل و دماغ کو اپنے مستقبل کی طرف سے تر و تازہ بنائے ہوئے تھیں، وزیر ہند کے ان الفاظ سے کہ "آزاد یونیورسٹی نہیں دی جاسکتی" خاک و خون میں غلطاں ہو کر رہ گئیں۔

مسلم یونیورسٹی کے آخری فیصلہ کا دن لیڈران قوم کے لیے محشر سے کم نہ تھا، رہ رہ کر وہ تمام وعدے یاد آرہے تھے جو اُنھوں نے قوم کے سامنے کیے تھے، اور ایک سرگرم ممبر نے تو یہاں تک پختہ یقین دلا دیا تھا کہ پینتیس لاکھ کا چیک میرے ہاتھ میں دیدو میں گورنمنٹ سے آل انڈیا مسلم یونیورسٹی کا چارٹر لا کر دیدونگا۔ قوم اس فیصلہ کو سنکر ارکان یونیورسٹی اور دھوکہ باز لیڈران قوم کو لعنت ملامت کر رہی تھی، لیکن اب کیا ہو سکتا ہے؟ جس بات کا یقین تھا وہ ہو کر رہی، اور ضمیر فروشی رنگ لائے بغیر نہ رہ سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وزیر ہند کے فیصلہ کے بعد حامیان قوم نے تو مقامی یونیورسٹی لینے سے قطعی انکار کر دیا لیکن خوشامد پسند، جاہ طلب، جھوٹے ہمدرد قوم افراد نے مقامی یونیورسٹی لے لینے کی طرف مُلک اور قوم کو متوجہ کر کے راضی کر لینا چاہا۔ لیکن صداقت اُن کے ارادوں پر غالب آگئی اور قوم نے متفقہ طور پر غیر آزاد یونیورسٹی کے منظور کر لینے کے خلاف فتویٰ صادر کیا۔

لیڈران یونیورسٹی کے لیے یہ فیصلہ ایک طرف تو یونیورسٹی کی بنیاد ہی کو اُکھاڑ دینے والا ثابت ہو کر اُن کی نمایشی کوششوں اور خوشآمدانہ کاروائیوں کے لیے سخت صدمہ کا باعث محسوس ہوا اور دوسری جانب گورنمنٹ نے مکرر فیصلہ کے صادر کر دینے سے ان کی امیدوں کا بچا کھچا سہارا خون کر دیا۔ غرض یہ وقت شخصی و نمایشی لیڈروں کے لیے بہت برا وقت تھا اور وہ حیرت و پریشانی میں تھے کہ اب کیا کیا جائے۔

بہت سی غور و خوض کے بعد جائنٹ سکرٹری صاحب محمڈن کالج علیگڈھ کے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ اسکے متعلق قایم مقامان قوم کا ایک جلسہ لکھنؤ میں منعقد ہو

شذرات

رؤف بک کمانڈر حمیدیہ کے جانبازانہ کارنامے

ترکی جہاز حمیدیہ کے شجاع کمانڈر رؤف بک کے

حیرت انگیز کارنامے گذشتہ اشاعتوں میں مختصر لکھے جا چکے ہیں۔ حال میں کلکتہ کے معاصر اسٹیٹسمین نے حمیدیہ کے کارنامے کی جو تفصیل لکھی ہے جسکا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دولت عثمانیہ کے جنگی جہاز حمیدیہ نے اپنے قابل کمانڈر رؤف بک کی حیرت انگیز جانبازی سے جو کام نمایاں کیے ہیں وہ بہت کچھ توصیف و ستائش کے لائق ہیں۔ رؤف بک نے اپنی اعلیٰ تجربہ کاری سے یونان کے جنگی جہازوں اور کشتیوں کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ سوقت تک جسقدر یونانی ذرائع سے حمیدیہ کے متعلق خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ یونانی تمام جہاز صرف اسی ارادہ سے مامور کئے گئے ہیں کہ وہ حمیدیہ کی نقل و حرکت کی نگرانی کریں اور جہاں تک ممکن ہو یہ کوشش کریں کہ جہاز حمیدیہ یونانی نقل و حرکت کے سلسلہ کو درہم برہم نہ کر سکے۔ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونیکی وجہ سے یونانی جنگی جہاز حمیدیہ کی نگرانی کرنے میں اسقدر مصروف ہیں کہ اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہوئے ہیں۔ اور حمیدیہ برابر یونانی جہازوں اور کشتیوں کو جو اس کے مقابل آتے ہیں نقصان پہنچا رہا ہے اور اپنے نقل و حرکت کے ارادوں میں نہ صرف کامیاب ہوا ہے بلکہ یونانی جہازوں اور کشتیوں کو بھی بعض اوقات شدید نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ ذریعہ نامہ نگار نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے کہ دو یونانی جہاز وں میں سے جو حمیدیہ کی نقل و حرکت کے نگران تھے ایک جہاز "ایناس" نامی کو حکم ملا تھا کہ وہ حمیدیہ پر حملہ کرے مگر خود اسے اس حملہ میں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

یونانیوں کو جسوقت حمیدیہ کے متعلق یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ مالٹا سے روانہ ہوگیا ہے اور اغلب ہے کہ وہ سالونیکا کی جانب جائیگا اسوقت یونانیوں نے مقابلہ کی تیاری کی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ حمیدیہ رات کو نکل کے ہوتے الیگزینڈریہ کے ساحل پر گشت کر رہا ہے۔ اسی طرح ایک دن انا ساحل سے پہلے یونانی جہازوں کو ایک بہت بڑا جہاز آتا ہوا نظر آیا اور انھوں نے یہ سمجھکر یقیناً یہ حمیدیہ ہے حملہ کی تیاری کر دی لیکن کچھ دیر بعد جبکہ جہاز قریب آگیا معلوم ہوا کہ وہ ایک ڈاک کا جہاز ہے جو مصر کی جانب جا رہا ہے۔

یہ ڈاک کا جہاز جبتک روشنی میں صاف نمودار نہیں ہوا یونانیوں کے ہوش اڑے ہوئے تھے اور پریشانی کی حالت میں اونکے چھکے چھوٹ رہے تھے لیکن روشنی میں یہ معلوم کرکے کہ یہ حمیدیہ نہیں ہے بلکہ ڈاک کا جہاز ہے اونکے دم میں دم آیا۔

حمیدیہ کے متعلق اس قسم کے واقعات سے یونانی سخت پریشان ہیں اور ہر وقت مضطرب الحال رہتے ہیں اور چونکہ حمیدیہ کا نامور کمانڈر رؤف بے اکثر اس قسم کے دھوکے یونانیوں کو دیتا رہتا ہے اسلئے یونانیوں کا دم اسکی وجہ سے ناک میں آگیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر رؤف بے ایک نہایت چالاک اور ہوشیار آدمی ہے اور جائے قیام کی نسبت غلط خبریں پھیلانے میں اوسے یدطولیٰ حاصل ہے اسی وجہ سے جس جگہ حمیدیہ کے پہونچنے یا قیام کرنیکی توقع کیجاتی ہے وہاں حمیدیہ نظر نہیں آتا اور یہی وجہ ہے جو یونانیوں کو سخت پریشانی و دقت میں مبتلا کئے ہوئے ہیں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ میں نہایت وثوق سے کہتا ہوں کہ بنگامہ موجودہ میں حمیدیہ کے حیرت انگیز کارنامے ہمیشہ ترکی افسروں کی عظمت و شجاعت کا نشان سمجھے جائیں گے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ رؤف بے کی عجیب و غریب بہادری کی اعلیٰ شخصیت پر ڈالنے سے پہلے یہ شخص پر گورنمنٹ برطانیہ کے صرف اسوجہ سے کہ رؤف بے کی ابتدائی تربیت انگلستان میں ہوئی جسقدر ناز کرے بجا ہے۔

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو بصدارت ہز آنر سر جیمس مسٹن لفٹننٹ گورنر منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی پر نظر ڈالتے ہوئے یہ دیکھکر مسرت ہوئی ہے کہ سرکاری و غیر سرکاری ممبروں کی جانب سے جو سوالات و جوابات ہوئے اُن میں کچھ کام کی باتیں تھیں۔ کارروائی کا جو حصہ سب سے زیادہ مسرت کے قابل ہے وہ تعلیم کی طرف گورنمنٹ کی مزید توجہ ہے۔ یعنی امسال جو رقم تعلیمی مد میں رکھی گئی ہے وہ سال گذشتہ کی رقم سے تقریباً ½ زیادہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے مدات شمار پر نظر ڈالتے ہوئے یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ سنہ ۱۳–۱۹۱۲ع کی آمدنی کا تخمینہ سال گذشتہ سے کم اور مصارف زیادہ ہیں۔

غیر سرکاری ممبروں میں خواجہ غلام الثقلین صاحب کے سوالات نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ اور امید ہوتی ہے کہ اگر آیندہ انتخاب میں ایسے ہی قابل ممبر مسلمانوں کی جانب سے منتخب ہوئے تو مسلمان کچھ کام کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔ خواجہ صاحب نے آگرہ میڈیکل اسکول کے متعلق جو سوال کیا وہ نہایت ضروری تھا جس کی طرف (ہمیں افسوس ہے کہ) اب تک کسی آنریبل نے توجہ نہیں کی تھی، اور اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندو ممبروں کا عنصر مسلمانوں کی شکایات کو قابل توجہ خیال نہیں کرتا۔ حالانکہ بحیثیت قایم مقام ہونے کے اُن کا فرض تھا کہ وہ بلا استثنا و مذہب و ملت ہر قسم کی شکایت پر نظر رکھیں ممکن ہے یہ غرض مسلمان ممبروں کے پیش نظر رکھی جائے کہ وہ بھی ہندو ضروریات و جذبات کا خیال نہیں کرتے ہمارے نزدیک کونسل کے ممبروں کو تعصب کی ناپاک آلایشوں سے پاک رہ کر ہر قسم کی ضروریات اور شکایات پر نظر رکھنی چاہیے تاکہ ملکی فلاح و بہبود میں جو رکاوٹیں پیش آرہی ہیں وہ جلد دور ہوجائیں اور ہندو و مسلم اقوام کی مشترکہ قوت ہندوستان کی سرسبزی کا موجب بنے۔

اس مرتبہ کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کی جانب سے حسب ذیل چار رزولیوشن پیش کئے گئے تھے۔

(۱) آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کی جانب سے پیش ہوا کہ "کونسل کی لائبریری کے لئے گورنمنٹ چودہ ہزار روپیہ عنایت کرے۔ کئی ممبروں نے لائبریری کے متعلق اس امر پر زور دیا کہ یہ لائبریری الہ آباد میں قائم ہو لیکن سرکاری ممبروں اور ہز آنر بالقابہ نے بتلایا کہ الہ آباد میں سکریٹریٹ کی کمی نہ سے کام نکل جاتا ہے لائبریری کی زیادہ ضرورت لکھنؤ میں ہے اسلئے یہ روپیہ وہیں صرف کیا جائے۔"

(۲) آنریبل رائے گنگا پرشاد ورما اڈیٹر ہندوستانی کی جانب سے یہ رزولیوشن پیش ہوا کہ "تیس ہزار تین سو چھیاسی روپیہ جو گورنمنٹ نے آگرہ کے پاگل خانے میں انگریزوں کے قیام کے مقامات کے لئے نکالا ہے وہ بڑے بڑے شہروں میں خرچ کیا جائے۔" یہ تحریک نامنظور ہوئی۔

(۳) ڈاکٹر سپرو نے پیش کیا کہ "گورنمنٹ ایک لاکھ روپیہ پولیس کی مد سے نکالکر ابتدائی تعلیم پر صرف کرے اس تحریک کا جواب گورنمنٹ کی جانب سے ہمدردی آمیز الفاظ میں دیا گیا اور بتلایا گیا کہ "ابتدائی تعلیم کیلئے ایک لاکھ روپیہ کوئی چیز نہیں ہے مگر بجٹ میں ترمیم کرنا دشوار ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ جو رقم تعلیم کے لئے گورنمنٹ نے دی ہے اس سے ابتدائی تعلیم کیلئے ایک کافی تعداد رقم نکال لی جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو تعلیم کے لیے جو ۲۶ لاکھ کی رقم دی ہے اس میں سے ابتدائی تعلیم کے لیے ایک معقول رقم مل سکے۔" ہز آنر نے اس رزولیوشن سے ہمدردی فرماتے ہوئے بحالت موجودہ منظور کرنے سے انکار فرمایا۔

(۴) آنریبل موتی لال نہرو نے رزولیوشن پیش کیا کہ "تعلیم نسواں کے لیے ایک معقول رقم صرف کیجائے" اس رزولیوشن پر ممبروں کی برجستہ اور پُر مغز تقریریں ہوئیں اور تمام ممبروں نے اسکو پسند کرتے ہوئے اس سے اتفاق کیا اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی کہ وہ اس رپورٹ پر غور کرے۔ جو اب سے دس سال پہلے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی کے ذریعہ سے مرتب کرائی تھی، مسٹر برکٹ نے گورنمنٹ کی جانب سے ہمدردانہ تقریر کی اور کہا کہ جدید اسکولوں اور ٹریننگ کلاسوں کے افتتاح سے تعلیم نسواں کا مقصد پورا کیا جا رہا ہے۔ پنڈت موتی لال نے یہ جواب سنکر اپنا رزولیوشن واپس لے لیا۔

ذیل میں ہم سوال و جواب میں سے صرف خواجہ غلام الثقلین کے سوالات اور اونکے جوابات زیادہ مفید و کارآمد ہونیکی حیثیت سے درج کرتے ہیں۔ تمام سوال و جواب طویل ہونیکی وجہ سے نظر انداز کئے جاتے ہیں۔

(سوال) مہربانی فرماکر گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے دیہی بنکوں (کوآپریٹو سوسائٹی) کی تعداد بتلائیے۔

جواب۔ مسٹر آربرن صاحب نے کہا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا کہ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۹۱۳ع تک کتنے بنک ہر ضلع میں جاری ہوئے ہیں۔

آگرہ ۱۶۔ اٹاوہ ۳۔ مین پوری ۱۳۵۔ ایٹہ ۰۰۰۔ جالون ۷۴۔ آگرہ ۱۳۔ ہمیر پور ۱۔ میرٹھ ۲۶۔ بریلی ۴۳۔ باندہ ۳۵۔ بلند شہر ۲۵۔ بجنور ۵۳۔ بنارس ۸۹۔ علیگڈہ ۴۔ بدایوں ۱۳۸۔ فتحپور ۲۶۔ مرزا پور ۳۔ مرادآباد ۱۱۷۔ الہ آباد ۲۹۔ جونپور ۱۲۰۔ غازیپور ۱۰۔ گورکھپور ۸۰۔ بستی ۹۱۔ اعظم گڑھ ۳۔ نینی تال ۱۔ لکھنؤ ۱۳۔ اناؤ ۱۸۸۔ رائے بریلی ۱۱۰۔ سیتاپور ۹۔ ہردوئی ۲۱۷۔ فیض آباد ۵۸۔ گونڈہ ۶۔ بہرائچ ۱۔ سلطانپور ۱۳۲۔ پرتاب گڑھ ۵۰۔ یعنی ۲ ہزار سولہ سو دیہاتوں میں قائم ہیں۔

سوال۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ اضلاع میرٹھ مظفرنگر سہارنپور میں اس قسم کے چند ہی بنک کھلے۔

جواب۔ آنریبل مسٹر آربرن۔ تین اضلاع بالنسبت ایسے بنکوں کی تعداد کم ہے۔

سوال۔ کیا ان اضلاع میں کوئی سرکاری افسر دیہی بنکوں کے جاری کرنیکے لیئے مقرر ہوئے ہیں۔ اگر مقرر ہیں تو انھوں نے کس حد تک ان اضلاع میں کام کیا ہے۔

جواب۔ آنریبل مسٹر آربرن۔ ایسا کوئی خاص افسر سرکاری نہیں ہے جسکا یہی کام ہو کہ وہ کسی خاص ضلع میں کوآپریٹو بنک کھولے۔ ایسے بنکوں کو آنریری کام کرنیوالے یا مرکزی بنک (جو ضلع میں ہوتے ہیں) رجسٹرار صاحب کی صلاح و مشورہ سے کھولتے ہیں تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جہاں کہیں زبردستی یا جبر سے ایسی سوسائٹیاں کھولی گئیں تو بالعموم انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ ان تین اضلاع میں بھی ابتدا میں کوآپریٹو کاروبار کے لیے چند سوسائٹیاں کھولی گئی تھیں مگر رعایا کی بے پروائی کیوجہ سے بند کردینی پڑیں۔ رجسٹرار صاحب نے سال گذشتہ میں کلکٹر صاحبان اضلاع سے مشورہ کے بعد مزید تحقیقات کی ہے۔ اور سہارنپور میں اپریل سنہ ۱۹۱۲ع میں دو نئی سوسائٹیاں کھولی گئی ہیں

اور انکے کام کی توسیع کے لیے انتظام ہو رہے ہیں مظفر نگر میں ان سوسائٹیوں کے لئے مناسب جگہ نہیں ہیں - میرٹھ میں گذشتہ سال دیہاتی سوسائٹیوں کی رجسٹری کیگئی ہے اور یہ سوسائٹیاں جاٹوں کے قرب و جوار میں کھلی ہیں جہاں کے زمیندار اس تحریک کی اعانت کیلئے تیار ہیں -

سوال - کیا گورنمنٹ کی توجہ ان مختلف شکایات کی جانب ہوئی ہے جو کئی ماہ سے انگریزی اور اردو اخبارات میں جیسے قید - ہیرلڈ - ایڈووکیٹ - مسلم گزٹ اور البشیر میں آگرہ میڈیکل اسکول کی بدانتظامیوں کے متعلق شائع ہو چکی ہیں اور کیا گورنمنٹ نے ان معاملات میں کوئی تحقیقات کی یا جو شکایات اخبارات میں شائع ہوتی ہیں انکے رفع کے لیے گورنمنٹ نے کوئی کارروائی کی ہے یا کوئی تجویز فرمائی ہے -

جواب - آنریبل مسٹر برکٹ - آگرہ میڈیکل اسکول کی نسبت اخبارات میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں انکی جانب گورنمنٹ کی توجہ مبذول ہوئی ہے -

سوال - یہ واقعہ ہے یا نہیں کہ آگرہ میڈیکل اسکول کے مسلمان طلبا کو ان اخبارات کے خریدنے کی اجازت نہیں ہے جو اسلامی رائے اور پالیسی کا اظہار کرتے ہیں -

جواب - آنریبل مسٹر برکٹ - اس سوال کا جواب نفی میں ہے -

سوال - یہ واقعہ ہے یا نہیں کہ مسلمان طلبا کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنے اپنے کمروں میں کھانا کھائیں اور حسب قاعدہ وہ مجبور ہیں کہ باورچی خانہ مانند راسخ الاعتقاد ہنود کے چوکے میں بیٹھکر کھانا کھائیں اگر یہ صحیح ہے تو کیا یہ حکم کسی سرکاری روزنامچہ کی تعمیل میں ہے -

جواب - آنریبل مسٹر برکٹ - ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے لیے باورچی خانے علیحدہ ہیں - جیسا کہ طلبا نے علیحدہ علیحدہ اپنا مس بنا لیا ہے کھانے کے انتظام کے لئے ایک یا دو شخصوں کو ہر ایک مس نے مقرر کیا ہے - ہوسٹل کے قاعدہ نمبر ۲۲ کا یہ مفہوم ہے کہ تمام طلبا ہر روز ناشتہ ہوسٹل کے کسی نہ کسی باورچی خانہ میں کھائیں - اس قاعدہ کی تعمیل ہوتی ہے گورنمنٹ اس قاعدہ کی ترمیم پر غور فرمائے گی -

سوال - کیا گورنمنٹ مسلمان پبلک کے عام شکایات کے لحاظ سے آگرہ میڈیکل اسکول اشتاف کے کسی مسلمان ممبر کو مسلمان بورڈروں کا سپرنٹنڈنٹ مقرر فرمائیگی - سپرنٹنڈنٹ صاحب زیر نگرانی پرنسپل صاحب کام کریں -

جواب - آنریبل مسٹر برکٹ - ہوسٹلوں کے انتظام اور نگہداشت کے موجودہ انتظامات میں گورنمنٹ کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتی -

سوال - آگرہ میڈیکل اسکول کے ملٹری کلاس میں جنھوں نے قبل داخلہ کے میٹریکولیشن امتحان پاس کر لیا ہو خصوصیت سے آجکل کسقدر طلباء ہیں اور منجملہ انکے کسقدر مسلمان ہیں -

جواب - آنریبل مسٹر برکٹ - آگرہ میڈیکل اسکول کے ملٹری کلاس میں اسوقت ۱۸ طلبا ہیں جنمیں ۱۲ مسلمان ہیں -

سوال - چونکہ تحصیلداروں کی اسامیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا تو لہذا امسال بورڈ مال کتنے تحصیلداروں کو نامزد کرنا تجویز کرتا ہے ؟

جواب - آنریبل مسٹر برن - اسوقت تک قاعدہ یہ ہے کہ تقریباً ۱۵ امیدوار ہر سال منتخب کیے جاتے تھے اور انکو جگہ خالی ہونے پر پروبیشنری ڈپٹی کلکٹر کی اسامی دیجاتی تھی - منجملہ کل تعداد کے ۹ یا ۱۰ بورڈ مال کے نامزد امیدواروں سے منتخب ہوتے تھے جنکو ایگزیکٹیو اہلکاروں اور باقاعدہ تحصیلداروں کو نامزد کرنیکی اجازت دیجاتی تھی - بورڈ مال کو اجازت دیگئی ہے کہ آئندہ ۱۸ تک ۳۰ امیدوار منتخب ہوں علاوہ تحصیلداروں کے اور محکمہ جات کے نامزد اشخاص کی نسبت بطور مستثنیات غور کیا جائے گا -

مسلمانان ہند کو گورنر بمبئی کی نصیحت

یکم اپریل کو مسلمانان بمبئی نے لارڈ سڈنہم گورنر بمبئی کو جو ولایت جا رہے ہیں ایک الوداعی دعوت دی - ممدوح نے ایڈریس کے جواب تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ موجودہ جوش کے فرو ہو جانے پر وہ وقت آئیگا کہ ایک منصف و قابل اور سیاست دان مؤرخ موجودہ دور کے عظیم الشان واقعات کی تاریخ لکھیگا تو مجھے یقین کامل ہے کہ وہ اس امر کو تسلیم کرلینے میں چارہ نہ دیکھیگا کہ انگلستان نے موجودہ بحرانات میں جس نوعیت سے حصہ لیا ہے اسکا سبب عام بہبودی رہا - انگلستان نے اتحادی بلقانیوں کو اعتدال کا مشورہ دیکر جہانتک ممکن ہوا دولت عثمانیہ کے علاقوں کے حفاظت کی کوشش کی ہے - میں مسلمانوں کا خالص دوست ہونیکے سبب آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ اُن واقعات کو جنکی تلخی آپ محسوس کر رہے ہیں اور ایک بڑی حد تک یہ تلخی غیر ضروری ہے اپنی ہندوستانی زندگی کے اغراض سے وابستہ نہ سمجھیں اپنی صائب رائے اور عقل سلیم کو ان سے بیمزہ بنائیں اور نہ ایسی تجاویز کو بہتر خیال کریں جو تمہیں ایک ایسے راستہ پر لیجائیں جو تمہاری بھلائی کے منافی ہو -

گورنر صاحب ممدوح نے مسلمانان ہند کو جس اخلاص سے نصیحت کی ہے ہم آپکے بہت کچھ شکر گذار ہیں اور اس فرض کی ادائیگی پر جو آنہوں نے بحیثیت ایک اعلیٰ رکن گورنمنٹ ہند ہونیکے ادا کیا ہے ہم ممدوح کو قابل مبارکباد خیال کرتے ہیں لیکن ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ممدوح نے مسلمانان ہند کو نصیحت فرماتے ہوئے صرف یکطرفہ ڈگری دی ہے اور مسلمانوں کے جذبات و خیالات پر کامل غور و خوض نہ فرماتے ہوئے انگلستان کے موجودہ طرز عمل اور مستقبل کی تجاویز کو بھی نظر انداز کر دیا ہے -

کاش ممدوح مسٹر اسکوئتھ اور سر ایڈورڈ گرے کی اُن تجاویز پر بھی نظر رکھتے جو انھوں نے حال میں قرار دی ہیں اور جسمیں بلقانیوں کے مطالبہ کو کم و بیش پورے طور پر تسلیم کرلیا ہے اگر دولت عثمانیہ کے علاقوں کی حفاظت اسی قسم کی قرار داد کا نام ہے تو خدا جانے لارڈ ممدوح اسکا خلاف کس تجویز کو قرار دیتے ہیں - بات یہ ہے کہ معاملات کی اہمیت اقوام کے نقطۂ خیال میں کبھی متحد نہیں ہو سکتی اسلئے ممکن ہے کہ انگلستان کی مسیحی قوم نے جو قرار داد کی ہے وہ اُسکے نقطۂ خیال سے دولت عثمانیہ کیلئے مفید اور مسلمانان ہندوستان کے جذبات کی حامی کرتی ہو لیکن اسلامی نقطۂ خیال سے اس قسم کی قرار داد اسلامی سیاست کیلئے کسی نوعیت سے بھی نافع نہیں ہوسکتی -

ہر چند کہ انگلستان کی روش اسوقت تک معاملات موجودہ میں مصالحانہ رہی ہے لیکن اسکا کیا علاج ہے کہ مصالحانہ روش کی نوعیت بھی ذاتی مفاد و تحفظ پر مبنی ہے اسلئے بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ انگلستان کی مصالحانہ روش جہاں اپنی نوعیت سے منصفانہ نظر آتی ہے وہاں ذاتی مقاصد و اغراض سے بھی اُسیقدر وابستہ ہے جسقدر کہ ایک ملک گیر حکومت کے سیاسی ارکان کی نظر میں ہونا چاہیے بہرحال انگلستان نے جسقدر بھی نظر عنایت کا مرہ بہت تاریخ لکھنے والے سے پہلے ہی ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے اور صحیح تسلیم کر لیتے ہیں خواہ یہ تشکر بصحت صدق دل سے نہ ہو -

لارڈ ممدوح کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دولت عثمانیہ کی ہستی اور خطرات کو مسلمانان ہند کی زندگی سے بالکل غیر متعلق سمجھتے ہیں لیکن یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے ہر چند کہ مسلمانان ہند دولت عثمانیہ کے ماتحت نہیں لیکن انکا مذہبی اور قومی تعلق دولت عثمانیہ کیساتھ ایک ایسا تعلق ہے جس سے زیادہ مستحکم کوئی تعلق نہیں ہوسکتا ہمیں افسوس ہے کہ لارڈ ممدوح نے دولت عثمانیہ اور مسلمانان ہند کی قومی ہستی کو جداگانہ قرار دیا ہے حالانکہ وہ دونوں ایک ایسے مذہبی رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں جسکو کوئی قوت قطع نہیں کرسکتی یہ امر بالکل درست ہے کہ ہماری زندگی بحیثیت ہندوستانی معاشرت کے دولت عثمانیہ سے جدا گانہ ہے لیکن اسکا یہ منشا نہیں ہوسکتا کہ خدانخواستہ مسلمانان ہند اور دولت عثمانیہ میں کسی نوعیت سے بھی تعلق نہیں ہے -

ہم نہایت آزادی کیساتھ کہتے ہیں اور ہمارا یہ قول بالکل صحیح ہے کہ مسلمانان عالم کی ہستی کا مدار بحیثیت مذہب اور باعتبار قوم دولت عثمانیہ اور اسکو مقدس مقبوضات پر ہے - جو شخص اسکے خلاف کوئی تاویل کریگا - اسلامی نقطۂ خیال سے اسکو مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا -

لارڈ ممدوح نے تمام تقریر کا نتیجہ یہ نکالا ہے کہ مسلمانان ہند کو آشتی و صلح کیساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے اور گورنمنٹ ہند کی وفاداری کو اپنا نصب العین قرار دینا چاہیے - مسلمانوں کا پہلے ہی سے خیال ہے اور وہ حکومت کی وفاداری کو اپنا مذہبی شعار سمجھتے اور دل سے حکومت کی سرپرستی کو اپنے لیے ضروری خیال کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسا ہی سمجھیں گے اسلئے محض اتنی سی بات کیلئے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہونچانا ہمارے نزدیک زیادتی ہے جو لارڈ ممدوح جیسے شخص کی جانب سے بہت رنجدہ ہے -

ہندوستان کی خطرناک انارکیانہ حرکات

افسوس ہے کہ ہندوستان سے ابھی تک سازش کا پورا پورا قلع قمع نہیں ہوا - جہانتک ہمیں تجربہ ہے اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انارکیانہ حرکات کا صدور جو وقتاً فوقتاً بدخواہان ملک و قوم کی طرف سے ہوتا رہتا ہے وہ ہندوستان کے ذی اثر و شریف اقوام کی ذات سے نہیں بلکہ اُن دشمنان ملک و قوم اور بدباطن و غیر ذمہ دار لوگوں کا کام ہے جو اپنے برے بھلے و عاقبت اندیش نہیں - ہندوستان کے ذی اثر و شریف لوگ اس قسم کی حرکات کو نہایت ذلت کیساتھ دیکھتے ہیں اور ان کے مرتکب ہونیوالوں پر لعنت بھیجتے ہیں - خیر خواہان ملک اس قسم کے ارتکابات پر بہت کچھ نادم ہیں کہ کہیں شریر لوگوں کے یہ ارتکابات انکی وفاداری پر داغ نہ لگا دیں - امید ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس قسم کے ارتکابات سے ہندوستانیوں کی وفاداری پر بدظن نہ ہوگی اور ان حرکات کو بدخواہان ملک اور ذلیل ترین اشخاص کا ذاتی فعل خیال کرے گی -

شتلجہ لائن پر ترکوں کے دلیرانہ مقابلے

ایڈریانوپل پر ترکوں کی ناکامیابی نے ہر چند کہ مسلمانان عالم کو جنگ موجودہ میں کامیابی کی جانب سے مایوس بنا دیا ہے لیکن شجاعان ترک ہمت نہ ہارے سے قومی آن و مذہبی شان کو باقی رکھنے میں وہ پہلے سے بہت زیادہ مستعد ہیں انکے کہ موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں - ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء کے تار سے معلوم ہوا ہے کہ شتلجہ لائن پر بلغاریوں کے حملوں کی ترکوں نے جس سختی سے مدافعت کی ہے اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ہم ہزار سے زیادہ بلغاری میدان جنگ میں کھیت رہے اور سخت ہزیمت کیساتھ انھیں بیک بینی و دو گوش تمام سامان چھوڑ کر بھاگنا پڑا -

اس شکست فاحش سے بلغاریوں کے چھکے چھوٹ گئے ہیں اور اب خیال کیا جاتا ہے کہ بلغاری شاید دوبارہ شتلجہ لائن پر حملہ کرنیکی جرأت نہ کریں لیکن باینہمہ ابھی تک ترکوں کو جسقدر نقصان اُٹھانا پڑا ہے وہ کمزوری ترکی سپاہ کے لئے ابھی باقی ہے اور جبتک کہ وہ کمزوری بالکل دور نہ ہو جائے - دولت عثمانیہ کی آئندہ ہستی کے متعلق کسی قسم کی رائے ظاہر نہیں کیجا سکتی وہ کمزوری اور وہ زبردست ضعف مالی قلت ہے جس نے ترکی کی خوشگوار امیدوں کو ژدقت پامال کر دیا ہے اور جسکے باعث ترک بیجان جسم کے مانند ہو گئے ہیں مسلمانان ہندوستان اسوقت ترک آپکی امداد کے بہت محتاج ہیں خدا کیلئے مایوسی کو امیدوں کی جگہ

سالانہ جلسہ مسلم لیگ
کی
تقریر صدارت

مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے پہلے دن ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء کو آنریبل مسٹر محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا نے جو تقریر بحیثیت صدارت فرمائی تھی اُسکے ضروری حصص کا خلاصہ حسب وعدہ درج ذیل ہے۔
(اڈیٹر)

حضرات! ہندوستان کے سیاسی واقعات میں برقی سرعت کیساتھ حیرت انگیز تبدیلی ہو رہی ہے۔ ان بدلے ہوئے حالات میں ایک شرقی مجلس سیاسی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ان حالات کے موافق قدم اٹھائے۔ ترقی یافتہ نظام [illegible] بالکل منزل ارتقا میں ہے اور جن لوگوں کو قدرت نے پیش بینی کا مادہ عطا کیا ہے وہ [illegible] سے یہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہندوستان کے پیچیدہ سیاسی مسائل [illegible] ظہور میں آنا ہے [illegible] ہندوستان کا سیاسی مطلع ایک [illegible] تبدیلی کے وقوع میں آنیکی پیشینگوئی کر رہا ہے اور [illegible] [illegible] نہایت [illegible] بڑھ رہا ہے اور آخر کار بہت [illegible] [illegible] صوبوں کی [illegible] کونسل میں سوالات پوچھنے کے [illegible] مجلس قانون سازی میں غیر سرکاری [illegible] اکثریت کے متعلق کا [illegible] اور [illegible] کا ہندوستان میں آنا" اس آنیوالے طوفان کے [illegible] مسلم لیگ کا فرض ہے کہ وہ بیدار رہے کیونکہ [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں پر غیر معمولی [illegible] خود لیگ بھی اس سال ایک ایسی منزل [illegible] پر آمادہ ہے جسے اسکی ترقی کا دوسرا مرحلہ کہنا چاہیئے۔ یہ صرف تبدیلی حالات بلکہ خود اس کے [illegible] آغاز کی حقیقت ہے۔ ہندوستان سے باہر [illegible] دنیا میں بڑے اہم واقعات ظہور میں آئے [illegible] جنہوں نے بر اعظموں کے نقشہ میں تغیر و تبدل [illegible] اسلام کے مستقبل پر بھی خوفناک اثر ڈالا [illegible] ایک بڑے سمندر کے [illegible] طوفان [illegible] اسلامی دنیا کا کوئی حصہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ان حالات کو مدنظر رکھکر میں [illegible] ذمہ داری محسوس کرتا ہوں جو لیگ کی صدارت قبول [illegible] عاید ہوتی ہے۔ لیکن اس یقین کی بنا پر [illegible] ہو جاتا ہے کہ آپ لوگ اسمیں میرا ہاتھ بٹائیں گے۔ اور میں پورے وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس جلسے میں وہ زبردست اور معتدل آواز اٹھائی جائیگی جو ایک ایسی مجلس کے شایان شان ہو سکتی ہے جسکو ہز مجسٹی کی سات کروڑ رعایا کی نیابت کا فخر حاصل ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ حالت

ہندوستان کی کثیر التعداد آبادی متعدد جماعتوں پر مشتمل ہے جنکی باہمی اختلافات سے [illegible] میں ہوئی نیو اتحاد کی صورت نمودار ہو رہی ہے جو علوم عصریہ کی توسیع اشاعت اور ترقی کا نتیجہ ہے۔ اور اسلئے آہستہ آہستہ ان جماعتوں میں بھی اتحاد بڑھتا جاتا ہے لیکن نظام تغیر اشیاء کے قانون کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ہندوستان جیسے وسیع بر اعظم میں جسکی آبادی ۳۰ کروڑ سے متجاوز ہے یہ اتحاد بتدریج نقطۂ کمال تک پہنچے۔ علاوہ ازیں مذہبی۔ تاریخی اور معاشرتی روایات اور مطامح نظر کے اختلاف سے جنکا ان مختلف الانواع جماعتوں یا گروہوں کی زندگی پر مختلف اثر پڑتا ہے۔ ایسے پیچیدہ نتائج ظہور میں آتے ہیں جنکی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں بھی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً ہندوستانی آبادی کی ایک جماعت اس قوم کی نسل ہے جو آریہ کے آنے سے پہلے اس ملک میں آباد تھی اور جنکو ہندوستان کا اصلی باشندہ کہا جاتا ہے۔ اسی جماعت میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو نیچ ذاتوں کے نام سے مشہور ہیں اور جنکی سیاسی اہمیت ہنوز قابل اعتبار نہیں۔ اسکے بعد ہندو جماعت کا ذکر آتا ہے جو ہندوستان کی قدیم فاتح قوم آریہ کی نسل ہے اور جسمیں حیرت انگیز طور پر یہ قابلیت پائی جاتی ہے کہ انقلاب حالات کے زمانہ میں بھی اپنی حالت کو [illegible] بدل لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں حکومت برطانیہ کی بدولت حالات میں جو تبدیلی واقع ہوئی ہے جماعت مذکور انہیں کے مطابق عمل پیرا ہے سے قاصر ثابت نہیں ہوئی۔ ہز مجسٹی کی ۲ کروڑ مسلمان رعایا بھی ہندوستان کے سیاسی سٹیج پر نمودار ہوکر اپنا پارٹ انجام دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب میں بہادر قوم سکھوں کی موجود ہے جسکے دو فرقے ہیں۔ ایک اپنے آپکو ہندو قوم کا جزو سمجھتا ہے لیکن دوسرا فریق بالکل جداگانہ حقوق اور اغراض کا مدعی ہے۔ پارسیوں کی قلیل التعداد جماعت نے ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت کو اور بھی پیچیدہ کر دیا ہے جو اگرچہ شمار میں بہت کم ہے لیکن اس نے اپنی عجیب و غریب اولوالعزمی اور طریق عصریہ پر دانشمندی کیساتھ کاربند ہونیکی وجہ سے اپنے تناسب عددی سے بہت بڑھکر اہمیت حاصل کی ہے۔ ہندوستان کی آبادی (یورپین یوریشین۔ اور انڈین) عیسائیوں کا بھی ایک عنصر پایا جاتا ہے۔ جسے طبعاً تفوق حاصل ہے۔ پھر ہندوستانی مسلمانوں کی بھی دو جماعتیں ہیں۔

اول جو ہندوستان کے قدیم باشندوں یا آریہ قوم کی نسل ہے جسکے اسلاف سینکڑوں برس ہوئے سلطنت اسلامیہ کے عروج کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوئے تھے (۲) جو مسلمان فاتحین ہندوستان کی اولاد ہیں۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اول الذکر جماعت بعینہٖ اپنے ہندو بھائیوں کی طرح "ہندوستانی" کہلانیکی مستحق ہے اور موخر الذکر جماعت بھی چونکہ صدیوں سے مستقل طور پر ہندوستان میں مقیم ہے اسلئے وہ اپنی "مادری سرزمین" کی مادی خوشحالی اور سیاسی عروج و ترقی میں کسی دوسری جماعت سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ مسلمانوں کی عظیم سیاسی اہمیت کے متعلق ایک امر واقع کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک جزو اعظم حقیقۃً یا مجازاً زراعت پیشہ قوم ہے جو ہندوستان کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں ملک کے اغراض و مقاصد سے بہت زیادہ تعلق رکھتا ہے

ان مسلمہ واقعات کو مدنظر رکھکر یہ ایک طبعی بات ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی رگوں میں بھی حب الوطنی کا خون بعینہٖ اسی تیزی کیساتھ دوڑنے لگے جو دیگر اقوام کی رگوں میں دوڑ رہا ہے اور جو اپنی حب الوطنی کے جذبات کا بڑے زور سے عام جلسوں اور اخباروں کے ذریعہ اظہار کرتے رہتے ہیں جبتک تدریجی ارتقا کے طور پر ایک عام ہندوستانی قومیت معرض ظہور میں نہ آئے جسکا ظہور میں آنا ہر ایک بہی خواہ ملک کی دلی خواہش ہے اسوقت تک مسلمانوں کے لئے ضروری یا ایک طبعی بات ہوگی کہ وہ ملکی انتظام اور قانون سازی کے معاملات میں مناسب طور پر اپنی جماعت کی انفرادی اغراض و حقوق کے تحفظ کے لئے کوشش کریں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہماری اس جائز تمنا اور کوشش کو کس بنا پر حسد اور عداوت کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ بھی میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ صرف اسلئے کہ ہم جائز حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کیوں ہمیں "تفرقہ پسند" کہا جاتا ہے مشترکہ خاندان کا رواج جسکی رو سے اس خاندان کے ادنی رکن کو اپنی انفرادی حیثیت کے ترک پر قانع ہوکر ہمیشہ کے لئے "کرتا" کی سرپرستی میں رہنا پڑتا ہے ایک ایسی رسم ہے جو موجودہ مذہبی سیاسی معاشرتی روایات کے خلاف ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خاندان کا ایک ناراض رکن جسکا دل اس خیال سے مبتلائے اندوہ ہے کہ وہ اپنے طبعی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے خاندان کے لئے بحیثیت مجموعی صرف کمزوری ہی کا باعث ہو سکتا ہے۔

بیرونی اسلامی دنیا

ملک کے اندرونی حالات پر کچھ کہنے کے بعد میں ان واقعات پر نظر ڈالتا ہوں جو حال میں ہندوستان کے باہر اسلامی دنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ ہمارے پچھلے سالانہ اجلاس کے وقت دنیا بھر کی آنکھیں طرابلس کے ناتربیت یافتہ جان نثار عربوں کے باسلانہ کارناموں پر لگی ہوئی تھیں جنپر یورپ کی ایک مہذب طاقت متفقہ بری اور بحری فوج لیکر چڑھ دوڑی تھی اسکا عذر اسقدر فضول تھا کہ قانون بین الاقوام کی رو سے اسکی بنا پر جنگ چھیڑنا ہرگز نہیں جائز سمجھا جا سکتا ترکوں اور عربوں کی مٹھی بھر فوج نے اطالویوں کا ناک میں دم کر دیا۔ اٹلی کے بحری توپخانوں اور بری بھاری توپخانوں کی تیز و تند آتش فشانی۔ طیاروں کی گولہ اندازی اور تربیت یافتہ زبردست پیدل فوج کی سنگین بازی صحرا کے جانبازوں کے مقابلہ میں کچھ بھی کارگر ثابت نہ ہوئی یورپ کی دول عظمی نے ایک مہذب سلطنت کی اس نمایاں تعدی کو روکنے کیلئے ذرا بھی کوشش نہ کی۔ البتہ اتنا ضرور کیا کہ یوروپین سرزمین میں ٹرکی اور اٹلی کی جنگ نہ چھڑنے پائے۔ ترکوں نے اس جھوٹی ضمانت کا اعتبار کر کے انکے یوروپین مقبوضات میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔ متوقعہ خطرات سے اپنی سلطنت کو محفوظ رکھنے کے لئے کچھ توجہ نہ کی۔ یوروپین ٹرکی کی شمالی اور مغربی سرحدوں پر نسبتاً جنگ چھڑنے کے آثار نمودار ہوئے اور مطلع گرد آلود ہو گیا۔ بلقانی اتحادیوں نے البانیہ اور مقدونیہ میں خاص خاص اصلاحات کو نوک سنگین کے زور سے نافذ کرانا چاہا۔

یورپ کی دول عظمی نے مشرق قریب میں جنگ کو روکنے کے لئے بنا دل آمادہ کرکے سندیہ یا ترکی حکومت میں اصلاحات نافذ کرنیکا مشورہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہا لیکن دول کی سفید یادداشت باب عالی میں روانہ کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر بلقانیوں نے اپنا انداز حرب بھیجدیا اور مانٹی نگرو کی چھوٹی سی ریاست نے اسکے بعد بہت جلد اعلان جنگ کر دیا۔ ترکی وزراء اور خود سلطان المعظم نے دول عظمی سے اپیل کیا کہ اس حرب ناحق کو جو قانون بین الاقوام کے اصول کے خلاف ہے روک دیا جائے لیکن دول نے اسپر کچھ التفات نہ کیا۔ یہاں سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر ممالک متحدہ امریکہ کی حکومت میکسیکو کی آئرش پارٹی کی درخواست پر انگلستان کو مدد حربیہ دیکر مجبور کرے جسکی بات کا مطالبہ ہوتا کہ آئرلینڈ کو اندرونی خود مختاری دیدی جائے تو اس صورت میں انگلستان کیا جواب دیتا؟ اگر سلطنت جرمنی بزور سنگین روس سے یہ مطالبہ کرتے کہ پولینڈ کو ہوم رول دیا جائے تو روس اسکا کیا جواب دیگا؟ اسکے بعد مشرق قریب میں وہ آگ مشتعل ہوئی جس نے فریقین کے لاکھوں آدمیوں کو بھسم کر ڈالا۔ یورپ کی دول عظمی کے کانوں پر جوں تک نہ چلی اور صرف اسبات کا اعلان کافی سمجھا کہ خواہ لڑائی کا نتیجہ کچھ ہی ہو مقبوضات فریقین کی ہیئت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ چونکہ ترک اس ناگہانی حملہ کے لئے تیار نہیں تھے اسلئے انہیں شکست پر شکست ہوئی گئی یہانتک کہ بلقانی افواج کا سیلاب آگے بڑھتا ہوا شتلجہ کے مشہور خطوط مدافعت پر پہنچکر رک گیا۔ ایڈریانوپل سقوطری اور بعض دوسرے مقامات کی بہادر ترکی فوج نے بلقانی حملوں کی نہایت استقلال کے ساتھ مدافعت کرکے ترکی قوم کی آبرو رکھ لی۔ بلقانی فتوحات کو بعض یوروپین قوموں نے صلیب کے ہلال پر فتح پانے سے تعبیر کیا۔ نیز دنیا کی عظیم ترین اسلامی سلطنت کے لبرل وزیر اعظم نے ہز مجسٹی کی دس کروڑ مسلمان رعایا کے جذبات کی پروا نہ کرکے سالونیکا کے مسخر ہو جانے پر باب مسیحیت ہونیکی حیثیت سے اظہار مسرت کیا۔ ناکردہ گناہ غیر محارب اشخاص پر جو ناگفتہ بہ خلاف انسانیت مظالم توڑے گئے انگلستان کے وزیر خارجہ نے اس انوکھی بنا کی وجہ پر قابل عفو قرار دیا کہ انکا ارتکاب باقاعدہ جمعیتوں نے کیا ہے یہ زمانہ حال کی تاریخ میں پہلی نظیر ہے کہ یوروپین اخبارات نے ملی روس الاشہاد اس عجیب و غریب اصول کا اظہار کیا ہو کہ ترکوں کو یورپ میں رہنے کا کوئی حق نہیں روس کی مشرقی اقوام اور بلقانی اتحادیوں کو یوروپین علاقے پر اسلئے ٹرکی کے مقابلہ میں حکمرانی کرنیکا زیادہ حق حاصل ہے کہ وہ عیسائی ہیں۔ اسکے بعد صلح کی گفت و شنید ہوئی بلقانیوں نے ترکوں کی مصالحت پسندی کرتے ہوئے نہ صرف مفتوحہ علاقوں پر قابض رہنے کا مطالبہ کیا بلکہ ان مقامات پر بھی تسلط رکھنے کا استحقاق ظاہر کیا جنکو وہ مسخر کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے تھے۔ عجب تر یہ ہے کہ دول عظمی نے بلقانیوں کے اس مطالبہ کی تائید کی یوروپین وزارتوں نے اپنے پہلے اعلان کو یہ کہکر باطل کر دیا کہ فاتحوں کو اپنی فتوحات کے ثمرات سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

مراسلات

قرض حسنہ

قرض کے لغوی معنی قطع کے ہیں۔ قرض دینے والا چونکہ قرض دیتے وقت اپنے مال میں سے ایک حصہ قطع کر کے دیتا ہے اسی لیے اسے قرض کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مال کا دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جہاں یہ امید ہو کہ لینے والا بطور مستعار لیتا ہے اور راس المال ضرور واپس مل جائیگا تو ایسے مواقع پر مال کا صدقہ بہت کر دیتے ہیں صرف نہیں کیا جاتا۔ اور جب یہ توقع ہے کہ اصل مال کیساتھ کچھ منافع بھی ملیگا تو پھر برضا و رغبت دیا جاتا ہے۔ غور کرو کہ جب خدا کے بندوں کو بامید حصول منافع شوق سے روپیہ قرض دیتے مال دیا جاتا ہے تو خدا کے ساتھ تو بیا معاملہ بطریق اولیٰ کرنا چاہیے کیونکہ خدا تعالیٰ صرف اسی قدر نہیں کہ اسی دنیا میں مال زیادہ دینے پر قادر ہے بلکہ عالم عقبیٰ میں جب تم اسکے پاس جاؤ گے تو وہ بڑھا ہوا اور بہت بڑھا ہوا مال تمکو ملیگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پ سورہ البقرہ ع)

کون ہے جو خدا کو خوشدلی کیساتھ قرض دے کہ خدا اسکے قرض کو اسکے لیے کئی گنا بڑھا دیگا۔ اور اللہ لوگوں کو تنگ بھی کرتا ہے اور کشائش بھی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

خدا کو قرض دینے سے یہ مراد ہے کہ اسکی راہ میں خرچ کیا جائے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو انفاق فی سبیل اللہ پر حق ہیں کیونکہ انکا مال خدا کے ہاں بطور قرض کے موجود ہے۔ اور وہ انکو دنیا و عقبیٰ میں کئی گنا بڑھا چڑھا کر دیگا۔ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ خدا کے ہاتھ میں پڑتا ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ خداوند تعالیٰ اس صدقہ کو ایسا بڑھاتا ہے جیسا کہ کسی کا بچھڑا ہوتا ہے اور وہ نہایت شوق سے کو پالتا ہے۔ جن لوگوں نے "ٹرکش ریلیف فنڈ" میں چندہ دے کر طرابلس و بلقان کے مجاہدین و مجروحین اور یتامیٰ و بیوگان کی دستگیری کی ہے بفحوائے نص صریح و حدیث صحیح مرقومہ بالا انکی مساعی جمیلہ عنداللہ مشکور ہوئیں۔ لیکن جنکو ابتک اس کار خیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا نہیں لازم و واجب ہے کہ بغیر کسی تعویق و توقف کے ٹرکش ریلیف فنڈ میں چندہ دیں۔ اس اثر کے تعمیر خیرات و صدقات کا بہترین مصرف و محل اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ اسلامی عظمت و شوکت کی بقا و قیام کے لئے سلطنت عثمانیہ کی بقا و قیام ضروری ہے [illegible] عثمانیہ کی ہستی [illegible] یورپ [illegible] اگر [illegible] سلطنت عثمانیہ [illegible]

با ہمدگر سمجھوتہ کر لیا ہے کہ اسکے حصے بخرے کر کے باہم تقسیم کر لیں تو اس وقت اطراف و اکناف عالم کے مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا؟ کیا مسلمان ایسی صورت میں ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مورد و مصداق اس قوم کیطرح نہ ہو جائیں گے جسکے افراد گو کروڑ پتی بھی ہیں اور دولت اور زر و سیم کے قناطیر المقنطرہ میں انکے ہیں۔ مگر باایں ہمہ خدا کی زمین پر ایک چپہ بھر بھی انکے قبضہ و تصرف میں نہیں ہے؟ ٹرکی کی معزول غدار وزارت نے جب قوم فروشی کا تہیہ کر لیا تھا تو ہندوستان کے مسلمانوں نے تاروں کے گھوڑے دوڑا دیے تھے کہ اگر ترک دول یورپ کے اثبات میں اپنی ہستی کی نفی کرنا چاہتے ہیں تو انپر لازم و واجب ہے کہ سر بکف ہو جائیں یہ ذلت کی صلح قبول نہ کریں۔ ٹرکی نے اس استدعا پر لبیک اجابت کہا اور اس کے فرزند ملک پر، قوم پر، اسلام پر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں چنانچہ جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب اڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور کے "تار" وارد قسطنطنیہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حالت قابل اطمینان ہے اور صلح ناممکن ہے، لیکن مولوی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس بنا پر مسلمانوں کا فرض ہے کہ روپیہ سے امداد و اعانت کریں۔ قرآن شریف میں سود لینے والوں کے حق میں خدا و رسول کی طرف سے اعلان جنگ موجود ہے۔ پس ٹرکی کو بغیر لالچ سود کے بطور قرض حسنہ کے روپیہ دینا چاہیے لہذا قرضہ کے تمسکات خریدے جائیں۔ اس امر اہم کی طرف مسلمانوں کی فوری توجہ مطلوب ہے۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

آثار قیامت

ادھر ادھر اخبارات کے پرچوں میں جستہ جستہ حالات آثار قیامت پڑھ کے دل نے چاہا کہ اگر یکجا بیان کر دیے جائیں تو عوام کی دلچسپی کے باعث ہونگے۔ واضح ہو کہ آثار قیامت جنکی ہمارے یہاں پیشینگوئی بارہ تیرہ سو برس سے چلی آتی ہے۔ دو قسم کے بیان کیے گئے ہیں۔ (اوّل) صغریٰ یعنی چھوٹی چھوٹی علامتیں۔ (دوئم) کبریٰ۔ یعنی بڑی بڑی علامتیں آثار صغریٰ کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک رہیگا۔ اور آثار کبریٰ کا دور ظہور امام آخر الزمان علیہ السلام سے لیکر نفخ صور تک ہوگا۔

تفصیل آثار صغریٰ

(۱) مسلمانوں میں زکوٰۃ نہ دینے کی عادت پیدا ہونی۔ (۲) مال امانت کو کھا جانا اور اسکی پاسداری نہ کرنی۔ (۳) ماں باپ کے احکام کو نہ ماننا بلکہ اپنی عورت کی فرمائش و خواہش کو ماں باپ کی فرمائش و خواہش پر مقدم رکھنا۔

(۴) دنیا پیدا کرنیکے لئے دینی علم کا حاصل کرنا۔

(۵) محصولات آراضی کو ایک دولت پائندہ سمجھنا اور اُسکے حصول کے لئے دین و ایمان کا لحاظ نہ رکھنا۔

(۶) ہر قوم میں کمینہ اشخاص کا مالدار ہونا اور مالداری کے سبب سے قوم کا لیڈر کہلانا۔

(۷) بڑے بڑے ذمہ داری کے کام جو سوائے بزرگوں اور خاندانی اشخاص کے کسی ایسے شخص کو نہ ملنا چاہیے جو اخلاق حمیدہ اور خصائل برگزیدہ سے معرا ہو۔ کمینہ اور نالائقوں کو سپرد ہوں جنمیں پاک اور سچے اخلاق و خصائل کی بو تک نہ ہو۔

(۸) تعظیم و تواضع اسلامی کا نام نہ رہ جائے بلکہ ایکدوسرے کی تعظیم لوگ اسلئے کیا کریں کہ ایذا سے محفوظ رہیں۔ جھوٹی تواضع کا نام بھی پالیسی رکھا جائے۔

(۹) میخوشی یعنی شراب پینا کھلم کھلا جاری ہو۔

(۱۰) گوئیوں اور قوالوں کی کثرت ہو۔ محفلیں جنمیں گویا نہ ہو شوقی سمجھی جاسکے۔

(۱۱) گانے کے طرح طرح کے آلات ایجاد ہوں اور لوگ ان سے حظ اٹھائیں۔ (۱۲) اعلام اور [illegible] کا بازار گرم ہو۔ (۱۳) اگلے بزرگوں کو برا کہا جائے اور انکے اقوال پر نکتہ چینیاں کیجائیں۔ (۱۴) غیر مسلم کے اقوال و افعال۔ اطوار پسند کئے جائیں۔ اور سلف صالحین کی رفتار۔ گفتار۔ دستار کا مذاق اڑایا جائے۔

(۱۵) مساجد میں طرح طرح کی بدعات کا ہونا۔

(۱۶) بجائے السلام علیکم کے نئے الفاظ کا بولا جانا۔ مثلاً علیک۔ سلیک وغیرہ۔

(۱۷) فاسق و فاجر جو دینیات سے بالکل نابلد ہوں تعلیمیافتہ کہلائیں اور شرم و حیا و راستی و دیانت سے معرا ہوں۔ (۱۸) اکثر زلزلہ آنا اور زمین کا دھنس جانا۔

(۱۹) ہر طرف مسلمانوں کا مظلوم ہونا کہ روئے زمین پر اونکے لیے امان باقی نہ رہ جائے۔ (۲۰) مذاہب باطلہ کا عالم میں رواج پانا۔ (۲۱) شرع کی پابندی کا یکلخت مفقود ہو جانا۔ (۲۲) جب یہ کل آثار یکے بعد دیگرے دنیا میں ظاہر ہو لینگے تو اقوام نصاریٰ کی سلطنت عالم میں وسعت پائیگی اور مستحکم ہوتی جائیگی۔ (۲۳) دور مذکور میں ایک شخص مصر و شام کے ملک پر قابض ہو جائیگا اور اپنے نام کے احکام و قوانین جاری کریگا یہ شخص ابوسفیان کی نسل سے ہوگا۔ اور سادات پر وہی مظالم روا رکھیگا جو اوسکے اجداد کر چکے ہیں۔

(۲۴) لوگوں کی شکلوں کا تبدیل ہونا۔ (۲۵) مشرق سے تیز ہوا سرخ رنگ کا چلنا۔ (۲۶) باران سنگ کا برسنا۔ (۲۷) شاہ روم یعنی شہنشاہ ترکستان سے قسطنطنیہ کا تخت چھن جانا۔

آثار کبریٰ کی تفصیل لکھنے سے پہلے وہ حالات بیان کر دینا چاہئیں جنسے معلوم ہو کہ اس دور کا آغاز کن اسباب پر موقوف ہے۔

واضح ہو کہ یہ پیشینگوئی ایسا بیان کرتی ہے کہ جب سلطنت نصاریٰ دنیا میں وسعت پا کر مستحکم ہو جائیگی تو قوم نصاریٰ میں دو فرقہ زبردست و غالب ہو جائینگے ایک فرقہ سلطان روم کا مخالف ہوگا اور لڑائی کرنے آئیگا [illegible] جب سلطان روم اپنی فوج باقیماندہ لیکر شام کیطرف روانہ ہوگا تب قسطنطنیہ سلطان کا راستہ روکا جائیگا اور لشکر بہت زیادہ ہوگا۔ سلطان روم اپنے موافق اور دوست فرقہ نصاریٰ کو ہمراہ لیکر فرقہ مخالف نصاریٰ سے پھر برسرپیکار ہوگا اور [illegible] غنیم کے فرقہ مخالف نصاریٰ کو ہزیمت فاش ہوگی اور سلطان روم کو بفضل خدا فتح نمایاں ہوگی۔

اس نوبت پر یکایک فیما بین لشکر سلطان روم و لشکر موافق نصاریٰ ایک مذہبی صداقت کی بحث چھڑ جائے گی۔ مسلمان فتح کا ہونا بطفیل صداقت مذہب خود سمجھینگے اور نصاریٰ موافق اس فتح کا ہونا باعث [illegible] تصور کرینگے۔ یہ مذہبی بحث زبان کو زبان سے شمشیر تک نوبت پہنچائیگی اور بالآخر جملہ اقوام نصاریٰ متحد ہو کر سلطان روم سے پھر لڑینگی اور اس لڑائی میں سلطان روم کام آئیگا اور شام پر بھی قوم نصاریٰ کا تسلط ہو جائیگا۔ تا جائیکہ بقیۃ السیف مسلمان وہاں سے بھاگ کر اپنا [illegible] اور یہ سنکر کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام مکہ معظمہ میں رونق افروز ہیں وہاں جا پہنچینگے۔ امام صاحب کو [illegible] انکو اپنا سرپرست بنائینگے [illegible] اور عام صد و بیت کا [illegible] ہوگا [illegible] صد و بیت تا حیز منصور ہونگے۔ امام صاحب کا نام [illegible] ہوگا اور والد و والدہ کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نام مبارک تھے یعنی باپ کا نام عبداللہ۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ امام صاحب کا [illegible] آل فاطمہ علیہا السلام سے ہوگی۔ بوقت ظہور حضور کی عمر ۴۰ سال کی ہوگی یا لوگ یونہی قیاس کرینگے آپکی زبان میں لکنت ہوگی یعنی آپ گفتگو کرنے میں [illegible] اور آپکے جملہ اخلاق محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے اور علم بھی آپکا لدنی ہوگا۔ جسوقت حضور کی شہرت دنیا میں پھیلیگی ہر طرف سے لوگ گروہ گروہ آپکی [illegible] خاصکر ایک خراسانی امیر ایک بہت بڑی جرار فوج ہمراہ لیکر جاتا ہوگا۔

(۱) حضور [illegible] کی پہلی لڑائی اسی سفیانی سے ہوگی [illegible] نوبت لڑائی تک آئیگی کہ افواج سفیانی تباہ و برباد ہو جائیگی [illegible] زمین قیام کریگی۔ (۲) دوسری لڑائی اقوام نصاریٰ سے بمقام دمشق۔ اسوقت مسلمانوں کے تین گروہ ہو جائینگے۔ ایک تو بغیر لڑے بھاگ جائیگا۔ دوسرا سر بازی کریگا۔ تیسرا [illegible] ہوگا۔ (۳) تیسری لڑائی فاتحانہ قسطنطنیہ کی۔ اس لڑائی میں ۷۰ ہزار بنی [illegible] آپکے ہمراہ ہونگے اور شہر فتح ہو جائیگا۔ یہ فتح تاریخ [illegible]

مطائبات

چھ مہینے میں کیا "ایڈریانوپل" تسخیر

از منشی محمد حسن صاحب متین بچھرایونی

یک بیک دل جو ہوا سلسلۂ غم میں اسیر
صورت عیش و طرب بن گئی شکل ماتم
ہر ترانے کی صدا نوحۂ غم سے بدلی
بزم عشرت نظر آنے لگی بزم ماتم

دل شکستہ ہوا رنگ اڑ گیا منہ زرد ہوا

اشک خونیں جو ہوئے دیدۂ تر سے جاری
سے گیا جوش جنوں سمت ایڈریانوپل
رس طرف ... میں ... اپنی مصروف
لاکھ عیاریاں ہم کام میں لاتے تھے۔ مگر

برف میں گلتے تھے ہم آگ جلا سکتے نہ تھے

کرتا تھا ترکوں پہ تاثیر نہ جادو اپنا
گو کہ محصور مسلمان تھے لیکن پھر بھی
کیا کہیں سختیاں اس جنگ میں کیا کیا جھیلیں
گو ... ہوئیں سیکڑوں توپیں بیکار

لاکھوں تھی پر نہ ہزاروں پہ ظفر پاتی تھی

عورتوں کو بھی نہ چھوڑا وہ بہادر ہم ہیں
ترک ہٹتے نہیں جب آ کے جم جاتے ہیں
رحم و انصاف نہیں پاس ہمارے آ لے
ہم زبردست سے بھاگے، ... ملا جو کمزور

ہمنے تلوار کبھی منہ پہ نہیں کھائی ہی

ایک اک ترک کو دس دس نے لپٹ کر مارا
وار برچھیوں کے کیے گولیاں لاکھوں ماریں
چھ مہینے میں کیا ایڈریانوپل تسخیر
ریت کے قلعے تھے وہ گولے پہ گولے جن پر

خود بخود طبع رسا ہو گئی اپنی دلگیر
نقشۂ لطف ہوا رنج و الم کی تصویر
نغمۂ شوق سے پیدا ہوئی نالوں کی صفیر
سن لیا جب کہ "ہوا ایڈریانوپل تسخیر"

سنتے ہی اس خبر گرم کو میں سرد ہوا

ہو گئی قلب حزیں پر مرے وحشت طاری
تھے جہاں ہو غضب ضرب ستم بغاری
ہم نے ترکوں پہ شب و روز کی گولہ باری
مشکل آسان نہ ہوتی تھی، یہ تھی دشواری

مورچے ترکوں کو ہم اپنے دکھا سکتے نہ تھے

سخت مشکل تھا کہ ہو عربوں پہ قابو اپنا
زور کچھ چلتا تھا ان پہ نہ سر ہو اپنا
کس بری طرح سے سیدھا کیا تو اپنا
رہا ثابت نہ کریں کوئی حپ تو اپنا

ہم مسلمانوں سے لڑتے ہوئے گھبراتے تھے

سر کو معصوموں کے توڑا وہ بہادر ہم ہیں
جنہیں ہر اک سے بھگوڑا وہ بہادر ہم ہیں
عقل کا جنہیں سے ہے توڑا وہ بہادر ہم ہیں
اس کی گردن کو مروڑا وہ بہادر ہم ہیں

پشت پر آئی ہو گر ضرب کوئی آئی ہو

دھوکہ بازی سے تپنچہ، کبھی خنجر مارا
اور کبھی پانی کو بندوق میں بھر کر مارا
فتح حاصل ہوئی جب ہم نے بہت سر مارا
کاخ و ایوان و محل ہم نے سمجھ کر مارا

گرچہ ترکوں نے اڑائے ہیں ہمارے دھرّے
فتح تو ایڈریانوپل ہوا ہپ ہپ ہرّے

گریۂ بے اثر فضول، نالۂ نارسا عبث

(ملک الکلام) قومی زمزمۂ رقم امروہی معتمد رئیس التحریر

قوم! خدا کے واسطے، اشک بہت بہا چکی
داغ جگر دکھا چکی، داروئے درد پا چکی

جب نہ کرے کوئی قبول رحم کی التجا عبث

قوم! خدا کے واسطے حال پہ اپنے کر نظر
ہو گئے زخم خوفناک، کوئی نہیں ہے چارہ گر

مٹ گئے عز و جاہ سب مال نہیں حشم نہیں

قوم! خفا زمیں ہے تجھ سے، عدو ہے آسماں
آنکھ میں سب کی خار ہے تیرا وجود خستہ جاں

دیکھ سنبھل کہ دشمنی دوستوں کی عمل میں ہے

قوم! تو ہوشیار ہو، دیکھ اجل ہے تاک میں
کام عدو کا بن نہ جائے غفلت خوفناک میں

شمع سحر ہے قوم تو جھونکا کوئی بجھا نہ دے

قوم! خدا کے واسطے آئی ہوئی کو ٹال تو
قوم! نہ کر کسی سے کچھ رحم کا اب سوال تو

رکھ لے خدا کے واسطے دین مبیں کی بات کو

فکر ہے کیسی سوچ کیا؟ خنجر آبدار لے
ہو گئی خود قریب مرگ اپنے عدو کو مار دے

قول قوی درست ہے اس میں بھلا کلام کیا

قوم! بہت کیا ہے صبر، جبر، اب اختیار کر
راہ خدا میں جان و مال شوق سے تو نثار کر

قوم! خموش رہ چکی، اب کام کا کوئی کام کر

قوم! خدا کے واسطے صورت عامیانہ چھوڑ
قوم! خدا کے واسطے شان خوشامدانہ چھوڑ
اس سے نہ ہوگا کچھ حصول کرتے ہو تم بکا عبث

نالہ و آہ کر چکی، قصۂ غم سنا چکی
کوئی نہیں ترا رفیق سب کو تو آزما چکی

گریۂ بے اثر فضول، نالۂ نارسا عبث

غیر کے آسرے کو چھوڑ، اپنا علاج آپ کر
ہو نہ کہیں ہلاک تو۔ اب ہے اسی کا دل کو ڈر

تیری لئے جہان میں رحم نہیں کرم نہیں

دشمنی تیری نام سے رکھتا ہے آج اک جہاں
کیوں ہے امید دوستی، جب نہ ہو کوئی مہرباں

پانی دکھاتے ہیں تجھے آگ مگر بغل میں ہے

تجھکو کہیں ملا نہ دے گردش چرخ خاک میں
زہر کہیں وہ بھر نہ دے سینۂ چاک چاک میں

نام و نشان بھی ترا کوئی کہیں مٹا نہ دے

قوم! جلال اب دکھا، از پئے ذوالجلال تو
قوم! خدا سے کر عزیز اپنا نہ جان و مال تو

دن کو نہ دن خیال کر رات سمجھ نہ رات کو

قوم! بگڑ گئی جو بات تیری اسے سنوار لے
رحم نہ دشمنوں پہ کر جسم سے سر اتار لے

دین ہی جب ہو بے نشاں جان سے ہمکو کام کیا

اٹھے زمین دشت کو خون سے لالہ زار کر
ظلم کا اس مزا چکھا ہاتھ پہ ہاتھ مار کر

ترک جفا و جور کی فکر ہے کیا تمام کر

قوم! خدا کے واسطے ساتھ تو دین کا نہ چھوڑ
قوم! خدا کے واسطے طرز غلامیانہ چھوڑ
گریۂ بے اثر فضول نالۂ نارسا عبث

حوادث واخبار

ممالک اسلامیہ

کچھ عرصہ قبل حاجیان مکہ معظمہ کے نقصان جان کی جو خبر آئی تھی اب اوس کی تفصیل موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوی شتر بانوں نے کثیر التعداد متمول حاجیوں کے ایک قافلہ کا قیام ایک نشیب میں کرا دیا اور دفعتاً بارش کے طوفان سے سیلاب آ گیا جس سے سب تباہ ہو گیا اور ۸۰ حاجی غرق ہو کر شہید ہو گئے۔ بدوؤں نے انکا سارا اسباب اونٹ کر جلدی جلدی دفن کر دیا ضائع شدہ مال و اسباب کی قیمت بہت زیادہ اندازہ کی جاتی ہے۔

پایونیر کے سرحدی نامہ نگار کا بیان ہے کہ غضنفر خان چیف قبیلہ نواغی واقع ملاکنڈ پاجور اور اسکے لڑکے محمد علی خان کے جھگڑے کا ملا ارکوں کی کوشش سے باہمی فیصلہ ہو گیا ہے کہ صفدر خان ریوالی کا انتظام اور غضنفر خان فوج کا انتظام کرتے رہیں۔ اسکے بعد بہلی کارروائی یہ کی گئی ہے۔ موضع قندھاری کے لوگوں کو سزا دی گئی ہے جو گذشتہ تین سال سے خان نواغی کو خراج نہیں دیتے تھے۔

ہندوستان

قصاحب گورنر سیلون عنقریب کانیکٹ کا دورہ کرنیوالے ہیں جسکا تعلق جزیرہ لنکا دیپ سمجھا جاتا ہے کیونکہ سلطان علی راجا اسکی ملکیت دوبارہ حاصل کرنیکی کوشش میں ہے ہز ایکسلینسی جہاز ہارڈنگ میں سوار ہو کر جزیرہ میں جائیں گے۔

سرحد برما وچین پر پچھلے دنوں انگریزی و چینی افسروں میں جو جھڑپ ہوئی تھی جو خبر آئی تھی اسکی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳ چینی ہلاک۔ ایک زخمی اور ۳ گرفتار ہوئے۔ انگریزی فوج کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ۳ چینی افسر اور ۵ سپاہی مع سامان حرب کے رات کو تعاقب کر کے گرفتار کئے گئے۔

یکم اپریل کو صاحب گورنر بمبئی نے اپولو بندر میں آہنی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جو بالنسبۃ کے نام سے شہنشاہ معظم و ملکہ عالیہ کی سیاحت ہند کی یادگار میں ایک دروازہ ادر کرہ ملاقات کی صورت میں بنائی جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے منظور کر لیا ہے کہ ریلوے کا حسابی سال بجائے اقوسی سال کے یکم اپریل سے شمار کیا جایا کرے۔

۱ ادم مارچ کو مقدمہ قتل آگرہ کا بقیہ بحر میں سے کہا۔ موہن اور بدھا سنگھ کو الہ آباد ڈسٹرکٹ جیل میں پھانسی دیدی گئی۔

گرانی نرخ اجناس کی کیفیات اگلے ہفتہ میں مکمل ہو کر رپورٹ گورنمنٹ ہند میں پیش کردی جائیگی اور مسٹر دتا اواخر ماہ میں مدراس کے عہدہ اکاونٹنٹ جنرل پر چلے جاوینگے۔

آنریبل سر نرائن گنیش چندہ وارکر ۲ اپریل کی شام کو بمبئی ہائیکورٹ کی ججی سے سبکدوش ہو گئے اور مسٹر للوبھائی آتمارام شاہ انکی جگہ مقرر کئے گئے ہیں۔

شملہ میں باوجودیکہ ابھی موسم ابر آلود اور سرد ہے لوگوں کی آمد زور سے شروع ہو گئی ہے ۳۳ ٹرین روزانہ کلکتہ سے پہونچتی ہیں امپیریل کونسل کا اجلاس ۱۵۔ اپریل کو ہوگا اور حضور وائسرائے اور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ اپنے محل میں ۱۷ یا ۱۸ اپریل تک پہونچ جائینگے۔

مولوی بازار کے بم کے متعلق تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ بم بالکل اسی قسم کا تھا جیسا کہ حضور وائسرائے پر پھینکا گیا تھا اور اسمیں آتشگیر مادہ و پکرک ایسڈ اور ضرر رساں چیزیں بشمولیت تار کے ٹکڑے بٹن اور لوہے کی کیلیں تھیں حملہ آور کے ہاتھ میں جو مرا پڑا تھا ایک بھرا ہوا پستول تھا اور دوسرا بھرا ہوا پستول کمر ڈول کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

مسٹر لی۔ سی سایرا درسر جیمس مسقد نامی دو انگریز جو منقتہ۔ دن شام کو ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر بمبئی سے موٹر پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تھے پیر کے دن ساڑھے گیارہ بجے کلکتہ پہنچے انہوں نے راستہ میں چاء دودھ پر گذارہ کیا صرف کانپور میں کھانا کھایا۔

بمبئی کے دیسی تاجران پارچہ کی ایسوسی ایشن نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے اسکی کاپی چیمبر آف کامرس ایوان تجارت بمبئی کو اطلاع دی ہے کہ تصفیہ تنازعات کیلئے ہمیشہ انگریز ثالث کی بجائے اگر انگریز اور ہندوستانی ثالث باری باری سے مقرر نہ کئے جائینگے تو یوروپین کوٹھیوں کی معرفت کاروبار کرنا بالکل بند کر دیا جائیگا جسکا مطلب یہ ہے کہ انگریزی مال کا بائیکاٹ ہو جائیگا۔

گذشتہ مہینہ میں جزیرہ ٹرینیڈاڈ سے جو ۴۲۵ ہندی تارک الوطن واپس آئے وہ ایک لاکھ روپیہ کما کر لائے ہیں۔ سب سے زیادہ ونیز رقم کی مقدار بالترتیب ۴۰۰۰۔ ۳۰۰۰ ۱۵۰۰۔ ۱۹۰۰ روپیہ تھی۔ جزیرہ فیجی سے بھی ۶۷۵ تارک الوطن واپس آئے وہ دو لاکھ روپیہ بچا کر لائے ہیں۔

۳۔ اپریل کے بنگال کونسل کے اجلاس میں قانون قماربازی منظور ہو گیا۔ بحث پر آخری مباحثہ ہوا۔ کلکتہ پولیس بل پر مباحثہ ملتوی کیا گیا۔

گوالندو میں سخت آتشزدگی سے ۳۰۲ دکانیں جل گئیں مالی نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ تین آدمی بھی بری طرح جھلس گئے۔

کراچی میں تعصب میونسپلٹی دونوں اپنی اپنی ضد پر قائم ہیں اور جھگڑا بڑھنے کا اندیشہ ہو رہا ہے۔

23

تلغرافات

تلغرافات عمومیه

لندن یکم اپریل۔ ڈیلی کرانیکل کے خاص نامہ نگار مسٹر ڈونہو نے جو بسوق شنلجہ کے معرکہ میں خود موجود تھے۔ ترکوں کے جوابی حملہ کے نظارہ کی تصویر اس طرح کھینچی ہے کہ بلغاری گولہ باری کی پروانہ کرتے ہوئے ترکوں نے اپنی قدیم جنگی شجاعت کا اظہار کیا۔ اور ایک چٹیل میدان سے دباتے ہوئے اور دلدلی ڈھلاؤ میں کشمکش کرتے ہوئے اپنے آپ کو بے تحاشہ بلغاریوں پر جا ڈالا۔ اور ان کو بزور سنگین حملہ کر کے وہاں سے نکال ہی دیا۔

بلغراد ۳۰۔ مارچ۔ زخمیوں سے بھری ہوئی ایک ٹرین ایڈریانوپل سے یہاں پہنچی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام زمانہ جنگ میں یہ لڑائی سب سے زیادہ سخت تھی۔ اور دونوں طرف بہت ہی خونریزی ہوئی ہے۔

ترک ایسی شجاعت سے لڑے جسکا یاس سی پیدا ہوجاتی ہے۔ گرنجا سربن کے استقلال نے میدان جیت لیا۔ ایام محاصرہ میں محاصرین نے سخت مصیبتیں جھیلیں خاص کر جنوری اور فروری میں جبکہ ۲۰ فٹ گہری برف پڑی ہوئی تھی۔ سرجنول سنتری پہرہ دیتے ہوئے اپنی جگہ پر سردی سے ٹھٹھر کر مر گئے۔ آگ جلانے کی اجازت نہ تھی کہ اس سے راز فاش ہونے کا اندیشہ تھا۔ آخری حملہ میں ہیبت ناک خونریزی ہوئی۔ سرنگوں کے اڑنے سے سینکڑوں آدمی اوپر اڑ جاتے تھے۔ اور سینکڑوں وہیں گر پڑتے تھے۔

سنتنجی ۳۱۔ مارچ۔ کل مانٹی نگرویوں نے متواتر سخت گولہ باری کی۔ ترک بعض بیرونی چوکیوں سے ہٹ گئے اور کل بمراء دول نے جمع ہو کر مانٹی نگرو کو اطلاع دی کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے سقوطری سے غیر جنگجو آبادی کا نکل جانا منظور کر لیا ہے۔ اور دول کے نتیجہ خاص تاہم کی معرفت حاکم سقوطری کو خط مرسوم میں اوتے اعلاعد بجا ئیگی کیونکہ وہ اس وقت تک باب عالی کی منظوری بغیر لوگوں کو نکل جانے کی اجازت دینے سے منکر ہے۔ مانٹی نیگرو نے ابھی اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مگر بظاہر اس بات پر راضی ہے کہ مرسوم پیام سقوطری کے اندر پہنچا دیا جائے۔

صوفیا کی ۲۹۔ مارچ کی خبر ظاہر کرتی ہے کہ تسخیر ایڈریانوپل کے متعلق جنرل ایوانوف کہتا ہے کہ صرف مشرقی طرف کے بلغاری نوجوں نے آخری حملہ میں شرکت کی اور سرویوں کی کارروائی تو صرف دکھاوے کی خاطر تھی مگر بلغراد نے اسی تاریخ کو جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایڈریانوپل کی لڑائی میں سروی پیادہ فوج کے ۲۰ کالم کو سخت نقصان پہنچا کیونکہ اسے نمبر ۲ بلغاری کالم کے ساتھ فورٹ جولٹ ٹیبلر پر رات کے وقت حملہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بلغاری ترکوں کی آتشباری کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹ گئے۔ مگر سروی کالم کو قلعہ کے مورچہ پر نقصان اٹھا کے بغیر قبضہ کر لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ انھوں نے مورچہ کیا معنی قلعوں پر حملہ کر لیا۔ اور ایک ہزار مقتول اور ۴ ہزار مجروح کا نقصان اوٹھایا۔ دوسری ڈویژنوں نے جن کی جمعیت ہزار کی تھی۔ شمال اور شمال مغربی قلعوں پر حملہ کرنے میں حصہ لیا تھا۔ یہ قلعہ بالکل جدید طرز کے بنے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے سروی رسالہ شہر میں داخل ہوا۔ یہاں اس بات پر بہت ہی بزدلی پھیلی ہوئی ہے۔ بلغاری ان کو کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے جو سرویوں نے اس موقع پر کی ہے۔

صوفیا ۲۵۔ مارچ۔ ترکوں نے جن پلوں کو تباہ کر دیا تھا اب پھر بعجلت تمام تیار کئے جا رہے ہیں۔ ریل ٹرینیں ایڈریانوپل سے ایک میل کے فاصلہ تک پہونچنے لگی ہیں۔ ترکوں نے ذخائر غلہ کو بھی آگ لگا دی تھی۔ اور سامان حرب کے گودام بھی اڑا دئے تھے اور بڑی توپیں بند و تفنگ بے تار برقی مرسانی کا سٹیشن اور سرچ لائٹ وغیرہ سب تباہ کر دئے تھے لوگوں کی حالت بظاہر ایسی خراب نہ تھی جیسا کہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ گولہ باری سے صرف چند عمارتوں کو نقصان پہنچا تھا اور دوران محاصرہ میں کسی قسم کے وبائی امراض کا حملہ نہیں ہوا۔ بلغاروی اور سروی دونوں فوجیں شہر میں مقیم ہیں۔

لندن یکم اپریل معرکہ بیوق چکمجہ کی تفصیلات جو ان خاص نامہ نگاروں نے بھیجی ہیں جو ترکی فوج کے ساتھ تھے ظاہر کرتی ہے کہ لڑائی نہ صرف سخت بلکہ شتلجہ میں آئندہ کارروائیوں پر وسیع اثر ڈالنے والی تھی۔ بلغاریوں کا ارادہ تھا کہ جھیل چکمجہ کے بلند قلعہ پر جو فوجیں قابض ہیں اون کا تعلق شتلجہ لائن کے بڑے لشکر سے قطع کر دیا جائے گا۔ ۲۵ ماہ گذشتہ کو بلغاریوں کے پیشقدمی پر عزت پاشا نے اپنی فوجوں کا بڑا حصہ وسطی مورچہ کی طرف ہٹا لیا جس کے بعد بھاری گولہ باری شروع ہوئی جو دور دور تک رہی جبکہ بلغاری مقبوضہ زمین میں خندقیں کھود کر ان میں پڑ جانا چاہتے تھے توانز کی توپوں نے متلاشی روشنیوں کی وجہ سے اون کو سخت نقصان پہنچایا جمعہ کی صبح کو بلغاریوں نے کہر کے پردے میں بغلی کاٹ کر شتلجہ لائنوں کے سامنے بڑھنا اور ترکوں کو چکمجہ کے مغرب سے ہٹانا چاہا آخرکار کہر دور ہوگئی۔ اور بلغاری پھٹنے والے شراپنیل گولوں کے مہلک قفس میں پھنسکر بدحواس ہو کر منتشر ہوگئے۔ جن پر ۴ ہزار ترکوں نے سنگینوں سے جوابی حملہ کیا اور بلغاریوں کو ان کے پچھلے ڈھلاؤ پر مار کر ہٹا دیا۔ بلغاریوں کے نقصان کی تعداد ۴ ہزار تھی۔

اب بلغاری اپنے داہنے بازو پر حملہ کا اندیشہ کئے بغیر شتلجہ کی لائنوں پر حملہ نہیں کر سکتے۔

سنتنجی یکم اپریل۔ ترکوں نے کل طرابوش کے جنوب میں ایک شب خون مارا۔ اور لڑائی نہایت سختی سے جاری ہے۔

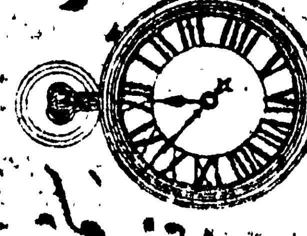
صوفیا یکم اپریل کا تار ہے کہ سرکاری طور پر بیان بیان کیا جاتا ہے کہ ایڈریانوپل کی تسخیر میں بلغاریوں کو دس سے بارہ ہزار تک مقتول و مجروح کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ بلغاریوں نے دو ہزار افسر شمول ۱۴ جرنیل اور ۶۰ ہزار سپاہی گرفتار کئے ہیں۔

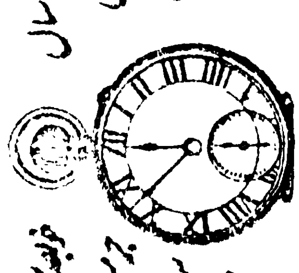
خاص نامہ نگاران جن کو بلغاریوں کے ساتھ ایڈریانوپل میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی بیان کرتے ہیں کہ قلعہ شکن توپیں اس بارے میں آخری گولہ باری کرنے میں ایک جگہ جمع کی گئی تھیں جہاں سے ایڈریانوپل کے مشرقی قلعوں پر زد پڑتی تھی۔ ۱۰۰ توپیں دو اور تین میل کے درمیانی سائز میں اکٹھی کی گئیں تھیں۔ اور ۳۰ ہزار گولے ایک روز میں پھینکے گئے جنہوں نے قلعوں کو عملی طور پر مسمار کر دیا۔ یہ قلعہ بعد میں صرف معمولی تودے ثابت ہوئے جن کے چاروں طرف اینٹیں لگی ہوئی تھیں اور وہ مٹی سے ڈھکے ہوئے تھے اور قلعوں کی قدر و قیمت صرف قدرتی موقعہ کی بھاری مضبوطی کے باعث تھی اگر بلغاری حقیقی صورت معاملات سے آگاہ ہوتے تو شاید وہ تین ماہ قبل سنگینوں کے دھاوے سے اس مقام کو فتح کر لیتے جو در حقیقت محض ایک کلی دیگر کا نمونہ تھا شکری پاشا کے پاس وہ سب توپیں بھی نہ تھیں جو ان کے پاس بتائی جاتی تھیں۔ بلکہ جب بلندیوں پر دھاوا کیا جاتا تھا تو وہ بڑی ہوشیاری و چابکدستی سے اپنی پوزیشنوں کو بدل کر توپ خانہ کو بڑھا لیتے تھے۔ جب بلغاری شہر کے اندر پہنچے تو یہ دیکھکر بڑے متعجب ہوئے کہ مویشی کے ریوڑ اور بھیڑ بکریوں کے گلے شہر کے پاس ہی چر رہے تھے سپاہی اور سول آبادی کی حالت ایسی تھی گویا انہیں بخوبی خوراک ملتی رہی ہے۔ بڑی شکایت یہ تھی کہ سگریٹ بنانے کا کاغذ نہ ملتا تھا۔

لندن ۳۔ اپریل۔ آسٹریا کی سکواڈرن انٹی واری اور ڈلسگنو کے درمیان ساحل کے قریب لنگر انداز ہے۔

سنتنجی ۳۔ اپریل۔ مانٹی نگرویوں نے خونریز لڑائی کے بعد تارابوش کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ صد ہا ماہر اور مشاق بم پھینکنے والوں نے حملہ شروع کیا اور جنگلوں کے تار کاٹ ڈالے لیکن اس کوشش میں وہ سب ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں مورچوں کی لڑائی میں ۳۰۰ مانٹی نگری مقتول و مجروح ہوئے۔

صوفیا ۳۔ اپریل۔ نیم سرکاری اخبار "میر" لکھتا ہے کہ مانٹی نگرو کے ساحل پر بحری مظاہرہ کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دول یورپ مربیانہ حیثیت سے بلقانیوں کے ساتھ ذلت آمیز برتاؤ کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن اسکا صرف یہی نتیجہ ہوگا کہ بلقانی اتحاد میں اور زیادہ راسخ ہو جائیں گے۔





فہرست کتب طب جو قابل دید ہیں

اگر آپ امراض سے خود بچوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ضرور بالضرور ان کتابوں کو گھر میں رکھیں جو ڈاکٹروں و یونانی طبیبوں کے اقوال مجموعہ کا لب لباب ہیں جو بار بار چھپتی رہتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں + جو صاحب چاہیں پتہ ذیل سے طلب کریں +

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	نوجوان عورتوں میں خرابیاں ۔ تفصیل امراض زنان بوجہ مرض جلوق سوزاک کہنہ شہوت پرستی کے برے نتیجے ۔ کمزور جریان کے مریضوں کو ہدایات مریض جلوق اور والدین کو ہدایات وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۱ر	۸ر	۴ر
حکمرانی پر قوا جیوے	تشریح اعضا ۔ نطفہ کیا چیز ہے ۔ جوانی بلوغ ۔ حمل کس طرح ٹھہرتا ہے ۔ حمل کے نقصان ۔ مجرد رہ کر پاکباز رہنا ۔ حاملہ ہونے کے اسباب ۔ اولاد نرینہ کا پیدا ہونا ۔ اپنی مرضی سے اسباب نامردی ۔ امراض جوش شہوت وغیرہ وغیرہ محصول ۱ر	۸ر	۴ر
[illegible]	عمر طبعی کیا ہے ۔ درازی عمر کے لئے عمدہ تدابیر ۔ عمر طبعی ایک سو سال تک پہنچنے کے ہدایات یونان ۔ امریکہ ۔ ایران ۔ جرمن ۔ فرانس کے حکماء کی کتابوں کا خلاصہ حکمائے یونان کے اقوال قابل قدر تدابیر محصول ڈاک ۲ر	عہ	۱۰ر
زینت شباب فی بیان کیفیت شعر الخضاب	بعد از مرگ بال اگنا ۔ عورتوں کے بالوں کی تصاویر بال سفید کیوں ہوتے ہیں ۔ خضابات ۔ بالوں کے سنوارنے کے طریق + تصاویر لمبی داڑھی کے انسان ۔ مصریوں کے بال ۔ عورتوں میں داڑھی ۔ وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۲ر	عہ	۱۰ر
[illegible]	آتشک کا تاریخی حال ۔ شناخت ۔ اقسام آتشک ۔ آتشک کے بد نتائج صدہا امراض ۔ صدہا مجرب نسخے اس رسالہ میں درج ہیں +	۸ر	۱۲ر
رسالہ ہیضہ	اسباب پیدائش ہیضہ اس کا زہر انسان کے جسم پر کیونکر اثر کرتا ہے تدابیر حفظ ماتقدم ۔ علاج ہیضہ ڈاکٹروں کی تحقیقات وغیرہ	۱۲ر	۶ر
[illegible]	تاریخ بواسیر اسباب بواسیر ۔ اقسام بواسیر ۔ علامات و تشخیص علاج بواسیر مسہ نکالنے کی تدبیر ۔ شقاق المقعد ۔ دائمی قبض ہگندر	۸ر	۴ر
عمدۃ البیان فی علاج النسیان	قوت حافظہ کی تدبیر ۔ اقسام حافظہ ۔ اسباب نسیان تدابیر ترقی حافظہ معین قواعد ذکر علم اور حافظہ کا تذکرہ ۔ استعمال حافظہ وغیرہ	۸	۴ر
[illegible]	دنیا کے مختلف ممالک کی عورتوں کی اصلی تصویریں معہ ان کے جملہ حالات رہائش اخلاق حسن صورت و سیرت وغیرہ	۸ر	۴ر
[illegible]	یورپ کے شفاخانے کئی قسم کے فائدے ۔ طرح طرح کے حالات ۔ شناخت موت کی یقینی علامات [illegible] +	۸ر	۴ر

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	[illegible] کون کون سے مرض ہیں تدابیر حفظ ماتقدم [illegible] حکما [illegible] کے نسخے و علاج ۔ چند مبارک وغیرہ +	۸ر	۴ر
[illegible] المسکرات	مضرات افیون ۔ تمباکو ۔ بھنگ چرس کے نقصانات انسانی ۔ [illegible] کی تحقیقات کا آئینہ [illegible] +	۸ر	۴ر
معالجات دندان	دانتوں کی تشریح و فعل کیڑے کا لگنا حفاظت دندان منہ کا صاف رکھنا ۔ دانت کا برش ۔ دانتوں کی مختلف تصاویر ۔ دیگر حالات +	۸ر	۴ر
[illegible]	خوبصورتی کے متعلق نادر تدابیر و نسخہ جات ۔ خوبصورتی و جوانی قائم رکھنے کی تدابیر چہرہ کس طرح خوشنما ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ	۸ر	۴ر
طاعون اور اس کا علاج	طاعون اور اس کی تاریخ ۔ اجرام طاعون مقوی قلب ادویہ حالات طاعون علاج حفظ ماتقدم حکمائے قدیم و ڈاکٹران حال کی تحقیقات	۸ر	۴ر
[illegible]	بزبان فارسی حسب الحکم ضیاء الملت والدین امیر مرحوم عبد الرحمان بادشاہ دولت خداداد افغانستان یہ رسالہ تالیف کیا گیا +	۸ر	۴ر
[illegible]	طاعون کی مختصر تاریخ ۔ شاہان سلف کے وقت [illegible] لگانا ۔ طاعونی اجرام ۔ پنجاب میں طاعون +	۸ر	۴ر
[illegible]	انسان جاہل العموم ناواقفیت کی وجہ سے اسباب ہلاکت خود پیدا کرتا ہے اس میں مختصر سی ہدایات درج ہیں کہ مرگ قبل از وقت نہ ہو +	۸ر	۴ر
[illegible]	یہ رسالہ [illegible] صاحب و ڈاکٹر [illegible] کے نام تصنیف [illegible] علامات و [illegible] و اقسام جونکوں کا بیان ہے اور [illegible] پلیگ کا حال درج ہے [illegible]	عہ	۸ر
بچوں کی پرورش	انڈیا میں جس قدر بچے زیادہ مرتے ہیں اس کی وجہ والدین کا طریق پرورش [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] ان کے بچے تندرست قوی [illegible]	عہ	۸
[illegible]	اس رسالہ میں [illegible] مکانات و [illegible] بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور [illegible] کو ملعون کرنا [illegible] کرنے کے طریق و نسخہ جات درج ہیں +	۱۲ر	۸ر
رسالہ امراض [illegible]	جس کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص [illegible] ڈاکٹر و حکیم [illegible]	۸ر	۴ر
[illegible]	[illegible] رکھنے کی تدابیر [illegible] اور ان کی شناخت [illegible]	عہ	[illegible]
[illegible]	[illegible] کرہ زمین کے جملہ حالات دنیا کی پیدائش [illegible] عجائبات [illegible]	۸ر	۴ر
تندرست [illegible]	[illegible]	۸ر	۴ر
[illegible]	[illegible]	۸ر	۴ر

اکسیر کشتہ جات [illegible]

[illegible] المدارس [illegible] قیمت ۸ر

نوشتہ [illegible] فوائد الیقین المرام [illegible]

[illegible] اولاد [illegible]

Reg: A 575

جنرل (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی و ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر
آغا رفیق بلند شہری

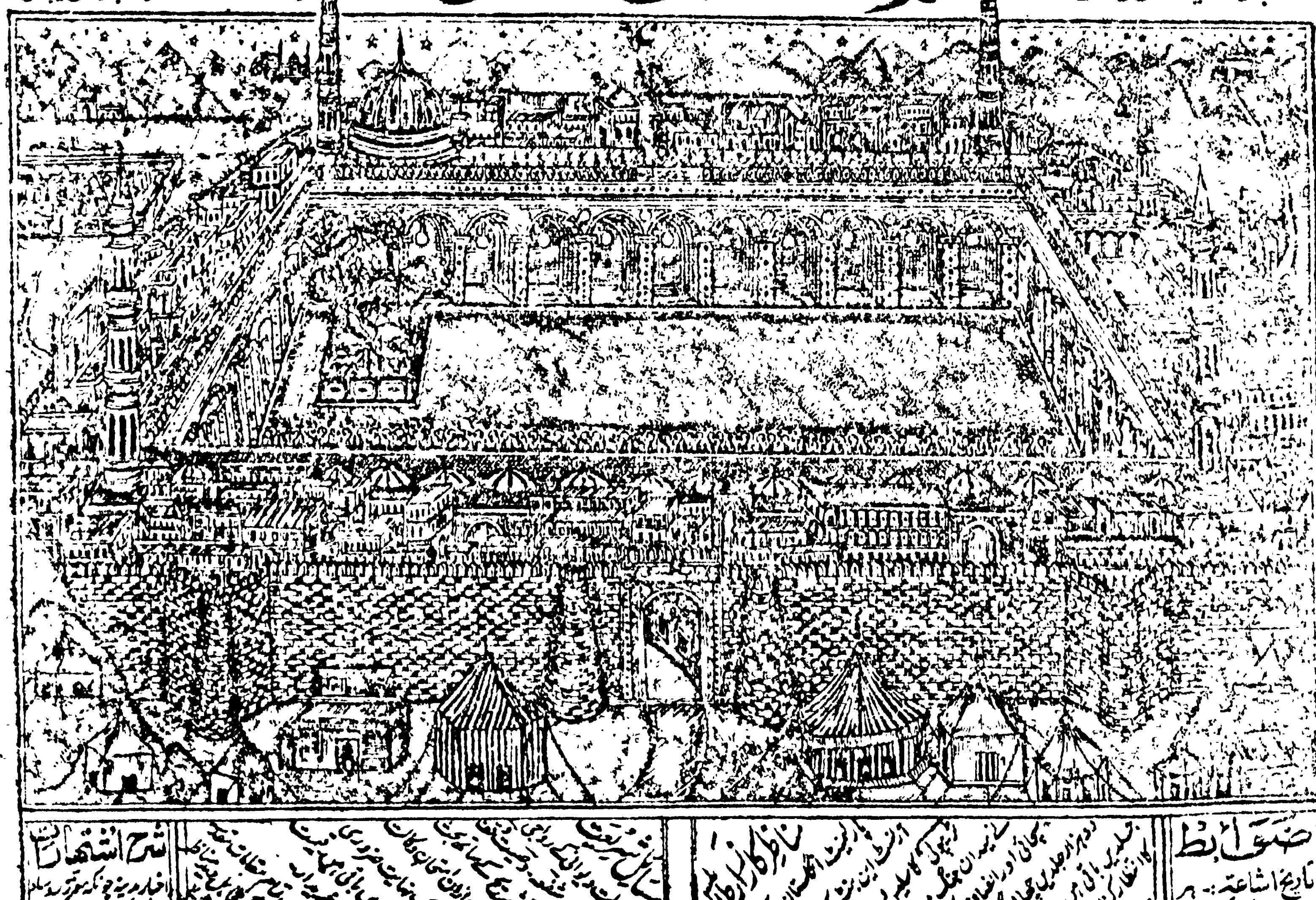
معتمد رئیس التحریر
ابو الصدق قوی الامروہی

مدینہ

مقام اشاعت
بجنور (الہند)

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

اشتراکات مدینہ
سالانہ --- ۳ - روپیہ
ششماہی --- ۲ - روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ -
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے



ضوابط

[illegible]

شرح اشتہارات

[illegible]

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہییں

مینجر کا ضروری نوٹس - جن اصحاب کی خدمت میں بلا طلب یا با طلب اخبار مدینہ "نمونتاً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی - پی [illegible]

ہندوستان میں اردو کے اخبارات میں

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

خاص مدینہ کے لئے ترجمہ کیے گئے

سب سے پہلے شائع ہونے والی خبریں

جنگ بلقان

آخبار "ویزرٹنگ" لکھتا ہے کہ فرانس اس امر کا سخت مخالف ہے کہ دولت عثمانیہ بلقانیوں کو تاوان جنگ دے اسوجہ سے کہ حکومت فرانس کے نزدیک اس قسم کا تاوان جنگ بلقانیوں کو دینے سے دولت عثمانیہ کا مالیہ بہت کمزور ہو جائیگا اور اس کمزوری کا اثر فرانسیسی مالی حلقہ کو بہت نقصان پہونچائیگا - معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے نزدیک اس قسم کا تاوان دولت عثمانیہ سے اجانب حلقوں کو ایک نقصان کثیر پہونچائیگا -

آخبار "لوید" عثمانیہ کو تار ملا ہے کہ روس حدود عثمانیہ پر برابر لشکر جمع کر رہا ہے جس سے یہ اندیشہ قوی ہوتا جاتا ہے کہ ممکن ہے اس سے کوئی فساد پیدا ہو جسکے اوپر حدود پر حوادثات کا وقوع ہو -

ہاقاس ایجنسی کا تار ہے کہ دوانا میں یہ بات وثوق کے ساتھ بیان کیجاتی ہے کہ بابعالی تاوان جنگ کو شدت کیساتھ رد کردیگی اور اوڈسٹوگی بلغاریہ کو نہ دیگی اور جنگ برابر جاری رکھیگی -

فورینہ کمپنی کا بیان ہے کہ بابعالی تاوان جنگ کے جھگڑے میں استمرار جنگ کو ترجیح دیگی لیکن تاوان جنگ کبھی دینا قبول نہ کریگی -

ہاقاس کمپنی کا بیان ہے کہ عثمانی جنگی جہاز حمیدیہ نے یونانیوں کو بہت زیادہ دھوکہ دیا ہے اور مقام دراج و مادوا پر جو بحر اڈریاٹک پر واقع ہیں گولہ باری کرکے سخت نقصان پہونچایا ہے -

آخبار جون ترک راوی ہے کہ بابعالی قصر چراغاں

قصر چراغاں کو چھ لاکھ پونڈ میں فروخت کردیا ہے لیکن اس شرط پر کہ بابعالی اوسکو ایکسال کے بعد واپس لے سکیگا -

ہاقاس کا تار ہے کہ عثمانی سپاہ مقام ششتلیہ گلیبولی اور آستانہ میں بہت بڑھتی جاتی ہے فورینہ کمپنی بیان کرتی ہے کہ آستانہ میں صلح کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے -

حمیدیہ کی گولہ باری - سے سان گوانی مقام پر ۱۴۰ سروی سپاہی قتل ہوئے -

ہاقاس کا تار ہے کہ مقام ششتلیہ پر عثمانی سپاہ نے کئی معرکوں میں بلغاریوں کو سخت نقصان پہونچایا ہے -

آلموید لکھتا ہے کہ عثمانی جنگی جہاز "حمیدیہ" ۱۲ مارچ کی صبح کو ۹ بجے اسکندریہ ہو گیا ہے حمیدیہ کے کمانڈر رؤف بک سے جو لوگ ملاقات کرکے یہاں آئے ہیں اون سے معلوم ہوا کہ حمیدیہ بالکل سالم ہے - پچھلے بحری معرکوں میں حمیدیہ نے جو کار ہائے نمایاں کیے ہیں اُنہیں اوسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا حمیدیہ میں ہر قسم کا ضروری سامان کافی تعداد میں ہے البتہ کوئلہ نہیں ہے جو قانون ناطرفداری کے موافق اسکندریہ سے صرف اتنا لیا جا سکتا ہے کہ حمیدیہ کو کسی قریب کے عثمانی ساحل تک اس سے پہونچنے میں آسانی ہو - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حمیدیہ نے دراج - ورسان گیوانی مقامات پر سرویوں کو سخت نقصان پہونچایا اور ساحلی مقامات کو تباہ کردیا ہے -

رؤف بک کمانڈر حمیدیہ نے اس جنگ میں جو نمایاں کام کیے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ رؤف بک کے سر پر فخر کا تاج رکھا جائے - خداوند تعالیٰ حمیدیہ اور اُسکے کمانڈر کو دیر تک سلامت باکرامت رکھے اور دولت عثمانیہ کا بحری زمانہ حمیدیہ جیسے جہازوں اور قابل کمانڈروں سے بہتر بنائے -

فورینہ کمپنی کا تار ہے کہ حمیدیہ جہاز نے "انتیفلاری" نامی اور ایک بڑی کشتی کو غرق کردیا جسکے ساتھ سو سپاہی سپاہی بھی غرق ہوگئے -

آخبار اہالی نے اس گفتگو کو اپنے اخبار میں درج کیا ہے جو عبدالحمید آفندی احمد جنید تاجر اسکندریہ اور رؤف بک کے درمیان ہوئی تھی خلاصہ گفتگو حسب ذیل ہے -

رؤف بک نے فرمایا کہ حمیدیہ بحر ابیض متوسط میں باقی رہیگا اور اپنے فرائض کو برابر ادا کرتا رہیگا آستانہ میں حمیدیہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر مجھے معلوم ہو کہ اسوقت حمیدیہ کی ضرورت آستانہ میں ہے تو میں فوراً وہاں پہونچوں گا اسکے بعد بیان فرمایا کہ ہم خطرہ سے بالکل محفوظ ہیں ہم خداوند تعالیٰ کی مدد سے اس امر پر قادر ہیں کہ اپنی حفاظت کرسکیں کیونکہ وہ یونانی کشتیاں جو حمیدیہ کے پیچھے پھرتی ہیں اونکے گولے بانسو میٹر سے زیادہ فاصلہ پر نہیں پہونچ سکتے اور ہمارے پاس کی چھوٹی سی چھوٹی توپ کا گولہ بہت دور جا سکتا ہے اسوجہ سے یونانی کشتیاں ہمارے قریب نہیں آسکتیں - البتہ بڑے یونانی جہاز ہمارا مقابلہ کرسکتے ہیں لیکن وہ اس خوف سے ہمارے قریب نہیں آسکتے ہمارا بڑا عثمانی کشتیاں یکدم سے حملہ کردیگی -

حمیدیہ نے جن کشتیوں کو بحر ادریا میں تباہ و برباد کیا تھا اونکے متعلق رؤف بک نے فرمایا کہ تین کشتیاں تو غرق کردیگئیں اور ایک حاملہ خاکستری اور پانچویں کشتی کو تلف کردیا گیا جسمیں بہت سے آدمی تباہ و برباد ہوگئے - اسکے بعد عبدالحمید تاجر موصوف نے کہا کہ سالم آفندی ایک تاجر آپکی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جسقدر پانی اور کوئلہ کی ضرورت حمیدیہ کو ہو وہ اپنے پاس سے دینے کیلئے تیار ہیں -

رؤف بک نے جواب دیا کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے جس چیز کی حاجت تھی وہ اُنھوں نے حاصل کرلی ہے - یہ فرماکر کمانڈر ممدوح تاجر کو حمیدیہ میں لیگئے اور کوئلہ سے بھرے ہوئے ذخیرہ کو دکھلایا اور فرمایا کہ ذخیرہ ہمارے پاس کافی ہے اور اسی طرح سامان خورد و نوش کی بھی کمی نہیں ہے خداوند تعالیٰ کی مدد سے وہ ہر ایک امر پر قادر ہیں -

عبدالحمید آفندی نے دیکھا کہ جہاز کے اکثر مقامات اور توپوں وغیرہ پر بسم اللہ اور واللہ ولی التوفیق نعم المولیٰ و نعم الرفیق یا خفی الالطاف نجنا مما نخاف نصر من اللہ و فتح قریب - انا فتحنا لک فتحا مبینا وغیرہ بہت سی آیات کلام الٰہی اور احادیث نبویؐ لکھی ہوئی ہیں -

ہمعصر الاتحاد العثمانی جو اسی وقت موصول ہوا ہے لکھتا ہے کہ سان گلیانو نے مجلس شیوخ میں اس امر کی تصریح کی ہے کہ بعض مشکلات کیوجہ سے دول یورپ مجلس مصالحت کے انعقاد کی جلد کوشش کررہی ہیں -

مدینہ
مطبوعہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

اگر یورپ ہم سے چھن گیا

ایشیا کی بھی خیر نہیں

گذشتہ پرچہ کے مراسلات میں "چندہ ہلال احمر اور ٹرکی قرضہ" کے عنوان سے نواب وقار الملک بہادر کا ایک نہایت ضروری و قابل توجہ مضمون درج ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ ٹرکی کا یورپین مقبوضہ چھن گیا تو اسکی کیا ضمانت ہے کہ دوسرے مقبوضات ٹرکی بھی محفوظ رہ سکیں گے۔ اور مسلمانان عالم کے وہ مقابر و متبرک اماکن و مقامات جن سے مسلمانوں کی قومی زندگی وابستہ اور مذہبی ہستی پیوستہ ہے۔ کسی طرح بھی دشمنان اسلام کی دستبرد سے بچ سکیں گے۔

نواب صاحب ممدوح نے اس امر کے متعلق اگرچہ بہت چند الفاظ لکھے لیکن اون کی نوعیت اسقدر دلگداز ہے کہ ہر ایک سچے مسلمان کو اوس سے متاثر ہو کر دولت عثمانیہ کی امداد میں امید سے زیادہ حصہ لینا چاہیے تاکہ دولت عثمانیہ یورپ کے علاوہ ایشیائی خطرات سے محفوظ رہنے پر قادر ہو کر اور خدانخواستہ وہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہو۔ جنکی پیشگوئی مغرب کے سیاست دان اور بعض مغربی حکومتیں نہایت وثوق کے ساتھ کر چکی ہیں۔

ہز ہائنس سر آغا خان بہادر نے گذشتہ ایام میں جو یہ تجویز پیش کی تھی کہ دولت عثمانیہ کیلئے صرف ایشیا ہی موزوں ہے اسلئے مسلمانان عالم ٹرکی کو صرف ایک ایشیائی حکومت ہی خیال کریں اسپر اگرچہ ہم نہایت معمولی طریقہ پر ایک سرسری نظر ڈال چکے ہیں اور نواب وقار الملک بہادر کے مضمون میں بھی اوسپر ایک پسندیدہ نوعیت سے نظر ڈالی گئی ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج کے لیڈر میں ہم اس موضوع پر تفصیل کے ساتھ بحث کریں اور بتلائیں کہ "اگر یورپ ہم سے چھن گیا تو ایشیا کی بھی خیر نہیں ہے۔"

یورپین ٹرکی کے متعلق اس خصوص میں دو امور قابل بحث ہیں۔

(۱) مادی حالت

(۲) سیاسی و حربی نوعیت

مادی حالت کو دیکھتے ہوئے یورپین ٹرکی دولت عثمانیہ کیلئے کسی نوعیت سے بھی مفید نہیں ہے اسوقت یورپین ٹرکی کی آمدنی خراج اور دیگر ذرائع محاصل وغیرہ سے صرف ایکسو کی نسبت سے ہے اور خرچ ایکسو چالیس کی نسبت سے اس کے علاوہ آئے دن پڑوسی حکومتوں سے جو نقصانات اور تنازعات ہوتے رہتے ہیں وہ اس سے علیحدہ ہیں۔

مالی حالت کے اعتبار سے یورپین ٹرکی دولت عثمانیہ کیلئے کچھ فائدہ بخش نہیں بلکہ اوس کے مصارف پورے کرنیکے لئے اوسکو بیرونی آمدنی سے ایک گرانقدر رقم صرف کر کے اوس کے نظام کو باقی رکھنا پڑتا ہے۔

سیاسی اور حربی نوعیت سے البتہ یورپین ٹرکی ایک ایسی اہمیت رکھتی ہے جو تمام اعتبارات پر غالب ہے اور جسکو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ فیصلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے کہ اگر یورپین ٹرکی کی حفاظت نہ کی گئی تو ایشیا کسی طرح بھی محفوظ نہیں رہ سکتا یورپین ٹرکی میں وہ سب سے بڑی چیز جو دولت عثمانیہ کے ایشیائی و یورپی مقبوضات کی حفاظت کی ضامن ہے دردانیال ہے۔ دردانیال دولت عثمانیہ کیلئے ایک ایسی کنجی ہے جس سے دار الحکومت کی ہستی وابستہ ہے اگر خدانخواستہ دردانیال ہاتھ سے نکل گیا تو دولت عثمانیہ نہ یورپ میں رہ سکتی ہے اور نہ ایشیا میں اپنی ہستی برقرار رکھ سکتی ہے۔

دردانیال یورپ کی حکومتوں سے محفوظ رہنے اور عثمانی دار الحکومت کی جانب سے بچانے کا ایک ایسا قوی آلہ ہے جس سے بہتر و عمدہ کوئی توت نہیں ہوسکتی اگر ترک اپنی حکومت اور دار الحکومت کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ دردانیال کی حفاظت ہی سے ہوسکتی ہے اور اس کے بعد خدا کی مرضی اور اپنی قوت پر۔

اس جگہ ہم اس مسئلہ پر تاریخ قدیم سے کچھ دلائل پیش کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ بتا دینا مناسب ہے کہ ہر چیز کی حفاظت مقابل کے مناسب سے ہوا کرتی ہے۔ بری مقبوضات کی حفاظت بری مقامات کی ناکہ بندی سے اور بحری مقبوضات کی صیانت بحری مقامات کی درستی و استحکام سے اس مسئلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے دولت عثمانیہ کے یورپی بحری و بری مقبوضات اور ایشیا سے اون کے تعلق پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

سلطان عثمان رحمہ اللہ کے بیٹے سلطان اورخان نے جس زمانہ میں شہر برسا کو فتح کیا اور پھر قسطنطنیہ کی فتح کیلئے ۷۲۶ھ میں کوشش شروع کی تو وہ اوسمیں ناکامیاب رہا کیونکہ قسطنطنیہ کے شمال میں ساحل باسفورس پر دشمن اپنی حفاظتی تدابیر میں کامیاب ہو رہے تھے مجبوراً سلطان کو فتح قسطنطنیہ کے ارادہ سے باز رہنا پڑا اور پھر اوس کے بیٹے امیر سلیمان نے ۷۵۸ھ میں فتح قسطنطنیہ کے لئے ضروری محفوظ مقامات حاصل کرنے کی جانب کوشش شروع کی اور کئی لڑائیوں کے بعد مقامات گالیپولی اور تکفور طاغ پر قبضہ کر لیا امیر سلیمان انہیں لڑائیوں کے دوران میں انتقال فرما گئے اور سلطان اورخان نے اپنے دوسرے بیٹے سلطان مراد اول کو جنگ جاری رکھنے اور دوسرے مقامات پر قبضہ کر لینے کے لئے بھیجا۔ سلطان مراد اول نے سلطان اورخان کی حیات میں مقامات تشورلو اور دیمتوقہ فتح کر لئے اور سلطان اورخان کا انتقال ہوگیا باپ کے انتقال کے بعد سلطان مراد اول نے ایڈریانوپل اور فلبہ کو فتح کیا اور ایڈریانوپل کو اپنا دار الحکومت قرار دیا اس کے بعد متعدد مقامات پر جنگ ہوئی۔ اور سرویہ بلغاریہ وغیرہ کے اکثر مقامات پر سلطان مراد اول نے قبضہ کر لیا اور کچھ دنوں بعد مقدونیہ البانیہ اور مورا وغیرہ وغیرہ پر بھی قابض ہو گئے یہ تمام فتوحات قسطنطنیہ فتح ہونے سے قبل ہوئیں اور ان فتوحات کے تقریباً ایکسو سال بعد قسطنطنیہ پر قبضہ ہوا۔

تاریخ قدیم کے ان واقعات سے یہ امر بلا کسی تردد کے معلوم ہوسکتا ہے کہ قسطنطنیہ کی حفاظت اور نہ صرف قسطنطنیہ کی بلکہ ایشیا کی بھی اوسوقت تک ناممکن ہے جبتک کہ یورپی مذکورہ بالا علاقوں پر پورا پورا قبضہ نہو۔

سلطان مراد اول نے جبتک بلغاریہ سرویہ وغیرہ کے علاقوں کی جانب سے پورے طور پر اطمینان حاصل نہ کر لیا اوسوقت تک قسطنطنیہ فتح نہ ہوسکا۔

ان دلائل کے اعتبار پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ دولت عثمانیہ علاقہ رومیلیا سے دست بردار ہوگئی اور دشمن اوسپر قابض ہوگئے تو وہ دن دور نہ ہوگا کہ اناطولی علاقہ بھی ہاتھ سے نکل جائیگا۔ اور پھر دوسرے مقامات پر بھی کوئی اطمینان نہ رہیگا ایشیا کی حفاظت صرف رومیلیا کے علاقہ سے ہوسکتی ہے اسکی توضیح ایک اور تاریخی واقعہ سے ہوسکتی جو یہ ہے۔ ۹۲ھ میں طارق بن زیاد نے موسیٰ بن نصیر کے حکم سے اندلس پر جنگ کی اور اوسپر قبضہ کر لیا اندلس پر ۹۰۴ برس تک اسلامی حکومت رہی لیکن جب تنزل شروع ہوا تو دشمن بڑا افریقیہ پر قابض ہو گئے اور بتدریج فتح کرتے کرتے تمام مغربی علاقہ کو مسلمانوں سے چھین لیا غرض تاریخی واقعات سے ان امور پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ دار الحکومت کی حفاظت صرف اسی طرح ممکن ہے کہ متعلقہ علاقوں پر مضبوطی سے قابض رہا جائے پس اگر خدانخواستہ دولت عثمانیہ اپنے یورپی علاقوں کو محفوظ نہ رکھ سکی اور ناعاقبت اندیش مشیروں کی تجاویز کارگر ہوگئیں تو یقیناً ایشیائی حکومت بھی ٹرکی کے ہاتھ سے نکل جائیگی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان نہ یورپ میں رہ سکیں گے اور نہ ایشیا میں اگر مسلمانان عالم چاہتے ہیں کہ اون کی حکومت یورپ میں باقی رہ کر ایشیائی مقبوضات کو بھی محفوظ رکھ سکے تو انہیں چاہیے کہ وہ نواب وقار الملک بہادر کا مضمون پڑھکر ہر ممکن سے ممکن طریقہ پر دولت عثمانیہ کو مدد پہونچائیں۔

اتحاد و اتلاف ثلاثہ

مذکورۃ العنوان سرخی سے معزز ہمعصر "ہمدرد" نے ایک طویل آرٹیکل لکھا ہے جسمیں یورپ کے اتحاد اور موجودہ واقعات پر ایک بسیط نظر ڈالی گئی ہے مضمون مفید معلومات سے پُر اور بہت سی ضروری باتوں کا جامع ہے اسلئے ہم ناظرین مدینہ کیلئے اسکا ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔

ہمعصر مذکور مضمون کی تمہید میں لکھتا ہے کہ سیاسی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ سیاسی معاملات سے اردو پبلک کو شناسا کراتے رہیں تاکہ آسانی سے یہ سمجھ میں آسکے کہ ایک سلطنت کو دوسری سے کیوں پرخاش ہے اسلئے ہم ذیل کے مضمون میں یورپ کے باہمی تعلقات وغیرہ امور پر بحث کرتے اور بتلاتے ہیں کہ اتحاد کا منشا کیا ہے اور اسکے نتائج کیا ہیں۔

اتحاد ثلاثہ کے ارکان جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی ہیں اور اتلاف ثلاثہ میں انگلستان روس اور فرانس شریک ہیں۔ سو اتحاد ثلاثہ میں جرمنی کو بیشک غالب مانا جاتا ہے مگر جرمنی اور آسٹریا کی تاریخ زمانہ ماضی میں اسقدر دور تک نہیں جاتی جتنی کہ اٹلی کی تاریخ جاتی ہے اگرچہ موجودہ حکومت اٹلی کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ اسلئے مناسب ہے کہ اٹلی کی تاریخ سے اس داستان کو شروع کیا جاتا اور مجمل طور پر بیان کر دیا جائے کہ بین الاقوامی سیاسیات میں اٹلی وقتاً فوقتاً کن کن حالتوں میں رہ چکا ہے۔ اس ملک کے متعلق کہا گیا ہے کہ دراصل اٹلی کوئی ملک نہیں بلکہ یہ ایک جغرافی اصطلاح ہے۔ تاریخ عالم میں جو حصہ رومۃ الکبریٰ کی تاریخ کا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور عرصہ دراز تک صرف متمدن اٹلی بلکہ متمدن یورپ اور ایک حد تک متمدن دنیا کی تاریخ دراصل صرف رومۃ الکبریٰ کی تاریخ تھی اور بڑے بڑے مورخین یورپ نے رومۃ الکبریٰ کی سرگذشت سنا کر بتایا ہے کہ ایک شہر کی حکومت بڑھتی بڑھتی کس طرح ایک عالم پر چھا گئی۔ اس سرگذشت کا دوہرانا اگر اسوقت بے سود نہیں تب بھی ایک اخبار میں ایک سلسلہ مضامین کے لئے موزوں ہے۔ صرف یہی بتا دینا کافی ہے کہ روما کا اول طرز حکومت شاہانہ تھا مگر تارکوین مغرور کے مظالم کی وجہ سے رعایا نے اُسے معزول کر کے جلاوطن کر دیا اور اُسکے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی یہ روما کی حکومت کا پہلا دور تھا۔ دوسرا دور سنہ [illegible] قبل ولادت مسیح سے لیکر سنہ [illegible] قبل ولادت مسیح تک رہا جو روما کی جمہوریت کا زمانہ ہے اسکے بعد روما کی تاریخ کا تیسرا دور شروع ہوا اور یہ زمانہ روما کی شہنشاہی کا ہے جسکا آغاز جولیس سیزر مشہور قونصل و جرنل کے بھانجے اور وارث آگسٹس سے ہوتا ہے۔ اس تیسرے دور کے شہنشاہ کانسٹنٹن نے مذہب عیسوی قبول کیا اور اُسی کو سلطنت روما کا مذہب قرار دیا اور قسطنطنیہ میں ایک نیا پایہ تخت قائم کیا۔

سلطنت روما میں مختلف اوقات پر چند غیر متمدن قومیں جنکو روما والے اپنی اصطلاح میں وحشی کہتے تھے۔ آباد کی گئی تھیں۔ چوتھی صدی عیسوی کے آخر سے رفتہ رفتہ اُن وحوش کی قوت بڑھتی گئی اور وہ مملکت روما کے مختلف حصص پر قابض ہوتی گئی۔ یہانتک کہ خود شہر رومۃ الکبریٰ انہیں کے ہاتھوں تاخت و تاراج ہوا اور کچھ عرصہ بعد انہیں وحوش میں سے ایک سردار رومۃ الکبریٰ کی سلطنت کا شہنشاہ ہوا۔ ہمیں اس مقام پر روما کی مشرقی حکومت سے بحث نہیں جسپر اب ترک حکمران ہیں کیونکہ وہ حصہ ملک اٹلی میں داخل نہیں تھا گو اٹلی کے ہی شہر کا بادشاہ اُسکے پایہ تخت قسطنطنیہ کا بانی تھا اور اُسکی اور اُسکے جانشینوں کی حکومت عرصہ تک وہاں قایم بھی رہی سنہ ۴۷۶ء میں رومۃ الکبریٰ کے وحشی شہنشاہ نے خود مغربی حصہ ملک کو برائے نام مشرقی روما کے شہنشاہوں کے زیر حکومت کر دیا۔ چند صدیوں تک روما کی حکومت کا عجب انداز رہا۔ کبھی انہیں وحوش کا دور دورہ رہا۔ کبھی اٹلی کے صوبہ لومبرڈی کو خاص اقتدار حاصل رہا اور آٹھویں صدی کے آخری حصہ میں انہیں وحوش کی ایک قوم جو عیسائی ہو چکی تھی اپنی قوت کو بڑھاتی رہی یہانتک کہ پاپائے روم اور اس قوم کے بڑے سردار شارلیمین (چارلس اعظم) میں اتحاد باہمی ہو گیا اور سنہ ۸۰۰ء میں شارلیمین نے روما کی شہنشاہی کا ایک نیا دور قایم کیا یہ قومیں وہ ہیں جو آج یورپ کے حصہ کثیر پر حکمران ہیں مگر انکی مختلف شاخوں کی تعریف کیلئے بھی ایک اخبار کی ضخامت ناکافی ہوگی لہذا اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ جرمنی۔ آسٹریا اور انگلستان پر انہیں کی مختلف شاخیں حکمران ہیں اور فرانس کی جمہوری سلطنت سے بھی انکا دور کا رشتہ ہے۔

اٹلی کی حکومت ایکہزار برس سے زیادہ اُن قوموں کے ہاتھ میں رہی جنھیں رومۃ الکبریٰ کے مہذب باشندوں نے وحشی کا خطاب دیا تھا شارلیمین کے بیٹے لوئیس کے بعد جب سلطنت اس وحشی قوم کے دستور وراثت کے مطابق سنہ ۸۴۳ء میں تقسیم ہوئی تو سب سے چھوٹے بیٹے چارلس کو وہ حصہ ملک ملا جو بعد میں جاکر فرانس کہلایا اُس سے بڑے بیٹے لوئیس کو وہ حصہ ملک ملا جسمیں جرمنی اور آسٹریا شامل ہیں۔ سب سے بڑے لوتھار کو جسے شہنشاہ کا خطاب ملا ایک ایسا حصہ ملک نصیب ہوا جسمیں کسی قسم کا تشخص نہ تھا اور جو سب سے زیادہ کمزور ثابت ہوا۔ اسی آخری حصہ ملک میں اٹلی کا شمالی حصہ بھی تھا مگر چونکہ ایک حصہ جرمنی کا اور ایک حصہ فرانس کا بھی داخل تھا اسلئے ان مختلف حصص میں پوری طرح اجتماع نہو سکا اور چونکہ اس حصہ ملک کو قومی کا بھی امتیاز حاصل نہ تھا اسلئے یہ نظام ترکیبی قایم نہ رہ سکا اور اٹلی۔ برگنڈی اور لوتھارنجیا یا موجودہ لورین۔ یہ تین مختلف سلطنتیں بن گئیں جرمنی و فرانس کی تو دراصل تقسیم ورڈون ہی سے جو سنہ ۸۴۳ء میں ہوئی تھی ایک پکی سی داغ بیل پڑ گئی مگر چونکہ اُس حصہ ملک پر کہ جسمیں اٹلی داخل تھا۔ جرمنی کے حکمرانوں کا صدیوں تک تسلط رہا اسلئے اٹلی ہی کو تشخص حاصل کرنیمیں سب سے زیادہ عرصہ لگا۔ علاوہ ازیں روما کے پاپائے اعظم نے معاملات دنیوی میں بھی وقتاً فوقتاً بہت کچھ مداخلت کی اسلئے اٹلی کی سلطنت قایم ہونے میں اور بھی دیر لگی۔ صدیوں تک پاپائے روما اور شہنشاہ روما میں مقابلہ ہوتا رہا اور جب کبھی شہنشاہ کمزور ہوا۔ نظام مذہبی کا امور دنیوی پر بھی تسلط رہا۔ اور جب کبھی عنان شہنشاہی مضبوط ہاتھوں میں رہی انتظام دنیوی میں پیشوائے مذہبی دخل نہ رہا۔ اٹلی کے قیام تشخص میں ایک وقت یہ بھی تھا کہ روما کا شہنشاہ اپنے آپکو یورپ کا شہنشاہ سمجھتا رہا اور گو اس دعوے کی بدولت روما کی سلطنت کو ایک بین الاقوامی حیثیت بھی نصیب تھی لیکن اسی باعث اسے قومی تشخص حاصل کرنیمیں دیر لگی۔ یہ ایک طویل داستان ہے مگر مذکورہ بالا اجمال سے اتنی تشریح ہو جاتی ہے لیکن اٹلی پر جرمنی قوم کا تقریباً ایکہزار برس تک تسلط رہا اس عرصہ میں جرمن قوم کی ایک شاخ تو روما کی شہنشاہی کرتی رہی اور دوسری شاخ نے جرمنی کی شہنشاہی کی بنیاد ڈالی ہیپسبرگ کا خاندان جو روما پر مسلط رہا وہ آج آسٹریا اور ہنگری کی سلطنتوں پر شہنشاہی کرتا ہے اور ہوہنزولرن خاندان جسکے پاس جرمنی کے ملک کا ایک چھوٹا سا سرحدی حصہ برانڈنبرگ کا تھا اُس نے اُسکی توسیع کر کے سلطنت پروشیا قایم کی جو جرمنی کی مجتمع سلطنتوں میں سب سے مقتدر سلطنت ہے اور جسکا بادشاہ مملکت جرمنی کا شہنشاہ۔

آسٹروی شہنشاہوں میں فرانسس دوم آخری شہنشاہ تھا کہ جس نے اٹلی پر حکومت کی چونکہ نپولین اعظم نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ پیرس میں بیٹھکر رومۃ الکبریٰ کی شہنشاہی کریگا۔ اسلئے فرانسس دوم نے شہنشاہی سے دست برداری کا اظہار کر دیا اور نپولین اعظم نے رومۃ الکبریٰ کا تاج خود اپنے سر پر رکھا اور اٹلی کی عنان حکومت اپنے عزیزوں اور مقربین کے ہاتھوں میں دیدی۔ مگر جب نپولین کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو پھر اٹلی کے ایک بڑے حصہ پر آسٹریا کا تسلط ہو گیا اور باقی حصہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم رہا۔ انہیں سے صرف سارڈینیا کا بادشاہ خود مختار تھا اور آسٹریا سے [illegible] کی کوشش رہی کہ اس چھوٹی ریاست پر آسٹریا کے ایک شہزادہ کو حکمران کر دیا جائے۔ بعض حصہ ملک پر فرانس کے شاہی خاندان بوربان کی حکومت رہی اور یہ غیر ملکی حکومتیں اسقدر جابر اور غیر ہردلعزیز ثابت ہوئیں کہ اصل اٹلی نے تقریباً دو ہزار برس بعد پھر اپنے ملک کو اجانب سے آزاد کرنیکی آرزو کی یہ اسی آرزو کا نتیجہ تھا کہ مختلف حصص ملک متحد ہوئیں آخرش سنہ ۱۸۳۱ء میں ایک ۲۶ برس کی عمر والے ایطالوی نے جسکا نام مزینی تھا جزیرہ سارڈینیا کے بادشاہ کو جو خاندان سیوائی سے ہے اور جسکی حکومت فرانس کے قرب میں سیوائی اور شمال و مغربی حصہ اٹلی پر بھی تھی دعوت دی کہ اٹلی کو اجانب سے آزاد کر دے اور یہ پسند کرے کہ اٹلی کے جابر بادشاہوں میں آخری بادشاہ یا اٹلی کے جوانمردوں میں پہلا جوانمرد ہو۔ اس دعوت کا مفید مطلب جواب نہ ملنے اور الٹا سلطنت سارڈینیا میں داخل ہونیکی ممانعت ہو جانے پر مزینی نے نوجوان اٹلی کی تحریک کو لنڈن میں رہ کر توسیع دی اور اٹلی میں متعدد بغاوتیں اور اوقات پر بغاوتیں ہوئیں اسی تحریک میں جنوبی امریکا سے گیری بالڈی نے بھی شرکت کا اظہار کیا اور کونٹ کاور نے بھی جو ایک نیک اور باثر اخبار کا اڈیٹر تھا آزادی کی تحریک کو بڑی مدد پہنچائی اور سنہ ۱۸۴۸ء میں انقلابات ہونے شروع ہوئے اور آسٹریا سے جنگ چھڑ گئی جسمیں آسٹریا کے خلاف پاپائے روم شاہ سارڈینیا اور باوجود گیری بالڈی کی شرکت کے شاہ نیپلس بھی شریک تھے۔ ایطالوی جمہوری سلطنت کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ اس جنگ میں اٹلی والوں کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی اور پاپائے روم کو فرار ہونا پڑا۔ آسٹریا نے شمالی اٹلی میں شاہ سارڈینیا کو شکست دی اور شاہ مذکور نے خود تخت چھوڑ کر اپنے فرزند وکٹر عمانوئیل ثانی کو سلطنت سپرد کی۔ شاہ نیپلس نے دستوری حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ آسٹریا نے وینس سے اطاعت قبول کرالی اور ایک فرانسیسی فوج نے روما پر قبضہ کر لیا اور مزینی کے انتظام کا پھر خاتمہ ہوا آخرش صلح کر لی گئی مگر اسکے بعد کے دس برس تک اٹلی والوں نے ملک کو اجانب سے خالی کرا دینے کی تحریک کو بند نہیں کیا۔ سنہ ۱۸۵۲ء کونٹ کاور شمالی اٹلی کی سلطنت کا جو سارڈینیا کے بادشاہ کی مملکت میں شامل تھی وزیر اعظم ہو گیا اور اُس نے سنہ ۱۸۵۵ء میں جنگ کریمیا کے اختتام پر پیرس میں جو کانفرنس منعقد ہوئی اُس میں حصہ لیا۔ سنہ ۱۸۵۸ء میں فرانس اور شمالی اٹلی کی سلطنت میں رشتہ اتحاد قایم ہوا۔ سنہ ۱۸۵۹ء میں اٹلی کی آزادی کی جنگ از سر نو پھر شروع ہوئی۔ فرانس بھی اس جنگ میں وکٹر عمانوئیل کا شریک حال ہوا اور چند فتحوں کے بعد آسٹریا کے خلاف سولفرینو کی نمایاں فتح حاصل ہوئی اٹلی کی چند چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا خاتمہ ہوا۔ اور

شذرات

بمبئی طبّی مشن کی غیر پسندیدہ حالت

آج کے بہرہ مراسلت میں ڈاکٹر انصاری کے خط سے معلوم ہوگا کہ بمبئی طبّی مشن کی قسطنطنیہ میں کیسی ناگوار حالت ہے۔ یہ وفد بمبئی سے انجمن ضیاء الاسلام کے زیر اہتمام بسرکردگی ڈاکٹر عبد اللہ المامون سہروردی قسطنطنیہ گیا تھا۔ بہر رسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وفد کے ارکین اپنی متعلقہ خدمات کے ادا کرنے میں بہت کچھ غفلت سے کام لے رہے ہیں اور بمبئی کے غریب مسلمانوں نے اپنی گاڑھی کمائی کا روپیہ دیکر جو فرائض اونکے ذمہ عائد کئے تھے وہ ان کی ادائگی کے بجائے اپنی تمام قوت کو بیکار وغیرضروری جھگڑوں میں صرف کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری نے وفد کے ارکان نیز انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کے رکن اعظم محمد سیم پاشا نے بمبئی مشن کے جھگڑے دور کرنیکی جسقدر کوششیں کی ہیں افسوس ہے کہ وہ کلیۃً رائیگان گئیں اور وفد مذکور بدستور [illegible] پایا جاتا ہے۔

ہمیں یہ معلوم ہوکر بہت ہی افسوس ہوا ہے کہ بمبئی طبّی مشن میں ہندوستان سے جسوقت روانہ ہوا ہے باہمی تفرقہ ذمزاج کو بھی ساتھ لیکر گیا ہے اور روانگی سے قبل بھی یہ ایک مواد ارکان وفد میں موجود تھا۔ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی طبّی مشن کے [illegible] شخصیت بہت پائی جاتی ہے بقول ہمارے [illegible] مشن کی ترکیب ایسے اجزا سے ہوئی ہے جو باہم ملکر ایک قوام بنانا نہایت مشکل تھا اسکی ترکیب تین فریق حضرات یعنی چند مسلمان اور انجمن ضیاء الاسلام نے تو بمبئی سے مدد دی اور ڈاکٹر سہروردی نے کلکتہ سے کچھ کوشش کی مشن کے لیڈر مدراس کے ڈاکٹر محمد حسین صاحب مقرر کئے گئے [illegible] الکیفیت اجزا سے یہ وفد مرکب ہوا تھا۔ اب [illegible] ترکیب کے بعد اسکے نام کا جھگڑا ہوا جو اسوقت تک طے نہیں ہوا ہے۔ بمبئی کے مسلمانوں نے اسکا نام "بمبئی کے غریب مسلمانوں کا مشن" رکھا۔ ڈاکٹر سہروردی نے اسکا نام "سہروردی مشن" قرار دیا۔ خود مشن نے اپنا نام "ہندوستانی مشن" رکھا۔ غرض تین تین مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ مشن جسوقت قسطنطنیہ پہنچا تو اسکے پاس ادویۂ آلات موجود نہ تھے [illegible] وجہ سے اوسکو عرصہ تک بیکار پڑا رہنا پڑا اور اس بیکاری میں ممبروں میں خوب جھگڑے ہوئے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ گالیوں پر اتر آتے۔ ڈاکٹر انصاری نے انہیں جھگڑے کو طے کرنیکے مختلف طریقے استعمال کئے اور آخر اس میں کامیابی نہونے پر ڈاکٹر انصاری کو بنا ایک رکن بمبئی مشن کی خواہش سے انہیں دینا پڑا لیکن اسپر بھی باہمی رنجش کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اور ڈاکٹر فیضی بمبئی مشن سے واپس آکر اپنے وفد میں شریک ہوگئے۔ افسوس ہے کہ بمبئی مشن جس غرض کے لئے گیا تھا وہ باہمی رنجش کیوجہ سے ابتک اُس مقصد کو بجا نہیں لاسکا اور بمبئی کے غریب مسلمانوں کا روپیہ بیکار صرف ہوا۔

ہم مسلمانان بمبئی کو خصوصیت کیساتھ توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے مشن کا جلد تر کوئی مفید انتظام کریں تاکہ انکا روپیہ جو انھوں نے اپنی گاڑھی کمائی سے جمع کرکے طبّی مشن پر لگایا ہے بیکار نہ جائے اگر مسلمانان بمبئی نے مشن کا فوری طور پر کوئی قابل اطمینان انتظام نہ کیا تو ترکی میں بمبئی مشن کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کی بہت کچھ ہوا خیزی ہوگی۔

اُمید ہے کہ بمبئی طبّی مشن کے ٹرسٹی اور پریسیڈنٹ اس جانب جلد توجہ فرمائیں گے تاکہ بمبئی طبّی مشن اپنے مقاصد کی انجام دہی میں دیر تک بیکار نہ پڑا رہے۔

جوڈیشل نظم ونسق میں جدید ترمیمات

پچھلے گورنمنٹ گزٹ میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے جوڈیشل نظم ونسق سے متعلق جدید رزولیوشن شائع ہوئے ہیں جنکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گرینٹ اسکیم کی وجہ سے بہت کچھ ترمیم ہوئی ہے۔ گورنمنٹ گزٹ میں کئی رزولیوشن اسکیم کے متعلق درج ہیں ججیوں کی جدید حدبندیاں بھی ہیں گی ہیں اور یکم اپریل سے جدید اڈیشنل ججیاں قایم ہوئی ہیں جنکی فہرست صرف بابت صوبہ آگرہ وہ ذیل ہے۔

اڈیشنل سشن جج آگرہ	متھرا
اڈیشنل سشن جج علیگڈہ	بلند شہر
دویم اڈیشنل سشن جج علیگڈہ	ایٹہ
اڈیشنل سشن جج الہ آباد	مرزاپور
اڈیشنل سشن جج بنارس	جونپور
اڈیشنل سشن جج کانپور۔ باندہ	ہمیرپور
اڈیشنل سشن جج گورکھپور	گورکھپور
اسسٹنٹ سشن جج گورکھپور	بستی
اسسٹنٹ سشن جج مین پوری۔	مین پوری

عدالتہای دیوانی کے متعلق جو احکام صادر ہوئے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ججوں کی تعداد ۱۵ سے گھٹا کر ۱۲ کردیجائیگی اور سب ججوں کی ۹ سے ۵ کردی جائیگی اور منصفوں کی تعداد ۶۷ سے ۸۱ تک بڑھا دیجائیگی۔ اب صوبۂ اودہ کا کوئی ضلع سب ججی سے خالی نہ رہیگا اور یہ امر اس صورت میں قابل اطمینان ہے کہ اب وہ شکایات جو زیادتی کام سے پیدا ہوتی رہتی تھیں بالکل رفع ہوجائینگی اور التوا مقدمات سے پبلک کو پریشانی نہوگی۔ منصفوں کی تعداد بھی کافی رکھی گئی ہے جو ضرورت کے وقت ہر ایک جگہ بھیجے جاسکیں گے۔

مولوی شبلی کی سیاست دانی اور اوسکے عملی کارنامے

آج سلف گورنمنٹ کے مطالبہ میں جو گرماگرمی نظر آرہی ہے اُسکو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ترقی کی لہر پیدا ہوچلی ہے اور وہ ممکن ہو اپنی حریت پسندی سے جلد بام ترقی پر پہونچ جائیں پچھلے دنوں مولوی شبلی صاحب نے اسی لہر میں حریت پسندی کی داد دیتے ہوئے "مسلمانوں کی پولٹیکل کروٹ" کے عنوان سے مسلم گزٹ میں چند جوشیلے مضامین لکھکر اس امر کا ثبوت دیا تھا کہ ماشاء اللہ اونکی طبیعت سیاست کے اہم ترین امور میں ایسی ذکی واقع ہوئی ہے کہ باید وشاید۔ بعض معتمد ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کا مطالبۂ سیلف گورنمنٹ مولوی شبلی صاحب ہی کے مضامین کا نتیجہ ہے۔ مولوی صاحب خوش قسمت ہیں کہ اونکی کروٹ اگرچہ بعض پرانے خیالات والوں کو ناگوار گزری تھی لیکن انھوں میں کا ناراجہ کے مصداق مسلم لیگ نے اونکی خوب قدر کی اور باوجود اس امر کے کہ سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ مدبرارکان لیگ کے نزدیک ابھی قبل از وقت تہا لیکن جو روح مولوی شبلی نے پیدا کی تھی وہ ایسی کمزور نہ تھی کہ نواب وقار الملک جیسے مدبر کی صائب رائے کو قبول کرلیتی سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ کیا گیا اور خوب زور وشور سے کیا گیا لیکن افسوس ہے کہ مولوی شبلی صاحب نے جو روح نوجوانوں میں پیدا کی تھی وہ صرف زبانی تحریک ثابت ہوئی اور عملی نقطۂ خیال سے اُسکا وجود بالکل لغو وبے حقیقت نکلا۔

سلف گورنمنٹ کے طلب کرنیوالوں اور اُسکے محرک اعلیٰ مولوی شبلی کے عملی کارنامے اس خصوص میں ایسے رکیک اور قابل افسوس ہیں کہ ہمیں نہایت حسرت کیساتھ یہ الفاظ کہنے پڑتے ہیں کہ یہ تمام تحریک وجوش محض نمائشی تھا اور عملی حیثیت سے اسکی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی کہ ایک معمولی شخص کے خیالات کی ہوتی ہے۔ ہم نہایت افسوس کیساتھ مولوی شبلی یا سلف گورنمنٹ کے محرک اعظم کے وہ حسرت خیز عملی کارنامے جو سلف گورنمنٹ کی تحریک کا پہلا مرحلہ سمجھنا چاہیے محض اسلئے درج کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ امر آسانی سے معلوم ہوجائے کہ لیڈران قوم کی نسبت پچھلے ہفتہ ہم جسقدر خیالات ظاہر کرچکے ہیں وہ کس حد تک صحیح ہیں۔

ہمارے معزز دوست مسٹر ظفر الملک ایڈیٹر الناظر ۹ مارچ کے "وکیل" میں لکھتے ہیں کہ

"گذشتہ موسم برشگال کا ذکر ہے کہ رسالہ الندوہ کی اڈیٹری کا کام مولوی عبد الکریم صاحب فقیہ اوّل دارالعلوم ندوۃ العلما کے سپرد کیا گیا۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کے آخر میں اور جنوری ۱۹۱۳ء کے شروع میں چند رسالے الندوہ کے اس غرض سے لئے شائع کئے گئے کہ تعقابا پوری ہوجائے۔ اور آیندہ سے رسالہ وقت پر نکل سکے۔ انھیں پرچوں میں ایک رسالہ جولائی ۱۹۱۲ء کا تھا جسمیں مسئلہ جہاد پر ایک طویل مضمون لکھا گیا تھا اسکی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ذرا بھی شورش انگیز نہ تھا اور یہ ایسی خصوصیت ہے جسکو ندوۃ العلما کے بعض ارکین انتظامیہ نے اور نیز صاحب ضلع نے بھی تسلیم کیا۔ اسمیں از روئے اسلام جہاد کی اصلی غایت اور اسکی فرضیت و موقع محل کے متعلق مذہبی احکام کسی قدر بسط کے ساتھ تحریر کئے گئے تھے اور یہ صاف طور پر لکھدیا گیا تھا کہ موجودہ جنگ سے اسکا کچھ تعلق نہیں ہے۔

مگر یہ مضمون علامہ شبلی کے مکان واقع امین آباد پارک تک پہونچتے پہونچتے خدا معلوم قلب ماہیت کے کس اصول سے ایک شعلہ جوالہ بنگیا جسکی حرارت نے مولانا کے مقیاس المزاج پر نہایت قوی اثر کیا اور مولانا نے فوراً بیچارے مولوی عبد الکریم کو معطل کردیا اور اس سے بھی طبیعت کو سکون نہوا تو مقامی ارکان انتظامی سے مشورہ کیا گیا اونکو استعفا دیدینے اور بزآنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبجات متحدہ سے جاکر شکایت کرونیکی دہمکیاں دیکر اپنے اس فیصلہ کے حق بجانب اور مناسب موقع ہونیکا اعلان کرایا گیا اور ایک رزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا گیا کہ الندوہ کا یہ مضمون مقاصد ندوۃ العلما کے خلاف ہے اور پھر اپنی طرف سے یعنی دوسرے ارکین کی لاعلمی میں الفاظ "قابل نفرت" کا اضافہ کرکے رزولیوشن کی ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع لکھنؤ کو بھیجدی گئی۔

صاحب ضلع کو اس رزولیوشن کے پہونچنے سے قبل اس مضمون کی اشاعت کا ذرا بھی علم نہ تہا اور اگر تھا بھی تو وہ کسی قسم کی کارروائی کرنیکا خیال غالباً نہ رکھتے تھے۔ کم سے کم جسقدر حالات عام طور پر معلوم ہیں اُن سے یہی نتیجہ نکالا گیا ہے لیکن رزولیوشن کے پہونچنے کے بعد فوراً ہی مولوی عبد الکریم کی طلبی ہوئی اور ان سے تفصیلی طور پر بازپرس کیگئی۔ مگر مولوی صاحب کی صداقت نے غیر مسلم صاحب ضلع کو بھی اُنکی بے قصوری کا یقین دلادیا اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مولوی صاحب کو

شورش انگیز مضمون لکھنے کے جرم سے بری بھی کردیا لیکن اثنائے زمانہ میں جبتک کہ اس کی کھڑکھڑاہٹ پریم چلنے کا نقصان ہوجاتا ہے اور چند بگیں ہوں کا ایک جلسہ منع ہونا بھی قانونی حیثیت سے جرم قرار دیا جاسکتا ہے مناسب نہ تھا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر اس معاملہ کو یہیں ختم کردیتے خصوصاً جبکہ رسالہ کی اشاعت میں یہ قانونی ذمہ داشت بھی موجود ہو اور اس الزام کو سید سلیمان مولوی نے اپنے سر اوڑھ لیا کہ بغیر تازہ اعلان داخل کئے ہوئے مقدم تھے بدل دیا گیا بہرحال صاحب ڈپٹی کمشنر نے سفارش کی کہ صرف دو مہینے کے لئے معطل کردینا کافی ہوگا۔ لیکن اراکین انتظامیہ نے جو سید سعدود جامع مسجد پر جوش مسلمانوں کی بدولت اور انکے شیر بے سابقہ کی ساری کاروائی جو دستہ العین ندوۃ العلماء کی۔ وہ سے بیتابعدہ بھی تھی مستر ڈکر دیگئی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کی طرف سے قاعدہ حکم نہونیکی وجہ سے اس سفارش پر عمل نہ کیا جاسکا۔ لیکن اب سنا گیا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر اپنی خواہش سے پورا کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور اراکین انتظامی سخت اضطراب میں گھر گئے ہیں۔

ایکطرف صاحب ڈپٹی کمشنر کا حکم ناطق ہے اور دوسری طرف ایک غریب او متقی و پرہیزگار مولوی کی بیگناہی کا خیال۔ دیکھئے اس کشمکش کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ لیکن بعض بہرحالات معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کا اثر انصاف پسندی اور حق پرستی کے جذبات پر حاوی ہوجائیگا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ساری مصیبت کا ذمہ دار کون ہے۔ اور آیا اس سے کسی قسم کی بازپرس کرنیکی ضرورت ہے یا نہیں۔ ہمیں تو اس مثال میں بعینہ وہی کیفیت نظر آتی ہے جو کسی زمانہ میں بنگالیوں کی قومی خصوصیت بیان کیجاتی تھی یعنی جبتک محض زبانی جمع خرچ اور غل شور کا وقت ہو اسوقت تک تو ایسی بہادری اور استقامت کا اظہار کیا جائے کہ زمانہ ان کی جرات اور شدت دیکھ کر رہجائے لیکن جب معاملہ عمل تک پہونچ جائے اور مقابلہ ہو کسی زبردست سے تو استقلال و جراءت کے تمام مرتبے پہلے ہی ڈھل جائیں۔ اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی ہمنوائی کرکے "رہا ہا سپر باید انداختن" کے پرمعنی مشورہ کو اپنے طرز عمل کا دلیل راہ بنایا جائے۔

اب ذرا اس ناگوار قضیہ کو چھوڑیئے اور مولینا کی سیاسی موشگافیوں پر نظر کیجئے تو ہم آپ دونوں سے عرض کریں کہ "ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا" کیا مقام تعجب نہیں ہے کہ جو شخص مسلم لیگ کو جرأت آزمائی کا سبق دے مسلمانوں کے قدیم سیاسی کارناموں کے پرزے پرزے کرکے پھینک دے اور مسلمان لیڈروں کو بزدل اور کوتاہ اندیش قرار دے جب اسکو جیتے ہے تو دیکھوں کہ زیادہ نرم دلی۔ عورتوں سے بڑھکر اضطراب اور غلاموں کی طرح اطاعت شعاری کے نمونے ظاہر کرے۔ "تفو برتو اے چرخ گردوں تفو"

مسئلہ جہاد ایک مذہبی مسئلہ ہے اور اس لحاظ سے مولینا شبلی کو اسکے متعلق کوئی کارروائی کرنے سے پہلے یہ غور کرلینا چاہیے تھا کہ ذراسی لغزش میں انسان کہاں سے کہاں پہونچ سکتا ہے مولینا نے بجائے اسکے کہ مضمون کے مالہ وماعلیہ پر پوری طرح غور کرتے اور اگر کوئی بات اُسمیں واقعی قابل اعتراض ہوتی تو ایک سچے اور ہمدرد قوم مسلمان رہبر ہونیکے لحاظ سے غریب مولوی عبدالکریم کو ہر طرح سے بچانیکی کوشش کرتے (یقین اسمیں ہوش و حواس فیاضی و ایثار کی ضرورت تھی جو یہاں نہایت گراں جنس شمار ہوتی ہے) مضمون کو قابل نفرت قرار دیکر غریب مولوی کو خود ہی پھنسا دینے کی کوشش کی۔

مسٹر ظفر الملک کی مذکورہ بالا تحریر دیکھنے سے یہ معلوم ہوسکتا ہے مولوی شبلی کیسے حریت پسند ہیں اور انکی آزادی کی اسپرٹ کیا رنگ لائی ہے سوا یہ ہے اون لیڈروں کا حال جو اپنے کو نمایاں جوش رہنمائی قوم۔ ہمدرد ملک اور جان نثار ملت سمجھتے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ مولوی شبلی کی ان عامیانہ اور رکیک حرکات کا موجب کیا ہے اور بیچارے مولوی عبدالکریم جیسے نیک اور متدین شخص سے انھوں نے کب کی عداوت نکالی ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے مسئلہ جہاد پر جو مضمون الندوہ میں لکھا تھا وہ ہماری نظر سے گذرا ہے ہمارے نزدیک اُسمیں کوئی بات ایسی نہ تھی جو گورنمنٹ کے خلاف ہو یا جسمیں کسی نوعیت سے بھی جنگ موجودہ یا شورش واشتعال سے تعلق ہو بلکہ وہ مضمون ایک سادہ مضمون تھا جسمیں مذہبی نقطۂ خیال سے ایک پسندیدہ بحث کیگئی تھی لیکن مولوی شبلی جیسے عالی ظرف کو یہ کیونکر گوارا ہوسکتا تھا کہ الندوہ میرے ہاتھوں سے نکلکر بھی دوسرے ہاتھوں میں بھی عمدہ مباحث و مضامین کا رسالہ بنا رہے۔

ہمنے مولوی شبلی کی زندگی پر اچھی طرح نظر ڈالی ہے اور جہانتک ہمیں آپکے ذاتی حالات سے واقفیت ہے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اگر کوئی شخص شہرت کا بھوکا اپنی شخصیت کو نمایاں دکھلانیوالا ہوگا تو مولوی شبلی صاحب سے زیادہ نہ ہوگا۔ ہمنے سنا ہے کہ آپ اکثر مقامات پر اپنے نمائندوں سے یہ پوچھا کرتے ہیں کہ میری نسبت لوگوں کے خیالات کیسے ہیں اور مجھے کیسا مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مولوی شبلی صاحب کی شہرت کی بھوک اسوقت اسقدر ترقی کرگئی ہے کہ آپ مختلف طریقوں سے مسلمانان ہندوستان میں اپنا وقار بیٹھا کرنیکے خواہاں ہیں کبھی سلف گورنمنٹ کے لئے پولٹیکل کروٹ لیجاتی ہے اور کبھی سیرۃ النبی کے اعلان سے متقدمین و متاخرین کی تصانیف پر پانی پھیرا جاتا ہے۔ غرض یہ شہرت پسندی بجائے خود ایک ایسا جزو جسم بنا ہوا ہے جس نے مولوی شبلی کے تمام قوائے ذہنی و دماغی کو تقریباً معطل کردیا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب پر جو الزامات مولوی شبلی نے قایم کئے ہیں اور اونکو گورنمنٹ کے کانوں تک غیر پسندیدہ طریقہ پر پہونچا کر گورنمنٹ کو ایک ثقہ متدین اور وفادار برطانیہ شخص کی ذات سے بدظن بنایا ہے وہ ایک ایسی حرکت ہے جو سیرۃ النبی لکھنے والے شخص اور سلف گورنمنٹ کی روح پھونکنے والی ذات سے نہ صرف بعید ہے بلکہ ایک حد تک نہایت ذلیل اور دنائت طبع کا پتہ دیتی ہے۔

ہمیں مولوی شبلی صاحب اور اسی طرح ان لیڈران قوم کی پستی ہمت و بزدلی سے تو کوئی غرض نہیں جو کاغذی سطح پر حریت پسندی کے گھوڑے دوڑاتے اور قلم کی شہسواری میں سب سے آگے نکلجانے کے متمنی ہوتے اور واہ واہ کی غذا پر زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ انکی خفیف الحرکاتی۔ بزدلی اور ناعاقبت اندیشی کسی طرح قومی نصب العین کے لئے مفید ثابت نہیں ہوسکتی اور نہ انکی شخصیت کو ہم قوم کے لئے کسی نوعیت سے بھی نافع قرار دیسکتے ہیں لیکن ہمیں اس امر کا خیال ہروقت رہتا ہے کہ ناعاقبت اندیش لیڈروں کی بدولت کہیں ناکردہ گناہ گرفتار بلا نہ ہوجائیں جیسا کہ آجکل بیچارے مولوی عبدالکریم صاحب۔ مولوی شبلی کی خوش فہمی کے باعث مبتلائے مصیبت ہیں۔

ہم مقامی حکام کو عموماً اور گورنمنٹ عالیہ کو خصوصاً نہایت ادب کیساتھ توجہ دلاتے ہیں کہ وہ مولوی عبدالکریم صاحب کے معاملہ میں احتیاط و تدبر سے کام لے اور مشیخت پسند بزدل و خوشامدی لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ فرمائے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی پاکیزہ ذات اون تمام الزامات سے پاک ہے جو ونیز ناخدا ترس لیڈروں نے لگائے ہیں وہ برطانیہ کی خیر خواہ رعایا میں سے ہیں اور برٹش گورنمنٹ کے دعاگو۔

کامل پاشا دولت عثمانیہ کے مستقبل پر

پچھلی اشاعت کے تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ کے

کالموں میں یہ لکھا جاچکا ہے کہ کامل پاشا سابق صدراعظم ترکی سوءمزاجی کے باعث مصر میں مقیم ہیں جہاں ماشاءاللہ آپنے مصر کے ارباب حل وعقد کے سامنے دولت عثمانیہ کے مستقبل کی نسبت بہت کچھ خیالات رکیکہ کا اظہار کیا ہے المؤید میں وقتاً فوقتاً آپکے خیالات اور بعض اوقات قلمی تحریریں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن چونکہ المؤید کامل پاشا کی پارٹی کا آرگن ہے اسوجہ سے وہ ہر ایک بات میں ایک رخ دکھلانا اور دوسرے کو تاریکی میں رکھنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اسلئے ہم ابتک کامل پاشا کے صحیح خیالات کی نسبت کوئی رائے قایم نہ کرسکے اور اسی وجہ سے ابتک اسکے متعلق کچھ لکھا بھی نہ گیا۔

اس ہفتہ نیر الیسٹ میں اوسکے نامہ نگار مقیم مصر کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جسمیں نامہ نگار نے کامل پاشا سے اپنی ملاقات کا ذکر اور دولت عثمانیہ کے مستقبل پر اونکے خیالات تفصیل سے لکھے ہیں نامہ نگار کا بیان ہے کہ دولت عثمانیہ کے مستقبل کے سوال کے متعلق کامل پاشا نے یہ جواب میں بیان کیا کہ انجمن اتحاد و ترقی کی کارروائیاں ذاتی اغراض پر مبنی ہیں جنگ کے بڑھ جانے کی نسبت ظاہر کیا کہ جو جو شرائط آیندہ پیش ہونگی وہ ترکوں کیلئے زیادہ نرم نہیں ہوسکتیں بلکہ اندیشہ ہی کہ دولت عثمانیہ کو یورپی مقبوضات کا زیادہ حصہ اونسے شامل کرلیا جائے۔ کامل پاشا نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ترکی کیا پائی تخت اور پرانا نہ کیونکر نہ آئے لیکن قسطنطنیہ اُس سے نہ چھینا جائیگا۔ ترکی کی مالی حالت کے متعلق بیان کیا کہ ترکوں کیلئے آج سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ اُسکا خزانہ خالی ہے۔ انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت وثوق کیساتھ بیان کیا کہ اوس نے اگر صلح میں کمزوری سے بھی کام لیا تو اسکا اثر کمزور نہ ہوگا اور برابر اسیطرح اُسوقت تک باقی رہیگا جبتک کہ ایک انقلاب عظیم نہو۔ کامل پاشا نے انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ چونکہ یکطرفہ اور پھر تعصب سے خالی نہیں ہیں اسلئے اُنکی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی اور اس لحاظ سے دولت عثمانیہ کے مستقبل کی نسبت جیسا کچھ بیان کیا گیا ہے وہ بھی زیادہ وقیع نہیں کیونکہ وہ جس نقطۂ خیال سے اس معاملہ پر اپنی رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہیں وہ ایک خفیہ قرارداد کے سلسلہ سے خالی نہیں ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ دولت عثمانیہ کا مستقبل یورپ اور ایشیا میں کیسا ہوگا لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ موجودہ جنگ سے دولت عثمانیہ کی ہستی کو ایک خطرناک نقصان پہونچا ہے اور شاید مدت العمر میں اس شکستگی کی اوسکو کسیقدر قوت حاصل ہوسکے۔

مسلمانان ہند ناجائز جوش و خروش سے بچیں

گورنمنٹ ہند کے زیر اثر رہ کر ہمیں جسقدر آزادی حاصل ہے اُسکا منشا یہ ہے کہ ہم ہروقت گورنمنٹ ہند کی خوشنودی کو اپنا نصب العین سمجھیں اور گورنمنٹ کی خیر خواہی کرتے رہیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گورنمنٹ ہند کی سرپرستی میں ہمیں ہر ممکن سے ممکن فوائد حاصل ہوئے اور ہمارے جذبات کا خیال کیا جاتا ہے اسلئے ہمارا بحیثیت قایم مقام قوم فرض ہے کہ ہم مسلمانان ہندوستان کو بتلائیں کہ وہ گورنمنٹ ہند کی وفاداری میں بہت مستحکم رہیں اور کسی ایسی جوش و خروش کا اظہار نہ کریں جو گورنمنٹ ہند کی ناخوشی کا موجب ہو گورنمنٹ ہند ہمارے لئے ابر رحمت سے کم نہیں اور ہم اوسکو اپنے لئے ایک بہترین حکومت خیال کرتے ہیں جو راحت و آرام گورنمنٹ ہند کی حکومت میں حاصل ہے وہ بہت مشکل سے کسی دوسری حکومت

مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی تقریر صدارت

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

کیا گذشتہ سو سال کی تاریخ میں ایک بھی ایسی نظیر پیش کی جا سکتی ہے جس میں فاتح قوم کو اپنے تمام مفتوحہ علاقے پر قابض رہنے دیا گیا ہو؟ نپولین عظم اور جرمن و انگلستان کے درمیان جو مشہور لڑائی وقوع میں آئی تھی اسکا کیا نتیجہ ہوا؟ کیا جرمنی کو فرانس کے مقابلہ میں اپنی فتح کے ثمرات سے پورے طور پر متمتع ہونے دیا گیا تھا؟ کیا چند سال پہلے ترکی کو اپنی یونانی فتوحات پر قابض رہنے دیا گیا؟ قانون بین الاقوام کے جاننے والے غیر طرفدار افراد کو گفت و شنید کی یہ نوعیت عجیب معلوم ہوئی اور انھوں نے اسبات کو حیرت و استعجاب کی نظروں سے دیکھا کہ الملک لمن غلب (جسکی لاٹھی اسکی بھینس) کی پرانی ضرب المثل اس مدنی کہے زمانے میں بھی بدستور صادق ہے۔ جنگ بلقان کے واقعات سے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے نامہ نگار لندن کے مندرجہ ذیل الفاظ کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے جو اخبار مذکور کی ۱۱ ماہ حال کی اشاعت میں چھپی ہے۔ میرے خیال میں جنگ کو قواعد و ضوابط اسلئے مرتب کئے گئے ہیں کہ دوران امن و سکون کے زمانہ میں انپر عمل پیرا ہوں۔ محارب قومیں جنھوں نے برنارڈی کے اصول کے مطابق تعلیم حاصل کی ہے انکے نزدیک وہ تمام افعال جائز ہیں جن سے غنیم کا پامال کرنا مقصود ہو۔

ان صریح اور صحیح واقعات پر میں کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتا ہوں جو انگلستان کی لبرل وزارت نے نہ صرف مشرق قریب کے معاملات بلکہ براعظم ایشیا کے بعض صوبوں کے متعلق اختیار کر رکھی ہے۔ میں اس گرانبار ذمہ داری سے پورے طور پر واقف ہوں جو اس عظیم القدر اجلاس کا صدر اور سلطنت انگلستان کا دلی خیرخواہ ہونیکی وجہ سے مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ بایں ہمہ میری ناقص رائے میں سر ایڈورڈ گرے کی حکمت اجنبیہ (فارن پالیسی) سے جو نتائج معرض ظہور میں آئے ہیں انکے بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کیا بحر روم میں (جو انگلستان اور ہندوستان کی شاہراہ ہے اور جسکا تحفظ مشرق میں حکومت برطانیہ کے دوام و استحکام کیلئے نہایت ضروری ہے) اسوقت برطانیہ کو وہی رسوخ حاصل ہے جو برلن معاہدہ کے برقرار رہنے سے پہلے تھا؟ اتحاد ثلاثہ کے ایک رکن نے افریقہ کے شمالی ساحل کے ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کر لیا جس پر اس سے پہلے ایک دوست اسلامی سلطنت قابض تھی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بحر روم کے ذو مقابل سواحل پر اتحاد

ثلاثہ کا مل تسلط ہوا۔ اگر سر ایڈورڈ گرے کے سیاسی ذہن کو جرمن تسلط کا کابوس مضطرب اور مختل کئے ہوتا تو یقیناً برطانوی تدبر اور سیاست جرمنی اغتصاب کے خطرے سے محفوظ رہنے کیلئے . . . . انسب وسائل اختیار کرنے پر مائل ہوتا۔ جنگ کریمیا کی شاندار یاد کو بالائے طاق نسیان رکھکر مشرق قریب میں سلافیوں کی قوم کو تفوق حاصل کرنے دیا گیا جو ممکن ہے کسی نہ کسی دن بحر روم کے مشرقی گوشے میں برطانیہ کے مقاصد و اغراض کیلئے سخت تخویف و تہدید کا باعث ثابت ہو۔ سر ایڈورڈ گرے نے دو خلاف جرمنی حکمت عملی پر کاربند ہو کر عواقب امور کی ذرا بھی پرواہ نہ کی اور ایرانے آپکو روس کی آغوش میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔ میری رائے میں یہ روش اختیار کرنے سے بہت زیادہ سنگین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جنکا ادراک کرنے سے ظاہراً ہمارے لبرل مدبروں کی قوت متخیلہ قاصر ہے۔ روس نے شمالی ایران میں عملی طور پر تسلط حاصل کر لیا ہے عنقریب وہ منگولیا کا آقا بننے والا ہے۔ اور جن لوگوں کو سبدء فیاض نے پیش بینی کا مادہ عطا کیا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ تبت میں روسی سازش کے آثار ہویدا ہیں۔ چونکہ مشرق اقصے میں روس کے بحری راستہ کا جاپان نے عملی طور پر محاصرہ کر رکھا ہے اسلئے جنوب کیطرف اسکی رفتار سست ہو گئی ہے لیکن وہ بری جانب بڑے استقلال سے بڑھ رہا ہے اور اگر حکومت برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی کی زمام قسمت زیادہ دیر تک سر ایڈورڈ گرے کے ہاتھ میں رہی تو آخر کار روسی سلطنت کسی نہ کسی دن ایشیا کی اسلامی ریاستوں کو ہڑپ کرکے ہی رہیگی جو صرف نہ اسلام کیلئے بلکہ مشرق میں برطانوی اثر کیلئے بھی مضر ہوگا۔

اسلامی دنیا کے ان جانگداز واقعات نے طبعاً ہندوستانی مسلمانوں کی عام رائے اور جذبات و احساسات پر عمیق اثر ڈالا ہے۔ مشرق قریب اور شمالی ایران کے مصیبت زدہ بھائیوں کیساتھ طوعاً و کرہاً ہمارے دلوں میں ہمدردی کا جوش پیدا ہوا ہے۔ ترکی کے آفت رسیدوں کی امداد کے لئے ہمارے مسلمان بھائیوں نے طیب خاطر سے جو عظیم مالی ایثار کا اظہار کیا ہے اسکی تعریف کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ ترکوں کی بہادر قوم پر اس فجائی تعدی کے باعث جو آفت نازل ہوئی ہے اسکی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی رنج و تاسف ہے اور میں بھی انکے اس رنج میں پورے طور پر شریک ہوں۔ ہندوستانی مسلمانوں کی یہ رائے بالکل درست ہے کہ بعض دول یورپ نے ترکی کی سلطنت کو یوروپین سرزمین سے بالکل خارج کرنے کے لئے باقاعدہ قرارداد کر لیا ہے جو تہذیب کی چہرہ زیبا پر ایک نہایت بدنما دھبہ ہے۔ مسلمان اس اصول کی کسیطرح تائید نہیں کر سکتے کہ ترکی کو آئندہ اپنی ایشیائی سلطنت ہی پر قانع ہونا چاہیے۔

ترکی۔ ایران اور طرابلس میں مسلسل طور پر جو خونریز واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں میں ان سے گہرا اثر پیدا ہوا ہے۔ خوش قسمتی سے اسوقت ہندوستان کی عنان حکومت ایک ایسے عاقبت اندیش مدبر (لارڈ ہارڈنگ) کے ہاتھ میں ہے جس نے اس نازک موقع پر مسلمانوں کے جذبات کی نبض شناسی فرمائی۔ لارڈ ممدوح اور انکی لیڈی صاحبہ نے ترکی مجروحین اور مصیبت زدوں کی اعانت میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا جسکو ہم مسلمان وقعت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسطرح انھوں نے ہز مجسٹی کی سات کروڑ مسلمان رعایا کو شکرگذاری کا موقع دیا۔ میں آپکی طرف سے ہز ایکسلینسی سے بڑے زور کیساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ لبرل وزارت کو اس غلط حکمت عملی کے نتائج سے آگاہ کریں جسپر وہ اب تک کاربند رہی ہے اور مذکورہ کو یقین دلائیں کہ ہماری گورنمنٹ زار روس اور بلغاریہ کی آزادانہ کارروائیوں سے کچھ تعرض نہ کرکے ایک عظیم سیاسی غلطی کا ارتکاب کر رہی ہے جسکے آخری نتائج مشرق میں حکومت برطانیہ کے مقاصد کیلئے مضر ثابت ہونگے۔

ترکوں کی مصیبت سے سبق

اب قابل غور سوال یہ ہے کہ ان دردناک واقعات سے ہمیں کیا سبق حاصل کرنا چاہیے؟ اگر ترکی قوم کے لیڈر اندرونی جھگڑوں میں پھنس جانے کی بجائے متفقہ طور پر اپنے گھر کا نظام قایم رکھنے کی کوشش کرتے تو کیا اسکا نتیجہ اس سے بالکل مختلف نہ ہوتا جو اب نظر آ رہا ہے؟ کیا ہندوستان میں خود ہماری اسلامی جماعت کے اعضاء رئیسہ کراسی بد اتفاقی کی قرحہ کا اندمال نہیں کر رہا ہے؟ مختلف مذہبی فرقوں کے باہمی منازعات اور متباین الآراء سیاسی مفکروں کی نوک جھونک دیکھکر درحقیقت دل ٹوٹا جاتا ہے جو لوگ اپنی ذہنی قابلیتیں ان مسلمان کارکنوں کی نکتہ چینی پر صرف کرکے ضائع کر رہے ہیں جن کے طریق عمل سے انکو اختلاف ہے انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس تغیر پذیر وقت میں اسلامی جماعت کو اسبات کی ضرورت ہے کہ کام کرکے اسکی حالت درست کیجائے۔ یہ نہیں کہ نکتہ چینی کرکے بنا بنایا کام بگاڑا جائے جنکے دلوں میں قومی مفاد کا سچا جوش بھرا ہوا ہے انکے لئے کام کرنیکا میدان وسیع ہے۔ سیکڑوں ایسے کام ہیں جو بڑے زور سے بزبان حال انکی متفقہ کوشش کے لئے پکار رہے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ تم لوگ اپنی بیش بہا طاقتوں اور قابلیتوں کو جو مبدء فیاض نے تمہیں عطا کی ہیں ایسے جھگڑوں میں ضائع کرو جو قومی ترقی کیلئے سم قاتل کا حکم رکھتے ہیں۔ فرقہ بندی کو چھوڑ دو جسکا نتیجہ بربادی ہے اور قومی نجات کیلئے متحد ہو جاؤ۔ اگر ترکی قوم کے مقتدر دول یورپ میں سے کسی طاقت کی امداد و اعانت پر بھروسہ رکھنے کی بجائے اپنی ہی خداداد قابلیت پر اعتماد کرتے اور اپنی مادری سرزمین کی ترقی اور سرسبزی کیلئے اپنی ہی قومی طاقت استعمال میں لاتے تو کیا انہیں یہ روز بد دیکھنا پڑتا؟ اس عالمگیر مسابقت کے زمانہ میں جبکہ تمام قومیں اپنے حریفوں سے گوئے سبقت لیجانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں وہ قوم جسکی آیندہ توقعات کی بنا اپنی مساعی پر نہیں بلکہ دوسروں کے بھروسے پر مبنی ہو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اسکی مثال بعینہ اس شخص کی ہے جو ریت پر قصر تعمیر کرنا چاہتا ہے ان اللہ لا یغیر بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کا مفہوم اسوقت بھی اسطرح صادق ہے جیسے کہ تو چودہ سو سال پیشتر تھا اور جس نے کہ عرب مسلمانوں کو گہری غفلت کی نیند سے جگا کر انمیں ایک ایسا عقلی۔ اخلاقی اور مادی انقلاب پیدا کر دیا جسکی صدائے بازگشت حیرت اور تعریف کیساتھ ایک غیر متعصب مورخین کے دلوں میں گونج رہی ہے۔ بیرونی محرکات تمہیں آگے کی طرف جلد جلد قدم اٹھانے پر مجبور کر سکتے ہیں لیکن انکا اثر ان جذبات کی طرح ہرگز زبردست نہیں ہو سکتا جو خود تمہارے باطن میں پیدا ہوں اور جن کا وجود قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ترقی و عروج حاصل کرنیکے لئے اپنی ہی خداداد قابلیت پر بھروسہ رکھتے ہوئے تمہیں اسبات کا یاد رکھنا بھی لازم ہے کہ مستقل ترقی کا حصول اتفاق پر نہیں بلکہ تدریجی ارتقاء پر منحصر ہے۔ خدائے عالم الغیب نے تمہیں ہندوستان میں ایک روشن خیال گورنمنٹ کے زیر سایہ زندگی نصیب فرمائی ہے جسکی آزادانہ حکمت عملی کی بدولت تمہیں ہر ایک طرح سے سہولت حاصل ہے اپنی ترقی اور عروج کے لئے کوشش کرو ہمیں یہ بات ہمیشہ کے لئے تسلیم کر لینی چاہیے کہ قومی کامیابی کا راز اپنی قوت بازو پر بھروسہ رکھنے میں مضمر ہے۔

اتحاد۔ اعتدال اور اپنی قوت بازو پر اعتماد۔ یہ وہ زریں اسباق ہیں جو ہم ہندوستان کے مسلمان ترکوں کے موجودہ مصائب سے حاصل کر سکتے ہیں عروج و ترقی کا کوئی مرتبہ ایسا نہیں ہے جسے ہم تاج برطانیہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل نہ کر سکیں فقط

مراسلات و منقولات

قومی نیابت

اخبار زمیندار لاہور کی گذشتہ کسی اشاعت میں لاہور سے ایک نامہ نگار دیا صاحب نے زیب رقم فرمایا تھا کہ وہاں کے مسلمان اپنے بالقوہ لیڈر انبائے قوم کے حقوق کی محافظت نہیں کرتے وہ اجلاس کمیٹی کی شمولیت کو صرف اپنے وجود سے کرسیوں کی زینت بخشنا سمجھتے ہیں اور بس اسمیں شک نہیں کہ ہر شہر و قریہ میں ایسے افراد کا عنصر موجود ہے جو کہ میونسپل ممبری بنانے پر ووٹ حاصل کرنے کے واسطے نہایت کوشش بروے کار لاتے ہیں۔ قومی نیابت کے حقوق بجا لائینگے نہایت شد و مد سے دعوی کرتے ہیں اور قوم کو یقین دلاتے ہیں کہ انہیں قوم کے فلاح و بہبود کے امور میں کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہ رکھیں گے لیکن جب ووٹ حاصل کرکے انکو کامیاب ہو جاتے ہیں تو ممبری کی کرسی پر متمکن ہو کر تمام وعدوں کو طاق نسیان پر رکھ چھوڑتے ہیں اور میونسپل کمشنری کو اپنے ذاتی اعزاز کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم کسی ایسے ممبر کو قومی نیابت کے فرائض بجا لانے پر متوجہ کریں اور وعدہ یاد دلاویں جو الیکشن سے پہلے ووٹ کے حصول کیواسطے قوم سے بکرات و مرات کئے تھے تو اپنے طرز عمل اور زبان حال سے یہ جواب دیگا۔

وَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم (یعنی تم سے) اور میں نے تمسے وعدہ کیا تھا مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی اور تمپر میری کچھ زبردستی تو تھی ہی نہیں۔ بات تو اتنی ہی تھی کہ میں نے تمکو اپنی طرف بلایا اور تمنے میرا کہنا مان لیا تو اب مجھی الزام نہ دو بلکہ اپنے کو الزام دو۔

قرآن شریف صرف روحانی کتاب ہی نہیں ہے بلکہ وہ مسلمانوں کا ملکی اور اخلاقی قانون بھی ہے جسمیں تہذیب و تمدن اور معاشرت کے ہر شعبہ سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ خدا تعالی کی مخلوق امانت ہے۔ یہ امانت ایسے آدمیوں کے سپرد کرنی چاہیے جو اسکے اہل ہوں بس خدا تعالی کی مخلوق کا انتظام ایسے لوگوں کے سپرد کرو جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔ تحقیق اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ایسے لوگوں کے سپرد کرو جو اسکے اہل ہوں پس کمیٹیوں میں ممبروں کا انتخاب سوچ سمجھ کر ... ووٹ دینے والوں کی چکنی چپڑی باتوں پر ... حقیقت تمیں ہونا چاہیے۔ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص

آئے کہ ہمیں کام سپرد کیجئے ہم اسکے اہل ہیں۔ فرمایا جنکو ہم خود نہ دیں خدا انکی مدد کرتا ہے جو خود کام کو اپنے سر پہلے لیتے ہیں اسکی مدد نہیں ہوتی پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو۔ غور کرو جو لوگ دنیوی وجاہت اور اپنے ذاتی اعزاز کے واسطے کسی کمیٹی کی ممبری کیواسطے کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ انکی تملق و خوشامد سے متاثر ہو کر انکے حق میں ووٹ دیتے ہیں کیا یہ دونوں فریق بموجب اس آیہ شریفہ کے خدا و رسول کے آگے جوابدہ نہیں ہیں؟ ضرور ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگوں کو اسکا احساس نہیں۔

نورالدین از گوجرانوالہ (پنجاب)

ڈاکٹر انصاری کا خط

یہ خبر تمہاری مسرت کا باعث ہوگی کہ یکم خط پہنچنے کے دو ہی روز بعد ۹ مارچ کو ہمارے شفاخانہ میں آئیوالے مریض آئے اب سب کو کھلی جگہ میں آسمان تلے بیٹھنے اور برفیلی ہوا لگنے کے باعث ذات الجنب و ذات الصدر و نیز بلوریسی کی شکایت ہے۔ انمیں سے صرف دس ایسے ہیں جنکے پاؤں کا گوشت برف میں رہنے اور سرد ہوا لگنے سے بالکل گل اور پھٹ گیا ہے تمام ارکین وفد ان مریضوں کی دوا دارو اور تیمارداری بہت خوشی اور نہایت جانفشانی سے کر رہے ہیں خصوصاً قاضی رشیدالدین۔ نورالحسن اور عبدالعزیز صاحبان نے جس سرگرمی اور تندہی سے مریضوں کی خدمت کی ہے اسکی تعریف و توصیف حد مبالغہ سے باہر ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمن کی لگاتار اور ان تھک کوششیں ہمارے شفاخانہ کو مریضوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ بنا رہی ہیں قابل داد ہیں میں بلا پس و پیش کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا شفاخانہ یہاں کے سب شفاخانوں سے بہتر ہے۔ ہمارے عمل جراحی اور مرہم پٹی کے کمروں کے بلحاظ عمدگی آلات و ترتیب ادویات اُن افسران نے جو گلست ... بطور تفریح یا بغرض معائنہ تشریف لائے ہیں بیحد تعریف کی ہے۔

ڈاکٹر فواد بے کی عربی و ترکی میں مہارت تامہ ہر وقت مفید ثابت ہوتی ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو یہاں ہمارا کام چلانا قطعی ناممکن تھا۔ ڈاکٹر موصوف ایسے شریف النفس مہربان اور حلیم الطبع ہیں کہ باوجودیکہ ہر طرف انکی خدمات کی ضرورت ہے اور جو ہر وقت رہتا ہے انہیں کوئی شکایت تاہم کبھی انکے تیور پر بل نہیں آتا۔ ہمارے شفاخانہ میں استی اور سو کے درمیان مریضوں کی دوسری کھیپ آئیوالی ہے اور ہمارے منیجر صاحب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہیں کہ انہیں کہاں اور کیسے ٹھہرائینگے وہ نہایت عجلت

---

۸۰ مریضوں کے سونے کے لئے تخت تیار کرائے ہیں لیکن ابھی بہت سے تختوں کے تیار کرانے کی ضرورت ہے۔

ہمارے اخراجات روز بروز بڑھتے جاتے ہیں گو ہم انتہا درجہ کی کفایت شعاری اور احتیاط سے کام لیتے ہیں پھر بھی مریضوں کی غذا میں بہت کچھ صرف ہو جاتا ہے۔ روزانہ اخراجات کا اوسط چار پانچ ترکی پونڈ (۵۴ سے ۶۷ روپیہ ۸ آنہ) تک ہے۔ مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہونیکے بعد یقین ہے کہ اسی حساب سے اخراجات میں بھی اضافہ ہوگا۔ ہمارے منیجر صاحب تخمینہ کرتے ہیں کہ جب ہسپتال مریضوں سے بھر جائیگا تو ہمارا خرچ تخمیناً چار سو پچاس ترکی پونڈ (۵ روزانہ) ہوا کرے گا۔ اراکین وفد نہایت سادہ اور معمولی کھانا کھاتے ہیں اور اس صورت میں ہمیں بہت کچھ بچت ہو جاتی ہے۔ صرف ملازموں کو ہر مہینہ تنخواہ دینی پڑتی ہے۔

میں تمہیں اپنے کل اخراجات کا مکمل حساب بھیجتا ہوں جسے ہمارے جنرل منیجر مسٹر عبدالرحمن صدیقی نے مرتب کیا ہے۔ انھوں نے اپنے آپکو مشن کا ایک نہایت ہی کارآمد کن ثابت کیا ہے جہاں دوسروں کے بنائے کچھ نہیں بن سکتی وہاں وہ اپنی تعجب خیز حکمت و تدبیر سے سب گتھیاں سلجھا دیتے ہیں۔ جن ترکوں سے انکے مراسم بہت بڑھے ہوئے ہیں اُن سے کبھی کبھی انکی مصنوعی تعلی اور جب انہیں اپنا کام نکالنا ہو تو بناوٹی تعدید و تحکم کا لہجہ بہت لطف دیتا ہے انہیں ترکیبوں سے اپنا کام نکالنے میں انکا تجربہ سب سے بڑھا ہوا ہے اور جہاں کہیں دھاک بٹھانا یا اثر ڈالنا مقصود ہو وہاں نمود و نمائش میں جو کامیابی انہیں ہوتی ہے وہ دوسرے کو ناممکن ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اس احتیاط و محنت کو نظر استحسان دیکھو گے جس سے انھوں نے حسابات مرتب کئے ہیں اور جو آجکی ڈاک میں بھیجے جاتے ہیں۔ اس ڈاک میں یہاں کے حسب ذیل حسابات بھی بھیجتا ہوں جو خلیق ملازمان نے تیار کئے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر فیضی کو بمبئی مشن کی ڈاکٹری سے واپس بلا لیا ہے کیونکہ مجھے یقین کامل ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر فیضی کا وقت وہاں فضول اور بیہودہ قصوں اور جھگڑوں کے طے کرنے اور وفد مذکور کے اراکین کے ساز و باز کا سد باب کرنے میں ضائع ہو رہا تھا اسکا اظہار کرتے ہوئے مجھے سخت رنج ہوتا ہے کہ بمبئی کے وفد کے اراکین اپنی تمام قوتوں کو خانگی جھگڑوں میں ضائع کر رہے ہیں اور بمبئی کے غریب مسلمانوں نے جو فرائض انہیں تفویض کئے ہیں انکی انجام دہی میں پوری کوشش

نہیں کرتے۔ میں نے ڈاکٹر فیضی کی مدد کر مزید جانا اور بہت کوشش کی کہ اُن لوگوں میں یکجہتی اور ہم عملی کا خیال پیدا کر دوں لیکن جبتک خود نہیں سمجھنا آئے کسی دوسرے کی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکتا ڈاکٹر عمر بسیم پاشا اور بہت سے اراکین انجمن ہلال احمر عثمانی نے بھی اس باب میں بہت کوشش کی لیکن سب رائیگاں گئی۔

ڈاکٹر فیضی کا خط پہنچنے کے بعد جسکی نقل تمہارے دیکھنے کیلئے بھیجتا ہوں میں نے خیال کیا کہ اگر میں انہیں واپس نہ بلاؤں تو اُنپر سخت ظلم ہوگا۔ میں نے اسیدہ میں ... جو خطوط ڈاکٹر عمر بسیم پاشا اراکین بمبئی مشن اور ڈاکٹر فیضی کو پاس بھیجے تھے انکی نقلیں کراکے تمہارے پاس بھیجتا ہوں جس سے تمپر ساری حقیقت حال روشن ہو جائیگی۔

ڈاکٹر نعیم کا خط عمرلی سے

میں ۱۲ مارچ سے عمرلی آ گیا ہوں چونکہ آجکل موسم اچھا ہے اسلئے میری طبیعت بھی اچھی ہے۔ ڈاکٹر فیضی اب پھر مشن میں واپس آ گئے ہیں اور انھوں نے عمرلی کا ہسپتال کا چارج لیا ہے ادھر میری رخصت بھی قریب اختتام ہے اور ڈاکٹر کی رائے بھی یہی ہے کہ اب موسم اچھا ہے مجھ واپس چلا جانا چاہیے اسلئے میں نے ڈاکٹر انصاری صاحب سے اپنی واپسی کے متعلق دریافت کیا ہے۔ اور ارادہ ہے کہ اخیر مارچ میں یہاں سے روانہ ہو کر اخیر اپریل میں ہندوستان پہنچ جاؤں۔

اس ہفتہ کی سب سے زیادہ ضروری خبر یہ ہے کہ ہز ایکسلینسی محمد عزت پاشا کمانڈر انچیف افواج عثمانیہ کی مع سٹاف کے ہمارے شفاخانہ عمرلی میں تشریف آوری سے متعلق ہے۔ ۱۱ مارچ کو ۴ بجے شام کے قریب ہز ایکسلینسی مع سٹاف گھوڑوں پر سوار خادم کوئی ... ہمارے شفاخانہ میں تشریف لائے۔ وہ چاء کا وقت تھا اور معززان وفد چاء کیلئے تیار تھے۔ ہز ایکسلینسی نے بھی دعوت قبول فرمائی اور ہمارے کیمپ میں بیٹھکر چاء نوش فرمائی۔ اثنائے گفتگو میں فرمایا "ہم اور ہماری افواج مسلمانان ہند کی از حد ممنون ہیں کہ انھوں نے ہماری اس مصیبت میں امداد کی اور اسلامی اخوت کا ثبوت عملی طور پر دیا۔ ہمارا شکریہ مسلمانان ہند کے گوش گزار کر دیا جاوے۔" افواج کے متعلق فرمایا "بفضلہ اسوقت ہماری افواج کی حالت نہایت اطمینان بخش ہے"۔ جب مشن کیطرف سے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ اب تمام اسلامی دنیا کی آنکھیں آپ کیطرف ہیں اور واحد اسلامی سلطنت کا بچانا انکے ہاتھ میں ہے تو آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور نہایت رقت آمیز اور موثر لہجہ میں فرمایا "جبتک میں کوئی خدمت قوم اور ملک کی نہ کر لوں کسی شکریہ کے قابل نہیں ہوں اسوقت میں صرف ایک مغلوب فوج کا سپہ سالار بنایا گیا ہوں اور ابھی تک میں نے کچھ نہیں کیا مگر ... سے التجا ہے کہ وہ مجھے اتنی ہمت دے کہ اس اہم کام کو پورا کر سکوں اور ..."

چندہ ہلال احمر اور ٹرکی قرضہ

روپیہ کس طریقہ سے بہم پہنچایا جا سکتا ہے

(نواب وقار الملک بہادر کے قلم سے)

ترکوں پر جو مصیبت اس وقت آرہی ہے ہندوستان کے مسلمان اب اس سے بہت کچھ واقف ہو چکے ہیں اور اس بات کو بھی سب لوگوں نے سمجھ لیا یا نہیں مان لیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو روپیہ سے اون کی مدد کرنا چاہئے اور جہاں کہیں بھی چندہ کی تحریک ہوتی ہے غریب آدمی اُس میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر شریک ہوتے ہیں لیکن اعلیٰ طبقے کے امرا اور دولتمند لوگوں کو جسقدر توجہ اس میں کرنی چاہئے اُس کا اظہار اون کی طرف سے بہت کم ہوا ہے۔ حالانکہ اون میں بہت بڑا حصہ اُن صاحبوں کا ہے جو معاملہ کی اہمیت سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں اور جنہوں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ جو مصیبت ترکوں پر نازل ہو رہی ہے وہ ترکوں پر ہی نہیں ہے بلکہ اسلام پر ہے اور اگر ترکی تو نے کمزور ہو گئی اور اس قابل نہ رہی کہ اپنے اماکن متبرکہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً اور اسی طرح دیگر اماکن مقدسہ کی حفاظت نہ کر سکی تو مسلمانوں کو وہ دن دیکھنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ ایک دن بلا رعب و شامِ بر ان کسی یورپین سلطنت کا جھنڈا لہراتا ہوگا جس کو کوئی مسلمان بھی بغیر سخت اندوہ اور رنج و ملال کے برداشت نہیں کر سکتا لیکن بایں ہمہ یہ ایک واقعہ ہے کہ اعلیٰ اور اوسط درجہ کے طبقہ کے مسلمانوں سے جو مالی مدد اس موقع پر ملنی چاہئے وہ نہیں ملتی تو آخر اوس کا کوئی سبب ہونا چاہئے اعلیٰ طبقہ کی نسبت جن میں ہمارے بڑے بڑے صاحب خزانہ امراء۔ تعلقہ دار اور مسلمان والیان ملک شامل ہیں میرا عرض کرنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے لہذا جو کچھ میں اب بیان کروں گا وہ متوسط الحال مسلمانوں کی نسبت ہے۔

متوسط الحال حضرات سے کافی مدد نہ ملنے کی میرے نزدیک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اُن میں ایسے دولتمندوں کی تعداد بہت کم ہے جن کو اپنے مصارف ادا کرنے کے بعد کافی روپیہ پس انداز ہوتا ہو ورنہ اکثروں کی حالت یہی ہے کہ اون کی آمدنیاں بمشکل اُن کے گزارہ کے لئے کفایت کرتی ہیں اور چندہ مانگنے والے حضرات اُن سے زیادہ زیادہ تعداد کی رقموں کی توقع کرتے ہیں جس کا سرانجام اُن سے مشکل ہوتا ہے اور کسی چھوٹی رقم کا اپنے نام سے دینا وہ اپنے درجہ اور مرتبہ کے خلاف سمجھتے ہیں لہذا یہ ضرور ہے کہ چندہ مانگنے والے اصحاب چندہ کی مقدار کو چندہ دینے والے صاحبوں کی رضا و رغبت اور طیب خاطر پر منحصر کریں۔ اس کے بعد اب دو قسم کی مالی امداد کی ضرورت ہے ایک تو مجروحان و یتیمان و بیوگان وغیرہ کی امداد کے لئے جس کا انتظام انجمن ہائے ہلال احمر سے متعلق ہے اور دوسرے بطور قرض ٹرکی مدد کرنا اور اون کے پرامیسری نوٹ یعنی تمسکات خرید کرنا۔

انجمنہائے ہلال احمر کے واسطے جن چندوں کی ضرورت ہے وہ صرف ایک مکمل انتظام کی محتاج ہیں یعنی ہر جگہ ایک صدر کمیٹی منتظم ہونی چاہئے اور اوس کے ماتحت اور بہت سی چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ ہر ایک مسلمان تک چندہ مانگنے والوں کی رسائی ہو جائے اور ایک حد ایسی مقرر کر لی جائے کہ اُس قدر رقم سے بڑی تعداد کی بابت فوراً چندہ دینے والوں کو رسیدیں ملتی رہیں اور خزانچی ایسے لوگوں کو مقرر کیا جائے جن پر عام لوگوں کو اعتبار ہو اور تمام ایسے چندے کسی ترتیب کے اردو اخبار میں نام بنام شائع کر دیئے جایا کریں چونکہ لاحقہ ضرورتیں غیر محدود ہیں اور ابھی نہیں معلوم کہ غریب ترکوں کو کب تک یہ مصائب برداشت کرنی ہیں لہذا انجمنہائے ہلال احمر کو کوئی ایسی تجویز جو ہر ایک مقام کے مناسب حال ہو جاری رکھنی فضول ہے کہ اون کے چندہ کا سلسلہ بھی تا تقاضائے ضرورت برابر جاری رہے یہ کارروائیاں اب بھی کم و بیش ہر جگہ ہو رہی ہیں مگر کبھی کبھی اون میں سستی آجاتی ہے اور چلتا ہوا کام ہماری سستی کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ مسلمان پبلک جس کے ہاتھ میں روزانہ اخبار نہیں آتے اس بات کی بھی خواہشمند ہوتی ہے کہ اون کو میدان جنگ کے واقعات سے اطلاع ہوتی رہے اور خوش تقریر واعظ یا مقرران ضرورت کا اظہار کرتے رہیں لہذا انجمن ہائے ہلال احمر کو جو چندہ کے وصول کا کام اپنے ہاتھ میں لیں ان باتوں کی سربراہی بھی اپنے ذمہ سمجھنا چاہئے۔

اب دوسرا مسئلہ ہے ترکوں کو قرض دینے کا جس کی نسبت وہ وعدہ کرتے ہیں کہ ایک میعاد مقررہ پر مع منافع واپس کیا جائے گا اور اوس کے واسطے اونہوں نے تمسکات جاری کئے ہیں اخباروں میں اس کے متعلق بہت کچھ شرح و بسط کے ساتھ بیان ہو چکا ہے اس کے اعادہ کی اس موقع پر ضرورت نہیں۔ جن صاحبوں کو اس کے متعلق مزید واقفیت بہم پہونچانی ہو اون کو "ہمدرد" "زمانہ" "زمیندار" "وطن" اور "پیسہ اخبار" کے فائلوں کو دیکھنا چاہئے اور اوس سے بھی زیادہ اگر مزید اطلاع کی ضرورت ہے تو اون اخباروں کے ایڈیٹروں سے پوری مدد مل سکتی ہے لیکن اصلی مسئلہ پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ لوگ ضرورت کو بیشک سمجھتے ہیں مگر اون کے پاس روپیہ نہیں ہے جو کوئی بڑی رقم وہ قرضہ کی مد میں صرف کر سکیں اور ہندوستان کا تجربہ اسکو بتلا رہا ہے کہ یہاں کبھی کوئی بڑا کام صرف چھوٹے چھوٹے چندوں کی بنیاد پر انجام نہیں پا سکتا لہذا ضرورت ہے اور بالخصوص ضرورت ہے کہ ٹرکی کے قرضہ کے واسطے بڑی بڑی رقمیں جہاں تک ممکن ہو حاصل کی جائیں لیکن جب لوگوں کے پاس روپیہ نہیں تو بڑی رقمیں حاصل کیونکر کی جائیں اُس کے واسطے میرے نزدیک اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ متوسط الحال مسلمان اپنی اسقدر جائداد جسکی علیحدگی سے اون کے روزمرہ کے مصارف میں کوئی تکلیف وہ اثر مترتب نہ ہوتا ہو اوسکو خدا کا نام لیکر فروخت کر دیں اور اوس سے ٹرکی کے قرضہ کے تمسکات خرید کریں ع

بات رہ جاتی ہے اور وقت نکل جاتا ہے

ترکوں کی یا یوں کہئے کہ اسلام کی قسمت میں آئندہ جو کچھ لکھا ہے وہ ضرور ظہور میں آنیوالا ہے لیکن اگر خدانخواستہ بربادی کا نقش نکلا جس کے آثار موجود ہیں۔ اور اوسی کیساتھ یہ معلوم ہوا کہ بربادی اور تباہی کی بڑی وجہ ترکوں کے پاس روپیہ کا موجود نہ ہونا تھا۔ تو جب تک ہم لوگ زندہ ہیں اوسوقت تک یہ کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ ہماری پیشانیوں پر لگا رہے گا اور تاریخ ہمیشہ ہماری آئندہ آنیوالی نسلوں کو اسبات پر شرمندہ کرتی رہے گی کہ ہم نے اسلام کو ایسے شدید مصائب میں مبتلا دیکھا اور ہم سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ جن جوانمردوں نے ہر قسم کی سختیاں اپنے اوپر برداشت کیں اور اپنے مال اور اپنی جان تک کی پروا نہ کی جن بیبیوں اور بچیوں تک نے ایثار کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جن کی عصمت دری تک نوبت پہنچ گئی اون کے حق میں جو ہم بڑے فخر کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور مسلمان سمجھتے ہیں اون کی مالی مدد بھی نہ کر سکے ایک دن ہم کو خدا کے سامنے بھی جانا ہے اوس دن ہم اس غفلت کا کیا جواب دیں گے ہرگز تاخیر کا وقت نہیں ہے جو کچھ ہم کو کرنا ہے آج کرنا چاہئے معلوم نہیں کل کو زندہ بھی رہیں گے یا نہیں ممکن ہے کہ کچھ لوگ سوال کریں کہ قرضہ کی واپسی اور اوس کے منافع کے وصول کا کیا اطمینان ہے اس کی نسبت میں یہ عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں کہ بہت سے ایسے کام ہیں جن میں انسان روپیہ لگاتا ہے اور اوس میں آخر الامر نقصان ہوتا ہے بہت سی مال و دولت گھر میں رکھی رکھی برباد ہو جاتی ہے بہت سے لوگ اپنی اولاد کے ہاتھ میں بہت کچھ مال و دولت چھوڑ جاتے ہیں جو تھوڑے ہی عرصہ میں کسی بیجا طریقہ سے صرف کر دیتے ہیں تو ایک ایسے کام میں روپیہ لگانے سے کیوں دریغ کیا جائے جس کا نفع یقینی ہے اگر خدانخواستہ یہ قرضہ کی رقوم بھی وصول نہ ہوں تو اوس کا اجر جو خدا سے ملنے والا ہے وہ تو کہیں جانیوالا نہیں اور جو کچھ خداوند تعالیٰ جل شانہ نے اس قسم کے قرضہ کی نسبت ارشاد فرمایا ہے اوس سے زیادہ کوئی انسان اور کیا اطمینان دلا سکتا ہے خدا نے اس قسم کے قرضہ کو ایسا قرضہ قرار دیا ہے جو خود خداوند تعالیٰ کو دیا جاتا ہے اور وہی اوس کا صلہ دینے کا کفیل ہے جس سے بڑھکر ایک مسلمان کے لئے دوسری کفالت قابل اطمینان نہیں ہو سکتی۔

منافع کی نسبت میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ سب سے بڑا منافع وہ مدد ہے جو اوسکی وجہ سے مصیبت زدہ ترکوں کو پہونچے گی اور مسلمانوں کو حقیقت میں حضور وائسرائے کا بیحد ممنون ہونا چاہئے کہ جو حضور ممدوح نے ہم لوگوں کو اس بات کا موقع دیا جس کے بدون اگر ہم چاہتے بھی تو کچھ نہ کر سکتے بہتر اور اس موقع کو غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے خوبی اسی میں ہے کہ شروع ہی سے آمادہ کر لیا جائے کہ ہم اس قرضہ پر کوئی منافع نہ لیں گے۔ اور اسی کا نام قرض حسنہ ہے لیکن اگر ان فتووں کے لحاظ سے جو علماء ٹرکی اور مصر نے سلطنت کے پرامیسری نوٹوں کے متعلق دئے ہیں کوئی صاحب عثمانیہ پرامیسری نوٹ معہ منافع کے خرید کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اوسکی نسبت عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ جانیں اور اون کا خدا۔

مدرسہ رفاہ المسلمین شیرکوٹ (بجنور)

اگرچہ مدرسہ ہذا ایکسال سے غریب قوم کے لوگوں کے چندہ سے قایم ہے اور آجتک اسکو اپنی بے بضاعتی کے اظہار کا موقع حسب رواج زمانہ اخبارات نہیں ملا لیکن بایں ہمہ جو کامیابی اسکو نصیب ہوئی وہ قوم کی توجہ کا خاص باعث ہے اسکا سالانہ جلسہ جو حال میں ہوا ہے اس امر کا اطمینان دلا رہا ہے کہ یہ مدرسہ قوم کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ ۳۱ جنوری ۱۹۱۳ء کو مدرسہ مذکور کا سالانہ جلسہ بغرض اظہار کیفیت و حساب آمد و خرچ منعقد ہوا تھا مدرسہ کی خوش بختی سے قوم کے روشن خیال منشی محمد نور صاحب خلف جناب مولانا مفتی حافظ رحیم بخش صاحب شیرکوٹی حال مدرس اعلیٰ کوہ الموڑہ اتفاق سے جلسہ میں تشریف لے آئے خاکسار مہتمم نے آپسے صدر جلسہ بننے کی استدعا کی جسکو آپنے قبول فرماکر شکوری کا موقع دیا جلسہ کی کارروائی کا افتتاح چند حفاظ طلبائے مدرسہ نے قرات قرآن پاک سے کیا بعدہٗ مہتمم مدرسہ نے عام مسلمانوں کو تعلیم قرآن مجید اور علم دینیات حاصل کرنیکی طرف توجہ دلاکر مدرسہ کی آمدنی ما ۔ ۵ ۔ اور خرچ ما ۔ ۱۲ ۔ ظاہر کی اور مدرسہ کی امداد کے واسطے درخواست کی ازاں بعد مدرسہ کے طلباء نے چند پرجوش نظمیں سناکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ حاضرین جلسہ نے متاثر ہوکر عطیات سے مدد فرمائی۔ بعدہٗ صدر صاحب نے ایک فصیح و بلیغ تقریر سے سامعین کو متاثر فرماکر دسیوقت مبلغ ۔ عطا فرمائے اور مبلغ ۔ سالانہ تاقیام مدرسہ دیتے رہنے کا وعدہ فرمایا جزاہم اللہ آخر میں تمام حاضرین جلسہ نے مسلمانوں کے

حوادث و اخبار

ممالک اسلامیہ

پایونیر کا سرحدی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خاں کی اگلی پارٹیاں ۶۔ اپریل کو جلال آباد سے کابل کو روانہ ہو جائیں گی۔ اور ہز میجسٹی غالباً اس مہینہ کے آخری ایام میں سواری موٹر دار الامارہ کا عزم فرمائینگے۔

وزیری علاقہ سرحدی کے تازہ فساد کی جس کا حال کل کی ایک نوٹ میں لکھا جا چکا ہے۔ جب سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی کو خبر پہنچی تو وہ پشاور سے روانہ ہو گئے۔ اور کل کی صبح کو تہل پہنچ گئے ہونگے لیکن فساد فرو ہو چکا ہے اور بہت کم اندیشہ باقی رہا ہے۔

پایونیر لکھتا ہے کہ طہران کے ایک تازہ تار میں ایک دستہ سنٹرل انڈیا ہارس کے شیراز سے روانہ ہونے کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ کسی قدر غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے کیونکہ ۱/۲ ۳ سکواڈرن ۱۰ ماہ سے وہ سب بوشہر روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ۱۶ ۔ اپریل کو پہنچنے والے ہیں۔ انکے ساتھ ہفتم راجپوت پلٹن کا ایک دستہ بھی آ رہا ہے۔

ہندوستان

مدار بخش۔ نور بخش نامی خدمتگاروں کے مقدمہ کی سماعت جن پر سیفورتھ ہائیلینڈ پلٹن مقیم آگرہ کے کپتان اینڈرسن اور اُن کے میم صاحبہ کو زہر دینے کا الزام لگایا گیا ہے بسشن جج آگرہ کے اجلاس میں ۱۰ ۔ ماہ حال سے شروع ہوئی ہے

اجودھیا میں قربانی گائے کے متعلق جو فساد گذشتہ عید الضحے کے موقع پر ہوا تھا۔ اوس کے متعلق دورا ہا کنواں اور سوت ہٹی والوں گروہوں کی شہادت اور جرح ختم ہونے کے بعد بیگم پورا کے جتھے کی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ جس کے بعد جھنوائی ٹولہ اور سید واڑہ کے گروہ کی شہادت لیکر استغاثہ کی شہادت ختم کر دیجائے گی۔ اور ملزموں کی طرف سے شہادت کی سماعت شروع ہو گی۔ ۱۶۰ گواہوں کی فہرست داخل کی گئی ہے۔

محکمہ تعلیم ہندوستان کی پنجسالہ تعلیمی رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ جس کے اختتام سال سے قبل تیار ہو جانے کی امید ہے۔

تھانہ سبزی منڈی دہلی کے سب انسپکٹر منشی حمید الدین نے رام چند اور دتا رام نامی دو شخصوں کو جعلسازی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ رام چند کے پاس سے ۵ روپیئے اور دتا رام کے پاس سے ۱۶ گنیاں اور ۲۹ روپیئے جعلی برآمد ہوئے۔

انجمن اخوان الصفا بہاولپور نے ۶۴۳ روپے تمسکات عثمانی کی خرید کے واسطے ذریعہ بنک بمبئی کے پاس ارسال کیئے۔

۷ ۔ ماہ حال کو ۵ بجے شام تک لاہور کی ڈاک کراچی نہیں پہنچی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مال گاڑی میں تصادم ہو جانے کی وجہ سے لیٹ ہو گئی ہے اور فتنہ جلوت پر دونوں طرف کی میل ٹرینیں مسافر اور ڈاک تبدیل کرتے واپس ہو جائیں گی۔

ہز ایکسیلنسی لارڈ کار مائیکل بہادر نے گذشتہ منگل کی شام کو کلکتہ میں ایک بڑے اور شاندار مجمع کے روبرو جو ہر طبقہ و فرقہ کے نائبین پر مشتمل تھا۔ لارڈ کرزن کے بت پرسے نقاب اٹھانے کی رسم ادا کی اور اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر کا ایک تار سنایا۔ جس میں انہوں نے شریک نہو سکنے پر معذرت کرتے ہوئے لارڈ کرزن کے اعلے ذہنی اور دماغی قابلیتوں کا اعتراف کیا تھا اور آپ کے عہد حکومت ہند کی اصلاح اور ترقیوں کا حوالہ دیا تھا۔ لارڈ کار مائیکل بہادر نے اپنی تقریر میں لارڈ کرزن بہادر کی خوبیوں کو جتایا اور بعد ازاں بت کے آگے سے پردہ اٹھایا۔ اس وقت ۱۹ توپوں کی شلک سلامی قلعہ فورٹ ولیم سے سر ہوئی اور آخر میں مہاراجہ صاحب بردوان نے نواب صاحب مرشد آباد کی عدم موجودگی میں گورنر صاحب کی تکلیف فرمائی پر حاضرین سے شکریہ کا ووٹ پاس کرایا۔

سکندر آباد ضلع بلند شہر کے باشندوں نے ایک عام جلسہ کرکے اس بات پر افسوس و بے اطمینانی کا ریزولیوشن پاس کیا کہ جدید عدالتی انتظام میں اگر یوں سکیم کے بموجب بلند شہر میں بھی قایم کرکے لوگوں کی تکلیف رفع نہ کیگئی۔

گورنمنٹ بنگالہ نے تجویز کی ہے کہ محکمہ پولیس میں سے ایک شخص ڈپٹی مجسٹریٹ ایک سب ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر ہوا کرے گا۔ آیندہ اکتوبر سے اسپر عملدرآمد ہوا کرے گا۔

برہما کی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس گذشتہ ۵ اپریل کو بصدارت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر منعقد ہوا تھا اس میں بجٹ کی باقی ماندہ بحث پوری کرنے کے علاوہ آنریبل مسٹر مونگ پے اضافہ جرائم اور خصوصاً قتل اور گھوڑ دوڑ کے جوئے پر سرکار کی توجہ مبذول کرائی اور انسداد مجرمین کے لئے بڑے بڑے زمینداروں کو اسلحہ عطا کرنے پر زور دیا۔

بمبئی میں امسال آم بہت زیادہ بور آیا ہے اگر کوئی آفت نازل نہوئی تو آموں کے بازار میں ارزاں فروخت ہونے کی امید ہے۔

مسلمانان سندہ برابر کانگریس سے علیحدہ ہو نیکا اظہار کر رہے ہیں اور ۸ ۔ اپریل کو میر ایوب خانصاحب رکن حکمران خاندان سندہ نے جو آپ تک حامی کانگریس مانے جاتے تھے سندہ مدرسہ کراچی میں مسلمانوں اور انکے مستقبل پر لیکچر دیتے ہوئے کانگریسی پالیٹکس کو اہل اسلام کے حق میں غیر مفید بتلایا۔

کلکتہ ۱۰ ۔ اپریل کا تار مظہر ہے۔ بدہ کی رات جو تھی تو مدراس میل ٹرین کو تباہ کرنے کی کوشش کیگئی لائینوں کے درمیان پتھروں کا ڈھیر لگا دیا تھا۔ لیکن انجن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اکایوزم کے مقام پر گورنمنٹ اور ریلوے حکام متفقہ طور پر تحقیقات کر رہے ہیں۔

بلبھانا نہر چودہری کو اس جرم کی پاداش میں کہ دو پستول بغیر لائسنس کے اس کے پاس پائے گئے تھے دو مہینے قید اور ۲۰۰ روپیئے جرمانہ کی سزا دیگئی

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

لنڈن ۱۰-اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونان نے ترکی جنگی جہاز "حمیدیہ" کے بار بار سویز مین آنے جانے کی شکایت کی ہے - یونانی نمائندہ کا بیان ہے کہ اس جہاز کو اسکندریہ مین سامان خوراک لینے دیا گیا اور کرایہ کے کوئلہ والی جہاز آزادی کے ساتھ قسطنطنیہ آتے جاتے رہتے ہین - وہ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین کہ حمیدیہ نے نہر سویز کی قواعد کے خلاف ورزی کی ہے جو آیندہ لڑائیون کیلئے نہایت خطرناک مثال ہے "حمیدیہ" بالفعل بحیرہ احمر مین ہے

دیکھنا ہے آیا مانٹی نیگرو کی مدد شروع ہوتی

لنڈن - مسٹر - ڈی - ایس نے آج بہت معلوم مین مقدونیہ کے واپس شدہ مسلمان پناہ گزینون کے ساتھ برے برتاؤ کی جانے اور عورتون کی عصمت دری اور جبراً تبدیلی مذہب وغیرہ کے متعلق سوال کیا - سر ایڈ ورڈ گرے نے جواب دیا "مین جو کچہ کر سکتا ہون وہ یہ ہے کہ جو اطلاعات مجھے پہنچیں انہین بلقانی گورنمنٹ اور نیز ملک معظم کی گورنمنٹ کے روبرو پیش کر دون - چنانچہ مین نے یہی کیا ہے اور یہی کرتا رہونگا اور اسی آمادگی کے ساتھ مسلمانون کے متعلق بھی کرونگا جس آمادگی کیساتھ عیسائیون کے متعلق کرتا" - اس پر مسٹر ڈی ایس نے دریافت کیا کہ آیا سر ایڈورڈ گرے اس امر سے مطلع ہین کہ یہ خیال عام ہوتا جاتا ہے کہ برطانیہ غلطی کی ہمدردی اتحادیون کیساتھ ہے اور ان مسلمانون کیساتھ نہین جو اتحادیون کے مظالم کا شکار ہوئے ہین - مسٹر - ڈی - ایس نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کے خیالات باعث نقصان ہین خصوصاً اس امر کو پیش نظر رکھکر کہ ہندوستان کے مسلمانون کا کیا اثر ہوگا - سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ اس خیال کا پھیلنا نہایت نامناسب ہوگا - کہ برطانیہ عظمٰی ان مظالم پر توجہ کرنے کیلئے کم آمادہ ہے جو مسلمانون پر ہوئے ہون بمقابلہ ان مظالم پر توجہ کرنے کی جو عیسائیون پر ہون - یہ سوال مذہب کا نہین بلکہ انسانیت کا ہے -

اینڈریا نوپل ۱۱-اپریل - جنرل براڈوڈ بہان پہنچگئے اور ترکی مریض قیدیون کا معالجہ کر رہی ہین - برطانوی ڈاکٹرون اور امریکہ ہمراہیون کی معیت مین ہسپتال کی ڈولیان اور بہت سا ڈاکٹری سامان پہنچگیا ہے - مسٹر سمسن برطانوی قونصل روزانہ دس ہزار روٹیان اور دوسری قسم کا سامان ناداروں کو تقسیم کر رہے ہین

لنڈن ۱۱-اپریل - ریوٹر کا بیان ہے کہ سیاسی گروہ مین یہ خیال ترقی کے ساتھ امید افزا ہوتا جاتا ہے کہ مانٹی نیگرو کے متعلق مشکلات قابل اطمینان طریقہ سے حل ہو جائیں گی اور بہت جلد تکمیل صلح ہو جائے گی - اٹلی اور آسٹریا سنجیدہ کوشش کر رہی ہین کہ سقوطری کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے اور لنڈن مین زبردست غیر سرکاری اثرات اس غرض سے عمل مین لائے جا رہے ہین کہ دعلی اور مانٹی نیگرو مین بہتر طریقہ پر سمجھوتا ہو جائے - نیم سرکاری بیانات جو برلن اور ویانا مین شائع ہوئے ہین ان سے امور متذکرہ بالا کی تصدیق ہوتی ہے - ان بیانات مین اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ البانیہ کا نقصان کر کے کوئی ارضی معاوضہ نہین دیا جا سکتا لہذا معاوضہ یا تو سرمایہ کے پاس سے دیا جائے یا سقوطری کے میدان مین -

سینٹ پیٹرسبرگ ۱۱-اپریل روسی وزیر خارجیہ نے ایک اطلاع خاص جاری کی ہے جس مین بیان کیا ہے کہ روس اس امید سے دست بردار نہین ہو سکتا کہ مانٹی نیگرو اپنی ضد چھوڑ دیگی اور یورپ کے عرض کے آگے جسکی تقویت کیلئے بحری مظاہرہ کیا گیا ہے سرتسلیم خم کر دے - اس وقت یورپ ان ذرایع کو عمل مین لائے گا جن سے ان بہت سے مانٹی نیگرون کی رنج تکالیف ہوگی جو سقوطری کے محاصرہ مین قربانیان کرتے کرتے پریشان ہو گئے ہین - اس اطلاع خاص مین ریاست ہائے بلقان کو یاد دلایا گیا ہے کہ روس جو ان کی زندگی کا باعث ہوا ہے اس کا وجود ان کے اتفاق باہمی کیلئے جس کی بغیر ان مین توانائی آ ہی نہین سکتی از بس ضروری ہے روس اور سلافی اقوام کے تعلقات مین دوسری اقوام کیساتھ دشمنی کا خیال شامل نہین ہے

سلنیکا ۱۱-اپریل - مانٹی نیگری شاہی جہاز یتن - اٹلی کے جہازون کو اپنی حراست مین لئے جا رہا تھا کہ اتحادی والی سے پرے دربندی کرنے والی بیڑہ نے اسے گرفتار کر لیا -

سینٹ پیٹرسبرگ ۱۱-اپریل روسی وزارت خارجیہ کی طرف سے جو اطلاع خاص مشتہر ہوئی وہ حسب ذیل ہے - روس کا جو خاص منشا و ریاست ہائے بلقان کو ان کے فتوحات کا ثمرہ دلانا تھا - وہ پیچیدہ اور دقت طلب مسایل و رسایل کے بعد حاصل ہو گیا ہے روس نے پرزرینڈ - ابپیک - دیاکووا اور دیرا سلافی قوم کے لئے بچالی گر یہ ضروری سمجھا کہ قیام امن وصلح کے خاطر سقوطری البانیہ کو دیا جائے - ایسے معاملہ کیلئے نقص صلح ایک مہمل عمل ہوتا کیونکہ سقوطری البانیہ کو دیا جائے - ایسی معاملہ کے لئے نقص صلح ایک مہمل عمل ہوتا کیونکہ سقوطری خالص البانی شہر اور کیتھولک مذہب کی آرچ بشپ کے قیام گاہ ہے -

اس کی علاوہ روسی قونصل متیم سقوطری نے ثابت کر دیا ہے کہ مانٹی نیگری فی الاصل ایک جنگ جو نسل سے ہیں اور ان چند ہلار البانیون کو اپنے مین ملانے کے نا قابل ثابت ہوئے جو دو سال سے مانٹی نیگرو میں اقامت پذیر ہیں - ایسی حالت میں سقوطری کی سنجق کے ایک حصہ کو جس میں لاکھوں البانی ہیں شامل کر لینے سے مانٹی نیگر محض ایک مانٹی نیگری البانیہ بن جاے گا - شاہ نکولس نے اپنے عہد و پیمان کو توڑ ڈالا کہ اگر جنگ کا احتمال ہوا تو وہ پہلے سے روس کو آگاہ کر دین گی اور لڑائی کیلئے روس کی رضامندی حاصل کر لین گی -

مگر زار روس نے نہایت عالی ہمتی سے مانٹی نیگریوں کو اس وقت مدد دی جبکہ سقوطری کے مسئلہ کا تصفیہ ہو رہا تھا - شاہ نکولس کو دوستانہ اطلاع بھیجی گئی اور اسکے ساتھ ہی انہین اس اہم ذمہ داری سے بھی متنبہ کیا گیا جو مزاحمت جاری رکھنی اور ذاتی اغراض پوری کرنے سے عاید ہوتی تھی اور جن سے مانٹی نیگرو پر بیکار خونریزی کا الزام آتا تھا - اس گفت و شنود کا شاہ نکولس پر کچھ اثر نہ ہوا اور یہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا کلورڈ ڈائن

اپنے منصوبہ کی بنیاد اسی قرار دیتی ہین کہ روس دول کے ساتھ بڑا یورپی جنگ مین پہنس جا ہیگا یہ نا ممکن ہے کہ روس ان امور سب مخالفت کرکے جن کا شاہ نکولس کی انکار کی وجہ سے دول کے فیصلہ کیلئے پیش کیا جانا ضروری ہو گیا ہے -

حوادث محلیہ (لوکل)

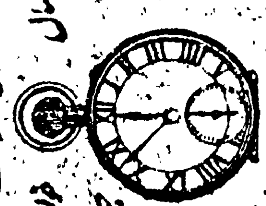
ڈاکخانہ بجنور مین تاریکی

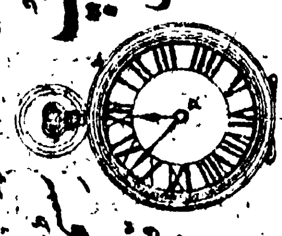
ڈاکخانہ بجنور حفاظت کے بیٹے تو یہانتک احتیاط کرتا ہے کہ پولیس کے پہرے کے باوجود بیچارے غریب پوسٹمینون کو بھی ڈاکخانہ مین سونے اور پہرہ دینے پر مجبور کرتا ہے لیکن تعجب ہے کہ ڈاکخانہ مین روشنی کا بالکل انتظام نہین کئی مرتبہ ہمین اوس سڑک پر جہان ڈاکخانہ واقع ہے تفریحاً گذرنے کا موقع ملا ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ ڈاکخانہ مین روشنی بالکل نہین رات کے آٹھ آٹھ نو نو بجے تک تو تاریکی کا یہی عالم رہتا ہے ممکن ہے رات کو کسی وقت کچھ روشنی ہوتی ہو - ڈاکخانہ بجنور کو دوسرے ڈاکخانون کی طرح ایک معقول رقم لالٹین اور روشنی کے انتظام کیلئے ملتی ہے لیکن افسوس ہے کہ راتکو روشنی کا نام ونشان بھی نہین ہوتا ڈاکخانہ بجنور کا یہ اندھیر ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ بیچارے پوسٹمین کو پہرہ دین اور رات بہر حفاظت کیخدمت انجام دین اور روشنی بالکل نہو امید ہے کہ ڈاکخانہ کے ذمہ دار عہدہ دار فوراً اس جانب توجہ کرینگے -

ہمارے محلہ (مردہگان) مین جو لیٹر بکس لگا ہوا ہے اوسپین ڈاک نکالنے کا وقت درج نہین ہوتا جس کی اکثر اوقات پبلک کو پریشانی ہوتی ہے شہر کے تمام لیٹر بکسون مین ڈاک نکالنے کی اوقات کا حسب قاعدہ ڈاکخانہ اندراج لازمی ہے تاکہ پبلک کو ڈاک نکلنے کیوقت کی آگاہی ہوتی رہے اور ضروری ڈاک کی روانگی مین لاعلمی وقت کیوجہ سے نقصان کا خوف کا اندیشہ نہ ہے امید ہے کہ ذمہ دار عہدہ دار ڈاکخانہ جلد اس شکایت کو رفع کر دین گے اور آیندہ کبھی اس قسم کی شکایت پیدا نہونے دینگے - اس سے پہلے کئی مرتبہ ہم اس جانب توجہ دلا چکے ہین کہ شہر بجنور مین ایک برانچ آفس قایم کرنیکی سخت ضرورت ہے اسوجہ سے کہ ڈاکخانہ صدر شہر کی تمام ضروریات کو آسانی سے نہین بجا لا سکتا اور بیسا اوقات ڈاکخانہ کے دور ہونے سے پبلک کو سخت زحمت اٹھانی پڑتی ہے ایکمرتبہ اس کے متعلق سابق پوسٹماسٹر صاحب بجنور نے ایک نقشہ جو تیار کر کے بھیجا تھا جسکے متعلق بعض موجودہ ذمہ دار عہدہ داران کی عدم ضرورت کا اظہار کر کے تجویز کو مسترد کرا دیا تھا اب ہم پھر اس جانب توجہ دلاتے ہین کہ شہر کے آخری حصہ مین ایک برانچ آفس کی سخت ضرورت ہے پوسٹماسٹر جنرل بہادر اس جانب توجہ فرمائیں تاکہ تمام شکایات رفع ہو اور ڈاکخانہ سے پبلک پوری فوائد و آرام حاصل کر سکے -

موسم گرمی شروع ہونے لگی کئی مقامات پر اس ہفتہ آتشزدگی ہوئی ہے میونسپلٹی توجہ کرے -

36





فہرست کتب طب جو قابل دید ہیں

اگر آپ امراض سے خود کو بچانا چاہتے ہیں تو ضرور بالضرور ان کتابوں کو گھر میں رکھیں جو ڈاکٹروں یونانی طبیبوں کے اقوال مجرب کا لب لباب ہیں جو بار بار چھپتی رہتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں۔ جو صاحب یا ہیں پتہ ذیل سے طلب کریں۔

قیمت		خلاصہ مضمون	نام کتاب
۸	۱۲	نوجوان عورتوں میں غیرہ بیان۔ تفصیل امراض زنانہ۔ مریض جلوق سوزاک۔ شہوت پرستی کے بچے ... مریضوں کو ہدایات مریض جلوق اور والدین کو ہدایات وغیرہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پتہ: مینیجر کارخانہ تاج المرسلین اشرف المفیدین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

[illegible] مطبع [illegible] میں چھپ کر شائع ہوا

No.: 575

نمبرہ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا وحدت قومی و تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار

مدینہ

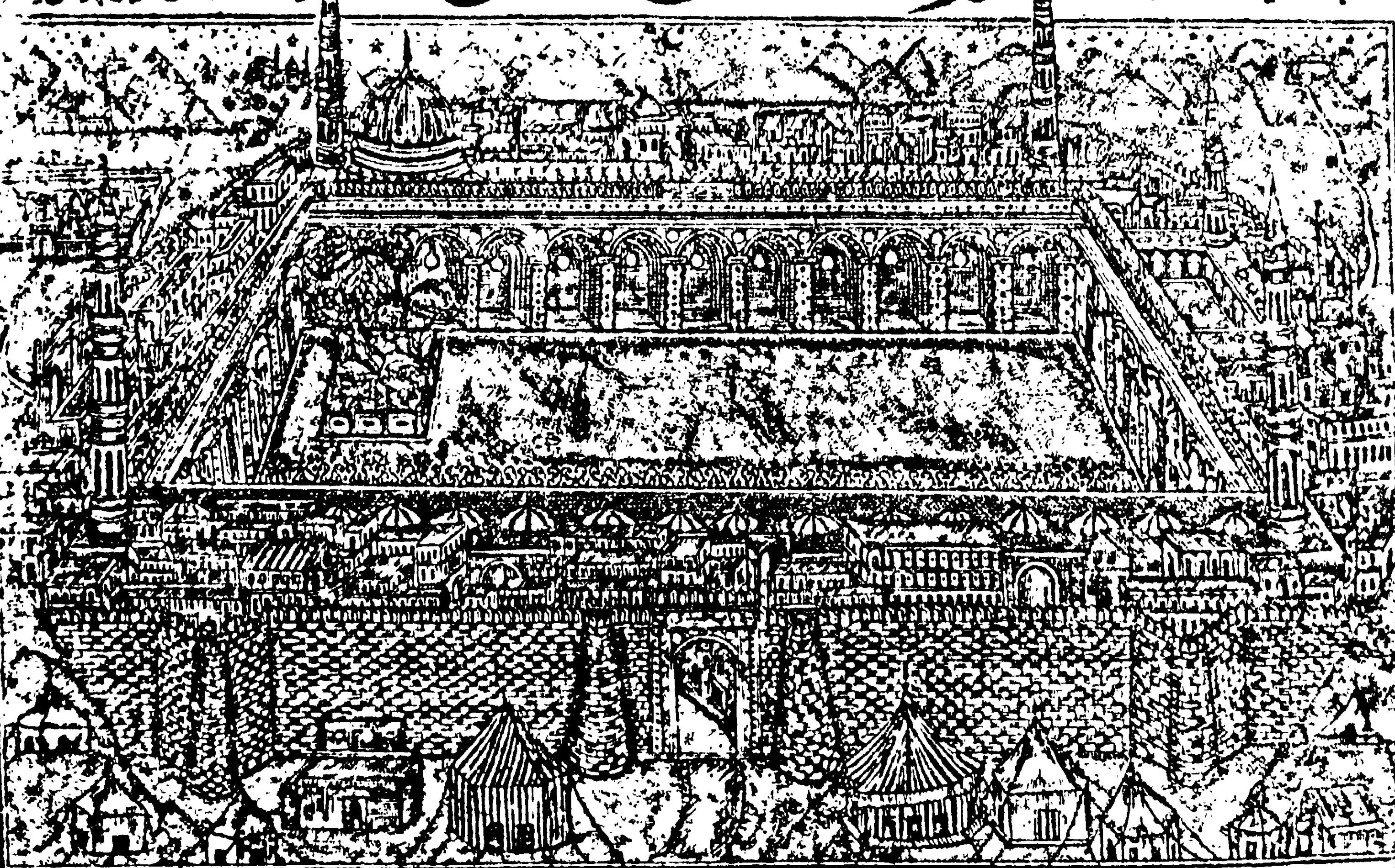
رئیس التحریر
آغا رفیق بلند شہری

معتمد رئیس التحریر
ابو الصدق قوی الامروہہ

مقام اشاعت
بجنور (الہند)

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

اشتراکات مدینہ
سالانہ --- ۳ - روپے
ششماہی --- ۲ - روپے
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجائے



ضوابط

تاریخ اشاعت ...

[illegible]

مناظر کار زار طرابلس

[illegible]

شرح اشتہارات

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

منیجر کا ضروری نوٹس - جن اصحاب کی خدمت میں اطلاع یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو وہ نوٹ اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

اخبار وینیزر پیرس سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس دولت عثمانیہ کے اخراجات کا بار اٹھانے کو تیار ہے جنگ سے شغف نہیں ہے کیونکہ اسکا خیال ہے کہ اسکی مالی حالت کا تنزل ان فرانسیسی تنبعہ کے مصالح کے لئے مضر ہوگا جنہوں نے اسکو قرض دیا ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انگلستان بھی اس امر میں فرانس کا موید ہے کیونکہ اسکا خیال ہے کہ اس تاوان کا بار دولت عثمانیہ پر پڑنا بعض لوگوں کے مصالح کے لئے ضر رساں ہے - یہ بھی عام طور پر مشہور ہو رہا ہے کہ جرمنی بھی اس تاوان سے متفق نہیں ہے - (المؤید ۱۱ مارچ)

اخبار سورلافیشیں کو اسکے نامہ نگار نے جو شفینہ میں مقیم ہے اطلاع دی ہے کہ ماتی گرو کے سیاسی حلقوں کو معلوم ہوا ہے کہ سقوطری سے متعلق ان مطالبات پر روس نے کوئی توجہ نہیں کی بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے ماتی گرو کو کہا ہے کہ حکومت آسٹریا کی بات مان لے ورنہ ردولی تو ڈپنے کے در ہم برہم ہونیکا اندیشہ ہے - ماتی گرو کو جس قدر جانی و مالی نقصان ہوا ہے - روس اسکا معاوضہ دینے کو تیار ہے مگر روس یہ بات نہیں تسلیم کریگا کہ سقوطری اور اسکے اردگرد کے علاقہ کو ممالک ماتی گرو سے ملحق کیا جائے - (۱۱ مارچ)

اخبار لویدعثمانیہ کو آذربائیجان سے اسکے مضمون نگار کا تار موصول ہوا ہے کہ روس عثمانی حدود کی طرف مسلسل فوجیں بھیج رہا ہے اور کوئی ایسا دن نہیں گذرتا ہے جسمیں حدود عثمانیہ پر کوئی نہ کوئی لڑائی نہ ہوتی ہو - (۱۲ مارچ)

پیرس کی فرانسیسی ایشیائی انجمن کے سکرٹری مسیو فیلکسو بیرراٹے فرانس اور دولت عثمانیہ کے تعلقات کی نسبت مذکورہ ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں "یورپ سے دولت عثمانیہ کا نکلنا ایک ایسا امر ہے جو فرانس کے لئے مضر ہے لیکن ضروری ہے کہ دولت عثمانیہ کا اپنی ایشیائی ولایات پر قابض رہے کیونکہ اگر یہ ولایات اسکے قبضہ سے نکل گئیں تو عالم انسانیت پر ایک بہت بڑی مصیبت آئیگی اسکے علاوہ دولت عثمانیہ کی ایشیائی ولایات کی تقسیم فرانس کے حق میں بہت مضر ثابت ہوگی کیونکہ اس صورت میں اسے ۳۰ ہزار سپاہی اور بیڑہ شام میں موجود رکھنا پڑے گا - یقین ہے کہ اسکا بیڑہ بحر متوسط میں اسکی بحری سیادت کو محفوظ نہ رکھ سکیگا - اور سب سے بہلی جو اسپے شام پر قابض ہونیگی وقت پیش آئے گی وہ جرمنی کی ہمسائگی ہے - پس فرانس کی مصلحت کے لحاظ سے ہماری دلی خواہش ہے کہ ان اسباب کا دفعیہ کیا جائے جو یورپ کے ایشیا پر حملہ آور ہونے کے متقاضی اور ہماری دلی تمنا ہے کہ دولت عثمانیہ جیسا کہ وعدہ کر چکی ہے نیک نیتی کے ساتھ آرمینیا کی اصلاح کرے -

اگر وہ ایسا کریگی تو یقیناً اہل ملک کو اپنی طرف مائل کریگی اور انکی بہتری بھی اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی حکومت کے خیر خواہ اور وفادار ہیں اور اگر دولت علیا نے آرمینیا کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی اور جیسا اس نے مقدونیہ کی اصلاح سے چشم پوشی کی ہے آرمینیا میں بھی اگر اس سے اسی چشم پوشی سے کام لیا تو آرمینیا کی بھی وہی حالت ہوگی جو مقدونیہ میں دیکھی جا چکی ہے اور یورپ کو دخل دیکر ترکوں کو ایشیا سے نکالنا پڑیگا جو سلطنت عثمانیہ کی ولایات کی تقسیم کا باعث اور ان بغاوتیں ہوں یا بعض یورپین دول کی ریشہ دوانیاں یا بلقانیوں کی فتوحات - مگر ہمیں اسبات کا پورا یقین ہے کہ یہ تقسیم ایک بہت بڑے حادثہ کی باعث ہے گی کیونکہ اگر روس آرمینیا پر قابض ہوگا تو انگلستان کو عرب یا سلطنت عثمانیہ کے ملک کے کسی حصہ پر قابض ہونیکے لئے کونسی چیز مانع ہوگی فرانس کے حصہ میں تمام آئیگا سب سے بڑھ کر وہ سیاسی اقتصادی اور ادنی مشکلات ہیں جو جرمنی کے اناطولی یا ایشیائے کوچک کے کسی حصہ پر قابض ہونے سے پیدا ہونگی خاصکر بحر متوسط میں جرمنی کے بیڑہ کا وجود فرانس کے مقاصد میں روڑا اٹکائیگا - پس ان وجوہ کے باعث ہم چاہتے ہیں کہ سلطنت عثمانیہ کی ایشیائی ولایات کی تقسیم نہ ہو اور حکومت عثمانیہ کو اس بات کی قسم دلاتے ہیں کہ وہ اہل آرمینیا کو انکے جائز حقوق دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے - (۱۶ مارچ)

۱۶ - مارچ کو جہاز حمیدیہ اسکندریہ پہونچا اسکے کمانیر رؤف بک کا بیان ہے کہ حمیدیہ صحیح و سالم ہے جیسا کہ دشمنوں نے مشہور کیا تھا - پچھلے معرکوں میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا - البتہ اسکا کوئلہ ختم ہو چکا ہے - اب اسکندریہ سے اس میں اتنا کوئلہ بھر دیا جائیگا جو اسے بندرگاہ عثمانیہ تک پہنچا دے - معلوم ہوا ہے کہ حمیدیہ نے کسی ایک سرحدوں کو انتہا نقصان کیا ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے "دراج" اور سان گوانی کی سرحدوں میں سربیوں کا بیشمار نقصان کیا اور انکی بار بردار کشتیاں کو شہاں غرق کیا۔

ملیہ الجنبی کو مونٹی نیگرو سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ جہاز حمیدیہ سرحد دراج کے سربی کیمپ پر بندہ گولے پھینک کر پیچھے ہٹ گیا پھر سان یوانا دو پر گولہ باری کرکے اٹلی کے سمندر کی طرف چلا گیا - حمیدیہ کی اس غیر معمولی چالاکی سے سربیوں کو جو ماتی گرو کی افواج کی مدد کیلئے سقوطری کی طرف فوج بھیج رہے تھے خوف پیدا ہوگیا ہے - (۱۲ مارچ)

حال میں المؤید کے نامہ نگار نے ... سے اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے کہ ... نبی غازی کے قریب سلطان پیوم اور ... کے مابین ہولناک معرکہ جنگ دیر تک گرم رہا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی بھاگ گئے اور عربوں کو فتح ہوئی -

اخبار جون ترک کو اسکے نامہ نگار نے جو ... میں مقیم ہے اطلاع دیتا ہے کہ سربی اخبارات اس خبر کی تائید کرتے ہیں جو اس طرح مشہور ہو گئی ہے کہ حکومت سرویہ ان تمام شہروں پر جن پر اسکی فوج قابض ہے قبضہ کرلے اور اگر یورپ اسے منع کرے تو اس سے جنگ کرنیکا پختہ ارادہ رکھتی ہے - معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرویہ و یونان دونوں نے ایک عہد نامہ پیدا کرنیکے متعلق خط و کتابت شروع کی - (المقطم ۲۴ مارچ)

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کو بیکار نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپیہ کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو آنکھیں کھولو جن چیزوں کو آپ ذرا سا ردی ٹکڑا سمجھکر پھینک دیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے بہت معقول خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں

اگر آپ ہر قسم ہر ملک ہر ریاست کے ردی اور مشہور ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب فلاٹک گائیڈ متعلقہ ٹکٹ ڈاک (۸ عہ) خرید لیں - سچ یہی ہے کہ آپکے پاس بڑے موتی جواہر موجود ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کی وجہ سے کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کر دیتے ہیں - فلاٹک گائیڈ کے مطالعہ سے آپکو پیسہ دو پیسہ ... جو فی ... ہر قیمت کے ٹکٹ کی قیمت پانچ - دس - بیس - چالیس - پچاس بلکہ زیادہ ملیگی - اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند مثلاً جید - ٹپیالہ - جیند - جمیہ - گوالیار - کپورتھلہ - نابھہ - فریدکوٹ - حیدرآباد دکن - بمبئی وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات ان کی اصلی قیمت برابر میں ... ہیں قیمت درج ہے - آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ہم نے ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں - سوداگروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ سے گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ بھی خرید لیں گے - ولایت والے اپنی مدد کو ردی نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں - ہمیں اپنا فرض ادا ... اب قدر کریں روپیہ کمانا آپکا کام ہے اصل قیمت دس روپے رعایتی ... روپے ... مع محصول ڈاک -

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہو پار ہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں اس دفعہ ۲۶ ہزار چھپکر فروخت ہو چکی اور بچہ بچہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کئی غریب خاندان مدد کا ندار - سرکاری ملازم - غرض ہر ایک اسکو خرید کر ... ہو گئے ہیں - ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کر دیگا -

انمیں دیسی و انگریزی دوائیں بنانا - ... کام سیکھنا - ... بال ... بڑھانے کے ... عطر ... چوہے ... رنگ ... سازی ... گھڑی سازی ... ولی ... بنانا ... فوٹو گرافی - ... غلمی شورہ سے ... قسم کے ہو ... پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر ... مجلد قیمت (۱ ...) انعام ... پانچسو ہنر کے خریدار کو رسالہ علم غیب - فالنامہ ضمیمہ کی جنتری مفت

(نوٹ) اگر ہمارے ... مکمل سوجود ہے - ان کی قیمت ... ہے -

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ پنجاب

اخبار مدینہ بجنور

اخوت و ہمدردی

(۱)

انسانی ترقیات اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کا راز ایک خاص چیز سے منسلک ہوتا ہے اور ایسی چیزیں بخیال خویش ہر ملک و ملت کے ارکین پسندیدہ نظر سے دیکھتے ہیں لیکن اسلام اور مسلمانوں کو اس خصوص میں جو جو ہر قدرت کے پاکیزہ ہاتھوں سے عطا ہوا ہے وہ دنیا کی تمام ملتوں اور قوموں سے جداگانہ اور اون کی مذہبی و ملکی مراسم سے بالکل علیحدہ ہے۔

وہ پاکیزہ جوہر جو مسلمانوں کو عطا ہوا ہے جسطرح اپنی تمام خوبیوں میں جامع ہے اوسی طرح اوسمیں یہ مردانگی بھی مضمر ہے کہ اوس کا عملی سطحی نظروں کا محتاج نہیں اور نہ سطحی نظروں سے وہ دیکھے جانے کے قابل ہے البتہ جو لوگ وجدان اور باطنی تعلقات کے راز سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ قدرت نے مسلمانوں کو کیسی قیمتی نعمت عطا فرمائی ہے اور یہی وہ راز ہے جو اوس پاکیزہ جوہر کی نعمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بڑھاتا رہتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ لو سب لوگ ایک ہو کر اور علیحدہ علیحدہ راہ پر مت چلو بلکہ بہرہ ور اور تمکو جو نعمت خدا نے دی ہے (یعنی اسلام) اوس کا شکر کرو ایک وقت تھا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں خدا نے محبت ڈالدی پیر تم ہوگئے اللہ کی نعمت (یعنی اسلام) کے سبب آپس میں بھائی۔

اسلام نے اخوت و ہمدردی کی پاکیزہ تعلیم دیکر تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے اخوت ایک ایسی پاکیزہ چیز ہے جو تمام مسلمانوں کو ایک قالب یک جان کا مصداق رکھتی ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ اسلام کی ترقی و اشاعت عالمگیر کا قوی سبب کیا تھا اور وہ کونسی چیز تھی جس نے مسلمانوں کی قوت و شوکت کو دوبالا کر دیا تھا اور جس سے غیر اقوام و ملل کے لوگ تھراتے اور دبی زبان سے تصدیق ملت کا اقرار کرتے تھے۔ وہ کونسی چیز تھی جو بندگان اسلام کو یگانگت و اتحاد اور یکجہتی کا سبق پڑہاتی تھی وہ کونسا جوہر تھا جسنے ایک معمولی بندۂ اسلام سے لیکر ایک بڑے اور صاحب اقتدار مسلم تک کو ایک ہی تعلیم دیکر سب کو یکساں بنا دیا تھا۔

وہ پاکیزہ جوہر

وہ معیار صداقت

وہ مذہبی طاقت اور وہ قومی اسپرٹ "اخوت و ہمدردی" ہے۔ جسکی لازوال اور عظیم الشان طاقت کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ جسکی پاکیزگی میں کوئی جوہر اوس کا ثانی نہیں بن سکتا۔

"اخوت و ہمدردی" اسلام کا بہترین شعار ہے اور اسلام کی یہ ترقی و وسعت جو ہمیں نظر آرہی ہے۔ "اخوت و ہمدردی" کی اسپرٹ سے ہوئی ہے اسلام اپنے ماننے والوں کو بتاتا ہے کہ تم آپس میں اخوت و ہمدردی سے کام لو تمہارے تمام کام خواہ وہ کیسی ہی دشواری کو لئے ہوے ہوں اور اوسمیں کسی قدر مشکلات ہوں خدا کے فضل و کرم سے سب بخیر و خوبی آسانی سے پوری ہوجاینگی۔

ابتدائے اسلام میں اخوت و ہمدردی ہی کا ایک ایسا سبق تھا جس نے یہ بتایا تھا کہ ع

بنی آدم اعضائے یکدیگرند

اگر اسلام کے پاس ایسی پاکیزہ تعلیم نہ ہوتی اور اور وہ اپنے بندگان کو اخوت و ہمدردی نہ سکہلاتا تو آج اسلام اسقدر جلد اتنی ترقی حاصل نہ کرتا اور نہ اوسکی اشاعت دور و دراز ملکوں میں ہوسکتی۔

عرب جیسی جاہل قوم عرب جیسے شریر النفس عرب جیسے بہادر و غیرت مند عرب جیسے وحشی و غصہ ور کس چیز سے رام ہوے۔ کس جوہر نے انہیں آدمی بنایا اور اختلافات باہمی کو مٹاکر

ہمدردی کا سبق

پڑہایا۔ وہ کونسی چیز تھی جس نے جنگجو قوموں کو یگانگت کی تعلیم دی۔ وہ کونسی شے تھی جس نے حیوانوں کو انسان بنایا متفرق قوموں اور مذہبوں کو ایک احاطہ میں لاکر بھائی بھائی بنا دیا وہ اسلام کا پاکیزہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا جسنے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں سے عداوت و بغض غصہ و کینہ کبر و نخوت اور غرور و تمکنت کو نکالکر پھینکدیا اور اون کے بجائے اخوت و ہمدردی مہر و مروت الفت و محبت کو دلمیں بھردیا چنانچہ ارشاد باری ہے۔

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم۔ تم خدا کی بیش قیمت نعمت کو یاد کرو اور اوس کا شکر کرو ایک وقت تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے۔ خدا نے تمہارے دل میں الفت و محبت پیدا کی اور تم بھائی بھائی بن گئے۔

"اخوت و ہمدردی" انسانی زندگی کا وہ بیش قیمت جوہر ہے جو ہر وقت انسان کو انسان کامل بنائے رکھتا ہے اسلام کا مبنی یا وہ پہلی بنیاد جس سے اوسکی ترقی و اشاعت وابستہ ہے۔ "اخوت و ہمدردی" ہے۔

دینی و دنیاوی ہر قسم کی زندگی کا مدار یا تعلق چونکہ ہمیشہ ایک ایسی چیز کے ساتھ ہوتا ہے جس سے تعلقات زندگی میں ایک ایسی مدد مل سکے جو کسی دوسری طاقت کے ذریعہ سے حاصل ہونی دشوار ہو اس لئے وہ چیز ہمیشہ

ترقی و اشاعت

میں معاون بلکہ ایک حد تک جزو زندگی ہوتی ہے اور ایسی چیزیں مختلف اقوام و ملل کے لحاظ سے مختلف مراتب و قیمت رکھتی ہیں جنمیں سے بعض نہایت بیش قیمت ہوتی ہین اور اون کا ظاہر و باطن یکساں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے اور بعض اشیا سطحی نظر میں وقیع سمجھی جاتی ہیں لیکن درحقیقت اون کی خوبی کا مدار ضرورت پر موقوف یا ایسی کمزوری کا منبع ہوتا ہے جسکو باریک بین نگاہوں سے لیکر متوسط طبقہ تک کے لوگ ذرا سی توجہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔

دنیا میں جسقدر اقوام و ملل پائے جاتے ہیں اون سب کا

مبنی ترقی

ایک ایسی چیز ثابت ہوئی ہے جسکا تعلق موخر الذکر الفاظ سے ہے۔ یعنی ضرورت یا باطنی کمزوری کا مجموعہ یہ تعلق خواہ موجودہ حیثیت میں ہو یا قدیم سے۔ لیکن بعض اقوام کے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون میں یہ عیب قدیم سے نہیں بلکہ باطن پرست علما کے معدوم ہوجانے اور سطحی نظر رکہنے والوں کی زیادتی نے ان نقایص کا مجموعہ بنا دیا ہے۔

اسلام اس قسم کے تمام عیوب سے پاک ہے اور اوسکی ترقی و وسعت کا جو ذریعہ ہے وہ ایک ایسی پاکیزہ چیز ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں اور جس کا تعلق کیفیت قدیمہ سے ہے یعنی "اخوت و ہمدردی"

"اخوت و ہمدردی" جسپر دنیا کی تمام قوتیں قربان ہیں ایک عجیب و غریب شے ہے جو ایک ہی کلمہ پڑہنے سے حاصل ہوئی اور دشمنوں کی شدید دشمنی کو دور کرکے بھائی بنا دیتی ہے۔

اخوت و ہمدردی کی خوبی کے مذکورہ بالا الفاظ نہایت معمولی الفاظ ہیں اگر اخوت و ہمدردی کی تمام خوبیوں پر نظر ڈالکر اوسکو تجربات و واقعات اور مشاہدات سے مطابق کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں اس سے بڑی کوئی قوت نہیں لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں سے یہ پاکیزہ جوہر روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور یہ تنزل ہمیں ایک ایسے بھیانک تنزل کا میدان دکھلاتا ہے جسمیں سراسر تباہی و ہلاکت بھری ہوئی ہے۔

اخوت و ہمدردی سے روز بروز نفرت بڑھتی جاتی ہے۔ جس سے اسلامی طاقت و قوت کو تنزل ہورہا ہے اگر خدانخواستہ یہی کیفیت رہی تو وہ دن دور نہیں ہے کہ اسلام کے سخت دنیا پرست قومیں بغض و عناد قرار دے لیں اور اسلام کی خوبیاں خاک میں مل جائیں۔

مسلمانون

نخوت اور غرور چھوڑ دو۔ بغض و عناد کو دور پھینکو یہ چیزیں تمہاری زندگی کے اجزا میں سے نہیں ہیں تمہاری زندگی تمہاری قومیت اور تمہارے مذہب کا مبنی اخوت پر ہے لیکن جو چیز کہ ہماری زندگی میں داخل نہیں ہے اوسکو ہم دوسری قوموں سے حاصل کرکے اپنے آبائی جوہر کو خیرباد کہدیں کیا کسی طرح یہ بات جائز ہوسکتی ہے۔ ہماری زندگی ہماری قومیت ہمارا مذہب اخوت و ہمدردی پر قایم ہے ہمکو اسپر اپنی زندگی کا

اتحاد و اختلاف ثلاثہ

(۲)

اس جنگ آزادی کی داستان طولانی ہے اور اسکی تفصیلات کی یہاں چنداں ضرورت نہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک جانب تو آسٹریا کا گروہ تھا دوسری جانب شاہ نیپلس بھی دستوری سلطنت کا دل سے مخالف تھا اور یہ بھی نہ چاہتا تھا کہ اٹلی کا جنوبی حصہ اور سسلی کی سلطنت اسکے ہاتھ سے نکل جائے۔ علاوہ ازیں پاپائے روما بھی روما پر دنیوی سلطنت کر رہا تھا۔ فرانس کی رومن کیتھولک رعایا اور خصوصاً وہ جماعت جو زیادہ تر پادریوں کے زیر اثر تھی۔ پاپا کی مدد پر اسی طور پر آمادہ تھی گو فرانس ہمیشہ تو موجب ثواب سمجھتی تھی۔

سارڈینیا کا بادشاہ گو اپنے رعیت سے زیادہ اختراعی اور اسکی آزادی کا حامی تھا تاہم زیادہ اور گیری بالڈی جیسی حریت و انقلاب پسند دلوں کی طرح سرگرمی سے اور اسکے وزیر کاؤنٹ کیوور بھی اسقدر سرگرمی کو مفید مطلب نہیں سمجھتا تھا مگر گیری بالڈی نے سسلی میں بغاوت کرائی اور پھر اوس پر قبضہ کر لیا۔ اوس کے بعد نیپلس پر دھاوا کر کے فتح حاصل کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ نیپلس کو مفرور ہونا پڑا۔ کاؤنٹ کیوور اسے مناسب نہ سمجھتا تھا کہ روما پر حملہ کیا جاوے کیونکہ فرانس کی مداخلت کا اندیشہ تھا۔ اسلیئے اسکی صلاح پر شاہ سارڈینیا خود نیپلس کی طرف بڑھا اور گیری بالڈی نے تمام ملک مفتوحہ اسکے سپرد کیا اور روما پر چڑھائی نہ کی۔ خود ایک بھی خطاب یا اعزاز قبول نہ کیا اور اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ آخرکار ۱۸ فروری ۱۸۶۱ء کو اٹلی کی پہلی پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا اور شہنشاہ وکٹر عمانوئل متحدہ اٹلی کا بادشاہ مقرر ہوا۔ مگر اس طرح اٹلی کی سلطنت قائم ہو گئی تاہم وینس اور روما ابتک اسمیں شامل نہ تھے گو گیری بالڈی کو کسی طرح پسند نہ تھا کہ یہ دونوں مقامات اٹلی کی پہلی قومی سلطنت کے باہر رہیں۔ چنانچہ جب ۱۸۶۱ء میں کاؤنٹ کیوور کا انتقال ہو گیا تو گیری بالڈی نے ۱۸۶۲ء میں سسلی میں شورش پیدا کی تاکہ اوسکے بعد روما پر حملہ کرے گو گیری بالڈی کی تجویز محض اٹلی کے فائدہ کی غرض سے تھی تاہم گورنمنٹ اٹلی نے اسے نامناسب سمجھا اور گیری بالڈی کو روکنے کے لئے فوج روانہ کی۔ اتفاقیہ گیری بالڈی کے فدائیوں اور باقاعدہ فوج میں لڑائی ہو گئی اور گیری بالڈی کو شکست ہوئی اور وہ قید ہو گیا۔

فرانس اور اٹلی کی حکومت کے درمیان روما کے متعلق عہد و معاہدہ ہوا مگر اس سے کوئی حل نہ ہو پایا۔ اس عرصہ میں وینس کا سوال بھی چھڑ گیا۔ مگر اٹلی میں ابھی اتنی طاقت نہ تھی کہ آسٹریا کا مقابلہ کرے اٹلی کو ایک مددگار کی ضرورت تھی۔ فرانس پہلے سے مدد کر رہا تھا گو خود اب علانیہ نہ دے مگر پروشیا اس فکر میں تھا کہ جرمنی کی شہنشاہی قائم کیا جائے اور اسکے لئے آسٹریا سے لڑائی ضروری معلوم ہوتی تھی۔ اسلیئے فرانس نے اٹلی اور جرمنی کے درمیان رشتہ اتحاد قایم کرانا چاہا۔ تاہم خود چند ایسی متضاد کارروائیاں کیں جنسے اسوقت اتحاد قایم نہ ہوا مگر بعد کو ۱۸۶۶ء میں پروشیا اور اٹلی میں عہدنامہ ہو گیا کہ اگر تین مہینے میں پروشیا آسٹریا کے خلاف جنگ چھیڑ دے تو دونوں شریک جنگ ہونگے اور اسوقت تک صلح نہ کی جائیگی جبتک اٹلی کو وینس اور پروشیا کو اسی کے برابر جرمنی کا ایک حصہ ملک نہ حاصل ہو جائے۔ اس لڑائی میں اٹلی کو تو شکست ہوئی مگر پروشیا نے فتح حاصل کی اور آخرش صلح ہو گئی۔ چونکہ فرانس نے ثالثی کی خدمت انجام دی تھی اسلئے معاہدہ میں آسٹریا نے وینس کو فرانس کے سپرد کر دیا اور فرانس نے اسے خود اٹلی کے حوالہ کیا۔ گو رعایا سے وینس سے جب رائے لی گئی تو انھوں نے سلطنت اٹلی سے الحاق کو پسند کیا۔ اب صرف روما باقی رہ گیا تھا مگر گیری بالڈی اسکی فتح پر تلا ہوا تھا۔ فرانس کی باقاعدہ فوج جو روما میں پاپائے روما کی حمایت کیلئے رکھی جاتی تھی ۱۸۶۶ء کے آخر میں واپس بلا لیگئی مگر خود پاپائے روما کی فوج میں فرانسیسی سپاہی اور فرانسیسی افسر بھرتی تھے۔ گیری بالڈی نے جب حملہ کیا تو فرانسیسی فوج سے شکست کھائی اور شہنشاہ فرانس نے اعلان کر دیا کہ وہ کبھی روما کو اٹلی کے ہاتھ میں نہ جانے دیگا۔ اس اعلان کو بسمارک نے جو پروشیا کا مشہور مدبر اور جرمنی کا چانسلر گذرا ہے غنیمت جانا اور یہ خیال کیا کہ فرانس اور جرمنی میں لڑائی تو ہو کر ہی رہیگی۔ کہیں ایسے موقع پر اٹلی فرانس کا ساتھ نہ دے۔ اس اعلان سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اٹلی کا بادشاہ وکٹر عمانوئل فرانس کے بادشاہ نپولین ثالث کے خلاف ایسی لڑائی کیلئے تیار نہ تھا کہ نپولین ثالث نے اٹلی کی حمایت کی تھی مگر روما کے معاملہ میں نپولین سے اٹلی کی مطلب برآری بھی نہ ہوتی تھی۔ ادھر آسٹریا نے فرانس کو مدد دینے سے انکار کیا تاوقتیکہ اٹلی بھی فرانس کو مدد نہ دے۔ یہ گفت و شنید یونہی رہی اور ۲۳ جولائی ۱۸۷۰ء کو فرانس نے پروشیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جب فرانس کو پے در پے شکستیں ہوئیں تب نپولین نے اٹلی سے وعدہ کیا کہ روما کے معاملہ میں وہ مداخلت نہ کرے گا مگر اب یہ سعی لاحاصل تھی اور وقت نکل چکا تھا۔ اٹلی نے بھی فرانس کو اسی طرح جواب دیا کہ اب امداد کا وقت نہیں ہے۔ ۵ اگست کو اٹلی نے اس لڑائی کے متعلق غیر جانبداری کا اعلان کر دیا اور تین ہفتہ بعد دول کو اسکی بھی اطلاع دیدی کہ اٹلی روما پر قبضہ کرنیوالا ہے۔

۳ ستمبر کو خبر پہنچی کہ سیڈان کی لڑائی میں نپولین کو شکست فاش ہوئی۔ اب فرانس اور اٹلی کے درمیان روما کے متعلق کوئی عہدنامہ باقی نہ رہا جسکی وجہ سے اٹلی کو روما پر قبضہ کرنے میں [illegible] ہوتا۔ دول نے عہد کر لیا کہ اٹلی کے معاملہ میں دخل نہ دینگی۔ اب شاہ وکٹر عمانوئل نے پاپائے روما کو ایک تحریر بھیجی جسمیں لکھا کہ اپنی دنیوی حکومت قایم رکھنے کے بجائے وہ اپنے آپ کو سلطنت اٹلی کے زیر حفاظت تسلیم کر لیں مگر پاپا نے جواب دیا کہ اسکا فیصلہ بغیر لڑائی کے نہیں ہو سکتا۔ آخرش لڑائی ہوئی اور اٹلی کی فوج فتحیاب ہوئی۔ جولائی ۱۸۷۱ء میں شاہ وکٹر عمانوئل جلوس کے ساتھ روما میں داخل ہوئے اور اسکو پھر اٹلی کا پایہ تخت قرار دیا اور اس طرح نصف صدی سے بھی زائد کے جھگڑوں اور مناقشوں اور ہزار برس سے زائد اجانب کی حکومت کے بعد اٹلی کو آزادی اور اجتماع نصیب ہوا۔

ہمنے یہ بیان کسیقدر تفصیل سے دیا ہے مگر اسکی وجہ یہ ہے کہ جبتک یہ نہ سمجھ میں آجائے کہ خود اٹلی کی سلطنت پر کن قوموں کا قبضہ تھا اور آخرش اٹلی کس طرح اٹلی والوں کو ملا۔ تب تک نہ ناظرین کی سمجھ میں یہ آئیگا کہ اتحاد ثلاثہ کن وجوہ سے متحدہ دول عظمی کے لئے ضروری ہو گیا تھا اور نہ اوسکے استقلال یا پائداری قوت یا کمزوری کے متعلق اچھی طرح رائے قایم کی جا سکیگی۔

ہم ابتک اٹلی کی اجتماع کا قصہ بیان کر چکے ہیں مگر قبل اسکے کہ وہ اتحاد کے قیام اتحاد کی داستان شروع کیجائے۔ اجتماع جرمنی کی رام کہانی سنانا ضروری ہے کیونکہ جسطرح اٹلی کی اجتماع کی تاریخ سے جرمن قوم اور خصوصاً خاندان ہیپسبرگ (جو آج بھی آسٹریا پر حکمران ہے) کے حالات کا پتہ چلتا ہے اسی طرح جرمنی کے اجتماع کی تاریخ سے آسٹریا اور جرمنی کے موجودہ تعلقات پر بھی بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔

ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں کہ ۸۴۳ء میں قوم فرینک کے دستور وراثت کے مطابق جب شارلس اعظم کے پوتوں میں "تقسیم وردن" ہوئی تو اسی وقت ملک فرانس کی ایک ملکی سی داغ بیل پڑ گئی اور ۸۰۰ سو برس تک ایک ہی خاندان کے حکمران فرانس پر حکومت کرتے رہے اور سب سے پیشتر بر اعظم یورپ کے اسی ملک کو قومی تشخص نصیب ہوا۔

اس تشخص کے حصول میں جو چیزیں ملک اٹلی کے لئے سنگ راہ تھیں انکی تشریح ہم گذشتہ اشاعت میں کر چکے ہیں۔ جرمنی حصول تشخص قومی و ملکی میں فرانس اور اٹلی کے بین بین ہے کیونکہ گو اس ملک پر اٹلی کی طرح غیر قومیں حکمران نہ رہیں تاہم خود جرمن قوم کی اٹلی پر حکمرانی اسکا باعث ہوئی کہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان صاف اور واضح حد فاصل بہت صدیوں بعد قایم ہونے پائی۔ جرمن قوم کے بادشاہ روما کی شہنشاہ ہوتے رہے۔ اور اون کے اور پاپائے روما کے درمیان وقتاً فوقتاً مخالفت کی آگ مشتعل ہوتی رہی۔ ان مخالفتوں کی تاریخ کی تفصیل مضمون زیر بحث میں نامناسب ہے مگر تاہم یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایک طرف تو شہنشاہ روما کی طاقت پاپائے روما کی مخالفت سے کم ہوتی اور دوسری جانب جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ خود روما کی شہنشاہی کے لئے انتخاب لازمی تھا اور گو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ طریقہ انتخاب روما الکبری کی سینیٹ کی حقیقتاً یادگار ہے مگر دراصل ازمنہ متوسط میں یہ انتخاب ایک چھوٹی سی جماعت کے ہاتھ میں تھا جسکے سات ارکان تھے جنمیں سے تین تو ماورائے آلپس کے تین بڑے شہروں کے آرچ بشپ تھے جو کلیسائے جرمنی کے نائبین تھے۔ اور باقی چار جرمنی امراء تھے جو جرمنی قوم کی چار بڑی شاخوں کے سرگروہ اور شہنشاہی دربار کے بڑے عہدہ دار بھی تھے چودھویں عیسوی میں یہ امراء دراصل خود مختار حکمراں بن گئے تھے اور رفتہ رفتہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی نیم خود مختار ریاستیں قایم ہو گئی تھیں جنھوں نے جرمنی میں بجائے فرانس کی سی اجتماع کے ایک انتشار پیدا کر دیا تھا۔ تاہم شہنشاہ روما جو جرمن قوم کا ایک حکمراں ہوتا تھا یورپ بھر میں ایک خاص سیاسی اقتدار رکھتا تھا جو اسکی فوجی قوت اور وسعت مملکت سے بہت زیادہ تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مملکت مسیحی میں ایک عام خیال تھا کہ جسطرح اس مملکت کا ایک مذہب تھا اسی طرح اسکی دینی اور دنیوی اجتماع اور انفصال معاملات کے لئے ایک پاپائے روما اور ایک شہنشاہ روما کا ہونا لازمی اور ضروری تھا مگر جب جرمنی میں لوتھر نے پروٹسٹنٹ مذہب کی تلقین کی تو جہاں پاپائے روما پر اسکا بڑا اثر پڑا وہاں شہنشاہ روما بھی اوس کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکا۔ ایک پاپائے روما خدا کا دینی نائب اور معصوم مانا جاتا تھا اور اسکا اقتدار پوری مملکت مسیحی میں قایم تھا مگر عرصہ سے پاپائے روما خود روما سے دور فرانس کی حکمرانوں کے زیر اثر جنوبی فرانس کے ایک حصہ میں سکونت پذیر تھا اور مذہب رومن کیتھولک کے پیشواؤں کے افعال و حرکت معصومیت سے بالکل متغائر تھی۔ اسلئے جب لوتھر نے پاپائے روما کی معصومیت سے انکار کیا تو یورپ کے ایک بڑے حصہ کو کورانہ تقلید کا راستہ چھوڑ کر پروٹسٹنٹ مذہب میں شامل ہونے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ نہ صرف افراد نے کیتھولک مذہب سے روگردانی کی بلکہ متعدد سلطنتیں اور ملک پاپائے روم سے منحرف ہو گئے چونکہ یہ اختلاف جرمنی سے شروع ہوا تھا۔ اسلئے ممکن نہ تھا کہ خود جرمنی میں اختلاف مذہب نہ ہوتا۔ لوتھر کی تبلیغ کا یہ نتیجہ ہوا کہ جرمنی کی کچھ ریاستیں پروٹسٹنٹ ہو گئیں اور کچھ رومن کیتھولک باقی رہیں۔ اس انتشار کا اثر امور سیاسی پر بھی پڑا کیونکہ جو اجتماع مذہب دراصل پاپائے روما اور شہنشاہ روما کے خاص اقتدار کی بنیاد تھا جب وہی قایم نہ رہا تو شہنشاہ روما کا سیاسی اقتدار بھی چند روزہ تھا

شذرات

شاہ ہسپانیہ پر قاتلانہ حملہ

ہم اگرچہ اہل تنجیم کی پیشگوئی کو شرعاً قابل وثوق خیال نہیں کرتے اور صرف اس درجہ تک اوس کے اعتبار کے قایل ہیں کہ وہ ایک حساب ہے جسمیں بسا اوقات غلطیاں بھی رہ جاتی ہیں اور پیشگوئی کے خلاف امور کا ظہور ہوتا ہے۔

جنوری گذشتہ میں انگلستان کے مشہور منجم زیڈکیل نے چند اہم پیشگوئیاں کی تہیں جنکا تعلق بعض سیاسی امور سے زیادہ اور شخصی تعلقات سے کم تہا یہ پیشگوئیاں دوسرے اخبارات کی طرح ہمنے صرف اسوجہ سے درج کرنا پسند نہیں کیں کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بجائے خویش کچھ زیادہ وقعت نہیں رکہتی ہیں دوسرے مستقبل کی نسبت قطعی حکم لگا دینا ہمارے مذہب نے غیر قابل اعتبار و ناجایز ٹھہرایا ہے۔

زیڈکیل نے جسقدر پیشگوئیاں کی تہیں۔ دو مہینہ کے اندر اون میں سے کچھ حصہ درست ثابت ہو چکا ہے مثلاً اوس نے موجودہ واقعات کشاکش کے متعلق جس عالمگیر خطرہ کا اظہار کیا تہا اوس کے آثار بڑی سرعت کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں اور سیاسی پیچیدگیاں روز بروز بڑہکر اس خطرہ کو نوری بنا رہے ہیں کہ یورپ میں عنقریب ایک ایسا عالمگیر خطرہ پیدا ہو جائیگا جسکا انفصال آسانی سے ناممکن ہے۔

سلطان المعظم محمد خامس خلد اللہ ملکہ اور شاہ ہسپانیہ (اسپین) کے متعلق منجم مذکور نے لکھا تہا کہ یہ سال ان دونوں بادشاہوں کے لئے نحس ہے اور ان کی زندگی اس سال سخت خطرہ میں ہے۔ زیڈکیل کی اس پیشگوئی کے مطابق ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۳ء کو شاہ ہسپانیہ پر جبکہ وہ فوج کا جائزہ لے کر واپس آرہے تہے قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر اس ناگہانی حملہ سے آپ کو کچھ نقصان نہیں ہوا صرف گھوڑے کے سینہ پر زخم آئے ہیں اور قاتل گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شاہ ہسپانیہ کا نام "انفانسو" ہے آپ پر اسوقت تک بدخواہان ملک وملت کی جانب سے تین مرتبہ قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ لیکن آپ کی خوش نصیبی دشمنوں کے ارادوں پر غالب آجاتی ہے اور دشمن ہر مرتبہ اپنی کوششوں میں ناکامیاب رہتے ہیں۔

افسوس ہے کہ اس قسم کے ارتکابات یورپ میں بڑہتے جاتے ہیں اور اس کے متعلق کسی قسم کی شدید ترین کارروائی نہیں کی جاتی انارکزم کے مادہ کا اسی طرح نشوونما پانا امن پسند دنیا کے لئے بہت خطرناک ہے پہلے دنوں شاہ یونان پر جو حملہ کیا گیا تہا وہ انارکزم کا ہی اثر تہا۔ انگلستان اور ہندوستان میں بہی یہ مواد باقی ہے۔ ہمارے نزدیک انارکیانہ حرکات کا صدور گورنمنٹ کے بعض غیر مصالحانہ اعمال وافکار کا نتیجہ ہوتا ہے اگر نظم ونسق ممالک میں اعتدال ملحوظ خاطر رہے تو اغلب ان حرکات میں بہت کچھ کمی ہو جائے اور گورنمنٹ ورعایا دونوں آرام سے ممالک کی ترقی ورعایا کی خوشحالی میں بسر کریں۔

کاش ممالک کے نظم ونسق کے ذمہ دار ارکان ممالک کو شور وشر سے مصئون رکہنے کے لئے رعایا کے جذبات کا پورا پورا خیال رکہیں اور ملک میں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہونے دیں جو سرسبزی مصالحانہ روش کے خلاف ہو۔

یورپین پریس کی راست بیانی

بلقانیوں نے غریب کلمہ گو مسلمانوں پر جو ناروا مظالم روا رکہے ہیں اون کی تشریح اور دول عظمی کے محکمہ خارجہ کی اون سرد مہریوں کا ذکر جو بلقانی مظالم پر انسانی ہمدردی کی نوعیت سے توجہ دلاتے ہوئے اون کی جانب سے ظاہر ہوئی ہیں اب سے پہلے وقتاً فوقتاً اخبارات کے کالموں میں کیا جا چکا ہے۔

افسوس ہے کہ یورپین پریس کا متعصب حصہ نہ صرف بے جا مظالم ہی کا منکر تہا بلکہ اس قسم کے مظالم کو دوران جنگ میں قابل عفو قرار دیتا تہا یورپین پریس کی یہ دیدہ دلیری ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے قلب پر کیا کچھ نہ اثر کرتی ہوگی۔

ایک مثل مشہور ہے کہ مظلوموں کے خون اثر سے خالی نہیں ہوتے اور ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لاتے ہیں ظالم ہر چند زبان روکنا چاہتا ہے مگر مظلوم کا خون سر چڑہکر پکارتا ہے۔ پاینیر وغیرہ کے انگلو انڈین اور یورپ کے اخبارات نے جہاں واقعات میں رنگ آمیزی کرکے دنیا کی آنکھوں میں دہول ڈالی ہے وہاں ایک انگلش مین جیسا اخبار جسکا نام شاف یورپین ہے صداے حق بلند کرنے سے بہی باز نہ رہ سکا ہے۔

انگلشمین اس امر کا اعتراف کرتا ہے کہ ذمہ دار وزراء سلطنت دیدہ ودانستہ پبلک کی آنکھوں میں خاک جہونکنے کی غرض سے دروغ بیانیوں کے جو پشتارے پریس کی پشت پر لادتے رہے ہیں اون کا یکجا فراہم کرنا جوئے شیر کے لانے سے کم نہیں ہے۔ دول عظمی کے فوائد میں اس قدر تضاد واختلاف موجود ہے کہ اگر ایک حکومت ایک قسم کی کذب بیانی کا ثواب حاصل کرتی ہے تو دوسری سلطنت کو اوس کے مقابلہ میں معیار توازن قایم رکہنے کے لئے جہوٹ کا ایک بڑا پشتارہ تیار کرنا پڑتا ہے۔ آج کذب ودغل کا بازار اسقدر گرم ہے کہ جہاں گذشتہ زمانہ میں سرکاری اعلانات کو باوقعت اور مبنی بر حقیقت سمجہا جاتا تہا آج وہاں اس قسم کے اعلانات کی تصدیق وتوثیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

انگلشمین کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ مغربی حکومتوں کے ارباب حل وعقد کی عدالت گستری ونصفت پسندی اسقدر جہ ترقی کر گئی ہے کہ اون کے اقوال کی تصدیق وتوثیق ہونے تک قابل اعتبار نہیں سمجہا جاتا۔ لیکن ہمارے نزدیک اسمیں بہی کسی حد تک طرفداری کی گئی ہے ہمارا خیال تو یہ ہے کہ حکومتوں کے ارباب حل وعقد کے وہ احکام بہی جن کا نفاذ پذیر ہونا یقینی ہے قابل عمل نہیں ہوتے اور ہر وقت اون میں ترمیم وتنسیخ کی گنجایش باقی رہتی ہے جن لوگوں کو یورپ کی سیاست اور دہوپ چہاؤں جیسی مصلحت وپالیسی پر عبور حاصل ہے وہ ہمارے اس قول کی خوب تصدیق کر سکتے ہیں۔

افسوس ہے کہ ایشیائی اقوام جن امور کیوجہ سے قابل نفرت وناقابل اعتبار سمجہی جاتی تہیں دم اٹہاکر دیکہا تو اون کی پرورش مغرب ہی میں ہوئی اور ہو رہی ہے بیچارے ایشیا والے خواہ مخواہ بدنام کئے گئے ہیں

خدا کرے دول عظمی اب بہی اپنے قول وفعل کی پاسداری کرنیکی جانب متوجہ ہوں ورنہ مثل اوسی روز سے دول عظمی کی گرگٹ رنگی کے داد دینے والے ہیں۔ جس روز سے کہ جنگ بلقان میں ترمیم نقشہ جات کو غیر ضروری قرار دیکر اوسکو حق الفتح کے دوبارہ احکام سے منسوخ کر دیا تہا۔

اسلامی معابد پر میونسپلٹی کی دست اندازی

المدد اخبارات میں منشی احمد اللہ صاحب کا یہ مراسلہ پڑھکر ہمیں بہت کچھ حیرت واستعجاب ہوا کہ کانپور کے بساطی بازار کی ایک مسجد کا جزو مقامی میونسپلٹی جدید سڑک تعمیر کرنے کے لئے جبراً حاصل کرنا چاہتی ہے۔

مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ میونسپلٹی نے جب مسجد کے ایک حصہ کو لینے کا ارادہ کیا تو متولی نے اس کے متعلق علماء سے شرعی استفسار کیا جس کے جواب میں علما نے بتلایا کہ مسجد کے کسی جزو کو بیع یا تبادلہ کا متولی کو یا کسی اور مسلمان کو کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اس فتوے کے بعد مسجد میں ایک کمیٹی ہوئی جس میں تمام علما اور مسلمانان شہر اور بعض ممبران کمیٹی شریک تہے اس مسئلہ پر دوبارہ بحث ہوئی اور نتیجہ وہی نکلا جو فتوے کا منشا ہے مگر باین ہمہ چیرمین صاحب کا اصرار ہے کہ مسجد کا حصہ سڑک کے لئے ضرور لے لیا جائے اس رائے کے معلوم ہونے کے بعد مسلمانوں کا ایک وفد مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے بہی اسمیں کوئی ترمیم نہیں کی۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتہہ لکہنا پڑتا ہے کہ مقامی حکام مسلمانوں کی عبادت گاہ کے کسی جز حصہ کے لینے پر کیوں مصر ہیں جسکا فروخت کرنا مذہباً کسی طرح کسی شخص کو جایز نہیں ہے کیا حکام مقامی اس امر سے واقف نہیں ہیں کہ کسی قوم کے معابد میں دست اندازی کرنا مذہبی دست اندازی ہے ہم مقامی حکام کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں زیادہ سختی نہ برتیں اور سڑک کی تعمیر کے لئے مسجد کے حصہ کو حاصل کرنے کی عبث کوشش میں مصروف نہوں کیونکہ اس سے نہ صرف انتظامی معاملات میں بدنظمی کا احتمال ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ اس قسم کا جبر واصرار مسلمانوں کے جذبات پر برا اثر ڈالے اور اوس کے نتایج امن واطمینان کے لئے نقصان رسان ثابت ہوں۔

اقوام ہند کے معابد کا احترام گورنمنٹ ہند کا فرض اولین ہے۔ کیونکہ معابد ہندوستان کی قوموں کے مذہبی آثار ہیں اور جو چیزیں مذہبی نوعیت رکہتی ہیں اون میں دست اندازی مذہب میں دست اندازی سمجہی جاتی ہے۔ اور اس قسم کی دست اندازی خلل امن کی موجب۔ مسجد کا کوئی جزو قانون مذہب کی رو سے جب قابل بیع نہیں ہے تو چیرمین صاحب اور مجسٹریٹ ضلع کا اصرار اس خصوص میں کیا معنی رکہتا ہے کیا وہ اس امر کو پسند کرتے ہیں کہ جبراً مسلمانوں کے معابد کو توڑ کر اپنے کام میں لایا جائے۔ اگر حقیقت میں یہی خیال ہے تو اس افراتفری کی حکومت کا کوئی علاج نہیں مسلمان جس طرح اون سے ہو سکے گا اپنی تنگ زندگی کو بسر کرینگے اور مرجائیں گے خواہ گورنمنٹ انہیں آزادی سے بسر کرنے دے یا تکلیف دیکر خاتمہ کر دے۔

مالی کمیشن کا تقرر

پبلک سروس کمیشن جو ملازمت کے تناسب اور امتحان مقابلہ وغیرہ کی تحقیقات کرتا ہوا ہندوستان میں پہر رہا ہے وہ اپنے اجلاس بابت سال حال ختم کر چکا ہے اور جلد لندن واپس چلا جانے والا ہے۔ یہ کمیشن اب آیندہ سال دوبارہ آکر تحقیقات کرے گا۔ ممکن ہے اس کمیشن کی تحقیقات کے نتایج مفید ثابت ہوں لیکن گواہوں کی شہادتوں سے اس جانب کچھ دہندلاپن نظر آتا ہے کہ اس تحقیقات سے

ہندوستانیون کو کچھ فائدہ پہونچ سکیگا -

یورپین عنصر کی شہادتیں ہندوستانیون کے حق میں مہلک اثرات کم نہیں ہیں - بعض یورپین گواہوں نے تو یہانتک بیان کردیا ہے کہ ہندوستانیون کو ملازمت میں زیادہ حصہ دینے سے اندیشہ ہے کہ ہندوستانی برٹش حکومت پر غالب نہ آجائیں - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ برٹش حکومت کا ہندوستان سے خاتمہ ہوجائیگا - ہندوستانی عنصر نے جو شہادتیں دی ہیں اوس کا حصہ بھی یورپین شہادتوں کی مانند ہے ایسی حالت میں بظاہر ہمارے خیال میں کمیشن مذکور کی یہ تحقیقات بھی ہندوستان کے پبلک کمیشنوں کی طرح بیکار ثابت ہوگی اور نتیجہ وہی ہوگا جو اس عنصر کی تحقیقات [illegible] کرتا ہے -

حال میں ایک [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] کمیشن [illegible] تحقیقات ختم کرے گا کہ گورنمنٹ ہند کی تحویل میں جو [illegible] کہاں رکھا جائے اور اوس کا انتظام [illegible] ہندوستان میں ہندیون کی فروخت کا کیا بندوبست کیا جائے اور کب تدابیر اختیار کی جائیں کہ [illegible] آف سٹیٹ [illegible] خاص کر [illegible] سے کہ [illegible] سونا تحویل میں رکھا جاتا ہے اور [illegible] کہاں رکھا جائے نیز گورنمنٹ ہند کے مالی انتظامات کے متعلق کی نسبت کیا فیصلہ کیجائے - یہ کمیشن ولایت اور ہندوستان دونوں مقامات میں تحقیقات کریگا اور اسی وجہ سے اس میں ولایت اور ہندوستان دونوں مقام کے [illegible] کمیشن میں مقرر کئے گئے ہیں -

اس کمیشن میں ذیل کے اصحاب شامل ہونگے سائٹ آنریبل آسٹن چیمبرلین - چیرمین - لارڈ فیبر لارڈ کابرکین - سر رابرٹ چامرس سر ارنسٹ کیبل سر شاپور جی بروچا - مسٹر جیمس بیگنی - رابرٹ اوڈبرن گن صاحب سی ایس آئی - مسٹر بیون مسٹر گلینڈ اسٹون جان مینرڈ کینس فیلو کنگس کالج کیمبرج اور لارڈ کچھراکاؤنٹس ہیں - امید ہے کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات میں کامیاب ہوکر یہ نتیجہ نکالیگا کہ ہندوستان کا جو روپیہ مصارف میں آتا ہے وہ ولایتی تاجرون کو فائدہ پہونچانیکے لئے نہ رکھا جائے بلکہ ہندوستانی تاجر اوس سے فائدہ اوٹھا سکیں تاکہ ہندوستان کا روپیہ کچھ تو ہندوستانی تاجروں کو فائدہ پہونچائے -

مدینہ منورہ میں مسلم یونیورسٹی کا قیام

فاضل محترم شیخ عبدالعزیز صاحب چاویش ایڈیٹر اللواء کے خاص تار سے معلوم ہوا ہے کہ بابعالی نے مدینہ منورہ میں ایک مکمل جامع یونیورسٹی قایم کرنیکا فیصلہ کیا ہے جسمیں عربی زبان کو بیحد مفید زبان اور اعلیٰ علوم وفنون کی تعلیم دیجائیگی - دولت عثمانیہ نے چند گذشتہ سال کے تلخ تجربات سے جو مفید نتیجہ نکالا ہے اوس کا منشاء یہی ہونا چاہئے کہ نہ صرف اون مسلمانوں میں جو دولت عثمانیہ کے زیر نگین ہیں خالص اسلامی اتحاد و اتفاق اور یگانگت کی روح پھونکی جائے بلکہ تمام دنیائے اسلام میں خالص قومیت پیدا کرنیکی ایک عام کوشش ہو تاکہ جس طرح اسلام کے حلقہ بگوش مذہبی نوعیت سے بھائی بھائی ہیں اور باہم کسی قسم کا امتیاز نہیں ہے اوسی طرح وہ حقیقت میں ایک دوسرے کے سچے شریک درد بن جائیں اور باہم ایک دوسرے سے ایسا ہی تعلق خاطر ہوجائے جیسا کہ ایک حقیقی بھائی یا ایک پیارے عزیز سے ہوتا ہے دنیا میں جسوقت اسلام کا نشو ونما ہوا ہے اتحاد و یگانگت اور رنج و راحت میں باہمی یکساں شرکت اوسوقت ایک ایسی پاکیزہ بنیاد تھی جس نے ناممکن امور کو چند ساعت میں ممکن کردیا تھا بلکہ نمونہ کار کو بھی ساتھ ساتھ کر دیا تھا لیکن افسوس کہ مرور زمانہ کے معاشرتی اسلام کی پاکیزہ خوبیاں بھی کم وبیش منتشر ہوگئیں اور آخر نوبت یہاں تک ہوگئی کہ مذہبی اخوت درمیان سے جاتی رہی نسل و قوم کا امتیاز معیار ارتقا سمجھا جانے لگا اور اسی کی بدولت اسلامی دنیا دن بدن ضعیف ہوتی چلی گئی -

ترکونمیں اتحاد نسل و قوم کے اقبال کا بہت زیادہ خیال رہا ترک عربوں کو اسوقت تک بنظر ذلیل دیکھتے رہے اور باہمی جو منافرت رہی وہ آج نہایت تلخ نتائج کا موجب ہوئی ہے لیکن عربوں نے باوجود اس امر کے کہ ترکوں کو وہ ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے تھے ترکوں کو اون کے مصائب میں کافی کمک دینے میں امید سے زیادہ مدد دی اور ثابت کر دکھایا کہ عرب وفادار خلوص مند ہیں اور اسلام کے سچے جان نثار و شیدائی -

عربوں کی وفاداری اور موجودہ ہولناک مصائب سے متاثر ہوکر ترکوں کی آنکھیں کھلی ہیں اور ایک بیش قرار نقصان اٹھانے کے بعد انہیں تجربہ ہوا ہے کہ اتحاد و یگانگت کے بغیر اسلام کی عزت باقی نہیں رہ سکتی -

ترکوں کی یہ بیداری اگرچہ جان ومال کی بیشمار قربانی کے بعد حاصل ہوئی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ واقعات نے انہیں ایک عبرتناک سبق پڑھا کر اوسپر عمل اصلاح پر آمادہ کردیا ہے -

شیخ شاویش کے تار سے ہماری بہت سی امیدون میں تر و تازگی پیدا ہوگئی ہے - اگر زمانہ نے مسلمانون کے ساتھ اتفاق کیا تو یہ پاکیزہ خیال بیجا نہ ہوگا کہ مسلمان بہت جلد اپنی گئی ہوئی عزت کو حاصل کرسکینگے اور جسقدر نقصانات انہوں نے تشتت و تفرق کی بدولت مغربی حکومتوں کی نظر فریب اثر سے متاثر ہوکر اٹھائے ہیں جلد اون کی تلافی کی جاسکیگی -

شیخ شاویش کے تار سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عرب اور شام میں سرکاری زبان عربی قرار دیگئی ہے

خداوند تعالیٰ دولت عثمانیہ کو یہ جدید اصلاحیں مبارک فرمائے اور وہ دشمنان اسلام جو دولت عثمانیہ میں لامرکزیت کا جال بچھا کر ایک نیا خطرہ پیدا کرتے ہیں اپنی کوششوں میں ناکام ہوکر تباہ و برباد ہوں -

موجودہ وزارت اسوقت جس خوبی سے کام کر رہی ہے اور جس بہترین شاہراہ کو اوس نے اختیار کیا ہے وہ ہر آئینہ قابل ستائش ہے اگر خداوند تعالیٰ نے اسکی ہمتوں میں برکت عطا فرمائی اور مخالفوں کی مخالفانہ کوششیں بار آور ہوکر اون کے ارادون کی مخل نہ ہوئیں تو یقین ہے کہ ترک جلد اپنی عزت کو قائم رکھنے میں کامیاب ہونگے اور دنیائے اسلام کی واحد اسلامی سلطنت دولت عثمانیہ پھر ایک مرتبہ حضیض مذلت سے نکلکر اوج اقبال پر پہونچ کر رہیگی - آمین

مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی شبلی نعمانی

گذشتہ ہفتہ مولوی شبلی صاحب کے متعلق جو نوٹ لکھا گیا تہا اوس کے جواب میں مولوی شبلی صاحب نے "زمیندار" میں ایک مضمون بھیجکر بہت زیادہ زور اون الزامات کی تردید سے پاک، [illegible] رہنے پر لگایا ہے جو اون پر لگائے گئے ہیں -

ہمیں مولوی شبلی صاحب سے عداوت نہیں ہے اور نہ ہم بحیثیت ایک اخبار نویس ہونیکے کسی کی شخصیت سے خواہ مخواہ عداوت باندھ سکتے ہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ہم پبلک خدمات کی ذمہ داری کو ایک حد تک اوٹھانے کے قابل قرار نہیں دئے جاسکتے - اور اخبار نویسی کی زندگی کے لئے یہ ایک ایسا عیب ہے جو اوسکی پبلک خدمات کو نظر سے گرا دینے کے لئے کافی ہے اسلئے ہم نے اتبک مولوی شبلی صاحب کی نسبت جو کچھہ اور جسقدر لکھا وہ دیدۂ تعصب سے پاک شائبہ کدورت سے صاف ہے ہمارا منشا پبلک کی خدمت ہے نہ کہ بیجا خصومت کا متعصب ہوکر کسی کی عزت پر حملہ کرنا -

مولوی شبلی صاحب نے جو جوابات دئے ہیں ممکن ہے وہ اون کے نقطۂ خیال سے ایک حد تک صحیح ہوں لیکن ہمارے نزدیک تو جوابات کی نوعیت سے بجائے خویش ایک اہم مسئلہ ہے جس سے اس امر میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں رہتا کہ مولوی شبلی صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کے خلاف جو کارروائی کی ہے وہ بدنیتی سے خالی نہیں -

ہم اسوقت سفر کی حالت میں ہیں اور اس کے متعلق جو معلومات ہم نے حاصل کرنے کے لئے اپنے دوستوں کو لکہا ہے وہ ابھی تک ہم تک نہ پہنچ سکے ہیں اس لئے اس ہفتہ کے اخبار میں نہ ہم جوابات پر نظر ڈال سکتے ہیں اور نہ اس کے متعلق اپنی ذاتی رائے لکھہ سکتے ہیں - آیندہ ہفتہ انشاءاللہ العزیز اس کے متعلق نیز مولوی شبلی صاحب کے اون جدید مبارک ارادون کی نسبت جو آپ نے ایک دوسرے مضمون میں ظاہر کئے ہیں تفصیل کیساتھ لکھنے کی کوشش کرینگے امید ہے کہ ہمارے اس نوٹ کو اس خیال سے غور کے ساتھ مطالعہ کیا جائیگا کہ اس سے مسلمانون کے ایک خاص مذہبی مسئلہ کا تعلق ہے جسکو مولوی شبلی صاحب نے بہت ہی بھیانک طریقہ پر دکھلا کر ایک نئی [illegible]

برطنی پہیلانیکی مبارک کوشش کی ہے -

عربی و ترکی اخبارات میں عالم اسلام کا عنوان

خوشی کی بات ہے کہ مولوی ابوسعید صاحب عربی المندی اپنی اون کوششوں میں جو وہ دیگر ممالک اسلامیہ اور دولت عثمانیہ میں برادرانہ تعلقات قایم کرنے اور ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہونے و درد شریک بننے کے وسائل بہم پہونچانے کے متعلق مصر و آستانہ کے سفر میں مصروف تہے کامیاب ہوتے جاتے ہیں آپنے مصر کے اخبارات میں یہ تحریک شروع کی تہی کہ ممالک اسلامیہ کے حالات عربی و ترکی اخبارات میں بالالتزام عالم اسلام کے عنوان سے درج کئے جایا کریں -

مصر کے اخبارات نے مولوی صاحب کی تحریک و تجویز کا نہایت جوش کے ساتھ استقبال کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اردو اور فارسی اخبارات کے تراجم اگر میسر آجایا کریں یا اردو فارسی کے مترجم ملجائیں تو بڑی خوشی سے عالم اسلام کا عنوان اخبارات میں کھولا جاسکتا ہے -

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے ہمارے پاس قسطنطنیہ کے مشہور روزانہ ترکی اخبار تصویر افکار کے پرچے موصول ہوے ہیں جنمیں عالم اسلام کی سرخی نہایت پسندیدہ و دیدہ زیب طریقہ پر قایم کرکے ایران ہندوستان وغیرہ کے حالات درج کئے گئے ہیں -

اگر عربی و ترکی اخبارات اس کا التزام کریں اور اردو کے مترجم اخبارات کے اسٹاف کا جزو ضروری قرار دیں تو بہت ہی مفید ہوگا - آجکل اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ تمام ممالک اسلامیہ کے مسلمان باہمی تعلقات کو مضبوط و مستحکم کریں اور اسلام کی شان اخوت کو ہاتھہ سے نہ جانے دیں - ہم اپنے معزز دوست مولوی ابوسعید صاحب عربی المندی کو اونکی اس خالص قومی خدمت کی داد دیتے ہیں خدا اون کے پاکیزہ ارادون میں برکت عطا فرماوے -

بقیہ لوکل

جس چوری کے انکشاف کا حال ہم اخبار ہذا کے صفحہ گیارہ پر درج کرچکے ہیں اوس کے ملزم مسمی بلو کو اول چوکی بازارت تصدق حسین اور ضمیر حسین کانسٹبلون نے گرفتار کرکے تہانہ میں پہونچایا تہا - ان دونوں کانسٹبلوں کی کارگذاری قابل قدر ہے اور بعد کو جسقدر مال ڈیڑھ ہزار روپیہ کے قریب بلو ملزم اور کہیم رام ناتہہ بقال کی تلاشی میں برآمد ہوا وہ سب جناب منشی حشمت علی صاحب کوتوال شہر کی حسن قابلیت کا نتیجہ ہے - یہ وہی رام ناتہہ ہے جس نے کہا تہا کہ بلو کو میں نے سادہونوں کے ذریعہ جانے کو بازار بھیجا تہا جو ایک لنگوٹ بند کا مقدمہ تہا [illegible] کا دیا خلاف قیاس تہا جس کا نتیجہ تلاشی میں کہل گیا - بلو اور رام ناتہہ بقال کا چالان کیا گیا -

وفات - چودہری بدہ سنگہ صاحب رئیس سادات ماہ حال کی رات کو اچانک وفات پاگئے - افسوس -

معذرت نیازمند تقریباً ڈیڑھ ہفتہ سے ایک ضروری سفر میں ہے مدینہ کی موجودہ اشاعت سے تین روز پہلے یکایک سفر میں طبیعت خراب ہوگئی اور بہت زیادہ دیر تک اوسکا اثر رہا اس لئے اس ہفتہ کا اخبار بے وقت شائع ہونے کے ساتھ ہی بہت کچھ پہلا ہی آپکے ہاتھوں میں پہنچتا ہے آیندہ ہفتہ انشاء اللہ تلافی کردیجائیگی - آغا رفیق بلندشہری ایڈیٹر مدینہ

مدینۃ النسواں

کانفرنس تعلیم نسواں

معزز ہمعصر وکیل رقمطراز ہے کہ "تعلیم کے مہمات مسائل میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری مسئلہ تعلیم نسواں کا ہے اسلئے پبلک میں یہ خبر نہایت خوشی کیساتھ سُنی جائیگی کہ گذشتہ اجلاس مجلس وضع قوانین پنجاب میں آنریبل مسٹر گاڈ سے نے تعلیم نسواں کے متعلق جس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا تھا وہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اپریل کو منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ اس کانفرنس میں دیگر امور کے علاوہ ذیل کے معاملات پر بھی شرح وبسط کے ساتھ گفتگو کیجائیگی۔ (۱) اینگلو ورنیکلر زنانہ مدارس کیلئے نصاب تعلیم (۲) لڑکیوں کیلئے وظائف کا انتظام (۳) معلمات کیلئے زنانہ ٹریننگ۔ (۴) حصوں کے فنام (۵) زنانہ مدارس کا معائنہ (۶) زنانہ مدارس کی عمارات اور سامان کیلئے سرکاری امداد (۷) بعض زنانہ مدارس کے انتظام کا سررشتہ تعلیم کو منتقل کرنا (۸) زنانہ مدارس میں جسمانی تربیت (۹) امور خانہ داری کی تعلیم (۱۰) مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق مشکلات۔

یقینی بات ہے کہ یہ کانفرنس اگر صحیح اصولوں پر چلائی گئی تو اسکے نتائج صوبہ پنجاب کے تعلیمی مقاصد کے لئے نہایت مفید ثابت ہونگے۔ اسی توقع پر ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس مرتبہ کانفرنس کی کاروائیاں صیغہ راز میں نہیں ہونی چاہئیں۔ گذشتہ تعلیمی کانفرنس میں اصول رازداری کو اسقدر ضروری سمجھا گیا تھا کہ اجلاس کی کاروائی سے پیشتر تمام حاضرین سے یہ حلف لیا گیا تھا کہ انہیں کانفرنس کا کوئی "راز" پبلک میں نہیں لانا چاہیے لیکن ایسے امور کو پبلک کی مشتاق نگاہوں سے پوشیدہ رکھنے میں کیا مصلحت ہے۔ اسکو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری رائے میں اخبارات کے نمائندوں کو کانفرنس کے جلسوں میں شریک ہونیکی آزادی حاصل ہونی چاہیے تاکہ انکے ذریعہ سے پبلک کو مفصل حالات سے آگاہی ہو اور وہ امور زیر بحث کے متعلق اپنی رائیں پیش کرسکیں جس سے کانفرنس کو مفید مدد ملنے کی توقع ہوسکتی ہے۔ کانفرنس میں جن مضامین کو معرض بحث میں لایا جائیگا وہ سب کے سب نہایت ضروری ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ساکنان پنجاب کو انکے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنیکا کافی موقع دیا جائے۔

پہلا مضمون۔ اینگلو ورنیکلر زنانہ مدارس کیلئے نصاب تعلیم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مجوزہ نصاب کی مفصل کیفیت فی الفور شائع کردیجائے تاکہ انعقاد کانفرنس سے پیشتر لوگ آزادی سے اظہار رائے کرسکیں۔ زنانہ مدارس کا موجودہ نصاب تعلیم جو غالباً عموماً پنجاب میں مذکور ہے۔ لڑکوں کے نصاب سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے اور چونکہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں یکسانی اسوجہ سے کہ انکے فطری وطبعی اختلافات ہیں بالکل خلاف قانون قدرت اور اسلئے مضر ہے لہذا لڑکیوں کا کوئی نیا نصاب مکمل اور صحیح نہیں قرار دیا جاسکتا تاوقتیکہ اسمیں لڑکیوں کے قدرتی خصوصیات و امتیازات کا پورا لحاظ نہ رکھا جائے۔ دوسرا سوال لڑکیوں کے وظائف سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ عطائے وظائف کا موجودہ طریقہ اُسوقت سے رائج ہے جبکہ تعلیم نسواں اس صوبہ میں بالکل ابتدائی حالت میں تھی اور اسکی دعا کے لئے روپیہ بھی موجود نہیں تھا لیکن اب وہ حالت بالکل بدل گئی ہے اور وظائف کے تعین میں بہت زیادہ فیاضی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ معلمات کے لئے زنانہ ٹریننگ اسکول۔ گورنمنٹ نارمل سکول کی شکل میں دس سال سے قائم ہے مگر ملک کی روز افزوں تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اسکول بالکل ناکافی ثابت ہوا ہے۔ اور ضرورت ہے کہ عمدہ تعلیم یافتہ استانیاں بہم پہونچانیکے لئے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جائے۔ حقیقت میں لڑکیوں کی تربیت گھر کی چار دیواروں سے باہر استانیوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور استانیوں کی تعداد کی ترقی کے ساتھ انمیں اعلیٰ کیرکٹر پیدا کرنیکی کوشش لازمی ہے تاکہ وہ اپنے اثر سے طالبات علم کے اخلاق کو عمدہ معیار پر لاسکیں۔ ہماری رائے میں ہر ضلع میں ایک اعلیٰ پایہ کا گرلز سکول ہونا چاہیے جسکے ساتھ ایک نارمل کلاس بھی ہو۔ زنانہ مدارس کے معائنہ میں اس امر کا خاص احتیاط لازم ہے لیکن زنانہ مدارس کی عمارت اور سامان کے لئے سرکاری امداد اور بعض زنانہ مدارس کے انتظام کے سررشتہ تعلیم کو منتقل کرنیکے مسائل بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ پرائیویٹ اور سرکاری مدارس کی کامیابی کا انحصار ایک حد تک اسی امداد پر منحصر ہے۔ لڑکیوں کی جسمانی تربیت کا مسئلہ پبلک اور گورنمنٹ دونوں کی خاص توجہ کا مستحق ہے کیونکہ جبتک لڑکیوں کی جسمانی صحت اچھی نہیں ہوگی انکی دماغی اور ذہنی ترقی کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کرسکیگی۔ علاوہ ازیں جسمانی تربیت کا طریقہ ایسا ہونا چاہیے جو ہندوستانیوں کی حالت کے مطابق ہو۔ جسمیں مغربیت کو بہت کم دخل ہو اور جسپر لوگوں کو کچھ اعتراض نہو ورنہ یہ بالکل ممکن بلکہ اغلب ہے کہ لوگ تعلیم نسواں سے بدظن ہوجائیں گے اور پھر کوئی ترغیب یا تحریص انھیں اس جانب متوجہ نہیں کرسکیگی۔ امور خانہ داری کی تعلیم میں بھی ملکی ضرورتوں اور معاشری حالات کو سب سے زیادہ ملحوظ رکھنا چاہیے اور ایسا نصاب مرتب کرنا چاہیے جس کے ذریعہ سے لڑکیوں کو گھر کے نظم ونسق کا سلیقہ عملی طور پر آجائے۔ فی الحال جہانتک ہمیں معلوم ہے لڑکیوں کو خانہ داری کے قواعد وضوابط زبانی یاد کرادئے جاتے ہیں جو عملی زندگی میں اُنکے لئے محض بیکار ثابت ہوئے ہیں۔ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق جن مشکلات پر بحث کیجائیگی اُنمیں غالباً پردہ کو سب سے نمایاں جگہ حاصل ہے۔ لڑکیوں کے موجودہ سکولوں میں آمد ورفت کے موجودہ طریقہ میں گو پردہ ملحوظ رہتا ہے۔ مگر بعض حالتوں میں اس سے ناگفتہ بہ خرابیاں ظہور میں آتی ہیں۔ ہمارے خیال میں کانفرنس کو اس معاملہ کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کرنی چاہیے اور اس میں کوئی قطعی فیصلہ کرنے سے پیشتر اہل الرائے مسلمانوں سے ضرور استصواب کرنا چاہیے۔ مسلمانوں میں پردہ ایک ضروری شئے ہے اور آجکل کے حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی دُوراندیش شخص پردہ کو خیرباد کہنے پر آمادہ نہوگا۔ کانفرنس اگر ان تمام امور پر فراخدلی اور فیاضی سے غور کریگی تو بے شبہ نہایت مفید نتائج مترتب ہونیکی توقع ہوسکتی ہے۔ لیکن خدارا مسلمانو! کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ گورنمنٹ کی یہ کوششیں خواہ کتنی ہی ہمدردانہ اور مہربانانہ ہوں تمہارے حالات کے مطابق ہونگی تمہاری بہبودی تو دراصل تمہارے مذہب سے وابستہ ہے۔ گورنمنٹ اسکا انتظام اپنے اسکولوں میں کرنے سے قاصر ہے۔ اسلئے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ مقتدایان ملت بیضا اپنی لڑکیوں کی تعلیم کیواسطے کیا کچھ کررہے ہیں؟

عامل اور سیانے

اب گو تہذیب کا زمانہ ہے۔ لیکن عامل اور فقیر اس زمانہ میں کتنی بہت ہیں۔ خدا جانے وہ واقعی ولی ہیں۔ یا بنے ہوئے ہیں۔ بہنوں کو مناسب ہے کہ کسی ولی اللہ کا نام سنکر بالکل بے اختیار نہ ہوجانا اور سارے جہاں کی منتیں مرادیں اُنہیں سے کہنا بہت بے احتیاطی کی بات ہے۔ البتہ اگر کسی خدا رسیدہ بزرگ کی عزت کیجاوے یا کچھ مدد کیجاوے تو اچھی بات ہے۔ اسی کے ساتھ کسی فقیر کو دیکھکر ہمیشہ یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیے کہ یہ دھوکے کی ٹٹی ہے۔

> ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست
> شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

کیا معلوم ہے کہ کوئی ولی اللہ ہی ہو اسلئے جہاں تک ہوسکے سب کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے لیکن اسقدر نہیں کہ نعوذ باللہ خدا سمجھا جائے۔ خداوند کریم جیسا مہربان اور رحیم کوئی نہیں بن سکتا۔ اگر اولاد نافرمان ہو تو اپنے والدین بھی نظر شفقت اُٹھا لیتے ہیں۔ حاکم وقت کی عدول حکمی ہو تو مصیبت ٹوٹتی ہے۔ پیر فقیر کی بھی کسی بات میں کمی ہو تو وہ بھی ناراض ہوجاتے ہیں ان باتوں سے پاک ہے۔ تو وہی خدا جو ہزاروں حکم عدولیوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ پھر کیوں نہ اُسکی ہی پرستش کیجاوے اور کیوں اس سے ہی مرادیں مانگی جاویں جو دے کر احسان بھی نہیں کرتا۔ اس نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے کہ "اے لوگو مجھسے اپنی مرادیں مانگو" پھر کیا وجہ ہے کہ اسکو چھوڑ کر دوسرا اسکی جگہ سمجھا جاوے؟ جو عام دلی شوق غیرا ذوق کی نماز کے بعد کیجاتی ہے۔ خداوند کریم پوری کرتا ہو۔ بعض بیبیوں سے سُنا ہے جو شکایت کے طور پر کہتی ہیں کہ فلاں دُعا مانگتے مانگتے ہمارا منہ بھی آدھا ہو گیا لیکن خدا نے پوری نہ کی۔ یہ سچ ہے لیکن خدا جو اپنے بندوں کو بہت پیار کرتا ہے وہ ہر نیک اور بد آیندہ ہونیوالی باتوں کو جانتا ہے۔ ممکن ہے وہ دُعا جو قبول نہیں ہوئی اس میں کوئی راز ہو اور وہ بعد میں بہت بُری ثابت ہو۔ اسلئے خداوند تعالیٰ کے حضور سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اپنی سب حاجتیں اسی سے طلب کرنی چاہئیں۔ بے جا دُعائیں خدا نہیں سُنتا۔ مثلاً ایک طالب علم بی اے میں پڑھتا ہے لیکن بے دلی سے محنت نہیں کرتا اور دُعا یہ کرتا ہے کہ میں اول ڈویژن میں نکلوں۔ ایسی دُعائیں کرنی گویا خدا سے مذاق کرنا ہے۔ البتہ جس ارادے کے لئے دعا کرتے ہیں اسمیں اگر اپنے تعلق ہے تو خود بھی کوشش کرو اور خدا کی بارگاہ میں بھی عرض کرو۔ اگر اسمیں بہتری ہے تو خدا ضرور پوری کریگا۔

بعض بیبیاں کہتی ہیں کہ ولی اللہ اور فقیروں سے اسلئے التجا کرتے ہیں کہ وہ لوگ خدا کے دوست ہیں خدا اُنکی سنتا ہے۔ جسطرح دنیا کے معمولی حاکموں کے پاس لوگ اُنکے اہلکاروں سے سفارش پہنچاتے ہیں۔ لیکن خدا ایسا حاکم نہیں ہے۔ وہ سب کی سنتا ہے اور جسکے لئے بہتر ہوتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ سوائے خدا کے کسی اور سے حاجت روائی کرانا گناہ کبیرہ ہے۔ فقیر کی مدد کرنا اور اُنکی عزت کرنا اچھی بات ہے اگر توفیق ہو تو ضرور کرنی چاہیے۔ لیکن خدا فرماچکا قرآن کے اندر

> مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
> نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
> کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
> جو خود محتاج ہووے دوسروں کا
> بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

(تہذیب نسواں)

مراسلات و منقولات

میلوں پر شراب فروشی کی ممانعت

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نے میلوں پر شراب فروشی کی ممانعت کردی ہے یہ حکم اس قابل ہے کہ دیگر اضلاع و اقطاع ملک میں اسکی تقلید کیجائے۔

میلوں اور تہواروں کی علت غائی باہمی میل جول سیر و تفریح اور ترقی تجارت ہے لیکن سخت افسوس ہے کہ اصلی مقصد کو شراب نوشی پر جسکے نتائج ارتکاب معاصی و حرکات ناشائستہ ہیں قربان کیا جاتا ہے اس بنا پر ضروری ہے کہ گورنمنٹ ایسی تقریبوں پر شراب فروشی کا سد باب کرے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ شراب انسان کے جسمانی اور روحانی قویٰ کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے اسیواسطے اسلام نے اپنے متبعین کو اسکے استعمال سے نہایت شدت کیساتھ ممانعت فرمائی ہے۔

ایام جاہلیت میں عرب میں شراب کا رواج نہایت کثرت کے ساتھ تھا۔ یہی حال عجم کا تھا۔ بلکہ شراب کا موجد بھی عجم کا شہنشاہ جمشید تسلیم کیا گیا ہے ان ممالک میں لذائذ دنیوی میں سے شراب بہترین نعمت سمجھی جاتی تھی۔ شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ جو مذاہب ان ملکوں میں اسلام سے پہلے رائج تھے انمیں کوئی حکم تحریم شراب کے موجود نہ تھا

اسلام دین فطرت ہے اسکے احکام فطرتی ہیں اور اسکا طریقہ تعلیم بھی فطرتی ہے۔ اسلام نے اپنے پیروؤں کو تحریم شراب کا مسئلہ تدریجی طور پر بتایا تھا کہ عرب آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ اپنی پرانی اور راسخ عادت شراب خواری کو ترک کرسکیں۔ سب سے پہلے جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے شراب کے متعلق سوال کیا تو کلام معظم میں یہ آیت نازل ہوئی۔

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (پ ۲ س البقرہ ع ۲۷) اے پیغمبر لوگ تجھ سے شراب اور جوئے کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں تو ان لوگوں سے کہہ دو کہ ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے فائدوں سے انکا گناہ اور نقصان زیادہ ہے۔

اس آیہ شریفہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تحریم شراب کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا مگر اس سے مندرجہ ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) شراب میں کچھ فائدے ہیں (۲) شراب میں بہت سے نقصان ہیں۔ (۳) لیکن اسکے نقصان فائدوں سے زیادہ ہیں۔

یہ وہ امور ہیں جو فی زماننا تحقیقات جدیدہ کی پایۂ ثبوت کو پہونچ رہے ہیں۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ شراب سے بظاہر حرارت غریزی میں ترقی اور قویٰ میں تازگی پیدا ہوتی ہے لیکن جسمانی اور دماغی قویٰ کو اس سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔

چونکہ آیہ شریفہ مندرجہ بالا میں اس امر کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا کہ شراب حلال ہے یا حرام اس بنا پر بعض محتاط صحابہ کرام نے تو شراب سے قطعی اجتناب کر دیا مگر بعض لوگ پیتے بھی رہے چنانچہ اسکے بعد یہ واقعہ وقوع میں آیا کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے چند احباب کو مدعو کیا۔ سامان ضیافت میں شراب بھی موجود تھی۔ جب شراب پی کر نماز کو کھڑے ہوئے تو امام صاحب نے سورہ قل یا ایہا الکافرون الٹ پلٹ کر پڑھی جس سے معنی بالکل بدل گئے۔ اسوقت یہ آیت اتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ (پ ۵ س النساء ع ۷)

مسلمانو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا۔

چند روز کے بعد عتبان بن مالک نے سعد بن ابی وقاص اور اپنے دیگر احباب کی دعوت کی۔ شراب پی کر جب لوگ آپے سے باہر ہوئے تو مفاخرت شروع ہوگئی جس سے ماتاپائی تک نوبت پہنچی۔ آخر آیہ مندرجہ ذیل نے تحریم شراب کا قطعی فیصلہ کردیا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○ (پ ۷ س المائدہ ع ۱۲) مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے انمیں ہر ایک کام تو بس ناپاک شیطانی کام ہے تو اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوائے اور تمکو یاد الٰہی سے روکے تو کیا شیطان کے مکر پر اطلاع پاکے پیچھے اب بھی تم باز آؤگے یا نہیں؟

اسلام اپنا کوئی حکم بہ جبر نہیں منواتا بلکہ وہ اپنے احکام کی دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ بھی ساتھ ہی بیان فرماتا ہے۔ قرآن شریف نے شراب کو روحانی اور اخلاقی گندگی قرار دیا ہے اور اسکے روحانی اور اخلاقی ناپاکی کی مندرجہ ذیل وجوہ موجبہ بیان فرمائی ہیں

(اول) شراب آپس میں عداوت و بغض پیدا کرتی ہے

(دوم) شراب سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور انسان نیکیوں سے غافل ہو جاتا ہے۔

یہ امر قابل حیرت و استعجاب ہے کہ ٹھیک اسلامی تعلیمات کے مطابق یورپ کے کیمسٹ اور فزیالوجسٹ شراب سے اجتناب اور اسکی تجارت کے امتناع کے متعلق مضامین شائع کرا رہے ہیں گویا اسلام نے تیرہ سو برس پیشتر جو احکام نافذ فرمائے تھے یورپ اس نتیجہ تک آج پہنچا ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ غیر مذاہب کے باہمت لوگوں نے جنکے مذہب میں شراب کے استعمال کی ممانعت موجود نہیں۔ شراب کی مضرتوں پر مطلع ہو کر جابجا انسداد مسکرات کے لئے ٹمپرینس سوسائٹیاں قایم کرلی ہیں۔ لیکن نئی روشنی والے نوجوان مسلمان جنکے مذہب میں شراب کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ یورپین تہذیب و تمدن کی تقلید و تتبع میں شرابخواری سے جان و مال بلکہ دین و ایمان برباد و ویران کررہے ہیں۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ

عمرلی کا خط

یہ ہفتہ گوناگوں واقعات سے بھرا ہوا تھا غالباً آپکو معلوم ہوگا کہ بمبئی کی مشن کا انتظام میرے سپرد کردیا گیا تھا۔ کیونکہ مشن کے نام اور انتظام ترکیبی کے متعلق ارکین وفد میں اختلافات تھے۔ میں نے وفد کا انتظام اس قرارداد پر اپنے ہاتھ میں لیا تھا کہ جبتک ارکین وفد کے باہمی نزاعات کا بمبئی سے تصفیہ نہ ہو جائے اور ٹرسٹی ڈائرکٹر کے تقرر کے سوالات کو طے نہ کردیں میں کام کرونگا۔ میں نے ہرچند انہیں باہم ملانے اور مشن کا کام خوش اسلوبی سے چلنے کی کوشش کی تاکہ مشن کا اصلی مقصد فوت نہ ہو جائے لیکن بدقسمتی سے معاملات کے رو براہ ہونے کی کوئی امید نظر نہ آئی اور میری سخت ہمت شکنی ہوئی ارکین وفد کی باہمی رنجشیں برابر جاری رہیں اور باوجود میری ہرقسم کی ساعی کے ایکدوسرے کی اکھیڑ پچھاڑ سے باز نہ آیا۔ بہت سے واقعات ایسے پیش آئے جو ہمت افزا اور خوشگوار نہ تھے آخر مجھے یہی مناسب معلوم ہوا کہ میں اُن لوگوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور انہیں آپس ہی میں سلجھ لینے دوں اور جس مشن نے تمام کوششوں کے باوجود مل جل کر کام کرنیکی طرف ذرا بھی میلان طبع ظاہر نہیں کیا اُس کے مناقشوں پر دوسری مشن کے فوائد کو قربان نہ کروں۔ مجھے ۱۲ مارچ کو ڈاکٹر انصاری کا خط ملا جسمیں مجھے اپنی مشن میں واپس بلا لیا گیا تھا۔ اسے پڑھکر میری مسرت کی انتہا نہ رہی اور میں نے فوراً صدر ردنہ انجمن ہلال احمر عثمانی کو پریسیڈنٹ صاحب کو بمبئی مشن کا چارج ۱۴ مارچ کو آل انڈیا میڈیکل مشن کے حصہ عرلی کا چارج لے لیا۔ ہمارے شفاخانہ میں اسوقت ۲۳ زخمی موجود تھے جنمیں سے ۱۵ اچھے ہو کر چلے گئے بعد میں ۲ مریض اور آگئے اور بیماریاں مریضوں کی کل تعداد ۲۸ ہو گئی۔ آپ تعجب کرتے ہونگے کہ مریض اس قدر کم کیوں آئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں صلاح دی گئی تھی کہ ہم اپنے شفاخانوں کو محض مجروحین کے لئے محفوظ رکھیں اور اسی لئے ہمارے مریضوں کی کل تعداد سو تک پہنچ سکی۔ لیکن بعد میں جب خرابی موسم کے باعث جنگ رک گئی اور بالفعل مجروحین کے آنے کی کوئی امید نہ رہی تو ہمنے اور اور بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو داخل کرنا شروع کردیا۔

۲۴ مارچ۔ اتنا خط لکھنے کے بعد ہمارے شفاخانہ میں ۴۹ مریضوں کی ایک کھیپ اور آئی۔ ۲۰ مارچ کو عبدالسلام پاشا کے پاس سے جنکے زیرنگرانی فوجی اور ہلال احمر کے شفاخانہ میں تار آیا کہ حدم سے مریض بھیجے جائیں گے۔ اس خبر کے پہنچتے ہی جو گہما گہمی ہمارے کیمپ میں ہوئی اسے اگر آپ دیکھتے تو آپکا جی بہت خوش ہوتا۔ ہر شخص اپنے اپنے فرض کے انجام دہی کیلئے کمر باندھے تیار ہو گیا تھا۔ دو تین روز سے توپوں کی نادن چھٹنے کی ہلکا آواز دہلیا آتی رہیں۔ اب اسی لڑائی کے زخمی میدان کار زار سے بہت جلد ہمارے اسپتال میں آنیوالے تھے مسٹر شعیب اور مسٹر عبدالرحمان پشاوری اپنی ڈیوٹیوں کی دیکھ بھال اور انتظام و انصرام میں معروف تھے کیونکہ آپ جانتے ہیں انہیں کا کام سب سے مقدم ہے۔ اُن دقتوں کا آپ مشکل سے اندازہ کرسکتے ہیں جو مریضوں کے لانے میں پیش آتی ہیں۔ بعض زخمی ایسے ہوتے ہیں جو گاڑیوں میں بالکل ساکت و صامت پڑے ہوتے ہیں اور اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے انہیں بہت آہستہ سے اٹھایا جاتا ہے کیونکہ ذرا سا جھٹکا لگنے سے بھی انکی جان پر بن جاتی ہے۔ ایک نوزائیدہ بچہ کا اٹھا لینا آسان کام ہے لیکن ایک زخمی کے اٹھانے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے دقت یہ ہے کہ ہمیں زخمیوں کو لاتے ہوئے رستہ میں کیچڑ کی دریا میں گزرنا پڑتا ہے۔ ہمارے وارڈ مریضوں کے قیام کیلئے بالکل تیار۔ بستر باہر نکالے گئے انپر کمبل بچھا دئے گئے اور اطلاع ملتے ہی معاً ہمارے قومی کہار انہیں کندھوں پر رکھکر اسٹیشن کو روانہ ہوگئے۔ آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد گاڑی آئی اور ہمارے طبی وفد کے ارکین زخمیوں کی تلاش میں ہر ہر کمرہ کو دیکھنے لگے۔ جب وہ کمرہ ملگیا تو ارکین اندر گھسے اور مجروحین کو نہایت احتیاط سے اتار کر ڈولی میں لٹایا اور کندھوں پر رکھکر کیمپ لے آئے۔ یہاں پہنچتے ہی تیمارداروں نے انہیں سنبھال لیا انکے کپڑے اتارے ہسپتال کے کپڑے پہنائے اور آرام کیساتھ بستروں پر لٹا دئے انکے کپڑوں کو تھیلیوں میں بند کرکے ہر ایک پر انکے نام کا کاغذ لگا دیا۔ اسکے بعد زخمیوں کا علاج معالجہ شروع کیا اور رات کے ۱۰ بجے مرہم پٹی سے فارغ ہوئے انمیں سے بعض بڑی بری طرح زخمی ہوئے تھے لیکن یہ بات دیکھکر ہمارے دلمیں فخر و مباہات

مطائبات

کلام ظفر

انسانی خصائل کی گوناگونی اور طبائع کی رنگ برنگی کی تصویر اس غزل میں کتنی صحیح اور نیچرل کھینچی گئی ہے

ہمیں میں رنج بھی ہے اور راحت بھی ہمیں میں ہے — جہنم بھی ہمیں میں اور جنت بھی ہمیں میں ہے
کسی سے دوستی ہمکو کسی سے دشمنی ہمکو — محبت بھی ہمیں میں اور عداوت بھی ہمیں میں ہے
کہیں مشہور ہم عاقل کہیں بدمست لایعقل — کہ ہشیاری بھی ہم میں اور غفلت بھی ہمیں میں ہے
کبھی کتے میں بیٹھے ہے کبھی لڑتے ہیں شیر و نر — کہ بے جرأت بھی ہم ہیں اور جرأت بھی ہمیں میں ہے
کبھی ہمدردی گریباں ہیں کبھی دست و گریباں ہیں — تحمل بھی ہمیں میں ہے جہالت بھی ہمیں میں ہے
بھڑیں تو سو پہاڑوں سے دبیں تو ایک تنکے سے — کہ بے طاقت بھی ہم ہیں اور طاقت بھی ہمیں میں ہے
نہیں عیاز صلاح دخیر داں تو اور کچھ ہم کر
ظفر شر بھی ہمیں میں ہے شرارت بھی ہمیں میں ہے

ذیل کی غزل میں تصوف اور اخلاق کے گراں مایہ نکتے بھی کثرت سے حل کئے ہیں

نہ در وشیوں کا خرقہ چاہئے نہ تاج شاہانہ — مجھے تو ہوش دے اتنا رہوں میں تجھ پہ دیوانہ
غنیمت جان جو دم گذرے کیفیت کی گلشن میں — دئے جا ساقی پیماں شکن بھر بھر کے پیمانہ
نہ دیکھا وہ کہیں جلوہ جو دیکھا خانۂ دل میں — بہت مسجد میں سر مارا بہت سا ڈھونڈھا میخانہ
کیا ایسا ہو کہ جس سے منزل مقصود کو پہونچوں — طریق پارسائی ہووے یا ہو راہ رندانہ
یہ ساری آمد و شد ہے نفس کی آمد و شد پر — اسی تک آنا جانا ہے نہ پھر آنا نہ پھر جانا

مفصلۂ ذیل اشعار کتنے پُر کیف ہیں

کسی کو ہم نے یاں اپنا نہ پایا — جسے پایا اُسے بیگانہ پایا
کہاں ڈھونڈا اُسے کس جا نہ پایا — کوئی پر ڈھونڈھنے والا نہ پایا
اُسے پانا نہیں آسان کہ ہم نے — نہ جب تک آپ کو کھویا نہ پایا
ظفر دل جانے یا ہم کون جانے
کہ پایا اسمیں کیا اور کیا نہ پایا

غافلو دل میں ذرا غور کے پر باندھے رہو — تم رہو بیٹھے کہیں پر دھیان اُدھر باندھے رہو
جلوہ گر ہے وہ تو بے پردہ پر آئے کیا نظر — جبکہ تم غفلت کی پٹی آنکھ پر باندھے رہو
گلشن دنیا نہیں جائے قیام اے غافلو — غنچہ ساں تم دوش پر رخت سفر باندھے رہو
فخر دین و فخر دنیا ہے جو بس وہ فخر دین
تم ادب سے ہاتھ اپنے اے ظفر باندھے رہو

تخمیس کلام اکبر

نئی صورت نئی سیرت کے جب انسان دیکھیں گے — تو پھر کس رنگ میں ہم قلب کے ارمان دیکھینگے
کھلیں گی جبکہ آنکھیں جانِ جگر ایمان دیکھینگے — سدھاریں شیخ کعبہ کو ہم انگلستان دیکھینگے
وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شان دیکھینگے

وفور شوق میں جان نذر شمشیر ہلالی کی — اور اب حسرت ہی حسرت ہے جگر کی پائمالی کی
جگہ رہتے ہیں اپنے دلمیں تصور خیالی کی — جو انکو ذرا پروا نہیں بے اعتدالی کی
بڑھاپے میں نتیجے اسکے یہ نادان دیکھیں گے

تجھے کیا اسکی فکر اے ناصح نادان کہ کیا ہوگا — وہی ہونا ہے جو کچھ لوح قسمت میں لکھا ہوگا
مری نظروں میں ہر وقت ایک عالم دوسرا ہوگا — حسینان عدوئے اتقا کا سامنا ہوگا
میں دیکھوں گا اُنہیں اور وہ مرا ایمان دیکھیں گے

یہ مانا ہوش کیسے ہو جو بے قابو دل مضطر — مگر تا چند آخر زور جذب اُلفت دلبر
تکلف برطرف کہہ دو یہ آزادی سرای محشر — تری دیوانگی پر رحم آتا ہے ہمیں اکبر
کوئی دن وہ بھی ہوگا جب تجھے انسان دیکھینگے

کلام اکبر

نہ مسجد میں نظر آتے نہ رہتے ہیں محلوں میں — ترقی پاکے بس ملجاتی ہیں برگد کے گلوں میں
یہی یورش رہی آزادی و تقلید یجا کی — تو غائب قوم کی تمکین ہو دو چار ملوں میں

ہم میں وہ خوبی و نکوئی نہ رہی — پاکیزگی و خستہ خوئی نہ رہی
تعلیم جدید سے ہوا کیا حاصل؟ — ہاں کفر کے ساتھ جنگ جوئی نہ رہی

حوادث و اخبار

ہندوستان

برہما سے خبر آئی ہے کہ متکینا کے شمال مشرق کی طرف سفر کرتے ہوئے نمبر ۵ م چیو گا تری پر دو ہزار سے لوگوں نے حملہ کیا۔ مگر حملہ آور جلد ہٹا دیئے گئے۔

ہنداجونگ نامی ایک سوداگر اور ایک اور شخص نے نہت میں ادون کا اجارہ لے لیا ہے اور جہمی سے چند میل اوپر بمقام پہاڑی میں ایک گودام بنایا ہے

معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک کمیٹی تمام ہندوستان میں اوزان اور پیمانوں کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائیگی۔ اس کمیٹی میں سرکاری و غیر سرکاری ممبران شامل ہونگے اور ملک میں جو مختلف قسم کے باٹ اور ناپ استعمال کئے جاتے ہیں انکو ایک قاعدہ شکل میں لانے کی کوئی صورت نکالیگی۔

حال میں بمبئی کے سیٹھ الکجن بالاچند میراؤ نامی کی بیٹی رتن بہن نے ۱۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور سیٹھ صاحب نے اسکی یادگار میں زنانہ تعلیم کیلئے ۱۵ ہزار روپیہ وقف کیا۔

افسوس ہے کہ مسٹر سی۔ بی۔ وائکلے ایم۔ اے اکاؤنٹنٹ جنرل صوبجات متحدہ کو بوجہ ناسازی مزاج ۶ ماہ کی رخصت لینی پڑی۔

ریلوے اسٹیشن سکندر آباد کی آتشزدگی سے ۳ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ نقصان تو اس سے بھی زیادہ ہوتا لیکن اسٹیشن کے آہنی صندوق سے پولیس نے ۵ ہزار روپیہ کے نوٹ اور نقدی فوراً نکال لی۔

حبیب ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بہادر چند روز سے شملہ پر تشریف لائے ہیں۔ غالباً آپکی طبیعت انفلوانزا سے ناساز ہے۔

مقام برکین (بنگال) ڈاکٹر آنند چندر رائے کے گھر میں ۲۵ ڈاکوؤں کی ایک ٹولی گھس گئی اور آہنی صندوق کی کنجیاں لینے کے لئے اسکو سخت اذیت پہونچائی پھر وہ نقدی اور زیور لیکر بھاگ گئے۔ تھانہ باقرگنج کے قریب موضع کنتالیہ میں ایک اور ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے ایک غریب ہندو کے مکان میں گھسکر اسے زد و کوب کی اور عورتوں سے زیور اتروا کر اور نقدی وغیرہ سمیٹ کر چلتے بنے۔

بھاونگر ریلوے کے اسٹیشن بوٹاد سے مقام جسدن تک جو قریب ۳۵ میل کا فاصلہ ہے ریلوے لائن بنانیکی منظوری دیدی گئی ہے۔ یہ برانچ لائن ریاست بھاونگر کے خرچ سے تعمیر ہوگی۔

حضور وائسرائے نے ۱۵ ماہ حال کو دیرہ دون سے روانہ ہوکر دوسرے روز شملہ میں رونق افروز ہونیوالے تھے۔

حضور نظام نے مسٹر ایس حبیب الدین کو عہدہ اکاؤنٹنٹ جنرل ریاست حیدرآباد پر مستقل کر دیا۔

مقام مہیر پر دریائے گنگا کا پل باندھنے کا مسئلہ ہنوز زیر غور ہے اور اسبارہ میں ایسٹ انڈیا اور بنگال ناردرن ویسٹرن ریلوے کے مابین کئی امور کا فیصلہ ہو رہا ہے۔

نوشکی کے خشک علاقہ میں جو کوئٹہ اور سیستان سڑک کے ارد گرد واقع ہے آبپاشی کی نہروں اور بندوں کی تعمیر کیوجہ سے لوگوں کو اپنی زراعت کی توسیع کا موقع ملگیا ہے اور آبپاشی کے زیادہ ہونیکی صورت میں وہ مزید اراضی کاشت کرنے پر آمادہ ہیں۔ جدید انتظام کی وجہ سے مقامی مالگذاری ۱۵ سال کے عرصہ میں ۱۵ ہزار روپیہ کی بجائے قریباً ایک لاکھ روپے تک پہنچگئی ہے اور انتظام آبپاشی میں اصلاح ہونیکی صورت میں مزید ترقی کی توقع ہے۔

اخبارات کے نام ایک سرکاری یادداشت مظہر ہے کہ ۱۵-اپریل کی شب کو سرحد پار کے باغیوں نے مقام سپنوام پر کثرت سے فیر کئے مگر کسی قسم کا نقصان نہ ہوا۔ کپتان آئیونز اور شمالی وزیرستان ملیشیا کے ایکسو سپاہیوں کی جو سپنوام سے خیسورہ کو جاتے ہوئے راستہ میں سرحد کے ایک لشکر سے مڈبھیڑ ہوئی جو ایکہزار کی تعداد میں ایک ملا کے ماتحت میں لڑنے آئے تھے۔ آخرکار وہ دو مقتول اور ایک مجروح چھوڑکر بھاگ گیا۔

کپتان آئیونز کے ہمراہیوں میں سے دو کو خفیف آئے۔ گرد و نواح کے دیگر قبائل خاموش ہیں اور ناخیل کے آدمیوں نے اپنی خدمات گورنمنٹ کو پیش کی ہیں۔

اگرچہ سپنوام میں ۶ ماہ حال سے بالکل امن ہے لیکن ۱۱-۱۲-۱۳-ماہ حال کو داخیل اور اسپانہ کمیسورہ کی چوکیوں پر کچھ مختصر سی لڑائی ہوئی۔ ۱۴ ماہ حال کی شب کو بھی ایک لشکر نے جسکی تعداد و ترتیب معلوم نہیں ہوئی۔ اسپنا کمیسورہ کی چوکی پھر حملہ کیا جو دن نکلنے تک جاری رہا۔ پھر چوکی کو پہنچا دیگئی۔

وزیری لوگوں نے ۳ ماہ رواں کو توری خیل قبیلہ کے پاس جاکر بلا کسی شرط کے اس امر پر آمادگی ظاہر کی کہ قلعہ سپنوام کے حملہ میں شرکت کی بابت انہیں جو چاہے سزا دے دی جائے۔

الحمد للہ کہ ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور ۱۴ ماہ حال کو بخیریت تمام لیورپول پہونچگئے۔

پنجاب گورنمنٹ نے انسپکٹران اسکول کی ۱۲ مزید جگہیں منظور کی ہیں جنکی تنخواہ ۷۵ سے شروع ہوکر تین روپے سال کی ترقی سے ۱۵۰ تک جائیگی۔ اب بارہ اضلاع میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹران مدارس مقرر کئے جاسکینگے۔

سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ حضور ملک معظم قیصر جارج پنجم کی سالگرہ امسال ہندوستان میں ۱۹۱۳ء واقع ۳-جون کو منائی جائیگی۔

قصبہ آنولہ ضلع بریلی میں نبھے نامی ایک قصاب نے نبھی نامی ایک تیلن کو دھوکہ دیا کہ اگر تو اپنا تمام زر و زیور ایک تھالی میں رکھکر اپنے آپکو ایک رسی سے چارپائی پر باندھ لے تو میں منتر کے زور سے تیرا گمشدہ دو سو روپیہ اسی تھالی میں منگا دونگا۔ بیچاری تیلن نے اسکی تعمیل کردی تو قصاب نے اسکو قتل کر دیا اور سامان بند کرتے چلتے بنا۔

ہندو کو رام کی اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ اگر اس دوائی کے استعمال سے پورا پورا فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگوالیں۔ نقالوں پر خدا کی لعنت

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ معمولی کلرک ہوں بدقسمتی سے مجھے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کا ستیاناس کرنیوالی قبیح عادت آغاز عمر میں پڑگئی اچانک ۵ ڈیڑھ کے بعد نامردی کا نامبارک مرض جو اس منحوس اور قبیح عادت کا نتیجہ ہوتا ہے مجھے لاحق ہوگیا۔ کثرت احتلام اور سرعت وغیرہ کے لاانتہا شکایتوں کے سبب دن بدن میرا چہرہ زرد اور دبلا ہوتا جاتا تھا اور در بدر لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور اطباء سے علاج اور جو بڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہیں ادویات منگاکر استعمال کرتا مگر بالکل بے سود بلکہ علاوہ خرچ کرنے کے تکلیفوں کا سامنا کرکے بھی مایوس ہی رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں زندہ درگور ہونیکو ترجیح دیتا تھا اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ جولائی ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا راستہ میں ایک جگہ ٹھہرتا ہوا تیرھویں دن نیپال کے مشہور کھٹمنڈو میں پہونچکر سرائے میں اترا میرے ساتھ ایک فقیر بھی حضرت جو نیپال کے الیکدہ روز بیٹھے وہاں مقیم تھے مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اداس کیوں ہو اور تمہاری مرضی کی کیونکر میرے پروردگار نے اس حضرت کامل سنیاسی فقیر کا اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی چنانچہ میں نے انکو اپنا سادہ ماجرا کی جو دوائی خود تیار کرکے سرگذشت کا کچھ تھوڑا بیان کر دیا چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ناظرین! میں اپنے خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ کہہ رہا ہوں کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں (جو ایک مریض کو ہوا کرتی ہیں) رفع ہونی شروع ہوگئیں اور بموجب ہدایت اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز و استعمال ادویات جاری رکھنا پڑا۔ دو تین سیر دودھ آسانی ہضم کر لیتا میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی۔ اور ڈھیلا پن سب جاتا رہا۔ ناظرین! میں ایسا قابل فخر ہوگیا ہوں کہ جسکے بیان کرنیکی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ لاہور واپس آکر اس باقیماندہ دوائی کو کئی ایک نامردی کے مایوس بعضوں پر تجربہ کیا مگر ہر قسم کی بیماری جریان وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی دوراندیش اصحاب کے اصرار اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر یہ اشتہار بغرض اطلاع و رفاہ عام دیا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی صاحب اسی منحوس اور قبیح عادت کا شکار ہوکر حظوظ انسانیت سے محروم ہو بیٹھے ہوں اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ میں صرف کرکے بھی مایوسی حاصل کر چکے ہوں وہ اس قلیل القیمت سریع الاثر دوائی کو استعمال کرکے صحتیاب ہوں اور نیز اسکے نسل کے گیت گائیں۔ یہ قیمت صرف لاگت ادویات اور خرچ اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے ذاتی فائدہ بہت ہی کم ملحوظ ہے قیمت روغن مالش (عہ)

قیمت مقوی اعصاب گولیاں فی شیشی جسمیں ۲۱ یوم کی ۲۱ خوراکیں موجود ہیں (عہ) جریان کے مریضوں کیلئے گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور ادنا مرد کے سوا خواہ کسی قسم کی نامردی کا مرض کیوں نہ ہو ایک شیشی روغن و مقوی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کی کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی جسمانی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ کسی کشتہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا استعمال ہر بوڑھا اور بچہ باسانی بلحاظ موسم کر سکتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ اسکے استعمال کے بعد تازیست کسی دوائی کی ضرورت نہیں رہتی مکمل بکس جسمیں تین شیشی مقوی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے مع محصولڈاک وغیرہ (عہ) اس دوائی میں سوائے جنگلی بوٹیوں کے کوئی جز خلاف دھرم و ایمان نہیں ہے۔

درخواستیں بنام شیخ غلام احمد اکبری دروازہ محلہ گیلانیاں لاہور آنی چاہئیں

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

جنگ اٹلی

روما ۱۶- اپریل - اٹلی کا اخبار ٹریبونا کہتا ہے کہ اٹلی پوری طاقت کے ساتھ اسبات کی مخالفت کریگی کہ یونان جزائر لیمنوس - ساموتھریس - کیوس - سیٹلین - قوس - اور ہوڈس کا الحاق کرے یا کارفو کے بالمقابل ساحل ایڈریاٹک کے کسی حصہ پر قابض ہو جائے

لنڈن ۱۶- اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سیاسی حلقوں میں اس بات کی امید رکھی جاتی ہے کہ جنگ سے صلح عنقریب لنڈن میں جمع ہوں گے -

سینتجی ۱۶- اپریل - مانٹی نیگرو کی گورنمنٹ نے ممالک غیر میں اپنے قائم مقاموں کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مانٹی نیگرو سقوطری کے تقاضا سے نکلجانے کا مالی معاوضہ لینے کی تجویز کو نا منظور کرتا ہے کیونکہ اس سے اہل مانٹی نیگرو کی عزت اور شاندار تاریخ کو صدمہ پہنچتا ہے - مانٹی نیگرو صرف ناقابل مقابلہ طاقت سے مجبور ہوکر ہی سقوطری سے دست بردار ہوگا -

قسطنطنیہ ۱۷- اپریل - اگرچہ معاہدہ التوائے جنگ پر ابھی تک دستخط نہیں ہوئے ہیں مگر ترک اور بلغاری آپس میں جنگ ملتوی کرنے پر متفق ہو گئے ہیں -

صوفیا ۱۰- اپریل - اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی و بلغاریہ میں جنگ کا التوا صرف ایک زبانی اقرار پر مبنی ہے جو مردوں کو دفن کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے -

لنڈن ۱۷- اپریل - مردے دفن کرنا صرف ایک سیاسی حیلہ ہے جو یہ ظاہر کرنے کے لئے تراشا گیا ہے کہ بلغاریہ نے سب حلیفون سے الگ ہوکر کیوں ترکوں سے مہلت جنگ پر اتفاق کر لیا ہے -

لنڈن ۱۵- اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ طاقتین مانٹی نیگرو کو ۳ کروڑ فرانک قرضہ دینے پر اصولاً رضا مند ہو گئی ہیں اور چھوٹون سلطنتوں نے اس قرضہ کی مشترکہ ضمانت کی ہے جزوی تفاصیل کا ہنوز انتظام نہیں ہوا -

قسطنطنیہ ۱۸- اپریل - یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ شتلو اور بولیر کی لڑائی ۴۴ ماہ حال تک ملتوی ہو گئی ہے اور اگر اس اثنا میں صلح کے نامہ دپیام کا آخری فیصلہ نہو تو ممکن ہے کہ یہ مہلت اور بڑھا دی جائے - بے تعلق علاقہ قائم کرنے کے لئے دونوں فریق ایک کمیشن مقرر کرینگے اور از سر نو جنگ شروع کرنے کے لئے پہلے ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دینا لازم ہوگا -

بلغراد ۱۰- اپریل - یہاں کے اخبارات سرویا کے متعلق بلغاریہ کے رویہ پر نہایت سختی کے ساتھ تبصرے کر رہے ہیں - ایوان میں مفتوحہ علاقہ کی تقسیم کے متعلق وزیر اعظم کے ایک سوال کا جواب دینے سے انکار کرنے پر حزب اختلاف نے سخت شور مچایا اور بعض نے ان کو ہلاک کرنے کی دہمکی دی -

صوفیا ۱۹- اپریل - موسیو گوف وزیر اعظم نے کل جلسہ شوریٰ میں اسبات کا اعلان کیا کہ مقدونیہ کی بلغاری آبادی کیجانب سے بہ شکایتین کی موصول ہوئی ہیں کہ سرویٰ حکام نے ان سے برا سلوک کیا ہے ان شکایتوں کی اطلاع سرویٰ گورنمنٹ کو بھیجی گئی ہے اور اس نے تحقیقات کا وعدہ کیا ہے

لوکل

موسم دن بدن زیادہ گرم ہوتا جاتا ہے فصل درو ہو رہی ہے - کہانسی بخار اور بچوں میں چیچک کی بیماری بکثرت پہیلی ہوئی ہے -

چوری کی برآمدگی - مسمی بلّو ساکن بجنور جو ماہ فروری ۱۹۱۲ء میں مع اپنی ماں کے دفتر اخبار صحیفہ سے ایک نوٹ چرانے کی علت میں نواب محمد سیف اللہ خان صاحب حاکم پرگنہ کے اجلاس سے ۶ ماہ کا سزایاب ہوا تہا اور جسکو ابہی جیل سے آئے ہوئے تقریباً آٹھ ماہ گذرے ہیں -

جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک بہت بڑی چوری بجنور میں کشمیری مل بننے کے ہوئی تہی جس میں علاوہ زر نقد - دیبوں او ساورنوں کے بہت سے قیمتی طلائی زیورات بہی گئے تہے جو تخمیناً سات آٹھ ہزار کی چوری بیان کی جاتی تہی - اور جس کا ۳-۴ ماہ سے کچھ پتہ نہیں چلا تہا - وہ چوری اس ہفتہ ۲۰ ماہ حال کو جناب منشی حشمت علی صاحب کوتوال شہر کی حسن قابلیت سے مسمی بلّو ملزم مذکور کے پاس اور اوسکی گہر سے اسطرح برآمد ہوئی کہ وہ ۲۰ ماہ حال کو بازار میں کچھ ساورنوں کے روپے لیتا پہرتا تہا اور کچھ روپے اوس کے پاس تہے اور ایک افیون فروش کی دوکان پر آدھ سیر پختہ سونے کی قیمت ۲۲ روپیہ تولہ کے حساب سے معلوم کرتا تہا جس سے اوسپر شبہ ہوگیا اور دو پولیسمین اسکو اوسیوقت تہانہ میں لائے اوس سے معلوم کیا گیا کہ یہ ساورنین کہانسی آئے کسی بنئے کی بیان کین اوس بنئے سے دریافت کیا گیا تو دونوں نے پہلے اقرار کیا مگر بعد کو سنا گیا کہ پہر انکاری ہوگیا - غرض کوتوال شہر نے اس شب میں شام سے رات کے آٹھ ۹ بجے تک جب بلّو ملزم کے گہر کی تلاشی لی اور گہر کہدوایا گیا تو چولہے وغیرہ کے نیچے سے مٹی کے چہوٹے چہوٹے برتنوں میں چار پانچ جگہ روپے اور طلائی زیورات برآمد ہوئی ساورنوں اور طلائی زیورات کے علاوہ ۵۶۲ روپے نقد نکلے بلّو ملزم نے مسمی جبو ساکن بکھارہ اور اوس بہائی کو بہی اس چوری میں شریک تبلایا ہے جو ماخوذ ہو گئے مفصل پہر -

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی - حلق سے اترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا اور چشتہ دن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار آتشک - فساد خون - بواسیر - تبخیر - مالیخولیا - اختلاج قلب تپ محرقہ میں بمنزلہ اکسیر ہے اور صغیرسن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اس لیے ایسا مسکن ہے کہ پھر کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے فی بوتل ۱۲ خورد شیشی ۴ اونس ۶ ۔

ملنے کا پتہ: - حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ

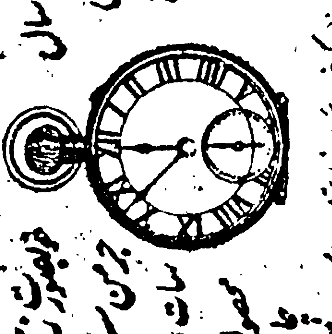
ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا کلورڈ ڈائن

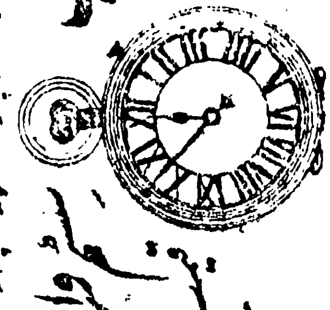
یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے - ریاحی - درد - مروڑہ خواہ کسی صورت سے ہو - اس کی ایک خوراک سے جاتا رہتا ہے - اسہال - آنتوں کے دست ہیضہ کیلئے یہ نہایت مفید ہے - ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے - دیگر قیمتی کلورڈ ڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزان ہے قیمت ۶ رشیشی محصول ڈاک ۵ ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱۰ ۔ اردو کی فہرست جس میں جنتری اور سائنٹیفک ہے بلا قیمت بہیجی جاتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

لیجئے جناب موسم گرما بھی آن پہنچا - بچوں کی پوشاک کا ایک بالکل نیا اور نہایت سستہ فیشن

ناظرین والا شان اب موسم گرما کا مال کہلکر فروخت ہونا شروع ہو گیا ہے جو پچھلے سال کی نسبت بہت عمدہ اور اعلی ہوگا ہمنے پچھلے دنون موسم گرما و سرما میں صرف بچوں کی پوشاک کے کپڑے کا اعلان کیا تہا - مگر ہزارہا اصحاب اپنی بڑی پوشاکین بنوا کر ہی مستفید ہوئے جس سے ہمارے مال کے نہایت عمدہ اور کارآمد ہونے کا پورا ثبوت ہے - ہمارے ان کپڑوں سے بچوں کی سب طرح کی پوشاک نیز مستورات و مردوں کی واسکٹین اور کپڑے و دیگر بہت طریقے خرچی استعمال کے لائق کپڑے بآرام تمام نکل آتے ہیں ہر نمبر میں کم قیمت سے لیکر بڑھیا قیمت تک غرض ہر قسم کا کپڑا بلحاظ انکی قیمت کے نکلتا ہے جسقدر آپ زیادہ وزن کی تھان منگاوینگے اسیقدر آپ نسبتاً زیادہ لمبے ٹکڑے بہت وضع اور فیس کے پاوینگے لہذا اس سے عمدہ اور سستہ طریقہ نہایت آرام دہ اور فوق البھڑک لباس تیار کرانیکا نہیں ہو سکتا ہے آپ ہرگز بھی ان کے منگانے سے نہ ڈرین نہ دیر کرین بلا خوف فوراً سے بھی پیشتر منگا وین اور آزماوین - نہایت کفائتی مال اور از حد رعایتی وسستہ سودا موسم گرما کے کپڑوں کے نام فہرست مدہا قسم کے مفصل ذیل نمبروں مین مل سکتا - نین سکھ - گبرون - سرج - ٹسر - البکا - اطلس سیاہ و رنگین - چھینٹ فلزین وغیرہ وغیرہ و دیگر اقسام کے کپڑے نمبر میں سے کوئی قسم خواہ ہر قسم تقریباً - گھٹیہ بڑھیہ کوالیٹی کی بلحاظ انکی قیمت کے ملینگی - نمونہ کے کپڑے کا ہرگز روانہ نہیں ہو سکتا ہے قیمت مال نمبر ۱ جسمین نصف گز سے لیکر سوا اور ڈیڑھ گز بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑا ایک یا ۲ ٹکڑون مین نکلیگا فی پونڈ ۱۲ عہ و ۱۰ عہ - مال نمبر ۲ جسمین ۲ گز سے ۳ گز و ۴ گز بلکہ شاید اس سے بھی لمبا ٹکڑا ایک یا ۲ ٹکڑوں مین نکلیگا مال نہایت عمدہ ہوگا فی پونڈ ۱۲ عہ - مال نمبر ۳ اسمین اعلی قسم کے فینسی ایس - خوبصورت اور نفیس - عمدہ مکڑے ہونگے اور مال نمبر ۲ کے موافق لمبے ہونگے فی پونڈ ۱۲ عہ - **ضروری اطلاع** ہر ہر نمبر کے مال ہر تھان جستہ فی پاکر ۱۰ - ۵ پونڈ کا ہوتا ہے لہذا ہر نمبر سے ۵ - ۵ پونڈ سے کم ہرگز نہ روانہ ہوگا - البتہ بہت ہی غریب و کم استطاعت اصحاب کو ہر نمبر سے کم از کم ۴ - ۴ پونڈ ہی بھیجا جاوینگا مگر اس سے کم ہرگز نہیں - نیز واسطے اطمینان قبولیت وی پی پارسل روانہ شدہ کم از کم ۸ عہ کے ٹکٹ خواہ منی آرڈر ارسال ہمراہ فرمائش سعادت فرماوین بیرونی مین مجرا دئے جاوینگے اور قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام لکھو تاکہ محصول کم لگے پتہ ایم ایل وی ویل و شدلو کمپنی رسیل مرچینٹس دہلی





فہرست کتب طب جو قابل دید ہیں

اگر آپ امراض سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو ضرور بالضرور ان کتابوں کو گھر میں رکھیں جو ڈاکٹری و یونانی طبیبوں کے اقوال صحیحہ کا لب لباب ہیں جو بار بار چھپتی رہتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں ۔ جو صاحب چاہیں پتہ ذیل سے طلب کریں ۔

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
تنبیہ	نوجوان عورتوں میں خرابیاں ۔ تفصیل امراض ۔ بیان لوجہ مریض ۔ مخلوق سوزاک کنندہ شہوت پرستی کے برے نتیجے ۔ کمزور بریان کے مریضوں کو ہدایات ۔ بعض تمباکو اور والدین کو ہدایات وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۱ر	۸ر	۱۲
حکمرانی برائے نوجوانے	تشریح اعضا ۔ نطفہ کیا چیز ہے ۔ جوانی بلوغ ۔ حمل کس طرح ہوتا ہے ۔ بلوغ کے نقصان ۔ مجرورہ کا پاکباز رہنا ۔ حاملہ ہونے کے اسباب ۔ اولاد نرینہ کا پیدا ہونا ۔ اپنی مرضی سے اسباب نامردی ۔ امراض بوش شہوت وغیرہ وغیرہ محصول ۱ر	۸ر	۲
عمر طبعی	عمر طبعی کیا ہے ۔ درازی عمر کے لئے عمدہ تدبیر ۔ عمر طبعی ایک سو سال تک پہنچنے کے مجربات یونان ۔ امریکہ ۔ ایران ۔ جرمن ۔ فرانس کے حکماء کی کتابوں کا خلاصہ حکمائے یونان کے اقوال قابل قدر تدابیر محصول ڈاک ۲ر	عہ	۱۰
زینت شباب فی بیان کیفیت شعر و الخضاب	بعد از مرگ بال اگنا ۔ عورتوں کے بالوں کی تصاویر بال سفید کیوں ہوتے ہیں ۔ خضابات ۔ بالوں کے سنوارنے کے طریق ۔ ۲ تصاویر ۔ لمبی داڑھی کے انسان ۔ مصریوں کے بال ۔ عورتوں میں داڑھی وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۲ر	عہ	۱۰
[illegible]	آتشک کا تاریخی حال ۔ شناخت ۔ اقسام آتشک ۔ آتشک کے نتائج مہلک امراض ۔ سہ مجرب نسخے اس رسالہ میں درج ہیں	۸ر	۱۲
[illegible]	اسباب پیدائش ہیضہ اس کا زہر انسان کے جسم پر کیونکر اثر کرتا ہے تدابیر حفظ ماتقدم ۔ علاج ہیضہ ڈاکٹروں کی تحقیقات وغیرہ	۱۲ر	۲
[illegible]	تاریخ بواسیر ۔ اسباب بواسیر ۔ اقسام بواسیر ۔ علامات و تشخیص علاج بواسیر سے نکالنے کی تدبیر ۔ شقاق المقعد ۔ دائمی قبض ہرگند رہ	۸ر	۲
عمدۃ البیان فی بیان النسیان	قوت حافظہ کی تدبیر ۔ اقسام حافظہ ۔ اسباب نسیان تدابیر ترقی حافظہ مفید قواعد ذکر علم اور حافظہ کا تذکرہ ۔ استعمال حافظہ وغیرہ	۸	۲
[illegible]	دنیا کے مختلف ممالک کی عورتوں کی اصل تصویریں مع ان کے جملہ حالات رہائش اخلاق حسن صورت و سیرت وغیرہ	۸ر	۲
[illegible]	یورپ کے محققان کئی قسم کے ملاقات ۔ طرح طرح کے حالات ۔ شناخت سو تحقیق نفسی جگہ لکھے گئے ہیں ۔	۸ر	۲

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	سیاحت ۔ کون کون لوگ مستعد مرض ہیں تدابیر حفظ ماتقدم قدیم و حال کے حکمائے یونان کے تجربے و علاج ۔ چند رہنما وغیرہ ۔	۱ر	۲
رسالہ الممدرات من المسکرات	مضرات ۔ افیون ۔ تمباکو ۔ بھنگ چرس کے نقصانات انسانی ۔ شرعی ۔ طبی و ڈاکٹروں کی تحقیقات کا آئینہ نظم مذمت بھنگ ۔	۱ر	۲
معالجات دندان	دانتوں کی تشریح و افعال کیڑے کا لگنا حفاظت دندان منہ کا صاف رکھنا ۔ دانتوں کا برش ۔ دانتوں کی مختلف تصاویر ۔ دیگر حالات ۔	۸ر	۲
[illegible]	خوبصورتی کے نسخے نادر تدابیر و نسخہ جات ۔ خوبصورتی و جوانی قائم رکھنے کی تدابیر چہرہ کس طرح خوشنما ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ	۸ر	۲
طاعون اور اس کا علاج	طاعون اور اس کی تاریخ ۔ اجرام طاعون ۔ تقوی قلب اور یہ حالات طاعون علاج حفظ ماتقدم حکمائے قدیم و ڈاکٹران حال کی تحقیقات	۸ر	۲
[illegible]	بزبان فارسی حسب الحکم ضیاء الملت والدین امیر مرحوم عبدالرحمن بادشاہ دولت خداداد افغانستان یہ رسالہ تالیف کیا گیا ۔	۸ر	۲
[illegible]	طاعون کی مختصر تاریخ ۔ شاہان سلف کے وقت میں طاعون ٹیکہ لگانا ۔ طاعونی اجرام ۔ پنجاب میں طاعون ۔	۱ر	۲
[illegible]	انسان علی العموم ناواقفیت کی وجہ سے اسباب ہلاکت خود پیدا کر لیتا ہے اس میں مختصر سی ہدایات درج ہیں کہ مرگ قبل از وقت نہ ہو ۔	۱ر	۲
[illegible]	بورڈ مالہ کمیشن شمس صاحب سورما ڈاکٹر ہیلتھ کے ادنی تصنیف ہے جس میں حالات و عادات و اقسام چوہوں کا بیان ہے اور اس میں پرانی کتب آیورویدک سے چوہوں کا اصلی پلیگ کا حال درج ہے نہایت خوشخط با تصویر	عہ	۲
بچوں کی پرورش	انڈیا میں چھوٹی عمر کے بچے زیادہ مرتے ہیں اس کی وجہ والدین کا طریق پرورش سے بے خبر ہونا معلوم ہوتا ہے قابلہ یہ رسالہ ہے جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے تندرست توی مضبوط عمر طبعی تک کریں ضرور ملاحظہ فرمائیں	۶	۱ر
[illegible]	اس رسالہ میں سائنٹفک طریقوں سے مکانات کو متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور امراض کے کرموں و جراثیم کو تلف کرنا ۔ بدبو گندگی کو دور کرنے کے طریق و نسخہ جات درج ہیں ۔	۱ر	۲
رسالہ الامراض امراض عصبی	جس کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص بلا امداد ڈاکٹر و حکیم اپنا علاج خود کر سکتا ہے ۔ جملہ تجربات کا عطر مجموعہ ہے ۔ جو چو نوں کے لئے بیلا کیس ثابت ہے	۱ر	۲
[illegible]	آخر جات لساعت و بیانی ۔ محفوظ رکھنے کی تدابیر و کیفیات معہ تصویر بینک ۔ بچھنے سے ڈنگ ۔ نبی لوڈان کی شناخت اچھی طرح ظاہر کی گئی ہے	۶	۲
[illegible]	حکیمانہ طرز پر ۔ جس کرہ زمین کے جملہ حالات دنیا کی پیدائش و تحوین ۔ زمین کے عجائبات عرضیکہ یہ ایک عجیب تحفہ ہے	۱ر	۲
تندرستی اور عمر کا راز	ایک نہایت دلچسپ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کو ہر ایک آدمی ہر ایک ۔ ۔ ۔ ۔ ہے محصول ۱ر	۱ر	۲
اقتدار الامثال	کثرت اولاد باعث مفلسی ہے اولاد کی بہبودی ۔ ۔ ۔	۱ر	۲

اکسیر کشتہ جات ایک ہزار کشتہ جات اکسیر درج ہیں جن کو دیکھ کر ہر ایک آدمی تیار کر سکتا ہے ہر ایک کشتہ کے ساتھ اس کے فوائد معہ مقدار خوراک بھی درج کی گئی ہے ۔ اصل قیمت صرف ۱۲ رعایتی قیمت صرف [illegible]

صحت المدارس اصل قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

تیافہ ارسطو اصل ۲ر رعایتی ۱ر

نوشتہ تقدیر اصل قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

فائض المرام ۱ر

بے اولاد کو اولاد اصل ۲ر رعایتی [illegible]

پتہ : منیجر کارخانہ حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور [illegible]

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں ۔ ۔ ۔ اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

Reg: A: 575 49 رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا وحید قومی تمدنی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

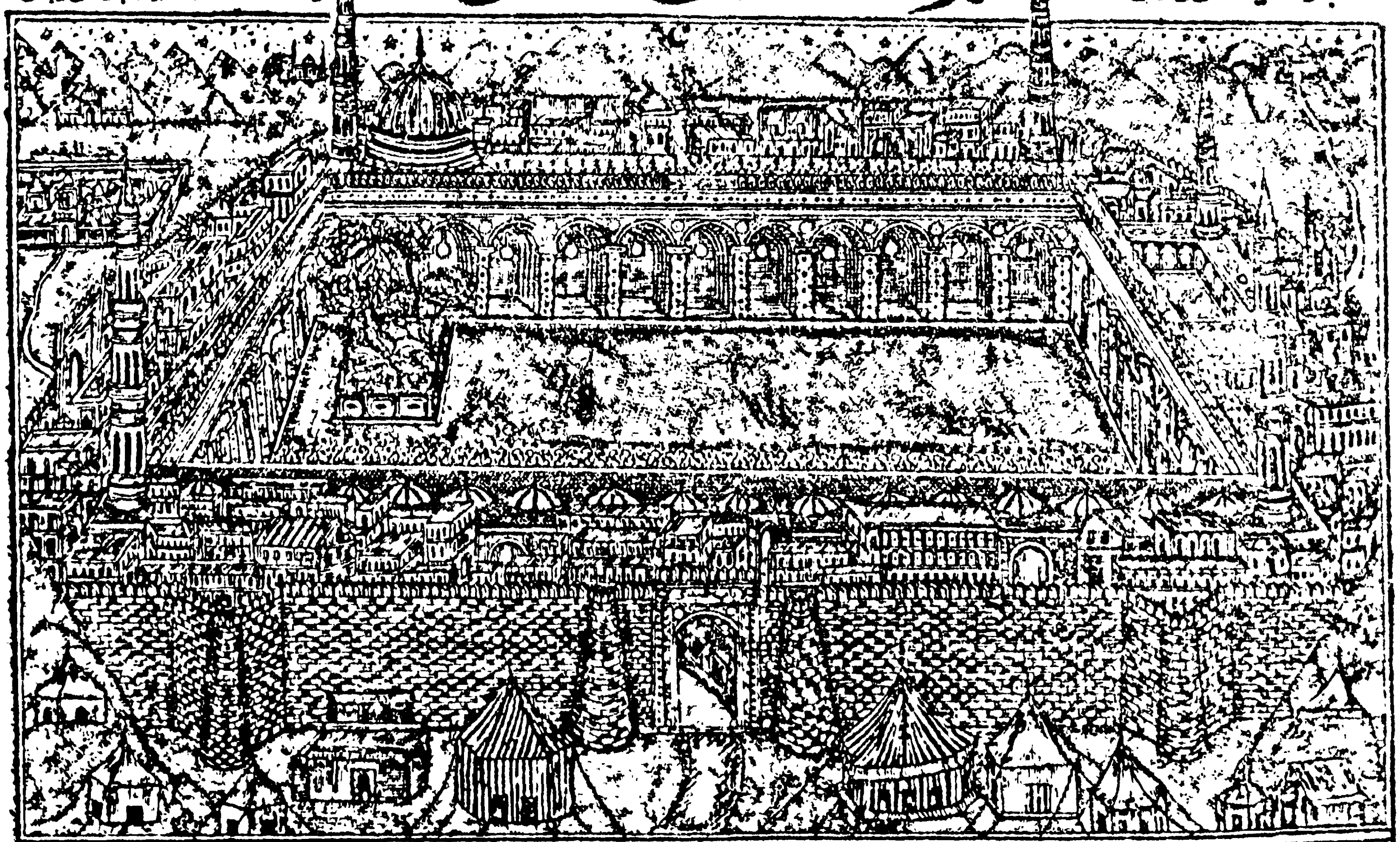
رئیس التحریر
آغا رفیق بلند شہری

معتمد رئیس التحریر
ابو الصدق قوی الامروہی

مقام اشاعۃ
بجنور (الہند)

اطلاع متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے

اشتراکات مدینہ
سالانہ --- ۳ --- روپیہ
ششماہی --- ۲ --- روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے



ضوابط

تاریخ اشاعۃ ... [illegible]

ناظرین کرام سے گزارش

[illegible]

شرح اشتہارات

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہیئں

منیجر کا ضروری نوٹس - جن اصحاب کی خدمتمیں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی.پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

حدود والبانیہ

معاصر "الرائے العام" رقمطراز ہے کہ دول عظمی نے شمالی و جنوبی حدود البانیہ کے خط قرار دینے پر اتفاق کرلیا ہے یہ خط ساحل اڈریاٹک سے شروع ہوکر شہر گوبانہ اور مقام زگنی تک جائیگا۔ اور زگنی سے متجاوز ہوکر بحیرہ سقوطری اور خلیج لوکانی تک اور یہاں سے وکوشین اور بلاقاتک اس خط کے اعتبار سے سقوطری اور جبل تربلوش البانیہ میں داخل ہونگے۔ کوسین و بلاقا مانٹی نگرو کو اور دیاکوہ سرویہ کو دیجائینگے

طبروق میں عربوں اور اطالیوں کا مقابلہ

المؤید کا نامہ نگار ڈرنہ سے تار دیتا ہے کہ کل صبح (۱۲-اپریل) کو ہمارے مرکز واقع طبروق پر ایک اطالی ہوائی جہاز تفتیش حالات کے لئے اڑتے ہوئے نظر آئے۔ ہوائی جہازوں کی اڑان سے آدھ گھنٹہ بعد اطالوی سپاہ کی ایک جمعیۃ جو کئی صفوں سے مرتب تھی میدان میں نظر آئی اور تقریباً ۵ میٹر کا فاصلہ تھا ... ہماری سپاہ اس کے مقابل ... جنگ شروع ہوگئی۔ چار گھنٹہ کامل مقابلہ ہوا۔ آخر دشمن حسب عادت نقصان اٹھا کر پسپا ہوگیا۔ ہزیمت خوردہ اطالوی سپاہ بندرہ گاڑیوں میں اپنے مُردوں کو اپنے ساتھ لیگئی عربوں میں سے صرف دو شہید اور پانچ مجروح ہوئے۔ مال غنیمت میں فوٹو گرافی کے آلات اور چالیس پونڈ بنک کے نوٹ ملے۔ پانچ بندوقیں اور بیشمار گولیاں بھی ہاتھ آئیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اوس نے ہمیں دشمن پر کامل فتح دی۔

تاوان جنگ

معاصر المؤید لکھتا ہے کہ پارلیمنٹ انگلستان کے ایک ممبر نے ۸-۱ اپریل کو وزیر خارجہ سر گرے سے دریافت کیا کہ جب ۱۸۷۸ء کی جنگ روس و ٹرکی میں ٹرکی سے روس کو اور ۱۸۹۷ء کی جنگ یونان و ٹرکی میں یونان سے ٹرکی کو تاوان دلایا گیا تھا۔ تو اب جودہ جنگ میں بموجب دستور سابق دول متحالفہ کو کیوں تاوان جنگ نہیں دلایا جاتا۔ سر اڈورڈ گرے نے جواب میں کہا کہ ۸-فروری ۱۸۷۹ء کے تاوان جنگ کے معاہدہ کی دفعہ ۴ میں تاوان جنگ کی مقدار اسی کروڑ تینتیس لاکھ فرانک تھی۔ اسی طرح معاہدہ صلح یونان کے تاوان جنگ کی مقدار چالیس لاکھ پونڈ تھی۔ لیکن ان سے اس امر کا استدلال ٹھیک نہیں کہ اب کیوں ٹرکی سے تاوان جنگ نہیں دلایا جاتا کیونکہ روس جاپان کی جنگ میں فریقین جنگ میں سے کسی کو تاوان جنگ نہیں دلایا گیا اور اسی طرح گذشتہ جنگ ٹرکی و اٹلی میں بھی تاوان نہیں قرار دیا گیا اسلئے سابق نظیروں سے تاوان جنگ کے مسئلہ پر توجہ نہیں کیجا سکتی۔

اسکے بعد سر اڈورڈ گرے نے بیان کیا کہ اس موقع پر اہم مسئلہ یہ ہے کہ دوران جنگ میں اتحادیوں نے جن مقامات پر قبضہ کرلیا ہے وہ اونکو دیدئے گئے ہیں اور اس حالتمیں اون سے کسی قسم کا خرچ نہیں لیا گیا ہے اس اعتبار سے سابق نظیر کو مسئلہ حال سے مطابق نہیں کرنا چاہیے۔

ڈرنہ میں ایک جھڑپ

المؤید کا نامہ نگار ۱۶-اپریل کو تار میں بیان کرتا ہے کہ عربوں کی ایک جمعیۃ اس ارادہ سے باہر نکلی تھی کہ اطالیوں کو ڈرنہ سے نکالدیا جائے لیکن افسوس ہے کہ وہ اس ارادہ میں ناکامیاب رہی اور مجبور ہوکر شہر کی چہار دیواری کی جانب بڑھی جہاں چند اطالوی اوسے مل گئے اور عربوں نے اونکو قتل کر ڈالا اور ایک اطالوی زندہ گرفتار کرلیا جس سے بہت سی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ ۱۷-اپریل کا تار مظہر ہے کہ کل (۱۶-اپریل کو) اطالویوں کی ایک پیادہ و توپچی جماعت سیدی عبداللہ کے مورچوں سے باہر نکلی یہ جمعیۃ تقریباً چھ سو میٹر مورچوں سے آگے بڑھی تھی کہ عربوں نے آتشباری کرکے انہیں گھیر لیا اور ایک سخت مقابلہ کے بعد اطالویوں کو بہت سا سامان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ ۵۰ اطالوی مقتول ہوئے جن کو اطالوی اٹھا کر لیگئے۔

محمود شوکت پاشا

معزز ترکی معاصر تصویر افکار رقمطراز ہے کہ حضرت محمود شوکت پاشا صدر اعظم و وزیر جنگ آجکل امور عسکری کے انتظامات میں اشد مصروف و مشغول ہیں کہ کسی وقت فرصت نہیں ہوتی عسکری خصوصیات اور مواقع جنگ کے نقشوں کا میٹر ہر وقت پیش نظر رہتا ہے اور رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں وہ بہت تھوڑی دیر آرام فرماتے ہیں۔

رسید زر معاونین مدینہ مع شکریہ

- جناب بابو بہادر خاں صاحب کلرک
- جناب بابو دیو دیال صاحب گرشا ...
- جناب منشی محمد عبدالماجد صاحب ... حسین
- جناب منشی محمد صدیق صاحب امین
- جناب حاجی شیخ بدر الحسن صاحب
- جناب مولوی حاجی رمضان شاہ صاحب ... دواری
- جناب منشی محمد حسن صاحب ...
- جناب ڈاکٹر بلو نصیب خاں صاحب
- جناب حاجی محمد بخش خانصاحب
- جناب منشی بشیت علی صاحب
- جناب راجہ محمد افضل خانصاحب
- جناب حاجی عبدالرشید صاحب تاجر کتب
- جناب کے۔ آر۔ مہرہ برادرس
- جناب منشی عبدالصمد صاحب ناکہ دار
- جناب مرزا ہادی حسین بیگ صاحب ڈپٹی رجسٹرار
- جناب مولوی عماد الدین صاحب مدرس اول
- جناب محمد خواجہ صاحب ابن داتا صاحب شیال ہوس
- جناب نثار الدین خانصاحب ڈریور
- عالیجناب آنریبل نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر رئیس اعظم
- جناب مولوی سید گلاب میاں صاحب مؤلف تاریخ پالن پور
- جناب ماسٹر محمد حسین واحمد بخش سوداگر
- جناب منشی محمد صدیق صاحب شوز مرچنٹ
- جناب منشی علاؤالدین صاحب سرکل سب انسپکٹر پولیس
- جناب سید مراتب علیشاہ صاحب تحصیلدار
- جناب خواجہ عبداللہ سلیمان صاحب معرفت ...
- جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس
- جناب منشی عبدالرشید صاحب معروف
- جناب منشی محمد لیسین صاحب ریلوے لوکوشیڈ

مطبوعہ ۸ مئی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

اخوت و ہمدردی

(۲)

اخوت و ہمدردی کے پاکیزہ جوہر کو جن لوگوں نے غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے اون میں زیادہ حصہ اون اشخاص کا ہے جو نوعی دنیاوی تعلق میں یکسان زندگی بسر کرنیوالے ہیں جس سے مراد دوسرے الفاظ میں وہ افراد ہیں جو ہم پیشہ ہم مشرب ہونے اور علم و کمال میں مساوات رکھنے کیوجہ سے حسن حقیقی کے غیر معتاد ہیں۔ یہ عیب نہ صرف دنیاوی زندگی میں پایا جاتا ہے بلکہ مذہبی زندگی کے ارکان بھی اسمین شامل ہیں اور حقیقت میں ان بزرگوں نے اس میں بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔

ہم جب کبھی دو تعلیم یافتہ اشخاص کو ایک صحبت میں دیکھتے ہیں یا ایک راہ پر چلتا ہوا پاتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوکر حیرت و تعجب ہوتا ہے کہ ان میں سے وہ اخوت و ہمدردی جو تعلیم کا اصول اصول ہے کیا ہوئی اور ان میں اختلاف طبائع کا ناپاک مادہ کیون بڑھا ہوا ہے۔

یہ ایک عجیب حیرت انگیز راز ہے جسکو کسی دوسرے موقع پر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا اس وقت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخوت و ہمدردی سے دور رہنے والے لوگون کو یہ دکھلایا جائے کہ اس سے کیا نقصانات ظہور میں آتے ہین اور اخوت و ہمدردی کو چھوڑ دینا کن مضرات کا جامع ہے۔

اس بحث پر ہم اس جگہ زیادہ تفصیلی نظر ڈالنا مناسب نہیں سمجھتے صرف چند موجودہ واقعات ثبوت میں پیش کرتے ہوے تعلیمی درسگاہوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے

نصاب تعلیم مین

اخوت و ہمدردی کا سبق بھی شامل کرین اور طلباء کی تربیت مین اخوت و ہمدردی پیدا کرنے کی انتہائی کوشش سے کام لیں ورنہ ذیل کے مضرات و نقصانات میں بہت کچھ ناگوار اضافہ ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے۔

باہمی بغض سے اسلامی کمزوریاں بڑھ گئی ہین۔ غیر ضروری اختلافات نے مذہبی شیرازہ کو پریشان کر دیا ہے مذہبی تنازعات نے ایک دوسرے کا دشمن بناکر تخریب کی حد تک پہونچا دیا ہے جس سے غیر قوموں اور غیر مذہبون کو اسلام پر منہ آنے کا موقع ملگیا ہے اسلام اور مسلمانون کا تنزل اسلامی وقعت و شوکت میں نمایان کمزوری صرف اخوت و ہمدردی چھوڑ دینے اور کبر و نخوت کے حاصل کرنیسے ہے۔ ایک صفت کا جامع اپنے معاصر کو کبھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھ سکتا۔ یہی وہ خرابیاں ہیں جو اخوت و ہمدردی کے چھوڑ دینے سے ہم میں پیدا ہوئی ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ ہم جان توڑ کوشش سے مسلمانون کی قومی و مذہبی ہستی باقی رکھنے کے لئے آپس میں اخوت و ہمدردی پیدا کرین اور اسلام کو کمزوری سے بچائیں کیونکہ صرف اخوت و ہمدردی ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہماری قومی ہستی کو مفید اور مذہبی زندگی کو نافع ہوسکتی ہے۔ وہ

اتحاد و اتفاق

جسکی خوبیان آج دنیا کے تمام طبقون مین مسلم ہیں اور جو انسانی زندگی کو کامیاب بنانے کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہیں صرف اخوت و ہمدردی سے پیدا ہوسکتا ہے اور ایک حد تک اخوت و ہمدردی اتحاد و اتفاق کے ساتھ جاتی ہے۔

"اخوت و ہمدردی" کا سبق اگر اسلامی دنیا کو اچھی طرح سے حاصل ہوگیا تو یہ امر یقینی ہے کہ اسلام کی وہ تمام کمزوریان جو اسلام کا جزو بنگئی ہیں دور ہوجائینگی اور اسلام کا بچہ بچہ ادہر سے ادہر تک ایک ہی رنگ میں رنگا ہوا نظر آئیگا۔ جس سے اسلام کے قرن اولیٰ کا نظارہ ہم پھر دیکھ سکیں گے۔

دنیا میں عام قاعدہ ہے کہ شخصی و قومی اثر پھیلانے مین سب سے زیادہ علم اخلاق سے کام لیا جاتا ہے جو قومیں ترقی یافتہ کہلاتی اور کامیاب زندگی کی فضا مین نشو و نما حاصل کرتی ہیں اون کا نصب العین قدرتاً خلق دیانت انصاف اور ہمدردی ہوتا ہے۔

آج جن قوموں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ میدان ترقی میں دوڑ رہی ہیں یا جو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ چکے ہیں اونکی زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں رہتا کہ اونکی ترقی یافتہ زندگی کو یہ عروج کیون حاصل ہوا ہے کیونکہ اونکی ہمدردانہ زندگی تمدنی اتحاد اور بہترین تعلقات بجائے خویش اس امر کا بین ثبوت ہون گے کہ وہ ایک اعلیٰ قوم کی صفات سے متصف ہیں۔ نصاریٰ۔ یہود۔ اور ہنود وہ اقوام وہ قومیں ہین۔ جو آجکل اپنی زندگی کو اعلیٰ مدارج ترقی پر پہونچانے اور عروج یافتہ قوم بننے کے لئے اتحاد و اتفاق سے کام لے رہی ہیں۔

جو لوگ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے باہمی تعلقات سے واقف ہیں اور صنعتی و تجارتی امور پر انہیں کافی عبور ہے انہیں آسانی سے یہ معلوم ہوجائیگا کہ اون ممالک کی ترقی یافتہ اقوام کا تمام مدار ترقی و حیات ملک و قوم کی یگانگت و ہمدردی پر مبنی ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمان اس وقت اس قدر غافل ہیں کہ انہیں اپنی ہمسایہ قومون کی قابل رشک زندگی کو دیکھتے ہوے بھی یہ تنبہ حاصل نہین ہوتا۔ کہ یہ قومین جن امور کو اپنا نصب العین بناکر ترقی کر رہی ہیں وہ حقیقت میں کیا ہیں اور ان سے ہمیں کسقدر تعلق ہے۔

افسوس ہے کہ وہ امور جو ہمارے پاکیزہ مذہب نے ہماری بہبودی اور ترقی کے لئے قرار دئے تھے اور جو ہماری حقیقی فلاح کا ذریعہ تھے ہماری بداعمالیوں اور عشرت پسندیون کی بدولت ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے اور غیر قوموں نے اون کو اپنا نصب العین بناکر ترقی و کامیابی کی راہ پر قبضہ کر لیا۔

ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے اسکی تشریح ہماری حالت زار سے۔ آہ کبھی ہمارا علم اخلاق ہماری اخوت و ہمدردی اور ہماری یکدلی و یکجہتی اسقدر وسیع تھی کہ بڑے بڑے سرکش کفار اور جنگجو وحشی قومون کو رام کرلیتی تھی ہمارے ہنستے افراد مسلح دشمنوں کو باتوں میں زیر بنالیتے تھے۔ یہ ہمارے علم اخلاق اور اخوت و ہمدردی کے ہی بیش قیمت نتائج ہیں کہ آج اسلام دنیا کے چپہ چپہ پر اپنے زندہ مذہب اور پاکیزہ ملت ہونیکا ثبوت دے رہا ہے غیر قومون کی تاریخ نویسی صاف الفاظ میں اس امر کا اعتراف کر رہی ہے کہ اسلام کی اخوت و ہمدردی اور اخلاق ایک ایسا اثر رکھتی ہے جو کسی دوسری مقناطیسی و برقی قوت میں بھی نہیں پایا جاتا۔

مسلمان جس سلسلہ یگانگت میں بندہے ہوے ہیں وہ ایک ایسا مستحکم رشتہ ہے جس سے زیادہ مستحکم کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ اور جسکو کوئی زبردست سے زبردست قوت شکست نہیں کرسکتی یہ وہ رشتہ ہے جو دنیا نہیں ہے سچے متبعین کو کبھی شاہراہ ترقی سے نہیں ڈگمگا سکتا اور نہ کسی موقع پر کسی ناگوار تصادم کا موجب بن کر عافیت کو نقصان پہونچا سکتا۔

تعجب ہے کہ مسلمانوں نے اس عافیت و راحت کی زندگی کو چند بے حقیقت نمائشی اور غیر موزون اصولوں کی وجہ سے چھوڑ کر اپنی ہستی کو نہ صرف خطرناک بنالیا بلکہ تباہ کر دیا ہے۔ آج جس طرف نظر اٹھا کر دیکھا جاتا ہے تو تمام دنیا میں صرف مسلمان ہی ایک ایسی قوم نظر آتی ہے جو پستی کے اعلیٰ درجہ پر ہوکر بھی ترقی اور راحت حاصل کرنیکی طرف توجہ نہیں کرتی۔

دولت عثمانیہ کی تاریخ قدیم پر نظر ڈالنے سے اس امر میں ذرا شبہ نہیں رہتا کہ دولت عثمانیہ کی تباہی کے اسباب و آثار اوسوقت سے پیدا ہوے جبکہ عثمانی قوم میں نسل و خون کے امتیاز کو وسعت دیگئی عربی۔ ہندی۔ کردی اور چینی مسلمانون کو عثمانی رنگ و نسل سے جداگانہ قرار دیا گیا اور ہر ایک قوم بجائے خویش اپنے کو ارفع و اعلیٰ سمجھکر دوسرے کی ذلت یا کمزوری کو اپنا نصب العین خیال کرنے لگی

مسلمانو! اگر فلاح و بہبودی منظور ہے تو امتیاز نسل و رنگ کو خیرباد کہکر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم پر عمل کرو اخوت و ہمدردی ہی وہ چیز ہے جس سے ہماری قومیت کو شرف حاصل ہے اور جس کی قوت پر ہم نے ابتک وہ نمایان اسلامی خدمات انجام دی ہیں جو آج ہماری اس پستی کی حالت میں بھی ہماری گذشتہ اقبال و عظمت کا اعتراف کرا رہی ہین۔

ہماری آیندہ ہستی کا بقا ہمارا آیندہ نشو و نما اور ہماری تمام تر کامیابی اخوت و ہمدردی پر موقوف ہے اگر ہم نے اس تباہی کی حالت مین بھی اخوت و ہمدردی کی قوت سے کام نلیا تو یقیناً وہ دن ہمارے لئے کچھ دور نہوگا کہ ہم حضیض فلاکت کی اوس درجہ تک پہنچ جائیں گے جس سے ابھرنا کسی طرح ہمارے لئے ممکن نہوگا

مدینہ کا دوسرا سال

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مدینہ یکم مئی سنہ ۱۹۱۳ء سے دوسرے سال میں قدم رکھتا ہے کسی اخبار کی کامیابی و ہردلعزیزی کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ سال بھر میں اوسکی کسقدر ترقی ہوئی اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مدینہ نے اپنی معزز ناظرین کی حسن توجہ سے اخباری دنیا میں ایک کامیاب ترقی حاصل کی ہے لیکن ترقی کا دائرہ ابھی بہت کچھ محدود ہے اگر معزز ناظرین مدینہ توجہ مزید سے کام لیں اور اشاعت مدینہ میں سعی موفور دکھلائیں تو مدینہ بہت جلد ایک کثیر الاشاعت اخبار بنسکتا ہے امید ہے کہ ہمدردان مدینہ ہماری اس عرضداشت کو ملاحظہ فرماکر مدینہ کو ایک کامیاب اسلامی اخبار بنانے میں ساعی ہون گے جن احباب کرام کی سالانہ قیمت یکم مئی سنہ ۱۹۱۳ء کو ختم ہوچکی ہے اون کی خدمت میں اطلاعی کارڈ روانہ ہوچکے ہیں آج مکرر اون کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ پیشگی قیمت عطا فرماکر کارخانہ کی امداد فرمائیں تاکہ جلد مدینہ اونکی خدمت کیلئے پہلے سے زیادہ مستعد نظر آئے زر قیمت بہرصورت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا زیادہ مناسب ہے بصورت دیگر وی پی کی اجازت ضروری ہے۔ اس اعلان کے بعد جن

اتحاد و ائتلاف ثلاثہ

(۴)

جرمنی کی یہ حالت سترھویں صدی کے وسط سے اٹھارھویں صدی کے آخر تک قایم رہی مگر اوسپر بھی روما کی حکومت جو ایک زمانہ میں ایک بڑے حصہ یورپ پر تھی - ایک نہ ایک رنگ میں انیسویں صدی کی ابتدا تک جاری رہی - یہ شہنشاہی جسے چارلس اعظم نے ایک خیال سے دوبارہ زندہ اور اک خیال سے از سرنو قایم کیا تھا - پہلے تو یورپ کے ایک بڑے حصہ پر براہ راست حکمرانی کرتی رہی - پھر جبکہ اسکی قوت پاپائے روما کی مخالفت سے بہت گھٹ گئی تو اسمیں ایک بین الاقوامی شان پیدا ہوگئی تھی - چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی خلاؤں کو شاہی کا خطاب بھی یہیں سے ملتا تھا - اُمرا کے خطابوں کی ابتدا بھی یہیں سے ہوتی تھی اور بادشاہ شہنشاہ کے بنائے ہوئے ہوتے تھے مگر شہنشاہ روما خود حضرت مسیح کا دنیوی جانشین مانا جاتا تھا - " اصلاح مذہب کے بعد جب دین عیسوی جو مغربی یورپ میں رائج تھا خود تفریق ہوگئی تو شہنشاہ روما کی مذہبی ابتدا میں بھی جیسا کہ پہلی اشاعت میں بیان کیا جا چکا ہے - اگلی سی بات نہ رہی -

صلح ویسٹ فیلیا کے بعد جب جرمنی کی ریاستیں خود مختار ہوگئیں تو روما کی شہنشاہی دراصل آسٹریا کی بادشاہی باقی رہ گئی مگر یورپ کی توازن قوت میں روما کی شہنشاہی کا اب بڑا حصہ تھا - چونکہ اس زمانہ میں جرمنی میں بھی ایک اور چھوٹی ریاست ترقی کر رہی تھی جو آگے چلکر جرمنی کی شہنشاہی کی بانی ہوئی - اسلئے ہیپسبرگ خاندان جو روما کی کئی صدیوں سے شہنشاہی کر رہا تھا زیادہ تر اپنی موروثی ریاست یعنی آسٹریا کی سلطنت کی ترقی و توسیع کی جانب متوجہ ہوا مگر پھر بھی روما کی شہنشاہی جیسی کچھ بھی تھی اسی خاندان کے ہاتھ میں رہی اور اوسکے مضبوط پنجے سے جو یورپ میں ضرب المثل ہوگیا ہے نہ نکل سکی - کچھ تو اسکی وجہ یہ تھی کہ یہ خاندان نہایت ہوشیاری سے تعلقات قایم کرتا رہا اور اپنے منصوبوں میں یکسوئی سے چالیں چلتا رہا - مگر دوسری وجہ یہ تھی کہ جرمنی کی بعض والیان ملک پروٹسٹنٹ مذہب میں داخل ہوچکی تھی اور روما کی شہنشاہی کیتھولک مذہب سے وابستہ تھی - علاوہ ازیں شہنشاہی کا اعزاز قایم رکھنے کے لئے صرف کثیر کی ضرورت تھی اور جرمنی کے اور حکمران اسکے متحمل نہ ہوسکتے تھے - مگر اٹھارھویں صدی کے وسط میں جرمنی کی نئی سلطنت پروشیا نے بڑی طاقت پیدا کرلی اور ۱۷۵۶ع میں یورپ کی ہفت سالہ جنگ چھڑی تو اس سلطنت نے فرانس اور آسٹریا کی مجموعی فوج کے دانت کھٹے کردئیے اور اس جنگ کے اختتام پر روما کی شہنشاہی کا رہا سہا اقتدار بھی گھٹ گیا کیونکہ اس سلطنت جرمنی میں جہاں صدیوں سے ایک ہی حکمران خاندان نمایاں چلا آتا تھا - اب دو بڑے خاندان نظر آنے لگے جنکے درمیان رقابت کی آگ مشتعل تھی - جرمنی قوم کے بڑے سرداروں اور والیان ملک کی ایک انجمن (جسکو ڈائٹ کہتے تھے) جسکی ساخت کسی زمانہ میں بڑے جبروت والے پادریوں اور بڑی قوت والے امرا کی اجتماع سے بنی تھی اور جو بحیرہ روم اور بحیرہ بالٹک کے درمیان کی ہر قوم کیلئے قوانین نافذ کیا کرتے تھے - اب اسمیں ضعیف اُمور پر بحث و مباحثہ ہونے لگا تھا کہ دربار میں کس کی کرسی آگے ہو کس کی پیچھے - کس کا خطاب کیا ہے اور کس والی ملک کے ایلچی سرخ کپڑے سے منڈھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھیں - اور کس کے ایلچی سبز کپڑے کی منڈھی ہوئی کرسیوں پر - ایلچیوں کو سونے کے برتنوں میں کھانا کھلایا جائے یا چاندی کے - اور حقیقت یہ ہے کہ یہ انجمن اب ان چھوٹے چھوٹے امور کا بھی فیصلہ کرنے کے قابل نہ رہی -

روما کی شہنشاہی میں جو کچھ معنی اور مطلب تھے اور اقتدار کا رہ گیا تھا وہ بھی انہیں لغو باتوں کے بوجہ سے دبکر کچلا جا چکا تھا - مگر ہر ایک عظمت کی ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اسکی اصلیت مفقود ہوجاتی ہے تب بھی ظاہری تزک و احتشام باقی رہ جاتا ہے - انسان کی کاہلی اور بزدلی کی بدولت جو نسبتی ہے کہ جو چیز مصنوعی ہے وہ درحقیقت بُری اور مضر بھی ہے - ایک چیز جو کسی زمانہ میں اچھی تھی آخر وقت بھی گھستی اور رینگتی رہ جاتی ہے جبکہ وہ بیکار اور غیر مفید ہوجاتی ہے - یہی حال روما کی شہنشاہی کا تھا - جسے چارلس اعظم نے دوبارہ زندہ کیا تھا جس فریڈرک نے زیبائش دی تھی اور جسکی تعریف میں ڈانٹی جیسے شاعر نے اپنے بے مثل ترانے گائے تھے - اب اس شہنشاہی میں سوائے چند لغو خطابات کی لمبی ڈوری کے کچھ باقی نہ تھا اور اس سیاسی حالت کا اثر جرمنی کی ادبیات اور رعایا کے سیاسی خیالات پر بھی پڑا - قومیت کا خیال حکمرانوں اور رعایا دونوں میں مفقود نظر آتا تھا اور اس زمانہ کا ایک جرمن شاعر جس سے زیادہ جرمنی میں ادبیات کی روح پھونکنے میں کسی نے مدد نہ دی تھی - لکھتا ہے "حب وطن کا میں خیال بھی نہیں کرسکتا اور مجھے یہ ایک بڑا دیوتا کی کمزوری سی معلوم ہوتی ہے جسکی اپنے میں نہ ہونے سے مجھے بیحد خوشی ہوتی ہے"

روما کی شہنشاہی اور ملک جرمنی کی یہ حالت تھی جب یورپ کے مغربی حصہ میں اُفق سیاسی پر ایک بادل کا ٹکڑا جو بالشت بھر سے زیادہ نہ تھا نظر آیا مگر چند ہی ساعت میں سارے عالم پر اندھیرا چھاگیا اور ایک ایسی آندھی چاروں طرف پھیل گئی کہ جس نے اگلے وقتوں کی بوسیدہ سیاسی عمارتوں کو آن واحد میں ڈھادیا اور جو نئی عمارتیں زیر تعمیر تھیں انکے نمبہ کو بھی کچھ عرصہ کے لئے تعمیر کے لئے نکما کردیا - یہ فرانس کا انقلاب عظیم تھا جو ۱۷۸۹ع میں شروع ہوا - جس نے فرانس میں اُس شاہی خاندان کا خاتمہ کردیا جو آٹھ سو برس سے اُس ملک پر حکومت کرتا چلا آتا تھا جنکے انقلابی اثر سے نہ صرف یورپ ہی کی سلطنتیں محفوظ نہ رہ سکیں بلکہ جس نے ایک چھوٹا سا تلاطم ایشیا اور امریکہ میں پیدا کردیا اور ہندوستان میں بھی انگریزوں اور فرانسیسیوں میں لڑائی چھیڑ دی جسکا اثر نہ صرف دکن میں محسوس ہوا بلکہ جس نے دہلی کی مغلیہ سلطنت کا بھی انیسویں صدی کے شروع ہوتے ہی واقعی خاتمہ کردیا -

فرانس کا انقلاب عظیم تو شاہی اصول کا قلع قمع کرنے کی غرض سے شروع ہوا تھا مگر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اٹلی کے پاس کے ایک چھوٹے سے جزیرہ کارسیکا کے باشندہ نیپولین بوناپارٹ نے جو ایک معمولی وکیل کا بیٹا تھا - یورپ میں ایک ایسی عظیم الشان اور وسیع شہنشاہی قایم کردی - جسکے سامنے سکندر اعظم اور چارلس اعظم کی شہنشاہیاں چھوٹی اور بے وقعت معلوم ہونے لگیں -

چونکہ روما کی شہنشاہی ہزار برس سے زیادہ مدت سے قایم تھی اسلئے باوجود ہزار کمزوری کے اب بھی اُسکا اثر لوگوں کے دل پر اسقدر گہرا تھا کہ نیپولین بوناپارٹ نے روما کا شہنشاہ ہونا مناسب سمجھا - آسٹریا کے بادشاہ میں اتنا دم کہاں تھا کہ اس بے نظیر فاتح کا مقابلہ کرسکتا ۱۸۰۵ع ہی سے فرانسس دویم نے اپنا لقب موروثی شہنشاہ آسٹریا کرلیا - ۱۸۰۶ع میں جرمنی کی چند سلطنتوں نے جرمنی کے مشہور دریا رہائن کے نام پر نیپولین کی قایم کردہ "اشتراک رہائن" میں شرکت کرلی اور روما کی شہنشاہی سے بالکل قطع تعلق کرلیا - نیپولین نے بھی شہنشاہی کے تسلیم کرنے سے انکار کا اعلان کردیا اور فرانسس دویم نے یہی مناسب سمجھا کہ خود شہنشاہی سے دست بردار ہوجائے - اور ۶ - اگست ۱۸۰۶ع کو چارلس اعظم کی تخت نشینی سے ایکہزار چھ برس بعد اور سیزر کی فتح فرسالیہ کے ایکہزار آٹھ سو چھپن برس بعد "مقدس شہنشاہی روما" کا خاتمہ ہوا - یہ ایک ایسا عظیم الشان واقعہ تھا کہ اگر کسی اور زمانہ میں وقوع پذیر ہوا ہوتا تو خیال کیا جاتا کہ دنیا کا خاتمہ اب قریب ہے - مگر جو طوفان ۱۷۸۹ع میں شروع ہوا تھا - اُسکے تلاطم میں اس پُرانے جہاز کی غرقابی کا مشکل ہی سے کسی کو احساس ہوا -

نیپولین کی فتوحات آندھی کی طرح آئی تھیں اور اُسکی مملکت کا قیام حباب سے زیادہ دیرپا نہ ثابت ہوا - ایک بار شکست کھا کر یہ بے مثل فاتح ایلبا میں مقید کردیا گیا مگر جب وہاں سے چھوٹا اور ایکبار پھر نبرد آزمائی کی تو انگلستان اور جرمنی کی نئی قوت پروشیا کے مقابلہ میں ۱۸۱۵ع میں واٹرلو کے میدان میں دنیا کی مشہور لڑائیوں میں سے ایک عجیب فیصلہ کن لڑائی میں شکست کھائی اور اُسکے بعد جزیرہ سینٹ ہیلینا میں مقید کردیا گیا - جہاں سے رہائی اُسی وقت نصیب ہوئی جبکہ طائر روح قفس عنصری سے آزاد ہوا -

احیائے شہنشاہی کے اختتام پر عام خیال یہ تھا کہ روما کی شہنشاہی پھر قدیم اصول پر قایم ہوجائیگی گو ایک نیم رومن نیم جرمن شہنشاہی کا پھر بدستور سابق قایم ہونا ناممکن العمل تھا تاہم بہت سی سلطنتوں کا خیال تھا کہ تمام جرمنی ایک ہی حکمران کے ماتحتی میں رہے تو بہتر ہے مگر نئی سلطنتوں نے اُسے قبول نہ کیا - بویریا کسی کو اپنے اوپر حکمران تسلیم کرنا نہ چاہتا تھا اور اگر ایک حکمران تسلیم بھی کیا جا سکتا تو پروشیا جسکو نیپولین اعظم کے خلاف اتنی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی آسٹریا سے کلہ بکلہ ہوکر اس حکمرانی کا دعویدار ہوتا - آسٹریا کو خود خواہش نہ تھی کہ ایک ایسے عہدہ کو قبول کرے جسمیں اعزاز بہت ہی کم رہ گیا تھا اور جسمیں حقوق کم تھے اور فرائض زیادہ اور خصوصاً جبکہ فرائض پر کاربند ہونے کے لئے اُسکے پاس کافی سامان و ذرائع باقی نہ رہے تھے - اسلئے جب وائنا پایہ تخت آسٹریا میں کانگریس ہوئی تو بجز اسکے چارہ نہ تھا کہ جرمنی کی سلطنتوں کا ایک اشتراک قایم کیا جائے - یہ دراصل ایک دفع الوقتی تھی اسلئے کہ اصلیت تو یہی تھی کہ چند خود مختار سلطنتیں ایک دوسرے سے بے تعلق رہ کر جرمنی کے مختلف حصوں پر حکمرانی کررہی تھیں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی میں ایک قومی اجتماع قایم ہوگیا ہے - انیسویں صدی کے شروع میں موجودہ دول متحدہ کی یہ حالت تھی کہ ایک جانب اٹلی شہنشاہی روما کی بوجھ سے ہلکا ہوکر اُس اجتماع کے لئے تیار بیٹھا جو نصف صدی بعد عمل میں آیا - آسٹریا بجائے روما کے انتخابی شہنشاہی کی اور سلطنتوں کی طرح ایک سلطنت بن گیا تھا - گو ابتک وہ دوسرے ملکوں کے اجتماع میں سنگ راہ تھا اور جرمنی میں اجتماع کی شیرازہ بندی کے لئے کم ازکم اوراق پریشان ایکجگہ اکٹھے کرلئے گئے تھے - اٹلی کی آزادی کی داستان اب سنا چکے ہیں - اب جرمنی کی شیرازہ بندی کی کہانی مختصر طور پر سنانی باقی رہ گئی ہے اور گو یہ امید نہیں کہ اس روکھے پھیکے قصہ میں وہ دل آویزی ہوگی جسکے اردو اخبارات کے ناظرین خوگر ہوگئے ہیں - تاہم یہ امید کیجا سکتی ہے کہ ہمدرد کے ناظرین کے سامنے موجودہ سیاسیات کا ورق کھولا جائے گا تو اُس کے سمجھنے میں انہیں اتنی تکلیف نہ ہوگی جتنی پیشتر ہوا کرتی تھی -

ضروری اطلاع

مدینہ کی اشاعت کی تاریخیں انگریزی مہینہ کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ ہیں - اگر اخبار تاریخ اشاعت سے دو تین روز کے اندر نہ پہونچے تو خریداری کا نمبر لکھکر ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں بغیر نمبر خریداری تعمیل مشکل ہے - (منیجر)

شذرات

عذرِ گناہ بدتر از گناہ
عرفیؔ تُو می اندیش ز غوغائے رقیباں

میری بیوقت کی علالت اور پھر دوران سفر میں، مدینہ کے کام کی اسقدر حارج ہوئی کہ مجھے اُسکا عذر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے - ۲۲۔اپریل کا مدینہ مشکل سے ۲۵۔کو پوسٹ کیا جاسکا - ۱ یکم سے مدینہ کی تیاریوں میں مصروف تھا کہ یکایک پھر طبیعت بگڑ گئی اور ساتھ ہی اُس شدید آتشزدگی سے جس نے بجنور کے تقریباً نصف حصہ کو خاکستر کردیا - مجھے اپنے ارادوں میں کامیاب نہونے دیا۔ اسلئے نہایت مجبوری کے ساتھ یکم کی اشاعت کی معذرت کو جو درحقیقت بدتر از گناہ ہے - پیش خدمت ناظرین کرتا ہوں امید ہے کہ گذشتہ ہفتہ کی غیرحاضری سے معافی دیجائے گی - آیندہ انشاء اللہ العزیز مدینہ ٹھیک تاریخ اشاعت پر شایع ہوکر آپکی خدمت میں پہونچتا رہیگا -

نیازمند "اڈیٹر"

دولت عثمانیہ میں اردو کی تحریک

ہرچند کہ جنگ موجودہ نے دولت اسلامیہ عثمانیہ کو نقصانات کثیر پہونچایا ہے اور مسلمانان عالم کو ترکی نقصان سے ایک ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے لیکن شکر ہے کہ اتنے نقصان سے ایک مفید تحریک ترکی میں پیدا ہوچلی ہے۔ جس سے یہ امید قوی ہے کہ اگر مسلمانان عالم میں یہ تحریک اسی طرح جاری رہی تو ضرور کچھ دنوں بعد یہ اپنی گئی ہوئی عزت حاصل کرسکیں گے -

کئی ہفتہ سے ہمارے دفتر میں ترکی کے ایسے اخبارات کی ایک معقول تعداد موصول ہورہی ہے - جن سے ابتک ہمیں تبادلہ کا شرف حاصل نہیں ہے اور نہ اون سے کسی قسم کا پہلے سے تعارف حاصل ہے -

ان ترکی - عربی اور فرانسیسی اخبارات میں یہ تحریک نہایت زور شور کے ساتھ ہورہی ہے کہ مسلمانان ترکی غیر ممالک کے مسلمانوں سے تعلقات اخوت و ہمدردی کو مستحکم طریق پر قائم کریں تاکہ دنیائے اسلام کے تمام مطیع و منقاد افراد ایکدوسرے سے دردشریک ہوکر زندگی بسر کریں - ترکی کے مشہور مصور اخبار "تصویر افکار" اور "جون ترک" میں یہ تحریک نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے - اول الذکر اخبار میں "عالم اسلام" کا عنوان قائم کرکے ممالک اسلامیہ کی خبریں اور مسلمانان عالم کے جذبات و خیالات پورے طور پر بتلائے جاتے ہیں - ۱۳۔مارچ کے تصویر افکار میں ممالک اسلامیہ کی اون زبانوں اور کتابی حرفوں پر ایک بحث کیگئی ہے جو عربی و ترکی زبانوں کے غیر ہیں - اس بحث میں بتلایا گیا ہے کہ مسلمانان ترکی کو ممالک اسلامیہ کی زبانیں حاصل کرنی چاہئیں تاکہ تعلقات عالم اسلام میں آسانی حاصل ہو - ہمعصر مذکور نے اس بحث کی ذیل میں اردو حروف تہجی کے رسم الخط کو بھی دکھلایا ہے اور تحریک کی ہے کہ اُردو زبان ترکی میں خاص طور پر حاصل کرنا چاہیے

جون ترک - آلتی تعلیو وغیرہ اخبارات میں بھی اس تحریک کو پسندیدہ طریقہ پر نشوونما دیا جارہا ہے - اور مصر کے مشہور قومی اخبار الشعب میں بھی خاص طور پر اس تحریک میں حصہ لیا جارہا ہے

ہم خداوند تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اونکی تحریک کو بارآور فرمائے اور بندگان اسلام میں خواہ وہ کہیں آباد ہوں اخوت و ہمدردی کے پاک جذبات موجزن ہوں -

ہم اپنے اون معزز ہمعصران کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے گرامی قدر صحائف ہمارے دفتر میں بھیجکر تبادلہ کی خواہش ظاہر کی ہے اور ہمارے لئے اپنے پاکیزہ خیالات میں حصہ لینے کا ایک مفید و پسندیدہ طریقہ اختیار کیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ تحریک اب سے ایک عرصہ پہلے ہوتی تو اسکے نتائج اسوقت بہت ہی مفید ثابت ہوتے اور مسلمانوں کو وہ کمزوری کبھی نصیب نہ ہوتی جو اسوقت اعداء دین اسلام کی بیجا دست درازیوں اور سختیوں سے ہوئی ہے -

شیخ سلیمان بارونی کی تصریحات

ٹیونس کے فرانسیسی اخبار "دپیش ٹونزیان" میں اوسکے خاص نامہ نگار مقیم قمر تطاون کا ایک تار شائع ہوا ہے جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

شیخ سلیمان بارونی عنقریب ٹیونس جاکر اطالیہ کے سیاسی معتمد سے گفتگو کرنیوالے ہیں تاکہ اوس سے ملکر طرابلس الغرب کی جنگ کے معاملہ کو اتفاق رائے سے طے کریں - شیخ اس ارادہ سے روانہ ہوکر مقام ذہبیہ سے قمر تطاون پہنچگئے ہیں آپ کے ہمراہ ایک مترجم اور ایک رکن شہر ہیں - آپ اسوقت قمر تطاون کے مشہور ہوٹل دی الپورٹ میں ٹھہرے ہوئے ہیں -

میں (نامہ نگار) تکان سفر رفع ہونے کے بعد ایک روز شیخ ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوا اور ضروری مراسم آداب بجالانے کے بعد میں نے ممدوح سے دریافت کیا کہ

کیا یہ خبر جو بعض اطالوی اخبارات میں مشہور ہورہی ہے صحیح ہے کہ عربوں کی جماعت میں غیرملکی افیسر کام کررہے ہیں جنمیں تین فرانسیسی افسر بھی ہیں جو آپ کے ساتھ اطالوی افواج کے مقابلہ میں مصروف ہیں -

شیخ ممدوح نے جواب میں فرمایا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے - ہمارے لشکر میں اسوقت کوئی اجنبی افسر موجود نہیں اور نہ کوئی ترکی افیسر ہماری شریک حال ہے - البتہ چند ترک ہمارے پاس ضرور ہیں جو فوجی خدمت ادا نہیں کرتے بلکہ محکمہ تار کا کام کررہے ہیں - ہمنے ان ترکوں کو صرف اسوجہ سے روک لیا ہے کہ وہ عربوں کو ٹیلیگراف کے آلات کا استعمال سکھادیں -

نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد میں نے شیخ بارونی سے دریافت کیا کہ آپکے پاس وہ خبریں ضرور پہونچی ہونگی جو اطالیہ نے آپکے ارادوں کی نسبت شائع کی ہیں اور جنمیں بیان کیا گیا ہے کہ آپ اطالیہ سے باہمی سمجھوتہ اور جنگ ختم کردینے کے متعلق نامہ و پیام کررہے ہیں - اطالویوں کا خیال ہے کہ آپنے تین لاکھ فرانک لیکر جنگ ختم کردینے کا فیصلہ کردیا ہے - یہ بھی مشہور ہے کہ آپنے کونٹ سفورزہ سے مقام جربہ اور بن قردان میں ایک ملین (دس لاکھ) فرانک کا مطالبہ کرکے جنگ کے ختم کردینے کا اطمینان دلایا ہے کیا یہ خبریں صحیح ہیں اور اس قسم کی کوئی قرارداد آپکی طرف سے اسکے متعلق ہوئی ہے - شیخ ممدوح نے جواب میں فرمایا کہ میں اس امر سے انکار نہیں کرسکتا کہ میرا یہ سفر محض اسلئے ہے کہ جنگ کو ختم کیا جائے - میں اس سفر میں اطالیہ کے سیاسی معتمدوں سے ملنے جارہا ہوں تاکہ اون سے گفتگو کرکے مفید و مقبول فریقین شرائط پر جنگ ختم کردیجائے -

شیخ ممدوح کے جواب کو سنکر نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا آپ بتلاسکتے ہیں کہ وہ شروط کیسا ہونگی جنپر آپ جنگ کو ختم کردینا چاہتے ہیں ممدوح نے فرمایا کہ یہ موقع اس قسم کی گفتگو کا نہیں ہے البتہ اتنا بتلادینا ضروری ہے کہ میں اس معاملہ میں

بقیۂ تلغرافات

جنگ بلقان

لندن ۲۸۔اپریل - ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار سنجی کا ایک مظہر ہے کہ دول کے منسٹروں نے ایک مشترکہ نوٹ کے ذریعہ سے سقوطری کو خالی کرنے کا انکار کردیا ہے کہ موجودہ وقت آرتھوڈکس کلیسا کی ایک تقریب کا موقع ہے - اس امر کو معنی خیز خیال کیا گیا ہے کہ آرچ ڈیوک میں مسٹر فرڈیننڈ دفعتاً وائنا کو واپس آگیا حالانکہ ۳۔مئی تک اُسکی واپسی کی امید نہ تھی - (بعد کی خبر) دول یورپ نے سنجی میں ایک مشترکہ نوٹ پیش کرکے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ سقوطری کو فوراً بلا توقف مزید خالی کرکے بین الاقوامی بیڑہ کے کمانڈر دول کے حوالہ کردیا جائے اور اسکا فوراً جواب مانگا ہے - مانٹی نگرو نے اس بیرحمانہ اور غیرمنصفانہ مطالبے کے خلاف باضابطہ ناراضی کا اظہار کیا ہے -

لندن ۲۹۔اپریل - اسد پاشا کی تازہ ترین نقل و حرکت سے اندیشہ ہے کہ حالت موجودہ میں سخت پیچیدگیاں پیدا ہونگی آسٹروی حلقوں میں اس امر پر ظاہرا رنجش کا اظہار کیا جارہا ہے کہ سفراء دول مانٹی نگرو پر دباؤ ڈالنے میں عمداً ڈھیل سے کام لے رہے ہیں - وائنا میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ آسٹریا غیرمحدود توقف پر رضامند نہ ہوگا اور اس امر پر اصرار کریگا کہ مانٹی نگرو کو بزور سقوطری کے خالی کرنے پر مجبور کیا جائے جس کے لئے ان کے خیال میں چنداں لڑائی کی ضرورت نہیں

یہ اب عام طور پر یقین کیا گیا ہے کہ سقوطری کی تسخیر اسد پاشا اور مانٹی نگرویوں سے مابین مسئلہ البانیا کے فریقین کے حسب تصفیہ کرنیکی غرض سے پہلے سے سوچی ہوئی کارروائی کا نتیجہ تھی - رائٹر مظہر ہے کہ سفراء دول نے ۳ گھنٹہ تک باہم مشورہ کیا جو آجتک سب سے طویل کانفرنس تھی - سر اڈورڈ گرے صدرنشین تھے - اسکا اجلاس پھر جمعرات منعقد ہوگا اور امید ہے کہ اسوقت آسٹریا کو دول یورپ کے عندیہ سے مطلع کیا جاسکیگا - روسی حلقوں میں اندیشہ کیا جارہا ہے کہ آسٹریا کی مجرد کارروائی سے سخت پیچیدگیاں پیدا ہونگی - مانٹی نگرو کی سپاہ کے سقوطری سے رخصت ہوجانیکو اسکے دول سے دب جانے پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ وہ سنجی اور البانیہ کے [illegible] کو ممکنہ پیشقدمی کی مقاومت یا فراموش اور یوانینا پر قبضہ کرنیکے لئے جارہی ہے - جس علاقہ کا مانٹی نگرو سقوطری کے عوض میں مطالبہ کرتا ہے - آسٹروی پریس نہایت بے صبری ظاہر کررہا ہے - فوجی پرچے کانفرنسوں کو توڑ دینے کا مطالبہ کررہے ہیں - آسٹریا کے تنہا کارروائی کرنیکی خبر سنکر آج ہنڈی پرچے کے بازار میں اندیشہ پیدا ہوگیا ہے اور براعظم کے ممالک میں تمسکات کا نرخ اُتر گیا ہے

قومی خیانت نہ کرونگا اور قومی حقوق کو ہاتھ سے نہ دونگا۔ جو لوگ عقلمند ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب ترکوں نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہمارے شہروں سے چلے گئے تو ہمنے اپنے شہروں سے نظم و نسق کا کیسا عمدہ ثبوت دیا اور اطالیہ سے مقابلہ کرتے رہے ہمارے پاس کثرت سے سامان خورد و نوش تعیل اور ذخائر حرب موجود ہیں اور ہم بہت دیر تک مقابلہ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ البتہ ہمارے پاس توپوں کی کمی ہے لیکن ہم جس طریق پر جنگ کرتے ہیں اوسمیں ہمیں توپوں کی زیادہ ضرورت نہیں اور نہ دشمن ہمارے مقابلہ میں اپنی توپوں سے کچھ کام لے سکتے ہیں۔

ہمارے ملک کی زرعی حالت بہت اچھی ہے اور آبادی امراض سے پاک ہے اور یہ دونوں باتیں اس امر کی مظہر ہیں کہ ہم جنگ برابر جاری رکھ سکتے ہیں لیکن باینہمہ ہم ان وسائل پر ہر وقت غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور موہوم امیدوں پر قناعت نہیں کرتے ہیں۔

ہم چونکہ امن و امان کو پسند کرتے ہیں اسلئے ہمنے اسوقت یہ پسند کیا ہے کہ اس معاملہ کو باتفاق رائے طے کر لیا جائے اور طرابلس الغرب میں ہمارے امتیازات محفوظ رہیں۔

اگر اطالیہ سے ہمارے مفید مطلب معاہدہ طے ہو گیا اور ہمارے امتیازات و استحقاق کو محفوظ رکھکر ہمارے لئے کافی معاوضہ دیا گیا تو ہم اپنے ملک طرابلس الغرب کو چلے جائیں گے۔ اور اگر اسکے خلاف معاملہ طے ہوا تو ہم جنگ کو برابر جاری رکھیں گے اور پھر ہمارے دشمن کے درمیان ایک مستحکم فیصلہ تلوار ہی کریگی۔

مجھپر جسقدر الزام لگائے گئے ہیں اونکی نسبت مجھے صرف اسقدر کہنا ہے کہ یہ سب لغویات ہیں میرا تمام کنبہ اور ماں باپ اسوقت میری قوم کے پاس رہتے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی خیانت مجھ سے ہوئی تو میری قوم میرے کنبہ کو تباہ کر دیگی اور میری خیانت کا بدلہ لینے میں کوئی کسر نہ رکھیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری طرف سے یہ اعلان کر دیں گے کہ شیخ بارونی نے یہ سفر اسلئے اختیار نہیں کیا ہے کہ وہ ذمہ داریوں کو فروخت کر ڈالے بلکہ مفید مفاوضت کے لئے سفر کر رہا ہے۔

نامہ نگار نے اسکے بعد دریافت کیا کہ کیا شیخ سنوسی آپکی طرح اس مقابلہ کو ہمیشہ جاری رکھینگے شیخ نے فرمایا کہ مجھے پورا اعتماد ہے کہ میرے تابع گروہ اور وہ صرف حصہ طرابلس کے مجاہد ہیں۔ میری ہر ایک بات کو ماننے کے لئے تیار ہیں اور میری مخالفت کسی امر میں نہیں کر سکتے شیخ سنوسی میرے حصہ کے علاوہ تمام حصص ملک میں مقابلہ کر رہے ہیں اور وہ اس ارادہ میں میرے ساتھ شریک نہیں کہ اطالیہ سے گفتگو کیجائے۔

بساطی بازار کانپور کی مسجد

۲۲ پریل کی اشاعت میں ہمنے کانپور کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلائی تھی کہ وہ بساطی بازار کی مسجد کے معاملہ میں خلاف قانون کارروائی کی مدافعت کریں۔ میونسپلٹی جس جزو مسجد کو جبراً لیکر سڑک تعمیر کرنا چاہتی ہے وہ ایک ایسی جگہ ہے جسکا بیع و شرا حرام اور کسی شخص کے انتفاع میں نہیں ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہماری یہ آواز گورنمنٹ کے ذمہ دار کارکنوں کے کانوں تک پہونچی اور اس جانب خاص طور پر توجہ فرماکر میونسپلٹی کو اس قسم کی خلاف قانون حرکت سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ میونسپلٹی نے حال کے ایک جلسہ میں باتفاق رائے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ میونسپلٹی جزو مسجد کو سڑک کی تعمیر میں لینے کی تجویز کو مسترد کرتی ہے۔

ہم گورنمنٹ کے بیحد مشکور ہیں کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے باقی رکھنے میں بہت کچھ ساعی رہتی ہے اور امکان بھر کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہونے دیتی جو مسلمانوں کے عام انتشار کا موجب ہو۔ مسلمانان ہند کو چاہئے کہ وہ اپنی جائز شکایات گورنمنٹ کے کانوں تک پہونچانے میں تامل نہ کیا کریں۔ اگر گورنمنٹ کے بعض ناعاقبت اندیش عمال رعایا کے جذبات کی پروا نہیں کرتے تو کیا گورنمنٹ بھی خدانخواستہ رعایا کی جانب سے بے پروا ہو گئی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ عمال کی بے اعتدالیوں سے مایوس نہ ہو کر گورنمنٹ سے اپنے معاملات میں مدد لیں اور اپنی جائز شکایتوں کی انسداد میں گورنمنٹ کی اعانت چاہیں تاکہ حاکم و محکوم کے تعلقات نہایت پاکیزہ اور مستحکم رہ کر ہندوستان کی بہبودی کا ذریعہ بنیں۔

حوادث محلیہ (لوکل)

شدید آتشزدگی

یکم مئی ۱۹۱۳ء کا دن ہولناک قیامت کے دن سے کم نہ تھا تقریباً ساڑھے گیارہ بجے محلہ قصبہ میں برتیت نامی بلدار کے گھر آگ لگی جو ہوا کی تیزی سے آناً فاناً میں ادھر ادھر تک پہونچگئی۔ تقریباً آدھ گھنٹہ میں اس قیامت خیز آتشزدگی نے تقریباً چار سو خام و پختہ گھروں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ آگ کا زور کا یہ عالم تھا کہ ابھی اس مقام پر لگی ہوئی ہے کہ منٹوں میں دو سو قدم کے فاصلہ پر پہونچگئی۔ آتشزدگی کے اس زور نے باشندگان شہر کو اتنا موقع نہ دیا کہ گھروں کے مال و اسباب کو نکالکر کسی دوسری جگہ لیجاتے۔ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر اس آگ نے محلہ قصبہ سے لیکر محلہ مرزہنگان۔ محلہ قصابان۔ گنتی باڑہ اور مقام ہری سڑک کے خام و پختہ مکانات مع اثاث البیت کو جلا دیا۔

پولیس کے جوان لین انسپکٹر صاحب۔ حلقہ انسپکٹر صاحب۔ کوتوال شہر۔ جوائنٹ مجسٹریٹ تحصیلدار صاحب اور دیگر ذمہ دار سرکاری عہدہ دار آتشزدگی کے فرد کرنے میں نہایت محنت سے کام لے رہے تھے صاحب مجسٹریٹ بہادر نے بھی تشریف لاکر رعایا نوازی فرمائی اور بہت کچھ تسکین دیکر خلوص و محبت کا ثبوت دیا۔ پولیس کی رپورٹ کے تخمینہ سے آتشزدگی کے نقصان کا اندازہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ صحیفہ اور مدینہ کے دفتر بھی اس آتشزدگی سے محفوظ نہ رہ سکے اور بہت سلسلہ آتشزدگی کے نذر ہوا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کارکنان صحیفہ و مدینہ کا دفتر آتشزدگی سے بالکل محفوظ رہا اور کاروباری کاغذات و کتبخانہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا۔ آتشزدگی میں ایک شخص اور دو ایک جانور نذر اجل ہوئے۔

۲۔ مئی کو سوتی بھگوان سروپ صاحب کے مکان میں آگ لگی اور ایک گھوڑی دو گائے جلکر مر گئی۔

ہمیں یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ جناب چیف ریڈر صاحب کی دختر نیک اختر جو آتشزدگی میں جلگئی تھی باوجود بہت سے علاج کے بھی جانبر نہ ہو سکی اور داعی اجل کو لبیک کہکر چیف ریڈر صاحب کو داغ مفارقت دیگئی۔ چیف ریڈر صاحب اس لڑکی سے بہت محبت رکھتے تھے۔ ہمیں آپکے اس صدمہ سے دلی ہمدردی ہے خداوند تعالے آپکو اس صدمہ جانکاہ میں صبر جمیل بخشے۔

آتشزدگی کے کثیر واقعات کو دیکھکر جو بجنور میں آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بجنور میونسپلٹی شہر کے آرام و آسایش اور حفاظت کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتی اور جیسا کہ شہروں کی میونسپلٹی آتشزدگی کو فرو کرنے کے لئے انجن وغیرہ ہر وقت تیار رکھتی ہے میونسپلٹی بجنور اس جانب کچھ بھی توجہ نہیں کرتی۔ بجنور میں خسوش مکانات کی زیادتی ہے اسوجہ سے بجنور میونسپلٹی کا فرض ہے کہ وہ آگ فرو کرنے کے انجن وغیرہ کا جلد انتظام کرے۔ یہ امر معلوم ہو کر بھی ہمیں بہت افسوس ہوا کہ شدید آتشزدگی کے فرو کرنے میں میونسپلٹی نے کچھ زیادہ توجہ سے کام نہیں کیا۔ ہم میونسپلٹی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں سستی و غفلت سے کام نہ لے اور شہر کی ضروریات کو اعلی پیمانہ پر انجام دے تاکہ میونسپلٹی کے قیام سے گورنمنٹ کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔

آتشزدگی سے جن غریب باشندوں کے خسوش مکانات جل گئے ہیں اونکی امداد کے لئے لالہ داموردراس صاحب ممبر میونسپل بورڈ و مختار ہدایت نے فی گھر دو دو سو پولے اور آٹھ آٹھ بنڈے دینے کا اعلان کیا ہے جس سے بہت سے غریب باشندوں کو بروقت مدد ملگئی ہے۔ کاش شہر کے دوسرے متمول اصحاب بھی اسوقت دست سخا و کرم سے کام لیکر غریب و مصیبت زدگان آتشزدگی کی امداد کرتے۔

مقدمہ الکشن

ضلع بجنور میں جو مقدمہ الکشن مولوی عبدالحی صاحب وکیل کیجانب سے لالہ لکپت رائے کے نام دائر تھا خوشی کی بات ہے کہ وہ باہمی مصالحت سے طے ہو گیا ہے لالہ لکپت رائے صاحب نے مولوی عبدالحی صاحب سے معزز اصحاب کے روبرو الکشن کی اون باتوں کی نسبت جو مولوی صاحب کی طبیعت کے خلاف تھیں معافی مانگ لی ہے اور مولوی عبدالحی صاحب نے عدالت میں درخواست دست برداری دیدی ہے۔ ہم دونوں صاحبوں کی اس مصالحت پر خوش ہیں اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بلوہ کے متعلق پچھلے ہفتہ جو واقعات لکھے گئے تھے اسکے متعلق مزید کیفیت یہ ہے کہ بلوہ مذکور پر دفعہ ۱۴۷ کا الزام لگایا گیا ہے۔ ۲۔ مئی کی پہلی پیشی میں جرم کا ثبوت نہایت آسانی سے ہو گیا ہے۔ رام ناتھ بقال پر دفعہ ۱۴۷ اور دفعہ ۳۲۳ لگائی گئی ہیں۔ ۳۔ مئی کی پیشی میں رام ناتھ مذکور کی دفعہ ۱۴۷ کا الزام دور کرکے پانچسو کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ باقی حالات آیندہ لکھے جائیں گے۔

مگر بعد میں نرخ کسی قدر بحال ہو گیا لیکن فی الحال لندن میں ان افواہوں کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی بقول ویسٹرمنسٹر گزٹ لندن میں یکم مئی کو سفراء کی کانفرنس اس امر کا فیصلہ کریگی کہ آیا شاہ نکولس کے بلا شرائط تسلیم خم نہ کرنے کی صورت میں کوئی سلطنت دباؤ ڈالنے کی کارروائی میں آسٹریا کا ساتھ دیگی؟ قرائن سے پایا جاتا ہے کہ یہ کانفرنس نہایت معرکۃ الآرا ثابت ہوگی رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سفراء کی کانفرنس نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مانٹی نگرو پر دباؤ ڈالنے کے لئے اکثر سلطنتیں جنگجویانہ تدابیر اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اگرچہ وہ مانٹی نگرو کے مسلسل تغافل اور سہل انگاری پر تنگ ہو کر ساحلی مقامات قبضہ کرنے کے لئے بظاہر طیار ہیں۔

سالونیکا ۲۹ اپریل۔ بلغاری فوجوں سے تمام ایسے مقامات کو جنہیں یونانی قابض ہیں واپس بلانے کے احکام منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

اسٹمبنجی " " ۔ شہزادہ دانیال آج یہاں پہنچے اور ایک بڑے مجمع کے روبرو خوشی کے نعروں میں انھوں نے سقوطری کی کنجیاں شاہ نکولس کو نذر کیں اور پھر ایک جلوس کلیسا کو گیا جسمیں ملکہ اور دوسری خواتین ایک ایک زخمی سپاہی کو سہارا دیکر لیگئیں عوام نے انکے راستہ میں پھول برسائے۔

لندن ۳۰ اپریل۔ لندن میں اہم نوعیت کا ناموہ پیام عمل میں آ رہا ہے جس سے بین الاقوامی حالت بہت کچھ سدھر گئی ہے۔ آسٹریا کے سفیر نے آج سہ پہر کو سر ایڈورڈ گرے سے ۲ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اسکے بعد روسی سفیر اور مانٹی نگرو کے قائم مقام نے محکمہ خارجیہ میں ایکدوسرے سے ملاقات کی۔

مدینۃ النسواں

خاوند کی محبت

اتفاق سے دو ہم عمر سہیلیاں بہت عرصہ بعد ملیں انمیں معمولی خوشی ادھر اودھر کی باتیں ہوئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں عالی رتبہ بیبیوں میں یہ سلسلہ کلام شروع ہوا جو ہم نیچے لکھتے ہیں

خورشید لقا - پیاری ماہ لقا تم مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے خاوند کو اپنے قبضے میں رکھنے کی کونسی ترکیب استعمال کرتی ہو جس سے وہ تمہارے اسقدر فرمانبردار ہوگئے ہیں کہ تمہارا کہا کبھی نہیں ٹالتے اور ہمیشہ تمہارے منہ کو تکا کرتے ہیں وہ جادو منتر ویا ہمیں بھی بتاؤ جو تم انپر کرتی ہو۔ یا کوئی جڑی بوٹی تم کھلادی ہے جس سے وہ تم پر اسقدر دلدادہ اور تمہارے شیدا ہیں۔ مجھکو ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا نسخہ ہے جس سے تمام دنیا کی خوشی تمہارا ساتھ دے رہی ہے اور اللہ کے فضل سے تمہارے گھر میں ہر روز عید رہتی ہے۔ ہمنے تمہیں کبھی رنجیدہ رہتے سنا ہی نہیں۔

میری بھی آرزو ہے کہ میں انکو بھی تمہاری طرح اپنے بس میں رکھوں اور وہ مجھسے خوش رہا کریں

ماہ لقا نے یہ کل باتیں سنکر جواب دیا بہن تمنے جو سوال مجھسے کیئے ہیں درحقیقت انمیں بعض تو تم جیسی شان رکھنے والی بہن کے منہ سے نکلنے چاہئیں تھے۔ تم سمجھدار ہوکر میری نسبت یہ گمان کرتی ہو کہ خدانخواستہ میں اپنے خاوند کو اپنا تابع فرمان رکھنے کے لئے جادو کراتی ہوں یا کچھ جڑی بوٹی انہیں کھلاتی ہوں۔ توبہ توبہ اول درجہ کی پاجی اور کم عقل عورتوں کے کام ہیں۔ تمنے جو مجھسے منسوب کیئے۔ اس سے زیادہ بیحیائی عورت کے لیئے اور کیا ہوگی کہ وہ جادو منتر کرائے جب خاوند کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ اسکی گھر والی دوا کھلاکر یا جادو ٹونہ کراکر اپنا غلام بنانا چاہتی ہے تو وہ کب اعتبار کرنے لگا وہ تو یہ سمجھیگا کہ میرے گھر میں سانپ بیٹھا ہے جو ہر وقت مجھے ڈسنے کے لئے تیار ہے۔ کوئی عورت اگر یہ چاہے کہ میں اپنے خاوند کو کچھ کھلا پلاکر یا جادو ٹونہ کراکے اپنا تابعدار بنالوں تو یہ اسکی جہالت اور خام خیالی ہے۔ میں تو نہیں ہے جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہے ایک بھی کام نہیں کرتی۔ بلکہ ہمیشہ نیک تدبیروں سے انکے دل کو مٹھی میں لئے رہتی ہوں۔ میں کبھی نہیں کسی بات میں جھٹلانے کی کوشش نہیں کرتی۔ بلکہ اگر وہ کسیوقت غلطی پر ہوتے ہیں تو اسوقت ٹال دیتی ہوں اور دوسرے موقع پر آہستگی سے انہیں سمجھاتی ہوں وہ سمجھ جاتے ہیں اور مان لیتے ہیں۔ میں ہمیشہ اپنے پتی کو مالک اور دلی پوری پوری خدمت کرتی ہوں۔ میں ذرا غرور اور گھمنڈ ان کے سامنے نہیں کرتی میں انکو ہر بات کا تہذیب و شائستگی کے ساتھ جواب دیتی ہوں۔ میں ہمیشہ انکے ساتھ مسکراکر بات کرتی ہوں اور جب کبھی وہ کسی وجہ سے متفکر یا رنجیدہ نظر آتے ہیں تو میں فضول بات آنکے بالکل نہیں کرتی اور نہ کبھی بیہودہ دخل در معقولات انکے ساتھ کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اون کا ادب اور لحاظ کرتی ہوں۔ الغرض میں جو کچھ کرتی ہوں ان کے مزاج کی حالت کو پہچان کر۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مجھسے خوش ہیں اور میں انہیں دیکھکر خوش ہوتی ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک اپنے مالک یا اپنے خاوند کو خوش رکھنا اور اس کے حکم کی تعمیل کرنا عورت کے لیئے بڑی سعادت ہے۔ سکھ کی نیکنامی کا سبب ہے۔ علاوہ اسکے جبتک انکے سب کام پورے نہیں کرلیتی اپنا کام نہیں کرتی۔ گھر کو خوب پاک صاف رکھکر تمام سامان قرینے سے رکھتی ہوں چالاک و شریر عورتوں کی صحبت سے مجھے ہمیشہ نفرت ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مرد باہر سے آتے اور وہ گھر میں اپنی بیوی کو میلا کچیلا دیکھے تو اُسے کسقدر ملال ہوگا۔

میں ہمیشہ اسکی احتیاط رکھتی ہوں۔ ہمیشہ نفیس اور خوشرنگ پوشاک پہنتی ہوں۔ خوشبو لگاتی ہوں اپنے گھر کا اور اپنے خاوند کا تمام حساب آمد و خرچ مجھے ہر وقت معلوم رہتا ہے۔ مجھے ہر لحظہ یہ فکر رہتی ہے کہ اپنے خاوند کو جس طرح سے ہو خوش رکھوں صبح سویرے اٹھتی ہوں اور آخر رات کو سب سے پیچھے سوتی ہوں۔ میں ہر دم صاف ستھری رہکر خوش وضع لباس پہنکر انکی آنکھوں کو خوش کرتی ہوں۔ میرے لئے وہ خوشی نہیں جسمیں میرا خاوند شریک نہو۔ بس میرے پاس تو صرف یہی عمل تسخیر اور منتر ہیں جنکے سبب سے وہ میرے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ میری بات کو کبھی نہیں ٹالتے۔

دوسرے یہ مثل بھی مشہور ہے کہ

"زن پارسا شمع خانہ - زن شوخ آفت زمانہ"

زن صفت آب مطیع اور شوہر کی دوست بلکہ شوہر کے ساتھ ایک مغز دو پوست ہوتی ہے نافرمان عورت شر اور فساد کا باعث ہوتی ہے دل کو رنج پہنچاتی ہے۔ نیک بخت عورت کو چاہیے کہ وہ سمجھے میں اسی لئے پیدا ہوئی ہوں کہ خاوند کو ہمیشہ خوش رکھوں اور اسی کے ساتھ اپنی تمام دین اور دنیا کی امیدوں کو وابستہ رکھے۔ اپنی قدر و منزلت خاوند کے دل میں بڑھانا بھی ایک سبیل ہے کہ اسکی مرضی اور منشا کو معلوم کرکے اُسپر کاربند ہوجا۔ ایسا کرنے سے ایک خاص محبت اُسکے دل میں تمہارے لئے پیدا ہوگی جب جو کمبخت کے باہر سے اسکے آنے کی آواز سنو تو دروازہ تک دوڑی جاؤ۔ اوسکے تمام بگڑے ہوئے حواس اور باہر کی پریشانیوں کو اپنے تبسم آمیز کلمات سے دور کرو۔ پھر تمہارا گھر حقیقت میں بہشت بریں کا نمونہ نظر آئیگا۔

خاوند کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ تم اسکو تمام دنیا کی چیزوں میں عزیز سمجھتی ہو۔ اور وہ جب تمہارا یہ حال دیکھیگا تو غیر ممکن ہے کہ تمہاری محبت اپنا اثر دکھائے بغیر رہجائے۔

بہن یہ باتیں ہیں جن سے تم مجھے اس حالت میں دیکھتی ہو۔ حقیقت میں کھانا پلانا اور جادو ٹونہ کرانا یہ جاہل ناسمجھ عورتوں کے کام ہیں۔

خورشید لقا نے کہا بہن میں تمہاری بہت ممنون ہوں کہ تمنے مجھے اس خیال خام سے نکالا ورنہ درحقیقت دو چار عورتوں کے کہنے سننے سے میرے دل میں یہ بُری باتیں گھر کرگئی تھیں۔ میں تمہاری قیمتی نصیحتوں پر کاربند ہونیکی بہت کچھ کوشش کرونگی۔

(پردہ نشین)

ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کے محل میں جلسہ

بیگم صاحبہ کے محل میں حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ کی خدمت میں وائسرائے بہادر کی صحت کے ایڈریس پیش کرنیکے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ایڈریس پیش کرنیکی کارروائی کے بعد چندہ جمع ہوا جسکی تعداد تین چار سو کے قریب بیان کیگئی ہے۔

منقولات

اخلاق نبی صلعم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ جو تکلیف دیا کرتے تھے اس سخت امتحان کا ہجرت کرنے سے بھی خاتمہ نہیں ہوا۔ بلکہ مدینہ میں آکر بھی ایک نئی مصیبت اور تکلیف کا سامنا ہوا وہ کیا تھی منافقوں کی مصیبت

واقعہ یہ تھا کہ قبل ہجرت حضور اکرم سے مدینے کے لوگ ایک شخص عبداللہ بن ابی بن سلول کو اپنا سردار بنانا چاہتے تھے اور عنقریب اوس کے سر پر تاج رکھا جانیوالا تھا۔ اسی درمیان میں سرور کائنات ہجرت کرکے وہاں تشریف لے گئے۔ مدینے کے تمام لوگ مسلمان ہوگئے۔ چارناچار عبداللہ بھی مسلمان ہوگیا۔ لیکن دل سے وہ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اسکی جماعت میں تین چار سو آدمی تھے جو سب کے سب اسی قسم کے تھے یہ لوگ منافق کہلاتے تھے۔ انکا وتیرہ یہ تھا کہ مسلمانوں کے سامنے تو انکی خوشامد کرتے تھے لیکن در پردہ بدگوئی اور اذیت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرت کو سخت سے سخت ایذائیں ان لوگوں سے ہوئیں لیکن کبھی آپکی پیشانی پر بل نہیں آیا اور ہمیشہ انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے رہے

اسی عبداللہ کا واقعہ ہے کہ حضور کسی جنگ میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ بھی ساتھ تھا۔ وہاں اتفاق سے کسی مہاجر سے اور اسکی جماعت کے ایک آدمی سے کچھ جھگڑا ہو پڑا۔ عبداللہ کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا اوس نے جوش میں کہا کہ ان لوگوں نے مدینے میں آکر بہت سر اٹھایا ہے۔ اچھا اب کے مدینے چلو تو ان ذلیل لوگوں کو ہم معزز لوگ نکال باہر کریں۔ چنانچہ قرآن شریف میں بھی یہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔

حضور انور کے کان میں بھی یہ بات پہونچی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا۔ لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور مدینہ واپس چلے آئے۔

اس موقع پر یہ بات آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ عبداللہ کے خاص بیٹے جنکا نام بھی عبداللہ تھا سچے مسلمان تھے اور دل سے ایمان لائے تھے۔ ان کو اپنے باپ کی یہ حرکت نہایت ناگوار گذری۔ مدینہ میں ایک روز وہ حضور انور کی خدمت میں تنہائی میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے باپ کی یہ حرکت قابل قتل کے ہے۔ مجھے حکم دیا جائے اور اس سعادت سے محروم نہ کیا جائے کہ میں ہی اسکو قتل کروں۔ شاعر نے سچ کہا ہے۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ درین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

آپنے فرمایا کہ ہرگز نہیں تم انکے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہیں انکے حقوق ادا کرو۔

یہی عبداللہ جس نے سرور پاک کو بہت اذیت دی تھیں اور مسلمانوں کے دلوں کو زخم پہونچایا تھا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت اسی نے لگائی تھی۔ جب مرگیا تو آپنے اپنا قمیص اطہر اتار کر دیا کہ اسمیں دفن کیا جاوے۔ اور اسکے جنازہ میں شریک ہوئے۔ جب نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آپ مستعد ہوئے تو حضرت عمرؓ نے دامن مبارک پکڑ کر کہا کہ یا رسول اللہ اسکی اذیتوں سے ہمارے جگر خون ہو رہے ہیں۔ اسکا نفاق ظاہر ہے آنحضرت تو پھر آپ کیوں اسکے جنازے کی نماز پڑھاتے ہیں اور اسکی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ آپنے زور سے حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے دامن کھینچ لیا اور کہا کہ چھوڑ دو۔ اور نماز جنازہ پڑھائی۔

بالآخر حضرت عمرؓ کی خواہش کے مطابق عرش سے پیغام آیا اور آیہ شریفہ نازل ہوئی کہ "ترجمہ۔ انکے (منافقوں) کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو اگر تم ستر بار بھی انکے لئے مغفرت مانگو گے تو بھی ہم انکو نہ بخشیں گے" اسپر بھی آپنے فرمایا کہ ستر بار سے بھی زیادہ مغفرت مانگونگا۔ لیکن جب یہ حکم نازل ہوگیا کہ نہ انکے لئے مغفرت مانگو نہ انکے جنازے کی نماز پڑھو نہ انکی قبر پر کھڑے ہو تو پھر آپ مجبور ہوگئے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب آپ مکہ کے قریب ایک وادی میں مہاجرین اور انصار کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت نے جنکی تعداد اسی کے قریب تھی یہ ارادہ کیا کہ چپکے سے چلکر رات کو کسی موقع سے آپ کو قتل کر ڈالیں۔ صحابہ کو پتہ چل گیا۔ انھوں نے گھیر کر ان سب اوباشوں کو پکڑ لیا اور حضور کی خدمت میں لائے۔ دریافت کرنے پر انھوں نے اقرار کیا کہ ہم قتل کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ حضور نے حکم دیا کہ انکو چھوڑ دو۔ اور آخر وہ بالکل بلا سزا رہا کر دئے گئے۔ کیونکہ آنحضرت اپنی ذات کے متعلق کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔

حضرت سفیانؓ جو سب سے بڑے دشمن اسلام کے تھے اور مکہ سے ہجرت کرجانے پر بھی پیچھا نہ چھوڑا بدر۔ احد اور خندق وغیرہ کی لڑائیاں انہیں کی بدولت ہوئیں اور یہ ہمیشہ اسلام کو فنا کردینے کی کوشش میں رہے یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ بموجب انبیاء سابقین کی پیشینگوئی کے دس ہزار پاکوں کا لشکر " خدا کے گھر میں توحید کا جھنڈا گاڑنے کیلئے چلا۔ یعنی مدینہ سے دس ہزار صحابہ کی فوج لیکر رسول اللہ مکہ کو فتح کرنے کیلئے تشریف لے چلے۔ مکہ کے قریب پہونچکر رات کیوقت ابوسفیان پکڑ کر خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کا اصرار ہے کہ حکم ہو تو اس سخت ترین دشمن اسلام کی گردن اڑا دوں۔ لیکن حضور مسکرا کر فرماتے ہیں کہ ابوسفیان کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تجھے یقین ہو اور تو اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے۔ ابوسفیان بولے کہ یا رسول اللہ آپ کس قدر رحیم اور حلیم ہیں۔ بیشک میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے اور آپ اسکے سچے رسول ہیں۔

انتہائی شرافت۔ کرم اور رحم کا یہ وہ عجیب غریب تماشا تھا کہ جسکو آسمان اور زمین حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ابوسفین!! وہ دشمن اسلام جسکی خونریز جنگوں سے تمام صحابہ کے دل خون تھے۔ اکثروں کے باپ۔ بھائی۔ بیٹے۔ عزیز اقربا۔ اسکی خونریز ہاتھوں مارے گئے تھے۔ انکے دلوں میں انتقام کی آگ شعلہ مار رہی تھی۔ اکثر لوگ دانت پیستے تھے کہ اب یہ خونریز ظالم ہمارے قبضہ میں آگیا ہے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے لیکن وہاں دریائے نبوت رحمت کی لہریں مار رہا تھا۔ جسکے ایک ہی چھینٹے سے چند سکنڈ میں وہ ابوسفیان۔ ابوسفیان ہی نہ رہا بلکہ ایک سچا اور راسخ مسلمان تھا۔

وہ کافر جسکی گردن کاٹنے کے لئے مسلمانوں کی تیغیں میان سے نکلی پڑتی تھیں۔ اسکی ہستی کو تیغ رحمت نے قطعاً فنا کردیا اور اسکے بجائے ایک اسلام کا فدائی اور مسلمان کھڑا کر دیا۔

فتح مکہ کا واقعہ دنیا کی تاریخ ایک عجیب غریب واقعہ ہے اس فتح سے چند ہی سال پہلے آنحضرت کفار کے خوف سے جان بچا کر رات کو چھپکر نکلے تھے۔ غار میں راتوں کو چھپے رہے اور بمشکل تمام سلامتی کیساتھ نکل آئے اور مدینہ پہونچے اب ۸ سال کے بعد دس ہزار کی ایک جرار فوج لیکر اسی شہر کو فتح کرتے ہیں۔ اور ایک سالار اعظم اور فاتح کی شان سے وہاں داخل ہوتے ہیں۔ وہ خانہ کعبہ توحید کا مرکز کہ بھاگتے وقت جسکو دیدار کی حسرت ہی اپنے دل میں لیکر آئے تھے۔ اور اسکی کلید بردار عثمان بن طلحہ نے اسکے کھولنے تک سے انکار کیا تھا۔ آج اس مقدس گھر کا دروازہ آپکے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور وہ جماعت جس نے جہاں تک اسکا قابو چل سکتا تھا آپکو ستانے کا کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا۔ آج آپکے قدموں کے نیچے کھڑی ہے۔

اس وقت کون شک کرسکتا تھا کہ ان کشتہ ستم ظالم اور جفاکار لوگوں کو انکی سرکشی کا مزہ نہ چکھایا جائیگا۔ انکی جڑ نہ کاٹ دیجائیگی۔ یا وہ بلکہ تہ تیغ نہ کئے جائیں گے۔

لیکن آپ ان سے خطاب کرتے ہیں کہ "بتاؤ اب میں تمہارے ساتھ کیا کروں۔

وہ جواب دیتے ہیں کہ "بھائی" کیونکہ آپ شریف بھائی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ اچھا جس طرح حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کی خطا معاف کردی تھی میں نے بھی اسی طرح آج تم سے درگذر کیا۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ جاؤ اب تم سب کے سب آزاد ہو۔

یہ وہ الفاظ تھے کہ جس نے انکو دوبارہ زندگی بخشی۔ صرف دنیاوی ہی زندگی نہیں بلکہ حیات جاودانی بھی۔ کیونکہ جاننے والے جانتے ہیں کہ اسکا جواب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے ساتھ دیا گیا۔

ایک فرانسیسی مورخ نے بہت ہی سچ لکھا ہے کہ عرب سے زیادہ رحیم۔ کریم۔ فیاض۔ شریف اور عادل "فاتح" تاریخ نہیں بتلا سکتی۔

حضور اکرم کی رحمت اور شفقت کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ بلی جب برتن میں پانی پینے لگتی تو آپ بجائے اسکے کہ اسے ڈانٹ کر بھگائے برتن کو اور جھکا دیتے تھے تاکہ وہ آرام سے سیر ہو کر پانی پی لے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ آپکی رحمت و شفقت صرف بنی نوع انسان ہی تک محدود نہ تھی بلکہ سب کیلئے عام تھی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" یعنی ہم نے نہیں بھیجا تمکو تمام دنیا کے لئے رحمت بناکر۔

تواضع اور حسن سلوک

سرداروں اور بڑے آدمیوں کی سب سے دلکش صفت تواضع ہے شاعر کہتا ہے۔

ز گردن فرازاں تواضع نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

سرور کائنات کے جہاں تمام اوصاف بے نظیر ہیں وہاں آپکی تواضع کا وصف بھی بے نظیر ہے۔ باوجود اسکے کہ پیغمبری کے ذریعہ سے ترقی دیکر اللہ تعالیٰ نے آپکو نبوت اور بادشاہی کے مرتبہ پر پہونچا دیا تھا لیکن جب اختیار دیا گیا کہ آپ مثل حضرت داؤدؑ کے نبی اور بادشاہ ہونا پسند کرتے ہیں یا مثل انبیاء سابقین کے نبی اور بندہ ہونا۔ تو حضور نے بندگی ہی کو ترجیح دی اور کبھی تکیہ سے ٹیکا لگاکر کھانا نہ کھایا۔ فرماتے تھے کہ میں اسی طرح بیٹھوں گا جس طرح بندہ بیٹھتا ہے اور اسی طرح کھاؤنگا جس طرح بندہ کھاتا ہے نہ کہ مثل بادشاہوں کے۔

صحیح روایات میں ہے کہ جب آپکے صحابہ میں سے کوئی آپکو مخاطب کرتے تھے "لبیک" یعنی جی ہاں۔ اور جب کوئی مصافحہ کرتا تھا تو اپنا ہاتھ کبھی اسکے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے تاوقتیکہ وہ خود ہی نہ کھینچ لے۔

باوجود اسکے کہ متعدد خادم تھے لیکن اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ بازار سے خود سودا خرید کر لاتے۔ اپنے ہاتھ سے کپڑے سی لیتے۔ خادم کیساتھ بیٹھکر کھانا کھاتے۔ اونٹ خود باندھتے اور اسکو

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک حضور کی خدمت کی لیکن کبھی یہ نہ فرمایا کہ تمنے یہ کام کیوں کیا یہ کیوں نہ کیا۔ نہ کبھی خفا ہوئے۔ اس دس سال کے عرصہ میں جسقدر کام میں نے آپکے کئے ہونگے اس سے زیادہ آپنے میرے کام کر دئے ہونگے تمام خادم اور خادماؤں کیساتھ آپ کی یہی کیفیت رہی کبھی کسی کو کچھ نہیں کہا۔

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خانگی سلوک کیسا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہمیشہ آپ خوش اور بشاش رہا کرتے تھے اور گھر میں تو نہایت لطیف مزاج اور نرم دل رہتے تھے اپنے اصحاب کے سامنے کبھی آپ پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے اکثر بلا جا رجامہ کے گدھے پر سوار ہو جاتے تھے اور اپنے اصحاب میں سے بھی کسی کو اپنے ساتھ سوار کرا لیتے تھے۔

ایکمرتبہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ قبا جانا چاہتے تھے جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ تم بھی میرے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ وہ کود کر بیٹھے پڑھے لیکن سنبھل نہ سکے اور حضور کے بازو سے لٹک گئے یہانتک کہ دونوں گر پڑے۔ پھر حضور سوار ہوئے اور کہا کہ اچھا سنبھل کے چڑھو۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اب دوبارہ میں آپکے گرانیکی جرأت نہیں کرونگا تب آپنے انکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا۔ اور وہ پیچھے بیٹھ گئے۔

اس سے حضور کے حسن سلوک اور محبت و شفقت کا اندازہ کرو کہ جب آپ کہیں سے تشریف لاتے تھے تو مدینے میں سب سے پہلے جو جماعت استقبال کے لئے پہونچتی تھی وہ بچوں کی ہوتی تھی۔ جب وہ آپ کی سواری دیکھتے تھے تو دوڑکے قریب پہونچتے تھے۔ کوئی پاؤں پکڑتا تھا۔ کوئی رکاب۔ انہیں سے کسی کو آپ پیچھے سوار کر لیتے تھے کسی کو آگے بٹھا لیتے تھے اور اس ننھی کو دتی اچھلتی زندہ دل مگر معصوم جماعت کیساتھ مدینے میں داخل ہوتے تھے۔

کسی سفر میں صحابہ کرام کھانا پکانے کی فکر میں لگے کسی نے اپنے ذمہ کوئی کام لیا۔ کسی نے کوئی کام لیا تو آپنے فرمایا کہ میں لکڑیاں جمع کرونگا۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم تو موجود ہی ہیں ان کاموں کیلئے فرمایا کہ بیشک۔ لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے آپکو ممتاز رکھوں۔

جب نجاشی والی حبشہ کے مہمان حضور کے پاس آئے تو آپ بنفس نفیس انکی مہمان نوازی اور خدمت میں مصروف ہوئے۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کس دن کے لئے ہیں۔ یہ سب خدمتیں ہمارے لئے چھوڑ دیجئے آپنے فرمایا کہ ان لوگوں نے میرے اصحاب کا بڑا اعزاز و اکرام کیا ہے۔ میں اسی کا بدل کرنا چاہتا ہوں

حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ ایک مقام پر میں حضرت کے ہمراہ تھا کہ ایک عورت آئی۔ آپ اسکی تعظیم کے لئے اٹھے اور فوراً اپنی چادر بچھا کر اسکو بٹھایا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون عورت ہے تو معلوم ہوا کہ وہ آپکی رضاعی والدہ تھیں۔

ماں ہیں۔

غربا اور مساکین آکر آپ کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور جہاں چاہتے تھے اپنے کام کے لئے لیجاتے تھے اور کبھی آپ کو تامل نہ ہوتا تھا۔

مسلمان تو مسلمان یہودیوں اور کافروں کی خاطر تواضع بھی بہت ملحوظ رکھتے تھے اور اکثر انکے کاموں میں مدد دیتے تھے۔ ان کے مریضوں کی عیادت فرماتے رہتے تھے۔

ایکبار آنحضرت مکان میں تشریف رکھتے تھے بہت سی عورتیں جمع تھیں اور باتیں کر رہی تھیں اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی عورتیں ادھر اودھر ہٹ گئیں۔ حضرت عمرؓ جب اندر تشریف لائے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالی آپکو ہمیشہ ہنسائے اس ہنسی کا کیا سبب ہے۔ آپنے فرمایا کہ یہ عورتیں میرے سامنے بیٹھی ہوئی بے تکلف باتیں کر رہی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی ادھر ادھر بھاگ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے پکار کر کہا کہ خدا کی دشمنو! تم رسول اللہ سے نہیں ڈرتیں اور مجھ سے بھاگتی ہو۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں۔ تم سخت ہو اور رسول اللہ نرم دل ہیں

ایک صحابیہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر لڑائی پر گئے ہوئے تھے میرے پاس صرف ایک بکری تھی جسکے دودھ پر بسر اوقات تھی۔ میں نے بچے کے ہاتھ دودھ نکلوانیکے لئے وہ بکری رسول اللہ کی خدمت میں بھیجی۔ آپنے اسکا دودھ نکالا اور نے اتنا دودھ دیا کہ میرے گھر کا بڑے سے بڑا برتن تھا وہ بھر گیا۔ دونوں وقت وہ لڑکا بکری کو حضور کی خدمت میں روزانہ لیجاتا تھا اور آپ اُسکے پاؤں باندھکر خود اسکا دودھ نکال دیتے تھے۔ جب میرے شوہر واپس آئے تو انھوں نے خود دودھ نکالا لیکن معمول سے بہت کم۔ میں نے کہا تمنے بکری خراب کر دی۔ انھوں نے کہا کہ بکری اچھی کب تھی۔ یہ اتنا تبلے جو روز دودھ دیا جاتا تھا یہ اس بکری کی کرامت نہیں بلکہ رسول اللہ کے مبارک ہاتھوں کی کرامت تھی۔ میرے پاس وہ ہاتھ کہاں ہیں۔ (باقی دارد)

خضاب لاجواب پسند خاص و عام

مطائبات

القرض والفرض

اخبار تو پڑھتے ہیں مگر۔ ہاتھ ہے دل پر
سن سن کے مظالم کی خبر ہاتھ ہے دل پر
اک ہاتھ ہے دلبر کبھی اک ہاتھ قلم پر
کاغذ پہ لکیریں ہیں کہ قسمت کا نوشتہ
اسلام کی غیرت کا حمیت کا نوشتہ
اے مرد خدا قایل قرآن ہو تو پڑھ لو
قرضاً حسناً ہے کوئی آیت کہ نہیں ہے
اس حکم کی واجب ہے اطاعت کہ نہیں ہے
گھر لٹتے ہیں کونین کی دولت نہیں لیتے
اسلام پہ اعدا کی چڑھائی بھی سنی ہے
گھر بھر کے غریبوں کی صفائی بھی سنی ہے
بھائی ہو مگر بھنوں کی زاری نہیں سنتے
سب دودھ ہیں بچے بھی کہ مائیں نہیں سر پر
کیا کہیا ہیں جو کمبخت جفائیں نہیں سر پر
زندے بھی ہیں مردے بھی پڑے رنج و محن میں
لٹتا ہے غریبوں کا وطن پوچھتے کیا ہو
ڈوبے ہیں لہو میں ہمہ تن پوچھتے کیا ہو
مجروح ہیں مقتول ہیں کتنے یہ نہ پوچھو
مظلوم کی بیکس کی بھلا کون خبر لے
اک بھائی کی بھائی کے سوا کون خبر لے
بندے ہو تو اللہ کے بندوں کی خبر لو
بیتاب و توان بے سرو سامان ہیں کہیں کیا
کچھ کہتے نہیں بنتی ہے حیران ہیں کہیں کیا
جو ہم تھے وہ ہوتے تو دکھا دیتے کہ کیا ہیں
سب کچھ تھے ہیں کچھ نہیں اب وہ بھی ہوا ہیں
تھے عرش نشین اوج ہیں اب خاک نشین ہیں
ہم ہوں نہ ہوں اسلام ہمارا تو وہی ہے
کہنے کو تو مسلم ہیں مسلمان نہیں باقی
افسوس وہ پابندی ارکان۔ نہیں باقی
کیا مانگیں ترے در سے کہ داتا ہمیں کیا دے
تو چاہے تو بگڑا ہوا ہر کام سنور جائے
آغاز کی صورت مرا انجام سنور جائے
اکھڑے ہوے بے تیرے جمائے نہ جمیں گے
یارب! شفیق خستہ کے نالوں میں اثر دے
جنت کا جو گاہک ہو وہاں نذر میں سر دے

سطروں پہ تڑپتی ہے نظر ہاتھ ہے دل پر
پہلو میں ہے بیتاب جگر۔ ہاتھ ہے دل پر
لکھتے نہیں بنتی ہے کہ بن آتی ہے دم پر
حسرت کی ہے تحریر کہ عبرت کا نوشتہ
آفت کا مصیبت کا۔ قیامت کا نوشتہ
ایمان کی یہ ہے کہ مسلمان ہو تو پڑھ لو
اس قرض کی ہے فرض حمایت کہ نہیں ہے
دیندار ہو ہے دین کی عزت کہ نہیں ہے
سر کٹتے ہیں زر دیکے بھی جنت نہیں لیتے
ترکوں کی شجاعت بھی لڑائی بھی سنی ہے
بیوؤں کی یتیموں کی دہائی بھی سنی ہے
عزت لٹی جاتی ہے تمہاری نہیں سنتے
مائیں ہوئیں بے پردہ ردائیں نہیں سر پر
ہیں کونسی باقی جو بلائیں نہیں سر پر
پوشاک ہی تن میں نہ جنازے ہیں کفن میں
پھولا ہے شہیدوں کا چمن پوچھتے کیا ہو
زخموں سے تو ہے چور بدن پوچھتے کیا ہو
مرجھائے ہوے پھول ہیں کتنے یہ نہ پوچھو
سنتا ہی نہیں کوئی صدا کون خبر لے
کیا اور کہیں اس کے سوا کون خبر لے
کرنا ہے وطن کے لئے جو کچھ ابھی کر لو
صورت کہے دیتی ہے پریشان ہیں کہیں کیا
کچھ بن نہیں پڑتی ہے پشیمان ہیں کہیں کیا
یورپ کو تماشا بنا دیتے کہ کیا ہیں
بالائے فلک ہم تھے ہمیں زیر زمین ہیں
اعزاز ہمارا وہ کہاں ہم وہ نہیں ہیں
مٹنے پہ نشان نام ہمارا تو وہی ہے
مومن ہے لقب آج تک ایمان نہیں باقی
افسوس وہ ہمدردی اخوان نہیں باقی
یارب ہمیں پھر جیسے تھے ویسا ہی بنا دے
بکھرا ہوا شیرازۂ اسلام سنور جائے
تقدیر لڑے طالع ناکام سنور جائے
بگڑے ہوے بے تیرے بنائے نہ بنیں گے
ہو خیر مسلمانوں کی ترکوں کو ظفر دے
سودا ہے دم نقد یہاں قرض جو زر دے

ہر مرد سخی بندۂ مولا کا بھلا ہو
اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے داتا کا بھلا ہو

شفیق

حوادث و اخبار

ہندوستان

گورنمنٹ بنگال نے منصوبہ کیا ہے کہ ۵ لاکھ کے خرچ سے نئی عمارت بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے سالانہ ۵ لاکھ کلکتہ میں گورنمنٹ آف انڈیا کی کئی بڑی عمارتیں خالی پڑی ہیں۔

کرنل نواب سر افسر الملک بہادر سپہ سالار افواج سرکار آصفیہ ۸ ماہ کی رخصت پر بعزم حج بیت اللہ تشریف لے گئے ہیں اور حجاز میں پہنچنے سے پیشتر قاہرہ ۔ قسطنطنیہ ۔ بیت المقدس و دیگر مقامات کی سیر کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

ہمعصر سنجیونی رقمطراز ہے کہ رنگپور میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پولیس تلاش میں مصروف ہے۔

محکمہ ڈاک و تار کے اسٹاف کی سکیم زیر غور ہے اور غالباً اگلے ہفتہ میں ایک مراسلہ ولایت بھیجا جائیگا۔

۱۵ اپریل گذشتہ کو صاحب لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے مقام لکھنؤ ایک بارونق جنٹس ڈیمینس ...... کا سنگ بنیاد رکھا۔

کلکتہ یونیورسٹی کی بلڈنگ کو وسعت دینے کے لیے یونیورسٹی ہال کے جنوب کی سمت ایک قطعہ اراضی بنام ..... بابو بازار حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند نے ۱۰ لاکھ روپیہ منظور کرایا ہے۔

ہندوستان کے فوجی محکمہ فوج نے اس مضمون کا سرکلر شائع کیا ہے کہ قانون فوج دفعات ۔۔ تا ۔۔ مرسلہ ہی میں اگر قبیلہ جات میں رسالہ میں پڑھکر سنائی جاوے۔ نیز اس اعلان شائع کیا جاوے کہ موجودہ قانون کی رو سے جو شخص شرارت سے اور دانستہ بوجھکر بغرض بیچینی کی بحری یا بری فوج سے کسی ملازم یا ملازموں کو اسکے یا انکے فرائض اور بہ بیچینی کی اشاعت بہکانے یا اس قسم کے اشخاص کو بغاوت پر آمادہ کرنے یا باغیانہ جلسے کرانیکی کوشش کریگا تو جرم ثابت ہونے پر حبس دوام کی سزا دی جائیگی۔

ہمعصر پایونیر لکھتا ہے ۔ سرحدی شورش کے طول پکڑنے کا اندیشہ نہیں مگر اس شورش کے ایک قبیلہ تک محدود نہ رہنے کی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ بطور حفظ ماتقدم بنوں کی فوجی جمعیت کو مزید کمک سے اور زیادہ قوت دیجائے چنانچہ دریائے ٹوچی سے لیکر جنوب کیطرف سرحدی سلسلہ کوہ سلیمان تک برابر تین فوجی دستے موجود رہتے ہیں جو سرحدی قبائل کی سرکوبی کے لئے بوقت ضرورت نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ انکے ہیڈ کوارٹر مقامات کوہاٹ ۔ بنوں ڈیرہ اسمعیل خاں میں ہیں جنمیں آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے تاکہ عندالضرورت فوجی دستے ادھر اودھر روانہ کئے جاسکیں۔ فی الحال ان تینوں فوجی دستوں میں سے دو سرحد کے پار ہیں او ...... ڈیرہ اسمعیلخاں میں بدیں غرض تیار رہتا ہے کہ اگر درہ گومل یا سرحد ٹانک کی طرف سے قبائل کیطرف سے کسی قسم کی مخاصمانہ کارروائی کا ظہور ہو تو فوراً انسداد کی کارروائی کیجاسکے۔ ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کسی ایک سرحدی قبیلہ کے آمادہ شورش ہونے سے باقی قبائل کا رویہ بھی ایک عام فساد کی صورت نہ اختیار کرے۔

۲۳ - اپریل کو صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال پشاور میں خطاب اور تمغے عطا کرنے کی غرض سے ایک دربار منعقد کیا جسمیں سول و ملٹری افسران و سربرآوردہ معززین بھی شامل تھے۔ سر جارج روس کیپل نے ایک تقریر میں اعزاز یافتگان کو مبارکباد دی اور فرداً فرداً انکی شاندار خدمات کا ذکر کیا۔ اسکے بعد گورنمنٹ ہاؤس میں ایک جلسہ تفریح منعقد ہوا۔

کہتے ہیں کہ ہز ہائینس مہاراجہ گائیکواڑ والی بڑودہ آیندہ ۳ مئی کو ۴ مہینے کے لئے یورپ روانہ ہوجاوینگے اور اگر وہاں نہ گئے تو کچھ عرصہ کے لئے چین کی سیاحت فرماینگے۔

محکمہ تار بمبئی کی جانب سے ایک یادداشت شائع کیگئی ہے کہ بمبئی کے ریڈیو آفس (بے تار برقی کی پیغام رسانی کا دفتر) سے ہر شکل کو اب جہازوں کے ساتھ جو سمندر میں چل رہے ہیں۔ پیغام رسانی کریگی۔

صوبجات متحدہ میں ۱۰۴ میل ریلوے لائن ہے جو زیر تعمیر ہے یا جسپر تعمیر کا کام شروع ہونیوالا اب صوبجات متحدہ میں ۱۹۱ میل لائن طیار ہو کر آمد و رفت کے لئے کھل چکی ہے۔

راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ کمار پرینسگ ولیعہد کشمیر کی شادی دھرمپور کے آنجہانی مہاراجہ موہن دیو جی کے بھائی پرنس بلدیوجی کی صاحبزادی سے ۷- مئی کو قرار پائی ہے اور راجکوٹ میں دھوم دھام سے آکی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس شادی میں پنجاب اور راجپوتانہ کے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ حصہ لینگے۔ ایدر کے مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھ، اور مہاراجہ اودیپور ولیعہد بھی برات میں آئینگے۔ انکے علاوہ کشن گڑھ کپورتھلہ جے پور۔ جودھپور ۔ پنا - پرتاب گڑھ کے سرداروں کے علاوہ نوانگر کے جام صاحب بھی شریک ہونگے۔ راجکوٹ کو نہایت اعلی پیمانہ پر سجایا جا رہا ہے۔

پایونیر کو سرحد سے اطلاع ملی ہے کہ سپینوام کی بیلی شورش کے علاوہ جسمیں توری کابل خیل قبائل شامل تھے ۔ سپانسا خیمور اور دتا خیل کی چوکیوں پر برل کے وزیریوں اور خوست کے باغیوں نے فیر کئے جو دونوں افغانی علاقہ میں واقع ہیں۔ ان لوگوں کو یقین تھا کہ جنوبی حصہ کے محسودیوں کو ہمراہ ملاکر ترم اور گومل کے درمیانی علاقہ میں عام شورش برپا کرادینگے مگر افسوس کہ انکا افسوں محسودیوں پر کارگر نہوا۔ صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے اس معاملہ کی اطلاع پاتے ہی نہایت مستعدی سے کام لیا جس سے اس شورش کے پھیلنے کا اندیشہ رفع ہوگیا۔

تلغرافات

جنگ بلقان

لندن ۲۴ اپریل۔ اس خبر کی تصدیق ہوئی ہے کہ کل رات آسٹریا نے دول کو ایک گشتی اطلاع بھیجی ہے کہ انہیں اپنا اقتدار پھر قائم کرنے کے لئے فوری کارروائی کرنی چاہیے ورنہ وہ مجبور ہوگا کہ وہ خود مانٹی نگرو کو سقوطری سے نکالدینے کا انتظام کرے۔ باوجود اس اطلاع کے سینٹ پیٹرزبرگ میں شورش ہو رہی ہے۔ اور مانٹی نگرو میں حُبِ وطن جوش پر ہے۔ لندن کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال ہے کہ یہ نازک حالت رفع کیجا سکتی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر مانٹی نگرو کو دبا دیا گیا تو وہ تجاویز تصفیہ سننے کے لئے تیار ہوگا۔

پیکنگ ۲۳ اپریل۔ تین پولیٹیکل فریقوں کے متحد ہوجانے اور مخالف پارٹی کے چند ممبروں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ایوان نیابت میں گورنمنٹ کی تعداد کارروائی کے لائق زیادہ ہوگئی ہے اگرچہ سینٹ میں مخالف پارٹی کا تسلط قائم ہے۔ اس لئے یہ اندیشہ ہے کہ قوانین کا پاس کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن دونوں ایوانوں میں معلوم ہوتا ہے کہ تعمیری پالیسی پر کاربند ہونیکی خواہش عام ہے اور وزیر وزراء کا سیاسی مطلع زیادہ روشن ہوتا جاتا ہے۔

طہران (۔ ۔) جندرمہ کے پانسو سپاہی سویڈن کے رہنے والے افسروں کی ماتحتی میں تبریز کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔

لندن ۲۵ اپریل۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مانٹی نگرو کی تجویز ہے کہ سرحدی خط شمال مغرب کی طرف واکاسی کو پلاک میں ہوکر کالدرن تک جائے جو جھیل سقوطری پر واقع ہے اس سے یہ ہوگا کہ دو من کیتھولک البانیوں کا فرقہ کلیمنٹی بھی مانٹی نگرو میں شامل ہوجائیگا۔ مانٹی نگرو کی یہ بھی خواہش ہے کہ دریائے بویانا کا بایاں کنارہ جس پر شہر بیڈیکا واقع ہے اور بیڈیکا سے سین جیوانی ڈی میڈوا کے شمال میں ساحل تک حصہ اسے دیدیا جائے۔

لندن (۔ ۔) ریوٹر کو معلوم ہوا کہ لندن میں ماہرین سیاست کی غیر سرکاری تبادلۂ خیالات کا نتیجہ کل یہ ہوا کہ اس امر کو باور کرنے کے وجوہات ہیں کہ سقوطری کے متعلق ارضی معاوضہ کی بابت مانٹی نگرو دول کے فیصلہ کو قبول کریگا۔

سقوطری کی تسخیر (قسطنطنیہ ۲۵ اپریل) سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ سقوطری کی تسخیر سامان رسد کے ختم ہوجانیکی وجہ سے عمل میں آئی۔ ترکی فوج نے اپنے اسلحہ توپیں اور گولی بارود اپنے پاس رکھے اور انہیں مقام سان گیوانی سے جہاز پر سوار ہونیکی اجازت دیدی گئی۔

سقوطری سے مانٹی نگرویوں کو ۲۵ توپیں ہاتھ آئیں قلعہ گیر فوج کو اسلحہ اپنے پاس رکھنے کی اجازت دیگئی کیونکہ شاہ نکولس کو علم تھا کہ انہیں اکثر البانوی ایسے ہیں جو مانٹی نگرو کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں ترکی فوج سقوطری سے نکلکر طیرانہ کو جارہی ہے اور کل تک تمام قلعہ خالی ہوجائیگا۔ سقوطری میں امن قائم کرنے کی غرض سے مانٹی نیگرو کی سپاہ کی دو پلٹنیں شہر میں داخل ہو رہی ہیں۔ مانٹی نیگرو کی ولیعہد کل شہر میں داخل ہوکر اپنی سلطنت کا جھنڈا قلعہ پر بلند کریگا۔ شاہ نکولس نے مصیبت زدگان کے لئے سامان خوراک کے دو جہاز بھیجے ہیں۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مانٹی نگرو نے دول کے سامنے ایسی سرحد کی تجویز پیش کی ہے جو شمالاً غرباً مقام وراکا سے شروع ہوکر پلاک میں سے ہوتی ہوئی کلدرن تک جو جھیل سقوطری پر واقع ہے پہنچیگی جس سے کیتھولک مذہب کے البانویوں کا کلیمنٹی قبیلہ مانٹی نگرو میں شامل ہوجائیگا۔ اس سے دریائے بویانا کے مغربی کنارہ کا بھی مطالبہ کیا ہے جسمیں شہر بڑیکا بھی شامل ہے اور بڑیکا سے سان گیوانی ڈی میڈوا کے شمال ساحل تک کا علاقہ بھی مانگا ہے۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کل سفراء دول مقیم لندن کے باہمی تبادلہ آراء سے اس امر کے باور کرنیکی وجہ پائی جاتی ہے کہ مانٹی نگرو ارضی معاوضہ کے بدلہ میں دول کے اس فیصلہ کو منظور کریگا۔ جو انھوں نے سقوطری کے متعلق پیش کیا تھا۔ وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ آسٹریا نے دول کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مقامات انٹی واری اور سان گیوانی ڈی میڈوا پر بین الاقوامی فوجی قبضہ کرلیا جائے اور اگر یہ منظور نہو تو آسٹریا اور اٹلی یا تنہا آسٹریا کو ان مقامات پر قبضہ کرلینے کی اجازت دیجائے۔ ہنوز کسی سلطنت کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔ پایہ تخت روس میں تسخیر سقوطری پر اظہار مسرت کرنیکے لئے سلافی اتحادیوں کے مظاہرے پولیس کے حکم سے بند کردئے گئے ہیں اور کئی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ کل دارالعوام میں مسٹر اوبرے ہربرٹ نے مقدونیہ تھریس اور البانیہ کی مصیبت پر توجہ دلائی اور تجویز کی کہ گورنمنٹ فلاکت زدہ اشخاص کو سلونیکا سے مصر بھجانے کے لئے جہاز اور بھوکوں کے لئے غلہ کے جہاز بھیجے۔ مسٹر آکلینڈ نے جواب میں کہا کہ ایک لاکھ پونڈ انگلستان میں جمع ہوئے ہیں اور وہ انگلستان سے اپنی امداد کو جاری رکھنے کے لئے اپیل کرتے ہیں گورنمنٹ بعد صلح مصیبت جنگ کے ہلکا کرنے میں دیگر اقوام کے ساتھ شریک ہوگی۔ (بعد کی خبر) دول یورپ نے اپنی مجوزہ ثالثی کے تائیدی جوابات پانے کے بعد اب فریقین جنگ کو لکھا ہے کہ وہ صلح کی ابتدائی شرائط پر آپسمیں گفتگو کریں۔ اس طریق کارروائی سے اتحادیان بلقان بہت متعجب ہوئے ہیں کیونکہ انکو امید تھی کہ دول خود شرائط صلح مرتب کرکے فریقین جنگ کے پاس بھیجینگی۔

لندن ۲۶ اپریل۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سفرائے دول نے کل سقوطری کے متعلق بحث کی جسکا نتیجہ ایک سیاسی مبصر کے الفاظ میں مختصراً حسب ذیل ہے۔ مشورہ کی مجلس کے رویہ سے پایا جاتا ہے۔ ہم صبر اور تحمل کیساتھ معاملات کی اصلاح کرسکینگے۔ اثناء گفتگو میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ دول یورپ اپنے تصفیہ پر کامل اتفاق اور غیر متغیر استقلال کیساتھ قائم رہینگی۔ امید ہے کہ شاہ نکولس کو سقوطری سے دست بردار ہونے کے لئے چند روز میں باضابطہ اطلاع دیدی جائیگی دریں اثناء جنگی بیڑے کو تار کے ذریعہ سے ہدایت بھیجی جائیگی کہ ناکہ بندی کی کارروائی کو توسیع دیجائے تاکہ یہ پورے طور پر مکمل ہوجائے اس خبر کی تردید کر دیگئی ہے کہ آسٹریا نے خلو سقوطری کے لئے ۴۸ گھنٹہ کی مہلت مقرر کی تھی جیسا کہ پہلے وائنا میں مقرر کیا گیا تھا۔

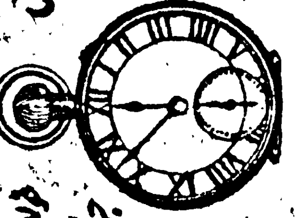
برلن ۲۶ اپریل۔ ہروان جیگو وزیر خارجہ جرمنی نے آج پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جرمنی اور دیگر دول یورپ نے اس امر کا اعلان کردیا ہے کہ تسخیر سقوطری کی وجہ سے مجلس سفراء کے اس تصفیہ میں کسی قسم کا فرق نہ آئیگا کہ سقوطری کا البانیہ میں شامل رہنا ضروری ہے۔ مشورہ کی آخری مجلس نے اس امر کا تصفیہ کردیا ہے کہ شاہ مانٹی نگرو سے خلو سقوطری کی درخواست کی جائے۔ مانٹی نگرو کے انکار کی حالت میں دیگر وسائل اختیار کرنے پر غور کیجائے گی۔

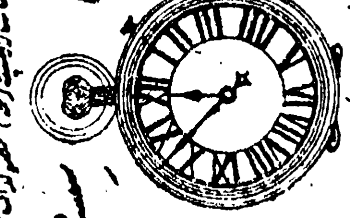
وائنا ۲۷ اپریل۔ کل شام کو کاونٹ وان برچٹولڈ اور جنرل ہوآیز نیڈارف وزیر جنگ نے شہنشاہ آسٹریا کیساتھ دو گھنٹہ تک نہایت ضروری ملاقات کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر دول یورپ نے دوشنبہ تک متفقہ کارروائی کرنے پر رضامندی کا اظہار نہ کیا تو آسٹریا تنہا کارروائی کریگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے ہر حالت میں آسٹریا کی تائید و حمایت کرنیکا وعدہ کیا ہے۔

وائنا کا نیم سرکاری اخبار فریمڈن بلاٹ سقوطری کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر آسٹریا کو واقعی خاموش کرنا منظور ہے تو دول یورپ کے اتفاق کے محض نظری اظہار کی کارروائی سے کچھ زیادہ درکار ہے اور انکی خیر خواہی اور نیک نیتی کو بیرنگ قوت سے فعل میں آنا چاہیے۔ ہمیشہ مانٹی نگرو کو معاوضہ دلانے کا راگ گائے جانا خصوصاً برا اثر پیدا کرتا ہے۔ سقوطری کی تسخیر سے یورپ کے سیاسی اور فوجی وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ اگر دول یورپ کو اس رکاوٹ کی طرف سے لاپروائی ہے تو آسٹریا انکا ساتھ نہیں دیسکتا۔ جو کچھ کم از کم وہ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ شنبہ میں دول کیطرف سے فوراً سقوطری کو خالی کرنیکا مطالبہ پیش کیا جائے اور بصورت انکار مانٹی نگرو کو تعمیل پر مجبور کرنے کے لئے جنگی وسائل اختیار کئے جائیں۔ ایسا کم از کم بات کو پہلو تہی کرنیکا اگر منجانب یورپ اظہار ہوا تو آسٹریا میں اس سے بے اطمینانی و بدمزگی پیدا ہوگی جسکو روکنا یورپ کے حق میں مفید ہوگا۔

استنبول ۲۷ اپریل۔ اسعد پاشا محافظ سقوطری نے مقام والسبو میں خود کو شاہ البانیا مشتہر کیا ہے (اسعد پاشا سقوطری نہیں بلکہ جنینا کے کمانیر تھے اور سقوطری کا ڈیفنس حسن رضا پاشا کمال شجاعت و مردانگی کے ساتھ کررہے تھے۔ پس اس تار میں یا تو اسعد پاشا کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے۔ یا جنینا کی بجائے سقوطری تحریر کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلا خیال زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیچارے اسعد پاشا تسخیر جنینا کے وقت یونانیوں کے ہاتھوں اسیر ہوگئے تھے اور اس سے پہلے انکے چھوٹنے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ البتہ حسن رضا پاشا مع اپنے بہادر گیریزن کے گرفتار نہیں ہوئے ہیں اور وہی اس قسم کی کوئی کارروائی کرسکتے ہیں۔

وائنا ۲۸ اپریل۔ ایک سرکاری تار ظاہر ہے کہ پرنس ڈانیل اور مانٹی نگرو کی سپاہ سقوطری سے نکلکر شمال کی جانب روانہ ہوگئی ہے اور مانٹی نگرو کی پیدل سپاہ کی صرف پانچ پلٹنیں شہر میں پیچھے رہ گئی ہیں۔





فہرست کتب طب جو قابل دید ہیں

اگر آپ امراض سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا چاہتے ہیں تو ضرور بالضرور ان کتابوں کو گھر میں رکھیں جو ڈاکٹری و یونانی طبیبوں کے اقوال صحیحہ کا لب لباب ہیں جو بار بار چھپتی رہتی ہیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہیں ❖ جو صاحب چاہیں پتہ ذیل سے طلب کریں ❖

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
قیمتی تحفہ	نوجوان عورتوں میں خرابیاں ـ تفصیل امراض زنان بوجہ مریض مخلوق سوزاک کنندہ شہوت پرستی کے برے نتیجے ـ کمزور جرم کے مریضوں کو ہدایات مریض مخلوق اور والدین کو ہدایات وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۱ر	۸ر	۴ر
حکمرانی بیٹا یا بیٹی جوانی کے لیے	تشریح الاعضا ـ نطفہ کیا چیز ہے ـ جوانی بلوغ ـ حمل کس طرح ٹھہرتا ہے ـ حمل کے نقصان ـ مجرد رہ کر پاکباز رہنا ـ حاملہ ہونے کے اسباب ـ اولاد نرینہ کا پیدا ہونا ـ اپنی مرضی سے اسباب نامردی ـ امراض جوش شہوت وغیرہ وغیرہ محصول ۱ر	۸ر	۴ر
[illegible]	عمر طبعی کیا ہے ـ درازی عمر کے لئے عمدہ تدابیر عمر طبعی ایک سو سال تک پہنچنے کے مجربات یونان ـ امریکہ ـ ایران ـ جرمن ـ فرانس کے حکماء کی کتابوں کا خلاصہ حکمائے یونان کے اقوال قابل قدر تدابیر محصول ڈاک ۲ر	۱۰ر	۴ر
زینت شباب فی بیان کیفیت شعر والخضاب	بعد از مرگ بال اگنا ـ عورتوں کے بالوں کی تصاویر ـ بال سفید کیوں ہوتے ہیں ـ خضابات ـ بالوں کے سنوارنے کے طریق ❖ تصاویر لمبی داڑھی کے انسان ـ مصریوں کے بال ـ عورتوں میں داڑھی ـ وغیرہ وغیرہ محصول ڈاک ۲ر	۱۰ر	۴ر
[illegible]	آتشک کا تاریخی حال ـ شناخت ـ اقسام آتشک ـ آتشک کے بد نتائج صد ہا امراض ـ صد ہا مجرب نسخے اس رسالہ میں درج ہیں ❖	۸ر	۱۲ر
[illegible]	اسباب پیدائش ہیضہ اس کا زہر انسان کے جسم پر کیونکر اثر کرتا ہے ـ تدابیر حفظ ما تقدم ـ علاج ہیضہ ڈاکٹروں کی تحقیقات وغیرہ	۱۲ر	۴ر
[illegible]	تاریخ بواسیر ـ اسباب بواسیر ـ اقسام بواسیر ـ علامات و تشخیص علاج بواسیر مسّے نکالنے کی تدبیر ـ فتاق المقعد ـ دائمی قبض ہر گند ـ	۸ر	۴ر
عمدۃ البیان فی علاج النسیان	قوت حافظہ کی تدبیر ـ اقسام حافظہ ـ اسباب نسیان ـ تدابیر ترقی حافظہ مفید قواعد و کرم علم اور حافظہ کا تذکرہ ـ استعمال حافظہ وغیرہ	۸ر	۴ر
[illegible]	دنیا کے مختلف ممالک کی عورتوں کی اصل تصویریں معہ ان کے جملہ حالات رہائش اخلاق حسن صورت و سیرت وغیرہ	۸ر	۴ر
[illegible]	یورپ کے محققانہ کئی قسم کے فائدے ـ طرح طرح کے حالات ـ شناخت سونگھنی یقینی وغیرہ لکھے گئے ہیں ❖	۸ر	۴ر

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت	محصول
[illegible]	سیاست ـ کون کون لوگ مستعد مرض ہیں تدابیر حفظ ما تقدم دمہ سے حکمائے یونان کے تجربے و علاج ـ چند مبارک وغیرہ ❖	۸ر	۴ر
رسالۃ المحذرات من المسکرات	مسکرات افیون ـ تمباکو بھنگ چرس کے نقصانات اخلاقی ـ شرعی ـ طبی ورڈ ڈاکٹروں کی تحقیقات کا آئینہ نظم مذمت بھنگ ❖	۸ر	۴ر
معالجات دندان	دانتوں کی تشریح و افعال کیڑے کا لگنا حفاظت دندان منہ کا صاف رکھنا ـ دانت کا برش ـ دانتوں کی مختلف تصاویر ـ دیگر حالات ❖	۸ر	۴ر
[illegible]	خوبصورتی کے متعلق نادر تدابیر و نسخہ جات ـ خوبصورتی و جوانی قائم رکھنے کی تدابیر چہرہ کس طرح خوشنما ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ	۸ر	۴ر
طاعون اور اسکا علاج	طاعون اور اس کی تاریخ ـ اجرام طاعون ـ مقوی قلب ادویہ حالات طاعون علاج حفظ ما تقدم حکمائے قدیم و ڈاکٹران حال کی تحقیقات	۸ر	۴ر
[illegible]	بزبان فارسی حسب الحکم ضیاء الملت والدین امیر مرحوم عبد الرحمن بادشاہ دولت خداداد افغانستان یہ رسالہ تالیف کیا گیا ❖	۸ر	۴ر
[illegible]	طاعون کی مختصر تاریخ ـ شاہان سلف کے وقت میں طاعون کا ٹیکا لگانا ـ طاعونی اجرام ـ پنجاب میں طاعون ❖	۸ر	۴ر
[illegible]	انسان علی العموم ناواقفیت کی وجہ سے اسباب ہلاکت خود پیدا کرتا ہے اس میں مختصر سی ہدایات درج ہیں کہ مرگ قبل از وقت نہ ہو ❖	۸ر	۴ر
[illegible]	یہ رسالہ کیپٹن صاحب ممبر ڈاکٹر بمبئی کے تازہ تصنیف ہے جس میں حالات و عادات و اقسام جوہوں کا بیان ہے اور اس میں پرانی کتب اور ویدک شعر جوہوں کا اصلی پلیگ کا حال درج ہے نہایت خوشخط با تصویر	۸ر	۱۰ر
بچوں کی پرورش	انڈیا میں چھوٹی عمر کے بچے زیادہ مرتے ہیں اس کی وجہ والدین کا طریق پرورش بچہ سے بے خبر ہونا معلوم ہوتا ہے تا ہم یہ رسالہ ہے جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے تندرست قوی ہوں عمر طبعی حاصل کریں ضرور [illegible]	۸ر	۱۰ر
[illegible]	اس رسالہ میں سائنٹفک طریقوں سے مکانات کو متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور ہوا نیک کرنے و جراثیم کو تلف کرنا ـ ❖ پاکیزگی کو دور کرنے کے طریق و نسخہ جات درج ہیں ❖	۸ر	۱۰ر
رسالۃ الامراض امراض صبی	جس کے مطالعہ کرنے سے ہر ایک شخص بلا امداد ڈاکٹر و حکیم اپنا علاج خود کرتا ہے جملہ مجربات کا عطر مجموعہ ـ حمل کے وجوہات کے لئے بلا فیس ڈاکٹر ہے ـ	۸ر	۴ر
[illegible]	آخر مرتبہ بصارت و بینائی تیز رکھنے کی حکمی تدابیر و کیفیات معہ تصویرات عینک لگانے کے ذریعہ ـ کیسی اور ان کی شناخت کس طرح ظاہر ہوتی ہے	[illegible]	[illegible]
[illegible]	حکیمانہ طور پر ہے ـ جس میں کرہ زمین کے جملہ حالات دنیا کی پیدائش وغیرہ وغیرہ کیفیت زیر زمین کے پہلو ـ عجائبات غرضیکہ یہ ایک عجیب تحفہ ہے ـ جو نہایت ہی پڑھنے کے قابل ہے ـ مصری عدہ	۸ر	۴ر
تندرست گھر کا راز	ایک نہایت دلچسپ ـ جس میں نظر ناول لکھی ہے اس کو پڑھ کر ہر آدمی ہر قسم کی مضامین سے اپنی حفاظت کر سکتا ہے محصول ۱ر	۸ر	۴ر
انتخاب الاول	کثرت اولاد و [illegible] ہے مولود کی بہبود [illegible] ہوسکتی ہے	۸ر	۴ر

اکسیر کشتہ جات ❖ ہر قسم کشتہ جات اکسیر درج ہیں جن کو دیکھ کر خود بخود عجیب الاثر کشتہ جات ہر آدمی تیار کر سکتا ہے ہر ایک کشتہ کے ساتھ اس کے فوائد مقدار خوراک بھی درج کی گئی ہے ـ اصل قیمت صرف ۱۲ر رعایتی قیمت صرف (۸ر)

صحت المدارس اصل قیمت ۸ر رعایتی ۴ر — **دبافہ ارسطو** اصل ۸ر رعایتی ۴ر — **نوشتہ تقدیر** اصل قیمت ۸ر رعایتی ۴ر — **فی البغض المرام** ۴ر — **بے اولاد کو اولاد** اصل ۸ر رعایتی ۴ر

پتہ: مینیجر کارخانہ حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

پنجاب الیکٹرک پریس باہتمام محمد حسین منیجر [illegible] شائع ہوا

Reg: A: 575 61

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ

سالانہ - - - ۳ - روپیہ

ششماہی - - - ۲ - روپیہ

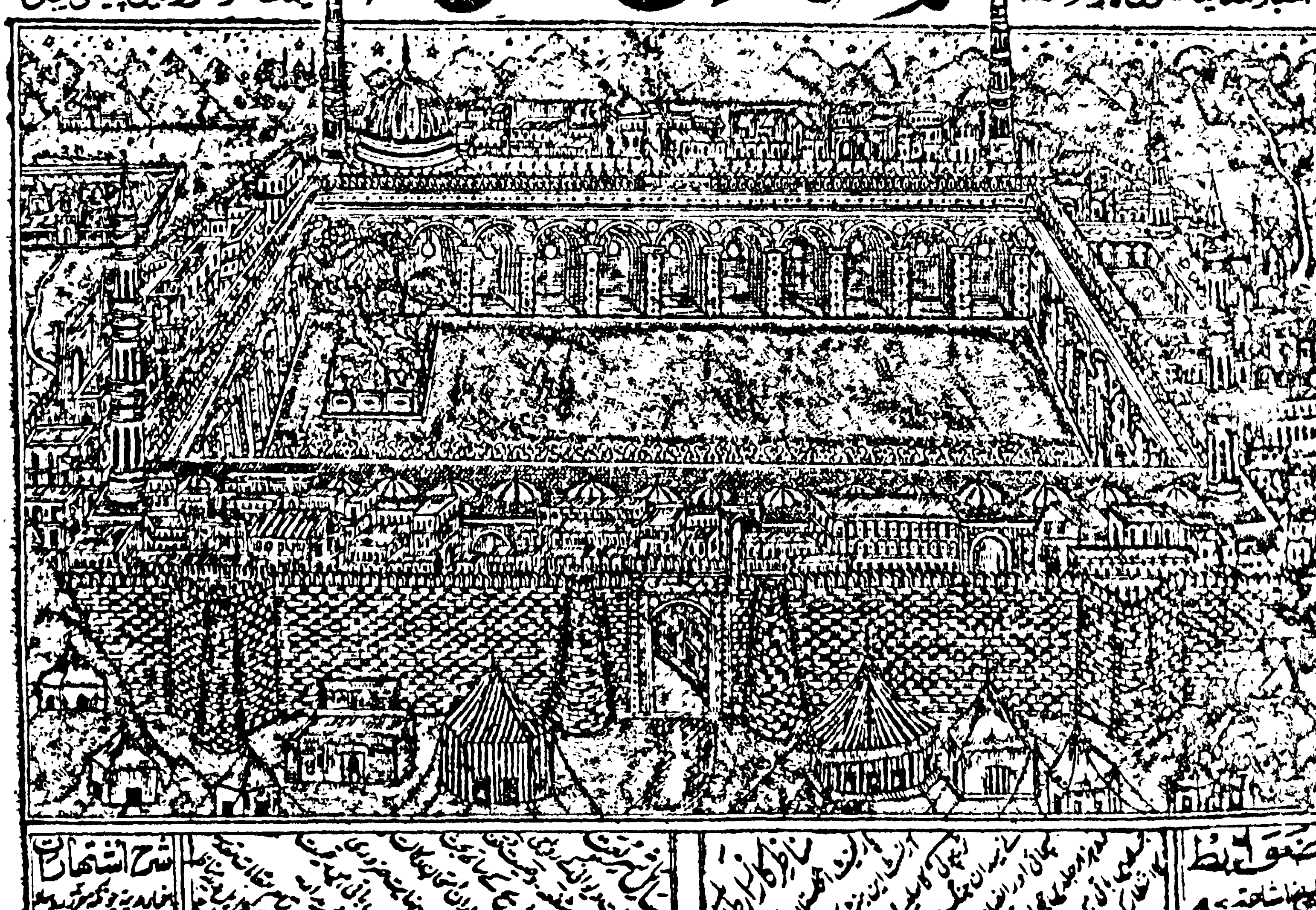
من ممالک الغیر ۶ شلنگ

قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت

بجنور (الہند)

اطلاع - متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے



[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

ضروری نوٹس - جن اصحاب کی خدمت میں بلطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو وہ نوٹ ایکا ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہو گا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

خاص مدینہ کے لئے ترجمہ کیا گیا

دول عظمیٰ اور بلقانی اتحادی

اگر بلقانی اتحادیوں نے دول عظمیٰ کی پیش کردہ شرائط صلح کو قبول نہ کیا [illegible] دول عظمیٰ بلقانی [illegible] کو [illegible] جاری رکھنے میں اسوقت بلقانی [illegible] نقصانات یورپ کو [illegible] خیال ہے کہ دول عظمیٰ بلقانیوں [illegible] (۔۔۔)

شکری پاشا

اخبار اقدام راوی ہے [illegible] شکری پاشا کا [illegible]

شرمناک فسادات

[illegible]

بعد دشمنوں کے [illegible] دشمن [illegible] اور ساحلی جنگی بیڑوں [illegible] کے نقصانات کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکا [illegible] اطالیوں [illegible] مال غنیمت میں بہت سی قیمتی چیزیں حاصل ہوئیں (الشعب)

طرابلس معرکہ درنہ

۲۹ [illegible] اطالیوں [illegible] ایک [illegible] قبیلہ [illegible] اطالین [illegible] عربوں نے [illegible] اطالیوں [illegible] اطالیوں کو [illegible] تو پوں کی [illegible] انھوں نے تقریباً [illegible] گولے [illegible] عرب [illegible] خدا کا شکر ہے کہ [illegible] کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

اس معرکہ کے بعد اطالوی اپنی سپاہ کو تیلب سے آگے کی جانب بڑھانے میں مشغول ہوئے اور پانچ ہزار پیادوں چار سو سواروں اور بہت سی تیز چلنے والی توپوں کو آگے بڑھایا جن کا مقابلہ مجاہدین نے نہایت ثبات قدمی اور جرأت کے ساتھ کیا آخر اطالوی خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے پسپا ہوگئے اطالیوں کے تین افسر اور ڈھائی سو سپاہی [illegible] ہوئے۔

اسی قسم کا ایک معرکہ ۲۹ مارچ کو درنہ کے مشرقی و مغربی حصوں میں ہوا جسمیں اطالویوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا (الرای العام)

صلح پر بلغاریہ کے وزراء کا اختلاف

اخبار لوکل انجائیکر کے پاس صوفیہ سے حسب ذیل خبر موصول ہوئی ہے صلح کے متعلق بلغاری وزراء میں اسوقت سخت اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور اختلاف کی شدت [illegible] وزارت دو حصوں میں منقسم ہوگئی ہے ایک حصہ اکثر ڈاکٹر دانف کی ہمنوائی میں ہے جو روس کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کردینا بہتر سمجھتا ہے اس حصہ کا منشا ہے کہ صلح کے معاملہ میں تاخیر سے کام لینا چاہئے تاکہ سقوطری کا مسئلہ آسانی سے طے ہوجائے اور پھر باہمی اتفاق سے صلح کا معاملہ طے ہو۔

واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح اسوقت ایک نہایت ضروری چیز سمجھی جا رہی ہے اور وزارت کے دونوں حصے نہایت گرمجوشی سے اسمیں حصہ لے رہے ہیں دونوں کے اخبارات اپنے اپنے حصہ کی تائید نہایت زور و شور سے کررہے ہیں اور [illegible]

[illegible] کے خیالات کی موافقت میں مصروف ہیں اخبار [illegible] کا نامہ نگار [illegible] بیان کرتا ہے کہ [illegible] دول عظمیٰ نے جو بیان اس کے متعلق [illegible] ہوجاتا ہے اس سے بلغاری حکومت کے سیاسی حلقوں میں گہرا اثر پھیل گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صلح اسوقت تک ناممکن ہے جبتک متنازعہ فیہ معاملات طے نہ ہوجائیں [illegible] کے افلاق میں بہت ترقی ہوگئی ہے (اتحاد؟)

جزائر ارخبیل

اخبار [illegible] جزائر ارخبیل کے متعلق [illegible] دول عظمیٰ جزائر ارخبیل کو [illegible] کی گرم بازاری [illegible] نامہ نگار [illegible] جزائر ارخبیل [illegible]

(۱) جزائر امبروز تنیدوس [illegible] دولت عثمانیہ [illegible] کے قبضہ میں رہیں گے

(۲) جزائر [illegible] بلغاریہ کو [illegible] دولت عثمانیہ کیلئے [illegible] جزائر جو جنوب میں ساحل اناطولی کے [illegible]

فہرست مضامین



فہرست مضامین

مستقبل کے خطرات

(۱)

مشہور سلطان القلم شیخ عبدالعزیز جاویش نے مجوار سالہ "الہدایت" بابتہ ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ اور اخبار "الحق یعلو" مورخہ ۳ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ میں دولت عثمانیہ کے مستقبل پر "المستقبل" کے عنوان سے ترکی کی گزشتہ و موجودہ سیاست داخلی و خارجی پر ایک قابل قدر مضمون شائع ہوا ہے جس میں لائق مضمون نگار نے دولت عثمانیہ کے مستقبل اور حالت موجودہ پر ایک وسیع نظر ڈالکر بتلایا ہے کہ ترک اگر اب بھی سنبھل جائیں اور پیشرو سلاطین کی تقلید نہ کریں اور موجودہ ضروریات اور سیاست اسلام کو اپنا نصب العین بنائیں تو بہت جلد اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل اور مادی ضعف کو دور کر سکتے ہیں اس قابل قدر بلند پایہ مضمون کا ترجمہ ناظرین "مدینہ" کے لئے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"ترکی قوم فطرۃً اخلاق صحیحہ۔ بسالت اور مستحکم عزم کی حامل ہے۔ یہی وہ پاکیزہ اوصاف ہیں جنکی وجہ سے ترکی قوم کے لئے شرق و غرب کی فتوحات کے دروازے کھل گئے تھے اور انکی فتوحات کا دائرہ اسقدر وسیع ہوگیا تھا کہ انکا جرار لشکر اپنی بے مثل خداداد طاقت سے وائنا (دارالحکومت آسٹریا) کی شہر پناہ تک پہونچ گیا تھا لیکن یہ ترکی قوم باینہمہ آج بجائے میدان ترقی میں آگے بڑھنے کی ذلت کے قدموں سے پیچھے ہٹ رہی ہے اس بے مثل بہادر قوم کے تنزل اور ذلت و ضعف کا سبب یہ ہے کہ اس نے اپنے مقبوضات کے نظام میں ایک بڑی غلطی کی اور وہ یہ تھی کہ جن قوموں پر انھوں نے فتح حاصل کی اور وہ انکے زیر نگیں بنکر انکے اثر میں آگئیں اونکو انھوں نے اپنی جنس میں داخل نہیں کیا بلغاری۔ سروی اور رومی لوگ جو خلافت عثمانیہ کے زیر حکومت تھے ترکوں کو چاہیے تھا کہ ان سب پر اپنی جنس کا رنگ چڑھاتے۔ اہ انکی طرف سے ازنکا مستقبل مطمئن ہو جاتا اور کسی قسم کے خطرہ کا اندیشہ نہیں رہتا لیکن افسوس ہے کہ دولت عثمانیہ نے اس غلطی کی بدولت آج وہ نقصان اٹھایا ہے جو نہ صرف اونکی ذات ہی تک محدود رہیگا۔ بلکہ تمام عثمانی قوم اور ساتھ ہی تمام عالم اسلام اس کے ضرر سے محفوظ نہ رہ سکیگا۔

آج ترکی قوم پر جو مصائب پڑ رہے ہیں اور جن مشکلات میں وہ مبتلا ہے اسی طرح کی تکالیف اور مصیبتیں اس سے پہلے عربی قوم کو بھی اٹھانی پڑی ہیں۔ لیکن امت عربیہ کی تباہی ایسی دردناک نہ تھی جیسی کہ آج ترکی قوم کی تباہی ہے اور اسکا خاص ایک سبب ہے۔ امت عربیہ نے اپنے دور حکومت میں سیاست اسلام سے ہٹ کر ایک قدم نہیں اٹھایا بلکہ جو کام کیا وہ سیاست اسلام کے موافق کیا یعنی اوس نے جن ممالک کو فتح کیا اون کے باشندوں کو اپنی لازوال سعی سے اسلامی رنگ میں رنگا اور ایک اسلامی قوم بنا کر اپنی جنسیت کو کامیاب بنایا۔

عربی حکومتوں میں صرف اندلس اس خوبی سے مستثنیٰ رہا ہے یعنی اوس نے سیاست اسلام پر پورا عمل نہ کرنے سے اپنی حکومت صلیب پرستوں کی شورش کے نذر کردی اور صلیبی قوم اپنی طاقت سے اوسپر غالب آگئی۔

اندلس کی تباہی کی داستان یہ ہے کہ عرب جسوقت ایشیا اور افریقہ کے بہت سے حصہ پر قابض ہو گئے تو انھوں نے یورپ پر حملہ شروع کیا اونکی صولت و دہشت چونکہ ممالک میں بہت زیادہ پھیل گئی تھی اسوجہ سے اونکا اثر اسپین میں بھی قائم ہوگیا اور اسپین بہت تھوڑے دنوں میں عربوں کے قبضہ میں آکر ایک اسلامی حکومت قرار پایا۔ اندلس پر عربوں کے قبضہ سے یورپ میں ایک تہلکہ مچگیا اور یورپی قومیں عربوں سے اسقدر مرعوب و خائف ہوئیں کہ آخر انہیں عربوں سے ملک حاصل کرنے کے لئے مشترکہ قوت سے کام لینا پڑا۔

یورپ کی حکومتوں نے یہ دیکھکر کہ اگر عرب اونکی قوت بتدریج اسی طرح بڑھتی رہی تو وہ دن دور نہو گا کہ یورپ کی وہ تمام حکومتیں جو مسیحی اقوام کے اثر میں ہیں اونکے ہاتھوں سے نکلکر عربوں کے پاس چلی جائینگی۔

اس قومی اندیشہ کو پیش نظر رکھکر یورپین اقوام اپنی مشترکہ قوت سے عربوں پر حملہ کیا اور ہر طرف سے اونکو گھیر لیا گیا۔ جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ عربوں کی حکومت بہت کمزور ہو گئی اور مسیحی قوم انپر غالب آگئی۔

اگر ہم اسموقع پر اندلس کی عربی حکومت کے اون اسباب پر نظر ڈالیں جنکی وجہ سے وہ آخر میں متزلزل ہو کر تباہ ہوگئی تھی تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اخلاقی اسباب تھے۔ عرب آخر میں اسقدر عیش پسند اور عشرت پرست ہو گئے تھے کہ انھوں نے اپنے پاکیزہ عربی اخلاق کو ہاتھوں سے کھو کر اونکی جگہ مفاسد و معائب خرید کرلئے تھے۔

وہ وحدۃ اسلامیہ جو مسلمانوں کے استحکام و ترقی کا باعث ہے عربوں کی غفلت کی بدولت انمیں سے جاتی رہی۔ وہ بات بات پر باہم بحث و مباحثہ کرنے اور لڑتے جھگڑتے تھے اور اپنی تمام قوت کو باہمی مخالفت کے نذر کر چکے تھے۔

ان برائیوں کے علاوہ جو اندلس کی حکومتوں میں پیدا ہوگئی تھیں اگر ہم اندلس کے آخری دور کے دو بادشاہوں کی حالت پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ انکے دور حکومت میں بدنظمی اور شہوت پرستی اسقدر بڑھگئی تھی کہ باوجود سلطان عبدالحمید خان سابق سلطان ترکی کے تینتیس ۳۳ سالہ عہد حکومت کے اوسمیں بھی بدنظمی اخلاقی کمزوری اور منفعت خاصہ پر منفعت عامہ کی قربانی کی خرابی اسقدر نہ بڑھنے پائی تھی۔

غرض مذکورہ بالا واقعات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اندلس کی عربی حکومت کی تباہی اسلاف کی غلطی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ آخری دور کی خرابیوں کا نتیجہ تھا۔

آج ہماری تباہی ایسی نہیں بلکہ اس تباہی کا موجب ہمارے اسلاف ہیں جنھوں نے اپنے دوران حکومت میں ایسی غلطیاں کی ہیں جنکا خمیازہ اسوقت ہمکو اٹھانا پڑ رہا ہے۔

سلاطین آل عثمان نے اپنے مفتوحہ مقامات سے سیاسی روابط قایم نہیں کئے بلکہ انپر صرف فاتحانہ قبضہ رکھکر اونکی مادی حالت سے فائدہ اٹھاتے رہے اور کبھی بھولکر بھی اونکے دلمیں یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ اونکی رعایا کا مسیحی عنصر اسوقت تک عثمانی عنصر نہیں بن سکتا جبتک کہ انمیں سکینت کا اثر پایا جائیگا اور اونکے دل مسیحی تعلیم سے لبریز رہیں گے۔ افسوس ہے کہ سلاطین آل عثمان نے اسپر غور نہیں کیا کہ مسیحی قوم کا اپنی حالت پر رہنا خطرہ سے خالی نہیں ہے وہ جس وقت دولت علیہ عثمانیہ کو ضعیف حالت میں پائے گی تو رنگ لائے بغیر نہ رہیگی اور ایک مرتبہ پھر اپنے اقبال کو چمکانے اور اپنے ممالک پر قبضہ پانے کے لئے شورش و بغاوت سے کام لیگی چنانچہ یہ اندیشہ اور خطرہ آج پیش آیا اور رومیلیا میں مسیحی اقوام ترکی حکومت کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر رہی ہیں۔

سلاطین آل عثمان نے اپنی بے مثل شجاعت سے شہروں کو فتح کیا اور فتوحات کے سلسلہ کو بہت زیادہ وسیع بنایا لیکن باشندوں کے قلوب کو سیاسی طور پر فتح نہیں کیا۔ یہ رومیلیا کا علاقہ جو آج ہمارے ہاتھوں سے نکلگیا ہے۔ سلاطین آل عثمان نے تلوار سے فتح کیا تھا لیکن فتح کرنے کے بعد اوس کے باشندوں کو ہر قسم کی تمام و کمال آزادی بخشدی تھی نہ اونکے مذہب پر کوئی اثر ڈالا نہ انکی تاریخ۔ عادات۔ زبان اور ادب میں کوئی تغیر کیا اور نہ عربوں کی طرح سیاستہ التمثیل (پولیٹکل ڈراما) سے کام لیا جو مسیحی اقوام پر اسلامی قوت و رعب کا کچھ اثر ڈالتا۔

آہ ترک انہیں غلطیوں اور غفلتوں کے باعث ذلت کے قدموں سے پیچھے ہٹ کر اسدرجہ پر ہو گئے ہیں کہ اونکی قابل رحم حالت دیکھکر بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

آج ہم معاشر مسلمین دو ایسے خون آشام مصائب کی بدولت جو زمانہ کے نہایت زبردست واقعات ہیں سخت مشکلات میں مبتلا ہیں جنمیں سے ایک مصیبت تو اسلاف کی غلطی سے ہمپر آئی ہے جسمیں آج ہم مبتلا ہیں اور دوسری مصیبت اندلس کی آنکھوں سے خون رولانیوالی وہ تباہی ہے جو اخلاف کی بداخلاقی کا نتیجہ تھا۔ ان دونوں مصیبتوں کو پیش نظر رکھکر ہمپر واجب ہے کہ ہم انکو عبرت کی نگاہوں سے دیکھیں اور غور کریں کہ اگر آج ہم گذشتہ بزرگوں کے خلف ہیں تو ایک روز آیندہ نسلوں کیلئے سلف بھی بنجائیں گے۔ پس ہمارا پہلا فرض یہ ہونا چاہیے کہ ہماری سعی صرف آج ہی کے لئے محدود نہو بلکہ مستقبل کے لئے بھی اسمیں زیادہ حصہ ہو۔

بلقانی مظالم ہمارے لئے ایک زبردست چابک ہے۔ اگر آج ہم اس چابک سے غفلت چھوڑ کر بیدار نہونگے تو مستقبل میں نہ عثمانیوں کیلئے حیات کا خوش کام جام میسر آسکتا ہے اور نہ تمام عالم اسلام کے لئے۔

مشرقی و مغربی اقوام کی مذہبی روح کا اندازہ

انجیل کی حیرت انگیز اشاعت

قابل توجہ مدعیان اشاعت اسلام

مولوی ابو سعید صاحب عربی الہندی نے اپنی ایک چٹھی میں سچ لکھا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کہنے والے اور رد و قدح سے وقت ضایع کرنیوالے ہیں کام کرنیوالے نہیں اور یہی وہ امر ہے جو اونہیں اب تک ناکامیاب اور ذلیل بنائے ہوئے ہے۔

ہندوستان کے برگزیدہ علم و فضل طبقہ میں اشاعت اسلام کی تحریک ہم آئے دن پاتے اور تجاویز سنتے رہتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ عملا ان تجاویز و ہدایات کا کوئی اثر دیکھنے میں نہیں آتا۔

ہر سال قومی انجمنوں اور مذہبی درسگاہوں کے سالانہ نمایشی جلسوں میں ہمیں یہ سنایا اور فریب دیا جاتا ہے کہ انجمن کی آیندہ زندگی اشاعت اسلام کے کام کو خاص طور پر انجام دے گی لیکن برسوں تک ہم ان الفاظ کو سنتے رہے اور ہمارے کان ان کو سن سن کر کچھ ایسے عادی ہو گئے کہ ان کے مفہوم کا بھی ذہن سے خیال جاتا رہا مگر عملاً ہمیں اب تک کسی انجمن یا مذہبی درسگاہ کی زندگی اس پاکیزہ کام کی تکمیل سے مرتسع نظر نہ آئی تھی نہ آئی۔

بہت سے پرائیویٹ واعظ او علما بھی اس اہم کام کی انجام دہی کیلئے میدان میں آکر طالب امداد ہوئے لیکن انتیجہ آخر وہی نکلا جو نکلا کرتا ہے یعنی دشت طلب کی صحرا نوردی جو کام کی نوعیت کے خیال سے اگرچہ صفت جرم ہے لیکن مفیدیت کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام جیسا بہترین و پاکیزہ ہے کسی تشریح کا محتاج نہیں اگر ہم اس مبارک کام کیلئے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح اپنی زندگی وقف کر دیں تو بہت مناسب ہے لیکن افسوس ہے کہ لوگوں نے اس مبارک کام کو بھی مطلب مال کا آلہ بنا کر اپنی عاقبت کو خراب کر رکھا ہے۔

ندوۃ العلماء ہر سال تبلیغ و اشاعت کے کام کی نمایش اپنے سالانہ جلسہ میں کیا کرتا ہے اور سالانہ جلسہ کے انعقاد سے پہلے اخبارات میں اس کے متعلق اسقدر زور و شور سے مضامین لکھے جاتے اور ادن دینیات کی فہرست طلب کیجاتی ہے جہاں مسلمانوں کے اسلام کی حالت بہت ہی ناگفتہ اور صرف نام تک محدود ہوتی ہے کیا ندوۃ العلماء بتلا سکتا ہے کہ سالانہ جلسہ کے بعد بھی اوس نے کبھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے صیغہ میں اسی طرح جوش و خروش سے کام لیا ہے جس طرح کہ جلسہ سے قبل کوشش کیا کرتا ہے ہم کئی سال سے دیکھ رہے ہیں کہ مولوی شبلی صاحب نعمانی دینیات کی فہرست طلب کرتے ہیں لیکن کبھی یہ دیکھنے میں نہیں آیا کہ اونہوں نے اون موصولہ فہرستوں کے متعلق کسی قسم کی کوئی کارروائی کی ہو خداوند تعالے کے نزدیک وہ لوگ بہت ہی برے ہیں جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں خداوند تعالے فرماتا ہے لم تقولون ما لا تفعلون۔ افسوس مسلمانوں کی یہ تاریک زندگی اونہیں کیسے عبرتناک درجہ ذلت پر پہونچا کر رہیگی کیا اس سے زیادہ مسلمانوں کے لئے کوئی تباہی کا سبب ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اقوال کو افعال نہ بنا سکیں اور ہمیشہ لوگوں کو دہوکہ دیتے رہیں۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ہر ایک مسلمان پر فرض ہے اور محض خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لئے کیا جاتا ہے لیکن نہیں معلوم کہ اس کیلئے اسقدر شور کیوں مچایا جاتا ہے اور پھر کچھ کیا نہیں جاتا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک نے اس پاکیزہ کام کو اپنی قدرت سے زیادہ انجام دیا۔ اور اخلاص کے ساتھ کام کرنیکی وجہ سے اونکی یگانہ یگانہ کوششیں جمیعتہ کی کوششوں سے زیادہ بار آور ثابت ہوئیں۔

افسوس ہے کہ ہم لوگ جو کام کرنا چاہتے ہیں اوسکو اوس کی نمایش بنانے کی تحریک میں پڑ کر کام کی اصل غرض و غایت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کی تحریک بھی اب تک اسی قسم کی نمایشی تجاویز کا شکار رہی جنکا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مسلمان ایک مذہبی قومیت سے تعلق رکھتے ہیں اور اون کا مذہبی تعلق اس درجہ مستحکم ہے کہ جس کو کوئی قوت شکست نہیں کر سکتی لیکن افسوس ہے کہ وہ باینہمہ مذہب کی طرف سے اسدرجہ غافل ہیں کہ کوئی ایسی دوسری قوم ہی نہ ہوگی جس کا تعلق اس درجہ مستحکم ہے کہ جسکو کوئی قوت شکست نہیں کر سکتی لیکن افسوس ہے کہ وہ باینہمہ مذہب کیطرف سے اسدرجہ غافل ہیں کہ کوئی ایسی دوسری قوم ہی نہ ہوگی جس کا تعلق مذہب سے برائے نام ہے۔

آج مسیحی اقوام کو مذہب سے ناآشنا دہریت میں مبتلا اور مادہ پرستی میں محو بتلایا جاتا ہے لیکن اون کی مذہبی کوششوں اور مسیحیت کی اشاعت میں خالص مجبوریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کی مذہبی زندگی مسلمانوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

مسیحی اقوام آج مسیحیت کو دنیا کے چپہ چپہ پر پہونچانے کے لئے جس سرگرمی سے کوشاں ہیں اوسکو دیکھکر نہ صرف حیرت ہوتی ہے بلکہ مسلمانوں کی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو رونے کو جی چاہتا ہے۔

حال میں ایک رپورٹ مسٹر ہنری فراوڈ منیجر اکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی ہے جس کے مطالعہ سے لامذہب مسیحیوں کے مذہبی شغف کا پورا اندازہ ہوتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیحی کوششیں کسقدر اہم و وزن دار ہیں۔

معزز معاصر وکیل نے رپورٹ مذکور کا اقتباس شائع کیا ہے جسکو ہم بعینہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مسٹر ہنری فراوڈ ۹۰ سال تک اکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے منیجر رہے ہیں اونکی مرتبہ رپورٹ بتلاتی ہے کہ انہوں نے ۵۰ سال کی مدت میں ۳ کروڑ گیارہ لاکھ نسخے انجیل کے فروخت کئے ہیں۔ مدت سے فروخت انجیل کی سالانہ شرح ۵ لاکھ ہے ۱۸۵۹ء میں جب مسٹر موصوف نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا تو ۵ لاکھ کاپیاں انجیل کی ہر سال فروخت ہوا کرتی تھین لیکن اب ساڑھے بارہ لاکھ سالانہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ مسٹر فراوڈ اپنی رپورٹ میں اپنے اس کارنامہ کا ذکر فخر کے ساتھ کرتے ہیں کہ انہوں نے ۱۸۸۱ء میں نئے عہدنامہ کی اصلاح شدہ ایڈیشن نکالی ۱۶ مئی کی آدہی رات کو اسکی چھپائی کا کام شروع کیا گیا اور دوسرے روز دوپہر سے پہلے پہلے ساری سلطنت کے ہر ایک دوکاندار کے پاس کتابیں فروخت کے لئے پہونچ چکی تھیں اس طرح دس لاکھ سے زیادہ جلدیں انجیل کی بھیجی گئیں جو فوراً ایک گین ایک کتب فروش نے پندرہ ہزار جلدیں فروخت کر ڈالیں چار سال بعد مسٹر فراوڈ نے پرانے عہدنامہ کا ترمیم کردہ ایڈیشن شائع کیا۔ اوسوقت بھی کتاب کا مطالبہ حیرت انگیز تھا اور بہت سے لوگوں نے کوشش کی کہ فروخت سے پہلے انہیں انجیل ملجائے لیکن کسی کو ایک انجیل بھی نہ ملی حالانکہ دس ہزار آدمیوں نے اس کتاب کے پروف دیکھے تھے۔

اکسفورڈ یونیورسٹی پریس کو انجیل کی اشاعت کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے اسکی وضاحت کیلئے یہ بتا دینا کافی ہوگا کہ صرف اکسفورڈ کی انجیلوں کے سرورق کے لئے ہر سال ایک لاکھ حیوانوں کے چمڑے کی ضرورت ہوتی ہے اور سرورق کے اوپر سنہری حروف کیلئے چار لاکھ سنہری تختے درکار ہوتے ہیں یونیورسٹی پریس کی طرف سے سب سے چھوٹا لیکن سب سے حیرت انگیز کام جو مسٹر فراوڈ نے کیا وہ یہ تھا کہ اونہوں نے ۱۸۵۱ء میں ایک سنہری انجیل شائع کی یعنی یوحنا کی انجیل ساری کی ساری زرین حروف میں زنبون کے ہرے پتوں پر چھاپی یہ ایک یورپین خاتون کے کیلئے چھاپی گئی تھی جسکی نظر کمزور تھی اس نرالے ایڈیشن کی صرف تین جلدیں چھاپی گئی تہیں جنمیں سے ایک گم ہو چکی ہے۔ مسٹر فراوڈ کی رپورٹ کے مذکورہ بالا اقتباس اور شمار و اعداد سے مسیحی قوم کی کوششوں کا حال اچھی طرح سے معلوم ہو سکتا ہے افسوس ہے کہ مسلمان دیکھتے ہیں اور عبرت حاصل نہیں کرتے مسیحی قوم انجیل کو عظمت و اقتدار کی نظر سے بہت کم دیکھتی ہے لیکن اوسکی اشاعت میں اوس کی کوششوں کا یہ حال ہے مسلمان قرآن مجید کو خدا کا کلام سمجھتے اور اوسپر اعتقاد صحیح رکھتے ہیں لیکن اشاعت کا کچھ بھی خیال نہیں۔ کاش مسلمان توجہ کریں اور لفاظی و قوالی چھوڑ کر عملی زندگی اختیار کریں تاکہ اسلام وہ پیارا اسلام جسنے سوتے ہوؤں کو جگا کر وہ اسپرٹ پیدا کر دی تھی جو آج تک کسی مذہب کو حاصل نہیں ہوئی پھر ایک مرتبہ اوج اقبال پر نظر آئے اور غیر قوموں کے طعن آمیز کلمات سے مسلمان محفوظ رہ سکیں۔

مسلمان وہ مسلمان جو اپنے کو حق مذہب کا پابند بتلاتے اور قرآن کریم کی عظمت کا دل سے اقرار کرتے ہیں خواب غفلت میں مبتلا ہیں اور دنیا کے اون ملحدوں کو جو خدا کی خدائی میں بٹہ لگاتے ہیں حق مذہب کی طرف نہیں بلاتے اور وہ قومیں جنکو وہ ملحد مادہ پرست اور دہریت میں مخمور بتلاتے ہیں اونپر غالب آتی جاتی ہیں۔

مذاہب عالم کے نقشہ ترقی و تنزل کے شمار و اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ مسیحی اقوام کی کوششیں مسیحیت کی تبلیغ و اشاعت میں بہت زیادہ مفید نتائج پیدا کر رہی ہیں اور وہ دن دور نہیں ہے کہ مسیحی اقوام کا حلقہ اثر بہت زیادہ وسیع نظر آئیگا جس میں ہی عیسائیت کی تحریک ترقی حاصل کر رہی ہے اگر مسیحیت اسی طرح بڑہتی رہی اور مسلمانوں نے جلد توجہ نہیں کی تو مسلمانوں کے ہاتھوں سے دنیاوی اقتدار اٹھ جانے کے ساتھ ہی دینی عظمت کا اٹھ جانا بھی کچھ بعید نہیں ہے۔

مدعیان اشاعت اسلام اگر تمہارے پہلو میں ایک دردمند دل ہے اور اسلام کی محبت تمہارے قلب میں پائی جاتی ہے تو اٹھو اور خالصاً للہ اشاعت اسلام کی خدمت انجام دو اشاعت اسلام کے کام کیلئے کسی خاص مرکز یا تہیہ کی ضرورت نہیں ہے اسلام سادہ طور پر پہیلا اور سادگی ہی کے ساتھ اسوقت پہیل سکتا ہے نمایشی کام بے نتیجہ ثابت ہوتے ہیں اور بسا اوقات اون سے سخت ضرر رسان تحریک پیدا ہو جاتی ہے اسلئے اسلام جونکہ سادگی پسند ہے ہر کام سادگی کے ساتھ انجام دینا چاہئے۔

معاونین کا شکریہ

جن اصحاب نے آیندہ سال کی پیشگی قیمت سے کارخانہ کی امداد فرمائی ہے اون کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے امید ہے کہ وہ اصحاب بھی جنھوں نے اب تک اس جانب توجہ نہیں فرمائی ہے جلد پیشگی رقم ارسال فرماکر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اون احباب کرام کے بھی ہم نہایت مشکور ہیں جنہوں نے خریدار دیکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ امید ہے کہ دوسرے حضرات بھی اشاعت میں حصہ لیکر ہماری ہمت بڑہائیں گے۔ معاونین اشاعت کے اسمائے گرامی معہ تعداد خریدار ہم شکریہ کیساتھ کسی آیندہ اشاعت میں لکھیں گے۔ نیاز مند منیجر

شذرات

مسلم ہندو یونین ایسوسی ایشن

ہندوستان کی دو بڑی قوموں مسلمان اور ہندوں کے باہمی تعلقات گذشتہ پچیس سال اسقدر کشیدہ اور اندوہناک ہیں کہ ایک اتحاد و اتفاق پرست ذات انکو دیکھکر بہت کچھ کرھتی اور تکلیف پاتی ہے۔

ہم اب سے پہلے انہیں کالموں میں وقتاً فوقتاً ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے اتحاد و اتفاق پر بحث کرتے رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس خصوص میں نہ صرف ہماری آواز بلکہ ذمہ دار سرکاری عہدہ داروں کے مشورات بھی ان دونوں قوموں کے نزدیک کچھ وزن دار ثابت نہیں ہوئے۔

ہندو مسلمانوں کے باہمی اتفاق سے زندگی بسر کرنے کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسپر ہندوستان کی فلاح و بہبود کا بہت کچھ دارو مدار ہے لیکن تعجب ہے کہ ارکان ملک و قوم ہندوستان کی ترقی اور باشندگان ہند کی فلاح و بہبودی پر نظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ پر اتنی توجہ نہیں کرتے جتنی کرنی چاہیے اگر ارکان ملک و قوم اس مبارک تحریک کے لئے اپنی اس اعلیٰ طاقت سے کام لیں جو انہیں خداوند تعالیٰ نے اصلاح ملک و قوم کیلئے عطا فرمائی ہے تو ہمارا خیال ہے کہ بہت جلد اس مفید نتائج ہندوستان کی ترقی کے ایک بہت بڑے مانع کو دور کر دیں گے۔

ہمارے نزدیک ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی کشیدگی کا بڑا سبب وہ اخبارات ہیں جو اپنا کام چمکانے اور انکے سیدھے کرنے کے لئے ایکدوسرے کے جذبات مذہبی، قومی اور پھر ذاتیات پر حملہ کرکے اخباری مذاق کو ذلیل اور ہندوستانی خیالات کو ضعیف و کمزور بنا رہے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ ایک ایسی خلیج نا اتفاقی کو وسعت دے رہے ہیں جو انکی زندگی کے لئے خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

تجربہ بتلا رہا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی کشیدگی اور نا اتفاقی سے ہندوستان کو بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اور ہندوستان کے وہ ذاتی حقوق جو انکو اپنے بہت پہلے ملنے چاہیے تھے۔ اس

نا اتفاقی

کی بدولت اب تک نہ مل سکے ہیں۔ کاش وہ قومی انجمنیں جو ہندوستان کی اقوام کو ترقی یافتہ بنانے اور دیکھنے کے متمنی ہیں اس خصوص پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ ہندو مسلمانوں کے کمزور رہنے اور اعلیٰ حقوق حاصل نہ کر سکنے کی بڑی وجہ کیا ہے۔

ہندو مسلمانوں میں نا اتفاقی اور کشیدگی بڑھانیکا زیادہ تر ثواب اس وقت تک پنجاب کے اخبارات اور بعض مذہبی و قومی مجلسوں نے حاصل کیا ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ حال میں کہ اتحاد و اتفاق کی جو اعلیٰ اور پسندیدہ تحریک شروع ہوئی ہے وہ بھی پنجاب ہی سے ہوئی ہے جو گویا اس امر کا ایک بین ثبوت ہے کہ پنجاب نے اپنی قومی و ملکی کمزوری کو اچھی طرح محسوس کر لیا ہے اور اب وہ اس نا اتفاقی و کشیدگی کا استیصال کر دینے کے لئے بالکل تیار ہیں جو اب تک انہیں ملکی ترقی اور بہبودی میں نقصان پہونچا رہی ہے۔

ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے حامی اس خبر کو نہایت مسرت کیساتھ پڑھیں کہ ۲۔ اپریل کو لاہور کے مشہور رئیس و نیکدل رئیس جناب نواب **فتح علیخاں** صاحب کے مکان پر ہندو اور مسلمانوں کے سر برآوردگان کا ایک جلسہ باہمی اتحاد و اتفاق کی تحریک کو نشوونما بخشنے کے لئے منعقد ہوا اور قرار پایا کہ ہر دو اقوام کے باہمی اختلافات کو کم کرنیکی غرض سے

مسلم ہندو یونین ایسوسی ایشن

قایم کیا جائے۔ اس ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ نواب فتح علیخاں صاحب اور سکرٹری فی الحال رائے بہادر لالہ موہن لال مقرر ہوئے ہیں۔ اس ایسوسی ایشن سے متعلق ایک سب کمیٹی بھی قایم ہوگئی ہے جو بہ صدارت مسٹر بی۔ سی چٹرجی قواعد اور کانسٹی ٹیوشن کا مسودہ تیار کریگی اس امر کا تصفیہ ہوگیا ہے کہ یہ ایسوسی ایشن محض سوشل نوعیت کی ہوگی۔

ہم اس ایسوسی ایشن کا نہایت مسرت اور جوش کے ساتھ استقبال کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ پنجاب کے ہندو مسلمانوں کی اس مبارک تحریک میں برکت عطا فرمائے اور وہ جلد باہمی شیر و شکر ہوجائیں کہ

"تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری"

کاش! ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات بھی اس مبارک تحریک میں حصہ لیں اور باہمی اتحاد و اتفاق کو اپنے لئے ضروری سمجھیں تا کہ ہماری زندگی آیندہ مفید نتائج حاصل کر سکے۔

مولینا ابو سعید عربی الہندی کی چٹھیاں مصر سے

ہمارے معزز و محترم دوست

مولینا ابو سعید صاحب عربی الہندی کی اس ہفتہ کئی چٹھیاں ہمارے نام موصول ہوئی ہیں جنمیں بہت تازہ واقعات اور دلچسپ ابحاث مندرج ہیں افسوس ہے کہ اس ہفتہ کا اخبار تیار ہوجانے کی وجہ سے ہم صرف ایک چٹھی شذرات کے کالموں میں درج کرتے ہیں۔ بقیہ چٹھیاں انشاء اللہ العزیز۔ آیندہ ہفتہ درج کیجائینگی۔

مولینا کی چٹھی حسب ذیل ہے۔

برادرم جناب آغا رفیق صاحب رئیس تحریر مدینۃ الغراء السلام علیکم (۱) انشاء اللہ العزیز اب اسلام کی ترقی کے دن آنیوالے ہیں ارادہ کیا گیا ہے کہ مدینۃ الرسول (صلعم) میں قرطبہ کے رنگ کی ایک جامعہ اسلامیہ (یونیورسٹی) بنائی جائے۔ یہ یونیورسٹی ہندوستان کی سی یونیورسٹی نہیں ہوگی جسکا یہ حال ہے کہ ابھی یونیورسٹی بھی مگر شور بیکار سے کان سر پر آٹھائے۔ اس قسم کی یونیورسٹی تو یونیورسٹی نہوئی۔ بنی اسرائیل کی گائے ہوئی کہ ابھی تک بقرۃً صفراء کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ یہاں پہلے عمل کیا جاتا ہے پھر قرارات (رزولیوشنز) پاس ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی یونیورسٹی اور یہاں کی یونیورسٹی میں یہی فرق ہے۔ وبسارت مشرقیت دسرت مشرق شتان بین مشرق و مغرب۔

(۲) میں بہت جلد آستانہ پہنچنے والا ہوں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی ممالک کیساتھ تجارت کا سلسلہ شروع کر دیں۔ ممالک اسلامیہ کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے میں دین کے سوا دنیا کی بھی بہت ہی خیر و برکت ہے۔ میں انشاء اللہ العزیز اسکے متعلق تفصیل کیساتھ آپکو آستانہ سے خط لکھوں گا کہ اس قسم کے تجارتی تعلقات قائم کرنے میں کس طرح شرکات (کمپنیاں) بنانی چاہئیں اور کس کس قسم کے مال کی تجارت فوراً شروع کر دینی چاہیے۔

(۳) اہل ہند اگر دولت عثمانیہ میں زندگی بسر کرنا چاہیں تو انکے لئے ارض روم عراق کی زمین نہایت ہی مفید ہوگی اسکی آب و ہوا ہندوستان کے باشندوں کے مزاج کے موافق ہے۔ خلافت عثمانیہ نہایت ہی آسان شرائط پر معقول ملکیت عطا کر دے گی۔

(۴) ایک عربی اخبار ہندوستان سے جاری کر دینا چاہیے۔ اسکے متعلق میں نے وکیل میں ایک مضمون بھیجا تھا معلوم نہیں کہ پہنچا یا نہیں (آپکا مضمون وکیل میں شائع ہوگیا ہے۔ آپکی تحریر بہت مبارک ہے اسکے متعلق کسی گذشتہ اشاعت میں ایک نوٹ میں بھی لکھ چکا ہوں۔ اڈیٹر)

(۵) یہاں بعض بے نظیر عربی کی کتابیں ہیں اگر انکا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو نہایت فائدہ ہوگا اور انکے ترجمہ سے ملک پر بہت احسان ہوگا اگر آپ وہ کتابیں میرے پاس بھیجدیں تو میں ترجمہ کرکے شائع کرنے کے لئے تیار ہوں اگرچہ میرے مشاغل بہت زیادہ ہیں لیکن قومی و ملکی خدمت کے لئے وقت نکال سکتا ہوں امید ہے کہ آپ مفید کتابیں بھیجدیا کریں گے۔ اڈیٹر)

(۶) مدینہ کا نام۔ مدینہ کا نقشہ۔ صداقت حریت اور عدالت کا طغرا۔ اور اس کے قیمتی مضامین نہایت ہی پسند ہیں۔ خدا کرے اخبار خوب ترقی کرے اور قومی خوبیوں کا مظہر بنے (آمین اڈیٹر)

(۷) مدینہ میں آکر لوگوں نے اپنی زندگیوں کو وقف کیا تھا۔ آپ اس نکتہ پر ذرا غور فرمائیں اور بلا خوف **لومة لائم** حق بات کا خیال رکھا کریں انسانوں کو کوئی راضی نہیں کر سکتا۔ خدا کو راضی کر سکتے ہیں بس آپ خدا کو راضی کرنے کا خیال رکھیں۔ دنیا کی حکومتیں بھی کوئی چیز نہیں آج ایک جابر و قہار حاکم آتا ہے اور کوس **لمن الحکم الیوم** کا نعرہ لگاتا ہے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد پوشیدہ ہو جاتے چلا جاتا ہے۔ سچ کہیں نہیں جاتا (مدینہ کا نصب العین یہی ہے اور وہ انشاء اللہ العزیز آیکپر قایم رہے گا۔ اڈیٹر)

اگر آپ میرے پاس ہفتہ وار خط لکھتے رہا کریں تو میری خوشی کا باعث ہوگا۔

عاجز ابو سعید العربی الہندی

از مصر (القاہرہ)

صلح کے متعلق آستانہ کے اخبارات کی رائے

معزز جعفر طنین میں جو اسی ہفتہ کی ڈاک سے موصول ہوا ہے

صلح کے متعلق ایک مضمون سمعیل یا بازادہ نے لکھا ہے جسکا خلاصہ فائدہ سے خالی نہیں۔

ہمیں معلوم نہیں کہ دشمن جو تاوان جنگ طلب کر رہے ہیں۔ اوس کے متعلق کیا فیصلہ ہوگا۔ البتہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے ایڈریانوپل نکل گیا لیکن باینہمہ ہمارے لشکر کی قوت وہی بدستور باقی ہے اور اسمیں کسی قسم شکستگی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ پس اگر بلغاری ہماری پیش کردہ تجاویز پر راضی نہوں تو دول یورپ کو اعتدال کا مشورہ دینے کے بجائے یہ مناسب ہوگا کہ بلغاریوں کو ہمارے سپرد کر دے ہم اون سے اچھی طرح نمٹ لیں گے۔

مشتلجہ کے سامنے ہمارا لشکر پڑا ہوا ہے بلغاریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی شرائط کو تسلیم کرانے کے لئے مشتلجہ کے سامنے آئیں تا کہ ہم اون کو ایک یادگار سبق پڑھا دیں اور انکو اپنے ہاتھوں سے قبریں کھود کر قبروں میں اتار دیں۔

احمد آغا الیف اخبار ترجمان حقیقت میں رقمطراز ہیں کہ دولت عثمانیہ کا مرکز آج نہایت تاریک ہے اور مستقبل اس سے زیادہ تاریک ہوگا اسلئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ صلح کیساتھ جنگ کے لئے بھی مستعد رہے اور مشتلجہ و بولایر کے مقام کے قلعوں کو مستحکم بنائے اسلئے کہ حکومت کی سلامتی انہیں دو باتوں پر ہے۔

آستانہ کے اخبارات کی رائے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے کس صلح کرنیکے لئے ترک ہرگز تیار نہیں ہیں حقیقت میں ذلت کی صلح سے مرجانا بہتر ہے۔

روس کے دارالحکومت میں مسجد کا افتتاح

ملک روس میں اب سے پہلے مسلمان باشندوں پر جو سختیاں اور مظالم ہوتے تھے اونکو یاد کرنے سے دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نہ مذہبی ارکان ادا کرسکتے تھے اور نہ علوم و فنون میں کچھ ترقی کرسکتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب چند سال ادھر سے مسلمانان روس کی حالت اچھی ہوچلی ہے۔ حکومت اونکو بہت سے حقوق عطا کئے ہیں اور اب پارلیمنٹ میں بھی دو چار مسلمان ممبر نظر آنے لگے ہیں۔

حکومت کی طرف سے مسلمانان روس کو کچھ آزادی میسر ہونے پر اب وہ بہت کچھ ترقی کیلئے کوشش کررہے ہیں اور اون کی کوشش مفید نتائج پیدا کررہی ہے۔ جابجا اسلامی مکاتب و مدارس کا قیام و اجراء مسلمانان روس کی اعلیٰ قابلیت و بیداری کا ثبوت ہے۔

حال میں دارالحکومت روس سینٹ پیٹرس برگ میں جہاں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے ایک جامع مسجد کا افتتاح ہوا ہے یہ جامع مسجد عرصہ سے زیر تعمیر تھی جسکا افتتاح بعد تکمیل ۱۲- فروری ۱۹۱۳ء کو ہوا۔ جلسہ افتتاح میں امیر ریاست خیوا۔ جنرل شیخ علی خان امیر امیر بخارا۔ جنرل خبتسیف اور روسی پارلیمنٹ کے مسلمان ممبر بھی شریک تھے۔ اول مسجد کا افتتاح کیا گیا اور بعد میں نماز ادا کیگئی۔ جسمیں بہت سی مسلمان خواتین جو عہدہ داران حکومت اور دوسرے معزز مسلمانان کی بیویاں اور بیٹیاں وغیرہ تھیں پردہ میں شریک ہوئیں۔ امیر بخارا اور امیر خیوہ نے مسجد کا ممبر بنوا دینے کا وعدہ فرمایا۔

اسلامیہ کالج لاہور کے منتقل کرنے کی تجویز

معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے اسلامیہ کالج کے ممبروں نے تجویز کیا ہے کہ کالج کو شاہدرہ منتقل کردیا جائے۔ اس انتقال کی ضرورت اونکے نقطہ خیال سے اسوجہ سے پیش آئی ہے کہ کالج کے لئے جدید عمارات کیلئے جگہ میسر نہیں آتی۔ ممکن ہے ممبران کالج کا یہ عذر معقول ہو۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جدید عمارت کالج کے لئے جو شاہدرہ میں بنائی جائیں۔ دس لاکھ کی وہ رقم جسکا تخمینہ کیا گیا ہے کہاں سے آئیگی۔ شاید اسلامیہ کالج اس بھاری رقم کو جو تعلیم و تربیت کے صیغوں میں خرچ کرنے کے لئے موجود ہے۔ اس مد میں خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہو کر کالج کی تعمیر شاہدرہ میں شروع کردے۔

اگر خدانخواستہ اسلامیہ کالج نے ایسا ارتکاب کیا جسکی ہمیں اوس سے ہرگز امید نہیں ہے تو کالج قوم کے روپیہ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری میں خیانت کریگا۔ ہمارے نزدیک اسلامیہ کالج کا شاہدرہ میں منتقل کرنا ہی غیر مفید ہے اور یہ اسوجہ سے کہ تو کہ ہم دس لاکھ کی ایسی کوئی رقم اسوقت نہیں جو وہ ایک بے سود تعمیر کے لئے و کیرا ...بہت سی

ضرورتوں پر پانی پھیر دیگی۔ قوم کی مالی حالت اسوقت بہت کچھ عاقبت اندیشی کی محتاج ہے اگر خدانخواستہ ارکان و لیڈران قوم نے بدنصیب مسلمانوں کا روپیہ ایسے ہی بیکار مصارف میں ضائع کیا تو وہ دن دور نہوگا کہ انکا افلاس انکی زندگی کو تلخ کر دیگا۔

اسلامیہ کالج کی اس تجویز سے ہم ہرگز اتفاق نہیں کہ کالج کو شاہدرہ منتقل کرکے قوم کا روپیہ بیکار مصارف پر خرچ کیا جائے اگر حقیقت میں اسلامیہ کالج کو کالج کے قریب کوئی ایسی زمین نہیں ملتی جو کالج کی ضروریات کو پورا کرسکے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کالج سے کچھ دور کالج کی ضروریات عمارتوں کا ایک سلسلہ قائم کرکے کالج کی ضرورت کو پورا کرلیا جائے۔ امید ہے کہ اراکین کالج اس معاملہ پر اچھی طرح غور فرمائیں گے۔

صوبجات متحدہ میں پرائمری تعلیم

یہ امر بہت کچھ موجب مسرت ہے کہ گورنمنٹ ہند۔ ہندوستانیوں کی تعلیم کو اعلیٰ بنانے اور غیر تعلیم یافتہ طبقوں کو تعلیم سے بہرہ ور کرنے کی طرف بہت زیادہ دلچسپی و توجہ کررہی ہے۔ خصوصاً ہمارے صوبہ کے ہر لعزیز لفٹنٹ گورنر سر جیمس مسٹن جو خصوصیت کیساتھ ہندوستانیوں کی تعلیم سے شغف رکھتے اور پسندیدہ نظر سے دیکھتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ممدوح کی گورنمنٹ اپنے صوبہ میں پرائمری تعلیم کی توسیع و اصلاح پر بہت زیادہ غور کررہی ہے اور آیندہ ابتدائی جون میں ایک نیابتی کمیٹی نینی تال میں جمع ہوکر لڑکوں اور لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کے مسئلہ پر پوری طرح غور کرنیوالی ہے۔ اس نیابتی کمیٹی کے صدر مسٹر ٹگٹ جوڈیشل کمشنر اودھ قرار پائے ہیں۔

نیابتی کمیٹی کے جلسہ میں مسٹر فرمینٹل کلکٹر الہ آباد اور مسٹر پٹن کلکٹر مرادآباد کی حیثیت ممبر اور آنریبل ڈاکٹر سندرلال و آنریبل مسٹر گنگا پرشاد ورما بحیثیت افسر سررشتہ تعلیم شریک ہونگے۔ ان کے علاوہ اور بھی غیر سرکاری اصحاب شامل جلسہ ہوسکیں گے۔ امید ہے کہ اس جلسہ میں مسلمان غیر سرکاری ممبروں کی شرکت سے بھی فائدہ اُٹھایا جائیگا تاکہ جس ضرورت کے لئے جلسہ کا انعقاد قرار پایا ہے وہ بہمہ وجوہ تکمیل پر پہنچے ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہندوستانیوں کی قسمت سے گورنمنٹ کی تعلیمی تجاویز کو بارآور فرمائے۔

سلانیک کے متعلق بلغاریہ و یونان کا اختلاف

قسطنطنیہ کا معزز ہمعصر "الحق یقین" اخبار "نوبہ فراسہ پرسہ" سے راوی ہے کہ دول متی لفہ ثلثہ اس جانب مائل ہیں کہ سلانیک بلغاریہ کو اور سالونیکا یونان کو دیا جائے اور فرانس و روس۔ سلانیک یونان کو دینا پسند کرتے ہیں لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ انگلستان کا خیال اس معاملہ میں کیا ہے۔ اغلب یہ ہے کہ انگلستان کی رائے دول ثلثہ کی موید ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ سلانیک کا موقعہ طبعی طور پر ایسا ہے کہ مقدونیہ کے مسئلہ کو مخصوص طور پر مشکلات میں مبتلا کردیگا۔

صوفیہ سے تازہ آئے ہوئے تار بتلاتے ہیں کہ بلغاریہ سلانیک پر قبضہ رکھنے میں زیادہ مصر ہے اور دول عظمیٰ کی قرارداد متعلق سلسترہ سے سلانیک کے متعلق بلغاریہ کے دعاوی میں بہت کچھ جان پڑگئی ہے۔ بلغاری حکومت اپنے مقصد کی تکمیل میں فوجی اثر سے کام لینے کیلئے حدود سلانیک کی جانب فوجوں کی روانگی کیلئے بالکل تیار ہے۔ بلغاریہ کے ارادوں اور فوجی نقل و حرکت کی تیاریوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ بلغاریہ سلانیک کے چھوڑ دینے پر ہرگز تیار نہیں ہے اگر سلانیک آسانی سے اوسکو نہ ملسکا تو وہ تلوار کے قبضہ سے اوس پر قبضہ کرنیکے لئے بالکل مستعد ہے۔

اخبار "الرائخشپوست" کا بیان ہے کہ معاملات موجودہ کے انفصال میں سلانیک کا معاملہ بہت زیادہ اہم ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ سلانیک کے متعلق اختلاف کا فیصلہ تلوار ہی سے ہوگا اسوجہ سے کہ بلغاریہ سلانیک کو کسی دوسری قوت کے پاس ہرگز دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا۔

صدر اعظم ترکی کے عزل کی غلط افواہ

بعض انگلو انڈین اخبارات کے نامہ نگاروں نے مصری واقعات پر سرسری بحث کرتے ہوئے کامل پاشا کے دوبارہ صدر اعظم ترکی بنائے جانے کی وثوق کیساتھ تصدیق کی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ نوجوان پارٹی کے ممبر محمود شوکت پاشا وزیر اعظم ترکی صدارت عظمیٰ عہدہ سے علیحدہ کردئے جانیوالے ہیں کیونکہ ٹرکی میں آپکی وزارت کو اسوقت پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا ہے اور کامل پاشا کے تدبر و تجربہ کی بہت کچھ عظمت بڑھگئی ہے یہ افواہ اس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی کہ مغرب پرست لوگ کامل پاشا کے اثر کو بہت دے کر اوسکی مصنوعی عظمت میں چار چاند لگادیں تاکہ یہ وطن فروش بڈھا جو کئی مرتبہ ترکوں کو خطرناک مصائب میں مبتلا کرکے علیحدہ ہوگیا ہے پھر ایکمرتبہ ترکوں کو تازہ مصائب میں مبتلا کرنے کے لئے خلافت عثمانیہ کا دست و بازو بنجائے۔

تازہ ولایتی ڈاک کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شوکت پاشا کے علیحدہ کردئے جانے کی خبر بالکل لغو ہے چنانچہ قسطنطنیہ کے معزز ہمعصر "الحق یقین" نے صدر اعظم ممدوح اور سلطان المعظم شیخ عبدالعزیز جاویش اڈیٹر الہدایت کی وہ گفتگو جسمیں متفرق معاملات کے علاوہ اس کے متعلق بھی سوال جواب ہیں شائع کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے اس افواہ کی بالکل تردید ہوجاتی ہے اس افواہ کے متعلق شیخ جاویش اور صدر اعظم کی گفتگو کے متعلق سوال و جواب کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

شیخ جاویش نے دریافت کیا کہ مصر کے اخبار المؤید نے اپنے ایک ثقہ نامہ نگار مقیم آستانہ کے وثوق پر شائع کیا ہے کہ آپکے عزل کردئے جانیکی ایک درخواست حضرت سلطان المعظم کی خدمت میں پیش ہوئی ہے اور سلطان المعظم نے اُسوقت تک آپکو صدارت پر باقی رکھنے کے لئے حکم دیا ہے جبتک کہ کوئی دوسرا شخص منتخب نہو اسکے متعلق المؤید کے آخری الفاظ تھے "بہرحال اسوقت وزارت کی حالت سخت تشویشناک ہے"۔

صدر اعظم ممدوح نے جواب میں فرمایا کہ یہ افواہ بالکل لغو ہے۔ میں ایک ایسے وقت میں جبکہ دولت عثمانیہ سخت مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے ہرگز صدارت کو ہرگز نچھوڑونگا۔ المؤید نے جو غلط فہمی ممالک اسلامیہ میں پھیلادی ہے اسکی تردید کردیجائے۔

مذکورہ بالا سوال جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام اور وہ نمکحرام و وطن فروش مسلمان جو اسلام کی حمایت کے مدعی ہوکر دولت عثمانیہ کو مصائب و مشکلات میں مبتلا رکھنا بہتر سمجھتے ہیں موجودہ حکومت کے خلاف آئے دن کیسی غلط فہمیاں پھیلانے کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ اسلام کو مذہب فروش مسلمانوں سے بچائے۔ آمین

افغانستان کے تازہ حالات یورپین ذریعہ سے

پانیر کا نامہ نگار افغانستان کے متعلق جیسی بے سروپا خبریں شائع کرتا رہا ہے اون سے اگرچہ اوسکی مرسلہ خبروں کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ افغانستان کی خبریں جلد جلد حاصل کرنیکا ہمارا پاس کوئی ذریعہ نہیں صرف کابل کا ایک ہفتہ روزہ جریدہ سراج الاخبار ہے جو حوادث داخلیہ (اندرونی واقعات) کے کالمون میں کچھ زیادہ حالات نہیں لکھتا اور ہمیں مجبوراً پانیر وغیرہ کی خبروں کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے کاش سراج الاخبار اندرونی معاملات و واقعات پر زیادہ بسط کے ساتھ لکھا کرے تاکہ غیر ممالک کو اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع ملنے کے ساتھ ہی مقامی خریداروں کی معلومات کو بھی نفع پہونچے اس ہفتہ پانیر کے نامہ نگار نے جو خبریں افغانستان کے متعلق بھیجی ہیں حسب ذیل ہیں۔

جلال آباد کی خبریں مظہر ہیں کہ امیر صاحب نے

حاکم خوست کے نام فرمان جاری کیا ہے کہ قبائل جاگی منگل اور زدران کو بذریعہ اعلان عام اطلاع دیجائے کہ وہ سرکاری مالیہ کا حاجب الادا بقایا دو ہفتہ کے اندر ادا کریں اور قرآن شریف پر باضابطہ ہاتھ رکھکر وفاداری کا حلف اٹھائیں۔ اگر ان احکام کی تعمیل شدہ نگی تو تعزیری افعال حکومت کی جانب سے اختیار کئے جاینگے نامہ نگار کی رائے ہے کہ وادی خوست کی بدنظمی کو دیکھتے ہوئے بمشکل یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ قبائل ان احکام کو آسانی سے قبول کرکے فوراً عمل پیرا ہونگے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ میر سید جان نے جو ملا ہاڈا کے جانشین ہیں اپنے مریدوں کو وادی خوست میں وعظ و تلقین کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ قبائل میں حکومت کی اطاعت و وفاداری کا مادہ پیدا کریں اور ان کے خیالات کی اصلاح میں حصہ لیں کیونکہ سید میر جان صاحب ان قبائل کے روحانی پیشوا خیال کئے جاتے ہیں۔

ممالک متحدہ کی سرکاری رپورٹ بابت ۱۲-۱۹۱۱ء

ممالک متحدہ کی سرکاری رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۱ء جو حال میں چھپکر شائع ہوئی ہے۔ صوبہ کے بہت سے دلچسپ شمار و اعداد کا مجموعہ ہے اس رپورٹ میں انتظامی و عدالتی امور پر ریویو کرنے کے علاوہ گورنمنٹ ہند کی پولیٹکل تاریخ یعنی بتدریج ترقی حاصل کرنے پر بھی بالبسیط نظر ڈالیگئی ہے۔

رپورٹ میں علمی ترقی کو اچھے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ سال زیر رپورٹ میں اسلامی علم ادب کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اس سال جسقدر اسلامی کتابیں شائع ہوئیں وہ تقریباً سب کی سب عربی و فارسی کتب کے تراجم تھے۔ مولوی شبلی صاحب کی کتاب اورنگ زیب کو ایک عالمانہ تصنیف قرار دیا گیا ہے۔ اس سال سنسکرت کی ایک قابل قدر کتاب شائع ہوئی ہے جسکی نسبت ظاہر کیا ہے کہ وہ سنہ ۱۳۰۰ء کی تصنیف ہے۔ پولیٹکل تصانیف کے لحاظ سے یہ سال بہت گراں رہا یعنی صرف چند پولیٹکل رسائل اردو میں شائع ہوئے ہیں۔

رپورٹ کی ان تعلیمی شمار و اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو پریس کی حالت اب اچھی ہوتی جاتی ہے اور جلد انشاء اللہ العزیز اردو پریس اعلیٰ کامیابی حاصل کریگا۔

صوبہ کی ترقی و خوشحالی کا حال رپورٹ میں قابل اطمینان ہے لیکن پیدائش سے اموات کی بقدر ۱۰-۱۱ فی ہزار کی زیادتی افسوسناک ہے اسکا سبب غالباً طاعون کی زیادتی ہے۔

رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت کم ہوگئی ہے گورنمنٹ کی نظر میں اس کمی کا سبب عورتوں کی تعلیم کی کمی ہے۔ اگر دایہ تعلیم یافتہ ہوتیں تو عورتوں کو اتنا نقصان کبھی نہ ہوتا۔ محکمہ پولیس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال جرائم کی تعداد میں بقدر ۔۔۔ چار فیصدی اضافہ رہا۔ لوٹ مار اور ڈکیتی کی زیادتی رہی۔ محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ بتلاتی ہے کہ اخراجات تقریباً دوگنے ہوگئے ہیں۔

صوبہ کی تمام قسمتوں کی رپورٹیں نظر میں کرلانی عمدہ۔ صاف اور سکونیں عمدہ حالتیں ہیں۔

اسلامی آثار قدیمہ کے تحفظ و مرمت پر اس سال ۷ ۳ ہزار ۵ سو ۲۶ روپے صرف ہوئے جسکا بیشتر حصہ قلعہ آگرہ اور تاج محل کی مرمت و ضروریات پر صرف ہوا۔ تاج محل میں برقی روشنی ۸ ہزار ۱ ۳ ۸ روپے کی رقم صرف ہوئی۔

رپورٹ کی آمدنی کے صیغوں میں سب سے زیادہ آمدنی محکمہ آبکاری سے ہوئی جس سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ منشی اشیاء کا استعمال صوبہ میں بہت بڑھگیا ہے۔ کوکین کا استعمال بھی زیادتی پر ہے۔ خداوند تعالیٰ اس بلا کی زیادتی سے محفوظ رکھے۔

کھانسی کی دوا

عرصہ ہوا ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ نے چند ادویات بغرض امتحان ہمارے پاس بھیجی تھیں جنمیں سے کھانسی کی دوا کا تجربہ منیجر صاحب نے کیا اونکے بچوں کو بہت دنوں سے کھانسی کی تکلیف تھی خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی دوائی سے بچوں کو خاطرخواہ فائدہ ہوا۔

دستوں کی گولیاں

دستوں کی گولیاں بھی آپ کے کارخانہ کی تیر بہدف ہیں۔ کئی مرتبہ ان گولیاں کا حسب ہدایت استعمال کیا گیا اور فائدہ ہوا۔ یہ گولیاں نہایت چمکدار سیاہ رنگ کی ہیں جو نہیں میں بنائی گئی ہیں۔ انکے کھانے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں رات کو دو گولیوں کے استعمال سے صبح کو دو ایک دست آجاتے ہیں۔

کولاٹانک

کولاٹانک کا استعمال میں نے خود کیا ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ چیز ہے جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے اب سے پہلے بھی اس مفید عرق کا استعمال میں کرچکا ہوں۔ یہ ایک مفرح عرق ہے جسکا اثر حلق سے اترتے ہی فوراً دل و دماغ پر ہوتا ہے لیکن یہ عرق جسقدر مفرح ہے اسقدر مقوی دل و دماغ نہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب اسکے اجزا میں چند اور مفید دل و دماغ چیزیں شامل کردیں تو یہ عرق بے مثل ہوجائے۔ ڈاکٹر صاحب کی ادویات ہندوستان کے اشتہاری دوا فروشوں سے بہت سستی اور مفید ہیں اور دھوکا کا نام و نشان نہیں قیمت بھی ہر ایک دوا کے مناسب ہے۔

مطبوعات جدیدہ

مخزن الفوائد

یہ ایک ضخیم کتاب ہے جسے اردو کی مختصر انسائیکلو پیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے اس مفید کتاب میں تمام دنیا کے اوزان و پیمائش۔ مقادیر سکہ جات۔ فوٹو گرافی۔ زنگو گرافی۔ فوٹو لیتھو گرافی۔ سنٹو گراف چھاپہ۔ قلمی ربڑ پریس فیروٹائپ۔ آن کریونک۔ ٹائپ پریس۔ لیتھو گرافک پریس۔ قواعد نقاشی و مصوری۔ قواعد خوشنویسی۔ اور بہت سے متفرقات امور درج ہیں مصوری و نقاشی کا بیان بہت تفصیل و وضاحت کیساتھ کیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ مفید کارآمد کتاب دو حصوں میں منقسم ہے جسکے مجموعی صفحات کی تعداد تقریباً چھ سو ہے۔ قیمت دونو حصوں کی عہ ہے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد

عددالتاریخ

شعرا کو کسی چیز کا تاریخی مادہ نکالنے میں ایک بہت زیادہ جانکاہی اور پریشانی پڑتی تھی لیکن مذکورۃ العنوان کتاب کی موجودگی میں اب یہ دقت بالکل دور ہوجائے گی اس ضخیم کتاب میں تین کے عدد سے لیکر دو ہزار بیس تک کے لاکھوں تاریخی مادہ تمام الفاظ فقرات۔ محاورات۔ آیات وحدیث درج ہیں۔ شعراء کے لئے نہایت کارآمد کتاب ہے۔ صفحات ۴۴۰ قیمت عہ۔ نیر اعظم مراد آباد سے ملے گی۔

کرشمات قدرتی

حکیم مولوی نور محمد صاحب مشتاق ساکن جہانیوہ ضلع مظفر گڑھ نے ۴۸ صفحہ کا ایک طب کا رسالہ لکھا ہے جسمیں حسب بیان مصنف علم طب کے وہ سربستہ نسخے درج کئے گئے ہیں جو ابتک بطور راز سینہ بسینہ چلے آتے تھے ممکن ہے یہ دعویٰ صحیح ہو۔ نسخے بظاہر مفید عام ہیں۔ کتاب کے درمیان میں جگہ جگہ دواؤں کے اشتہار بھی درج ہیں۔ قیمت ۲ار بہت زیادہ ہے مصنف سے ملیگا

ملہم تاریخ

شعراء کے لئے یہ کتاب کا پاس رکھنا بھی ضروری ہے یہ کتاب منبع تاریخ گوئی کے مشہور استاذ منشی الواحسین صاحب تسلیم سہسوانی کی تصنیف متخلص تسلیم کا اردو ترجمہ ہے جسمیں قابل مصنف نے صنف تاریخ گوئی کے تمام اصول و فروع کو نہایت تشریح کیساتھ بیان کیا ہے امید ہے کہ شعراء اس گرانقدر تصنیف سے ضرور فائدہ اٹھائینگے قیمت ایک روپیہ زیادہ ہے دفتر نیر اعظم

حوادث محلیہ لوکل

کئی ہفتہ ہوئے ڈاکخانہ بجنور میں روشنی نہونے کے متعلق ہم نے مقامی ذمہ دار عہدہ داروں کو توجہ دلائی تھی لیکن افسوس ہے کہ اس جانب ابتک کچھ توجہ نہوئی ڈاکخانہ میں معقول روشنی نہ ہونے سے ڈاک کی حفاظت خطرہ میں رہتی ہے امید ہے کہ حلقہ بجنور کے ذمہ دار عہدہ دار جلد اس جانب توجہ کرینگے

عرصہ ہوا مدینہ میں تحریک کیگئی تھی کہ شیر کوٹ میں ٹیلیگرام قایم کرنا چاہئے تاکہ باشندوں کی ضروریات پوری ہوسکیں اس کے متعلق شیر کوٹ سے ایک میموریل بھی بھیجا گیا تھا اب ہمارے نامہ نگار ناتابتیہ کوٹ ... معلوم ہوا ہے کہ شیر کوٹ میں ٹیلیگرام آفس قایم کرنے کی منظوری ہوگئی ہے

افسوس ہے کہ نگینہ میں ۱۰ مئی کی رات کو جبکہ سخت آندھی چل رہی تھی شدید آتشزدگی ہوئی بہت سے گھر خاک سیاہ ہوگئے رات کے وقت آگ فرو کرنے کے وسائل آسانی سے فراہم نہ ہوسکنے کے سبب زیادہ نقصان ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

ریلوے اسٹیشن نجیب آباد کی مسجد

ریلوے اسٹیشن نجیب آباد کے سامنے ایک مسجد تعمیر ہورہی ہے جس سے مسلمان مسافروں کو بہت آرام و آسایش حاصل ہوگا۔ اس مسجد کے صدر دروازہ کے دائیں بائیں ایک ایک دالان اور دو دو دکانیں بھی تیار کی گئی ہیں۔ مسجد کی پشت پر پانچ مینار تعمیر کئے جاتے ہیں جن میں درمیانی مینار جو محراب پر ہے بہت وسیع اور بلند ہوگا اور جسمیں مسجد دہلی کے بڑے میناروں کی طرح اندر ہی اندر سیڑھیاں بنائی جائیں گی۔ ان میناروں کے علاوہ دو مینار مسجد کے دروازہ پر بھی بنائے جائیں گے۔ مسجد کا بہت سا حصہ تیار ہوچکا ہے عنقریب گاڈر وغیرہ پڑنے والے ہیں مسجد کے شمال میں کنواں بھی تعمیر ہورہا ہے۔ مسجد اور کنوئیں کی تعمیر کا تخمینہ دس ہزار روپے کیا گیا ہے۔ مسلمانان ضلع کو اس میں حسب حیثیت چندہ کر امداد فرماکر داخل ثواب ہونا چاہئے۔

جناب منشی شفاعت خانصاحب رئیس نجیب آباد نے اس مسجد کے لئے زمین عنایت کی ہے اور حاجی احمد علیخان صاحب رئیس نجیب آباد اس مسجد کے متولی ہیں۔

مسجد کے چندہ کے لئے مولوی اصغر علی صاحب ساکن نجیب آباد ضلع میں دورہ کررہے ہیں ضلع کے تمام مسلمانوں کو چندہ دینے میں دریغ نفرمانا چاہئے بلکہ فراہمی چندہ میں بھی آپ کا ساتھ دینا ضروری ہے کیونکہ کار خیر میں کوشش کرنیوالا بھی دینیوالے کی مثل سمجھا ہے۔

موسم ۔ مطلع غبار آلود رہتا ہے کبھی کبھی آندھیاں بھی چلتی ہیں گرمی شباب پر ہے معمولی بارش ہوگئی۔

مراسلات

ایک یہودی حکومت کی بنیاد

سر ہیری ایچ جانسٹن نے شرقی کے حل کے عنوان سے جو تجاویز یورپ کے سامنے پیش کی ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ آل عثمان کو یورپ سے خارج کیا جائے اور ترکی دول یورپ میں مدغم کیجائے - ان تجاویز میں ایک یہ بھی ہے کہ فلسطین اور مدین میں ایک یہودی حکومت کی بنیاد ڈالی جائے - غور کرو یہودی وہ قوم ہے جسکو کبھی یورپین سلطنت نے پناہ نہیں دی بلکہ ہمیشہ ذلت و حقارت کے ساتھ انکو اپنے ملک سے نکالتے رہے ہیں - آج اسلام کے قلع و قمع کے واسطے سلطنت عثمانیہ کے خوان نعما سے یہودیوں کو بھی صلائے عام دیا جاتا ہے - اِنَّ ھٰذا لشیٔ عجاب -

خدا نے یہودیوں پر بڑے احسانات کئے تھے اور انکو دیگر اقوام پر حکومت سلطنت اور نبوت سے ممتاز کر کے فوقیت دی تھی جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے - یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین (پ ۱ س بقرہ ع ۶) اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں اور اس بات کو بھی کہ ہم نے تمکو دنیا جہان کے لوگوں پر ہر طرح کی فوقیت دی تھی -

یہودیوں نے خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی احکام الٰہی سے خلاف ورزی کی انبیاء علیہم السلام جو انکی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تھے انکو ایذائیں دیں آخر اپنی شامت اعمال سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہوئے وبائیں آئیں - برسوں جنگلوں میں بھٹکے بھٹکے پھرے اور ہلاک ہوئے - انکے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی - قید ہوئے - غلام بنائے گئے - انکا معبد یعنی بیت المقدس مسمار کر دیا گیا - لیکن انکی کتابوں میں یہ پیشگوئی تھی کہ عرب میں پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے انکی اطاعت کرنے اور دین اسلام میں داخل ہونے سے وہ اپنی گئی ہوئی عزت پھر حاصل کر سکیں گے - کمبختوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مخالفت کی - انجام یہ ہوا کہ ملکوں ملکوں مارے مارے پھرتے ہیں - لوگ انکو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے اور اتنی بڑی زمین میں ایک بیتہ بھر پر بھی انکی حکومت نہیں -

یہودیوں کے حق میں قرآن مجید میں خدائے تعالیٰ ملک الملک کا یہ فرمان موجود ہے ضربت علیھم الذلۃ اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس وباءو بغضب من اللہ وضربت علیھم المسکنۃ ذالک بانھم کانوا یکفرون بآیات اللہ ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون (پ ۴ س آل عمران ع ۱۲)

جہاں دیکھو ذلت انکے سر پر سوار ہے مگر اللہ کے عہد وپیمان کے ذریعہ سے اور نیز لوگوں کے عہد وپیمان کے ذریعہ سے کہیں انکو پناہ ملگئی تو دوسری بات ہے اور خدا کے غضب میں گرفتار اور محتاجی کہ الگ انکے پیچھے پڑی ہے یہ اسکی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور انکار کے علاوہ پیغمبروں کو ناحق ناروا قتل کیا کرتے تھے یہ اسکی سزا ہے کہ انھوں نے نافرمانیاں کیں اور حد سے گذر گئے تھے -

ساڑھے تیرہ سو برس گذر گئے ہیں مگر یہودی اپنی حالت سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکے جو کچھ قرآن شریف میں انکی نسبت مذکور ہے وہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے - یہودی جہاں پائے جاتے ہیں ذلت سے نہیں بچ سکتے - ہاں مسلمانوں کے عہد نامہ کے تحت اس بڑی ذلت سے کچھ کچھ بچ سکتے ہیں یہودیوں کو کبھی دول یورپ نے پناہ نہیں دی ابھی کسی سلطنت نے انکے ساتھ نیک سلوک نہیں کیا کیونکہ یہودی سود خوار قوم ہے جہاں جاتے ہیں سود در سود سے لوگوں کا مال خورد برد کرنے لگتے ہیں اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ ان کے دشمن ہو جاتے ہیں - آخر انکے اخراج تک نوبت پہنچتی ہے - صرف سلطنت عثمانیہ کے ظل حمایت میں یہودیوں کو سر چھپانے کو جگہ ملتی ہے - ٹرکی میں تو وہ مناصب جلیلہ پر ممتاز بھی نظر آتے ہیں - سوائے ٹرکی کے دیگر ممالک میں بجز ذلت وخواری کے اور کچھ انکو نصیب نہیں - خوب یاد رکھنا چاہیے کہ یہودی یہودی رہ کر کبھی فلاح نہیں پا سکتے - خدائی قانون اٹل ہے جو لوگ اسکے برخلاف کوشش کرتے ہیں اور ایک یہودی سلطنت کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں وہ گویا خدا کا مقابلہ کرتے ہیں وہ اپنے منصوبوں میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیں گے والذین یسعون فی آیاتنا معاجزین اولئک فی العذاب محضرون (پ ۲۲ س السبا ع ۵) اور جو لوگ مخاصمانہ ہماری آیتوں کی توڑ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں وہ عذاب میں رکھے جائیں گے -

نورالدین از گوجرانوالہ

ہندوستان کی آئندہ ترقی عام تعلیم

ہندوستان کو گذشتہ تہذیب دولت اور شوکت ہرگز نصیب نہیں ہو سکتی - جبتک کہ یہاں تعلیم لازمی اور مفت نہ کیجائے - اگر سرکاری طور پر فی الحال اسکا عملدرآمد نہیں ہو سکتا تو لیڈران و بہی خواہان ہند کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے لئے جنہیں دن کو فرصت نہیں ہوتی، ہر ایک مندر - دھرمسالہ خانقاہ اور مسجد کے ساتھ لائبریری اور ریڈنگ روم جاری کریں - نیز ہندوستان کی عام محنتی جماعت کے لئے ہر ایک گاؤں - اور قصبہ کے گلی اور کوچوں میں کھولے جائیں - نیز چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ (رسالے) مجلسی، سیاسی اور تمدنی اصلاح پر اردو اور بھاشا میں شائع کر کے مفت یا لاگتی قیمت اردو اور بھاشا پڑھے ہوئے لوگوں میں جنمیں بکثرت سادھو برہمن، ملا اور فقیر لوگ شامل ہیں - تقسیم کئے جائیں تاکہ انمیں ہمدردی قوم پیدا ہو کیونکہ یہ مذہبی گروہ عام لوگوں پر بہت کچھ اثر ڈال سکتا ہے ان مذہبی لوگوں کی طاقتیں اور دولت بدقسمتی سے فی زمانہ ضائع ہو رہا ہے جو اس طرح مجلسی، سیاسی اور مذہبی معاملات کی اصلاح کے کام لایا جا سکتا ہے - جس سے یقیناً ہندوستانی قوم کی ترقی کا دن کچھ دور نہوگا - دیگر مہذب قومیں - آگ - پانی ہوا - وغیرہ قدرتی عناصر کو ریلوے - جہازوں کلوں اور موٹر کاروں کے کام میں لا رہے ہیں لیکن ہم قدرتی عناصر کے مالکوں، سادھو، برہمن ملا اور فقیروں وغیرہ مذہبی جماعتوں کو اپنی قومی ترقی کے کام میں بھی نہیں لاتے - خدا بھی انکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں -

میں نے گذشتہ سطور میں بیان کیا ہے کہ قومی ترقی حاصل کرنے کے لئے نوجوانوں کو عام تعلیم اپنے ہاتھ لے لینی چاہیے اور اس مدعا کو پورا کرنے کے لئے ریڈنگ روم و لائبریریاں جاری کی جائیں جنمیں مختلف مضامین پر اعلیٰ خیالات کے اخبارات رسالے اور سستی بیش بہا کتابیں - نیز اسی طرح ملک بھر میں مندروں - دھرمسالوں - خانقاہوں اور مسجدوں کے ساتھ رات کو کھلنے والے اسکول جاری کئے جاویں - لیکن اسمیں سوال روپیہ کا ہے جسکے ساتھ اس متبرک فرض کو پورا کرنا ہے مگر ہندوستان میں نیک کاموں کے لئے روپیہ کافی ملسکتا ہے مگر قومی کام کرنیوالے اور والنٹیروں کی سخت ضرورت ہے جسکے بغیر یہاں تمام اسکیمیں اور اصلاحیں رکی ہوئی ہیں ہندوستان کی مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ علم کی خیرات سب سے بڑھکر خیرات ہے اور وہ لوگ جو عام تعلیم کے اس متبرک کام میں مدد دینگے دراصل ہمدرد قوم ہونگے - اہل ہند فیاضی و سخاوت کے لئے مشہور ہیں - اگر انکی موجودہ سخاوتیں جو فی زمانہ نئی خانقاہوں - مسجدوں مندروں اور دھرمسالاؤں کی تعمیر میں جنکی پرانیوں کی پرواہ تک نہیں کیجاتی اور انکی جماعتوں مثلاً جاہل ملا - فقیروں - سادھوؤں اور برہمن لوگوں کو پیٹ پالنے میں صرف کیجاتی ہے قومی ترقی کے صحیح ذریعے کے لئے کام میں لائی جا سکتی ہے - یعنی سرکار کو تکلیف دینے کے بجائے لیڈران قوم اس طرح عام تعلیم مفت اور لازمی کر سکتے ہیں، جس سے ہمارے ملک کی ترقی بہت جلد ممکن ہے - فی زمانہ قریب پچاس کروڑ روپیہ مہاراجے، رئیس، اور نواب لوگ خیرات میں صرف کرتے ہیں - آؤ ہم اس رقم کو جائز طور پر صرف کریں - اور اس مطلب کے لئے ہر ایک ہندوستانی کو یہ خیال بذریعہ تحریر و تقریر رئیسوں اور عام لوگوں میں حتی الوسع پھیلانا چاہیے - تعلیم یافتہ جماعت نے خود غرضی یا کمینہ خواہشات کے لئے تعلیم کو حاصل نہیں کیا بلکہ ہندوستان کے عام لوگوں اور اپنے بدقسمت ہموطنوں میں تعلیم کی روشنی پھیلانے کی غرض سے حاصل کیا ہے - نوجوانوں کو یہ ضروری اور متبرک فرض ہاتھ میں لینے کے لئے ایک منٹ کی بھی دیر نہ کرنی چاہیے کیونکہ وہ ملک کی پشت و پناہ ہیں اور انہیں اپنے آپکو اپنے وطن کا سچا خیرخواہ بنانا چاہیے - جتنی جلدی رہبران قوم اس کام کو ہاتھ میں لیں گے - اتنا ہی زیادہ مفید ہوگا -

سادھوؤں، برہمنوں، ملاؤں اور فقیروں کی تعلیم

میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ کس طرح ہم ہندوستان میں اس مذہبی جماعت کو مختلف اصلاحوں کے کام میں لا سکتے ہیں - جلدی یا کچھ دیر کے بعد - مدبرین ملک اسپر ضرور توجہ فرمائیں گے مگر جسقدر جلدی اسکو جاری کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے - یورپ امریکہ اور دیگر مہذب اقوام کے لوگ ہر ایک چیز کو فائدہ اٹھاتے ہیں - جیسے کہ بندروں اور کبوتروں جیسے جانوروں - قوت برقی، ہوا، پانی اور آگ وغیرہ سے، مال واسباب کی لیجانے خود رفتار گاڑیاں ریلوے - تار برقی اور بیلون وغیرہ کے چلانے کے کام میں لا رہے ہیں لیکن ہم ایسے بے پرواہ ہیں کہ ذی فہم اور عقلمند سادھوؤں - برہمنوں اور ملاؤں جیسے انسانوں کی طاقتوں سے کچھ کام نہیں لیتے -

ملرام گنگارام ڈیرہ اسمعیلخاں

مدینۃ النسواں

ہندو مسلمانوں کا اتحاد

ایک معزز خاتون کی تقریر

۱۱۔ اپریل کو "لیڈیز یونین سوسائٹی" کے ماہانہ جلسہ میں مسز ہمایوں مرزا نے حسب ذیل تقریر کی۔

"جناب میر جلسہ و دیگر حاضرین!

کیا خوب کسی مدبر کا مقولہ ہے "یکجہتی حکمراں بناتی ہے اور پھوٹ محکوم کرتی ہے"۔ ایک روایت ہے کہ کوئی پردیسی ہند میں وارد ہوا اور بازار میں اُس نے پھوٹ بکتے دیکھی۔ پردیسی مذکور کے دیس میں یہ میوہ نہیں ہوتا تھا۔ اسلئے بوجہ نا واقفیت ہونے کے اس نے میوہ کا نام پوچھا۔ بیچنے والے نے کہا پھوٹ۔ پردیسی یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ جس ملک میں میوہ کا نام پھوٹ ہے وہاں کے باشندوں میں بھی ضرور پھوٹ ہوگی۔ پس اسلئے لوگوں کو مفتوح کرنا آسان ہے۔ اس تمہید سے مراد یہ ہے کہ پھوٹ یعنی آپس کی نااتفاقی کسقدر زشت چیز ہے۔ اس مقام پر مجھے ایک اور حکایت یاد آئی ہے۔ ایک بادشاہ تھا جسکے چار فرزند تھے جب وہ بہت علیل ہوا اور اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تو اُس نے چاروں بیٹوں کو طلب کیا اور لکڑیوں کا مضبوط بندھا ہوا ایک گٹھا اپنے سامنے رکھکر بیٹوں سے بولا کہ تم چاروں ملکر اس گٹھے کی لکڑیوں کے توڑنے کی کوشش کرو۔ چاروں نے ملکر خوب زور لگایا لیکن لکڑیاں نہ ٹوٹ سکیں۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ گٹھے کو کھولدو اور لکڑیوں کو تنہا ہر ایک شخص توڑنے کی کوشش کرو چنانچہ جب کھولدیا گیا تو تنہا ہر ایک لڑکے نے جتنی لکڑیاں تھیں توڑدیں۔ بادشاہ نے بیٹوں سے مخاطب ہوکر کہا میرا وقت آخر ہے۔ یہ میری آخری وصیت ہے اسکو خوب یاد رکھو۔ جب تم چاروں بھائیوں میں اتفاق رہیگا اور گٹھے کی لکڑیوں کی طرح آپس میں ملے ہوئے رہوگے تو تمہارا کوئی دشمن تمکو توڑ نہ سکے گا یعنی نقصان نہ پہونچا سکیگا۔ اور جس گھڑی تم میں نفاق پیدا ہوگا اور ایک نے دوسرے سے علیحدگی اختیار کی تو اسوقت جو چاہیگا تمکو توڑ دیگا یعنی نقصان پہونچا سکیگا۔

اے عزیز بہنو! ان حکایتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اتفاق کیسی مفید چیز ہے۔ جسطرح ایک باپ کی اولاد میں اتفاق کی ضرورت ہے اسی طرح ایک ملک کے باشندوں میں جنھیں ابنائے وطن کہتے ہیں یعنی ملک کی اولاد میں اتفاق لازم ہے یہ تو عام اصول ہے لیکن میری غرض اسوقت یہ ہے کہ مادر ہند کی اولادوں میں سے ہیں خواہ ان کا کوئی مذہب ہو آپسمیں اتفاق ضروری ہے۔ خصوصاً ہندو اور مسلمانوں کے درمیان یوں تو ہند کی اولاد میں پارسی یہودی اور نصاریٰ بھی ہیں۔ مگر افسوسناک امر ہے کہ اکثر انھیں دونوں فرقوں میں یعنی ہندو اور مسلمانوں میں ناچاقی کے قصے سننے میں آتے ہیں یہ نا اتفاقی ملک کے لئے نہایت مضر رساں ہے۔

ہندوؤں کا یہ خیال کہ مسلمان پردیسی و اجنبی ہیں کسی حد تک صحیح ہو۔ لیکن اس حساب سے ہندو بھی اجنبی ہیں کہ وہ وسط ایشیا سے آئے۔ فرق اتنا ہے کہ ایک فرد کچھ دنوں پیشتر آیا۔ دوسرا کچھ دنوں بعد آیا۔ مگر یہ ملحوظ رہے جسطرح آریوں یعنی ہندوؤں نے ہند کو اپنا وطن بنایا اور اصلی وطن سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ اسی طرح مسلمان بھی ہند میں آکر ہند ہی کے ہوگئے اور اب یہ دونو فرقے حقیقی اولادیں ایک ہند کی ہیں۔ ایسی حالت میں انھیں اتفاق تہوتا سخت بدنما اور ملک کے لئے بیحد نقصان رساں ہے۔ اتفاق پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے فریقین کو احتیاط لازم ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ کام نہ کریں جس سے مسلمان آزردہ و ناراض ہوں مثلاً مساجد و دیگر معابد اسلامی کے پاس سے باجا بجاتے ہوئے اپنے بتوں کو نہ لیجائیں یا اگر دیول یعنی مندر مساجد کے قریب ہوں تو بروقت اذان یا نماز ناقوس نہ بجائیں۔ ازیں قبیل اور چھوٹی موٹی باتیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ کام نہ کریں جس سے ہندوؤں کو دلشکنی ہو مثلاً گاؤکشی سے باز رہیں یا کم قطعاً موقوف کر دیں گاؤکشی کے ارکان فرائض اسلامی میں ہے گاؤکشی سے کوئی فائدہ مدنظر نہیں ہے بلکہ نقصان متصور ہے گائے کے دودھ سے مریضوں کو غذا دیجاتی ہے اُسکے دودھ سے بچے پرورش پاتے ہیں اسی وجہ سے ہندو گائے کو ماں کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ گاؤکشی انگلستان میں قانوناً ممنوع ہے نہ مذہباً بلکہ حکمتاً صرف اسی وجہ سے کہ گائے کے دودھ سے سینکڑوں کام نکلتے ہیں اس کے بچوں سے کاشتکاری میں مدد ملتی ہے اُسکے گوبر سے کھاد بنائی جاتی ہے۔ غرض گائے کے دودھ سے معتد بہ فائدے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے تاوقتیکہ تھوڑا سا نقصان خود کوئی نہ سہے دوسرے کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اسی کا نام نفس کشی و ایثار نفسی ہے۔ پس اگر فریقین تھوڑا تھوڑا اپنے اوپر جبر گوارا کریں اور ایکدوسرے کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں تو اتحاد باہمی ضرور پیدا ہوگا۔ اگر عورتیں اپنے مردوں کو اُن کاموں سے روکیں جو فریقین کی دلشکنی کے اسباب ہیں علاوہ اسکے مسلمانوں کے کاموں میں ہندو مدد دیں اور ہندوؤں کے کاموں میں مسلمان ہندوؤں کا ہاتھ بٹائیں اس سے فریقین کی دلجوئی ہوگی اور اتحاد باہمی پیدا ہوگا جو اتفاق کی جڑ ہے۔ میری دلی آرزو ہے کہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں ملاجلا شیر و شکر کی طرح دیکھوں۔

مطائبات

پیشہ کا انتخاب

:پہلا لڑکا:

ارادہ ہے میرا جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو میں دہقاں بنوں گا
میں سورج نکلنے سے پہلے ہی اُٹھکر   پہونچ جاؤنگا اپنے کھیتوں میں اکثر
سنونگا رہٹ کا میں دلکش ترانہ   وہ بیلوں کا ساتھ اُسکے جھانجھیں بجانا
چلاؤں کا ہل تخم ریزی کرونگا   میں خوب اپنے کھیتوں میں پانی بھرونگا
نتیجہ کا پھر منتظر میں رہوں گا   یہی میں کروں گا جواں جب میں ہونگا

:دوسرا لڑکا:

مری عرض سُنیے جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو میں تاجر بنوں گا
عطا کی اگر مجکو ہمت خدا نے   میں کھولوں گا ہر شہر میں کارخانے
سجاؤں گا اس طرح اپنی دکاں کو   کہ ہو خواہش دید پیر و جواں کو
کرونگا خریدار کو خوش میں ایسا   کہ لیجائے واپس نہ گھر ایک پیسہ
ترقی تجارت کو صنعت کو دونگا   یہی میں کروں گا جواں جب میں ہونگا

:تیسرا لڑکا:

مری عرض سُنیے جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو مصور بنوں گا
خدا کی جو مجھپر ہوئی مہربانی   تو دنیا میں کہلاؤنگا میں ثانی
کبھی جاکے کھینچوں گا تصویر صحرا   کبھی میں اُتاروں گا گلشن کا نقشا
کہیں ہلکا ہلکا کہیں شوخ گہرا   میں ہر رنگ موقع بموقع بھروں گا
میں نظارۂ نقش قدرت کرونگا   یہی میں کرونگا جواں جب میں ہونگا

:چوتھا لڑکا:

مری عرض سُنیے جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو معالج بنوں گا
کہیں کام لونگا دوا و غذا سے   کہیں صرف تبدیل آب و ہوا سے
بلسترمیں رکھونگا تن پر کسی کے   بدن پر لگاؤں گا نشتر کسی کے
کسی کے لئے کوئی نسخہ لکھوں گا   کسی کے میں زخموں پہ مرہم رکھونگا
میں دکھ درد کھونیکی کوشش کرونگا   یہی میں کرونگا جواں جب میں ہونگا

:پانچواں لڑکا:

مری عرض سُنیے جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو محرر بنوں گا
چلیگا قلم میرا کاغذ پہ فر فر   میں ہر روز لکھوں گا دفتر کے دفتر
مرا خط ہو پاکیزہ الفاظ شستہ   عبارت سلیس اور معنی ہوں پیدا
قرینے سے رکھوں گا کمرے میں اپنے   کتابوں کی الماریاں اور بستے
قلم سے جہاں میں حکومت کرونگا   یہی میں کروں گا جواں جب میں ہونگا

:چھٹا لڑکا:

مری عرض سُنیے جواں جب میں ہونگا   اگر ہوسکا تو مہندس بنوں گا
بناؤنگا میں دودکش ایک ایسا   کہ سو گز ہو مینار بابل سے اونچا
بناؤں گا پل، مقبرے، اور مساجد   محلات و حصن حصین اور معابد
بنے ایسی پختہ مری ہر عمارت   کہ ویسی ہی آئے نظر تا قیامت
میں علم عمارت کو زندہ کرونگا   یہی میں کرونگا جواں جب میں ہونگا

:سب ملکر:

بہرحال جس وقت ہونگے جواں ہم   مصور ہوں تاجر ہوں یا قلبہ راں ہم
محرر بنیں یا مہندس بنیں ہم   معالج ہوں یا اور پیشہ کریں ہم
غرض عام اتنی کہ ہم کیا کریں گے   یہ بیشک جناب آپ ہم سے کہیں گے
ہے امید ہم کارہائے نمایاں   کریں یوں جہاں میں کہ ہو عقل حیراں
مفید اور نیک ادرا میں ہم بنیں گے   ہمیشہ جہاں میں معزز رہیں گے
کرینگے نہایت ہی اچھی طرح سے   ہر اک کام اپنا جواں ہم جو ہونگے

(زمانہ)

حوادث و اخبار

العالم الاسلامی

سالار الدولہ کے نہ نقل و حرکت کرنیکی وجہ سے گورنمنٹ ایران اس کے خلاف مہم روانہ کرنیکی تیاری کر رہی ہے۔

بقول سرحدی نامہ نگار پایونیر امیر کابل جلال آباد مع والیس کابل تشریف لے گئے ہیں یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ نمر اور سرحدی بدمعاش جنھوں نے چند روز ہوئے گومل میں [illegible] پلٹن کے ایک دستہ پر حملہ کیا تھا وہ محسودیوں کے ایک حصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے کوچ کرتے ہوئے سپاہیوں پر حملہ کیا تھا۔

ہندوستان

آمارسی ناگپور لائن پر آمارسی سے ہانوک کیمپ تک گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہوگئی باقی حصہ زیر تعمیر ہے اور کام سرعت کیساتھ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

بڑا بازار کلکتہ کی پولیس نے افیون کے سٹہ کے متعلق چند آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جنہیں سے اکثر مارواڑی ہیں۔ یہ لوگ افیون کی سرکاری فروخت سے متعلق بازی لگاتے تھے۔

اوٹکمنڈ سے خبر آئی ہے کہ مسٹر لین ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مدراس اپنی میم صاحبہ کے ساتھ اوٹکمنڈ سے کونور کیطرف موٹر کار میں بیٹھکر جا رہے تھے کہ ایک ٹایر کے پھٹ جانے سے موٹر کار سڑک سے اُتر کر الٹ گئی۔ مسز لین ایک سڑک سے ٹکرائیں جس سے سر پر ایسی سخت چوٹ آئی کہ فوراً ہلاک ہوگئیں۔

ہمعصر پایونیر لکھتا ہے کہ ۱۹۱۲-۱۱ء میں جو مہم ابوروں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیگئی تھی اسکا نہایت اچھا اثر پڑا ہے اور آجکل جو تحقیقاتی پارٹی ابوروں کے علاقہ میں گئی ہے انکو کسی قسم کی تکلیف یا دقت محسوس نہیں ہوئی بلکہ اس علاقہ کے لوگ اُن سے نہایت دوستانہ طور پر پیش آئے ہیں۔

احاطۂ مدراس کی پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۵ مئی سے ترچناپلی میں شروع ہوکر ۷ مئی تک جاری رہا ہوگا۔

مجلس واضع آئین ریاست بڑودہ کا دوسرا اجلاس گذشتہ ۲۵ اپریل کو دیوان مسٹر گیتا کی صدارت میں منعقد ہوا اور مسٹر شیورام ہے نامزد ممبر کے وفات پانے کے باعث انکی جگہ جدید نامزد ممبر مسٹر اسد کربی۔ اے نے اجلاس کونسل میں حصہ لیا۔

گورنمنٹ بنگال نے اپنے بیان کے تمام مجسٹریٹوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ منو یانہ لٹریچر خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی فوراً ضبط کرلیا جائے۔

عالیجناب نواب فخر الملک بہادر نے ترکی کو مالی امداد پہنچانے کیلئے اپنی جائداد کا کچھ حصہ فروخت کردیا ہے۔

گذشتہ بدھ کو موضع گوالا ضلع راجشاہی میں ایک سخت آتشزدگی واقع ہوئی جس سے کئی سو مکان جل گئے۔ ہزاروں آدمی خانہ برباد ہوگئے اور تین آدمی جل مرے ۵ مجروح زیر علاج ہیں۔

اخبار انگلشمین کا خاص نگار رقمطراز ہے کہ سرحد آسام کے پرے ملک مشمی میں سخت بارش ہوئی ہے جس سے راستے بند ہوگئے ہیں۔ ندیوں میں بھاری طغیانی ہوئی ہے۔ ۲۵ اپریل کو بارش کا آغاز ہوا تھا جو ۱۶ گھنٹہ تک برابر برستا رہا۔ ساتھ ہی آندھی کا طوفان آیا جس سے سینکڑوں درخت اُکھڑ گئے ہیں اسوقت ڈگرو ندی میں ۱۸ اور نایئڈ نکس میں ۲۰ فٹ پانی چڑھگیا تھا۔

رسول آباد ضلع کانپور کے ڈکیتی کے مقدمہ میں جسمیں ایک بڑھیا ہلاک اور بہت سا مال و اسباب جلا دیا گیا تھا۔ چھ ملزموں کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔

احاطۂ بمبئی کے ضلع دھارور میں کثرت سے جرائم ہوتے ہیں صرف ماہ اپریل میں ۹ خون ہوچکے ہیں اور گذشتہ ہفتہ ایک اور مسلمان عورت قتل کیگئی ہے جسکا قاتل لاپتہ ہے۔

ہز ایکسلنسی گورنر بنگال نے کلکتہ کے اندھوں کے سکول کی سرپرستی منظور کرلی ہے اور آپ نے سکول کے فنڈ میں ۲۰۰۰ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں اور ایک نوجوان کو ولایت میں تعلیم حاصل کرنیکے لئے ۱۵۰۰ روپیہ دیا ہے۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

صوفیا ۶ مئی — نیم سرکاری اخبار میر نے اعلان کیا ہے کہ روس سرویہ اور بلغاریہ کے درمیانی اختلافات کو رفع کرنے کی غرض سے ثالث بننے کے لئے تیار ہے۔

روما — نیم سرکاری اخبار "ٹربیونا" لکھتا ہے کہ اگر آسٹریا نے البانیہ میں اپنے طور پر کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اٹلی سے شرکت کی درخواست کی تو وہ ضرور اسمیں معاونت کا۔ اور اسی لئے وزیر جنگ نے ضروری فوجوں کے اجتماع کا حکم صادر کر دیا ہے۔ یعنی اٹلی جنگی مہم بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ ایک ڈویژن فوج کافی سمجھی گئی ہے۔

برلن — نیم سرکاری اخبار [illegible] کا بیان ہے کہ سقوطری ہے آئندہ والی حکومت ہونیکا اعلان اور البانیہ کے ساحلی قصبوں پر اٹلی [illegible] [illegible] دو ہزار روس کو بھیجا [illegible] [illegible] ناممکن ہے [illegible] اپنی مطلوبہ اگر بعض [illegible] احتمال قریب قیاس ہے کہ آسٹریا [illegible] کی کارروائی انجام کرے گا۔

وائنا — اخبارات کا متفقہ بیان ہے کہ سفراء دول کی جو مجلس کل لنڈن میں منعقد ہوگی اس کے نتیجے سے متعلق [illegible] پیدا نہیں ہو سکتا کہ جو فیصلہ [illegible] انحراف کریگا۔ [illegible] اور امن کی کیفیت [illegible] ان دول کے فیصلہ کے لئے محفوظ ہونی چاہئے۔ چونکہ اس معاملہ سے زیادہ تعلق رکھتی ہیں۔ آسٹریا اور اٹلی متفقہ طور پر البانیہ میں جو کارروائی کرنا چاہتے ہیں اسکی تفاصیل کے متعلق اصولاً اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ عنقریب کامل طور پر باہم قرارداد ہو جائیگی۔

پیرس — ستنجی کا ایک راسلہ نظہر ہے کہ الیسو سے جو تازہ خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن دُرازو کے قریب جاوید پاشا اور اسد پاشا مدافع سقوطری کی فوجوں میں چند گھنٹوں تک ایک خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ جاوید پاشا کو شکست ہوئی اور اسکی فوجیں چاروں طرف بھاگ گئیں۔ سرویوں نے اسد پاشا کی افواج کے لئے دُرازو کا راستہ کھولدیا اور یہاں کا ایک حصہ فاتح کی حیثیت سے داخل ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وسطی البانیہ میں اسد پاشا ہی مالک و مختار ہے۔

کارنیو — سرویوں نے البانیہ کو خالی کر دیا ہے۔ پچھلا بار برداری کا جہاز کل صبح اسد پاشا کو دُرازو پہنچانے سے پہلے دُرازو سے روانہ ہوگیا۔

ستنجی — مانٹی نگرو کی مجلس حربیہ اور کونسل شاہ نکولس کی صدارت میں منعقد ہوئی جس نے یہ فیصلہ کیا کہ اضلاع سقوطری کے متعلق مطالبات دول کو بلا شرط تسلیم کر لیا جائے۔

سالونیکا — آج یونانی جہاز دو ہزار سپاہ کو لیکر سکالا نووا کی جانب روانہ ہوئے جو البانیہ سوچک میں واقع ہے۔

ستنجی (۵ مئی) — چونکہ شاہی کونسل نے مسئلہ سقوطری کے متعلق گورنمنٹ کے نقطۂ خیال کے خلاف فیصلہ صادر کیا ہے۔ اسلئے مجلس وزراء مستعفی ہو گئی ہے۔ ناممکن کو سقوطری سے آئے تار موصول ہوا ہے کہ وزراء کا استعفا اہانت کی علامت خیال کیا جاتا ہے کہ اضلاع سقوطری کے لئے جو مشورے دئے گئے تھے وہ کارگر ثابت ہوئے ہیں۔

اخلاء سقوطری کا مسئلہ تمام پارلیمنٹ کو تفویض کیا جائیگا جسکا غیر معمولی اجلاس ۸ ماہ حال کو منعقد ہوگا۔ وائنا میں اسکو ایک بہانہ خیال کیا گیا ہے جس سے مہلت حاصل کرنا اور انقیاد و تسلیم کی ذلت دور کرنا مطلوب ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کو ستنجی سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ مانٹی نگرو کو ناکہ بندی کا اثر اب محسوس ہونے لگا ہے۔ مٹی کے تیل کا ذخیرہ ختم ہو جانیکی وجہ سے برقی روشنی کا کام بند ہو گیا ہے۔ گھی، میووں اور بیر شراب کا ذخیرہ بھی ختم ہو گیا ہے۔

لنڈن — شاہ نکولس نے دول یورپ کو باضابطہ مطلع کر دیا ہے کہ وہ سقوطری کو دول کے حوالہ کر دینے پر آمادہ ہے۔ آج سہ پہر کو مجلس سفراء میں سقوطری کی حوالگی کا اعلان کر دیا جائے گا۔

قسطنطنیہ ۶ مئی — عثمان نظامی پاشا اور بیزانی آفندی لنڈن کی مجلس مصالحت میں وکلاء مقرر کئے گئے ہیں۔ رشید بے انکے ساتھ قانونی مشیر کے طور پر رہیں گے۔ وکلاء مذکور کل روانہ ہونگے۔ حقی پاشا توفیق پاشا اور سعید حلیم پاشا نے صلح کی گفت و شنید کے معاملہ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔

بلگریڈ — سرویہ کے وکلاء صلح کل لنڈن کو روانہ ہونگے۔ مفتوحہ علاقوں کی تقسیم کے متعلق وہ اپنی گورنمنٹ سے ایک یادداشت لیتے جائیں گے۔

روما ۶ مئی — "ٹربیونا" کو ایک تار موصول ہوا ہے کہ اسد پاشا کا ارادہ ہے کہ اپنی فوجوں کو جہاز پر سوار کرا دے۔ جاوید پاشا بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوگا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ایسی صورت میں آسٹریا اور اٹلی کی مشترکہ فوجی مہم کی اہمیت گھٹ جائیگی جسے البانیہ میں امن و نظام قائم کرنا مقصود تھا اور ممکن ہے کہ یہ مہم منسوخ کر دی جائے۔ اٹلی کو فتوحات کی خواہش نہیں۔ اٹلی کو براہ کرم کوئی اس امر زیادہ خوشی نہیں ہوگا کہ جدید انتظام سے امن قائم کرنے کی عزت البانیہ کی عارضی گورنمنٹ کو حاصل ہو۔

ستنجی — کونسل میں دو دن تک سرگرم مباحثہ رہنے کے بعد شاہ نکولس نے ایک برقی پیغام کا مسودہ مرتب کیا جو سر ایڈورڈ گرے کو بھیجا جائیگا جسکا اقتباس حسب ذیل ہے: "میری گورنمنٹ نے مسئلہ سقوطری کے متعلق اپنے طرز عمل کی وجوہ ۳ اپریل کی یادداشت میں مفصل بیان کی تھی جو عدل و انصاف کے لازوال اصول پر مبنی تھی میں مکرر کہتا ہوں کہ تاریخ سے میرے حقوق کی پوری تائید ہوتی ہے میری اور میری قوم کی عزت مجھے اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ میں انفرادی احکام کے سامنے سر تسلیم خم کروں اسلئے میں سقوطری کی قسمت کی باگ دول یورپ کے ہاتھوں میں دیتا ہوں۔" اسی مضمون کا تار کا مسودہ لکھنے کے بعد اکثر ارکان وزارت مستعفی ہو گئے۔

ستنجی — کونسل میں اسوقت ایک عجیب موثر نظارہ تھا جبکہ دوسرے دن پرجوش مباحثے کے بعد شاہ نکولس نے کہا: "میرے پچاس سالہ عہد حکومت میں اس سے پہلے مجھے کبھی ایسا مسعود موقعہ پیش نہیں آیا لیکن میں نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ میں اسی تلخ پیالہ کی تلچھٹ تک پی لوں۔ مجھے لازمی طور پر سقوطری سے جو میرا جائز حق ہے اسکی آئندہ بہبودی کی غرض سے دست بردار ہو جانا چاہئے۔ یورپ یاس افزا جنگ میں کود پڑنیکو میں آئندہ نسلوں کی لعنت کا نشانہ نہیں بننا چاہتا۔" شاہ نکولس نے سقوطری کے متعلق سر ایڈورڈ گرے کو تار [illegible]

مدینہ پریس واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن مشین پر و پرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg: A: 575 73

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانان ہند کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی مذہبی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ

سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔۔ روپیہ

ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔۔ روپیہ

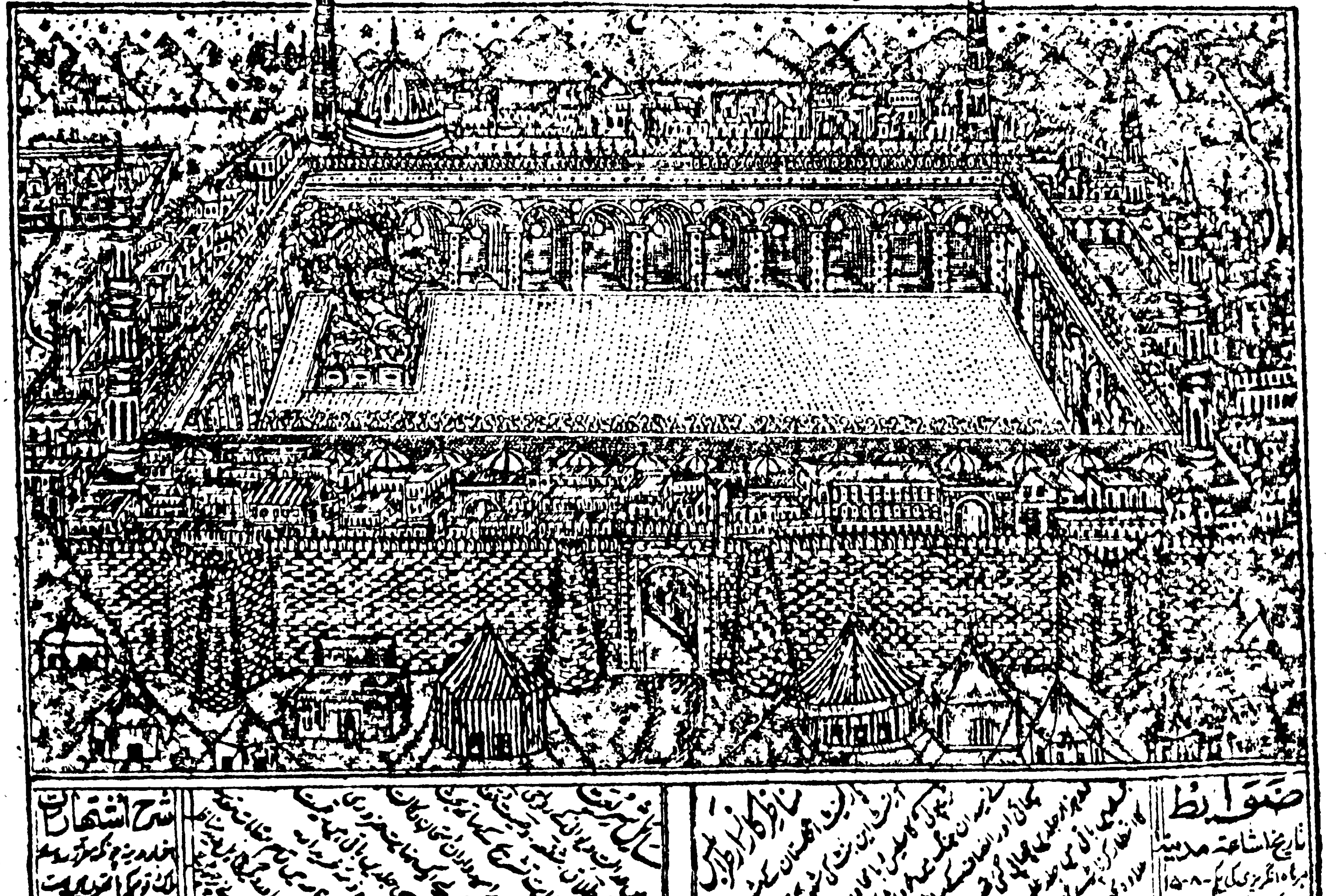
من ممالک الغیر ۶ شلنگ

قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت

بجنور (الہند)

اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے۔



ضوابط

تاریخ اشاعت مدینہ

ہر ماہ انگریزی کی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۲ کو نکلتا ہے ۔

پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت بعد کو ۲ آنے میں ملیگا ۔

[illegible]

[illegible]

شرح اشتہار

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

ضروری نوٹس ۔ جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی۔پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ وترکیہ

اخبار "فرنکفورٹ تسائتونغ" کا بیان ہے کہ برلن میں حتی میں مصروف ہیں کہ ترکی کی مشہور سیاسی انجمن "ائتلاف وترقی" اور "اتحاد وترقی" میں باہم اتحاد ہوجائے۔ (الحق یعلو ۱۸ جمادی الاول)

معلوم ہوا ہے کہ یونان نے ترکی جزیرہ تاشیوز کو خالی کردیا ہے اور اب آسپر رودس کے نائب گورنر احمد شکری آفندی کی ماتحتی میں عثمانی جھنڈا اڑ رہا ہے۔ (التصویر افکار)

پچھلے دنوں حسن رضا پاشا کمانڈر اسقوطری کے شہید ہوجانیکی خبر شائع ہوگئی تھی۔ اب تازہ اور معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حسن رضا پاشا سخت زخمی ہوگئے تھے لیکن اونکی صحت خطرہ میں نہیں اُمید ہے کہ وہ جلد تندرست ہوجائینگے۔ زخم بھی جسم کے بیرونی حصہ پر ہیں معمولی زخم رہ گئے ہیں۔ (الحق یعلو ۱۸ جمادی الاولیٰ)

ایتھنز کا تار ہے کہ یہ وہ پاشا نے یونانی افسروں کو اطلاع دی ہے کہ اگر ۱۵ دنکو اور اونکو افسر کو جنکی تعداد پچیس ہزار ہے آسانی جانیکے لئے راستہ نہ چھوڑا گیا تو وہ شہر یانیا پر قبضہ کرلیگا۔ (الحق یعلو ۱۸ جمادی الاولیٰ)

اخبار روسیہ کا بیان ہے کہ وہ بلغاری توپیں جو سد بیب میں موجود تھیں طویران کی جانب منتقل کردی گئی ہیں اور بلغاری سپاہ طویران کی حدود میں بسرعت تمام جمع ہورہی ہے اسوقت مقام قلقیس میں بلغاری فوج چار ہزار ہے۔ غودن نامی ایک کارخانہ کا کارکن قلقیس گیا تھا جسکو بلغاریوں نے گرفتار کرلیا اور خوب مارا۔ بلغاریہ کی دو ریلوی ٹرینیں جو بلغاری سپاہ سے بھری ہوئی تھیں۔ اطراف قلقیس میں گر گئیں جس سے بلغاریہ کا سخت نقصان ہوا بہت سے سپاہی تباہ ہوگئے۔ (الحق یعلو ۱۸ جمادی الاولیٰ)

اخبار نوری فرینہ برسہ لکھتا ہے کہ وہ البانی جو البانیہ کے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اب واپس آگئے ہیں اور انھوں نے ایک انجمن جلال پاشا کی صدارت میں قائم کی ہے۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ دول سے دولت عثمانیہ کی ماتحتی میں البانیہ کی خودمختاری کے متعلق پیکسا نہیں اونکی خواہش ہے کہ رئیس حکومت سلیم آفندی سلطان عبدالحمید خان کے صاحبزادہ کو بنایا جائے۔ (الحق یعلو ۱۷ جمادی الاولیٰ)

اخبار "برلینر ٹاغبلات" کو معلوم ہوا ہے کہ سلانیک سے مسلمان باشندے اس امر سے سخت خائف ہیں کہ سلانیک کے متعلق یونان و بلغاریہ کا اختلاف بڑھتا جاتا ہے جس سے یہ اندیشہ قوی ہے کہ اگر اختلاف مصالحت سے طے نہ ہوا تو ایک سخت خونریز ہنگامہ برپا ہوگا۔ (الحق یعلو ۱۸ جمادی الاول)

ہمارے نامہ نگار مقیم بلغراد سے معلوم ہوا ہے کہ سروی اور بلغاری رقابت اون اراضی کے متعلق جنپر سرویہ قابض ہے۔ خطرناک درجہ تک پہونچ گئی ہے۔ صوفیہ اور بلغراد کے عام خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ باہمی خونریز جنگ کا اجتناب تقریباً ناممکن ہے۔ سرویہ نے اس خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ فوج اور ۴۰۰ توپیں تیار کرلی ہیں۔ (جون ترک)

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دول متحدہ نے تاوان جنگ کے خلاف پختہ رائے قرار دے لی ہے۔ اسلئے اگر بلقانی ترکی سے تاوان جنگ کا مطالبہ کریں گے تو دول مذکور اونکے تمام مطالبات کو رد کردینگی۔ (جون ترک)

"وانشا" کی خبریں مظہر ہیں کہ سیاسی مجلسیں خیال کرتی ہیں کہ دول عظمیٰ آسٹریا کی تجاویز کو منظور کریں گے اشقودرہ (اسقوطری) سے اطلاع ملی ہے کہ ماتحتی گردی سپاہ کی وہاں بہت بری حالت ہے کیونکہ اون کے پاس اتنی غذا بھی نہیں رہی جو سد رمق کو کافی ہو۔ (الحق یعلو)

محمود مختار پاشا برلن پہونچے ہیں جہاں آپنے ایک ملاقات میں بیان فرمایا کہ دولت عثمانیہ اسوقت آزاد تجارت کی بہت محتاج ہے تاکہ غیرملکی امتیازات کو مٹا دے۔ جدید قرض دولت عثمانیہ اسی لئے حاصل کرنا چاہتی ہے کہ اُس سے اقتصادی ضروریات پوری کرے۔ یورپ اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ دولت عثمانیہ دوبارہ کسی خطرہ میں مبتلا ہو یہ اشاعت مضحکہ خیز ہے کہ موجودہ جنگ میں ترکی نقصانات کا سبب جرمنی ہے دولت عثمانیہ کو امید ہے کہ ایشیا میں جرمنی سے اوسی بہت فوائد حاصل ہونگے۔ (الرای العام)

حوادث محلیہ (لوکل)

۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۳ء سے بارش کا یہ عالم ہے کہ کسی وقت ابر آسمان سے دور نہیں ہوا۔ ادھر سے آیا برس گیا۔ اودھر سے آیا برس کر نکل گیا۔ اچھا خاصا بھادوں کا زمانہ تھا۔ خدا خدا کرکے ۲۱ کو بعد دوپہر کے بعد مطلع آسمان صاف ہوا ہے بارش سے اون بیچارے غریبوں کو بہت تکلیف ہوئی ہوئیگی جنکے گھر کے اثاثہ اور خود گھر کو آتشزدگی کے نذر کرچکے تھے۔

بارش سے خربزہ کی فصل بالکل بیکار ہوگئی ہے۔ اور اندیشہ کیا جاتا ہے کہ یہ وقت کی بارش سے ممکن ہے بارش کے موسم میں آسمان آنکھیں دکھائے لیکن یہ محض توہمات ہیں۔ خدا کی مشیت میں کسی کو دخل نہیں یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید۔ ہمیں چاہیے کہ ان متضاد موسموں سے سبق حاصل کریں اور معاصی و جرائم سے توبہ کرکے خدا کے غضب و غصہ سے بچنے کی صورت نکالیں ورنہ غضب الٰہی ہماری قابل شرم حالت پر ایک دن ایسا ٹوٹیگا کہ ہماری ہستی دین و دنیا سے برباد ہوجائے گی ایک طرف تو خدا کا غضب آتشزدگی کی صورت میں نمودار ہوا ہے اور دوسری جانب باد و باران کی شکل میں۔ یہ سب ہمارے لئے ایک عبرت کا سبق ہے۔

رام ناتھ بقال جسکا کشمیری شال کی چوری میں چالان کیا گیا تھا تحقیقات کے بعد عدالت سے بری کردیا گیا

سید رضا حسین صاحب رئیس چاندپور رو والس چیرمین میونسپلٹی چاندپور کو بورڈ نے چاندپور میونسپلٹی کا چیرمین منتخب کیا ہے۔ آپکے لئے یہ عہدہ ہر طرح موزوں ہے۔

پولیس کے ایک ہیڈکنسٹبل جو انبہٹہ سے بدلکر بجنور آئے تھے۔ شام کیوقت جبکہ وہ اپنا اسباب اتار رہے تھے اور بارش ہورہی تھی اونکی ڈھائی سالہ لڑکی جو زیور پہنے ہوئی تھی کہیں گم ہوگئی اور باوجود تلاش بسیار نہ مل سکی۔ دوسرے روز آدو والہ تالاب میں سے مری ہوئی نکالی گئی۔ زیور بدستور پہنے ہوئی تھی

ادیب

ادیب اردو کا وہ بہترین ماہوار مصور رسالہ جو ۱۹۱۰ سے زیادہ شائع ہوتا ہے [illegible] عملی ثبوت دیتا ہے کہ یہ آزاد معقول اور معتدل مسلک ہے صلح کل ہے۔ اسکی صوری و معنوی خوبیوں نے ایسا سکہ بٹھا دیا ہے کہ اخبارات میں اسکے اقتباسات شائع ہوتے ہیں۔ مشہور سالم فخریہ اسکی تقلید کرتے ہیں اور ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک مثلاً جاپان۔ چین۔ عرب۔ افریقہ۔ امریکہ اور انگلستان کے قدردانان اردو اسے بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ ملک کے خوش خیال اُستادان انشا پردازی اسی کے ذریعہ سے ہموطنوں کو فیضیاب کرتے ہیں۔ ہر ماہ ایک رنگین اور متعدد عکسی تصاویر بیشتر مضامین سے متعلق آتی ہیں۔ اعلیٰ مضامین کے علاوہ اسکی ترتیب ایسی خوش اسلوب و خوشگوار ہوتی ہے کہ ناظرین کا جی نہیں بھرتا بلکہ خود بخود دوبارہ سہ بارہ پڑھنے کی خواہش ہوتی ہے ایسے پڑھ لینے کے بعد پھر کسی رسالہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء سے اسکی پسندیدگی ایسی بڑھ گئی ہے کہ بعض نمبروں کو دوبارہ چھپنے کی نوبت آگئی یہ قابلقدر رسالہ ہر ماہ کی آخر میں زیر ادیٹری میر حسین عظیم آبادی (سابق محقق السنہ شرقیہ سرکار ہند) انڈین پریس الہ آباد سے شائع ہوتا ہے فی پرچہ ۵ اور سالانہ للعہ روپیہ مع محصول اسکی قیمت توان نفیس تصاویر کیساتھ انکی قیمت میں کوئی اور رسالہ [illegible]

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ (۲۰) ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی سید باقر صاحب بی۔ اے منصف درجہ اول ضلع کرنال

بھارام ولد جنسی لال مہاجن ساکن اسندہ تحصیل کیتھل ضلع کرنال مدعی بنام جنسی لال ولد متصدی لال۔ سنگت ولد جنسی۔ جیرام ولد دیوانا۔ ماتونابالغ پسر جنسی بولایت جیرام و جواہرا و کنہیا پسران بیرد سکنائے اسندہ و شیوچند ولد مہاراج ساکن جرولی علاقہ ریاست جیند قوم مہاجن مدعا علیہم

دعوے دخل ایک قطعہ باڑہ

ہر گاہ کہ مقدمہ مذکور شیوچند مدعا علیہ پر تعمیل سمن نہیں ہوئی اسلئے یہ اشتہار بنام شیوچند مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ وہ بتعین ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۳ء حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کی کرے ورنہ بصورت عدم حاضری یکطرفہ کارروائی کیجاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم



مستقبل کے خطرات

(۲)

ہمیں چاہئے کہ ہم جرمنی کی زندگی سے عبرتناک سبق حاصل کریں جرمنی نے جو اقتدار آج حاصل کیا ہے اور اپنی حکومت کے استحکام کو دنیا کی عظیم الشان حکومتوں کے درجہ تک پہونچا دیا ہے یہ سب اون نقصانات کے بعد ہوا ہے جو اسکو نپولین اعظم کے ہاتھوں سے اٹھانے پڑے تھے اور جن کی وجہ سے اوسکی ہستی معرض خطر میں پڑ گئی تھی اسی طرح فرانس کو آج جو اقتدار حاصل ہے وہ بھی ایک بڑی قربانی کے بعد جو اوسے ۱۸۷۱ء کی جنگ میں کرنی پڑی تھی اور جس میں اوسکی تمام قوت شکست ہو چکی تھی اوسے نصیب ہوا ہے وہی فرانس جو دنیا کی ترقیات کے ہر ایک شعبہ میں گر چکا تھا آج پھر اپنے اقتدار کی بدولت جرمنی کو ادبی حیثیت سے عجیب طریقہ پر اپنا بدلہ لے رہا ہے۔

اسی طرح عثمانیوں پر واجب ہے کہ وہ آج ہی سے اپنی آیندہ زندگی کو عمدہ بنانے کے لئے مستقبل کو اپنا نصب العین بنالیں اور ایسی بلیغ کوشش سے کام لیں جو اونہیں ایسے اسباب ترقی کے تمام شعبوں پر پہونچا دے جو اون کی حیات تازہ کے معاون ہوں تاکہ مستقبل میں اون کی حیات قابل اطمینان ہو جائے۔

یہ سچ ہے کہ اس جنگ میں ممالک عثمانیہ کا بہت سا حصہ نکل گیا ہے اور مقبوضات کی وسعت میں کمی آگئی ہے لیکن اگر موجودہ مقبوضات پر سیاسی و جنگی نقطۂ خیال سے نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ موجودہ مقبوضات مدافعت کے پہلو میں بہت زیادہ آسانی کے ضامن ہیں۔ جنگ کے بعد مقبوضات عثمانیہ کے یورپی حصہ میں سے بعض مقامات کے نکل جانے پر جو صورت مقبوضات یورپ کی باقی رہتی ہے اوسکو دیکھنے سے یہ امر معلوم ہو سکتا ہے کہ مقامات "مدیہ" اور "اینوز" کے درمیان جو حدود کا جدید خط قایم کیا جائیگا وہ حربی نقطۂ خیال سے دولت عثمانیہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا اور آیندہ اگر کبھی کوئی مخالف حملہ کرنیکی جرأت کریگا تو مقبوضات عثمانیہ کی مدافعت نہایت احسن طریقہ پر کیجا سکیگی۔

ذیل کے نقشہ کو دیکھنے اور حدود کے جدید خط پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ دولت عثمانیہ کی حدود کا تعلق آیندہ صرف بلغاریہ سے ہوگا۔ اب تک پہلے جسقدر تعلقات سرویہ اور مانٹی نگرو کے حدود سے دولت عثمانیہ کے تھے وہ اب جدید خط سے بالکل منقطع ہو جائیں گے اور آیندہ ہمارا دشمن حدودی تعلقات کے لحاظ سے صرف بلغاریہ ہوگا۔ آیندہ اگر بلغاریہ کو ہم سے برسر جنگ ہونیکی نوبت آئی تو اوس کے مقابلہ میں صرف دو چیزیں ہونگی۔ (۱) عثمانی سپاہ اور یہی اوس کا اصلی و حقیقی مقابل ہوگا۔ (۲) استحکامات اس جنگ میں شتلجہ اور بولائر پر بلغاری حملہ کی ناکامیابی سے ہمیں اس امر کا پورا پورا تجربہ ہو گیا کہ جب شتلجہ اور بولائر صرف دو ماہ کی معمولی مدت میں اس قابل بنالئے گئے ہیں کہ بلغاری اونپر حملہ کرکے نہایت ذلت کیساتھ پسپا ہوے اور کثیر نقصان اٹھایا ہے تو اوس حالت میں کہ ان کی تیاریوں پر بہت سا وقت صرف ہوگا اور استحکامات کو بہترین بنایا جائیگا۔ بلغاریہ عمدہ سے عمدہ طاقت کے بل پر بھی ان کو نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ اس جنگ کے ختم ہو جانے پر وجوہ مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھکر حکومت عثمانیہ کا پہلا فرض ہوگا کہ وہ شتلجہ اور بولائر جیسے زبردست مقامات کو مستحکم بنانے میں پوری قوت سے کام لے اور جدید طرز کے مورچے اور قلعے بناکر اور بڑی بڑی بہترین و تیز چلنے والی توپیں اون پر نصب کرکے دشمن کے سامنے ایک ایسی سد (روک) قایم کردے کہ وہ اوس کے مقابلہ میں اپنی تمام قوت کو صرف کردینے کے بعد بھی اوس کا کچھ نہ بنا سکے اور ہمیشہ ذلت کیساتھ منہ کی کھاکر واپس چلا جائے۔

شتلجہ اور بولائر کے استحکامات اسقدر تنگ اور قصیر المسافت ہیں کہ ان کے اندر داخل ہونا تقریباً محال ہے اور خصوصاً اسوقت جبکہ یہ دونوں مقامات بڑی بڑی جنگی جہازوں کی پناہ میں ہوں۔

اسی بنا پر اگر ہم فرض کریں کہ بلغاریہ ہمپر تنہا حملہ نہ بھی کرے اور مانٹی نگرو و سرویہ کے ساتھ ملکر بھی حملہ آور ہو تب بھی وہ مقامات مذکورہ پر کسی طرح کامیاب نہیں ہوسکتے اور ذلت کے ساتھ پسپا ہوں گے لیکن بہرنوع ہمپر واجب ہے کہ ہم صرف برّی استحکامات ہی پر نہ اکتفا کریں بلکہ بحری قوت کو بھی بڑہائیں ہماری بحری حالت اسوقت سخت خطرہ میں ہے اسوجہ سے کہ اگرچہ آج بلغاریہ کے پاس کوئی قابل ذکر بحری بیڑہ نہیں ہے لیکن اس حالت میں کہ اوس کے مقبوضات کا حصہ بحر ابیض تک پہونچ جائیگا وہ بحری بیڑہ کا بہت زیادہ محتاج ہوگا اور ترکی و یونان کی مقابلہ میں اپنی ہستی باقی اور اپنا توازن قایم رکھنے یا نبھانے کے لئے ایک اچھا بیڑہ جلد تیار کرنے کی اوسی ضرورت ہوگی اور وہ ان وجوہ کو پیش نظر رکھکر جو بیڑہ تیار کرے گا وہ یقیناً عمدہ اور تیز رفتار ہونے کے ساتھ ہی جدید طرز کا ہوگا اس صورت میں ترکی اپنے دو دشمنوں (بلغاریہ و یونان) کی جانب سے بحری اعتبار سے بہت زیادہ خطرہ میں ہو جائیگی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یونان و بلغاریہ حدود کے اعتبار سے ایک دوسرے کے پڑوسی ہونے کے سبب باہمی ایک دوسرے کے سخت دشمن ہوں گے اور اس نوعیت سے آیندہ اون کا اتفاق تقریباً ناممکن ہوگا لیکن باوجود اس امر کے بھی ہم یہ فرض کرلیں کہ یہ دونوں حکومتیں باہمی اتفاق رکھیں گی۔ اور انکا بحری بیڑہ ہم پر اتفاق رائے سے حملہ کریگا اسوجہ سے کہ سیاسی منفعت ہمیشہ تغیر تبدل کی متقاضی ہے اور اس صورت میں یونان و بلغاریہ کا باہمی اتفاق بالکل قرین قیاس ہے۔

خلاصہ یہ کہ دولت عثمانیہ کا مستقبل برّی اعتبار سے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے خطرہ سے محفوظ ہے البتہ بحری خطرہ بلغاریہ کے آیندہ بحری بیڑہ اور یونان کی وجہ سے بہت زیادہ ہے اسوجہ سے دولت عثمانیہ کا سب سے پہلا فرض آج یہ ہے کہ یونان و بلغاریہ کے بحری بیڑوں کی قوت کو پیش نظر رکھکر اپنی بحری قوت کو اسدرجہ پر پہونچائے کہ اون کے بیڑے دولت عثمانیہ کے بیڑوں سے زیادہ قوی نہ ہونے پائیں۔ بحری قوت کو یونان اور بلغاریہ کے مقابلہ میں قوی رکھنے کے لئے دولت عثمانیہ کو انگلستان اور جرمنی کے بحری بیڑوں کے توازن کو نگاہ میں رکھنا چاہئے اور انہیں کے طریقہ کا اتباع کیا جائے انگلستان اور جرمنی میں بحری طاقت کے اعتبار سے اسقدر نقیض ہے کہ ان میں سے ہر ایک اس کوشش میں رہتا ہے کہ دوسرے کی بحری قوت بڑھنے نہ پائے۔

ہمیں چاہئے کہ صلح کے انعقاد کے ساتھ ہی ایک بڑا قرضہ بھی بحری کشتیاں بنانے کے لئے حاصل کریں تاکہ بحری قوت قابل اطمینان حالت اختیار کرے یہ امر بالکل شبہ کے لایق نہیں ہے کہ دولت عثمانیہ آج مسلمانوں کی ایک واحد سلطنت ہے جسپر ایک بڑی حد تک اسلام کا دارومدار ہے کیونکہ یہی مقام خلافت دنیا میں اسلام کی وقعت و شرف کا محافظ ہے اسلئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مقام خلافت کبھی نہ بھولیں اور اس سے بے پروا نہ ہو جائیں۔ یقیناً دولت عثمانیہ پر ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں



پوری طاقت و قوت خرچ کرنے پر مجبور کیجائیگی اسلئے اسکو تعبیر مرا فرض کریں دولت عثمانیہ کیلئے واجب اتباع عالم اسلامی کے متعلق کچھ غرض کرو
آج عالم اسلامی کیلئے دولت عثمانیہ کے بجز کوئی فریاد رس توجہ نہیں
اسلئے وہ مصیبت و تکلیف کیوقت دولت عثمانیہ ہی کیطرف نظر اٹھاتے ہیں اور انہیں بحیثیت مسلمان ہونیکے اسکا حق حاصل ہے لیکن
باینہمہ ہم دیکھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ کی قوت و استحکام کیلئے دو ایک پیسہ خرچ کرتے ہوئے بخل کرتے ہیں جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ
دولت عثمانیہ مسلمانوں کی عدم توجہی کے باعث ضعیف ہو جائیگی اور مسلمانان عالم کا حق استغاثہ اوسکی طرف سے بالکل ساقط ہو جائیگا۔
یہ عثمانی قوم اس امر سے بے خبر ہے کیا مسلمانان دولت عثمانیہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ رومی۔ بلغاری اور یونانی جو عثمانی ہیں اور عثمانی ممالک میں رہتے ہیں اپنی حکومتوں کیلئے کسقدر گرانقدر رقم خرچ کرتے ہیں۔
مصر کے مشہور تاجر "زرفوداکی" کی زندگی ہمارے لئے بہت کچھ سبق آموز ہے یہ شخص رومی عثمانی ہے لیکن باوجود اسکے اوسنے اپنی (جیب سے) حکومت یونان کو یونانی بیڑہ کیلئے ایک کثیر رقم پیش کی ہے اسی طرح یونانی کشتی "ایبروف" کو دیکھئے۔ یہ کشتی یونانی حکومت نے صرف ایک تاجر کے اس چندہ سے خریدی تھی جو اوس نے اپنی ذات خاص سے یونانی بحری بیڑہ کی امداد میں دیا تھا۔
اسی قسم کی بہت سی مثالیں جنکا ذکر طوالت کے خوف سے نہیں کیا گیا ہے فرانسیسی حکومت اور دولت انگلستان و جرمنی کی فیاض رعایا میں ملتی ہیں۔ ان حکومتوں کی رعایا نے اپنی حکومت کو اسقدر مالی مدد دی ہے کہ جس سے وطنی محبت میں جان پیدا ہو گئی ہے
ان مثالوں کو پیش نظر رکھکر دولت عثمانیہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنی حکومت کو اسقدر طاقتور بنا دیں کہ وہ تمہارے حقوق محفوظ رکھنے پر قادر ہو اور یہ طاقت صرف بحری بیڑہ کی عمدگی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اگر ہم عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو گرانقدر مالی اعانت سے دولت عثمانیہ کے بحری بیڑہ کو طاقتور بنائیں
واضح ہو کہ آج دولت عثمانیہ کی نزار حالت کو دیکھکر ایک غیبی ہاتف عثمانی قوم کو بلند آواز سے حسب ذیل الفاظ سے خطاب کر رہا ہے۔

ایّھا المسلمون! کیا تم مشہور بحری کمانڈر رؤف بک کے زریں کارناموں کو نہیں دیکھتے کہ اوس نے اپنی قابلیت سے بلقانی اتحادیوں کو کسطرح تباہ کیا اور اونکے حملوں کو اس طرح روکا کہ وہ جکنا چور ہوکر اپنے قدموں پر گر پڑے۔ بہادر کمانڈر نے یونان کی کشتیوں کو مع تمام جنگی سامان اور افواج کے نذر آتش کرکے جو بے مثل قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ تاریخ کے زریں کاموں میں عرصہ دراز تک یادگار رہیگا باوجودیکہ کمانڈر ممدوح کے پاس صرف چھوٹی سی کشتی تھی اگر کوئی بڑا جہاز کمانڈر موصوف کے پاس ہوتا تو وہ کیا کچھ کمال نہ دکھاتا۔

ایّھا المسلمون! ایسے بے مثل بہادر اور قابل کمانڈر کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیئے اور صرف یہی کہ اوس کے شکر گذار ہوکر اپنے اس اہم فرض کو بھول جاؤ جو ایسے جلیل القدر کمانڈر کے لئے تمہیں ادا کرنا چاہیئے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے لائق شخص کے لئے ایک بڑا جہاز خریدکر اوسکی خدمت میں پیش کرکے کہو کہ اے بہادر کمانڈر یہ جہاز آپکے لئے حاضر ہے آپ اسکو قبول کیجئے۔ آپ جیسے بہادر شخص کے لئے چھوٹے ہتھیار مناسب نہیں ہیں بلکہ جس زبردست قابلیت کے آپ جامع ہیں اسکی مناسب یہ بڑا جہاز ہے۔ بڑے آدمیوں کے لئے بڑے ہی ہتھیار ہونے چاہئیں۔

ایّھا المسلمون! اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں کمی کرو بلکہ ایکوقت کی خوراک کم کرکے دولت عثمانیہ کی امداد کیلئے مال جمع کرو تاکہ تمہارا مستقبل عزت کی زندگی حاصل کر سکے کیونکہ جبتک تمہارے پاس الیا عمدہ اور قوی بحری بیڑہ نہوگا۔ جو بحر متوسط کے اطراف کی حفاظت کر سکے اسوقت تمہیں ہرگز عزت کی زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔۔
یہی ہاتف غیب کمانڈر رؤف بک کی آواز میں عثمانی قوم کو حسب ذیل الفاظ سے خطاب کرتا ہے۔

ایّھا الموحدون! کیا میں اپنی خدمات سے آپ پر نہیں ثابت کر دیا ہے کہ میں آپکا عثمانی قوم کی کھوئی ہوئی عزت دوبارہ حاصل کرنے پر قادر ہوں اگرچہ میرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کشتی کیوں نہو۔ پس اگر تم شرف و بزرگی کی خواہشمند ہو اور عزت تمہیں مطلوب ہے تو مجھے ایک بڑا جہاز تیار کرکے دو۔ مجھے اس قسم کے مطالبہ کا مجھے حق حاصل ہے اور تمہیں میری مدد کرنا اور جہاز دینا فرض ہے۔
کیا ہاتف غیب کی ان نداؤں کو سنکر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ نہیں نہیں ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اوسکا جواب دیں اور جس چیز کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ تیار کرکے دیں۔ حمیت و غیرت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ہم اس قسم کی نداکے جواب میں صرف یہ کہدیں کہ "فلاں خوش و خرم رہے اور وطن عزت کی زندگی بسر کرے"!
آج عثمانی قوم میں کئی ملیون (ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) ایسے لوگوں کی تعداد ہے جنمیں سے ہرایک دولت عثمانیہ کے بحری بیڑہ کیلئے ایک ایک پونڈ دیسکتا ہے اگر یہ لوگ ہمت کریں اور ایک ایک پونڈ اس کار خیر میں دیں تو کئی ملیون پونڈ جمع ہو سکتے ہیں اور ایک بہت بڑی کشتی بہترین قسم کی تیار ہو سکتی ہے اسیطرح مصر میں پانچہزار سے زیادہ آدمی ایسے موجود ہیں جنمیں سے ہرایک سو سو پونڈ دینے کی قدرت رکھتا ہے اگر یہ سب لوگ ایک ایک پونڈ دیں تو دو ملین پونڈ جمع ہو جائیں اور اس سے دو عمدہ بڑے سے بڑے جہاز تیار ہوں لیکن ہم نہایت افسوس کیساتھ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کار خیر میں شریک ہونیکی اغنیا کی جانب سے کوئی امید نہیں کیونکہ ان لوگوں میں وطنی محبت نہیں ہوتی۔ البتہ متوسط الحال اور غریب لوگ حمیت و غیرت وطن سے آراستہ ہیں اور ان سے ہر قسم کی امید کیجا سکتی ہے۔ مصر میں اسوقت بارہ ملیون (ایک کروڑ ۲۰ لاکھ) مسلمان ہیں اگر یہ سب دس دس قرش (دو درہم) اس کار خیر میں دیں تو بھی ڈیڑہ کروڑ روپیہ جمع ہو جائے علاوہ ازیں مصر میں بہت سے دولتمند حمیت و غیرت کے جامع بھی ہیں جیسے امیر عمر طوسون پاشا وغیرہ جو ایک بڑی رقم عنایت فرما سکتے ہیں۔ جہاز حمیدیہ نے اس جنگ میں جو کار ہائے نمایاں انجام دئے ہیں اونسے کمانڈر رؤف بک کی عزت و محبت لوگوں کے دلوں میں بہت زیادہ ہو گئی ہے لیکن مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایک ایسے جلیل القدر کمانڈر کی عزت کو یہیں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اسکی خدمت میں شخصی ہدیہ پیش کرنیکی بجائے ایک بڑا جہاز تیار کرکے پیش کریں کیونکہ ایسے بڑے کمانڈر کا احترام و اقتدار اسی طرح پورے طور پر کیا جاسکتا ہے۔

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

(۲)

سب سے پہلے ہم مسلم یونیورسٹی سے متعلق اس قسم کے غیر معمولی اجلاس کے انعقاد ہی پر بحث کرتے ہیں۔ یہ کہنا طلب امر ہے کہ کیا جائنٹ سکریٹری صاحب محمڈن کالج علیگڈھ کو اس قسم کے اختیارات حاصل تھے کہ اُنھوں نے بغیر استمزاج ارکان یونیورسٹی اس قسم کے جلسہ کا اعلان کیا۔
مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے جلسے کے انعقاد کا حق کسی طرح جائنٹ سکریٹری کو حاصل نہ تھا۔ جائنٹ سکریٹری ہرگز اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ وہ یونیورسٹی کے متعلق کسی ایسے جلسہ کا اعلان کریں جسکی نوعیت یہ ہو کہ اوسمیں صرف اپنے اثر کے ممبر شامل ہو سکیں اور عام ممبروں کا داخلہ ممنوع ہو جلسہ منعقد کرلیں اور قوم کو صحیح طور پر اوسکی خبر بھی نہو۔
اس قسم کے جلسے کے انعقاد کیلئے سب سے پہلا فرض سکریٹری یا جائنٹ سکریٹری کا یہ تھا کہ وہ قوم سے اسکے متعلق دریافت کرتے اور باتفاق رائے عام ممبروں کی کثیر تعداد کی دعوت کیساتھ سکون و اطمینان کیساتھ جلسہ منعقد کرتے ہمیں افسوس ہے کہ ادھر تو خلاف ضابطہ اس جلسہ کا اعلان ہوا اور پھر وہ ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ دوسرے جلسہ کا پروگرام تیار ہو چکا تھا۔ غرض جلسہ ہوا خاص خاص ممبر جلسہ میں شریک ہوئے اور باضابطہ و بے ضابطہ رزولیوشن پیش و پاس ہوکر ختم بھی ہو گیا لیکن نتیجہ آخر وہی نکلا جو اس قسم کے جلسوں کا نکلا کرتا ہے یعنی باہمی اختلاف کی گرم بازاری۔
جلسہ میں خاص خاص ممبروں کی طلبی اسلئے ہوئی تھی کہ عام اجازت میں کہیں خدانخواستہ آزاد یونیورسٹی کے خواہشمندوں کی تعداد نہ بڑھ جائے اور پھر جلسہ کا نتیجہ اپنی آرزو کے خلاف نکلے چنانچہ یہ گپ چپ جلسہ ہوا اور خواہش کے مطابق رزولیوشن بھی پاس ہو گئے جلسہ کی اون خلاف ضابطہ کارروائیوں سے ہمیں اس وقت بحث نہیں ہے جو جلسہ کی نوعیت سے جداگانہ طور پر عمل میں آئی تھیں اور تجاویز کے پلیٹ فارم پر غیر ضروری اور جلسہ سے غیر متعلق تقریریں کیگئی تھیں کیونکہ اس قسم کے جلسہ کی نوعیت بجائے خود اس قسم کی کارروائیوں کی ضامن تھی۔
اس جلسہ کے انعقاد کے نتائج کا ماحصل یہ تھا کہ آزاد یونیورسٹی کے لئے پھر ایک مرتبہ کوشش کیجائے اور ایک وفد جسمیں مسلم یونیورسٹی کے بڑے بڑے رکن شامل ہوں ویسرائے بہادر کی خدمت میں حاضر ہوکر پھر عرض معروض کرے ممکن ہے ویسرائے بہادر وزیر ہند کے سابق حکم میں کچھ ترمیم کردیں۔
آخر میں راجہ صاحب محمود آباد نے فونڈیشن کمیٹی کے متعلق فرمایا کہ یونیورسٹی کے نام کا مسئلہ کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے جسپر زیادہ غور کرنیکی ضرورت ہو۔ گورنمنٹ کی دانشمندی کا مقتضا یہ ہے کہ اس خفیف رعایت کے دینے میں مناقشہ نہیں کریگی۔ اہم سوال الحاق کا ہے یہ آواز اٹھاکر میں تمام اسلامی جماعت کی ترجمانی کا حق ادا کرتا ہوں کہ گورنر جنرل کو الحاق کے متعلق کوئی اختیار نہیں دینا چاہیئے موجودہ حالت کو دیکھتا ہوا اس امر میں مسلمانوں سے متفق ہوں کہ ایسا ہونا ضروری ہے لیکن سوال یہ ہے کہ موجودہ مشورہ حالات میں ہمیں اسپر کس حد تک زور دینا چاہیئے۔ سردست ہمیں مدارس کے الحاق کا اختیار عطا کیا جائے اور کالج کے الحاق کا معاملہ بغیر کسی قسم کی مخالفت کے مستقبل پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ راجہ صاحب کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کالجوں کے الحاق اور یونیورسٹی کے نام پر زیادہ زور نہ دینا چاہیئے اگر کالجوں کے الحاق کا اختیار اسوقت نہ ملسکے تو بالفعل غیر الحاقی یونیورسٹی قبول کرلینی چاہیئے
ہم اس معاملہ پر زیادہ بحث کرنا نہیں چاہتے کہ راجہ صاحب نے کہانتک قوم کی جذبات کی ترجمانی کرکے قوم کی اون امیدوں کو ان الفاظ سے پورا کیا ہے جو اونھوں نے ابتدائی تحریک یونیورسٹی کے وقت عمائد مسلمین کے سامنے فرمائے تھے کہ قوم مجھے ۳۰ لاکھ روپیہ کا چک دیکر میں یونیورسٹی کا چارٹر لاکر دیدونگا۔
بہرحال مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی میں جو کچھ ہوا وہ قوم کے جذبات کے اگرچہ زیادہ تر خلاف نہ تھا لیکن اسمیں قوم کو دھوکہ دینے کے لئے لفاظی بہت کچھ کیگئی تھی۔ اب کیجئے فونڈیشن کمیٹی کے اون ممبروں نے جو قوم کے حقیقی قائممقام ہونیکا حق رکھتے ہیں جب یہ دیکھا کہ وفد کے ممبر قومی جذبات کا حق ادا نہیں کرسکتے تو اُنھوں نے اُس سے علیحدگی شروع کی ایک طرف نواب وقار الملک نے ارکان وفد کے خیالات اور واقعات پر روشنی ڈالی اور دوسری طرف مسٹر مظہر الحق نے استعفا دیدیا۔
۵ فروری کو علیگڈھ انسٹیٹیوٹ میں نواب صاحب نے ممبران یونیورسٹی پر بعض ایسے سنگین الزامات قایم کئے تھے جو باوجود کوشش کے بھی نہ اُٹھائے جاسکے اور آخر اس مضمون اور مسٹر مظہر الحق کے استعفا کے متعلق ۲۲ - اپریل کو لکھنو میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں یونیورسٹی ڈیپوٹیشن کی منسوخی کا رزولیوشن پاس کئے جانیکے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ سکریٹری صاحب نواب وقار الملک بہادر کے مضمون کا جواب دیں ہمیں یہ سنکر تو خوشی ہوئی کہ یونیورسٹی ڈیپوٹیشن منسوخ ہو گیا کیونکہ ارکان وفد قابل اطمینان نہیں ہیں تھے لیکن اسوجہ سے رنج ہوا کہ نواب وقار الملک کے مضمون کی جو تردید کیگئی وہ واقعات سے بہت کچھ جداگانہ تھی اور جن مواقع پر نواب صاحب نے روشنی ڈالی تھی وہ تشریح میں نہیں لائے گئے۔ بہرحال یہ جھگڑا آسانی سے طے ہو گیا اور قوم کے وہ جذبات جنکی پامالی کا خطرہ ارکان وفد سے ہو چلا تھا پامالی سے محفوظ رہے۔ یہ تمام خرابیاں دو وجہ سے پیدا ہوئیں۔ خفیہ جلسوں اور خانہ ساز وفدوں کی ترتیب سے۔ کاش اراکین مسلم یونیورسٹی جو کچھ کریں قوم کے سامنے آشکارا ہو کر کریں تاکہ بدظنی اور جذبات کی پامالی کا خیال نہ رہے۔
یہ مضمون ہم یہانتک لکھ چکے تھے کہ ہم کو ۱ - مئی کا انسٹیٹیوٹ گزٹ موصول ہوا جسمیں مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے متعلق

شذرات

انجمن خدام کعبہ کے قیام کی تجویز

جنگ طرابلس و بلقان کے ہولناک تباہی خیز واقعات نے مسلمانان عالم کو ایک ایسا عبرتناک سبق پڑھایا ہے کہ اگر وہ اوسکو بھول نہ گئے تو اپنی آیندہ ہستی کو کسی قدر بچا سکیں گے۔

مسٹر مشیر حسین قدوائی اور مسٹر شوکت علیخاں نے مسلمانوں کی شکست و کمزوری سے متاثر ہوکر تجویز پیش کی ہے کہ ایک انجمن خدام کعبہ قائم کیجائے جو مقامات مقدسہ و اماکن متبرکہ کی حفاظت کے وسائل پر غور و خوض کرکے اسباب تحفظ و صیانت بہم پہنچائے۔

مسٹر مشیر حسین اور مسٹر شوکت علیخاں کی رائے نہایت صائب ہے اور ہم اس تجویز مقدس کے دل سے مؤید ہیں حقیقت یہ ہے کہ مسلمانان عالم مدت سے استغراق غفلت میں مبتلا ہیں کہ انہیں اپنے مذہبی مرکزوں کی حفاظت کا کبھی خیال نہیں پیدا ہوا اگرچہ سیاسی نقطۂ خیال سے نہیں تو مذہبی نوعیت سے ... ون کے تحفظ کا خیال ہر ایک مومن کے دل میں ہونا ضروری ہے پچھلے دنوں جنگ طرابلس کے دوران میں اطالیہ نے اعلان کیا تھا کہ اگر ٹرکی اوس کے مطالبات کو منظور نہ کریگی تو وہ معاذاللہ مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کردیگی۔ اگر برطانیہ کی سیاسی پالیسی اطالیہ کے ارادوں میں مزاحم نہو جاتی تو اطالیہ کے قصد کو کونسی قوت روکنے والی تھی۔ چنانچہ روس نے مشہد مقدس پر گولہ باری کرکے اور ہزاروں بیگناہ باشندوں کے خون کی ندیاں بہاکے اس امر کا پورا پورا ثبوت دیدیا ہے کہ ہمارے مقامات اور اماکن متبرکہ کی حفاظت صرف ہماری ہی طاقت سے ممکن ہے۔

ان وجوہ کو پیش نظر رکھکر انجمن خدام کعبہ کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ یہ انجمن ہر ایک ملک کے مسلمانوں کو قائم کرنی چاہیے تاکہ اچھی طرح مقامات مقدسہ کی حفاظت کیجا سکے۔

یہ انجمن ایک مذہبی انجمن ہونی چاہیے جو اپنی حکومت کے زیر سایہ اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے متعلقہ فرائض کو ادا کرے۔ ہم وثوق کیساتھ کہتے ہیں کہ غیر اسلامی ممالک کے باشندوں نے اس ضروری فرض کیطرف توجہ کی اور خدام کعبہ ام ... انجمنیں قائم کیں تو وہ بہت زبردست طاقت حاصل کرکے اپنی مذہبی ہستی کو باقی رکھ سکیں گے۔ اس قسم کی انجمنوں کے قیام کی کوئی حکومت مخالف نہیں ہو سکتی کیونکہ مذہبی زندگی کی حفاظت تقریباً تمام ممالک غیر اسلامیہ میں نظر تحسین سے دیکھی جاتی ہے۔

مسٹر مشیر حسین نے اسکے متعلق حسب ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔

(۱) اس انجمن کا ہندوستان کے کسی شہر میں ایک صدر مقام ہوگا۔

(۲) ... انجمن کے دو سکرٹری ہونگے۔

(۳) صدر انجمن کی شاخیں ہر ضلع میں اور ہر ضلع کی شاخیں ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں قائم کیجاینگی ہر شاخ کا ایک خادم خاص ہوگا۔

(۴) خادم کعبہ وہ شخص ہوگا جو ایک روپیہ سال صدر انجمن خواہ کسی شاخ کو ادا کرکے اپنا نام لکھا دے۔

مسٹر شوکت علیخاں کی تجاویز حسب ذیل ہیں

(۱) ہر ایک مسلمان سے جس حد تک ممکن ہو ایک روپیہ سال وصول کیا جاوے۔

(۲) ایک حصہ اس روپیہ میں سے محافظ سلطنت کو دیا جائے

(۳) ایک حصہ مسلمانوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائے

(۴) ایک حصہ دوسری اسلامی سلطنتوں کی مدد میں خرچ کیا جائے۔

دونوں حضرات کی تجاویز بہترین ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوندتعالیٰ حضرات مذکور الصدر کو اونکے ارادوں میں کامیابی دے۔ اگر یہ انجمن قائم ہوگئی اور خادمان ملک و ملت کی آوازوں اور دستبرد سے محفوظ رہی تو ہمیں یقین ہے کہ ہم جلد اپنی مذہبی ہستی کے وقار کو قائم کر سکیں گے۔

معاصر "مشرق" نے مسٹر شوکت علیخاں کی تجاویز میں صرف اتنی زیادتی مناسب سمجھی ہے کہ انجمن خدام کعبہ عربوں کی طاقت کو بڑھانے اور اون میں علم و فضل کی قوت پیدا کرنے میں بھی ساعی ہو تاکہ عرب ترکوں کے پنجہ اور حراست سے نکلکر ایک قریشی حکومت کی بنیاد ڈالیں اور اوسکے زیر سایہ رہیں۔

ہم اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے اسوجہ سے کہ ممالک عثمانیہ کی حالت ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اون میں اصلاحات کیلئے مادہ کو اسقدر بڑھایا جائے کہ خودمختاری کے درجہ تک پہونچا دیا جائے۔ عربوں اور ترکوں میں جداگانہ حکومتوں کے قیام سے ایک خطرناک تفریق پیدا ہوجائیگی اور پھر امن و امان سکون و اطمینان اور ترقی و کامیابی کے بجائے ضعف اور نزاع محیط ہو جائیگا

کچھ دنوں سے مصر میں بھی تحریک پھیلائی جارہی ہے کہ ممالک عثمانیہ میں لامرکزیت قایم کرکے تمام صوبوں کو خودمختار بنادیا جائے جسکا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ صوبوں کا حکومت کے احکام سے خلاف باہمی جنگ و جدال کا موجب بنے گا اور یورپ کی دو سلطنتیں جو اسی تاک میں تیار بیٹھی ہونگی ممالک عثمانیہ پر قبضہ کر لیں گی۔

عرب اصلاح اور تمدن کے بہت محتاج ہیں جرائد مکاتب مدارس اونکے لئے نہایت ضروری ہیں۔ علوم و فنون سے ایک حد تک واقفیت بھی اونکے لئے مفید ہے لیکن جداگانہ حکومت کا خیال قطعاً اونکے لئے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے خطرہ سے خالی نہیں۔

ہماری رائے میں مسٹر شوکت علی کی تجویز نمبر (۳) کے مطابق تعلیم پر جسقدر حصہ انجمن خدام کعبہ سے صرف کیا جائے وہ اون ذرائع کی فراہمی کے کام میں لایا جائے تو بہت مناسب ہے جو تمام عالم اسلام اور مقامات مقدسہ کے باشندوں کے ساتھ تعلق اخوت قائم رکھنے میں معاون اور مقامات مقدسہ کی صیانت میں جسمانی اعانت کیلئے بھی مفید ہوں تاکہ انجمن کا قیام ہر نوع مفید ثابت ہو امید ہے کہ ارکان انجمن اس قسم کے ذرائع پر بھی نظر ڈالینگے۔

آج کے اخبار میں مرزا سلطان احمد صاحب کا ایک مضمون "مدینہ کانفرنس" کے عنوان سے درج کیا گیا ہے جو انجمن خدام کعبہ کی بہت کچھ تائید کرتا اور بتلاتا ہے کہ عربوں میں اب کو بہت پہلے اس قسم کی قابلیت تھی اور وہ مشترکہ طور پر اس قسم کی کانفرنس یا انجمن کو قائم کرکے اپنی مذہبی ہستی کو قائم رکھنے میں بہت کچھ سعی کرتے رہتے تھے۔

مسلمانان مصر کے مشترکہ سرمایہ کی کمپنی

ہمارے معزز دوست مولوی ابوسعید صاحب عربی الہندی نے اپنی اوس چٹھی میں جو یکم اپریل کے مدینہ میں درج ہوئی تھی لکھا تھا کہ اونکی تحریک سے مصر میں ایک مشترکہ سرمایہ کی کمپنی قائم ہونیوالی ہے جو مصر میں قہوہ خانے اور دیگر ضروری چیزوں کے مخازن قائم کریگی اور امید ہے کہ اسکے قیام سے مسلمانان مصر کی بہت سی ضرورتیں پوری ہوجائینگی۔

اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے ہمارے پاس کمپنی کے قواعد و ضوابط ایک پمفلٹ کی صورت میں آئے ہیں جنکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان مصر میں بہت کچھ بیداری کے آثار پیدا ہوگئے ہیں اور اب وہ اپنی ضروریات تمدنی و معاشرتی میں غیر قوموں کے دست نگر نہیں رہنا چاہتے۔

ہم مولوی ابوسعید صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اونکی مبارک تحریک اور سیاسی تجارتی جہاد کامیاب صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔

اس کمپنی کا نام "شرکت المشروعات المصریہ" ہے۔ اس کے بعض ضروری مقاصد و قواعد حسب ذیل ہیں

(۱) اس کمپنی کی مدۃ قیام پچاس سال ہوگی اور حضرۃ خدیوی المعظم کے حکم حاصل ہوجانے سے اس کو جاری کیا جائیگا۔ مرکز اسکا مصر ہوگا۔

(۲) اس کمپنی کے قیام سے پہلی غرض تو مصر میں کثرت سے قہوہ خانے۔ ہوٹل اور اسی قسم کے دوسرے کام جاری کرنا ہیں جو انجمن کے شرکا اور عامۂ مسلمین کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

(۳) کمپنی کا راس المال بیس ہزار پونڈ ہوگا جو پانچ ہزار حصوں میں تقسیم کیا جائیگا ہر ایک حصہ ۴ پونڈ کا ہوگا۔

خدا کا شکر ہے کہ جنگ موجودہ کے عبرتناک واقعات سے متاثر ہوکر مسلمانان مصر نے تجارتی و سیاسی جہاد شروع کردیا ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ جلد مسلمانان مصر اپنی گئی ہوئی عزت حاصل کر سکیں گے۔

کاش! مسلمانان ہندوستان بھی بائیکاٹ کی بے معنی و غیر مفید تحریک کے بجائے اسی قسم کی کمپنیاں قائم کرکے تجارتی صیغہ میں ترقی حاصل کریں اور ملکی مصنوعات کو معراج ترقی پر پہونچا کر ملک کے ضرر رساں افلاس سے نجات پائیں۔

ترک قیدیوں کی واپسی سلانیک سے

ایتھنز کے یونانی اخبارات کا بیان ہے کہ حکومت یونان نے جرمنی سفیر کے واسطے سے دولت عثمانیہ کو اطلاع دی ہے کہ وہ عثمانی قیدیوں کو اس شرط پر واپس دینا چاہتی ہے کہ یہ قیدی دوبارہ جنگ میں شریک نہوں اور ساتھ ہی یہ کہ جو کشتیاں ان قیدیوں کو دولت عثمانیہ کے سواحل پر اتاریں اون سے کسی قسم کا تعرض کیا جائے دولت عثمانیہ نے یونانی حکومت کی دونوں شرطوں کو قبول کرلیا ہے اور قیدیوں کا پہلا قافلہ "سمرنا" کے ساحل عنقریب اترنے والا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قافلہ میں پانچہزار وہ قیدی ہونگے جو سلانیک میں گرفتار کئے گئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ عثمانی قیدیوں کی رہائی کی تحریک عثمان سعید بک رئیس بلدیۃ سلانیک نے ایتھنز میں جاکر کی تھی یہ تحریک مقتول شاہ یونان کی قبر کے جلسہ میں کیگئی تھی جسکے جواب میں موجودہ شاہ یونان نے قیدیوں کی رہائی کا وعدہ کرکے دوائر مخصوصہ کو قیدیوں کی فہرست تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔

اخبار "لاتوری" کا بیان ہے کہ یونان نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ سلانیک کے وہ لوگ جو سلانیک سے ہجرت کرکے دولت عثمانیہ میں جانا چاہیں یونان انہیں وہاں پہونچا سکتا ہے۔

دولت عثمانیہ نے یونانی حکومت کے اس ارادہ سے مطلع ہوکر ازمیر کے گورنر سے دریافت کیا تھا کہ کیا ازمیر میں مہاجرین کے قیام کیلئے کوئی جگہ ہے۔ گورنر نے جواب میں اطلاع دی ہے کہ یہاں کوئی اچھی جگہ نہیں یونانی حکومت نے بابعالی سے دریافت کیا ہے کہ وہ مہاجرین سلانیک کو جزیرۂ قوشش میں منتقل کردینا چاہتی ہے بابعالی نے اسکی اجازت دیکر لکھا ہے کہ جس کشتی میں مہاجرین روانہ کئے جائیں اوسکے نام اور وقت روانگی سے اطلاع دیجائے۔

ایک ضروری تشریح

یکم اپریل کے مدینہ میں "الاسلام فی خطر ایہا المسلمون" کے عنوان سے جو لیڈر لکھا گیا تھا اوسکا تعلق فرید بک مشہور مصری نوم پرست سے تھا۔ مصر میں فرید بک دو شخص ہیں جنکی تشریح اسموقعہ پر نہایت ضروری ہے۔ (۱) فرید بک

سویلین عہدہ داروں کی تنخواہ میں اضافہ

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سویلین عہدہ داروں کی تنخواہ میں حسب ذیل مدارج ملازمت کے اعتبار سے اضافہ منظور کیا ہے۔

۸ سال کی ملازمت پر ۷۵۰ روپیہ۔ ۹ سال پر ۸۰۰ دس سال ۹۰۰۔ گیارہ سال ایکہزار۔ بارہ سال گیارہ سو۔ تیرہ سال بارہ سو۔ چودہویں سال تیرہ سو۔ پندرہ سال چودہ سو۔ سولہویں سال اور اس سے اوپر ۱۴۵۰۔

یہ نئی تنخواہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء سے تین سال کیلئے منظور ہوئی ہے۔ یہ اضافہ اُس مراسلت کا نتیجہ ہے جو اب سے بہت پہلے گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند کے درمیان جاری تھی اور جسمیں گورنمنٹ ہند نے سفارش بھی کی تھی۔

ہندوستانی سول سروس کے عہدہ داروں کے اضافہ تنخواہ کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی تحقیقات ختم ہوجانے پر اس کا کوئی نتیجہ نکل سکیگا۔

کاش گورنمنٹ ہند اس مسئلہ پر کافی غور کرے کہ ہندوستانی سول سروس میں جو لوگ شامل ہیں انکی حالت بہت کچھ اضافہ کی محتاج ہے۔ خصوصاً ادنی ادنی ملازموں کی کیفیت تو بہت ہی ناگفتہ بہ ہے جو کمی تنخواہ کے سبب بہت عسرت کیساتھ بسر کرتے ہیں اور بسا اوقات اپنے مصارف نہ پورا کر نہیں سخت پریشان ہوتے ہیں۔

ہندوستانی ملازموں کی تنخواہیں اونکے کام اور منصب کو دیکھکر حقیقت میں بہت کم ہیں اگر اونکی کام کی ذمہ داری کو دیکھا جائے۔ تو وہ بہت کچھ اعانت واضافہ کے محتاج ہیں۔

پبلک سروس کمیشن کی تحقیقات جس نوعیت سے ہورہی ہے اوسکے نتائج تو ہمیں اس امر کی امید نہیں دلاتے کہ ہندوستانی ملازموں کی قسمت معقول اضافہ سے چمک جائیگی البتہ اگر گورنمنٹ ہند نے انکے حال زار پر رحم فرماکر سفارش کی تو شاید یہ اپنے بُرے دنوں کو اچھی زندگی سے بدل سکیں۔

نوابصاحب بہاولپور کی روانگی انگلستان پر

۳۰-اپریل کے روزانہ زمیندار اور بعض دوسرے اخبارات میں نواب صاحب بہاولپور کی روانگی انگلستان کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ایک کم سن نواب کو جنکی عمر ۹ سال سے زیادہ نہیں ہے۔ تعلیم کیلئے انگلستان بھیجنا اور اوسکی مذہبی تعلیم کا خیال نکرنا بہت کچھ افسوسناک ہے۔

مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ کونسل بہاولپور جو ایک خاص قابلیت کے جامع ہیں خدا جانے آنحضرت کس مصلحت سے خورد سال نواب کو انگلستان بھیجدینا اور مذہبی تعلیم کا خیال نہ کرنا پسند فرمایا ہے۔

یہ اعتراض جسوقت ہماری نظر سے گذرا تھا ہم اُسوقت تک اعتراض کی نوعیت پر متعجب تھے کیونکہ یہ امر کسی طرح قیاس میں نہیں آتا تھا کہ نوابصاحب بہاولپور کی روانگی تعلیم کے لئے ہے بلکہ ہر طرح ممکن ہے کہ یہ روانگی کسی خاص وجہ سے ہو۔

اسی سبب سے ہمنے ابتک اس معاملہ پر کچھ نہیں لکھا اور جبتک کہ ہمیں اس واقعات کا پتہ نہیں چلا قلم اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔

"زمیندار" وغیرہ کے جواب میں مولوی حاجی رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ کونسل کی ایک چیٹھی حال میں شائع ہوئی ہے جسمیں حاجی صاحب ممدوح نے نوابصاحب بہاولپور اور اپنی ذات سے متعلق تمام اعتراضات کا جواب نہایت تفصیل کیساتھ لکھا ہے۔ اس چٹھی کے مطالعہ سے وہ تمام اعتراضات دور ہوجاتے ہیں جو ممدوح کی ذات پر کئے گئے ہیں چٹھی میں بتلایا گیا ہے کہ نواب صاحب کی صحت عموماً اچھی نہیں رہتی۔ اسلئے طبی مشورہ سے مجبور ہوکر اونکے لئے یورپ کا سفر بہترین علاج قرار دیا گیا ہے۔ نوابصاحب انگلستان میں دو سال تک مقیم رہیں گے جنکے دوران قیام میں مذہبی تعلیم وتربیت کا انتظام وگمرانی مسٹر اٹیکنس کے سپرد کیا گیا ہے۔ نوابصاحب وہاں تعلیم کیلئے نہیں بھیجے گئے اور نہ وہ انگلستان کے قیام میں کسی سکول وغیرہ میں داخل ہونگے۔

نوابصاحب کی عمر اسوقت ۸ سال ۷ ماہ کی ہے۔ ممدوح اس چھوٹی سی عمر میں قرآن شریف ختم کرچکے ہیں اور علم قرأت سے کسیقدر واقف ہیں چنانچہ ترتیل میں بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ مذہبی ارکان کے اعتبار سے بھی نواب صاحب کی زندگی بہت کچھ عمدہ ہے وہ پانچ وقت کی نماز احتیاط کیساتھ ادا کرتے اور جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

نوابصاحب کی والدہ ماجدہ اور تمام بیگمات نے صحت کی خاطر نوابصاحب کے انگلستان میں رہنے کی خوشی کیساتھ اجازت دی ہے۔

نوابصاحب اپنی سالگرہ منانے کے لئے دوران قیام انگلستان میں دوبارہ بہاولپور تشریف لائیں گے۔

ہمیں اُمید ہے کہ مولوی حاجی رحیم بخش صاحب کے جوابات سے وہ تمام بدظنی جو ممدوح کی ذات سے مذہبی زندگی کے متعلق پیدا ہوگئی تھی رفع ہوجائیگی۔ حاجی رحیم بخش صاحب ایک برگزیدہ قوم ہیں اور اونکی قابل اعتماد شخصیت ہرگز اس قسم کے شبہ کی مستحق نہیں ہے جیسا کہ پچھلے دنوں اُردو اخبارات میں اوسپر کیا گیا تھا۔

ولیعہد جموں کی شادی میں اتلاف جان

اپریل کے آخر اور مئی کے ابتدا میں ولیعہد بہادر جموں کی شادی خانہ آبادی کا نہایت زور رہا۔ بیرونجات سے تقریباً ۵۰۰ مہمان شریک شادی ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ شادی خوب دھوم دھام سے منائی گئی۔ لیکن افسوس ہے کہ ہجوم کی کثرت اور جلوس کی روانگی کا باقاعدہ انتظام نہونے کے سبب ۷ جانوں کو سخت نقصان پہونچا۔

اتلاف جان کا حادثہ آتشبازی سے ہوا۔ چند گولے جو ایک مقام پر رکھے ہوئے تھے یکایک پھٹ جانے سے چار آدمی تو بالکل جھلس کر اُسیوقت مرگئے اور دو سخت مجروح ہوئے جو اسوقت ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ سیالکوٹ ہیرلڈ کا بیان ہے کہ ایک آدمی موٹر کار کے نیچے آکر بھی مرگیا۔

یوں تو یہ حادثات اتفاقی ہیں لیکن اسمیں بڑا دخل کارکنان کی بدانتظامی کو بھی ہے۔ بڑے بڑے والیان ریاست اور نوابان وجاگیرداران کے ہاں شادیوں میں اس سے زیادہ ہجوم ہوتا ہے لیکن اتلاف جان کے حادثات اس طرح وقوع پذیر نہیں ہوتے جس طرح کہ ولیعہد بہادر جموں کی شادی میں ہوئے۔ خیر جو کچھ ہوا وہ مشیت ایزدی سے خالی نہ تھا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب جموں اس تقریب سعید پر جہاں رعایا کو انعامات سے مالامال فرمائینگے وہاں بیچارے ہلاک شدگان کے وارثوں اور پسماندگان کی بھی اعانت کیجائے گی۔

کامل پاشا کے آستانہ میں داخل ہونیکی ممانعت

انجمن اتحاد وترقی کے ارکان حکومت نے برسراقتدار ہوکر سب سے پہلی مگر سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ کامل پاشا کو رہا کرکے آستانہ سے چلی جانے کی اجازت دیدی۔ اس غلطی کا نتیجہ نکلا کہ کامل پاشا نے مصر پہونچکر ٹرکی کی حکومت کے تمام سربستہ راز کھولدئے۔ اور ٹرکی کو اس جنگ میں وہ فاش شکست وذلت اُٹھانی پڑی جسکی امید نہیں کیجاتی تھی۔ بعض اخبارات کی رائے میں ٹرکی کی موجودہ شکست میں علاوہ اون امور کے جو کامل پاشا نے بحیثیت صدارت عظمٰی انجام دئے تھے۔ اون سربستہ راز کے افشا کو بھی بہت کچھ دخل ہے جو کہ مرام کامل پاشا نے یورپ کے سیاسی مدبروں کو بتلادئے تھے اور عام طور پر اخبارات میں اون کے متعلق مکالمات شائع ہوتے رہے تھے۔

پچھلے دنوں پانیر وغیرہ کے نامہ نگاروں نے یہ افواہ اُڑائی تھی کہ کامل پاشا پھر صدارت عظمٰی کے عہدہ پر سرفراز ہونیوالا ہے۔ یہ افواہ جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ لکھ چکے ہیں۔ محض کامل پاشا کے اقتدار کو وسعت دینے کیلئے تھی اور حقیقت میں اسکو اصلیت سے ذرا بھی لگاؤ نہ تھا چنانچہ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے اسکی تصدیق ہوگئی ہے ہمعصر "چہرہ نما" رقم طراز ہے کہ دولت عثمانیہ کی

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت عثمانیہ نے کامل پاشا صدر اعظم سابق اور فرید پاشا پریسیڈنٹ پارلیمنٹ عثمانیہ وصدر اعظم اسبق کی نسبت حکم دیا ہے کہ یہ دونوں آستانہ میں داخل ہونے پائیں البتہ اس امر کا اونہیں اختیار ہے کہ وہ آستانہ کے سوا دوسرے بلاد عثمانیہ میں آئیں اور مقیم رہیں۔

اسی خبر کے آخر میں ہمعصر موصوف نے ایک نہایت دردانگیز خبر یہ سنائی ہے کہ مشہور مجاہد دستور نیازی بک حال میں ایک سہو سے مارڈالے گئے اس روح کو پژمردہ کردینے والی خبر کی ابھی تک کسی دوسرے اخبار سے تصدیق نہیں ہوئی ہمنے غورسے العدل۔ الحق یعلو۔ تصویر افکار جون ترک وغیرہ آستانہ کے عربی وترکی اخبارات کو دیکھا لیکن اسکے متعلق ہمیں کوئی خبر نہیں ملی۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ چہرہ نما کو یہ خبر کیونکر اور کس ذریعہ سے ملی۔ خدا کرے یہ واقعہ غلط ہو اور مجاہد دستور حضرت نیازی بک ملک وملت کی حمایت وحفاظت کے لئے صحیح وسلامت ہوں اور مدتوں تک زندہ رہیں۔

مطبوعات جدیدہ

مصباح الادب

یہ دلچسپ ونصیحت آموز کتاب انوار سہیلی کے طرز کی ایک انگریزی کتاب کا نفیس ترجمہ ہے یہ کتاب اپنی عمدگی کے لحاظ سے اسقدر پسند کیگئی ہے کہ اسکا ترجمہ اسوقت تک سات زبانوں میں ہوچکا ہے اسمیں اخلاقی حکایتیں نہایت دلچسپ طریقہ پر لکھی گئی ہیں جنکے مطالعہ سے بہت کچھ عبرت ونصیحت حاصل ہوتی ہے۔

اب سے پہلے آیندہ نسلوں کو عمدہ بنانے کیلئے اس قسم کی کتابیں تالیف وتصنیف کرکے مقبولیت عامہ کی سند حاصل کیجاتی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل کے مخرب اخلاق ناولوں اور فسانوں نے اس قسم کی بیش قیمت تالیفات کا سلسلہ منقطع کردینے کے ساتھ ہی موجودہ کتابوں کو بھی بیکار کردیا ہے۔ کاش ملک کے اہل قلم حضرات اس طرف توجہ فرمائیں یا کم ازکم ملک اس قسم کی موجودہ تالیفات ہی سے فائدہ اُٹھائے کتاب زیر ریویو آیندہ نسلوں کی تعلیم کیلئے بہت مفید ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ایک ایک نسخہ اسکا ہر ایک شخص خرید کر اپنے بچوں کو پڑھائے۔

قیمت (۸/)

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد

مکن بائی

ایک نہایت پرلطف ناول ہے جسکی نسبت مصنف کا بیان ہے کہ بالکل سچی واقعہ ہے اسمیں باہمی جذبات اور فطرتی محبت کا بیان عجیب دلچسپ ہے جگہ جگہ باکیف اشعار نے قصہ کی دلچسپی کو بہت بڑھادیا ہے۔ قیمت ۸/ اخبار نیر اعظم

مراسلات ومنقولات

سقوط ادرنہ

وھوالذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ

فاضل المحترم رئیس تحریر جریدۃ مدینۃ الغراء

السلام علیکم - ایڈریا نوپل کا واقعہ دل کو پُرازغم اور آنکھوں کو پُرازنم بنادینے والا ہے۔ اس واقعہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کو جسقدر صدمہ ہوا ہے اوس سے اونکی قوت ایمان کا اندازہ ہوتا ہے اور **یغضا من باخوانھم فی الدین** کی روشن ترین دلیل ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں پر اسقسم کے بہت سے تاریخی واقعات گذر چکے ہیں اور وہ فاتح سے مفتوح کی حیثیت میں بدل جانے کے عادی ہوگئے ہیں مگر اسوقت دارالاسلام اور بخصوصاً ایڈریانوپل کے باشندوں کی حالت کا اندازہ کرنا چاہیے وہ ایڈریانوپل جہاں ساڑھے پانچ قرون تک اسلامی (ہلالی) پھریرا اُڑ رہا ہے - آہ! آج اُسپر صلیب کی جھنڈی نظر آرہی ہے اور خدائے واحد کی منادی کی جگہ مثلث خدا کا گھنٹہ بج رہا ہے

ایڈریانوپل کے باشندے رات کو فاتح ہونیکی حیثیت سے سوئے تھے لیکن صبح کو مفتوح اٹھے ایڈریانوپل کے مسلمانوں پر اسوقت جو مصائب پڑ رہے ہیں اگر اونمیں سے ہر ایک

صُبَّتْ علیَّ مصائبٌ　مجھپر ایسی سخت مصیبتیں

لو انھا　پڑی ہیں اگر وہ

صُبَّتْ علی الایامِ　ایام پر پڑتیں

صِرنَ لیالیا　تو وہ رات ہوجاتے

کا مرثیہ پڑھے تو اوسکا حق ہے۔

اخوانی! یہ وقت رونے اور بے ہمت ہونیکا نہیں ہے اگر ہم روئیں گے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ نہ ہمارے رونے سے کوئی غیر ہمارا ہمدرد بن سکتا ہے اور نہ افسوس کرسکتا ہے اگر ہم روئینگے تو بجز اسکے کہ اپنا عزیز وقت ضائع کرینگے کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔

ہم اپنے محترم ہندو بھائیوں کے شکر گذار ہیں کہ اُنھوں نے قلباً وقالباً ہمارا ساتھ دیکر ہمارے دلوں کو خرید لیا اسکا بدلہ پرمیشور نرنکار جوتی سروپ اونکو عطا کرے۔ ہماری دلی برادرانہ دعا یہ ہے - **فلیحی المشرق** (مشرق زندہ رہے) ہمکو اسوقت اپنے ہم ... اور اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔ قوالی کا اب وقت گذر گیا اب فعالی کا زمانہ ہے۔

لا تشغلوا افکارکم　رنج والم میں اپنے افکار کو

بالھموم ولکن اشغلوھا　مشغول نہ رکھو بلکہ ترقی و

بالتفکر فی العمل فالم تشتغل　کامیابی کیلئے کوشش کرو

بالمقاطعۃ والصناعۃ والتجارۃ　اگر تم مقاطعہ صنعت

والرابطۃ الاسلامیۃ ووحدۃ　تجارت - اسلامی تحاد

الکلمۃ فلا تقوم الینا القائمۃ　اور وحدۃ کلمہ کیطرف

الاسلام کما ترون قد اصبح　رجوع نہوگے تو یہ

فی حالۃ مبکیۃ فھل نکتفی بالبکاء　باقی نہ رکھ سکوگے

کلا ورب محمد　اسلام آج دردناک

حالت میں ہے ہمارے لئے حضرت محمد صلعم کے رب کی قسم رونا ہرگز مفید نہیں ہے۔

آج کام کرنے کا دن ہے اگر اسوقت ہمنے کچھ نہ کیا تو ہماری حالت نہایت ابتر ہوجائیگی جنگ میں بمصداق جنگ ، دوسرا ارد - فتح وشکست ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ شکست سے ہمت نہیں ہارنی چاہیے جیسا کہ ہمارے ترک بھائیوں نے ہمت نہیں ہاری۔

وہ فرانس جسکی دوستی پر بعض یورپین حکومتوں کو ناز ہے اوسکے "نابلیون" کا کیا حشر ہوا تھا اسکے پیرس (دارالحکومت) کی جرمنی کے ہاتھوں کیا گت بنی تھی اگر ان مصائب اور تباہیوں کے بعد فرانس ہمت ہار بیٹھتا اور کوشش نہ کرتا تو آج کوئی پوچھنے کا بھی روادار نہیں ہوتا۔

دیکھیے اسی طرح روس کی "ماسکو" میں کیسی بُری حالت بنی تھی - خود اپنے ہاتھوں اوس نے اپنے شہروں کو آگ لگادی تھی - وہ اگر جاپان کی لڑائی کے بعد سے بیٹھ کر معظمہ کے مدعی نصرت کافروں کی طرح یورپ سے تکبرانہ لہجہ میں کہتا کہ **الست بالوالد المشفق بالولد** (کیا میں تمہارا باپ نہیں ہوں کیا تم میرے بیٹے نہیں ہو) تو یقین ہے کہ اگر تمام یورپ نہیں تو یورپ کے بعض بادشاہ ضرور اسکے سامنے نعم نعم (ہاں ہاں) کہکر سر جھکا دیتے۔ لیکن شیر ایشیا جاپان نے اوسکا ایسا کچومر نکالا کہ وہ اپنی سفید قوموں میں منھ دکھانے کے قابل نہ رہا جاپان کی قوت کو دیکھکر سفید قوموں میں سے بعض نے اسکے ساتھ دوستانہ معاہدہ کرلیا لیکن روس بھی جاپان سے شکست اُٹھانے کے بعد کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہا اگر وہ بے ہمت ہو کر بیٹھ رہتا اور کچھ نہ کرتا تو آج سر ایڈورڈ گرے (وزیر خارجہ انگلستان) اسکی دوستی کا دم بھرنے کے لئے تیار نہوتے۔

صلح ہونیوالی ہے اس صلح میں یورپ کی طرف سے بھلائی کی امید رکھنا اسکی فطرت و آفرینش کے خلاف توقع رکھنا ہے۔ ان صوبوں کے نکل جانیکا ہمکو اتنا افسوس نہیں جتنا کہ وہاں کے مسلمانوں کی جُدائی و تباہی کا ہے۔

جو علاقے اس جنگ میں دولت عثمانیہ کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں اونکے مصارف آمد سے زیادہ تھے جو غیر یورپی مقبوضات کی آمدنی سے پورے کئے جاتے تھے۔ ان علاقوں کی مسیحی قومیں ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف شورش و بغاوت کرتی رہتی تھیں۔ دولت عثمانیہ کو مسیحی شورشوں کی مدافعت کیلئے بہت زیادہ حصہ فوج کا یہاں رکھنا پڑتا تھا۔ ان علاقوں کے نکل جانے سے اگرچہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات میں کچھ کمی آگئی ہے لیکن آئے دن کی شورشوں سے پناہ ملجانے کے ساتھ ہی ۵۲ ملین پونڈ کے اوس قرضہ کا بار جو اسکی کفالت میں تھا دولت عثمانیہ کے سر سے اُتر جائیگا۔

مجھے ایڈریانوپل کے تسخیر ہوجانیکا الم نہیں جتنا وہاں کے مظلوم مسلمانوں کا فکر ہے۔ رہ رہ کر اونکا خیال آتا ہے - آہ! وہ وحدہ لا شریک کی منادی کرنیوالے مسیحی بھیڑیوں کے ہاتھوں میں پڑ کر کیا کیا تکالیف اُٹھائیں گے مگر جہانتک خیال کیا جاتا ہے بہت سے مسلمان وہاں سے ہجرت کرکے چلے آئیں گے۔

مصالحت کے بعد خلافت اسلامیہ کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ مہاجرین بلقان کی اعانت کرے اور اونکو عمدہ عمدہ اراضی عطا کرکے اونکی حالت کو اچھا بنائے۔ ابھی مہاجرین کے لئے کوئی جگہ تجویز نہیں ہوئی ہے غالباً اناضولی کی اراضی انکے لئے موزوں ہوگی۔

دولت عثمانیہ کے پاس یورپ کے علاوہ جو زمینیں ہیں وہ اسقدر زرخیز ہیں کہ اونکے ایک ایک ٹکڑے کے مقابل سارے یورپ کی کچھ حقیقت نہیں یورپ میں رکھا ہی کیا ہے اگر غلہ ایشیا سے نہ آئے تو یورپ بھوکا مرجائے۔

وفی ایدینا بحمد اللّٰہ من　خدا کے فضل و کرم سے ہمارے

الاراضی والانھار والبحار　پاس عمدہ عمدہ زمینیں نہریں

والمعادن لو عرفنا کیف ننتفع　دریا اور معادن ہیں اگر

ونستفید منہ لعادۃ مجدنا　ہم اون سے کام لینے کے طریقوں

القدیم والاصبحت　سے واقف ہوجائیں اور

مقالید العالم بایدینا　اون سے کام لیں تو ہماری کھوئی

نحن نقطۃ افریقیۃ　ہوئی عزت ہمیں حاصل ہوسکتی

وآسیا -　ہے اور دنیا کی کنجیاں ہمارے

فلنا فیھا لو عقلنا امم　ہاتھ آسکتی ہیں - ہم افریقہ

متجاورۃ واملاک　اور ایشیا کے رہنے والے ہیں ایشیا

واسعۃ واقوام　و افریقہ ہی ہمارے لئے عمدہ ہے

صلاب شداد　جسمیں ہمارے لئے بہت سے آدمی

وسیع املاک اور بہادر قومیں ہیں۔

پس ہمارے لئے یہ وقت ہے کہ ہم آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ کر مجد اسلام کے لئے یا اپنی بقا کیلئے کوشش کریں ورنہ دشمنان اسلام قومیں ہمکو کھا جائینگی۔ ہمکو چاہیے کہ ہم فوراً اپنے ملک میں تجارت گاہیں کھولدیں اور جہانتک ممکن ہو غیر اسلامی ممالک کے مال سے پرہیز کریں - ممالک اسلامیہ سے تجارتی تعلقات قائم کرکے تجارتی سلسلہ شروع کریں اگر خدا تعالے نے توفیق بخشی تو میں اسکے متعلق جو معلومات مجھے معلوم ہوئے ہیں اون سے اہل وطن کو آگاہ کرونگا عراق کیطرف زمینوں کو آباد کرنیکا مسئلہ بھی اسوقت زیادہ قابل توجہ ہے - خلافت اسلامیہ زمینیں دینے کو تیار ہے - اسکے شرائط نہایت آسان ہونگے ایک شرط یہ بھی ہوگی کہ عثمانی بننا پڑیگا - پانچ برس کے بعد ہر شخص عثمانی بن سکتا ہے - انشاء اللہ اس کے مفصل حالات آئندہ لکھونگا۔

ابو سعید العربی الہندی

از قاہرہ (مصر)

مولانا ابو سعید عربی کی ایک اور چٹھی

اخ المحترم جناب آغا رفیق صاحب رئیس تحریر مدینۃ الغراء

السلام علیکم - مزاج شریف - بعض نہایت ضروری امور کے لئے مجھے دارالسعادہ (استنبول) جانا ہے اور انشاء اللہ اس سے عامہ مسلمین کا فائدہ مدنظر ہے - میرا ذاتی فائدہ تو یہ ہے کہ خرچ گرہ سے کرونگا اور کر رہا ہوں۔

میں آج آپکو ایک خوشخبری سناتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدینۃ الرسول صلعم میں ایک جامعہ اسلامیہ (مسلم یونیورسٹی) بنائے جانے کا خیال پیدا ہو رہا ہے انشاء اللہ العزیز جنگ کے ختم ہوتے ہی اسکی طرف توجہ کیجائیگی یہ یونیورسٹی

ہندوستان کی غلام یونیورسٹی

کی طرح نہیں ہوگی کہ بنی اسرائیل کی گائے کیطرح ابھی تک حجتیں ہی پوری نہیں ہوتیں - اپنے اور بیگانوں میں یہی تو فرق ہے - اگر ساکنان جزائر انگلینڈ اس قسم کی یونیورسٹی بنانا چاہتے تو کیا مجال تھی کہ سالوں تک اسکے متعلقہ کاغذات کو ٹوکریوں میں سڑنے دیتے۔

کل خلیفۃ اللہ فی الارض مولینا السلطان کی عید جلوس کا دن تھا - حضرۃ رؤف پاشا عثمانی کمشنر قصر عابدین میں تشریف لائے - خدیوی المعظم اور دیگر اعیان مملکت عقیدت سلطانی کا خراج ادا کرنے کیلئے حاضر ہوئے - مجد الوقت حضرۃ سلطان غازی صلاح الدین ایوبی قدس اللہ العزیز کے قلعہ معلی سے توپیں سر ہوئیں۔

آجکل اس قلعہ پاک میں انگریزی فوج کے گورے رہتے ہیں - آہ! صاحب قلعہ کی روح اگر آج قلعہ کی یہ حالت دیکھے تو بیتاب ہوجائے۔

رئیس الکسوۃ یعنی غلاف کعبہ شریف جو مصر سے جاتا ہے اوس کے محکمہ کے رئیس حضرۃ عبد اللہ بک فائق کے خالہ زاد بھائی کے یہاں میں رات کو گیا قاری سید محمد یوسف پڑھ رہا تھا مجھے بیحد لطف آیا کیونکہ مصر کے واقعات مصر میں سُنے۔

آج شم النسیم کا دن ہے یہ پُرانی رسم قبطیوں کی قدیم رسم ہے جسمیں تمام دفاتر حکومت بند رہتے ہیں میرے دوست ... ان عماد الدین سکندر سابق سلطان مالدیپ کی آج میرے ہاں دعوت ہے آہ! انکا قصہ ایک عجیب درد انگیز قصہ ہے - کئی سال

مصر میں رہتے ہیں انکا ابن العم (چچا زاد بھائی) اب سلطان مالدیپ ہے یہ سب آپس کے اختلاف کا نتیجہ ہے۔ کاش کہ ہمارے ملک کے والیان ریاست اور اونکے حال اسپر غور کریں۔

ابو سعید عربی الہندی
از قاہرہ (مصر)

مدینہ کانفرنس

زمانہ کی ضرورتیں ہر وقت انسانوں یا انسانی نسلوں کو کسی نہ کسی رنگ میں محسوس ہوتی رہی ہیں اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں اور نسلوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ لگ سکتا ہے کہ زمانہ ایسا احساس کرانے سے کبھی غافل نہیں رہا۔ جو قومیں آجکل ترقی یافتہ اور مہذب یا فارغ البال شمار ہوتی ہیں وہ بھی ایک ہی دم میں ان درجوں تک فائز نہیں ہوئی ہیں رفتہ رفتہ ہی انھیں اس مراحل سے گذرنا پڑا ہے ایسی نظیریں ثابت کرتی ہیں کہ مدتوں کے غور کے بعد قومیں خاص درجوں تک پہنچتی ہیں۔

جو قومیں ... گر چکی ہیں یا پست حالت میں ہیں وہ ایک ہی دفعہ اس حالت کو نہیں پہنچتی ہیں گو عام طور پر ساری قوم یا قوم کے سارے افراد کو ایسا احساس ایک وقت میں نہ ہوا ہو مگر بعض افراد ایسی پستی اور ایسی کمزوری یا تنزل سے رفتہ رفتہ واقف ہو چکے تھے غور کرنیوالی طبائع پر یہ راز یا یہ کمزوری کھل چکی تھی کہ قوم کی لت بہ ہیئت مجموعی زیر صدمہ آ چکی ہے اور سنبھلنے کے وسائل رفتہ رفتہ ہاتھ سے نکلتے جاتے ہیں۔

جس طرح بیماری یا کوئی عارضہ مدتوں کے بعد ظہور میں آتا اور اُس وقت ایک مرض سے تعبیر کیا جاتا ہے اسی طرح قومی تنزل کے اسباب بھی رفتہ رفتہ ہی پیدا ہوکر اور نشو و نما پاکر قومی عارضہ کی صورت اختیار کرتے ہیں جو قومیں مدارج ترقی اور مراتب عروج سے گر چکی ہیں۔ انکی گذشتہ تاریخ کے مطالعہ سے صاف طور پر کھلیگا کہ جسوقت ایسی قوموں کا عروج اور اقبال پورے زور میں تھا اُسی وقت ہی سے اُنکی حالتیں کمزور ہونی اور تنزل شروع ہو چکا تھا جس طرح ایک حاذق حکیم اور تجربہ کار ڈاکٹر مریض کے پورانے حالات سے موجودہ عارضہ کی تشخیص کر لیتا ہے اسی طرح ایک مورخ اور غور کرنیوالا یہ سمجھ سکتا ہے کہ جو قوم تنزل پذیر ہو چکی ہے کب سے اسباب تنزل اُس کے حصہ میں آنے شروع ہوئے ہیں اور کب سے اُسے یہ عارضہ لاحق ہوا ہے۔ ایسی تشخیص کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے خاص خاص لوگ ہی ان مراحل تک پہونچ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا گرنا فوری اسباب یا فوری عوارض کا اثر نہیں ہے بلکہ ان اسباب اور اُن عوارض کا جو ایک عرصہ دراز سے رفتہ رفتہ نشو و نما پاتے رہے ہیں۔

اگر مختلف ذرائع سے کام لیا تو یہ سمجھ میں آجائیگا کہ کوئی قوم یکلخت ہی درجہ ترقی سے نہیں گری ہے۔ رفتہ رفتہ ہی اُسکی حالت بدلی ہے۔

اسی طرح کوئی قوم ایک ہی دفعہ کی کوشش سے زینہ ترقی پر نہیں پہنچی ہے۔ رفتہ رفتہ مختلف مراحل سے گذری آج روئے زمین پر مسلمانوں کی حالت جو افسوسناک نظارہ رکھتی ہے یہ آج کی غلطیوں اور فرو گذاشتوں کا اثر اور نتیجہ نہیں ہے۔ یہ صدیوں کی مسلسل غلطیوں کا اثر ہے جو دماغ اپنے جوہر میں تنقیدی استعداد رکھتے تھے وہ صدیوں پہلے جان چکے تھے کہ مسلمانوں کی غلطیوں اور فرو گذاشتوں یا قوم فروشی کا یہ خوفناک نتیجہ نکلنے والا ہے۔ قوم فروشوں اور غلط کاروں نے خود غرضی کے نشہ میں ایسے لوگوں کی کوششوں اور نبض شناسی کا وقت پر احساس نہ کیا یا کوئی داد نہ دی۔ اور آخیر پر اگر اُنھوں نے نہیں تو اُنکی بدقسمت نسلوں اور ذریات نے اپنی آنکھوں اور کانوں سے خوفناک پیشینگوئیوں کو دیکھ لیا اور سن لیا ؎

رنگ لایا ہے خون بلبل کا
بن کے گلگونہ چہرۂ گل کا

سنہ ۹۴۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ۷۳ ایسے عالموں۔ فاضلوں کی ایک مجلس یا ایک کانفرنس منعقد ہوئی کہ جو مختلف امصار و دیار کے رہنے والے تھے اور بلحاظ اپنے تجربہ اور غیرت دینی و قومی کے اُس زمانہ کے مشاہیر میں سے تھے سید ابو الفتح المعروف بہ شیخ عبد المنعم بغدادی کی کتاب مختار الکونین کے ایک حصہ میں اس کانفرنس مدینہ کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی گئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کے بعض روشن دماغ مسلمان عالموں اور مورخوں نے اسلام کی موجودہ اور آیندہ حالت اور کیفیت کو کس خوبی اور کس دوراندیشی سے جان لیا تھا اور آیندہ تحفظ اور بچاؤ کے واسطے کن کن ذرائع پر روشنی ڈالی تھی۔

شیخ عبد المنعم اس کانفرنس کے صدر مجلس اور دیگر ممبر حسب ذیل تھے۔

(۱) شیخ عبد اللہ بغدادی حنبلی (۲) شیخ احمد بصری حنفی (۳) سید عمر بغدادی (۴) عبد النور مکی (۵) شیخ سالم طایفی (۶) سید حسین تبریزی (۷) سید احمد ہمدانی (۸) شیخ عبد الرحمن شامی حنفی (۹) سید حسین شیرازی شافعی (۱۰) سید ابو بکر مکی (۱۱) شیخ ابراہیم بغدادی حنفی (۱۲) سید عبد الرحیم مصری مالکی (۱۳) امام الربانی سید عبد الرشید بغدادی (۱۴) سید زہر المکی حنبلی (۱۵) سید احمد رومی (۱۶) امام حسن مکی مالکی (۱۷) شیخ طلح طایفی مالکی (۱۸) شیخ عبد یحیی مصری شافعی (۱۹) سید علی اصفہانی حنفی (۲۰) سید عثمان مکی (۲۱) سید محمود شیرازی شافعی (۲۲) سید عبد الجلیل کردی شافعی (۲۳) سید اسمٰعیل کربلائی (۲۴) سید ابو بکر شامی (۲۵) عبد الکریم مصری شافعی (۲۶) شیخ عبد الستار مقدسی حنفی (۲۷) سید عبد الرضی رومی (۲۸) شیخ علی بصری (۲۹) شیخ عبد المنان (۳۰) شیخ عبد الصمد مغربی مالکی (۳۱) سید یحیی بخاری (۳۲) سید ابو بکر مکی (۳۳) سید عثمان مغربی مالکی (۳۴) شیخ عبد الواحد اصفہانی (۳۵) سید عمر مکی حنفی (۳۶) شیخ عبد اللطیف ہندی (۳۷) سید ابو بکر مصری (۳۸) سید عبد الوہاب یمانی (۳۹) شیخ حسینی سمرقندی (۴۰) سید یحیی سمرقندی (۴۱) سید عبد العزیز مکی (۴۲) شیخ عبد الفتاح (۴۳) سید احمد مصری (۴۴) سید محمد مکی حنبلی (۴۵) سید یعقوب ہمدانی (۴۶) سید یحیی ہندی (۴۷) شیخ یحیی تبریزی (۴۸) شیخ احمد بردی (۴۹) شیخ عبد اللہ بلخی (۵۰) سید عبدہ صفانی (۵۱) شیخ عبد السبحان حبشی مالکی (۵۲) سید عبید یمانی (۵۳) سید عبد الغفار رومی (۵۴) سید امام ابو نصیر عدنانی (۵۵) شیخ شبیر الحنفی (۵۶) شیخ عبد المحسن حبشی (۵۷) سید ابو بکر یمانی (۵۸) سید عبد الرزاق مکی (۵۹) سید عبد الباسط بغدادی (۶۰) شیخ عبد الرافع حضرموتی (۶۱) شیخ عبد الرحیم مکی (۶۲) سید عبد الحکیم مشہدی (۶۳) شیخ عبد الواسع موصلی (۶۴) سید عبد المعز حلبی (۶۵) سید یحیی گیلانی (۶۶) سید نصیر الدین انطاکی (۶۷) شیخ عبد القادر موصلی (۶۸) سید ابو سعید شیرازی (۶۹) سید سعید الدین دمشقی (۷۰) سید عبد القادر مکی (۷۱) سید عبد الحمید بخاری (۷۲) امام حسین (۷۳) عبد المنعم۔

یہ علمائے کرام رفتہ رفتہ مدینہ طیبہ میں جمع ہوتے گئے یہ ممکن نہیں تھا کہ ایسے مشاہیر کے جمع ہونے پر قومی اور مذہبی تمدن اور معاشرت وحکومت کے متعلق کوئی بات چیت نہوتی سچ تو یہ ہے کہ یہ مجمع مدینہ مطہرہ میں جمع ہی اسواسطے ہوا تھا کہ مسلمانوں اور مسلمانوں کی معاشرت اور سیاست پر جو کچھ گذر رہا ہے اُسکی بابت دلسوزی اور ہمدردی سے غور کریں اور کوئی ایسی نیک سبیل نکالیں جو مراحل مقصود کو نزدیک کرنیوالی ہو۔

پہلی تقریر جو اس مجلس مقدس میں ہوئی وہ یہ تھی کہ

"اسوقت بلاد اسلامیہ اور حکومتہائے اسلامیہ میں جو کچھ بدنظمیاں ہو رہی ہیں اور جو کچھ خود غرضی اور نفسانیت مسلمان حاکموں خصوصاً سیاسی حلقوں میں پائی جاتی ہے وہ اس قابل نہیں کہ فراموش کردیا جاوے مسلمانوں کی حکومتیں روز بروز تباہ ہوتی جاتی ہیں۔ اسلام کا رواج اُٹھ گیا ہے مسلمان دوسرے ممالک میں منتشر ہوتے جاتے ہیں۔ دیار بغداد۔ یمن۔ مصر اور شام میں ان شرمناک خود غرضیوں کی بدولت ظلم و فساد کی جڑ قایم ہوتی جاتی ہے۔ علماء کرام ماری خوف کے تتر بتر ہو گئے ہیں اور مجبور ہوکر راہ عزلت اختیار کرلی ہے"

دوسری تقریر یہ ہوئی کہ

"آیا موجودہ سلاطین اسلام میں سے کوئی ایسا بادشاہ اور حکمران بھی ہے جو باتباع شریعت نبوی عدل و انصاف کا حامی ہو تمام اہل مجلس افسوس سے یہ ظاہر کیا کہ اسلامی شاہوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور اونکے ارکان حکومت کی خود غرضیاں تمام خرابیوں کی جڑ ہیں حکومتہائے مجوس۔ یہود اور نصاریٰ میں گونہ آرام اور امن ہے لیکن اسلامی ممالک میں کوئی صورت امن و امان کی نہیں ملتی ہے۔ ان تمام خرابیوں اور برائیوں کا موجب یہ ہے کہ اسلامی روش سے لوگ دُور جا پڑے ہیں اور اسلامی تعلیم رفتہ رفتہ مٹتے جاتے ہیں اگرچہ بعض مسلمانوں میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں مگر انکی تعداد اور اُنکا زور کم ہے خود پسند اور خود غرض لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے۔ حق پرست لوگوں کی کوئی نہیں سُنتا"

یہ وہ آواز ہے جو چار سو برس ہوئے کہ مدینہ طیبہ کی دیواروں سے ٹکراتی ہوئی ۷۳ عالموں کے دلوں سے نکلی تھی۔ یہ وہ آواز ہے جو اُس زمانہ اور اُسوقت کی حالتوں اور کیفیات و اخلاق معاشرت اور معاد کا خاکہ ایک خوبی اور عمدگی کیساتھ کھینچ رہی ہے ؎

کیسی ارنی و لن ترانی
ہے ایک صدا ادھر اُدھر کی

یہ وہ آواز تھی جسکی تصدیق آج ہر چہار طرف سے ہو رہی ہے جو آواز آج چاروں طرف سے مسلمانوں کو دیکھا رہی ہے اور جو آواز آج ہم سن رہے ہیں وہی سنہ ۹۴۳ ہجری میں بھی دیکھی تھی۔ دیکھنے والوں اور غور کرنیوالوں نے سنہ ۹۴۳ھ ہی میں اندازہ کرلیا تھا کہ مسلمانوں کا یہ حشر ہونیوالا ہے اگرچہ تمام مجلس مختلف ممالک اور مختلف فرقوں کے ممبروں سے آراستہ تھی مگر ایک غرض مشترک کی دھن میں نہ تو انہیں کوئی فرقہ بندی تھی اور نہ کوئی ضد اور تکرار۔ نیک نیتی اور دلسوزی سے معاملات موجودہ پر غور کیا گیا اور نیک نیتی سے آزادانہ رائیں دی گئیں۔ مسلمانوں کے ریفارمر جو کچھ اس زمانہ میں سوچ رہے ہیں اور جو خوف انہیں اس زمانہ میں ڈرا رہا ہے وہی سنہ ۹۴۳ ہجری میں بھی اُسوقت کے دُور بینوں کو ڈرا رہا تھا۔

جیسا کہ ہمنے شروع میں کہا ہے جب کوئی قوم بگڑنے لگتی ہے تو اسی کے بعض اسکا احساس رفتہ رفتہ کرنے ہیں۔ مجموعی رنگ میں ایسا احساس بہت کم ہوتا ہے سنہ ۹۴۳ ہجری میں چند سوچنے والوں اور دُور بین لوگوں نے حالات اور نکات کے مطالعہ سے تاڑ لیا تھا کہ مسلمانوں کا یہ حشر ہونیوالا ہے

مدینۃ النسواں

لڑکیونکی تربیت

پیرس دارالسلطنت (فرانس) میں ایسے مدرسے قایم ہیں جنمیں لڑکیوں کو بچوں کی پرداخت اور خانہ داری کے اصول سکھلائے جاتے ہیں والدین کو اپنے بچونکی پرورش اور حفاظت کے وسائل معلوم کرنیکی ضرورت۔ یہ امر معلوم کرنے سے خوب سمجھ میں آتی ہے کہ منجملہ دس لاکھ بچوں کے جو سالانہ پیدا ہوتے ہیں دو لاکھ ۷۰ ہزار بچے پانچ برس کی عمر تک پہونچنے سے پہلے فوت ہوجاتے ہیں لہذا یہ نہایت ضروری امر ہے کہ والدین انتہا درجہ کی احتیاط سے بچوں کے غور و پرداخت کی عادی ہوں۔

ممالک یورپ میں فرانس میں بچوں کی اموات سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔ فرانس کی آبادی گھٹتی جارہی ہے کم سے کم اسمیں اضافہ نہیں ہوتا۔ مقامی مدبرین اس اہم مسئلہ کیطرف توجہ کر رہے ہیں مگر بمشکل قانون کے زور سے حل نہیں ہوسکتی بلکہ اسکا موثر علاج یہ ہے کہ فرانسیسی عورتوں کو یہ سکھلایا جاوے کہ ایک ماں کا فرض اولین اپنے بچونکی پرداخت ہے اور اسکا دوسرا فرض یہ ہے کہ وہ بچوں کی پرورش۔ پرداخت اور تربیت کے طریقے سیکھے انگلستان اور فرانس کی آبادی چار چار کروڑ ہے جسمیں سے ہر ملک میں صرف ایک ایک لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکی آمدنی بالنسو پونڈ سالانہ سے زیادہ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گھروں کی راحت و آسایش کا دارمدار زیادہ تر بیبیوں کے حسن انتظام پر ہے۔

فرانس میں ایک مدرسہ کھلا ہے جسمیں لڑکیوں کو اصول حفظان صحت۔ معاملات خانہ داری میں کفایت شعاری اور کھانا پکانے اور ماسبق دسترخوان کے بقیہ کھانے کو کام میں لانے کے طریقے سکھلائے جائیں گے انکو ہوشیاری کیساتھ ضروریات کی خریداری کا ڈھنگ بتلایا جاوے گا تاکہ وہ نمائشی اور واقعی مفید سودے میں فرق کرسکیں اور خریداری میں جس قدر روپیہ صرف کریں اسکا کافی معاوضہ انکو ملجاوے۔ دنیا بھر میں صرف فرانس اور خصوصاً پیرس کی عورتیں ایسی ہیں جو سودا چکاتے ہوئے کسی چیز کی قیمت گھٹاتے گھٹاتے اپنے مطلوبہ معیار تک لے آنا جانتی ہیں۔

(۱) فرانس کی ایک زنانہ درسگاہ میں ایکبار مجھکو جانیکا اتفاق ہوا۔ بچوں کی تربیت کے متعلق لیکچر ہو رہا تھا۔ منجملہ ذیل چند مفید باتیں اس میں سے یاد رہ گئی ہیں۔

(۱) بچوں کو کسی ایسی بات کی دھمکی نہ دو جسکو عمل میں لانیکی تم جرأت نہیں کرسکتے۔ ایسے مت ہوجاؤ کہ تمہاری "ہاں" کے معنی "نہیں" اور "نہیں" کے معنی "ہاں" فرض کرلئے جاتے ہیں۔

(۲) بچوں کے ساتھ برتاؤ کرنیمیں تذبذب مت ظاہر کرو۔ بلکہ ہمیشہ مستقل منصف مزاج اور قابل اعتماد رہو۔ بچوں کو سزا دیکر مت پچھتاؤ۔ اور انکی للو پتو ایسی نہ کرو جس سے وہ یہ سمجھیں کہ آپ معافی چاہتے کی خواہش ہے۔ رائی کا پہاڑ نہ بناؤ اور بچوں کی چھوٹی چھوٹی خطاؤں پر انکو مت ستاؤ۔ نیکی کے صلہ میں یا شرارت سے بچنے کی ترغیب کی غرض سے بطور رشوت انہیں مٹھائی یا میوہ۔ یا کھلونا مت دو۔

ان نصائح کے بعد نسبتاً بالاتر قسم کی ہدایتیں طالبات کو دی گئیں منجملہ انکے یہ بھی کہا گیا کہ

(۱) اپنے بچوں سے اس بات کی توقع مت رکھو کہ وہ عالم ضعیفی میں تمہاری خوشی کا سرچشمہ ہونگے اگر تم خود انکی اوائل عمر میں (جو انکی تعلیم و تربیت کا زمانہ تھا) انکی خوشی کا باعث ہونیمیں ناکام رہے ہو نیز اولاد سے یہ بھی توقع نہ رکھنا چاہیے کہ وہ بڑھاپے میں تمہاری پرورش کرینگے۔ تمنے انکو زندگی بسر کرنے کی شاہراہ پر ڈالدیا ہے اور اب اپنی بسر اوقات کا انکو خود انتظام کرنا چاہیئے کیونکہ تمہاری اولاد بھی خود صاحب اہل و عیال ہوجائے گی۔ ایسے ایسے ماں باپ کی پرورش پر مجبور ہونے سے اولاد افسوسناک مشکلات میں پڑجاتی ہے جو مواقع سے فائدہ اٹھانے کی صورت میں خود اپنے کفیل ہوسکتے تھے اس سے ہمیشہ بچتے رہو کہ تم کو اولاد کا ممنون ہونا پڑے۔ ان سے صرف اس راحت و مسرت کے متوقع رہو جو انکی مخلصانہ محبت سے ہیں اور اپنی ان کامیابیوں سے وہ تمکو پہونچا سکتے ہیں جو تمہاری دی ہوئی تعلیم و تربیت اور تمہاری نصائح پر عمل کرنیکا نتیجہ ہے۔

(۲) اس دھوکہ میں مت پڑو کہ تمہارے بچے دنیا کے غیر معمولی عجائبات میں سے ہیں اور نہ یہ کہ فطرۃ کے معمولی قاعدے انکی حالت پر صادق نہیں آتے۔

بچونکی نگہداشت کے متعلق بتایا گیا کہ

(۱) چھوٹے بچے کا سر مت دباؤ (۲) بچہ کو ایسی حالتمیں مت سلاؤ کہ وہ غصہ میں ہو (۳) آگ کیطرف گھور کر دیکھنے سے بچوں کو باز رکھو اور انکو بھوتوں اور چڑیلوں کی شب کیوقت کہانی مت سناؤ (۴) دفعتاً چیخ سے یا شور سے بچہ کو مت چونکاؤ (۵) خاموشی۔ سکون اور معتدل غذا بچوں کے جسم و دماغ کے نشو و نما میں بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔

اس قسم کی ہدایتوں کو بہت سے صفحات پر ہوسکتے ہیں اور جن زنانہ مدرسوں میں اس قسم کی تعلیم پر توجہ کیجاتی ہے انکو علمی نفع کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ (ادریس احمد)

مطائبات

خطاب گل بہ گلچیں

مجھے کیوں توڑ کر لائے چمن سے ۔۔۔ چھڑایا کس لئے مجکو وطن سے
کلیجہ شق کیا رنج و محن سے ۔۔۔ نکالا بزم نسرین و سمن سے
ستم ڈھایا شفیقوں سے چھڑایا ۔۔۔ چمن کے سب رفیقوں سے چھڑایا
پسند آئی مری کیوں جامہ زیبی ۔۔۔ کہ ہر دم دیکھتے ہو شکل میری
اُلٹتے ہو کبھی اک ایک پتی ۔۔۔ کبھی ہے جانچ میرے رنگ و بو کی
کبھی تو وجد میں تم جھومتے ہو ۔۔۔ کبھی تم سونگھ کر بو چومتے ہو
جگر اس ڈر سے پہلے ہی سے شق تھا ۔۔۔ پریشاں حال تھا دل میں قلق تھا
تمہارا ہاتھ لگتے۔ رنگ فق تھا ۔۔۔ گھر آتے آتے اک سادہ ورق تھا
گر مطلب تمہیں دلبستگی سے ۔۔۔ غرض کیا تم کو میری خستگی سے
غضب ہے گردش دور زمانا ۔۔۔ ہوا تیر حوادث کا نشانا
نہ آیا راس میرا کھلکھلانا ۔۔۔ ہوا یہ موت کا آخر بہانا
یہ کیوں منھ کھول کر بولے الہی ۔۔۔ منڈلاتے سر پڑے اولے الہی
کہوں میں تم سے کیا اپنے دہن سے ۔۔۔ گلا تم سے نہ ہے چرخ کہن سے
لگی ہے آگ میرے تن بدن سے ۔۔۔ کلیجہ پھنکتا ہے یاد چمن سے
دگرگوں حال میرا دمبدم ہے ۔۔۔ روانہ قافلہ سوئے عدم ہے
کہاں سے آرہے تھے تم کدھر سے؟ ۔۔۔ کہ لایا شوق گلچینی ہی گھر سے
چھپا میں لاکھ پتوں میں خطر سے ۔۔۔ بچی لیکن نہ جاں اہل نظر سے
بتایا تم سے کس نے میں یہاں ہوں ۔۔۔ کہا کس نے کہ پتوں میں نہاں ہوں؟
مجھے ہے یاد وہ سارا زمانا ۔۔۔ نسیم صبح کا وہ گدگدانا
وہ اپنا مسکرانا۔ کھلکھلانا ۔۔۔ وہ پھر بیتاب ہو کر لوٹ جانا
مزے کے دن تھے کیسی دل لگی تھی ۔۔۔ شرارت کوٹ کر مجھ میں بھری تھی
کوئی پوچھے دل اندوہ گیں سے ۔۔۔ کہ کیا تھے لطف واں کی سرزمیں سے؟
پہنچ جانا کبھی میرا کہیں سے ۔۔۔ لپٹ جانا وہ اپنے ہمنشیں سے
گلے ملنا گلوں سے جھوم کر وہ ۔۔۔ پلٹ آنا لبوں کو چوم کر وہ
مزہ دیتی تھی کیا باد بہاری ۔۔۔ دُرِ شبنم کی تھی کیا آبداری
مری قدرت نے وہ صورت نکھاری ۔۔۔ کہ سب کو بھائی میری شکل پیاری
فروغ حسن نے مجھکو مٹایا ۔۔۔ مجھے بازار غربت بھی دکھایا
یہ مانا۔ تم نے کی ہے قدردانی ۔۔۔ تلطف کی نظر اور مہربانی
ہے جبتک حسن کی مجھ میں نشانی ۔۔۔ تمہیں مجھ سے نہیں ہے سرگرانی
دگر نہ پھر نہ ہوگا کام میرا ۔۔۔ نہ لوگے بھول کر بھی نام میرا
بہت سے ہمنشیں دور از وطن ہیں ۔۔۔ یوں ہی وہ شاکی چرخ کہن ہیں
جو دو شادی میں زیب انجمن ہیں ۔۔۔ جگر افگار و زیب کفن ہیں
غم غربت سے خون دل ہوا ہے ۔۔۔ چمن کی یاد سے بسمل ہوا ہے
بہت کو کس مپرسی کی شکایت ۔۔۔ مگر بیجا ہے یہ ان کی حکایت
سمجھتے وہ نہیں ہیں اسکی غایت ۔۔۔ خدا کا فضل ہے ان پر عنایت
عمل کرنے کیا پایا چمن سے ۔۔۔ شکستہ حال ہیں ہم پیرہن سے
مبارک ہو فضا ان کو چمن کی ۔۔۔ وہی آب و ہوا پیارے وطن کی
صدا دلکش وہ بلبل نغمہ زن کی ۔۔۔ ردائے نور ماہ ضو فگن کی
یونہی ہنس کھیلکر جلدیں کہیں کو ۔۔۔ نہ چھوڑیں پر وطن کی سرزمیں کو
مجھے لائے ہو تم تازہ چمن سے ۔۔۔ لئے بیٹھے ہو باصد بانکپن سے
سنو اک التجا مجھ دلشکن سے ۔۔۔ کہ تم کو ذوق ہے شعر و سخن سے
رہا ہوں سامنے مضمون ہو کر ۔۔۔ مروں گا آپ کا ممنون ہو کر
سنا دینا مری سب کو کہانی ۔۔۔ بنا کر جامۂ رنگیں معانی
اُٹھا رکھنا نہ اپنی خوش بیانی ۔۔۔ یہ کرنا اور اتنی مہربانی
نکل جائے مری جب روح تن سے ۔۔۔ بلا دینا مجھے خاک چمن سے

حوادث و اخبار

العالم الاسلامی

لندن سے ۴ مئی کا تار ہے کہ ٹائمز اپنے پرچہ میں لکھتا ہے جہاں ایک طرف ایران اور ترکی کی جنوبی سرحد کے متعلق برطانیہ اور ترکی کے مابین لندن میں گفت و شنید ہو رہی ہے وہاں شمالی سرحد کے متعلق روس کے ساتھ بھی نامہ و پیام ہو رہا ہے کیونکہ اسکے علاقہ کے ساتھ روس کی اغراض وابستہ ہیں۔

بعد کی خبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خلیج فارس کے بارہ میں ترکی اور انگلستان کے درمیان ایک سمجھوتہ کرنے کے لئے گفتگو ہو رہی ہے اس کے بنیادی اصول یہ ہیں۔ ترکی گورنمنٹ مقام کویت پر انگریزی پروٹیکٹوریٹ تسلیم کرتی ہے۔ اور بصرہ سے کویت کی درمیانی ریلوے تعمیر کرنے کا آخری حق ترکی کو دیتی ہے۔ بصرہ بغداد ریلوے کا انتہائی مقام بجائے کویت کے بصرہ تک انتہائی منزل ہوگا جو کویت کے ماتحت بجائی جائیگی۔ جو لائن مذکور کے دو مرے کنارے تعمیر ہوتے ہیں۔ کم از کم دو برٹش ڈیلیگیٹ بغداد ریلوے کی مجلس ڈائرکٹران پر مقرر ہونگے تاکہ تمام خرید و فروخت پر نگرانی رکھیں۔ اور مال کے بارہ میں کوئی امتیازی سلوک نہ کرنے دیں۔ جرمن گورنمنٹ قدرتی طور پر اس انتظام میں ایک فریق ہوگی جبکہ یہ بغداد ریلوے کے بارہ میں اس کے فوائد پر اثر ڈالیگا۔ درحقیقت جرمنی کے مشورہ داخل ہونے اس سمجھوتہ کے لئے سہولت پیدا کر دیں مدد دی ہے۔ امید ہے کہ دو ہفتہ کے اندر ایک قطعی تصفیہ قرار پا جائیگا۔

ہندوستان

چند روز ہوئے کلکتہ میں بجلی گرنے سے آنریبل مہاراجہ ناسٹن اور کی کوٹھی کا ایک حصہ گر گیا غنیمت ہے کہ اسوقت کوٹھی کے اندر کوئی شخص موجود نہ تھا۔

مسلمانان سیمبوا (ریاست شان زیریں ملک برما) نے مبلغ ۱۶۱۳۰ روپے کی دوسری قسط ہزایکسلینسی معتمد الدولہ ترکی کونسل جنرل بمبئی کو روانہ کی ہے۔

کلکتہ میں پچھلے دنوں جو طوفان باد آیا تھا اس کی شدت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک درخت اپنی دونوں شاخیں سڑک سے جھکائے ہوئے بر پیڑ پر گرا۔ ہوا نے اسکو بہت سے اکھاڑ کر نیچے گرا دیا جس سے وہ چار برس ہو سکی۔ گذشتہ مہینہ میں ایسا تند طوفان اور دو باران توقع میں نہیں آیا تا ہم اہل جان کا کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹے کی قلیل مدت میں شہر کلکتہ پانی کا تالاب بن گیا اور بازاروں میں سیلاب ندیوں کی ویسی شکل بنی۔ ایمرسٹ اسٹریٹ ایک بڑے دریا کی مانند ہو گیا اور کرزن گارڈنز بالکل پانی میں غرقاب نظر آتے تھے ٹیلیفون بھی اسکے اثر سے محفوظ نہیں رہے۔ طوفان کے دوران میں سودا بازار میں ایک گاڑی الٹ گئی جس سے ایک پاس کے پیدل چلنے والے آدمی کو سخت چوٹیں آئیں جو گھٹنوں تک پانی میں چل رہا تھا وہ بالکل بیہوش ہو گیا جسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ریلوے کا ایک قلی لائن عبور کر رہا تھا کہ قریب ہی ایک لاری کا ایک حصہ ٹکرا کھڑا تھا جو ہوا کی شدت سے چل پڑا۔ بدقسمت قلی جو تیز و تند بارش سے اندھا ہو رہا تھا اسکو نہ دیکھ سکا اور اسکے نیچے دبکر مر گیا۔

۱۱ ماہ حال کو ۹ ۔۱۰ اور ۱۰ بجے دن کے درمیان موچی دروازہ لاہور کے اندر پیر گیلانیاں کی گلی میں عبداللہ نامی ایک بھیری والے کے مکان میں چوری ہو گئی اور چور ٹرنک کا تالا توڑ کر تخمیناً دو ہزار روپے کے نقرئی و طلائی زیورات نکال کر لے گئے۔ اسکے بعد بھنگی نے آ کر اندرونی دروازہ کا تالا ٹوٹا ہوا دیکھکر لوگوں کو آگاہ کیا جس پر اہل محلہ جمع ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مالک مکان اور اسکی بیوی بھی واپس آ گئے۔ پولیس میں اطلاع پہنچی۔ تحقیقات جاری ہے۔

چوروں نے ۸ ۔۱۰ ماہ حال کی شب کو ڈیڑھ بجے کے قریب زنانہ جیلخانہ لاہور کے اسسٹنٹ جیلر پنڈت کیسور چند پر جبکہ وہ اپنے کوارٹر میں بیوی اور دو خوردسال بچوں سمیت سو رہے تھے حملہ کیا اور سر۔ بازو اور سینہ میں ایسے مہلک زخم لگائے کہ ہوشیار ہونے سے پہلے تمام کپڑے اور بستر وغیرہ خون میں تر ہو گئے۔ جیلر مذکور کی عمر ۵۰ سال کی ہے اور وہ جیل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ چور جیلر مذکور کی بیوی کے کانوں میں سے سنہری بالیاں اور گلے میں سے ڈیڑھ سو روپے مالیت کا طلائی سنگھا اتار کر لے گئے۔ ابھی تک چوروں کا کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔

کلکتہ سے خبر ملی ہے کہ ستو سونی نامی ایک عورت نے زنانہ تعزیری پولیس کے ہیڈ کنسٹبل اور دو کانسٹبلوں پر مداخلت بیجا۔ حملہ مجرمانہ۔ اور حبس بیجا کے الزامات لگائے کھانا کے ڈپٹی مجسٹریٹ نے تینوں ملزموں کو قصوروار پاکر تین تین ماہ قید سخت اور ۲۰۰۔ ۲۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی۔ سیشن جج نے اپیل میں عدالت ابتدائی کی سزا بحال رکھی۔

کلکتہ ۱۴ مئی کا ایک تار مظہر ہے۔ پوری قوم کے ۳۰ قزاقوں کی ایک جماعت گرفتار ہوئی ہے جسکا مقدمہ اسوقت آسن سول کے سب ڈویژنل افسر کی عدالت میں دائر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گروہ مذکور نے گذشتہ چار مہینوں کے دوران میں صرف آسن سول کے ضلع میں کم از کم آٹھ مرتبہ ڈکیتی کا ارتکاب کیا ہے۔

کلکتہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ پچھلے ہفتہ کے دوران میں شاہ پور (تالی گنج) کے مقام پر جو کلکتہ سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے ڈاکوؤں کی ایک مسلح جماعت مقام مذکور کے قریب نظر آنے پر پولیس کے سپاہیوں اور گاؤں والوں نے اسکا تعاقب کیا۔ ڈاکو ایک تاریک گلی میں گھس کر روپوش ہو گئے۔

مسٹر والٹر ڈبسن بمبئی سے روانہ ہو کر شمالی ہند کو جو ٹی بیچ سفر کرتے ہوئے کلکتہ میں پہنچے انھوں نے یہ سفر موٹر کار کے ذریعہ طے کیا اور ۱۸۴۹ میل کی طویل مسافت ۷۹ ...

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

۱۵ ۔ مئی ۔ لندن ۔ قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ بلغاریہ اور ٹرکی کے مابین جنگ کے موقوف ہونے کا جو زمانہ قرار دیا گیا تھا اسمیں آخر مئی تک کی توسیع کر دی گئی ۔

فوجی احکام وائنا کو بلقان کی موجودہ حالت سے پورا پورا اطمینان نہیں ہے اور اس سبب سے نوج منظم کے لوگوں کی بھرتی کی کارروائی بتدریج عمل میں لائی جائے گی اور صرف ایک ثلث لوگوں کو وطن جانیکی اجازت دیجائے گی ۔

وائنا کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ہروان جگیو سکرٹری متعلقہ نظارت خارجہ جرمنی نے کل فرانسس جوزف سے ملاقات کی اور اسکے بعد کونٹ وان برچ تولڈ سے بہت دیر تک ملاقات رہی جنہوں نے شام کو ہروان جگیو کے اعزاز میں دعوت دی تھی ۔

کارلو کی ایک تار برقی میں بیان ہوا ہے کہ جنوب اور البانیہ کے سواحل کا انٹرنیشنل قارغن اٹھا دیا جائے ۔

بوڈاپسٹ کی ایک تار برقی میں بیان ہوا ہے کہ ہنگری نے خریرو آدا قلعہ کو جو دریائے ڈنیوب کے کنارے واقع ہے ۱۸۷۸ء کے عہدنامہ برلن کے مطابق اور ٹرکی کے بموجب اپنی عملداری داخل کر دیا ۔

الحاق ملک کی یہ کارروائی صلح بلقان کی ابتدائی شرائط کی بنیاد پر عمل میں آئی ہے جنکی رو سے متفقہ ریاستوں کو سلطنت عثمانیہ سے وہ کل مقبوضات دلائے جائیں گے سرحدی خط انوس میڈیا کے مغرب جانب دیا جائیگا اب اسکا اندیشہ تھا کہ عجب نہیں متفقہ ریاستیں اس جزیرہ پر دعویٰ کریں ۔

لندن ۱۷ مئی ۔ اب یہ راز افشا ہوا ہے کہ گذشتہ دو ہفتہ میں بلغاری افواج مغرب کیطرف کثرت سے نقل و حرکت کرتی رہی ہیں ۸ رسے ۱۲ راہ حال تک افواج توپوں اور ذخائر حرب سے بھری ہوئی آٹھ لمبی لمبی ٹرینیں اکزانتی سے گذریں جو تھریس و مقدونیہ کی سرحد پر واقع ہے ۔ بلغاری افواج کے سپاہی پاس سے گذرتے ہوئے مخالفت یونان کے نعرے بلند کرتے جاتے تھے ۔

پیرس ۔ کل موسیو پشن وزیر خارجہ فرانس نے مجلس شوریٰ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ بلقان سے متعلق فرانس کی حکمت عملی کا منشا یہ ہے کہ یورپ میں اتحاد کو ترقی دیجائے ۔ انھوں نے اس کارگذاری کی بڑی تعریف کی جو سفراء دول نے لندن میں ایک ایسے سربرآوردہ مدبر کی صدارت میں انجام دی ہے جس نے دنیا میں امن قایم رکھنے کے لیے بہت زیادہ کام کیا ہے ۔ اگرچہ اب بھی مشکلات حائل ہیں مگر اس سے بین الاقوامی امن کو کوئی خطرہ درپیش نہیں بغداد ریلوے کا ذکر کرتے ہوئے موسیو پشن نے کہا کہ گورنمنٹ اس معاملہ کو غائر نظر سے دیکھ رہی ہے اور فرانس اپنے جائز حقوق کی حفاظت سے غفلت نہیں کریگا ۔

قسطنطنیہ ۔ انگریزی ترکی قرارداد کے اُن فقروں پر دستخط ہو گئے ہیں جو کویت اپرانی سرحد اور بصرہ سے متعلق ہیں ۔

وائنا ۔ ۵۸ ہزار محفوظ سپاہ کی علیحدگی کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں مگر بوسنیا ۔ ہرزگوینا اور ڈلمیشیا کے والنٹیروں کو بدستور فوج میں رہنے دیا گیا ہے ۔

لندن ۔ فرانس نے سلطنت عثمانیہ کے سامنے مطالبات کا ایک سلسلہ پیش کیا ہے اور صوبہ شام مارس ریلوے ۔ بندرگاہ اور دوسرے معاملات کے متعلق رعایتیں طلب کی ہیں اور یہ شرط لگائی ہے کہ اگر ٹرکی ان مطالبات کو منظور کر لیگا تو فرانس ممالک عثمانیہ میں بحری محصول کے اضافہ پر رضامند ہو جائے گا ۔

لندن ۔ ان شرائط کے علاوہ جو رایوٹر کے برقی پیام مورخہ ۱۴ ماہ حال میں بیان کیجا چکی ہیں ۔ اخبار ٹائمز نے انگریزی ترکی قرارداد کی مزید تفصیل حسب ذیل شائع کی ہے ۔

برطانیہ کویت پر بابعالی کے اقتدار کو تسلیم کرتا ہے مگر وہ آیندہ نیم آزاد قضا (ضلع) رہے گا ۔ بابعالی نے کویت کے اندرونی معاملات یا مسئلہ جانشینی میں عدم مداخلت کا اقرار کر لیا ہے ۔ اور شیخ کویت و سلطنت برطانیہ میں جو معاہدہ ہو چکا ہے اسکو جائز تسلیم کر لیا ہے نیز بابعالی نے جزیرہ نمائے القطر ۔ جزائر بحرین اور مسقط پر اقتدار کے دعاوی ترک کر دئے ہیں سلطنت برطانیہ کو خلیج فارس میں روشنی کرنے لنگر کے نشان لگانے اور پولیس کی جمعیت رکھنے کا حق آیندہ بھی اسی طرح حاصل ہوگا جس طرح پہلے سے رہا ہے ۔ گفت و شنید کے سلسلہ سے فرانس اور جرمنی دونوں کو باخبر رکھا گیا ہے اور غالباً اس گفتگو کا خاتمہ ایک ایسے معاہدہ کی تکمیل پر منتج ہوگا جسکی رو سے برطانیہ کو دریائے دجلہ و فرات میں کشتی رانی کے حقوق بھی بدستور حاصل رہیں گے گمان غالب ہے کہ معاہدہ کی ایک شرط یہ بھی ہوگی کہ شط العرب پر آزادانہ جہازرانی اور بندرگاہ کے انتظامی اختیارات استعمال کرنے کی غرض سے ایک عثمانی کمیشن قایم کیا جائیگا جسمیں انگریزوں کی ایک معقول تعداد شامل ہوگی ۔ یہ کمیشن اسی صورت میں کارآمد ثابت ہوگا جبکہ صیغہ معائنہ اور انجنیری کے اعلیٰ افسر انگریز ہوں ۔ جب تمام معاہدہ مکمل اور مصدقہ ہو جائیگا تو یہ شرق وسطیٰ میں انگریزوں کے تجارتی حقوق کو ترقی دینے کے لئے ایک نہایت اہم ذریعہ ثابت ہوگا ۔

لندن ۱۸ مئی ۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سفیر ان صلح پر دستخط کرنے متعلق یونانی اور سروی قایم مقاموں کو ہنوز ہدایات موصول نہیں ہوئی ہیں دونوں ریاستوں کو اسبات پر اعتراض ہے کہ مسئلہ البانیہ اور مجمع الجزائر ۔ ارخبیل کا تصفیہ دول یورپ کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے ۔ بلقانی حلقوں میں ان غیر مستند اور مبالغہ آمیز بیانات پر عام ناراضی ظاہر کی جا رہی ہے جو بلقانیوں کے تعلقات کے متعلق ممالک کے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادیان بلقان کا عزم بالجزم ہے کہ انکے درمیان جو متنازعہ مسائل ہیں ان سب کا تصفیہ باہمی مصالحت سے کریں ۔

پیرس ۱۸ مئی ۔ جن سپاہیوں کی دو سالہ میعاد ملازمت ختم ہو گئی ہے انکو جدید قانون سہ سالہ ملازمت کے مطابق بدستور فوج میں رکھنے کا خرچ ۴۰ کروڑ فرانک ہوگا (فرانک = ۱۰ ار) نیز مزید آلات و سامان جنگ کیلئے بھی ۴۴ کروڑ فرانک کی ضرورت ہے ۔ ابھی تک اس خرچ کو پورا کرنیکی تدبیر ظاہر نہیں کیگئی ہے ۔

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس عہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی۔پی بھیجتے ہیں

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی

شربت مفرح دافع الوبار

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً منع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی کو پن پاکسی کثرت سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اُترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا ممکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور عارضہ تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے بنرخ فی بوتل دو روپے (عہ) خورد شیشی سم۔ اونس (۶ر) دو اونس (۳ر) ایک اونس (۱۱ر)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخباریہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	۱صہ	لعہ	صہ	۵صہ	عہ
آدھا صفحہ	لعہ	صہ	ستہ	۵ہ	سہ
ایک کالم	صہ	سعہ	سعہ	۵عہ	لعہ
آدھا کالم	سعہ	سعہ	لعہ	سہ	ے

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ ۳ پائی ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸

نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ منیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کوڑے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کوڑے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (عہ) خریدلیں۔ سچ مانیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا غذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جنید۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد مع یورپ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ سمجھکر خریدینگے ولایت والے انہی ردی۔ کوڑے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی عہ دو روپیہ دس آنے۔

۵۰۴ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہو گیا ہے جسمیں پورے پانچسو نمبر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں۔ اس دفعہ ۲۴ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور چونکہ اس کتاب کے نام سے واقف ہی کیونکہ کئی خوب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم پنشن خوار اسکو خریدکر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردے گا۔ اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اور ٹانیکا صابون۔ عرق پوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے۔ چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ تمبڑ اور پلہ کے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ تار برقی۔ فوٹوگرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو نسخے درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے مجلد قیمت (عہ) مع محصولڈاک۔ (انعام اپانچسو)

جو بارہ خریدار کو رسالہ عالم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت۔

(نوٹ) ناگری و گورمکھی بھی موجود ہے۔ آپکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

صابون سازی

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زرخرچ کرکے صاف طور پر لکھدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد اوستاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی اوستاد **پانچسو ہزار روپے** لیکر نہ بتاوے۔ **صابون سازی** میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بناتی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (عہ)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد اوستاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط و کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ **خوبی** یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور برابر میں صاف معنی ہیں۔ ہر قسم کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر محکمہ ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ رسید۔ رقم خط و کتابت عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھا کر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیشبہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (عہ) مع محصول ڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg: No: 575 85 رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

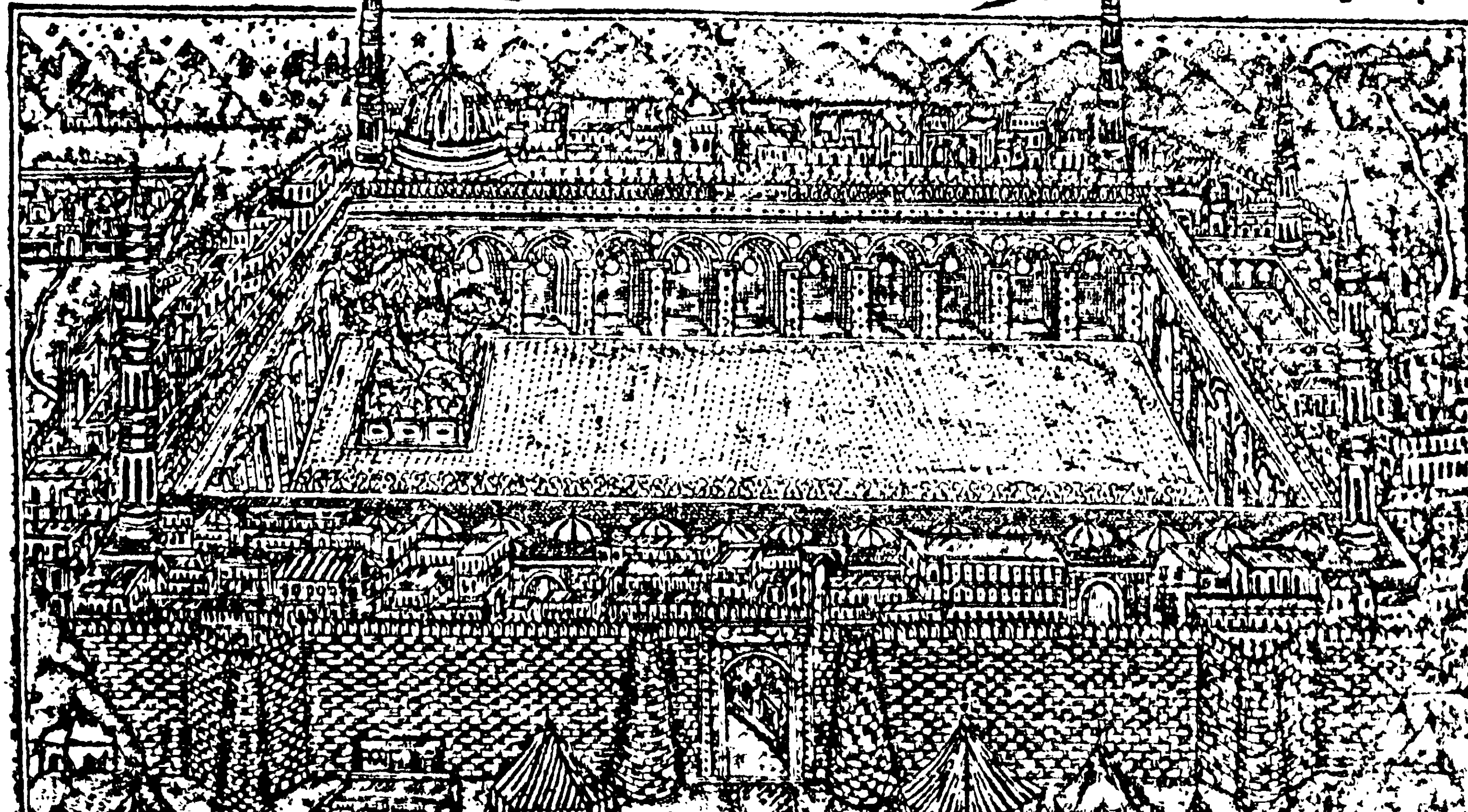
مسلمانوں کا وحدت قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر ۔ آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۲ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی ہیں

مقام اشاعت
بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خطو
کتابت بنام رئیس التحریر
اخبار مدینہ ہونی لازم ہے ۔



شرح اشتہارات

اخبار مدینہ چونکہ ہر سر رسیدہ
... تو کا ...
... واسطے مشتہرات
... مفید ہوگا
اشتہارات کی شرح ...
...

[illegible]

ضوابط

تاریخ اشاعت مدینہ
... ۸ ...
۲۲ ... ۔
... پر دو ہفتہ
... دوسرا پرچہ ...
... لیگا ۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) "ہندوستان" ہونی چاہئیں

ضروری نوٹس ۔ جن اصحاب کی خدمت میں اطلب یا بلا طلب اخبار "مدینہ" نمونتاً حاضر ہو وہ نوٹ ... ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

یونان اور بلغاریہ کا اختلاف شدید

اخبار یون ترک کے نامہ نگار مقیم ایتھنز (دار الحکومت یونان) نے اطلاع دی ہے کہ یونان میں عام افکار بلغاریہ کے طرز عمل سے سخت غضبناک ہیں۔ یونانی کہتے ہیں کہ اگر یورپ نے معاملات متنازعہ فیہ میں مداخلت نہ کی اور تصفیہ میں انصاف سے کام لیا تو یونان اور بلغاریہ میں ایک سخت جنگ ہوگی۔

چند ایام سے یونانی سپاہ سلانیک کی جانب کثرت سے بھیجی جا رہی ہے۔ یونانی حکومت کا خیال ہے کہ یونانی اور بلغاری جنگ میں یونان کو فتح کامل ہوگی اور بلغاریہ کو نقصان شدید اٹھانا ہوگا۔ یونانی حلقوں میں شائع ہو رہا ہے کہ یونان ... اور بلغاریہ کے مابین ... ہوا جس میں بلغاریہ نے نقصان اٹھایا ہے ...

سیاسی حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے کہ جب یونان اور بلغاریہ کا مناقشہ بڑھ جائیگا اور نوبت جنگ تک پہنچیگی تو سرویہ یونان کا ساتھی ہوگا۔ ... ترقی پذیر ہے ... معاہدہ صلح کے بعد یونان دولت عثمانیہ سے دوستانہ تعلق قائم کرنے میں بہت کچھ کوشش سے کام لیگا تاکہ یونان اور دولت عثمانیہ میں درجہ تقرب حاصل ہو سکے ... حقوق کی حفاظت آسانی سے ہو سکے ... معاہدہ صلح کے بعد یونانی دولت عثمانیہ کیساتھ ... قائم کرنے میں کوشاں ہوگا۔ (الحق بعلوہ ... جمادی الاول)

مسئلہ آرمینیا اور روسی ارادے

روس کے اخبار ... کوئے ... ایک سیاسی مضمون نگار مقیم سینٹ پیٹرز برگ کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے آرمینیا کے متعلق روسی مرکز خیالات پر خصوصیت سے بحث کی ہے۔ مضمون کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

یہ امر تقریباً ناممکن ہے کہ روس کوئی ایسا ملک ... حاصل کرسکے جو اراضی ... سے زیادہ وسیع ہو ... دول یورپ اسمیں مداخلت نہ کریں کیونکہ روس اگر کسی ایسے ملک پر قابض ہوگیا تو وہاں ایک بڑی فوج رکھنے پر مجبور ہوگا لیکن صورت پیش آئیگی ... کہ دول نو آسکا وسیع خطہ تقسیم نہیں کیا کام ہے ...

اور ملک جنگال کر سکے مزید فوجیں رکھنی کی ... دوسرے ... ابھی تقسیم ... میں فوجیں بڑے طور پر ... نہ کر سکا ہے۔ اگر روس ایشیائے کوچک یعنی اون حد مقامات پر قابض ہوگیا ... ہوسنے ہیں تو ایک عظیم الشان خونریزی کرنی پڑیگی اور مدتوں بغاوت کے نقصانات اٹھانے کے علاوہ دول یورپ کے مطالبات و مسئولیات سے اوسے نجات نہ مل سکے گی۔

موجودہ حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائے کوچک میں خود مختار حکومتوں کا قیام کی تحریک نقصان رساں ہوگی کیونکہ ایشیائے کوچک کی آبادی ... مسلمانوں کا ہے ... ہیں اگر خود مختار ... خرابی ہوگی کہ انتخابات میں غیر اقوام بھی داخل ... اسلئے مناسب ... ہے کہ خود مختاری کی تحریک ... ملکی اصلاحات پر توجہ ...

معاملات سے واقف رجال سیاست ... رائے سے بالکل متفق ہیں کہ آرمینیا کی حالت اس تجویز سے کہ اسکو خودمختاری دیکر یورپ کی کفالت میں دیدیا جائے کسی طرح اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی کیونکہ بعض وطماع و حریص آرمنی جو یورپ کی خوشنودی کے لئے زرخرید غلاموں کی طرح ہے ہوئے ہیں آرمینیا کو یورپ کی کفالت میں دینے پر آرمینیا سے دولت عثمانیہ کے اثر کو زائل کر دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر رہیں گے اور آخر کار اپنی کوشش میں کامیاب ہوجائیں گے۔

اگر ہم حالت موجودہ پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ دولت عثمانیہ کی مضطرب حالت آرمینیا کے مسئلہ کے چھیڑنے کا باعث ہوئی ہے آرمینیوں نے دولت عثمانیہ کی کمزوری کو دیکھکر یہ چاہا ہے کہ نا قابل قبول مطالبے و حقوق طلب کئے جائیں۔ بعض شریر النفس آرمینیوں نے تو یہ تنگ کیا ہے کہ ایسی تحریکیں کوششیں بھی شروع کر دی ہیں جنکا تعلق ملکی اصلاح سے کچھ بھی نہیں ہے اور نہ مستقبل آرمینیا سے اوسکو کچھ واسطہ ہو سکتا ہے۔

بعض آرمینیوں نے عذرات پیش کئے ہیں کہ بلقان کی جنگ سے آرمینیا کے مستقبل پر برا اثر پڑیگا اسلئے خود مختاری طلب کی جانی چاہیئے تاکہ ...

ہم اپنے حقوق محفوظ رکھ سکیں لیکن حقیقتاً یہ عذرات بالکل لغو ہیں کیونکہ بلقانی جنگ سے آرمینیا کے مستقبل پر کچھ بھی اثر نہیں پڑسکتا اور نہ بلقانی فتوحات آرمینیا میں کسی قسم کی ... داخلت کرسکتے ہیں۔

دول عظمی نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ آستانہ کو کسی حال میں دولت عثمانیہ سے علیحدہ کیا جائیگا۔ اور اگرچنگ موجودہ کے اثرات یورپین ترکی میں قائم رہیں لیکن ایشیائے کوچک سے اونہیں کوئی تعلق نہ ہوگا علاوہ یورپ اسوقت مسئلہ آرمینیا کے متعلق ایک بات بھی کہنا مناسب نہیں سمجھتا۔ پس بہتر یہ ہے کہ آرمنی اپنے تعلقات دولت عثمانیہ سے مستحکم کریں اور یورپ کا دروازہ کھٹکھٹانے ... بہتر ہوگا کہ وہ حکومت عثمانیہ سے اصلاحات کیلئے عرض معروض کریں کیونکہ انکی کامیابی و حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

اطالوی نقصانات بنی غازی میں

اسکندریہ کے ایک مشہور بزرگ سید ... کے پاس ایک تار عبدالوہاب طرابلسی مدیر السلۃ کی جانب سے آیا ہے جسکا مضمون حسب ذیل ہے۔

بنی غازی میں اطالوی سپاہ اور مجاہدین کے درمیان ایک سخت معرکہ ہوا۔ ساحل پر ایک شدید معرکہ ... طولمیطہ پر جو ایک بحری بندرگاہ ہے ہوا۔ ان معرکوں میں اطالیوں کا خدا کے فضل و کرم سے بہت نقصان ہوا یعنی ۳۵ توپیں ۱۵ افسر اور ... قیدی مجاہدین کے ہاتھ آئے اور ... اطالوی مقتول و مجروح ہوئے۔

یہ خبر اخبار کوکب عثمانی نے شائع کی ہے اور ہمنے یہ ... اس تار کو سید عبدالعزیز السنوسی مقیم آستانہ کے پاس کل صبح دیکھا ہے۔ خداوند تعالی مجاہدین کی مدد فرمائے اور دشمنوں پر کامل فتحیابی بخشے آمین ثم آمین۔ (الحق بعلوہ ۲۸ جمادی الاول)

اسعد پاشا کی نمک حرامی

اخبار نوید فرا یہ برسر کا بیان ہے کہ پاشا جس نے ... آستانہ میں موجود ... ہانی نگر و کے سفیر کے پاس اکثر آیا جایا کرتا تھا جسوقت سقوطری کا حادثہ پیش آیا تو شاہ مانٹی نگرو نے ... اسعد پاشا کے پاس ... خواہش ظاہر کی کہ وہ سقوطری اوسکو سپرد کرے ... اسعد پاشا نے سقوطری مانٹی نگرو کو سپرد کر دیا۔ (الحق بعلوہ ۲۸ جمادی الاول)

اسکے کیا معنے

کہ صرف ماہ رمضان المبارک تک ہزاروں کی تعداد میں حمائل شریف مترجم مجلد ... ہدیہ ہوجاتی ہیں۔ سنو اسکی وجہ سنو پانچ روپیہ کے بجائے ایک روپیہ ... کردی

طرفہ صنعت حرفوں کی خوشنمائی تو تی کی آب ... دوبالا چھپائی ایسی جیسے ایک مشاق استاد کے ہاتھ کی ترشے ہوئے نگینے۔ کاغذ صاف چکنا ولایتی۔ صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری۔ طرہ یہ کہ ہر بسم اللہ کا حسن تحریر جداگانہ۔ جلد چاندی سونے کی بیلوں سے مزین پھول پتی کی بہار قابل دید لیکن بقول شخصے ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ ان لفظوں سے مزے لیں بلکہ ... ہمکن ہے ... تمام ہندوستان میں ایسی رعایت کیساتھ ... شائع ہو ... کہ ... ہم صرف ... نہ ... پہنچ سکتے ہیں فقط اسلئے کہ اس عظیم الشان ثواب میں کچھ حصہ جو حضرات منگا چکیں ہیں وہ شہادت دیتے ہیں ... کہ ... اس رعایتی اعلان سے نہ صرف ثواب میں شرکت کی ہے بلکہ دیندار مسلمانوں کو ایسا فائدہ پہنچایا ہے جسکی نظیر ہندوستان میں کیا تمام دنیا میں نہیں ملتی ان تمام امور پر ... جلد کی پشت پر چاندی سے شہر ... اور ... ہیں تحریر کرانا چاہیں تو اطلاع آنے پر ... کے تعمیل ارشاد ہوگی محصول ... علیحدہ ... مرزا افضل بیگ صاحب جاگیردار ... ڈاکخانہ ... تحریر فرماتے ہیں کہ حمائل شریف ... تمام لکڑی کے بکس میں رکھی ہوئی پہنچی۔ حمائل شریف باعتبار کلام الہی ہونیکے پانچ بڑی خوبیاں ہیں (۱) عمدہ خوشخط اور واضح (۲) کاغذ اعلی (۳) تقطیع موزوں (۴) ترجمہ مقبول مولانا ... عبدالقادر صاحب سلیس اردو (۵) جلد ... جس کا ہوا ہے ... دیکھنے سے ... فرحت و مسرت ہوتی ہے ... طرہ یہ ... ہر ... اسی طرز کی ... ہیں آپکا مشکور ہوں ... اگر دس روپیہ بھی ہوتا تو ... اپنے اسکا ... بغرض رفاہ عام ... صرف ... جزاک اللہ فی الدین خیرا۔ آپنے یہ نیک کام کرکے اجر کا ایک ذخیرہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالی آپ کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔ ... دوستوں کے لئے دس جلدیں اور روانہ فرمادیں۔

ملنے کا پتہ

عبدالحمید و عبدالرشید

فراشخانہ دہلی سے طلب کیجئے



مطبوعہ یکم جون ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۳۱ھ

حریت کے پردہ مین

مصنوعی لیڈران قوم کی

خطرناک سازشین

ہماری ایمانداری کے ساتھ یہ رائے ہے کہ اسوقت شبلی اینڈ کو کی قلعی کھولنا مسلمانون کی سب سے بڑی خدمت ہے ہم نے شخصی مباحث میں کبھی حصہ لینا پسند نہین کیا لیکن اب علامہ شبلی کی کوشش جو مسلمانون کو تباہ اور برباد کرنے کے لئے کیجا رہی ہیں وہ شخصی نہیں ہیں بلکہ ایک بے ضابطہ جماعت قومی ٹکڑاسون کی جو تکہ پیدا ہوگئی ہے لہذا اس جماعت کے شرسے مسلمان اوسی وقت محفوظ رہ سکتے ہیں کہ حریت و آزادی کا مصنوعی جامہ جن لوگون نے پہن رکھا ہے وہ اون سے اتار لیا جاے کہ وہ حریت و آزادی کے خود سب سے بڑے دشمن ہین اور ضرورت ہے کہ اون کی قلعی کہولی جائے۔

البشیر ۲۷ مئی ۱۹۱۳ء

ہم اس سے پہلے مولوی شبلی اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق مدینہ میں دو نوٹ درج کر چکے ہین اور جہانتک اس واقعہ کا تعلق تہا جو اسوقت زیر بحث ہے ہم نے اوسپر اپنی معلومات کے موافق روشنی ڈالکر یہ اوضاحت کر دیا تہا کہ اس معاملہ مین مولوی شبلی نے اپنے اختیار سے زیادہ کام لیکر قوم کو ایک خطرناک سازش کا شکار کرنا چاہا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب کے معاملہ کا بیشتر حصہ چونکہ ابتک اچھی طرح روشنی میں نہیں آیا تہا اس لئے اتبک جو کچھ لکہا گیا وہ محض قیاسات تہے اس ہفتہ مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی رکن مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کی ایک مفصل تحریر مسلم گزٹ میں شائع ہوئی ہے جس کے مطالعہ سے واقعہ زیر بحث پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

"مولانا عبدالباری صاحب کی طویل تحریر کے جستہ جستہ مقامات حسب ذیل ہین۔

(۱) جلسہ میں پہلی بحث اس امر پر ہوئی کہ مضمون جہاد کیسا ہے مین نے (مولوی عبدالباری صاحب نے) مسٹر ظہور احمد صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ مضمون قانونی حیثیت سے ایسا ہے جسپر گورنمنٹ کوئی بازپرس کر سکتی ہے۔ جواب مین مسٹر ظہور احمد نے کہا کہ نہیں قانونی گرفت تو نہیں ہوسکتی مگر سیاسی اور اخلاقی زور ڈالا جا سکتا ہے مینے کہا تو بہتر ہوگا کہ کوئی ایسا رزولیوشن پاس کر دیجئے کہ ندوۃ العلماء کے پانچسو روپیہ (غالباً ضمانت پریس کے) ہاتھ سے نہ جانے پائیں کیونکہ اخلاقی زور بھی ڈالا جا سکتا ہے۔

رزولیوشن لکھا گیا اسکا مضمون جہانتک یاد ہے صرف اسقدر الفاظ لکھے گئے تہے کہ

اس جلسہ کی راے ہے کہ مضمون زیر بحث مین جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں انکی اشاعت اغراض و مقاصد ندوہ کے خلاف ہے۔

مولوی شبلی نے کہا کہ یہ مضمون بہت مذکاہی سخت ہونا چاہئے رزولیوشن میں الفاظ اسکے شائع ہونے کا ہمکو افسوس ہے اور الفاظ "قابل اظہار نفرت" نہ میرے سامنے کہے گئے۔

اورنہ میں نے سنے جسوقت یہ کاروائی میرے پاس جلسہ کے بعد پہونچی مینے اضافہ شدہ الفاظ پر لکیر کہینچدی کہ یہ الفاظ اضافہ شدہ ہین۔ میرے نزدیک یہ جلسہ بے ضابطہ تہا

(۲) مولوی شبلی نے اس بات پر زور دیا کہ انکی اطلاع حکام کو دیجائے کہ ہم نے اس پرچہ کی اشاعت بند کردی ہے میں نے اسکی سخت مخالفت کی اور قانون پریس کی سختیون کا اظہار کیا۔

(۳) پھر بحث شروع ہوئی کہ مولوی شبلی نے مولوی عبدالکریم صاحب کو معطل کر دیا ہے مین نے کہا کہ مولویصاحب اس امر میں بہت غور کرنے کی ضرورت ہے ندوہ بدنام ہوجائیگا مولویصاحب نے فرمایا کیا ندوہ اب کوئی وقعت رکہتا ہے مولوی ظہور احمد صاحب نے میری تائید میں کہا کہ اس سے اور ذلت ہوجاے گی مولوی شبلی نے کہا کہ ہم اسکا لحاظ نہین کر سکتے مولوی صاحب نے یہ گفتگو نہایت سختی کیساتھ کی

(۴) مولوی ظہور احمد صاحب نے کہا کہ مولوی عبدالکریم کو بالفعل معطل نہ کیا جائے کیونکہ اس سے بدنامی ہوگی مولوی شبلی نے کہا کہ مجھے اسکی کوئی پروا نہیں ہے مین نے کہا کہ عوام کے احساس کا ضرور خیال رکہیں پہر مولوی شبلی نے نہایت خشمگین لہجہ میں وہ بات جسکو میں بیان نہیں کرسکتا اس کے بعد مینے کہا کہ مولویصاحب لڑکون اور قوم مین یہ تمام جوش پیدا کیا ہوا آپ ہی کا ہے آپنے ڈاکٹر انصاری کا جو تاجوما اور آپ کیے یہ خیال آگیا کہ بات بات پر گورنمنٹ سے ڈرتے ہیں۔ آخر میں مولوی شبلی نے کہا کہ اگر مولوی عبدالکریم کے معاملہ میں کچھ نہ کیا گیا تو میں ہزآنر لفٹننٹ گورنر کے پاس چلا جاؤنگا اور کہدونگا کہ میں ندوہ سے علیحدہ ہوگیا آپ جانیں اور ندوہ۔ مولوی ظہور احمد نے مجھسے کہا کہ معطلی کی کاروائی ہوجانی چاہئے میں نے کہا کہ معطل کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے ناظم کے اختیار میں ہے چنانچہ مولوی عبدالحی نے معطلی کا حکم لکہدیا۔ (۵) کاروائی پر دستخط کرنیکے لئے میرے پاس کاغذات لائے گئے میں نے دستخطوں سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کاروائی باقاعدہ نہیں ہے کوئی صدر انجمن نہ کورم ہے اس کے بعد میں چلا آیا۔

ان مختصر اقتباسات کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کیطرح ظاہر ہوجاتی ہے کہ مولوی شبلی پر مسٹر ظفرالملک وغیرہ حضرات نے جو الزام لگائے تہے سب صحیح ہیں الزامات کا خلاصہ مسٹر ظفرالملک علوی کے الفاظ میں یہ ہے

(۱) مولوی شبلی نے مولوی عبدالکریم کو مضمون جہاد شائع کرنیکی سزا میں اپنے اختیار سے کام لیکر معطل کر دیا حالانکہ ازروے قواعد ندوہ غالباً اونکو اس قسم کے اختیارات حاصل نہیں (۲) ۲۸ جنوری کو بعض ارکان انتظامی مولوی شبلی کے مکان پر جمع ہوئے اور اس مختصر جلسہ کی طرف سے چند رزولیوشن پاس ہوے یہ جلسہ اس لئے بے ضابطہ تہا کہ جلسہ کا نصاب پورا نہ تہا۔

(۳) اس جلسہ مین جب مولوی عبدالباری صاحب نے مولوی شبلی کی تجویز سے اختلاف کیا تو مولوی شبلی نے دہمکی دی کہ اگر اون کی تجویز منظور نہ کی گئی تو وہ لفٹننٹ گورنر سے جاکر کہدینگے اور ندوہ سے علیحدہ ہوجائیں گے۔

(۴) جلسہ کی کاروائی جب مطبع میں شائع ہونیکو بہیجی گئی تو شبلی صاحب نے "اظہار نفرت" کے الفاظ اپنی طرف سے دیگر شرکاء جلسہ کی عدم موجودگی و لاعلمی مین اضافہ کردئے ۹ مارچ کو ارکان انتظامی کا جو جلسہ ہوا اوسنے مولوی شبلی اور شرکاء کی کاروائی کو مسترد کر دیا اور مسٹر مشیر حسین نے ایک رزولیوشن اس امر کا پاس کیا کہ مولوی عبدالکریم صاحب سے معافی مانگی جائے۔

(۵) ان واقعات کو صاحب ڈپٹی بہادر لکھنؤ اور اون کی وساطت سے لفٹننٹ گورنر بہادر تک پہنچانیکا اصلی سبب مولوی شبلی ہیں جو حریت پسندی کے شہسوار بننے کا اعتراف کر چکے ہیں مذکورۃ الصدر شہادت کے اقتباسات کو پیش نظر رکھکر اب ہمیں کسی ایسی دلیل کی احتیاج نہیں رہتی جو مولوی شبلی کے الزامات کو ملکا کرنے میں کچھ بھی مدد دے سکے کیونکہ یہ وہ مسلمات ہین جن سے غالباً مولوی شبلی کسیطرح منکر نہیں ہو سکتے۔ مولوی شبلی نے الزامات کی گرد کو دور کرنے مین اگرچہ بہت کچھ زور لگائے ہیں لیکن مصنوعی لفاظی چھپی نہیں رہتی اور آخر مولوی شبلی کی کریکٹر بہی اونکے ناپاک جذبات کی آلایش سے محفوظ نہیں رہ سکی ہیں افسوس ہے کہ مولوی شبلی نے آخری وقت میں جبکہ وہ ایک طرف تو ہزار دن جو ہے کہا کر بہی حج کو چلے کہ مصداق جامعہ اسلامیہ قایم کرنیکے لئے مکہ معظمہ کا سفر کر رہے ہیں اور دوسری طرف حریت کے پردہ میں مسلمانان ہند کی پاکیزہ وفاداری پر دہبہ لگانیکے لئے خطرناک سازشیں کرکے دارین کا ثواب کما رہے ہیں۔ کیا حرکت کی ہے آہ

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا زین ہر دو نام ماند چو سیمرغ و کیمیا
شد راستی خیانت و شد زیرکی سفہ شد دوستی عداوت و شد مردمی ہبا

آج دنیائے اسلام ایسی ہی مصنوعی لیڈرون کی خطرناک سازشوں کا شکار ہوکر تباہ و برباد ہورہی ہے مولوی شبلی کی حرکات خود غرضیانہ کی نہ صرف مولوی عبدالکریم صاحب ہی کی شخصیت کو نقصان رسان ہوئی ہیں بلکہ اس بوڑھے شخص نے اپنے ہاتھوں سے مسلمانان ہندوستان کی قومیت کو بہی جسقدر مشتبہ بنا دیا ہے وہ بہت کچھ افسوسناک ہے۔

معزز معصر "البشیر" کے جو الفاظ ہمنے زیر عنوان درج کئے ہیں ہم اونسے بالکل اتفاق کرتے ہیں حقیقت الامر یہ ہے کہ قوم کے مصنوعی لیڈرون نے آج جسقدر ہماری قومیت کو خطرہ میں ڈال رکہا ہے وہ بہت کچھ موجب افسوس و تباہی ہے اسلئے یہ کتنا ہجانہ ہوگا کہ ان کی نمایشی لیڈرانہ شخصیت پر جسقدر نوٹس لیا جائے کم ہے اور ایک حد تک یہ کاروائی فرض منصبی کے درجہ تک پہونچتی ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مولوی شبلی نے ندوۃ العلماء کو کیا سمجہ رکہا ہے اگر حقیقت میں اونکا خیال یہ ہے کہ ندوہ انکی شخصی اور خود مختار حکومت ہے اور قوم نے بہی اونکی اس معاملہ میں منظوری کی ہے تو ہمکو کوئی حق نہیں ہے کہ ہم اون کے خود اختیارانہ احکام کو خلاف منشاء ندوہ تصور کریں لیکن افسوس ہے کہ نوعیت اسکے خلاف ہے قوم نے شبلی کو اپنا معتمد علیہ بنا کر ندوہ کا نظام اون کے ہاتھوں میں دیا تہا جو آج اونکے ہاتھوں اس درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ مبادا چند روز بعد اوسمیں گورنمنٹ کی خاص نگرانی بہی شروع ہو۔ ہمارا ارادہ تہا کہ ہم اس معاملہ پر زیادہ تفصیلی بحث کرین۔ لیکن چونکہ اس بحث میں بعض اون واقعات پر بہی روشنی پڑتی ہے جو اسوقت تک اخباری دنیا میں نہیں آئے اور جو مولوی شبلی کی تاریک زندگی کا ایک خاص حصہ ہین اسلئے اندیشہ ہے کہ اگر اونکو طشت از بام کیا گیا تو مولوی شبلی کی لیڈرانہ شخصیت قوم میں بہت کچھ قابل نفرت ہو جائیگی اور ساتھ ہی بعض اون پولیٹکل مسائل کا حل بہی کرنا پڑیگا جو مسلمانون کے لئے سخت نقصان رسان ہین ان وجوہ سے ہم اس بحث میں زیادہ حصہ لینا پسند نہیں کرتے اور یہین اسکو ختم کئے دیتے ہین۔ اگر کوئی وقت ایسا

ہندوستان کے اسلامی معابد خطرہ میں

کانپور مچھلی بازار کی مسجد پر غاصبانہ تصرف

گورنمنٹ کی فوری توجہ کے قابل

۲۲ اپریل گذشتہ کی اشاعت میں ہمنے کانپور مچھلی بازار کی مسجد کے متعلق ایک نوٹ میں میونسپلٹی کانپور کے غاصبانہ دستبرد کا تذکرہ کیا تھا کہ بعض گذشتہ نمبروں میں اردو اخبارات سے معلوم ہوا کہ میونسپلٹی نے مسجد کے حصہ کو گرا دیا ہے لیکن ہمیں بڑی حیرت ہوئی اسوقت جبکہ ہمیں منشی اسد اللہ صاحب سابق آنریری سکرٹری انجمن تبلیغات کانپور کا ایک مفصل خط ملا جسمیں بروایات مسجد اسی ہفتہ کی ڈاک سے ملا۔ اس خط اور نیز ایک اشتہار سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ حصہ مسجد کو گرا دینے کی خبر بالکل غلط ہے۔ یہ محض ہندو اخبار نے محض اپنے درج کر دی ہو گی مسجد کے متعلق اسلامی گزٹ میں زیادہ نوٹس لیا جاتا ہے۔

واقعات مسجد کے متعلق جو اشتہار ہمیں موصول ہوا اوس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

مسلمانوں کے محلہ مچھلی بازار میں جو سڑک جدید اے بی روڈ نکلی ہے اوس کے عین وسط میں ہندوؤں کا ایک مندر واقع ہے جسکا منہدم کیا جانا لفٹنٹ گورنر بہادر کے پیشگاہ سے منظور ہو چکا تھا مگر ہندوؤں کی خواہش پر انہدام سے بچگیا جسوقت اس مندر کے انہدام نہ ہونیکی تدبیر سوچی جا رہی تھیں اُسوقت بعض مسلمان ممبران بورڈ کو یہ معلوم ہوا تھا کہ مندر بھی دیا جاویگا مگر اوسکے عوض میں جو مسجد کا دالان متصل واقع ہے اُسکا مشرقی حصہ ممکن ہے کہ لے لیا جائے چنانچہ نومبر ۱۹۱۲ء میں جب جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ متحدہ کانپور تشریف لائے تو اُسوقت ممبران مذکور نے مسجد کے حصہ مذکور کے متعلق ہز آنر سے استدعا کی کہ یہ حصہ محفوظ رکھا جائے ہز آنر نے اپنی اسپیچ میں بصراحت فرمایا کہ مسجد اور مندر دونوں سے دست اندازی نہ کیجاویگی۔ ہز آنر کی یہ تقریر مقامی اخبار ۲ نومبر ۱۹۱۲ء کے ہیرلڈ آف انڈیا میں شائع ہو چکی ہے مگر باوجود اسکے چیرمین میونسپل بورڈ نے امپرومنٹ ٹرسٹ کمیٹی میں جسکے متعلق بحیثیت سب کمیٹی بورڈ کل انتظامات متعلق اے بی روڈ سپرد کئے ہیں اس مضمون کا ایک رزولیوشن پاس کر لیا کہ مسجد مذکور کے مشرقی حصہ کے عوض میں مسجد کو جانب شمال جگہ دیدیجاوے۔ جب رزولیوشن مذکور کنفرم ہونیکے لئے جلسۂ بورڈ میں پیش ہوا تو مسلمان ممبروں کے اختلاف پر رزولیوشن مذکور کا پاس کیا جانا ملتوی ہوا۔ اس درمیان میں جناب مجسٹریٹ ضلع خود مسجد کا معائنہ کرنیکے لئے مسجد میں گئے اور با اختیار خود جوتہ پہنے اندر چلے گئے۔ باہر آنے پر مسلمانوں سے یہ خیال ظاہر کیا کہ چونکہ ہم جوتہ پہنے ہوئے مشرقی حصہ میں چلے گئے تھے اسوجہ سے یہ مقام جزو مسجد نہیں ہے حالانکہ اونکا یہ فعل خود اختیاری تھا اور مسلمان مجبور تھے کیونکہ کوئی مسلمان کبھی جوتہ پہنکر وہاں نہیں جاتا۔ علاوہ بریں اگر مسجد میں انگریزوں کا جوتہ پہنکر چلا آنا مسجد کو معمولی عمارت میں داخل کر دیتا ہے تو دہلی کی جامع مسجد کے کسی جزو پر مسجد کا اطلاق نہ ہو سکیگا۔ مسلمانوں کا ایک جلسہ جسمیں پانچ مقامی علماء تشریف رکھتے تھے مسجد میں منعقد ہوا جلسہ مذکور میں حسب فتاوی علماء مذکور یہ طے ہوا کہ حصہ مذکور مذہباً اور شرعاً جزو مسجد ہے بورڈ کے دوسرے جلسہ میں جب رزولیوشن مذکور دوبارہ پیش ہوا تو اسوقت ایک مسلمان ممبر کی یہ تجویز کہ مسجد مذکور کا کوئی جزو منہدم نہ کیا جائے۔ چیرمین کی طرف سے بے ضابطہ قرار پا کر رد کر دیگئی مسر براوردہ مسلمانوں کا ایک ڈپوٹیشن جناب کلکٹر صاحب بہادر کانپور کے پاس حاضر ہوا اور ان سے استدعا کی کہ مسجد مذکور کا جزو مذکور منہدم نہ کیا جائے مگر ڈپوٹیشن ناکام واپس آیا۔ جب بانسی روڈ نکلی تھی جسکو زمانہ قریب پانچ سال کا ہوا۔ تعیونی عیدگاہ کی مسجد مذکور کا دضو خانہ اتر رہی ہے ہم انفٹ سڑک کی پٹری پر موجود ہے۔

اسکے بعد مسلمان اور ہندو ممبروں کی طرف سے حسب ذیل رزولیوشن پیش ہوا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کمیٹی کی کارروائی سے جو بورڈ کے جلسے منعقدہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء میں پیش ہوئی اور ۱۸ مارچ ۱۹۱۳ء کے جلسہ بورڈ میں پاس ہوئی اور جسکے متعلق بورڈ کے ایک ممبر کا اعتراض بے ضابطہ قرار پایا بورڈ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مچھلی بازار کی مسجد کا ایک جزو اے بی روڈ کے اغراض کے لئے لیا جائیگا ہے۔ بورڈ یہ تجویز کرتی ہے کہ چونکہ انہدام مذکور مذہبی خیال سے قابل اعتراض ہے اور ہز آنر کی ۱۳ نومبر کی اسپیچ کے اصول کے خلاف ہے۔ بورڈ کی یہ رائے ہے کہ مسجد مذکور کا یہ جزو نہ لیا جاوے اگر بورڈ کے کسی گذشتہ رزولیوشن سے اس جزو کا لیا جانا پایا جاوے تو وہ رزولیوشن منسوخ کر دیا جاوے۔ رزولیوشن مذکور سے جملہ یوروپین ممبران بورڈ نے بشمول چیرمین مخالفت کی بالآخر کثرت رائے سے یہ طے ہوا کہ مسلمانوں کے جذبات کے لحاظ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر سے اسبات کی سفارش کیجاوے کہ مسجد مذکور کا یہ جزو منہدم نہ کیا جاوے۔ مسلمانان کانپور کا ایک میموریل بھی اسی کے متعلق جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمتمیں بھیجا گیا جسمیں علماء کے فتاوے شامل تھے اور تقریباً بارہ سو مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے۔

لیکن ہز آنر نے مقامی حکام سے دریافت کرنے کے بعد مسلمانوں کی استدعا کو نامنظور کر دیا۔ ہز آنر کے جواب میں تین باتیں قابل غور ہیں (۱) یہ کہ مقامی حکام نے جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پر یہ ظاہر کیا کہ جزو مذکور مسجد سے علیحدہ عمارت ہے گو کہ مسجد سے ملحق ہے اور یہ کہ جزو مذکور نہانے دھونیکی جگہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (۲) یہ کہ لکھنؤ میں ایک ایسی مثال موجود ہے جسمیں مسلمانوں نے کسی مسجد کے ایک جزو کو جو ایسے جزو کے مماثل تھا منہدم کیا جانا منظور کر لیا تھا (۳) جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنی اسپیچ میں جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اسبات کی ضمانت کی تھی کہ مسجد خاص کا کوئی جزو منہدم نہ کیا جاویگا اور چونکہ جزو متنازعہ حصہ مسجد نہیں ہے لہذا وہ ضرور منہدم ہوگا۔

۲۲ اپریل کے مدینہ میں ہمنے اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ مقام متنازعہ فیہ مسجد کا جزو ہے اور مسجد کے کسی جزو کا فروخت یا ہبہ کرنا کسی انسان کی طاقت سے باہر ہے لیکن اب ہمیں یہ سنکر نہایت حیرت و تعجب ہوتا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر مقام متنازعہ فیہ کو جزو مسجد ہی قرار نہیں دیتے اور اسکی معقول وجود ممدوحین کے نزدیک یہ ہیں کہ ہز آنر نے مسجد متنازعہ فیہ کے متعلق اسپیچ میں صرف مسجد کا ذکر فرمایا تھا اور یہ جزو مسجد کا حصہ نہیں ہے حالانکہ ہز آنر کی اسپیچ مخصوص طور پر اس حصہ مسجد سے متعلق تھی جو اسوقت زیر بحث ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر فرماتے ہیں کہ معائنہ مسجد کے وقت مقام متنازعہ فیہ میں ہم مع جوتوں کے داخل ہوئے تھے اگر وہ جزو مسجد کا حصہ ہوتا تو ہم جوتوں سے وہاں نہیں جا سکتے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے زیر بحث جزو میں معائنہ کیوقت باختیار خود جوتوں سے داخل ہوگئے تھے اور اس عالمیں اس سے کسی قسم کا استنباط اگر کسی صائب الرائے حاکم کے نزدیک صحیح ہو سکتا ہے تو اس دلیل کی معقولیت مسلم ہے۔

ہز آنر ممدوح نے واقعہ زیر بحث میں لکھنؤ کی دو مسجدوں کا واقعہ پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہز آنر ممدوح نے نوعیت واقعہ پر غور نہیں فرمایا۔ یہ دونوں مسجدیں جو امین آباد پارک کی جانب غرب محلہ مولوی گنج میں واقع ہیں اسکے متعلقہ عمارات جو سڑک کے لئے حاصل کیگئی تھیں وہ مسجد سے قطعاً علیحدہ تھیں۔ نہ ان عمارتوں میں کوئی شخص نماز پڑھتا تھا اور نہ حیثیت عبادتگاہ انکو مسجد سے کوئی تعلق تھا اور معاملہ زیر بحث اسکے بالکل برعکس ہے۔ اشتہار محولہ بالا سے معلوم ہوا ہے کہ اے بی روڈ نکالنے کے لئے میونسپل بورڈ نے جو مکانات لینا تجویز کئے تھے اونمیں مسجد زیر بحث کا جزو اے بی روڈ سے مستثنیٰ تھا لیکن نہیں معلوم بعد میں کیوں اس جزو مسجد پر میونسپل بورڈ نے غاصبانہ دستبرد روا رکھی ہے۔ ہمیں زیادہ افسوس اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اس کارروائی میں زیادہ حصہ ہندو عنصر نے لیا ہے اگر یہ عنصر اس معاملہ میں زیادہ زور نہ دیتا تو ناممکن تھا کہ یہ معاملہ اسقدر زیادہ بڑھتا۔

معلوم ہوا ہے کہ جزو مسجد اور اُس مندر کے درمیان میں جو قبل از یں زیر بحث تھا ۲۲ فٹ کا فاصلہ ہے جو اے بی روڈ کیلئے بہت کافی جگہ ہے لیکن تعصب قومی نے اس جگہ کو ناکافی سمجھکر جزو مسجد کو سڑک کیلئے ضروری سمجھا ہے۔

مسجد کے زیر بحث جزو پر اے بی روڈ کیلئے لفٹنٹ گورنر بہادر اور مجسٹریٹ بہادر کا اتنا اصرار اس امر کا مظہر ہے کہ گورنمنٹ ہند کی نظر میں اسلامی معابد کی کوئی وقعت نہیں اگر حقیقت میں یہ خیال صحیح ہے تو ہم نہایت افسوس کیساتھ یہ الفاظ کہنے پر مجبور ہیں کہ ہندوستان کے معابد کی اب خیریت نہیں۔

ہم گورنمنٹ برطانیہ سے نہایت ادب کیساتھ ملتمس ہیں کہ وہ مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے معاملہ پر غور و تامل سے کام لے اور مقامی حکام کے اغراض پر ایسی ناجائز کارروائی نکرے جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے جذبات کو پامال کرنیوالی ہو۔ جزو زیر بحث مسجد کا حصہ ہے اور یہ خیال بالکل لغو ہے کہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

(۳)

ہمارا خیال تھا کہ ڈیپوٹیشن کی تجویز منسوخ ہونیکے بعد جلد کوئی گرما گرم جلسہ منعقد ہو کر آیندہ کی کارروائی پر قوم کی متفقہ رائے حاصل کیجائیگی لیکن افسوس ہے کہ تنسیخ تجویز وفد کا بعض مرا[د] مسلم یونیورسٹی پر ایسا بُرا اثر پڑا کہ وہ بجز مدافعانہ قوت صرف کرنیکے کسی مفید کارروائی کا تہیہ نہ کر سکے۔

مسلم یونیورسٹی کے متعلق ہم ابتدا سے اس امر کے منتظر رہے ہیں کہ جو کارروائی کیجائے علی الاعلان کیجائے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں اس انتظار میں بہت زحمت اُٹھانی پڑی اور جو نتائج کہ اب تک عمل میں آئے اوسکا بیشتر حصہ خفیہ اجلاسوں کے ذریعہ طے ہوا لیکن چونکہ قوم کو اس قسم کے اجلاسوں کی کارروائی اطلاعاً دیتھا قوم نے مجبور کیا کہ ہر معاملہ قوم کی متفقہ رائے سے طے ہونا چاہیے چنانچہ بعض امور متنازعہ فیہ کا معاملہ صحیح بھی طے ہوا مگر باینہمہ قوم کے جذبات کا زیادہ خیال کسیوقت نہیں کیا گیا۔ تنسیخ تجویز وفد کے بعد عرصہ تک مسلم یونیورسٹی کے کیمپ کا ویرمیں سناٹا رہا جو تو اسوجہ سے فوراً ہی اس کام کا سلسلہ شروع کیا گیا کہ مسٹر مظہر الحق اور نواب وقار الملک بہادر کی گولہ باری سے مسلم یونیورسٹی کی ناقابل اعتماد بنیاد پر متزلزل ہو چکی تھیں اور کچھ اس سبب سے التوا رہا کہ غور کرنا چاہیے اب صورت معاملہ کس طریقہ پر پیش آئے گی اور کس طرح اس اہم ذمہ داری کے کام کو قوم کے اعتماد کے قابل بنایا جائے گا۔ کچھ عرصہ تک غور و تامل ہوتا رہا اور خدا خدا کر کے یونیورسٹی کے کام کو دوبارہ چھیڑنے کیلئے ۲۱ مئی کے علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکرٹری محمڈن کالج کی ایک چٹھی شائع ہوئی جسکا اقتباس ہم گذشتہ نمبر میں درج کر چکے ہیں اس چٹھی میں قوم کو بتلایا گیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے معاملہ کو اسطرح لیت و لعل میں رکھنا ٹھیک نہیں ہے یہ کام جسقدر جلد قوم کی متفقہ رائے سے سرکز پر آجائے اچھا ہے اسلئے اس چٹھی کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا ایک جلسہ جلد منعقد ہونا چاہیے لیکن دریافت طلب امر یہ ہے کہ ... نوعیت کا ہوگا یا اسیطرح کا جلسہ کافی ہوگا ... ہوا تھا یعنی ہر ضلع سے قائمقام شریک کئے جائیں

شذرات

اسلامی پریس ضمانت کے ارتکہ میں

پریس ایکٹ کے نفاذ سے خیال تھا کہ اسکا اثر زیادہ ہندو پریس پر پڑیگا کیونکہ ۱۹۰۹ء میں جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ زیر تجویز تھا۔ ہندو پریس کی حالت کیا بلحیثیت آزادی اور کیا باعتبار سازشانہ کارروائیوں کے گورنمنٹ کی نظر میں نہایت خطرناک تھی۔ بنگال اور پنجاب کے ہندو اخبارات کا لب و لہجہ اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں پریس ایکٹ کے نفاذ کا موجب ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ غلط ثابت ہوا۔ اور ان برادران وطن کی مہربانیوں سے جو سرکاری محکمہ تراجم میں کام کرتے ہیں پریس ایکٹ کا شکنجہ اسلامی پریس کا کسنے والا ثابت ہوا۔

اسوقت تک پریس ایکٹ نے زبردست حرب سے بہت سے اسلامی اخبارات اور پریس اپنی زندگی کو حسرت کیساتھ گورنمنٹ ہند کے عمال ... نذر کر چکے ہیں اور وہ اخبارات جو حقیقت میں ضمانت کے قابل ہیں برادران وطن کی چشم پوشی کے باعث محفوظ حالتمیں پائے جاتے ہیں۔

ہفتہ گذشتہ میں ہمنے اس خبر کو نہایت افسوس و حسرت کے ساتھ پڑھا کہ صوبجات متحدہ سے مشہور ماہوار رسالہ اردوئے معلی اور کلکتہ کے روزانہ معاصر حبل المتین سے گورنمنٹ نے ضمانتیں طلب کی ہیں۔ اردوئے معلی ایک لٹریری رسالہ تھا جو چند گذشتہ سال سے سیاسی اثر میں آگیا تھا۔ ممکن ہے گورنمنٹ کی نظر میں اردوئے معلی کا کوئی مضمون قابل اعتراض ہو جسکی اطلاع غالباً ابھی تک مالک رسالہ کو بھی نہیں دیگئی ہے لیکن اسکے متعلق ہمارا خیال تو یہ ہے کہ یہ بائیکاٹ کی تحریک کا نتیجہ ہے جسمیں ہمارے معزز دوست مسٹر حسرت موہانی نہایت دلچسپی کیساتھ حصہ لے رہے تھے۔ اردوئے معلی اگرچہ سیاسی نقطۂ خیال سے کوئی زبردست پرچہ نہ تھا لیکن ضمانت کے لحاظ سے وہ تمام سیاسی اخبارات و رسائل سے زیادہ خوش نصیب اور موقر ثابت ہوا کیونکہ ... اس سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ... غالباً اردو پریس میں کسی سے نہیں لیگئی۔ اردوئے معلی کی تازہ اشاعت میں جسمیں ضمانت کا حال چھپا ہے۔ اڈیٹر صاحب نے یہ بھی یقین دلائی ہے کہ اردوئے معلی بدستور جاری رہے گا اور پہلے سے اسکی حالت عمدہ بنائی جائیگی۔ اردو پریس جسمیں اردوئے معلی شائع ہوتا تھا ضمانت نہ داخل کئے جانیکے باعث ۱۰ مئی کو بند کر دیا گیا۔

روزانہ حبل المتین جنگ بلقان سے جاری ہوا تب جو بنگالی اور اردو زبانوں میں شائع ہوتا تھا جسمیں زیادہ تر تار برقی خبریں اور مقامی حالات شائع ہوتے تھے گورنمنٹ نے خدا جانے کن مضامین پر اس سے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت کی ہے جسکے خلاف مالک اخبار نے کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا ہے اور وہاں سے صاحب مجسٹریٹ ہندو ... کے نام حکم جاری ہوا ہے کہ کیوں انکی حکم طلبی ضمانت کو منسوخ نہ کیا جائے اسکے وجوہ بتلانے کے لئے صاحب مجسٹریٹ کے نام روبکار بھی جاری ہو چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ کلکتہ ہائیکورٹ اس معاملہ میں انصاف سے کام لیگی۔

ہمیں اس موقع پر زیادہ افسوس اردو پریس (جسمیں اردوئے معلی چھپتا تھا) کی ضمانت کا ہے۔ مسٹر حسرت ایک کام کے آدمی ہیں اگرچہ انھوں نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ اردوئے معلی بدستور جاری رہیگا لیکن ہماری دعا ہے کہ اردو پریس بھی قایم رہے اور مسٹر حسرت بھی استقلال کیساتھ ملک و قوم اور لٹریچر کی مستعدی کیساتھ ... انجام دیں۔

جداگانہ انتخاب پر معزز ہمعصر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف کی رائے

جداگانہ انتخاب کا مسئلہ

عرصہ سے گورنمنٹ کی توجہ میں لایا جا رہا ہے مگر ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ اس مسئلہ سے کچھ ایسی متنفر ہے کہ کونسل میں اسکے متعلق سوالات کئے جانے پر بھی اسکو جواب کے قابل نہ سمجھکر باہمی بحث و مباحثہ میں ٹالدیتی ہے۔ کئی مرتبہ یہ مسئلہ ہز آنر سر جان ہیوٹ کے زمانہ میں پیش کیا گیا اور اب حال میں ہز آنر سر جیمس مسٹن کے زمانہ میں بھی آنریبل سید رضا علی صاحب نے اسکو پیش کیا لیکن صوبہ کے مسلمانوں کی بدقسمتی سے ہر مرتبہ یہ مسئلہ گورنمنٹ کی عدم توجہی کے نذر ہو کر رہ گیا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ اس مسئلہ سے اسقدر متنفر کیوں ہے کہ باوجود اس امر سے پوری واقفیت ہونے کے کہ اس صوبہ میں ہندوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس زیادتی سے مسلمانوں کے حقوق بہت زیادہ پامال ہو رہے ہیں وہ توجہ ہی نہیں کرتی جسکے معنی یہ ہیں کہ گورنمنٹ مسلمانوں کو کافی حقوق دینا پسند نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ صوبہ کے مسلمانوں کے حقوق ہندو مہاجنی فوائد پر قربان ہوتے رہیں۔ اگر حقیقت میں گورنمنٹ کا یہی خیال ہے تو اس سے زیادہ گورنمنٹ کے نظام میں کوئی کمزوری نہیں ہو سکتی کہ وہ ایک فریق کو دوسرے فریق سے زیادہ چاہتی اور اوس کے فوائد کو محفوظ رکھنا پسند کرتی ہے۔

لکھنؤ کا انگریزی معاصر آئی۔ ڈی۔ ٹی "لوکل بورڈ اور مسلمان" کے عنوان سے مخلوط انتخاب کی نسبت لکھتا ہے کہ میونسپل کمیٹیوں میں چونکہ ہندو ممبروں کی زیادتی ہے اسلئے اکثر عہدے اونہیں کو ملجاتے ہیں مسلمانوں کا مخلوط انتخاب میں شکست کھانا اس امر کی بین دلیل ہے کہ انکا پہلو کمزور رہے۔ آگے چلکر لکھا ہے کہ ہمارے خیال میں مسلمان اپنے جائز حق سے زیادہ نہیں مانگتے۔ اس طریق عمل جداگانہ انتخاب پر عمل پیرا ہونے سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت یقینی ہو جاتی ہے جبکہ سر جیمس مسٹن جیسے قابل لفٹنٹ گورنر کی موجودگی میں تجاویز مذکورہ پر عمل پیرا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے ممکن ہے کہ جو فرقہ اسوقت ممبری کی تمام کرسیوں پر قابض ہے اوس کے بعض تنگدل اشخاص اس تجویز سے ناخوش ہوں لیکن تناسب آبادی کے لحاظ سے نمایندے بھیجنے کے حق کو ہر شخص "خوش آمدید" کہیگا اور جب اسپر عمل شروع ہو جائیگا تو ہر شخص اپنے اصل کام کو مدنظر رکھیگا۔"

معزز معاصر کی مذکورہ بالا رائے بالکل صحیح ہے صوبجات متحدہ میں ہندو ممبروں کی زیادتی سے اسوقت تک مسلمانوں کی بہت کچھ حق تلفی ہوتی رہی ہے اور سخت ضرورت ہے ... کہ ہمارے صوبہ کے بیدار مغز و تنگیل قابلیت کے جامع لفٹنٹ گورنر ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر اپنے صوبہ کی اس کشمکش کو جس سے غریب مسلمانوں کی پامالی ہو رہی ہے عمدہ تدبیر سے رفع فرمائیں۔

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ غریب مسلمانوں کی حق تلفی کی تلافی صرف اسی صورت سے ممکن ہے کہ انکو جداگانہ حق انتخاب دیا جائے تاکہ وہ ہندو ممبروں کے اثر سے نکلکر اپنے حقوق کی حفاظت خود کر سکیں اور ہندو ممبروں کی زیادتی سے نقصانات مسلسل اٹھاتے رہنے کی مصیبت سے نجات پائیں۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے صوبہ کے بیدار مغز ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر اس جانب توجہ فرمائینگے اور مسلمانوں کی حق تلفی کو زیادہ دیر تک روا نہ رکھیں گے۔

بطل الحریت نیازی بے کی شہادت

پچھلے ہفتہ مصر کے فاضل اخبار "جریدہ نما" سے ہمنے یہ خبر نقل کی تھی کہ غازی نیازی بک شہید کر دئے گئے ہیں یہ خبر چونکہ مصری اخبارات سے معلوم ہوئی تھی جہاں اس قسم کی خبریں عموماً بہت زیادہ شائع ہوتی رہتی ہیں اسوجہ سے ہمارے نزدیک محتاج تصدیق تھی۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ آستانہ کے اخبارات سے بھی اس دردانگیز خبر کی تصدیق ہوگئی چنانچہ معزز معاصر الحق لعلو ۶ مئی کی اشاعت میں قسطنطنیہ سے ملکت عثمانیہ بلکہ تمام اسلامی دنیا ترکی کی دستوریت کے بطل اعظم حضرت غازی نیازی بک کی شہادت کی خبر سے بہت کچھ رنجیدہ ہوگی۔ نیازی بک ایک زبردست بہادر، جوان ہمت اور بڑے دل گردہ کا آدمی تھا۔

مرحوم نے ابتداء زندگی مدرسہ حربیہ میں بسر کی اور اپنی بے مثل شجاعانہ فطرت کو مدرسہ حربیہ کی تعلیم سے نشو و نما بخشا۔ ۱۳۱۰ھ تک آپ مدرسہ حربیہ میں رہے اور وہاں سے اپنی تعلیم پوری کرکے پہلی مرتبہ ۱۸۹۸ء کی جنگ یونان میں شریک ہوئے۔

جنگ یونان کے بعد آپکی توجہ دستوریت کے قیام کی طرف منعطف ہوئی اور رات دن خفیہ طریقہ پر اس کام میں مصروف رہنے لگے آپکی اس برگزیدہ تحریک انقلاب کا علم آپکے چند دستوریت پسند احباب کے بجز کسی کو نہ تھا۔

ترابلس کے حملہ کے زمانہ میں جبکہ تمام یورپ دول سلطنت عثمانیہ کی تقسیم پر تلا ہوا تھا۔ غازی نیازی بے مرحوم نے انقلابی حرکت شروع کی، وہ آخر ایک بڑے انقلاب کے بعد مرحوم اپنی کوششوں میں کامیاب ہو کر ترکی میں دستوریت قایم کر دی اور دولت عثمانیہ کو خطرناک حالت سے بچا لیا۔

ترکی میں اس امارت کے مشہور حادثہ کے بعد مرحوم نے فوجی تعلق سے استعفی دیدیا اور اپنی پیدائش کے مقام پر قیام کیا جہاں آپنے بڑے بڑے مدارس اور شفاخانے قایم کئے۔

جنگ طرابلس کے موقع پر مرحوم نے کئی مرتبہ میدان جنگ میں پہونچنے کی کوشش کی لیکن افسوس ہے کہ وہ اپنی کوشش میں ناکامیاب رہے۔ اور دو مرتبہ حدود مصر سے گورنمنٹ مصر نے آپکو واپس کر دیا۔

جنگ بلقان شروع ہونیکے زمانہ میں مرحوم نے ایک پلٹن والنٹیروں کی جمع کرکے اپنے دوست ایوب صبری بک کے ساتھ میدان جنگ کا رخ کیا اور اپنی بے مثل قابلیت سے دشمنوں کو پسپا کرتے ہوئے البانیہ تک پہونچ گئے۔ جب آپنے خداوند تعالی کی راہ میں اور وطن مقدس کی حفاظت کیلئے دشمنوں سے نہایت سختی کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنی بے مثل طاقت سے یونانیوں کو شکست دیکر مقام اولونیا پر قبضہ کر لیا۔

افسوس ہے باشندگان البانیہ پر کہ انھوں نے اس جنگ کی ابتدا سے کرکے نہ صرف اپنے ملک اور دولت عثمانیہ کے مقدس مقبوضات کو اپنے گنہگار ہاتھوں سے کھو دیا بلکہ قائد دافسر اعظم حسن رضا پاشا کمانڈر سقوطری اور دولت عثمانیہ کے بہترین شخص غازی نیازی بے کے برگزیدہ اجسام سے بھی دولت عثمانیہ کو محروم کر دیا۔ غازی نیازی بے جسوقت یونانیوں کو شکست دیکر فاتحانہ حیثیت سے اولونیا میں داخل ہوئے کہ یکایک کسی بیرحم دشمن اسلام نے اونکا کام تمام کر دیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ قاتل کوئی سروی، رومی اور یونانی گرد نہ تھا بلکہ اون البانیوں میں سے کوئی دشمن اسلام تھا جو دولت عثمانیہ سے باغی ہو کر یورپ کی حکومتوں کے مطیع ہوگئے ہیں۔ یہ خائن ملک و ملت البانی جنہوں نے دولت عثمانیہ کے مقبوضات اور اسکے فرزندان رشید کی قربانی کرکے یورپ کی خفیہ سازشوں کو پورا کیا ہے انشاء اللہ العزیز یورپ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے اور چندروز بعد یورپ کے زرخرید غلاموں بھی بد تر بنجائیں گے اور انکی وہ احمقانہ طمع جو البانیہ کی آزادی کے حصول میں پوشیدہ تھی پوری نہ ہوگی اور وہ دن قریب آ لگا ہے کہ البانی حکومت کے تمام حلقوں سے نکالدئے جاوینگے اور یورپ کے افراد سچ تمام عہدوں کو اپنے ہاتھ میں لے لینگے

(بقیہ) خداوند تعالیٰ ستے دعا ہے کہ مرحوم بیاز دی کو شہدا اور صالحین کے زمرہ میں جگہ دے۔

آہ! اس بے مثل قابلیت کے بہادر کی وفات سے ہم جقدر روئیں کم ہے۔ دنیائے اسلام کا ایک بڑا زبردست فرد آج دنیا اسلام کو اپنی شہادت سے داغ مفارقت دے گیا۔

آہ ایسے ملک و ملت پرست لوگ اب کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے۔

بغداد ریلوے کے متعلق ترکی و انگلستان کا معاہدہ

یہ امر غالباً ناظرین اخبار کی یاد سے فراموش نہ ہوا ہوگا کہ جنگ بلقان سے پہلے بغداد ریلوے کی تعمیر سے ترکی اور انگلستان میں ایک معاہدہ کی تجویز زیر غور تھی اور صورت معاملہ بہت کچھ سلجھ گئی تھی لیکن یکایک جنگ بلقان شروع ہو جانے سے وہ معاملہ یونہیں رہ گیا اختتام بلقان میں ترکی شکست اور مجلس مصالحت کے دوبارہ انعقاد سے انگلستان کو اس مسئلہ کے تصفیہ کا اچھا موقع ملگیا اور آخر معمولی نامہ و پیام کے بغداد ریلوے کا معاملہ بالکل فیصل ہو گیا۔ معاہدہ پر ... کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ ترکی نے اس مسئلہ میں انگلستان کو بہت سی مخصوص رعائتیں دیکر اپنے لئے مستقبل میں خطرناک مصائب مول لینے کا انتظام کر لیا ہے لیکن اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ترکی اسوقت سخت مجبوری کی حالت رکھتی ہے دول یورپ کی تعدد پالیسی اوسکے نظام کو درہم برہم کرنے میں مصروف ہیں اور وہ اپنی عافیت کو تنگ پاکر اس قسم کی رعائتیں دینے پر مجبور ہوتی ہے۔

بغداد ریلوے کے متعلق تازہ فیصلہ کے مطابق حسب ذیل قرارداد ہوئی ہے۔

(۱) ترکی کویت پر برطانیہ کی سرپرستی و حفاظت تسلیم کرتی ہے۔

(۲) دولت عثمانیہ برطانیہ کو بصرہ اور کویت کے درمیان ریلوے لائن کے تعمیر کرنیکا حق عطا کرتی ہے

(۳) بصرہ اس ریلوے کا آخری سٹیشن قرار دیا جائیگا

(۴) صوبہ کویت کو خود مختار ترکی قضا بنا دیا گیا اور ترکی اسپر برطانیہ کی سیادت منظور کرتی ہے۔

(۵) ریلوے لائن کے اس حصہ پر دو انگریز ڈائرکٹر بھی مقرر کئے جائیں گے۔

(۶) باب عالی کویت کے بین الاقوامی معاملات مسئلہ جانشینی میں دخل نہ دینے کا عہد کرتا ہے۔

(۷) باب عالی شیخ کویت اور برطانیہ کے معاہدہ کو تسلیم کرتا ہے۔

(۹) باب عالی حسب سابق اب بھی معترض نہوگا کہ برطانیہ خلیج فارس میں روشنی کرنے۔ لنگر کے نشان لگانے اور پولیس کی جمعیت رکھنے کا انتظام کرے۔

(۱۰) باب عالی القطر۔ جزائر بحرین اور مسقط پر اپنی سیادت کے دعوے سے دست بردار ہوتا ہے۔

(۱۱) بغداد ریلوے حصہ بغداد تا خلیج فارس کی تعمیر کے لئے جو کمپنی قایم ہوئی تھی اسمیں ترکی کے حصے جسقدر ہیں وہ برطانیہ کے نام منتقل کر دئے گئے۔

اس قرارداد کے موافق برطانیہ کی تجارت وسطی مشرق میں بہت زیادہ بڑھ جائیگی اور ساتھ ہی دولت عثمانیہ کا اقتدار و اثر بھی بتدریج مٹتا مٹتا بالکل مٹ جائیگا اور جب برطانیہ کا پورا پورا اثر ان علاقوں پر پھیل جائیگا تو وہ وقت دور نہوگا کہ روم کے ایشیائی مقبوضات اجنبی مداخلت کا شکار گاہ ہونگے اور ایشیائے روم بھی ترکی کے ہاتھ سے نکلکر یورپ کے حصہ میں چلا جائے گا۔ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ آج دوستی کے پردہ میں وہ کام کیا جا رہا ہے جو دشمن بھی نہیں کر سکتے۔ برطانیہ نے اسوقت ترکی کی کمزور حالت سے فائدہ اٹھا کر اوسکو بہت سے حقوق سے محروم کر دیا ہے۔

کاش کامل پرست پارٹی اب بھی آنکھ کھولے اور ملک کو آفات و مصائب سے بچانے کی کوشش کرے تاکہ ملک طاقت حاصل کرے اور قوم اپنے ملک کو محفوظ رکھنے کی قابلیت سے آراستہ ہو۔

ہمارے نزدیک یہ قرارداد یقیناً کامل پاشا کی خفیہ سازشوں کا نتیجہ ہے ورنہ اسقدر جلد اس قرارداد کا فیصلہ نہوتا۔

جنگ موجودہ کے مستقبل پر مقتول شاہ یونان کی رائے

متوفی شاہ یونان نے سلانیک میں کئی مرتبہ وفات سے پہلے زخمی ہونیکی حالت میں اپنے طبیب کارل ہولڈٹ سے معاملات موجودہ کی نسبت گفتگو کی اور اسکے متعلق اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا۔

متوفی شاہ یونان نے طبیب کو بتایا کہ جنگ موجودہ قریب الاختتام ہے اسکے بعد کہا کہ اسوقت یونان کا سب سے بڑا اور سخت دشمن بلغاریہ ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ بلغاریہ یونان سے ضرور برسر پیکار ہوگا اور ایک خونریز ہنگامہ برپا ہوگا۔ اس گفتگو کو ختم کر دینے کے بعد متوفی شاہ یونان نے حسب ذیل تقریر کی "ہم چودہ سال سے جنگ موجودہ کی تیاریاں کر رہے تھے جسمیں آج ہم اپنی امید کے موافق کامیاب ہوئے ہیں دوران تیاری میں ہمیں اس امر کا پورا پورا یقین تھا کہ ہم اپنی آرزو کے مطابق اس جنگ میں کامیاب ہونگے اور ضرور ہونگے۔

ہمنے اپنی امیدوں کو پورا کرنے میں بہت زیادہ صبر و سکون سے کام لیا اور خیال کرتے رہے کہ ہمیں صبر ہی کامیاب کریگا اسلئے ہم مدت تک مناسب وقت کے انتظار میں رہے لیکن بہت دنوں تک ہم ایسا وقت نہ حاصل کر سکے جسمیں ہمیں ترکی پر قابو پانے کا موقع ملسکتا بہر نوع ہم اپنی تجویزوں سے کام لیتے رہے اور اس امر کا انتظار کرتے رہے کہ جسوقت ترکی خارجی اور داخلی مشکلات جنگ میں مبتلا ہو اسوقت اپنی تجاویز سے کام لینا چاہیے چنانچہ ادھر تو ترکی جنگ طرابلس میں مبتلا ہوئی اور ادھر البانیہ کی بغاوت سے اندرونی جھگڑے بڑھے۔ یہ موقع ہمنے اپنے لئے بہت غنیمت سمجھا کہ جنگ شروع کر دی۔ چنانچہ ہمیں امید کے موافق کامیابی ہوئی اس جنگ کے بعد اب یونان اس امر کا محتاج ہے کہ وہ کچھ دنوں آرام حاصل کرے کیونکہ اوسکو تین چار سال میں پھر ایک ایسی جنگ سے سابقہ پڑے گا جو غالباً اس سے سخت ہوگی اور جس سے کسی طرح نجات ملنا ناممکن ہے میرے خیال میں یہ جنگ زیادہ دور نہیں بلکہ اسکا وقت بھی قریب آ گیا ہے۔

بہت ممکن ہے کہ ہمارا دشمن (شاہ یونان نے نام کی تصریح نہیں کی لیکن اوسکی مراد غالباً ترکی سے ہے) ایک اپنی طاقت میں ہمسے بڑھ جائے لیکن ہماری اور اوسکی قوت میں بحیثیت توازن بہت زیادہ فرق ہوگا کیونکہ ہماری سپاہ بہادر اور نہایت خوش خرم ہے۔ بخلاف بلغاری قوت کے کہ اوسکی طاقت بالکل ساقط و سلب ہو چکی ہے۔

مجھے اپنی قوت پر پورا اعتماد ہے اور اگرچہ ہماری سپاہ کی تعداد اسوقت ایک لاکھ اسی ہزار سے زیادہ نہیں ہے لیکن جنگ کی حالتمیں ہم اسپر قادر ہیں کہ اس تعداد میں ایک اچھا اضافہ کریں۔

آخر میں مجھے ایک بات یہ کہنی ہے کہ اس جنگ میں جو طاقت ہماری معاون تھی وہ مستقبل کی جنگ میں ہماری دشمن ہوگی۔

شاہ یونان نے یہ الفاظ ہنستے ہوئے ادا کئے کیونکہ وہ اپنی رائے معاملات پر ظاہر کرتے عموماً ہنسا کرتے تھے۔ اسکے بعد شاہ یونان نے حسب ذیل الفاظ پر اپنی تقریر ختم کر دی۔

"یونان اور بلغاریہ میں جنگ ہوگی اور ضرور ہوگی اور اسکا وقت قریب آ گیا ہے اس جنگ میں سرویہ یونان کے ساتھ متحد رہے گا"

یہ ہیں وہ خیالات جو متوفی شاہ یونان نے اپنے مستقبل کی نسبت ظاہر کئے ہیں ان خیالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ یونان کو اس امر کا یقین ہے کہ ترکی اپنی طاقت کو عمدہ بنا لینے کے بعد اگر تبہ یونان سے پھر جنگ کریگی اور اس جنگ میں بلغاریہ اوس کا معاون ہوگا اگرچہ شاہ یونان نے اس امر کی تصریح نہیں کی ہے کہ اسکا مقابل مستقبل میں کون ہوگا لیکن اس امر سے اسپر صاف روشنی پڑتی ہے کہ اوسکے خیال کے مطابق مستقبل کی جنگ میں بلغاریہ اوسکا حریف ہوکر اس طاقت کا ساتھ دیگا۔

کاش دولت عثمانیہ مقتول شاہ یونان کے الفاظ سے عبرت حاصل کرے اور غور کرے کہ دشمن اسکے لئے کسقدر اہم تیاریوں میں مصروف تھے اور آئندہ کی نسبت اون کے کیا ارادے ہیں۔

مقتول شاہ یونان کے خیالات بالکل صحیح معلوم ہوتے ہیں اور بظاہر یہ امر متحقق ہو رہا ہے کہ مستقبل قریب میں یونان اور ترکی کا ایک اور زبردست مقابلہ ہوگا جسمیں بلغاریہ اپنے فوائد کو مدنظر رکھکر ترکی کا ساتھ دیگا۔ یہ خیال بھی بالکل صحت پر مبنی ہے کہ یونان اور بلغاریہ میں جنگ ہوگی اور اگر دول نے اپنے طور پر اسکا فیصلہ کر دیا تو ممکن ہے کہ اس جنگ کا اثر یورپ پر بہت زیادہ پڑے اور نتیجہ خطرہ سے خالی رہے۔

محترم معاونین کی عزت افزائی کا شکریہ

کئی ہفتہ سے ہمارے نام محترم معاونین کی ایسے خطوط بغرض اشاعت موصول ہو رہے ہیں جنمیں نیازمند اڈیٹر اور اخبار مدینہ کی تعریف ہوتی ہے ہم اون خطوط کے متعلق تمام معزز معاونین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ملتمس ہیں کہ نیازمند اڈیٹر اور اخبار کی تعریف سے پبلک کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچسکتا علاوہ ازیں خودستائی سے ہمیں فطرتاً نفرت ہے اور اسی وجہ سے ہمنے اپنے زمانہ اڈیٹری میں معزز معاصرین کے وہ ریویو جو اخبار مدینہ کی حالت پر نہایت فراخ حوصلگی سے امید افزا الفاظ میں فرمائے گئے ہیں اخبار میں درج نہیں کئے۔ ان وجوہ سے ہمارے نزدیک مناسب نہیں کہ اس قسم کی اشاعت سے پبلک کے مال میں خیانت کا ارتکاب کریں۔ مدینہ قوم کا پرچہ ہے اسلئے اسمیں قوم ہی کے فوائد کو مدنظر رکھکر مضامین کی اشاعت مناسب ہے۔

ہمارے معزز دوست مولوی حکیم محمد سعید صاحب ساکن سیانہ ضلع بلندشہر نے حال میں اسی قسم کا ایک نہایت طویل عنایت نامہ بھیجکر اصرار کیا ہے کہ ہم اسکو چھاپدیں ہم انکی خدمتمیں معافی چاہتے ہیں کہ وہ مدینہ کو اس قسم کے مضامین کی اشاعت سے معاف فرمائیں اور خاکسار اڈیٹر یا اخبار کی تعریف کی بجائے مفید ملک و قوم مضامین بھیجیں جو نہایت شکریہ کیساتھ شائع کئے جائینگے امید ہے کہ حکیم صاحب اس مشورہ سے فائدہ اٹھا کر کسی کی شخصیت کو سراہنے کے بجائے اپنی زندگی کو قوم کیلئے وقف فرما دینگے اور مفید مضامین کا سلسلہ شروع فرما کر قومی ضروریات کو پیش نظر رکھینگے۔

ادیب

ادب اردو میں ادیب کو جو شرف امتیاز حاصل ہے وہ اب سے پہلے ہندوستان کے کسی موقت الشیوع رسالہ کو غالباً میسر نہیں ہوا۔ ادیب نے ہندوستان میں اپنے اعلیٰ مضامین نفیس لکھائی چھپائی اور بہترین تصاویر سے وہ اعزاز اور مقبولیت حاصل کی ہے کہ علم دوست اوسکو اپنی میز کے علمی ذخیرۂ زیبائش میں سب سے زیادہ باعث زینت سمجھتے ہیں۔ اسوقت تک ادیب پر تین دور گذر چکے ہیں اور ہر ایک دور بجائے خویش ایک اہمیت رکھتا ہے ابتدائی ادیب نے منشی نوبت رائے صاحب نظر کے تجربہ کار ہاتھوں میں پرورش پائی۔ آپکا زمانہ اڈیٹری اس لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کہ آپنے ادیب کا جو نقش تیار کیا وہ آئندہ کام کرنیوالوں کیلئے بہت کچھ رہنما ثابت ہوا۔ دوسرا دور منشی پیارے لال صاحب شاکر کی اڈیٹری کا ہے آپکی ان تھک کوشش اور بہترین ترتیب نے ادیب کو جوان بنایا اور یہ جوانی دیگر معاصرین کیلئے مفید ثابت ہوئی کہ انہوں نے بھی اوسکے ساتھ ترقی کا چولا بدلا۔ تیسرا دور جناب مولوی میر حسین صاحب عظیم آبادی کی اڈیٹری کا زمانہ یعنی جنوری ۱۹۱۲ء سے شروع ہوتا ہے میر صاحب کی اعلیٰ قابلیت و مشق کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ آپکی عمر کا بیشتر حصہ گورنمنٹ برطانیہ کے محکمۂ السنہ مشرقیہ کی عہدہ پر کام کر نہیں گذرا ہے۔ ادیب کا یہ دور

اخلاق نبی صلعم

(۲)

جب حضور اکرم حج کو تشریف لیچلے ہیں تو تقریباً آدھا مدینہ آپ کے ہمراہ تھا۔ بہت سی صحابیات بھی ساتھ تھیں۔ راستہ میں انجشہؓ نے جو آپکے غلام تھے حدی خوانی شروع کی جس سے عورتوں کے اونٹ تیزی کیساتھ چلنے لگے اور دوڑنا شروع کیا۔ جب حضور کی نگاہ پڑی تو باوجود اسکے کہ قافلے سے آگے تھے فوراً اُتر کر پیچھے تشریف لائے اور فرمایا کہ انجشہ!! آہستہ آہستہ! شیشے ہیں شیشے۔ یعنی اونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا کیونکہ انکے تیز چلنے سے تکلیف ہوگی۔

ایکبار آپ نماز پڑھا رہے تھے۔ امام حسن جو بچے تھے سجدے میں دوڑ کر پیٹھ پر سوار ہو بیٹھے۔ سجدے میں غیر معمولی دیر ہوئی تو آپنے کہا کہ ہاں میرا بچہ میرے اوپر سجدے میں آکر سوار ہوگیا اور میں نے پسند نہ کیا کہ جلدی کرکے اسکو گھبرا دوں۔

آپ اپنے اصحاب کی اسقدر عزت فرماتے تھے کہ انکے سامنے کبھی نہ پاؤں پھیلا کر بیٹھتے نہ تھوکتے نہ ناک صاف کرتے۔ نہ کھنکارتے نہ ناخون تراشتے نہ قطع کلام کرتے۔ نہ بلا ضرورت کوئی گفتگو کرتے۔ اکثر اپنی ردا انکے بیٹھنے کے لیے بچھ دیتے۔ اپنے گدے پر انکو بٹھاتے اور مسند انکے لیے خالی کردیتے اور باوجود اسکے کہ وہ لوگ اسپر بیٹھنے سے انکار کرتے اور سوء ادب سمجھتے تھے لیکن اکثر آپ انکو مجبور کرکے بٹھاتے۔ اور جب کبھی انکو پکارتے تو اُن ناموں سے پکارتے جو انکو زیادہ پسند ہوتے تھے۔

ایک روز سرور عالم حضرت عائشہؓ کے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے چند صحابہ بھی موجود تھے۔ حضرت ام سلمہؓ نے ایک طشتری میں کوئی کھانیکی چیز بھیجی آپنے صحابہ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھاؤ۔ سب لوگوں نے ملکر کھانا شروع کیا۔ حضرت عائشہؓ کو اس خیال سے کہ یہ سب لوگ اسوقت میرے مہمان ہیں ناگوار گذرا کہ ام سلمہؓ نے کیوں کھانا بھیجا انھوں نے جلدی سے ثرید تیار کرکے بھجوائی اور ام سلمہ کی طشتری کو اٹھا کر پھینک دیا وہ ٹوٹ پھوٹ ہوگئی۔ آنحضرت نے ہنسکر صحابہ سے فرمایا کہ لو اسمیں سے کھاؤ۔ تمہاری ماں کو غیرت آئی اسوجہ سے اس نے طشتری توڑدی جب کھا کر فارغ ہوئے تو حضرت عائشہ والی طشتری آپ نے ام سلمہؓ کے یہاں بھجوادی۔

ایک صحابی تھے زاہرؓ وہ مدینہ کے قریب کسی گاؤں میں رہتے تھے۔ اُن کا قاعدہ تھا کہ گاؤں میں جونہی فصل کی چیز پیدا ہوتی وہ سب سے پہلے رسول اللہ کی خدمتمیں تحفۃً لاتے اور شہر کی جو کوئی عمدہ چیز مل جاتی تھی تو حضور انکے پاس بھجواتے۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ کے بازار میں کوئی چیز بیچ رہے تھے آپنے پیچھے سے جاکر انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھدیا۔ زاہر سمجھ گئے اور برکت حاصل کرنے کے لئے گردن اٹھا کر اپنی پشت سینۂ اطہر سے لگادی۔ آپ مسکرائے اور فرمایا کہ میرا غلام کون خریدتا ہے۔ زاہرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا غلام بہت کم قیمت ہے۔ آپنے فرمایا۔ لیکن اللہ کے نزدیک وہ قیمتی ہے۔

یہ سب کچھ ملاطفت اور نرمی اسوجہ سے تھی کہ لوگ اس رعب و جلال کیوجہ سے جو آپکے اندر تھا متوحش نہ ہوجائیں۔ کیونکہ آپکے رعب و جلال کی یہ حالت تھی کہ قاتل۔ خونی۔ اور تند رعب نگاہ ملتے ہی خوف کے مارے لرز جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فاتح مصر کہتے ہیں کہ میں بہت عرصہ تک حضور کی خدمت میں رہا لیکن ہیبت کیوجہ سے کبھی آنکھ بھر کر چہرۂ پرنور کو نہ دیکھ سکا مجھ سے اگر کہا جائے کہ میں آپکے اوصاف بیان کروں تو نہیں بیان کرسکتا کیونکہ بھی اچھی طرح دیکھا ہی نہیں۔ یہ تو اُن بڑے بڑے صحابہ کا حال تھا جو خالص قریشی اور بہت معزز تھے چہ جائیکہ دوسرے لوگ یہی سبب تھا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے متواضع اور نرم دل بنایا اور انتہا درجہ کی بشاشت اور ملاطفت عطا فرمائی تاکہ رعب و ہیبت کیساتھ لوگوں کے دلوں میں موانست اور الفت بھی پیدا ہو۔

ایکمرتبہ ایک عرب خدمت شریف میں حاضر ہوا جب اسکی نظر چہرۂ انور پر پڑی تو کانپنے لگا اور ڈرگیا۔ آپنے فرمایا کہ دل کو سنبھال میں کوئی بادشاہ یا جابر نہیں ہوں بلکہ ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں یہ نرم الفاظ سنکر اسکی طبیعت ٹھہری اور اپنا مطلب کہا۔

اسی رعب و جلال کے بار کو ہلکا رکھنے کے لئے آپ کبھی کبھی کسی کسی سے مذاق بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگوں میں خوش باشی اور بشاشت رائج ہو محبت و الفت پیدا ہو۔ اور نفرت و وحشت جاتی رہے۔

ایک شخص عبداللہ تھے انکا یہ قاعدہ تھا کہ مدینہ میں جب کوئی عمدہ چیز کھانیکی بکتی ہوئی دیکھتے فوراً لاکر حضرت کی خدمت میں بطور تحفہ کے پیش کرتے۔ پھر جب چیز والا ان سے قیمت کا طالب ہوتا تو اُسکو لاکر حضرت کی خدمت میں کھڑا کردیتے کہ اسکی قیمت دلوائیے۔ آپ مسکرا کر فرماتے کہ ہیں!! تم تو تحفہ لائے تھے۔ وہ کہتے کہ ہاں لیکن میرے پاس قیمت نہیں تھی کہ میں ادا کرتا اور خواہش میری یہ تھی کہ اس چیز کو آپ ہی کھائیں۔ تب مسکرا کر آپ حکم دیتے کہ اچھا اسکی قیمت ادا کردیجائے۔ عبداللہ کا ہمیشہ یہی قاعدہ رہا اور ہمیشہ آپ اسیطرح پیش آتے رہے۔

حضرت ام ایمن جو ایک حبشی لونڈی تھیں اور آپ کو اپنے والد کے ترکے سے ملی تھیں اور جنکو آپ بہت محترم رکھتے تھے انھوں نے کہیں جانیکے لیے آپ سے سواری مانگی۔ آپنے فرمایا کہ اچھا میں تمکو اونٹ کے بچے پر سوار کراؤنگا۔ انھوں نے گھبرا کر کہا کہ اونٹ کے بچہ پر میں کیونکر سوار ہونگی یا رسول اللہ۔ آپنے مسکرا کر فرمایا کہ جتنے اونٹ ہیں سب اونٹ ہی کے تو بچے ہیں تب وہ سمجھیں

اسی طرح جو لطیفہ ہوتا تھا وہ سچا اور زیادتی محبت اور دلکشی کی غرض سے ہوتا تھا۔ نہ مزاح اور مسخر جس سے کہ انسان کی طبیعت میں فرق آئے یا منافرت پیدا ہو اسلام نے جائز نہیں رکھا ہے۔

اپنے اصحاب کی خبرگیری کا یہ حال تھا کہ انکی طرف سے ایک لمحہ بھی فارغ نہیں رہتے تھے اور انمیں سے ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ جو خلوص اور محبت میرے ساتھ حضور کو ہے وہ دوسرے کے ساتھ نہیں ہے ؎

اے ترا با ہر دلے رازِ دگر
ہر گدا را بردرت نازِ دگر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں مجھ پر فاقے پر فاقے گذر گئے۔ جب مجھے بہت سخت بھوک لگی تو مجبوراً پریشان ہوکر گھر سے نکلا کہ شاید کوئی میری صورت دیکھکر میری حالت سمجھ جائے اور مجھے کھانا کھلائے۔ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔ گرمی کی تپش اور بھوک کی شدت سے میری حالت بہت ہی پریشان تھی۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ نکلے۔ میں نے انکو سلام کیا وہ سر پر چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ سلام کا جواب دیکر آگے بڑھنے لگے۔ میں نے سوچا کہ شاید انھوں نے مجھے غور سے نہیں دیکھا اسلئے انکو بلاکر دو ایک آیتیں کے معانی پوچھے حالانکہ میں انکی تفسیر ان سے بہتر جانتا تھا لیکن میری غرض صرف یہ تھی کہ وہ میری حالت کو غور سے دیکھیں مگر انھوں نے ان آیتوں کے معانی بیان کردئے اور چلے گئے میری حالت کی طرف اُن کا خیال نہ گیا۔ پھر ایک دوسرے صحابی نکلے انکے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ انھوں نے بھی نظر توجہ سے مجکو نہ دیکھا۔ اسکے بعد حضور انور ادھر سے گذرے۔ جب میں نے سلام کیا تو دور سے دیکھتے ہی مسکرائے اور قریب آکر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ساتھ لیکر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں پہونچے وہاں آپنے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانیکے لئے ہے معلوم ہوا کہ کچھ نہیں ہے۔ پھر تمام ازواج کے ہاں دریافت کرایا۔ میری قسمت سے کسی کے ہاں کچھ بھی نہ نکلا۔ اتنے میں حضرت عائشہؓ کے یہاں کہیں سے تحفہ میں تھوڑا سا دودھ آگیا۔ انھوں نے اسکو اٹھا کر بھیجدیا۔ آپنے فرمایا کہ ابوہریرہ پیو میں نے خوب سیر ہوکر پی لیا۔

حضرت فاطمہؓ جگر گوشۂ رسولؐ کے ہاتھوں میں چکی پیستے پیستے گٹھے پڑگئے تھے۔ ایکمرتبہ آپکے یہاں مال غنیمت میں کچھ لونڈیاں اور غلام آئے تھے۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ تم جاکر رسول اللہ سے ایک لونڈی مانگو وہ گئیں لیکن شرم کے مارے کچھ کہہ نہ سکیں اور واپس چلی آئیں۔ تب حضرت علیؓ خود اپنے ساتھ لیکر گئے اور ایک لونڈی کی درخواست کی۔ آپنے فرمایا کہ میں اصحاب صفہ کے انتظام میں مشغول ہوں انکی طرف سے ابھی مجھے فرصت نہیں ہوئی ہے۔ میں ان تمام کو بیچ کر انکے دام ان کی ضروریات میں صرف کرونگا کیونکہ انھوں نے اللہ اور رسول کیلئے اپنے گھر بار اور اہل و عیال کو چھوڑ دیا ہے۔ کیسے ہوسکتا ہے کہ انکو چھوڑ کر میں تمکو دیدوں۔ جناب سیدہ اور حضرت علیؓ دونوں کو ناکام واپس کیا اور اپنے اصحاب کا حق اونکو دینا گوارا نہ فرمایا۔

تواضع کا انتہائی درجہ یہ تھا کہ باوجود اشرف العرب والعجم ہونیکے نہ حشم و خدم ساتھ رکھتے تھے نہ دروازے پر دربان رہتا تھا۔ امیر غریب امیر غریب۔ چھوٹے بڑے سب بے تکلف آتے تھے اور ملتے تھے ؎

ہر کہ خواہد گو بیا و ہر کہ خواہد گو برو
گیر و دار حاجب و درباں بدیں درگاہ نیست

ایک بار تن تنہا آپ ایک قبرستان میں گذرے وہاں دیکھا کہ ایک عورت کسی قبر سے لپٹی ہوئی زار و قطار رو رہی ہے۔ ٹھہر گئے۔ اور اسکو صبر و تسلی دلانے لگے اس عورت نے پہچانا نہیں بولی مصیبت تو مجھپر پڑی ہے تم پر کیا ہے۔ یہ سنکر آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر ایک صحابی آئے انھوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تجھسے رسول اللہ کیا کہہ رہے تھے اُس نے کہا کہ یہ رسول اللہ تھے انھوں نے کہا کہ ہاں۔ تب تو اس خیال سے اسکے اوپر موت کی سی حالت طاری ہوگئی۔ وہاں سے وہ اٹھکر عذر تقصیر کے لئے حضور کے مکان پر آئی۔ یہاں خلاف توقع نہ اسکو چاؤش ملے نہ درباں۔ سیدھی خدمت میں جاکر اُس نے معافی مانگی آپنے صبر کے فائدے اسکو سمجھائے اور فرمایا کہ صبر وہی ہے جو صدمہ کی ابتدا میں ہو۔

پاس پڑوس کے بچے آپکے پاس آتے۔ نیز نوزائیدہ بچوں کو لوگ آپکے پاس برکت کی غرض سے لاتے۔ آپ انکو اپنی گود میں لیتے اور برکت دیتے کبھی کبھی یہ بچے جامۂ اطہر پر پیشاب بھی کردیتے تھے لیکن آپ خندہ پیشانی کے ساتھ اسکو دھو لیتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ شہنشاہ تھے درویشوں کی شان میں اور درویش تھے شہنشاہوں کی شان میں۔

حاتم طائی کے نام سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں اسکا قبیلہ عیسائی تھا جب صحابہ نے اسپر حملہ کیا تو حاتم کے بیٹے عدیؓ اپنے بال بچوں کو لیکر شام کے ملک میں بھاگ گئے لیکن انکی چھوٹی بہن چھوٹ گئی تھی۔ وہ قیدیوں میں گرفتار ہوکر مدینہ میں آئی جب یہ قیدی سرور کائنات کی خدمت میں پیش کئے گئے تو آپنے اس لڑکی پر بہت ترس کھایا اور یہ فرمایا کہ یہ بڑے کریم اور فیاض کی بیٹی ہے اسکو رہا کردیا اور لباس۔ سواری اور زاد راہ دیکر رخصت کیا۔

حضرت عدی بیان کرتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں اپنے گھر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ دور سے ایک سواری اپنے مکان کی طرف آتی ہوئی دیکھی۔ مجھے گمان ہوا کہ ہو نہ ہو میری بہن ہو۔ یہانتک کہ جب وہ سواری قریب آئی میرا گمان درست نکلا۔

اُس نے اُتر کر مجھے بہت ملامت کی کہ تم اپنے بال بچوں کو یہیں چھوڑ کر بھاگ آئے اور میرا کچھ خیال نہ کیا میں نے نہایت ندامت کے ساتھ کہا کہ بیشک یہ غلطی تو میں نے کی اب تم جو چاہو کہو میں کوئی عذر اسکا بیان نہیں کر سکتا۔

پھر میں نے اس سے پوچھا کہ بتلاؤ تو تم نے اس شخص (آنحضرت) کو کیسا پایا۔ باوجود اس کے کہ میری بہن مسلمان ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ وہ نہایت دانشمند تھی اُس نے جلدی سے اپنے اسلام کو ظاہر نہ کیا اور کہا جب ہی تم جلد بہ جلد ممکن ہو مدینہ میں جا کر ان سے ملو اگر وہ حقیقتاً نبی ہیں تو تم ہدایت حاصل کرو گے اور اگر جیسا کہ تمہارا خیال ہے وہ بادشاہ ہیں تو پھر تمکو کوئی نقصان نہیں پہونچیگا۔

حضرت عدی کہتے ہیں کہ یہ سُنکر براہ راست میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ سے ملا آپنے پوچھا کہ تم کون ہو۔ میں نے اپنا نام بتلایا۔ آپ اُٹھے اور ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف لیکر چلے۔ راستہ میں ایک مسکین بڑھیا ملی اُس نے آنحضرت کو ٹھہرا لیا اور تھوڑی دیر تک گفتگو کرتی رہی آپنے اسکی ضروریات کو بہت کان لگا کر سُنا اور اُس سے گفتگو فرماتے رہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ بادشاہوں میں یہ خاکساری اور تواضع کہاں!!

اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اے عدی اسلام قبول کر دین و دُنیا دونوں میں سلامت رہیگا میں نے کہا کہ میں تو ایک دین پر پہلے ہی سے قائم ہوں۔ آپنے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم عیسائی ہو اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اپنی قوم سے ایک چوتھائی انکی پیداوار کا وصول کرتے ہو جو تمہارے دین کے خلاف ہے۔ تب میں نے کہا کہ بیشک آپ نبی مرسل ہیں۔ جن باتوں کو لوگ نہیں جانتے اُن سے آپ واقف ہیں۔

اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اے عدی کیا تم میرا دین اس وجہ سے نہیں اختیار کرتے کہ مجھکو ماننے والے کمزور اور غربا ہیں یا میرے پیروؤں کے دشمن زیادہ ہیں۔ تم یہ سمجھ لو کہ انبیاء کے ابتدائی پیرو ہمیشہ غربا اور کمزور ہی لوگ ہوا کرتے ہیں اور تم اپنی زندگی میں دیکھ لوگے کہ ملک حیرہ سے ایک عورت تن تنہا اونٹ پر سوار ہو کر نکلے گی اور بلا خوف حج بیت اللہ کر کے واپس جائیگی کسی کو مجال نہ ہوگی کہ اسکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ لے حضرت عدی فرماتے ہیں کہ تب صداقت میرے دل میں اثر کر گئی اور میں اسلام لایا اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسلام کو اللہ تعالی نے وہ قوت بخشی کہ سیکڑوں کوس سے تن تنہا ایک عورت حج کر کے واپس جاتی تھی اور کوئی اُسکی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔

باقی آئندہ

مراسلات

مولینا ابو سعید العربی کی چھٹی

محترم رئیس التحریر

السلام علیکم۔ آج میری نظر مدینہ کے اوس مضمون پر پڑی جو رشید رضا شامی عدو ئے خلافت اسلامی سے متعلق تھا اسمیں آپنے جو اوسکی تنخواہ ۱۴۴ روپے لکھی ہے اُسمیں کسی قدر توضیح کی ضرورت ہے۔ رشید رضا کی تنخواہ چار سو اکتالیس روپے نہیں بلکہ چار سو اکسٹھ روپے سوا تین آنہ (اسکے قریب ہے) یوں سمجھ لیجیے کہ وہ تین ہزار قرش مصری ماہوار مدرسۂ دعوت والارشاد سے لیتا ہے اور قرش مصری اڑھائی آنہ کا ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اس تمام سفر میں تنخواہ مدرسہ سے لیتا رہا اور اسکا سفر تقریباً ایکسال تک رہا۔ سفر کے اغراض تو دنیا پر روشن ہو گئے ہیں مگر باوجود اسکے ہزارہا روپیہ وہ مدرسہ کے خزانہ سے وصول کرتا رہا۔ مدرسہ کے مقاصد میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ اسلام کے لئے اعلیٰ وارثۃ الانبیاء تیار کریگا۔

آہ تم آہ جسکا امام ایسا ہو اوس کے شاگردوں کا خدا جانے کیا حال ہوگا۔

اذا کان رب البیت بالدف ضاربًا
فشیمۃ اھل البیت الرقص

یعنی جب گھر کا چودھری دف بجائیگا تو گھر والے ضرور ناچیں گے۔

ہمکو کسقدر ناز کرنا چاہیے حضرت مولینا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ دیوبندی کے وجود پر کہ بڑی بڑی تنخواہیں اونکو ملتی تھیں مگر اُنھوں نے اللہ تعالی کے لئے کیسے ایثار کا نمونہ دکھلایا۔

سید رشید رضا مدرسۂ دعوت والارشاد میں روزانہ صرف دو گھنٹہ جا کر پڑھاتا ہے حالانکہ بعض لوگ اوس سے بہت زیادہ قابل مدرسہ میں مفت پڑھاتے ہیں۔

رشید رضا دو گھنٹہ مدرسہ میں پڑھانے کے بعد باقی تمام دن اپنے مطبع اور دکان کا کام کرنا اور یاران طریقت کی ملاقاتوں میں گذارتا ہے۔ طالبعلموں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ رشید رضا قرآن مجید کی تفسیر جو مدرسہ میں پڑھاتا ہے وہ تفسیر نہیں ہوتی بلکہ ترکی کی مشہور سیاسی انجمن اتحاد و ترقی کے ممبروں کو گالیاں ہوتی ہیں۔

رشید رضا نے فدمرناها تدمیرا کی تفسیر میں بیان کیا کہ ایڈریانوپل کی تسخیر کی پیشگوئی ہے۔ قرآن مجید میں جو جو بیانات بدکار لوگوں کے حق میں آتے ہیں وہ انہیں اتحاد و ترقی کے حق میں بتلاتا اور کہتا ہے کہ ان کا مظہر ممبران اتحاد و ترقی ہیں۔

لطیفہ:۔ ہمارے پنجاب میں ایک نمبردار تھے

اونکو خبط اوٹھا کہ ہر ایک چیز قرآن سے نکالنی چاہیے نمک کو پنجابی زبان میں لُون کہتے ہیں۔ بس نمبردار نے لُؤلُؤ والمرجان کی آیت سے لُون (نمک) اور مرجان سے مرچیں نکالیں اسی طرح یہ مفسر قرآن سے اتحاد و ترقی کی برائیاں نکالتا ہے۔

ہم اس مجدد و مفسر کے حسب حال ایک شعر پڑھتے ہیں ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیھدیھم الی بیت الخلاء

(ترجمہ) جبکہ کوا کسی قوم کا رہنما ہو تو وہ اونکو پاخانہ کی طرف ہدایت کرے گا۔

آجکل میری توجہ مہمات امور کی طرف لگی ہوئی ہے اسلئے میں اس ذکر کو یہیں تک ختم کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

میں اس جگہ کچھ حال المؤید کا لکھتا ہوں المؤید نے کامل پاشا سے ملکی سلطنت کے اہم اسرار اسکی زبان سے افشا کرا دئے تھے۔ کامل پاشا کی یہ سزا ہونی چاہیے کہ اسپر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے کیونکہ اس نے فوج کے بھید جنگ کے موقعہ پر ظاہر کئے اور اس کا مقدمہ فوجی عدالت میں ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیخ علی یوسف بڑا سیاسی آدمی ہے مگر سیاست کا اول اصول یہ ہے کہ اپنی قوم کو نقصان نہ پہنچایا جائے حالانکہ علی یوسف نے ترکی کی ہستی کا خاتمہ کر دینے کی تجاویز میں غیروں کے ساتھ ملکر کام کیا ہے۔

شیخ علی یوسف کا مذہب اسلام ہے اس کے لحاظ سے اسکا فرض اولین یہ ہونا چاہیے تھا کہ اگر کامل پاشا نے دولت عثمانیہ کے اسرار ظاہر کر دئے تھے تو وہ اونکو ظاہر نہ کرتا کیونکہ اس سے دشمنوں کے فائدہ اُٹھانے کا اندیشہ تھا چنانچہ دشمنوں نے علی یوسف کی تحریر سے فائدہ اُٹھایا اور دولت عثمانیہ نے مجبورًا المؤید کا داخلہ دولت عثمانیہ میں بند کر دیا۔

ایڈریانوپل کی تسخیر علی یوسف کے افشاء اسرار سے ہوئی اور دنیا اس امر سے اچھی طرح واقف ہے کہ اگر علی یوسف ایڈریانوپل کے اسرار ظاہر نہ کرتا تو ایڈریانوپل کبھی تسخیر نہ ہوتا۔

حال میں رشید پاشا اور کامل پاشا نیز فرید پاشا "اڈیٹر" کو آستانہ میں داخل ہونے کی ممانعت کر دیگئی ہے۔

رشید پاشا (خلف کامل پاشا) کو کامل پاشا نے اپنی صدارت عظمی کے زمانہ میں ترکی کمشنر مقیم مصر کا سکرٹری بنا کر بھیجا تھا اگرچہ اس عہدہ پر رہنا تو مصر کے لئے کیسا مضر تھا مگر الحمد للہ جب وہ مصر میں آیا تو نئی وزارت کا حکم اوسکو سنایا گیا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔

آپ یہ عجیب و غریب بات سُنکر بہت متعجب ہونگے کہ جب شیخ علی یوسف کا دیوالہ نکل گیا اور کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا تو اسکو اسکی پارٹی نے شیخ السجادہ رفاعیہ بنا کر ساٹھ پونڈ ماہوار کا عہدہ دیدیا۔ غضب خدا کا یہ جگہ خاص ہاشمی کے لئے مخصوص ہے۔ آہ قوت آہ طاقت اور پھر اوسکو پاشا کا خطاب بھی دیدیا گیا۔

اب المؤید کے پہلے صفحہ پر آپ سال بھر سے دیکھتے ہونگے کہ موسس المؤید سید علی یوسف لکھا جاتا ہے حالانکہ پہلے شیخ علی یوسف لکھا جاتا تھا اور یہ صرف اسوجہ سے کہ اوس کو شیخ السجادہ کا عہدہ ملگیا ہے جو خاص ہاشمی کو ملنا چاہیے تھا۔

مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں بعض خائن ملک و ملت لوگوں کے حالات کیوں لکھتا ہوں اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ لوگوں کو اون دشمنان ملک و ملت کے حالات اچھی طرح معلوم ہو جائیں جو ممالک اسلامیہ میں رہتے ہیں تاکہ لوگ دیکھ بھال کر کسی شخص کی تعریف و توصیف کیا کریں۔

بعض محبان وطن نے ایکمرتبہ مجھسے دریافت کیا تھا کہ سُنا گیا ہے رشید رضا شامی ہندوستان سے مدرسۂ دعوت و ارشاد کے لئے کچھ روپیہ لایا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے اسکا کچھ علم نہیں خدا تمام مسلمانوں کو جھوٹ اور فریب سے بچاوے۔

مصر میں رشید رضا شامی کے متعلق عام لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ہندوستان سے ضرور روپیہ لایا ہے جسکا پتہ کچھ نہیں چلتا واللہ اعلم یہ کہانتک صحیح ہے۔

میں آپکو ایک بڑی خوشخبری سُناتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ لامرکزیۃ والوں نے بڑا شور مچا رکھا تھا۔ اور بار بار اخبارات میں مختلف مقامات سے نہایت سخت و تاکیدی تاریخیں بھیجکر ظاہر کیا گیا تھا کہ ہمیں لامرکزیۃ دیجائے ورنہ ہم ہڑتال کرینگے چنانچہ جب بار بار کوئی موافق جواب نہ ملا تو اُنھوں نے ملکر ہڑتال کر دی لیکن اس ہڑتال کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور حضرت محمود شوکت پاشا نے ان شریروں کی حرکات کو دیکھکر تار کے ذریعہ اطلاع دی کہ ہماری سلطنت دستوری ہے جو بات تم کو پیش کرنی ہو وہ باقاعدہ اپنے قائمقام بھیجکر اونکے ذریعہ سے پیش کرو اگر تمنے ایسا نہ کیا اور شور و غل مچایا تو چوبیس گھنٹہ کے اندر سخت سخت سزائیں دیجائیں گی۔ اس اعلان سے المقطم۔ الاہرام۔ العمران۔ المؤید۔ المنار گویا بالکل مر گئے اور انکی شرارتوں پر ایسی بجلی گری کہ اب شاید ہی یہ اُٹھ سکیں۔ اللھم انصر من نصر الدین واخذل من خذل المسلمین۔ اس دعا پر میں اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے اس خط کو ضرور جگہ دیں گے۔

عاجز ابو سعید العربی السندی
از قاہرہ (مصر)

مدنیۃ النسواں

صفات نسوانی

(ایک انگریز مصنف کے خیالات)

پیرس کے ایک اخبار نے اپنے مرد ناظرین سے سوال کیا تھا کہ وہ عورتوں میں کس خاص صفت کو پسند کرتے ہیں۔ جو جوابات موصول ہوئے اُنکا خلاصہ حسب ذیل اعداد میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی کس خاص صفت کے حق میں کسقدر ووٹ دینے والوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

(۱) [illegible] ۸۲۷۸	(۱۲) محنت — ۲۱۲۵
(۲) کفایت شعاری — ۷۲۹۶	(۱۳) ہمت — ۱۷۵۳
(۳) رافت — ۶۰۳۶	(۱۴) تمیز — ۱۷۶۷
(۴) سلیقہ — ۵۰۵۰	(۱۵) سادگی — ۱۵۸۰
(۵) حیا — ۴۹۷۵	(۱۶) دانائی — ۱۲۱۷
(۶) گرویدگی — ۴۷۸۲	(۱۷) دیانت — ۱۳۸۹
(۷) نفاست — ۴۵۷۵	(۱۸) خوش خلقی — ۱۲۳۶
(۸) خندہ مزاجی — ۴۵۶۵	(۱۹) عصمت — ۱۲۳۰
(۹) ستھرائی — ۴۵۹۴	(۲۰) شائستگی — ۹۶۹
(۱۰) حلم — ۳۹۵۰	(۲۱) ایثار — ۸۶۸
(۱۱) شفقت مادرانہ — ۱۷۰۳	... ...

۱ - یہ امر خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے کہ کفایت شعاری اور سلیقہ فہرست میں مقدم رتبہ رکھتے ہیں اور عصمت وایثار کو آخری درجہ ملا ہے حالانکہ توقع یہ تھی کہ عصمت وایثار کے حق میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہونگے۔

۲ - کیا یہ تعجب خیز امر نہیں ہے کہ صفات نسوانی کے بہترین جوہر "وفا شعاری" کو مندرجہ بالا فہرست میں کوئی جگہ نہیں ملی؟ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ قوت فیصلہ، فیاضی، پھرتی، بہادری اور استبازی کی طرح وفاداری بھی اُن صفات میں شامل ہے جو مردوں سے مخصوص ہیں۔

۳ - نیز "اخلاص" جو مردوں کے باہمی محبت اور دوستی کا جزو اعظم تصور ہوتا ہے کیا عورات کی مخصوص صفات میں داخل نہیں ہے؟ کیا رائے دیتے وقت مردوں کی یہ مراد تھی کہ وفاداری اور اخلاص کی عورتوں سے توقع نہیں کیجا سکتی؟

۴ - میں ایسے مردوں سے واقف ہوں جو اپنے گھر کا نہایت عمدہ انتظام رکھے جانیکی غرض سے اپنی زوجہ کو ایک اشرفی روز دیتے ہیں۔ مگر تنہا اپنی ذات کلب میں وہ دو اشرفیاں روزانہ خرچ کر ڈالتے ہیں شوہر کو اختیار ہے جو اُسکے جی میں آئے کرے۔ مگر زوجہ کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ وہ ایماندار ہو۔ حلیم ہو ایثار و قناعت سے متصف ہو اور ہمیشہ خوش اور بشاش نظر آئے۔ مرد اپنے یاران ہمشرب کے لطف صحبت سے مستفید ہو کر کتنی ہی رات گئے اپنے مکان پر پہونچیں لیکن اگر اپنی بیوی کو خوش مزاج اور بشاش اور اپنی واپسی کا منتظر نہیں پاتے تو انکو گراں گذرتا ہے اور اگر بدقسمتی سے کہیں اہلیہ کی ڈاڑھ میں درد ہے یا اُسکو درد سر ہے تو اس سے بڑھکر عورت کا کیا قصور ہو سکتا ہے!! درد کا کیا مضائقہ ہے عورت کو چاہئے کہ ہر حال میں قانع، خوش اور بشاش رہے۔

۵ - بیسویں صدی میں بھی مرد عورتوں کو ایک پلی طوطی یا باربرداری کا جانور سمجھتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہو اگر ساتھ ہی مرد مہربانی سے اپنے آپکو کم از کم اُس اخلاقی ضابطہ کا تو پابند سمجھیں جس کے مطابق گھونسلہ بنانے اور بچوں کی پرورش میں نر و مادہ پرند برابر حصہ لینے کے پابند ہوتے ہیں۔ اور جب مادہ اپنے بچوں کے فرائض پرورش میں مشغول ہوتی ہے تو نر اپنے سریلے راگ سے اُسکو بشاش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

۶ - ازدواج اور محبت اُسوقت تک ناکام ثابت ہونگے جبتک کہ مرد اپنی رائے پر قائم رہینگے کہ عقیدت، حلم، گرویدگی، خوش خلقی، برداشت اور ایثار کی صرف عورتوں سے توقع رکھنی چاہیے اور جبتک کہ تسلیم نہ کرلیا جائیگا کہ جس عادت کا ایک عورت میں پایا جانا عیب سمجھا جاتا ہے وہی عادت ایک مرد کو بھی عیب دار بنا دیتی ہے۔ (۷) اسمیں شک نہیں کہ ایک مرد میں قوت ارادی بہ نسبت ایک عورت کے زیادہ ہونا چاہیئے۔ اور ایک عورت کو مرد سے زیادہ شیریں مزاج ہونا مناسب ہے۔ بعض صفت مردوں میں زیادہ قوی ہونے چاہئیں، اور بعض عورتوں میں مگر ساتھ ہی جہانتک عقیدت، رافت، سلیقہ حلم، محنت، تمیز، ہمت، گرویدگی، ایثار، دانائی، دیانت، اخلاص، خوش مزاجی، اور وفا شعاری کا تعلق ہے، میں ہرگز یہ تسلیم کرنیکے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ صفات صرف عورتوں سے مخصوص ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ صفات ہیں جنکی مرد عورت دونوں کو ایکدوسرے سے یکساں توقع رکھنی چاہیے۔ (۸) عورت میں جس صفت کی مرد بہت ہی قدر کرتے ہیں وہ "عصمت وعفت" ہے اگر یہ صحیح ہے تو اُن لوگوں کی کیوں قدر کیجاتی ہے جو اس صفت سے عورتوں کو محروم کرتے ہیں ایسے مردوں کی برابر کلب میں آمد و رفت جاری رہتی ہے سب گھروں میں برابر آتے جاتے رہتے ہیں اور بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُنکو شاباشی دیجاتی ہے۔ معصوم ہونا عورت کا فرض سمجھا جاتا ہے وہ اگر خطا کی مرتکب ہو تو اُسکو کمزور اور ناقص العقل سمجھا جاتا ہے، حالانکہ شائستہ سمجھدار مرد بھی جادہ مستقیم سے انحراف کرتے رہتے ہیں۔ (۹) اکثر یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ عورتیں بناؤ سنگار کی عادی ہوتی ہیں اور اپنی زیب و زینت پر مردوں کی گاڑھی کمائی کا روپیہ خرچ کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتیں مگر واقعہ یہ ہے کہ بعض دانشمند اور کفایت شعار مائیں اپنی لڑکیوں کو اس طرح تربیت دیتی ہیں کہ وہ خوش مزاج، محتاط، کفایت شعاری اور خیر خواہ بیبیاں بنیں۔ لیکن عموماً ایسی عورتیں مرغوب طبع نہیں ہوتیں۔ طبیعت مائل اُنہیں پر کیجاتی ہے جو پر تکلف پوشاک سے آراستہ ہوتی ہیں، اور اُسی پرند کو پسند کیا جاتا ہے جسکے پر خوبصورت ہوں۔ پھر شکایت کیسی؟ جس چیز کی تمہیں ہوس تھی وہ ملگئی اور تم اسی کے مستحق تھے (۱۰) عورتوں کو معصوم رہنے کا مطالبہ کرنیکی بجائے یہ زیادہ مفید اور دانائی کی بات ہوگی کہ عورتوں کو فرائض کی بجاآوری اور انکی محاسن کو استقلال کیغرض سے ایسے قوانین اور رواج مقرر کئے جائیں جس سے مردوں کیساتھ رعایت مسدود ہو جائیگی اور مرد و عورت دونوں یکساں ازدواجی خوبیوں کے وجود پر زور دیا جائے۔

(ن ۔ ن)

مطائبات

ننھا منشی[۱]

اے ذراسی جان! اے پانی کے ننھے جانور — اے سکوں سے بھاگنے والے! رہین اضطراب
کیا لکھا کرتا ہے تو۔ نہروں کی ہر اک سطر پر؟ — کس لئے حرکت کیا کرتا ہے تو بالائے آب؟

باوجودیکہ نہ ٹانگیں ہیں نہ بازو ہیں ترے — کسقدر تیزی سے لیکن دوڑتا رہتا ہے تو
چشم بینا گو نہیں قدرت نے بخشی ہے تجھے — پھر بھی اپنے راستوں کو جانتا ہے چار سو

مجکو! لیکن یہ تو بتلادے کہ ہے کیا چیز تو؟ — پہلے کیا تھا؟ کس جگہ تھا؟ اور کیا ہو کر رہے؟
سیکھ کر آیا ہے کس سے اسقدر تمیز تو؟ — اے درخشاں "ننھی ہستی" محو لکھنے میں جسے

برق رفتاری یہ تیری چشمۂ شفاف پر — اپنی سرعت سے نہیں دیتی ہے جنبش آب کو
اور اگر ہوتی ہے کچھ جنبش بھی سطح صاف پر — تو چلی گویا صبا گلزار میں آداب کو

اے ذرا سے جانور ہاں تو اکیلا تو نہیں — بیسیوں ہیں ننھی ننھی ہستیاں تعداد میں
کچھ تمہارا اپنا بناؤ تمنے لکھا تو نہیں — کسقدر تم آئے ہو اس عالم ایجاد میں؟

کیا لکھا کرتے ہو تم! ظاہر وہ ہوتا ہی نہیں — تمنے لکھا اور موجوں نے دیا اُسکو مٹا
یہ نوشتہ آجتک نظروں سے دیکھا ہی نہیں — کوئی عیسائی نہ ہندو اور نہ مسلم پڑھ سکا

مچھلیوں کا۔ کیڑوں کا یا سمندر کا بیاں — یا پھلوں۔ پھولوں کی بابت کچھ لکھا کرتے ہو تم
اس جہاں کی یا زمین و آسمان کی داستاں — لکھ کے بتلاتے ہو۔ ہوجائیگا یہ بھی یونہی گم

کچھ تو بتلا دے مجھے۔ اے چلبلے ہوشیار — ہیں تری تحریر کے الفاظ کیا؟ مضمون ہے کیا؟
ایک لمحہ کا توقف کر ذرا اے وقف کار — ایسا مصروف قلم کاری گونا گوں ہے کیا؟

اچھا! مت بتلا۔ سمجھتا میں بھی ہوں اے بے زباں — تونے اُستاد ازل سے پائی اک تعلیم ہے
منکشف مجھپر بھی اب ہو گیا راز نہاں — خود مرے بھی لوح دل پر تو ہی تو مرقوم ہے

مرحبا اے ننھے کیڑے مرحبا صد آفریں! — تو ہمیشہ لکھتا رہتا ہے خدا کا نام پاک
منہمک دنیا میں ہو کر ہم نے اے ارشد خزیں — اور ہے اس مخلوق کو خالق سے اپنے انہماک

ادیب

[۱] ننھا منشی سے مُراد وہ چھوٹا سا کیڑا ہے جو سطح آب پر تیزی سے ہر وقت تیرتا رہتا ہے۔ اسکی دائرہ نما حرکتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کچھ لکھ رہا ہے۔ (فلانڈری زبان کی ایک نظم کا یہ ترجمہ ہے)

کلام اکبر

جسکے سینہ میں دل آگاہ ہے — اُسکے لب پر اللہ ہی اللہ ہے
منزل تو می سے آتی ہے صدا — جو نہیں ہے قبلہ رو گمراہ ہے
لا الہ آسان ہے سائنس میں — فلسفہ میں مشکل الا اللہ ہے

ہے کیا وقعت نہیں میری جو بزم غیر میں
عزت مسلم ہے اسکی کس مپرسی غیر میں
رنگ دنیا دیکھ اس سے کیا کہ سلطان کون ہے
باغباں سے تجکو کیا مطلب چمن کی سیر میں
آسمانی توپ چلتی ہے کہیں صدیوں کے بعد
لیکن اڑ جاتی ہیں ساری شیخیاں دو دیر میں

بے شک فائدہ ہمیں دل کے سبق سے ہے
خلوت میں انجمن کا مزہ پا رہا ہے

(ادیب)

حوادث و اخبار

العالم الاسلامی

ریوٹر کو پتہ لگا ہے کہ ترکی نے حال میں برٹش نظارت خارجیہ سے کسی برٹش افسروں کی خدمات مستعار دینے کی درخواست کی ہے تا کہ ایشیائی ترکی کی اصلاحات کے عملدرآمد میں اُن سے مدد لیجائے۔ آدمیوں کا انتخاب بالکل برطانیہ پر چھوڑ دیا گیا ہے جس نے اس درخواست کو منظور کر لیا ہے مگر کوئی افسر منتخب نہیں ہوئے ہیں نہ کسی افسر کا نام لیا جاتا ہے۔

ایک مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بے بنیاد ہے کہ ترکی نے جزیرہ قبرس برطانیہ کے حوالہ کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمرہ اور ترکیا ریو (؟) کے درمیان ایک قرارداد کی گئی ہے جسکے بموجب کہ اختیاری امر ایسے رضامند ہوئے ہیں کہ رامو رمزد کی حوالگی کا وہ قطعہ اراضی جو سرزمین "جرانی" کہلاتا ہے۔ مو ہزار تومان کی ادائیگی پر وہ شیخ محمرہ کے حوالے کر دیں گے۔ یہ تصفیہ بہت کچھ طمانیت بخش ہے کیونکہ ان سرزمینوں کے متعلقہ تنازعات سے خطرات پیش آتے رہتے ہیں۔

بندر غیر متصل استرآباد سے آیا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ سالار الدولہ کے پیرؤں نے چنگی خانہ کو تاخت و تاراج کیا اور ایک بلجیمی افسر چونگی کے گھر میں گھسکر جبر و تعدی کی۔

ترکی ایرانی سرحد کے مسئلہ پر اگرچہ ایک کمیشن کئی مہینوں سے غور کر رہا تھا مگر اسکا تا حال کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اب یہ مسئلہ برٹش اور روسی سفارتخانوں کے زیر غور ہے اور امید ہے کہ جلد قابل اطمینان طریق سے طے پا جائیگا۔ جنوبی سرحد کی تعین انجام پا چکی ہے۔

ہندوستان

مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار بعزم سیاحت ۲۶ مئی کی شام کو یورپ روانہ ہو گئے۔ روانگی کا منظر قابل دید تھا۔ بہت سے احباب اور معاصر رخصت کرنے کے لئے اسٹیشن پر آئے تھے۔ خداوند تعالے آپکو یہ سفر مبارک فرمائے۔

پونا ریلوے اسٹیشن میں رات کے دو بجے ایک یورپین انجن ڈرائیور اپنے انجن کو غلطی سے ایک ایسی لائن پر لے گیا جو متروک تھی اور جسکے سرے پر قلیوں نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنا لی تھی۔ اس غفلت کا یہ نتیجہ ہوا کہ دو آدمی بالکل ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔

ریاست میسور نے ریشم کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے تجویز کی ہے کہ تین سال تک جاپان یا اٹلی سے ایک ماہر فن ریشم سازی کی خدمات حاصل کیجائیں۔

افسوس کہ خانصاحب شیخ عبدالحق بی اے ملتان کو کسی شقی القلب بدمعاش نے گذشتہ جمعہ کی شام کو چھرے سے مہلک زخم پہونچایا۔ اگرچہ معالجہ میں بہت کوشش کیگئی مگر کچھ فائدہ نہوا اور وہ ہفتہ کی صبح کو انتقال کر گئے۔ قاتل جو پٹھان بتایا جاتا ہے گرفتار ہے۔ مرحوم کی موت کے اعزاز میں اُسی روز ملتان کی عدالتیں بند رہیں۔

سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء کے اندر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے کھانیکی رد گاڑیاں تعمیر کرنیکی گورنمنٹ ہند نے منظوری دی ہے۔

معاصر نائک کلکتہ کو خبر پہونچی ہے کہ تین ہفتہ قبل بنارس سے دو بنگالی پنڈت وشنو گمبر کے گندھرب مہاودیالہ لاہور میں گانا سیکھنے گئے تھے اور کالی باڑی میں رہتے اور ادھر اُدھر پھر کر گنڈا بتات کیا کرتے تھے اُنکو پولیس نے واقعہ کے متعلق گرفتار کیا ہے لیکن سنا جاتا ہے کہ کوئی قابل اعتراض چیز انکے پاس سے برآمد نہیں ہوئی ہے۔

بنگال میں اُمید لگائی جا رہی ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ء میں بہار کی نئی ہائیکورٹ کا افتتاح ہو جائیگا اور آنریبل سید علی امام صاحب موجودہ قانونی ممبر اسکے اول چیف جسٹس بنیں گے۔

کلکتہ کے عجائب خانہ میں کچھ عرصہ سے سرقہ کی وارداتیں جاری تھیں انکے متعلق پولیس نے چار مشتبہ اشخاص کا چالان کیا ہے۔

ہفتہ کی صبح کو مہاراجہ قاسم بازار موٹر کار پر سوار ہو کر سیالدہ سے اپنی کوٹھی کو واپس آ رہے تھے کہ اُنکی موٹر کار میونسپلٹی کی کوڑا کرکٹ لیجانیوالی ٹرین سے ٹکرا کر چور چور ہو گئی۔ موٹر چلانیوالے اور اردلی کے سخت چوٹیں آئیں۔ مہاراجہ قاسم بازار ٹرین کے انجن کے نیچے پڑے ہوئے پائے گئے مگر غنیمت ہے کہ اُنکے بالکل چوٹ نہ آئی۔

اخبار لیڈر کا نامہ نگار متھرا سے لکھتا ہے کہ وہاں کے سناتن دھرمی ہندو آریہ سماجی اشخاص سے قطع تعلق کرنیکی تجویز کر رہے ہیں۔

کراچی اور دہلی کے درمیان چوڑی پٹڑی کی سیدھی ریلوے لائن تعمیر کرنیکے متعلق ریاست ہائے راجپوتانہ کی تجاویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں روانہ کر دی گئی ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ آخری فیصلہ کرنے سے پہلے تمام جماعتوں کی آرا پر غور کیا جائیگا۔

گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے بھی مدارس اور سرکاری دفاتر میں مسلمانوں کو نماز جمعہ کی چھٹی عطا کرنیکے متعلق ریزولیوشن شائع کیا ہے۔

لال قلعہ دہلی کو کسیقدر اُسکی سابق عظمت و شان پر لانے کے لئے عمارتوں میں تغیر و تبدل کرنیکا خیال ہے۔

ہندوستان سے ایک پرائیوٹ مراسلہ پہنچنے کی بنا پر قاہرہ میں یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر کے ریٹائر ہونے پر لارڈ کچنر وائسرائے ہند بنائے جائینگے۔

مسٹر غلام حسین نبی بخش نے اعلیٰ قسم کے کرکٹ بیٹ۔ محمد دین رحیم الدین نے نئی قسم کے قفل مسٹر آر سی بنرجی نے نئی قسم کے بتی دان اور مسٹر دت نے جدید قسم کے کولہو کے لئے سرکاری پیٹنٹ آفس میں پیٹنٹ کرانیکی درخواست دی ہے۔

ولایت سے خبر آئی ہے کہ آئندہ ہندوستان کے مندرجہ رجسٹرڈ اخبارات بھی اُسی محصول پر ولایت جا سکینگے جسپر انگریزی نو آبادیوں کے اخبارات جاتے ہیں۔

میاں محمد حاجی جان محمد چھوٹانی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ سلطان الہند کے آئندہ عرس تک بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے نے ۱۴ جون تک حسب معمول اجمیر کے کرایہ میں رعایت منظور کر لی ہے اور رعایتی ٹکٹ واپسی کی میعاد ۳۰ جون رکھی گئی ہے۔

ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بہادر کے ہولناک واقعہ بم سے صحتیاب ہونیکی تہنیت میں ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ نے اسپتالوں کے بچوں کو ضیافت دینے کا جو انتظام کیا ہے اُسکے ساتھ دوسرے بچوں کے لئے بھی پرائیوٹ فیاضی سے ضیافت کا اہتمام اور کپتان اینگنس بہادر اے ڈی کانگ وائسرائے نے اسکی بابت جو تجویز کی ہے اُسکو مختلف گورنمنٹوں اپنے کمشنروں و ڈپٹی کمشنروں کے پاس اس امر کی ہدایت کیساتھ بھیج رہے ہیں کہ وہ لوگوں کو اس مقصد کی تکمیل میں پوری مدد دیں اور موسم برسات کا لحاظ کرکے اُن بچوں کے لئے شیرینی اور دیگر تفریحات کا سامان کریں۔

اوری گام کی کان کے ایک قلی نے اپنی عورت کو کسی آشنا کے پاس دیکھکر چھرے سے اُسکا کام تمام کر دیا۔ اور بعد میں خودکشی کر لی۔ عورت کے آشنا نے بھاگ کر جان بچائی۔

ایڈوکیٹ آف انڈیا بمبئی کو ہفتہ کے روز کولمبو سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ اُس روز وہاں اچھی بارش ہو رہی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ برسات کا موسم قریب آ گیا ہے۔

ہندوستان کی تمام ریلوں کو یکم اپریل سے ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۴ء تک سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی نسبت ۱۰۳۵۵۶۰ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔

طاعونی اموات ۔ ہفتہ مختتمہ ۱۸ مئی کے اندر کل ہندوستان میں طاعون کی ۱۳۲۸ وارداتیں اور ۲۵۱۵ اموات ہوئیں جنکی تفصیل یہ ہے صوبہ بمبئی ۲۵۶ ۔ مدراس ۱۳ ۔ بنگال ۲۲ ۔ بہار و اڑیسہ ۱۱ ۔ صوبہ متحدہ ۱۱۰۶ ۔ پنجاب ۹۳۲ ۔ برہما ۲۲ ۔ ممالک متوسط ۱ ۔ ریاست میسور ۱۳ ۔ راجپوتانہ ۲۱ ۔ صوبہ سرحدی ۵ ۔ کشمیر ۲ ۔ پنجاب میں سب سے زیادہ اموات گوڑگانوہ ۱۵۴ ۔ گوجرانوالہ ۲۲۹ ۔ سیالکوٹ میں ۱۵۶ ہوئیں۔

کالا باغ میں ۲۲ مئی کو ایک پرانے انجن کا بائلر پھٹ جانے سے ۷ آدمی ہلاک اور ۹ سخت مجروح ہوئے انگریز ہیڈ انجنیر جو پاس ہی کھڑے تھے بال بال بچ گئے۔ ڈرائیور کی لاش کا کچھ پتہ نہیں خیال ہے کہ وہ دھماکہ کے زور میں اُڑ کے دریا میں جا پڑا۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیّہ

لندن ۲۳ مئی — سقوطری کے غیر ملکی تفصل غالباً بین الاقوامی کمانڈروں کے زیر اہتمام سقوطری کا مقامی نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

سالونیکا — ۲۰۔ ۱۰ حال کو ایک بلغاری فوج اُس بے تعلق حلقہ میں داخل ہوئی جو دالنسا کو نسا کی سے واقعات کے بعد دونوں سلطنتوں میں قائم ہوا تھا اور اس علاقہ پر قبضہ کرنیکی کوشش کی جسپر یونانی پہلے سے قابض تھے۔ یونانیوں نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ابتک فریقین میں سخت لڑائی جاری ہے گورنمنٹ یونان نے معاہدہ کے خلاف ورزی کے خلاف اظہار ناراضگی کر کے بلغاری سپاہ کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔

(بعد کی خبر) اس حادثہ کے متعلق بلغاریوں کا بیان ہے کہ یونانیوں نے بلغاری چوکیوں پر گولیاں چلائی ہیں حالانکہ وہ اپنے علاقہ میں تھیں۔ آتشباری تھوڑے عرصہ تک رہی۔ بلغاریوں کو کچھ نقصان نہ ہوا۔

ایتھنز — شاہ یونان اس غرض سے سالونیکا گئے ہیں کہ یونانی اور بلغاری سپاہ کو آئندہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونے سے بچانیکے لئے ایک وسیع بے تعلق حلقہ قائم کرنیکا انتظام کریں۔

اگرچہ یونان اور سرویا میں معاہدہ طے پا جانے سے انکار کیا جاتا ہے مگر اس امر کو باور کرنیکی معقول وجہ ہے کہ انھوں نے خاص مقررہ حدود تک بلغاریہ کی ترکتازی کو روکنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور سالونیکا کے متعلق تاحال بلغاریہ اور یونان میں کشمکش چلی جاتی ہے۔

جنوبی سرحد البانیہ و بحیرہ ایجین کے متعلق اٹلی کا سخت رویہ بھی تشویش پیدا کرتا ہے۔ اٹلی ایسی مراعات کا ذرا سا ذکر بھی نہیں سننا چاہتی جو ایک یونانی بحری جیس کے قائم ہونیکا خطرہ پیدا کرنیوالی ہوں کیونکہ یہ جیس ایڈریاٹک پر بار رہیگا۔ بعض حلقوں میں اتفاق ثلاثہ کی طاقتیں از روس۔ فرانس انگلستان اس سے کام لے سکیں گی۔

(بعد کی خبر) آج رات کو بلقانی وکلا ء صلح میں زیادہ پر امید فیلنگ پھیلا ہوا ہے کیونکہ ایسے آثار پائے جاتے ہیں کہ عہد نامہ صلح کی منجانب ترکی جو ترمیم کیجائے گی وہ ایسی وسیع الاثر نہ ہوگی جیسی پہلے امید تھی۔

ایک وکیل صلح نے رایٹر کے قائمقام کو اطلاع دی ہے کہ اسے امید ہے کہ معاہدہ صلح پر اگلے ہفتے کے ابتدائی ایام میں دستخط ہوجائیں گے۔

سالونیکا ۲۵ مئی — مقام دالٹ سٹا کی لڑائی کا ۲۲۔ ۵ حال کی شام کو خاتمہ ہوگیا ۲۳۔ ۵ حال کی سہ پہر کو بلغاریوں کی دو کمپنیوں نے مقام سیلنن پر یونانیوں کی ایک کمپنی پر حملہ کیا مگر پسپا کیئے گئے اس کے بعد ایک امن قائم ہوا۔ اس حال کی لڑائیوں میں یونانیوں کے ۲۰۰ ہلاک اور مجروح ہوئے۔

روما ۲۴ مئی — طرابلس کی اطالوی فوج کی شکست کے بارہ میں جب ایک ممبر نے پارلیمنٹ میں سوال کیا تو نائب وزیر جنگ نے اس امر کا اعتراف کیا کہ دشمن نے اطالوی فوج کی چار توپوں پر قبضہ کرلیا ہے مگر یہ توپیں چھوڑ دینے سے پیشتر بیکار ہوگئی تھیں وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ زمانہ حال کی جدید جنگی حکمت عملی اس بات کی مقتضی تھی کہ قدیم تعصبات سے باوجود انسانی زندگی کو قربان کرنیکے مقابلہ میں چند توپیں چھوڑ دینے کی پروا نہ کی جاتی۔ جنگ میں اس قسم کے افسوسناک واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے کی وجہ سے اس صورت میں یہ کہنا کسیطرح مناسب نہیں کہ اس قسم کی شکست کی ذمہ داری کسی خاص فرد کے ذمہ عائد ہوسکتی۔

برلین ۲۵ مئی — نیم سرکاری اخبار نارڈ ڈوئچ البمان زیٹنگ لکھتا ہے کہ۔ اگرچہ تاجداران برطانیہ اور روس کے ایک ہی وقت میں برلن تشریف لانے اور قیصر کے ساتھ انکی دوستانہ ملاقات کو سیاست سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے مگر یہ اس کی بین علامت ہے کہ یورپ کو مشرقی مسائل کے قابل اطمینان طریق سے حل ہوجانے کے علاوہ اس امر پر بھی اعتماد رکھنا چاہئے کہ سیادیات صلح پر حتی الامکان جلد دستخط کرانیکے لئے دول کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھینگی۔ اخبار مذکور یہ بھی لکھتا ہے کہ کانفرنس سفراء نے بالاتفاق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس قسم کی ابتدائی شرائط میں ترمیمات پر بحث کرنا مزید تاخیر کا موجب ہوگا

صوفیہ ۲۶ مئی — اتحادیوں کے اختلافات کی وجہ سے جو حالت پیدا ہورہی ہے۔ اسے نہایت اندیشناک خیال کیا جاتا ہے۔ اب اسمیں کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ یونان اور سرویہ نے بلغاریہ کے برخلاف کارروائی کرنیکے لئے آپسمیں معاہدہ کیا ہے اندیشہ ہے اگر روس نے مداخلت نہ کی تو معاملات ایسی نازک صورت اختیار کرجائینگے کہ بالآخر تصفیہ کی کوئی امید باقی نہ رہے گی۔

صوفیہ کا ایک تار بنام ٹائمز مظہر ہے کہ اتنی ہزار بلغاری سپاہ جو پہلے مقام شتلجہ میں صف آرا تھی اسوقت صوفیہ میں جمع ہے۔ فوجی حکام بشرط ضرورت محاربہ کی مکمل تیاری کر لی ہے

سالونیکا — بلغاریوں نے یونانیوں کے بحری دستہ پر جو مقام کوالہ کے سامنے گشت لگا رہا تھا فیر کئے مگر یونانی جہاز انکی زد سے باہر تھے انھوں نے بلغاری فیروں کا کچھ جواب نہیں دیا

لندن ۲۶ مئی — کل شام کو بلقانی اور ترکی وکلاء کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ترکی وکلاء کو اس امر کا اطمینان دلایا گیا کہ اتحادی اب شرائط صلح میں کسی قسم کی مزید ترمیمات نہیں کرنا چاہتے۔ اس کارروائی کو تصفیہ کے حق میں نہایت مفید خیال کیا جاتا ہے کیونکہ ترکوں کو اندیشہ تھا کہ اگر کسی قسم کی ترمیمات منظور کی گئیں تو اس سے اتحادیوں کیلئے مزید مطالبات کا دروازہ کھل جائیگا۔

(بعد کی خبر) فریقین جنگ کے جو مختلف مشن آجکل لندن میں موجود ہیں ان کی طرف سے اس کثرت کے ساتھ یقین دہانیاں بیانات اور تردیدیں شائع کیجارہی ہیں کہ حالت سخت مایوس کن اور اضطراب انگیز ہورہی ہے فریقین کے متناقض بیانات اعلیٰ حلقوں میں بھی پریشانی پیدا کررہے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس تاخیر و توقف کا کون ذمہ دار ہے کیونکہ نہ تو صلح کی گفت و شنید میں کسی قسم کی ترقی نظر آتی ہے نہ مختلف قسم کی سازشیں کم ہوتی نظر آتی ہیں۔

دول عظام کے سفراء نے آج ایک جلسہ منعقد کیا اور ڈھائی گھنٹہ تک بحث جاری رکھکر اسکو ملتوی کردیا۔ اب وہ جمعہ کو پھر جلسہ کرینگے معلوم ہوا ہے کہ سفراء میں اسکی عام خواہش تھی کہ ترکی صلح کے مسودہ پر بتعجیل و بلا ترمیم دستخط کئے جائیں یونانی اور سروی وکلاء بھی آج جلسہ میں جمع ہوئے اور انھوں نے فیصلہ کیا کہ سر ایڈورڈ گرے سے درخواست کیجائے کہ وہ فی الفور ایک کانفرنس طلب کریں۔

قسطنطنیہ — یہاں اسکی مسلسل خبریں آرہی ہیں کہ سرشتلجہ کی افواج کے درمیان افسروں سے ناراضی ہونیکی وجہ سے ایک لڑائی واقع ہوئی ہے۔

حوادث محلیّہ (لوکل)

۲۶ — مارچ کے "صحیفہ" میں ہمنے یہ خبر درج کی تھی کہ کسی ٹیکا بڑھئی نے خودکشی کرلی۔ لاش کے ڈاکٹری ارتشاف سے معلوم ہوا کہ ٹیکا مذکور نے زہر کھایا تھا۔ اب معلوم ہوا کہ اس خودکشی کے متعلق نہایت زور شور سے تحقیقات ہورہی ہے۔ ابھی تک کچھ صحیح پتہ نہیں چلا مفصل حالات سے آیندہ اطلاع دیجائے گی

سکرتیور میں ہمارے شہر کے ہردلعزیز صاحب مجسٹریٹ بہادر کے نام سے گنج کی تعمیر کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا افسوس ہے کہ کسی بدمعاش نے بنیادی پتھر اور وہ سکے جو بنیاد میں رکھے گئے تھے نکال لئے۔

بابو نرایند اس صاحب ڈپٹی کلکٹر بجنور کا تبادلہ شہر بجیانپور کو ہوا۔ آپ کی جگہ ڈپٹی نظیر حسین صاحب بلگرامی تشریف لائے ہیں جو ایک قابل اور ہردلعزیز حاکم ہیں۔

لوکل معتبر تحفہ کا بیان ہے کہ میر آل علی صاحب کا مست ہاتھی جو رامپور بھیجدیا گیا تھا وہ سنتے وہاں بھی ایک خون کیا اور نواب صاحب کے حکم سے مار ڈالا گیا۔

رسید زر معاونین اخبار مدینہ بجنور

جناب سید محمد ناظم علی صاحب نمبردار ..... عہ
جناب شاہ نور غنی صاحب ..... للعہ
جناب منشی محمد اسمٰعیل خاں صاحب پٹرول نمبر۔ عہ
جناب ڈاکٹر ایس۔ کے برمن صاحب۔ عہ
جناب شیخ محمد محی الدین صاحب ٹھیکدار ... عہ
جناب منشی شبیر علی صاحب رنڈر۔ ... عہ
جناب پیر عطا محمد شاہ صاحب انسپکٹر۔ عہ
جناب منشی جلال الدین صاحب سب انسپکٹر۔ عہ
جناب حکیم محمد سعید صاحب ..... عہ
جناب شیخ محمد نظیر حسن صاحب مالک کارخانہ شکر سازی۔ عہ
جناب منشی ظفر احمد صاحب و منظور احمد صاحب ٹھیکداران۔ عہ
جناب محمد عنایت بخش صاحب زمیندار شنساہی۔ عہ
جناب منشی منظور احمد صاحب پٹواری۔ عہ
جناب شیخ محمد صبغت اللہ صاحب رئیس۔ عہ
جناب منشی عبداللہ صاحب زمیندار۔ عہ
جناب منشی حامد حسن صاحب ایجنٹ کارخانہ کولہو۔ عہ
جناب ماسٹر اسد اللہ صاحب۔ عہ
جناب حکیم حافظ عبدالغفور صاحب زمیندار۔ عہ
جناب منشی محمد شفیع صاحب شنساہی۔ عہ
جناب منشی ضمیر احمد صاحب مختار۔ عہ
جناب منشی عبدالرشید و عبدالحمید صاحب۔ عہ
جناب مولوی حاجی عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ منیجر۔ عہ
جناب منشی احمد صاحب ..... عہ

اسماء گرامی معین اشاعت

جناب منشی محمد صدیق صاحب منیجر قدسیہ جنتری۔ ۱ خریدار
جناب شیخ منظور الٰہی صاحب زاہد شیر کوٹی۔ ۲ ٭
جناب مفتی محمد سراج الدین صاحب سرکل انسپکٹر۔ ۳ ٭
جناب منشی مظہر الحسن صاحب بلند شہری۔ ۳ ٭
جناب منشی محمد فاضل صاحب پٹرول نمبر۔ ۱ ٭
جناب منشی محمد ظفر علی صاحب ظفر۔ ۱ ٭
جناب منشی ظفر الحسن صاحب۔ ۱ ٭
جناب مولانا سراج الدین احمد صاحب سراج۔ ۱ ٭
جناب منشی امجد علی صاحب۔ ۴ ٭

مزید برآں اس ماہ میں ۱۴ حضرات نے براہ راست خریداری منظور فرمائی اللھم زدفزد

ہم اپنے معزز ہمدردان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ترقی اشاعت میں سعی فرماکر ہماری ہمت افزائی فرمائی ہے۔ امید ہے کہ دیگر حضرات بھی کرم فرمائیں گے۔

(منیجر مدینہ)

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پہ لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ یہ نیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس جو ۵ ماہ تک چلتا ہے فی بکس عہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی۔پی علیحدہ

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ندوی بمبئی

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو زمین یا کسی کنستر سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودہ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی خلق سے اُترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جلد بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ الیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں جھلس جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب یہ شربت تیار ہوتا ہے یا نیمہ فی بوتل دو روپیہ (اعصاب) خوراک شیشی ۴ اونس (۶ر) دو اونس (۳ر) ایک اونس (۱ر)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	لعہ	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ر ۳ پائی
ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸ر

نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ مینیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (عہ) خریدلیں۔ سچ مانیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپ روپیہ۔ دو روپیہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ لگاوینگے۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد۔ جے پور۔ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت برابر میں نرخ شکی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے نقد قیمت ٹھا ٹھن بجکر خریدلینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی عہ ۱۰ر دو روپیہ دس آنے۔

صابون سازی

ہمارے خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت۔ (نوٹ) انگریزی و گورمکھی بھی موجود ہے۔ آپکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد اوستاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی اوستاد **پانچسو ہزار روپے** لیکر نہ بتاوے۔
صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بناتی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔
ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے
مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (سے)

انگلش ٹیچر

انگریزی بچاؤ: بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد اوستاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔
خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ **خوبی** یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور برابر میں صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر کمرہ ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ لیٹر فارم خط و کتابت۔ عرضیاں و درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھاکر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیش بہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔
مجلد قیمت (۲ عہ) مع محصول ڈاک

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہو یار ہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں ۱ من دفعہ ۲۶ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور کیونکہ اس کتاب کے نام سے واقف ہی کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار اسکو خرید کر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کرویگا۔
اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بلل اور اسکا صابون۔ عرق یوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے۔ چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ۔ تربڑ اور کھانڈ کے کھلونے۔ سگریٹ۔ ڈوربین۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ تارگھر کا برقی۔ فوٹوگرافی۔ تمباکو کا حلوہ۔ مٹی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے **مجلد قیمت** (۲ عہ) مع محصولڈاک۔ (انعام) پانچسو

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور باہتمام محمد مجید حسن رمتین پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg: A: 575

٩٦

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر۔ آغا رفیق بلند شہری

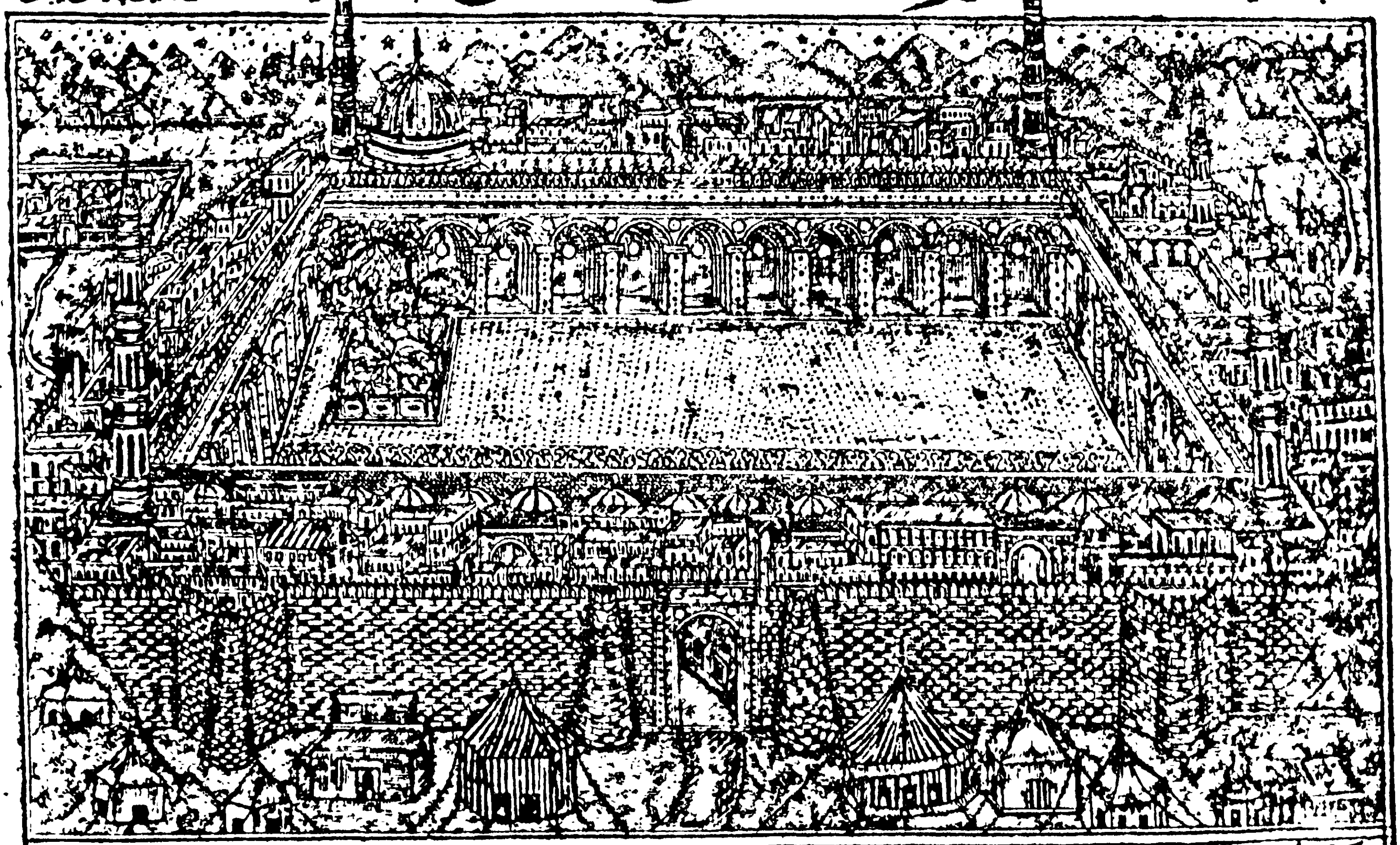
مدینہ

اشتراکات مدینہ

سالانہ ۔ ۔ ۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۲ ۔ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت

بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے ۔



شرح اشتہارات

اخبار مدینہ چونکہ ہر قوم و ملت کے لوگوں کا اشتہار بہت ... جاتا ہے اسلئے اشتہارات کنندگان کو بہت مفید ہوگا اشتہارات کی شرح نہایت مناسب رکھی گئی ہے ...

ضوابط

تاریخ اشاعت مدینہ ... کو نکلتا ہے
پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت بھیجا جائیگا ...

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن صاحب مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

ضروری نوٹس ۔ جن احباب کی خدمتمیں بطلب یا بلا طلب اخبار "مدینہ" نمونتاً حاضر ہو وہ نونا اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

خاص مدینہ کے لئے ترجمہ کیا گیا

دولت عثمانیہ اور بلغاریہ کا اتفاق

اخبار ترجمان حقیقت کا بیان ہے کہ بلغاریہ کی سیاسی مجالس میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ دولت عثمانیہ اور بلغاریہ میں اس امر پر اتفاق ہوگیا ہے کہ وہ دونوں متحد ہوکر سرویہ اور یونان کے مقابلہ میں برسر کارزار ہونگے بلغاریہ نے دولت عثمانیہ سے اتحاد کرلینے پر یہ بھی شرط کی ہے کہ وہ ترکی کے ... دونوں آغاج کا مقام چھوڑ دیگی اور ... کے حدود میں بھی بہت کچھ دست بردار ہو جائیگی بس دولت عثمانیہ کو بہت سے فوائد حاصل ہونگے — اخبار مذکور کا بیان ہے کہ ہم اس خبر کو کمال احتیاط سے درج کرتے ہیں لیکن ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ دولت عثمانیہ جو حال میں لاکھوں سپاہیوں کا خون بہا چکی ہے اب بلغاریہ کی محبت میں ایک نئی لڑائی کیلئے کیونکر تیار ہو جائیگی (العدل)

ایڈریانوپل کے مسلمانوں کی اعانت

ایڈریانوپل کے انگریزی قنصل نے اپنی حکومت کے ڈیلیگیٹ مقیم مصر کو لکھا تھا کہ ایڈریانوپل کے مسلمانوں کی حالت نہایت دردناک ہے۔ مصر کے مسلمانوں کو جلد اپنے بھائیوں کی اعانت کرنی چاہئے وہ اسوقت بہت کچھ اعانت کے محتاج ہیں مسلمانان مصر نے اس اپیل سے متاثر ہوکر ۱۱- اپریل کو ایک جلسہ کرکے مبلغ ایکہزار انگریزی پونڈ انگریز قنصل ایڈریانوپل کے پاس بھیجدئے ہیں کہ وہ اون کو ایڈریانوپل کے مسلمان محتاجوں پر تقسیم کردے — مصر کی انجمن ہلال احمر نے ۱۴- اپریل کو محمد علی پاشا کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کرکے قرار دیا ہے کہ فوراً ایک وفد ڈاکٹر موصلی بک کی سرپرستی میں ایڈریانوپل بھیجا جائے — جو مبلغ ۲ ہزار پونڈ لیکر ایڈریانوپل کے ایکہزار غریب مسلمانوں کی خوراک کا ایک مہینہ تک انگریزی قنصل کی رائے سے انتظام کرے انجمن مذکور نے دو ہزار پونڈ بنک کو سپرد کردئے ہیں - اور تار کے ذریعہ سے آستانہ کے ڈیلیگیٹ جمعیت کو اطلاع دی ہے کہ وہ فوراً روپیہ وصول کرکے وفد کو دیدے اور غریب مسلمانوں کی امداد کا کام فوراً شروع کرادے — (العدل)

اسٹریا اور اطالیہ کا معاہدہ ۱۸۹۷ء

اخبار نوویہ فریہ پرس نے آسٹریا اور اطالیہ کا وہ معاہدہ جو انھوں نے البانیہ کے متعلق ۱۸۹۷ء میں کیا تھا شائع کیا ہے اس معاہدہ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یورپ کی حکومتیں۔ البانیہ کے متعلق کب سے تجویزیں کررہی ہیں اور باہمی کیا قرارداد ہوچکی ہے — معاہدہ مذکور کی تین دفعہ ہیں جو ذیل میں درج کیجاتی ہیں

(۱) اسٹریا اور اطالیہ باہمی اس امر کا معاہدہ کرتی ہیں کہ وہ پوری اس امر کی کوشش کرتی رہیں گی کہ البانیہ میں اتفاقی زبان اسوقت تک قائم رکھی جاسکے جبتک کہ البانیہ دولت عثمانیہ کے ماتحت ہے

(۲) بحالت موجودہ جبکہ وقت طلقانی اوسپر قابض ہونگے اور وہ دولت عثمانیہ کے اثر سے نکلیگا تو آسٹریا اور اٹلی اس امر میں سعی کریں کہ البانیہ ایک خود مختار ریاست بنادیجائے —

(۳) اگر کسی طرح یہ امر ممکن نہو کہ البانیہ خود مختاری حاصل کرسکے تو اسوقت آسٹریا اور اٹلی اسکے متعلق باہمی گفتگو کرکے مناسب حرکت سے کام لینگے

(اخبار لیلو)

جاوید پاشا کی سپاہ کی حالت

حال میں ایک شخص جاوید پاشا کی سپاہ کے مرکز سے آیا ہے جس سے جاوید پاشا کے لشکر کے متعلق حسب ذیل گفتگو ہوئی ہے۔

سوال - تمہاری روانگی کے وقت جاوید پاشا کی سپاہ کہاں تھی۔

جواب - جاوید پاشا کی سپاہ "قصبہ" راد وسینہ بکی میں ہے جو مقام اولونیا سے ساڑھے پانچ گھنٹہ کے راستہ پر ہے جسوقت سرویہ نے مقام دشتنہ پر قبضہ کیا ہے اسوقت جاوید پاشا مجبور کیا گیا کہ وہ اولونیا چھوڑکر دوسرے مقام پر چلا جائے —

سوال - سپاہ کسقدر ہے اور اسکی کیا حالت ہے

جواب - جاوید پاشا کی قوت ۲۰ ہزار ہے۔ سپاہ میں مرض پھیلا ہوا ہے - سامان خوراک بہت کم ہے غرض سپاہ بری حالت میں ہے تمام خیمے مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں روزانہ یکسو مریضوں کا اوسط ہے جاوید پاشا کی سپاہ کا بیشتر حصہ اناطولی ہے جو اپنے افسر کا بہت ہی مطیع ہے۔

سوال - کیا یہ خبر صحیح ہے کہ البانیوں نے جاوید پاشا سے خیانت کی۔ البانیہ کے باشندوں کا معاملہ اسکی سپاہ کے ساتھ کیسا ہے۔

جواب - البانیوں نے جاوید پاشا سے بڑی خیانت کی ہے یہانتک کہ اگر کوئی سپاہی اون سے روٹی کا ایک ٹکڑا مانگتا ہے - تو وہ اوس کے جواب میں کہتے ہیں کہ - تو روٹی کا مستحق نہیں بلکہ بندوق کی گولی کا مستحق ہے —

سوال - جاوید پاشا کا معاملہ البانیوں کے ساتھ کیسا ہے —

جواب - جاوید پاشا خائنوں کا مقابلہ اس خوف سے نہیں کرتا کہ وہ ضعیفوں کو ستائیں گے اور قتل وغارت سے کام لینگے - لیکن جب وہ مقام فیہ ری پر پورا قابض ہوجائیگا تو خائنوں سے اچھی طرح بدلہ لیگا —

البانیوں نے جاوید پاشا کے ہاتھ ماکولات کی بیع بند کردی ہے مگر نہیچی گران قیمت پر اونہیں ہر چیز دے رہے ہیں لیکن باشندوں نے اس کے متعلق مقامی حکومت سے احتجاج کیا ہے - جاوید پاشا کو معلوم ہوا ہے کہ البانیوں نے یہ ... کہ جاوید پاشا کے لشکر سے ہتھیار رکھ لئے جائیں تاکہ اونکو دیہات میں تقسیم کیا جائے یہ کہ جاوید پاشا کا لشکر کسی اطالوی ساحل کی طرف چلا جائے اور وہاں سے بلاد عثمانیہ کی طرف نکل جائے اگر ایسا کیا گیا تو یہ دو دن کے بعد اوسپر ہمیشہ ... جسوقت یہ خبر جاوید پاشا کو معلوم ہوئی اوس نے ارکان حرب کو جمع کیا اور مشورہ سے قرار دیا کہ حکومت موقت سے اس معاملہ میں کچھ نہ کہا جائے —

سوال - اس قرارداد کے بعد کیا ہوا۔

جواب - مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں قرارداد سے دو دن کے بعد روانہ ہوگیا تھا - بہرحال اب جاوید پاشا نے فیصلہ کرلیا ہے کہ دیہات سے زبردستی ماکولات حاصل کیا جائے۔

سوال - اسوقت جاوید پاشا نے ان مشکلات کی حالت میں ماکولات کا کیا انتظام کیا ہے۔

جواب - جاوید پاشا پہلے مقام "بورودا" میں جو فولونیہ سے قریب ہے مقیم تھے یہاں ماکولات کی حالت خراب تھی - لیکن جب سے "بغیرر" مقیم ہیں حالت اچھی ہے - میجر بکر بک نے اپنی نہایت دیانتداری سے ماکولات کو حاصل کرلیا اور اب ماکولات کی حالت اچھی ہے

سوال - کیا جاوید پاشا قیمتاً ماکولات حاصل کرتا ہے اور اسکو مال کیونکر حاصل ہوتا ہے —

جواب - جاوید پاشا نے مناستر کے نکلنے پر ڈاکخانہ سے ۳ ہزار پونڈ حاصل کئے تھے اور ۳ ہزار پونڈ اسکی سپاہ کے مغربی حصہ کے پاس تھے - چند روز بعد جعفر طیار بک اور علی ضیا بک سابق قائممقام یافوہ آئے اور جاوید پاشا کو بارہ ہزار پونڈ دئے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ آخری رقم نقد دی تھی یا کس طرح۔

سوال - کیا جیش غربی کا کچھ حال معلوم ہے

جواب - فرہ سعید مقام براٹ میں ہیں اور زکی پاشا مقام فیہ ری سے تین گھنٹہ کی مسافت پر اور علی رضا پاشا زکی سے آدہ گھنٹہ کی مسافت پر مقیم ہیں اور جاوید پاشا سے سب کے نام وپیام جاری ہیں — (تصویر افکار)

مسلمانان روس کے دیہاتی مدارس

مسلمانان روس کے معزز اخبار "وقت" نے تجویز پیش کی ہے کہ روس کے دیہات میں اسلامی مدارس قایم کئے جائیں جس طرح کہ روس نے مسیحی مدارس دیہات میں قایم کئے ہیں تاکہ ان مدارس سے وعظ ونصیحت کیلئے لوگ تیار ہوسکیں۔ مسلمانان روس نے اس تجویز کو پسندیدہ نظروں سے دیکھا ہے اور عنقریب اسپر عملدرآمد ہونیوالا ہے اس تجویز کیساتھ ہی مسلمانان روس کے مدارس عالیہ نے بھی اپنے نصاب میں کچھ تبدیلی واصلاح کی ہے جس سے اب مدارس کی تعلیم ... کے مذہب بہت کچھ نرم ہوجائیگی

اسکے کیا معنے

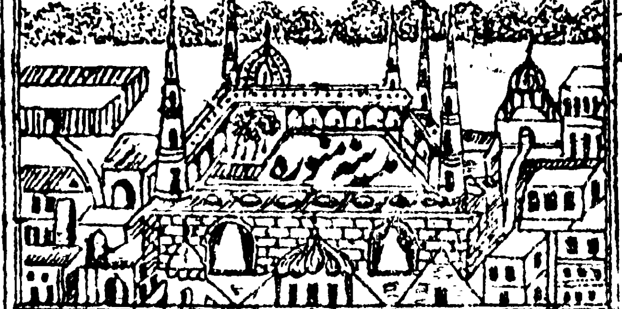
کہ صرف ۵ رمضان المبارک تک ہزاروں کی تعداد میں حمائل شریف مترجم مجلد جنابشد ہدیہ ہوجاتی ہیں "سنو اسکی وجہ سنو" پانچ روپیہ کے بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کو طرفہ صنعت حرفوں کی خوشنمائی ہوئی کی آب دوبالا - چھپائی ایسی جیسے ایک مشاق استاد کے ہاتھ سے ترشے ہوئے نگینے - کاغذ صاف چکنا ولایتی صحت کا یہ عالم کہ اک زبر نکتہ کی ذمہ داری . طرفہ یہ کہ ہر بسم اللہ کا حسن تحریر جداگانہ جلد چاندی سونے کی بیلوں سے مزین کہیوں بھی کی بہار قابل دید لیکن بقول کسے ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ ان نفظوں کے مزے بلکہ اصلیت سے ہے جو ہر دیکھیں . ناممکن اور قطعی ناممکن ہے کہ تمام ہندوستان میں ایسی رعایت کیساتھ یہ گوہر شہسوار آپکو مل سکے آپ صرف گرانبہا تحفہ آپکے مبارک ہاتھوں تک پہنچا سکتے ہیں فقط اسلئے کہ اس عظیم الشان ثواب میں سے کچھ حصہ لیں جو حضرات منگا چکیں ہیں وہ شہادت دیتے ہیں اس امر کی کہ ہمنے اس رعایتی اعلان سے نہ صرف ثواب میں شرکت کی نہ بلکہ دیندار مسلمانوں کو ایسا فائدہ پہنچایا ہے جسکی نظیر ہندوستان میں کیا تمام جہان میں نہیں مل سکتی - ان تمام امور پر مزید یہ ہیکہ جو صاحب اپنا نام نامی جلد کی پشت پر چاندی کے سنہری اور روپہلی حرفوں میں تحریر کرانا چاہیں تو اطلاع آنے پر بغیر کسی اجرت کے تعمیل ارشاد ہوگی مخصوصڈاک ... خریدار

عالیجناب مرزا افضل بیگ صاحب گرداور چھیند واڑہ ڈاکخانہ کورنگک سے تحریر فرماتے ہیں کہ حمائل شریف بحفاظت تمام لکڑی کے بکس میں رکھی ہوئی پہونچی - حمائل شریف باعتبار کلام کلام الٰہی ہونیکے پانچ بڑی خوبیاں ہیں (۱) عمدہ خوشخط اور واضح (۲) کاغذ اعلیٰ (۳) اچھا قطع موزوں (۴) ترجمہ مقبول مولانا شاہ عبد القادر صاحب نفیس اردو (۵) جلد پر عجیب ومنقوب گنگا جمنی کام جسکے دیکھنے روح کو فرحت ومسرت ہوتی ہے طرّہ برآں احقر کا نام بھی جلد پر سنہری الفاظ میں کندہ ہے اس عنایت میں آپکا مشکور ہوں — اس طرز کی حمائل شریف کا ہدیہ اگر دس روپیہ بھی ہوتا تو تھوڑا تھا آپنے اسکا ہدیہ بغرض رفاہ عام وبنظر ثواب صرف (۱/۸ عہ) کردیا ہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا - آپنے یہ نیک کام کرکے اجر جزیل کا ایک ذخیرہ حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ آپکے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے - مکرر تکلیف دیجاتی ہے کہ میرے دوستوں کے لئے دس جلدیں اور روانہ فرمادیں —

99 A



مطبوعہ ۸ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۲ رجب المرجب ۱۳۳۱ء

لندن ٹائمز
مسلمانان ہند کی بیداری پر

(۱)

یوں تو ہمارے فضل و کرم سے تمام یورپین پریس مسلمانوں کی کسی زندہ تحریک کو دیکھنے میں کمان نگاہ رکھتا ہے لیکن ہم کسیقدر روشن سے لندن ٹائمز کو مستثنیٰ سمجھتے تھے کیونکہ وہ فاتح اسٹاف واقعات میں تعصب کی آمیزش کے بجائے حقیقت حال پر بے لاگ اور پختہ رائے ظاہر کرنے کا عادی نظر آتا ہے لیکن پچھلے ہفتہ لندن ٹائمز کا ایک مضمون پڑھکر اس رائے میں ہمیں تبدیلی کیضرورت محسوس ہوئی۔

یہ مضمون خواہ کسی کا ہو لیکن اس نے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن ٹائمز کی پالیسی بھی خطرناک آلائش تعصب سے پاک نہ رہ سکی ہے ذیل میں ہم اس مضمون کا ترجمہ مرتبہ سے درج کرتے ہیں کہ مسلمانان ہند اس کو پڑھکر معلوم کرینگے کہ اون کی تحریکات اور غیر مستحکم ارادے بھی یورپین پریس کے نزدیک خطرناک ہیں اس لئے انہیں ضرورت ہے کہ اگر وہ کوئی کام حقیقت میں کرنا چاہتے ہیں تو مستعدی اور استقلال کیساتھ انجام دین ورنہ بے معنی نشاطی سے یورپین پریس کو بدظن بناکر اپنی زندگی کے مستقبل کو خطرناک نہ بنائیں۔

اخبار مذکور کا نامہ نگار مقیم بمبئی لکھتا ہے کہ مسلم لیگ کے اجلاس لکھنو کا انتظار غیر معمولی دلچسپی کیساتھ کیا جارہا تھا جس کی وجہ غالبًا یہ تھی کہ آجکل ہندوستان کی مسلمانون کے جذبات سخت ہیجان میں ہیں ایک انگریز ناظرین کو یہ بتانا بیحد مشکل ہے کہ کس جوش کیساتھ شمالی ہندوستان کے مسلمانون نے جنگ کی رفتار کو دیکھا ہے۔ مسلمان فطرتًا سریع الحس اور جلد جوش میں آجانیوالے ہیں اونہوں نے چونکہ تاریخ پر اچھی طرح غور نہیں کیا ہے اس لئے اتحادان بلقان اور دولت عثمانیہ کی جنگ اون کے خیال میں ہلال و صلیب کی جنگ ہے گویا صلیب نے اسلام پر اس جنگ میں حملہ کیا ہے۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں ٹرکی کے متعلق ہندوستان کے مسلمانون کے نقطۂ خیال کو ظاہر کردون تاکہ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

آجکل اس امر کے متعلق کہ آیا سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہین یا نہیں۔ ہندوستان کے مسلمانون مین ایک شاندار بحث ہو رہی ہے۔ بحث کی آخری نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین تو نہیں مانتے اور نہ اس نقطۂ خیال سے وہ سلطان ٹرکی کی اطاعت کرتے ہین لیکن اون کے خیال میں ٹرکی اسلام کی دینی عظمت کا ایک مجسمہ ضرور ہے اس لئے وہ اس امر کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ اسلام کو قوم بنی اسرائیل کی حالت میں دیکھیں یعنی اسلام بنی اسرائیل کی طرح ہر قسم کے دنیوی اعزاز و اقتدار سے محروم ہو جائے۔

مسلمانون کی آبادی میں سے بیشتر لوگوں پر اس خیال کا زیادہ اثر ہے۔ البتہ تجارت پیشہ لوگ ایسی خیال کی تائید نہیں کرتے جس کی وجہ سے ایک ایسی جنگ چھڑ جائے جس میں برطانیہ بھی شامل ہو کیونکہ وہ امن و امان کے فوائد سے اچھی طرح واقف ہین۔

میرے ایک تعلیم یافتہ مسلمان دوست جو انگلستان کی ایک یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ ہیں۔ مجھے یقین دلاتے ہین کہ جب اونہون نے لولی برغاس کے معرکہ کی خبر سنی ہے تو اونھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب بجز خودکشی کر لینے کے کوئی چارہ ہی نہیں۔

ہندوستان کے مسلمانون میں جوش اور کشاکشی کی زیادتی چند وجہ سے ہوگئی ہے یعنی ایک طرف تو جنگ بلقان طرابلس کی جنگ کے بعد ہی شروع ہوگئی اور دوسری طرف ایران کے ایک حصہ ملک پر روسی فوج کا تسلط ہوگیا۔

مسلمانون کا خیال ہے کہ ایران کا تجزیہ و تقسیم ابتدا ہے ایک اور اسلامی سلطنت کے روس کے قبضہ مین جانیکی علاوہ ازین ایک اور وجہ مزید کشاکشی کی یہ بھی ہے کہ مظالم بلقان پر برطانیہ کی سرد مہری یا رضامندی جس نے غیر معمولی شورش کو پیدا کرکے جوش کو بہت کچھ بڑھا دیا ہے۔

بلقان کے مظالم کی خبرین بہ معاش سٹد اسکی اور اس کے ہم مشرب لوگوں کی پھیلائی ہوئی ہیں جنمیں بہت سی غلط خبرین بھی شامل ہیں اس کے علاوہ سونے میں سہاگہ کے مصداق انگریزی اخبارون کی وہ دل آزار روش ہوئی جو اونہون نے بلقانی ڈاکوؤں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرکے بھڑکتی آگ پر تیل ڈالدیا۔

انتہا پسند لوگوں کی پالیسی

مسلمانون مین جو لوگ انتہا پسند ہیں اون کے ہاتھ یہ موقع خوب آگیا اور اونہون نے اس سے لکھنو کے مقام پر خوب فائدہ اٹھایا دسمبر گذشتہ میں مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں جس مین حاضرین کی تعداد کم تھی۔ طے کرلیا گیا تھا کہ مسلم لیگ کے مقاصد میں اس قسم کے تغیر و تبدل کرنیکی سفارش کی جائے کہ اون مین ہندوستان کے مناسب حال سلف گورنمنٹ حاصل کرنیکا مقصد بھی شامل ہو جائے۔

مسلم لیگ کی یہ جدید پالیسی گذشتہ پالیسی سے بالکل مختلف ہے اتنیک ہندوستان کے مسلمان اپنی تمام توجہ موجودہ زمانہ کی عملی سیاست پر صرف کرتے رہتے ہین جنکو مستقبل کے خیال سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا مرحوم سر سید احمد خان بہادر نے جو حقیقت میں مسلمانون کی بیداری کے باعث ہیں۔ قصدًا سلف گورنمنٹ کے مقصد کو اس لئے پسند نہ کیا تھا کہ وہ اون کے خیال میں اون اقوام کیلئے مفید نہ تھی جن کی تعداد دوسری اقوام کے مقابلہ مین کم ہے ہندوستان کے ایک قابل مسلمان نے سلف گورنمنٹ کی تعریف میرے سامنے حسب ذیل الفاظ مین کی ہے۔

"برٹش سنگینوں سے مسلمانوں کی غلامی"

اس رائے سے ہز ہائینس سر آغاخان اور تمام مسلمان لیڈر متفق تھے اس رائے کا زوردار اظہار آنریبل مسٹر سید علی امام کی زبانی امرتسر کے اجلاس میں ان الفاظ مین ہوا تھا۔

"ہمارا نصب العین ایک متحد ہندوستان ہونا چاہئے جو ایسی وطن پرستی سے متحد ہو جو بعید اور خیالی امیدون کو غیر قابل عمل حالت میں سڑنے دے اور ایسے راستہ پر چلائے جس میں نزاع پیدا نہ ہو۔ کیا سلف گورنمنٹ کے خیالات نے اپنے غیر قابل عمل ہونے کی وجہ سے بےچینی نہین پیدا کی؟ کیا اس بےچینی سے سلف گورنمنٹ کی امید رکھنے والون کے پاؤن نہیں ڈگمگائے؟ کیا اوسی بے اعتدالی سے انتہا پسندی پیدا نہیں ہوئی؟ اور کیا انتہا پسندی فساد بم بازی۔ خفیہ انجمنون کے قیام، اور ارتکاب قتل، وغیرہ کا موجب نہیں ہوئی؟۔ اور کیا یہ تمام باتین ملک کو خطرہ میں نہیں ڈالتین؟ اس کی ذمہ داری اون لوگون پر ہے جنہون نے ایک خیالی اور ناقابل عمل خود مختاری پر فریفتہ ہوکر ہر طرف تعلیم یافتہ ہندوستانیون کے خیالات کو خراب کر دیا۔"

آنریبل ممدوح کی یہ تمام نصیحت لکھنو کے اجلاس کے موقع پر خاک میں مل گئی اور ایک نہایت گرم مباحثہ کے بعد کانفرنس نے طے کرلیا کہ ایک ایسی سلف گورنمنٹ جو ہندوستان کے مناسب ہو حاصل کرنا لیگ کے مقاصد میں داخل کرلیا جائے۔

آنریبل مسٹر محمد شفیع کے پریسیڈنشل اڈریس کو غور سے پڑھو تو اوس میں ایک بات بھی ایسی نہیں ملتی جو پالیسی کی تبدیلی کی وجہ بتا سکے۔ بدقسمتی سے ہز ہائینس سر آغاخان جلسہ میں موجود نہ تھے اگر وہ ہوتے تو بتاتے کہ اون کی رائے میں یہ امید کئی نسلون تک بر آنیوالی نہیں ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ لیگ کے اعلان سلف گورنمنٹ کا خیر مقدم بنگال میں اچھی طرح ہوا ہے اس امر پر غور کرنا بھی سبق آموز ہے کہ اس مقصد کو قبول کرنے کے ساتھ ہی اون کو اوس حالت کے بدلنے کا خیال بھی نہ ہوا جو اسوقت ہندوستان کے مسلمانون کی سب سے بڑی اوس جداگانہ حق نیابت سے دست کش ہونے کے بجائے جو کونسلوں کی اصلاح کے وقت مسلمانوں کو ملا تھا۔ لیگ چاہتی ہے کہ حق نیابت کا یہ اصول ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیوں پر بھی نافذ کر دیا جائے۔ مین اس کا فیصلہ ہوشمند لوگون پر چھوڑتا ہون کہ جداگانہ حق نیابت کو سلف گورنمنٹ کیساتھ کیونکر جمع کرسکتے ہین۔

غیر قابل عمل رزولیوشن

لیگ کے جلسہ کی کارروائی آیندہ واقعات کے لحاظ کر قابل غور ہے، اجلاس گذشتہ دلچسپی سے نہیں دیکھا گیا آمدنی کم ہے لیکن باینہمہ لیگ نے رزولیوشن پاس کرنے شروع کر دئے اگر سلف گورنمنٹ کے اس اعلان پر عمل کی کوشش کیگئی تو خود مسلمانون مین ایک ایسی تفریق ہو جائیگی جو کبھی نہ مٹ سکیگی ہندوستان کے نوجوان مسلمانون کے غیر مستقل ہونیکے یہ آثار نہیں اگر وہ سلف گورنمنٹ کیطرف متوجہ ہیں تو وہ بہت سے کام جو انہیں کرنے میں ہم تعریف ہندوستان کے مسلمانون کا جنگ کے متعلق جو خیال ہے اوسپر بھی غور کیا جائے۔ اگر صلح ہونیکے بعد ٹرکی ایشیا میں کے متعدد حصوں میں منہمک ہوگئی اور اوس وقت ادسکو بھر دق کیا گیا

سقوطری اور اوس کے تاریخی حالات

سقوطری یا اشقودرہ جسپر سرویہ انٹی نگرو اور دول یورپ میں عرصہ تک جھگڑا رہا ہے اور جسکا فیصلہ انجام کار یورپ کے مشترکہ قبضہ سے ہوگیا ہے ایک تاریخی مقام ہے جو اس لحاظ سے بہت کچھ اہمیت رکھتا ہے کہ سرویہ اب سے پہلے بھی اسکے لئے بہت سی جانوں کا خون قربان کرچکی ہے۔

مصر کے مشہور روزانہ اخبار "اہرام" میں سقوطری کی تاریخ اور واقعات متعلق پر ایک طویل و دلچسپ مضمون شایع ہوا ہے جسکے مطالعہ سے سقوطری کی اصل کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ یہ مضمون مفید ہونیکے خیال سے ہم اوسکا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

شہر سقوطری زمانہ قدیم میں سرویہ کا ایک خالص مقبوضہ مقام تھا جسپر البانیہ کے باشندوں نے کئی مرتبہ حملہ کیا اور آخر تیسرے حملہ میں وہ سرویہ سپاہ پر کامیاب ہوکر سقوطری پر قابض ہوگئے اور اسکو البانیہ کا ایک مقام قرار دیکر یعنی حدود البانیہ میں داخل کرلیا۔

گذشتہ جنگ کے معرکوں میں مقام "قوسوہ" پر عثمانی و سروی سپاہ میں جو معرکہ ہوا تھا اوسمیں سقوطری کے باشندے سروی سپاہ کے ساتھ فوجی خدمت انجام دیرہے تھے اور باشندگان زیت بھی سروی سپاہ ہی کیساتھ تھے مقام زیت سقوطری کے اطراف کی عمارتوں اور متعلقات میں ہے جو بحیثیت حدود سقوطری ہی میں شامل ہے مقام مذکور پر عثمانی سپاہ اور سروی افواج میں ایک ایسا سخت معرکہ ہوا تھا کہ سروی سپاہ عثمانی سپاہ کو مقابلہ سے عاجز ہوکر اپنے شہروں کی حفاظت سے مایوس ہوگئی تھی اور اپنے مقبوضات کو عثمانی سپاہ کے سپرد کرنیکے علاوہ اپنے تمدن و معاشرت کو بھی باقی نہ رکھ سکی تھی۔

سرویہ کی ان قدیم تاریخوں میں جنکے مصنف سروی مورخ ہیں بیان کیا گیا ہے کہ اونکے اسلاف اون کئی معرکوں میں جو سقوطری کے اطراف میں واقع ہوئے تھے ترکوں اور اقوام ارناؤطیہ پر غالب آگئے تھے لیکن سروی سپاہ کے غلبہ سے اونکی ہمتوں اور عزایم ارادوں میں کسی قسم کا ضعف پیدا ہونیکے بجائے قوت بڑھ گئی اور دوبارہ جوش و خروش کے ساتھ نکلے اور آخری معرکوں کے بعد سروی سپاہ کو شکست دیکر سقوطری اور اوسکے اطراف پر قابض ہوگئے۔

سرویہ چونکہ دانشمند تھا اسلئے وہ اس شکست فاحش سے بددل ہوکر نہ بیٹھا اور ایک موہوم کامیابی کی آس میں اوس نے شکست کے بعد ہی سروی افراد کو سقوطری اور اوس کے اطراف میں آباد ہونے اور سروی قوم کی تعداد سقوطری میں بڑھانیکے لئے مجبور کیا کہ وہ مجتمع ہوکر قوت حاصل کریں اور اپنے عنصر کو طاقتور بنائیں۔

اسکے علاوہ سروی باشندے جو سقوطری کی تباہی سے پہلے یہاں رہتے تھے اور دوران جنگ میں اپنی جان کو بچانیکے لئے بھاگ نکلے تھے امن و امان ہوجانیکے بعد واپس آگئے اور اس طرح سروی قوم کی ایک بڑی تعداد سقوطری میں رہنے لگی۔

اسوقت سقوطری میں ایک بڑا محلہ سرویوں کے نام سے مشہور ہے جو شہر کے سب محلوں سے بڑا ہے اور جسمیں سروی قوم ہی رہتی ہے۔ اسی طرح سقوطری میں ایک سروی کنیسہ اور کئی سروی مدارس ہیں جنمیں صرف سروی قوم کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔

سرویوں کی زیادہ آبادی اور اون کے مقامات عبادت وغیرہ کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ آسانی سے ہوسکتا ہے کہ سقوطری میں سرویہ کا اثر مدت سے قائم ہے اور جیسا کہ بیان کیا گیا سقوطری سرویہ کے مقبوضات میں سے تھا۔

سقوطری کے دوسرے باشندے رومن کیتھولک مذہب رکھتے ہیں اور اسلامی آبادی کا بیشتر حصہ البانوی النسل ہے۔

زبان کے لحاظ سے تمام باشندے ایک ہی ہیں یعنی مسیحی اور مسلمان دونوں سروی زبان بولتے ہیں اور بہت سے مواضعات اور متعلقہ آبادیوں کے نام بھی سروی ہی زبان کے ہیں جو قدیم سے اسیطرح چلے ہیں اور ترکوں نے انمیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔

سقوطری کے بہت سے مسیحی باشندے ہدایت پاکر اسلام میں داخل ہوگئے ہیں لیکن چونکہ زبان مسلمانوں اور مسیحیوں کی ایک ہی ہے اسلئے وہ مسیحی جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں اسوقت تک سروی زبان ہی بولتے ہیں۔

ان وجوہ سے سرویوں کا دعوٰی ہے کہ وہ دوسری اقوام سے سقوطری کے زیادہ مستحق ہیں لیکن باینہمہ وہ اس امر سے بھی انکار نہیں کرتے کہ انٹی نگرو سرویہ سے غیر ہے یا انمیں کسی قسم کا تعلق ہی نہیں بلکہ وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ انٹی نگرو اور سرویہ کے تعلقات قدیم سے یگانگت و اتحاد پر مبنی ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ عنصر مذہب اور ملکی مصالح کے لحاظ سے بھی وہ متفق ہیں اور اسی سبب سے انٹی نگرو اور سرویہ دونوں متحد ہوکر اپنی قدیم مدنیت کو قائم رکھنے اور ترقی دینے میں معروف و کوشاں رہکر مخالف سے برسرپیکار رہتی ہیں۔

موجودہ جنگ میں سقوطری کا محاصرہ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو شروع ہوا۔ محاصرہ کیوقت انٹی نگرو کی ۲۱ ہزار سپاہ سقوطری پر موجود تھی جو بعد میں ۹ ہزار نووی بازار کیجانب سے آکر پوری ۳۰ ہزار ہوگئی۔ انٹی نگرو کا بیان ہے کہ سقوطری پر اسکی ۱۲ ہزار سپاہی میدان جنگ میں کام آئے یہ نقصان آخری معرکوں سے پہلے کا ہے آخری معرکوں میں ۳ ہزار انٹی نگرو اور کام آئے اس موقعہ پر انٹی نگرو کی توپیں بہت کم تھیں اسلئے سرویا نے اس کمی کو دور کرنیکے لئے بہت سی توپیں اپنے توپخانہ سے بھیجیں اور آخر انٹی نگرو اپنی کوششوں میں کامیاب ہوکر سقوطری پر قابض ہوگئے۔ انٹی نگرو کا بیان ہے کہ سقوطری پر ہماری قابل قدر قربانی اور نقصانات ایسے ہیں کہ دول یورپ اوس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔

موجودہ تحریکات پر ریویو (ابحاث) اور اوس پر تنقید

نواب حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب مؤلف تربیت الحجاج وغیرہ و رئیس دتاولی کے نام نامی سے اخباری دنیا اچھی طرح واقف ہے آپ نے حال میں ایک مضمون جدید مذہبی تحریکات پر ریویو کے عنوان سے تحریر فرماکر بخیال خویش ایک اہم قومی خدمت انجام دی ہے آپ نے اس مضمون میں نہایت اعتدال و متانت کیساتھ مولوی عبدالکریم صاحب کے معاملہ انجمن خدام کعبہ کے قیام اور مدینہ یونیورسٹی کے نصاب پر بحث کی ہے اعتدال و متانت ایک نہایت پسندیدہ جوہر ہے اور ہم اسکو کامیابی کا عمدہ ذریعۂ فلاح و بہبود خیال کرتے ہیں اس لحاظ سے یہ مضمون ہم نے شوق کیساتھ پڑھا لیکن افسوس ہے کہ اس مضمون کے مطالعہ کے بعد ہمکو یہ رائے قائم کرنی پڑی وہ جائز اعتدال و متانت کے بجائے مہلک متانت خطرناک اعتدال اور نقصان رساں بزدلی کے ہم پلہ تھی۔

حاجی صاحب ممدوح جس اعتدال و متانت کو پسند کرتے ہیں اوس کے معنی غالباً بزدلی اور خوشامد کے ہیں کیونکہ ابتک آپکی تحریرات اور خیالات انہیں برگزیدہ اوصاف سے لبریز پائے گئے ہیں۔

ذیل میں ہم حاجی صاحب ممدوح کے ریویو کا اقتباس درج کرتے ہیں اور اوس کے متعلق اپنی رائے بھی تاکہ پبلک کو معلوم ہوسکے کہ حاجی صاحب کا نصب العین قومی نوائما اور ضرورت حالیہ کے قطعاً غیر مناسب ہے۔

(۱) مولوی عبدالکریم صاحب کی معطلی کے معاملہ پر مینے جہانتک غور کیا ہے اوس سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مضمون جہاد کے متعلق معطلی کی کارروائی حق بجانب ہے اور ڈپٹی کمشنر کو اسکی اطلاع بھی ایک حد تک قابل اعتراض نہیں ہے معلوم نہیں حاجی صاحب نے یہ رائے کیونکر قایم کی ہے مسئلہ جہاد جیسا کہ منشی احتشام علی صاحب اور مولوی عبدالغنی صاحب کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کوئی قابل اعتراض مضمون نہین تھا اور جب ایسا ہے تو اس کے متعلق جسقدر کارروائیاں عمل میں آئیں وہ قطعاً لغو اور تعصب پر مبنی تہیں۔ مولوی شبلی صاحب کو اس امر کا کوئی حق حاصل نہیں تہا کہ وہ مسئلہ جہاد پر اوس ناجائز طریق پر کوئی کارروائی کرتے جو انہوں نے کی۔ ارکان ندوہ کی پریشانی اور برأت کے رزولیوشن بجائے خویش اس امر کے مثبت ہیں کہ واقعات ضرور تاریک ہیں اور اون کی تاریکی خفیہ مگر سنگین سازش کے اثر سے خالی نہیں ہے۔

اول تو مولوی عبدالکریم صاحب کا کوئی جرم نہ تہا اور اگر مولوی شبلی کے خیال میں کوئی جرم تہا تو صرف اس قدر کہ مضمون جہاد مقاصد ندوہ کے خلاف تہا جسکی پاداش اس قدر سختی کی سرگز روادار نہیں ہوسکتی جو مولوی شبلی کی خودرائی کے نتیجہ سے ہوئی اس سلئے ہم کہ سکتے ہیں کہ حاجی صاحب ممدوح کو اول تو واقعات پر پوری آگاہی نہیں اور اس کے علاوہ مولوی شبلی کی مدافعت کا جو طریقہ انہوں نے اختیار کیا وہ ضرور اصول بحث کے خلاف ہے جس سے ارکان ندوہ کو بھی اتفاق نہیں ہوسکتا۔

معاملہ صرف اتنا ہے کہ مضمون جہاد قابل اعتراض تہا یا نہیں اور جب یہ امر طے ہوگیا کہ مضمون کسی نوعیت سے قابل اعتراض نہیں ہے تو اوس کی اطلاع ڈپٹی کمشنر کو کرنا اور مولوی عبدالکریم صاحب کی شخصیت کو مشتبہ بنا دینا کسقدر ناقابل عفو جرم ہے جو مولوی شبلی سے سرزد ہوا اسحالت میں حاجی صاحب ممدوح ہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ اخلاقی دلیری مناسب تہی کسی مدبر اور واقعات سے پوری آگاہی رکھنے والے شخص کا کام نہیں۔

(۲) انجمن خدام کعبہ کا میں مخالف ہوں اس میں کام کی نوعیت صاف بیان ہونی چاہئے۔ حاکم حرمین کو مدد دیا جانا اسوقت تک خلاف قانون نہیں جبتک کہ ہماری اور اوسکی حکومت میں مصالحت ہے لیکن سچ یہ ہے کہ کوئی حکومت اوسوقت تک نہیں بچ سکتی جبتک کہ اوس میں خود قابلیت نہو۔ ثمث سرمایہ کو آیندہ کاموں کے لئے محفوظ رکھنے کا خیال واہیات ہے جہازات کی تعمیر تجارتی کام ہے اسکے لئے چندہ مانگنا نہیں کاش حاجی صاحب تاریخ اقوام پر ایک نظر ڈالتے اور دیکھتے کہ مذہبی قوم مقامات مقدسہ اور امکنہ مطہرہ کی حفاظت میں کس سرگرمی سے کام لیتی رہی ہیں اگر حاجی صاحب تاریخ کی ورق گردانی کو پسند کریں توکم از کم ہنود ہی کی عبادت گاہوں پر ایک نظر ضرور ڈال لینی چاہئے تاکہ انہیں معلوم ہوسکے کہ کسی اقوام انکے تقدس کو باقی رکھنے میں کیسے کیسے زبردست وسائل کام میں لاتی ہیں اگر بیچارے غریب مسلمان مدتوں کی ذلت کے بعد اس اہم خدمت کیلئے اٹھے ہیں تو کیا جرم ہے ہمارے نزدیک تو حاجی صاحب اگر یہ ہی کہدین کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی وقعت و عزت کو اتنا اہمیت دینا جتنا کہ مسلمان دے رہے ہیں فضول ہے تاکہ ہمیشہ کے لئے ہم حاجی صاحب کیطرف سے بالکل مطمئن ہوجائیں۔ انجمن خدام کعبہ خدانخواستہ کوئی سیاسی انجمن نہین ہے اور اسکے مقاصد میں مخالف حکومت کی امداد کی نوعیت سیاسی حیثیت نہیں رکہتی جو حاجی صاحب خوف کیوجہ سے گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا نمائشی گیت گانے پر آمادہ ہوگئے ہیں یہ بالکل درست ہے کہ کوئی طاقت دوسروں کے بل پر قایم نہیں رہ سکتی۔ لیکن افسوس ہے کہ انجمن کا یہ مقصد نہیں ہے حاجی صاحب کی تخیل نوازی کہدیتی ہے انجمن محض مذہبی نوعیت رکہتی ہے اور مذہبی خدمات ہی انکا کام و کیا انجمن کی سیاسی قرار دینا اور اسپر نتیجہ مترتب کرنا کسی دانشمند کا کام نہیں امید ہے کہ حاجی صاحب اسپر غور کرینگے۔ جہازات کی تعمیر بالکل نئی بات نہیں بلکہ ہمیشہ قومی کالج اعانت سے چلتے ہیں۔ حالانکہ اون میں طلبا سے بڑی بڑی فیسیں لیجاتی ہیں۔

(۳) مدینہ یونیورسٹی کے نصاب میں مغربی علوم کی مخالفت میرے نزدیک مہلک ہے مغربی علوم کی تشریح اگر حاجی صاحب فرما دیتے تو بہت مناسب تہا تاکہ ہم اوسپر جرح کرتے لیکن افسوس ہے کہ حاجی صاحب نے تشریح کی علوم مغربی سے مراد اون لوگون کی جو مدینہ یونیورسٹی میں اوسکے مخالف ہیں وہ علوم ہیں جو الحاد پرستی سکہاتے اور اسلام سے بیگانہ بنا دیتے ہیں ورنہ علوم اقتصادی کی تعلیم کا کوئی مخالف نہیں

اندلس جدیدہ جبل غربی میں عربی حکومت

پیرس کا اخبار آکلیئر اپنی آخری اشاعت میں رقمطراز ہے کہ سلیمان بک بارونی سابق مبعوث جبل غربی نے جو اسوقت مجاہدین عرب کی سپاہ کے افسر اعلیٰ ہیں یورپین حکومتوں کے پاس ایک وفد بھیجا ہے جو یورپین حکومتوں کو بتلائیگا کہ جبل غربی میں جدید عربی حکومت کے قیام کا اعتراف کرنے اور اوسے باقاعدہ حکومت سمجھے۔ اخبار مذکور بیان کرتا ہے کہ جن لوگوں نے طرابلس الغرب اور برقہ کی حالت مشاہدہ کی ہے وہ شیخ سلیمان بارونی کے ارسال وفد پر ذرا بھی متعجب نہونگے کیونکہ اسوقت طرابلس الغرب اور برقہ نہایت عمدہ حالتمیں ہیں اور قیاس یہ ہے کہ انکا مستقبل نہایت شاندار ہوگا۔

علاوہ ازیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اطالیہ اندرون ملک میں ابھی تک کسی قسم کا قبضہ نہ کرسکی ہے اور نہ شہر اندرون ملک میں آبادیاں ہیں وہ تمام عرب اور اون کے شیوخ کے قبضہ میں ہیں اطالوی جس طرح اول روز سواحل پر تھے اوسی طرح اب بھی سواحل ہی پر پڑے ہیں اور جب کبھی ساحل سے آگے بڑھنے کی جرأت کرتے ہیں تو عربوں کی بہادر سپاہ انہیں الٹے پاؤں واپس کردیتی ہے۔ غرض طرابلس الغرب کے تمام اندرونی شہر کیا باعتبار اثر و نفوذ کے اور بحیثیت اختیارات کلی کے ہر طرح سے عربوں کے قبضہ میں ہیں۔

عربی قبائل اور اونکے تمام شیوخ نے شیخ سلیمان بارونی کی حکومت کا اقرار کرلیا ہے اور حضرت شیخ سنوسی خدا تعالیٰ بھی اسکے معاون ہیں۔

اخبار مذکور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ عزیز بک مصری نے جنکو عربوں نے بنغازی کا حاکم مقرر کیا ہے اپنی حدود کی حکومت کا نام "اندلس جدیدہ" رکھا ہے اور یہ نام صرف بنغازی ہی کیلئے شامل ہے بلکہ اون تمام شہروں پر اس کا اطلاق ہوگا جو اطالوی قابض نہیں ہوئے ہیں۔

"اندلس جدیدہ" کا دار الحکومت نہایت سرسبز و شاداب ہے خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت عزیز بک مصری حاکم جدید دار السلطنت کا نام "غرناطہ" قرار دیں گے۔

اخبار مذکور اپنی دوسری اشاعت میں رقمطراز ہے کہ تمام عربی قبائل نے حضرت عزیز بک مصری سے اس امر پر بیعت کی ہے کہ وہ کامل طور پر اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور کسی امر میں اپنے جدید امیر عزیز بک مصری کے خلاف نہونگے اور حضرت عزیز بک مصری نے عربی قبائل و مشائخ سے حلف لیا ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں اوسوقت تک برابر جہاد کرتے رہیں گے جبتک کہ دول یورپ عربی حکومت کے استقلال کا باقاعدہ اعتراف نہ کرلے۔ ہم خداوند تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے عربی بھائیوں کے ارادوں میں پختگی عطا فرمائے اور اونکے مقاصد میں کامیابی بخشے آمین ثم آمین۔

جاوید پاشا سے خوف و خطر

اخبار "تارودی بستی" رقمطراز ہے کہ یہ امر شائع ہورہا ہے کہ اسمٰعیل کمال بک اور عیسیٰ بولاطین البانیہ سے بھاگ کر یورپ چلے گئے ہیں کیونکہ اونہیں جاوید پاشا سے یہ خوف ہوگیا تھا کہ وہ اونکو مار ڈالیگا۔ اسکے بعد اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ اگر جاوید پاشا اور اسعد پاشا دونوں متفق ہوجائیں تو اون کی مجموعی سپاہ کی تعداد چالیس ہزار ہوجائے۔

پھر کہتا ہے کہ انٹی نگرو کے وزیر مال نے اخبار مذکور کے ایک اڈیٹر سے استقلال البانیہ کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تصریح کی ہے۔

ابھی تک ہمارے پاس اس امر کی کوئی صحیح و معتبر اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ اسعد پاشا نے بلاد البانیہ میں خودمختار حکومت کا اعلان کیا ہے البتہ یہ خبر معتبر ذرائع سے ملی ہے کہ اسعد پاشا نے ہماری حکومت کیساتھ کسی قسم کا اتفاق نہیں کیا اور اسوقت تک جسقدر باہمی پیام و کلام جاری رہا ہے وہ صرف سقوطری کی حوالگی کے متعلق ہے۔

اسکے بعد انٹی نگرو کے وزیر مال نے بیان کیا کہ آسٹریا۔ البانیہ کی خودمختاری کا دل سے شایق ہے لیکن اسعد پاشا کی مخاصمانہ کارروائی آسٹریا کے ارادوں میں مخل ہورہی ہے اور استقلال البانیہ کا معاملہ بہت زیادہ پیچیدہ ہوگیا ہے اگر یہ معاملہ اسعد پاشا کے حسب خاطر طے ہوگیا یعنی البانیہ کو دولت عثمانیہ کے ماتحت خودمختار بنایا گیا۔ تو خیال ہے کہ آسٹریا البانیہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہوگا۔

انٹی نگرو کے وزیر مال کی تصریحات سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ البانیہ میں اسعد پاشا کا اثر و نفوذ بہت زیادہ ہوگیا ہے اور اوسکے مخالف اوسکے مقابلہ کی اب نہ لا کر البانیہ سے فرار ہونے پر مجبور ہوگئے ہیں لیکن اسعد پاشا کی حالت بھی اشتباہ سے خالی نہیں آسٹریا کا اندازہ ممکن ہے اوسکے ارادوں میں مخل ہو اور البانیہ کے باشندوں کی تازہ آرزوئیں پامال ہوکر رہجائیں۔

سود کی ڈگریوں کے عبرت انگیز شمار و اعداد

گذشتہ اجلاس کونسل صوبجات متحدہ میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے سود کے عبرت انگیز و خوفناک نتائج پر ایک مبسوط تقریر فرمائی تھی جسمیں واقعات پر بحث کرتے ہوئے لوکل گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ سود کی موجودہ شرح جو بدباطن مہاجنوں کو ہر قسم کی آزادی میسر ہونیکی وجہ سے آئے دن بڑھتی جارہی ہے۔ ملک کی تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ گورنمنٹ اپنے طور پر شرح سود کا تعین فرمادے تاکہ ہندوستان کی غریب آبادی مہاجنوں کے سود در سود کے پیچے سے نجات پائے اور ملک تباہی سے محفوظ رہے یہ تقریر اس خصوص میں ایک نہایت زبردست تقریر ہے اور معلومات سے لبریز ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ بعض ضروری مضامین کیوجہ سے ہم اب تک اس تقریر کو درج نہیں کرسکے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ ہفتہ ہم اس تقریر کو درج کرینگے جسکے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ظالم سود خواروں نے مظلوم قرضداروں سے معمولی زر اصل کے مقابلہ میں سود در سود سے کسقدر روپیہ حاصل کیا ہے۔

اگر ہم اپنے صوبہ کی حالت پر نظر ڈالیں تو ہمیں آسانی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ علاوہ عام باشندگان کے صوبہ کے صرف زمینداروں اور کاشتکاروں کی آبادی کا فیصدی ۵۰ بے رحم سود خواروں کے پنجہ ظلم میں مبتلا ہے اور بہت اعلیٰ خاندان۔ رئیس اور صاحب جائداد بے رحم مہاجنوں کی ڈگریوں سے تباہ و برباد ہوکر آج نہایت ذلیل زندگی بسر کررہے ہیں۔

بحالت موجودہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کی تقریر پر خصوصیت سے توجہ فرمائے اور ایک ایسا قانون تجویز کرے جسمیں شرح سود کا تعین ہونیکے ساتھ ہی زر اصل سے ڈگری کی تعداد دو گنے سے زیادہ نہ بڑھے تاکہ تمام باشندگان صوبہ اور خصوصاً زمیندار و کاشتکار سود خواروں کی دست تظلم سے نجات پائیں۔

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کی تقریر کے شمار و اعداد متعلقہ زر اصل و زر ڈگری کا حال تو اون کی تقریر سے معلوم ہوگا۔ ہم اسموقع پر وہ شمار و اعداد دکھلاتے ہیں جو ایک ہندو بیرسٹر نے پیش کئے ہیں

اصل رقم	رقم سود	میزان	کتنے کی ڈگری ہوئی
۹۹	۳۹۰۱	۴ ہزار	۵۸۵
۲۶۲	۱۶۲۸	۱۹۰۰	۱۶۲۸
۴۸۲۸	۲۲۱۳۱	۳۰ ہزار	۳۰ ہزار
۱۹۹	۲۷۰۰	۲۹۰۰	۲۹۰۰
۱۵۰	۹۵۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰
۶۰	۱۰۴۰	۱۱۰۰	۶۷۰

ان شمار و اعداد سے پتہ لگیگا کہ عام طور پر غیر متمول روپیہ کو کس شرح سود سے لیتے ہیں اور اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے حاجتمند جو زیادہ سود پر روپیہ حاصل کرنیکے لئے مجبور ہوتے ہیں روپیہ کی ادائگی کی طاقت نہیں رکھتے۔

واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ سود خوار قرضداروں کا خون چوس لیتے ہیں اور وہ مظلوم سود خواروں کی ظلم و سختی سے اکثر اپنی جان دینے پر تیار ہوجاتے ہیں۔

ہندو دھرم شاستروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو دھرم میں سود اس درجہ تک جائز رکھا گیا ہے جبتک وہ زر اصل کی برابر ہو۔ اصل سے زائد سود لینا قطعاً ممنوع ہے لیکن افسوس ہے کہ بے رحم سود خوار نہ دھرم شاستر کا کچھ خیال کرتے ہیں بلکہ نہ انہیں مظلوم قرضداروں کی دردناک حالت پر ترس آتا ہے۔

ہم گورنمنٹ کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمارے صوبہ میں بھی بمبئی گورنمنٹ کی طرح شرح سود معین فرمادے تاکہ ہمارا صوبہ بھی سود خواروں کے دست تظلم سے نجات پاکر کچھ خوش و خرم نظر آئے امید ہے کہ لوکل گورنمنٹ اس جانب جلد توجہ فرمائے گی۔

جزیرہ قبرس برطانیہ کو دیدیا گیا

پچھلے دنوں یہ افواہ اڑی تھی کہ جزیرہ قبرس دولت عثمانیہ برطانیہ کو دیدیا جاتی ہے لیکن فوراً ہی ایک خارجی ذریعہ سے اسکی تردید کردیگئی کہ یہ خبر صداقت سے خالی ہے۔ اس ہفتہ حوالگی قبرس کی خبر پھر گرم ہوئی ہے اور جن ذرائع سے یہ خبر حاصل ہوئی وہ معتبر و قابل وثوق بیان کئے جاتے ہیں۔

اگر حقیقتاً حوالگی قبرس کی خبر صحیح ہے تو ہمارے رنج و الم کے ناپیدا کنار دریا میں کچھ خطرناک لہروں کا اضافہ ہوجاتا ہے کیونکہ مسلمانان عالم کے قلوب دولت عثمانیہ کی متواتر شکستوں سے پہلے ہی رنج و الم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جزیرہ قبرس کی خبر سے ایک اور گہرا چرکا لگا۔

جزیرہ قبرس کی حوالگی برطانیہ کی خبر کا ناقل اسٹیٹسمین کلکتہ ہے جو اپنے نامہ نگار مقیم لندن کے وثوق پر خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے۔

جزیرہ قبرس ۱۸۷۸ء کے معاہدہ کے بموجب برطانیہ کے قبضہ میں تھا اس معاہدہ کی نوعیت یہ تھی کہ حکومت روس نے جس زمانہ میں دولت عثمانیہ کے بعض مقبوضات متعلقہ ایشیا کی اراضی پر قبضہ کیا ہے اس زمانہ میں گورنمنٹ انگلستان نے دولت عثمانیہ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ وہ اراضی مذکور کی حفاظت و صیانت میں دولت عثمانیہ کی شریک رہیگی اور اس صیانت و حفاظت میں وہ جنگی ذخیرہ اور ہتھیاروں سے کام لیگی دولت عثمانیہ نے اس لحاظ سے کہ انگلستان اون شہروں میں اصلاح سے کام لیگا اور ساتھ ہی دونوں دولتوں میں اتفاق کامل رہے گا وہ اراضی اور شہر انگلستان کی ذمہ داری میں سپرد کردئے اسی ضمن میں جزیرہ قبرس گورنمنٹ انگلستان کے سپرد ہوا تھا اور اس وقت سے لیکر اب تک برابر وہ انگلستان

کی سرپرستی میں رہا اور آخر بقول ڈسرائیلی کے برطانیہ اسپر بالکل ہی قابض ہوگئی۔

دولت انگلستان کے موجودہ رویہ سے اس امر پر خاص روشنی پڑتی ہے کہ حفاظت و صیانت کی آڑ میں دنیا کا کس قسم کا قبضہ ہے۔

افسوس ہوتا ہے یہ دیکھکر کہ آج وہ تمام سلطنتیں جو دولت عثمانیہ کی محبت میں مخمور ہونیکا دعویٰ کرتی تھیں اسکی اوسکی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر خوب نفع اٹھا رہی ہیں۔

یہ قبضہ کہاں تک خوش آئند امر کا مظہر ہے کہ مصر کے متعلق بھی خدانخواستہ آئندہ ایسا ہی واقعہ پیش آئے کیونکہ وہ بھی انگلستان جیسے ہی رحمدل اور مہمان دوست کی سرپرستی میں ہے۔

اگر ہمارا خیال غلطی نہیں کرتا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جزیرہ قبرص اور مصر وغیرہ پر برطانیہ کی سرپرستی کے معنی برطانیہ کے نقطۂ خیال سے یہ ہیں کہ وہ ہمیشہ وغیرہ قابض رہے گی اور کسی وقت اپنے ان فوائد کو پیش نظر رکھکر جو اوسے مصر اور قبرص وغیرہ میں اپنے بڑا ارکی حمایت و حفاظت کے متعلق حاصل ہیں ہمیشہ کے لئے اوس پر قابض ہو جائیگی۔

معاہدۂ ۱۸۷۸ء صرف یہ تھا کہ جب تک دولت روس کی جانب سے اندیشۂ فساد رہے اور دولت عثمانیہ اپنے مقبوضات کو اوسکی دستبرد سے بچانے کی کامل قدرت حاصل نہ کر لے اوسوقت تک برطانیہ جزیرہ وغیرہ کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتی ہے لیکن افسوس ہے کہ اب معاہدۂ مذکور کی نوعیت ہی بدل گئی ہے اور بقول مسٹر اسکوئتھ مرحوم معاہدہ کا نام خلاف ورزی رکھ لیا گیا ہے۔

جزیرہ قبرص پر قبضہ برطانیہ سے ہمیں کسی قسم کی شکایت برطانیہ سے نہیں۔ شکایت ہے تو صرف اپنی کمزوری کی مسلمان برادران سے کہ اسوقت ہمارے ہاتھ میں نہیں۔

مسٹر سید علی امام ہمارا ہائیکورٹ کے چیف جسٹس

بنگالی اخبارات راوی ہیں کہ ستمبر ۱۹۱۵ء

تب جو جدید ہائیکورٹ صوبہ بہار و اڑیسہ میں قائم کیجائیگی آنریبل سید علی امام ممبر وایسرائے کی اگزیکٹیو کونسل اوس کے چیف جسٹس بنائے جائیں گے۔

یہ مسرت انگیز خبر ہر چند کہ ابھی سرکاری تصدیق کی محتاج ہے لیکن مسٹر سید علی امام کی اعلیٰ قانونی قابلیت کو دیکھتے ہوئے یہ خیال بہت کچھ امید افزا ہے کہ آنریبل ممدوح ضرور اس مناسب عہدہ پر مقرر ہونگے۔ ستمبر ۱۹۱۵ء میں آنریبل ممدوح کی میعاد ممبری بھی پوری ہو جائیگی اور آپ اپنے تجارب کونسل سے بہرہ اندوز ہونگے کہ اپنے صوبہ بہار و اڑیسہ کی جدید ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مقرر کئے جائیں۔

وایسرائے کونسل کی ممبری کی تنخواہ اگرچہ چیف جسٹس کے عہدہ کی تنخواہ سے بہت زیادہ ہے لیکن چیف جسٹس کے عہدہ کے معزز و اقتدار اور اعلیٰ اختیارات کو دیکھتے ہوئے تنخواہ کی کمی موجب نقصان نہیں ہوسکتی اسلئے ہمیں امید ہے کہ اگر آنریبل ممدوح کی خدمتمیں گورنمنٹ نے چیف جسٹس بہار ہائیکورٹ کا عہدہ پیش کیا تو اوسے آپ ضرور منظور فرمالیں گے۔

ہماری رائے میں اسوقت بہار ہائیکورٹ کیلئے مسٹر سید علی امام جیسے اعلیٰ قانون دان شخص سے بڑھکر کوئی دوسرا شخص مشکل سے مل سکیگا اسلئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ بہار ہائیکورٹ کی چیف جسٹسی کے لئے آنریبل ممدوح ہی کو انتخاب فرمائے تاکہ بہار ہائیکورٹ کے قیام میں چیف جسٹسی کا عہدہ پہلی مرتبہ ایک ایسے شخص سے زینت پائے جو اپنی قانونی لیاقت کے لحاظ سے اسوقت اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

میونسپل بورڈوں میں غیر سرکاری چیرمین

اسی گذشتہ اشاعت میں ہم تفسیرا لکھ چکے ہیں

ہمارے صوبہ کے بیدار مغز لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے اپنے صوبہ کی میونسپلٹیوں میں غیر سرکاری چیرمین کے تقرر کو منظور فرمالیا ہے چنانچہ اس منظوری کے قبل کئی ضلعوں میں غیر سرکاری چیرمین کا تقرر ہوا اور نہایت خوبی و خوش اسلوبی کیساتھ کام کسیل کو چلایا رہا۔ اب تازہ گزٹ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ کو غیر سرکاری چیرمینوں کے تقرر میں اچھی کامیابی ہوئی ہے اور اس لحاظ سے چند اور ضلعوں میں جدید غیر سرکاری چیرمین مقرر کئے جانیکی منظوری دیگئی ہے چنانچہ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵ میونسپلٹیوں میں غیر سرکاری چیرمین مقرر کئے جائیں۔

اس تقرر سے اب ہمارے صوبہ میں اون میونسپلٹیوں کی کل تعداد ۳۳ ہو جائے گی جنمیں غیر سرکاری چیرمین کام کریں گے۔

اس مفید تقرر کے متعلق اسوقت ہمارے ذہن میں دو امور پیدا ہوئے ہیں جنپر نظر رکھنا لوکل گورنمنٹ کا ضروری فرض ہے۔ ایک تو یہ کہ غیر سرکاری چیرمین کی نگرانی اون مقامات پر جہاں کسی عنصر کی زیادتی یا اندیشہ نقص کا رہو مجسٹریٹ ضلع کے ہاتھ میں رکھی جائے تاکہ متعلقہ اور پبلک کی ضروریات میں کسی قسم کا خلل واقع نہو البتہ ایسے مقامات پر نگرانی کی ضرورت نہیں ہے جہاں اس قسم کا اندیشہ نہو۔

دوسرے غیر سرکاری چیرمین کے تقرر میں ہندو مسلمانوں کے تناسب اور آزادی کا پورا پورا خیال رکھا جائے تاکہ حقوق رعایا کی کامل حفاظت ہو سکے ساتھ متعلقہ کام کی ذمہ داری حسن توجہ پر مجبور کردے اور غیر سرکاری چیرمین غفلت و خودداری کا شکار ہو کر اپنے فرائض کو بھول نجائے۔ امید ہے کہ ہماری یہ تجویز گورنمنٹ پسندیدہ نظروں سے دیکھکر قابل عمل خیال کرے گی۔

اگر گورنمنٹ نے غیر سرکاری چیرمینوں کے تقرر میں تناسب اور آزادی کا پورا پورا خیال رکھا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ میونسپلٹیوں کا آئندہ نظم و نسق بہت اچھا رہے گا۔

احوال بُرے ہیں۔ قسمت میں معلوم نہیں کیا ہونا ہے

مصر کے معاملات کی پیچیدگی روز بروز

اضافہ پذیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ عرصہ ہوا یہ تحریک زور شور سے شروع ہوئی تھی کہ اسکندریہ کے بندر پر۔ ایک مستحکم فوجی و جنگی قلعہ تعمیر کیا جائے جو مصر کے بحری بیڑہ کی حفاظت کرنیکے ساتھ ہی مخالف کو مصر میں مداخلت کا کوئی موقع نہ دیسکے۔ ایکدفعہ مصر میں فوجی مسئلہ کی چھیڑ چھاڑ بھی شروع ہوئی تھی اور پھر اسمیں کسی مصلحت سے کچھ التوا ہوگیا اب نیر ایسٹ کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ کچنر مصر میں فوج بڑھانیکے سوال پر غور کر رہے ہیں کیونکہ اونکا خیال ہے کہ مصر میں جو ۶ ہزار فوج اندرونی انتظام کے لئے رکھی گئی ہے وہ مخالف کے غاصبانہ حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے ناکافی ہے اسلئے ضرورت ہے کہ مصر کی حفاظت و صیانت کیلئے ایک کافی مقدار کی فوج رکھی جائے

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اس تجویز کے متعلق عنقریب پبلک میں ایک بحث شروع ہونیوالی ہے۔

برطانیہ کے مدبروں کی ان تجاویز کو دیکھکر ہمارے منھ سے بے ساختہ یہ نکلتا ہے ؎

احوال بُرے ہیں قسمت میں معلوم نہیں کیا ہونا ہے
ملک کسی کا۔ فکر کسی کو۔ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ برطانیہ کے مدبر اسقدر بدنیت کیوں واقع ہوئے ہیں کہ وہ کسی کے مال کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے یہ سب کچھ سہی کہ بحیثیت محافظ ہونیکے برطانیہ کو اس قسم کی تجاویز پیش کرنیکا حق حاصل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ برطانیہ کی نگاہ میں وہ دشمن کون ہے جسکی فکر برطانیہ کو لگی ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک تو اس قسم کی تجاویز کسی بیرونی دشمن کی مدافعت کے بجائے اندرونی محافظوں کی بدنیتی کے نتائج ہیں جو اپنے استحکام کو مدنظر رکھتے ہیں۔

اگر خدانخواستہ برطانیہ کو کسی بیرونی طاقت کی جانب سے حملہ کا اندیشہ ہے تو اوسکی مدافعت ٹرکی کا فرض ہے۔ اور برطانیہ کو چاہیے کہ وہ اس معاملہ کو ٹرکی کی رائے پر چھوڑ دے۔ اسوقت جو ۶ ہزار فوج اندرونی انتظامات کیلئے مقرر ہے وہ بھی عارضی تھی جو ضرورتاً رکھی گئی تھی لیکن افسوس ہے کہ اب اوسکے علاوہ مزید فوج کا سوال اُٹھ کر مصر پر کامل اقتدار قائم کرنیکی فکر ہے۔ مصر گیا اور اب ہمیں کوئی امید نہیں کہ ٹرکی حکومت سے اوسکا اتنا بھی تعلق رہیگا جتنا کہ اسوقت برائے نام ہے کیونکہ ٹرکی کی موجودہ کمزوری ہر قسم کی فوائد اُٹھانے پر دول یورپ کو مجبور کر رہی ہے اور یہ تمام تجاویز و کارروائیاں اُس نکوام کی ہیں جس نے چندروزہ وزارت ٹرکی پر برسر اقتدار ہو کر دولت عثمانیہ کی زندگی کو معرض خطر میں ڈالدیا ہے۔

منچوریا میں مسلمانوں کی تجارتی ترقی

معزز معاصر چہرہ نما (مصر)

رقمطراز ہے کہ باکو کا روسی اخبار "دن" منچوریا میں مسلمانوں کی تجارتی ترقی کے متعلق لکھتا ہے۔

منچوریا کا وسیع خطہ اُسوقت سے جبکہ وہ روس جاپان کی جنگ کے بعد چین سے جدا ہوا ہے بہت کچھ ترقی کر رہا ہے اور اجانب کی تجارت کے دروازے وہاں کھل گئے ہیں منجملہ دوسری اقوام کی تجارت کے جرمنی اور انگلستان کے تاجر بہت زیادہ وہاں کی تجارت میں حصہ لے رہے ہیں اور اُنھوں نے بڑے بڑے کارخانے اور دوکانیں کھولی ہیں۔ روسی تجار بھی خصوصیت سے اپنی تجارتی کوٹھیوں کو فروغ دے رہے ہیں لیکن ان سب کے مقابلہ میں مسلمان تاجروں کی ہمت قابل داد ہے کہ اُنھوں نے پانچ سال ادھر سے بہت کچھ تجارتی ترقی حاصل کی ہے اور بہت سے مسلمان باہر سے آکر تجارت کو فروغ دے رہے ہیں جب سے شہر ماسکو کے مسلمان تاجر منچوریا میں پہونچے ہیں اُسوقت سے مسلمانوں کی تجارتی کامیابی کی امید افزا خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ اسوقت مسلمانوں کی تجارتی ترقی نے وہاں اسقدر بلند پایہ اختیار کر لیا ہے کہ یورپ کے تاجروں سے اونکے رقیبانہ تعلقات قائم ہوگئے ہیں۔ مسلمان تاجروں نے تھوڑے ہی عرصہ میں بڑی بڑی تجارتی کوٹھیاں اور گودام کھول لئے ہیں یہ امر بالکل مبالغہ سے خالی ہے کہ منچوریا کی تجارت کو اُنھوں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے جسکی تصدیق اس امر سے ہو سکتی ہے کہ اسوقت تجارت کا بڑا جز مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ شہر خاربین میں اسوقت اسّی مسلمان خاندان پہونچ گئے ہیں جنھوں نے وہاں اپنے لئے عمدہ لائبریریاں دینی اور مدنی مقامات قائم کئے ہیں انکے کتبخانوں میں تقریباً دو ہزار کتب ہر قسم کی زبانوں کی موجود ہیں جنکی قیمت ۴ ہزار منات ہے۔ اس کتبخانہ میں ۲۶ اخبار بھی آتے ہیں جنمیں اخبار "نو ولوریا" اور "روسکویہ اسلوو" بھی تھے جسوقت بلقان کی جنگ شروع ہوئی تو مسلمانوں نے ان اخبارات کو بند کر دیا اور اپنے اعلیٰ حسن جذبات کا ثبوت دیکر فخر و امتیاز قوم حاصل کیا۔ مسلمانان منچوریا کی کامیابی و ترقی پر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اونکو اس سے کہیں زیادہ توفیق دے اور اسی طرح مسلمانان عالم میں بیداری و روشن خیالی عطا فرما تاکہ وہ ذلت و پستی کی زندگی سے نکلکر عزت حاصل کریں۔

افسانۂ بنگال

یورپ میں مختصر فسانہ نگاری جو اہمیت رکھتی ہے اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسکا معاوضہ تمام دوسرے مضامین سے زیادہ دیا جاتا ہے بسا اوقات ڈیڑھ دو صفحہ کی کہانی کے معاوضہ میں ڈیڑھ سو پونڈ تک دے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مختصر فسانہ نگاری ایک عجیب لطیف لٹریچر ہوتا ہے لیکن افسوس ہے کہ اردو کا علم ادب اس سے بالکل خالی ہے جو اردو کی کمزوری اور بے مایہ زبان ہونیکی ایک بین دلیل ہے چند ایام سے مختصر فسانہ نویسی کا کام اردو میں بھی شروع ہوگیا ہے اور اردو رسائل میں کچھ قصے لکھے جانے لگے ہیں۔ افسانہ بنگال انہیں مختصر قصوں کا ایک لطیف مجموعہ ہے جو بنگالی زبان کے دلچسپ قصوں سے بابو تیرتھ رام صاحب فیروزپوری نے ترجمہ کر کے ترتیب دیا ہے اسمیں بنگال کے

مدینہ کانفرنس

(۲)

جو تجویزیں آج ہمارے ریفارمر کر رہے ہیں وہی تجویزیں بلکہ اون سے بھی بلند و بالا اور مفید ان مشاہیر نے سوچی تھیں جو ذخیرہ آج یورپ سے لینا بیان کیا جاتا ہے اور جسکا مرکز آج یورپ قرار دیا جاتا ہے وہی ذخیرہ مدینہ طیبہ میں ۱۳۵۹ ہجری میں مہیا کیا گیا تھا اور اس کا مخزن شریعت اسلامی ہی قرار پائی تھی نہ تو اسوقت یورپ کا خیال تھا اور نہ تمدن یورپ کا۔ سب سوچنے والے مسلمان تھے اور سب کے سب مشرقی یا ایشیائی اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسوقت کے بعض مدبروں کی رسائی کہاں تک تھی؟ اور یہ کہ خود ہماری غلطی خود فروشی اور قوم فروشی و کم اندیشی کا یہ نتیجہ ہے جو اسوقت ہم بھگت رہے ہیں۔ ورنہ اسلام میں کونسا ایسا مادہ ہے جو ترقی اور اقبال کے منافی ہے۔

رفتہ رفتہ ہم غیرت اسلامی اور تدبر اسلامی سے دور ہوتے گئے اور ہمارے خون اور نسل میں فرق آتا گیا اور ہم آفت اور مصائب کی زد میں آتے گئے اپنے قرآن اور اسکی تعلیم کو چھوڑ دیا اور اس مصیبت میں پھنس گئے۔ اگر ہم قرآن کو نہ چھوڑتے تو ہمیں ان مصیبتوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ افسوس از ماست کہ بر ماست۔

تمہید طویل ہوتی جاتی ہے۔ نمونہ کے طور پر ہم چند تجویزیں اس کانفرنس کی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ ان صائب تجویزوں کا مقابلہ زمانہ موجودہ کے قوانین اور ضوابط سے کہاں تک ہو سکتا ہے۔ یہ وہ تجویزیں ہیں جو مجلس میں اس غرض سے پیش کیگئی تھیں کہ مسلمانوں کو جب عروج حاصل تھا تو اس قسم کے قوانین سیاست اور ضوابط تمدن عمل میں لائے جاتے تھے۔

(الف) محکمۂ صحت

امام اور حکام کا یہ فرض ہے کہ ہر شہر اور قریہ میں انکی آبادی اور ضروریات کے مطابق ایک یا دو یا زیادہ طبیب مقرر کریں۔ ہر طبیب کے لئے ایک مکان تجویز کیا جائے۔ جسکا نام دار الشفا ہو۔ طبیب کا مکان دار الشفا سے الگ ہونا چاہیے لیکن دار الشفا کے متصل ہو مریضوں کے علاج اور لباس۔ طعام اور دیگر ضروری لوازم کے واسطے بیت المال میں سے خرچ دیا جائے۔ طبیب کو جداگانہ تنخواہ دیجائے۔ دار الشفا میں جو کوئی حاضر ہو یا آئے چاہے مسلمان ہو۔ ذمی ہو۔ عیسائی ہو۔ یہودی ہو۔ صالح ہو۔ فاسق ہو۔ اس کا ایک ہی طریقہ سے علاج کیا جائے۔ سب مریضوں کیواسطے جداگانہ کوٹھڑیاں یا کمرے ضرورت کے مطابق بنائے جائیں۔

یہ جائز نہیں ہے کہ طبیب لوگوں کے علاج کیواسطے[1] باہر جائے اور شفاخانہ خالی رکھے کیونکہ اس خرابی سے اصل منصوبہ باقی نہیں رہتا۔

ایسا مریض جسکا ولی یا وارث اسکی تربیت پر قادر ہے دار الشفا سے غذا حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے غربا کے حقوق اور تیمارداری میں فرق آنیکا اندیشہ رہتا ہے۔ طبیب کو چاہیے کہ خوش اخلاقی اور نرمی سے بیماروں کا علاج کرے اور انکی تکلیفات اور آرام و آسائش کا پورا پورا خیال رکھے۔ ایسا طبیب جسکے علاج سے اکثر مریض شفا یاب ہو جاتے ہیں اور اسکا ہاتھ مبارک ہے اپنے منصب پر بحال رہنا چاہیے اور جو طبیب ہر دلعزیز۔ خوش اخلاق یا تجربہ کار نہ ہو اسکو یا تو تبدیل کرنا چاہیے یا معزول خواہ اسکی یہ حالت شروع ہی میں ہو یا وسط میں اور یا اخیر پر۔ البتہ وبائی ایام کی بابت یہ عمل نہیں ہو سکتا۔ ایسا سال یا ایسی حالت باقی سالوں میں شمار نہیں ہونی چاہیے۔ اطبا کا زیادہ یا کم ہونا شہر کی آبادی پر منحصر ہے۔ جیسے کہ مدرسین کا حال ہے لیکن پھر بھی بڑے بڑے شہروں میں چار طبیبوں سے کم نہوں بلکہ ضرورت برسات اور دس تک بھی ہو سکتے ہیں۔ طبیبوں کی تنخواہیں حسب حالات کافی ہونی چاہییں۔

مستورات کے واسطے عورتیں ہی طبیبہ ہونی چاہییں جنھیں ادویہ اور علاج میں مہارت ہو۔ علاج کرنیوالی عورتوں کو یہ حکم دینا چاہیے کہ باستثنا معالجہ عورتوں کی اندرونی باتوں اور عیوب کا اظہار نہ کریں تاکہ دوسرے لوگ ان سے واقف اور شناسا نہوں اور علاج کرنیوالی عورتوں کے مواجب بھی ویسے ہی ہونے چاہییں جیسے کہ مردوں کے مقرر ہوں۔

بہتر یہ ہے کہ ہر طبیب مرد اور طبیبہ عورت مریضوں سے انکے امراض اور عوارض کی بابت جداگانہ سوال کر کے دریافت حال کریں تاکہ مریض کھلے طور پر اپنے عوارض کا حال بیان کر سکیں اور ہر مریض کو جدا جدا بلائے اور حال دریافت کر کے انہیں باہر بھیجتا رہے۔

البتہ ان امراض میں جداگانہ بلانیکی ضرورت نہیں ہے جنمیں اخفا کی ضرورت نہیں جیسے تپ وغیرہ۔ اطبا پر واضح ہو کہ مریض کی خبر گیری اور معالجہ سے بڑھکر کوئی افضل نیکی اور ثواب کا نہیں ہے۔

دوسروں کے فرائض

ہر امیر۔ ہر حاکم۔ ہر غنی کو چاہیے کہ اپنی حیثیت اور وسعت کے مطابق مریضوں کے معالجہ۔ یتیموں کے ختنہ۔ مفلسوں کے ازدواج۔ بیواؤں کی خبر گیری۔ اور بوڑھوں۔ اندھوں۔ اپاہجوں کے نقصانات کیواسطے اپنی کمائی میں سے کچھ مدد دیں۔ مسافروں اور فرزندانوں کے لئے فنڈ کھولیں۔ اور غریب لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت کے واسطے امداد دیں۔ اگر کسی عالم یا مولوی کا کوئی وظیفہ مقرر کریں تو اس سے عہد لیا جائے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیا کریگا لیکن اگر ایک عالم ضعیف ہو یا لوگ اسکی تعلیم کے محتاج نہ ہوں تو ایسی شرط ضروری نہیں ہے۔

(ب) تعلیم اور اسکول

امام یا بادشاہ کو چاہیے کہ اپنے ماتحتوں حاکموں کو یہ حکم دے کہ ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایک یا دو یا زیادہ بقدر آبادی اور احتیاج اہل شہر مدارس قائم کریں اور ہر سکول میں ایک یا دو یا زیادہ مدرس مقرر کئے جائیں اور ہر ایک استاد کے پاس دس سے لیکر بیس تک طالبعلم ہوں جنکے نفقات بقدر اوسط بیت المال سے ادا کئے جائیں عیال مدرسین کے نفقات بھی ادا کئے جائیں لیکن عیال متعلمین کے اخراجات کا دینا لازمی نہیں ہے البتہ ایک نیکی ہے۔

مدرسہ اور اوسکے لوازمات اور اسٹاف کے انتظام کے لئے ایک منیجر مقرر ہونا چاہیے اگر مدرس سوائے جمعہ کے درس میں غفلت کرے تو اول اول شرمندہ کیا جائے اگر اسکا اسپر اثر نہو تو اسکا وظیفہ روک دیا جائے ورنہ بجائے اسکے کوئی اور مقرر کیا جائے۔

بیت المال کے خرچ سے کتب دینیہ خرید کر اسکولوں میں وقف کیجائیں اور متعلمین انھیں پڑھ سکیں[2] جو شخص کتاب لے رسید دے اگر کوئی کتاب چورائے تو اسے مناسب تعزیر ہونی چاہیے ہر کتاب پر وقف کی مہر شروع وسط اور اخیر کتاب پر لگانی چاہیے کیونکہ اگر کوئی شخص کوئی کتاب چورائے یا کوئی ورق نکالے یا بدلیگا تو اسکا پتہ لگ جائیگا اور پرانے ورقوں اور جدید ورقوں میں بآسانی تمیز ہو جائے گی اگر کوئی شخص ایسا پایا جائے تو بعد از تعزیر مناسب کتاب اس سے واپس لے کر داخل لائبریری اسکول کرنی چاہیے۔

لائبریریوں میں وہ کتابیں نہ رکھی جائیں جو خلاف شریعت اور خلاف اخلاق ہوں اور متعلمین کو ایسی کتابوں کے پڑھنے کی اجازت کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے۔

منیجر مدرسہ وہ شخص ہونا چاہیے جو کامل فضیلت رکھتا ہو اسکو چاہیے ہر سہ ماہی اور ہر ششماہی کے بعد طالبعلموں کا امتحان لے جس طالبعلم کی نسبت یہ پایا جائے کہ اس نے محنت اور لیاقت میں ترقی کی ہے اسکا وظیفہ بڑھایا جائے تاکہ دوسروں کو تحریص ہو لیکن یہ عمل عموماً اس حالت میں ہونا چاہیے جب طالبعلم تندرست ہو۔ جو طالبعلم محنت اور لیاقت میں ترقی نہ کرے اسکا وظیفہ گھٹا دیا جائے تاکہ وہ دوسرے لائق طالبعلموں کو دیا جا سکے جو شخص سال بھر میں ترقی نہ کرے اور اسکی نسبت یہ ثابت ہو کہ وہ اس شاخ علمی میں ترقی نہیں کر سکتا ہے تو اسے کسی اور کسب میں لگانا چاہیے۔ جو طالبعلم فقیہ نہیں بن سکتے ہیں یا دینیات کیطرف کم توجہ کرتے ہیں انھیں کسی طور پر ان شاخوں سے واقفیت کرا کر کسی اور کسب میں لگانا چاہیے۔ منیجر کے اقربا اور رشتہ دار اسکول میں وظیفہ خوار نہیں ہونے چاہییں ایسا نہو کہ ان رعایات سے اوروں کے حقوق تلف ہوں۔ محتسب اور حکام وقت کو چاہیے کہ ایسے امور کا خیال رکھیں اور وقتاً فوقتاً دریافت کرتے رہیں۔ اسکولوں میں سوائے حکام متعلقہ اور اسٹاف متعلقہ کے اور کسی کو دست انداز نہونا چاہیے۔

حالات کے مطابق مدرسوں میں کمی بیشی کیجا سکتی ہے لیکن کسی قصبہ یا شہر سے اسکول کا بالکل ہی اٹھا دینا درست نہیں ہے۔

بہتر ہے کہ وظائف مدرسوں میں دئے جائیں یہ امر حالات کے زیادہ تر تابع رہنا چاہیے۔ ارزانی اور قحط کا خیال رکھنا چاہیے۔

اگر منیجر کو معلوم ہو کہ مدرس شاگردوں سے بدخلقی سے پیش آتے ہیں جیسے بعض کی عادت ہوتی ہے کہ تعلیم کے وقت انکا غصہ بلا سبب بڑھجاتا ہے یہ معلوم ہو کہ وہ سوائے جمعہ کے زیادہ دن تعطیل دیتا ہے یا وہ بے پروائی سے پڑھاتا ہے۔ خواہ طالبعلم سمجھیں یا نہ سمجھیں تو اسکو اول تنبیہ کیجائے ورنہ بجائے اسکے کوئی اور مقرر کیا جائے۔

سوء خلق یہ ہے کہ شاگرد کو پہلی ہی دفعہ معقول سوال کرنے پر جھڑکے یا غیظ و غضب سے سمجھائے جیسے کہ بعض کی عادت ہوتی ہے لیکن اگر بار بار پوچھنے سے مدرس خفا ہوتا ہے یا سوال کو سمجھا نہیں تو یہ سوء خلق ان حالات میں قریب الفہم کتابیں اسکو پڑھانے کے واسطے دی جائیں۔

اگر ایک مدرس زیادہ طالبعلم نہیں پڑھا سکتا ہے تو اسکو ایک اور مدرس دینا چاہیے۔ اگر متعلم عبارت پڑھ سکے تو اسکو صرف ایک ہی دفعہ معانی بتلانے چاہییں اگر نہ سمجھے تو دوبارہ لیکن تین دفعہ سے زیادہ نہ بتلانے چاہییں کیونکہ متعلم کی طبیعت بار بار کے بتلانے سے بار بار پوچھنے کی عادی ہو جاتی ہے اور پھر سوائے تکرار کے کوئی سبق یاد نہیں ہوتا۔

الغرض یہ ہیں مدینہ کانفرنس کی وہ چند باتیں جن پر آج تمام زمانہ چل رہا ہے۔ اور جن کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔

مرزا سلطان احمد ممبر ال بہاولپور۔

(درنقاد)

[1] جیسا کہ یورپ کے ملازم ڈاکٹر صاحبان کیواسطے بھی شرط لگائی گئی تھی کہ ایسے لوگوں کو باہر جا کر پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں مل سکتی ہے کیونکہ اس سے اغراض شفاخانہ میں کچھ نہ فرق آنے کا اندیشہ ہے اور اصلی کام اس طریق عمل سے رہ جاتا ہے ۱۲

[2] جیسے اب کالجوں اور اسکولوں میں لائبریریاں دیکھی جاتی ہیں اور انھیں رجسٹروں میں درج کیا جاتا ہے اور ذمہ دار رسید دینے سے دیجاتی ہیں ۱۲

مراسلات

مولینا ابوسعید العربی کی چٹھی

محترم بندہ السلام علیکم

مجھے اشعار کیساتھ طبعی مناسبت بہت ہی کم ہے یکم اپریل ۱۹۱۳ء کے مدینہ میں ایک نظم مسٹر آغا خان کے متعلق نظر سے گذری لیکن بوجہ سیاسی جہاد کی مصروفیت کے اور کچھ طبیعت کی عدم مناسبت کے میں اوسکو اچھی طرح نہ دیکھ سکا۔ آج چونکہ محمد شریف پاشا سے ملاقات کا دن ہے اسلئے میں گھر ہی میں موجود ہوں اور اونکا انتظار کررہا ہوں۔ اسی انتظار کی گھڑیاں گذارنے کیلئے میں نے جرائد و خطوط کی طرف توجہ کی۔ ہندوستان کی محبت نے دل میں جوش آیا اور میں ہندوستان کے بعض اخبارات و احباب کے خطوط دیکھنے لگا سب سے پہلی نظر مدینہ پر پڑی جسکے خوبصورت طغرے نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ اخبار لاول اور تضحیہ تبرتا جزاکر دکنند قل کہ بازآید پشیمانی والے عنوان کی نظم پڑھنی شروع کی میرے نزدیک یہ نہایت پاکیزہ نظم ہے اور اوسکے ہر ایک شعر میں نیا رنگ پھوٹ رہے ہیں۔ میں نے نہایت ہی ذوق کے ساتھ اسکو پڑھا۔ جزاک اللہ

جناب سر آغا خاں باسمامہ اوافرہ نے خلافت اسلامی کے متعلق جو یہ رائے دی ہے کہ اوسکو ایشیائی سلطنت خیال کرنا چاہیے اسکی وجہ یہ ہے کہ سر آغا خاں یورپ کے شیدائی ہیں۔ اور مالدار و دولتمند ہونیکے سبب یورپ کے امراء وزراء اور سلاطین تک اونکی رسائی ہے۔ یورپ کے نظم و نسق کے متعلق جو کچھ ان سے کہتے یا یہ خود اونکی زبان سے سنتے ہیں اور جو درحقیقت یورپ کے مستند خیالات ہوتے ہیں۔ آغا صاحب ہندوستان میں آکر گراموفون کی طرح ادنکو ادا کردیتے ہیں۔ گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ آغا صاحب یورپ کی خواہشوں کے گراموفون ہیں جو اونکی خواہشوں کو نہایت سُریلی و دلکش آواز میں ہندوستان کے طبقۂ امراء کے کانوں تک پہونچا کر اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ یورپ کا گراموفون ہے آغا صاحب اسکے بجانیوالے ہیں اور امراء ہند بورپین گیت سننے کے لئے مجلسیں تیار کرتے ہیں اور انگریزی اخبارات مسلمانوں کے ہاتھوں اپنا مطلب پورا ہوتے دیکھکر تائید کرتے ہیں بس پھر کیا تھا۔ اس کنارے سے کشمیر تک اور بنگال سے بلوچستان تک یہ گیت ہر ایک کو سنا دیا جاتا ہے۔

ہمارے ملک کے بعض لوگوں کی استقامت خوشامد پسند ہوگئی ہے کہ اگر کسی انگریزی قوم کے اخبار میں اونکی تعریف نکل گئی تو بس پھر کیا تھا گویا شوق عکاظ کی نمبرداری اونکو حاصل ہوگئی۔

ہمارے پنجاب میں ایک بزرگ گذرے ہیں اُنھوں نے کتاب مقدس کلام قدیم قرآن مجید کی تفسیر پنجابی زبان میں لکھی ہے ایک جگہ آپ یوں فرماتے ہیں ؎

فرنگی دا خط سجے بھنگی لے آوے
لے اُٹھ اُٹھ کرن تعظیمان

یعنی فرنگی کا خط اگر کوئی بھنگی بھی لائے تو جھٹ اُٹھکر تعظیم کرنے لگیں گے لیکن افسوس ہے کہ خدا کا خط اور جناب رسول اللہ صلعم جیسے پاکیزہ و برگزیدہ شخص لانیوالے مگر لوگ اس کی طرف دھیان ہی نہیں کرتے۔

جناب سر آغا خاں ہندوستان میں پیدا ہوئے لیکن عاشق ہوئے یورپ پر اور وہیں زیادہ تر زندگی بسر کرتے ہیں اسلامی ممالک میں ہرچند کبھی گئے اور نہ وہاں رہنے کا اتفاق ہوا خلافت اسلامی کے آب کوثر سے انکا حلق ابھی تک محروم ہے۔

آہ ثم آہ سر آغا خاں رسول اللہ صلعم کی اولاد ہیں اور اپنے نانا کے وطن کی راہ سے ہر سال گذرتے ہیں لیکن کبھی بھولکر بھی وہاں نہ گئے نہ معلوم وہاں جانا کیوں ناپسند ہے۔

دوسری طرف ایک مصیبت یہ ہے کہ گھر کی سلطنت اپنی بدبختی کے سبب ہاتھوں سے نکل گئی اور ہماری حالت یتیموں کی سی ہوگئی ہے۔ ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ ہمارا نصب العین کیا ہے اور ہماری منزل مقصود کیا ہونی چاہیے لیکن باینہمہ جب کبھی جلسے ہوتے ہیں تو لیڈری کی پگڑی تنیسی سر باندھ دیتے ہیں اور خداوند غریب پرور حضور فیض گنجور جیسے لغو اور بےمعنی الفاظ کا بمبئی سے لیکر راس کماری تک پل باندھ دیتے ہیں۔

وطن کیوں نہ بگڑے۔ امت کیوں تباہ نہو۔ ملک زوال پذیر کیونکر نہو جبکہ ہمارے لیڈر سر آغا خاں جیسے ہوں لیکن خدا کا شکر ہے کہ غرباء اور متوسط درجہ کے لوگ اب سمجھ گئے ہیں کہ معیار اسلام خلافت اسلامی کے ساتھ قلبًا وقالبًا سچا رابطہ ہے۔

خدا بھلا کرے لسان الحال حزب الوطن جرائد اسلامی کا جو روپیہ کے رعب میں نہیں آتے اور نہایت آزادی کیساتھ اسلامی حریت کے پاکیزہ جوش میں آغا صاحب کے یورپی گراموفون کی مشین کو توڑ ڈالتے ہیں اور اب انشاء اللہ مسلمان خود بیدار ہوں گے۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنی نہایت ضروری ہے کہ عربی خلافت کا اصلی محرک یورپ ہے وہ چاہتا ہے کہ مسلمان آپسمیں خوب لڑ بھڑ کر کمزور ہوجائیں تو ہم اونکا ملک آسانی سے دبالیں مجھے اس قسم کے بہت سے امور کی اطلاع حال میں ملی ہے کہ عبدالسلطان جو یورپ کے ہاتھ میں ایک کھلونا بنے ہوئے ہیں اپنی خالص غرضیت سے اسلامی سلطنتوں کو نقصان پہونچانے پر تلے ہوئے ہیں عربی خلافت کی کوشش پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یورپ کو عربوں سے کیا ہمدردی ہے حقیقت یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو باہم لڑا کر کمزور کرنا چاہتے ہیں اور خود اونکے ملک پر قابض ہوجانا اگر خدا نے توفیق دی تو میں خلافت عربی کے بارہ میں کچھ لکھوں گا۔

محترم رئیس التحریر! آپ شاعر ہیں اور ایک اچھے اخبار کے اڈیٹر ہیں اسلئے آپ سے ایک عرض ہے امید ہے کہ آپ اپنی طاقت سے کام لیکر قوم کو متوجہ کرینگے۔ غیر ملکی حکومتیں اپنے صیغہ خارجہ کے ذریعہ سے چاہتی ہیں کہ اسلامی حکومتوں کو تباہ کردیں وہ اس مقصد کی تکمیل میں روپیہ کو پانی کی طرح بہا رہی ہیں۔ یہ صیغہ مسلمانوں کو نوکر رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسلامی ممالک کے اندر یا اسکی سرحدوں میں ایسی ایسی کارروائیاں مسلمانوں کے ہاتھ سے انجام دلوائیں جو اونکی تباہی کا موجب ہوں۔ افسوس ہے کہ مسلمان ملازم اونکی خواہشوں کو بہت اچھی طرح سے پورا کرتے ہیں اور ایسی خوبی سے کام کرتے ہیں کہ کوئی غیر ذرا کبھی نہیں کرسکتا۔

بس ہر ایک مسلمان کو اسبات کا عہد کرنا چاہیے کہ اس قسم کی نوکری جو حقیقت میں تباہی اسلام کی معاون ہے کبھی نکرینگا خواہ اوسکو کتنی ہی تنگدستی و تکلیف اٹھانی پڑے۔

میں اگر غیر ملکی سلطنتوں کے محکمۂ خارجہ کے حالات سے آپ کو کماحقہ مطلع کروں تو آپ محو حیرت رہجائیں گے۔ آپ اگر مناسب سمجھیں تو اس خط کو چھاپ دیں۔

ابوسعید العربی السندی

قاہرہ (مصر)

ولایتی کھانڈ

اگرچہ ولایتی کھانڈ جیسے مفید اور خوبصورت چیز کی شکایت کرنا بالکل غیر موزوں معلوم ہوتا ہے مگر جیسا کہ مسٹر نعلی صاحب سابق ممبر امپریل کونسل ہند نے کونسل کے اجلاس میں بیان کیا کہ اس ولایتی کھانڈ نے ملک ہند کی تیار شدہ کھانڈ کو بالکل مات کردیا ہے۔ ولایتی کھانڈ کی خوبصورتی کو دیکھکر ہر شخص خوشی سے خرید کرتا ہے اور غریب لوگ تو ضرور ایسی سستی کھانڈ کو زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ اسکی قیمت گرچہ بہت ہی کم ہے۔ ایسے لوگ بباعث غریب ہونیکے اچھی چیز کو خرید نہیں کرسکتے۔ اسواسطے وہ سستی چیز کے خریدنے کے مشتاق ہوتے ہیں ہندوستانی نیشکر عمدہ زمین میں بہت محنت و کوشش سے سال میں صرف ایکدفعہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ ولایتی نیشکر بہت آسانی سے سال میں کئی دفعہ پیدا ہوتی ہے۔ ان وجوہ سے ہندوستانی نیشکر قدرتًا ولایتی شکر کے سامنے کم رہ جاتی ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا کسی چیز کا سستا ہونا خراب بات ہے۔ کیا دیسیوں کو سستی چیز خرید کرنے دینا تاکہ وہ کسی دیگر کام کیواسطے روپیہ بچا سکیں خراب حکمت عملی ہے۔

دونوں صورتوں میں جواب نفی میں ہوگا۔ لیکن باینہمہ کہ ولایتی نیشکر نے دیسی نیشکر کو مات کردیا ہے اور ولایتی شکر سستی بھی ہے۔ ولایتی نیشکر کھانیکے لحاظ سے سخت خطرناک ہے۔ اس ملک میں اسکے استعمال سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوئی ہیں۔ اسکی تاثیر خشک و گرم ہے اور اسکا استعمال صحت کیواسطے مضر ہے۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں اسکا استعمال لوگوں کی صحت کیواسطے بہت نقصان دہ ہے۔ اسواسطے ہمارے ملک کے لوگوں کو جہانتک ہوسکے دیسی کھانڈ کا استعمال کریں گو وہ کسیقدر گراں ہے کیونکہ سستی ولایتی کھانڈ کے کھانے سے بیماریاں ہوتی ہیں۔ ولایتی کھانڈ ہماری آیندہ نسلوں کو کیا بلحاظ صحت اور کیا باعتبار علمی نشو و نما کمزور بنادیتی ہے۔ گورنمنٹ ہند بھی دیسی نیشکر کو ترقی دینے کے لئے بہت کچھ کوشش کررہی ہے مگر جبتک لوگ خود عمل نہیں کرینگے بیشک دیسی کھانڈ کو خاطر خواہ ترقی نہیں ہوگی۔

شلدام گنگا رام زمیندار ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

مسلم سکول امروہہ کا افتتاح

امروہہ میں گورنمنٹ ہائی سکول کے علاوہ ایک دینی مدرسہ اہلسنت والجماعت مسلمانوں کا عرصہ سے قائم ہے لیکن ضرورت اس امر کی عرصہ سے محسوس کیجارہی تھی کہ ایک مدرسہ انگریزی تعلیم کے لئے بھی قائم کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے بچے دنیاوی علوم سے محروم نہ رہیں اور علوم و فنون ضروریہ کی تکمیل سے ذلت و ادبار قوم کو دور کریں۔

خدا کا شکر ہے کہ چند بزرگان قوم کی کوشش سے جنمیں عالیجناب نواب وقارالملک بہادر کا نام نامی سب سے زیادہ نمایاں ہے امروہہ میں "مسلم سکول" قائم کیا گیا ہے جسکے افتتاح کا پہلا جلسہ مسٹر صبغۃ اللہ صاحب بی اے رئیس امروہہ کے مکان پر مولوی ... شاہ خانصاحب وکیل کی صدارت میں ۱۲ مئی کو منعقد ہوا جلسۂ افتتاح میں حکیم مولوی اسرار الحق صاحب نے ایک نہایت مفید تقریر کی جلسے کے بعد اسکول میں تمام حاضرین جلسہ گئے اور اسکی افتتاح کی رسم ادا کیگئی۔ افتتاح اسکول کے بعد باقاعدہ تعلیم شروع ہوگئی ہے اور امید ہے کہ جلد مدرسہ کی حالت ترقی پذیر ہوگی مدرسہ میں اسوقت چھٹے درجہ تک کی تعلیم ہوتی ہے۔ اگر منتظمین نے تندہی سے کام لیا تو کامیابی کی امید ہے۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

صوفیہ ۳۱ مئی - اُمید ہے کہ سرویہ اور بلغاریہ کے باہمی تنازعات بوجہ احسن تصفیہ پا جائینگے چنانچہ آج سرحد پر بلغاری و سرویکا وزراء کی ملاقات کا انتظام قطعی طور پر طے پا گیا ہے۔

ایتھنز " - موسیو وینی زیلوس وزیر اعظم یونان کل موسیو سارافات بلغاری قائمقام سے ملاقات کی وزیر اعظم نے بلقانی اتحادیوں کے اسوقت باہمی [illegible] و مروت سے کام لینے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اگر کسی طرح باہم اتفاق رائے نہ ہو سکے تو ایسے بعد ثالثی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

لندن " - صلح کے اصل معاہدہ پر دستخط ہو گئیں صرف چند منٹ لگے مگر مختلف ضمیمہ جات اور ابتدائی مسودات پر آدھ گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی - ڈاکٹر ڈینف نے تجویز پیش کی کہ تصدیق مابعد کا انتظار نہ کرکے معاہدہ کو فوراً نافذ العمل قرار دیا جائے اگرچہ دیگر بلقانی وکلاء نے اسکی مخالفت کی مگر بلغاری اور ترکی وکلاء نے معاہدے کیساتھ اس مطلب کی ایک تحریر پر دستخط کر دئے۔

ڈاکٹر ڈینف نے دوران ملاقات میں رائٹر کے نمایندہ سے بیان کیا کہ اب تجارتی تعلقات کا ایسا پہلو اختیار کرینگے کہ ابتک جو لوگ ایکدوسرے کی جان کے دشمن تھے انکی دوستی ایسی مضبوط بنیاد پر قائم ہو جائیگی جسکا پہلے کسیکو سان گمان بھی نہ تھا۔ ادھر یونانی وکیل موسیو سکولو ڈیس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ معاہدہ کے متعلق استقدر بحث طلب امور باقی رہ گئے ہیں کہ لڑائی کی وجہ سے جس تجارتی ترقی کی امید لگائی گئی تھی وہ اب دور جا پڑی۔

یورپ کے اخبارات کی عام رائے ہے کہ معاہدہ صلح پر دستخط ہو جانے کے بعد اب دول کو اسبات کی سخت کوشش کرنی چاہیے کہ بلغاریہ - سرویہ اور یونان باہم دست بگریباں نہ ہونے پائیں۔

بلقانی وکلاء کے لیڈر نے آج سہ پہر کو مشورہ کیا کہ جو امور معاہدہ صلح میں شامل نہیں انکی بارہ میں ترکی سے نامہ و پیام شروع کرنیکا انتظام کیا جائے - ان کے فیصلہ پر وکلاء صلح کی عام مجلس میں دوشنبہ کے روز وکلاء اپنی کارروائی سرانجام دینے کے لئے آیندہ مقام بھی منتخب کرینگے جو غالباً لنڈن کے سوا کوئی اور ہوگا۔

برلن " ہر وان جیگو نے جرمن پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بغداد ریلوے کے متعلق مسٹر ایڈورڈ گرے کے بیان کا حوالہ دیا اور کہا کہ انگریزی ترکی معاہدہ میں بصرہ کو ریل کا آخری اسٹیشن بنانا اس شرط پر منحصر ہے کہ بصرہ سے خلیج فارس تک کا کشتی رانی کے قابل بنا دیا جائے اور آئندہ بھی مستقل طور پر ایسی حالت میں رکھا جائے۔

سالونیکا یکم جون - یونانی وکیل متعینہ بلغراد اور سرب وکیل متعینہ ایتھنز اور کسی ایک اعلیٰ سرب افسر آج یہاں پہنچے اور دیر تک موسیو وینی زیلوس کے ساتھ مشورہ کرتے رہے۔

بلغاری دعاوی کے متعلق یونان اور سرویہ میں حال کے طویل مشوروں کی وجہ سے اس مشاورت کو بہت اہمیت دیجارہی ہے - سرب مقام ہیروٹ میں عظیم جمعیت فراہم کر رہے ہیں۔

صوفیہ یکم جون - نیم سرکاری اخبار میر لکھتا ہے کہ بلغاریہ کا آیندہ یہ فرض ہوگا کہ وہ نہایت سرگرمی کے ساتھ قلمرو عثمانیہ کی سلامتی کی حفاظت کرے۔ موسیو گیشاف سرب وزیر اعظم موسیو پاسکس سے ملاقات کرنے آج رات سرحد کی طرف روانہ ہونگے۔

بخارسٹ یکم جون - رومانیہ کے دارالوکلاء نے کسی ایک خفیہ جلسوں کے پاس گورنمنٹ کو اس امر کا مجاز کیا ہے کہ بلغاری رومانی معاہدہ کی شرائط پر عملدرآمد کرے۔

لندن ۲ جون - گورنمنٹ کے بلغاریہ سے فوراً بلا بھیجنے کی وجہ سے ڈاکٹر ڈینف گذشتہ شب کو دفعتہً لندن سے صوفیا کو روانہ ہو گئے۔

صوفیہ ۲ جون - سرب اور بلغاری وزراء نے کل رات مقام زاری براڈ میں ملاقات کی اور باہم مشورہ کیا انھوں نے اصولاً اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ اتحادی ریاستوں کے وزراء کی ایک مجلس منعقد کیجائے اور باہمی تنازعات طے پا جائیں (بعد کی خبر) یقین کیا جاتا ہے کہ چاروں اتحادی ریاستوں کے وزراء اعظم سینٹ پیٹرز برگ میں ملاقی ہونگے۔

قسطنطنیہ ۲ جون - معلوم ہوا ہے کہ موسیو تیچ درج سابق بلغاری وکیل مقیم قسطنطنیہ یہاں ایک خاص مشن پر آئے ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ بلغاریہ - سرویہ اور یونان کے باہم جنگ چھڑ جانیکی صورت میں ترکی بے تعلقی کے اصول پر قائم رہے۔ ترکی مجلس وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ اندیشناک التنشار کے خیال سے افواج کو منتشر کرنیکی کارروائی فی الحال ملتوی رکھی جائے۔

بلغراد ۳ جون - اب یقین کیا جاتا ہے کہ بلقانی اتحادیوں میں جنگ تک نوبت پہنچنے کا اندیشہ بالکل رفع ہو گیا ہے - سرویا اس شرط پر اپنی سپاہ کو واپس بلالے اور جنگی تیاریاں بند کر دے - اور اتحادیوں کے وزراء اعظم کی ایک کانفرنس دو ہفتہ کے اندر پایہ تخت میں منعقد ہو۔

قسطنطنیہ ۳ جون کامل پاشا سابق وزیر اعظم یہاں سے کل ایک روسی جہاز پر سمرنا کو روانہ ہو گئے ہیں۔

لندن ۳ جون مقام طیطوان میں اندیشناک حالت پیدا ہو گئی ہے - کوہستانی قبائل نے باہم مل کر شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور ہسپانیہ کے خلاف عام محاربہ شروع کر دیا ہے - طنجہ کی سڑک بند ہو گئی ہے - سیوٹا سے ہسپانوی کمک آ رہی ہے - طیطوان کے سامنے تین جنگی جہاز سمندر میں لنگر انداز ہیں کوہستانی اہل قبائل شہر طیطوان سے باہر سو بلیٹوں پر حملے کر رہے ہیں اور ہر روز رات کو اہل شہر پر گولیاں چلاتے رہتے ہیں - اہل شہر گورنمنٹ ہسپانیہ کے تساہل پر بے صبری کا اظہار کر رہے ہیں خیال ہے کہ ہسپانوی وزارت کی حالت ناقابل اطمینان ہونیکی وجہ سے یہ شورش برپا ہوئی ہے۔

طہران ۳ جون) وزیر خارجہ پیرس روانہ ہو گئے ہیں انہیں امید ہے کہ انکے پیرس جانے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ مختار السلطنت بجائے طہران میں موجود رہنے کو انگریزی و روسی گورنمنٹیں اور مجلس وزراء بہت ضروری سمجھتی ہیں فوراً ایران واپس آ جائینگے خبر ملی ہے کہ چھ سو جندرمہ سپاہیوں نے جو سویڈش افسروں کے ماتحت اپریل گذشتہ میں شیراز روانہ ہوئے تھے - شیراز کے شمال میں مقام میوند کے قریب عربوں کی ایک جمعیت کو جس نے عرصہ دراز سے اس علاقہ کے گرد و نواح میں لوگوں پر اپنی ہیبت بٹھا رکھی تھی با آسانی شکست دیدی ہے۔ اور متعدد گاؤں کو جو عرصہ دراز سے طہران کے احکام کو نہ مانتے تھے وہ دوبارہ قابو میں لائی ہے مزید برآں انھوں نے اس مال کی کچھ گٹھڑیاں بھی واپس لی ہیں جو میسرز زیگلر کمپنی کا اسباب گذشتہ میں لوٹا گیا تھا۔

طہران ۳ جون) سالارالدولہ رشت سے دو روز کی مسافت پر موجود ہے اسکے آدمیوں نے سپہدار اعظم کے پوتے کو قتل کر ڈالا ہے - گورنمنٹ بغاوت کا یہ خطرناک شاخسار پھوٹنے کی بابت بہت فکر مند ہے - خزانہ پر اسکی طاقت برداشت سے کہیں زیادہ بار پڑا ہوا ہے اور دو سو کمبخت بلوچوں کے سوا کوئی سپاہی اسوقت نہیں مل سکتے رشت میں ایک روسی سپاہ اور تھوڑے سے ایرانی سپاہی سالارالدولہ کی کوئی شدید مزاحمت کرینگے۔

روما - یکم جون) کل اطالوی دارالوکلاء میں صلح کی تکمیل پر مبارکباد کی تقریریں کی گئیں انتھک کوششوں کیسے لئے سر ایڈورڈ گرے کو تار کے ذریعہ مبارکباد دینے کی تجویز پر چیرز دئے گئے پریسیڈنٹ نے وزیر خارجہ کو ہدایت کی کہ سر ایڈورڈ گرے کی اس شاندار کامیابی پر دارالوکلاء کیطرف سے برٹش گورنمنٹ کو مبارکباد دی جائے۔

اخبار "نارڈ ڈوئش ایلجمائن زٹنگ" معقول وجوہ کی بنا پر یہ بھی یقین کرتا ہے کہ اب اتحادیوں میں جنگ چھوٹنے کا اندیشہ نہیں اور دول میں کسی قسم کی کشمکش کا خطرہ باقی نہیں رہا۔

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس عہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار سوی۔پی منگوایئے

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نوشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ تڈوی بمبئی

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو جو نیند یا کسی گھنٹہ سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی خلق سے اترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فاد خون۔ بواسیر۔ تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیرسن اطفال جو گرمی میں جھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا ممکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے یا نیم فی بوتل دو روپیہ (عصا) خورد شیشی ۴ اونس (۶ر) ڈو اونس (۳ر) ایک اونس (۱ر)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

تعداد	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ [illegible]

ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸

نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ منیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرکے اور کروڑوں روپیہ کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (ع۱۲) خرید لیں۔ سچ مانیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا غذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جنید۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدر آباد بے یورپ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت بازار میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے نقد قیمت ٹھنا ٹھن دیکر خرید لینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت للعہ روپیہ۔ رعایتی ع۱۲ دو روپیہ دس آنے۔

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہوپار ہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں ۱۰ ہن دفعہ ۲۶ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور کیا جہ کہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار اسکو خرید کر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردے گا۔ اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اڑانیکا صابون۔ عرق یوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے۔ چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی ربڑ اور کھانڈ کے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی رنگسازی۔ تاربرقی۔ فوٹو گرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاویں گے **مجلد قیمت** (عہ) مع محصولڈاک۔ (انعام [illegible]

ہر پانچسے خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ خمیری جنتری مفت

(نوٹ) ناگری و گورمکھی بھی موجود ہے۔ آکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے

صابون سازی

آجتک ایسی مفید کتاب صاف صاف میں نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زیر تجربہ صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے بغیر مدد استاد سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر دیسی ایسی پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی استاد پانچسو ہزار روپے لیکر نہ بتادے۔ **صابون سازی** میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ والا۔ رنگدار خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بنانی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔ **ہزاروں روپے کا نسخہ۔** سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا [illegible]

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (عہ)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی اصلی اور لاثانی کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا مدد استاد انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی نہ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کر سکتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور ساتھ ہی صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے اور روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر کسی کو ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہیں جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ [illegible] خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم ہو کر لیاقت بڑھا کر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ اس بیش بہا مفید اور آسان کتاب کو خرید لیں

مجلد قیمت (عہ) مع محصول ڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. A. 575 105

رجسٹرڈ (بی) نمبر ۵۰۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

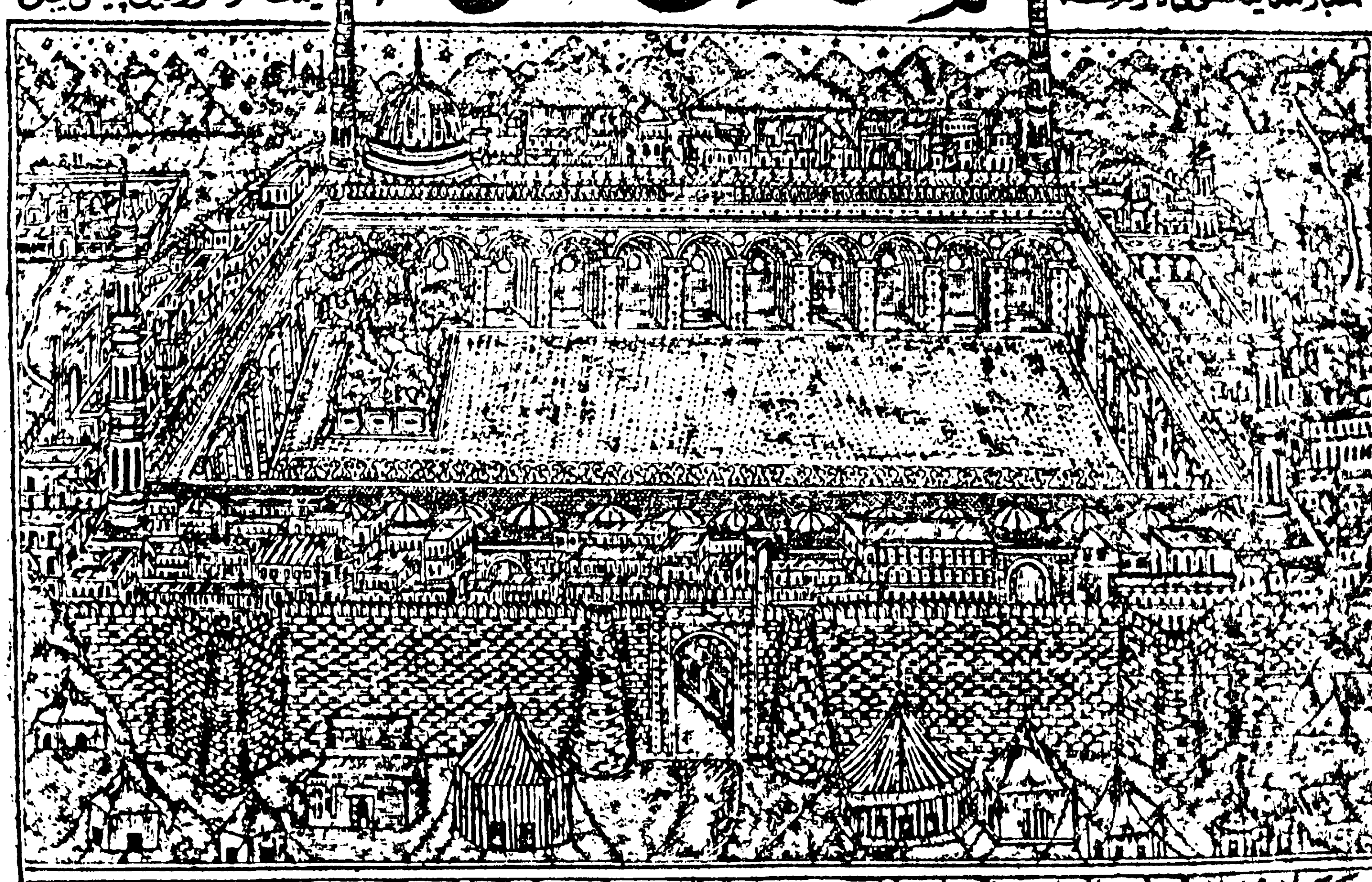
مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ
سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت
بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خطو
کتابت بنام رئیس التحریر
اخبار مدینہ ہونی لازم ہے



[illegible]

ضوابط
تاریخ اشاعت مدینہ
[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ”ہندوستان“ ہونی چاہئیں

منیجر کا ضروری نوٹس ۔ جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار ”مدینہ“ نمونتاً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

مدینہ کیلئے خاص ترجمہ کیا گیا

تیس سال اطمینان سے بسر کرنے کے لئے

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دول عظمیٰ نے دولت عثمانیہ کے ساتھ اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ دول یورپ ایشیائے کوچک میں تیس سال تک کسی قسم کی مداخلت نہ کرینگی تاکہ دولت عثمانیہ اس مدت میں اپنی مقبوضات ایشیا کی عمدہ طور پر اصلاح کرلے اور اپنی قوت کو ایشیا کی بقا کے مناسب بنا لے۔

یہ خبر ہمارے اُس خیال کی بالکل موئید ہے جو آج سے دو ہفتہ پہلے ہم اپنے کالموں میں ظاہر کر چکے ہیں یعنی یہ کہ اسوقت دولت عثمانیہ ایک دور جدید میں داخل ہوئی ہے جس میں وہ اپنے استقلال کی پوری حفاظت کر سکتی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں اور خدا سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے رجال سیاست کو توفیق دے کہ وہ اپنے ملک اور رعایا کی اصلاح میں کوشاں ہوں۔ اسوقت ہمارا فرض ہے کہ ہم دولت عثمانیہ کو مدد دیں اور اُسکا حال عمدہ بنانے کے لئے کوئی امکانی کوشش اٹھا نہ رکھیں۔ (جون ترک)

ایک ہزار پونڈ جنالجہ کے لئے

آستانہ کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمۂ جنگ کے نام کسی بنک کا ایک چک مبلغ ایکہزار پونڈ کا پہونچا ہے جس پر کسی نام کے بجائے (عثمانیہ کا دوست) لکھا ہوا ہے۔ بھیجنے والے نے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس روپیہ کو چتالجہ کے استحکام و تحصین پر خرچ کیا جائے۔

روسی اخبار "نوفی فرمیا" کا خیال ہے کہ یہ روپیہ امیر رگلیوم (شاہ جرمن) نے بھیجا ہے جسکے زیر حمایت لین سو ملیون عثمانی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (الرائے العام)

ایک عثمانی وکیل صلح سے گفتگو

ایک اخبار کا اڈیٹر عثمانی وکیل صلح کی روانگی لندن سے پہلے ملا اور باہمی حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

اڈیٹر۔ لندن میں جاکر آپ کیا کام کرینگے۔

وکیل۔ ہم صلح معلومہ کے کاغذات پر بغیر کسی بحث و مباحثہ کے دستخط کر دینگے۔

اڈیٹر۔ کیا صرف اسی وجہ سے آپ لندن جا رہے ہیں۔

وکیل۔ نہیں بلکہ ہم فروعی معاملات پر گفتگو بھی کرینگے اور معاہدہ برلن کے علاوہ ایک جدید معاہدہ کی بنیاد ڈالیں گے۔

اڈیٹر۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اسکے متعلق آپ مجھے کچھ بتلاسکیں۔

وکیل۔ ہمارے کاموں کا پروگرام مخفی ہے البتہ اتنا بتلا سکتا ہوں کہ اس معاہدہ سے ہماری غرض بلقانی اتحادیوں سے مستقبل میں تعلقات کا تعین ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ بلقانی اتحادی اس معاہدہ میں کس قسم کی شرائط پیش کرینگے۔

اڈیٹر۔ کیا آپکے خیال میں جنگ پھر شروع ہوگی۔

وکیل۔ نہیں۔ بلکہ لندن کی روانگی سے میرا مقصد انعقاد صلح ہے۔

قاتل نیازی بے

جون ترک کو معلوم ہوا ہے کہ غازی نیازی بے البانی جمعیۃ "باشکیم" کی تحریک و اشارہ سے قتل کئے گئے ہیں۔ عثمانی تار کمپنی کا بیان ہے کہ نیازی بے مرحوم کا قاتل عیسےٰ بولاطین مشہور البانی اور اسکے احباب ہیں۔

زعیم بولاطین وہ شخص ہے جس نے البانیہ میں فساد کو نشو و نما دیا اور یورپین حکومتوں کے علاوہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات کو نقصان کثیر پہونچایا۔ "اڈیٹر" (المؤید)

ایڈریانوپل پر کسقدر گولے برسائے گئے

اون سرکاری شمار و اعداد سے جو ایڈریانوپل کی پولیس نے حال میں شائع کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل پر ابتدائے جنگ سے ۴۔ دسمبر تک بلغاریوں نے جسقدر گولے برسائے اونمیں ۹۳۵ گولے اور ۱۳۵ پھٹنے والے تھے جنکی مجموعی تعداد ۱۰۷۰ ہوتی ہے لیکن عثمانی سپاہ کا بیان ہے کہ گولوں کی مجموعی تعداد ۱۳۰۰ ہے۔

اتنے گولے برسانے پر ۱۶ شخصوں کو نقصان پہونچا جنمیں سے ۷ مر گئے اور باقی اچھے ہوگئے ۴۳ مکانات شکست ہوگئے۔ آتش زدگی سے بہت کم نقصان ہوا۔

دوده اغاج پر جو گولے پھینکے گئے اونکی تعداد ۱۰۰ ہے جن سے صرف تین آدمی مرے۔ (المؤید)

برقہ میں عرب اور اطالیوں میں جنگ

ہمارے نامہ نگار مقیم ڈرنہ کے پاس سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

جمعہ کے دن ۱۷۔ مئی کو صبح کیوقت اطالیوں کی ایک بڑی جمعیۃ ڈرنہ کے سامنے والے مجاہدین کی مورچوں پر حملہ کے لئے نکلی مجاہدین نے دیکھا کہ بارہ ہزار اطالوی سپاہ جنرل ممبرٹی کے زیر کمان مجاہدین کے مورچوں کو گھیرے ہوئے ہے۔

جسوقت اطالوی سپاہ کی آمد کی خبر عزیز بک مصری کو معلوم ہوئی فوراً مختلف رجمنٹوں کو حکم دیا کہ مقابلہ کے لئے تیار رہوں اور خود سورج کی روشنی میں دشمنوں کا حال معلوم کرنیکے لئے گئے سپاہ دشمن کی پیشقدمی کو دیکھکر آپ اس نتیجہ پر پہونچے کہ دشمن "عین المنصورہ" کے نقطہ تک نہیں پہونچ سکتے۔ یہ اندازہ کرکے عزیز بک مصری ایک چھوٹی سی جمعیۃ مجاہدوں کی لیکر باہر نکلے اور دشمن سے جاکر بھڑ گئے۔ یہ مقابلہ اس جرأت و دلیری سے کیا گیا کہ دشمن اور خود مجاہدین عش عش کر گئے۔

دشمنوں کی شدید گولہ باری کو دیکھکر جو صبح کی وقت کے حساب سے ۵ بجے صبح تک نہایت شدت سے ساتھ جاری رہی۔ مجاہدین کی حالت قریب بہ مایوسی تھی کہ یکایک مجاہدوں کی رجمنٹ نمبرا ہونچگئی اور عزیز بک مصری نے اوسکو حکمدیا کہ وہ دشمنوں کے میمنہ (دائیں پہلو) پر حملہ کرے چنانچہ مجاہدین کی رجمنٹ نے دشمنوں کے میمنہ پر شیروں کی طرح حملہ کیا اور دشمن پیچھے ہٹنا شروع ہوئے یہانتک کہ بالکل پسپا ہوگئے اور مجاہدین کو پوری کامیابی ہوئی اور اُسی وقت جبکہ دشمنوں کا ایک حصہ بالکل پسپا ہو چکا تھا اور کیمپ مقابلہ پر تھا کہ ایک عثمانی توپچی چار جلد چلنے والی توپیں اور ایک بہت بڑی پہاڑی توپ لیکر ہونچگیا جنکی شدید گولہ باری سے دشمنوں کے پرخچے اوڑگئے اور وہ نہایت ذلت کیساتھ پسپا ہونے پر مجبور ہوئے۔

دشمنوں کی پسپائی کے بعد عزیز بک مصری نے مجاہدوں کی جمعیۃ کو حکمدیا کہ وہ باقاعدہ صفوں کو آراستہ کریں اور فوجی طریقہ پر کھڑے ہوجائیں چنانچہ مجاہدین نہایت باقاعدہ پرا جماکر کھڑے ہوگئے یہ ایک ایسا دلچسپ منظر تھا کہ طرابلس الغرب کی شروع جنگ سے ابتک دیکھنے میں نہیں آیا۔

یہ معرکہ گیارہ گھنٹہ تک جاری رہا جسمیں مجاہدین کو چار پہاڑی توپیں ایک مٹرالیوز اور بہت سا ذخیرۂ جنگ مال غنیمت میں آیا۔ پچاس اطالوی سپاہی اور ایک آفیسر گرفتار ہوئے۔

جو بندوقیں دشمنوں سے مال غنیمت میں حاصل ہوئیں اونکی تعداد پندرہ سو سے زیادہ ہے جنکے ساتھ کثیر سامان جنگ تھا۔ دشمنوں کے نقصان کا صحیح اندازہ معلوم نہیں لیکن لاشوں کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اس معرکہ میں عربوں نے جو شجاعت و بسالت دکھائی وہ طرابلس الغرب کی جنگ میں ایک قابل یادگار واقعہ ہے۔ جنگ کے بعد عزیز بک مصری نے حکمدیا کہ قیدیوں کا معالجہ کیا جائے اور اونکے کپڑوں کی درستی کیجائے۔ اطالوی افسر کو عزیز بک نے نہایت عزت کیساتھ ادا فسروں کے ساتھ کھانے کی اجازت دی ہے۔ یہ بھی حکمدیا گیا کہ دشمنوں کے مقتولوں کو دفن کیا جائے۔ لاشوں کو دفن کرتے وقت ایک سپاہی کی جیب سے بہت کاغذ خطوط اور تصاویر نکلیں۔ خطوط کو عزیز بک مصری نے مکتوب الیہ کے پاس پہنچا دینے کے لئے اطالیہ بھیجنے کی اجازت دی۔

یونانیوں اور بلغاریوں میں جھڑپ

جون ترک کو معلوم ہوا ہے کہ یونانیوں نے بزانیکٹا کے قریب ایک بلغاری دستہ پر حملہ کیا مگر کچھ دیر بعد لڑائی بند ہوگئی معلوم ہوا ہے کہ ذمہ دار یونانی افسر ہیں اسیطرح برافیستا کی شمالی جانب یونانیوں نے بلغاریوں کو ایک شدید ... [illegible]

اسکے کیا معنے

کہ صرف ماہ رمضان المبارک تک ترانوے کی تعداد میں حمائل شریف مجلد خانشدہ ہدیہ ہوجاتی ہیں "سنو اسکی وجہ" یا تجرویت کے بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کر دیا

طرز صنعت حروف کی خوشنمائی موتی کی آب دوبالا چھپائی ایسی جیسے ایک مشاق اوستاد کے ہاتھ ترشے ہوئے نگینے۔ کاغذ صاف چکنا ولایتی۔ صحت کا عالم کہ اک اک نقطہ کی ذمہ داری۔ طرہ یہ کہ ہر بسم اللہ کا حسن تحریر جدا گانہ۔ جلد چاندی سونے کی بیلوں سے مزین پھول پتی کی بہار رقابل دید لیکن بقول کسے ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ ان لفظوں کے مزے نہ لیں بلکہ اصلیت کے جوہر دیکھیں۔ ناممکن اور قطعی ناممکن کہ تمام ہندوستان میں ایسی رعایت کیساتھ ہدیہ گوہر حسنوار کیوں ملے ہم صرف گرانبہا تحفہ آپکے مبارک ہاتھوں تک پہنچاتے ہیں فقط اسلئے کہ اس عظیم الشان ثواب میں کچھ حصہ لیں جو حضرات منگا چکیں ہیں وہ شہادت دیتے ہیں اس امر کی کہ ہمنے اس رعایتی اعلان سے نہ صرف ثواب میں کثرت کی ہے بلکہ دیندار مسلمانوں کو ایسا فائدہ پہنچایا ہے جسکی ہندوستان میں کیا تمام دنیا میں نہیں ملسکتی۔ ان تمام امور پر مستزاد یہ ہے کہ جو صاحب اپنا نام نامی جلد کی پشت پر چاندی سے سنہری یا روپہلی حرفوں میں تحریر کرانا چاہیں تو اطلاع آنے پر بغیر کسی اُجرت کے تعمیل ارشاد ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

عالیجناب مرزا افضل بیگ صاحب جاگیردار چیندوواڑہ ڈاکخانہ کورنگا سے تحریر فرماتے ہیں کہ حمائل شریف بحفاظت تمام لکڑی کے بکس میں رکھی ہوئی پہونچی۔ حمائل شریف باعتبار کلام الٰہی ہونیکے پانچ بڑی خوبیاں ہیں (۱) عمدہ خوشخط اور واضح (۲) کاغذ اعلیٰ (۳) تقطیع مناسب (۴) ترجمہ مقبول مولنا شاہ عبدالقادر صاحب سلیس اردو (۵) جلد پر عجیب و غریب گنگا جمنی کام ہوا ہے جسکے دیکھنے سے روح کو فرحت و مسرت ہوتی ہے۔ طرہ یہ کہ راقم احقر کا نام بھی جلد پر سنہرے الفاظ میں کندہ ہے۔ اس بات میں آپکا مشکور رہونگا اس طرز کی حمائل شریف کا ہدیہ اگر دس روپیہ بھی ہوتا تو تھوڑا تھا۔ آپنے اسکا ہدیہ بغرض رفاہ عام و منظر ثواب (عہ عہ) کر دیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ آپنے یہ نیک کام کرکے اجر جزیل کا ایک ذخیرہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔ مکرر تکلیف دیجاتی ہے کہ میرے دوستوں کے لئے دس جلدیں اور روانہ فرماویں۔



مطبوعہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۱ھ

لندن ٹائمز مسلمانان ہند کی بیداری پر

(۲)

لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے سب سے پہلے اوس جوش پر بحث کی ہے جو آجکل مسلمانان ہند میں جنگ سے پیدا ہوگیا ہے اس سے اوس نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ جنگ "صلیب و ہلال" کی جنگ خیال کی جاری ہے۔

معلوم نہیں نامہ نگار نے یہ خیال کس بنا پر قائم کیا ہے ہندوستان کے مسلمانون میں جو جوش جنگ کے متعلق پایا گیا ہے اوس کا سبب مدبران سیاست کے نزدیک صرف وہ زہرہ گداز مظالم ہیں جو مقدونیہ میں بلقانیوں نے بے گناہ مسلمانون پر برپا کئے ہین۔ کیا کوئی منصف مزاج یورپین یہ کہہ سکتا ہے کہ مقدونیہ میں جو مظالم برپا کئے گئے وہ حق بجانب تھے اور کیا ان کا اثر قومی نقطۂ خیال سے مسلمانان عالم پر پڑسکتا ہے یا نہین۔

قدرت نے انسان کے قلب مین رحم و ہمدردی کا ایک ایسا پاکیزہ مادہ ودیعت فرمایا ہے جو بنی نوع انسان کی [illegible] سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور پھر ایسی حالت میں کہ لاکھوں بے گناہ کلمہ گو بھائی بے دردی کے ساتھ قربان کئے جائیں کیونکر اون سے قلوب نہ پگھل جائیں گے مسلمانان ہندوستان نے مقدونیہ کے مظالم سن سنکر جو [illegible] اوس کا اندازہ نہین کیا جا سکتا لیکن اسپر بھی اون کے حقیقی جذبات کو صلیب و ہلال کا مقابلہ بتایا جاتا ہے۔

مسلمانان ہندوستان نے اپنے کلمہ گو بھائیوں کے مصائب و مظالم سے متاثر ہوکر کوئی ایسی حرکت نہیں کی ہے جس سے کوئی ثبوت اس قسم کا مل سکے کہ اون کی وفادارانہ سرشت میں کسی قسم کی تبدیلی ہوگئی ہو یا حکام گورنمنٹ کی جانب سے کسی قسم کی بدظنی کا خیال اون کے دل میں پیدا ہوا ہو۔

ہمیں افسوس ہے کہ لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے واقعات پر نظر نہیں ڈالی اور اپنے خطرناک تعصب سے کام لیکر مسلمانان ہند کی مسلمہ وفاداری پر بٹہ لگانے کیلئے تیار ہوگیا مسلمانان ہند نے، اپنے مظلوم کلمہ گو بھائیوں کی تکالیف مصائب اور مصائب میں جس احتیاط سے کام لیا اور ضبط و تحمل سے برٹش مقبوضات میں ناجائز جوش پھیلنے کو روکا اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اون کے ہمدردی آمیز جلسوں میں اون کے اعانتی فنڈوں اور تحریکوں میں برطانیہ کے بڑے بڑے ذمہ دار حکام نے شرکت کی خود حضور ویسرائے لیڈی ہارڈنگ صاحبہ اور صوبجات ہند کے لفٹنٹ گورنران نے بیش قرار رقموں سے مظلوم ترکوں کی امداد میں حصہ لیا۔ اگر خدانخواستہ مسلمانان ہند کا طرز عمل ناشائستہ یا اون کی تحریک خطرناک ہوتی تو ہرگز کسی ذمہ دار رکن حکومت کی شرکت اس قسم کے جلسوں چندوں اور تحریکوں میں نہ ہوتی کیا نامہ نگار لندن ٹیمس تبلا سکتا ہے کہ ہندوستان کے وسیع خطہ میں کوئی مسلمان بھی ایسا نظر سے گذرا ہے جس سے خلاف امن و اعتدال کوئی حرکت یا فساد انگیز جوش کا صدور ہوا ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانان ہند جو برٹش گورنمنٹ کے قابل قدر وفادار باشندے ہیں اون کے جذبات کیساتھ ناعاقبت اندیش نامہ نگار کیوں اس قسم کا سلوک کرتا ہے۔

مسلمانان ہند برٹش گورنمنٹ کو بہترین حکومت خیال کرتے اور اوس سے وفادارانہ روابط قایم رکھنے کو اپنا فرض مذہبی سمجھتے ہین اسلئے اون سے غیر جائز تحریک اور خطرناک جوش و خروش کا صدور قطعاً ناممکن ہے۔

سب سے زیادہ افسوس ٹائمز کے نامہ نگار پر یہ ہے کہ وہ مظالم مقدونیہ کو بالکل بے اصل اور غلط سمجھتا ہے حالانکہ واقعات مظالم اس درجہ پایۂ ثبوت کو پہونچے ہوے ہیں جن سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا یورپ اور امریکہ کے تمام اخبارات متفق اللسان ہوکر مظالم کو تسلیم کرتے اور اون کی نوعیت کو خلاف ضابطہ قرار دیتے ہین۔ خود سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے مظالم کو تسلیم کیا اور خلاف ضابطہ قرار دیا ہے ایسی حالت میں نامہ نگار کا قطعی انکار بیہوشی و خود فراموشی سے زیادہ وقیع نہیں۔ حال میں قسطنطنیہ کی انجمن دفاع ملی نے مظالم مقدونیہ پر ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں تمام یورپین اخبارات کے نامہ نگاروں کے بیانات چشم دید حالات اور دردناک مظالم کے فوٹو درج ہونیکے علاوہ ایک برٹش حکومت کے معتمد یورپین مدبر کا دیباچہ بھی ہے جس میں وہ اون تمام مظالم کو جو پمفلٹ میں درج ہیں صحیح تسلیم کرتا اور خلاف انسانیت فعل قرار دیتا ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار نے اون چند جھوٹی لغو و بے اصل باتوں کے بعد جن کا جواب فضول و عبث ہے زیادہ زور مسلم لیگ کے مطالبہ سیلف گورنمنٹ پر دیا ہے۔

نامہ نگار کے خیال میں مسلم لیگ کا مطالبہ سیلف گورنمنٹ انتہا پسند لوگوں کا تخیل ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے حسب حال نہیں۔ کیونکہ بخیال نامہ نگار سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ بانیان مسلم لیگ کی خواہش کے خلاف ہے اور ساتھ ہی اوسکے نزدیک کسی نوعیت سے مسلمانان ہند کیلئے مفید نہیں۔ اسی ضمن میں نامہ نگار نے مسلم لیگ پر بھی یہ حملہ کیا ہے کہ وہ ایک بے حقیقت شے ہے اوس کی مالی حالت قابل اعتماد نہیں، اوس کے ممبر اختلاف رائے کی بدولت متحد المقاصد نہیں اور نہ اوس کے رزولیوشن قابل عمل ہوتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار مسلم لیگ کے حالات سے بالکل ناواقف ہے اسلئے ہم اس موقع پر پہلے مسلم لیگ کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں تاکہ اوس سے معلوم ہوسکے کہ مسلم لیگ کیا چیز ہے۔

جس زمانہ میں انڈین نیشنل کانگریس قایم ہوئی تھی۔ اوسوقت مسلمانوں کی حالت نہایت پست تھی وہ نہ علمی حیثیت سے کوئی امتیازی درجہ رکھتے تھے اور نہ مالی اعتبار سے بلکہ ہر طرح اپنی ہمسایہ قوم سے کمزور تھے اس لئے کانگرس میں اون کی شرکت اوسوقت کسی حیثیت سے مناسب نہ تھی۔ لیکن جب مسلمانون میں قابلیت پیدا ہوئی اور ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ کانگرس اچھا کام کررہی ہے اور گورنمنٹ سے اوسے اپنے حقوق کی حفاظت میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اونہیں ضرورت ہوئی کہ اپنی بساط کے موافق ایک انجمن قایم کرنی چاہئے جو مناسب لب و لہجہ میں اپنے حقوق گورنمنٹ سے مانگے اور اپنے اقتدار قومی کو باقی رکھے۔

مسلم لیگ کے دور اول مین ہرچند کہ بقول نامہ نگار سلف گورنمنٹ وغیرہ کے مطالبات نہیں کئے گئے اور بانیان مسلم لیگ اوس کے خلاف رہے لیکن اس کا منشا یہ نہ تھا کہ جب ہم میں قابلیت پیدا ہوجائے تب بھی ہم اس قسم کے مطالبہ کو ناجائز سمجھین۔

سلف گورنمنٹ کا مطالبہ ہرچند کہ ہمارے نزدیک ابھی قبل از وقت ہے لیکن برا نہیں جسوقت ہم اپنی قابلیت کے اعتبار سے اوس درجہ پر پہونچ جائینگے جو آج ہماری ہمسایہ قوم کو حاصل ہے تو ہمیں حق ہوگا کہ ہم اس قسم کا مطالبہ کرکے اپنے ملکی و قومی حقوق کی حفاظت کریں اور اپنی قومی ہستی کو برٹش عہد حکومت میں اوس اقتدار پر پہونچائیں جو ایک زندہ قوم کے مناسب حال ہو۔

جب تک مسلمان علم و فضل کے اعتبار سے کمزور رہے اون کے حقوق محدود حالت میں رہے لیکن جب اون میں قابلیت کے ساتھ مناسب ضروریات قومی و ملکی بھی پیدا ہوگئیں تو لامحالہ اونہیں ضرورت ہوئی کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کرین

کیا نامہ نگار ٹائمز کو وہ زمانہ یاد نہین ہے جبکہ مسلمانون نے محض گورنمنٹ کی وفاداری اور عقیدت وخلوص کی بنا پر اپنے ملکی بھائیون کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اور صرف اس خیال سے کہ نیشنل کانگرس ممکن ہے حکومت کے انتظامی کامون میں قبل از وقت انتشار پیدا کرنے اور حکام گورنمنٹ کو پریشان بنانے کے اصول پر عامل ہوکر تصادم خیالات کا مادہ پیدا کردے کانگرس میں شریک نہ ہوے اور جب تک اوس کے ناجائز مطالبات کو گورنمنٹ کی جانب سے رد کرتے رہے حالانکہ مسلمانون کا فرض تھا کہ بحیثیت اہل ملک ہونے کے اون کا ساتھ دیتے ہمیں افسوس ہے کہ نامہ نگار ٹائمز مسلمانان ہند کی وفادارانہ سرشت کو بالکل فراموش کردیتا ہے اور چند خیالی باتوں پر اون کے پاک و صاف دامن کو آلودہ بنا دینا چاہتا ہے۔

سلف گورنمنٹ کا مطالبہ اگرچہ قبل از وقت ہے لیکن ناجائز نہیں مسلم لیگ خواہ کسی قدر کمزور و ضعیف کیون نہ ہو اور اوس کے ممبر کیسا ہی اختلاف رائے رکھتے ہون لیکن کام کررہی ہے۔ کیسا کام؟ جس میں وفاداری۔ عقیدت۔ اور خلوص بھی شامل ہو۔ مسلم لیگ نے نہ کبھی گورنمنٹ کے خلاف کوئی تحریک کی اور نہ ناجائز طور پر کسی قسم کا مطالبہ کیا۔

ہمیں امید ہے کہ لندن ٹائمز کا نامہ نگار مسلمانون کے متعلق آیندہ اس قسم کی غلط فہمی پھیلانے اور اون پر بیہودہ اور بے اصل الزامات لگانے سے محترز رہے گا۔ مسلمان برٹش حکومت کی بہترین خیرخواہ اور وفادار رعایا ہیں اور برطانیہ سے عقیدت رکھنا اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین

دولت افغانستان کے تازہ حالات

اعلیحضرت امیر صاحب کی ایک عجیب تقریر

کابل کے معزز جریدہ "سراج الاخبار" کی تازہ اشاعت میں امیر صاحب کابل [illegible] کے اوس دربار کے حالات [illegible] جلال آباد کے سفر سے واپس آکر منعقد [illegible] ہیں۔ یہ دربار ۲۹ [illegible] ۱۳۳۱ھ کو کابل دار الحکومت افغانستان میں ہوا تھا۔

[illegible] امیر ممدوح نے ایک [illegible] تقریر [illegible] کے متعلق [illegible] فرمائی تھی جسکے بعض ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"جدید ضروریات و انتظامات کے متعلق تقریر فرماتے ہوئے آپنے فرمایا کہ کارخانہ آلہ سازی کی موجودہ مشین کی طاقت [illegible] گھوڑوں کی ہے اور [illegible] (ایک [illegible] من کا ہوتا ہے) لکڑیاں جلتی ہیں اس حساب سے لکڑیوں کا سالانہ خرچ [illegible] ہوتا ہے۔ ایک مشین کے اس صرف سالانہ کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ اگر ہم اس قسم کے [illegible] قائم کریں اور صنعت وحرفت کے کاموں کو اپنے ملک میں مشینوں کے ذریعہ سے چلائیں تو لکڑی کا خرچ بہت بڑھ جائیگا اور ہماری حکومت کے جنگل مشینوں کی ضرورت کو پورا نہ کرسکیں گے اور ساتھ ہی اسکے ہماری مالی قوت کو ایسا نقصان عظیم ہوگا جسکی تلافی مشکل سے ہوسکیگی۔

ان وجوہ سے [illegible] بڑے بڑے کارخانوں کے اجراء کے لئے دوسری تدبیریں ہوں جو انشاء اللہ العزیز آسانی سے پوری ہونگی۔ میرا ارادہ ہے کہ "جبل السراج" میں ایک بجلی کا کارخانہ قائم کروں اس کارخانہ کی [illegible] قوت تین ہزار گھوڑوں کی ہوگی جو کابل [illegible] السراج کی روشنی اور اون کارخانوں کو چلانے کیلئے کافی ہوگی جو بدولت کابل دار السلطنت افغانستان [illegible] دوسرے مقامات پر جاری کرنیوالے ہیں۔

[illegible] کہ دو تین روز ہی کے اندر غزنین [illegible] شاید آپ میں سے بعض لوگ یہ خیال کریں [illegible] ابھی تو جلال آباد سے واپس آئے ہیں اور فوراً غزنین کی روانگی کا ارادہ کرلیا لیکن جو لوگ [illegible] سے آگہی رکھتے ہیں وہ [illegible] جانتے ہیں کہ بدولت دن رات آپ لوگوں کی ترقی وبہبودی اور اپنے شاہانہ اقتدار کے قائم رکھنے کے خیال وامید میں مشغول رہکر اوسکی تکمیل کے وسائل فراہم کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ میرا ارادہ غزنین جانے کا صرف سیر وسیاحت کی غرض نہیں ہے بلکہ میں اسلئے وہاں جاتا ہوں کہ وہاں کے بند آب کا معائنہ کروں۔ میرا خیال ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ بند غزنین کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگا اور غزنین کو تازہ زندگی بخشیگا اور وہاں ایک عجیب بہار پیدا ہوجائیگی۔

اس بند کے صرفہ کا تخمینہ [illegible] لاکھ روپیہ کیا گیا ہے [illegible] بدولت نے [illegible] کے مصارف کے [illegible] تین حصہ اپنے ذمہ لئے ہیں اور ایک حصہ عبدالاحد خاں [illegible] کے ذمہ اور ایک حصہ باشندگان غزنین کے ذمہ جو اس بند کا پانی اپنے استعمال میں لائیں گے۔

ایک حصہ جو باشندگان غزنین کے ذمہ مقرر کیا ہے [illegible] اسکو [illegible] سبب [illegible] کہ اونہیں گراں گذرے مالی امداد کے بجائے [illegible] کی محنت سے تبدیل [illegible] ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ وہ اس بند سے [illegible] لیکر اپنی زمینوں کی آبیاری کریں اور جسقدر [illegible] تاکہ [illegible] فلاح وبہبود [illegible] بہترین [illegible] اور پھر کسی وقت اس سے خزانہ شاہی کو فائدہ پہونچیگا۔

ان تمام باتوں سے بدولت کی غرض یہ ہے کہ تم لوگوں کے مذہب صادق کی ترقی اور ملکی آبادی درجہ کمال کو پہونچے۔

ہمارا خیال ہر وقت یہ ہے کہ تم لوگوں کو ترقی ہو اور تم ہر طرح سے کامیاب ہوکر مقاصد کو حاصل کرسکو کیونکہ دربار افغانستان اور خود میری ذات تم لوگوں کے وجود پر موقوف ہے۔ جب تم کامیاب اور قوی ہونگے تو بدولت اور دربار بھی طاقتور بنا رہیگا ورنہ کچھ بھی نہیں۔ جبکہ خداوند تعالیٰ نے ہمکو تمہارا بادشاہ بنایا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم تمہاری بہبودی، آسائش راحت اور آرام کا پورا پورا خیال رکھیں تاکہ ہمارا فرض ادا ہوسکے۔"

امیر صاحب کی اس تقریر سے حاضرین بیحد متاثر ہوئے اور اون پر دیر تک رقت طاری رہی۔

اسکے بعد امیر صاحب ممدوح نے غزنین کو از سر نو نیا شہر بنانے اور پرانے شہر کو چھوڑ دینے کے متعلق دوبارہ تقریر شروع کی اور غزنین کی نئی تعمیر کے متعلق تقریر فرماکر بعد میں فرمایا کہ

"ہمکو یقین ہے کہ بعض شخص جبل سراج کے بجلی کے کارخانے اور غزنین کے جدید شہر کے متعلق خیال کرتے ہونگے کہ یہ تمام باتیں بے فائدہ ہیں اور انکے لئے بڑا وقت چاہیے اسوجہ سے کہ ایسے بڑے کام فوراً تکمیل کو نہیں پہونچتے اگر کمزور طبیعت والے لوگ اس قسم کے کاموں کو بیفائدہ کہیں تو بجا ہے کیونکہ اونکے نزدیک ایسا ہی ہوگا لیکن بدولت کی رائے اس معاملہ میں نہایت پختہ ہے اور اسمیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

میرے خیالات ہر چند کہ طول امل ہیں لیکن اوس بڈھے کے خیالات سے کم نہیں ہیں جو ستر برس کی عمر میں کھجور کا درخت لگا رہا تھا جسوقت یہ دہقان بڈھا درخت بو رہا تھا اتفاق سے اسوقت نوشیروان کا اوس جانب سے گذر ہوا اور اوس نے پوچھا کہ بڈھے یہ کیا بو رہا ہے۔ بڈھے نے کہا کہ کھجور کا درخت لگا رہا ہوں۔ نوشیروان ہنسا اور کہا کہ بڈھے تیری عمر ستر برس کی ہوچکی ہے اور اس درخت کے تیار ہونے اور پھل لانے میں اتنے ہی زمانہ کی اور ضرورت ہے تو تو اس کا پھل کب اور کیونکر کھا سکیگا۔ بڈھے نے جواب دیا کہ بادشاہ دوسروں نے درخت لگائے تھے تو ہمنے پھل کھائے اسلئے ہم درخت لگاتے ہیں تو ہماری آیندہ نسلیں انکا پھل کھائینگی۔

اس قصہ سے بدولت کی غرض یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات عبث اور بیکار نہ سمجھنے چاہئیں بلکہ مستقبل کو پیش نظر رکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی مدنیت ہمیشہ وقت سے پہلے قائم کیجاتی ہے اور اسکا نتیجہ بعد کو اچھا نکلا کرتا ہے۔

سید ہاشمی کے اخراج کی عجیب وغریب وجوہ

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا بیان حلفی

(۱)

سید ہاشمی علیگڈھ کالج میں "فورتھ ایر کلاس" کے ایک طالبعلم تھے جنکو پچھلے دنوں کالج کے پرنسپل نے بقول معزز معاصر اردوئے معلیٰ "صرف اسوجہ سے خارج کردیا ہے کہ وہ اپنے دل میں قوم اور مذہب کا ایک سچا درد رکھتے تھے اور ترکوں کی روح فرسا مصائب سے متاثر ہوکر مسلمانوں کے خالص قومی کالج کے طلبا کو ایسے جلسۂ عیش ونشاط سے باز رکھتے تھے جو ایسے مصائب میں شایان اسلام نہیں اسی کے ساتھ آپ برابر ترکوں کی اعانت میں حصہ لینے کی سعی بلیغ کرتے رہتے تھے۔

یہ امور پرنسپل کی نظر میں بحیثیت ایک یورپین ہونیکے جسقدر سنگین تھے قابل بیان نہیں چنانچہ پرنسپل نے آپکی زندگی کو مشتبہ قرار دیا اور کالج کے لئے خطرناک سمجھا اور جب یہ معزز عہدہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے ہاتھ میں عارضی طور پر آیا تو آپنے سید ہاشمی کو کالج سے بالکل ہی خارج کردیا۔

اسلامی اخبارات میں جب اس نوعیت اخراج پر لے دے ہوئی تو علیگڈہ گزٹ اخراج کی وجوہ بیان کرنے پر تیار ہوا جو حقیقت میں عجیب وغریب وجوہ ہیں چنانچہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۴ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "غالباً یہ کہیں قاعدہ نہیں ہے کہ کسی کالج کے کارکنان کسی طالبعلم کے اخراج کے وجوہ واسباب کی بابت کوئی تحریر پبلک کی اطلاع کیغرض سے شائع کریں، مگر مدرستہ العلوم علیگڈہ مسلمانوں کا قومی کالج ہے اور اس کے بعض عنایت فرما ہمیشہ ہر کام میں نکتہ چینی کرنیکے لئے تیار بیٹھے رہتے ہیں اور ہر قسم کی دور از کار ونامناسب خواہشیں اس کے منتظم اصحاب سے کرتے رہتے ہیں۔ آڈیٹر صاحب "اخبار [illegible] المقرنین" کا خیال ایک حد تک صحیح ہے کہ ایسی صورت میں خاموشی اختیار کرنے سے نیک نیت اور ناواقف حضرات کے دل میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور غلط فہمیاں کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ مگر پھر بھی اس خاص معاملہ میں کارکنان کالج اڈیٹر صاحب موصوف کے اس دوستانہ مشورہ پر جو انکے اخبار کی اشاعت مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا ہے عمل کرنے سے محض خود سید محمد ہاشمی کے فائدہ کے خیال سے اجتناب کرتے ہیں، کیونکہ اگر مفصل وجوہ انکی علیحدگی کے شائع کئے گئے تو انکو زیادہ نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے، حالانکہ برخلاف اسکے کارکنان کالج کی عین دلی تمنا ہے کہ سید محمد ہاشمی کسی دوسرے کالج میں داخل ہوکر اپنی ادھوری تعلیم کو پورا کرلیں، اور اسی غرض سے انکی علیحدگی بذریعہ ٹرانسفر سارٹیفکٹ کے عمل میں لائی گئی جسکی رو سے وہ بآسانی دوسرے کالج میں داخل ہوسکتے ہیں (بشرطیکہ اونکے نادان دوست اب بھی انکی حالت پر رحم کریں) بہت سے گمنام خطوط (اور شکایتیں بھی) جناب آنریری سکریٹری صاحب بہادر کے پاس آتی رہی ہیں جنکا جناب ممدوح نے مناسب طور پر جواب دیدیا ہے؛ اور اب جبکہ اخباری دنیا میں بھی اس واقعہ کا بڑے تشدد کے ساتھ چرچا کیا جارہا ہے تو محض بہ نیت رفع غلط فہمی ایک خط وکتابت کا اخبار میں چھاپدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آخر میں صرف اسقدر اور عرض کرنیکی ضرورت ہے کہ اس قومی درسگاہ کو اگر پبلک نے بازیچۂ اطفال بنایا تو پھر اسکا خدا ہی حافظ ہے۔ لیکن امید ہے کہ معقول پسند اصحاب کبھی ایسی بدگمانی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گے جو اس کالج کے بعض عنایت فرما ہر صورت سے عام طور پر پھیلانیکی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسسٹنٹ سکریٹری کالج

بعالیخدمت جناب نواب اسحاق خاں صاحب
آنریری سکریٹری مدرستہ العلوم مسلمانان
علیگڈھ

مجھے بہت افسوس کیساتھ یہ معلوم ہوا کہ سید ہاشمی سلمہ طالبعلم فورتھ ایر کلاس کا نام بعض نامعلوم وجوہ سے کالج سے خارج کردیا گیا ہے۔ میں بحیثیت ولی اور سرپرست ہونیکے آپ سے مفصلہ ذیل استفسارات کرنیکی جرأت کرتا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ جناب مجھے اس کے جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

(۱) کن الزامات کی بنا پر سید ہاشمی سلمہ کا نام خارج کیا گیا؟
(۲) آیا ان الزامات کے متعلق انکا جواب لیا گیا یا نہیں؟
(۳) جناب کو اس اخراج کے متعلق اطلاع تھی یا نہیں؟

میں نے ابھی تک سید ہاشمی سے اسکے متعلق کچھ دریافت نہیں کیا۔ آپکے جواب وصول ہونے پر میں ان سے دریافت کرونگا۔

شذرات

غازی انور بے ترکی کے مستقبل پر

پچھلے دنوں ایک غیر ملکی نامہ نگار غازی انور بے سے ملا اور اس نے دولت عثمانیہ کے مستقبل کی نسبت کچھ سوالات غازی ممدوح سے فرمائے جواب میں ممدوح نے فرمایا کہ دولت عثمانیہ نے اپنے ضعف اور غفلت کا نتیجہ پالیا ہے۔ وہ ذلت اور بے عزتی کے آخری مقام پر پہونچ چکی ہے۔ دنیا میں جسقدر مصائب ایک بد اقبال قوم پر پڑنے ہوتے ہیں وہ ایک ایک کرکے ترکی پر پڑ چکے ہیں لیکن ترکی مایوس نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ جرمنی نے فرانس کی کیا گت بنا دی تھی۔ فرانس کی نامرادی حسرت ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے جسکا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جرمنی کی طاقتور فوجوں نے فرانس کو چور چور کر دیا اور اوس کے اقتدار کو زوال کی منزل تک پہونچا دیا لیکن چونکہ فرانس میں استقلال اور صبر سے کام کرنیکا مادہ تھا اسلئے وہ اپنی شکست فاش سے بددل نہوا اور اپنے زائل شدہ اقتدار کو حاصل کرنے میں وہ پھر کوشاں ہوگیا چنانچہ بہت جلد اوس نے اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کرلیا اور آج ایک بڑی حکومت سمجھا جاتا ہے۔

فرانس نے شکست فاش کھا کر جو کچھ کیا کوئی وجہ نہیں ہے کہ ترک نہ کر سکیں۔ ترک مستقل مزاج اور وسیع ہمت ہیں اونکی سپاہ میں صبر و استقلال کوٹ کوٹ کر بھرا ہے جو انشاء اللہ العزیز انہیں ایکدن کامیاب بنا کر رہیگا۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ انور بے ایک مستقل مزاج اور بہادر شخص ہے اوسکی حالت۔ رفتار۔ گفتار اور استقلال کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا نے اوسکو قسمت کا لفظ عنایت نہیں فرمایا کیونکہ وہ ہر مشکل کو بغیر تردد و فکر کے برداشت کرتا اور کسی قسم کی مایوسی یا بددلی اپنے چہرہ سے ظاہر نہیں ہونے دیتا اوسکا قول ہے کہ دنیا میں کیسی ہی سخت مصیبت کیوں نہو اوس کا علاج ہے اور ضرور ہے۔

انور بے کے خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کی امید رکھتا ہے کہ ترکی یورپ میں ایکروز ضرور نمایاں کام کرکے دکھلائیگی اور اسکا انحصار ترکی فوج پر ہے۔ انور بے نے ظاہر کیا ہے کہ صلح کے بعد فوج کی ترتیب اور ملکی نظم و نسق میں بہت آسانی ہوجائیگی۔

غازی ممدوح کا قول ہے کہ جنگ موجودہ نے دولت عثمانیہ کو ایک عبرتناک سبق دیا ہے اگر ترکوں نے اس سبق سے فائدہ نہ اٹھایا تو اونکے خیال میں اون سے زیادہ بیوقوف دنیا میں کوئی قوم نہیں ہو سکتی۔

ریلوے ملازمین کی ہڑتال

اسی ہفتہ ہندوستان کی کسی ریلوے لائنوں کے ملازمین کی ہڑتال کی خبریں آ رہی ہیں جنمیں سب سے بڑی ہڑتال مدراس و جنوبی مرہٹہ ریلوے کے ملازموں کی ہے جو بڑھتے بڑھتے بی بی سی آئی ریلوے اور جی آئی پی ریلوے تک ہو گئی ہے۔

ہڑتال کی وجہ ایک ملازم کی موقوفی اور اضافہ تنخواہ کا مطالبہ ہے جسکے متعلق مدراس و جنوبی مرہٹہ ریلوے کے ایجنٹ نے ایک عام اطلاع شائع کی ہے۔ اس اطلاع میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ۱۰۔ اپریل کو محکمہ ٹریفک کے قائمقاموں نے جو شکایات ظاہر کی ہیں اونکے رفع کرنے کا انتظام زیر تجویز تھا اور بعض ملازموں کو ترقی اور بعض کو رعایات دینے کا فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ ۲۸۔ مئی کو ایک نوٹس اخبارات میں نکلا جسمیں لکھا تھا کہ اگر یکم جون تک ملنگا سوامی (برخاست شدہ) بحال نہ کر دیا گیا اور ترقیاں نہ دی گئیں تو ہڑتال کردیجائیگی اس اعلان کے موجب ۴ مئی کو بعض رعایات احکام صادر کر دئے گئے تھے اور کچھ تجاویز زیر بحث ہونیکی وجہ سے ظاہر کر دیا گیا کہ یکم اپریل سے اونکا نفاذ ہوگا۔ اس اعلان کے بعد ملازموں نے رعایات کا شکریہ ادا کیا اور ہڑتال نہ کرنے کا اقرار کر لیا۔

۱۰ مئی کے ریلوے ٹائمز میں مجھیر الزام لگایا گیا ہے کہ میں نے رعایتوں کے ایک حصہ کو منسوخ کر دیا اور اس کے بعد ۲۶ مئی کو معلوم ہوا کہ بنگلور وغیرہ سٹیشنوں پر ادنی ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے اسکے ساتھ ہی سوسائٹی کی طرف سے اطلاع ملی کہ ہڑتال کی منظوری دیدیگئی ہے۔

ہڑتال کی وجوہ میں معلوم ہوا ہے کہ چند پرجوش ملازموں کی تنزلی اسکا باعث ہوئی ہے۔ حالانکہ صرف ایک ملازم کی ترقی اوسکی خلاف ورزی ضوابط کی باعث بند کر دی گئی تھی۔

ایجنٹ کے اس بیان کو پڑھنے کے بعد ہڑتال کی حیثیت پر کافی آگاہی ہوجاتی ہے جو چند ملازموں کی موقوفی یا تنزلی اور اضافہ تنخواہ کا مطالبہ ہے جسکے متعلق ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ہر ایک قسم کی شکایت سننے اور اوسپر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

تازہ حالات سے معلوم ہوا ہے کہ ہڑتال کا دائرہ بڑھتا جاتا ہے۔ مدراس و جنوبی مرہٹہ ریلوے کا تمام نظام درہم برہم ہو رہا ہے یہانتک کہ اوسکا اثر بی بی سی آئی ریلوے کے ورکشاپ تک ہوگیا ہے جہاں کے ۵۰۰ کاریگروں نے اسی قسم کی شکایت اپنے ایجنٹ سے کی ہے۔ نظر برین حالات جی آئی پی ریلوے نے مدراس کے ٹکٹ کی فروختگی بند کر دی ہے اور صرف رائچور تک ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے۔

ملازموں نے تصفیہ نزاع کیلئے متحدہ سوسائٹی بمبئی کو تار دیا ہے جسمیں ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنا قائم مقام بھیجکر ہمسے تصفیہ کرلیں ورنہ ہڑتال اور بڑھیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہڑتالیوں کو کافی مالی مدد پہونچ رہی ہے اور ناواقف کارکنوں کی بھرتی سے ریلوے کے انتظامات میں حادثات کا اندیشہ ہے۔ غرض عجیب جھگڑا برپا ہے۔ بمبئی کی پوسٹل یونین اور ٹیلیگراف ایسوسی ایشن نے بھی ہڑتالیوں سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور مبارکبادی کے تار اونکے پاس بھیجے ہیں۔

زندہ دلانِ پنجاب کے لیڈروں کی مُردہ دلی

معزز معاصر "کامریڈ" میں یہ خبر پڑھکر ہمیں بہت ہی حیرت ہوئی کہ زندہ دلانِ پنجاب کے لیڈر نواب فتح علیخان صاحب قزلباش نے یہ تحریک کی ہے کہ ہز آنر سر لوئی ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کی یادگار میں ایک علمی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے یہانتک تو یہ خبر دل خوش کن اور اچھی لیکن اسکے آخری الفاظ بہت ہی افسوسناک ہیں یعنی نوابصاحب اس تحریک کو بار آور بنانے کے لئے مسلمانان پنجاب کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا وہ تمام چندہ جو انھوں نے مسلم یونیورسٹی کو دیا ہے واپس لیں اور اس علمی انسٹیٹیوٹ میں لگا دیں خدا کرے نوابصاحب ممدوح کی جانب یہ نسبت غلط ہو کیونکہ یہ خبر ایک ایسی افسوسناک خبر ہے جو زندہ دلانِ پنجاب کے دامن پر بدنما دھبہ لگا دینے والی ہے اور جس سے مسلمانان پنجاب کی عزت و وقعت کو ایک ناقابل تلافی صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

یہ امر ایک حد تک بالکل صحیح ہے کہ مسلم یونیورسٹی کا وجود ابھی تک وہم و خیال سے زیادہ وقیع نہیں ہے اور جس قسم کی یونیورسٹی کا ہمسے وعدہ کیا گیا تھا وہ آج ملنے والی ہے اور نہ کل اوسکی توقع کیجا سکتی ہے۔ لیکن اسکا منشاء یہ نہیں کہ ہم جو روپیہ مسلم یونیورسٹی فنڈ میں دے چکے ہیں وہ واپس لے لیں اور اپنی اس قومی اعزاز و ایثار کو صدمہ پہونچائیں جو ہمیں اس فلاکت میں بھی بہت کچھ دوسری قوموں سے ارفع بنائے ہوئے ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مسلمانان پنجاب جنکو سرسید مرحوم نے زندہ دلانِ پنجاب کا بجا خطاب عطا فرمایا تھا۔ نوابصاحب کی پیش کردہ تجویز کو ہرگز اپنی شان و وقار کے موافق نہ سمجھینگے اور ایسے ارتکاب پر آمادہ نہونگے۔

معلوم نہیں نواب فتح علیخانصاحب قزلباش نے یہ تحریک کس خیال سے پیش کی ہے ممکن ہے اسمیں اونکی کوئی خاص ایسی مصلحت ہو جسکے کنہ تک ہم نہیں پہونچ سکتے لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ نوابصاحب نے باوجود مسلم یونیورسٹی سے کمال دلچسپی رکھنے کے خود اپنا موعودہ چندہ ابھی تک ادا نہیں کیا ہے اور اس قسم کا مشورہ دینے پر سب سے اول ہیں تو ہم اس رائے کے ظاہر کرنے میں بالکل بھی پس و پیش نہیں کرتے کہ

نوابصاحب کی ذات پنجاب کے اون مُردہ لیڈروں میں سے ہے جو قومی عزت و وقعت کو غیر مفید خوشامد اور بے نتیجہ چاپلوسی کے نذر کر دیتے ہیں اور اسکو اپنے لئے فخر و مباہات کا ذریعہ خیال کرتے ہیں

نوابصاحب نے اپنی عمر میں مسلمانوں کے قومی فوائد کو پامال کرنے اور ذلت آفریں روش قائم کرنیکی یہ دوسری زبردست مثال قائم کی ہے۔ اس سے پہلے ایک مثال آپکی سبق عبرت پڑھانیوالی عمر میں ہمیں اور ملتی ہے اور وہ بھی خوش قسمتی سے مسلم یونیورسٹی ہی سے متعلق ہے۔

جس زمانہ میں ہز ہائینس سر آغاخاں اور دیگر ارکان یونیورسٹی کا وفد لاہور میں چندہ کے لئے گیا تھا اسوقت نوابصاحب نے وفد کو ایک شاندار دعوت اپنے مکان پر دی تھی لیکن افسوس ہے کہ بعد میں اس دعوت کے مصارف کا بل بھیجکر یونیورسٹی فنڈ سے روپیہ وصول کر لیا۔

اس مثال کو پیش نظر رکھکر نوابصاحب کی تحریک کچھ زیادہ عجیب و غریب نہیں رہتی۔ کیونکہ آپکی زندگی اس قسم کے ارتکابات کی عادی ہے لیکن افسوس ہے تو ہمیں زندہ دلان پنجاب پر جنھوں نے تھوڑی سی طمع زر کے لئے ایک ایسی ذات کو اپنا لیڈر تصور کر لیا ہے جسکی ذات اونکے موروثی فخر "زندہ دلی" کو بٹہ لگا دینے والی ہے۔

ہم زندہ دلان پنجاب سے اُمید قوی رکھتے ہیں کہ وہ اس مشورہ کو ذلت کی ٹھوکروں سے پامال کردینگے اور آیندہ بھی کسی لیڈر کی شخصیت پرستی کو لازم قرار نہ دیکر اپنی عزت و وقعت کو پیش نظر رکھیں گے۔

ہمارا نصب العین ابتداء عمر سے یہ رہا ہے کہ قوم لیڈر پرستی کے بیجا عیب سے پاک ہو کر لیڈروں کے اعمال و افعال پر نظر رکھے اور جو کام قابل تحسین ہو اُسکو اپنا دستور العمل بنالے اور خلاف جذبات قوم خیالات سے کبھی اتفاق نکرے۔ ممکن ہے نوابصاحب کی زندگی قوم کو ہمارے خیال سے متفق ہونیکی ہدایت دے اور وہ ہمارے نصب العین کو مفید سمجھیں

اس موقع پر اگر ارکین مسلم یونیورسٹی سے ہم یہ سوال کریں تو بیجا نہوگا کہ اُنھوں نے نواب فتح علیخاں کی دعوت کا بدیہ کیوں ادا کیا اور کیا اس ادائگی کے مطالبہ میں پنجاب کے دوسرے معزز و موقر حضرات بھی شریک تھے۔ اگر پنجاب کے دوسرے لوگ مطالبہ میں شریک نہ تھے تو نوابصاحب کے مطالبہ کو کیونکر جائز قرار دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ارکان اسکا مفصل جواب دیں گے۔

پنجاب چیفکورٹ کی ججی پر مسٹر شاہدین کا تقرر

عرصہ سے یہ شش مشہور چلی آتی ہے کہ

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابیِ بسیار

عرصہ ہوا کہ آنریبل مسٹر جسٹس شاہدین صاحب کے لئے یہ تحریک کیگئی تھی کہ آپکو پنجاب چیفکورٹ کی ججی کا عہدہ دیا جائے کیونکہ عرصہ سے یہ عہدہ

منصوبہ بندوں کے پیچھے چلا آتا ہے لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے ایک ہندوستانی کی حق تلفی کرکے یہ عہدہ یورپین کو دیدیا تھا اب تجربہ کے بعد گورنمنٹ نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے مسٹر حسین شاہ کو چیف کورٹ کی جج پر مقرر فرمایا ہے۔

ہر چند گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے یہ تقرر اعتراف غلطی کے بعد ہوا ہے لیکن مذکورہ بالا شخص کو پیش نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کی اس روش کو صرف اسوجہ سے قابل تحسین نہیں کہا جا سکتا کہ گورنمنٹ نے دیدہ و دانستہ عرصہ تک ایک ہندوستانی کی حق تلفی کی اور تمام انڈین و اینگلو انڈین پریس کے جذبات کو خون کر دیا۔

حکومت کے کام نہایت معتدل ہونے چاہئیں اور ہر کام کو غور و تامل سے دیکھنے کے بعد کسی قسم کا فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ انتظامی کاموں میں کسی قسم کا خلل واقع نہو۔

اگر گورنمنٹ پنجاب اس وقت جبکہ یہ عہدہ خالی ہوا تھا ہندوستانی حقدار کو دیدیتی تو آج اعتراف غلطی کرکے اپنی شان کو ایک قسم کا نقصان نہ پہونچانا پڑتا۔ ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ آیندہ انتظامی اور ملکی حقوق کے معاملات میں محبت سے کام نہ لیا کرے گی اور حقداروں کے حقوق کو بروقت پیش نظر رکھیگی تاکہ حکومت و رعایا کے تعلقات میں استحکام ہو۔

پارسیوں سے سبق حاصل کرو

بدبختی سے اول تو ہم میں کام کرنیکی قابلیت ہی نہیں اور جو کچھ دو چار لوگ ایسے نظر بھی آتے ہیں کہ قومی فوائد و وسائل بہبود کیلئے اپنی زندگی کو تج بیٹھے ہیں اونکو کوئی پوچھتا نہیں اور ان سب پر مزید وہ مالی کمزوری ہے جو غریب سے لیکر ایک دولتمند مسلمان تک میں قومی وسائل بہبود کے لئے پھیلی جاتی ہے۔

ان تمام ارکانوں کو پیش رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمان ابھی شاہراہ ترقی سے بہت دور ہیں اور تاوقتیکہ اونمیں قوم کی بہبودی کا سچا درد پیدا نہوگا اسوقت تک اونکی ترقی و کامیابی معلوم۔

مسلمانوں کو اپنی آیندہ زندگی کیلئے پارسیوں کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ باوجود کسی حکومت۔ ریاست اور جاگیر نہ رکھنے کے ایک ہوکر محض تجارت کی بدولت اپنی قوم کو رفیع المرتبت بنا رہے ہیں کسقدر رکھتے ہیں۔

حال میں کراچی کے ایک پارسی تاجر جمشید جی کا انتقال ہوا ہے جنہوں نے اپنی جائداد کا آدھا حصہ جسکی قیمت ... روپیہ ہے پارسیوں کی تعلیمی ترقی کیلئے وقف کیا ہے۔

اس سے زیادہ فیاضی کی وہ زبردست نظیر ہے جو پارسیوں سے ایک اور دولتمند و مخیر تاجر سر دوراب جی جمشید جی ٹاٹا کی جانب سے ظہور میں آئی ہے جنہوں نے تیس لاکھ کی

خطیر رقم ترقی تعلیم نسواں کے لئے مرحمت کی ہے مسلمانو! بیدار ہو اور مذکورہ بالا مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔ ہمارے پاس جسقدر بچا کھچا سرمایہ ہے اگر ہم اوسکو اب بھی قومی کاموں میں لگاویں اور بیکار مصارف اور بیجا خوشامد و چاپلوسی کے موقعوں میں برباد نہ کریں تو ہماری حالت اب بھی سنبھل سکتی ہے کاش مسلمانوں میں سے بیکار مصارف کی طرف رغبت کا ناپاک مادہ دور ہو جائے اور وہ بیفائدہ خوشامد کے موقعوں پر خرچ کرنے اور بیہودہ رسم کی پابندی میں روپیہ برباد کرنے سے بچیں تاکہ یہ روپیہ قومی اغراض پر صرف ہوکر اور قوم کو ذلت و فلاکت کے ناپیدا کنار دریائے مظلم سے نکالکر ترقی و کامیابی کی زندگی بخشے۔

چلتی ٹرین پر حادثہ بمب

"ولیس" راوی ہے کہ جی آئی پی ریلوے کے نندگاؤں اسٹیشن پر ایک حادثہ ہوا۔

آدھی رات کے قریب ایک اکسپریس ٹرین دہلی آرہی تھی جسوقت یہ ٹرین مذکورہ بالا اسٹیشن سے گذر رہی تھی کہ یکایک بمب پھٹنے کی آواز سنائی دی جس سے انجن کا ایک حصہ مع سٹیون کے اڑگیا۔ انجن کو بظاہر کوئی بڑا نقصان نہیں پہونچا کیونکہ ڈرائیور اوسکو اگلے اسٹیشن نندگاؤں تک لیگیا اور وہاں پہونچکر واقعہ کی رپورٹ کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گولہ انجن کی اوس سیٹی سے باندہ دیا گیا تھا جو خطرہ کے وقت بجائی جاتی ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ انجن کا کسقدر نقصان ہوا مگر بیان کیا جاتا ہے کہ نقصان جانی و مالی کچھ نہیں ہوا۔

افسوس ہے کہ بمب بازی کے واقعات پھر زیادتی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور انہیں باوجود طرح طرح کی قانونی سختیوں کے کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی ہمیں سب سے زیادہ اس امر کا خیال ہے کہ یہ واقعات ہندوستان کی اوس وفاداری پر بٹہ لگا دینے والے ہیں جو اب تک مسلمہ رہی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ حادثہ ہڑتالیوں کی سازش کا نتیجہ ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک موقع پر ہڑتالیوں نے چلتی ٹرین پر پتھر بھی برسائے ہیں۔

تعجب ہے کہ ریلوے آفیسر ہڑتالیوں کے مطالبات منظور کرنے میں کیوں متردد ہیں اور جبکہ وہ مطالبات کے قبول کر لینے کا وعدہ بھی کر چکے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ باقاعدہ قبول مطالبات کا اعلان نہیں کر دیتے تاکہ ہڑتالیوں کا جوش فرو ہو اور پبلک کے کاموں میں نقصان و خرابی کا خطرہ جاتا رہے۔

گورنمنٹ برطانیہ ہمارے جذبات کی حامی ہے

گورنمنٹ ہند کا عہد معدلت مہد رعایا کے جذبات کا جسقدر حامی ہے ہم اوسکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے

کیونکہ برطانیہ ہی وہ نصفت پسند حکومت ہے جسکے زیر سایہ رعایا امن و سکون کے ساتھ ترقی و کامیابی کے وسائل فراہم کرتی اور خوش گنداں زندگی بسر کرتی ہے۔ برطانیہ اور رعایا کے باہمی تعلقات جسقدر خلوص پر مبنی ہیں اونکو دیکھتے ہوئے مزید استحکام کے خوشگوار خیالات کو بہت کچھ تقویت پہونچ رہی ہے۔ لیکن باینہمہ بعض اوقات کچھ ایسے امور بھی ناعاقبت اندیش عمال کیوجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں جو رعایا اور حکومت کے تعلقات میں ایک قسم کی بدمزگی پیدا کر دیتے ہیں اور انکا خطر اثر بتدریج بڑھتے بڑھتے بہت کچھ نقصانات کا موجب بنجاتا ہے۔ جنکی روک تھام کے لئے گورنمنٹ کو بعض وقت سختی کے ساتھ توجہ کرنیکی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے۔

آجکل ہندوستان میں بعض معاملات اسی قسم کے پیدا ہو رہے ہیں جنمیں بہت کچھ غلط فہمی کا اثر ہے کاش رعایائے ہندوستان غلط فہمیوں کا شکار ہونے سے محفوظ رہکر اپنی ہر قسم کی جائز شکایات اور ضروریات کو گورنمنٹ کے کانوں تک پہونچانیکی کوشش کرے تاکہ شکایات بڑھنے نہ پائیں اور جلد معاملہ یکسو ہو جائے۔

اس قسم کے معاملات میں کچھ غلطیاں ملکی اخبارات بھی کرتے ہیں اگر اخبارات اس قسم کو پیچیدہ مگر جلد حل ہو جانے کے قابل معاملات میں موافق و مخالف رائے سختی کیساتھ ظاہر نہ کیا کریں تو یہ معاملات خطرناک نوعیت اختیار نہ کریں۔ منجملہ دوسرے معاملات کے۔

آجکل اردوئے معلی کے اردو پریس کی ضمانت کے متعلق بھی اسی قسم کی بہت سی موافق و مخالف رائے نظر سے گذر رہی ہیں۔ ایک فریق سختی کیساتھ اردو پریس کی ضمانت کو بالکل خلاف ضابطہ بتلاتا ہے اور دوسرا فریق پہلے فریق کی سختی کی مخالفت کرتا ہوا ایوان حریت کو اپنی گولہ باری کا نشانہ بناتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ اختلاف آرا کسی مفید نتیجہ کا موجب نہیں ہو سکتا اور نہ گورنمنٹ پر اس کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔

اگر ہم اپنی شکایات اپنی تکالیف اور اپنی معروضات گورنمنٹ کی خدمتمیں ادب شاہی کو ملحوظ رکھکر پیش کریں تو یہ ناممکن ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ توجہ نہ فرمائے گورنمنٹ برطانیہ ہمارے جذبات کی حامی ہے اور ہمیں اوسکی نصفت شعاری پر پورا پورا اعتماد ہے۔

ہم اپنے معاصرین کی خدمتمیں خصوصاً اور باشندگان ہندوستان کی خدمتمیں عموماً نہایت ادب کے ساتھ ملتمس ہیں کہ وہ اپنے ملک کی حالت پر رحم فرماکر اعتدال اور جائز طریقہ زندگی کو اپنا نصب العین بنائیں اور امن و سکون کیساتھ ملک کو ترقی بخشیں تاکہ گورنمنٹ برطانیہ مخالفانہ کارروائیوں کے انسداد میں مصروف رہنے سے نجات پاکر ملک کی فلاح و بہبود میں ہمارے ساتھ

مزید توجہ سے کام لے۔

نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

ہمیں یہ معلوم ہوکر بید مسرت ہوئی کہ عالی جناب مولینا مولوی عبید اللہ صاحب ناظم "جمعیۃ الانصار" کی تحریک سے دہلی میں ایک جدید انجمن "نظارۃ المعارف القرآنیہ" کے نام سے قائم ہوگئی ہے۔

دہلی جیسے غدار شہر میں ایک ایسی انجمن کی سخت ضرورت تھی جو انگریزی تعلیمیافتہ جماعت کی دینی اور مذہبی معلومات کو عمدہ بنا دینے والی ہو کیونکہ آجکل کے نوجوان تعلیمیافتہ مذہب سے بہت زیادہ بیگانہ ہوتے چلے جا رہے ہیں خدا کا شکر ہے کہ مولوی عبید اللہ صاحب نے اس کمی کو ایک حد تک پورا کر دیا ہے۔ اگر دہلی کے معزز حضرات نے مولوی عبید اللہ صاحب کو کافی مدد دی تو یقین ہے کہ نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی کم از کم مقامی گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ نوجوان مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو بہت کچھ عمدہ بنا دیگی۔ آیندہ ہفتہ ہم "نظارۃ المعارف القرآنیہ" کے ضوابط درج کرینگے۔ جنکے مطالعہ سے معلوم ہو سکیگا کہ یہ کیا چیز ہے اور اسکی کسقدر ضرورت تھی۔ آجکل جدید انجمنوں کے قیام پر سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ یہ انجمن کیا کام کریگی اسلئے بجا طور پر یہی سوال نظارۃ المعارف القرآنیہ کی نسبت بھی پیدا ہو سکتا ہے اسلئے ہم مولینا عبید اللہ صاحب کی خدمتمیں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس شبہ کا جواب ہماری طرف سے سطح کاغذ پر دینے کے بجائے علمی خدمات سے دینگے اور اپنی پاکیزہ توجہ کو نظارۃ المعارف القرآنیہ کی نذر کرکے جلد اسکو کسی قابل بنا دینگے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالی اونکے ارادوں میں برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

صلح کانفرنس لندن میں بے معنی خاموشی

ایک ہفتہ سے صلح کانفرنس لندن میں ایک عجیب بے معنی خاموشی پھیلی ہوئی ہے۔ دولت عثمانیہ سے چھیڑ چھاڑ تو ابتداء کانفرنس ہی پر ختم ہوگئی تھی بلقانیوں کی باہم پھوٹ سے ایک دو جگہ جو کچھ دو دو ہاتھ ہوگئے ہیں وہ بھی اس ہفتہ میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ہفتہ میں جو دو چار خبریں موصول ہوئیں انمیں صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وکلاء صلح کو اعلیحضرت ملک معظم نے شاہی محلسرائے میں لنچ پر مدعو فرمایا اور بلقانی وکلاء سے ارشاد فرمایا کہ آیندہ اگر آپس میں لڑوگے تو تمہارا یہ فعل انسانی ہمدردی کے خلاف سمجھا جائیگا۔

یہ آب زر سے لکھنے کے قابل نصیحت سنکر ہمیں ملک معظم کی پاکیزہ ہمدردی سے خوشی ہوئی۔ اور اسی لحاظ سے افسوس بھی ہوا کہ حضور اعلی نے یہ الفاظ اس سے پہلے کیوں نہیں فرمائے جبکہ خدا کی پاک مخلوق اسلام کو حلقہ بگوش بلقانیوں کے دست تظلم کا شکار ہوکر ظلم و ستم کی قربانگاہ پر قربان کئے جا رہے تھے۔ آہ! مقدونیہ کے مظلوم مسلمان بچوں۔ عورتوں اور بوڑھوں کے دردناک قتل ملک معظم کے پاکیزہ قلب میں ہمدردی نبی نوع کا کوئی اثر پیدا نہ کر سکا۔

[illegible]

آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے خیالات مسئلہ سود پر

سود کا مذہبی پہلو

جناب کی اجازت سے میں ایک تمدنی قانونی اور اقتصادی مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جسکی بابت زمانہ دراز سے اور اکثر اوقات غفلت رہی ہے۔ میرا مطلب مسئلہ سود سے ہے۔ دوئم میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر مذہبی نقطہ نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ یہودیت اور اسلام کے مقدس شارعین نے ربا کی قطعاً ممانعت کی ہے۔ حضرت مسیح نے ان تمثیلوں میں جو انجیل لوقا اور متی میں درج ہیں اسکی اجازت دینے سے انکار کیا ہے لیکن منو جی نے دام دوپٹ کے قاعدہ کو نافذ کرکے سود کو بہت محدود قیدوں میں جائز رکھا ہے یعنی ایک وقت میں زر اصل سے زیادہ زر سود عدالتیں نہیں دلا سکتیں۔ بباعث تجارت توسیع سے نظام زندگی کی مکمل ممانعت تو موجودہ زندگی کی کشمکش کی وجہ سے غائب ہو گئی ہے اور بعض مسلمان پروٹسٹنٹ ممانعت کی تکرار ناول کر رہے ہیں چنانچہ وہ معتدل منافع اور شدید ربا کے معاہدوں میں فرق کرتے ہیں۔ لیکن منو جی کے احکام شروع ہی سے نرم ہیں۔ ان کے قاعدہ کو تمام ہندو دنیا نے ہندوستان کے نظامی جزو کے طور پر مانا ہے اور اسکی تائید ممتاز "جاگ ولک" اور عالم برہاسپتی اور فاضل گوتما اور وشنو اور کاتیاین اور تمام بڑے بڑے شارعین اور ہندو اسمرتیوں نے کی ہے تاہم ہند کے اصول قانون کا یہ ایک عجوبہ ہے کہ اسپر عملدرآمد کلکتہ ہائیکورٹ کے ابتدائی اختیارات اور صرف شہر بمبئی پر محدود ہے۔ درآنحالیکہ ہر دو شہر مقام پر اس سے چشم پوشی کی جاتی ہے لیکن واضعان ایکٹ بغرض بہبود مزارعان دکن ۱۸۷۹ء نے دفعہ نمبر ۱۳ میں نہایت شرافت کیساتھ دام دوپٹ کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے۔ زراعت پیشہ لوگوں کے مقدمات میں بمبئی کی عدالتوں کو وسیع اختیارات تمیزی حاصل ہیں اور وہ عدالتیں اصل سے زیادہ سود کی ڈگری نہیں دیتیں میں ان باتوں کا حوالہ اسوجہ سے دے رہا ہوں کہ یہ ظاہر ہو کہ اس ملک میں پبلک اور مذہبی رائے کا ایک زبردست ذخیرہ بے اعتدال شرح سود کے ہمیشہ خلاف رہا ہے۔

سود مسلمانوں کے زمانہ میں

مسلمانوں کی حکومت کے زمانہ میں کوئی عدالت علانیہ سود کی ڈگری نہیں دے سکتی تھی۔ اور بیع بالوفا نہ صرف ایک … طریقہ حفاظت شرع کی پابندی کا تھا بلکہ زیادہ … اور منصفانہ رواج بھی تھا۔ اور فریقین کو … تھا کیونکہ سود بڑھنے نہیں پاتا تھا … سے سود ادا ہوتا چلا جاتا تھا۔

یہ ظاہر ہے کہ ان ایام میں بھی بڑے بڑے رقمی معاملات ایسے ہوتے ہونگے جہاں جائداد مکفول نہ ہوتی ہوگی لیکن جس جگہ قاضی کی عدالتوں کو اختیار تھا وہاں فریقین میں جو بات طے ہوگئی ہو اسکے سمجھوتہ میں حیلہ شرعی کا استعمال ہوتا ہوگا تاہم سب سے قوی عنصر عام رائے تھی جو بد دیانت مدیون اور سخت و بے درد ترقی خواہوں کو معقول حدود سے باہر نہ نکلنے دیتی تھی مگر ایسے لوگوں کی تعداد آجکل کے بڑے بڑے دعاوی اور عیاری کے زمانہ کے مقابلہ میں بہت تھوڑی تھی حرص کی موجوں کو ایسی طاقت قابو میں رکھتی تھی جو شکسپیر[ا] کے مفروضہ بادشاہ کنیوٹ سے زیادہ قوی تھیں۔ اور عام رائے کامیابی کیساتھ اس فتوے کو نافذ کرتی تھی کہ یہانتک تو بڑھ سکتا ہے۔ مگر آگے نہیں۔

شروع انگریزی عملداری کی حالت

جو سو برس کا زمانہ بہادر شاہ اول کی موت سے جو ۱۷۱۵ء میں واقع ہوئی۔ صوبہ آگرہ میں انگریزی حکومت کے باقاعدہ قیام تک جو میرے خیال میں ۱۸۰۳ء میں ہوا (یعنی جب زبردست ہلکر و سندھیا ان اضلاع سے الگ کر دیئے گئے)۔ اس سو برس کے زمانہ میں ظاہر ہر قصبہ آدمی کا عمل گاؤں یا قصبہ میں تھا اور کسی آدمی کو یہ اختیار نہ تھا کہ اپنے ہموطن اہل موضع یا اہل قصبہ سے بذریعہ سود کے بہت بڑی دولت جمع کر سکے یا زراعت پیشہ لوگوں کو زیادہ نہ ستا سکے۔ کیونکہ آخر الذکر زیادہ آسانی سے اپنا انتقام لے سکتے تھے لہذا اس زمانہ میں خلاف قانون اور جابرانہ ہی تاہم ایک توازن قائم تھا۔ یعنی جبتک برٹش گورنمنٹ مضبوطی سے قائم نہیں ہوئی۔ یہی حالت رہی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۸۳۹ء سے قبل (جبکہ پریسیڈنسی بنگال میں بغیر معاہدہ کے بھی عدالتوں کو اجازت دی گئی کہ خاص صورتوں میں سود کی ڈگریاں دیں) انگریزی واضعان قانون نے موثر طور پر قانونی اور رواج متعلق سود میں دخل نہیں دیا تھا۔ مگر بعد ایکٹ نمبر ۲۸ ۱۸۵۵ء پاس ہوا۔ جسکا نام ہے ایکٹ بغرض منسوخی قوانین سود خواری۔ اس ایکٹ میں اہم دفعہ صرف ۲ دفعہ ہے۔ جسکی رو سے عدالتوں کو کوئی اختیار نہیں ہے اور ان کا فرض ہے کہ جو شرح درمیان فریقین طے ہوگئی ہے اسکے مطابق ڈگری دیں۔

سود خواری کی تائید میں قانون کیونکر پاس ہوا

میں کسی ایسے خانگی یا پبلک مطالبے سے واقف نہیں جو اس قانون کے نافذ ہونیکا باعث ہوا۔ میں ایک قدم اور آگے بڑھونگا اور کہونگا کہ ۹۹ آدمیوں کے بے خبر اثر ہوا۔ ایک شخص بھی واقف نہ تھا کہ ہمارے قوانین اور رواج میں ایک انقلاب پیدا ہوگیا ہے اگر

[ا] انگلستان میں ایک قدیم بادشاہ کنیوٹ تھا۔ قصہ یہ ہے کہ وہ سمندر کے کنارے پر بیٹھا تھا۔ اور خوشامدی مصاحب ساتھ تھے اور کہہ رہے تھے حضور سب چیزیں آپکے تابع فرمان ہیں اس نے کہا کیا سمندر کی لہریں بھی۔ انھوں نے کہا حضور بیشک! پھر دریا کا جوار ہوا۔ موجیں آئیں تو انھوں نے بادشاہ کا کہنا نہ مانا۔ تب بادشاہ سمجھا۔ اور اس نے ان خوشامدیوں کو دھمکایا۔ انگریزی میں یہ مثل مشہور ہوگئی۔ جو کنیوٹ نے لہروں سے کہی تھی "یہانتک تو بڑھو اور آگے نہ"

ان صوبوں میں کوئی شخص ان لوگوں کے سامنے جن پر اس قانون کا مضر اثر ہوا۔ اسکی تشریح کرتا تو شاید یہ لوگ سمجھ بھی نہ سکتے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے فوائد سے غافل تھے لیکن قانون منجملہ ان اچھی باتوں کے تھا جو باشندگان ملک کی بہبود کے لئے اس ملک میں جاری کی گئیں۔ ایک سال سے کم گذرا تھا کہ ایسا قانون انگلستان میں نافذ ہو چکا تھا۔ یہ وہ ایام تھے جبکہ مدبرین سلطنت احتیاط اور مصلحت کے اغراض پر عمل کرنیکے بجائے اکثر عام ہمدردی کے اغراض پر کام کرتے تھے۔ اس زمانہ میں یہ بات ہندوستان کے لئے سب سے اچھی سمجھی جاتی تھی کہ اس ملک میں ان خیالات اور اصول کو (جنکو ان ممتاز مقننین اور ماہرین علم اقتصاد نے دریافت کیا تھا جو انقلاب فرانس کے مستقل اثرات کے ماتحت تربیت پا چکے تھے) ریورٹ ایکدم ہندوستان میں داخل کیا جائے۔ یہ اصول جو خیالی اعتبار سے تو بہت اچھے ہیں دفعہ نمبر ۱ قانون معاہدہ (ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء) میں پھر دہرائے گئے۔ معاہدات کے جواز کی جو حد بندی کیگئی اور جو دفعہ ۱۲ سے دفعہ ۳۴ تک مذکور ہے بلکہ خلاف انصاف معاہدات کی دفعوں کو بھی لے لیا جائے تو اسمیں بھی ان معاملات کا خیال نہیں کیا گیا۔ جو فی نفسہ خلاف انصاف ہیں یا جو دیگر خلاف مصلحت ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ قوانین ایک ایسی تجارتی جماعت کے لئے جیسے انگلستان اور ہالینڈ کے باشندے ہیں۔ مفید بلکہ ضروری بھی تھے کیونکہ وہاں باشندوں کی سب سے بڑی تعداد کی ملکی ترقی اور مادی سرسبزی تجارت اور کارخانوں اور باربرداری کے پیشہ پر منحصر ہے۔ ایسی جماعتوں میں اکثر آدمی ہوشیار اور کاروباری ہوتے ہیں۔ وہاں لین دین کا کام قوم کی روح اور حیات ہے وہاں ایسا قانون بہت مفید ہوگا۔ ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ پچھلی صدی کے سنین خمسین (۱۸۵۰ء تا ۱۸۵۹ء) فلسفی بنتھم اسکے دو شاگرد یعنی دونوں زبردست اثر قانون سازی پر رکھتے تھے۔ فی الواقع مشہور و معروف جان اسٹوارٹ مل اس زمانہ میں انڈیا آفس میں ملازم تھا۔ کابڈن اور برائیٹ جو آزاد تجارت کے اصول کو چاروں طرف پھیلا رہے تھے وہ ملک کے اقتصادی خیالات پر حکمران تھے جو دیگر خاندان[۵۲] انگلستان میں حکومت کر رہے تھے وہ قانون سازی میں ان لوگوں کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ بشرطیکہ ملک پر حکومت کرنیکا حق ان خاندانوں میں محفوظ رہے۔ آزادی تجارت اور معاملات کو بے قید چھوڑ دینے کے عام اصول پر اختیار کر لئے گئے تھے[۵۳]۔ اس زمانہ میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ ان قانون

[۵۲] طبقہ امرا، جو خود کو لبرل کہکر مدت تک بہ اسم حمایت حقوق انگلستان پر حاوی رہا اسکے بقیہ لوگوں میں آجکل سر ایڈورڈ گرے وغیرہ خاص سمجھے جاتے ہیں۔

[۵۳] اس وقت ہندوستان کے باشندے آزاد تجارت کے بھی خلاف ہیں جیسا آنریبل سرریم کے ریزولیوشن کونسل دہلی سے گورنمنٹ کو معلوم ہوگیا۔

سازی کے تجربوں کے لئے ہندوستان ایک نامناسب میدان کیونکہ یہاں ہندیوں کا طبقہ امرا نہ تھا جو پارلیمنٹ یا انڈیا آفس میں ووٹ رکھتا ہو۔ نہ یہاں کوئی عام رائے تھی جو انقلابی قانون سازی کے اس غیر معلوم دوڑ میں اعتدال پیدا کرنے میں اصرار کرتی۔

ہندوستان ایسے قانون کیلئے کیوں ناموزوں ہے

لیکن سچ یہ ہے کہ یہ ملک اور خاصکر یہ صوبے سود خواری کے آزاد تجارت کے اصول کیلئے بالکل ناموزوں تھے اور ناموزوں ہیں یعنی وہ کہ اس طریقہ سے اپنے ہمسایہ کی جائداد قانون کے بھیس میں حاصل کرے یہاں ایک پرانا طبقہ امرا کا جو مغرور اور فضول خرچ ہے اور جو وسیع رقبہ جات اراضی اسکو حاصل ہیں۔ ان کو ہوشیار ایجنٹوں اور قانون شکن کرنیوالوں سے بچانیکے ناقابل ہیں ایک حد تک کورٹ آف وارڈ نے انکی زرعی جائداد کو بچانیکی کوشش کی ہے لیکن اسکا اثر صرف چند زمینداروں پر پڑتا ہے علاوہ اسکے کاشتکاروں کی ایک جماعت ہے جو اس ملک میں ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہیں اور آبادی کا بڑا حصہ انہیں پر مشتمل ہے جنمیں اسی یا نوے فیصدی اس صوبہ میں ہندو ہیں مگر وہ بے زبان ہندو ہیں۔ ان سب کی پرورش زمین سے ہوتی ہے شہروں اور قصبوں میں کاریگروں کی ایک معقول تعداد ہے اور تین طبقوں سے طبقہ امرا میں پہلے بھی کافی ذرائع معاش تھے اور بعضوں کے پاس اب بھی ہیں لیکن پرانے دستورات اور شادی و رسوم کے اخراجات اور از روئے رحمدلی اپنے بیشمار متعلقین کی پرورش کی عادت اور قانون و علم حساب سے ناواقفیت ان اسباب سے آزادی معاہدہ کے سامنے وہ ایک آسان شکار ہیں جیسا کاشتکار یا رعایا۔ جہانتک کہ قانونی حقوق اور اصول اور حسابی اعمال سے تعلق ہے اس حد تک ہمکلو[۵۴] کے ایک ذلیل باشندہ سے بڑھکر نہیں۔

پس کوئی نہ تھا کہ اس کی اپنی جہالت سے بچائے شہر کے کاریگر کا یہ حال ہے کہ روز کنواں کھودے تو پانی پیوے۔ اسکا دارومدار مہاجنی جماعتوں پر ہے۔ ان تین جماعتوں کی مالی ضرورتوں کا انصرام ان کی جائز اور ناجائز خواہشوں کے متعلق ایک ایسا جزو کرتا ہے جسکو ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ باشندوں میں سے … از روئے شمار بیان کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ لین دین کا کام کرتے ہیں لیکن یہ ضرور نہیں کہ وہ بڑی مہاجنی جماعت یعنی ویشوں یا بنیوں میں محدود ہو اگرچہ سرسری تخمینہ سے کہہ سکتے ہیں کہ جتنے غیر بنئے لین دین کا کام کرتے ہیں اتنے ہی بنئے دوسرا کام کرتے ہیں لہذا جو لوگ قرض کے لین دین سے گذر اوقات کرتے ہیں انکی تعداد بارہ لاکھ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

قانون نے خلاف اعتدال آزادی دیدی

جب برطانیہ نے اس ملک میں امن پھیلایا تو حالت یہ تھی کہ اگر کسی جماعت کو حفاظت کی ضرورت تھی

[۵۴] ہمکلو صحرائی افریقہ کے جنوبی حصہ میں حبشیوں کا ایک وحشی گروہ ہے۔

تو وہ قرض دینے والی جماعت تھی کیونکہ یہ لوگ غیر جنگجو تھے اور غارت اور استحصال بالجبر کے شکار ہوتے تھے۔ قانون نے ان کی یہ ضروری حفاظت کی لیکن بدقسمتی سے اس سے بھی کچھ زیادہ دیدیا قانون نے انکو یہ موقع دیا کہ اکثر زمین اور دولت اور اثر اور بہت سا رعب جو دولت اور زمین سے پیدا ہوتا ہے اور جو ایک اور جماعتوں کے قبضہ میں تھا اسکو حاصل کریں۔

زراعت پیشہ کاریگر اور زمیندار زور و بازو سے حاصل نہ کر سکتے تھے۔ اور قانون کی مدد سے اپنی حفاظت نہ کر سکتے تھے کیونکہ مذکورہ بالا "منسوخی قوانین سود" اور قانون معاہدہ بر عملدرآمد ایسی عدالتیں کرتی تھیں اور سرکاری جو منصفین (کل) کے کام کرتی ہیں ان عدالتوں کی تائید میں زبردست باقتدار انتظامی گورنمنٹ کا یعنی کل فوجی قوت سلطنت کی ہے اس اثنا میں ان سالوں میں یعنی دیہات کی [illegible] سے [illegible] نصف صدی سے زیادہ تک اراضی کی غیر معمولی تیزی سے ملکیت بدلتی رہی اور اودھ میں بعض دور اندیش مدبروں نے ایک حد تک ان تین جماعتوں میں سے ایک جماعت کی بربادی کو ایک حد تک کیا دیا۔

انکوں ایکڑ زمین مرضع میں اور ہزاروں مکانات ہر شہر میں روپیہ قرض دینے والوں کے پاس چلے گئے [illegible] اہل جماعتوں کو اس اصول سے سپرد کیا جاتا تھا کہ جو دستخط انھوں نے اصلی یا فرضی حیثیت میں کئے ہیں انھیں برا تقدس ہے۔ انکے اور انکی اولاد کے پاس غیر منقولہ جائداد کھونے کے معاوضہ میں بغرض تسلی نعمتم کا رسالہ جواز سود خواری اور ایکٹ ۱۸۵۵ء کی شرحیں اور لا رپورٹوں کی مسلسل الماریاں تھیں ان سے وہ اپنی بھوک یا پیاس رفع کر سکتے ہیں۔

اہل ملک کیوں خاموش رہے

جب یہ حالت تھی تو میں جانتا ہوں کہ مجھپر ایک صریحی اعتراض ہو سکتا ہے کیا وجہ تھی کہ تین بڑی قرض لینے والی جماعتیں اپنی تکالیف کو گورنمنٹ کی نوٹس میں لا (یا توجہ) نہ لائیں۔ اسکے جواب سے انکی عزت و برتری میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ کاشتکار اور کاریگر تو اسقدر ناواقف تھا کہ نہ اپنے حقوق جانتا تھا۔ نہ جو فرائض انکے اپنے لئے۔ اپنی اولاد کے لئے اور پبلک کے لئے ہیں ان کو سمجھتا تھا۔ زمینداروں نے شوق سے جدید تعلیم اس صوبہ میں شروع نہیں کی۔ یہ متکبر اور غافل رہے اور گو قانوناً قابل تھے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں مگر واقعی طور پر اپنے اغراض کی حفاظت نہ کر سکتے تھے۔ علاوہ ازیں وہ زیادہ تر انھیں جماعتوں کے ہاتھ میں تھے جو انکی بربادی سے پلتے تھے۔ کیونکہ یہ جماعتیں ان کو قرض دیتی تھیں۔ جب کبھی ان مقروض لوگوں نے نرم الفاظ سے بھی کوئی اعتراض کیا تو ان سے کہدیا جاتا تھا کہ قانون (جو انکی نگاہ میں جیلخانے اور قرق امین کے) بمعنی [illegible] تقاضی ہے کہ پیسہ ادا کیا جائے

اور یہ کہ یہ اندھی دیوی انصاف کی پروا نہیں کرتی [5] تخفیف ہو نہیں سکتی۔ باتیں کرنے سے فائدہ نہیں۔ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کیا وجہ ہوئی کہ گورنمنٹ نے اس خرابی کی طرف توجہ نہیں کی۔ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ توجہ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کے پاس پہلے ہی بہت سے کام اور بیشمار عقدے تھے۔ اس کے عہدہ داروں کی تعلیم بھی دوسرے تجارتی و اقتصادی خیالات کے ماتحت ہوئی تھی۔ پبلک بھی گورنمنٹ کے عہدہ داروں پر اس اہم قانونی اقتصادی مسئلے پر توجہ کرنیکے لئے زور دیتی تھی۔ پس ظاہر ہے کہ انھوں نے اس نظام کے بدلنے میں کوئی زحمت برداشت نہیں کی۔ ہم گورنمنٹ کو الزام نہیں دے سکتے۔ ایک دانشمند کا قول ہے کہ "جبتک [illegible] نہیں [illegible] اسکو دودھ نہیں دیتی"۔ اور اسمیں دانشمندی کا ایک بڑا مجموعہ بھرا ہوا تھا کہ جن جماعتوں پر ۱۸۵۵ء کے بعد قانون کا مضر اثر پڑا انھوں نے کافی صفائی سے اپنی آواز بلند نہیں کی [illegible] ہیں توجہ نہ انکو معلوم ہوگی مگر سیر تعجب [illegible] [illegible] نے اس فرض کو ابتک [illegible] سوال نہیں اٹھایا کہ ملک کی ایسی اہم ضرورت کو بیان کرے۔ مثلاً یہ بات پنجاب کی سرکاری ملازمت کے ایک رکن آنریبل ممبر تھاربرن کے ذمے کیوں باقی رہی کہ وہ اپنی آواز انکو خلائق کو تباہی سے بچانیکے لئے (پنجاب میں) بلند کریں اور کسی ہندوستانی جنٹلمین نے یہ کام کیوں نہ کیا۔

تعلیمیافتہ کیوں خاموش رہے؟

اس سوال کے جواب کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے جب سے انگریزی حکومت قایم ہوئی ہے گورنمنٹ کے اثر کا بڑا حصہ لین دین کرنیوالوں کے نصیب میں رہا ہے۔ یا ان جماعتوں کے جو براہ راست مالی طور سے ان کاموں میں شریک ہوں۔ مگر انکی تعلیم خیالات کا بدلنی اور نعمتی کے تحت میں ہوئی تھی۔ ہندوستان کا طبقہ وکلاء ماتحت طبقہ حکام عدالت جہاں لیجسلیٹو کونسلیں۔ ہندوستانی اخبارات سب انکے ہاتھ میں رہے ہیں۔ یہ تعلیمیافتہ پبلک انتظام کے ہر خفیف معاملہ پر متوجہ رہی لیکن جس چیز کی طرف انھوں نے رخ نہ کیا وہ یہی اہم مسئلہ تھا بیشمار کانگریسیں۔ کانفرنسیں۔ لیگیں ایسوسی ایشن وغیرہ غیر متحرک اور گونگی ہو گئیں۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہوئی کہ اس قرضہ دینے والوں کے قابو اور عمل میں وہ چند جاٹ۔ راجپوت یا مسلمان مالکان اراضی جنھوں نے اپنی جائداد کو محفوظ رکھا تھا اور اسکو ترقی دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ روپیہ لگانے کا سب سے محفوظ طریقہ یہی ہے کہ ہمسائیوں کی جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض دے دو اور پھر خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ۔ دس برس یا کم گذرنا کافی ہے کہ بڑی سی بڑی جائدادیں ہضم ہو جائینگی اور ان لوگوں کے حدود اراضی کو اسقدر وسیع کر دے کہ پہلے زمانہ میں خواب و خیال

میں بھی ایسی ترقی نہیں آسکتی تھی۔

سچ تو یہ ہے کہ اس پیشہ کا مخرب اخلاق اثر نہایت حیرت انگیز ہو گیا ہے۔ اس ملک ہندوستان میں برخلاف یورپ کے حالات کے قرض دینے سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ نفع کیساتھ روپیہ کو کام میں لائیں بلکہ مطلوب ہوتا ہے کہ ہمسایہ کی جائداد کو اپنی جائداد میں ملالیں۔ لین دین کے کام کی بنیاد اس خیال پر ہے کہ بعض کی کفایت اور احتیاط کی وجہ سے دوسرے لوگ کام میں لگ جائیں اور سرسبز ہوں۔ اور جو کچھ کمائیں اوسکا ایک جزو واپس دیں کیونکہ بغیر قرض دینے والے کی مدد کے وہ یہ مال پیدا نہ کر سکتے تھے۔

کیا کرنا چاہیئے

اندریں صورت میرے خیال میں بہترین بات یہ ہوگی کہ کامل اور بے لاگ طریقے سے اس مسئلہ پر بحث کیجائے۔ اعداد حاصل کئے جائیں جس سے معلوم ہو کہ ربا اور سود در سود کی بے روک ٹوک اجازت سے کسقدر جائداد ہر سال اوسطاً قرض دینے والوں کو چلی جاتی ہے۔

والا جناب نے مہربانی کر کے وعدہ کیا ہے کہ اعداد حاصل کرینگے جس سے ایک حد تک میرا مطلب نکل آئیگا۔ مگر مجھے خوف ہے کہ جبتک مخصوص ہدایات نہ دے جائیں اور جواب دینے والوں کی رائے پر معاملہ کو نہ چھوڑا جائے کوئی صاف نتیجہ نہ نکلیگا۔ سالانہ اعداد کا حاصل کرنا آسان ہے۔ دیوانی عدالتوں میں کفالتی اور رہنی مقدمات میں ہمیشہ اصل و سود کو الگ الگ عرضی دعویٰ میں بتایا جاتا ہے اور ہر عدالت ڈگریوں کا ایک رجسٹر رکھتی ہے۔ جس سے ایک دو دن کے اندر ہر سال رقم ڈگری شدہ جانی جا سکتی ہے۔ اور چند روز میں محافظ خانوں سے اصل رقم دعویٰ سود سے نوٹ کیجا سکتی ہے کیونکہ محافظ خانے عموماً قریب ہوتے ہیں سب کام ایکماہ میں ختم ہو سکتا ہے۔ خرچ صرف خط و کتابت کا ہوگا۔ لیکن جبتک یہ اعداد آئیں میں چند حالات عرض کرونگا۔ جس سے ایک حد تک ظاہر ہوگا کہ اس مرض کے گہرے علاج کی ضرورت ہے۔

والا جناب اور کونسل کے علم میں یہ بات ہوگی کہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۹ء کو اعلیٰ حضرت بادشاہ کی کونسل خاص نے مقدمہ واسد یودم للہ بنام [illegible]۔ ایس سرینواس چلے میں یہ حکم نافذ فرمایا کہ سادہ رہن میں بارہ سال کی میعاد متعلق نہیں ہے۔ قانون کی اس آخری اور سچی تعبیر کی وجہ سے عدالتہائے ماتحت نے جتنا انکا فرض ہے جو دعویٰ خارج از میعاد تھے انکو ڈسمس کر دیا۔ اسپر بولنے والی جماعتوں نے ایک ہنگامہ شورش بلند کیا۔

موجودہ قانون نے کیا سختی کی

ساٹھ سال تک قرض دینے والے سود اور سود در سود دیتے رہے اور کروڑوں روپیہ

کی جائداد ملکیت بدلتی رہی۔ لیکن جونہی یہ قانونی نمایاں غلطی دریافت ہوئی تو ایکٹ ۹ ۱۹۱۰ء یکدم راہنوں کے سر پر صاعقہ برق کی طرح آچمکا اسکی مخصوص دفعہ ۳۱ کا اثر پچھلے مقدمات پر بھی ڈالا گیا۔ اگرچہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کسی قانون کا اثر سابقہ مقدمات پر بھی ہو تاہم اب تو کہنہ اور کرم خوردہ اور بعض صورتوں میں دانستہ یا فراموش شدہ دستاویزیں یا انکی نقلیں یکدم جست کر کے آموجود ہوئیں۔ یہی نہیں بلکہ جو مقدمات خارج ہو گئے تھے انکی سماعت کا بھی اختیار دیدیا گیا تھا۔ نہایت درجہ احترام کیساتھ جو میرے دل میں اپنے ملک کی مجلس واضعان قانون کا ہے میں تہ دل سے تاسف (پچھلے حالات کا تاسف) کر رہا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ اگر مرتہنوں کے حقوق راہنوں سے زیادہ مقدس بھی تھے۔ تو یہ کیا ہو گیا کہ پورے ساٹھ سال کا سود دلایا گیا!! کیا یہ کافی نہ تھا کہ زر اصل اور صرف بارہ سال کا سود جو عدالت کا منشا تھا دلایا جاتا۔ اس قانون سے بجائے بارہ سال کے پورے زمانہ کا سود ادا کرنیکی وجہ سے مجھکو ایران کے شاعر انوری کے دردانگیز شعر یاد آتے ہیں جہاں وہ کہتا ہے کہ آسمان سے جو مصیبت آتی ہے اگرچہ وہ دوسروں کے لئے مقرر ہو مگر زمین پر آتے ہی دریافت کرتی ہے کہ انوری کا گھر کہاں ہے ؎

ہر بلائے کز آسمان آید ؛ گرچہ بر دیگرے قضا باشد
بر زمین نا رسیدہ می پرسد خانۂ انوری کجا باشد

پس جس نظیر سے دریافت ہوا کہ قانون قرض لینے والوں کے لئے مفید ہے جو انکی حفاظت کیلئے تھے۔ اس سے بہت سے تباہ ہو گئے۔ (باقی آئندہ)

ٹرکی کا زوال

بیسویں صدی عیسوی مسلمانوں کیلئے عموماً اور دولت ٹرکی کیلئے خصوصاً بہت کچھ منحوس ثابت ہو رہی ہے آج ایکطرف تو دولت عثمانیہ کے ہاتھ سے سلانیک۔ مقدونیہ۔ البانیہ وغیرہ بڑے بڑے شہر نکل گئے اور دوسری طرف مسئلہ آرمینیا چھڑ جانیکا اندیشہ لگا ہوا ہے یہ امر بجائے خویش جسقدر الم افزا و زہرہ گداز ہے قابل بیان نہیں لیکن اسی کے ساتھ ایک اور تحریک ہو رہی ہے جو حال ہی شروع ہوئی ہے یعنی عرب کی آزادی۔ ہمارے نزدیک اگر دولت عثمانیہ نے عرب کو آزاد و خود مختار کر دیا تو اوس کو آئندہ بھی قومی اقتدار میں بہت کچھ کمی ہو جائیگی جو ابتک اسے حاصل ہے۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ٹرکی کے صوبجات اوسکی کمزوری کے سبب غیروں کے قبضہ میں چلے جا رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے عرب اپنی آزادی کو باقی رکھ کر دولت اسلامیہ کی گئی ہوئی عزت کو پھر حاصل کر لیں۔ ہم ترکوں سے سوء ظنی نہیں رکھتے اور ہمیں امید ہے کہ اگر اطمینان سے ترقی کرنیکا وقت ملا تو وہ اپنے ضعف کو دور کر لیں گے لیکن بحالت موجودہ ٹرکی کا ضعف دیکھکر ہمیں اپنے مقامات مقدسہ کا خیال آتا ہے اور اسوجہ سے

[5] قدیم یونان میں انصاف کی دیوی کی آنکھ نہیں ہوتی اور ایک ہاتھ میں ترازو اور دوسرے ہاتھ میں تلوار دیکھائی جاتی تھی ۱۲

مدینۃ النسواں

چاند بی بی

تاریخ ہند میں بہادر، دانشمند، مدبر، نیک بخت، خیرخواہ ملک، محب قوم، نام کے لیے جان دینے والے اور خدا پرست وغیرہ اوصاف کے بہت سے نفوس نظر آتے ہیں اور صرف مردوں ہی میں نہیں بلکہ ان ذیل کی جھلک مستورات میں بھی نظر آئے گی۔ جن کے حالات اگر روشنی میں لائے جائینگے تو ایک نیا منظر آنکھوں کے سامنے پھر جائیگا۔

سرزمین دکن ایسے حالات سے بھرے اور خواتین میں سب سے زیادہ مشہور اور تاریخ دکن میں سب سے زیادہ روشن نام چاند بی بی کا نظر آتا ہے۔

چاند بی بی حسین نظام شاہ احمد نگر کی لڑکی اور علی عادل شاہ اول بیجاپور کی ملکہ تھی ۱۵۴۷ء میں پیدا ہوئی اور احمد نگر ہی میں بچپن کا زمانہ گزرا۔ فارسی اور عربی زبانوں کے علاوہ وہ دکن کی مروجہ زبانیں بھی اچھی طرح بولتی تھی۔ خدیجہ سلطانہ یعنی اسکی ماں نے اسے عمدہ تربیت دی اور جن باتوں کی واقفیت شہزادیوں کے لئے ضروری ہے وہ سب اسے بتائیں۔

علی عادل شاہ اول بیجاپور کا زمانہ حکومت ۱۵۵۷ء سے ۱۵۸۰ء تک گزرا ہے۔ ۱۵۶۴ء میں عادل شاہیہ اور نظام شاہیہ میں دوستانہ یا کسی سیاسی جھگڑوں کا فیصلہ ہونیکے بعد میل ملاپ ہوگیا تھا اور اسے قائم رکھنے کے لئے چاند بی بی علی عادل شاہ سے بیاہ دی گئی۔ ساتھ ہی ساتھ بادشاہ احمد نگر نے قلعہ شولاپور بھی جہیز میں دیدیا۔

یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ علی عادل شاہ بیجاپور کو ایک لاثانی شریک ملا کیونکہ خدائے عزوجل نے وہ ساری خوبیاں چاند بی بی کو ودیعت رکھی تھیں۔ جو ایک حکمران اور سپاہی کے لئے ضروری ہیں اگر ہم یہ کہیں تو یقیناً مبالغہ میں داخل نہوگا کہ چاند بی بی میں اس سے بھی زیادہ اوصاف موجود تھے۔ یہ وہی خاتون ہے جو امور سلطنت میں اپنے شوہر کے ساتھ حصہ لیتی اور شوہر کے برابر گھوڑے پر سوار ہوکر قواعد فوج لیتی اور بعض اوقات جنگ میں بھی شریک رہا کرتی تھی۔

۱۵۸۰ء میں علی عادل شاہ اول بیجاپور کا انتقال ہوگیا۔ لاولد ہونے کی وجہ سے اسکا بھتیجا ابراہیم عادل شاہ جسکی عمر صرف نو سال کی تھی تخت نشین کرایا گیا۔ بیجاپور کے لئے یہ وقت نہایت ہی نازک تھا مگر مرحوم بادشاہ کی وصیت تھی کہ "میرے بعد کل امور مملکت کی عنان چاند بی بی کے ہاتھ میں رہے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سب سے پہلے چاند بی بی نے یہ کام کیا کہ ابراہیم عادل شاہ کو تعلیم دینی شروع کی اور لائق اشخاص کی صحبت میں اسے رکھا تاکہ امور سلطنت کو انجام دینے کا ملکہ اسمیں پیدا ہوجائے۔

کامل خاں سلطنت بیجاپور کا ایک دیرینہ بارسوخ امیر تھا۔ چاند بی بی نے اسے قلمدان وزارت سپرد کیا۔ اس زمانہ میں یہ سلطنت دکن میں سب سے زیادہ قوی اور بڑی سمجھی جاتی تھی۔ جس کروفر کے ساتھ علی عادل شاہ نے حکومت کی تھی۔ یہی تزک و احتشام قائم رکھنے کے لئے چاند بی بی نے بھی حتی الامکان کوششیں کرنی شروع کیں اور جس طرح اسکے شوہر کے عہد میں رعایا خوش و خرم تھی ویسا ہی نقشہ اس نے بھی رکھا اور یہی وجہ تھی جو ابتک چاند بی بی کا نام آسمان تواریخ پر چاند سے زیادہ روشن نظر آرہا ہے۔

سب سے زیادہ احتیاط رعایا کی تھی جس سے رعایا خوش رہے اور ہر ایک کی کافی دادرسی ہو وہ یہ تھا کہ چاند بی بی قلعہ میں روزانہ (چہارشنبہ اور جمعہ کے علاوہ) دربار کرتی اور صغرسن بادشاہ کو تخت پر بٹھا کر آپ پیچھے پردہ کے اندر حاضر رہتی۔ امراء سلطنت بھی حاضر ہوا کرتے تھے اور اس طرح ہر ایک کام انجام دیا جاتا تھا۔ امراء کے لئے سخت حکم تھا کہ ہاں میں ہاں ہرگز نہ ملائی جائے بلکہ اپنی سچی رائیں ظاہر کیجائیں اگر کسی کام میں چاند بی بی کی رائے سے اختلاف ہوجاتا تو کثرت رائے سے اسکا فیصلہ کرلیا جاتا مگر ایسے مواقع بہت ہی کم ہوا کرتے تھے۔

کامل خاں کو اپنے دماغ اور اپنی لیاقت پر گھمنڈ تھا۔ جب چاند بی بی کے آگے اسکی کوئی بات نہ چلی تو آتش حسد بھڑک اٹھی اور دل ہی دل میں چاند بی بی کے رسوخ کو ملیا میٹ کرنیکی سازشیں کرنیلگا مگر خدا کی مہربانی کہ فوراً یہ راز منکشف ہوگیا اور چاند بی بی نے نہایت ہی افسوس کے ساتھ کامل خاں کو وزارت سے علیحدہ کردیا۔

اب کشور خاں کو منصب وزارت عطا کیا گیا جو تجربہ کار ہونے کے علاوہ ملکی و فوجی امور میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اس نے بھی چاند بی بی سے مخالفت کرنی شروع کی اور دوسرے امراء کو بھی بغاوت خیزی کرنیگا۔ (باقی آئندہ)

(ادیب)

مطائبات

فاطمہ بنت عبداللہ

(ایک عرب لڑکی جو معرکہ طرابلس میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی)

فاطمہ! تو آبروئے ملت مظلوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشت خاک کا معصوم ہے
کس قدر عزت تجھے اے حور صحرائی ملی
غازیان ملت بیضا کی سقائی ملی
ہے جسارت آفریں شوق شہادت کس قدر
دل کہ برگ نازک گل سے بھی پاکیزہ تر
موت کے اندیشۂ جانکاہ سے بیگانہ تھا
موجۂ خوں سے ہم آغوشی کی دیوانہ تھا
یہ کلی بھی اس گلستان خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی
سینۂ ملت میں ایسا جلوۂ نادیدہ تھا
جس کے نظارے کو اک عالم سراپا دیدہ تھا

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے
رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرہ ذرہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے!
ہے کوئی ہنگامہ تیری تربت خاموش میں
پل رہی ہے ایک قوم تازہ اس آغوش میں
بے خبر ہوں گرچہ ان کی وسعت مقصد سے میں
آفرینش دیکھتا ہوں انکی اس مرقد سے میں
یعنی نو زائیدہ تاروں کا فضا میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جنکی موج نور
جو ابھی ابھرے ہیں ظلمت خانۂ ایام سے
جنکی ضو ناآشنا ہے قید صبح و شام سے
ہے ابھی جن کے لئے رفتار کی لذت نئی
آسماں کا خم نیا وسعت نئی عظمت نئی

جن کی تابانی میں انداز کہن بھی نو بھی ہے
اور خون بنت عبداللہ کا پرتو بھی ہے

(اقبال)

کلام غالب

(غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل)

شب وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ
ہوا ہے موجب آرام جان و تن تکیہ
خراج بادشہ چیں سے کیوں نہ مانگوں آج
کہ بن گیا ہے خم جعد پر شکن تکیہ
بنا ہے تختۂ گلہائے یاسمیں بستر
ہوا ہے دستۂ نسرین و نسترن تکیہ
فروغ حسن سے روشن ہے خوابگاہ تمام
جو رخت خواب ہے پرویں تو ہے پرن تکیہ
مزا ملے کہو کیا خاک ساتھ سونے کا
رکھے جو بیچ میں وہ شوخ سیمتن تکیہ
اگرچہ تھا یہ ارادہ مگر خدا کا شکر
اٹھا سکا نہ نزاکت سے گلبدن تکیہ
ہوا ہے کاٹ کی جا در کو ناگہاں غائب
اگرچہ زانوئے نل پر رکھے دمن تکیہ
بضرب تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا
کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوہکن تکیہ
یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک
رکھو نہ شمع پہ اے اہل انجمن تکیہ
اگرچہ پھینکدیا تمنے دور سے لیکن
اٹھائے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن تکیہ
غش آگیا جو پس از قتل میرے قاتل کو
ہوئی ہے اسکو میری نعش بے کفن تکیہ
شب فراق میں یہ حال ہے اذیت کا
کہ سانپ فرش ہے اور سانپ کا ہے من تکیہ
روا رکھو نہ رکھو تھا جو لفظ تکیہ کلام
اب اسکو کہتے ہیں اہل سخن سخن تکیہ
ہم اور تم فلک پیر جس کو کہتے ہیں
فقیر "غالب" مسکین کا ہے کہن تکیہ

(غالب)

کلام اکبر

نہ مسجد میں نظر آتے نہ رہتے ہیں مکتوں میں
ترقی پا کے بس لگ جاتے ہیں برگد کے گملوں میں
یہی یورش رہی آزادی و تقلید بیجا کی
تو غائب قوم کی تمکین ہے دو چار نسلوں میں

ہم میں وہ خوبی و نکوئی نہ رہی
پاکیزگی و خجستہ خوئی نہ رہی
تعلیم جدید سے ہوا کیا حاصل
ہاں کفر کے ساتھ جنگجوئی نہ رہی

(اکبر)

حوادث و اخبار

العالم الاسلامی

طہران میں شدید بارش سے سخت نقصان ہوا ہے۔ بہت سے عالیشان مکان اور محلات تباہ و برباد ہوگئے اور آٹھ آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

خدیو مصر نے اپنے زمانہ سیاحت میں حکومت کے کاروبار کے لئے وزیراعظم محمد پاشا سعید کو اپنا قائمقام بنا کر ہر قسم کے اختیارات تفویض فرمادیے ہیں۔

اہل آرمینیا نے بھی اہل شام کی دیکھا دیکھی منقسم الاختیارات حکومت تشکیل کرنیکا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ مصر میں سیاسی معاملات پر بحث کرنیکے لئے انکے اکثر جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا مقصد ہے کہ قانونی عدالتوں میں اصلاح کیجائے ارمنی زبان عدالت کی زبان سمجھی جائے اور ترکی حاکم نہ مقرر ہوا کریں۔ جن صوبوں میں انا طولیہ ارض روم - وان معمورۃ العزیز - سواس بطلیسیہ موندیار بکر ہے - میں جہاں ۲۲ لاکھ اہل آرمینیا رہتے ہیں اصلاح کی ازحد ضرورت ظاہر کیجاتی ہے مصر میں انکے ساتھ خاص ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے اور مصر کے بڑے مدبر نوبار پاشا کا بیٹا بوغاص پاشا بھی انکے حامیوں میں سے ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ اگر یہ دونوں جماعتیں آپس میں متفق رہیں گی تو ترکوں کو مجبوراً انکے حسب لخواہ کارروائی کرنی پڑے گی۔ اہل آرمینیا کو اسبات کا کامل یقین ہے کہ اگر ترکی گورنمنٹ دادرسی نہ کریگی۔ تو روس ضرور انکی حمایت کریگا۔

اسکندریہ کے ایک باشندہ نے جو دراصل ارمنی نسل سے ہے عجیب فریب سے کام لیا۔ ۱۸ ماہ کا عرصہ گذرا کہ بروسل پہنچکر اس نے اپنے آپکو مصر کا ایک متمول تاجر ظاہر کیا اور ایک دولتمند لڑکی سے یہ کہکر شادی کرلی کہ میں ابھی تک مجرد ہوں حالانکہ اسکی بیوی بچے اسکندریہ میں موجود تھے۔ اس دولتمند مذکورہ سے اپنی جائداد وغیرہ کے انتظام کا بہانہ کرکے نصف لاکھ فرانک بطور قرضہ بھی وصول کئے اور اپنا نام الفریڈ الگزینڈر ڈی - بے ظاہر کیا اور عرصہ تک اس دولتمند کے گھر میں عیش و عشرت سے بسر کرتا رہا۔ اور افشاء راز ہونے پر جو کچھ اسکے ہاتھ چڑھا لے کر بھاگ گیا۔ ابتک اس کا پتہ نہیں لگا ہے۔

پائونیر کو لندن کا نامہ نگار اپنی پچھلی چٹھی میں رقمطراز ہے کہ انگریزی سفیر متعینہ طہران نے حکومت ایران کو ایک تحریر پیش کی ہے کہ سلطنت برطانیہ اپنے قدیمی حقوق کو مدنظر رکھکر خلیج فارس میں جہازرانی اور روشنی کا بندوبست بحرین کے باشندوں اور ترو شیہ کے سرداروں کی حفاظت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ چندرمہ درستی کے روپیہ قرض دینے کی یہ ایک شرط تھی مگر ایران اسکے ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ برطانیہ اپنے آپکو خلیج فارس میں ایک زبردست طاقت بنانیکے لئے ترکی اور ایرانی معاملات میں دخل دے رہی ہے۔

موضع سلطان پور اولیا ضلع جلال آباد کے باشندوں نے امیر صاحب سے اس امر کی شکایت کی تھی کہ ملک سلطان عزیز جو اس گاؤں کا حاکم ہے وہ چند مالگذاری وصول کرتا رہتا ہے اور گاؤں کے کئی باشندے اسکے ڈر سے بھاگ گئے ہیں اسپر امیر صاحب نے ملک موصوف کو دربار کابل میں طلب کیا ہے۔

دیوان نرنجنداس اکاؤنٹنٹ جنرل کابل کی فرزند کی شادی پر جو عنقریب وقوع میں آنیوالی ہے امیر صاحب نے دیوان موصوف کو اجازت دیدی ہے کہ ہندوستان سے اپنے احباب و اعزہ کو اس تقریب میں شامل ہونیکے لئے بلالیں۔

ہندوستان

مدراس پریسیڈنسی کے ضلع نیلور میں ایک دیہاتی اپنے مکان کی دیوار تعمیر کرنیکے لئے زمین کھود رہا تھا کہ اسمیں سے تانبے کا برتن اشرفیوں سے بھرا ہوا برآمد ہوا حکام نے اس مقام پر مزید کھدائی کرائی تو تین اور برتن اسی قسم کے برآمد ہوئے جنمیں سے قریب لاکھ روپیہ کی اشرفیاں نکلیں

آگرہ کے چند بازاروں میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے مقامی حکام ہر قسم کی تدبیر و احتیاط کو عمل میں لارہے ہیں تاکہ مرض زیادہ نہ پھیلنے پائے۔

جی آئی پی ریلوے کی ہڑتال کا سرکاری طور پر خاتمہ ظاہر کیا گیا ہے اور تمام گارڈ حکام ریلوے کی اجازت سے کام پر واپس آگئے ہیں بالائی حصہ کے آدمی بھی واپس آرہے ہیں اور پنجاب میل اب بلا روک ٹوک جاری ہے۔ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے پر ہڑتال کا زیادہ اثر نہیں پڑا اور شمالی اکسپریس باقاعدہ آمدورفت کررہی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حصہ انبالہ تا سہارنپور پر دوہری لائن بچھانیکا کام مستعدی اور سرعت کیساتھ سرانجام پارہا ہے اور بعض سٹیشنوں کے یارڈ از سر نو ترتیب دئے جارہے ہیں اسپر اندازاً ۵۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

مسٹر رایٹ سی ایس ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل ممالک متحدہ کے رخصت لینے پر انکی جگہ مسٹر ڈی ایل مظلدار قایم اکاؤنٹنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں۔

سورت کے محلہ بیگمپورہ میں بڑے ملاجی صاحب نے ۳- جون کو ایک مسجد کا افتتاح فرمایا اس مسجد پر مبلغ ۵۵ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

بمبئی کی گودی میں دو یورپین گرمی کی شدت کی وجہ سے سرسام ہلاک ہوگئے۔

اعظمگڈہ سے کلکتہ میں خبر پہونچی ہے کہ کورٹ آف وارڈس کے منیجر مسٹر لارنس بارہ بنجمپٹی میں رات کو سورہے تھے کہ نصف شب کو ایک نامعلوم شخص نے گنڈاسہ سے انکا سر اڑا دیا۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔

طوفانی موسم اور ژالہ باری سے آسام کے باغات۔ چاء وغیرہ کو سخت نقصان پہنچا اور سوا آسام کا کوئی ضلع ژالہ باری کے اثر سے محفوظ نہیں رہا۔ اہل آسام کا بیان ہے کہ آجتک ژالہ باری سے کبھی اسقدر نقصان نہیں پہنچا

بنگال کے ملک الشعراء بابو رابندر ناتھ ٹیگور کی کتاب "چترانگدا" لندن میں ۵ ہزار کو فروخت ہوئی ہے۔ اب وہ ولایتی لباس میں شائع ہوگی۔

دوشنبہ کی خبر ہے کہ بمبئی میں اتوار سے خوب بارش ہورہی ہے اور خیال ہے کہ اب برسات کا موسم باقاعدہ شروع ہوگیا ہے۔

جہندوسی کی آریہ سماج نے ایک اگروال مہاجن کے لڑکے کو جو مسلمان ہوگیا تھا شدھ کیا ہے جلسے کے لوگوں نے اسکے ہاتھ سے پیڑے کھائے جسپر وہاں سخت ہلچل مچی ہوئی ہے اور اگروالوں نے ان پیڑے کھانیوالوں کا حقہ پانی بند کردیا۔

سالگذشتہ میں بمبئی کے کارخانوں سے ایک ارب گز دیسی کپڑا تیار ہوا مگر اس عرصہ کے بعد اسکی برآمد میں ۶ کروڑ گز کی کمی رہی۔ یہ دیسی کپڑا زیادہ تر عدن - جرمن ایسٹ افریقہ اور ٹرکی کے ایشیائی علاقہ کی طرف بھیجا گیا۔

گذشتہ بدھ کو سکندرآباد (دکن) میں سخت بارش ہوئی۔ چادرگھاٹ حیدرآباد کے قریب پولیس سٹیشن کا مکان یکایک گر گیا جسکے نیچے ۲۳ کانسٹبل اور ایک پولیس انسپکٹر دب گئے کوتوال صاحب حیدرآباد دکن نے فوراً موقعہ پر پہنچکر دبے ہوئے آدمیوں کو نکالا اسمیں چار سپاہی شدید زخمی ہوئے ہیں باقی سب کے کم و بیش چوٹیں آئی ہیں۔ حادثہ کے وقت بالائی منزل میں ۱۱ سپاہی اور کچھ درزی کام کررہے تھے جو بال بال بچگئے۔

۸- ماہ حال کی شب کو ایک برات سیالکوٹ سے واپس آتی ہوئی جالندھر چھاؤنی کے سٹیشن سے اترکر شہر کو جارہی تھی کہ نصف درجن ڈاکوؤں نے براتیوں کے اس حصہ پر حملہ کیا جو نقد و زیور ہمراہ لیکر تنہا گاڑی میں جارہا تھا۔ براتی سخت زخمی ہوئے اور ڈاکو نقد و زیور لیکر چلتے بنے

سر آغاخاں کی خوشدامن صاحبہ بی بی آغا سوہنم شاہ کا پچھلے دنوں پونا میں انتقال ہوگیا

موجودہ دہلی میں سوداگری کاروبار کیلئے چاندنی چوک سے بڑھکر اور کوئی بازار نہیں مگر اسمیں اتنی وسعت نہیں ہے کہ بڑے بڑے سوداگروں کی کوٹھیاں اور گودام وغیرہ بنائے جاسکیں۔ یہی حالت دہلی کے اور تمام موجودہ بازاروں کی ہے اس لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ مارواڑی۔ تھوک فروش سوداگروں کو موجودہ جگہ سے اٹھاکر شہر سے دو میل کے فاصلہ پر آباد کیا جائے مگر یہ معاملہ ابھی زیر بحث ہے اگر یہ مارواڑی اٹھادئے گئے تو یہ ضرور ہے کہ انکے ہمپیشہ بھائی بھی ساتھ جائینگے - اگر یہ تجویز عمل میں آگئی تو چاندنی چوک کی رونق بالکل مدھم پڑجائیگی اگر اسوقت گورنمنٹ جدید شہر میں سوداگروں کے لیے آسانیاں بہم پہنچائے اور عمدہ جگہ تجویز کرکے بڑے بڑے بازار بنادے تو امید کیجاتی ہے کہ دہلی عنقریب ایک بڑا تجارتی مرکز ہوجائیگی۔

پائونیر معلوم ہوا ہے کہ ایرانی جنبدرمہ مقیم شیراز کے لئے جو بندوقیں اور کارتوس بھیجے گئے تھے۔ وہ بحفاظت پہنچگئے ہیں۔

ہندوستان کی مختلف فصلات کی بابت جو تازہ یادداشت شائع کیگئی ہے اسکے اعداد حسب ذیل ہیں -

قسم اجناس	وزن	۱۹۱۲ء	۱۹۱۳ء
فصل گندم	ایکڑ	۳۱۰۰۰۰۰۰	۲۹۰۰۰۰۰۰
″	ٹن	۹۹۰۰۰۰۰	۶۹۰۰۰۰۰
تلہن	ایکڑ	۴۱۰۰۰۰۰	۳۶۰۰۰۰۰
″	ٹن	۸۰۰۰۰۰	۶۳۱۰۰۰
السی	ایکڑ	۴۴۰۰۰۰۰	۳۳۸۰۰۰۰
″	ٹن	۵۰۲۰۰۰	۳۰۸۰۰۰

ناگپور کے ہیڈماسٹر صنعتی سکول نے حال میں ایک خراد ایجاد کی ہے جس سے پیتل کے برتنوں پر نہایت صفائی سے خراد ہوسکتا ہے آجکل ظروف سازوں کو گھڑ کے ذریعہ پالش و ہمواری کا کام کرنا پڑتا ہے اور اسمیں دو آدمی کام کرتے ہیں لیکن اس نئی ایجاد میں اکیلا برتن بنانیوالا ہی سب کام کرسکتا ہے۔

مدراس سٹنڈرڈ کا نامہ نگار کالی کٹ سے لکھتا ہے کہ ماترگھاٹ پر ایک موپلہ قوم کا آدمی سانپ سے بیہوش ہوکر گر پڑا انکے ساتھی نے بڑی مشکل سے اس سانپ کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا اور اس سانپ کو کاٹے ہوئے آدمی سے کٹوایا جسکے باعث سانپ فوراً مرگیا۔ نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعہ کہانتک سچ ہے لیکن اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس ملک میں سانپ کے کاٹے کا اکثر لوگ علاج جانتے تھے لیکن بیقدری کے باعث وہ باتیں مفقود ہوگئیں۔ سرکار نے پوٹاشیم - پرگنیت وغیرہ ادویہ کا جیسا تجربہ کیا ہے۔ اس طرح اگر جیسیوں کی دوا کا تجربہ کیا جاتا تو ملک کو بڑا فائدہ پہنچ سکتا تھا۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

ملٹا ۸ جون - ویسٹ یارک شائر رجمنٹ کے ۳۰۰۔ افسروں اور سپاہیوں کو فوراً سقوطری جانیکا حکم ملا ہے۔ بعد کی خبر ا ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جو سپاہ سقوطری کو روانہ ہوئی ہے اُسکا مقصد محض بحری دستہ کو سبکدوش کرنا ہے۔ دونوں کی طاقت باہم برابر ہے۔ قبضہ کی طوالت ان فیصلوں پر منحصر ہوگی جو سفراء کی کانفرنس البانیہ کی کانسٹی ٹیوشن کے متعلق صادر کریگی۔

ویسٹ یارک شائر رجمنٹ کا دستہ کل صبح دس بجے جہاز بلیک پرنس پر روانہ ہوگا۔ اور آرمی سروس کا اور رائیل آرمی میڈیکل کور کا ایک دستہ اسکے ہمراہ جائیگا۔ سقوطری کو روانہ ہونیکا حکم کل رات اچانک موصول ہوا۔

صوفیہ ۷ جون - نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مجلس وزراء نے ۷ جون کو استعفا داخل کر دیا۔

(لندن ۷ جون) بلغاری وزیراعظم موسیٹو گیشاف جسے امن دوست اور اعتدال پسند خیال کیا جاتا ہے۔ اسکے مستعفی ہونے پر بلغراد میں حاشیے چڑھائے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ روس کی طرف سے سرویہ اور بلغاریہ پر بہت دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور وہ خصوصاً سپاہ کو برخاست کرنے پر اصرار کر رہا ہے مگر عام طور پر حالت چنداں قابل اطمینان نظر نہیں آتی۔

شہنشاہ معظم نے کل قصر بکنگھم میں بلقانی وکلاء کو لنچ پر مدعو فرمایا اور فراغت طعام کے بعد انکے ساتھ بے تکلف گفتگو کرتے رہے اور انہیں صلح کے معاہدہ پر دستخط کرنیکے لئے مبارکباد دی ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے وکلاء کو تنبیہ کی کہ کہیں نئے سرے باہم تنازعہ نہ پیدا ہو جائے کیونکہ دوبارہ لڑائی کا چھڑنا بالکل انسانیت کے خلاف ہوگا۔ حضور ممدوح کے خلوص اور سرگرمی کا وکلاء پر بڑا اثر پڑا۔

لنڈن ۹ جون - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس صلح کے جلسے ختم ہوگئے ہیں۔ وکلاء نے فیصلہ کیا کہ تمام معاملات کی ... اسطرح تکمیل ہوتی کہ علیحدہ علیحدہ

گورنمنٹوں کے مابین جداگانہ عہدنامے طے پاتے تو زیادہ آسانی کیساتھ قطعی نتائج برآمد ہوسکتے تھے۔

موسیو مارتی نو وچ مانٹی نگروی وکیل نے آخری اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ایک پرجوش تقریر میں بلقانی وکلاء کی طرف سے شاہ جارج کیلئے اظہار اطاعت کیا اور برٹش گورنمنٹ اور انگریزی قوم کا انکی مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کیا۔

لنڈن ۹ جون - بغداد ریلوے کی رپورٹ بابت ۱۹۱۲ء سے پایا جاتا ہے کہ اس سال میں ریلوے مذکور کو ۲۰۳۴۴ پونڈ آمدنی ہوئی ہے حالانکہ ۱۹۱۱ء میں ۱۸۱۵۲ پونڈ آمدنی ہوئی تھی منافع اس سال بھی ۵ فیصدی تقسیم کیا گیا۔

لنڈن کے جدید جاپانی سفیر مارکوئس انوئی نے ریوٹر کے قائمقام سے اثنائے ملاقات میں کہا کہ انگلستان واپس آنے سے مجھے بہت مسرت ہوئی ہے۔ انگلستان اور جاپان کی دوستی کی توقعات اسوقت نہایت امید افزا ہیں۔ اس اتحاد نے اپنی طاقت اور اثر کو قائم رکھکر مشرق بعیدہ میں قیام امن کی مسلمہ ضمانت پیدا کر دی ہے شہنشاہ جاپان اور اہل جاپان کے دلوں میں دوستی کے خیالات جوشزن ہیں۔

بلغراد ۱۰ جون - سربی جنرل سٹاف کے افسر اعلیٰ جنرل پٹنک سپیشل ٹرین پر سوار ہوکر یہاں آئے ہیں اور اس کونسل میں شریک ہونگے جو شاہ سرویا کی صدارت میں بلغاریہ کے جواب پر غور کریگی امید کیجاتی ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ جنگ کی تیاریاں سرگرمی کیساتھ جاری ہیں۔

لنڈن ۱۰ جون - کل تمام حقوق طلب عورتوں کے ایک جلسہ میں حضور ملک معظم کی خدمت میں ذیل کا تار روانہ کیا گیا۔ کانسٹی ٹیوشنل طریقوں کی ناکام رہنے کی وجہ سے ایملی ڈیوی سن نے بدیں غرض جان دی ہے کہ عورتوں کے سرگرم مطالبہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ہم حضور ملک معظم سے ملتجی ہیں کہ وہ نسوانی اپیل پر سماعت کیساتھ غور فرمائیں۔

لنڈن ۹ جون - آج علی الصباح ہرسٹ کی مشہور گھوڑ دوڑ کی نشستگاہ آتشزدگی سے تباہ ہوگئی۔ نشستگاہ کے متصل اصطبل بھی ساتھ ہی آگ سے جل رہے تھے اسے حقوق طلب عورتوں کی شرارت سے منسوب کیا جاتا ہے۔

کھڑکیاں توڑنے کے مقدمہ کی سزا کا ان عورتوں پر اثر پڑا ہے جو عورتوں کی سوشل اور پولیٹیکل یونین کی ارکان ہیں اور جو تمام جنگجو حقوق طلبوں کے نقصان کی ذمہ دار ہیں اخبارات کو لہ یا تا فیصلہ کو جنگجو یانہ حقوق طلبی کے حق میں مہلک خیال کرتے ہیں۔

حقوق طلبوں کے مقدمہ سازش کی سماعت آج عدالت اولڈ بیلی میں شروع ہوئی۔ سرجان سائمن نے سرکار کی طرف سے یونین کی سرگرم کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسکو ۱۰۵۳۷ پونڈ کی آمدنی ہے۔ اسکے بعد انھوں نے حقوق طلب عورتوں کی ان تقریروں کا ذکر کیا جنمیں حملوں کے ارتکاب پر زور دیا گیا تھا اور کہا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں جو کاغذات اور حسابات دستیاب ہوئے ہیں وہ گویا انکے سیاہ اعمالنامے ہیں اس امر پر خاص زور دیا کہ حملہ آوروں کے اخراجات باقاعدہ یونین کی طرف سے ادا کئے جاتے ہیں جیسے کہ سرکار کی طرف سے سپاہیوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔

حوادث محلیہ (الوکل)

مچھلی والوں کا جو مقدمہ عرصہ سے جاری تھا وہ اس ہفتہ مرادآباد جج سے بھی مدعی کے خلاف فیصل ہوا اور مدعا علیہم جو تقریباً پندرہ تھے وہ بالکل بری کر دئے گئے معلوم ہوا ہے کہ مدعی کا ارادہ مقدمہ کو آگے چلانیکا ہے۔ ہمارے نزدیک اب اس مقدمہ میں جان نہیں رہی ہے۔ اسلئے فضول مقدمہ پر روپیہ برباد کرنا بے نتیجہ بات ہوگی۔ مدعی بجنور اور مرادآباد دونوں عدالتوں سے شکست اٹھا چکا ہے اور دونوں فیصلے اتنے اچھے ہیں کہ آئندہ مدعی کو کامیابی کی کوئی امید نہیں معلوم ہوتی۔

مطلع غبار آلود رہتا ہے کئی روز تک بارش رہی رات کو سردی ہوجاتی ہے۔ موسم متغیر ہے۔ دن کو سخت دھوپ پڑتی ہے۔ ڈاکخانہ بجنور سے وی پی پارسلوں اور پیکٹوں کی روانگی ٹھیک تاریخ پر نہیں ہوتی۔ ہمارے پاس اس کے متعلق بہت سی شکایات موصول ہوئی ہیں جنکو ہم تفصیل کے ساتھ آئندہ ہفتہ لکھیں گے ڈاکخانہ بجنور کی وی۔ پی کے متعلق یہ بدنظمی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگا لیں بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ ایسا لاجواب خاص خاصا جوان ... ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ... ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگی۔

پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ندوی ...

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خلقی کو بند یا کسی گشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑس جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا ممکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ ایک مکثرت تیار ہوتا ہے باینہمہ فی بوتل دو روپے (...) خورد شیشی ۴ اونس (...) دو اونس (...) ایک اونس (...)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پوراصفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ ر ۳ پائی
ضمیمہ اگر قانون ڈاک کا نہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸
(نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ منیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب فلاٹک گائیڈ متعلقہ ٹکٹ ڈاک (...) خریدلیں۔ سچ مانیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے ایکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد بھیجے پور وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات ان کی اصل قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے نقد قیمت ٹھا ٹھن ... خریدینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کمانے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی دو روپیہ دس آنے۔

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہوبارہ جسمیں پورے پانچسو نمبر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں۔ اس دفعہ ۲۷ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور چونکہ اس کتاب کے نام سے واقف ہو کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار مسکو خرید کر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار سیٹھ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردے گا۔ اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بکل اور اسکا صابون۔ عرق پوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے۔ چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ تموم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ ربڑ اور چمڑے کے کھلونے۔ سگرٹ۔ ڈوریں۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ رنگسازی تاربرقی۔ فوٹو گرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ ملمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے مجلد قیمت (...) مع محصولڈاک۔ (انعام پانچسو)

ہوبارہ کے خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت

(نوٹ) ناگری و گرمکھی بھی موجود ہے۔ انکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

صابون سازی

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زرخرچ کرکے صاف طور پر کھولدیئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد استاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی استاد **پانچسو ہزار روپے لیکر نہ بتاوے۔**

صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بنالیا جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے۔

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (...)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں **بلا مدد استاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ **خوبی** یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور برابر میں صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے اور روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر ایک معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ پیشر فارم خط و کتابت۔ عرضیاں اور درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھا کر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیشبہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (...) مع محصولڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

Reg. No. 575 — ۱۲۱ — رجسٹرڈ (ایـ) نمبر ۵۷۵

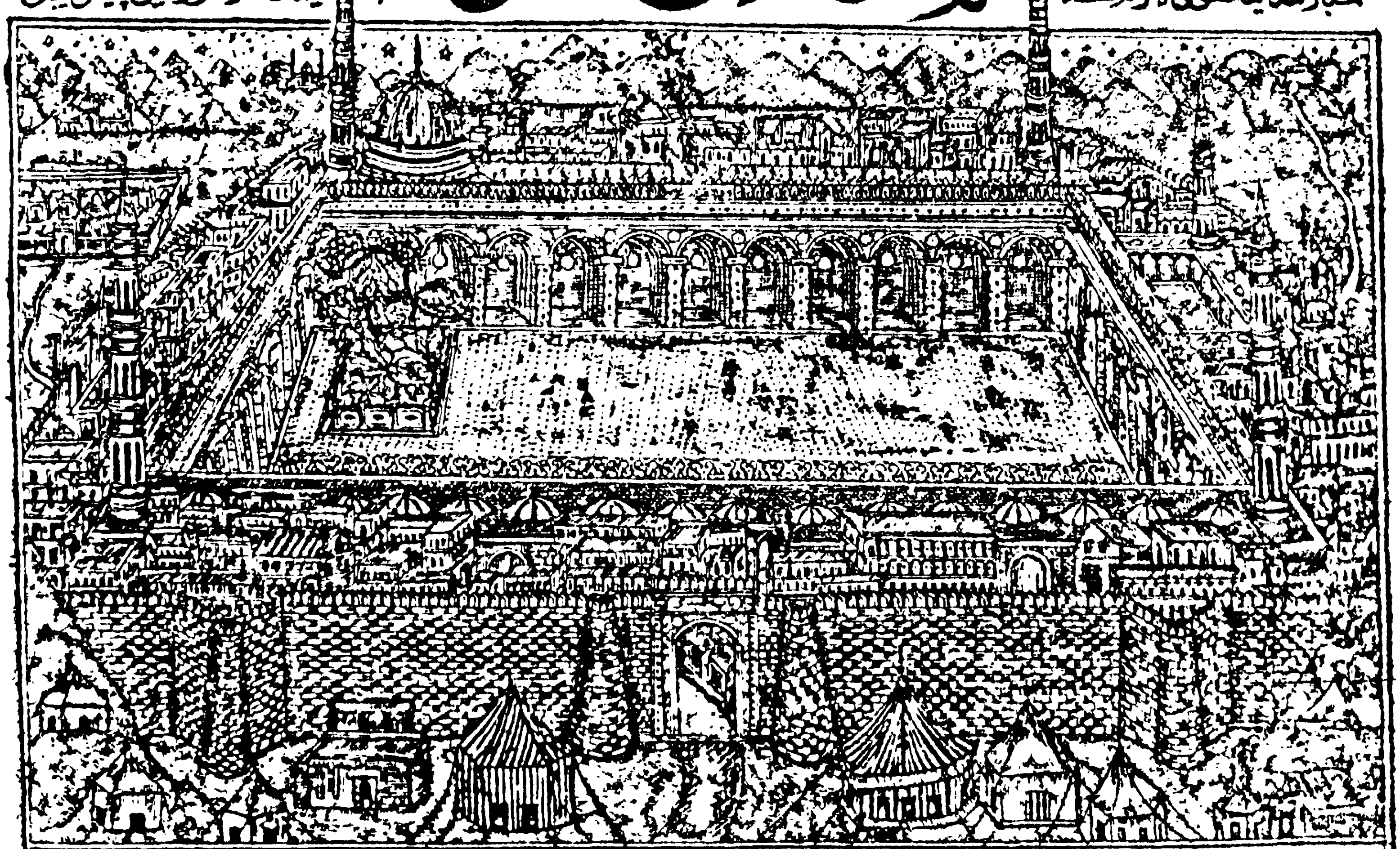
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ	مقام اشاعت
سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔ روپیہ	بجنور (الہند)
ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔۔ روپیہ	اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و
من ممالک الغیر ٦ شلنگ	کتابت بنام رئیس التحریر
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے	اخبار مدینہ ہونی لازم ہے ہ



ضوابط

تاریخ اشاعت مدینہ [illegible]

شرح اشتہارات

[illegible]

[illegible]

رقم و درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن ستین مالک و مہتم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

مینجر کا ضروری نوٹس ۔ جن احباب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو وہ نونا ایزادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

خاص "مدینہ" کے لئے ترجمہ کیا گیا

جاوید پاشا اور اسعد پاشا کا لشکر

دول یورپ اور دولت عثمانیہ نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ جاوید پاشا اور اسعد پاشا کی سپاہ کو جو البانیہ کے مختلف مقامات پر مقیم ہیں واپس بلالیا جائے جنکو یونانی کشتیاں سواحل اناضول تک پہنچا دینگی ایک اور خبر سے معلوم ہوا ہے کہ جبتک معاملات صلح کا پورے طور پر انفصال نہوگا اسوقت تک یہ سپاہ واپس نہیں آسکتی۔ لیکن سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تکذیب ہوئی ہے چنانچہ سرکاری خبر رساں کا بیان ہے کہ صلح خواہ تکمیل کو پہنچی یا نہ پہونچے اسعد پاشا اور جاوید پاشا کی لشکر کو واپسی کا حکم ملگیا ہے اور وہ جلد واپس آنیوالا ہے اور کشتیاں اوسکو واپس لانیکے لئے ساحل پر پہنچ چکی ہیں۔ کیونکہ امر صلح کو اس سپاہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (الرائے العام)

اسعد پاشا کے اعلان خودمختاری کی تردید

پچھلے دنوں رائٹر ایجنسی وغیرہ نے جو یہ خبر شائع کی ہے کہ اسعد پاشا نے البانیہ کی خودمختاری اور اپنی حکومت کا اعلان کردیا ہے بالکل غلط ثابت ہوئی ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اسعد پاشا نے خود قطعی طور پر اس خبر کی تردید کی ہے حال میں اسعد پاشا نے اسٹریا اور اٹلی کی قناصل سے درخواست کی ہے کہ وہ اوسکی سپاہ کے واپس چلے جانیکے لئے کشتیاں مہیا کریں۔ قناصل نے اسعد پاشا کی درخواست منظور کرلی ہے اور عنقریب کشتیاں اوسکے لئے پہونچنے والی ہیں (الرائے العام)

دولت عثمانیہ اور ایران

دولت عثمانیہ اور حکومت ایران میں عرصہ سے حدود پر کچھ تنازعہ چلا آتا تھا جس سے اکثر یہ اندیشہ قوی ہوگیا تھا کہ روس اسمیں اغلاط سے کام لیگا۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ خدا کے فضل و کرم سے باہمی تنازعہ کا فیصلہ حسن و خوبی کیساتھ ہوگیا ہے اور اب کسی قسم کا باہمی نزاع باقی نہیں یہ نزاع جنوبی اور شمالی جہات کے متعلق تھا جنوبی سمت کا نزاع بالکل طے ہوگیا ہے اور شمالی جہت کے متعلق ابھی کسیقدر گفتگو باقی ہے جو انشاء اللہ العزیز عنقریب طے ہوجائیگی (دستور)

سرویا اور یونان کا باہمی اتحاد

اخبار تاخید روس کے نامہ نگار وائنا سے حسب ذیل مضمون موصول ہوا ہے۔ پیرس سے معتبر خبر موصول ہوئی ہے کہ مسٹر پیشون وزیر خارجہ فرانس نے بلغاری سروی اور یونانی سفراء کو اپنی خدمت میں بلاکر نصیحت کی ہے کہ اپسمیں ہمیشہ اتحاد رکھو۔ طمع و نفسانیت سے بچو اور ایک معتدل سیاست کی شاہراہ اختیار کرلو جو تمہارے منافع اور فوائد سے متفق ہو۔ ملت کے اون حسیات کو جو اسوقت بہت کچھ پریشان حالت میں ہیں ایک جگہ کرلو اس نصیحت سے متاثر ہو کر بلقانی سفراء نے وزیر فرانس کی خدمتمیں اس امر کا وعدہ کیا ہے کہ اوسکی نصیحت کا اتباع کریں گے اور بلقانی اتحادیوں کے باہمی اختلاف کو دور کرکے اتحاد و اتفاق کے وسائل بہم پہونچانے میں کوشاں ہونگے۔ دوسرے روز بلقانی سفراء میں سے ایک سفیر دوبارہ وزیر خارجہ فرانس کے پاس گیا اور اوسکو اطلاع دی کہ سرویہ اور یونان نے باہمی اتحاد کا معاہدہ کرلیا ہے جسمیں یہ شرط تسلیم کرلیگئی ہے کہ یونان اوس آراضی پر جو سرویہ نے حاصل کی ہیں سرویہ کے قبضہ میں بیکار اس معاہدہ سے یہ غرض ہے کہ یونان اور سرویہ کے مقابلہ میں اگر کوئی مخالف قوت کھڑی ہوگی تو یہ دونوں اوسکی مدافعت کرینگے اور اپنے حقوق کی محافظت میں اپنی پوری قوت صرف کردیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ کو اس معاہدہ کی خبر ہوگئی ہے اور وہ بھی عنقریب کوئی چال چلنے والا ہے جو یونان اور سرویہ کو نقصان رساں ہوگی۔ (منہ)

حلاجیان آفندی کی تصریحات

ایک اخبار کا اڈیٹر حلاجیان آفندی ایک عثمانی مالی مبعوث مقیم پیرس کی خدمتمیں حاضر ہوا اور مالی معاملات کے متعلق سوال کیا۔ حلاجیان آفندی نے جواب میں کہا کہ ہم مختلف مالی مسائل کے انحلال پر مامور کئے گئے ہیں۔ ہمارے یہاں بھیجنے سے یہ غرض نہیں ہے کہ تاوان جنگ کے معاملہ پر بحث کریں ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں اوسپر اپنی قوت صرف کردیں گے اور امکانی قوت کی حد تک مخالفانہ طرز عمل کی مدافعت کریں گے اور کوئی ایسی شرط حصول مال کے لئے قبول نہ کریں گے جو غیرمعقول ہو۔ دیوان عمومی کا مسئلہ بھی عنقریب حل ہوجانیوالا ہے۔ (الکرالاعلام)

اسٹریا اٹلی اور البانیا

اخبار برلینرتاغبلات کے نامہ نگار مقیم وائنا کا بیان ہے کہ وائنا کے سرکاری حلقوں کی خبر یہ ہے کہ اسٹریا اور اٹلی نے البانیہ میں اپنی فوجکی روانگی کے خیالات کو بدلدیا ہے اور اسعد پاشا جبتک اپنی سپاہ کو دولت عثمانیہ میں بھیجنے والا ہے اسعد پاشا کے ساتھ اکثر البانی سپاہ رہیگی اگر اسعد پاشا سے سپاہ بھیجنے میں مزاحمت کیگئی اور اوس کی سپاہ کو سواحل اناطولی کی طرف جانے سے روکا گیا تو اسٹریا اور اٹلی مجبور ہونگی کہ اپنی قوت البانیوں کے مقابلہ میں استعمال کریں اور اپنی سپاہ کو البانیہ میں بھیجدیں

ایک عجیب و غریب اتحاد ثلاثہ

اخبار مالی جنرل جو بلغراد سے شائع ہوتا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ دولت عثمانیہ۔ رومانیا اور سرویہ میں ایک اتفاق ہونیوالا ہے جسکا منشا یہ ہوگا کہ تینوں آپسمیں ملکر بلغاریہ کے ملک کی تقسیم کرلیں اور اوسپر تینوں اتحاد و اتفاق سے مستحکم قبضہ کرلیں اس اتحاد کی بناء پر ایڈریانوپل اور تراقیہ دولت عثمانیہ کو ملیگا اور رومانیا۔ بلغاریہ کے مشرقی بلاد پر قابض ہوگا اور سرویا کو مقدونیا ہاتھ آئیگا۔ (اگرچہ یہ خیالات شیخ چلی کے خیالات سے زیادہ وقیع نہیں ہیں۔ لیکن ہماری دعا ہے کہ خدا کرے کہیں ایسا ہی ہو"۔ اڈیٹر)

روس اور اسٹریہ کا نقصان مال

الاقتصاد نامی ایک انگریزی رسالہ لکھتا ہے کہ جنگ بلقان کے زمانہ میں اسٹریہ کو اپنی جنگی نقل و حرکت اور تیاری اسباب جنگ پر ۶۰ کروڑ روپیہ صرف کرنا پڑا ہے اور روس کا صرفہ اس سے کہیں زیادہ ہوا ہے لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ان مصارف کا خراب اثر روس پر اتنا نہیں پڑا جسقدر کہ اسٹریا پر پڑا ہے۔ دوران جنگ بلقان میں جب آسٹریا کو فوجی استحکام اور جنگی نقل و حرکت کیلئے سامان کی ضرورت ہوئی تو فوراً اسکو قرض لینا پڑا اور روس کو اسوقت تک کسی اہم قرضہ کی ضرورت نہیں پڑی علاوہ ازیں اسٹریا کی مالی کمزوری کا اندازہ اس سے بھی ہوسکتا ہے کہ جسوقت اسٹریا کی تیاریاں ہورہی تھیں اور ...



مطبوعہ ۲۲ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ

شہزادہ سعید حلیم

ٹرکی کے جدید صدر اعظم

ہر دم از این باغ برے می رسد
تازہ تر از تازہ ترے می رسد

دولت عثمانیہ کی تباہی میں جہاں اور اسباب شامل ہیں وہاں تصادم احزاب کو بھی بڑا دخل ہے ٹرکی کی بدقسمتی سے دستوریت کے بعد آئے دن تصادم احزاب کے ... واقعات ہوتے رہتے ہیں وہ دولت عثمانیہ کی ذاتی قوت کو بہت کچھ نقصان پہونچاتے رہتے ہیں سلطان عبد الحمید خان کے عزل سے کئی مرتبہ دولت عثمانیہ تصادم احزاب کا شکار ہو چکی ہے اور ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے کہ فریق مخالف غالب ہو کر برسر حکومت فریق کی ہستی کو نہ مٹا دے۔

چند روز سے تصادم احزاب کی مہلک ہوا کچھ ایسی تیزی سے چل رہی ہے کہ ٹرکی کے باشندوں کی زندگیاں وقف خطرہ ہو گئی ہیں۔ اور کسی فریق کے فرد کو اپنی زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔

واقعات اصلی یہ ہیں کہ سلطان عبد الحمید خاں کے آخری زمانۂ حکومت میں کچھ باتیں ایسی پیدا ہو گئی تھیں جو رعایا کے اعلی طبقات کی نظروں میں نہایت خطرناک اور ملک و ملت کی ترقی و کامیابی کے منافی تھیں اس لئے رعایا میں تحریک پیدا ہوئی کہ عبد الحمید خاں کے ہاتھ سے استبدادی حکومت چھین لی جائے اور دستوریت قایم کی جائے اس تحریک میں کم و بیش ملک کے تمام لوگ شریک تھے صرف وہ چند لوگ جو بہت ہی پرانی خیال کے تھے اور خارجی سیاسیات سے اونہیں کافی دستگاہ حاصل نہ تھی اس تحریک کے مؤید نہ تھے۔

غرض اس متفقہ تحریک سے عبد الحمید خان معزول کئے گئے اور دستوریت قایم ہو گئی دستوریت کے قیام تک نوجوان ترکوں کے مخالف کوئی باقاعدہ انجمن یا جماعت نہ تھی اور نوجوان ترک آزادی کے ساتھ حکومت کی کمزوریوں کی اصلاح کر رہے تھے کہ یکایک یورپ کی مسیحی سلطنتوں کو یہ خدشہ لاحق حال ہو گیا کہ نوجوان ترک نہایت مستعدی سے حکومت کی اصلاح کر رہے ہیں اگر ان کی کوششیں اسی طرح جاری رہیں تو وہ دن دور نہ ہوگا کہ ٹرکی جو عبد الحمید خاں کے زمانہ میں ایک مرد بیمار سمجھی جاتی تھی ترقی کر کے اعلی طاقت بنجائے۔

یہ وہ خیال تھا جو یورپ کے گوشہ گوشہ میں بجلی کی طرح موہوم خطرات کو لیکر پھیل گیا تھا۔ چنانچہ نوجوان ترکوں کی اصلاحانہ روش میں نقصان پیدا کرنے اور اون کی قوت کو شکست کرنے کے لئے یورپ کی تجویز سے انگلستان کے سفارت خانۂ ٹرکی میں انجمن اتحاد و ترقی کے خلاف حزب الحریۃ والائتلاف نام سے ایک انجمن قایم کیگئی اور جوان ترکوں کے مقابلہ میں ایک بڑی قوت پیدا ہو کر اون کی مزاحمت کی تدابیر میں مصروف ہو گئی۔ ہرچند کہ حزب الحریۃ والائتلاف برسوں تک اپنی تجاویز میں ناکامیاب رہی لیکن نکمرام اعیان سلطنت کی بدولت آخر ایک روز اوسے کامیابی نصیب ہو گئی اور انجمن اتحاد و ترقی کا اثر کچھ دنوں کے لئے حکومت سے جاتا رہا۔

حزب الحریۃ والائتلاف کے برسر حکومت ہو جانے اور مختار پاشا و کامل پاشا کے وزیر اعظم بنجانے سے یورپ کی خواہشیں بر آئیں اور اس زمانہ میں آسانی کے ساتھ یورپ کی خواہش کے مطابق ٹرکی کی تباہی کے وسائل عمل پذیر ہوئے۔ چنانچہ جنگ بلقان کی ابتدا میں بلقانیوں کی وہ مسلسل فتوحات جو اونہیں ایڈریانوپل وغیرہ تک حاصل ہوئیں اس کا ایک اعلے و بین ثبوت ہے۔

ممکن ہے کہ بعض اصحاب ہمارے اس خیال سے متفق نہوں لیکن ہمارا یقین اور دعوے ہے کہ بلقانیوں کی شورش اور البانیہ میں بغاوت کا مادہ ائتلافی پارٹی کے اشارہ سے ظہور پذیر ہوا اور نتیجہ اوسکی خواہش کے موافق نکلا۔

بلقانیوں کے فتوحات کا سلسلہ برابر بڑھتے دیکھکر ملک نے مطالبہ کیا کہ برسر حکومت پارٹی کو حکومت سے علیحدہ کر دیا جائے اور اتحادی پارٹی کے ہاتھ میں حکومت دیجائے چنانچہ ایک سخت حادثہ کے بعد جس میں ناظم پاشا مرحوم جیسا بہادر اپنی غفلت اور تکبر کی بدولت مارا گیا حکومت اتحاد و ترقی کے ہاتھ میں آئی لیکن یہ ایسا وقت تھا کہ تیر از کمان جستہ و کار از دست رفتہ کا مصداق بیچاری اتحاد و ترقی جنگ کا پانسہ پلٹنے کی قدرت نہ رکھتی تھی اس وجہ سے کہ جنگ کا نظام بگڑ چکا تھا اور اکثر محفوظ مقامات بلقانیوں کے ہاتھ میں جا چکے تھے نہ افواج کو رسد رسانی کا کوئی موقع تھا اور نہ کسی قسم کی دوسری مدد پہونچائی جا سکتی تھی لیکن بایں ہمہ اتحاد و ترقی نے ایک تدبیر چلی اور وہ یہ تھی کہ ٹرکی کی تمام جماعتوں کو متحد بنایا اور مشترکہ طاقت سے دشمن کی مدافعت کا انتظام کیا گیا لیکن نکمرام کامل عارضی صلح جن شرائط پر کر چکا تھا اون میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ افواج کو کسی قسم کی رسد نہ بھیجی جائیگی اس شرط نے اتحاد و ترقی کی تمام امیدوں کا خون کر دیا اور آخر صلح کانفرنس کی شکستگی کے بعد جو نتیجہ نکلنا تھا وہ نکلا اور بلقانی ایڈریانوپل و سقوطری وغیرہ پر قابض ہو گئے۔ واقعات پر نظر رکھنے والے اصحاب اس امر کا اچھی طرح سے انداز کر سکتے ہیں کہ ایڈریانوپل وغیرہ کی فتوحات میں برسر حکومت پارٹی کا کوئی قصور نہ تھا اگر اس شکست کی ذمہ داری کسی پر عاید ہو سکتی ہے تو وہ نکمرام کامل پر جسنے گویا اس شورش کی تحریک کی اور بلقانیوں کو موقع دیا کہ وہ آسانی سے اپنی خواہش کے مطابق یورپین ٹرکی کے حصص پر قابض ہو جائیں۔

ائتلافی پارٹی جو برسر حکومت ہونے کیلئے کسی موقع کی منتظر تھی۔ پھر اس موقع پر اُبھری اور شورش پیدا کر کے اتحاد و ترقی کی وزارت کو شکست کر دینا چاہا لیکن اوس کی تدابیر عبث ہوئیں البتہ ناظم پاشا کے قتل کا بدلہ اونہوں نے لے لیا اور ٹرکی کے اعلا مدبر و خالص فدائے قوم غازی مارشل محمود شوکت پاشا کو شہید کر دیا تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس سازش میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں جنہیں نکمرام کامل کا بیٹا منیب بے بھی ہے۔

منیب بے کی شرکت بجائے خویش اس امر کا ثبوت ہے کہ کامل پاشا کی نکمرامانہ کارروائیوں کی خطرناک لہر کہاں تک پہونچی ہوئی ہے اور وہ باوجود قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہونے کے وطن فروشی پر کسقدر دلیر ہے اور کس جسارت کے ساتھ اپنے ارادوں کو عمل میں لانا چاہتا ہے ہرچندکہ ۱۰ جون کے تصادم احزاب کا واقعہ اسقدر خطرناک اور سخت نہیں تھا جسقدر کہ پہلے واقعات ہو چکے ہیں لیکن اس واقعہ میں محمود شوکت پاشا جیسے قابل شخص کا قتل ایک ایسا دردناک واقعہ ہے جو تمام واقعات تصادم سے زیادہ بکدر ہے کیونکہ محمود شوکت پاشا وہ شخص تھا جس نے اپنی زندگی قوم اور مذہب کے لئے وقف کی تھی اور جو حکومت ٹرکی کے لئے ایک بہترین و قابل فخر مدبر تھا۔

مرحوم شوکت پاشا کے بعد شاہزادہ سعید حلیم وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

شہزادہ موصوف شوکت پاشا کے ساتھ اس وزارت کے وزیر خارجہ مقرر ہوئے تھے جو اپنے اعلی تدبر اور معاملات خارجہ میں اعلی دستگاہ کی بدولت آج صدارت عظمی کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں۔ ممدوح انجمن اتحاد و ترقی کے ایک گرمجوش ممبر ہیں اور مالی حالت کے اعتبار سے آپ ایک بہت بڑے شخص خیال کئے جاتے ہیں ۱۹۰۸ء میں اتحاد و ترقی کے ہاتھوں جو انقلاب حکومت ہوا تھا آپ اوس سے بہت پہلے نوجوان ترکوں کے ساتھ شامل تھے لیکن ۱۹۱۱ء تک آپ نہایت خاموشی سے زندگی بسر کرتے رہے اور سیاست میں دخل دینا پسند نکیا ۱۹۱۲ء میں جب آپکی اعلی بیدار مغزی کے جوہر نمایاں ہوئے تو آپکو مجبور کیا گیا کہ وہ سیاست ملک میں حصہ لیں چنانچہ آپکو کونسل کا پریسیڈنٹ بنایا گیا۔ سعید پاشا کی وزارت کے زمانہ میں بھی آپ مجلس وزرا کے رکن تھے۔ ستمبر ۱۹۱۲ء میں آپ انجمن اتحاد و ترقی کے جنرل سکرٹری بنائے گئے اور آخر انہی قابلیتوں کی بدولت آج صدارت عظمی پر پہونچ گئے۔

سعید حلیم پاشا کی معلومات یورپین سیاست کی متعلق نہایت وسیع ہیں اور خیال ہے کہ آپ محمود شوکت پاشا کے سچے جانشین ثابت ہونگے اور جو سنگ بنیاد اصلاح شام و عرب کا محمود شوکت پاشا نے رکھا تھا امید ہے کہ آپ اوس پر اپنی قابلیت سے عمدہ عمارت تیار کرینگے تاکہ دولت عثمانیہ جو آجکل ہجوم مشکلات میں ہے اوس سے اوسے نجات میسر ہو اور آیندہ یورپین سیاست کا مقابلہ کر سکنے کے قابل ہو سکے۔

سید ہاشمی کے اخراج کی عجیب و غریب وجوہ

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا بیان حلفی

(۲)

میرا مقصد دریافت کرنے سے یہ ہے کہ آیا وجوہ کافی تھے یا نہیں؟ دوسرے انہیں پہلے سے نوٹس دیا گیا تھا یا نہیں۔ اگر وجوہ کافی نہوئے تو میں اسکا اپیل کالج سے کرونگا۔ اور کالج نے شنوائی نہ کی تو اسے پبلک نوٹس میں لاؤنگا۔

میں غالباً اس معاملہ کے متعلق کسی قسم کا استفسار نہ کرتا۔ لیکن چونکہ آجکل کالج کی حالت قابل اطمینان نہیں معلوم ہوتی اور خاصکر طلبا کالج کو اسٹاف اور خصوصاً یورپین اسٹاف سے برتاؤ کی بہت کچھ شکایت ہے اسلئے مجھے مجبوراً اسکے متعلق آپ سے دریافت کرنے کی ضرورت پڑی۔

اُمید ہے کہ جواب جلد عنایت ہوگا۔

نیازمند۔ عبدالحق بی۔ اے (علیگ)

صدر مہتمم تعلیمات صوبہ اورنگ آباد۔

بخدمت جناب عبدالحق صاحب بی اے (علیگ)

صدر مہتمم تعلیمات اورنگ آباد۔

جناب من! السلام علیکم۔ میں بہت افسوس کیساتھ بجواب آپکے عنایت نامہ مورخہ ۱۵ مئی سنہ حال کے یہ اطلاع دیتا ہوں کہ سید ہاشمی صاحب کو کالج سے پرنسپل صاحب نے بذریعہ ٹرانسفر سارٹیفکٹ علیحدہ کر دیا ہے۔ آپکی تحریر میں نے بخدمت پرنسپل صاحب کے بھیجدی ہے اور درخواست کی ہے کہ اگر قوانین یونیورسٹی اور کالج کے خلاف نہو، تو وہ از راہ کرم آپکو مطلع فرمائیں کہ وہ کن الزامات کی بنا پر علیحدہ کئے گئے ہیں اور ان الزامات کے متعلق اُن سے کوئی جواب لیا گیا یا نہیں۔ اگر کوئی امر مانع نہوا، تو پرنسپل صاحب کے دفتر سے آپکو اطلاع معلوم دی جائے گی۔

بجواب آپکے اس سوال کے کہ اس اخراج کے متعلق کوئی اطلاع مجھے دیگئی تھی یا کہ نہیں، میں صرف اسقدر لکھنا چاہتا ہوں کہ ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ آنریری سکرٹری کو اخراج کی اطلاع دیجائے۔ کیونکہ بموجب قانون یونیورسٹی کے اخراج کا معاملہ کلیتہً بدست پرنسپل کالج کے ہوتا ہے۔ البتہ بعد سید ہاشمی کے علیحدہ کئے جانے کے مجھے ایک اور صاحب کی تحریر آنے پر دریافت حال کرنیکا موقع ملا تھا۔ چنانچہ جو چٹھی پرنسپل صاحب کی موصول ہوئی اوس کا منشا تھا کہ سید ہاشمی سے پرنسپل جو سابق وحال وٹیوٹر و اسسٹنٹ ٹیوٹر ناخوش تھے اور اسلئے اون کے حق میں یہ بہتر سمجھا گیا کہ وہ بذریعہ ٹرانسفر سرٹیفکٹ کالج سے علیحدہ کر دئے جائیں تاکہ اونکو کسی دوسرے کالج میں داخل ہوکر اپنی تعلیم کی تکمیل کا موقع حاصل رہے۔ اگر وہ خارج کئے جاتے تو یہ ممکن نہوتا۔ گو جو اعلان اس معاملہ کا کیا جاتا ہے اُس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید یہ مقصود مفقود ہو جائے۔ حالات سید ہاشمی کی علیحدگی کے دریافت ہونے پر شاید آپ یہ فیصلہ کرسکینگے کہ پرنسپل صاحب کی کارروائی اس معاملہ میں قابل اعتراض کے ہے یا نہیں۔ آپ کا آخری ارشاد میری مطلق سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے خیال میں کوئی وجہ اس شک کی نہیں ہے کہ خدانخواستہ کالج کی حالت آجکل قابل اطمینان نہیں۔ کالج کی حالت بفضلہ تعالیٰ بہت قابل اطمینان ہے۔ صرف آجکے ناعاقبت اندیش دوست اپنی جدو جہد کا تجربہ اس کے متعلق بےچینی پھیلاتے ہیں اور ڈسپلن میں فرق ڈالنا چاہتے ہیں۔ کسی تعلیمگاہ میں خواہ وہ سرکاری ہو یا کسی ایک قوم کی۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈسپلن کو ہاتھ سے دیدیا جائے اور طالبعلموں کو اسقدر خودمختار کر دیا جائے کہ وہ اپنے پروفیسروں کو لاتیں محض بھیجنے لگیں۔ اگر ایسا ہوا، تو تعلیم کا کہانتک اثر ہوسکتا ہے؟ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے دل میں ایسے خیال کو پختہ نہ فرمائینگے کہ کالج کی حالت خدانخواستہ خراب ہے۔

زیادہ نیاز (دستخط) محمد اسحاق خاں آنریری سکرٹری محمڈن کالج "

علیگڈہ گزٹ کے مذکورہ بالا بیان حلفی کو پڑھکر ہمیں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وجوہ اخراج کے بیان کر دینے پر سید ہاشمی دوسری جگہ داخلہ کے قابل نہیں رہتے اسوجہ سے وجوہ اخراج بیان نہیں کی گئیں لیکن کیا کوئی منصف مزاج انسان کہہ سکتا ہے کہ علیگڈہ کالج کے آرگن نے جو مختصر القامت وجہ بیان کی ہے وہ کسی نوعیت سے قابل قبول ہوسکتی ہے۔

صرف اس عذر کو کسیطرح تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ محض ڈسپلن قائم رکھنے کیلئے ایسا کیا گیا۔ اس لغو و لاطائل عذر کا انداز بیان صاف بتلا رہا ہے کہ اس معاملہ میں ذمہ داران کالج کی سخت غلطی ہے اور پانی نمرود نشیب میں مرتا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے معزز معاصر "البشیر" نے کالج کی غلطیوں کو نظرانداز کرکے اس اخراج کی نوعیت کو ایک اور خوشنما جامہ پہنایا ہے اور معزز معاصرین کے طرز عمل پر اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ اوس نے ظاہر کیا ہے کہ ایک ذراسے معاملہ کو اردو اخبارات بلا سوچے سمجھے بہت کچھ طوالت دیتے ہیں اور نتیجہ اسکا بدظنی پھیلانے اور امور پیش آمدہ میں رکاوٹ پیدا کر دینے کے بجز کچھ نہیں نکلتا۔

خدا جانے البشیر اور علیگڈہ گزٹ نے اس معاملہ کو معمولی کیونکر سمجھ لیا ہے۔ علیگڈہ گزٹ کا معمولی کہنا تو ایک حد تک نمایاں ہے کیونکہ وہ کالج کے ذمہ دار شخص کے ہاتھ میں ہے لیکن البشیر کا اسکے متعلق ایک لغو رائے ظاہر کرنا اپنی اُس مشہور سیاسی رائے کی وقعت کو بٹہ لگانا ہے جو مسلمانوں کی ایک غیر معتمد جماعت میں اوسکی نسبت پائی جاتی ہے۔

ہمارے خیال میں البشیر کا یہ خیال صرف اسوجہ سے ہے کہ اوسکے ہاتھ میں بھی ایک اسکول ہے ممکن ہے اوسے بھی کبھی اس قسم کے واقعہ سے ہدف ملامت بننا پڑے اسلئے پیش بندی کے طور پر البشیر نے علیگڈہ گزٹ کی تائید کی اور بس!

ہمارے نزدیک ایک مسلمان طالبعلم کا ایک اسلامی قومی کالج سے نکالا جانا ایک بہت بڑا واقعہ ہے اسکو معمولی واقعہ کہنا اور قوم کے مطالبات کو لغو سمجھکر وجوہ نہ بتانا ایک ناقابل عفو جرم ہے۔

علیگڈہ گزٹ نے اپنے جواب میں علاوہ وجوہ اخراج کے مولوی عبدالحق صاحب کے خط کا جواب دیتے ہوئے کالج کی حالت پر جو الفاظ لکھے ہیں وہ اس حیثیت سے کہ کالج قوم کے جذبات کا پورا پورا حامی نہیں بے معنی نظر آتے ہیں۔ کالج کے متعلق جو تحریرات اخبارات میں نکلتی ہیں انکا منشا کالج کو نقصان پہنچانا یا بدنام کرنا نہیں بلکہ کالج کی اصلاح ہوتا ہے۔ اسلئے علیگڈہ گزٹ کا اخبارات کی روش کو قابل اعتراض سمجھنا کالج کی آب وہوا کے اعلیٰ دماغوں کی خوش فہمی پر دال ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ علیگڈہ گزٹ نے سید ہاشمی کے اخراج کی نوعیت و وجوہ بیان کرنیکی تکلیف اٹھانا بھی گوارا کی اور پھر کچھ بیان نہ کیا۔ سوال یہ ہے کہ آخر وہ کونسی وجوہ تھیں جنکی بنا پر اخراج کو روا رکھا گیا ہے۔ کالج کا فرض ہے کہ وہ وجوہ اخراج کو بے خوف و خطر بتلاتے اور ایسی حالتمیں کہ سید ہاشمی کو ٹرانسفر سارٹیفکٹ دیکر خارج کر دیا گیا ہے۔ علیگڈہ کالج کا یہ خطرہ بالکل لغو ہے کہ وجوہ بیان کرنیسے سید ہاشمی کی زندگی کو نقصان پہونچیگا۔ علیگڈہ گزٹ میں نواب عبدالحق صاحب کے جواب میں سکرٹری صاحب نے جو وجوہ بتلائی ہیں وہ ایسی مبہم اور ناکافی ہیں کہ اون سے کچھ نتیجہ نہیں نکلتا۔ نواب صاحب نے بتلایا کہ سید ہاشمی سے پرنسپل ناخوش تھے لیکن یہ نہیں بتلایا گیا کہ ناخوشی کی وجوہ کیا تھیں اور کیا وہ وجوہ سکرٹری کے نزدیک اس قابل تھیں کہ اخراج اونکی بنا پر صحیح قرار دیا جاسکے۔ نواب صاحب نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اخراج چونکہ بذریعہ ٹرانسفر سارٹیفکٹ کے عمل میں آیا ہے اسلئے سید ہاشمی کی تعلیم کو نقصان نہیں پہونچسکتا لیکن اس اظہار کیساتھ یہ خیال نہیں کیا گیا کہ جب سید ہاشمی کالج کی زندگی کے لائق نہیں ہیں اور انکی ہمرہی خطرناک ہے تو اسکا اثر دوسری تعلیمگاہ پر کیا پڑیگا اور جب سید ہاشمی کی زندگی علیگڈہ کالج کے لئے مضر ہے تو دوسرے کالج کیلئے کیونکر مفید ہوسکیگی۔

ہمیں افسوس ہے کہ جب قومی کالج ایک مسلمان کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا تو دوسرے کالج کیونکر اوسکو اچھی نظروں سے دیکھ سکینگے۔ ہمیں امید ہے کہ علیگڈہ گزٹ اس معاملہ کو تاریکی میں رکھنے کے بجائے آزادی کی روشنی میں لائیگا اور بتلائیگا کہ سید ہاشمی کا اخراج کن وجوہ پر مبنی ہے۔ ہم نواب صاحب اور تمام حامیان کالج کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں کالج کے کاموں سے عداوت نہیں اور نہ ہم کالج کو نقصان

غازی شہید مارشل

محمود شوکت پاشا

دیوانی اور نابینا دنیا اپنی ہلاکت کی طرف دوڑی چلی جارہی ہے اور کوئی اسکی تقدیر کو پھیر نہیں سکتا

"میری کوریلی"

غازی محمود شوکت پاشا کا قتل جسکی خبر ہفتہ گزشتہ کی اشاعت میں لکھی جاچکی ہے ایک ایسا روح فرسا حادثہ ہے جس سے دنیائے اسلام کو عموماً اور دولت عثمانیہ کو خصوصاً ایک ایسا ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے جس سے اونکے قلوب مدتوں پژمردہ رہیں گے۔

غازی مرحوم کی شخصیت ٹرکی کیلئے ایک ایسی مبارک شخصیت تھی جسپر موجودہ مصائب و مشکلات کے دور میں ٹرکی کی بہت کچھ اصلاح و استحکام کا انحصار تھا آہ! دشمنان ملک و قوم نے آج ٹرکی کو دو ایسے قابل قدر مدبروں سے محروم کر دیا ہے جنکی نظیر دنیا میں شاید مشکل سے پیدا کرسکے ابھی غازی نیازی بے کے حادثہ قتل سے ہماری آنسوؤں سے لبریز آنکھیں خشک نہونے پائی تھیں کہ یہ دوسرا زہرہ گداز حادثہ پیش آیا۔ یہ واقعات بہ بلند آواز اس امر کے ضامن ہیں کہ ٹرکی کے ناعاقبت اندیش لوگ اپنے ملک کو ہلاکت میں ڈالنے کیلئے دوڑتے جارہے ہیں اور کوئی موثر سے موثر شے اونکو اون کے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتی۔

رائٹر ایجنسی کے تار کے مطابق غازی مرحوم کا واقعہ قتل اسطرح پیش آیا کہ ٹرکی کی نیم مردہ جماعت انجمن حزب الحریتہ والائتلاف نے موجودہ وزارت کے خلاف شورش بپا کی اور چند آدمی موٹر میں سوار ہوکر اس انتظار میں سر راہ جا کھڑے ہوئے کہ محمود شوکت پاشا ادھر کو گذریں تو انکا خاتمہ کر دیا جائے چنانچہ جسوقت غازی ممدوح موٹر میں سوار ہوکر بابعالی تشریف لیجارہے تھے مخالفوں نے آپ پر گولیاں چلائیں اور آپ کو شہید کر دیا۔

غازی ممدوح عربی النسل تھے فوجی تعلیم آپنے جرمن میں حاصل کی تھی۔ مارشل وان در گولز پاشا مشہور ماہر فنون جنگ کے آپ ایک لائق و محبوب شاگرد تھے۔ سنہ ۱۹۰۸ء کے انقلاب حکومت کے زمانہ میں آپکی فوجی و انتظامی قابلیت بہت کچھ ہر دلعزیزی حاصل کئے ہوئے تھی۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں جبکہ رجعت پسندوں نے دوبارہ علم بغاوت بلند کیا ہے آپ اوسوقت سلانیک میں ترکی افواج کو کمانڈ کرتے تھے فوراً فوج لیکر آستانہ کی جانب بڑھے اور اعلیٰ فوجی بیند سے مخالفوں کے چھکے چھڑا دئے جس سے جمہوری نگاہوں میں آپکی عزت و وقعت بہت کچھ بڑھ گئی۔ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں آپکو وزارت جنگ کا عہدہ ملا۔ اگست سنہ ۱۹۱۱ء میں ائتلافی پارٹی کی برسر حکومت ہو جانیکے ناظم پاشا مرحوم آپکی جگہ وزیر جنگ مقرر ہوئے۔ مرحوم نے اپنی صدارت عظمیٰ کے زمانہ میں جس اعلیٰ بیدار مغزی سے کام لیا وہ بہت کچھ قابل تعریف ہے۔ یہ صرف آپ ہی کا کام تھا

شذرات

انجمن اتحاد و ترقی کا نام بدلا جائیگا

قسطنطنیہ کی انجمن اتحاد و ترقی کی نمایاں ملکی خدمات آج جس وقیع نقطۂ نظر سے دیکھی جاتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہے اگرچہ بعض ترکی ... کی تعداد انگلیوں پر گننے کے قابل بھی نہیں ہے ہمیشہ اوسکی مخالفت کرتے رہے ہیں لیکن نظر انصاف سے دیکھا جائے تو یہی وہ انجمن تھی جس نے بقول مسٹر آرنلڈ این بنٹ سابق ممبر پارلیمنٹ انگلستان ترکی کے مرد بیمار کو پھر ایکدفعہ زندگی بخشی اور اوسکی مردہ قوتوں کو پہلی سے زیادہ طاقتور بنا دیا۔

کچھ دنوں سے ترکی میں تحریک ہورہی ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی اور حزب الحریۃ والائتلاف کا مخالفانہ قیام اور باہمی برسر حکومت ہونیکی جد وجہد ملکی ترقیات کے نامناسب ہے اسلئے بہتر ہے کہ یہ دونوں انجمنیں توڑدی جائیں اور ایک جدید انجمن قائم کیجائے جسمیں دونوں فریق شامل رہیں۔

بیروت کا معزز معاصر "الحقیقۃ" ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار کے وثوق پر لکھتا ہے کہ معتبر ذریعہ سے یہ خبر ملی ہے کہ عنقریب انجمن اتحاد و ترقی توڑدیجائیگی اور اوسکی وہ تمام شاخیں جو سلطنت عثمانیہ کے ہر حصہ میں قایم ہیں بند کردیجائینگی اور اوسکی جگہ ایک اور انجمن جسکا نام "انجمن جوانان ترک" ہوگا قائم کیجائیگی اسکے مقاصد پولیٹیکل ہونگے جو انگریزی حزب الحر الفطی (؟) والاحرار کے اصول پر قائم کئے جائیں گے اس نئی انجمن کے پریسیڈنٹ محمود شوکت پاشا صدر اعظم ہونگے جو مختلف اقوام کے قوانین دستور میں برٹش پارلیمنٹری اصول کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہمیں اس خبر کے مطالعہ سے بیحد مسرت ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب ترک خانہ جنگی کے نقصانات کو پورے طور پر دیکھ چکے ہیں اور جنگ بلقان کے تلخ نتائج نے اونکی آنکھیں کھولدی ہیں خداوند تعالی اونکے ارادوں میں برکت عطا فرمائے اور تکمیل مقاصد میں آسانیاں بخشے لیکن جہاں اس خبر کے پڑھنے سے خوشی ہوئی وہاں اوس کے آخری حصہ نے ہمیں بہت کچھ رنج وافسوس بھی دیا۔ آہ! محمود شوکت پاشا جیسا بیدار مغز جو انجمن کا پہلا پریسیڈنٹ تجویز کیا گیا تھا آج دنیا میں نہیں اور نئی انجمن اس قابل شخص کی سرپرستی میں قائم ہونے سے محروم ہوگئی جسکا تمام دنیائے اسلام کو افسوس ہوگا۔ خدا کرے کوئی ایسا ہی قابل قدر شخص انجمن کا پہلا پریسیڈنٹ بنایا جائے جو ملکی جذبات وخیالات اور ضروریات کا اچھی طرح سے احساس کرنیوالا ہو۔

مصر میں سود کا جدید قانون

ظالم سود خواروں کی حریص طبیعتوں نے دنیا میں شرح سود کے اضافہ اور سود در سود کے ناواجب طریقوں سے جو ظلم وستم برپا کر رکھا ہے وہ نہ صرف ہندوستان ہی میں مخصوص ہے بلکہ غیر ممالک بھی اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ مصر اور شام وغیرہ میں متمول یہودیوں نے سود در سود کے جو مصائب باشندگان پر روا رکھے ہیں وہ بہت کچھ قابل عبرت ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مصر کی مقامی حکومت نے باشندگان مصر کی عبرتناک حالت کو دیکھکر اونکو ظالم مہاجنوں کی سختیوں اور پنجۂ جرصت (؟) سے چھڑانیکے لئے سود کے متعلق ایک نیا قانون تیار کیا ہے جسکی رو سے کوئی سود خوار مہاجن قرض دیکر ۹ روپیہ فیصدی سے زیادہ سود کسی صورت میں نہ لے سکیگا۔

اس قانون کے اعتبار سے اگر کوئی شخص اسکی خلاف ورزی کرکے زیادہ سود لینے کا معاہدہ کریگا تو پہلے جرم پر ادنے ماضی (؟) روپیہ جرمانہ کی سزا دیجائیگی اس سزا کے بعد اگر پانچ برس کے اندر دوبارہ ایسا جرم کیا جائیگا تو الٹا (؟) روپیہ جرمانہ یا دو سال قید سخت کی سزا دیجائیگی۔

کاش! گورنمنٹ ہند بھی اس جانب توجہ فرمائے۔ آج ظالم سود خواروں کی حریص طبیعت نے ہندوستان کی قوموں پر جو دست برد مچا رکھی ہے اور ہزاروں نہیں لاکھوں خاندانوں کو سود در سود کی ڈگریوں سے تباہ وبرباد کردیا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے ملک کی دولت کا بیشتر حصہ مہاجنوں نے لوٹ لیا اور رعایا میں سے فیصدی ۷۵ مہاجنوں کی لوٹ کھسوٹ کا شکار ہوکر ہلاکت کو پہنچ گئے ہیں کہ ایک خیرخواہ ملک اونکی قابل عبرت حالت کو دیکھ نہیں سکتا۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں نہایت ادب کیساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس جانب جلد توجہ فرمائے اور ہندوستان کو ظالم سود خواروں کے پنجۂ ظلم وستم سے بچائے تاکہ وہ ملکی ترقی فلاح بہبود اور کامیابی کے وسائل فراہم کریں اور اپنی حالت کو اچھی بنا سکیں۔

انگلستان کی حقوق طلب عورتیں

انگلستان میں عورتوں کا ایک ایسا خطرناک گروہ پیدا ہوگیا ہے جو گورنمنٹ انگلستان سے راے دینے کے حقوق طلب کرنے کے لئے عرصہ سے جد وجہد کر رہا ہے۔ یہ گروہ بظاہر تو نازک بدن عورتوں کا گروہ ہے لیکن اسکی مستعدی اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ اسکے اہم وخطرناک کاموں سے وزراء سلطنت اور اعلی عہدہ داران پولیس کا ناک میں دم آگیا ہے۔ یہ عورتیں جنکی تعداد تین چار ہزار کے قریب ہے اسقدر بیباک ہیں کہ گورنمنٹ کے عہدہ داروں پر حملہ کرنا۔ اونکے مکانات کو نقصان پہونچانا سرکاری کاموں میں خلل ڈالنا اون کے نزدیک کوئی بات نہیں۔ کئی مرتبہ ان عورتوں نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزراء پر حملہ کیا۔ سرکاری عمارتوں کی کھڑکیاں توڑیں اور بمبازی کی جنپر اونکو سزائیں دیگئیں۔ لیکن انکے ارادے بدستور سابق مستحکم ہیں اور کسی قسم کی سزا انکے ارادوں کو روک نہیں سکتی۔ تازہ واقعات سے معلوم ہوا ہے کہ ایک حقوق طلب عورت نے ۴-جون کو جبکہ ولایت میں مشہور سالانہ گھوڑ دوڑ تھی۔ ایک شاہی گھوڑا دوڑ میں شریک ہوا۔ جسوقت یہ گھوڑا دوڑ والے گھوڑوں کی قطار میں شامل ہوا۔ فوراً مس ڈیوسن نامی ایک حقوق طلب عورت مجمع سے نکلی اور عین اُسوقت جبکہ گھوڑوں کی قطار دوڑ کیلئے کھڑی ہوئی دفعتہً اوس نے بڑھکر شہنشاہ معظم کے گھوڑے کو روک لیا اور دونوں ہاتھ بلند کرکے اوسے ڈرایا گھوڑا ڈرکر پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوگیا اور گر پڑا اسکے سوار کے بائیں بازو میں سخت چوٹ آئی اور دماغ کو بھی صدمہ پہونچا۔

اس ہنگامہ میں مس ڈیوسن بھی سخت زخمی ہوئیں اور بیہوش ہوکر گر پڑیں عالم بیہوشی میں انہیں شفاخانہ پہونچایا گیا۔

۱۰-جون کو تیسرے پہر مس ڈیوسن کا انتقال ہوگیا مس ڈیوسن حقوق طلب عورتوں میں سب سے زیادہ سرگرم تھیں۔ ایکدفعہ جیلخانہ میں اسنے کوٹھری بند کرکے آنے جانے کا راستہ بند کردیا تھا۔ ایکدفعہ خودکشی کے ارادہ سے جیلخانہ کے زینہ سے کود پڑی تھی اور ایک مرتبہ پارلیمنٹ میں ہوا گرم کرنیکے آلہ میں چھپ رہی تھی۔

۱۴-جون کو مس ڈیوسن کے جنازہ کا جلوس نکلا مجمع کثیر تھا۔ مس مذکور کی لاش حقوق طلب عورتوں کے خاص نشان میں لپٹی ہوئی تھی اور انہیں کا اعزازی جلسہ جلو میں تھا۔ انگریزی باجہ تدفین کا راگ گا رہا تھا اور ۳ ہزار حقوق طلب عورتیں گاڑیوں میں ہمراہ جنازہ سوار تھیں۔ مشہور حقوق طلب مس پنکھرسٹ اپنے مکان سے شرکت جنازہ کے لئے نکلی تھیں کہ پولیس نے اونکو گرفتار کرلیا۔

یہ ہے مغربی ملکوں کا حال کہ وہاں کی عورتیں تک اپنے حقوق کی حفاظت میں کوشاں ہیں۔ اور ایک ہمارا ملک ہے کہ عورتیں کیا مرد بھی اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کرسکتے بلکہ اپنی غفلت سے اپنے حقوق کو تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔

بغاوت خوست ومنگل پر سراج الاخبار کی رائے

پچھلے دنوں پہنچنے پائنیر کے نامہ نگار کی مرسلہ خبر متعلقہ جدید بغاوت خوست ومنگل درج کرتے ہوئے اپنے معزز ہمعصر سراج الاخبار کابل سے استدعا کی تھی کہ وہ اصل حقیقت سے مطلع کرے چنانچہ ہماری تحریک سے متاثر ہوکر اخبار مذکور نے یکم رجب (۶ جون) کی اشاعت میں اسکے متعلق حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:-

"یہ امر سب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال قبائل منگل چند عوارض اور شیطان کی رہبری کے باعث اپنی مقدس حکومت سے انحراف کرکے چند ایام تک اپنے ادبار میں مشغول رہے تھے لیکن دولت افغانستان کی صائب تدابیر سے یہ آتش فساد جلد فرو ہوگئی تھی اور امن وامان ہوگیا تھا اسوقت پائنیر کے نامہ نگار کی مرسلہ خبروں کی بنا پر جنمیں کذب وزور کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور جو ہیجان آمیز خبروں کی اشاعت اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ ہندوستان کے اردو اسلامی اخبار قبائل منگل وخوست کے ارادۂ بغاوت کے متعلق پھر خبریں شائع کر رہے ہیں حالانکہ خوست وغیرہ میں بالکل امن وامان ہے اور اعلیحضرت امیر صاحب کی حسن توجہ کارکنان حکومت کے بہترین سلوک اور مقامی حاکم کے بہترین انتظام سے یہاں کسی قسم کی بغاوت ونافرمانی کے آثار نہیں پائے جاتے۔ اسکے متعلق ہمنے خود سمت جنوبی کے حاکم جناب دوست محمد خاں صاحب سے ملاقات کرکے جو اسوقت اعلیحضرت امیر صاحب کے حکم سے دارالحکومت میں تشریف لائے ہیں تحقیقات کی اور وہاں کے حالات معلوم کئے جس کے جواب میں مشارالیہ نے فرمایا کہ کچھ بند علاقہ خوست کی مختلف اقوام اپنی جہالت وبدبختی سے آپسمیں ہمیشہ لڑتی جھگڑتی اور کشت وخون کا بازار گرم رکھتی ہیں اور اعلیحضرت امیر صاحب چونکہ رعیت اسلام کے اعلی غمخوار ہیں اسلئے وہ رعایا کے باہمی کشت وخون کو بہت بری نظر سے دیکھتے اور رعایا کی سرگردانی کو پسند نہیں فرماتے ہیں اسلئے ممدوح نے حکم دیا ہے کہ رعایا کی آسانی سے اصلاح کیجائے تاکہ باشندگان ملک قتل وغارت سے بچیں اور امن وسکون کی زندگی بسر کریں۔

جناب دوست محمد خاں کے بیان سے یہ امر صاف ہوجاتا ہے کہ اوس علاقہ کے قبائل دولت افغانستان کے مقابلہ میں کسی قسم کا تمرد وعصیان نہیں رکھتے اور کیونکر وہ اس قسم کا ارتکاب کرسکتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور سرکشی وتمردی دین وایمان کے خلاف ہے۔

اونکے آپسمیں جو کچھ جھگڑا رہتا ہے وہ اونکی جہالت ونادانی کے سبب سے ہے جو عرصہ دراز سے اُس سرزمین کی فطرت بنا ہوا ہے۔"

اُمید ہے کہ معزز ہمعصر سراج الاخبار کے اس نوٹ سے پائنیر کے نامہ نگار کی خلاف بیانی کی کافی تصدیق ہوجائے گی۔

مسئلہ آرمینیا اور دول یورپ

آرمینیا کی اصلاح طلب جماعت کا لب و لہجہ بدستور سخت چلا جاتا ہے

جس سے یہ امر بالکل پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے کہ روس کی قوت اس قسم کے مطالبات میں آرمینیوں کے ساتھ اچھی طرح کام کر رہی ہے۔

بیروت کا معزز اخبار "الحقیقۃ" رقمطراز ہے کہ آرمینیوں کی اصلاح طلب جماعت نے دولت عثمانیہ سے حسب ذیل مطالبات کئے ہیں۔

(۱) انتظام کی خود مختاری۔

(۲) آراضی کے متعلق تمام مختلف فیہ معاملات کا انفصالی فیصلہ۔

(۳) اناطولیہ کی ولایات ستہ میں ارمنی کا سرکاری زبان قرار دیا جانا۔

(۴) کردی جماعت کے ذی اثر روساء کی قوت اور نفوذ کو کم کرنا۔

(۵) ولایات ستہ اناطول میں جو حاکم مقرر کئے جائیں وہ ارمنی زبان سے پورے ماہر ہوں۔

(۶) اناطول کے مدارس میں ارمنی زبان لازمی قرار دیجائے۔

(۷) اکثر صوبجات اناطول میں غیر ملکی عہدہ دار مقرر کئے جائیں۔

ارمنی اصلاح طلب جماعت کے ایک فرد کا بیان ہے کہ ہمارے مطالبات صرف ارمنی قوم کے فائدہ کیلئے ہیں کسی اجنبی قوم کا فائدہ اسمیں مدنظر نہیں البتہ اگر ہم کسی وقت اجنبی لوگوں کی طرف رجوع ہونے پر مجبور کئے گئے تو اسکی ذمہ داری دولت عثمانیہ پر ہوگی کیونکہ وہ ہماری خواہش کے موافق اصلاحات کے اجراء پر آمادہ نہیں ہوتی۔

آرمینیوں کے مطالبات کا اندازہ تبلا رہا ہے کہ ارمنی کسی بڑی قوت کے بل پر کام کر رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ ارمنی کسی طاقت کی مدد پر زیادہ مصر ہوئے تو اندیشہ ہے کہ آرمینیا کا بھی وہی حشر ہوگا جو البانیہ کا ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے۔

آرمینیا کے متعلق ایک طرف تو یہ خیالات ہیں جو بلا شبہ رنج و مایوسی کا موجب ہیں اور دوسری طرف امید کی ایک جھلک بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ گورنمنٹ عثمانیہ کے وزیر خارجہ سعید حلیم پاشا نے ارمینیہ کے متعلق سقوطری اور البانیہ کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ

"ہم باب عالی کی کوشش کر رہے ہیں کہ ارمنی بلاد آرمینیہ میں زیادہ شور و شر نہ مچائیں اور باب عالی نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ بلاد آرمینیا میں آرمینیوں کی تعدی کو افسانہ پذیر نہ ہونے دیگی جسکے لئے ہم باب عالی کے مشکور ہیں۔ ہم صدق دل سے متمنی ہیں کہ بلاد عثمانیہ سکون و سلطنت کی حالتیں رہیں اور معاہدۂ صلح کے بعد کوئی ایسا شاخسانہ نہ نکلے جس سے اوسے مزید پریشانی اٹھانی پڑے اسی طرح تمام دول یورپ بلاد عثمانیہ کی ترقی کامیابی اور بہبودی کی متمنی ہیں"

اگر وزیر خارجہ کا مذکورہ بیان قابل اعتبار سمجھا جائے اور ان کی زندگی اس قسم کے اعتبار کے منافی نہو تو ہم وزیر خارجہ کے بہت ہی ممنون و مشکور ہیں خدا کرے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں اور اونکے الفاظ دولت عثمانیہ کے سکون و راحت کے متعلق بامعنی الفاظ ثابت ہوں۔

برہما میں فائرمینوں کی ہڑتال

خدا خدا کر کے جنوبی مدراس اور بمبئی کی ریلوے لائنوں کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا تھا کہ برہما میں فائرمینوں کی ہڑتال شروع ہو گئی۔

۱۵-جون کا تار مظہر ہے کہ مل و گین سے انگلو انڈین فائرمینوں نے تاریخ مذکور سے ہڑتال کر دی ہے جسکی وجہ سے بعض ٹرینیں آمد و رفت سے بند کر دی گئی ہیں اعلیٰ افسروں نے کمشنر پولیس کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے اور اس معاملہ میں مشورت زور شور سے جاری ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ہڑتال سے کچھ روز پہلے ایک رسالہ تقسیم کیا گیا تھا جسمیں ہندوستانی اخبارات کا اقتباس درج تھا اور حاشیہ پر ایک قلمی تحریر تھی قلمی تحریر میں ملازموں کو سمجھایا گیا تھا کہ وہ ۱۵-جون کو متفقہ طور پر ہڑتال کر دیں۔ یہ رسالہ پولیس نے ہڑتال سے قبل ریلوے ایجنٹ کے پاس بھیجدیا تھا مگر ریلوے ایجنٹ نے اوسکو ایک لغو تحریر سمجھکر کچھ پرواہ نہ کی کیونکہ اوسپر کسی کے دستخط نہ تھے۔

ہڑتال کرنیکی وجہ یہ ظاہر ہوئی ہے کہ گذشتہ مارچ میں یورپین ڈرائیوروں اور فائرمینوں نے ریلوے منیجر کے پاس ایک درخواست بھیجی تھی جسکا جواب ہڑتال سے دو روز پہلے دیا گیا جو غالباً ملازموں کے پاس ہڑتال کے وقت تک نہیں پہنچا۔

ایک ملازم کا بیان ہے کہ انھوں نے اسوجہ سے ہڑتال کی ہے کہ کام کے گھنٹے گھٹائے جائیں اور تنخواہ بڑھائی جائے کیونکہ کام کی زیادتی سے ملازموں کی صحت خراب ہو جاتی ہے چنانچہ بہت سے ملازم صحت خراب ہونیکی وجہ سے رخصت پر چلے گئے ہیں۔

اسکے متعلق مزید تفصیل سے معلوم ہوا ہے کہ رنگون ٹائمز کے اڈیٹر کے پاس ایک ریلوے فائرمین کے ترقی تنخواہ کے مطالبہ کی تفصیل موصول ہوئی ہے جسپر کسی کے دستخط نہیں ہیں بیان کیا گیا ہے کہ یہ تفصیل درخواست کے ہمراہ منیجر کے پاس بھیجکر ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر شکایات کا سدباب نہوا تو ۱۵-جون کو ہڑتال کر دیجائے گی۔

ملازموں کے بعض مطالبات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ۱۹۰۹ء کے جلسہ قائمقامان میں جو قرارداد ہوئی تھی اوسپر عمل کیا جائے۔

(۲) افسران ضلع کی سلامی کا طریقہ موقوف ہو۔

(۳) مسٹر کالون ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کو ٹانگو سے علیحدہ کر دیا جائے۔

رنگون ٹائمز سے ان مطالبات کی اشاعت کی درخواست کیگئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ریڈ یشین فائرمینوں نے ہڑتال سے ایک ہفتہ قبل ایک جلسہ کر کے ہڑتال کی تحریک کی تھی اور ہندوستانی فائرمین اونکے شریک حال ہو گئے تھے۔

واقعات سے معلوم ہوا ہے کہ کارخانہ کا کام اچھی طرح چل رہا ہے اور غالباً اب ہڑتالیوں کو دوبارہ کام پر نہ لیا جائیگا کیونکہ ہڑتالیوں نے بھی ابتک آنیکا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا ہے۔

۱۷-جون کو ایجنٹ نے نوٹس دیدیا ہے کہ اگر تم کام پر واپس آ گئے تو رکھ لیا جائیگا۔ اور ہڑتال کے دنوں کی تنخواہ کٹ جائیگی ورنہ ہڑتال کے دن برخاست کر دیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایجنٹ کی شرائط ہڑتالیوں نے مان لی ہیں اور وہ کام پر واپس آ جائینگے۔

مسلمانوں کے پچاس لاکھ سے انگلشمین کے دل پر چوٹ

خدا جانے انگلشمین کو مسلمانان ہندوستان سے یکایک کیوں اسقدر الفت و ہمدردی ہو گئی ہے کہ وہ انکی مالی حالت پر نظر ڈالتا ہوا۔ اونکے قومی جذبات و خیالات اور بنی نوع انسان کی اعانت کو بری نظر سے دیکھنے لگتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"مسلمانان ہندوستان نے جو ۵۰ لاکھ روپیہ مظلومان ٹرکی کو بھیجا ہے یہ روپیہ پانی میں پھینک دیا گیا ہے ہندوستان کے مسلمان غریب ہیں انہیں اتنا روپیہ ممالک غیر میں بھیجنا مناسب نہیں تھا۔"

یہ بالکل صحیح ہے کہ مسلمان غریب ہیں مفلس ہیں اور نان شبینہ کو بھی محتاج لیکن اونکی قومی جذبات۔ اونکی مذہبی حرارت۔ اونکی دینی غیرت اور مظلوموں سے ہمدردی زندہ ہے اور اسوقت تک زندہ رہے گی جبتک کہ اسلام اپنی شان سے دنیا کے چپہ چپہ پر موجود رہے گا۔ اسلئے مسلمانوں کے جذبات اور قومی اخوت و ہمدردی کے مقابلہ میں روپیہ کوئی وقعت نہیں رکھتا اور نہ اس زندہ قوم کے دلمیں مال کی اتنی عزت ہو سکتی ہے جو دل میں اپنی قوم کا درد رکھتی ہو اور جسکے قلب میں مذہب کی کوئی وقعت ہو۔

مسلمانان عالم ہر چند کہ اسوقت کوئی ایسی قوت نہیں رکھتے جو اون کے ذاتی و شخصی اثر کو وسعت بخشے لیکن اونکا یہ فخر بجا ہے کہ اونکا مذہب ایک ایسی طاقت رکھتا ہے جو تمام دنیا کی طاقتوں سے بالاتر اور وقیع ہے۔ اور انہیں اسکی موجودگی میں بھی وہی استغنی۔ وہی اطمینان و سکون اور خوشی حاصل ہے جو اونکو اپنی قومی حکومتوں کے زمانہ میں حاصل تھی۔

کیا انگلشمین یہ چاہتا ہے کہ مسلمانان ہندوستان اپنی حکومتوں کو ہاتھ سے کھو دینے کے بعد اپنے ان اوصاف کو بھی خیرباد کہدیں اور دنیا میں ایک ایسی قوم کی طرح زندگی بسر کریں جسکی کوئی وقعت نہیں ہوتی اور جو اپنا کوئی قومی نصب العین نہیں رکھتی۔

انگلشمین ہمیں معاف کرے مسلمان ایسی زندگی یا مردہ دلی کو کسی طرح پسند نہیں کر سکتے وہ فطرتاً جس ترکیب اور اعلیٰ اوصاف پر پیدا کئے گئے ہیں اسمیں کوئی کمی نہیں آسکتی اور نہ وہ اون اوصاف سے جداگانہ زندگی بسر کر سکتے ہیں جو اسلام نے اونمیں پیدا کر دئے ہیں۔

انگلشمین اگر اسلام کے معنی پر غور کریگا تو اوسے آسانی کے ساتھ معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نام ہی اس قسم کی ہمدردی اخوت اور اعانت کا ہے اور جس مسلمان کے دلمیں یہ اوصاف نہیں وہ حقیقتاً مسلمان ہی نہیں ہے۔

ترک ہمارے بھائی ہیں اور نہ صرف بھائی بلکہ عزیز بھائی۔ ہمارا اونکا تعلق کسی طرح جدا نہیں ہو سکتا اسلئے ہم اگر ۵ لاکھ کیا ۵ کروڑ بھی اونکی مظلومیت کے موقع پر خرچ کر دیں تو اپنے فرض سے ادا نہیں ہو سکتے قوم کے مظلوموں کی اعانت اسلام نے ہمپر فرض کی ہے اور ہم اوسی فرض کو ادا کر رہے ہیں اور ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے۔

امام یحییٰ اور سید ادریسی کے نزاع کا خاتمہ

اخبار ہبسبتیگر (مصر) کے نامہ نگار مقیم عدن نے اپنے اخبار کو اطلاع دی ہے کہ حدیدہ کی تازہ خبریں مظہر ہیں کہ امام یحییٰ والی یمن اور سید ادریسی کی باہمی جنگ ختم ہو گئی ہے کیونکہ باب عالی نے اپنے اس عثمانی سپہ سالار کو جو امام یحییٰ کی افواج کیساتھ سید ادریسی کی مدافعت میں شریک تھا جنگ ختم کر دینے کا حکم بھیجدیا ہے اور اس حکم کے ساتھ ہی امام یحییٰ کو بھی نصیحت کی ہے کہ وہ سید ادریسی سے جنگ نہ کریں اور باہمی گفتگو سے من سمجھوتہ کر کے تصفیہ کر لیں۔

باب عالی کے اس حکم کے موافق امام یحییٰ نے چند مقتدر علماء کو بطور سفیر سید ادریسی کے پاس گفتگوئے صلح کیلئے بھیجا ہے اور گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ گفتگوئے مصالحت کا انداز کامیابی کی امید دلاتا ہے اس گفتگو کے علاوہ سید ادریسی اور دولت عثمانیہ کے مابین بھی گفتگوئے مصالحت جاری ہے۔ باب عالی نے عسیر کے سپہ سالار کو بھی جو شریف مکہ کا بڑا بیٹا ہے حکم بھیجدیا ہے کہ وہ بھی سید ادریسی سے جنگ بند کر دیں۔ چنانچہ ایکدوسرے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شریف مکہ کا بیٹا باب عالی کے حکم کے موافق جنگ بند کر کے مکہ معظمہ کو واپس چلا گیا ہے۔ باب عالی نے بھی ایک وفد محمود ندیم کی ماتحتی میں سید ادریسی کے پاس بھیجا ہے۔ خیال ہے کہ باب عالی سید ادریسی کو عسیر کے علاقہ کی ایک بڑی آراضی دیکر اون سواحل پر جو اوس کے قبضہ میں ہیں اوسکو خود مختار بنا دے گی۔

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ سید ادریسی سے مصالحت ہو گئی اور باب عالی نے ادریسی کو اوسکے مقبوضہ ممالک پر خود مختار بادشاہ تسلیم کر لیا۔

آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے خیالات مسئلہ سود پر

(۳)

خاموش لوگوں کو کوئی نہیں پوچھتا

میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ صرف ایک ضلع میں جسکا کسیقدر علم مجھکو ہے بہت سے خوشحال خاندان بالکل کچل دیئے گئے اور بہت سے کروڑوں کو محتاج ہو گئے۔ لیکن کوئی سوانح نگار یا مؤرخ انکے آلام لکھنے والا نہیں ہے۔ اس واقعہ سے مجھکو کارلائل کا ایک مقولہ یاد آتا ہے کہ انقلاب فرانس کے قرن مظالم و خوف کی سفاکیاں اسوجہ سے بدنام عالم ہیں کہ وہ ظلم بولتے دلوں پر اور ان لوگوں پر کئے گئے جو اپنی سوانحعمریاں اور یادداشتیں لکھتے تھے ورنہ اسوقت بھی براعظم یورپ میں کروڑوں آدمی ایسے تھے جنپر ان چند ہزار آدمیوں سے زیادہ ظلم ہوتا تھا۔

میرے تجربہ میں جو مثالیں ہیں وہ بیشمار ہیں اور انکی سختی بہت کچھ اسوجہ سے بڑھ گئی کہ قانون معاہدہ کے الفاظ کی کامل پابندی کرنے سے کہ جبتک دباب ناجائز یا جبر ثابت نہو عدالتوں کو اختیار نہیں ہے کہ سود کم کردیں۔ آنریبل ہائیکورٹ الہ آباد نے عمداً وہ خفیف سفارشیں جو سود در سود کی ڈگریوں میں اعتدال و رحم کی بابت بعض فیصلوں میں تہیں اور جنپر کبھی کبھی عمل ہوتا تھا وہ بھی منسوخ کردیا اور اب بظاہر بمقدمات مادھو سنگھ بنام کیشوراؤ (انڈین لارپورٹ ۹ - الہ آباد صفحہ ۲۲۸) اور ۲۵ الہ آباد صفحہ ۲۸۴ کی پابندی نہیں کیجاتی۔ میرے دل میں ذرا سا خیال بھی نہیں کہ ان کے فیصلوں پر اعتراض کروں۔ جج تو قانون پر اس طرح عمل کرتے ہیں جیسا کہ انکی رائے میں قانون کے معنی ہیں لیکن انھوں نے مسٹر داور کے فیصلے سے اختلاف کرو یا ہے۔

نتیجہ اور چند مثالیں

مگر جیسا میں نے بیان کیا نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے دو تین سال میں ان صوبوں میں ہزاروں خاندان تباہ ہوگئے۔ جب میں اس اسپیچ کو نوٹ کررہا تھا تو ایک شخص سے جو اتفاق سے آگیا تھا اور میرے سامنے بیٹھا تھا اس سے سرسری دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ ضلع مظفر نگر کے چار دیہات جھنوہ - بہت در پور - قندرا اور بہاری میں جو چار میل کے قطر کے اندر واقع ہیں ۱۵ آدمی باعزت گھر سود در سود کی ڈگریوں سے تباہ ہوگئے انکے نام میرے پاس مثل میں موجود ہیں۔ اب میں خاص مثالوں پر آتا ہوں جنکی شہادت میرے قبضہ میں ہے اور جب مطلوبہ اطلاع کونسل کے سامنے آئیگی تو موجودہ طریقہ کی سختیوں کا یقینی ثبوت کونسل کے سامنے آئیگا۔

(۱) مقدمہ مقصدی لال بنام سیسا و جیرام گوجران نمبر ۷۶ ۲ سنہ ۱۸۰۶ء عدالت سب ججی سہارنپور قرض لیا۔ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء میں تا سنہ ۱۹۰۱ء میں مطالبہ ۳۶۵ ۲۰۶ ہوا۔ جمیں سے آٹھ ہزار کا دعوے اور ڈگری ہوا۔

(۲) نمبر اپیل ۱۲۲۶ سنہ ۱۹۱۰ء عدالت سب ججی شاہجہانپور رہن نامہ کی رُو سے زر اصل ۷۶ دیا گیا اور ڈگری ایکہزار روپیہ کی ہوئی۔

(۳) سیٹھ نتھی مل بنام محمد اسمٰعیل وغیرہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۱۰ء عدالت سب ججی سہارنپور زر اصل ایکہزار مطالبہ ڈگری ستر ہزار۔

(۴) نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۱۰ء عدالت سب ججی سہارنپور ہوشیار سنگھ بنام شیو سنگھ زر اصل ضمانہ زر سود ۱۰۸ مطالبہ اور ڈگری ۱۱۸۵

(۵) نمبر ۳۶۷ سنہ ۱۹۱۰ء مقدمہ سہارنپور بنارسی لال وغیرہ بنام عبدالرحمن وغیرہ زر اصل سنہ ۹۴ء میں ۲۰ تھا ڈگری ہوا ۲۰۸۶ روپیہ ۸ ر ۶ پائی۔

(۶) نمبر ۵۸۵ عدالت منصفی جونپور محمد اسمٰعیل بنام الٰہی بخش زر اصل ۹۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء ڈگری ہوا ضمانہ ۵

(۷) ہیرا لال ملک بنام جنگ بہادر اور تیس دیگر مدعاعلیہم عدالت سب ججی گونڈا۔ بذریعہ رہن نامہ قرض دیا گیا ۲۱ - مارچ سنہ ۹۴ء کو ۲۵۰۰ اور دعوی ہے ۱۷۰۰۰ روپیہ کا۔

(۸) ایک بدایوں کا مقدمہ تھا جسمیں ایک تمسک ضمنہ روپیہ کا سنہ ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا یہ دراصل پُرانے تمسک تعداد ۲۵۰۰ کے عوض میں لکھا گیا تھا مابعد مدعاعلیہ نے اصل ۸۰۰ روپیہ ادا بھی کئے اسپر ایک ڈگری ۲۶۳۴۱ روپیہ کی سنہ ۱۹۰۶ء میں صادر ہوئی مابعد بڑھکر ۴۲۲۲۲ روپیہ ہوگئی لیکن عدالت سب جج نے اپنا اختیار تمیزی استعمال کیا اور سود آئندہ معاف کردیا لیکن اپیل میں آنریبل ہائیکورٹ نے ۳ - دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء حکم دیا کہ بعد ڈگری کے بھی سود لگالیا جائے اب تک مدیون جائیداد بیچ بیچکر بیس ہزار ادا کرچکا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ۱۹ ہزار روپیہ اور باقی ہے پس اصل قرضہ ۲۵۰۰ کے ۳۹ ہزار ہوگئے۔

(۹) چند سال گذرے میرا ایک مقدمہ میرٹھ میں تھا جہاں دوسو کے تمسک کے عوض میں ۴ ہزار روپیہ کی ڈگری ہوگئی تھی۔

(۱۰) رام بخش بنام سعید محمد خاں میں تمسک اپریل سنہ ۹۹ء ۳ ہزار کا ہوا اور جون سنہ ۱۹۱۱ء میں ۱۵۶۱۹ کی ڈگری جونپور میں صادر ہوئی اور تا اختتام میعاد ڈگری یعنی ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۱۲ء مطالبہ ۱۷۱۰۱ روپیہ ہوگیا تھا۔

(۱۱) فریقین مذکورہ بالا تمسک ۳ - دسمبر سنہ ۹۸ء کو ۵۰۰ کا لکھا۔ ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ڈگری ۲۶۰۰ کی ہوئی اور جب ڈگری قطعی ہوئی تو ۴۳۰۰ کی ہوجائیگی۔

(۱۲) چودھری پرتھی سنگھ بنام ہردیال سنگھ وغیرہ اور ۲۰ دیگر مردمان مقدمہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۰ء تمسک سنہ ۱۸۸۶ء کا تعدادی الیسا۔ دعویٰ ادا ڈگری بعد منہائی ادائیگی کے سنہ ۱۹۱۲ء میں دسہزار۔

میرا خیال تھا کہ یہ سخت مثالیں کافی ہونگی لیکن میں اقرار کرتا ہوں کہ میری غلطی تھی۔ میں اتفاقیہ گفتگو چند ہفتے گذرے ایک معزز صاحب لالہ گھنشام داس پلیڈر میرٹھ سے کررہا تھا جنھوں نے ان مثالوں کو نہایت حقارت سے دیکھا انکے ہاتھ میں ایک فیصلہ و ڈگری تھی (فیصلہ کی مصدقہ نقل انھوں نے مجھکو دیدی اور اسوقت میرے پاس موجود ہے) وال جناب! کیا خیال فرماتے ہیں کہ زر اصل اور زر ڈگری میں کیا تناسب ہے؟ شاید بیس گنا یا تیس گنا حد پچاس گنا ڈگری ہوگی۔ مگر نہیں خرچہ ملاکر وہ تقریباً دوسو گنا زر قرضہ سے ہے زر اصل پچاس روپیہ دیا گیا تھا دعویٰ ۸ ہزار روپیہ کا کیا گیا اور ڈگری اب دسہزار روپیہ سے چند روپیہ کم کی ہے میں مقدمہ نمبر سنہ ۱۹۱۰ء کا حوالہ دیتا ہوں جو ایڈیشنل جج دوئم میرٹھ کے اجلاس سے طے ہوا۔ اس میں فریقین کے نام میں نہال سنگھ وغیرہ بنام بھوبت لال شنکر نابالغ وغیرہ۔ یہ دسہزار کی ڈگری بھی پچاس روپیہ کے عوض صرف اسوجہ سے ہوئی کہ جانبین میں زیادہ گنجایش نہ تھی ورنہ اس تمسک کے عوض میں جو سنہ ۱۸۶۳ء کا ہے مرتہن بیشمار دولت پا سکتا تھا۔

ایسی مثالیں ان لوگوں کو جنکے عقول اقتصادی صحیح ہیں بالکل بدحواس کرنے کے لئے کافی ہیں مان لیا کہ آزادی معاہدہ ایک بہت اچھی چیز ہے مگر انسانی رحمدلی اور تناسب کے خیال کو بھی کوئی وزن دینا چاہیئے۔ یہ ڈگریاں جو زر اصل سے ۱۶۰ یا دوسو گنا دی جاتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پیشہ مہاجنی کو شرمندہ کرتی ہیں۔

مجکو اسبات کے کہنے کی اجازت بھی دیجائے کہ بگڑے ہوئے اینگلو انڈین اور بعض سویلین عہدہ دار بھی ان معاملات میں بہت نقصان اٹھاتے ہیں ایک اسسٹنٹ ماسٹر جو اسٹیشن دلی سے کچھ بہت دُور نہیں ہے اس نے ملعاً روپیہ قرض لیا اور سود میں صہ ماہوار دیتا رہا یعنی تقریباً سو فیصدی اور سود ستر روپیہ سال کئی سال تک دینے کے بعد زر اصل اسیطرح باقی رہا۔ یہ قصہ مجھسے ایک جج خفیف نے بیان کیا تھا جنھوں نے اپنے اخلاقی اثر سے اس غریب کے لئے کچھ تخفیف کرادی تھی۔

ان مثالوں کو دیکھکر مجکو شاعر معروف الگزنڈر پوپ کا ہمنوا ہوکر یہ شعر پڑھنے کی جرأت ہو تو بجا ہے۔" میں قبول کئے لیتا ہوں کہ نیکی ایک خالی دعویٰ ہے مگر بدی کی شان بھی گم ہونی چاہیئے۔" مجھے اُمید کہ یہ شان گم ہوگی۔ مگر میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ روپیہ چلانا کوئی بدی ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اس کوشش میں تمام قرض دینے والی جماعت کے باعزت ارکان کی تائید ہمکو حاصل ہوگی۔ قرض دینے والی جماعت کے معززین کا بہرحال یہ منشاء نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایسے افعال کی تائید کریں کیونکہ خود غرضی کے اصول پر بھی اپنے افعال کی بنیاد رکھی جائے۔ تب بھی یہ خیال لازم ہے کہ ایک وقت ایسا آئیگا جبکہ ملک کا غصہ بڑھ جائیگا اور ممکن ہے کہ قانون ایسے جوش اور خیال سے بنایا جائے جس سے معزز مالکان سرمایہ کے منصفانہ حقوق پر برا اثر پڑے۔

چند عملی مشورے

اس سلسلہ میں چند باتیں بطور مشورہ عرض کرونگا اگرچہ وہ صرف سرسری ہیں اور بحث و مباحثہ کے بعد بدل سکتی ہیں۔

(۱) چاہیئے کہ سب واقعی لین دین کرنے والوں کو درج رجسٹر کیا جائے اور جو لوگ بذریعہ بہی کھاتہ کاروبار کرتے ہیں انکو خاص قسم کی کتابیں مہیا کیجائیں جسمیں اسبات کی مناسب احتیاط ہوکہ روپیہ دینے والوں کی ادائیگی درج ہو اور اسکے لئے نمبر کرنا چاہیئے جو شخص زیادہ چالاکی کرے یا خلاف الفاظ معاہدہ کرے۔ اس کا لیسنس ضبط کرلیا جائے۔

(ب) اسبات کا انتظام ہونا چاہیئے کہ جس شخص کے پاس کفالت کافی اور معقول ہو اور جو بلاوجہ نالش کرنے میں دیر لگاتا ہے اُس کا اُس زمانہ کا سود ضایع ہوجائے جس زمانہ تک وہ بلاوجہ بیٹھا رہا بارہ سال یا زمانہ میعاد مقررہ کے اندر کسیوقت کوئی ادائیگی ثابت کردیجائے تو جو میعاد اول تھی وہ پھر زندہ ہوکر ایسی ہی ایک اور میعاد مل جاتی ہے۔

(ج) ایک وقت میں زر اصل سے چوگنے سے زیادہ کی ڈگری نہ ہونی چاہیئے یعنی زر اصل اور سود اصل سے چوگنا۔ اسی طرح ہندو شاستر سے بھی دوچند کی ڈگری ہوسکیگی۔

(د) جہاں فریقین معاہدہ کی حیثیت نامساوی ہے سود کفالت کے ساتھ بارہ فیصدی سے زیادہ اور بغیر کفالت کے ۱۸ فیصدی ہے تو عدالتوں کو اختیار ہوگا کہ وہ سود ساڑھے بارہ فیصدی یا اٹھارہ فیصدی تک کردیں۔

ممبران کونسل کے فرائض

دوسرے معقول مشورے بھی ہوسکتے ہیں جنسے کسی فریق کے منصفانہ حقوق پر مضر اثر نہ پڑے گا۔ اس کونسل کے ممبروں کی دلی خواہش ہونی چاہیئے کہ مفلس اور خیالکش اور دبی ہوئی جماعتوں کی بہبود کے لئے دل سے ساعی رہیں اور جہانتک انصاف اور دوراندیشی ان کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔ بچانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ ان کی تباہی ان کی اپنی وجہ سے ہو۔

مراسلات

خیرات و صدقات

بمبئی میں پارسیوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جسمیں تمام اکابر قوم شامل ہیں۔ کمیٹی اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہی ہے کہ قوم کے محتاجوں کی دستگیری کے لئے باقاعدہ نظام خیرات قایم کیا جائے - پارسیوں کی یہ کارروائی قابل تحسین ہے۔ اکثر یورپین اقوام تو مذہب سے آزاد ہیں برائے نام جس مذہب کو یورپ میں رواج ہے وہ عیسائیت ہے جس نے مال و دولت کو بنظر استحقار و استخفاف دیکھا ہے - عام نصائح کے سوا عیسائیت نے لاوارثوں محتاجوں کی امداد و اعانت کے لئے کوئی حکم نہیں دیا۔ اسی بنا پر یورپ میں سوشلسٹ نہلسٹ - انارکسٹ وغیرہ فرقوں کے عناصر موجود ہیں جو امن عامہ میں آئے دن خلل انداز ہوتے رہتے ہیں -

دین فطرت نے مال و دولت کو یہ پایہ بخشا ہے کہ قرآن مجید میں اسکو فضل - خیر - حسنہ اور رحمت سے تعبیر کیا گیا ہے اور خیرات و صدقات کے مضمون کو پانچ رکوع میں بیان کیا گیا ہے۔ خیرات و صدقات کے فوائد سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اسمیں بیشمار فوائد و عوائد ہیں وہاں اسکے بے محل اور غلط استعمال سے نقصانات کثیر بھی ہیں - غور کرو خیرات و صدقات اور نذر و نیاز کے غلط استعمال کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہٹے کٹے مشٹنڈے مسلمان نہایت بیباکی نہایت بے شرمی اور نہایت بے حیائی سے بازاروں اور کوچوں میں دن رات مانگتے پھرتے ہیں دیگر اقوام وقت و ضرورت کے اقتضا سے اپنی قوم کی صلاح و فلاح کے لئے خود قواعد وضع کر رہی ہیں لیکن مسلمانوں کے پاس ایسی کتاب مبین موجود ہے جسمیں انسان کی رشد و ہدایت کیلئے نہایت مستحکم قواعد موجود ہیں اور جس کی صداقتیں کسی خاص قوم - خاص زمان اور خاص مکان سے مختص نہیں بلکہ ابدالآباد کیواسطے تمام عالم کے سود و بہبود پر حاوی ہیں۔ تاہم مسلمانوں نے قرآن مجید کو پس پشت پھینکدیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہر قسم کے مصائب و نوائب کے آماجگاہ بنے ہوئے ہیں -

نورالدین

از گوجرانوالہ

تعلیمیافتہ نوجوان اور ترقی تجارت و زراعت

ہم نہایت زور سے تعلیمیافتہ نوجوانوں کی توجہ - تجارت کی ترقی کی طرف دلاتے رہتے ہیں کہ اگر سرکاری نوکری تلاش کرنیکے بجائے وہ ترقی زراعت و تجارت کیطرف اپنی توجہ مبذول کریں جیسا کہ یورپین و جاپانی نوجوان کر رہے ہیں تو وہ نہ صرف ترقی تجارت سے خود معقول فائدہ اٹھاتے بلکہ ملک کی دولت کو خوب بڑھاتے - ایسے حالات میں افلاس ہند کا سوال حل کرنا ایسا مشکل نہ ہوتا جیسا کہ آجکل گورنمنٹ اور ہندوستانیوں کو نظر آ رہا ہے - آجکل ہر ایک نئے بی اے اور ایم اے پاس شدہ کی نظریں سول سروس - انڈین میڈیکل سروس اور انجنیرنگ کالج کو پر زیل اور رڑکی طرف لگی ہوئی ہیں - لیکن باوجود انگریزی تعلیم میں گریجویٹ ہونیکے انھوں نے اعلیٰ تعلیم کے اصلی مدعا کو بالکل نہیں سمجھا اگر اسی قدر عرصہ توجہ اور روپیہ تجارت کی ترقی میں صرف کریں جس قدر کہ ایک نئے بی اے یا ایم - اے سرکاری نوکری کے تلاش کی خاطر سول سروس اور انڈین میڈیکل سروس وغیرہ میں خرچ کرتا ہے - تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ تجارت کی ترقی میں وہ کامیاب ہو کر وہ اسی قدر دولت اور عزت پیدا نہ کر سکے - غریب طلباء کے پاس بیشک سرمایہ نہیں ہوتا - کہ وہ تجارت یا زراعت کو شروع کرے مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ دولتمند تعلیمیافتہ جوان لڑکوں کی توجہ تجارت کی ترقی کی طرف نہیں دلاتے ملک کی معدنی ترقی میں تعلیمیافتہ نوجوانوں کے لئے اسقدر بھاری گنجائش ہے کہ وہ معمولی سرمایہ سے معقول نفع کما کر مزے سے آزادی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں لیکن چونکہ ہندوستانی صدیوں سے غلامی کے خیالات میں مبتلا رہے ہیں اسلئے وہ آزادی اور ملک کی خدمت کرنیکے فوائد کی قدر نہیں کرتے - آجکل ہندوستان اپنی ہر ایک ضروریات کیلئے غیر ممالک جرمنی - اٹلی - آسٹریا - امریکہ اور جاپان وغیرہ کا محتاج ہے اگر ہمارے تعلیمیافتہ نوجوان ہمارے ملک کی ضروریات کو اسی ملک میں بہم پہونچانیکی طرف کافی توجہ دیں اور معمولی سرمایہ سے اول میں کارروائی شروع کریں تو ہمیں کوئی وجہ نہیں ہے کہ دیگر کامیاب سوداگروں مثلاً سر جمشید جی جی بھائی و ٹاٹا اور سر کریم بھائی اور آدم جی پیر بھائی و میاں سیٹھ کریم بخش صاحب وغیرہ کی طرح وہ کامیاب نہوں - (ٹھاکر رام گنگا رام زمیندار ڈیرہ اسمعیل خان)

نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

انگریزی تعلیم یافتہ جماعت کی دینی تعلیم جسقدر ضروری تھی افسوس ہے کہ ابتک اُس سے اسقدر تغافل برتا جا رہا ہے - انگلستان کے مقابلہ میں ہندوستان کو اور خصوصاً مسلمانوں کو حمایت مذہب کا زیادہ دعویٰ ہے مگر وہاں ہر سال ایک اچھی تعداد گریجوایٹوں کی محض دینی خدمات کے لئے وقف ہو رہی ہے اور یہاں ادھر خیال تک نہیں آتا - جس سے بعض انگریزوں کو یہ رائے قایم کرنیکا موقعہ ملا کہ مذہب ہندوستان سے رخصت ہو رہا ہے اور جب مسلمانوں کے اس دعوے کو ساتھ ملا لیا جائے کہ مسلمانوں کی قومیت کی بنا مذہب کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں ہے تو نتیجہ اور مہیب صورت اختیار کرتا ہے -

نظارۃ المعارف القرآنیہ

مسلمانوں کے ہر طبقہ کو قدیم تعلیمیافتہ ہوں یا جدید نوعلم بردار ہوں یا مذہبی خادم اس نہایت ضروری کام کیطرف متوجہ کرنا چاہتی ہے - گریجویٹ بہت دنوں وقت طالبعلمی کیلئے نہیں دیسکتے اور قرآن شریف اور حدیث شریف کی جسقدر تعلیم عام طالبعلموں کیلئے اطمینان بخش ہو سکتی ہے اُنکے لئے کافی نہیں - نظارۃ المعارف القرآنیہ نے (جسکے سرپرستوں کی مشیروں اور اراکین کی فہرست جلد شائع کر دیجائیگی) جسقدر گریجویٹس عربی زبان جانتے ہوں اُنکو ایک سال میں پورا قرآن شریف اور حدیث شریف کی نہایت صحیح انتخاب کی ایک اعلیٰ حکیمانہ شرح حجۃ اللہ البالغہ پڑھانا تجویز کیا ہے - اسکے ساتھ اُنہیں ام الصحاح مؤطا امام مالک مع شرح شاہ ولی اللہ قدس سرہ جس سے مذاہب اہلسنت میں انھیں بصیرت پیدا ہو پڑھایا جائیگا - بخاری - مسلم - ترمذی کے اسقدر بعض بھی اُنہیں پڑھائے جائینگے جس سے ان کتابوں کی قدر پہچاننے لگیں اس جماعت میں مستعد نوجوان مولوی بھی شامل رہینگے تاکہ اہل علم حضرات کا ایک حصہ اس نصاب سے آشنا ہو جائے اور جسقدر دینی خدمات محض مولویوں ہی سے بجا لا سکتے ہیں اُنکے لئے بھی ایک جماعت تیار ہو جو تعلیمیافتہ اصحاب کیساتھ ملکر کام کر سکے - گریجویٹوں کی تعلیم کیساتھ مذہبی صحبت کی بھی ضرورت ہے جسے یہ ناقص ایک حد تک پورا کر سکینگے - نظارۃ المعارف ان گریجویٹوں کے لئے جو عربی نہیں جانتے - عربی از بر پڑھنے کا ایسا انتظام کریگی جس سے ۳ ماہ سے ۶ ماہ تک وہ اس جماعت میں شامل ہونیکے قابل ہو سکیں گے مولویوں کو جسقدر انگریزی زبان دانی کی ضرورت ہے اسکا انتظام بھی یہ مجلس کریگی - لائق گریجوایٹ اور مستعد مولوی آسانی سے نہیں ملتے اور انہیں معمولی دنیاوی ضرورتیں اس کام سے توجہ ہٹانیکے لئے بہانہ بن سکتی ہیں - اسلئے تجویز یہ ہے کہ ایک کل کے لئے ہر مولوی اور گریجویٹ کو پچاس روپیہ وظیفہ دیا جائے نظارۃ المعارف القرآنیہ سے جسقدر آدمی تیار ہونگے اُمید ہے کہ وہ قرآن شریف کی تعلیم و اشاعت کرنا اپنا فرض قرار دینگے - گورنمنٹ کے جدید تعلیمی ریزولیوشن کے متعلق جب مسلمان کثرت سے دارالاقامہ قایم کر کے اعلیٰ مذہبی تعلیم کا انتظام کرینگے تو اُمید ہے کہ انہیں اس مجلس سے کافی امداد مل سکیگی - دہلی دارالسلطنت بنا اور غالباً چند سال میں ایک تعلیمی مرکز بن جائیگا - ہمارے نصاب کا دہلی سے خاص تعلق تھا - اسلئے سمجھا گیا کہ اس تعلیمگاہ کا مرکز دہلی ہو - اس جلسہ کا اس مجلس کا نشو و نما مقتدایان ملت اور معززین قوم کی سرپرستی میں ہوگا - معززین قوم میں سب سے اول نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی کی سرپرستی عالیجناب حاذق الملک حکیم اجمل خانصاحب نے اور اُنکے بعد عالیجناب نواب وقار الملک بہادر نے قبول فرمائی ہے - جناب نواب صاحب نے اس تجویز سے دلی ہمدردی ظاہر فرمائی اور سرپرستی قبول کرنے وقت اپنی ناتندرستی اور ضعف کی وجہ سے دماغی یا جسمانی محنت برداشت نہ کرنیکی شرط لگا دی - اس انجمن کے اصول جو بدلے نہیں جا سکتے حسب ذیل قرار دئے گئے ہیں -

(۱) مسلمان عالموں کی جس جماعت کا مقصد (الف) تعلیمیافتہ مسلمانوں کو قرآن شریف پڑھانا (ب) اسلامی مدارس و مکاتب مساجد اور کالجوں - اسکولوں کے لئے معلمین قرآن تیار کرنا - (ج) قرآن شریف کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنا (د) مضامین قرآن شریف کو عام فہم بنانے اور انکی اشاعت کے لئے تمام ممکن وسائل عمل میں لانا (ہ) قرآن شریف پر غیر مسلم قوموں کے اعتراضات کا تحریراً و تقریراً جواب دینا ہو - اسکا نام نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی ہے - (۲) نظارۃ المعارف القرآنیہ قرآن شریف کی تفسیر میں شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے اصول مدونہ حجۃ اللہ البالغہ کا اتباع لازم قرار دیتی ہے - (۳) نظارۃ المعارف القرآنیہ کا مرکز دارالسلطنت دہلی ہوگا اور اُسکی شاخیں تمام صوبجات کے صدر مقام میں قایم ہونگی - (۴) نظارۃ المعارف القرآنیہ تعلیمی جماعت ہے - پالیٹکس میں حصہ نہیں لے سکتی اور تاج برطانیہ کی وفاداری مسلمانوں کی عام پالیسی کے مطابق اسکے لئے لازم ہوگی - (۵) ہر ایک مسلمان جسے ان مقاصد سے ہمدردی ہو اور ایک روپیہ سالانہ چندہ دے نظارۃ المعارف القرآنیہ کا رکن ہوگا - قرآن شریف کا ترجمہ یا تفسیر لکھنے والے یا بالالتزام ترجمہ قرآن شریف پڑھانیوالے نظارۃ المعارف القرآنیہ کے اعزازی رکن ہونگے -

ضوابط - رجوار اکین ۵۰ کی مجموعی بروا جب العمل ہونگے (۶) وضع ضوابط ترمیم و تنسیخ قواعد - تقرر جلسہ انتظامیہ تعیین مصارف - انتخاب عہدہ داران اراکین کا وہ عام جلسہ کر سکیگا جسمیں ۲۵ اراکین موجود ہوں (۷) مقتدایان ملت اور معززین قوم اس مجلس کے سرپرست ہونگے

مدینۃ النسواں

چاند بی بی

(۲)

اسے بھی اس عہدہ سے الگ کرنے اور موافق امراء کی رائے سے بنکاپور کے حاکم مصطفےٰ خاں کو سلطنت کا وزیر اعظم مقرر کرنے کا ارادہ چاند بی بی نے کیا۔ مگر بدقسمتی سے اسکی خبر کشور خاں کو لگ گئی کشور خاں اسوقت نہایت ہی زبردست امیر تھا عنان سلطنت بالکل اسکے ہاتھ میں تھی۔ چاند بی بی قلعہ کی چار دیواری سے کیونکر باہر نکل سکتی تھی آخر اس نے اپنے رسوخ سے کھلم کھلا کارروائی شروع کی اور چاند بی بی کو اس الزام پر قید کیا کہ اپنے بھائی کو بیجاپور پر حملہ کرنیکے لئے بلایا ہے عام لوگوں میں یہ افواہ فوراً پھیلگئی یہ ۱۵۸۳ء کا ذکر ہے۔

ستارہ اسوقت بھی علاقہ کا ایک مشہور شہر ہے اور ایک زبردست پہاڑی قلعہ ہے جسکا مقابلہ شاید دکن کا کوئی قلعہ کرسکتا ہو ستارہ احمدنگر اور بیجاپور کے جنوب کوئی پچاس کوس پر واقع ہے۔ یہیں کے قلعہ میں چاند بی بی قید کیگئی تھی۔ کشور خاں نے چاند بی بی کو قید کیا تو تمام امراء برہم ہوگئے اور ہر طرف ہلچل ہی پڑگئی آخر کثرت رائے سے کشور خاں کو بیجاپور سے نکالدیا اور سلطنت کے خیر خواہوں نے ستارہ سے چاند بی بی کو قید سے چھڑا کر پھر عنان حکومت اسکے سپرد کی۔

کشور خاں کے بعد مخالف پیدا ہوگئے تھے آخر چاند بی بی کے موافقین نے اسے قتل کرڈالا اور وزارت ایک حبشی نژاد امیر اخلاص خاں کو دیگئی سلطنت احمدنگر اور بیجاپور میں پہلے ہی سے حبشی غلاموں کا رواج پڑگیا تھا۔ انمیں بعض تو اتنے لائق ثابت ہوئے ہیں کہ انکا نام ابتک مثال کے طور پر لیا جاتا ہے چنانچہ انھیں حبشی نژادوں میں اخلاص خاں بھی ایک لائق اور قابل شخص شمار کیا جاسکتا ہے

جس جگہ دو مخالف جماعتیں ہوجائیں وہاں کا خدا ہی حافظ ہے۔ بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں بیجاپور کا بھی یہی حال تھا۔ ایکطرف دکنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رہے تھے۔ اور دوسری طرف حبشی اپنے پیر پھیلا رہے تھے، اور ان دونوں جماعتوں کی تو تو میں میں سے سلطنت کو سخت نقصان پہنچا رہی تھی۔

بیجاپور کی ابتر حالت دیکھکر چہار طرف سے مخالف حکومتوں نے سر اٹھانا شروع کیا اور برار، بیدر، اور گولکنڈہ والوں نے سلطنت کی حدود میں اپنے قدم بھی بڑھانے شروع کردئے بلکہ ایک مخالف سلطنت نے تو بیجاپور پر بھی چڑھائی کردی۔ مگر چاند بی بی نے خوب داد شجاعت دی کہ مخالف سلطنت جس راستہ سے آئی تھی اسے راستے بے نیل مرام واپس گئی۔ یہ واقعہ ۱۵۸۴ء کا بتایا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ مورخین نے یہ نہ بتایا کہ وہ کونسی سلطنت تھی۔ کہتے ہیں سال بھر سے اس سلطنت نے بیجاپور کا محاصرہ کر رکھا تھا مگر چاند بی بی نے اپنی سلطنت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو سنبھالکر کے دشمن کے دانت کھٹے کردئے ۱۵۸۵ء میں پھر بیجاپور اور احمدنگر میں دوبارہ رشتہ داری شروع ہوئی یعنی چاند بی بی کے بھائی مرتضیٰ نظام شاہ نے ابراہیم عادل شاہ کی بہن خدیجہ بیگم سے شادی کی اور دولہن کیساتھ چاند بی بی بھی اپنے میکہ چلی آئی۔

چاند بی بی کا اب مصمم ارادہ ہوچکا تھا کہ امور سلطنت سے دست بردار ہوجائے اور اپنی زندگی کے باقی ایام تنہائی اور خدا کی عبادت میں گذارے مگر جب یہاں آئی ہے تو معاملہ ہی دگرگوں ہوگیا تھا۔ بیجاپور سے زیادہ بدتر حالت احمدنگر کی ہوچکی تھی۔ باپ بیٹے آپسمیں ایکدوسرے کے خون کے پیاسے ہورہے تھے۔ آخر نظام شاہ کا کام تمام کردیا گیا۔ فرشتہ دکن کا مشہور اور معتبر مورخ اسوقت قلعہ میں موجود تھا اس نے بڑے دلخراش الفاظ میں اس واقعہ کو قلمبند کیا ہے۔ چاند بی بی بھی قلعہ ہی میں حاضر تھی اس نے ہزاروں ہی تدبیریں کیں کہ کسی طرح باپ بیٹے میں میل ملاپ ہوجائے مگر اسکی ساری کوششیں بے سود ثابت ہوئیں

میران نظام شاہ نے اگرچہ باپ کو قتل کرکے تخت اپنے قبضہ میں کرلیا تھا مگر یہ کچھ راس نہ آیا اور اسکا بھی وہی انجام ہوا جو مرتضیٰ کا ہوا تھا۔ اسی بدنظمی کی حالتمیں بارسوخ جماعت نے مرتضیٰ نظام کے بھائی کے لڑکے کو تخت پر بٹھایا اور جمال خاں کو منصب وزارت سپرد کیا گیا مگر بیجاپور اور برار والوں نے اس بادشاہ کی سخت مخالفت کی اور احمدنگر پر چڑھائی کرکے جمال خاں کو شکست بھی دی لیکن چاند بی بی نے اپنے خاندان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ابھارا اور صلح کرکے اس آئی ہوئی بلا کو رفع دفع کردیا یہاں کی ناگفتہ بہ حالت اور اپنی کچھ پیش جاتی نہ دیکھکر چاند بی بی مجبوراً بیجاپور چلی آئی ابراہیم نے جو اب جوان ہوگیا تھا اپنی پھپی کی بڑی ہی گرمجوشی کے ساتھ آؤبھگت کی اور اسکے ساتھ نہایت ہی عزت اور احترام سے پیش آیا۔

جب ۱۵۸۷ء میں چاند بی بی بیجاپور چلی آئی تو احمدنگر میں اور بھی زیادہ دھاچوکڑی مچ گئی۔ خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ برہان نظام شاہ احمدنگر کا تخت حاصل کرنیکے لئے اکبر بادشاہ کے پاس امداد طلب کرنیکے لئے چلا گیا اور ۱۵۸۹ء میں واپس آیا۔   باقی دارد   (ادیبہ)

مطائبات

سمندر اور دل

اے سمندر تیری وسعت دیکھکر   آرزوئیں میری کیسی شاد ہیں
جس طرح موجیں ہیں تجھ میں جلوہ گر   یونہیں میرے دل میں یہ آباد ہیں

تو اگر ہے بحر ناپید اکنار   اور لہروں کی نہیں کچھ انتہا
یونہیں ارمان ہیں مرے بھی بیشمار   اور وسعت دل کی تجھ سے بھی سوا

جس طرح تجھ میں تلاطم ہے بپا   اور مد و جزر کا ہے زور شور
یونہیں طوفان رکھتا ہے جذبات کا   میرا دل۔ جس کا نہیں کچھ اور چھور

جس طرح تہ میں لئے بیٹھا ہے تو   بیش قیمت دُرِ مکنوں سیکڑوں
میرے دل میں بھی اگر ہو جستجو   ایسے ہی نکلیں گے مضموں سیکڑوں

جس طرح تجھکو سکون حاصل نہیں   ایک حالت پر نہیں رہنے کی تاب
چین سے اِک لمحہ رہتا دل نہیں   یہ بھی ہے یونہیں رہینِ اضطراب

سطح پر تیری رواں ہیں جسطرح   یہ دخانی کشتیاں اور یہ جہاز
آتے جاتے دِل میں بھی ہیں اسطرح   حسرت و اُمید کے راز و نیاز

ہیں ہزاروں ہستیاں گر تجھ میں غرق   جس سے تو گنجِ شہیداں بنگیا
پھر بھی کچھ ہوتا نہیں ہے اس سے فرق   ہے تمناؤں کا مدفن دِل میرا

اے سمندر! میں تو سمجھا ہوں یہی   تو جُدا دِل سے کوئی ہستی نہیں
تجھ میں اور دِل میں ذرا بھی واقعی   امتیاز رفعت و پستی نہیں

(نعیم)

نالۂ حمید

کس کو سناؤں ساقی جو کچھ بھرا ہے جی میں   تو نے اُڑائیں اکثر باتیں مری ہنسی میں
لیکن مری مصیبت رندوں کی ہے تباہی   غمخوار بن خدارا، اس دردِ بیکسی میں
لا بھر کے ایک ساغر ساقی مئے کہن کا   اِک تازہ غم ہے مجھکو اس رنج بیدلی میں

اہل وطن نے ملکر برباد کردیا ہے   جس گھر کی تھی ضرورت ہم سب کو زندگی میں
بھولے ہیں دوست باہم اُلفت سے ملکے رہنا   کیوں جا گرے ہیں ہمدم غفلت سے گرہی میں
جینے کے واسطے اب قوم مر رہی ہے   یہ موت ڈھونڈھتے ہیں ہر جا یہ زندگی میں

کیوں ضد ہے برہمن کو شیخ حرم نشیں سے   کیا شیخ کا بُرا ہے مندر کی آرتی میں
تیرتھ ہے گیانیوں کا من کی اجدھیا میں   پرم آتما کی مایا رکھی ہے سب کے جی میں
ہر گھٹ میں رام جی ہیں اور رام نام والو   کیوں مر رہے ہو ناحق اِک جنگ زرگری میں
ساری جہاں کی قومیں تجھپہ کام کر رہی ہیں   تم پھنس رہے ہو پیارو اک دردناکی میں
توحید ہی کا قشقہ پنڈت کی ہے جبیں پر   طُرّہ ہے حق کی وحدت دستار مولوی میں
یارو عداوتیں ہیں بے سود سب ہماری   پنہاں نجات سب کی ہے صلح و آشتی میں
آپس کی الفتوں میں گر گیان ہے ہمارا   سب کچھ ملے گا ہمکو دانش کی آگہی میں
ہے کسقدر مصیبت بدلا ہے کیا زمانہ   جانِ حمید نالاں ہے سخت بیکسی میں

در محفلیکہ یاراں شرب مدام کردند
چوں نوبت بما شد آتش بجام کردند

(حمید)

حوادث و اخبار

ہندوستان

مدراس اور سدرن مرہٹہ ریلوے کے سب ملازم کام پر واپس آ گئے ہیں لیکن اب ریلوے حکام انکی تنخواہ گھٹانے اور ریلوے سوسائٹی سے قطع تعلق کرنیکے لئے کہتے ہیں جسپر پھر ہڑتال پڑنے کا اندیشہ کیا جاتا ہے۔

افسوس ہے کہ حضور نظام والدہ محترمہ سخت علیل ہیں۔ رعایائے حیدرآباد دکن ہز ہائینس کی صحتیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

گنگیا نامی سٹیمر بھاؤنگر جاتے ہوئے کہیں راستہ میں گم ہو گیا ہے اور ابتک اُسکا کچھ پتہ نہیں لگا ہے۔ سٹیمر مذکور میں کپتان کے علاوہ (۷۰) خلاصی تھے۔ رکیفیت یہ ہے سرستی نامی جہاز نے لیگیا کو دیکھا تھا جسکی مشین اسوقت بگڑی ہوئی تھی لیکن کوئی خطرہ کا اشارہ نہیں کیا گیا تھا۔

ایسٹ انڈیا ریلوے لائن پر بردوان اور سیتارام جنکشن کے ابین ۲۰ مسافر گاڑیاں روزانہ دوڑتی رہتی ہیں جس سے کوئلہ کی ٹرینوں کے پہنچنے میں بڑا خلل واقع ہوتا ہے۔ لہذا تجارت پیشہ جماعت نے مشورہ دیا ہے کہ اس حصہ کی ڈبل لائن کو تگنا کر دیا جائے۔

محکمہ ڈاکخانجات ہند کے ذمہ دار افسران نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ روپیہ زیادہ کے رجسٹرڈ ویلیو پی ایبل پارسل کو اگر دس دن میں مکتوب الیہ وصول نہیں کریگا تو وہ پارسل فرستندہ کے پاس واپس بھیجدیا جائیگا۔

کلکتہ پارلیمنٹ میں سفرجیٹ عورتوں کے سوال پر بحث ہونیوالی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اسمیں غیر معمولی دلچسپی لیجائے گی۔

حیادو ولبسی مسٹر منڈل نے عارتی فنڈ میں جابجی تریکم داس کالج کے ۳ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

۱۴-ماہ حال کو کلکتہ میں پھر موسلادھار بارش ہوئی جس سے شہر کی تمام گلیاں اور بازار پانی سے بھر گئے۔ بعض مقامات میں کمر کمر پانی آ گیا جس سے ٹریموے کی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی کالج سکوئر اور کارنوالس سکوئر کے تالاب بالکل پانی میں چھپ گئے۔

بمبئی میں جس معمر مسلمان بہرہ نے اپنے آقا ایتان مس متعلقہ سینٹ جارج ہسپتال بمبئی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اور پھر خودکشی کے ارادہ سے اپنے آپکو بھی زخمی کر لیا تھا اور صاحب اور بہرہ دونوں ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ اب اسپر اقدام قتل و خودکشی کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں ۲۰-جون کو قریب ۱½ ہزار بچوں کو ضیافت دیجائیگی اسکے علاوہ ۲ ہزار مسلمان اور دو ہزار یوروپین بچوں اور ۸۰۰ لڑکیوں کو بھی بلایا جائے گا۔ اصل ہنود کے بعض فرقے اپنے بچوں کی ضیافت کا علیحدہ انتظام کر رہے ہیں غربا کے بچوں کو کھانا کھلانیکا بھی انتظام ہوا ہے کل خرچ کا اندازہ ۶ ہزار روپے کیا گیا ہے جسمیں نصف وصول ہو چکا ہے۔

ایک ۳۰ سالہ ہندو عورت جسکا خاوند مر گیا تھا اُسکی وفات کے چار روز بعد کلکتہ میں ستی ہو گئی اُسنے اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگا لی اور بلا کوئی فریاد کئے یا کسی سے مدد مانگے بغیر خاموشی سے جان دیدی۔

گذشتہ ہفتے روز دار جیلنگ میل کی چند گاڑیاں جونہی سٹیشن کے قریب پہنچیں لائن سے اُتر گئیں اور معلوم ہونے پر گاڑی فوراً ٹھہرالی گئی ورنہ تمام گاڑی کے ایک قریبی غار میں گر پڑنے اور سخت نقصان جان ہونے کا اندیشہ تھا چند مسافروں کو کسیقدر چوٹ آئی اور کئی لوگ گاڑیوں سے باہر کود پڑے۔

افسوس ہے کہ سنسکرت کے ایک فاضل اجل پنڈت گنگادھر شاستری سی۔ آئی۔ ای نے حال میں بمقام بنارس انتقال فرمایا ہے آپ ۳۰ سال سنسکرت کالج بنارس میں پروفیسر رہے تھے۔

مہاراجہ ٹراونکور نے اپنے وزیر اعظم کی لڑکی کو ۳ ہزار روپیہ سالانہ کا وظیفہ دیکر برائے حصول تعلیم ولایت روانہ کیا ہے۔

تازہ ولایتی ڈاک کی آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ غریب مسلمانان بمبئی کا میڈیکل مشن آیندہ ۲۰-جون کو استنبول سے بجانب بمبئی روانہ ہو جائیگا۔

گورنمنٹ میسور نے اپنے ہاں کے پریس کو فروغ دینے کے لئے ایک تجویز نکالی ہے جسکی رو سے اہل پریس کو خاطر خواہ امداد بہم پہنچائی جائیگی۔ سرکاری پریس کے سپرنٹنڈنٹ خود جاکر ان پریس کو مشورہ دیا کرینگے اور ٹائپ وغیرہ کی خریداری میں بھی حسب ضرورت امداد پہنچائی جائے گی۔ ۸۶-۱۸۸۵ء میں ریاست میسور میں ۱۱ پریس تھے۔ اب ۵۲ ہیں۔

پچھلے ہفتہ مقام گوسارلیف میں بابو جادو ناتھ بسواس نے ۱۰۶ سال کی عمر میں وفات پائی یہ ۱۸۴۳ء میں بمقام ہنشی محکمہ پولیس میں داخل ہوئے تھے اور ۱۸۵۷ء کے غدر میں اُنھوں نے برہانپور میں عمدہ خدمات ادا کی تھیں۔

شملہ میں قبل از وقت برسات شروع ہو گئی ہے۔ پہاڑی لوگ کہتے ہیں کہ برسات کے موقع امسال پانی کی قلت رہے گی جس سے قحط پڑنیکا اندیشہ ہے۔

سندھ سے ایک پولیس کانسٹبل نے جسکے سر پر خون سوار تھا۔ تھانہ ڈوکری میں ایک بندوق اور ۱۳ کارتوس لے کر لوگوں پر فیر کرنے شروع کئے۔ پہلے ایک عورت کو جان سے مار ڈالا پھر تھانہ لگرٹ تھانہ دار کو ہلاک کرنیکے لئے وہاں کے تھانہ میں پہنچا مگر خوش قسمتی سے تھانہ دار کو وہاں موجود نہ تھا۔ پولیس کے آدمی اُسے گرفتار کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔

محمد حسین نامی مشہور ڈاکو اور قاتل جو کئی دنوں گولڑہ کے قریب پکڑا گیا تھا اور جسکے دو بھائیوں کو اس سے پیشتر پھانسی کی سزا مل چکی ہے۔ اور تیسرے کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے انعام مقرر ہوا ہے اسے ایک مقدمہ میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ملی ہے اور دیگر مقدمات دائر ہیں۔

ہندوستان میں اُون کی صرف پانچ ملیں ہیں اگرچہ انکے ساختہ مال کی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے لیکن ملک میں جسقدر اونی کپڑا صرف ہوتا ہے اسکا یہ عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ ۱۹۱۰ء میں ملک غیر سے ۳ کروڑ ۵۴ لاکھ ۴۴ ہزار ۱۰۲ روپے کا اونی کپڑا آیا تھا۔ برخلاف اسکے ملک میں صرف ۵۰ لاکھ ۳ ہزار ۴۰۶ روپیہ کا کپڑا تیار ہوا جسمیں اسی سال میں ۴۲ لاکھ ۷۴ ہزار ۴۵۵ روپیہ کا مال ممالک غیر میں بھیجا گیا جو زیادہ تر کمبل اور فرش پر مشتمل تھا۔ اونی کپڑے کی بڑی ملیں کانپور اور دھاریوال (پنجاب) میں ہیں۔

روئی کی عالمگیر کانفرنس میں سر چارلس میکارا نے ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں روئی کی پیداوار کو ترقی دینے کے سوال پر غور کرنے کے لئے آیندہ موسم سرما میں مسٹر سلڈٹ سیکریٹری انٹرنیشنل فیڈرنس ہندوستان وارد ہونگے۔

بیمار بچوں کے نام لیڈی ہارڈنگ کا پیغام

ہر اکسیلنسی لیڈی ہارڈنگ نے بیمار بچوں کے نام حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:۔

میرے پیارے بچو! میں تمہیں حضور ویسرائے کی سالگرہ کی تقریب پر محبت ہمدردی اور خوشی کا پیغام بھیجنا چاہتی ہوں۔ مجھے تمہاری تمام تکالیف کا از حد خیال ہے اور خدا کرے یہ ادنیٰ تحفہ جو میں بھیجتی ہوں تمہاری خوشی کا باعث ہو اسمیں شک نہیں کہ میرا تحفہ پانیوالے بہت سے یتیم بھی ہونگے مگر میں ایک ماں کی طرح تمسے خاص محبت اور ہمدردی رکھتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو افلاس اور مصیبت میں مبتلا ہیں اور میں اس عام خوشی کے دن تم میں سے ہر ایک کو آرام اور اطمینان کا پیغام بھیجنا چاہتی ہوں۔

لیڈی ہارڈنگ آف پینھرسٹ

صوبجات متحدہ کے مشہور سولیسن مسٹر استے حسن علی جو مدرسۃ الاسلام کراچی کے بانی حسن علی آفندی کے فرزند تھے سندھ میں انتقال فرما گئے۔

مدراس کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ تمام مدراس لائن پر کام بدستور جاری ہو گیا ہے اور ہر شخص اپنی سابقہ ملازمت حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے مدراس میں بہت سے گارڈوں نے سلسلہ ملازمت میں دوبارہ داخل ہونیکی درخواستیں بھیجدی ہیں اور باقی بھیج رہے ہیں۔ یہ افواہ ہے کہ ریلوے کمپنی انجمن ملازمان ریلوے کے ممبروں اور غیر ممبروں کی درخواستوں پر علیحدہ علیحدہ غور کر رہی ہے اور یہ بیان درست معلوم ہوتا ہے کہ کسی طرفداری کے بغیر انصاف سے کام لیا جاتا ہے۔

میو جانی سنفا مانی نے جو منڈالے میں رہتی اور سنیاوا مانی پایا کی بیٹی اور برما کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہفتہ کے روز بمقام انسین انتقال فرمایا۔ انکی عمر اسوقت باون سال کی تھی۔ اپر برما کے سلطنت برطانیہ میں منضم ہونیکے بعد وہ بطور ایک شاہی قیدی کے ہنزادہ میں رکھی گئی تھیں مگر گذشتہ سال گورنمنٹ نے انکی تجہیز و تکفین کے لئے تین سو روپیہ عطا فرمائے نعش بمقام کیاک ونیگ جلا لی گئی اور راکھ منڈلے بھیجی جائے گی۔

حوادث محلیہ (لوکل)

۲۰-جون کو رعایائے بجنور کی جانب سے پریڈ پولیس کے میدان میں حضور ویسرائے بہادر کی مبارک تقریب سالگرہ کا جشن منایا گیا۔ جلسہ میں مختلف حضرات نے معمولی نثر و نظم مضامین پڑھے جلسہ کا انتظام کچھ زیادہ اچھا اور باقاعدہ نہ تھا۔ اسکی وجہ غالباً یہ کہ کمیٹی انتظامیہ کے پریسیڈنٹ جناب سونی ہربنس لال صاحب رائے بہادر موجود نہ تھے جن کے حسن انتظام سے جلسہ خیر و خوبی کیساتھ اختتام کو پہونچنا یقینی تھا۔

جلسہ کے آخر میں بچوں کو شیرینی تقسیم کیگئی اور آتش بازی بھی چھوڑی گئی۔

اُردو مڈل اسکول میں بھی بچوں کا اجتماع ہوا۔ مدرسہ اچھی طرح سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جشن سالگرہ کی حقیقی مسرت و خوشی میں نہایت فیاضی سے مٹھائی تقسیم کیگئی۔

دونوں جگہ کا اجتماع اچھا رہا۔ اخبار چونکہ تیار ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم زیادہ تفصیل سے حالات نہیں لکھ سکتے۔ اور نہ کوئی خاص بات قابل اندراج ہے۔

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

لنڈن ۱۶-جون - سرویا کی مجلس وزراء اس خیال سے مستعفی ہوگئی ہے کہ بلغاریہ اور سرویہ کے تنازعہ میں زار روس کی ثالثی قبول کرنیکی ذمہ داری اسپر عائد ہو۔ مگر انکا استعفا منظور نہیں کیا گیا اور وزراء کو انکے عہدوں پر برقرار رکھنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۷-جون - شوکت پاشا کے قتل کی سازش کے متعلق جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں انمیں دانش بے سابق وزیر۔ حامد آفندی پریسیڈنٹ عدالت بیرا۔ مصطفٰے بے میر علاقہ چہارم قسطنطنیہ اسمیں حقی پاشا مخالف پارٹی کے لیڈر اور ضیغم خلف کامل پاشا سابق وزیراعظم شامل ہیں۔

طہران ۱۶-جون - اس امر پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ ۵۰ ایرانی کاسک دو روسی افسروں کی زیر کمان سالار الدولہ کے مقابلہ کیلئے روانہ کئے گئے ہیں۔ عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ سویڈنی جنڈارمی کے نشو و نما اور بالآخر تمام ایران میں اسکو کام میں لانیکے امکان کی وجہ سے روس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ روسی حلقہ اثر میں امن و امان قائم رکھنے کا کام روسی افسروں کے ماتحت ایرانی کاسکوں کے سپرد کیا جائے۔

موسیو ایٹین وزیر جنگ فرانس نے کل بمقام رینز گورنمنٹ کی سہ سالہ فوجی خدمت کی تجاویز کی حمایت میں ایک پُر جوش تقریر کی انہوں نے بیان کیا کہ "ہمیں اس امر کا مقابلہ کرنا ضروری ہے کہ فرانس اسوقت صرف ۴ لاکھ ۷۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں لا سکتا ہے حالانکہ جرمنی کی اُس سپاہ کی تعداد جسے وہ میدان جنگ میں لا سکتی ہے جلدی ہی ۸ لاکھ ۷۰ ہزار تک پہونچ جائیگی - جرمنی کا اپنی فوج کو سات لاکھ سے بڑھاکر فوراً ۸ لاکھ ۷۰ ہزار تک پہنچانا خاص وجوہ سے خالی نہیں مگر ان وجوہ کی تحقیقات کرنا اور جرمنی پالیسی کی صحت و عدم صحت کا فیصلہ کرنا میرا کام نہیں بلکہ میرا کام مناسب تدبیر کا اختیار کرنا ہے کیا آپ جرمنی کے غلام دست نگر بنکر رہنا چاہتے ہیں۔ (نہیں نہیں بلند آواز میں) موسیو ایٹین نے کہا۔ تو ہم بھی غلام اور دست نگر رہنا نہیں چاہتے اور ہم آخر تک اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کیلئے کوشش کرتے جائینگے خواہ ہمیں کتنی ہی تکلیف اور محنت کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ ہم عزت و آبرو کے ساتھ امن و امان کے خواہاں ہیں۔ لیکن اگر ہم پر حملہ کیا گیا اور ہمیں جنگ میں شریک ہونا پڑا تو ہم فتح و ظفر کا سہرا باندھے بغیر دم نہ لینگے۔

لنڈن ۱۶-جون - سر لوئس میلیٹ قسطنطنیہ انگریزی سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۷-جون - تیتوان میں ہسپانیوں نے عربوں کو شکست دی اور ایک خونریز لڑائی کے بعد بوسنین کی گھاٹیوں پر قبضہ کرلیا اس معرکہ میں ہسپانیوں کے ۵۳ سپاہی مارے گئے اور عربوں کے ۳۰۰ آدمی شہید ہوئے

لنڈن ۱۶-جون - مسٹر پنکہرسٹ رہا کردی گئیں

لنڈن ۱۶-جون - دار العوام میں مسٹر گورڈن کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ بنک آف انگلینڈ سے خرید نقرہ کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا وہ یکم اپریل کو ختم ہوگیا اور اسکی تجدید نہیں کیگئی۔ مسٹر گورڈن نے کہا کہ انڈیا آفس دار العوام سے وعدہ کرسکتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر چاندی نہ خریدا کریگا مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ میں یہ بات صرف لارڈ کریو کو گوش گذار کردونگا۔

لنڈن ۱۶-جون - آج مسٹر چرچل نے دار العوام میں اعلان کیا کہ دفتر نو آبادیات آئل وسائل کے استحفاظ و ترقی کے لئے سخت کوشش کررہا ہے جو معدنی تیل ہم پہونچاتے ہیں صیغہ میر بحری کا سب سے ضروری کام یہ ہے کہ آئندہ چند سال کے اندر معدنی تیل کی ایک معین مقدار کا انتظام کرلے۔

برلن ۱۶-جون - قیصر جرمنی اور شہنشاہ بیگم کو انکی جوبلی پر تمام دنیا سے مبارکباد کی تار موصول ہوئے ہیں۔ اخبارات باہمی اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ قیصر کی سب سے بڑی کامیابی جرمنی کی بحری طاقت ہے۔ آج قیصر نے وفد کو باریاب کیا اور اسکے ممبروں کو یقین دلایا کہ آپ انگلستان اور جرمنی کے درمیان دوستانہ تعلقات بڑھانیمیں اپنی کوششوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ سر ایڈورڈ گاشن برطانوی سفیر نے اپنی گورنمنٹ کی جانب سے خیر خواہی کا اظہار کیا اور شاہ جارج کا پیغام مبارکباد پہنچایا۔ آج قومی جوبلی فنڈ کے اراکین نے شہنشاہ جرمنی کی خدمتمیں ایک لاکھ ۹۰ ہزار پاونڈ کی رقم اس غرض سے پیش کی کہ اسمیں جرمنی نو آبادیوں کی پراٹسٹنٹ انجمنوں کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار اور کیتھولک انجمنوں کو ۶۵ ہزار پاونڈ دئے جائیں۔

۸ - ماہ حال کو دار العوام میں ایک جلسہ بدیں غرض منعقد کیا گیا ہوگا کہ گورنمنٹ سے استدعا کی درخواست کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جائے کہ فنگ باکسر کے تاوان کا ایک خاص حصہ وسطی چین کی مجوزہ یونیورسٹی کے لئے وقف کیا جائے۔ یہ جلسہ لارڈ لوربرن کی صدارت میں منعقد ہوگا اور منجملہ دیگر اصحاب کے لارڈ ولیم سیسل اور پروفیسر سکاٹھل سابق پریزیڈنٹ شانسی یونیورسٹی تقریریں فرمائیں گے۔

۱۴-جون، لنڈن - کل مقام بروک لنڈ میں ہوا باز گورڈن بل کی ہوائی جہاز سے گرنے پر سخت چوٹ آئی اور لفٹننٹ کینیڈی جو انکے ہمراہ سوار تھے گرکر فوراً ہلاک ہوگئے۔ ہوائی جہاز کا بازو زمین کے ساتھ مس کررہا تھا جس کے بعد جہاز بالکل الٹ گیا۔ لزبن کا ایک تار مظہر ہے کہ ہوا باز مینو الکیزانڈ کی بلندی سے گرکر ہلاک ہوگیا۔

لنڈن ۱۵-جون - سر ایڈورڈ کارسن کل لیڈز میں پہونچے اور ایک جلوس کے ہمراہ ٹاؤن ہال میں تشریف لیگئے راستہ میں کسی گمنام شخص نے انکی طرف ایک لکڑی زور سے پھینکی جس سے انکے سر کو سخت چوٹ آئی۔ بھیڑ میں سے ایک عورت نے لپک کر ایک یونین جنیک کا جھنڈا پکڑ لیا۔ جسے جلوس کا ایک ممبر اٹھاکر لئے جارہا تھا

لنڈن ۱۲-جون - ایسوسی ایٹڈ کاشتکاران بینہ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ملکت متحدہ آسٹریلیا نے پانسو پونڈ اس غرض کے لئے پیش کئے ہیں کہ ایک مبصر آسٹریلیا جاکر مملکت موصوفہ کو آسٹریلیا میں اعلیٰ درجہ کی کپاس پیدا کرنیکے متعلق مشورہ دے۔

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال -

مقدمہ دیوانی نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۳ء

مدعی - عنایت اللہ ولد الٰہی بخش قوم ٹھٹیرا ساکن کاشی پور حال منڈی ہلدوانی

بنام

مدعا علیہم - محمد بخش ولد خدا بخش (۲) غلام نبی ولد محمد بخش (۳) مساۃ نبھی دختر محمد بخش زوجہ مدعی قوم ٹھٹیرہ ساکن شہر مرادآباد محلہ ٹھٹیران -

دعوے رخصتی دلا پانے زوجہ مساۃ نبھی عورت خود برائے شہادت

جو کہ بتاریخ ۲-مئی سنہ ۱۹۱۳ء تمہارے اوپر اس عدالت میں یہ دعوے دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے بتاریخ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مقرر کیگئی ہے لہذا تم واسطے جواب دینے دعوے ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا پیشتر دوپہر دن کے عدالت ہذا میں مقام نینی تال حاضر ہو - فقط المرقوم ۶-جون سنہ ۱۹۱۳ء

مہر عدالت

دستخط حاکم

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

بعدالت خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال ۔

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۱۳ء

مدعیہ - مساۃ مریم زوجہ ملو قوم چھیپی ساکن لکھیپور -

بنام

مدعا علیہ - نند کشور ولد راجہی مل قوم ویش ساکن کاشی پور -

دعوے دلا پانے قیمت دو راس بھینس مبلغ ۶۵ روپیہ

جو کہ بتاریخ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر عدالت ہذا میں یہ دعوے دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے بتاریخ ۸-جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مقرر کیگئی ہے لہذا تم واسطے جواب دینے دعویٰ ہذا کے بتاریخ مذکورہ بالا کو قبل دوپہر دن کے عدالت ہذا میں بمقام نینی تال حاضر آؤ - فقط

المرقوم ۱۲-جون سنہ ۱۹۱۳ء

مہر عدالت

دستخط حاکم

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ۱ روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار سوی۔ پی نگوائیے

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ناندوی بمبئی

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً مندفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی سوزش یا کسی گستہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اُترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جلد بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے یا نیم فی بوتل دو روپے (محصول) نمبر دو شیشی ۴ اونس (۱۲ر) دو اونس (۸ر) ایک اونس (۱۰ر)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ روپے ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸ر

(**نوٹ**) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت ... تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ مینیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اُسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (بیچار) خریدلیں۔ سچ ہیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ نا واقفیت کیوجہ سے کاغذ کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جنید۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد مع یورپ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات اونکی اصل قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ سے گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ کا نشان بھیجکر خرید لینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے جلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی ایک روپیہ دس آنے۔

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہیوپار ہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں ۱۰ من دفعہ ۲۶ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور جبکہ اس کتاب کے نام سے واقف ہیں کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار اسکو خریدکر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردیگا۔

اسپیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اوڑانیکا صابون۔ عرق پوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ۔ ربڑ اور ہڈی کے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ رنگسازی۔ تار برقی۔ فوٹوگرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے مجلد قیمت (۲ روپیہ) مع محصولڈاک۔ (انعام پانچسو)

صابون سازی

بیوپاریکے خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ ضمیری جنتری مفت۔

(نوٹ) انگریزی و گورمکھی بھی موجود ہے۔ اسکی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد استاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں پوشیدہ راز بنائے ہیں جو کوئی استاد **پانچسو ہزار روپے** لیکر نہ بتاوے۔

صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بناتی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (۳ر)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد استاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اُردو میں اور برابر میں صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر محکمہ ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہیں جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ لیٹر نامہ خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھاکر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیشبہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (۲ روپیہ) مع محصولڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و مینجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg: A: 575 ۱۲۶ رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

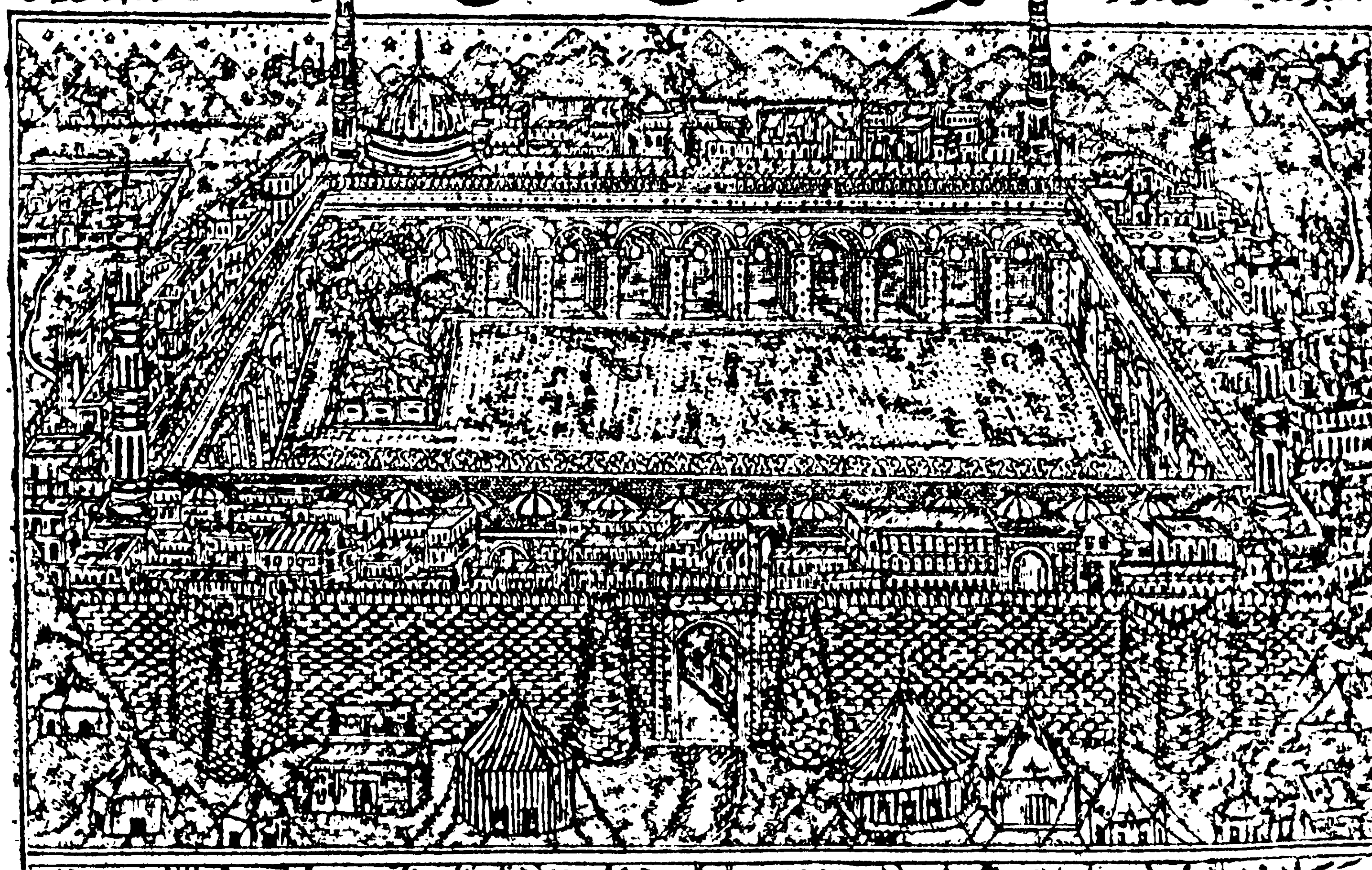
مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ
سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت
بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے ۔



شرح اشتہارات

[illegible]

ضوابط
تاریخ اشاعت مدینہ

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

منیجر کا ضروری نوٹس ۔ جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار "مدینہ" نمونتاً حاضر ہو وہ خریداری کا ارادہ ہو تو مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

نوبار پاشا کی تصریحات

ارمنی جمعیت کے رئیس وصدر نوبار پاشا نے اندلن ٹائمز میں ایک اسلامی جمعیت کو خطاب کیا ہے۔ اس میں اخبارات ارمنی جمعیت کے متعلق جو مضامین شائع کر رہے ہیں وہ بالکل لغو اور صحت سے خالی ہیں وہ ایمن جسکا میں صدر ہوں دولت عثمانیہ کے مقصد ہونے یا خود مختاری کا مطالبہ نہیں کرتی اس قسم کے تمام خیالات جو ہماری طرف منسوب کئے جاتے ہیں بالکل بے اصل اور وہم و تخیل ہیں ہم صرف اسقدر چاہتے ہیں اور ہمارے مطالبات کا یہی ایک منشا ہے کہ معاہدہ برلن کی دفعہ (۶۱) کے احکام کا نفاذ کیا جائے ان اصلاحات کا مطالبہ دول کے سفرا نے ۱۸۹۵ء میں دولت علیہ عثمانیہ سے کیا تھا انکو جاری کیا جائے اس تحریری بیان سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ ہم عثمانی رہینگے۔ اور ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارے شہروں میں دول یورپ کی نگرانی میں مناسب اصلاحات کیجائیں۔ جس قسم کی اصلاحات ہم چاہتے ہیں وہ صرف مسیحیوں ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ انکی ضرورت مسلمانوں کو بھی ہے اسواسطے اگر ہمارا ملک اصلاح سے آراستہ ہو جائیگا تو مسلمان اور مسیحی دونوں وحشی اقوام کی دستبرد سے محفوظ رہینگے اور آزادی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ (العدل)

دولت عثمانیہ کے مطالبات

یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بالمقابل دول سے مسئلہ صلح کے طوالت پذیر ہونے اور بلقانی اتحادیوں کے باہم اختلاف رکھنے سے کچھ مطالبات کریگی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حکومت نے ارادہ کر لیا ہے کہ جزائر کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ شروع کرے حقیقت حال یہ ہے کہ دولت عثمانیہ چاہتی ہے کہ بعض سیاسی دفعات میں ترمیم کیجائے چنانچہ دولت عثمانیہ نے اپنے سفرا مقیم یورپ کو لکھا ہے کہ وہاں اس کے متعلق مناسب تدبیر اختیار کریں۔ اور یورپین حکومتوں سے اسکے اجرا کے متعلق خیالات کا اندازہ کریں۔ (العدل)

بلغاریوں کی ستم آرائیاں

دار الحکومت یونان سے جون ترک کو معلوم ہوا ہے کہ مقام قولہ کے ادن قصبات میں جنپر یونانی قابض ہیں بلغاری اس خیال سے انپر دستبرد مچا رہے ہیں اور قتل و غارت کی گرم بازاری میں مصروف ہیں کہ اونکے باشندے بلغاریوں کے خلاف یونانیوں کی امداد کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو بلغاریوں نے اسی خیال کی بنا پر قتل کیا اور بہت سے آدمیوں کو درختوں پر لٹکا دیا ہے۔ ظاہر کیا گیا ہے کہ بلغاریوں کی غرض ان مظالم سے یہ ہے کہ ان مقامات کو یونانیوں سے صاف کر دیا جائے۔ تاکہ بلغاری آرام سے یہاں رہ سکیں اور ان مقامات پر قابض ہو جائیں۔

جون ترک اس خبر کو بیان کر دینے کے بعد لکھتا ہے کہ ایتھنز (دار الحکومت یونان) کے سرکاری حلقوں میں بلغاریوں کے ان مظالم سے بہت تشویش ہے۔ اور قلق انگیز اثر پیدا ہو گیا ہے۔ (راشد)

یونان کی پریشانیوں میں ایک اور اضافہ

اخبار طان کو معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجہ نے یونانی سفیر روما (دار الحکومت اٹلی) کے سامنے اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ اٹلی ساحل اپیروس کو یونان کے حوالہ کر دینے سے اس امر کو بہتر سمجھتی ہے کہ جنگ کی جائے۔ اس خبر سے یونان کے سرکاری حلقوں میں بہت کچھ فکر پیدا ہو گئی ہے اور یونان کے حل و عقد پر اسکا بہت برا اثر پڑا ہے اسکے علاوہ اونکی پریشانی میں اس امر سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے کہ سرحد برندزی پر ۳۰ ہزار اطالوی سپاہ مقیم ہے۔ (المؤید)

یمن کی حالت

یمن کی حالت اب بالکل درست ہو گئی ہے۔ اور اب کسی قسم کا فساد یا شورش باقی نہیں رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اب آئندہ بھی کسی قسم کے فساد کی امید نہیں ہے۔ اس موقع پر یہ بیان کر دینا مناسب ہے کہ حمیدیہ جہاز کو یمن کی حالت کے اصلاح پر لانے میں بہت کچھ دخل ہے یہ امر تو سب کو معلوم ہے کہ حمیدیہ نے گذشتہ جنگ میں حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ اختتام جنگ پر حمیدیہ سوئز گیا اور وہاں سے بحر احمر ہوتا ہوا یمن پہنچا یمن میں حمیدیہ نے عربی قبائل پر جو اثر پیدا کیا وہ بہت کچھ قابل قدر ہے وہ تمام عربی قبائل جو باہم لڑ رہے تھے یکدم سے علیحدہ ہو گئے۔ حمیدیہ نے اپنی سیاحت میں عربوں پر بہت اچھا اثر ڈالا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حمیدیہ کا ارادہ سواحل ہند و عمان کی طرف جانے کا بھی ہے۔ (العدل)

تلغرافات

روما ۲۰ جون - درنہ اور غفافے (؟) کے درمیان کا انتداب طرابلس سے سخت خونریز معرکہ ہوا ہے اطالویوں کا ایک افسر ۱۸ سپاہی ہلاک ہوئے اور ۵ افسر اور ۲۱۷ سپاہی مجروح ہوئے۔

طنجہ ۲۰ جون - تیتوان کے مراسلات مورخہ ۱۵ جون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبائل اور ہسپانوی قلعہ کی محافظ فوج کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی عربوں نے ہسپانویوں کو نصف میل تک پیچھے ہٹا دیا اور اس ریلے میں آخر الذکر کا سخت نقصان ہوا لیکن ہسپانوی پھر آگے بڑھے اور انھوں نے قبائل کو شکست فاش دی جسمیں بہت سے عرب شہید ہوئے۔

لندن ۲۱ جون - بلغاریہ نے یونان کے ایک نوٹ کے جواب میں اس امر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے کہ یونانی مقدونیہ میں بلغاریوں کا قافیہ تنگ کر رہے ہیں۔ بلغاریہ نے کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کے منتشر کرنے پر رضامند ہے بشرطیکہ یونان اور بلغاریہ کی فوجیں سالونیکا اور جنوبی مغربی مقدونیہ مشترکہ طور سے قابض رہیں۔

لندن ۲۲ جون - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرویا اور بلغاریہ کے قضیہ کی نازک حالت کے متعلق لندن کے سیاسی حلقوں میں سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ سرویا پر نہایت سختی کیساتھ اسبات کا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ ثالثانہ کارروائی کو بغیر کسی شرط کے قبول کرلے۔

بلغراد ۲۱ جون - بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاری والنٹیر سرحد پر سرویا کے باقاعدہ سپاہیوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ ایک سروی سپاہی مارا گیا اور کئی زخمی ہوئے ہیں۔

بلغراد ۲۱ جون - سروی وزارت اپنے اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ کیا وہ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے روس کی دعوت قبول کرے باخبر حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ سرویا روس کو یہ اطلاع دیگا کہ ایسی حالت میں کہ بلغاریہ پہلے روس کو جواب دیچکا ہے سروی گورنمنٹ کانفرنس کو فضول خیال کرتی ہے۔

صوفیہ ۲۱ جون - آج سروی وزیر نے اپنا جواب بلغاریہ کے حوالے کر دیا ہے جسمیں آخر الذکر کی اس تجویز کو رد کر دیا گیا ہے کہ فوجیں واپس بلائی جائیں۔

صوفیہ ۲۲ جون - نیم سرکاری اخبار بلغار بیان کرتا ہے کہ سرویا نے بلغاریہ کی تجویز کے انکار سے سیاسی گفت و شنید کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب یہ کام باقی رہ گیا ہے کہ اختلافات کے تصفیہ کے لئے کوئی اور کارگر تجویز سوچی جائے۔ سروی وزیر صوفیہ سے روانہ ہو گیا ہے۔

صوفیہ ۲۱ جون - گزشتہ ہفتہ کے زلزلے نے مقامات ترنووہ اور گورا ترنووا کو بالکل تباہ کر دیا سینکڑوں نفوس ہلاک ہو چکے ہیں۔ نقصان مال کا اندازہ کئی ملین فرانک کیا جاتا ہے۔ امدادی کمیٹیاں قائم کیگئی ہیں۔ ممالک غیر سے بھی امداد کی التجا کیجاتی ہے زلزلے کے جھٹکے اب بھی برابر جاری ہیں سخت مصیبت اور تباہی پھیلی ہوئی ہے۔

جبرالٹر ۲۱ جون - لنکن شائر رجمنٹ کی ایک کمپنی کو حکم ملا ہے کہ بوقت ضرورت طنجہ جانیکے لئے بالکل تیار رہے ہسپانوی فوجیں بھی سیوتہ سے الجزائر کی طرف برابر روانہ ہو رہی ہیں اور وہاں خوب معرکہ آرائیاں جاری ہیں۔

بلغراد ۲۳ جون - سروی وزارت مستعفی ہوگئی۔

ایتھنز ۲۳ جون - ملکہ (یونان) نے بلقان میں صورت حالات کے نازک ہو جانیکی وجہ سے آخری وقت جرمنی کی طرف اپنے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ بلکہ اب فوجی شفاخانوں کے دوبارہ قائم کرنے میں مصروف ہیں جو انکی سرپرستی میں (آغاز جنگ کے وقت) جاری کئے گئے تھے۔ شاہ یونان گذشتہ رات سالونیکا واپس چلے گئے۔

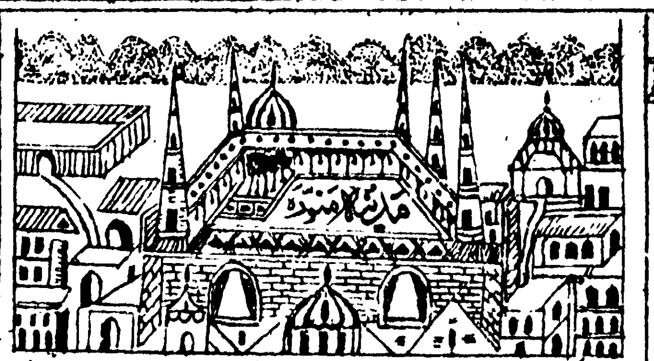
لندن ۲۳ جون - صوفیہ بلغراد اور ایتھنز کی باہمی چپقلش انتہائی درجہ تک پہونچ رہی ہے کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ ایک فریق دوسرے فریق پر الزام نہ لگاتا ہو اور ایک کی فوجیں دوسرے کی فوجوں پر حملہ نہ کرتی ہوں۔ ان الزامات کے بعد ہر طاقت بڑے زور کیساتھ اصل واقعہ سے انکار اور اپنی کیفیت پیش کرتی ہے اور دوسرے پر جوابا الزام عائد کرتی ہے تینوں ملکوں میں عوام الناس انتہائی جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ ۲۳ جون - کورٹ مارشل نے بارہ آدمیوں کو موت کی سزا کا حکم دیا ہے جنکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ (غازی) محمود شوکت پاشا کے قتل کی سازش میں شریک تھے۔

بلغراد ۲۴ جون - سروی وزرا کے مستعفی ہونے کی یہ وجہ تھی کہ روس نے سرویہ کو فوراً ثالثی منظور کرنے پر مجبور کیا تھا مگر وزیر جنگ اور وزیر عدالت نے اسکی منظوری سے بالکل انکار کر دیا اور مستعفی ہو گئے۔

(ایضاً) موسیو پاسکس وزارتہائے جنگ و عدالت بغیر از سر نو مجلس وزرا ترتیب کرینگے اور اسکے بعد عنقریب سینٹ پیٹرزبرگ جائینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کے اشارہ سے جو روسی تحریک کی موید ہے سرویہ نے آخر روس کی ثالثی منظور کرلی ہے۔ صوفیہ پایہ تخت بلغاریہ کا ایک برقی تار بھی اس خبر کی تصدیق کرتا ہے۔

قسطنطنیہ (۲۴ جون) محمود شوکت پاشا کے قتل میں سازش کرنیکے جرم میں جن لوگوں کو پھانسی کا حکم سنایا گیا تھا اونمیں سے بارہ کو آج چوک بایزید میں عوام الناس کے سامنے پھانسی دیگئی انھوں نے شجاعت دلیری اور جرأت کا اظہار کیا اور بعض نے مختصر تقریریں بھی کیں۔



مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ

مسلمان عورتیں اور تعلیم انگریزی

پچھلے دنوں انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل میں یہ نہایت اہم مسئلہ پیش ہوا تھا کہ

انجمن کے زنانہ اسکول میں لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دیجائے یا نہ دی جائے۔

اس جلسہ میں ۴۱ - اراکین جنرل کونسل شریک تھے۔ جنمیں سے ۲۴ - اراکین نے انگریزی تعلیم کی موافقت کی - اور ۱۴ نے مخالفت - اور تین شخص غیرجانبدار رہے اور آخر صاحب صدر جلسہ (نواب محمد علیخان قزلباش) کی تائید سے معاملہ موافقین کے حق میں فیصل ہو گیا -

یہ واقعہ تو ہو چکا لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ مسلمان لڑکیوں کے لئے انگریزی تعلیم حقیقت میں کیا نوعیت رکھتی ہے -

قبل اسکے کہ ہم اس موضوع پر کچھ لکھیں اسکے متعلق تمہیداً کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں -

آجکل یورپی تمدن و معاشرت کیطرف عام رغبت نے چونکہ مسلمانوں کے دل و دماغ پر اپنے قومی تمدن و معاشرت کی جانب سے ایک ایسا تاریک پردہ ڈالدیا ہے جس سے اونکی امتیازی قوت اور حسن و قبح کے شناخت کی طاقت بالکل سلب ہو چکی ہے اسلئے زور دیا جا رہا ہے کہ مسلمان عورتوں کو آزادی و مساوات کی لہروں سے محظوظ ہونیکا موقع دیا جائے کیونکہ وہ بھی فطرتاً آزاد زندگی اور حق مساوات لیکر آئی ہیں یہی وہ خیال ہے جو آج بعض انتہا پسند لوگوں کو عورتوں کی زندگی کی جانب متوجہ کئے ہوئے ہے اور جسکے نتائج میں انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل کے اجلاس کا فیصلہ متعلق تعلیم نسواں ہے - علم فی نفسہ نہایت عمدہ شے ہے اور ہمارے رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کو ہر ایک مرد و عورت پر بقدر ضرورت لازمی قرار دیا ہے لیکن دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا عورتیں معاشرت کے اون تمام اصولوں میں مردوں کی طرح یکساں حق رکھتی ہیں جو قدرت نے انسان کیلئے پیدا کئے ہیں اور کیا عورت و مرد فطرتاً یکساں فرائض و وظائف لیکر پیدا ہوئے ہیں ؟

اگر مسلمانوں کے دل میں قرآن مجید کوئی عظمت رکھتا ہے اور اوسکے احکام واجب العمل ہیں تو اس خصوص میں جواب ہم صرف چند الفاظ کلام الٰہی سے پیش کرینگے یعنی وللذکر مثل حظ الانثیین یعنی مردوں کا حصہ عورتوں سے دوگنا ہے - اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں فرائض و وظائف قدرتی میں یکساں حق نہیں رکھتیں -

مرد و عورت کی ظاہری ساخت میں اگرچہ کوئی نمایاں فرق نہیں ہے مگر دونوں کی نوعیت میں جسقدر فرق ہے وہ اس امر کا اعلان ہے کہ انکے مراتب میں بھی فرق ہے جسکی مختصر توضیح حسب ذیل الفاظ میں کیجا سکتی ہے -

عورت میں قدرت نے ایک ایسی قوت یا جذبہ پیدا کیا ہے جو مرد کیواسطے موجب تفریح و آسائش ہے عورت مرد کے مقابلہ میں ایک صنف نازک اور لطیف الجذبہ ہوتی ہے -

عورت کی سرپرستی مردوں سے ہوتی ہے - عورتوں کو بیوہ ہونے پر عورتوں کی جو حالت ہوتی ہے اور جسقدر ناگوار صدمہ عورتوں کو ہوتا ہے اس سے اس امر کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ عورت کسطرح فطرتاً مردوں سے کمزور اور اونکی محتاج ہے -

عورتوں میں حسد اور نااتفاقی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے جسکے نتائج بسا اوقات نہایت تلخ ہوتے ہیں -

انہیں وجوہ کی بناء پر نپولین اول کہتا ہے کہ " عورتوں اور مردوں میں کیفیت دو مخصص مخلوق ہونیکے امتیاز ہے اور مقدور میں بھی فرق رکھا گیا ہے "

اس موضوع پر ڈاکٹری نقطۂ خیال سے بحث کیجائے تو آسانی کیساتھ معلوم ہو سکتا ہے کہ عورت اور مرد قدرتاً فرق رکھتے ہیں اور اونکی زندگی مختلف کاموں میں تقسیم کیگئی ہے -

ان مختصر دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مرد اور عورت یکساں حق معاشرت نہیں رکھتے اور اونکی قوتوں کا معیار قابلیت جدا جدا ہے - اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انجمن حمایت اسلام نے مسلمان عورتوں کے لئے انگریزی تعلیم کا جو فیصلہ کیا ہے وہ بہت کچھ غلطی پر مبنی ہے - ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں بلکہ ہمیشہ اسکے موید رہے ہیں - لیکن ہمارا نقطۂ خیال اعتدال سے متجاوز نہیں ہوا اور سرسید مرحوم کی اس اسپیچ سے بالکل موافق رہا ہے جو انھوں نے خاتونان پنجاب کے ایڈریس کے جواب میں فرمائی تھی اس اسپیچ میں ممدوح نے فرمایا تھا کہ میں تعلیم نسواں کا موید ہوں لیکن اس قسم کی تعلیم کو پسند نہیں کرتا جو قدیم طرز تعلیم کے مخالف ہو ؟

عورتوں کے لئے قدیم طرز کی تعلیم ہی مفید ہے اور اونکی روشن خیالی کے لئے یہی کافی ہے کہ اونہیں ترجمۂ قرآن اور کچھ اردو کی مسئلہ مسائل کی کتابیں پڑھا دیجائیں

عورتوں کی تعلیم سے بڑی غرض بچوں کی تربیت اور امور خانہ داری کا انتظام اور ہر کام میں خوش سلیقگی کا پیدا کرنا ہے جسکے لئے ابتدائی تعلیم ہر طرح کافی و وافی ہے - تعلیم نسواں کی یہ غرض نہ کبھی ہوئی اور نہ امید ہے کہ آئندہ ہو کہ اونہیں تعلیم دیکر ملازمت کے قابل بنایا جائے انجمن حمایت اسلام کے ارکان موافق نے غالباً انگریزی تعلیم کی ضرورت اسوجہ سے سمجھی ہے کہ عورتیں اور مرد یکساں ضرورتیں رکھتے ہیں لیکن اونہیں غالباً یہ معلوم نہیں کہ معیار تعلیم عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں قرار دینا کبھی مفید نہیں ہو سکتا -

یہ امر اگر ایک حد تک تسلیم کر لیا جائے کہ عورتوں اور مردوں کی دماغی قابلیتیں یکساں ہوتی ہیں - لیکن اس کا منشاء یہ نہیں ہے کہ معیار تعلیم بھی دونوں کے لئے یکساں ہی مفید ہو -

مرد جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں فطرتاً دلیر اور مصائب و مشکلات کا بارگراں اٹھانیکی قابلیت رکھتا ہے لیکن عورتیں اس قابل نہیں وہ صرف اسلئے وضع کیگئی ہیں کہ امور خانہ داری کا انصرام کریں - بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں حصہ لیں اور بس

ناعاقبت اندیش مسلمان اپنی ترقی کے لئے جب کبھی کوشش کرنیکے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بدقسمتی سے ایسے ہی کام کرتے ہیں جو مضرت رساں ہوں - انکا مطمح نظر یورپ ہے - یورپ کی معاشرت اور یورپ کا تمدن ہی انکے خیال میں صرف ایک ترقی کی شاہراہ ہے جسکی بناء پر انھوں نے مسلمان لڑکیوں کو بھی یورپین معاشرت سے حصہ لینے کے لئے انگریزی تعلیم ضروری قرار دی ہے - کاش یہ لوگ غور کریں کہ آج خود اس قوم کی عورتیں جسکی زبان مسلمان عورتوں کو سکھانیکی کوشش کیجا رہی ہے - یورپ میں کیا کر رہی ہے اونکے پولٹیکل مطالبات اور حق رائے کا استغاثہ گورنمنٹ انگلستان کے کانوں میں کسقدر جارح ہو رہا ہے کیا ہندوستان کی مسلمان عورتیں انگریزی تعلیم پاکر کچھ خواہشات نہ کرینگی ہم پیشنگوئی کرتے ہیں اور ہمیں اس امر کا یقین واثق ہے کہ انگریزی تعلیم مسلمان عورتوں کی اخلاقی تمدنی اور معاشرتی حالت کو بالکل کایا پلٹ دیگی اور ممکن ہے اسکے علاوہ اور بھی مضر نتائج پیدا ہوں -

انگریزی طریقۂ تعلیم ایسا خراب و ضرر رساں ہے کہ اوس سے آجتک مردوں ہی کو حقیقتاً کچھ زیادہ فوائد و منافع نہیں پہونچے تو ایسی حالت میں کیا امید کیجا سکتی ہے کہ وہ طریقۂ تعلیم عورتوں کو فائدہ پہونچا سکیگا -

ہماری رائے اس خصوص میں یہ ہے کہ انگریزی تعلیم مسلمان عورتوں کیلئے ہرگز مفید نہیں ہے البتہ اگر اوس کے نتائج میں یہ دیکھنا مقصود ہو کہ ہماری عورتیں مذہب سے بیگانہ ہو جائیں - یورپ کی معاشرت اور تمدن کی خوشنمائی سے وہ اپنی قومیت سے دستبردار ہو جائیں تو انگریزی تعلیم ضرور اونکے لئے یہ نتائج پیدا کر سکتی ہے - انگریزی تعلیم سے یہ غرض نہایت آسانی کے ساتھ پوری ہو سکتی ہے کہ عورتیں ملحد و بت پرست بنجائیں اور ہماری قومیت کو ایک ناقابل برداشت نقصان پہونچے -

ہم وجوہ مذکورہ بالا کی بناء پر انگریزی تعلیم کے حق میں ووٹ دینے والوں کو غلطی اور مسلک غلطی کا سمجھتے ہیں خدا کرے اونہیں اس امر کی قابلیت پیدا ہو کہ وہ یہ سمجھیں کہ ہماری قومیت کی معراج صرف ہمارے برگزیدہ مذہب پر موقوف ہے اور ہماری ترقی صرف مذہب کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے - جو امور ہمارے مذہب کے خلاف اور ہماری قومیت کے منافی ہیں وہ ہماری ترقی کے لئے راہبر نہیں ہو سکتے اور نہ ہم اونکو اپنی عارضی کامیابی کے لئے اپنا نصب العین قرار دے سکتے ہیں - اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اوسی کو اپنی ترقی کا جزو اعظم سمجھتے ہیں - اسلام نے عورتوں کی تعلیم جس قدر ضروری سمجھی ہے اور حقیقتاً اون کی ضروریات اور خانگی حالت کو دیکھتے ہوئے کافی ہے وہ ہمارا نصب العین ہونا چاہیے اوس سے زیادہ مفید ہو سکتی ہے اور نہ شرعاً ہمارے لئے کسی نوعیت سے نافع ہے -

---

سیّد ہاشمی

کے اخراج کی وجوہ

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا بیان

(۳)

خدا کا شکر ہے کہ سید ہاشمی کے اخراج کی وجوہ پبلک کی جانب سے مطالبہ گیر ہونے پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب پرنسپل کو اس جانب توجہ کرنی پڑی اور انھوں نے ایک مراسلہ کے ذریعہ سے حسب ذیل وجوہ اخراج بیان کر کے اپنا فرض ادا کیا اور پبلک کے ایک بڑے مطالبہ کو ادا کیا۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ

"مشہور کیا گیا ہے کہ سید ہاشمی نے ٹینس ڈنر کی مخالفت کی اس وجہ سے انہیں نکالدیا۔ واقعات اصل یہ ہیں کہ ڈنر کی تاریخ سے دو ہفتہ پیشتر ٹینس کمیٹی کا اجلاس ہوا جسمیں سید ہاشمی بھی شریک تھے۔ اس جلسہ میں قرار پایا کہ پرانے عہدہ داروں کی علیحدگی اور نئے عہدہ داروں کے تقرر کی تقریب میں ایک ڈنر دیا جائے۔ ڈنر کی تاریخ باتفاق مقرر ہوگئی اور تمام سامان خرید کر لیا گیا۔ آخر میں سید ہاشمی نے ڈنر کی مخالفت کی اور اسپر کمیٹی نے انکا نام ٹینس کمیٹی سے خارج کر دیا۔ یہ معاملہ تو یہانتک رہا۔

ان کے اخراج کے اسباب یہ ہیں۔

(۱) پچھلے تین سالوں میں ٹیوٹر کے پاس انکے متعلق خراب رپورٹیں آئیں اور انکو متعدد مرتبہ ان کے ٹیوٹر نے تنبیہ کی اور ایکمرتبہ کچھ ناگوار گفتگو بھی ہوئی

(۲) انھوں نے اسسٹنٹ ٹیوٹر کی سچائی کے خلاف جھوٹی روایتیں مشہور کیں۔

(۳) انھوں نے سینیر اسٹاف کے پروفیسر کو جھوٹ بول کر دھوکا دیا جسپر پرنسپل نے سخت تنبیہ کی اور کہا کہ آئندہ وہ تھوڑی سی بات پر نکالدئے جائینگے

(۴) سہ ماہی اور سالانہ امتحان میں وہ باتیں کرتے پکڑے گئے

(۵) فضل الحسن موہانی اڈیٹر اردوئے معلی کو جو سڈیشن میں سزایاب ہو چکے ہیں۔ پرنسپل نے باتفاق آنریری سکرٹری کالج میں آنیکی اور طالبعلموں کو انسے ملنے کی ممانعت کی ہے۔ سید ہاشمی کا ان سے ربط ضبط رہا اور ان کے بائیکاٹ کے نوٹس نمایش میں تقسیم کرنیمیں نمایاں حصہ لیا۔

مشہور کیا جاتا ہے کہ انہیں آندھی اور مینہ میں رات کیوقت نکالا۔ جس طالبعلم نے انہیں ٹھہرایا انکو نکالا اور جس نے روٹی کھلائی اسکو بھی نکالدیا بالکل غلط ہے۔ انکو صبح کیوقت کالج سے چلے جانیکے لئے کہا گیا لیکن وہ تین دن تک ایک طالبعلم کے ہاں چھپے رہے۔ اس طالبعلم کا کمرہ تبدیل کیا گیا

ہاشمی کے اخراج کے بعد پرنسپل اور ٹیوٹر نے نوٹس دیدیا کہ کوئی طالبعلم سید ہاشمی کی متابعت نہ کرے اسکے خلاف ایک طالبعلم نے سید ہاشمی کو شاندار ڈنر دیا۔ سید ہاشمی کو ہار پہنائے اسپر اس طالبعلم کو صرف ایکماہ کے لئے اسٹیکیٹ (رسٹیکیٹ) کیا۔ اس طالبعلم کی پہلے سے بھی کچھ شکایات تھیں۔

اس کے بعد میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ کالج کے متعلق خبریں شایع کرنے سے پیشتر آنریری سکرٹری یا پرنسپل سے واقعہ کی تصحیح کر لیا کریں"

مسلمان فطرتاً ایمان بالغیب رکھتے ہیں اور ساتھ ہی حسن ظن بھی۔ اسی نوعیت سے ہمنے ڈاکٹر صاحب کے بیان کو پڑھا لیکن ہم افسوس کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے بیان کو ہمارے ضمیر نے قبول نہیں کیا اور اسکی وقعت نالش سے زیادہ ثابت نہ ہوئی۔

بات اصل یہ ہے کہ نمایشس اور صداقت چھپی نہیں رہتی۔ ڈاکٹر صاحب کا اندرونی بیان اگر ایمان بالغیب کے طریقہ پر صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بڑی خرابی یہ ہے کہ اونکے الفاظ واقعہ کی اصلیت کے مؤید نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ٹینس ڈنر اور ٹینس کمیٹی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اوسکے متعلق خیال یہ ہے کہ سید ہاشمی نے جلسہ میں ضرور شرکت کی اور کسی قسم کی مخالفت بھی نہیں کی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس روز انھوں نے جلسہ کی مخالفت کی اور طلبہ پر اوس کی مخالفت کرنے کا زور ڈالا وہ کون سا دن تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ سرور اڈریانوپل سقوطری وغیرہ کی فتح کا دن ہوگا۔ ایسی مصیبت اور رنجیدگی کی حالتیں کونسا مسلمان خوشی منا سکتا ہے۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر سید ہاشمی نے انہیں اسباب کی وجہ سے ڈنر کی مخالفت کی تو حقیقتاً مناسب کام کیا اور اوسکے مخالف خواہ کوئی ہوں ایک نہایت ذلیل حرکت کے مرتکب ہوئے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کالج مسلمانوں کا ہے اور پہلا اوکا مسلمانوں کی سخت مصیبت و تکلیف کے ایام میں خوشی کے ڈنر منائے۔

ڈاکٹر صاحب ہمیں معاف فرمائیں سید ہاشمی کے اخراج کی وجوہ میں یہ وجہ نہایت ذلیل ہے ڈنر کی مخالفت بالکل بجا تھی اور اسموقع پر سید ہاشمی کے جذبات بہت کچھ قابل قدر تھے لیکن افسوس ہے کہ کالج نے ایک سچے مسلمان کے جذبات کا خیال نہیں کیا اور مصیبت و غم کی حالتمیں خوشی منائی گئی اگر اسلام کے ادعا کا یہی مفہوم ہے تو ہم آج نہایت عبرت کیساتھ ایسے مسلمانوں کے اسلام کو جو مسلمانوں کی مصیبت و تباہی میں بھی عیش و عشرت میں شریک ہوں دور سے سلام کرتے ہیں۔

وجوہ اخراج میں دوسری وجہ یعنی سید ہاشمی کے متعلق ٹیوٹر کے پاس متواتر شکایات آئیں ممکن ہے ایسا ہو کیونکہ ہم ڈاکٹر صاحب کے بیان کو ایمان بالغیب کے طریقہ پر تسلیم کر رہے ہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ شکایات اس قابل بھی تھیں کہ اونکی بنا پر اونکو نکالدیا جاتا۔ اول تو یہ معلوم نہیں کہ شکایات کس قسم کی تھیں اور اونکے متعلق کس قسم کی تنبیہ کی گئی علاوہ ازیں جب شکایات کا تسلسل تین سال سے متواتر چلا آتا تھا تو کیا وجہ تھی کہ اس دوران میں اخراج نہیں کیا گیا اور اب ایکدم ٹینس ڈنر کی حقیقی و بجا مخالفت پر کالج کی نظر قہر و غضب نے اونکی خرمن امید کو جلا کر رکھ دیا۔

اگر حقیقت میں شکایات تھیں تو کالج کو آنکا انتظام پہلے ہی سے کرنا چاہیے تھا تاکہ آئندہ انہیں ارتکابات کی جرأت نہ ہوتی لیکن جب کالج نے کوئی مؤثر طریقہ رفع شکایات کا اختیار نہ کیا تو اسکے معنی تو یہ ہوئے کہ انھیں کالج نے جرأت دلائی کہ وہ دلیری کیساتھ اپنی ناجائز خواہشات کو پورا کریں۔

تیسرا اور چوتھا جرم بتلاتا ہے کہ سید ہاشمی نے سچائی کے خلاف جھوٹی روایات مشہور کیں اور جھوٹ بولکر دھوکا دیا لیکن کیا ڈاکٹر صاحب اپنے ضمیر کو اپنا حقیقی گواہ بنا کر فرما سکتے ہیں کہ روزمرہ ہم ضرورتاً کسقدر جھوٹ بولتے ہیں میرا دعویٰ ہے کہ فیصدی ۹۸ آدمی جھوٹ سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اور انمیں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو جھوٹ بولکر اپنے کام نہ نکالتا ہو۔ اسلئے ممکن ہے سید ہاشمی سے بھی اسکا ارتکاب ضرور ہوتا ہوا ہو لیکن اسکا ثبوت کیا کہ سید ہاشمی کا جھوٹ اسسٹنٹ ٹیوٹر کی سچائی کے خلاف تھا۔ اسمیں شک نہیں کہ جھوٹ بولنا جرم ہے لیکن مصلحت بعض وقت اسکا ارتکاب کرا دیتی ہے۔ اسلئے ہم نہ سید ہاشمی کو اس معاملہ اور اسی طرح دوسری باتوں میں بالکل معصوم سمجھتے ہیں اور نہ کالج کے اُن لوگوں کو جو طلبہ کی تربیت میں حصہ لینے والے ہیں۔

یہ بالکل سچ ہے کہ طلبہ کی تربیت کالج پر فرض ہے اور تمام عیوب سے طلبہ کو محفوظ رکھنا کالج کے فرائض میں داخل ہے لیکن کیا بتلایا جا سکتا ہے کہ تربیت کنندہ حضرات بھی عیوب سے پاک ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تربیت کا اثر وہی شخص ڈال سکتا ہے جو خود عیوب سے پاک ہو۔

کسی بزرگ کی خدمتمیں ایک بوڑھی عورت اپنے لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا یہ لڑکا گوڑ بہت کھاتا ہے اور میں ایک غریب عورت ہوں۔ آپ نصیحت کیجئے کہ یہ گوڑ کھانا چھوڑ دے۔ آپنے فرمایا کل آنا چنانچہ دوسرے روز جب وہ آئی تو آپنے لڑکے کو نصیحت کی اور اوس نے گوڑ کھانا چھوڑ دیا لوگوں نے دریافت کیا کہ آپنے کل کیوں نصیحت نہیں فرمائی فرمایا کہ میں خود اس بری عادت میں مبتلا تھا اسلئے پہلے خود توبہ کی اور بعد میں اوسکو نصیحت کی۔

اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جبتک ناصح یا تربیت کنندہ خود عیوب سے پاک نہو دوسروں پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتا اسلئے کالج کو چاہیے کہ بچوں کی تربیت و اخلاق کے لئے نیک نفس اور بزرگ لوگ مقرر کریں تاکہ بچے کالج کی خواہش کے موافق تیار ہو سکیں۔

پانچواں جرم یہ ہے کہ وہ امتحان میں باتیں کرتے پکڑے گئے۔ یہ جرم ضرور اس قابل ہے کہ کالج نہیں جو سزا دے تھوڑی ہے اور غالباً یہی وہ جرم ہے جسکی پاداش میں کالج نے اخراج کی معمولی سی سزا کو تجویز کی ہے۔ ہم کالج کو اسکی اس عدالت گسترانہ کارروائی اور خود مختاری حکومت کی داد دیتے ہیں

ع آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو

چھٹا جرم یہ ہے کہ سید ہاشمی حسرت موہانی سے ملتے تھے جن سے ملنے کے عدم جواز یا حرمت کا قانون طلبہ کے لئے کالج سے پاس ہو چکا تھا لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ کالج نے یہ قانون کس وجہ سے پاس کیا تھا غالباً اسکی ضرورت اسوجہ سے پیش آئی تھی کہ حسرت موہانی بائیکاٹ کی تحریک کے مؤید تھے اور یہ کالج کی شان کے خلاف تھی لیکن ہمیں افسوس ہے کہ کالج نے مولوی عبداللہ صاحب معلم دینیات سے اس معاملہ میں نہ تو کچھ دریافت کیا اور نہ انہیں کچھ سزا دی کیونکہ مولوی عبداللہ صاحب نہ صرف بائیکاٹ کے مؤید تھے بلکہ اوسکا فتویٰ دینے والے بھی تھے۔

ڈاکٹر صاحب انصاف سے فرمائیں کہ بجائے سید ہاشمی نے بائیکاٹ کی تحریک میں کوئی مؤثر حصہ نہیں لیا کالج کے ارکان نے تو فتوے دئے اور بائیکاٹ میں عملی حصہ لیا۔ اگر ڈاکٹر صاحب ہمسے دریافت فرمائینگے تو ہم اون لوگوں کے نام بھی بتلا سکتے ہیں جنھوں نے عملی بائیکاٹ میں حصہ لیا۔ اور طالبعلموں میں ایک جوش پیدا کر دیا ؎

دل ہوا کشمکش چارۂ زحمت میں تمام
مٹ گیا کھینچنے میں اس عقدہ کا وا ہونا

اخراج کی نوعیت میں ڈاکٹر صاحب نے بہت زور لگایا ہے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ واقعہ کیا ہے لیکن اس امر سے تو ڈاکٹر صاحب بھی انکاری نہیں ہیں کہ جس طالبعلم نے آنہیں ڈنر دیا انکو ایکماہ کیلئے کالج سے بے دخل کیا گیا۔ ممکن ہے اس سے بھی کچھ زیادہ اصلیت ہو کیونکہ یہ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے جو ایمان بالغیب کے درجہ تک معتبر ہے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے اڈیٹران اخبارات سے استدعا کی ہے کہ وہ واقعات کی تحقیقات براہ راست کالج سے کر کے کچھ لکھا کریں تاکہ غلط فہمی نہو لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ اڈیٹران اخبارات اس صورت میں ایمان بالغیب کے درجہ سے زیادہ عزت حاصل نہ کر سکیں گے۔ اور اس حالتمیں اونکی ذاتی تحقیقات کو جو خواہ کسی قدر معتبر ہو ناگوار توہین کا صدمہ پہونچے بغیر نہ رہیگا۔

آخر میں ہم ڈاکٹر صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ سید ہاشمی آپکے اصولوں کا شکار ہو کر کالج سے نکالے گئے ہیں جسکا زیادہ افسوس صرف اسوجہ سے ہے کہ آپ مسلمان ہیں۔ اگر کوئی یوروپین یہ حرکت کرتا تو زیادہ موجب افسوس نہ تھا۔

شذرات

این گلِ دیگر شگفت

مولانا عبدالکریم صاحب نقیہ اوّل ندوۃ العلماء پر اور مولوی شبلی کی ناگوار عنایات کے متعلق ہم نے جسقدر شکوک و شبہات پیش کئے تھے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ من وعن صحیح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مولوی شبلی کی بیجا سختیوں اور نامناسب طرز عمل کا آسانی سے پتہ لگتا جاتا ہے ۲۴۔ جون کے اودھ اخبار نے اس خصوص میں ایک عجیب حیرت انگیز بات لکھی ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم کی معطلی کے زیر عنوان سے رقم طراز ہے۔

ہمکو معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبدالکریم نے حضرت ہزآنر لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمتمیں ایک درخواست اس مضمون کی روانہ کی تھی کہ رسالہ الندوہ میں مضمون جہاد کی اشاعت کے سبب سے مجکو منتظمان دارالعلوم ندوہ کے عہدۂ فقیہ سے ۲ ماہ کیلئے معطل کر دیا ہے ہز آنر اس معطلی کو منسوخ فرمائیں اس درخواست کا جواب ۱۱ مئی کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی معرفت ہزآنر کی جانب سے مولوی عبدالکریم صاحب کو وصول ہوا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہزآنر کے سکرٹری کمشنر صاحب حلقۂ لکھنؤ کو تحریر کرتے ہیں کہ

"مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میر عبدالکریم علوی لکھنؤ کی عرضداشت کا خلاصہ آپکو بھیجوں جسمیں انھوں نے لکھا ہے کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے انہیں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے عہدۂ فقیہ سے بوجہ اشاعت ایک مضمون جہاد کے جو حال میں شائع ہوا ہے ۲ ماہ کیلئے معطل کر دیا ہے۔ اور انھوں نے یہ درخواست کی ہے کہ انکی یہ معطلی منسوخ کیجائے۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس عرضداشت کے جواب میں میر عبدالکریم علوی پر یہ ظاہر کر دینا چاہیے کہ

یہ حکم ندوۃ العلماء نے دیا ہے۔ اور گورنمنٹ اسمیں دخل دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔"

اس تحریر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی معطلی مولوی شبلی کی خودمختارانہ حکومت کی بدولت سے ہوئی ہے اور گورنمنٹ کے احکام کو اسمیں کچھ بھی دخل نہیں ہے۔

حضرات! انصاف فرمایئے ہزآنر لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم کو بہ نظر عمیق ملاحظہ کیجئے کہ مولوی عبدالکریم کے معاملہ میں مولوی شبلی کی خودمختارانہ شخصیت کسقدر دخیل ہے ہمیں افسوس ہے کہ مولوی شبلی نے ایک بیگناہ شخص کو نقصان پہونچانے کی معصیت سے کیوں اپنے دامن کو آلودہ کیا اور خواہ مخواہ گورنمنٹ کی خوشنودی و وفاداری کا اظہار کرنیکے لئے ایک بیجا حرکت کا ارتکاب کیا۔

کیا ان واقعات کی موجودگی میں بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ مولوی شبلی اس معاملہ میں معصوم ہیں اور انھوں نے کسی قسم کی ناجائز سختی نہیں کی۔ ہزآنر ممدوح کے حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون جہاد مندرجہ الندوہ گورنمنٹ کے نزدیک قابل اعتراض نہیں اور صرف شبلی کی عدالت العالیہ نے اوسکو قابل گرفت قرار دیکر مولوی عبدالکریم صاحب کو اپنے بے پناہ عتاب کا مورد قرار دیا ہے۔

ہم نہایت خلوص کیساتھ شبلی اینڈ کو کی خدمتمیں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی بے پناہ شمشیر دودم کا استعمال دیکھ بھال کر کیا کریں۔ آپ خود مختارانہ کارروائی کا زمانہ نہیں رہا اور نہ وقت اسکا مقتضی ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ واللّٰہ یھدی من یشاء۔

المؤید کا نادان ہندوستانی نامہ نگار اور مولانا ابوسعید عربی

۔ جون ۱۹۱۳ء کے المؤید میں کسی دشمن ملک و قوم ہندوستانی نامہ نگار کی ایک چٹھی اور اوسپر المؤید کا نوٹ شائع ہوا ہے اس چٹھی کو معاصر وطن نے بہت کچھ نمک مرچ لگاکر یہ ثابت کرنے کے لئے درج کیا ہے کہ یہ المؤید کے ذاتی الفاظ ہیں کیونکہ اوس نے اپنے نوٹ میں ایک جگہ بھی اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ ہندوستانی نامہ نگار کے الفاظ اور اوسکی ذاتی رائے ہے۔ ہم معاصر کی اس پالیسی کو نفرت سے دیکھتے اور ملک و قوم کی گمراہی کا ایک بیحد ناگوار و خطرناک طریقہ خیال کرتے ہیں۔

ذیل میں ہم ہندوستانی نامہ نگار کی چٹھی کا اقتباس درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ ہندوستان کے دشمنانِ اسلام کس طرح ملک و قوم کی تباہی کی کوشش میں مصروف ہیں۔ المؤید لکھتا ہے کہ

"ہمارے پاس ہندوستان سے یہ تحریر ہوئی ہے کہ ایک شخص جسکا نام ابوسعید عربی ہے جنگ طرابلس کے زمانہ میں مصر آیا تاکہ یہاں سے ہندوستان کے اخبارات کو کچھ لکھتا رہے اور اسی غرض سے اوس نے طرابلس کا سفر کیا تھا (معاہدہ صلح کے بعد) جب ترکی افواج واپس آستانہ چلے گئے تو یہ شخص بھی آستانہ چلا گیا اور مصر و آستانہ میں ملحد و مفسد لوگوں کے ساتھ ملگیا اور انکی حقیقت حال لکھنے والوں کو سب و شتم کرنے کے لئے اوسکو انھوں نے خرید لیا۔

اس شخص نے ہندوستان کے ادنیٰ معمولی اخباروں میں جو حقیقت حال سے واقف نہیں ہوتے بہت کچھ طعن و ملامت کی ہے یہ اخبارات اسکی تحریر کو یہ دکھانیکے لئے کہ انکا نامہ نگار غیر ممالک میں موجود ہے چھاپتے رہتے ہیں۔

ہمارے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ابوسعید ہندی اخبار المؤید اور رسالہ المنار اور اون تمام رسائل و عربی اخبارات کو جو انکی دیوں کی خوشامد نہیں کرتے ہمیشہ برا لکھتا رہتا ہے"

ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے وہ اردو اخبارات جو کامل پرستی کے نشہ میں مخمور ہیں ایک خالص ملک و ملت شخص کے بدنام کرنے کیلئے ایسی لغو تحریریں المؤید کو بھیجکر کیوں اپنی لغو خواہش کو پورا کر رہے ہیں۔

ہم اس معاملہ میں المؤید پر زیادہ الزام نہیں رکھتے اس ناگوار طریقۂ اشاعت کا الزام ہمارے نزدیک صرف اُس نامہ نگار پر ہے جس نے اپنی ناپاک خواہش کو پورا کرنیکے لئے اس لغو حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔

ہم اوس ملک و قوم فروش اور وظیفہ خوار نامہ نگار سے بھی واقف ہیں جس نے یہ تحریر بھیجی ہے لیکن ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ اس معاملہ کو بے معنی طوالت دیکر اپنے قیمتی کالموں کا نقصان کریں۔ المؤید کا دشمن ملک و قوم ہونا اور ملک فروشی کرنا اسقدر ظاہر و باہر ہے کہ کسی دلیل کا محتاج نہیں اسلئے اوسکے متعلق مولانا ابوسعید عربی نے جو کچھ اسوقت تک لکھا ہے بالکل صحیح ہے۔

نامہ نگار کی یہ توہین آمیز تحریر کہ مولانا ابوسعید چھوٹے چھوٹے اردو اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں اس امر کی مظہر ہے کہ یہ کسی وظیفہ خوار و مداح اخبار کا کام ہے جو ہر آئینہ ایک قابل نفرین و ذلیل حرکت ہے۔ مولانا ابوسعید کی چٹھیوں کا زیادہ تر حصہ زمیندار اور مدینہ و صحیفہ میں شائع ہوا ہے جنکی مجموعی اشاعت تمام کامل پرست اردو اخبارون کی کائنات سے بدرجہا زیادہ ہے اور ملک کے چوٹی کے اخبار سمجھے جاتے ہیں۔ افسوس یہ بدنصیب لوگ اپنے منہ میاں مٹھو بننے کیلئے اپنی تعریف اور دوسروں کی ذلت کے لئے کسقدر جلد تیار ہو جاتے ہیں وطن نے المؤید کی مندرجہ چٹھی کو اپنے کالموں میں سب سے پہلے درج کیا جس سے اوسکا مقصد یہ تھا کہ دوسرے اخبارات کو ذلیل کرے اور خود بڑا بن بیٹھے لیکن اوسے یہ معلوم نہیں کہ آج ملک میں اوسکی وقعت نہایت معمولی ہے چنانچہ ناقدری کے باعث جسکی شکایت خود اوس نے کی ہے غالبًا اپنا روزانہ تو بند کر دیا ہے اور ہفتہ وار کی حالت بھی کچھ زیادہ قابل وقعت نہیں ہے۔

معلومات کے متعلق کوتہ اندیش ہندوستانی نامہ نگار نے المؤید میں جو کچھ لکھا ہے اوس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ تحریر اردو کامل پرست اخبار کی جانب سے ہے۔ کیونکہ معلومات کا دعویٰ باطل کرنیوالے یہی دو چار خود پسند لوگ ہیں۔ ہم نے اور نہ ہمارے معزز معاصرین زمیندار و صحیفہ نے کبھی کسی قسم کا دعویٰ نہیں کیا اور آیندہ امید ہے کہ نہ کریں گے حقیقت حال چونکہ خود ہندوستانی نہیں اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا اور ہمارے معزز معاصرین کا تجربہ وسیع معلومات تاریخ دانی وغیرہ اسقدر اچھی ہے کہ برائے نام ترجمہ کر دینے والے لوگ اوسکے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ اور نہ صرف ترجمہ اخبارات سے اپنے کالموں کو پُر کر دینے والے اخبار اس مستحکم دعویٰ حقیقت کی تردید کر سکتے ہیں۔ ہم نہایت افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہمیں ان الفاظ کے لکھنے کی ضرورت صرف اسوجہ سے محسوس ہوئی ہے کہ ناعاقبت اندیش نامہ نگار نے ہماری شخصیت پر حملہ کیا اور ہمیں نقصان پہونچانیکی تدابیر اختیار کیں۔ ورنہ ہمارا ہرگز ارادہ نہ تھا کہ ہم اس بحث میں کسی قسم کا حصہ لیں۔

ہم مولانا ابوسعید عربی کی خدمتمیں عرض کرتے ہیں کہ وہ المؤید کے نادان ہندوستانی نامہ نگار کی تحریر کو لغو و مہمل سمجھیں اور خدمات ملک و قوم میں بدستور مصروف رہیں۔ چاند پر خاک ڈالنے سے چاند کی روشنی کو نقصان نہیں پہونچتا خود اُنہیں کے منہ غبار آلود ہو جاتے ہیں۔

سرویا، یونان اور بلغاریہ کی کشمکش

بلقانی اتحادیوں کی کشمکش کا فیصلہ آسانی سے ہونیکے متعلق پچھلے ہفتہ کی تاربرقی خبروں نے کچھ امید دلادی تھی جنہیں ظاہر کیا گیا تھا کہ سرویا، یونان اور بلغاریہ دول کی مداخلت اور روس کی ثالثانہ کارروائی کو قبول کرنے پر تیار ہیں اور عنقریب بلقانی اتحادیوں کے وزراء حسب خواہش روس سینٹ پیٹرزبرگ میں جانیوالے ہیں لیکن اب کئی روز سے پھر خبروں کا انداز بدل گیا ہے چنانچہ اس ہفتہ کی خبریں مظہر ہیں کہ سرویہ کے اخبارات روس کی مداخلت کو ناپسند کرتے ہیں اور سرویہ نے بلغاریہ کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے اور اس استرداد سے سیاسی گفت و شنید کا بھی بالکل خاتمہ ہو گیا ہے لندن کے سیاسی حلقوں میں باہمی سخت مخالفت سے بہت کچھ تشویش پھیل گئی ہے اور سرویا پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ ثالثانہ کارروائی کو منظور کرلے۔

۲۴۔ جون کی خبریں بتلاتی ہیں کہ سروی وزارت یورپ کے بیجا دباؤ و مداخلت سے مستعفی ہوگئی ہے یونان کی ملکہ نے اپنے ارادۂ سفر جرمن کو بلقان کی تشویشناک حالت کو دیکھکر ملتوی کر دیا ہے اور شفاخانے قایم کرنے شروع کر دئے ہیں۔ شاہ یونان سالونیکا چلا گیا ہے صوفیہ بلغراد اور ایتھنز کی باہمی گفتگو ناگوار لب ولہجہ اختیار کرتی جاتی ہے۔ فوجیں ایک دوسرے پر الزامات لگا رہی ہیں ان خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ روس کی چال اور سر ایڈورڈ گرے کی لیگ ڈپلومیسی بیکار ثابت ہوئیں اور بلقانی اتحادیوں کی پھوٹ میں بدستور وہی تیزی ... جاتی ہے جو ابتدا ... بالکل برخلاف ...

پالتیانہ میں ایک زبردست سیلاب

کاٹھیاواڑ میں پالتیانہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے جسکا کل رقبہ تین سو مربع میل - آبادی ساٹھ ہزار - اور مالگزاری سات لاکھ ہے پچھلے دنوں کی شدید بارش سے اس ریاست میں ایک ایسا سیلاب آیا جس نے بہت سے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور ہزاروں گھروں کو مسمار کر دیا - بیان کیا جاتا ہے کہ سیلاب پہاڑوں کی جانب سے آیا جہاں بارش کا پانی جمع تھا - شہر کا ایک حصہ سیلاب سے بالکل بہ گیا اور بہت سے گھر مسمار ہو گئے - سرکاری تخمینہ سے معلوم ہوا ہے کہ دو سو یا اس سے زیادہ بعض کے تخمینہ سے ۵۰۰ - آدمی ہلاک ہو چکے ہیں - تخمیناً پندرہ سو گھر مسمار اور ہزاروں آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں -

پالتیانہ کے علاوہ مقامات مثلاً کنڈلا اور مہواس میں بھی طوفان سیلاب آیا جسکی تفصیل ظاہر کرتی ہے کہ کنڈلا میں ایک ہی دن ۰ ۲ انچ بارش ہوئی شونجی نوتہ میں ۱۱ انچ برسا اور ۱۰ فٹ پانی آبادی میں چڑھ گیا جس سے ذیرہ سو مکانات بالکل منہدم ہو گئے - مکانات کی جائے اینٹوں کا ڈھیر یا کیچڑ دلدلی کے انبار نظر آتے ہیں - یہ طغیانی دس گھنٹہ تک رہی اور پورے دس گھنٹہ کے بعد دریا اپنی حالت اصلی پر آیا - بعض لوگوں کے بچ نکلنے کی حیرت انگیز داستانیں بیان کیجاتی ہیں - مثلاً ظاہر کیا گیا ہے کہ بنیئے کا ستر برس کا بیٹا اچھی طرح جانتا تھا اپنے مکان سے نکلکر بارہ فٹ پانی پر پیرتا ہوا بنیئے کے اسٹیشن تک ہو گیا اور تمام رات ایک مینار کو پکڑے لٹکا رہا مصیبت زدگان کے لئے امدادی چندہ کی فہرست کھولدی گئی ہے - بہت سے فیاض دولتمندوں نے جنمیں مسلمان فرقہ جینی کے ایک مشہور شخص نے ۵ ہزار روپے اور بہت سے کپڑے آفت زدوں کے لئے بھیجے ہیں - امدادی کمیٹی نے باورچی خانے قایم کر دئے ہیں اور غلہ اور دوسری قسم کی کھانیکی چیزیں مصیبت زدوں کو تقسیم ہو رہی ہیں -

بیان کیا جاتا ہے مقام بہاڑ الورہ میں بھی ایک ایسا ہی سخت سیلاب آیا جسمیں ۲ آدمی ہلاک ہوئے - اسی طرح مقامات سترکہ اور کھیٹی میں سیلاب کیوجہ سے روزمرہ سے زیادہ گھر برباد ہو گئے - اللھم احفظنا

من کل بلاء الدنیا -

لالہ لاجپت رائے صاحب اچھوت چھات پر

حال میں لالہ لاجپت رائے صاحب نے ایک طویل مضمون اچھوت جاتیوں کا سدھار کے عنوان سے ہندو اخبارات میں لکھا ہے مضمون کا بہا حصہ جسکو ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں اس غرض سے قابل مطالعہ ہے کہ اوسمیں اچھوت جاتیوں کے قیاسی شمار و اعداد سے یہ بتلایا گیا ہے کہ چھوت چھات حقیقتاً کوئی چیز نہیں ہے اور جن لوگوں پر اسکا پڑا ہے وہ معدودے چند ہندوؤں کی تعصب زندگی سے پڑا ہے چنانچہ لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ

"اچھوت جاتیوں کی سب میں بڑی تعداد ہندوؤں میں ہے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کسی سے چھوت نہیں کیجاتی - ہادی اسلام (حضرت محمد صلعم) نے اس قسم کے امتیازات کی سخت مخالفت کی ہے گو ہندوستان میں رہنے سے ہندوؤں کا اثر مسلمانوں تک بھی جا پہونچا ہے -

اسلئے اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندو دھرم کی تعلیم ہے کہ بعض گروہوں سے چھوت کیجائے ؟ ہم کہتے ہیں کہ یہ شاستروں کی سکھشا نہیں"

لالہ لاجپت رائے کے نوٹ کو مسلمان غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ چھوت چھات جو مسلمانوں کے بعض ناواقف اقوام میں پائی جاتی ہے وہ آئیں کہاں سے پیدا ہوئی اور اسلام اسکی نسبت کیا حکم دیتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ چھوت چھات اور اسی طرح اون مراسم بیجا کو جو چھوت چھات کی طرح انہیں ہندوؤں سے حاصل ہوئے ہیں اور ہندو دھرم میں بھی انکی کچھ اصلیت ثابت نہیں ہوتی چھوڑ دیں تاکہ اس روشنی کے زمانہ میں بہت سی نامناسب قیود سے انسان کی زندگی آزاد ہو اور ترقی کا میابی حقیقی کی جانب آسانی سے توجہ کیجا سکے جس سے ہر نوع فائدہ کی امید اور فلاکت سے نجات یقینی ہے

لالہ صاحب نے اسی مضمون میں ظاہر کیا ہے کہ چھوت چھات کیوجہ سے ہندوؤں کی حالت میں فکر اور تردد میں ڈالتی معلوم ہوتی ہے عیسائیوں اور مسلمانوں کا شمار بڑھ گیا ہے اور بڑھ رہا ہے مگر ہندو دن بدن گھٹ رہے ہیں - گزشتہ دس سال کے عرصہ میں ہماری آبادی میں پندرہ فیصدی کی کمی واقع ہوئی ہے - پچھلے دس سال میں ڈیڑھ لاکھ ہندو - مسلمان اور عیسائی ہو گئے ہیں -

لالہ صاحب کے بیان کردہ شمار و اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو آبادی کا نیچ حصہ گذشتہ دس سال میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں ختم ہو گیا ہے - ہمارے خیال میں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہندوؤں کی نیچ ذات کا وہ حصہ جو اسلام اور مسیحیت کی پناہ میں آیا ہے افلاس اسکا سبب اعظم ہے اور اس نقطہ خیال سے جب ہم مسلمانوں کے اس بیشتر حصہ پر نظر ڈالتے ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں تو ہمیں بہت زیادہ اندیشہ اس امر کا ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں سے کسقدر فلاکت زدہ عیسائی پناہ میں چلے گئے ہونگے - ہمارے پاس اسوقت مسیحیت میں دیگر اقوام کے شمول کی کوئی فہرست یا شمار و اعداد نہیں ہیں لیکن ہمارا تخمینہ ہے کہ کم سے کم ۱۰ فیصدی مسلمان ضرور مسیحی ہو گئے ہیں اور اس اعتبار سے مسلمانوں کی تعداد غیر اقوام کے شمول سے بھی بہت گھٹ جاتی ہے -

کیا تبلیغ و اشاعت اسلام کی مدعی انجمنیں ان شمار و اعداد پر نظر ڈالنے کے لئے کچھ وقت نکال سکتی ہیں اور کیا قوم کی غفلت ان اعداد و شمار کو پیش نظر رکھکر عبرت حاصل کرنیکے لئے تیار ہے اگر ہمارے کاموں میں سہل انگاری - غفلت سستی - بزدلی اور نمایش و نمود کا یہی عالم رہا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری تعداد بھی اسی طرح گھٹتے گھٹتے اعداد سے صفر پر آ جائے گی اور ہم دنیا میں نہونگے - فاعتبروا یا اولی الابصار

درنہ میں اطالویوں کی شکست کے حالات

۱۶ - مئی سنہ ۱۹۱۳ء کو درنہ کے قریب عربوں اور اطالیوں کی ایک خونریز جنگ ہوئی تھی جسکے متعلق اطالویوں نے یہ خبر دی تھی کہ اس جنگ میں اطالوی کامیاب ہوئے اور عربوں نے شکست کھائی لیکن اس جنگ کے واقعی حالات کسی کو معلوم نہیں ہوئے اب کچھ دنوں بعد رفتہ رفتہ اس جنگ کے تفصیلی حالات اٹلی میں پہنچ گئے ہیں اور انکی وجہ سے ملک میں ایک عام احساس ندامت و ذلت پیدا ہو گیا ہے یہانتک کہ پارلیمنٹ میں اسکے متعلق بہت کچھ اظہار ناراضگی کیا گیا ہے -

اس جنگ کی پہلی سرکاری خبر ۱۸ - مئی کو روما پہنچی تھی جسمیں اطالوی فتح کو شدومد کے ساتھ ظاہر کیا گیا تھا - اب حال میں روما کے اخبار لوانٹی نے اس جنگ کے تفصیلی حالات اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھے ہیں جسمیں وہ اون جھوٹی سرکاری رپورٹوں کے خلاف جو مقتولوں - زخمیوں اور قیدیوں کے متعلق ابتک شائع کیجاتی رہی ہیں صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اس امر کی شکایت کرتا ہے کہ جنگ طرابلس کے ابتدا سے گورنمنٹ اٹلی دانستہ اسی قسم کے قابل نفرین دھوکے دیتی رہی ہے - اور اب پھر اوسکا سلسلہ شروع کیا گیا ہے - اخبار مذکور اپنی اون تحریری شہادتوں کی بنا پر جنکا اُسے پورا یقین ہے اور جنکی تردید کا وہ چیلنج دیتا ہے - بتلاتا ہے کہ جنگ مذکور میں چار سو اطالوی سپاہی مقتول سات سو مجروح اور ایک سو کچھ زائد جنمیں کئی افسر بھی ہیں گرفتار ہوئے ہیں انکے علاوہ بہت سے زخمیوں کو بدحواسی کے عالم میں اطالوی فوج میدان ہی میں چھوڑ کر چلی آئی تھی -

ان نقصانات کے علاوہ گورنمنٹ اٹلی نے اس نقصان پر بالکل ہی پردہ ڈالدیا ہے جو اوس سے تین سو سے زیادہ مقتول کا نو آبادی کی سپاہ میں اٹھانا پڑا صرف گیارھویں پیدل رجمنٹ ہی کے ۳۰۰ - آدمی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں -

تو بچی نہ کے لوگ جنگ میں استقدر کام آئے کہ صرف بارہ ، مسیر زندہ بچے اور اونکی توپیں عربوں کے ہاتھ میں چلی گئیں - اس جنگ کے بعد جب اطالوی شکست کھا کر پسپا ہوئے تو میکسم گورکے تمام افسروں اور سپاہیوں کی لاشوں کے ڈھیر توپوں کے چاروں طرف لگا دئے گئے -

مجھے پیچھے نہ چھوڑو

رجمنٹ مذکور کے افسر لفٹنٹ الفریڈ موزیلی اپنی پرائیویٹ چٹھی میں جو اوس نے اپنے گھر کو لکھی تھی بیان کرتا ہے کہ ہم تمام رات چلتے رہے یہانتک کہ بالکل تھککر چور ہو گئے - ہمارے پاس نہ کھانا تھا نہ پانی اور نہ کسی قسم کی دوا - جنگ کا تمام سامان اور تمام خچر عربوں کے قبضہ میں جا چکے تھے - صرف دو تیز چلنے والی توپیں ہمارے پاس رہ گئی تھیں - شام کے ۳ بجے لڑائی صبح کے ۱/۲ ۴ بجے شروع ہوئی تھی ہمارے پاس کوئی جانور نہ رہا تمام ذخیرے وہیں چھوڑ دئے گئے ہم آتشباری برابر کرتے رہے اور پلٹن نمبر ۳۴ کو دشمنوں کے مقابلہ میں صرف اسلئے چلاتے رہے کہ دشمن کو پسپا کر دیں اور واپس جانے کے لئے راستہ محفوظ کر لیں ایک پہاڑی توپخانہ کو بعض سخت مجبوریوں کی وجہ سے اپنی چار توپیں پیچھے چھوڑنی پڑیں اپنے مردوں کو بھی اسی طرح چھوڑ دینے پر مجبور ہوئے -

یہ منظر نہایت دردناک تھا - ہمارے دل شکستہ ہو چکے تھے اور معمولی سے معمولی زخمی سپاہی کو بھی ہم چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے تو سپاہی میری وردی سے چمٹ کر گڑگڑا کر کہہ رہے تھے کہ لفٹنٹ صاحب خدا کے لئے -

مجھے پیچھے نہ چھوڑنا

مگر مجھے افسوس ہے کہ بجز اس کے کہ اونکو چھوڑ کر بھاگ جاؤں اور کچھ نہ کر سکتا تھا کیونکہ اونکے لیجانیکا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا -

ایک اور چٹھی میں جو فوجی افسروں کے کیمپ سے موصول ہوئی ہے بیان کیا گیا ہے کہ اطالوی سپاہ نہایت ذلت و ابتری کی حالت میں پسپا ہوئی - سنوسی جماعت کے مجاہدوں نے پانچ گھنٹہ تک بھاگتی ہوئی اطالوی سپاہ کا تعاقب کیا اور درنہ کے ساحل تک ہمارے تعاقب میں مجاہد برابر لگے رہے -

اس چٹھی کا لکھنے والا جو پیادہ پلٹن ۲۲ سے تعلق رکھتا ہے چٹھی کے آخر میں ظاہر کرتا ہے کہ مجروحین و مقتولین کی تخمینی تعداد دو ہزار ہے جسمیں ۶۰ - افسر بھی شامل ہیں - توپوں کی گاڑیاں ذخیرہ جنگ وغیرہ تمام سامان عربوں کے ہاتھ آیا اور خچر بھی بہت سے قتل کئے گئے -

دہلی کے قصابوں کا اسٹرائک

کمیٹی کی جانب سے دہلی کے گوشت فروشوں کے پاس ایک نوٹس اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ مارکیٹ میں جاکر دوکانیں کھولو ورنہ فوجداری سپرد کر دئے جاؤگے اس حکم پر تمام گوشت فروشوں نے ملکر اپنے عذرات چیف کمشنر کی خدمتمیں درخواست پیش کی جسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ انتظامی معاملات ہیں انمیں دخل نہ دینا چاہیے اسکے بعد کہا کہ جن لوگوں کی دوکانیں مارکیٹ کے قریب ہیں وہ مارکیٹ میں چلے جائیں -

۳۱ مئی کو تمام قصاب ڈپٹی کمشنر کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور کہا کہ مارکیٹ میں جانے سے ہمیں تکلیف ہوگی جواب میں ڈپٹی کمشنر نے کہا اگر یہ لوگ خود بیٹھ جائیں تو بہتر ورنہ ہم اپنے حکم سے اونکو وہاں بٹھا دیں گے - اس پر عذر کرنے پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ۱۱ - جون تک یا تو دوکانیں مارکیٹ میں لیجاؤ ورنہ اپنی دوکانیں بند کر دو - قصابوں نے عرض کیا کہ حکم کے مطابق دوکانیں بند کر دی جائینگی اور ہم کسی دوسرے پیشہ سے بسر اوقات کر لینگے - ۴ - جون کو گائے کا گوشت بیچنے والوں کے نام بھی ایسا ہی حکم گیا ہے - دیکھیے اوسکا

اخلاق نبی صلعم

(۳۴)

آپکی شجاعت اور بہادری کا یہ حال تھا کہ حضرت براء جو ایک نہایت جری صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ جب گھمسان کی لڑائی ہونے لگتی تھی تو ہم آنحضرت کے پس پشت پناہ لیا کرتے تھے۔ اور سب سے آگے آپ ہی رہتے تھے۔ ہم میں سے وہ شخص بڑا بہادر سمجھا جاتا تھا جو آپ کے دوش بدوش رہے۔

حضرت علی شاہ مرداں ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ لڑائیوں میں دشمنوں سے قریب ترین آنحضرت ہی رہا کرتے تھے اور جنگ میں انتہائی خوف اور خطرہ کے وقت ہم آپ ہی کے پیچھے پناہ لیتے تھے حضرت عمران کہتے ہیں کہ لڑائی کے وقت دشمنوں پر سب سے پہلے جو شخص حملہ آور ہوتا تھا وہ آپ تھے۔

آپکی زندگی کا جو سب سے سخت موقع جو پیش آیا تھا وہ حنین کا تھا جسمیں تمام مسلمانوں کا مونھ پھر گیا تھا اور کوئی بھی اپنی جگہ پر قائم نہ رہ سکا لیکن آپ اکیلے اپنے سفید خچر پر سوار برابر آگے بڑھتے رہے۔ صرف ابو سفیان تھے جو اسکی لگام تھامے ہوئے تھے۔ اور آپ کے اطمینان قلب اور سکون طبیعت کی وہی حالت تھی جو محفل میں رہا کرتی تھی ذرہ بھر بھی فرق نہ ہوتا تھا۔

جنگ احد میں بھی اس خطرناک موقع پر جبکہ آپکے ہمراہ صرف دس آدمی رہ گئے تھے اور تین ہزار کافروں سے زیادہ نے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا آپ کے سکون اور اطمینان قلب کی وہی حالت رہی اور آپ انہیں دس آدمیوں سے کئی گھنٹہ تک برابر انکا مقابلہ کرتے رہے۔

خود صحابہ میں بعض بعض لوگ اسقدر بہادر تھے کہ اُنکے کارنامے ہمیشہ دنیا کو حیرت میں ڈالتے رہیں گے۔ مثلاً حضرت خالد۔ حضرت حمزہ وغیرہ حضرت خالد کو تو دربار نبوت سے سیف اللہ کا خطاب بھی ملا تھا اور یہ دو اکیلے ہزار آدمیوں کی برابر سمجھے جاتے تھے اگرچہ اونکے کارناموں کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو ہزار نہیں بلکہ دو لاکھ کے برابر سمجھے جانیکے قابل تھے لیکن جبتک یہی لوگ اسلام نہیں لائے تھے برابر آنحضرت کے مقابلہ میں لڑائیوں میں آیا کرتے تھے اور ہمیشہ شکست کھا جاتے تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور کی شجاعت انسانی فطرت سے کسقدر بالاتر تھی۔

مدینہ میں ایک رات بڑی پریشانی تھی واقعہ یہ تھا کہ غسان کا بادشاہ جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس تیاری میں مصروف تھا کہ مدینہ پر حملہ کرے۔ مدینہ میں یہ خبریں پہنچا کرتی تھیں۔ ایک رات یہ افواہ اُڑی کہ غسانی آگئے لوگ بہت پریشان ہوئے۔ آپنے فرمایا کہ اسمیں پریشانی کی کیا بات ہے۔ کوئی جائے اور شہر کے باہر دیکھکر چلا آئے کہ کہانتک یہ خبر سچ ہے لیکن بوجہ خوف کے کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ تب آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا سوار ہوئے۔ تلوار لگائی اور خود جاکر مدینہ کے چاروں طرف دور دور تک چکر لگایا اور واپس آکر لوگوں کو مطمئن کیا کہ کچھ نہیں ہے۔ پریشان نہ ہو آپ کے مبارک قدموں کی برکت سے وہ گھوڑا بھی ایسا تیز ہوگیا کہ پھر کبھی گھوڑدوڑ میں اُس سے کوئی گھوڑا بازی نہ لیگیا۔

شجاعت کے ساتھ ہی قوت کا یہ عالم تھا کہ اونٹ کا چمڑا زمین پر بچھایا جاتا تھا دس دس آدمی ملکر کھینچتے تھے۔ چمڑا پھٹ جاتا تھا لیکن آپ جگہ سے نہیں ہل سکتے تھے۔

شجاعت اور سخاوت اخلاق کے فن میں دو بہنیں ہیں۔ شجاعت جانی اور بدنی بذل کا نام ہے اور سخاوت مال سے ہوتی ہے۔ رسالت سے پہلے ہی آنحضرت کی سخاوت ضرب المثل تھی ابوطالب آپکے چچا نے آپکی شان میں جو طولانی قصیدہ لکھا ہے اُسمیں کہا ہے کہ

ثمال الیتامیٰ عصمة للارامل

(یعنی آپ یتیموں کے ماوا اور بیواؤں کے ملجا ہیں)

جب پہلی مرتبہ وحی آپ پر اُتری اور آپ گھبرا گئے تو حضرت خدیجہؓ نے یہ کہکر آپکو اطمینان دلایا کہ "تم غریبوں کی مدد کرتے۔ مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ مہمانوں کی مدارات کرتے ہو۔ اللہ تمکو ضائع نہ کریگا"

ایکدفعہ ایک شخص ابن رکانہ آپکے ہمراہ تھا آپ پہاڑ پر چڑھے۔ وہاں آپکا بکریوں کا گلہ وادی میں چر رہا تھا۔ ابن رکانہ نے اس گلہ کو بہت پسند کیا آپنے فرمایا کہ لیجاؤ میں تمکو دیدیا۔

بحرین کا مال غنیمت نوے ہزار درہم آیا آپنے بیٹھکر سب تقسیم کردیا۔ ایک درہم بھی باقی نہ چھوڑا اخیر میں ایک شخص آیا۔ اُس نے کہا کہ مجکو بھی کچھ دیجیے۔ آپنے فرمایا کہ اب ہمارے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ لیکن تم قرض لیلو ہم آیندہ اسکو ادا کردینگے۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ جب کچھ نہیں بچا تو اللہ تعالیٰ نے آپکو مجبور نہیں کیا ہے کہ دیجیے۔ آپنے اسبات کو ناپسند کیا۔ حضرت بلال نے یہ دیکھکر کہ یا رسول اللہ آپ بخشش کیجیے اللہ تعالیٰ کا خزانہ وسیع ہے۔ تب آپ مسکرائے اور فرمایا کہ ہاں مجھے یہی حکم دیا گیا ہے۔

جنگ حنین کے بعد آپنے جو بخشش کی اسکا اندازہ پچاس لاکھ درہم لگایا گیا ہے۔

آپ اپنی ذات کو یا جسکو بمنزلہ اپنی ذات کے سمجھتے تھے سائلین اور فقرا پر مقدم نہیں رکھتے تھے۔ خود تکلیف اُٹھاتے تھے لیکن دوسروں کو اپنا مقدم سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لونڈی حضرت فاطمہ کو نہ دی اور اصحاب صفہ کی ضرورت کو مقدم رکھا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جبتک آنحضرت دنیا میں رہے کسی کے سوال کو رد نہ فرمایا۔

ایکدفعہ ایک عورت نے تحفہ میں ایک چادر آپکو لاکر دی آپنے نہایت خوشی سے قبول فرمایا اور اوڑھکر مسجد میں تشریف لے گئے ایک صحابی نے وہ چادر دیکھکر اُسکی تعریف کی آپنے گھر آکر اُسکو تہ کیا اور اُنکے پاس بھجوادی۔ دوسرے صحابی نے اون سے کہا کہ تمنے کیوں یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ لی تمہیں اسکا سوال نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے اُنھوں نے کہا کہ واللہ مجکو یہ چادر پسند آئی اور میں نے اسلئے اسکو مانگ لیا کہ وہ میرے کفن کے کام آئے تاکہ حضور کی برکت سے دوزخ کی آگ سے نجات پاؤں۔ آخر اون کی مراد پوری ہوئی اور اسی چادر میں وہ کفنائے گئے۔

سرور کائنات کی کرم اور بخشش کا یہ عالم تھا اور خود اپنے گذران کی یہ صورت تھی کہ مہینے گذر جاتے تھے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کبھی کھجور کبھی جو کے ستو پر بسر اوقات کرلیتے تھے گھر میں تشریف لاتے تو پوچھتے کہ آج کچھ کھانے کو ہے۔ ہوتا تو کھالیتے ورنہ روزہ رکھ لیتے۔ بعض بعض دفعہ بھوک کی تکلیف سے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے

جب آپنے وفات پائی ہے تو زرہ ایک یہودی کے یہاں گرو تھی۔ اور حضرت بیان کرتی ہیں کہ آپنے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم۔ نہ بکری نہ اونٹ صرف چند اسلحہ جنگ تھے اور خچر اور زمین تھی جو صدقہ کردی تھی۔ فرش آپکا چٹائی یا کمبل تھا اور بارہا متواتر آل محمد کئی کئی راتیں بھوکے سورہے اور نہ شکوہ تھا نہ شکایت تھی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپکو رات کا فاقہ دن کے روزے سے نہیں روک سکتا تھا۔ یہانتک مجھے ترس معلوم ہوتا تو میں عرض کرتی آپ فرماتے کہ اے عائشہؓ میرے اولوالعزم رسول بھائیوں نے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھاکر اللہ تعالیٰ کے یہاں بلند رتبے حاصل کئے ہیں آج اگر میں آرام کرنیمیں مصروف ہوں تو کل کی ندامت کون برداشت کریگا۔ (خاتون)

دماغی تکان دور کرنیکا قدرتی علاج

بہت سے طالبعلم امتحان کے دنوں میں زیادہ محنت کرنے سے اپنا دماغ ضعیف کرکے امتحان سے پہلے یا بعد میں یہ پکارا کرتے ہیں کہ ہمارا دماغ ضعیف و خالی ہوگیا ہے اور دماغ میں آواز سی پیدا ہوتی ہے۔ اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے اگر قدرت سے مدد لیجائے تو بہت اچھا ہے اسلئے پہلے ہمکو یہ دیکھنا چاہیے کہ بہت پڑھنے سے دماغ ضعیف کیوں اور کسطرح ہوتا ہے۔

دماغی کمزوری کا باعث:۔ بہت پڑھنے سے خون کا دورہ سر کی طرف زیادہ ہوتا ہے جس سے دل۔ جگر اور تمام جسم خون نہ ملنے سے ضعیف ہوجاتے ہیں۔ جس سے سر میں درد اور کانوں میں شائیں شائیں اور تمام بدن میں ضعف ہوجاتا ہے پس اسکے علاج کے لئے ایسی معجون چاہیے جس سے دماغ کی طرف کو خون کا غلبہ زیادہ نہ بڑھے اور تمام شکایتیں رفع ہوجائیں۔

دماغی کمزوری کا قدرتی علاج:۔ امریکا کا مشہور ڈاکٹر کیلاگ کہتا ہے کہ ہمنے اسکا قدرتی علاج ہزاروں شاگردوں کو بتایا جس سے انکو بہت فائدہ ہوا وہ قدرتی علاج مندرجہ ذیل پانچ معجونوں پر مشتمل ہے جنکو دماغ کمزور ہونیکا خطرہ ہے وہ انپر عمل کریں۔

پہلی معجون:۔ یہ ہے کہ ہوادار کمرہ میں بیٹھکر پڑھا جاوے جس سے آکسیجن ہمارے خون سے ملکر اسکو صاف کرتی رہے۔ اگر کمرے میں اتنی ہوا اور روشنی نہیں ہے تو پندرہ بیس منٹ پڑھکر پھر باہر نکلکر صاف ہوا میں گہری لمبی سانس لیجائے جس سے آکسیجن بہت مقدار میں خون سے ملیگی اور خون صاف ہوگا اور خون کا دورہ دماغ کی طرف کم ہوگا۔ اور پٹھوں میں سستی نہ ہوگی اور ایسا معلوم ہوگا کہ پڑھا ہی نہیں ہے۔ اسلئے پڑھنے کیلئے ہوادار کمرے میں لمبی سانس لیجانا یہ طریقہ مجربہ ہے

دوسری معجون:۔ ایک دم دیر تک کتاب کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ کچھ دیر پڑھکر آسمان کی طرف دیکھو جس سے خون کا دورہ دماغ پر کم پڑیگا اور آسمان کی نیلی روشنائی دماغ کو بہت قوت دیگی اور ضعف معلوم نہوگا۔

تیسری معجون:۔ ہوا اور روشنی کا غسل۔ جب پڑھنے سے تکان معلوم ہو تب باہر جاکر بالوں کے دھوئیکی دوا تیار کرو اور سورج۔ چاند تاروں کو پانی جانو اور آہستہ آہستہ سر کو دونوں ہاتھوں سے دو تین منٹ تک مالش کرو جس سے دماغ کا جمع شدہ خون بکھر کر نیکا کم ہوجائیگی اور خون خود دماغ میں اچھی طرح سے چکر لگا سکیگا اور جلد کے سوراخ (مسام) کھل جائینگے اور پسینہ اچھی طرح سے خارج ہوجائیگا۔

چوتھی معجون:۔ جب بہت پڑھنے سے تکان معلوم ہو تب پانی کا ایک گلاس جسمیں بیس تولہ پانی ہو ایک ایک گھونٹ کرکے آہستہ آہستہ پیا جائے جس سے خون کا دورہ مغز کی طرف سے کم ہوجائیگا اور اس سے اسکا جوش بھی کم ہوگا اور دماغ کو قوت ملیگی۔

پانچویں معجون:۔ جب تھک جاؤ تو باہر نکلکر پھلواری یا گھاس کی سبزی کو دیکھو جسکا اثر دماغ پر بہت عمدہ ہوتا ہے اسلئے دو چار گملے برآمدے میں ضرور چاہئیں یہ مفت کی پانچ معجونیں جواہرات کی معجون سے بدرجہا بہتر ہیں۔ ساتھ ہی پرہیز بھی ضرور ہونا چاہیے۔ لھذا تین چیزوں سے پرہیز

مراسلات

مستورات سے بدسلوکی

میدم گاؤں علاقہ گجرات میں ایک عورت نے اپنے خاوند کی بدسلوکی سے تنگ آکر اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک لیا اور آگ لگا کر مر گئی! انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس بعض جہلا اپنی عورتوں سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ اسلام نے اپنے متبعین کو مستورات کیساتھ حسن سلوک کی بیحد تاکید کی ہے جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے وعاشروهن بالمعروف (النساء) یعنی اور اپنی بیبیوں کیساتھ حسن سلوک کرو۔ دوسرے موقع پر میاں بی بی کے تعلقات کی نسبت ارشاد ہوا ہے ومن آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودة ورحمة ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون (الروم پارہ ۲۱) اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تمکو انکی طرف رغبت کرنے سے راحت ملے اور تم میاں بی بی میں پیار اور اخلاص پیدا کیا جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں۔ انکے لئے ان تمام میں قدرت خدا کی بہتری ہی نشانیاں ہیں۔

غور کرو میاں بی بی کے تعلقات سے دو مختلف خاندانوں میں باہمی محبت والفت پیدا ہوتی ہے بیبیاں اسلئے ہیں کہ ان سے مردوں کو راحت و آرام ملے۔ پس وہ لوگ بڑے بدبخت ہیں جو بی بی کو مصیبت اور دکھ سمجھتے ہیں اور جہالت و نادانی سے احکام قرآنی کو پس پشت پھینک کر مستورات سے بدسلوکی کرتے ہیں جسکی پاداش میں قدرت انکے گھروں کو دکھوں۔ دردوں۔ اور مصیبتوں کی آماجگاہ بناتی ہے۔ دین فطرت کا منشا و مقتضا یہ ہے کہ مرد اپنی بیبیوں پر رحم کریں کیونکہ وہ مردوں کے مقابلہ میں کمزور ہیں۔ بروقت ضرورت کے لطیف پیرایہ میں نرمی و ملائمت سے انکو ادب سکھایا جائے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تھا امہات المومنین کے اونٹوں کو ہانکتا تھا وہ خوش آواز تھا سرود گاتا جاتا تھا۔ دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں۔ اونٹوں کی تیز رفتاری سے بی بیوں کو تکلیف ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رویدک یا انجشہ لا تکسر القواریر۔ اے انجشہ! اونٹوں کو آہستہ ہانک شیشوں کو نہ توڑ۔ عورتیں نازک بدن ہوتی ہیں اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو شیشہ یا شاکتے ہیں وہ مسلمان جو اپنی بیبیوں سے جور وستم روا رکھتے ہیں اور ان شیشوں یا شیشوں کے توڑنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے غور کریں کہ وہ خدا و رسول کو کیا جواب دیں گے؟

نور الدین از گوجرانوالہ

تجاویز متعلق سفر حجاز جدید قواعد

ممبران انجمن ہمدرد اسلام نگینہ کا ایک خاص جلسہ تاریخ ۲۱- جون ۱۹۱۳ء بصدارت جناب شیخ تصدق حسین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ نگینہ بدیں غرض منعقد ہوا کہ گورنمنٹ ہند کی ان تجاویز پر جو بہ تحریک گورنمنٹ بمبئی نے نادار حجاج کی تکالیف وغیرہ کو جو بوقت واپسی آنکو ہوتی ہیں رفع کرنیکی غرض سے بغرض اطلاع عام شائع کئے ہیں مناسب غور و خوض کرے۔ بعد کافی مباحثہ شرکاء جلسہ کے جسمیں تقریباً تمام عمائدین قصبہ کے دیگر مسلمان بھی شریک تھے حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) ممبران انجمن ہمدرد اسلام نگینہ کا یہ جلسہ گورنمنٹ کی اس تجویز کی نہایت زور سے مخالفت کرتا ہے کہ حجاج کے لئے طریق جبریہ ٹکٹ واپسی جاری کیا جائے اور ان مصائب و دقتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے جو گورنمنٹ برٹنیہ و ترکی گورنمنٹ کو کنگال حاجیوں کی بدولت واقع ہوتی ہیں تجویز کرتا ہے کہ نادار حجاج کی واپسی وطن کے لئے گورنمنٹ مثل فیس قرنطینہ عصمہ فی ٹکٹ اضافہ فرماوے اور جو رقم اس طور پر سالانہ فراہم ہو اس سے ان حجاج کو واپس کیا جائے۔

(۲) یہ کہ کسی مخصوص کمپنی کو اجارہ دینا اس انجمن کی رائے میں حجاج کو مالی نقصان پہنچانا ہے کیونکہ اس صورت میں کمپنیوں کے باہمی مقابلے قطعاً باقی نہ رہیں گے۔ اس لئے تجویز کیجاتی ہے کہ طریق و معمول حال کو بدستور جاری رکھا جائے اور اسمیں کوئی تبدیلی نہ کیجائے

(۳) یہ کہ چونکہ تقرر میعاد سے مسلمانوں پر ادائے فرض و زیارات مقامات مقدسہ میں نامناسب پابندی وقت عائد ہوتی ہے لہذا کسی میعاد کا مقرر رہنا غیر ضروری ہے۔

محمد غیاث الدین سکرٹری
انجمن ہمدرد اسلام
نگینہ (بجنور)

مولانا ابو سعید عربی کی چٹھی

مصر۔ ۲۷- جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ

رفیق المسلمین جناب آغا رفیق صاحب السلام علیکم مزاج شریف۔ خط پہونچا۔ شکریہ قبول کیجیے۔

اخبارات ہند نے خطابی شمس العلماء مولوی شبلی۔ ڈاکٹر اقبال۔ مولوی حمید الدین صاحب کے انتخاب پر بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اہل آستانہ نے ہندی ہلال احمر اور مسٹر ظفر علی خاں وغیرہ سے دریافت کیا ہوگا کہ اپنے ہاں کے علماء کے نام پیش کرو تاکہ وہ برنامج (نصاب) تیار کریں۔

اس قسم کے استفسارات جو آستانہ سے ہوتے ہیں اونکی مثال ایسی ہے کہ جب کوئی ٹھیکہ دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں تاریخ تک ٹھیکہ دار اپنا ٹھیکہ پیش کریں سب کے ٹھیکے تو قبول نہیں کئے جاتے صرف ایک ٹھیکہ منظور کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح کا یہ استفسار ہے کہ اس طریق سے ہند کے مسلمانوں کی قابلیت و ذہانت ہی کا پتہ لگایا جائے گا۔

آستانہ کے استفسار کا یہ مطلب نہیں ہے جو بعض اردو اخبارات نے سمجھا ہے کہ ہندوستان کے علماء سے بڑھکر ترکی میں کوئی عالم نہیں یا مولوی خطابی شبلی ہی ایک بڑے عالم ہیں بلاد اسلامیہ میں لاکھوں عالم ہیں جن کے مقابلہ میں ہمارے شبلی کوئی چیز نہیں۔ البتہ بزدلی۔ ڈرپوکی۔ تملق۔ بیجا خوشامد اور حاکم پرستی میں کوئی بھی شبلی کا مقابل نہیں ہے خلافت اسلامیہ میں آدمیوں کی کمی نہیں وہ لوگ حکومت چلا رہے ہیں ان سے زیادہ کون قابل ہوسکتا ہے۔

ہندوستان کے مسلمان خوشیاں منا رہے ہیں کہ حکومت نے ایک چٹھی لکھکر انکی تعلیم پر توجہ ظاہر کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کو یہ کام بہت پہلے کرنا چاہئے تھا مسلمان گورنمنٹ ہند کی توجہ کے بہت پہلے سے مستحق تھے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند نے مسلمانوں سے ملک حاصل کیا تھا اس لئے اوس کا فرض تھا کہ ابتدا ہی سے مسلمانوں کی تعلیم کی طرف توجہ کرتی۔

ابو سعید العربی۔ عابدین
شارع
حسن الاکبر مکتبہ آفندی
سابق المحامی

مطبوعات جدیدہ

شکوۂ خواجہ

انجمن اتحاد و ترقی اجمیر نے ایک نہایت پرجوش نظم اس نام سے شائع کی ہے جو پسندیدہ چھوٹی تقطیع کے چکنے کاغذ پر نہایت عمدہ چھپائی گئی ہے یہ نظم مولوی سید ضیاء محمد مناظر احسن صاحب گیلانی بہاری کی تصنیف ہے جو انھوں نے حضرت خواجہ صاحب اجمیر رحمۃ اللہ علیہ کے قبہ اقدس کے سامنے پچھلے عرس میں پڑھی تھی۔

نظم دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے جسمیں مسلمانوں کے جذبات کو نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

سکرٹری صاحب انجمن کا بیان ہے کہ اس نظم کی فروختگی کا روپیہ مجروحین ترکی کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مسلمان اس نظم کو ضرور خریدیں گے کیونکہ اسکی آمدنی سے مجروحین کی امداد ہوگی۔ قیمت ۱/ ار

ملنے کا پتہ:۔ سید عنایت علی صاحب آنریری سکرٹری انجمن اتحاد و ترقی محلہ خادمان اجمیر

حمائل شریف مترجم

ہندوستان میں اسوقت تک بہت سی حمائلیں چھپ چکی ہیں لیکن منشی فیض علی صاحب مالک پنجاب پریس سیالکوٹ و منیجر تاریخ اسلام نے حال میں جو حمائل شریف چھاپی ہے وہ سب سے نرالی اور عمدہ ہے۔ یہ حمائل ۵- انچ طویل اور ۳- انچ عریض ہے جو گویا حقیقتاً جیبی حمائل شریف ہے۔ خط صاف عمدہ اور لکھائی چھپائی نفیس ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نصف صفحہ عربی اور نصف صفحہ زیرین میں شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کا ترجمہ ہے جس سے قرآن شریف اور ترجمہ دو جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں آیات پر نمبر سلسلہ ڈالے گئے ہیں۔ شروع میں سورتوں یا رکوعوں کی فہرست اور آخر میں قرآن شریف کے مشکل الفاظ کے معنی بطور فرہنگ درج ہیں۔ جلد نہایت عمدہ کپڑے کی ہے۔ غرض حمائل شریف سفر و حضر دونوں جگہ کام آسکتی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ حمائل شریف بہت پسند کی جائے گی ہدیہ باین خوبی ہائے بیکراں۔ تقریباً تیرہ سو صفحات کی مجلد حمائل شریف کا صرف ایک روپیہ (عہ) چار آنہ ہے جو کلام الٰہی کی عظمت کے علاوہ خوبیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

منشی فیض علی صاحب مالک پنجاب پریس و منیجر تاریخ اسلام سیالکوٹ سے منگائیے۔

مدینۃ النسواں

چاندبی بی

(۳)

اپنے بیٹے اسماعیل نظام شاہ سے لڑکر احمد نگر کا تخت حاصل کیا اور ۱۵۹۴ء تک سلطنت کی لیکن اسکا زمانہ حکومت بدنظمی اور شر و فساد ہی میں گذرا اسکے انتقال سے بعد احمد نگر میں اور بھی مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ دو جماعتیں ہوگئیں اور دونوں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی بن گئیں۔ ایک جماعت بہادر شاہ کو اور دوسری احمد شاہ کو (جو دونوں بالکل بچے تھے) تخت پر بٹھانا چاہتی تھی۔ اسی اثنا میں میاں منجو ایک با رسوخ امیر نکل آئے اور لگے احمد شاہ کو وارث تخت قرار دیکر اسکی حمایت کرنے۔ مگر احمد شاہ کے بہت سے لوگ مخالف تھے۔ میاں منجو نے اپنی مدد کے لئے شاہزادہ مراد کو جو گجرات میں تیس ہزار فوج کے ساتھ مقیم تھا بلایا۔ جب شاہزادہ مراد احمد نگر کے سامنے آ کھڑا ہوا تو میاں منجو کی آنکھیں کھلیں کیونکہ اسے معلوم ہوگیا کہ شاہزادہ مراد کا آنا اسکے لئے اچھا نہیں تھا۔ اپنے چند با رسوخ احباب کو جمع کرکے صلاح و مشورت کی کہ اب کیا کیا جائے۔ سب کی رائے یہی ٹھہری کہ چاند بی بی کے سوا کوئی اس کام کو پورا نہیں کرسکتا لہذا اسی کو بیجا پور سے بلایا جائے۔ ایک با رسوخ امیروں کی جماعت فوراً بیجا پور گئی اور چاند بی بی سے عرض معروض کرکے اسے اپنے خاندان کا نام زندہ رکھنے کے لئے احمد نگر لائی۔ اسوقت چاند بی بی کی عمر کوئی پچاس سال کی ہوگئی تھی۔ اگرچہ بڑھاپا آرہا تھا مگر اسکی وہ بہادری جو خاص قدرت نے اسے عطا کی تھی وہی تھی۔ چاند بی بی نے آتے ہی سب سے پہلے دونوں شاہی بچوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور میاں منجو کو فوراً گولکنڈہ اور بیجا پور روانہ کردیا کہ وہاں سے امداد لے آئے اور آپ قلعہ کو مستحکم بنانے اور مورچہ بندی میں مشغول ہوگئی۔ ابھی ان کارروائیوں کو پورا نہ کرنے پائی تھی کہ اکبری فوج نے احمد نگر کا محاصرہ کر ڈالا۔ یہ واقعہ ۱۵۹۵ء کا ہے۔

ناظرین اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ چاند بی بی کیلئے یہ کتنی مصیبت کا وقت تھا۔ ایک تو پہلے ہی سے بدنظمی پھیلی ہوئی تھی۔ دوسرے کافی فوج نہ تھی۔ تیسری آفت یہ کہ ایک زبردست فوج نے گھیر لیا تھا مگر چاند بی بی ہمت نہ ہاری۔ اپنی سپاہیوں کو قلعہ کے ہر ایک برج اور دریچہ میں مقرر کردیا۔ چند ٹکڑوں پر تجربہ کار اور کار آزمودہ سپاہیوں کی جماعتیں بٹھادیں۔ ادھر شاہزادہ مراد نے قلعہ کی دیوار اڑانے کے لئے نیچے ہی نیچے سرنگ لگانی شروع کی۔ خواجہ محمد خاں شیرازی نے فوراً اس کارروائی سے چاند بی بی کو آگاہ کیا اور اسی دم چاند بی بی نے بھی سرنگ در سرنگ لگاکر دشمن کو بھی اڑا دینے کا انتظام شروع کیا۔ شاہزادہ مراد نے جب یہ کارروائی دیکھی تو دنگ ہوگیا اور قلعہ کو فتح کرنیکی تدبیر سوچنے لگا اب شاہزادہ مراد کے لئے کوئی تدبیر دوسری نہ تھی اس نے فوراً قلعہ کی دیوار پھوڑکر سرنگ لگانیوالوں پر حملہ کرنیکا حکم دیا۔ اور ایک زبردست جماعت اسطرف روانہ کی۔ چاند بی بی بالکل نہ گھبرائی وہ گھوڑے پر سوار ہوئی اور سبز برقع اوڑھکر ہاتھ میں تلوار لیکر اس جگہ آن کھڑی ہوئی جہاں اکبری فوج نے دیوار میں رخنہ ڈالدیا تھا۔ اسنے اپنی فوج کو فوراً گولیوں کی باڑھ چلانیکا حکم دیا اور دوسری طرف سے توپیں داغنا شروع کیں تمام چاند بی بی اسی جگہ جمی رہی اور دشمنوں کو اچھی طرح برابری کا جواب دیتی رہی۔ اس خاتون کی بہادری اور زبردست فوجی انتظامات کو دیکھکر اکبری فوج کے افسروں کی عقل دنگ تھی اور شاہزادہ مراد بھی سمجھ گیا کہ اس خاتون کے آگے اپنی کچھ نہ چلیگی۔ چنانچہ اسنے محاصرہ اٹھالینے کا ارادہ کرلیا۔ مراد نے چاند بی بی کیطرف اپنے چند معزز سرداروں کو اسکی بہادری کی تعریف اور جنگی کامیابیوں پر مبارکباد دینے کے لئے روانہ کیا اور چاند بی بی کو چاند سلطانہ کا معزز خطاب بھی دیا۔

شرائط صلح جو شاہزادہ مراد نے کہلا بھیجی تھیں پہلے تو چاند سلطانہ نے انھیں منظور نہ کیا مگر چند امیروں کے مشورے سے برار کی حکومت دینے پر راضی ہوگئی اور اس طرح ۱۵۹۶ء میں مخالفین کے پنجہ سے اپنی آبائی سلطنت کو اس خاتون نے بچالیا۔ ع آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو۔ اسی محاصرہ سے چاند بی بی کا نام فوجی کارناموں میں مشہور ہے۔

لیکن اب بھی مصیبتوں سے چھٹکارا نہ تھا۔ میاں منجو نے پھر اپنی بیوقوفی ظاہر کی اور احمد نظام شاہ کو تخت نشین کرنیکے لئے سازشیں کرنی شروع کیں۔ چاند بی بی نے کہا کہ بہادر نظام شاہ ہی اصلی وارث ہے۔ چاند سلطانہ نے فوراً ابراہیم عادل شاہ کو بیجا پور سے فیصلہ کرنیکے لئے احمد نگر بلالیا اور آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ بہادر شاہ ہی تخت کا مالک رہیگا۔ اب چاند سلطانہ کو ذرا اطمینان نصیب ہوا اور انتظام مملکت میں مصروف ہوگئی۔

۱۵۹۷ء میں شاہزادہ مراد کا انتقال ہوچکا تھا۔ اسکے بعد اکبر بادشاہ نے دکن کی صوبداری پر شاہزادہ دانیال کو مقرر کیا۔ (باقی آئندہ)

مطائبات

مذہب اور پالیٹکس

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھاکر دیکھو … وہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار
یا کوئی جذبۂ دینی تھا کہ جس نے دم میں … کردیا ذرۂ افسردہ کو ہم رنگ شرار
ہے یہ وہ قوت پرزور کہ جس کی ٹکر … سنگ خارا کو بنا دیتی ہے اک مشت غبار
اسکی زد کھاکے لرز جاتی ہے بنیاد زمیں … اس سے ٹکراکے بکھر جاتے ہیں اوراق دیار
یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے … کھیلنے جاتے تھے ایوانگہ کسری میں شکار
وہ الٹ دیتے تھے دنیا کا مرقع دم میں … جن کے ہاتھوں میں ہاکرتی تھی اونٹوں کی مہار
اسکی برکت تھی کہ صحرائے حجازی کی سموم … بنگئی دہر میں جاکر چمن آرائے بہار
یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے رہزن … فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

یا کوئی جاذبۂ ملک و وطن تھا جس نے … کردئے دم میں قوائے عملی سب بیدار
ہے اسی مے سے یہ سرمستی احرار وطن … ہے اسی نشے سے یہ گرمی ہنگامہ کار

آپ دونوں سے کئے دیتے ہیں ہمکو محروم … نہ سیاست ہے نہ ناموس شریعت کا وقار
مدتوں بحث سیاست کی اجازت ہی نہ تھی … کہ وفاداری مسلم کا تھا یہ خاص شعار
اب اجازت ہے مگر دائرہ بحث یہ ہے … کہ گورنمنٹ سے اس بات میں عرضہ گذار
ہمکو پامال کئے دیتے ہیں ابنائے وطن … ڈر ہے پس جائے نہ یہ فرقۂ اخلاص شعار
یہ بھی اک گونہ شکایت ہے غلاموں کو ضرور … کہ مناصب میں ہے کم حلقہ بگوشوں کا شمار

اب رہا جذبۂ دینی تو وہ اس طرح مٹا … کہ ہمیں آپ ہی آتا ہے اب اسلام سے عار
وضع میں طرز میں۔ اخلاق میں سیرت میں کہیں … نظر آتے نہیں کچھ حرمت دیں کے آثار
آپ نے ہمکو سکھائے ہیں جو یوروپ کے علوم … اس ضرورت سے نہیں قوم کو ہرگز انکار
بحث یہ ہے کہ وہ اس طرز سے بھی ممکن تھا … کہ نہ گھٹتا کبھی ناموس شریعت کا وقار
ہمنے پہلے بھی تو اغیار کے سیکھے تھے علوم … ہمنے پہلے بھی تو اس نشہ کا دیکھا ہے خمار
نام لیتے تھے ارسطو کا ادب سے ہر چند … تھے فلاطون الہی کے بھی گوش گذار
جانتے تھے مگر اسیات کو بھی اہل نظر … کہ حریفوں کو نہیں انجمن خاص میں بار
یعنی یہ بادۂ عرفاں کے نہیں ذوق شناس … بزم اسرار کے یہ لوگ نہیں بادہ گسار

آج ہر بات میں ہے شان تفرنج پیدا … آج ہر رنگ میں یوروپ کا نمایاں ہے شعار
ہیں شریعت کے مسائل بھی وہیں تک مقبول … کہ جہانتک انہیں معقول بتائیں اغیار

نہ شریعت نہ سیاست تو پھر اب کس کے لئے … یہ تگ و دو ہے یہ شورش ہے یہ غل ہے یہ پکار
(الہلال)

ہلال

آہ اے چلتے مسافر اے فلک پیما ہلال … پھر رہا ہے سب کی آنکھوں میں ترا ماضی کا حال
واہ اک وہ وقت تھا حاصل تھا جب تجھکو کمال … آہ اک یہ وقت ہے آیا ہے جب تجھکو زوال
رایت اسلام پر تیرا نگیں تھا ایک دن … پرچم شاہی پہ تو کرسی نشیں تھا ایک دن
آسماں پر ایک دن پہنچیگا پھر تیرا دماغ … ہوتے ہوتے ایک دن ہوجائیگا زریں ایاغ
اوج گردوں پہ جلے گا دیکھ پھر تیرا چراغ … چرخ نیلی فام کو دکھلائیگا پھر سبز باغ
پھر ترا لہرائیگا جھنڈا ہلالی اے ہلال … رنگ لائے گی کبھی پھر تیری لالی اے ہلال
پھر تری شمشیر چمکے گی وہ دن آنے کو ہے … پھر تری تصویر چمکے گی وہ دن آنیکو ہے
پھر تری تنویر چمکے گی وہ دن آنے کو ہے … پھر تری تقدیر چمکے گی وہ دن آنیکو ہے
ہاں ابھرے گا تیرا جھنڈا طبقۂ بلقان میں پھر … ہاں اڑے گا تیرا پرچم خطۂ یونان میں پھر
ایکدن ہوگا ابھی تو بزم آرائے جہاں … پھر ترے سایہ میں ہونگی معرکہ آرائیاں
دہر میں چمکے گی پھر بھی تیری تیغ خونفشاں … پھر مٹادے گا حریفوں کا نشاں تیرا نشاں

138

حوادث و اخبار

ہندوستان

جنوبی ہند کی ہڑتال کا جو اثر ریلوے کی آمدنی پر پڑا ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ یکم اپریل سے ۷ جون تک مدراس اور سدرن مرہٹہ ریلوے کو ۶ لاکھ اور ساؤتھ انڈین ریلوے کو قریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کی سینٹ نے ڈاکٹر عبداللہ المامون سہروردی۔ مسٹر عبدالرسول اور مسٹر کے بی بارڈ ولان کو یونیورسٹی کے لیکچرار مقرر کیا تھا اور ہز اکسیلنسی گورنر جنرل نے بحیثیت ایگزامن تقرر کو منظور کیا مگر مسٹر رسول کے تقرر کو بد نیوجہ منظور نہیں کیا کہ انھوں نے حال میں سیاسی تحریکوں میں بہت حصہ لیا ہے۔

تبت کی مشرقی سرحد پر چینیوں اور تبتیوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اسکی خبر دیں یا جاتا ہے کہ اس معرکہ میں ۲۰۰۰ تبتی سپاہی شامل ہیں گیانٹسی اور شکانسی کے تبتی برنیلوں کو حکم ہوا ہے کہ اپنی اپنی فوج کو ہر وقت تیار رکھیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۲ جون کی فصل کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ملک کے قریباً تمام حصوں میں عالمگیر بارش ہوئی جسکی اکثر مقامات میں بہت ضرورت تھی گو ۔۔ ضلع سلہٹ اور بنگال کے اضلاع دارجیلنگ۔ فریدپور ۔۔۔ و نواکھالی اور بہار و اوڑیسہ کے ڈویژن بھاگلپور و اوڑیسہ اور متحدہ ممالک کے اضلاع ملی گڈھ و جونپور میں بارش کی زیادتی سے نقصان پہنچا۔ شمالی ہندوستان میں نرخ اجناس گو گران ہے مگر دیگر حصص ملک بدستور قائم ہے۔ قحط زدہ علاقوں کی حالت بدستور ہے مگر قحط زدگان کی تعداد میں تخفیف ہوئی ہے۔ بمبئی میں انکی تعداد گھٹ کر ۴۳۸۳۰ رہگئی ہے۔

الہ آباد کے ہر مدرسہ میں بموقع سالگرہ وایسرائے ۲۱ ہزار بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی تھی جو ۲۷۵ من وزن میں تیار کرائی گئی تھی۔ آدھے دن تک دوکانیں بند رکھی گئیں۔

کلکتہ میں ۵۰ ہزار بچوں کی ضیافت دینے کی تیاریاں کی گئی تھیں۔ لیکن ۲۰ جون کو تخت بارش نے بے لطفی کردی تاہم پھر بھی بچوں کو ضیافت دیگئی اور تماشا دکھایا گیا۔

کلکتہ میں دس روز کے اندر ۸ انچہ بارش ہوئی جسکے بعد بھاری طوفان آیا۔ بجلی گرنے سے دو شخص مارے گئے اور مانٹگ لیکچر ہال کو بھی سخت صدمہ پہنچا۔ ہنڈلہ کی کان کوئلہ کو قدرے نقصان پہنچا۔

جینیوں کے مشہور وقف آنند جی کلیان جی نے بھی مصیبت زدگان طوفان بالتیانہ کی امداد میں دو ہزار دیا ہے۔ لیکن اکثر لوگ معترض ہیں کہ یہ امداد وقف کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔

افواہ اڑ رہی ہے کہ دہلی کے ۔۔۔ بھی ہڑتال کرنے پر آمادہ ہیں۔

وکٹوریہ گارڈن بمبئی کے چڑیاگھر میں کلکتہ سے چند عجیب و غریب جانور لائے گئے ہیں جنہیں ۔۔۔ پیبر نامی ایک خوبصورت جانور بھی شامل ہے اسکی صورت گینڈے اور سور سے ملتی ہے اور پانی میں رہنے اور سونڈ رکھنے کی وجہ سے اسکو جل ہاتھی بھی کہتے ہیں۔

۲۱ جولائی ۱۹۱۳ء سے انڈین میڈیکل سروس کا امتحان مقابلہ لندن میں شروع ہوکر ۶ روز تک جاری رہیگا۔ اور ۱۲ اسامیاں اسکے ذریعہ سے پُر کیجائینگی۔

سلطانپور میں پنجابیوں کی ایک فوج رہتی ہے جسمیں وزیر خاں نامی ایک شخص کام کرتا تھا جب وہ اپنے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ اسکی بیوی نے کسی سے آشنائی کرلی ہے اسپر وزیر خاں کو سخت غصہ آیا اور اس نے بیوی کی ناک کاٹ ڈالی۔ اب کلکتہ سے بذریعہ وارنٹ اسکی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

بنگال کانفرنس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے ایک ہندوستان کی تاریخ شائع کیجائیگی جو ۲ حصوں میں منقسم ہوگی اور اسمیں سے دو حصے بنگال کے متعلق ہونگے۔ ان دونوں حصوں کے لکھنے کیلئے ہر نذر ریسرچ سوسائٹی سے درخواست کی گئی ہے۔

ہمعصر گجراتی کو متی شنکر کا نشی رام نامی ایک شخص نے لکھا ہے کہ موضع اوندان کے بوہرہ سٹریٹ میں قادر علی سلیمان کے ہاں ایک بھینس ہے جو ہر ایک تھن سے آٹھ سیر دودھ دیتی ہے اور یہ دودھ اکثر امراض میں فائدہ کرتا ہے حتی اگر وہ دودھ آنکھ میں ڈالا جاتا ہے تو آنکھوں کی بیماری بھی رفع ہوجاتی ہے۔

سید حیدر رضا صاحب بی۔ اے دہلوی سابق پروفیسر مشن کالج و مالک و اڈیٹر اخبار مرحوم قریباً ۵ سالہ قیام انگلستان و یورپ کے بعد اب بیرسٹر بنکر واپس آرہے ہیں۔

ریاست ہوگلی میں کچھ عرصہ سے ڈاکوؤں نے اودھم مچا رکھی تھی اور کشتیوں میں بیٹھکر آس پاس کے مقامات میں ڈاکے ڈالتے تھے گذشتہ ہفتہ میں بندرگاہ کی پولیس کو اطلاع ملی کہ اس قسم کا ایک ڈاکہ ۲ بجے کے قریب پڑنیوالا ہے چنانچہ پولیس کے آدمی بھیس بدلکر ایک کشتی میں بیٹھ رہے اور نصف شب کو جب ان ڈاکوؤں کی کشتی نمودار ہوئی تو اسکا تعاقب کیا اور مقام سنکریل کے قریب انھیں جا پکڑا۔ کشتی میں آٹھ آدمی تھے اور کئی ہزار روپیہ کا مال بھی برآمد ہوا۔

حوادث محلیہ (لوکل)

ہم نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہمارے مضمون متعلقہ سالگرہ حضور وایسرائے بہادر بالقابہ کو حضور صاحب مجسٹریٹ بہادر بجنور نے پسند فرما کر ہمیں خوشنودی کا پروانہ عنایت فرمایا ہے۔ ہم صاحب ممدوح کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں پروانہ خوشنودی کی نقل آیندہ ہفتہ درج اخبار کیجائے گی۔

بارش کئی روز سے ہو رہی ہے اور سلسلہ برابر جاری ہے۔

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے سے بال نہایت کالے چمکدار اور خمدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس علاوہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار سوی۔پی وغیرہ

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ناندوی نمبر ۳ بمبئی

شربت مفرح دافع الوبار

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو نین یا کسی نشتر سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیرسن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا ممکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت ہے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے بانہمہ فی بوتل دو روپیہ (علاوہ محصول) خورد شیشی ۸ ۔ اونس (۶ ر) دو اونس (۳ ر) ایک اونس (۱ ر)

پتہ ہاں: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار ہذا

تعداد	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ ر ۳ ر پائی
ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸ ر

(**نوٹ**) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ منیجر

ہزاروں لاکھوں روپیے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپیہ کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (۲ ر) خرید لیں۔ سچ مانیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد سے یورپ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ سے گھر بیٹھے نقد قیمت ٹھاٹھن بھیجکر خریدلینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی عام ۲ ر دو روپیہ دس آنے۔

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہوبار ہے جسمیں پورے پانچسو نمبر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں ۲۰ ہزار چھپکر فروخت ہو چکی ہے اور ذکیہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار مسکو خرید کر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کر دے گا۔ اسپیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اڑانیکا صابون۔ عرق پوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ ربڑ اور پلوکے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول و پنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ رنگسازی۔ تاربرقی۔ فوٹوگرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو نسخے درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاویں گے **مجلد قیمت** (۲ ر) مع محصولڈاک۔ (انعام) پانچسو

بوپارکے خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت (نوٹ) ناگری و گورکھی بھی موجود ہے۔ انکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

صابون سازی

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد استاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی استاد **پانچسو ہزار روپیے** لیکر نہ بتاوے۔ **صابون سازی میں** بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بناتی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (۳ ر)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ یہ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد استاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہو جائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کر سکتا ہے۔ **خوبی** یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور ہر ایک کے صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر محکمہ ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ رسید فارم خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہوں یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھاکر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیش بہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (۲ ر) مع محصول ڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور باہتمام محمد مجید حسن رمضین پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

۱۶۱

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کی وحدت قومی و تمدنی
ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلندشہری

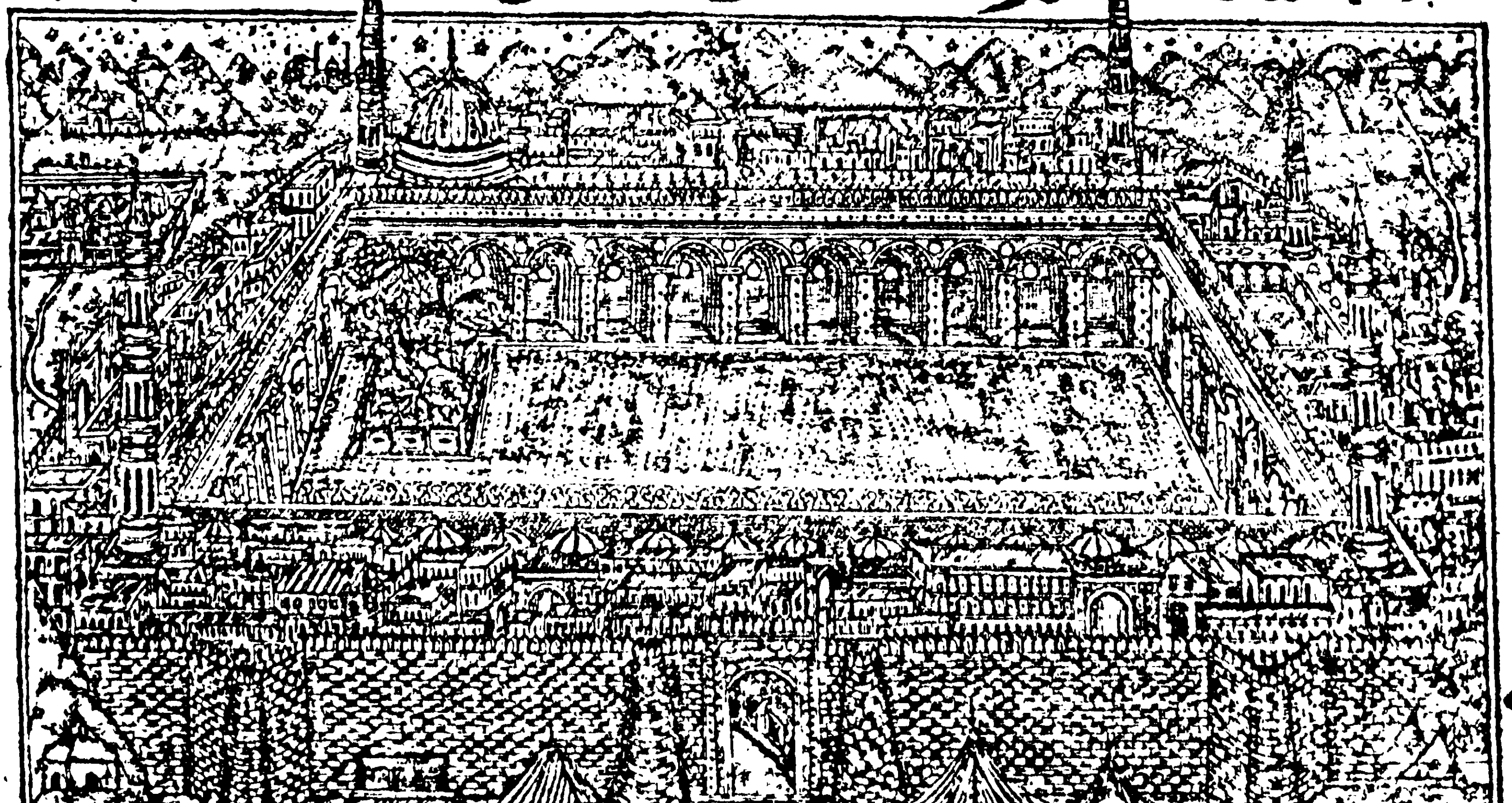
مدینہ

اشتراکات مدینہ

سالانہ ۔ ۔ ۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۲ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت

بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے



ضوابط

تاریخ اشاعت مدینہ

شرح اشتہارات

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) "ہندوستان" ہونی چاہئیں

ضروری نوٹس ۔ جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار "مدینہ" نمونتاً حاضر ہو وہ اگر ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تلغرافات

تلغرافات عمومیہ

لنڈن ۳۰ جون۔ رومانیا نے جو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ اتحادیوں میں جنگ چھڑ جانے کی صورت میں وہ بھی جنگی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے اسکا مختلف مفہوم سمجھا جا رہا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ رومانیہ روس کی نصیحت پر کاربند ہوکر بلغاریہ کو سرویہ کے خلاف مخاصمانہ رویہ رکھنے کے خطرہ سے متنبہ کرنا اور اسطرح صلح کی توقعات کو بہتر بنانا چاہتا ہے۔ بعض رومانیا کی طرف اس حرابئی کو منسوب کرتے ہیں کہ وہ اتحاد ثلاثہ کے ارکان خصوصاً آسٹریا کے اثر سے جس کی یہ بہ مشہور ہے کہ وہ سرویا کے مقابلہ میں بلغاریہ کی حمایت کرتا ہے آزادی حاصل کرنا چاہتا ہے اور بعض خیال کرتے ہیں کہ رومانیا کو صرف ذاتی اعتراض مدنظر ہیں اور اس کا منصوبہ ارادہ ہے کہ بالآخر بلغاری علاقہ کی توسیع کے خیال سے وہ بھی اپنے علاقہ کو وسعت دے۔ آخری خیال غالباً بہت صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن رومانیا کا ارادہ کچھ بھی ہو اس کا اثر غالباً بہت اچھا پڑے گا بشرطیکہ اس سے سرویہ سرکشی پر آمادہ نہو جائے یا سرحد کی روز کی چھیڑ چھاڑ باضابطہ جنگ کیصورت اختیار نکرجائے

بلغراد ۳۰ جون۔ سربی پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران میں آج یہ خبر پھیل گئی کہ بلغاریوں نے تمام سرحد کے ساتھ ساتھ سربیوں پر حملہ کر دیا ہے۔ اس خبر سے اس قدر جوش پھیلا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس برخاست ہوگیا۔ بعد کی خبر ہے کہ آج ۳ بجے بعد سہ پہر بلغاریوں اور سرویوں کے درمیان ۳۰ میل کے محاذ میں لڑائی جاری تھی یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریوں نے یونانیوں پر بھی تمام محاذ کے ساتھ ساتھ حملہ کر دیا ہے۔

لنڈن ۳۰ جون۔ یہ ظاہر ہے کہ سربی بلغاری سرحد پر حال میں سخت لڑائی ہوئی ہے ہر ایک فریق دوسرے کو جنگ کی ابتدا کرنے کا ملزم ٹھہراتا ہے بلغاریوں کا بیان ہے کہ پارلیمنٹ کی جنگی پارٹی کی تائید سے جنگ شروع کی گئی ہے۔

ایتھنز ۲۳ جون۔ شاہ یونان سالونیکا کو روانہ ہوگیا ہے یونانی بیڑہ بھی بعجلت تمام روانہ ہوگیا ہے

لنڈن ۳۰ جون۔ سفراء کی کانفرنس کل پھر منعقد ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ مختلف گورنمنٹوں میں نیز کانفرنس سے براہ راست تعلق نہ رکھنے والے سفراء میں جو گفت و شنید اور مباحثہ حال میں ہوا ہے اس سے اب زیادہ خوشگوار نتائج پیدا ہونگے ایپارس کی سرحد کے متعلق بھی غالباً راضی نامہ ہو جائے گا۔

بخارسٹ ۳۰ جون۔ یہاں یقین کیا گیا ہے کہ مسئلہ بلقان کا فیصلہ ثالثی کے ذریعہ کرایا جائے گا ظاہر کیا گیا ہے کہ رومانیہ دل سے امن بلقان کا خواہاں ہے لیکن اگر اس میں ناکامی ہوئی تو رومانیہ نہ صرف اپنی سرحد کی خاطر بلکہ بلقان میں موازنہ اعتدال قایم رکھنے کے لئے مناسب کارروائی سے دریغ نہ کریگا

لنڈن ۳۰ جون۔ یونانی پیغامات تار سے بلغاریوں کے یونان کی طرف عام پیشقدمی کرنے کی خبر کی تصدیق ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ یونان کی بیرونی چوکیاں سرکاری احکام کے مطابق پیچھے کیطرف ہٹ رہی ہیں یونانی بلغاریوں کو بدعہدی کا الزام دیتے ہیں معتبر لوگ بلغاری پیشقدمی کو چنداں وقعت کے قابل نہیں سمجھتے دریں اثنا ہر دو گورنمنٹیں ایک دوسرے کو دراز دستی کا الزام دے رہی ہیں۔

صوفیہ ۳۰ جون۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاری سپاہ کے نام تاکیدی احکام صادر کئے گئے ہیں کہ جبتک یونانی یا سروی سپاہ حملہ نہ کرے اسوقت تک لڑائی بالکل بند رکھیں ایتھنز میں اعلان کیا گیا ہے کہ یونانی بیڑہ بنادر تھاگیزی اور ایلوتھیری کی طرف گیا ہے جبکا یونانی مراسلات میں بلغاری پیشقدمی کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ تھاگیزی وہ مقام ہے جہان یونانی فوج کا ایک دستہ پسپا ہوکر پہونچا ہے۔

ایتھنز یکم جولائی۔ یہاں اعلان کیا گیا ہی کہ بلغاریہ کے ایک ہی وقت میں یونانیوں کے قریباً ڈیڑھ سو میل محاذ پر حملہ کردینے کیوجہ سے جو اعلان جنگ کے بغیر عمل میں آیا ہے گورنمنٹ یونان نے سالونیکا کی بلغاری پلٹن کو حکم دیا ہے کہ ہتھیار رکھدے۔

لنڈن یکم جولائی۔ جہان ایک طرف بلغراد میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بلغاری حملوں کی ہر ایک مقام پر مدافعت کی گئی ہے اور سربی افواج کو محض مدافعانہ کارروائی کرنے پر اکتفا کرنے کی تاکید کی گئی ہے وہاں یونان کا ایک نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ یونانیوں کو پیشقدمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس بیان میں سالونیکا کے بلغاریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حال بھی درج ہے چنانچہ لکھا ہے کہ یونانی جنرل سٹاف نے بلغاریان مقیم سالونیکا کو دشمن سمجھکر اور اس خیال سے کہ وہ بدامنی پیدا کریں گے اور جنرل سٹاف کی کارروائی کا اچھا اثر نہ پڑ سکیگا۔ انہیں کل ۴ بجے بعد سہ پہر حکم دیا گیا کہ ایک گھنٹہ کے اندر ہتھیار رکھدیں اور یونانی فوج کی زیر حفاظت شہر سے نکل جائیں۔ مگر جب انہوں نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی تو یونانی فوج کے حکم پاتے ہی بلغاری کیمپ کو گھیر لیا اور بلغاریوں کی مقابلہ کرنے کی صورت میں شہر میں امن قایم رکھنے کے متعلق مناسب کارروائی کی گئی۔ طاقتور فوجی دستے بلغاری کیمپ کے اردگرد اس غرض کے لئے تعینات کئے گئے۔ کہ کوئی بلغاری نکلنے نہ پائے۔ پولیس نے فتنہ و فساد کے اندیشہ سے اسطرف کی آمد و رفت روک دی اور دوکانیں بھی بند کرادیں سالونیکا سے رات کے گیارہ بجے جو مراسلہ موصول ہوا اس میں مذکورہ بالا حکم کے نتیجہ کا کچھ مذکور نہیں۔

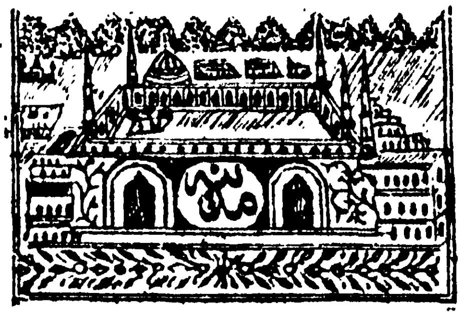
ایتھنز یکم جولائی۔ یونانیوں کی طرف سے آتشباری شروع ہونے پر سالونیکا کے بلغاریوں نے ہتھیار رکھدئے شہر میں ہر طرح سے امن و امان قایم ہے۔ سالونیکا سے ایک پیغام بنام ٹائمز مظہر ہے کہ یونانیوں نے دلائٹ ٹاورس دو کلدار توپیں رکھکر بلغاریوں پر گولہ باری شروع کردی مگر دو گھنٹہ کی شدید گولہ باری کے بعد انہوں نے ہتھیار رکھدئے

سالونیکا یکم جولائی۔ حوالگی اسلحہ سے انکار کرنے پر لڑائی بندوقوں سے شروع ہوئی بعد میں توپیں بھی استعمال کی گئیں آخر سات بجے صبح بلغاریوں نے امن طلب کیا اور ہتھیار ڈالدئے۔

قسطنطنیہ یکم جولائی۔ وزیر طلعت بے کے مکان کے متصل ایک مکان میں جہان مہاجرین سکونت پذیر تھے اگ لگ گئی اور سرعت کے ساتھ باب عالی کی طرف پھیل گئی۔ محکمہ خارجہ کی الماریاں سرعت کے ساتھ بچالی گئیں۔ مصری انجمن طلال احمر کا گودام تباہ ہوگیا اور چالیس مکان جل گئے باب عالی صرف حکام کی زبردست حفاظتی تدابیر سے بچ سکا۔

بخارسٹ ۲ جولائی۔ امید کی جاتی ہے کہ رومانیہ بھی کل اپنی فوج کی نقل و حرکت کا انتظام کریگا۔ بشرطیکہ رات تک کوئی قابل اطمینان خبر نہ آگئی۔

اخبار مدینہ بجنور　جلد ۲　نمبر ۲۶　(۳)　۸ - جولائی ۱۹۱۳ء　مطابق　۳ - شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ



مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۳ شعبان المعظم

فہرست مضامین

ریاستہائے بلقان
کے اتحاد کی تاریخ

یورپ سے ترکوں کے اخراج کی تجویزیں

ایک خطرناک حقیقت کا انکشاف

(۱)

لندن کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے حال میں بلقانی ریاستوں کے اتحاد کی تاریخ کا ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا ہے جسمیں اُس نے اُن تمام وجوہ و اسباب پر بحث کی ہے جو گذشتہ جنگ بلقان کا موقوف علیہ تھے۔ مضمون نگار نے اس سلسلہ میں ترکوں کے عیوب و نقائص پر بھی بحث کی ہے جسمیں بہت کچھ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن مضمون نگار کا یہ مبالغہ اس نوعیت سے کہ وہ جس آب و ہوا میں نشوونما پایا ہوا دماغ رکھتا ہے اور اُسمیں حقیقت پرستی و انصاف کا مادہ ہی نہیں ہے قابل توجہ نہیں۔

مضمون نگار نے سب سے پہلے بلقانی اتحادیوں کے اتحاد پر مضمون لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ گذشتہ ۱۸۷۷ء کے محاربہ روم و روس کے بعد سرویا۔ بلگیریا اور رومانیا نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ترکی کیساتھ ملکر ایک جتھہ قایم کیا جائے مگر یہ خیال ۱۸۸۵ء کی بغاوت مشرقی رومیلیا سے بالکل ذہن سے جاتا رہا۔ ۱۸۹۱ء میں یونان کے ایک مدبر نے ترکی کے خلاف ایک جتھہ قائم کرنا چاہا لیکن یہ خیال بھی پورا نہو سکا۔

عزل حمیدی کے بعد اتحاد کا خیال پھر تازہ ہوا اور سرویا بلغاریہ۔ یونان اور مانٹی نگرو کے حکمران اور ولیعہد اسکے لئے یکجا جمع ہوئے لیکن اسمرتبہ بھی کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

ان تمام تحریکات اور تجاویز میں ناکامیابی کے بعد حقیقی اتحاد اور دوستانہ بحث و تجویز کا زمانہ ۱۹۱۰ء سے شروع ہوا اور اسکی صورت یہ پیش آئی کہ سال مذکور کے موسم خزاں اور گرما میں مقدونیہ کی سرزمین پر بہت سے خوفناک واقعات پیش آئے جن سے بلقانیوں کے فوائد کو بہت کچھ تعلق تھا ان واقعات نے ذاتی اغراض کو پیش نظر رکھکر بلغاریہ اور یونان کو متحد بنا دیا۔

مقدونیا کی حالت دن بدن تنزل پذیر ہوتی گئی اور ۱۹۰۳ء میں بدرجہ خراب حالت ہوگئی کہ قتل و غارت ہروقت گرم رہنے لگا۔ نوجوان ترکوں کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے عہد حکومت میں کوشش سے مقدونیہ کی خونریزانہ کارروائیوں اور واقعات کو قریب قریب بالکل مٹا دیا لیکن کمی جرائم کی وجہ یہ نہ تھی جو نوجوان ترکوں نے بیان کی بلکہ اصلیت یہ تھی کہ ۱۹۰۸ء کے انقلاب سے عیسائیوں میں ایک گونہ سکون و اطمینان پیدا ہوگیا تھا۔ اور یہ دیکھکر کہ حکومت کا دور جدید مصالحانہ طرز عمل کو پسند کرتا ہے۔ عیسائیوں نے بھی مصالحانہ طریقہ اختیار کیا۔

نوجوان ترک اگر اس اصول پر کاربند رہتے کہ رعایا سے قومیت کے سوال کو دور کر دیا جائے اور مساوات کو نشوونما بخشی جائے تو عیسائیوں کی خواہشوں کا بالکل ہی خاتمہ ہوجاتا لیکن ترک اسپر کاربند نہ رہے اور مجبوراً خطرات کو محسوس کرکے بلغاریہ اور یونان کو اتفاق کرنا پڑا اور سلطان عبدالحمید خان معزول ہمی رقابت پیدا کر دینے کے جس اصول سے کام لیکر جنگ کے خطرہ کو دور کر دیا کرتے تھے ترکوں نے اوسکو بھی ہاتھ سے کھو دیا جسوقت سلطان عبدالحمید خاں کو سلانیک میں نوجوان ترکوں کی اس غلطی کا علم ہوا تو آپکی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے کہ موجودہ حکومت سے ایک ناقابل تلافی غلطی کا صدور ہوا ہے۔

اتحاد کے دوسرے اسباب

۱۹۱۰ء میں بعض معاملات پر یونان اور بلغاریہ سے ترکی کے تعلقات میں بہت کچھ کشیدگی پیدا ہوگئی اس کشیدگی سے کچھ دنوں پہلے جس زمانہ میں رومانیا نے بابعالی کو فوجی امداد پیش کی تھی اُسوقت ترکوں نے ایک بڑا لشکر ایشیائے کوچک سے لاکر یونان اور بلغاریہ کی سرحدوں پر جمع کر دیا تھا ایک تجارتی معاہدہ کے متعلق بھی بلغاریہ اور ترکی میں بہت دنوں تک جھگڑا ہوتا رہا جسمیں دونوں فریق نے انتہائی ضد اور ہٹ سے کام لیا اور آخر ٹرکی نے بلغاریہ کو اس امر کی اجازت نہیں دی کہ وہ مقدونیہ کیساتھ اپنی ریلوے لائن کو ملائے۔

کمانوہ واقع مقدونیہ اور بلغاریہ کی سرحد کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور ان دونوں مقامات کو ریلوے لائن کی سخت ضرورت تھی لیکن ٹرکی نے بلغاریہ کی خواہش کو رد کر دیا جسکا جھگڑا ایک عارضی انتظام کے ذریعہ سے آخر طے ہوگیا۔

یونان نے بھی اپنی ضرورتوں کو مد نظر رکھکر بلغاریہ کی طرح اپنی سرحد تک ریلوے لائن بنا لی تھی لیکن موجودہ حالات ایسی نازک تھی کہ ٹرکی۔ یونان کو کسی طرح اسکی اجازت نہیں دیسکتی تھی کہ وہ اپنی ریلوے لائن کو مناسترا اور سالونیک سے ملا دے چنانچہ اسوقت تک۔ یونان کا دارالحکومت ان مقامات سے بالکل جُداگانہ ہے۔ یونان اور دولت عثمانیہ کی باہمی ناراضگی اور کشیدگی کی ایک اور وجہ بھی ثابت ہوئی ہے اور اُسکو بہت زیادہ اہمیت دیجاتی ہے وہ یہ کہ ٹرکی کریٹ کے قبضہ سے دست بردار ہونا نہیں چاہتی تھی اور یونان چاہتا تھا کہ ٹرکی اسکے عارضی قبضہ سے دست بردار ہو جائے۔ اسکے علاوہ ٹرکی نے اپنی حدود مملکت میں یونان کے مال کی تجارت کو روکدیا تھا جس سے یونان کے تجارتی حلقوں کو بہت نقصان پہنچا اور بہت سی یونانی جماعتوں کے دیوالے نکل گئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس تحریک کا بانی کریم آغا سالونیکا کے بندرگاہ کا ایک ہیڈ قلی تھا۔

کریٹ کی حکومتوں نے ٹرکی کے اصرار کو دیکھکر نوجوان ترکوں کی خوشنودی کے لئے اپنا طرز عمل بدلدیا اور بلقانی ریاستوں میں اس سے تحریک کا مزید جوش پیدا ہوگیا چنانچہ اتحاد قائم کرنیکے لئے ایم وینیزیلوس جو اتحاد کا بانی خیال کیا جاتا ہے ٹرکی کے متعلق اپنی خطرناک تجاویز کو لیکر یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں وارد ہوا۔

ایم وینیزیلوس کو ماہرین جنگ نے ۱۹۱۰ء میں یونان بلایا تھا جس نے ایتھنز پہونچکر ایک لمبا چوڑا پروگرام حکومت کیلئے تیار کیا۔ یونان کی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے اور اندرونی اصلاحات کے اجرا میں اوس نے انتہائی کوشش اور جانفشانی سے کام لیا اور آخر ۲۔ اکتوبر کو چیمبر کے سامنے اپنے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے اوس نے قیام امن کی ضرورت اور ٹرکی سے دوستانہ تعلقات کے قیام پر بہت زور دیا۔

ادھر تو ایم وینیزیلوس دوستانہ تعلقات اور امن کی ضرورت کا حامی تھا اور ادھر اتفاق سے ایم گیوشاف نے بھی بلغاری پارلیمنٹ میں مصالحانہ تعلقات کے قیام پر زور دیا اور موخرالذکر جسوقت بلغاریہ کا صدر اعظم ہوگیا تو اوس نے اپنی تجاویز کی تکمیل میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور اپنی کوششوں کو کامیاب بنانیکے لئے بلغاریہ کے آمادہ فساد حلقوں کو اون کے ارادوں سے روکدیا۔

ایم وینیزیلوس اور ایم گیوشاف اگرچہ مصالحت پسند تھے لیکن واقعات سے ثابت ہوا کہ انکی یہ مصالحانہ روش ہی مہیب جنگ کی بنیاد ثابت ہوئی۔

رومانیا جو ٹرکی کا دوست تھا اور ٹرکی سے وعدہ کرچکا تھا کہ وہ ضرورت کیوقت مدد دینے پر آمادہ ہے اوسکی جانب سے ایم گیوشاف کو خطرہ ہوگیا اور آخر اوسکو یہ تجویز کرنی پڑی کہ سرویہ کو اپنے ساتھ ملایا جائے چنانچہ اس خطرہ کو ملحوظ رکھکر ایم الینوف سابق وزیر اعظم بلغاریہ نے سرویہ سے اتحاد کے متعلق گفتگو کا سلسلہ شروع کر دیا تھا لیکن یکایک جنوری ۱۹۱۱ء میں رومانیہ کے وزیر اعظم ایم پیٹانو کی معزولی سے بلغاریہ کا خطرہ رومانیا کی طرف سے کم ہوگیا اور اسکی سرویہ سے دوستانہ تعلقات قایم کرنیکی تحریک کو پس پشت ڈالدیا۔ نوجوان ترکوں کیلئے یہ ایک ایسا اچھا موقع تھا کہ وہ اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے تھے لیکن افسوس ہے کہ انھوں نے اس موقع کیطرف بھولکر بھی خیال نہ کیا اور وہ بدستور خواب غفلت میں مبتلا رہے یہانتک کہ ایم گیوشاف کی تحریکات نے بھی اُنھیں بیدار ہونیکا موقع نہ دیا۔

جسوقت ایم وینیزیلوس یونان میں مقیم ہوا تھا اُسوقت قسطنطنیہ میں ایک شور برپا تھا۔ ترکی اخبارات یونانی گورنمنٹ کو اس تقرر کی وجہ سے برا بھلا کہہ رہے تھے اور ٹرکی کی حکومت کے لئے موجب توہین خیال کرتے تھے۔ ترکوں نے اس تقرر کے خلاف یونانی مال کے بائیکاٹ میں بہت زیادہ حصہ لیا اور مقدونیہ میں عیسائیوں کی خونریزی و غارتگری میں روز بروز زیادتی ہونے لگی یہانتک کہ اخبار طنین نے یہ بھی لکھدیا کہ ملکی مصلحتوں کو پیش نظر رکھکر مقدونیہ میں سخت گیری کی شدید ضرورت ہے۔

قسطنطنیہ ایک اندیشناک حالت میں

اتلافیوں کی سازش میں اجانب کا ہاتھ

محمود شوکت پاشا کے قتل کی سازش کرنیوالوں کو جو پھانسیاں دیگئی ہیں اُن سے یہاں قسطنطنیہ میں، بہت گھبراہٹ پڑ گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اصل مجرموں کو پھانسی دیجاتی اور باقی مجرموں کو قید کی سزا دیجاتی تو کسی قسم کی نکتہ چینی نہ کی جاتی مگر عام طور پر محسوس کیا جاتا ہے کہ حکام نے تحت غلطی سرزد ہوئی اور پھانسی دیئے جانے سے انتقام کے بیج بکھیر گئے اور بعد میں۔ اس طرح نئی سازشیں برپا ہوں اسلئے آئندہ کے متعلق طرح طرح کے اندیشہ ظاہر کئے جارہے ہیں اس کے علاوہ روپیہ کی بھی سخت ضرورت ہے۔

قسطنطنیہ ۲۳ جون روٹر

رائٹر ایجنسی کا مذکورہ بالا تار قسطنطنیہ کی جس اندیشناک حالت کا مظہر ہے اوس سے ٹرکی کے ہواخواہوں کو سخت صدمہ ہوگا ہم آج ہی کی اشاعت میں مولانا ابو سعید بزمی کی ایک چٹھی سازش کے متعلق درج ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ سازشی کیسے لوگ ہیں اور اجانب کا اوس میں کسقدر حصہ ہے سازش کی نوعیت اور سازشیوں کی خطرناک زندگی کو دیکھتے ہوئے انجمن اتحاد و ترقی کی حکومت کا طرز عمل بالکل مناسب اور حق بجانب ہے معلوم نہیں اینگلو انڈین اور اون کے ہم نوا ناعاقبت اندیش اردو اخبارات اس معاملہ میں حکومت پر کیوں لے دے کر رہے ہیں گورنمنٹ ٹرکی پر اس معاملہ میں ملامت کا آوازہ کسنا اور اوس طریق عمل پر نکتہ چینی کرنا تدبیر او سیاسی نقطہ نظر سے بہت کچھ بعید ہے۔

رائٹر ایجنسی اور اینگلو انڈین اخبارات قسطنطنیہ کی جو اندیشناک حالت ظاہر کر رہے ہیں ممکن ہے اوس کا کوئی حصہ صحیح ہو لیکن ہمارے نزدیک تو ان خبروں کی وقعت اس سے زیادہ نہیں کہ جسطرح گذشتہ جنگ طرابلس کی خبروں اور دیگر عام متضاد واقعات میں رائٹر ایجنسی وغیرہ نے حق نومیت ادا کیا ہے اوسی طرح یہاں بھی اجانب کی دست اندازی کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

اصلیت یہ ہے کہ اجانب اور اجانب پرستوں کو یہ امر ہرگز گوارا نہیں ہے کہ ٹرکی جو دشمنان ملک و قوم کامل وغیرہ کی بدولت یورپین ٹرکی کا کثیر حصہ دیگر تباہ و برباد ہو چکی ہے اب کچھ اپنی حالت کو سُدھارنے کی طرف متوجہ ہو اور خالص نیاد نیا ملک و قوم کو متحد بنا کر ٹرکی کو ذلت و ادبار سے نکالے یورپین ٹرکی کے نکل جانے کے بعد شہید راہ ملک و ملت غازی شوکت پاشا مرحوم نے ملک کی اصلاح اور ترقی میں جس قابلیت سے کام لینا شروع کیا تھا وہ یقیناً ٹرکی کو حضیض مذلت وادبار سے نکالدینے کا بہترین ذریعہ تھا لیکن افسوس ہے کہ اجانب اور اجانب پرستوں کو ٹرکی کی اصلاح و ترقی ایک آنکھ نہیں بہاتی چنانچہ اصلاح کا کام شروع ہونے سے پہلے انہوں نے ایک ایسی گہری سازش سے کام نکالنا چاہا جو ٹرکی کی توجہ کو تمام و کمال اصلاحات کے کاموں سے روک دے اور ملک تباہ و برباد ہو جائے۔

محمود شوکت پاشا کا قتل۔ نیاز بے کی شہادت اور عاصم بے وغیرہ کے قتل کے منصوبے صرف اسی ارادہ سے کئے گئے لیکن حکومت سازشیوں کے راز سے محمود شوکت پاشا کے قتل ہی پر آگاہ ہوگئی۔ اور فوراً ممکن سے ممکن تدابیر حکومت کے نظام کو سازشیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اختیار کیگئیں۔

انجمن ترقی نے ملک کو سازشیوں سے پاک کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہر طرح مناسب ہے انجمن کی کارروائی کی مخالفت کرنیوالے وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو دولت عثمانیہ کی بھلائی کے روادار نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جبتک ٹرکی اندرونی مشکلات سے پاک نہ ہوگی اور تمکو ام اجانب پرست سازشیوں کا بالکل قلع قمع نہ ہوگا اوسوقت تک دولت عثمانیہ کو چین سے کام کرنا نصیب نہ ہوگا۔

ہمارے معزز نامہ نگار اور بمبئی مشن کے ممبر منشی سراج الدین احمد صاحب نے اپنے مراسلہ میں جو ۶ جولائی کی ولایتی ڈاک سے ہمیں ملا ہے اور جو ہفتہ آئندہ درج کیا جائیگا لکھا ہے کہ سازشی لوگ بہت کثرت سے ملے ہیں اور اسوقت تک تقریباً ڈیڑھ ہزار آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد بجائے خویش اس امر کی مظہر ہے کہ مخالف گروہ کی زیادتی ہمیشہ ٹرکی کی اصلاحی کاموں میں مخل رہی ہے۔

ہم نہایت آزادی کے ساتھ کہتے ہیں کہ انجمن اتحاد و ترقی نے ٹرکی کی اصلاح و ترقی کے لئے جسقدر کوشش کی ہے اگر اوس میں اجانب کا ہاتھ مانع نہ ہوتا تو آج ٹرکی یورپ میں اور اقتدار کی حکومت ہوتی کہ مشکل سے کوئی حکومت اوس اقتدار میں اوس کا مقابلہ کر سکتی اتحاد و ترقی نے ملک کو اجانب سے محفوظ رکھنا چاہا لیکن اجانب پرستوں نے ملک فروشی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور ہر ممکن سے ممکن تدبیر ملک فروشی کے لئے اختیار کی۔

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر ٹرکی کی ہستی کچھ دنوں اور باقی رہ سکتی ہے تو وہ صرف اتحاد و ترقی کے ہاتھوں سے ورنہ ہرگز اس امر کی امید نہیں ہے کہ دوسرا فریق حکومت کو باقی رکھ سکیگا۔

محمود شوکت پاشا کا قتل کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے جسپر حکومت کی جابرانہ مگر مناسب کارروائیوں کو عبرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے محمود شوکت پاشا کا قتل اوس گہری سازش کا نتیجہ ہے جو ملک و ملت کے تباہ کن نتائج پر مبنی ہے اس لئے اس کے متعلق ٹرکی جس پولیٹیکل طریقہ کو سازش کی بیخکنی کیلئے اختیار کرے مناسب وقت ہے اور ہر ایک سیاسی مگر انصاف پسند مدبر اس رائے سے اتفاق کرنے میں کوئی وجہ انکار نہیں پا سکتا۔

ایڈیٹر مسلم انڈیا کی کھلی چٹھی

بنام

وزیر اعظم برطانیہ

(۱)

خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے ایک مشہور لیڈر ہیں کچھ عرصہ سے آپ لندن میں مقیم ہیں اور تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں اس اہم کام کی تکمیل کے لئے آپ نے ایک ماہوار رسالہ بھی لندن سے شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کا نام "مسلم انڈیا" ہے۔

پچھلے دنوں شاہ جرمن کی لڑکی کی تقریب شادی میں یورپ کے قریب قریب تمام تاجدار جمع ہوئے تھے اس اجتماع سے پہلے خواجہ صاحب نے ایک کھلی چٹھی وزیر اعظم برطانیہ کے نام شائع کی تھی جو ایک قابل مطالعہ تحریر ہے ذیل میں ہم اوس کا خلاصہ ناظرین مدینہ کے مطالعہ کیلئے درج کرتے ہیں۔

جناب والا۔ برطانیہ کے اخبارات نے مسلمانان ہند کے موجودہ طریق عمل پر آجکل نہایت نا ملایم نکتہ چینی اختیار کر رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے معاملات گورنمنٹ میں اوس دیرینہ طریق عمل سے انحراف کر لیا ہے جو سرسید مرحوم نے ہمارے لئے تجویز کیا تھا۔ ہندوستان میں اور یہاں بعض اخبار نیم سرکاری اخبار سمجھے جاتے ہیں اگر یہ اخبار واقعات کا صحیح آئینہ سمجھے جائیں تو اون کی وجہ سے حلقہ حکام میں بہت کچھ تشویش پیدا ہوگئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے وفا دارانہ اور قانونانہ طریقہ میں چند ماہ سے انقلاب عظیم ہو رہا ہے ثبوت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے گورنمنٹ سے غیر مطمئن ہونے کا اظہار دو طریقے سے کیا ہے ایک اس طرح کہ وہ ہوم رول کی خواہشمند ہوگئی ہے۔ دوسرے اس طرح کہ اوس نے ہندوؤں سے ملکر کام کرنے کا پیغام دیا ہے۔ لندن ٹائمز ہم کو دھمکی دیتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کا اعتبار کھو رہے ہیں نیز وہ لکھتا ہے کہ صدر نشین لیگ نے کوئی وجہ اس انقلاب کی نہیں بتائی۔ ہم کو سنایا جاتا ہے کہ معاملات ٹرکی میں ہمنے جو طریق عمل برتا وہ تاج برطانیہ کی رعایا کے شایاں نہ تھا۔ ہمنے اون کی تمام قواعد کو بالائے طاق رکھدیا ہے جو ایک غیر جانبدار ملک کے لئے وضع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے مسلم یونیورسٹی کے متعلق گورنمنٹ کے فیصلہ کی قدر نہیں کی اور اس سے کچھ نہ کچھ اندیشہ ضرور ہے۔

جدید خیالات کے انتشار نے ہندوستان کے بعض حکام پر اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے یہاں تک کہ پبلک سروس کمیشن کے روبرو بعض ذمہ دار حکام کے منہ سے شہادت دیتے ہوئے یہ الفاظ نکل گئے ہیں کہ وہ موجودہ طریق میں کسی انقلاب کو دیکھنا اس لئے پسند نہیں کرتے کہ قریب مشرق کے معاملات نے مسلمانوں میں جوش پیدا کر دیا ہے ان امور سے گمان ہوتا ہے کہ شاید گورنمنٹ ان واقعات سے متاثر ہو کر نئی پالیسی اختیار کرے اس بنا پر وقت ہے کہ ہم تمام غلط فہمیوں کا دفعیہ کریں۔

کون نہیں جانتا کہ ۱۸۵۷ء کا غدر مسلمانوں کی سازش کا نتیجہ نہیں تھا۔ آخری مغل بادشاہ مفسدوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا تھا۔ مگر ہماری قوم نے اس کا خمیازہ بھگتا۔ پنجاب کی ملازمت میں امتحان مقابلہ ناکامیاب ثابت ہوا اور اوس سے انتظام حکومت کے لئے قابل افراد ہم نہ پہنچے۔ ہاں نتیجہ ضرور ہوا کہ پبلک سروس میں ہم اپنے جائز حق سے بھی محروم ہو گئے کچھ اوپر پچاس سال ہوئے کہ حکمران اور طاقتور تھے مگر اب تو ہم اون لوگوں سے بہت پیچھے ہو گئے ہیں کہ جو صدیوں سے اپنی حیثیت کو چکے تھے۔ یہ شاید ہماری بدقسمتی تھی۔ ورنہ یہ خیال کرنا کہ یہ ایک گہری حکمت عملی کا نتیجہ تھا گویا اون برکات سے آنکھیں بند کرنا ہے جو حکومت برطانیہ سے حاصل ہوئیں برطانیہ کا طریق حکومت اس بدگمانی سے ارفع ہے۔ بلحاظ امکانی واقعات کے جو آئندہ ظہور پذیر ہوں اور اون سے نہ صرف اسلام کی حیثیت ہی میں فرق آئے بلکہ ہستی ہی مٹ جائے۔ ہمارے اون تعلقات پر غور کرنا ضروری ہے جو اسلامی سلطنتوں کے ساتھ ہونے چاہئیں کیونکہ ہمارے موجودہ طریق عمل پر بعض حلقوں میں نکتہ چینی اور بعض میں اظہار ناراضمندی ہو رہا ہے۔

جناب والا۔ یہ بات روشن ہے کہ یورپ دوسروں کی جان و مال پر قبضہ کرنے کا جسقدر حریص ہے اوس کی حد بندی ناممکن ہے اس غلط مسئلہ نے جو یورپ نے سیکھ لیا ہے کہ دنیا میں بس اوسی کو رہنے کا حق ہے جو سب سے بہتر اور برتر ہو۔ اہل یورپ کے دل میں نہ صرف یہ غلط خیال پیدا کر دیا ہے کہ وہ دنیا کی بہترین قوم ہے اور غیر یورپین قومیں اون کی محکوم ہونے کیلئے پیدا کی گئی ہیں بلکہ اس غلط مسئلہ نے اہل مغرب کے نزدیک ہر جگہ غلبہ پانے کے لئے ہر ناجائز طریق کو جائز کر دیا ہے میں جانتا ہوں کہ انگلستان کو اپنا ملک وسیع کرنے کی چنداں خواہش نہیں ہے تاہم بعض وقت کسی ملکی مصلحت سے اجزا میں ضروری نہیں کہ درست ہو اوسے دیگر سلطنتوں کی جنبہ داری کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ اوس سے ناجائز فائدہ اوٹھانے میں ذرا تامل نہیں کرتیں کیا وہ عہد نامہ جو روس کے ساتھ ایران کی بابت کیا گیا ایک شریف اور قدیم قوم کی ہلاکت کا موجب نہیں ہوا؟ کیا ان دنوں میں جو مطالبات سرایڈورڈ گرے نے روسی سفیر سے کی اوس سے پورے ۲۴ گھنٹے کے بعد

شذرات

بنگال کا غبار آلود پولیٹکل مطلع

انگلو انڈین اخبارات کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ نوعیت معاملات اور اہمیت ضروریات پر نظر رکھنا اونکے نزدیک کچھ ضروری نہیں ہوتا جسکی وجہ سے بسا اوقات نظام حکومت میں بعض ایسی پیچیدگیاں واقع ہو جاتی ہیں کہ حکومت اونکے سلجھانے میں بہت کچھ پریشانی اٹھاتی ہے۔

بنگال کے متعلق انگلو انڈین اخبارات میں اکثر نقصان رساں خیالات کی اشاعت ہوتی رہتی ہے جسکی وجہ سے بنگال میں آئے دن۔ شورش۔ ایجی ٹیشن۔ اور بم بازی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انگلو انڈین اخبارات نے بنگال کی تعلیمی حالت پر بہت کچھ دور از کار خیالات کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ بنگال کی تعلیمی رفتار کی ترقی ایجی ٹیشن کی زیادتی کا باعث ہے اسلئے تعلیمی صیغہ کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لیلے تو زیادہ مناسب ہے۔

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ گورنمنٹ ہند نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ تجویز کیا تھا کہ سکنڈری سکولوں کے امتحانات وغیرہ کا اختیار بجائے یونیورسٹی کے گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ ممکن ہے گورنمنٹ کا یہ رزولیوشن انگلو انڈین اخبارات کی مسلسل تحریک کا نتیجہ ہو۔

اس رزولیوشن کے شیوع سے بنگال کا پولیٹکل مطلع بہت کچھ غبار آلود ہو گیا ہے۔ بنگال کے لیڈر سکول اور کالج کے الحاق یونیورسٹی کے بجائے گورنمنٹ کے اثر میں ہونیکے سخت مخالف ہیں اور اونکے خیالات میں اس سے بہت زیادہ تلاطم و جوش پیدا ہو گیا ہے جس سے اندیشہ کیا جا رہا ہے کہ بنگال پھر کہیں ایک خطرناک ایجی ٹیشن کا آماجگاہ نہ بنجائے۔

بنگالی اخبارات اس معاملہ میں گورنمنٹ پر بہت کچھ لے دے کر رہے ہیں اور اس خیال کو ہندوستان کی ترقی و بہبودی کے قطعی منافی بتلاتے ہیں۔

گورنمنٹ کے اس رزولیوشن کے متعلق ہم اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے اور اسوقت تک اپنی رائے کو محفوظ رکھینگے جبتک کہ گورنمنٹ کا صحیح مقصد معلوم نہو لیکن یہ کہدینا غالباً قبل از وقت نہوگا کہ گورنمنٹ جس طرح ابتک تعلیم ہند کی معاون ثابت ہوتی رہی ہے آیندہ بھی اوسکو اسکا خیال رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی تعلیم دشواریوں سے محفوظ رہے۔

مولانا ابو سعید عربی کی چٹھی مصر سے

۲۹ - جون سنہ ۱۹۱۳ء کی ولایتی ڈاک سے مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار (جو اسوقت مصر میں مقیم ہیں) کی چٹھی کے ہمراہ دفتر پیسہ اخبار لاہور میں مولانا ابو سعید عربی کی ایک چٹھی ہمارے نام موصول ہوئی تھی جو منشی عبد العزیز صاحب منیجر پیسہ اخبار نے ۳ - جولائی کو ہمارے پاس روانہ کی ہے مراسلات کے کالم لکھے جانیکی وجہ سے ہم چٹھی مذکور کو ہم اڈیٹوریل نوٹس میں جگہ دیتے ہیں چٹھی مذکور حسب ذیل ہے

محب من السلام علیکم

میں آپکو اسوقت پنسل سے خط لکھ رہا ہوں معاف فرمائیے۔ وقت تنگ ہے۔

صدر اعظم ترکی کی بلکہ صدر اسلام کی شہادت مسلمانوں کے لئے نہایت ہی رنج کا مقام ہے آہ ایک فدائے اسلام دنیا سے اٹھ گیا۔ مگر انشاء اللہ العزیز دشمن اپنی ان ذلیل حرکتوں سے کبھی کامیاب نہونگے شاہزادہ صباح الدین جنکی رشید رضا شامی نے بہت تعریف لکھی تھی گرفتار کرکے قید کر دیا گیا قاتل ایک انگریزی رعیت کے مکان واقع استنبول میں اس خیال سے کہ انکو کوئی پکڑ نہ سکیگا چھپے تھے مگر حکومت نے دروازے توڑ کر انکو گرفتار کرلیا۔ صدر اعظم کی شہادت کے بعد باقی وزارت اتحادی بدستور ہے۔

انگریزی سفیر نے صدائے احتجاج بلند کی ہے کہ ہماری رعیت کے گھر میں گھسکر قاتلوں کو گرفتار کرنا معاملات دولی کے خلاف ہے۔

بد ذات۔ خبیث۔ ناقص (کامل) پاشا کا لڑکا بھی گرفتار ہو گیا ہے۔ بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ اس قتل میں اجانب کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ بلغاریہ کے ساتھ ملکر ترکوں نے چاہا تھا کہ یونان کو اوسکی شرارت کا مزہ چکھا دیں مگر یونان کے رشتہ داروں کو برا معلوم ہوا کیا تعجب ہے کہ اسی لئے صدر اعظم کا قتل ہوا ہو تاکہ ترکی اندرونی مشکلات میں پھنس جائے اور اپنے ارادہ میں کامیاب نہو۔

اخبار ملت نے جو میرے متعلق لکھا ہے وہ بالکل ناواقفیت اور بے خبری پر مبنی ہے۔

عمر طوسون پاشا نے جسقدر جنگ طرابلس اور جنگ بلقان میں مدد کی ہے ناظرین اخبارات عربیہ پر ظاہر ہے - ۶ ہزار پونڈ تو میرے سامنے ہی دئے تھے یعنی ۵ ہزار اعانت مجاہدین میں اور ایکہزار ہلال احمر میں۔

رشید رضا اور المؤید وغیرہ وغیرہ بظاہر و باطن میں مخالفت کر رہے ہیں لیکن میں اونکی کوئی پروا نہیں کرتا۔ میں نے ترکی ٹوپیوں کی ایک مختصر تجارت شروع کر دی ہے۔

ابو سعید العربی شایع ... الاکبر

کمتب احمد آفندی۔ سابق المحامی

مولانا ابو سعید نے ایک پچھلے پرائیویٹ خط میں بھی اپنی تجارت کے متعلق ہمیں لکھا تھا۔ مولانا نے جو ٹوپیاں تیار کرائی ہیں وہ اگرچہ ابھی تک ہماری نظر سے نہیں گذریں لیکن امید ہے کہ عمدہ ٹوپیاں ہونگی۔ ہندوستان کے مسلمان تاجر مولانا سے مال منگائیں پتہ اوپر درج ہے۔

مصر کو روپیہ منی آرڈر کے ذریعہ سے جاسکتا ہے جسکی شرح فیس پندرہ روپے تک تین آنہ ہیں اسی حساب سے پندرہ کے بعد فیس لیجائیگی مولانا کا بیان ہے کہ ٹوپیاں نہایت عمدہ اور کم قیمت تیار ہوئی ہیں جنکی قیمت اور نام درج ذیل ہیں۔

مساوات	احرام	حریت	وطن
۳	۳	للحہ	للعہ

امور دریافت طلب کے لئے مولانا سے خط و کتابت کیجائے۔ مصر کو ایک آنہ میں لفافہ جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہند کے خلاف ایک بڑی سازش

تنسیخ تقسیم بنگال سے خیال تھا کہ اب بنگال کی شورش بالکل رفع ہو جائیگی لیکن بمبازی کے مسلسل واقعات نے اس خیال کی بالکل تردید کر دی اور بتلایا کہ ایجیٹیشن کا اثر ابھی بنگال سے رفع نہیں ہوا ہے

گذشتہ چھ ماہ میں اگرچہ بنگال میں بمب بازی کے واقعات برابر ہوتے رہے ہیں لیکن انکی نوعیت اسقدر خطرناک نہیں تھی کہ گورنمنٹ بنگال کی جانب خصوصیت کیساتھ توجہ رکھتی لیکن اب حال میں جس سازش کا پتہ چلا ہے اوسکو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بنگال سے ایجی ٹیشن کا مواد بالکل دور ہونے کے بجائے بہت زیادہ خطرناک طریقہ پر پھیل گیا ہے۔

گورنمنٹ نے حال میں ایک خفیہ انجمن کا پتہ چلایا ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے گورنمنٹ انگریزی کے اثر کو بالکل مٹا دیا جائے اور شہنشاہ برطانیہ کے خلاف جنگ کی تیاریاں کیجائیں اسوقت تک اس انجمن کے ۴۴ ممبر گرفتار ہو چکے ہیں اور اور تحقیقات برابر جاری ہے۔

گرفتار شدہ لوگوں کا مقدمہ باریسال (بنگال) میں دائر ہے جسکی اسوقت تک کئی پیشیاں ہو چکی ہیں۔ مقدمہ کی شہادتوں کی طوالت بتلا رہی ہے کہ سازش نہایت خطرناک پہلو لئے ہوئے ہے اور یہ کہ مقدمہ بہت زیادہ طوالت اختیار کریگا۔

ہم ذیل میں شہادتوں کے وہ مختصر اقتباسات درج کرتے ہیں جنکا تعلق سازش کی کیفیت انجمن کی نوعیت اور مقصد انقلاب سے ہے۔

(۱) گرندر موہن داس صاحبزادہ جیمنی موہن داس ایڈیشنل مجسٹریٹ کے صندوق کی تلاشی لیگئی جسمیں مفویانہ کاغذات ہتھیار اور کارتوس ملے۔ ایک ملزم کی جیب سے خفیہ حروف میں ایک فہرست ملی اسکے ساتھ تمام ضلع میں سازشی انجمنوں کے قیام کی تجویز اور بارود بنانیکی ترکیب بھی منسلک تھی۔

(۲) سرکاری وکیل نے رومیش چندر کی جیب سے نکلا ہوا کاغذ عدالت میں پیش کیا جسمیں ضلع کے اندر جابجا انجمنیں قایم کرنیکی تجویز تھی اسمیں لکھا ہے کہ ایک آدمی کو صدر دفتر میں ہر وقت حاضر رہنا چاہیے جو تمام انجمنوں کو ہدایت کرے۔ انجمن کی شاخوں کا انتظام سرکاری اصول تقسیم کے موافق تھا۔ ممبران انجمن نے اپنے خیالات کی اشاعت سکول کے لڑکوں کے ذریعہ سے کرنیکی ٹھہرائی تھی۔ انجمن کے اسرار نہایت محفوظ رکھے جاتے تھے۔ ایک آدمی دوسری انجمن کا کام نہ کر سکتا تھا۔ اعلیٰ لیڈروں کے احکام کے بغیر قواعد کی نقل ناممکن تھی لڑکوں کو داخل کرنیکے وقت اونکے اور اونکے رشتہ داروں کے حالات دریافت کئے جاتے تھے۔ یہ بھی معلوم کیا جاتا تھا کہ سرکاری ملازم تو نہیں ہے۔

(۳) سرکاری وکیل نے ایک اور تحریر پیش کی جسکی ابتدا "بندے ماترم" سے ہوتی ہے اسمیں ایک قاعدہ یہ بھی درج ہے کہ ہر ایک ممبر عہد باندھے۔ داخلہ کی فیس ادا کرے۔ پیاز۔ مرغی۔ اور شراب سے پرہیز رکھے۔ بیماروں کی تیمارداری۔ مردوں کو جلانا غریبوں کی دستگیری۔ عورتوں کی حفاظت ممبروں کے لئے لازمی تھا۔ بائبل۔ گیتا۔ قرآن (شریف) اور مذہب کی کتابیں تاریخ ہند۔ انند مٹھ۔ سیوا جی دتر کرتا۔ گریبالڈی۔ منیر مینی۔ نپولین اور واشنگٹن کے واقعات پڑھنا بھی ایک فرض ٹھہرایا گیا تھا کوئی شخص لیڈر کے حکم کے بغیر باہر نجائے۔ خط لفافہ میں لکھے جائیں اور پڑھکر جلا دئے جائیں خط پریسیڈنٹ کے معرفت بھیجے جائیں۔ یہ قواعد میں داخل ہے اس انجمن کو قومی انجمن سمجھا جائے یہ انقلاب راستی پیدا نے کیلئے کیا جا رہا ہے جو ممبر انجمن کا بھید ظاہر کرے اوس سے دشمن کا سلوک کیا جائے۔

(۴) گرندر نے اپنے اظہار میں بیان کیا کہ انجمن کے ایک قاعدہ میں انقلاب مذہب کے لئے کرنا لازم قرار پایا تھا جسکے معنی یہ ہیں کہ جب ملک آزاد ہوگا تو پھر سناتن دھرم قایم کیا جائے۔

شاہدوں کے بیانات سے معلوم ہوا ہے کہ سازش کے مجمع کے پاس ہتھیاروں کا بہت سا ذخیرہ تھا جو کلکتہ کے دو کانداروں سے بڑی قیمتوں پر حاصل کیا جاتا تھا یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ہتھیار جرمنی سے منگائے جاتے تھے۔ ہتھیاروں سے ڈاکوں کا کام لیا جاتا تھا۔ پولیس کے بیان سے معلوم ہوا کہ ڈاکوں کے ڈالنے سے اونکا مقصد یہ تھا کہ وہ روپیہ جمع کرکے اسلحہ اور سامان جنگ خرید کریں گے۔ تحقیقات کی نوعیت بتلاتی ہے کہ مقدمہ بہت طول اختیار کریگا۔ دیکھیے کیا انجام نکلتا ہے۔ خداوند تعالیٰ باشندگان ہند کو اپنے لغو خیالات سے بچائے اور

146

اجانب سے ہندوستان کی حفاظت کا مسئلہ

عرصہ ہوا ہندوستان کے فوجی اخراجات کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی جسکی تحقیقات اور سفارشات کا علم ابھی تک کسی کو نہیں ہوا۔ البتہ بیرونی ذرائع سے جو خبریں معلوم ہوئی ہیں اون سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ بیرونی حملوں سے ہندوستان کی حفاظت کیلئے فوجی اخراجات میں جسقدر بیشی ہوگی وہ ہندوستان کے خزانہ سے پوری کیجائے گی۔ اخبار ٹائمز کا فوجی نامہ نگار بھی اسکی تصدیق کرتا ہے۔

اگر اس خبر کو صحیح مان لیا جائے اور کوئی وجہ ایسی نہیں کہ صحیح نہو تو اس موقع پر سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ اجانب کے حملوں کی مدافعت کے لئے جو ذرائع اختیار کئے جائینگے اونکا اعلیٰ ترین مقصد کیا ہوگا۔ جہانتک ہماری معلومات رہبری کرتی ہیں ہم اوس کے وثوق پر کہہ سکتے ہیں کہ مدافعت کا بڑا مقصد صرف ہندوستان کی حفاظت نہوگا بلکہ امپیریل فارن پالیسی کی صیانت اسکے ساتھ لگی ہوئی ہوگی چنانچہ روس اور برطانیہ کے معاہدہ متعلق ایران سے اسکی اچھی طرح تصدیق ہوسکتی ہے۔ اس معاہدہ کا مقصد ہندوستان کی حفاظت نہیں ہے بلکہ امپیریل فارن پالیسی کی صیانت مقصود ہے۔ اسی طرح امیر صاحب کابل کا وظیفہ۔ بس ایسی صورت میں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ان مقاصد پر غریب ہندوستان کا روپیہ خرچ کیا جاوے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو چاہیے کہ ان مقاصد کی تکمیل برطانیہ عظمیٰ کے خزانہ سے کرے۔ ہندوستان کی حفاظت کو ان مقاصد سے جتنا تعلق ہے وہ برائے نام سے زیادہ وقیع نہیں۔ ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ وہ غریب ہندوستان کو ایسے ناقابل برداشت مصارف سے محفوظ رکھے اور امپیریل فارن پالیسی پر نگاہ رکھتے ہوئے۔ مزید فوجی اخراجات برطانیہ عظمیٰ کے خزانہ سے پورے کرے تاکہ غریب ہندوستان پر مزید بار نہ پڑے۔

غازی انور بے کا پیام اہل دہلی کے نام

پچھلے دنوں باشندگان دہلی نے غازی انور بے کی خدمتمیں تحیۂ سلام بھیجا تھا جسکو منشی چراغ الدین احمد آفندی نے غازی ممدوح کی خدمتمیں حاضر ہوکر عرض کیا۔ غازی ممدوح نے جواب میں حسب ذیل پیام بھیجا ہے جو ہمدرد کی ۵ جولائی کی اشاعت میں درج ہے۔

عزیز من

آپ میرے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ اہالی دہلی نے وہ سلام پہنچائیں جو میرے پاس بھیجے گئے ہیں۔ میں اپنے دینی بھائیوں کی اس مہربانی اور التفات کے سامنے عاجز ترین اور حقیر ترین خادم اسلام ہوں۔ جسقدر بھی انکا شکریہ کروں وہ اون فرائض سے قاصر ہوگا جو اون کے لئے مجھپر واجب ہیں۔ البتہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھکو ایسی خدمات کی توفیق دے جن سے اہل دہلی کی اس مہربانی کا جو مجھپر کیگئی ہے مکافات ہوسکے۔ آپ کے ذریعہ سے یہ بندہ عاجز اون لوگوں کی طرف خاصکر اپنا سلام بھیجتا ہے۔ جنھوں نے اس بندہ کی طرف اپنے سلام بھیجے ہیں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ عالم اسلامی کو دائمی سعادت اور ابدی سلامتی میں محفوظ رکھے۔

قلیفراطیہ ۷ ماہ مئی ۱۳۲۹ء " انور "

اسلامی معابد کا انہدام

کانپور کی مچھلی بازار والی مسجد کے متنازعہ فیہ جزو سے متعلق اس سے پیشتر کئی تحریریں لکھی جاچکی ہیں آج نہایت رنج و افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ یکم جولائی کو صبح کے وقت مسلح پولیس کی ایک جماعت نے جو سنگینیں چڑھائے ہوئے تھی مسجد کو آ گھیر لیا اور مسجد میں جانے آنے کے تمام مختلف راستوں پر پہرہ کردیا۔ کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ مقامی حکام کا ارادہ مسجد کے جزو متنازعہ فیہ کے انہدام کا ہے آخر مجسٹریٹ ضلع کے حکم سے بہت سے فراش پولیس کے سامنے مسجد کے جزو کو کھود ڈالا گیا انہدام کی کارروائی کے بعد پولیس کی جماعت ساڑھے دس بجے دن تک جمی رہی اور پھر چلی گئی

دہلی کے گذشتہ واقعہ انہدام مسجد شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور کانپور کے اس واقعہ نے مسلمانان ہند پر ظاہر کردیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے قلب میں اسلامی معابد کی کوئی وقعت نہیں ہے اور نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی کوئی قدر و قیمت رکھتے ہیں۔

مسلمانان ہند جس گورنمنٹ کے زیر حکم زندگی بسر کررہے ہیں وہ ایک انصاف پسند سمجھی جاتی ہے اسلئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب اس نے یہ کیا رویہ اختیار کیا ہے کہ اسلامی معابد کے متعلق ذرہ بھر اسکو خیال عظمت نہیں ہے۔

پچھلے دنوں شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ کی مسجد اسی طرح منہدم کردیگئی اور اب کانپور کی مسجد کے حصہ کو ڈھایا گیا۔ چندہی ایام میں دو مساجد کا انہدام جسقدر افسوسناک امر ہے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

گورنمنٹ نے اس انہدام سے مسلمانان ہند کے دلوں پر تبر و تیشہ چلائے ہیں اور اونکے قلوب کو زہر آلود آلات انہدام سے خون چکاں بنادیا ہے ایسی حالتمیں گورنمنٹ خیال کرسکتی ہے کہ مسلمان اس طرز عمل سے کہانتک گورنمنٹ کے متعلق حسن ظن رکھتے ہونگے۔

اسلام کا شیوہ فتنہ و فساد نہیں خدا نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ فساد کفر کے ہم معنی ہے اسلئے مسلمانان ہند اسکے متعلق گورنمنٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے لیکن یہ امید ضرور رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کا طرز عمل عدالت و انصاف کے خلاف ہے۔ آخری الفاظ کہنے کی جرأت ہمنے اسلئے کی ہے کہ گورنمنٹ ہند رعایا کے حقوق و جذبات کی حامی ہے ورنہ ہم گورنمنٹ کے کاموں پر نکتہ چینی کرنیکے لئے تیار نہیں ہیں۔ خواہ وہ مسلمانوں کا کچھ بھی خیال نہ کرے اور اونکے تمام معابد کو تباہ و برباد کردے۔

مقام خنجان (کابل) میں تباہ کن سیلاب

کابل کا معزز معاصر سراج الاخبار ۱۵- رجب کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ان خبروں کے بموجب جو سرکاری طور پر موصول ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جمادی الاول کی پہلی تاریخ منگل کی رات کو خنجان وغیرہ کے دروں کے ایک بڑے درے سے تباہ کن سیلاب آیا جس سے محافظ اشخاص کو بالکل واقفیت نہو سکی بہت سے گھر۔ مال۔ مواشی وغیرہ بہ گئے۔ ۱۱ جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ موضع دوشی متعلق غوری میں اس تباہ کن سیلاب کے ساتھ ایک سو دس آدمی بہ گئے جنمیں سے کچھ آدمیوں کی لاشیں ملگئی ہیں اور باقی کا کچھ پتہ نہیں۔ اسی طرح ضلع پیاز نور کے چوبیس آدمی پانی کے ساتھ چلے گئے جنکا ابتک کچھ پتہ نہیں۔

البانیہ کی شاہی کے امیدوار

قبل ازیں یہ اظہار بیان کیا جاچکا ہے کہ البانیہ کی شاہی کے لئے یورپ کے حکمرانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ آسٹریا اور اٹلی کی خواہش ہے کہ البانیہ کا بادشاہ کوئی غیر ملکی شاہزادہ ہو لیکن اس امر میں وہ بھی مختلف ہیں کہ مذہبًا وہ کیا ہونا چاہیے۔ اٹلی کہتا ہے کہ شاہزادہ پروٹسٹنٹ مذہب سے تعلق رکھتا ہو آسٹریا رومن کیتھولک مذہب کا خواہشمند ہے۔ روس چاہتا ہے کہ ایک ترکی گورنر البانیہ کا حکمران ہو۔ ان وجوہ سے اسوقت تک البانیہ کی حکمرانی کے بہت سے امیدوار پیدا ہوگئے ہیں جنمیں سے حسب ذیل اشخاص کے نام خاص طور پر ظاہر کئے گئے ہیں جو ورج فہرست بھی ہوچکے ہیں۔

(۱) پرنس ریڈ۔ جو رومانیا کی ملکہ کا بھتیجا ہے اور پروٹسٹنٹ مذہب رکھتا ہے۔

(۲) ڈیوک آف اورلیانس۔ جو بلجیم کی ملکہ کا بھتیجا اور شاہی خاندان ورٹمبرگ سے تعلق رکھتا ہے اور رومن کیتھولک مذہب کا پیرو ہے۔

(۳) پرنس ولیم۔ جو شاہ سویڈن کا بھائی اور مذہبًا پروٹسٹنٹ ہے۔

(۴) پرنس اولنڈ بونا پارٹ۔ جو نپولین اعظم کا پوتا ہے عمرہ ۵ سال۔

(۵) احمد فواد پاشا جو ایک مصری شاہزادہ۔

(۶) اسماعیل کمال بے" البانیہ کی بغاوت کا سرگروہ۔

(۷) ڈیوک ڈی مانٹ پنسیر۔ جو خاندان ارلینز کا ایک رکن ہے۔ معزز معاصر زمیندار بمعصر الحق سے ناقل ہے کہ اس فہرست میں اگر ہز ہائینس سر آغا خاں کا نام اور بڑھا دیا جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ ٹائمز آف انڈیا میں ایک چٹھی چھپوا کر ترکوں کو رائے دی تھی کہ وہ یورپ کو چھوڑ کر بیک و دو گوش ایشیائے کوچک میں سرک جائیں۔ الحق کی رائے تو بہت انسب ہے۔ سر آغا خاں کو یہ موقع ہاتھ دینا چاہیے۔

غازی محمود شوکت پاشا کی تجہیز و تکفین

ڈیلی ٹیلیگراف لندن رقمطراز ہے کہ بابعالی کے حکم سے ۱۱-جون کو بدھ کے دن ساڑھے گیارہ بجے غازی محمود شوکت پاشا کا جنازہ دھوم دھام سے اٹھایا گیا۔ جنازہ کے ہمراہ بہت سے ارکان سلطنت اور ممالک اجنبیہ کے سفراء تھے جنازہ کے آگے سلطان المعظم کے دو بیٹے (پرنس ضیاء الدین اور پرنس عمر حلمی) تھے اونکے پیچھے شہزادہ سعید حلیم (حال صدر اعظم) اور دوسرے وزراء و فوجی افسر تھے۔ قسطنطنیہ کی فوج کے افسر خورشید پاشا و ابراہیم پاشا اور فتحی بے بھی شریک گروہ تھے۔ غازی محمود شوکت پاشا اور اونکے اے ڈی کانگ (ابراہیم بک) دونوں کے جنازے ایک فیٹ کے فاصلہ سے جارہے تھے جنپر زردوزی کا اعلیٰ کام کی مرصع بجواہر شرخ ریشمی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ سڑکوں کے دونوں جانب سوار اور پیادہ فوج کی قطاریں لگی تھیں۔ جنازے کے ہمراہ اس قدر آدمی تھے کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہے وہاں تک آدمیوں کے سر ہی سر نظر آتے تھے جنازے کی نماز جامع ایاصوفیہ میں ادا کیگئی اور پھر دفن کیا گیا۔ تدفین کے وقت قبر کے گرد ممالک اجنبیہ کے سفیر دولت عثمانیہ کے وزراء جنگی جہازوں کے کپتان اور فوجی افسر کھڑے تھے۔

انور بک جنازہ کے ہمراہ نہ جاسکے۔ دوسرے روز مزار پر جاکر فاتحہ پڑھی اور ایکروز وہیں قیام کیا دوسرے روز اپنے متعلقہ کام پر چلے گئے۔

برطانیہ اور جرمنی کا اثر عراق عرب میں

مصر کا روزنامہ المؤید لکھتا ہے کہ عراق میں عرصہ سے برطانیہ کا اثر و نفوذ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ انگریزی تجارت کی حالت بھی بہت اچھی ہے لیکن اب چند روز سے جرمنی کی کوشش کیوجہ سے انگریزی اثر عراق سے بہت کچھ کم ہوتا جاتا ہے اور جرمنی اثر و نفوذ ہے صحرائے عراق میں جرمنی ایک ریلوے تعمیر کررہی ہے جسکا اثر یقینًا جرمنی تجارت پر عمدہ پڑیگا اور انگریزی تجارت کو نقصان پہنچیگا۔ صحرائے عراق جرمنی افسروں سے بھرا ہوا ہے جو عراق کے باشندوں کیساتھ معاملات میں مشورت کرتے اور حل و عقد میں اونکو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ جرمنی افسروں کی یہ دوراندیشی انگریزی اثر کو سخت نقصان پہنچارہی ہے۔ اور انگریزی نفوذ

نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

ذیل ہم عالیجناب نواب وقار الملک بہادر کا وہ مضمون درج کرتے ہیں جو ممدوح نے نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی (جسکے ایک سرپرست آپ بھی ہیں) کے متعلق تحریر فرمایا ہے ہم نظارۃ المعارف القرآنیہ کے متعلق ایک نوٹ اور قانون اساسی پچھلی اشاعتوں میں درج کر چکے ہیں۔ حال میں معلوم ہوا ہے کہ جناب مولانا مولوی عبید اللہ صاحب نے جو دارالعلوم دیوبند کے ایک یگانہ فاضل اور کلام الٰہی اور علوم قرآنیہ میں ید طولیٰ رکھنے کے علاوہ ضروریات زمانہ سے بھی اچھی طرح واقف ہیں دہلی میں نظارۃ المعارف القرآنیہ کا کام شروع کر دیا ہے اسکا ایک ابتدائی جلسہ ۱۳-جون کو دہلی میں ہو چکا جسمیں باتفاق رائے یہ قرار دیا گیا کہ اسکے مقاصد کی اشاعت کیلئے ایک عام جلسہ ۴-جولائی کو دہلی کی مسجد فتح پوری میں منعقد کیا جائے۔ جلسہ کے حالات ابھی موصول نہیں ہوئے۔ موصول ہونے پر لکھے جائینگے۔

ہم نظارۃ المعارف القرآنیہ کے کام کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتے اور ضرورت زمانہ کو مد نظر رکھکر آیندہ نسلوں کے لئے نہایت مفید خیال کرتے ہیں خدا کرے مولانا عبید اللہ صاحب اسمیں کامیاب ہوں اور مسلمانوں کو اس سے بہت زیادہ نفع حاصل کرنیکا موقع ملے۔

نواب صاحب ممدوح کا مضمون حسب ذیل ہے۔ "اڈیٹر"

"اخبارات میں نظارۃ المعارف کی طرف سے جو اشتہار اور اعلان کچھ عرصہ سے شائع ہو رہے ہیں الحمد للہ کہ ایک عرصہ کے بعد اسکی کارروائی عملی طور سے شروع ہو گئی ہے اور جناب مولانا مولوی عبید اللہ صاحب جنکو خدا نے معلوم ہوتا ہے کہ خاص اسی کام کیواسطے بمقتضائے "خاص کند بندۂ مصلحت عام را" بنایا ہے۔ دہلی تشریف لے آئے ہیں اور گریجوایٹ شاگردوں کو عربی اور دینیات کا اور نیز تفسیر قرآن شریف اور حدیث کا درس دینا بلا کسی معاوضہ کے شروع کر دیا ہے اور جبکہ روپے کا انتظام طلبا کے وظائف اور دوسرے چند مدرسوں اور پروفیسروں کی تنخواہ کیواسطے ہو جاتا ہے تو گریجوایٹ شاگردوں کی تعداد میں بھی مناسب اضافہ ہو سکتا ہے اور بعض علما جو انگریزی سے ناواقف ہیں انکے واسطے انگریزی کی ضروری تعلیم کا بھی عنقریب انتظام ہونیوالا ہے۔ اور ان دونوں قسم کے شاگردوں کو خصوصیت کیساتھ اسلامی فلسفہ اور اسلامی اخلاق کی بہ کافی طور پر اس قسم کی تعلیم دیجائیگی کی تفصیل جناب مولانا نے ممدوح کے اعلانوں میں کیگئی ہے تو پھر اسمیں کلام نہیں رہتا کہ دونوں قسم کی تعلیمیں مثل ایک اور ایک گیارہ کا حکم رکھینگی اور یہ گندھک اور شورہ دونوں ملکر ایسی قوی بارود تیار کر دینگے جو جہالت اور لامذہبی کے قلعوں پر پوری طرح غالب آسکیگی۔ ہماری بعض دوسری درسگاہوں کا بھی یہ منشا رہا ہے لیکن اور بہت سی تعلیمی ضروریات کے ساتھ چونکہ یہ ضرورت بھی سامنے رہی ہے لہذا بالتخصیص اس کام کے متعلق جس قسم کی پوری توجہ درکار تھی نہیں ہو سکی۔ نظارۃ المعارف نے چونکہ صرف اسی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لہذا ہر طرح امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسمیں کامیابی ہوگی اور جس وقت قوم میں اس قسم کے تعلیمیافتہ موجود ہو گئے جنکو پیدا کرنیکے واسطے کوشش کیجا رہی ہے تو دنیا دیکھ لیگی کہ جس چیز کی مدتوں سے تمنا کیجا رہی ہے وہ بات حاصل ہو گئی ہے بڑی خوبی اس کوشش میں یہ ہے کہ جو پودے لگائے جا رہے ہیں۔ خدا مولینا صاحب مدظلہ العالی کی اسکیم کو کامیاب کرے۔ وہ پودے بہت جلد بارآور ہونگے اور پھر جس طرح ایک تخم سے بہت سے تخم پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک چراغ کیسے بہت چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ زمانہ نہ گذرے گا۔ جو تمام اقطاع ملک میں ان شیریں پھلوں کے باغ کے باغ موجود ہونگے اور ہندوستان دیکھ لیگا کہ اسلامی اخلاق جنکے ابتک بہت نشاذ نمونے کہیں کہیں ملتے ہیں یا جنکا ذکر کتابوں میں ہے وہ ہر جگہ برای العین مشاہدہ میں آینگے جنکو ہمارے ہمسایہ ہندو بھائی اور دیگر اقوام اپنی راحت و آسائش کے لحاظ سے بہت مغتنم سمجھینگے گورنمنٹ جنپر بہت زیادہ بھروسہ کر سکیگی۔ بمقابلہ اس بھروسہ کے جو اسنے کبھی وہ بجا طور پر ہماری نسبت کرتی رہی ہے بیویوں کے لئے ایک آیہ رحمت ہونگے۔ بہتر باپ۔ بہتر بیٹے بہتر بھائی۔ بہتر شوہر اور پورے کفایت شعار فضولیات سے مجتنب مسلمان بنیں گے۔ یہ مصیبت کہ ایک ہی مقدمہ میں دونوں طرف سے آج مسلمان گواہ پیش ہوتے ہیں اور حلف اٹھا کر ایک دوسرے کے خلاف علانیہ شہادت ادا کرتے ہیں اور نہ ایک کو شرم آتی ہے نہ دوسرے کو۔ انشاء اللہ بالکل باقی نہ رہیگی

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا

بیشک یہ اعلیٰ ترین مقصد بغیر روپیہ کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور روپیہ کے متعلق لوگوں کی حالت یہ ہے ع

گر جان طلبی مضائقہ نیست
زر می طلبی سخن درین است

مگر مجھکو تو ایک ایسے مبارک کام کے مقابلہ میں ذرا بھی مایوسی روپیہ کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں روپیہ کی کمی ہے اور خاصکر اس قریب زمانہ میں بہت سی اور مالی ضرورتیں بھی پیش آگئی ہیں مگر بایں ہمہ جیسا کہ میں اور بعض مواقع پر بھی کہہ چکا ہوں۔ آخر ایک ہی وقت میں ایک ہی زمین مختلف اجناس کیلئے جو اسمیں ساتھ بو دی جاتی ہیں مختلف غذائیں بہم پہونچاتی ہے اسی طرح ایک ہی وقت میں مختلف ضرورتوں کی بہم رسانی بھی بالکل ممکن ہے اور یہ سب کچھ قوم کے مذاق پر منحصر ہے۔ یہ میں ضرور کہونگا اور کسی مضمون کے وقت بھی یہ صاف صاف بیان کر دینا ہلکو ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اگر کسی شخص کی مالی حالت ایسی ہو کہ وہ ایک کام کے سوا دوسرے کام میں مدد نہیں دے سکتا تو اسکو چاہیے کہ وہ اس نازک وقت میں ترکوں کی مدد کرے جنکی مختلف اقسام ہیں لیکن اس قسم کے اشخاص تعداد میں زیادہ نہیں ہیں بہت زیادہ اشخاص ایسے ہی ہیں جو اپنے مذاق کے مناسب مختلف کاموں میں ایک ساتھ کم و بیش مدد دے سکتے ہیں۔ ان سے ہر طرح کی امید ہونی چاہیے کہ وہ اس نظارۃ المعارف کے مقصد میں مالی مدد سے دریغ نہ کرینگے۔ ضرورت صرف اسبات کی ہے کہ مانگنے والے ایک مکمل انتظام کیساتھ مانگنے کا سلسلہ جاری کریں۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ مسلم یونیورسٹی کا چندہ جو ابتک ہوا ہے۔ اسمیں بمقابلہ مسلمانوں کی کل مردم شماری کے چندہ دینے والوں کی تعداد بہت کم ہے اور اسپر بھی ایکسال سے زیادہ کا عرصہ گذرا ترکی کے چندہ کے ایک غیر محدود مدت تک ابتک ابھی جاری رہنے کی ضرورت ہے۔ میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ اسکے ساتھ ساتھ نظارۃ المعارف کا چندہ بھی جاری رہ سکتا ہے۔ ضرورت صرف اسبات کی ہے کہ جتنے چندہ مانگا جائے انکو نظارۃ المعارف کی ضرورت کی طرف سے پورا اطمینان دلا دیا جائے ہمکو ان چندوں کے ادا کرنیکے وقت یہ خیال بھی رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کو رزق بخشتا ہے اسکی عادت کیا ہے۔ وہ ہر سال ہمارے لئے باران رحمت بھیجتا ہے۔ فصلیں پیدا کرتا ہے جو ہماری زندگانی کا موجب ہیں اور اسکی طرف سے یہ عذر کبھی نہیں ہوتا کہ ہم گذشتہ سال یہ نعمتیں تمکو دے چکے ہیں۔ اسی طرح ہمکو کسی نیک کام میں مالی مدد دیتے وقت یہ عذر ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ ہم گذشتہ سالوں میں اس قسم کی مدد کر چکے ہیں۔

آخر میں شاید میں اپنی حد سے بڑھنے والا نہ سمجھا جاؤں۔ اگر اس نظارۃ المعارف کی پیش شدہ اسکیم کے متعلق اپنی کوئی رائے بیان کروں اور وہ یہ ہے کہ اسکیم میں جو میعاد تعلیم کی درج ہے وہ میرے نزدیک کم ہے۔ ساتھ ہی جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ طلبا کس قابلیت کے لوگ ہونگے۔ یعنی دونوں زبانوں کے منتہی اور اسی کے ساتھ جنہوں نے اپنے آپکو اس مقصد کے لئے قربان کر دیا ہوگا۔ تو اسکیم کی تائید میں اس سے بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ تاہم اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ جو میعاد تعلیم اسکیم میں بیان کیگئی ہے اوس سے المضاعف مدت میں بھی مطلوبہ تعلیم کا تکملہ ہو جائیگا تو تعلیم کی قدر و قیمت میں اس کے ایک ماشہ بھر بھی کمی نہیں ہوتی۔ اور اب اس سلسلہ تعلیم کو جو خدا کا نام لیکر شروع ہوا ہے تکمیل پر پہنچانے کی کوشش ہونی چاہیے۔ جناب خانبہادر شیخ وحید الدین صاحب رئیس لال کرتی میرٹھ کو جب اس تجویز کا علم ہوا تو انھوں نے فوراً تین سو روپے ایک طالب علم کے ششماہی وظیفہ کے طور پر مرحمت فرما دئے۔ اور اس طرح پر اس نیک کام کی بنیاد اپنے فیاض ہاتھوں سے ڈال دی۔ جسکی جزا انکو اللہ تعالیٰ انکو دے۔ اور حضرات دہلی نے یہ قرار دیا ہے کہ وہ اس غرض کی تکمیل کے لئے اور اسکے آیندہ انتظامات کے واسطے چوتھی جولائی یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ فتحپوری مسجد میں ایک عام جلسہ منعقد کرینگے یہ سنکر بھی خوشی ہوتی ہے کہ بہت سے لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ طلبا کے قیام کیلئے فتحپوری کے مسجد کے مکانات میں گنجائش نکالی جائے اور مدرسہ جہاں تعلیم ہوگی وہ دہلی کی مشہور جامع مسجد کے شرقی صدر دروازہ کے بالاخانہ پر قایم کیا جائے جس سے بہتر اور خوش نما منظر اس کام کے لئے دوسرا ہو نہیں سکتا۔ اور یہ ایسی تجویز ہے کہ اگر جامع مسجد کی کمیٹی نے اسکو منظور کر لیا تو شاہجہاں کی روح بھی پھڑک اٹھیگی۔ ان خوبیوں کے علاوہ یہ ایک ایسا حسن اتفاق ہے کہ دہلی جو پہلے سے ہی تعلیم اور خصوصاً مذہبی تعلیم کے واسطے بہت شاندار اور تاریخی مقام رہا ہے۔ حال ہی میں اسکو پھر از سر نو ہندوستان کا دارالسلطنت بننے کی عزت و افتخار حاصل ہوا ہے۔ اور یہ وہ موزونیتیں ہیں جو اس کام کیلئے جسکا بیڑا نظارۃ المعارف نے اٹھایا ہے منجانب اللہ سمجھنی چاہئیں اور اب ہر شخص کو اپنے فرض کی طرف جو اس پر اس مسئلہ کے متعلق عائد ہوتا ہے توجہ کرنیکی ضرورت ہے اور وہ مالی امداد ہے

مطبوعات جدیدہ

خونی وزیر اس دلچسپ اور پسندیدہ ناول میں یہ دکھایا گیا ہے کہ یورپ میں کسطرح پولیٹیکل اغراض پر انصاف اور عدل کو قربان کیا جاتا ہے اور در پردہ کیسی کیسی ناجائز و خطرناک کارروائیاں کیجاتی ہیں اور سلطنت کا ایک راز چھپانیکے لئے کسقدر بیگناہوں کا خون روا رکھا جاتا ہے اور پھر وہ بھی لاحاصل اسپر بھی یورپ کو اپنی اعلیٰ تہذیب اور شائستگی پر فخر ہے۔ صفحات ۱۲۸ قیمت (۱۰)

جنٹلمین چور یہ ناول آجکل کی دوستی کا سچا فوٹو ہے۔ اس زمانہ کی سوسائٹی کے پوست کندہ نقشے نہایت لطیف پیرایہ میں لکھے گئے ہیں مضمون پر لطف اور نتیجہ خیز ہے۔ اخلاق پر اسکا مطالعہ مفید اثر ڈالتا ہے اور زمانہ کی راہ و رسم سے بڑی واقفیت پیدا ہو جاتی ہے صفحات ۸۴ قیمت (۸)

سفری بی بی ایک نہایت دلچسپ اور اخلاقی ناول جسمیں حب الوطنی کی عکسی تصویر نہایت عمدہ طور پر کھینچی گئی ہے عزم بالجزم استقامت اور استقلال کا صحیح نمونہ ہے۔ صداقت اور استحکام ارادہ کے جذبات اسکے مطالعہ سے موجزن ہوتے ہیں اس ناول کے واقعہ کا تعلق روس کے اوس زمانہ سے ہے جبکہ گورنمنٹ روس نہلسٹ فرقہ کو خفیہ طریقہ پر جلاوطن کرنے میں مصروف تھی اور نہلسٹوں کو گرفتار کرکے سائبیریا بھیجتی تھی صفحات ۱۲۴ قیمت (۱۰)

فرضی بی بی دولت پر مرمٹنے والوں۔ زر مرید اور روپیہ کی ہوس میں دلن رات غلط انتخاب رشتہ والوں کو اس ناول کے مطالعہ سے ایک عمدہ سبق حاصل

مراسلات

قومی تجارت

لارڈ کرزن نے ایک دفعہ بجٹ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جو لوگ اہل ہند کے افلاس کا رونا روتے ہیں اور غیر ممالک کے روپیہ لگانے کے برخلاف ہیں انپر لازم و واجب ہے کہ ہندوستان کے روپیہ کو ملک کی صنعت و حرفت پر لگانے میں سعی بلیغ کریں۔

لارڈ کرزن نے فرمایا تھا کہ پچیس کروڑ روپیہ ہندوستانیوں کا بیکار پڑا ہے اگر یہ روپیہ ہندوستان کے مختلف کاموں میں لگایا جائے تو جتنے لوگ آجکل وجہ معاش کے نہ ملنے سے فاقہ کشی کر رہے ہیں وہ سب ان کا نفع میں روزی کما سکیں گے۔

قومی تجارت اس زمانہ میں تمدن کا جزو لاینفک ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعہ سے اسکو بھی ترقی دینا اسلام کا مقصود ہے کیونکہ جب ہر شخص کو لازمی طور پر سال میں ایک خاص رقم سے یہ مذہبی فرض ادا کرنا پڑیگا تو قوم کا ہر فرد کوشش کریگا کہ جہانتک ممکن ہو یہ مذہبی فرض اصلی مال کے منافع سے ادا کیا جائے اور اصل مال محفوظ رہے۔ اسی بنا پر اسلام نے زکوٰۃ کو انہی چیزوں کیساتھ مخصوص کیا ہے جنمیں نمو اور اضافہ کی قابلیت ہو اور اسی بنا پر ادائے زکوٰۃ کے لئے ایک سال کی وسیع مدت مقرر کی تاکہ ہر شخص اپنے مال یا نقد دولت سے کامل طور سے فائدہ اٹھا سکے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسی نکتہ کو سمجھکر ہمیشہ تجارت میں معروف رہتے تھے۔

محققین یورپ نے بہت سی تحقیقات کے بعد ایشیائی تجارت اور تمدنی تنزل کی صرف یہ وجہ بتائی ہے کہ یہاں مال کا اکثر حصہ بیکار زمین میں مدفون رکھا جاتا ہے۔ اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے زکوٰۃ کو فرض کرکے یہ نکتہ بتا دیا اور سیم و زر کو بیکار زمین میں مدفون رکھنے والوں کی نسبت سخت وعید فرمائی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ۝ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۝ (س التوبہ پ ۱۰ ع ۱۱) اور جو لوگ چاندی اور سونے کو مدفون رکھتے اور اسکو خدا کی راہ میں صرف نہیں کرتے انکو سخت دردناک عذاب کی بشارت دو جبکہ اس دن سونے۔ چاندی کو دوزخ کی آگ میں رکھکر تپایا جائیگا پھر اس سے انکے ماتھے اور انکی کروٹیں اور انکی پیٹھیں داغی جائینگی اور ان سے کہا جائیگا یہ ہے جو تمنے اپنے لئے دنیا میں جمع کیا تھا تو آج اپنے جمع کئے کا مزہ چکھو۔

غور کرو روپیہ کو محفوظ رکھنے کی بہترین تدبیر یہی ہو سکتی ہے کہ اسکو قومی تجارت اور مضاربت پر لگایا جائے اسمیں کئی طرح کے فائدے ہیں۔ سرمایہ دار کا روپیہ محفوظ رہیگا۔ اس روپیہ پر حلال و طیب منافع ملیگا۔ بیکار مسلمانوں کیواسطے ذرائع معاش کی صورت نکل آئیگی۔ زکوٰۃ اصلی مال کے منافع سے ادا کیجاسکے گی اور اصل مال محفوظ رہیگا۔

ارباب ثروت کو اس امر اہم کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنا چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ المبین ۔

نورالدین از گوجرانوالہ

انجمن خدام کعبہ

اخبار قریب قریب مکمل ہو چکا تھا کہ مسٹر شوکت علی صاحب کا مضمون اور ترمیم شدہ دستور العمل انجمن خدام کعبہ مع ایک خط کے جسمیں مضمون اور دستور العمل کو فوراً شائع کرنیکی خواہش کیگئی ہے موصول ہوا اسلئے اس ہفتہ مشکل سے جگہ نکالکر مضمون شائع کیا جاتا ہے۔ دستور العمل آیندہ درج ہوگا۔

جناب من ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحسب الحکم جناب قبلہ خادم الخدام وجمعیۃ اصلیہ دستور العمل ترمیم شدہ انجمن خدام کعبہ آپکی خدمتمیں بغرض اشاعت و مشورہ بھیجتا ہوں۔ یہ ضروری ترمیمیں اُن مشوروں کا نتیجہ ہیں جو جمعیۃ اصلیہ کو مختلف علمائے کرام۔ بزرگان قوم اور اخبارات اسلامی سے ملی ہیں۔ مجھے یہ بھی ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپکے اخبار کے ذریعہ سے عام اطلاع دوں کہ جناب خادم الخدام اور دیگر اراکین جمعیۃ اصلیہ مشورہ اور مفید ترمیمیں قبول کرنیکو ہمیشہ نہایت خوشی سے تیار ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ کام جمیع اہل اسلام کا ہے اور ہر مسلمان کے دل میں خدمت حرمین شریفین کا ویسا ہی شوق ہے جیسا ہمارے دل میں ہو اسلئے ہر مسلمان کی رائے پوری غور اور کامل توجہ کے قابل ہو جمعیۃ اصلیہ نے اس بھروسہ پر یہ کام شروع کیا ہے کہ کروڑوں مسلمان اسمیں شریک ہونگے اور اسکی ترقی اشاعت اور کامیابی میں ساعی ہوکر سعادت دارین حاصل کرینگے۔ ہم خوش ہیں کہ اس تجویز میں ہر گوشہ میں اتفاق کیا جا رہا ہے اور ہر جگہ سے صدائے لبیک آرہی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ کہیں کہیں سے اختلاف کی صدا بھی بلند ہوئی ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ یہ اختلاف محض غلط فہمی کی وجہ سے ہوگا۔ اور ایسے مقدس اور متبرک کام میں بدنیتی کو قطعاً دخل نہ ہوگا کیونکہ نفس مطلب یعنی خدمت حرمین شریفین سے کسی کو انکار نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے ۔

اخبارات میں جو کچھ بزرگان قوم کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ جمعیۃ اصلیہ اُسے بغور پڑھتی ہے اور جو تجویز مفید معلوم ہوتی ہے۔ اُسے قبول کرنیکو تیار و مستعد ہو جاتی ہے۔

ہم اخبارات کے مضامین کو ہرگز فضول اور بیکار نہیں جانتے بلکہ اس سے ہمیں اُنکے اسلامی جوش اور بیداری کا ثبوت ملتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ کام جسقدر اہم اور ضروری ہے اُسی قدر دشوار بھی ہے مگر ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیئے ہمیں خدا پر بھروسہ ہے کہ وہ ہماری مدد کریگا کہ اس بڑے کام کو سرانجام دیسکیں۔ اے خدا!

مشکلیں اُمتِ مرحوم کی آساں کر دے
مور بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماں کر دے
جنس نایاب محبت کو پھر ارزاں کر دے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلماں کر دے

اب میں اُن ضروری ترمیموں کی طرف آپکی توجہ مبذول کرتا ہوں جو پیش ہوکر منظور ہوئی ہیں۔

دفعہ ۱ ۔ متعلقہ ضرورت قیام انجمن میں الفاظ بدل کر نفس مطلب کو اور زیادہ صاف اور واضح کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں یقین کامل ہے کہ اس سے عام طور پر تشفی ہو جائے گی۔

دفعہ ۲ ۔ میں جیسا کہ اول روز سے ہمارا منشاء تھا بجائے خدمت کعبہ کے خدمت حرمین شریفین لکھا گیا ہے۔ اسکی نسبت عام مسلمانوں کی خواہش تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیام و استحکام کے بعد دیگر عتبات عالیات کو بھی شامل کیا جائیگا۔ ہاں نام انجمن کا وہ "انجمن خدام کعبہ" ہی رہیگا جو مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔

دفعہ ۳ ۔ شق (الف) میں بعض الفاظ تبدیل کئے گئے ہیں مگر شق (ب) میں بجائے تبلیغ اسلام کے "جوار پاک حرمین شریفین میں اسلامی اخلاق پھیلانا اور وہاں کے باشندوں کو علم دین کی طرف متوجہ کرنا انہیں باہم ارتباط و اتحاد بڑھانا اور خادم حرمین شریفین کی اطاعت و اعانت کی ترغیب دیتے رہنا" قایم کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ترمیم ہے اور انشاء اللہ اسکے تکملہ کے لئے اور نیز اسبات کی نگرانی کے لئے کہ انجمن کا سرمایہ جو بحفاظت حرمین شریفین قایم کیا جائیگا وہ جائز مصرف پر صرف ہوتا ہے یا نہیں۔ اور نیز حجاج کو آرام پہنچانے کے لئے انجمن کی شاخیں حرمین شریفین میں قایم کیجائینگی تبلیغ اسلام کو ہمنے نظر انداز نہیں کیا ہے۔ ہم اسے نہایت ضروری اور اہم کام مانتے ہیں اور انشاء اللہ اسکا انتظام بھی ضرور کرینگے مگر اسوقت مجبوراً اُسے ملتوی کرنا پڑا ہے تاکہ کسی قسم کا افتراق نہ پڑے اور اصل کام میں دشواریاں نہ پیدا ہو جائیں ہمیں یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ تھوڑے ہی زمانہ میں مسلمانوں میں صلاحیت پیدا ہو جائے گی کہ وہ اس ضروری کام کو بھی متفقہ کوشش سے انجام دیں۔

مختلف فرقے آپسمیں مصالحت کیساتھ جدا امور کا تصفیہ کرکے پوری طاقت کیساتھ اس کام کو شروع کریں۔ شق (ج) کی نسبت اختلاف ہے بعض ارکان اسے غیر ضروری خیال کرتے ہیں اور بعض مفید اسکی نسبت بزرگان قوم اپنی رائے کا اظہار فرمائیں شق (د) نہایت ضروری ہے جسکی طرف انجمن اپنی پوری کوشش ابھی شروع کریگی۔ ہماری خواہش ہے کہ کاروباری مسلمانوں کی مدد سے جو اس کام سے بخوبی واقف ہوں ایک "خدام کعبہ کمپنی" قایم کیجائے جو اپنے عمدہ اور نئے جہاز ایسے تیار کرائے جنمیں حجاج کو اور خصوصاً عورات کو ہر طرح کا آرام ملے اور جو ارزاں کرایہ پر بآرام و آسائش مسلمانوں کو حج بیت اللہ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کو لیجائیں انشاء اللہ یہ ہمارا پہلا عملی کام ہوگا جسمیں ہر مسلمان ہماری مدد کریگا دفعہ ۲ ۔ میں الفاظ "عاقل و بالغ" اضافہ کر دئے گئے ہیں۔

دفعہ ۵ ۔ آسان کردی گئی ہے کہ اسکو ہر مسلمان پسند کریگا۔

ہمکو علمائے کرام اور بہت سے بزرگوں نے اطلاع دی تھی کہ ہمارا حلف حلف شرعی نہ تھا بلکہ عہد تھا اب عہد کو صاف کر دیا گیا اور بجائے "جان و مال کی" "امکانی مدد" کر دیا گیا۔ یہ عہد اب عورتیں آسانی سے کر سکیں گی اور اس تبدیلی سے ہمارے فرض کی ادائگی میں کچھ بھی فرق نہیں آیا۔

دفعہ ۶ ۔ شیدائیان کعبہ کے لئے حلف شرعی کر دیا گیا اور ضروری الفاظ کا اضافہ کرکے بہت سی غلط فہمیوں کو دور کر دیا گیا۔ احکام انجمن کی تشریح کے لئے ان الفاظ کے اضافہ سے "جو موافق شرع شریف و قواعد انجمن ہوں" کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

دفعہ ۸ میں شیدائیان کعبہ کے مصارف کی نسبت تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہمارے شیدائی کبھی حظ نفس یا آرام سے زندگی بسر کرنیکی غرض سے شریک نہیں ہونگے۔ مشکل سے کسی کو ۳۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ مصارف کے لئے دئے جائینگے۔ عام طور پر علاوہ مکان اور مصارف سفر وغیرہ ذاتی اخراجات کے لئے غالباً ۲۰ روپیہ ماہوار دئے جائیں گے۔ اسکے لئے علیحدہ قواعد مرتب کئے جا رہے ہیں جو عام مسلمانوں کی اطلاع کیلئے شائع کئے جائینگے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہم میں ایسے اور بڑے بڑے کمانیوالے پیدا ہوں۔ ہمارے شیدائی انشاء اللہ اُس مرتبہ اور خلوص کے لوگ ہونگے جو باہر آسانی کیساتھ چوگنا اور پچگنا کما سکتے ہوں۔ ہاں ہم اونکی پوری عزت افزائی اور قدردانی کرینگے اور انکو ہمیشہ موقع دینگے کہ وہ دل کھولکر اور اطمینان کیساتھ اپنے پاک دین اسلام کی خدمت کریں۔

نظام انجمن میں سوائے الفاظ کی تبدیلیوں کے زیادہ ترمیم نہیں ہوئی ہے - جب کام شروع ہوجائیگا تو تجربہ کی بنا پر حسب ضرورت ترمیمیں پیش ہوا کرینگی -

بیت المال کے انتظام کے لئے قواعد تیار ہورہے ہیں اور ہم بزرگان قوم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مفید مشورہ اسکے متعلق ارسال فرمائیں تاکہ آسان اور کارآمد قواعد مکمل ہوجائیں - تقریباً سب چندہ اضلاع کی جمعیتیں وصول کیا کرینگی جنکی نگرانی جمعیۃ عالیہ صوبہ کریگی اور نیز جمعیۃ عالیہ میں چند رکن محافظ بیت المال ہونگے جو دورہ کرکے بیت المال کو جانچ کرینگے معمولی اخراجات بہت تھوڑے پیمانہ پر ہونگے اور انکی نگرانی جمعیۃ ہائے اضلاع و عالیہ اور اصلیہ کریگی - روپیہ کہاں جمع ہوگا اور کس ذریعت خدمت حرمین شریفین کے لئے بھیجا جائیگا - یہ ایسے امور ہیں جن پر غور کیا جا رہا ہے اور جنکے لئے قواعد مرتب ہورہے ہیں - تمام برادران اسلام سے درخواست ہے کہ دفتر ہذا کو بذریعہ تحریرات خانگی یا بذریعہ اخبارات مفید تجاویز ارسال فرمائیں دفعہ ۳ میں انجمن کی غرض کو محدود کردیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی نہو - یہ انجمن محض مذہبی ہے اسکو دیگر ملکی امور سے تعلق نہوگا -

رہا بدگمانی کرنا تو ہم اوس سے نہیں ڈرتے ہمارا کام ہے ہمنے صاف صاف الفاظ میں ظاہر کردیا ہے - خدمت حرمین شریفین ہر مسلمان کا فرض ہے اور اس فرض کو ہم ادا کرینگے خدا ہمارا مددگار ہے -

بلکہ جناب خادم خدام میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ ہم دنیکنوں کو عہدہ وری کی خواہش نہیں ہے اور نہ ذاتی شہرت کی تمنا ہے - ہاں یہ ضرور خواہش ہے کہ خدا ہماری انجمن یا کسی اور انجمن کے ذریعہ یہ بڑا فرض ادا کردے - ہمنے اس کام کا ٹھیکہ نہیں لیا ہے ہر مسلمان کا فرض ہے اور انکو اسمیں شرکت و مشورہ دینے کا ایسا ہی استحقاق ہے جیسا کہ ہمیں -

ہم صرف اسوقت تک کے لئے ارکان انجمن ہیں جبتک کہ مختلف جمعیتیں قائم نہ ہوجائیں - اسکے بعد سارا انتظام خدام کعبہ کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جنکو مناسب سمجھینگے انتخاب کریں گے - ہاں ہم خدمت ہمیشہ کریں گے جس طریقہ سے بھی ہوسکیگی - ہم دشواریوں اور مخالفتوں سے دل برداشتہ نہیں ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس کام کو جو کچھ خدا کا کام سمجھکر کرتے ہیں اور جو حضرات اختلاف کرتے ہیں وہ بھی بالکل نیک نیتی کیساتھ - جب غرض سب کی ایک ہے تب اختلاف کیونکر رہیگا ہمکو کامیابی کا یقین ہے انشاءاللہ آج ہی ہوگی اور اگر آج نہیں تو کل ضروری ہوگی ہم بلاکم وکاست سب واقعات سے مسلمانوں کو اطلاع دیتے رہیں گے - اسلامی اخبارات سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ہماری مدد فرمائیں اور بلاتکلف مفید مشورہ ہمکو دیں تاکہ کام سہولت سے ہو اور ہماری انجمن کامیاب ہو اور انکی مدد سے ہم مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح کا باعث ہوں - ہم اس غرض سے عنقریب ایک ماہوار رسالہ بھی بنام "خدام کعبہ" شائع کرینگے - جو آواز حق ہر گوشہ ملک میں پہنچائیگا اور جو دل اسلام کی طرف سے مردہ ہورہے ہیں انمیں مذہبی روح پھونکیگا -

گونجینگی پہاڑوں میں تکبیر کی آوازیں
یہ صور جہاں پھونکا مردوں کو جلا دینگے

شوکت علی

مطائبات

خواتین عرب کا ثبات و استقلال

مسند آرائے خلافت جو ہوئے ابن زبیر
سب نے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھائے یکبار

ابن مروان نے حجاج کو بھیجا پئے جنگ
جس کی تقدیر میں مرغان حرم کا تھا شکار

حرم کعبہ میں محصور ہوئے ابن زبیر
فوج بیدین نے کیا کعبۂ ملت کا حصار

دامن عرش ہوا جاتا تھا آلودۂ گرد
بارش سنگ سے اٹھتا تھا جو روضے غبار

تھا جو سامان رسد چار طرف سے مسدود
ہرگلی سوجھی بنا جاتا تھا اک گنج مزار

جب یہ دیکھا کہ کوئی ناصر و یاور نہ رہا
ماں کی خدمت میں گئے ابن زبیر آخرکار

جاکے کی عرض کہ اے اخت حرم نبوی
نظر آتے نہیں اب فتح و نصرت کے آثار

آپ فرمائیں کہ اب آپکا ارشاد ہے کیا
کہ میں ہوں آپکا اک بندۂ فرمانبردار

صلح کرلوں کہ چلا جاؤں حرم سے باہر
یا یہیں رہ کے اسی خاک پہ ہو جاؤں نثار

بولی وہ پردہ نشین حرم سر عفاف
حق پہ گر تو ہے تو پھر صلح ہے مستوجب عار

یہ زمیں ہے وہی قربانگہ اسمٰعیل
فدیۂ نفس ہے خود دین خلیلی کا شعار

ماں سے رخصت ہوئے یہ کہکے بآداب نیاز
آپکے دودھ سے شرمندہ نہونگا زنہار

پہلے ہی حملہ میں دشمن کی الٹ دیں فوجیں
جس طرف جاتے تھے یہ ٹوٹتی جاتی تھی قطار

منجنیقوں سے برستے تھے جو پتھر پیہم
ایک پتھر نے کیا آکے سر و رخ کو فگار

خون ٹپکا جو قدم پر تو کہا از رہ فخر
یہ ادا وہ ہے کہ ہم ہاشمیوں کی ہے شعار

اس گھرانے نے کبھی پشت پہ کھایا نہیں زخم
خون ٹپکے گا تو ٹپکے گا قدم پر ہر بار

زخم کھا کھا کے لڑے جاتے تھے لیکن کب تک
آخرالامر گرے خاک پہ مجروح و نزار *

مدینۃ النسواں

چاند بی بی

(۴)

اکبر کا برسوں سے یہ ارادہ تھا کہ کسی طرح نظام شاہی سلطنت قابض ہوجائے اور شاہزادہ مراد کے انتقال سے تو اسے اور بھی ایک نیا موقعہ ملگیا چنانچہ تسخیر دکن کے لئے شاہزادہ دانیال کے زیر علم ایک بردست لشکر دکن روانہ کیا - ادھر چاند سلطانہ نے مغلیہ فوج کا رخ دیکھکر بیجاپور سے کچھ امداد طلب کی اور سہیل خاں مشہور بیجاپوری سپہ سالار کو بھی بلا لیا - ادھر شاہزادہ دانیال کے ہمراہ اکبر کے مشہور افسر جنکا ڈنکا چاردانگ عالم میں بج چکا تھا آرہے تھے چنانچہ خانخاناں، راجہ علی خاں، راجہ جگنناتھ (وغیرہ) تجربہ کار جنگ آزمودہ افسر تھے مگر اسپر بھی چاند بی بی نے مقابلہ کی ٹھانی اور اپنے بچاؤ کی تیاریاں کرنیلگی - آخر مغلیہ فوج آگئی اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا - ابوالفضل نے اس محاصرہ کی مفصل کیفیت لکھی ہے جسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دکنیوں نے اپنا خون پانی ایک کردیا تھا - اور چاند سلطانہ نے بھی جوانمردی کے جوہر دکھانے میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی تھی - مگر مغلیہ فوج کی تعداد دکنیوں سے کہیں زیادہ تھی - اس کے علاوہ دکنیوں میں صرف ایک عورت اور صرف سہیل خاں ہی تھا اور ادھر کوئی نصف درجن تجربہ کار اور جنگ آزمودہ افسر تھے - آخر دکنیوں کی شکست اور مغلیہ فوج کی جیت ہوئی -

۱۵۹۹ء میں ننگ خاں بیٹھے بٹھائے اس مغلیہ فوج کیطرف حملہ کردیا جو بیڑ میں تھی اور اس طرح گھر بیٹھے جنگ مول لی - اکبر نے پھر شاہزادہ دانیال اور خانخاناں کو ایک زبردست فوج کیساتھ احمد نگر بالکل ملیامیٹ کردینے کے لئے روانہ کیا - چاند سلطانہ ننگ خاں کی اس بیوقوفی پر نہایت ہی افروختہ ہوئی مگر اب کیا ہوسکتا تھا - آخر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اب جو کچھ کیا جائے وہ اپنی ہی رائے سے کرنا چاہیے لیکن جب مغلیہ فوج آن پہنچی تو چاند سلطانہ نے دیکھا کہ انکی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ہماری فوج انکا مقابلہ کرہی نہیں سکتی لڑنا گویا جان بوجھکر جان دینا ہے - یہ خیالات آتے ہی چاند بی بی مصلحتاً ذرا پست ہمت ہوگئی لہذا اس نے قرار دیا صغر سن بادشاہ کو لیکر جنیر کی طرف نکلجائے اور شہر مغلوں کے حوالے کردیا جائے -

اب دوسری مصیبت سنئے - چاند بی بی کو جن لوگوں پر پورا اعتماد تھا انمیں ایک حمید خاں نامی سردار تھا - چاند بی بی اسکی بہادری اور جوانمردی کی بڑی ہی قدر کرتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ چاند سلطانہ نے اسے پستی سے بلندی پر پہنچا دیا تھا اور اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا تھا - مگر چاند بی بی کے متبنی عباس خاں سے حمید خاں کو سخت عداوت تھی اور موقع دیکھ رہا تھا کہ اپنے ہاتھ سے جوہر دکھلائے - کیونکہ عباس خاں کو چاند بی بی اپنا حقیقی بیٹا سمجھتی تھی - الغرض حمید خاں کو بلاکر چاند سلطانہ نے اپنا منشا ظاہر کیا اور جو خط مغلیہ سپہ سالار کو چاند بی بی نے لکھا تھا وہ بھی پڑھکر سنا دیا اور رائے پوچھی - مگر حمید خاں کا تو اور ہی ارادہ تھا یہ خط دیکھتے ہی اچھل پڑا اور چاند سلطانہ کے ہاتھ سے چھینکر باہر آکر امیر امرا کے سامنے چیخنے لگا کہ "دغا! دغا!!" اور وہ خط پڑھکر بھی سنا دیا جو چاند سلطانہ نے مغلیہ سپہ سالار کو لکھا تھا - الغرض ہر چہار طرف دغا ہی دغا کی آوازیں آرہی تھیں اور ہر شخص سمجھ رہا تھا کہ چاند سلطانہ مغلوں سے ملگئی اور ہمسے دغابازی کررہی ہے - حمید خاں تو یہ چاہتا ہی تھا، سب کو بہکاکر چاند بی بی سے بدلہ لینے یعنی اسے قتل کرنیکے لئے ایک زبردست جماعت ساتھ لیکر محل میں گھس پڑا - چاند بی بی نے اگرچہ اسوقت بھی اپنا اچھا بچاؤ کیا مگر عورت ذات آخر کیا کرتی - حمید خاں نے چاند بی بی کا سر اتار ہی لیا -

زہرہ نامی عورت عباس کی بی بی تھی یہ شور و غل سنکر چاند بی بی کے کمرے میں آئی تو دیکھا کہ چاند بی بی زمین پر خون میں غلطاں پڑی ہے عباس خاں اسوقت حاضر نہ تھا - مغلیہ فوج کی روک تھام میں مصروف تھا - لیکن جب اسے خبر لگی تو دیوانہ وار دوڑتا ہوا آیا اور ملکہ مقتول دیکھکر پوچھنے لگا کہ قاتل کون ہے - لوگوں نے حمید خاں کا نام بتلایا عباس خاں شیر کی مانند حمید خاں کی جستجو میں گیا اور اسے ڈھونڈ کر اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے -

ایک انگریز مورخ (کرنل میڈوز ٹیلر) چاند بی بی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ دکن کی ملکہ چاند بی بی صرف انگلستان کی ملکہ ایلزبتھ کی ہمعصر ہی نہ تھی بلکہ اسی شان و شوکت سے حکومت کرتی تھی - خداتعالیٰ نے وہی لیاقت اور حکمرانی کا جوہر دونوں کا یکساں عطا فرمایا تھا چاند سلطانہ کی بھی مملکت اتنی ہی تھی جتنی کہ ملکہ ایلزبتھ کی تھی - مگر چاند سلطانہ ہزاروں تکلیفیں جھیلکر جب تک دم میں دم رہا اپنی سلطنت دشمنوں کے پنجوں سے بچاتی رہی - جس کی مثال تاریخ ہند میں کیا معنی تواریخ عالم میں مشکل سے ملے گی -

مرہٹہ مورخ چشنویس کا ایک خط جو ۱۶۲۰ء شائع ہوا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغلیہ فوج سے جس وقت چاند سلطانہ لڑرہی تھی چاروں طرف سے گولیوں کی جھڑی لگی ہوئی تھی

حوادث و اخبار

عالم اسلام

ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ کا مشہور اخبار الحق یعلو جو حضرت الفاضل جناب شیخ جاویش کی ایڈیٹری میں نکلتا تھا بند ہوگیا۔ بند ہونیکی وجوہ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوئیں مختصر یہ کہ بارشہ نع ہوتا تھا۔ بقول معصر العدل اب آستانہ میں بجز العدل کے کوئی عربی اخبار شائع نہیں ہوتا۔

اخبار اقدام کا بیان ہے کہ ترکی کی جدید کشتی نیادق نامی کا معاملہ انگریزی حکومت سے طے ہوگیا یہ کشتی انگلینڈ میں ہے۔

عثمانیشر لوید کا بیان ہے کہ چار جدید عثمانی کشتیاں فرانس میں تیار ہوکر نہر سوئز میں چھوڑ دی گئی ہیں یہ آستانہ کی جانب سے آرہی ہیں۔ چاروں کے نام حسب ذیل ہیں (۱) خضر رئیس (۲) براق رئیس (۳) مراد رئیس (۴) طور غود رئیس۔ یہ کشتیاں عنقریب آستانہ پہونچنے والی ہیں۔

ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان المعظم ترکی نے جامع مسجد دہلی کیلئے بیش بہا قالین عنایت فرمایا ہے۔

ہندوستان

گذشتہ ہفتہ کے روز دریائے ہوگلی میں ایک انگریز کمپنی کی کشتی اور سرکاری سٹیم لانچ باہم ٹکرا گئیں لانچ کو سخت نقصان پہنچا۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ نرائن گنج سب ڈویژن میں جانکی ساہو کار کے مکان میں دس بارہ مسلح ڈاکو رات کے وقت گھس گئے اور صندوق کی چابی طلب کی اول تو انہوں نے انکار کیا مگر بعد میں اسکی ماں نے انہیں چابی دیدی اور وہ ایکہزار روپیہ نقد لیکر چلتے بنے اسی طرح مقام سلکیا میں گذشتہ ہفتہ کے روز مسلح آدمیوں کی ٹولی ایک ہندو بیوہ کے مکان میں گھس گئی اور ہر چند عورت نے چیخ چلا کر لوگوں کو خبر کردی مگر ڈاکوؤں نے کسی کو پاس تک نہ آنے دیا اور اس بیوہ کو جو مکان میں تنہا رہتی تھی قتل کرکے تمام نقد و زیورات کر بھاگ گئے۔

بمبئی کے بعض بیرونی حصوں میں خاکروبوں نے بدیں وجہ ہڑتال کی دھمکی دی ہے کہ انہیں صبح کے علاوہ سہ پہر کو بھی سرکاری کام پر لگایا جاتا ہے اور اسکے مقابلہ میں تنخواہ کم دیجاتی ہے۔ حالانکہ وہ سہ پہر کو بعض کارخانوں میں کام کرکے زیادہ اجرت حاصل کر سکتے ہیں۔

آئندہ اجلاس نیشنل کانگریس منعقدہ کراچی کی صدارت کیلئے بنگال کی پراونشل کانگریس کمیٹی نے آنریبل مسٹر گنگا پرشاد ورما۔ لالہ لاجپت رائے۔ بابو اسبکا چرن مجمدار اور بابو بھوپندر ناتھ باسو کے

نام پیش کئے ہیں۔

مسٹر ڈگا سکر سابق ڈسٹرکٹ سیشن جج احمد نگر نے ایکمراسلہ گورنمنٹ میں بھیجکر لکھا ہے کہ ضلع احمد نگر میں بیواؤں کے اسقاط حمل کی وارداتیں واقع ہوتی ہیں لہذا انکے انسداد کیلئے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۶۰ میں کچھ ترمیم کرنی چاہیے اسکا جواب سرکار کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ بیواؤں کو واقعات اسقاط حمل کی بابت کامل تحقیقات کرکے اسکا نتیجہ معاملہ کمشنر ڈویژن کی وساطت سے بھیجا جائے تاکہ گورنمنٹ اسپر غور کر سکے۔

جناب نواب محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے ۵ جولائی کو ایک خاص تار برقی بدیں مضمون ارسال فرماتے ہیں کہ سنٹرل مسلم یونیورسٹی کمیٹی نے باتفاق رائے قرار دیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی فاؤنڈیشن کمیٹی کا جلسہ علیگڈھ میں ماہ رواں کے آخری ہفتہ و اتوار (۲۶ و ۲۷ جولائی) منعقد کیا جائے لہذا اراکین فاؤنڈیشن کمیٹی کو جو سارے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دعوت دیجاتی ہے کہ وہ براہ کرم جلسہ میں شریک ہوکر اسکی کارروائیوں میں حصہ لیں اور اپنی تشریف آوری کے دن اور وقت سے آنریری سکرٹری مسلم یونیورسٹی کو اطلاع دیں۔

مسٹر ڈبلیو میکسول ڈائرکٹر جنرل ڈاک و تار آجکل ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ٹیلیفون لگانے کے متعلق بڑی دلچسپی لے رہے ہیں شملہ پر ٹیلیفون میں بہت سی اصلاحیں کیگئی ہیں اور آئندہ سال آٹومیٹک طریقہ وہاں رائج ہو جائیگا۔ اور شملہ کی مشین دہلی روانہ کردی جائیگی۔ لاہور میں بھی اسکام کو بڑی ترقی دیگئی ہے اور راولپنڈی میں بھی اسکا سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔

بمبئی کا اخبار کا مرس اینڈ کوارٹرس خبر دیتا ہے کہ بمبئی میں ۵ کروڑ اور دو کروڑ روپے کے سرمایہ سے دو نئے بنک کھولے جائیں گے۔

۳۰ جون کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ دارجلنگ اور اسکے گرد و نواح میں سخت بارش ہونیکی وجہ سے اکثر ٹیلے دھس گئے ہیں اور ریلوے سڑک کا زیادہ تر حصہ شکستہ ہوگیا ہے جسکے باعث ابھی ٹرین وہاں سے نہیں گذر سکتی۔

اس حادثہ میں جو ایک انجن اور سات گاڑیاں پل پر سے دریا میں گر پڑی تھیں وہ اب ماسوائے انجن کے پل پر سے نکال لی گئی ہیں۔ بریکوان اور ایک اول درجہ کی اور چھ درجہ کی گاڑیاں بالکل چور ہوگئی ہیں۔ اور ایک درمیانہ اور ایک دوم درجہ کی گاڑیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ گاڑیاں دریا میں گریں اس وقت پانی ۳۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بہ رہا تھا۔

بنک آف بنگال نے اپنی شرح سود گھٹا کر بجائے ۴ فیصدی اور بنک آف بمبئی نے ۵ سے ۴ فیصدی کردی ہے۔

کلکتہ میں گذشتہ منگل کی رات کو ایک تاجر اور چند دیگر اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جو امریکن کپاس کے نرخ کے متعلق سٹہ کھیل رہے تھے پولیس نے پہلے چند آدمیوں کو روپیوں پر نشان لگا کر انکے ساتھ سٹہ کھیلنے کیلئے بھیجا۔ بعد ازاں چھاپہ مار کر انہیں گرفتار کرلیا۔

حوادث محلیہ (لوکل)

ہمیں یہ معلوم ہوکر بیحد مسرت ہوئی کہ ہمارے معزز دوست منشی عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ نمک غازیپور کے صاحبزادے مولوی عبد الستار صاحب شیرکوٹی امسال ایل ایل بی کے امتحان میں یونیورسٹی الہ آباد سے کامیاب ہوئے۔ سال گذشتہ آپنے سنسکرت میں بی اے کا امتحان پاس کیا تھا۔

ہمارے ضلع میں بجنور کے مسٹر محمد الیاس آفندی کے برادر زادہ بھی ایل ایل بی میں کامیاب ہوئے ہیں۔

۲ جون کو بعد دوپہر خفیف بارش ہوئی۔

پروانہ خوشنودی

۲۶ جون کے صحیفہ میں جو مضمون سالگرہ حضور وائسرائے بہادر منشی مجید حسن صاحب منیجر صحیفہ کا درج کیا گیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اسکو پسند فرماکر پروانہ خوشنودی عنایت فرمایا ہے جسکا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

"پروانہ خوشنودی کا ترجمہ درج ذیل ہے"

نمبر ۵۰ – بجنور – ۲۵ جون ۱۹۱۳ء دفتر کلکٹر

ڈیئر سر

میں نہایت عزت کیساتھ آپکی چٹھی (جس میں آپنے) اور جسمیں ہز اکسیلنسی وائسرائے (بہادر) کے یوم پیدائش ۲۰ جون ۱۹۱۳ء کی ادائے رسم خوشی کا ذکر تھا اعتراف (خوشنودی) کرتا ہوں۔

دستخط آپکا سچا دولت
ہیڈ کلرک جی۔ بی لیمبرٹ کلکٹر بجنور

شکریہ جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع بجنور دام اقبالہ

دنیا میں وہ شخص نہایت ناقابل اور نااہل ہے جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہ کرے۔ مدرسہ اسلامیہ نہٹور میں طلبہ کی کثرت ہے اور جگہ ناکافی جس سے طلبا مدرسہ کو نہایت تکلیف تھی خداوند کریم ہمارے ضلع کے صاحب مجسٹریٹ بہادر دام اقبالہ کو خوش رکھے کہ آپنے منتظمین مدرسہ کی ادنی تحریک سے اس زمین کو جو مدرسہ کی شمالی پشت پر نزول سرکاری تھی عنایت فرما دی اور ہمکو زیر بار احسان فرماکر شکریہ کا موقع دیا۔ اور ہماری وہ عزت افزائی کی جو ہمارے طالع خوش نصیب کا ستارہ چرخ ہفتم پر جاچمکا جسکے حضور کا نام نامی قیامت تک ہمارے دلوں سے محو نہیں ہو سکتا ہم تمام مسلمانان نہٹور عموماً اور خادمان مدرسہ خصوصاً حضور پرنور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرکے جناب باری کی درگاہ میں دست بدعا ہیں کہ خدا حضور کو ہماری صوبہ کی گورنری عطا کرے

(محمد رحمت اللہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ نہٹور ضلع بجنور)

سمن دیوانی بنام مدعاعلیہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۱۳ء

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال

مدعی - بجی رام ولد رام پرشاد قوم ویش ساکن کاشی پور ضلع نینی تال۔

بنام

مدعاعلیہ - شیام لال ولد بلدیو داس و دیوالی رام ولد سیوا رام قوم ویش ساکنان قایم گنج فرخ آباد موسومہ دوکان شیام لال دیوالی رام۔

دعویٰ دلانے مبلغ [illegible] روپیہ بذریعہ بہی کھاتہ

جو کہ بتاریخ ۵ مئی ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر عدالت ہذا میں یہ دعوے دائر ہوا اور واسطے مقابلہ کے تاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء مقرر کی گئی ہے لہذا تم واسطے جواب دینے دعوے ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا کو قبل دوپہر کے عدالت ہذا میں مقام [illegible] حاضر ہو

فقط المرقوم ۲۵-جون ۱۹۱۳ء

دستخط حاکم

مہر عدالت

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سر سفید بالوں پر لگانے سے بال نہایت کالے چمکدار اور تیار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور دیرپا۔ کالا ہونا لاجواب خاصا جوان نظر آتا۔ ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگی۔ پانچ بکس...

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب یوسف منڈی بمبئی

شربت مفرح دافع الوبار

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو زمین یا کسی گنستر سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا **علاوہ ازیں** یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر الیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے یا بیماری فی بوتل دو روپے (عصہ) خورد شیشی ۴ اونس (۶ر) دو اونس (۳ر) ایک اونس (۱ر)

پتہ:- حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ ر ۳ ر پائی

ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸ر

نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ منیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **فلاٹک گائیڈ** متعلقہ ٹکٹ ڈاک (...) خرید لیں۔ سچ نہیں کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد سے یورپ وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ سے گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ ...کر خریدلینگے ولایت والے انہی ردی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے۔ اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی (...) دو روپیہ دس آنے۔

صابون سازی

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد استاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی استاد **پانچسو ہزار روپے** لیکر نہ بتاوے۔

صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بنائی جاویں اور فوراً فروخت ہوتا جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (ع)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد استاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہو جائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور موٹی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور برابر میں صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر جگہ ہر معاملہ سے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ بلٹی ...خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھا کر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیشبہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (دیگر) مع محصول ڈاک

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہوبارہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں۔ دس دفعہ ۲۲ ہزار چھپکر فروخت ہو چکی ہے اور بچہ بچہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار اسکو خریدکر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کروے گا۔

اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اڑانیکا صابون۔ عرق پوڈر بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ۔ برادہ۔ کھانڈ کے کھلونے۔ سگرٹ۔ دوربین۔ رول وپنسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ رنگسازی۔ تار برقی۔ فوٹو گرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے مجلد قیمت (...) مع محصولڈاک۔ (انعام پانچسو

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. 575 153

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE MADINA
AKHBAR MADINA BIJNOR

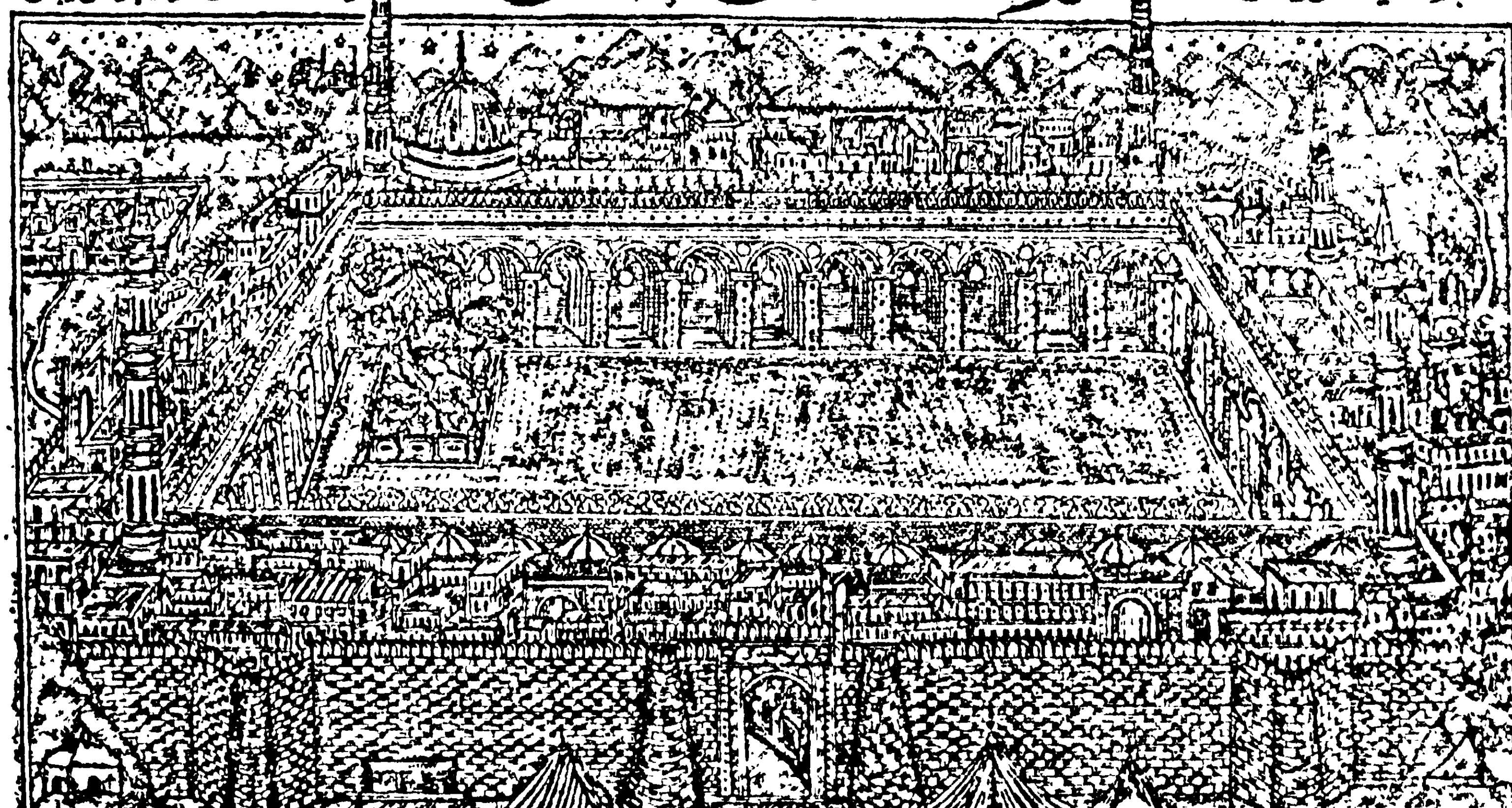
مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ
سالانہ ---۳--- روپیہ
ششماہی ---۲--- روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لی جاتی ہے

مقام اشاعت
بجنور (الہند)
اطلاع - متعلق مضامین خطوط
کتابت بنام رئیس التحریر
اخبار مدینہ ہونی لازم ہے



شرح اشتہار

ضوابط

قواعد اشاعت مدینہ

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن متین مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

منیجر کا ضروری نوٹس - جن اصحاب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب پرچہ اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہو رہا ہو [illegible] سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا

تلغرافات

صوفیا۔ ۱۰ جولائی۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ کل بلغاریوں نے تمام خط حربی پر فتوح حاصل کیں اور سرویا کے تمام حملوں کو پسپا کر دیا جن میں سرویوں کا نقصان بھی بہت ہوا اور وہ بلغاریوں کے جوابی حملوں کی تاب نہ لا کر نزگ دم بھاگ گئے۔ بلغاری ایری پلانکا کی طرف غنیم کا تعاقب کر رہے ہیں۔

ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہے کہ کوچانسکے قریب خونریز جنگ جاری ہے جہاں سرویوں کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دئے گئے ہیں۔ ڈوئرن کے شمال پر یونانی بھی خسارۂ عظیمہ کے ساتھ پیچھے ہٹا دئے گئے ہیں۔

بلغراد۔ ۱۰ جولائی۔ سرویا کی تمام سرحد جیسے بلغاریہ کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے اور ان کا سخت نقصان ہوا ہے۔ صرف بلغراد میں ہی اتنے زخمی آئے ہیں جو تعداد میں جنگ ترکی سے زیادہ ہیں۔

لندن ۱۰ جولائی۔ متحاربان فتوح کی نسبت بلغاریہ کے تمام دعوے سرویا اور یونان کے ان بیانات سے مستند رہیں جنکو یورپین پبلک قابل اعتماد سمجھتی ہے۔ ... ظاہر کرتی ہیں کہ یونانی سٹرومیٹزا پر قابض ... بلغاریوں اور بلغاری بہت سی توپیں چھوڑ کر ... میں واپس آ گئے ہیں یونانیوں نے کوالہ پر قبضہ کر لیا ہے جسے بلغاریوں نے یونانی بیڑہ کی گولہ باری کے بعد خالی کر دیا تھا۔

اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ بلغاریہ نے سینٹ پیٹرسبرگ اور وائنا میں مصالحت پر آمادگی ظاہر کی ہے البتہ یہ ضرور اسقدر بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی سفیر متعینہ صوفیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بلغاریہ کو دشمن سے تصفیہ کر لینے کی پرزور صلاح دے۔ دوسرے وزرائے خارجہ نے بھی اسی قسم کی یادداشتیں پیش کی ہیں۔

ٹرکی نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ انوس سے میڈیا تک کے سرحدی خط سے جنوب میں جو واقع ہے اس پر فوراً قبضہ کرے فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو چکی ہے اور باربرداری کے لئے گھوڑے طلب کر لئے گئے ہیں۔

ٹائمز کو سالونیکا سے ایک برقی پیام موصول ہوا ہے جس میں یونانیوں کی پرجوش پیش قدمی کا مرقع اس طرح کھینچا گیا ہے۔ زخمیوں سے بھری ہوئی گاڑیوں نے اسٹیشنوں کو روک رکھا تھا۔ علاقہ میں جا بجا تباہ شدہ مواضع اور آتشزدہ قصبات نظر آتے تھے سڑکوں پر جا بجا بیکار چیزوں کے انبار تھے ایک مقام تمام کیمپ ... بلغاری مردوں سے پٹے پڑے تھے اور ان کے خون سے ہوا ہی متعفن ہو گئی تھی۔

ٹائمز کو صوفیا سے بھی ایک تار موصول ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ سرحد کی طرف سے توپوں کے فیر کی آواز آ رہی ہے گی۔ اب مکمل اعتماد ظاہر کیا جاتا ہے کہ الامر بلغاریہ ہی کامیاب ہوگا۔ فوج محفوظہ سے تمام سپاہی جنکو اس وقت تک معاف رکھا گیا تھا اپنی پلٹنوں میں واپس آ رہے ہیں۔

لندن۔ ۱۰ جولائی۔ سنا جاتا ہے کہ بلغاریہ نے سینٹ پیٹرسبرگ میں شرائط صلح کے متعلق کچھ استفسار کیا ہے جس کے متعلق لندن میں سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں آئی ہے لیکن ایسی کارروائی ہونے کا ظن غالب ہے۔

قسطنطنیہ۔ ۱۰ جولائی۔ بلغاریوں کی طرف سے موسیو ناچیوش ایک وکیل مصالحت یہاں آیا ہے جو باب عالی سے اینوز میڈیا لائن کے انخلا کی بابت گفتگو کرے گا قسطنطنیہ میں ایک ویسی ہی جنگی سنسنی ظاہر کی جا رہی ہے جو ٹریس کی لڑائی کے وقت نظر آتی تھی۔

لندن ۱۱ جولائی۔ صوفیہ سے اخبار ٹائمز کو ایک تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ رومانیہ نے بلغاریہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور صوفیا سے رومانوی سفیر واپس بلا لیا گیا ہے۔

وائنا ۱۱ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومانوی فوج کل سہ پہر کو بلغاریہ کی سرحد کے پار چلی گئی۔

پیرس ۱۱ جولائی۔ سرکاری طور پر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ بلغاریہ نے روس سے مداخلت کے لئے اپیل کیا ہے سنا جاتا ہے کہ روس فوراً صلح کرانے کے لئے غرض پر آمادہ ہے بشرطیکہ مزید مخاصمت پیش نہ ہو اور بلغاریہ اپنے سروی اور یونانی حریفوں کے متعلق مصالحانہ طرز عمل اختیار کرے۔

لندن ۱۱ جولائی۔ صوفیا کی ٹرک عملی طور پر تسلیم ہو گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ اب عارضی صلح فوراً ہو جائے گی۔

ایتھنز ۱۰ جولائی۔ بلغاری مراسلات سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی اور سروی استپ کے قریب مل گئے ہیں سیلونانیوں نے کوہ بلیس ... کے دروں میں ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد بلغاری فوج کے عقب پر دبکی دی جسکے سامنے کا حصہ سرویوں سے برسر پیکار تھا۔

رومانیا نے آج بلغاریہ کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا پہلے ہی بلغاریہ کو اس امر سے متنبہ کر چکا تھا کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو وہ اس میں حصہ لینے کے لئے مجبور ہوگا۔ اور بلغاریہ نے رسمی طور پر اعلان جنگ کے بغیر سرویا پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ رومانیا نے اپنی فوجوں کو بلغاریہ داخل ہونے کا حکم دیا۔ رومانیا نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ وہ ترکی علاقہ کی آخری تقسیم کی بحث میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ رومانوی سفارت نے بیان کیا ہے کہ بلغاریہ کا جواب نہ دینا اور روس کا سرویہ پر حملہ کرنا ایسی باتیں ہیں جو رومانیا کو نہایت ناگوار گذری ہیں۔

ایک غیر مصدقہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ کیلیاوئین کے فاتح جنرل، رینوف کے دو ڈویژنوں نے ایسے وقت جبکہ یونانیوں اور سرویوں نے ان کی واپسی کا راستہ منقطع کر دیا۔ ہتھیار ڈال دئے۔

بلغراد کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ کسٹنڈل میں جو صوفیہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک خونریز لڑائی ہو رہی ہے۔

زخمی سپاہی بیان کرتے ہیں کہ حال کی لڑائیاں ایسی خونناک تھیں جن کا صحیح طور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ زخمیوں کو مرے ہوئے سپاہیوں، گھوڑوں، چٹانوں اور اینٹ پتھر کے مخلوط ڈھیروں سے نکالنا نہایت مشکل تھا۔

اب یہ امر قابل تردید ہے کہ بلغاریہ کا شیرازہ بالکل پریشان ہو گیا ہے یہ بات صوفیہ میں دو روز قبل ہی تسلیم کر لی گئی تھی جبکہ بلغاریہ نے بلا کسی شرط کے اپنے آپ کو روس کے حوالہ کر دیا تھا اور اب روس متوائے جنگ کر کے متخاصمین اور رومانیا کو سینٹ پیٹرسبرگ میں مجتمع کرنے کے لئے سعی کر رہا ہے بلغاریہ اسکے بعد زمانے اعلیٰ اور سروی بلغاری معاہدہ کو تقسیم پارینہ سمجھکر بخوشی منظور کر لیگا۔ رومانیا کی حرکت و آز کی وجہ سے کسی قدر اضطراب پھیلا ہوا ہے جس کی پیش قدمی کو حسب ضرورت وقت سمجھکر بلغاریہ مدافعت

مسلمانانِ ہند

کے جذبات کا

خداوندی امتحان

کانپور میں خانۂ خدا کی شہادت

جی بھر آیا سننے والوں کا۔ جگر شق ہو گئے
کچھ عجب حسرت بھری تھی داستانِ اہلِ درد

وضرب اللہ مثلاً قریۃ کانت آمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغداً من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون پ ۱۴۔ س ۱۶۔ ع ۱۵۔

اور اللہ نے مثال بیان کی کہ ایک گاؤں امن چین میں تھا ہر جگہ سے بافراغت اوس کے پاس اوس کا رزق چلا آتا تھا پھر اس شہر نے اللہ کے احسانوں کی ناشکری کی تو خدا نے بھوک اور خوف کا لباس ان کو پہنایا ان کے اعمال کے سبب مذکورہ بالا شان اگرچہ مکہ معظمہ کے حق میں ہے لیکن آجکل بعینہ اس کے مصداق مسلمانان کانپور ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے مسلمانان کانپور کو ہر طرح کی راحت و آرام۔ اطمینان و سکون اور نصرت و غلبہ کے اسباب پیدا کئے اونکی ہستی کو قابل قدر اور لایق وقعت بنایا لیکن بدقسمتی سے انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی قدر نہ کی کفران نعمت کیا اور عیش و عشرت میں پڑکر خدا اور اوس کے رسول کے احکام سے منہ پھیر لیا جس کا نتیجہ قانون قدرت کے مطابق یقیناً یہ نکلنا چاہیئے تھا کہ اون کی ہستی ذلیل کر دی جائے اونکے جذبات پامال کر دئے جائیں اور وہ بے حس ہوکر اپنی ذلت کو گوارا کرنے لگیں۔

مچھلی بازار کانپور کی مسجد کی شہادت مسلمانان ہندوستان کیلئے عموماً اور مسلمانان کانپور کے لئے خصوصاً ایک ایسی ذلت آمیز شہادت ہے جس سے بدتر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہو سکتی کیا مسلمانان کانپور مذہب سے مستغنی ہو گئے اور معابد اسلام سے اسقدر بے پروا ہو گئے ہیں کہ ایسی ذلت و پامالی سے بھی اون میں کوئی جذبۂ حس پیدا نہیں ہوتا آہ ثم آہ

مسلمانان ہند کے تعلقات تاج برطانیہ سے جسقدر وفادارانہ رہے ہیں اور مسلمان تاج برطانیہ کو جس نظر امتیاز و وقعت سے دیکھتے ہیں اوسکی مثال کسی دوسرے ملک کی غیر قومی رعایا میں ملنی ناممکن ہے لیکن افسوس ہے کہ باایں ہمہ ہماری وفاداری کا صلہ گورنمنٹ سے یہ ملتا ہے کہ ہمارے پاک معابد ہماری مقدس و واجب التعظیم مذہبی یادگاریں ہماری نگاہوں کے سامنے سنگینوں کی نوکوں سے ڈھائی جاتی ہیں۔

ہز آنر سر جیمس مسٹن کے عہد حکومت میں ہمارے معابد پر یہ دستبرد ہماری مساجد کی یہ بے حرمتی ایک ایسا چرکہ ہے جسکی تکلیف سے ہم اسقدر مضطر و بیتاب ہیں کہ کسی بڑی سے بڑی مصیبت کیوقت بھی اسقدر بیتاب نہیں ہو سکتے کانپور کی مسجد کی بے حرمتی نے ہمارے قلوب کو صدمات سے چھلنی کر دیا ہے ہمارے جذبات خون ہو کر رہ گئے ہیں لیکن باایں ہمہ لوکل گورنمنٹ یہی کہے جاتی ہے کہ حصہ مسجد کے انہدام سے مسجد کو کوئی ضرر نہیں پہونچا۔

ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہز آنر سر جیمس مسٹن صاحب بہادر نے حصہ مسجد کو جزو مسجد ماننے میں کیوں تامل کیا اور مقامی مجسٹریٹ کے قول کو ایمان بالغیب کے طریقہ پر صحیح تسلیم کر لیا واضح ہو کہ مسجد ایک مذہبی عمارت ہے جسکے تمام جزو و کل مخصوص وقف ہوتے ہیں اسلئے اسکے متعلق اگر کسی استفسار یا تحقیق کی ضرورت تھی تو وہ علماء مذہب سے کیجاتی چنانچہ علماء دین نے اس امر کے متعلق فتویٰ دیدیا تھا کہ جزو متنازعہ فیہ جزو مسجد ہے اور وقف میں داخل ہے جسکا بیع و شرا قطعاً حرام اور کسی شخص کے اختیار میں بھی نہیں ہے

ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ہمارے صوبہ کے بیدار مغز لفٹنٹ گورنر نے جو ایک عاقل اور بالغ نظر حاکم ہیں باوجود اسکا امر کے کہ علماء اسلام نے جزو متنازعہ فیہ کو حصہ مسجد قرار دیا تھا جزو مذکور کو حصہ مسجد نہیں سمجھا اور پولیٹیکل اقتصادی مالی و ملکی امور کی طرح مذہبی مسائل میں بھی اپنی اور اپنے عمال کی رائے ہی کو مستند قرار دیا۔

ہز آنر ہمیں معاف فرمائیں کہ کسی قوم کے مذہبی مسائل پولیٹیکل ملی و ملکی اور اقتصادی مسائل سے بالکل جداگانہ ہیں اور اون کے متعلق علماء اسلام ہی کا فیصلہ ناطق سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے ہز آنر کی یہ کارروائی مذہب میں مداخلت کے مترادف سمجھی جاتی ہے اور ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ جہانتک ہمیں پرائیویٹ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے اوس سے بوثوق ہم کہہ سکتے ہیں کہ جزو متنازعہ فیہ جو ایک دالان تھا مسجد سے علحدہ ہرگز نہیں تھا بلکہ نمازوں کی زیادتی کے وقت ہمیشہ نماز پڑھنے کے کام آتا رہا اکثر اوقات اسمیں نماز ادا کیجاتی رہی ہے۔

سب سے زیادہ ہز آنر کے اس جواب کا ہمیں افسوس ہے کہ کسی قوم کے ایک حصہ کو جو ولی رعایتیں دینے کی وجہ سے کس حد تک رفاہ عام کے کاموں کا حرج کیا جا سکتا ہے۔

ہز آنر کو غالباً وہ رعایت محفوظ نہیں رہی جو چند ماہ پہلے ایک مندر کے متعلق اے۔ بی۔ روڈ کے معاملہ میں ہندو قوم کو دیجا چکی ہے لیکن ایسا یہ اصول کہ رفاہ عام کے مقابلہ میں معمولی رعایات کا خیال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ایسا دلخراش کلمہ ہے جس نے ۷ کروڑ مسلمانان ہند کے جذبات کا خون کر دیا ہے۔

اے بی روڈ اگر ایک رفاہ عام کا کام ہو تو مسجد کا حصہ ۷ کروڑ مسلمانان ہند کے جذبات کا مرکز ہے۔ اب ہز آنر غور فرمائیں کہ ایک ایسے رفاہ عام کے مقابلہ میں ۷ کروڑ جذبات قوم کچھ حقیقت رکھتے ہیں یا نہیں۔ ہز آنر کے طرز عمل نے بتلایا ہے کہ ۷ کروڑ افراد قوم کے جذبات معمولی رفاہ عام کام کے مقابلہ میں بھی کوئی وقعت نہیں رکھتے اور ایک معمولی سڑک کی خوشنمائی کیلئے گورنمنٹ ساڑھے سات کروڑ وفاداران تاج و تخت برطانیہ کے جذبات کا خون کر سکتی ہے اور کر چکی ہے۔

ہز آنر کے طرز عمل متعلق واقعہ کانپور نے گورنمنٹ برطانیہ سے متعلق ہماری بہت سی امیدوں کا خون کر دیا ہے اور مایوسی کی کالی گھٹا ہمارے سر پر کھڑی ہے اب ہم جائیں تو کدھر جائیں۔ مسجد کانپور کے شہید ٹکڑے ہمارے سامنے پڑے ہیں۔ اسلامی جذبات خون میں نہائے ہوئے بسمل پڑے ہیں اور اب ہمیں ہر طرف کی مایوسی نے صرف ایک ہز اکسلنسی حضور وایسرائے بہادر کے ایوان حکومت کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔

ہز آنر سر جیمس مسٹن نے ہمارے جذبات کی قربانی کی ہمارے معابد کی بے حرمتی اور ہمارے مقدس مقام عبادت کی ذلت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا حضور ممدوح کے حکم نے مسجد پر سنگینیں نہیں بلکہ ساڑھے ۷ کروڑ مسلمانان ہند کے قلوب کو کچوکے لگائے ہیں۔ اس لئے اب ہماری نگاہیں اگر کسی پاکیزہ ذات کی طرف اٹھ سکتی ہیں تو وہ عدل پرور۔ انصاف پرست حضور ہز اکسلنسی وایسرائے بہادر کی ذات ہے، جو رعایا کے جذبات کے پورے حامی اور مذہبی آزادی کے خاص طور پر معاون ہیں۔

معلوم ہوا ہے مسلمانان کانپور نے ایک عظیم الشان جلسے میں قرار دیا ہے کہ باقاعدہ حضور وایسرائے کی خدمت میں شہادت مسجد کے متعلق عرض معروض کیجائے۔

ہم حضور وایسرائے کی گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ساڑھے ۷ کروڑ وفاداران تاج برطانیہ کے جذبات کا پورا پورا خیال کرے گی اور مسلمانان ہند کی خواہشوں کی آبیاری فرما کر مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے منہدم کردہ حصہ کو دوبارہ تعمیر کرنیکا حکم عنایت کریگی تاکہ مظلوم اور مصیبت زدہ مسلمانوں کے ٹوٹے ہوئے دل اس آبیاری اور مرہم پٹی سے جڑ جائیں اور صبر و سکون حاصل کریں۔

اسوقت ہماری تمام آرزوؤں اور خواہشوں کا مدار حضور ممدوح کے ایک اشارہ پر موقوف ہے اگر حضور وفاداران تاج برطانیہ کی مذہبی زندگی کو خوشگوار دیکھنا پسند فرماتے ہیں تو حصۂ منہدم شدہ کی تعمیر کا حکم فرما دیں۔ اور مسلمانان ہند کو اپنا شکرگذار بنائیں۔

ضروری گذارش

جن معزز خریداران مدینہ کو سال ختم ہونے کی اطلاعی خطوط دفتر سے جاری ہو رہے ہیں وہ مہربانی فرماکر سالانہ قیمت سے کارکنان مدینہ کو بذریعہ منی آرڈر یا باجازت وی۔ پی مشکوری کا موقع دیں۔ اگر جواب یا منی آرڈر آنے میں توقف ہوگا تو وی پی کی اجازت متصور ہوگی۔ اور وی پی روانہ خدمت کیا جائیگا۔ امید ہے وصول فرماکر ممنون کرم فرمائیں گے۔ ۔ نیاز مند منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

انجمن خدام کعبہ

انجمن خدام کعبہ کے متعلق دو تین نوٹ مدینہ میں پہلے لکھے جا چکے ہیں گذشتہ ہفتہ مسٹر شوکت علی کا ایک مضمون اور ترمیم شدہ دستور العمل ہمیں ملا مضمون گذشتہ اشاعت میں درج کر دیا گیا ہے اور دستور العمل آج شائع کیا جاتا ہے۔

ہمنے ابتک انجمن مذکور کے متعلق صاف و صریح الفاظ میں اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کی اس کی وجہ یہ تھی کہ انجمن کا دستور العمل سابق بہت کچھ ترمیم کے قابل تھا اور ساتھ ہی ہمیں ملک اور لیڈروں کی آواز سے بھی ایک حد تک آشنا ہونا ضروری تھا تاکہ رائے آزادی سے ظاہر کیجا سکے۔

آج ہم انجمن کے ترمیم شدہ دستور العمل پر کسیقدر تفصیل کیساتھ نگاہ ڈالتے ہیں تاکہ ہمارے وہ خیالات جو دستور العمل کی بعض دفعات کے متعلق ہیں انجمن خدام کعبہ کے خدام پر ظاہر ہو جائیں اور ہمارے شکوک و شبہات رفع کر دیے جائیں۔

انجمن خدام کعبہ ایک نہایت مفید انجمن ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اوسمیں شریک ہوکر مرکز اسلام سے محبت کا ثبوت دے یہ امر تو تشریح کا محتاج ہی نہیں ہے کہ خدمت کعبہ اور حرم محترم نبوی کی حفاظت مسلمانوں کیلئے کسقدر اہمیت رکھتی ہے کیونکہ حقیقی طور پر وہ شخص مسلمان ہی نہیں سمجھا جا سکتا جسکے قلب میں اسلام کی محبت اور مرکز اسلام کی حفاظت کا خیال نہو گذشتہ جنگ طرابلس اور بلقان کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہند کو خصوصاً مرکز اسلام اور حرم محترم نبوی کی حفاظت کا خیال پیدا ہوگیا ہے اور قدرتی طور پر اس خیال کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ انجمن خدام کعبہ اسی خیال کی تکمیل کے لئے قایم کیگئی ہے۔

دستور العمل کی دفعہ ۱ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حرمین شریفین کی حفاظت عملی طور پر کیجائے۔ سوال اسموقع پر یہ ہوتا ہے کہ آخر عملی طور پر حفاظت کے وسائل کیا ہیں۔ کسی چیز کی عملی حفاظت کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مخالف کے مقابلہ میں اپنی قوت کو استعمال کیا جائے۔ اسلئے انجمن خدام کعبہ وہ کونسی قوت پیدا یا حاصل کرنا چاہتی ہے جس سے مسلمانان ہند حفاظت کعبہ اور حرم محترم نبوی کر سکیں۔

حفاظت حرم محترم اور خانہ کعبہ کا خیال ہر ایک مومن کے دل میں ہے اور یہ نہ اب چند روز سے بلکہ ابتداء اسلام سے۔ لیکن اب جبکہ اس خیال کا نشو و نما عمدہ پیمانہ پر کیا جا رہا ہی اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ انجمن ان وسائل کو بھی ظاہر کر دے جن سے مسلمانان ہند حفاظت کعبہ کر سکیں گے۔ تاکہ وہ غلط فہمی پیدا نہونے پائے جو حاکم و محکوم کے تعلقات میں خطرناک کشیدگی پیدا کر دینے کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔

ہمنے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ انجمن خدام کعبہ اپنی نوعیت سے اگرچہ سیاسی خطرہ سے بالکل محفوظ ہے لیکن اسکا نام اور دفعہ ا کی غیر مشرح عبارت ضرور اس امر کا شبہ پیدا کرتی ہے کہ ممکن ہے اسکا وجود کسی خطرہ کا باعث ہو اس لئے ہم اسموقع پر نہایت ادب کیساتھ معتمدین خادم الخدام سے التماس کرتے ہیں کہ وہ دفعہ ا کی مناسب تشریح کرکے اس غلط فہمی کو رفع کر دیں اور آزادی سے مسلمانوں کو انجمن میں شمول و شرکت کا موقع دیں۔

دفعہ ۳۔ کے تحت میں تکمیل مقاصد کے جو ذرائع تجویز ہیں انمیں سے شق (الف) اور (ب) کے علاوہ تمام شق مناسب اور قابل قبول ہیں لیکن شق (الف) ہر ایک جہت زیادہ تشنہ ہے اور تاوقتیکہ اسکی پوری تشریح نہو ایک مبہم امر سے زیادہ وقیع نہیں شق ج ابھی غیر ضروری ہے کیونکہ اس کام کو اور انجمنیں بھی اپنے مقاصد میں داخل کئے ہوئے ہیں اور ایک حد تک اس کام کو انجام بھی دیا جا رہا ہے۔

دفعہ ۵ میں غیر مسلم حملہ کیوقت امکانی قوت سے حفاظت کعبہ کا اقرار اور دفعہ ۶ میں وقف زندگی یہ دونوں باتیں اگرچہ نہایت ضروری ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ دونوں صورتیں ممکن بھی ہیں ہر چند کہ امکانی قوت کا معیار تشریح یہ بھی ہے کہ قانون اور وقت جس نوعیت حفاظت کا ضامن ہوسکے وہ امکانی قوت شمار کیا جائیگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ضمیر کسی خطرناک موقعہ پر اس امکان کو قبول نہ کریگا اور لازمی طور پر یہی خیال کیا جائیگا کہ جان اور مال دونوں حفاظت کعبہ کے نذر کر دیے جائیں جنمیں سے مال کی نذر تو آسانی سے ممکن ہے مگر جان کی نذر بعض وقت سہل طریقہ پر مشکل ہی کیونکہ قانون نا طرفداری یا قانون جنگ اس امر کا روادار نہوگا اور وقف زندگی کی جامعیت ایسے موقع پر تکمیل معاہدہ سے ناقص رہجائیگی۔

باقی دفعات ہر نوعیت سے مناسب اور قابل قبول ہیں اور ہمیں یقین ہی کہ اگر ملک کے مقتدر حضرات و بزرگان دین اس جانب توجہ فرمائیں گے تو انجمن خدام کعبہ کا مفید ثمرات حاصل کرنا اور اپنے مقاصد میں کامیابی پانا بہت ممکن ہو جائیگا۔ آخر میں اگر ہم اتنا اور عرض کریں تو بیجا نہوگا کہ انجمن خدام کعبہ اگر اپنی دیگر مشاغل کیساتھ ہی ترکی قرضہ کے بانڈ کی فروختگی میں بھی ساعی ہوتی اور خدام کعبہ اپنی زندگی میں اس امر موقت مگر ضروری کو بھی داخل کر لیتے تو نہایت ضروری و مناسب تھا۔ اسوقت ترکی قرضہ کو تمسکات *

انجمن حد بندی سود

گذشتہ اجلاس کونسل صوبجات متحدہ میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے سود در سود کے متعلق ایک مفصل تقریر فرمائی تھی جو ایک مختصر نوٹ کیساتھ "مدینہ" کی گذشتہ اشاعتوں میں درج کیجا چکی ہے۔

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ خواجہ صاحب کی مفید تقریر اور کونسل میں سود در سود کے سوال نے ملک میں اس امر کا ایک عام احساس پیدا کر دیا ہے کہ دوسرے صوبوں کیطرح صوبجات متحدہ میں بھی سود کی شرح کو معین کیا جائے تاکہ سود خوار ظالم مفرور تمند لوگوں اور رعایا کے مال و دولت پر اس طرح ہاتھ صاف نہ کر سکیں جسطرح آزادی قانون سے وہ ابتک کرتے رہے ہیں اور سو سو روپیہ کے تمسکات کا روپیہ سود در سود کی بدولت دس دس ہزار تک وصول کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی ترقی و بہبودی میں سود در سود اور غیر معین شرح سود سے ایک ایسی خطرناک رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے کہ ہندوستان کے باشندے باوجود ہر قسم کی آسانی اور ضروریات کی فراہمی کے روزانہ تنزل پذیر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور ملک سرسبز ہونیکی بجائے خزاں رسیدہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اس کا سبب یہی غیر معین شرح سود ہے اسلئے سخت ضرورت ہی کہ گورنمنٹ اسکی جانب توجہ فرمائے اور ملک کے ذی اثر حضرات اسکے متعلق کوشش سے کام لیں۔

ہمیں یہ دیکھکر بیحد مسرت ہوئی ہے کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب اب اس اہم کام کی تکمیل میں بہت زیادہ کوشش سے کام لے رہے ہیں اور انہوں نے اسکی تکمیل کے لئے ایک جمعیتہ انجمن حد بندی سود کے نام سے قائم کر دی ہے جسکے قواعد و ضوابط آجکی اشاعت میں بجنسہ مراسلات درج کئے گئے ہیں ہم صوبجات متحدہ کی پبلک کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ خواجہ صاحب کو اس اہم کام کی تکمیل میں مدد دیں۔ اور انجمن حد بندی سود میں داخل ہوکر ملک کو اس تباہی خیز سیلاب سے بچائیں جو ظالم سود خواروں کے سود در سود اور غیر معین شرح سود کی بدولت ملک پر آیا ہے۔ خواجہ صاحب نے انجمن حد بندی سود کے قواعد نہایت آسان رکھے ہیں اور ہر شخص مناسب طریقہ پر اسمیں شرکت کر سکتا ہی اسلئے اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹا کر انجمن حد بندی سود کو اتنا مضبوط بنا دینا چاہیے کہ وہ گورنمنٹ پر اثر ڈالکر شرح سود کو معین کر دینے پر آمادہ کر دے۔

خواجہ صاحب کی ایک پرائیویٹ تحریر سے معلوم ہوا ہی کہ انجمن کو کام کے قابل بنانیکے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہی کہ صوبجات متحدہ کے تمام اضلاع۔ قصبات اور مواضعات کے گریجویٹ۔ قانون پیشہ۔ زمیندار۔ طبیب تاجر وغیرہ جنکی تشریح دستور العمل میں کیگئی ہی انجمن کے ممبر بنیں اور اپنے اپنے مقام پر ایک مشترکہ جلسہ کرکے اس امر کے رزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ صوبہ کو ایک مقامی ممبر۔ جوڈیشل سکریٹری۔ لا ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس بھیجیں کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ شرح سود کو معین فرما دے تاکہ پبلک ظالم سود خواروں کی سود در سود اور غیر معین شرح سود کے عذاب مہلک سے نجات پا سکے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ صوبجات متحدہ کے ذی اثر حضرات مقتدر زمیندار۔ قانون پیشہ اور گریجویٹ جلد تر اسکی جانب توجہ فرمائینگے اور جگہ جگہ جلسے کرکے رزولیوشن حد بندی کے متعلق پاس کرکے گورنمنٹ کے کانوں تک اپنی آواز پہنچائینگے تاکہ گورنمنٹ کو معلوم ہو سکے کہ سود در سود اور غیر معین شرح سود نے ملک پر کیسا مصیبت برپا کر رکھی ہے۔

خواجہ صاحب نے جو اہم مسئلہ اسوقت کونسل میں پیش کر رکھا ہے وہ کسی قوم یا فرقہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ کم و بیش تمام افراد ہندوستان سے اسکا تعلق ہی اسلئے تمام ہندو اور مسلمان پبلک کو اس امر اہم کیجانب توجہ کرنیکی ضرورت ہی۔

انجمن کی کیفیت اور دستور العمل مراسلات میں درج ہیں اونپر غور کیا جائے اور ضروری امور کے متعلق آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب سکرٹری انجمن سے میرٹھ بیگم کی کوٹھی کے پتہ پر یا چودھری ابجے سنگھ صاحب پلیڈر جائنٹ سکرٹری سے خط و کتابت کیجائے۔

شذرات

ابتدائی تعلیم کیلئے گورنمنٹ کا عطیہ

دہلی دربار ۱۹۱۱ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ ہند ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہندوستان کی تعلیمی ترقی پر صرف کیا کریگی۔ اس عطیہ میں سے ہمارے صوبہ کو گورنمنٹ نے سات لاکھ روپیہ عنایت فرمایا ہے جسمیں سے اسی ہزار کی سالانہ امداد ابتدائی تعلیم کے مدارس کے لئے ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے منظور فرمائی ہے۔

اس عطیہ کے ساتھ ہی حضور ممدوح نے قرار دیا ہے کہ میونسپلٹیوں کے موجودہ مصارف تعلیم بدستور قائم رہیں انمیں اس عطیہ سے کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہونی چاہیے۔ اور یہ کہ اس عطیہ سے جدید اسکول قائم کئے جائیں۔ پرانے اسکولوں پر اس روپیہ میں سے کچھ بھی خرچ نہ کیا جائے۔

ہز آنر ممدوح کی تجویز قابل قدر ہے اور اس لحاظ سے کہ تجاویز مذکورہ تعلیم کی ترقی میں بہت کچھ ممدون ثابت ہونگی ہندوستان کی تعلیمی رفتار کے لئے ہر طرح موزوں ہیں۔

ذیل میں ہم اوس امداد کی مقدار کو درج کرتے ہیں جو اسی ہزار میں سے میونسپلٹیوں کو اون کے مصارف کے لحاظ سے دیگئی ہے۔

دہرہ	۶۵۰	ہردوار یونین	۷۷۵
سہارنپور	۱۶۷۵	دیوبند	۶۷۵
غازی آباد	۳۲۵	علیگڈہ (کول)	۱۸۵۰
رڑکی	۴۷۵	ہاپوڑ	۵۵۰
ہاتھرس	۱۱۲۵	مظفرنگر	۷۵۰
سردھنہ	۳۰۰	اترولی	۶۵۰
کاندھلہ	۳۰۰	بلندشہر	۷۰۰
سکندرہ راؤ	۳۷۵	کیرانہ	۶۷۵
خورجہ دبنداتہرا	۹۰۰	متھرا	۱۶۲۵
میرٹھ	۱۸۷۵	سکندرآباد	۵۵۰
بندرابن	۵۲۵	کوسی	۲۷۵
آگرہ	۴۰۲۵	فیروزپور	۴۰۰
مین پوری	۵۷۵	ایٹہ	۲۷۵
سرون	۳۷۵	کاسگنج	۵۲۵
بہیسر	۵۰۰	بریلی	۳۴۲۵
بجنور	۶۲۵	چاندپور	۴۷۵
دہام پور	۵۲۵	نگینہ	۶۲۵
نجیب آباد	۷۰۰	بدایوں	۱۲۲۵
اوجہانی	۳۰۰	سہسوان	۷۲۵
مرادآباد	۲۷۲۵	چندوسی	۶۲۵
امروہہ	۱۶۰۰	سنبھل	۱۷۵۰
شاہجہانپور	۲۰۰۰	تلہر	۶۰۰
پیلی بھیت	۸۰۰	بسالپور	۴۰۰
اٹاوہ	۱۴۷۵	کانپور	۳۳۵۰
قنوج	۸۰۰	فتحگڈھ (فرخ آباد)	۱۶۷۵

الہ آباد	۳۶۰۰	باندہ	۶۵۰
جھانسی	۱۶۰۰	للت پور	۴۵۰
مئو	۳۵۰	اورئی	۳۰۰
کالپی	۳۵۰	کونچ	۵۵۰
بنارس	۴۰۰۰	غازیپور	۶۲۵
مرزاپور	۷۵۰	جونپور	۸۲۵
بلیا	۵۰۰	گورکھپور	۱۴۰۰
اعظم گڈہ	۳۲۵	الموڑہ	۲۷۵
کاشی پور	۴۰۰	لکھنؤ	۴۳۲۵
اناؤ	۳۵۰	رائے بریلی	۴۷۵
سیتاپور	۵۷۵	خیرآباد	۴۵۰
ہردوئی	۴۰۰	شاہ آباد	۷۰۰
سندیلہ	۵۰۰	لکھیم پور	۳۰۰
فیض آباد	۱۳۷۵	ٹانڈہ	۶۰۰
گونڈہ	۴۲۵	بلرام	۴۷۵
بہرائچ	۸۷۵	سلطانپور	۳۰۰
بیلا (پرتابگڈھ)	۲۷۵	نواب گنج (بارہ بنکی)	۴۰۰

میزان کل ۸۰۰۰۰

اسی اسی ہزار روپیہ کی سالانہ امداد سے صوبہ بھر میں تقریباً ۳۲۰ پرائمری سکول جاری ہو سکیں گے جنمیں ۲۰ ہزار طلبہ کے قریب تعلیم پائیں گے۔

جعلسازی کا ایک عجیب مقدمہ

بحوالۂ اخبار عام ہندوستانی لکھتا ہے کہ "گذشتہ ہفتہ کی بات ہے کہ ہائیکورٹ بمبئی میں ایک بڑے بھاری مقدمہ جعل کا فیصلہ ہوا۔ اوس کے عجیب و غریب حالات مختصراً بیش کرنے دلچسپی کا باعث ہونگے۔ ضلع رتن گری میں ایک گاؤں گوہاگر ہے۔ گذشتہ ماہ نومبر میں ایک شخص مسمی ہری ساونت اس گاؤں کے ایک باشندہ مسمی گنگا رام کے گھر پہونچا اور اوسکو ایک چٹھی دی۔ کہا کہ تمہارے چچا نے یہ چٹھی کولمبا سے میرے پاس بھیجی ہے۔ گنگا رام کا چچا کولمبا میں انجینیر ہے۔ نیچے دستخط انگریزی میں تھے۔ اسی گاؤں کے مدرس پنڈت جی نے چٹھی پڑھ دی اور کہا کہ سری پت ہری سکھا رام جی ساونت شریکان مہاراجہ صاحب گوالیار کے پرائیوٹ سکرٹری ہیں۔ یہ مہاشے شریکان کے لئے ایک لڑکی کی تلاش میں ہیں انکی سب طرح سے خدمت کرنا اور یہ بھی لکھا کہ ہمارے فلاں رشتہ دار کی لڑکی بھی انکو دکھا دینا۔ سگائی کا معاملہ طے ہوجانے پر چٹھی لانیوالے کو ۱۷۵ روپے دیدینا۔ ساری چٹھی پڑھکر پاٹ شالہ کے گرو مہاشے نے انگریزی حروف پڑھکر کہا کہ ہاں گنگا رام کے چچا ہی کا لکھا ہوا ہے۔ یہ سنکر گنگا رام کو یقین ہو گیا اوس نے ہری ساونت سے کہا کہ اچھی بات آپ لڑکی دیکھ لیجیے۔ ساونت نے لڑکی کو دیکھ بھال کر اوسکے ہاتھ کی لکیریں بھی ویر تک دیکھیں آخرکار کہا بہت ٹھیک ہے۔ مہاراجہ گوالیار کی سگائی ہوگئی۔ چلتے وقت ہری ساونت نے چٹھی میں لکھی ہوئی سب بخشش مانگی یعنی ۱۷۵ روپے۔ گنگا دھر نے اوسکو ۱۲۵ روپے دئے اور کہا کہ باقی روپیہ کولمبا پورجلکر لینا اس پر ہری ساونت نے انکار کیا اور کہا کہ میری موٹر تیار ہے مجھے ابھی رتن گری جانا ہے یہ کہکر وہ چلدیا۔ بعد میں اصلیت کھلی اور چچا نے بھی عجب حیرانی ظاہر کی تو معاملہ پولیس کے ہاتھ آیا۔ آخرکار ہری ساونت پکڑا گیا اور پانچ سال قید سخت کا سزایاب ہوا۔ اپیل کرنے ہائیکورٹ آیا تھا لیکے بہت کچھ تھا جو کہا یا دہ مقامات پر اگلا کر ٹنکلتا تھا اور یہ شخص پہلے کا بھی سزا یافتہ تھا۔

شام و عرب کی اصلاح کے لئے ہندوستانی وفد

معزز معاصر ہمدرد کے ایک نامہ نگار نے تجویز پیش کی ہے کہ ترکوں اور عربوں کے باہمی نزاع کو رفع کرنے کے لئے ہندوستان سے ایسے عربی داں لوگوں کا وفد شام و عرب میں بھیجا جائے جو وہاں کے مخصوص پر اپنا اثر ڈال سکیں یہ وفد مصر اور شام وغیرہ کے شہروں میں گشت لگا کر وہاں کے باشندوں کو دلنشین طریقہ پر سمجھائے کہ وہ سلطنت عثمانیہ کیساتھ اتفاق و اتحاد سے رہیں اور اجانب کی ریشہ دوانیوں کی غلطیوں میں پڑکر ملک کے امن و امان کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اگر خدانخواستہ ملت فروش اور اجانب کے مشورہ پر کاربند ہوگئے اور دولت عثمانیہ سے برسرپیکار ہوئے تو اونکا حال بھی وہی ہوگا جو البانیہ کا ہوا ہے۔

نامہ نگار کی تجویز تائید کے قابل ہے اور ہم دل سے اس امر کے خواہشمند ہیں کہ عربوں کی اصلاح کیجائے اور غلط راہ سے اونکو بچایا جائے تاکہ عرب و شام اجانب کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکے۔

شام اور عرب میں رشید رضا اور المؤید وغیرہ جیسے ملت فروش لوگوں نے اپنی وقعت اجانب میں قائم کرنے اور نفع مالی پانے کیلئے جسقدر فتنہ و فساد کی تخم ریزی کی ہے سخت ضرورت ہے کہ اوسکا استیصال جلد کیا جائے تاکہ اسلامی ممالک شور و شر سے نجات حاصل کر سکیں اور دولت عثمانیہ مزید خطرناک پیچیدگیوں سے بچ جائے۔

رشید رضا ہندوستان کے سفر سے واپسی میں شام گئے تھے جہاں انھوں نے لامرکزیت وغیرہ کی تحریک پھیلا کر وہاں کے باشندوں کو دولت عثمانیہ کے خلاف آمادہ فساد کردیا ہے اور اب بھی بہت سے زر پرست اور اجانب کی چالاکیوں میں شکار مقدس آب اس کام کو خفیہ طریقہ پر انجام دے رہے ہیں۔ المؤید اور المنار وغیرہ اپنی لغو تحریروں سے جوش پیدا کرنیمیں ایڑی چوٹی کا زور لگانیمیں مصروف ہیں۔ ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے سخت ضرورت ہے کہ علماء اسلام اور پاک باطن حضرات عرب و شام کی اصلاح کے لئے اٹھیں اور فاصلحوا بینہم کے ثواب عظیم کو حاصل کریں۔

مسلمانان ہند ہر چند کہ مذہب سے اسوقت بہت زیادہ بیگانہ پائے جاتے ہیں۔ لیکن جنگ طرابلس اور بلقان میں انھوں نے جس ایثار اور قومی اخوت کا پاکیزہ ثبوت دیا ہے وہ ضرور اس قابل ہے کہ انھیں اسلامی خدمت کے زمرہ میں عمدہ درجہ دیا جائے۔

ہم علمائے ہند کی خدمتیں بصد ادب ملتمس ہیں کہ وہ اسموقع پر کمربستہ ہوکر عرب و شام میں دورہ کریں گے اور اپنی قومی پرستی کو اجانب پرستوں کے خطرناک حملوں سے بچا لینگے۔

مسٹر محمد علی اڈیٹر کامریڈ اور ہمدرد کو تم خصوصی طور پر اس خدمت کی انجام دہی کے لئے منتخب کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ ہندوستان کیے قابل اور مقدس علماء کو اس کام کیلئے جلد تر آمادہ کریں۔ اور اونکے مصارف کا بندوبست کرکے اونکو عرب و شام کے ممالک میں دورہ لگانے اور عربوں کو اونکی غلطیوں پر متنبہ کرنے اور اصلاح پر لانے کی خدمت انجام دینے کے لئے جلد تر روانہ کریں گے۔

نیازمند اس اہم خدمت کیلئے اپنی ناچیز ذات کو ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہے لیکن افسوس ہے کہ میری صحت اس قابل نہیں ہے کہ اس اہم خدمت کے فرائض کو عمدگی سے انجام دیسکے لیکن باینہمہ جو خدمت میری قابل ہو اوس کے انجام دینے کیلئے ہر طرح تیار ہوں۔

رؤف بے کپتان حمیدیہ کی حب الوطنی

الجزائر معاصر سلام راوی ہے کہ جہاز حمیدیہ جسوقت پورٹ سعید پر لنگر انداز ہوا تو اسکی کمانڈر غازی رؤف بے نے ترکی قائممقام کو تار کے ذریعہ خبردی کہ جہاز کیلئے علاوہ دوسرے چیزوں کے روٹی کی بھی ضرورت ہے چنانچہ حسب اطلاع ترکی قائممقام ڈبل روٹی والوں کو جہاز پر لیکر پہونچا اتفاق سے رؤف بے کی نظر روٹی والوں پر پڑی دیکھا کہ وہ یونانی ہیں کمانڈر نے اونکو فوراً واپس چلے جانیکا حکم دیا اور ترکی قائممقام سے کہا کہ تم دشمنوں کی

تعلیمی رزولیوشن پر غور کرنیوالی کمیٹی

ہم اکثر تبہ قبل ازیں ہی لکھ چکے ہیں کہ گورنمنٹ کے تعلیمی رزولیوشن پر غور کرنیوالی کمیٹی جو ہمارے صوبہ میں قایم ہوئی ہے اوسمیں مسلمانوں کی تعداد بہت تہوڑی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس جانب کچھہ بھی توجہ نہیں کی گئی اور کمیٹی میں صرف دو مسلمان ممبر مقرر کئے گئے جو غیر حق بجانب ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق تو رزولیوشن ہو اور ممبر غور کرنیوالی کمیٹی میں مسلمانوں کا وجود عدم کے برابر ہو لوکل گورنمنٹ کو واضح ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ کے رزولیوشن متعلقہ تعلیم کا تعلق مسلمانوں سے ہے جسمیں مذہبی تعلیم کو بھی بہت کچھ دخل ہے اسلئے اسپر غور کرنیوالی کمیٹی میں مسلمان ممبروں کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ غیر مسلم ممبر مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے متعلق نہ تو کافی تجربہ رکھتے ہیں اور نہ اون کی رائے اس معاملہ میں اس قدر مستند سمجھی جا سکتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رزولیوشن پر غور کرنیوالی کمیٹی میں صرف دو ممبر مسلمان ہیں جو تعلیمی مذاق سے بالکل معرا ہیں اور ساتھہ ہی ساتھہ اونہیں قوم کا صحیح قایم مقام کہا جانا بھی دشوار ہے۔

ہماری رائے میں لوکل گورنمنٹ کو اس کمیٹی میں مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں مسٹر عبداللہ بی اے وغیرہ کو شامل کرنا چاہئے تاکہ اون کے بیش قیمت تجربات گورنمنٹ کے رزولیوشن پر کافی بحث و مباحثہ میں عمدہ معاون ثابت ہوں۔ اور نتایج کے لحاظ سے کمیٹی کا جلسہ کامیاب ہو ہم امید کرتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ جلد اس جانب توجہ فرمائیگی۔ اور لایق مسلمان ممبروں کو کمیٹی کے جلسہ میں جگہ دیکر کمیٹی کو قابل اطمینان نتیجہ پر پہونچنے کا موقع دیگی۔

ہندوستان میں درآمد کے شمار و اعداد

معزز معاصر ہمدرد راوی ہے کہ پچھلے سال کے نقشہ جات تجارت کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں چار لاکھہ چالیس ہزار پونڈ کے بوٹ اور جوتے (شوز) یورپ سے ہندوستان میں آکر فروخت ہوئے اسی طرح ایک لاکھہ پونڈ کی چھتریاں چار لاکھہ ستر ہزار پونڈ کا صابون اور ایک لاکھہ چھتیس ہزار پونڈ کا بالوں کے بنانے اور سنوارنے کا سامان ہندوستان میں ممالک غیر سے آیا۔

ان شمار و اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی تہذیب کی ضروریات ہندوستان میں بہت بڑھ رہی ہیں اہل ہندوستان کے نا عاقبت اندیش جدید تہذیب کی ضروریات پر اپنی دولت لٹانے میں سب سے ہی زیادہ مصروف نظر آتے ہیں۔ آہ ملک مفلس ہو رہا ہے نادار ہندوستانی بہوک اور ذلت کی موت مر رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ تہذیب یورپ کو مول لیکر ضروریات کے بڑھانے اور اون پر پانی کی طرح روپیہ بہانے کے لئے ہمہ تن مستعد ہیں اور کبھی بہول کر بھی اس امر کا خیال نہیں کرتے کہ ہمارے ملک کا ایک دن کیا انجام ہونیوالا ہے۔ ہندوستان کے باشندو! ذرا چشم عبرت کھولو اور غور سے دیکھو کہ ہم کس غفلت میں پڑے ہوئے ایثار روپیہ برباد کر رہے ہیں ہم نے اپنی ضروریات کو کس حد تک بڑھا لیا ہے اور ہمکو یورپ کی نظر فریب مگر زندگی کو تلخ کر دینے والی چیزوں سے کیا شغف ہے خدا کے لئے جو تمکو اگر اپنے پہلو میں تکی ترقی کا متوالا دل ہاں قومی فلاح و بہبود کا شیدا قلب رکھتے ہو تو مذکورہ بالا شمار و اعداد سے عبرت حاصل کرو اور بیکار چیزوں پر روپیہ ضایع کرنے کی بجائے کام کے موقعوں پر خرچ کرو ضروریات کی وسعت اور جدید تہذیب کی شیفتگی ہمارے ستیا ناس کی بلا سے آسانی سے کم نہیں

جدید دہلی کے متعلق رپورٹ

گورنمنٹ ہند نے جدید دہلی کے متعلق جو مراسلہ وزیر ہند کی خدمت میں بہیجا تہا وہ اب اوس کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھہ شایع ہو گیا ہے جو شہر کو تیار کریگی اس مراسلہ اور رپورٹ میں جدید دہلی بسانے کے مقامات اور رقبہ کے حالات تفصیل سے درج کئے گئے ہیں۔

جدید دہلی آباد کرنے کیلئے جو مقام پسند کیا گیا ہے وہ اسقدر وسیع ہے کہ جسقدر زمین کی ضرورت ہوگی آسانی سے حاصل کیجا سکے گی۔ اور ہر ایک قسم کی عمارتیں بن سکیں گی۔

شہر اس عمدگی سے آباد کیا جائیگا کہ ایک باغ معلوم ہوگا بڑی بڑی سڑکیں ہونگی اور اون کے دونوں جانب باغات ہونگے تاکہ سڑکیں صاف رہیں اور گرد و غبار جمع نہ ہونے پائے۔ گورنمنٹ ہاؤس ایک بلند مقام پر بنایا جائیگا جہاں سے دریائے جمنا کا نظارہ خوب ہو سکیگا گورنمنٹ ہاؤس کے چاروں طرف باغات ہوں گے اسکے بعد گورنمنٹ ہاؤس کے سکرٹریٹ کی عمارتیں ہوں گی اور ان کے قریب دفتروں کے لئے کوٹھیاں بنائی جائیں گی۔

ایک عظیم الشان جدید ریلوے اسٹیشن تیار کیا جائیگا جس کے قریب ہوٹل اور دوکانیں ہونگی۔ گورنمنٹ ہاؤس کے قریب جگہ جگہ فوارے لگائے جائیں گے جمنا میں ایک بند بنایا جائیگا نیا شہر موجودہ دہلی سے کسی قدر دور ہوگا لیکن راستہ کے دونوں جانب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے باغات ہوں گے تاکہ آمد و رفت میں کسی قسم کی تکلیف نہو اور راستہ آرام و آسایش سے طے ہو جائے۔

اس اسکیم کو دیکھتے ہوئے جو دو سال میں تیار ہوکر شایع ہوئی ہے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کے لئے جو ۴ کروڑ روپیہ کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ وہ بہت کم ہے اس اسکیم کے مطابق شہر اور سرکاری عمارت کی تیاری پر ۴ کروڑ سے بہت زیادہ روپیہ صرف ہوگا لیکن جوقت نئی دہلی مذکورہ بالا اسکیم کے مطابق تیار ہوگئی تو اسمیں شک نہیں کہ یہ تمام ایشیائی ممالک میں ایک قابل دید چیز ہوگی جسمیں مشرق و مغرب فنون عمارت سازی کا پورا پورا ثبوت دیا جائے گا۔

دہلی میں گوشت فروشی کی اجازت

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم دہلی میں گوشت فروشوں کی ہڑتال کا واقعہ لکھہ چکے ہیں۔ اب تازہ حالات سے معلوم ہوا ہے کہ میونسپلٹی قواعد گوشت فروشی میں مناسب ترمیم کرنے کے لئے آمادہ ہوگئی ہے میجر بیڈن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مسٹر عبدالعزیز اور قاضی فضل احمد سے اپنی گفتگو میں اس امر کو تسلیم کرلیا ہے کہ میونسپل کمیٹی کے قواعد بے ضابطہ اور نامناسب ہیں اور اون میں مناسب ترمیم کیجائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ حلقہ نمبر ۵ کے علاوہ باقی تمام علاقوں میں گوشت فروشوں کو دوکانیں کہولنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ اور اب وہ تمام تکلیفات رفع ہو جائینگی جو بہت دنوں سے دہلی کی گوشت خوار پبلک کو گوشت فروشی کی سختی کے متعلق تہیں۔

یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ ایک وفد باشندگان شہر کا گوشت کے متعلق عرض و معروض کرنے کیلئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا ہے جس سے امید ہے کہ نتیجہ مناسب نکلے گا۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے کمال اخلاق و ہمدردی سے اس ناگوار جہگڑے کا قابل اطمینان فیصلہ کر دیا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ پبلک کی روزانہ بلکہ ہر وقت کی ضروریات کے متعلق اس قسم کی سختی ہرگز مناسب نہیں ہے جسقدر کہ میونسپلٹی دہلی نے اختیار کی تہی۔

طرابلس میں خونریز جنگ اطالیوں کا نقصان کثیر

معزز معاصر مصر کا منتقب بیان کرتا ہے کہ ہمارے پاس مجاہدین عرب کا ایک خط آیا ہے جس میں طرابلس کی تازہ جنگ کے تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ خلاصہ واقعہ حسب ذیل ہے۔

۵-رجب کو اطالیوں کی ایک کشتی جسپر درنہ اور بنی غازی کے چند مہاجرین سوار تہے ساحل پر پہونچی ہم سے اونہوں نے بیان کیا کہ ۲۷ مئی کو اطالیوں کی ایک بڑی قوت عربوں کے مقابلہ کے لئے نکلی ہے اور اوس نے مقام جیجب پر جو درنہ سے ۱۲ میل ہے۔ قبضہ کرلیا ہے سیدی احمد شریف السنوسی اور جبار آفندی کو یہ خبر جسوقت معلوم ہوئی فوراً مجاہدین کی ایک جمعیت مقام مذکور پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کی۔

جسوقت مجاہدین کی جمعیت نقطہ شمات پر پہونچی دیکہا کہ اطالوی سپاہ جیجب پر پڑی ہوئی ہے جنہوں نے عربوں کو دیکھکر گولہ باری شروع کر دی عرب گولہ باری کو دیکھکر تین ستوں میں منقسم ہوگئے۔ ایک جمعیت نے دو باٹری توپوں اور ایک مٹرالیوز سے اطالیوں پر حملہ کیا اور ایک ہی ریلہ میں اطالیوں کو جیجب سے نکالدیا۔ اسوقت دوسری عربی جمعیتیں بھی آگے بڑہیں اور اطالیوں کو ایک دائرہ میں گہیر لیا۔ عربی سپاہ اطالیوں کو اسطرح گہیرے ہوئے تہی جیسا کہ کوئی جزیرہ بحر متلاطم کے درمیان میں ہوتا ہے طرفین میں خوب آتشبازی ہوئی جب اطالوی تنگ ہوگئے تو اون کے افسر نے بے تار برقی ذریعہ سے بنغازی کماندر کو اطلاع دی کہ مدد بہیجی جائے لیکن مدد پہونچنے سے پہلے عربوں نے اطالیوں کو مار بہگایا۔ اور عرب فتحیاب ہوئے۔ دوسرے روز صبح کو غنیمت کا شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ عربوں کے ہاتھہ ایکہزار آٹھہ سو پینتیس (۱۸۳۵) بندوقیں سات پہاڑی توپیں اور دو مٹرالیوز اور بہت سے ذخائر آئے کچھہ گہوڑے اور خچر اسباب سے بہرے ہوئے ملے دس بجے کے قریب مجاہدوں نے دیکہا کہ دور سے کچھہ غبار اوٹہا چلا آ رہا ہے۔ فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہوگئے لیکن تہوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ یہ اطالیوں کی سپاہ کا غبار نہ تہا بلکہ ایک عربی سوار جیزر و گہوڑے پر چلا آ رہا ہے اور اوس کے ہاتھہ میں امن حاصل کرنے کے لئے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا ہے اوس سے معلوم ہوا کہ اون کی جمعیت نے جو اطالیوں کے تعاقب میں روانہ ہوئی تہی ۱۳۰ اطالیوں کو گرفتار کیا ہے۔

مطبوعات جدیدہ

افتتاح الحق

انجمن معین الاسلام واقع مدرسہ حسین بخش کا یہ دوسرا ٹریکٹ ہے جس میں آریہ اور مسلمان کا مباحثہ فرضی طور پر درج کرکے سورج پرستی اور آتش پرستی وغیرہ کی تعلیم پر بحث کی گئی ہے ٹریکٹ مفید ہے اور یہ سلسلہ جاری رہا تو زیادہ مفید ثابت ہوگا ٹریکٹ مذکور انجمن معین الاسلام دہلی واقع مدرسہ حسین بخش سے ملیگا قیمت ۱/ ہے۔

عرفان کی پہلی تجلی

منشی مقبول احمد صاحب نے خواجۂ خواجگان سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور اون کی شاندار خدمات اسلام ایک ٹریکٹ میں ترتیب دئے ہیں یہ سلسلہ قابلقدر اور مفید ہے اور اون لوگوں کے مطالعہ کے لئے بغایت نافع ہے جو بزرگان دین کے حالات ضخیم کتابوں میں دیکھنے کے شایق نہیں ہیں۔

رسالہ کے دیباچہ میں جو ہمارے معزز دوست منشی شفیع الدین خانصاحب مرادآبادی کا لکہا ہوا ہے یہ الفاظ دیکھکر ہمیں بہت زیادہ حیرت ہوئی کہ "امام فخرالدین رازی صاحب تفسیر کبیر اولیاء کرام کے اوصاف سے متصف نہ تہے" غالباً منشی صاحب موصوف نے امام رازی کی تصانیف اور سوانح زندگی کا کافی طور پر مطالعہ نہیں فرمائی رسالہ میں بہی بعض لٹریری غلطیاں رہگئی ہیں امید ہے کہ دوسرا ایڈیشن نقش ثانی بہتر ہوکر ملک اور قوم کے لئے زیادہ مفید ہوگا لکہائی چہپائی اور کاغذ عمدہ ہے صفحات ۲۸ جیوبی تقطیع قیمت ۲/

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۲۷ ۱۵-جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۱۰-شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ

مراسلات

محمود شوکت پاشا صدر اعظم کی شہادت

چہار شنبہ ساڑھے گیارہ بجے گیارہ جون کو صدر اعظم مرحوم دار آفس سے اپنے موٹر میں سوار ہوکر بابعالی کو تشریف لیجارہے تھے کہ راستہ میں سامنے سے ایک جنازہ آگیا۔ راستہ چھوٹا تھا اس سبب سے موٹر روکی گئی۔ موٹر کا رکنا تھا کہ دو آدمی موٹر پر چڑھ گئے صدر اعظم اور آپکے سکریٹری پر فیر کرنے شروع کردیئے ... سکریٹری تو فوراً شہید ہوگیا اور صدر اعظم نصف گھنٹہ کے بعد راہی ملک بقا ہوئے۔ صدر اعظم کا انتقال دار آفس میں ہوا۔ شہر میں کہرام مچگیا اور ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔ پنجشنبہ دس بجے دن کے ہمارے مشن کے کل ممبر حضور محمود پاشا وزیر حربیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور الفاظ تعزیت کہے اور ہمراہ جنازہ کے جانیکی اجازت چاہی۔ آپنے شکریہ ادا کیا اور کل ممبروں کو اجازت عنایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ایک گھنٹہ کے بعد جنازہ جائیگا آپ لوگ ہمارے ساتھ چلنا۔ یہ گفتگو ختم ہوئی تھی کہ سفراء یورپ ... شروع ہوگئے۔ ہم دوسرے کمرہ میں چلے گئے۔ ہزاروں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ مرحوم کو غسل دیا جا رہا تھا۔ عین وقت پر صدر اعظم جدید اور شیخ الاسلام تشریف لائے۔ پورے گیارہ بجے جنازہ طیار ہوگیا۔ رسالہ اور ایک توپخانہ کامل اور کئی پلٹنیں دروازہ پر موجود تھیں۔ مسجد صوفیہ کو جنازہ چلا۔ مسجد صوفیہ میں نماز جنازہ ہوئی۔ سرکجی سے جنازہ بذریعہ آگبوٹ کل ہمراہی دولما باغچہ یعنی شاہی محل کو ہوگیا۔ ہمراہ جنازہ دو شاہزادے بھی تھے جنکے اسم گرامی یہ ہیں۔ "پرنس ضیاء الدین" و "پرنس عمر حلمی"۔

دولما باغچہ سے جنازہ حریت پٹہ پر گیا۔ تمام فوج ہمراہ جنازہ تھی۔ حریت پٹہ وار آفس سے قریب چھ میل ہے۔ تمام آدمی چھوٹے اور بڑے پیدل گئے۔ راستہ میں لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا اور ہرگوشہ سے رونے کی آواز آتی تھی۔ حریت پٹہ میں مرحوم صدر اعظم کو دفن کیا گیا۔ بعد دفن اوّل سفراء یورپ نے جدید صدر اعظم اور محمود پاشا سے ملاقات کی اور رخصت ہوئے۔ اسکے بعد ہمارے کل ممبروں نے ملاقات کی اور رخصت ہوئے۔ سرکاری گاڑیوں کے ذریعے سے ہملوگوں کو ہمارے مکان پر پہونچا دیا گیا۔

کل ہفتہ اور ہمارے ممبروں نے مرحوم صدر اعظم کے بھائی صاحب سے ملاقات کی اور بیگم صاحبہ کی خدمتیں تعزیت عرض کی جسکا جواب بیگم صاحبہ نے شکریہ کے ساتھ عنایت فرمایا۔

یہ بھی اخباروں میں شائع ہوگیا ہے۔ اسوقت تک قریب ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے گرفتار کئے گئے ہیں اور ابھی گرفتار کئے جارہے ہیں۔

حکیم سراج الدین احمد منیجر مشن بمبئی۔ از استنبول
مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۱۳ء

بمبئی مشن کی "عملی" یعنی ہندسہ کوئی سے رخصتی

آج دوشنبہ کا دن اور ۹ جون ۱۹۱۳ء ہے ہمارے ہسپتال کے کل خیمے اکھڑ چکے ہیں۔ سبزہ زار ہوکا میدان ہوگیا ہے۔ ہر پہاڑ سے جوق جوق افسران سلطانی ہمکو رخصت کرنیکو آرہے ہیں۔ سیکڑوں آدمیوں کا ہجوم ہوگیا ہے۔ بینڈ باجا بھی آگیا ہے اور رخصتی کے ترانہ سنا رہا ہے یکایک معلوم ہوا کہ حضور عزت پاشا سپہ سالار اعظم کا مرسلہ ایک رسالہ عربوں کا بھی آرہا ہے۔ بیج وہ رسالہ بھی آگیا اور اپنے قاعدے سے اسٹیشن پر کھڑا ہوگیا۔ افسر رسالہ جو ایک ترک نہایت خوبصورت جوان تھا آگے بڑھا۔ ہملوگ بھی انکے استقبال کو بڑھے۔ افسر مذکور سلطان عبد الحمید خاں معزول سلطان کا سالہ تھا۔ ہم استقبال کرکے مجمع میں لے آئے۔ دوسری پیدل پلٹن حضرت ادریس پاشا کی طرف سے آئی اور ایک جانب اسٹیشن پر باقاعدہ کھڑی ہوگئی۔ چونکہ ریل کا وقت قریب تھا۔ اس فقیر نے اسپیچ شروع کی قریب بیس منٹ کے تقریر ہوئی۔ مولوی عبد الرحمن صاحب نے عربی میں ترجمہ کیا اور ایک ترکی آفیسر نے ترکی میں ترجمہ کیا۔ بخدا ایسا موقع میری نگاہ سے کبھی نہیں گذرا۔ تقریر کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ کوئی شخص باقی نہ تھا کہ جسکی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوئے ہوں بلکہ بعض آدمیوں کی تو یہ حالت ہوئی کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ نصف گھنٹہ سے زیادہ ریل رکی رہی۔ جسوقت ریل چلی تمام سواروں نے اپنے پستول فیر کئے اور فیر کرتے ہوئے تھوڑی دور ریل کے ساتھ چلے اور پلٹن نے باقاعدہ سلام کیا اور

"بادشاہم چوق یشا"

کے نعرے بلند کئے۔ ناظرین ہماری رخصتی ایسی ہوئی جیسے کسی بادشاہ کی ہوتی ہے۔ یہ فخر بمبئی مشن کو ہے دوسری کسی مشن کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ کل مضمون اخبار طنین میں شائع ہوچکا ہے۔ حضور عزت پاشا نے۔ عزت فؤاد پاشا اور انور بے کو بھی ہماری رخصتی کیواسطے روانہ فرمایا تھا۔ یہ دو صاحب استنبول تک ہمارے ساتھ تشریف لائے۔

سراج الدین احمد کیرتپوری
از قسطنطنیہ

انجمن حد بندی سُود

جناب من۔ تسلیم۔ میں آپکی خدمت میں دستور العمل حسب ذیل کے ساتھ مختصراً اغراض و مقاصد اس رزولیوشن کے بھیجتا ہوں جسکو کونسل صوبہ میں پیش کرنا اور جسکے مطابق قانون پاس کرانا منظور ہے۔ اس رزولیوشن کے اغراض مفصل تو میری کتاب تاریخ سود و قوانین سود میں درج ہونگے جسکو چند ماہ کے بعد میں انگریزی و اردو میں شائع کرنیوالا ہوں اور جسمیں مفصل طور سے ضرورت ایسے قانون کی بتائی جائیگی۔ لیکن بالفعل نتیجہ عرض کرتا ہوں (حصہ الف) میں ان چالاکیوں کا انسداد ہے جنکی بدولت شہر کے فضول خرچ نوجوان یا ناعاقبت اندیش لوگ تھوڑا روپیہ لے کر بڑے تمسک لکھتے ہیں اور بہت سے حیلوں سے اون سے کاٹ لیا جاتا ہے۔ نیز غریب کاشتکار اور جاہل آدمی جو حساب نہیں جانتے اور اشٹامپ یا رقعہ یا رجسٹری کے سامنے اونکی فریاد رسی نہیں جاتی۔ اوسکا علاج منظور ہے۔ قانون انگلستان نے اسکا انتظام کردیا ہے۔ جیسا آپکو دفعہ ۲ و ۳ سے معلوم ہوگا۔ (ب) جہاں کفالت کافی ہو وہاں لعہ فیصدیا ۱۲ر کا سود رکھا گیا ہے۔ یہ سود بھی عدالتی نرخ سے ڈیوڑھا ہے اور اسمیں سود در سود کی اجازت ہے۔ لیکن سود در سود سے بے حد قرضہ بڑھ سکتا ہے اسواسطے زیادہ سے زیادہ مدت ۱۲ سال رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص اس عرصہ میں نالش نہ کرے تو سود بارہ سال سے زیادہ نہیں لگنا چاہیے۔ واصلات یعنی آمدنی جائداد کی نالشوں میں یہ اصول رکھا گیا ہے کہ تین سال سے زیادہ کی ڈگری نہو اگرچہ نالش سو برس کے بعد کیجاوے۔ لعہ فیصد سالانہ سود سے ۱۲ سال میں سود اصل سے دوگنا ہوجاویگا۔ میرے خیال میں سخت سے سخت بنک اور بہت لالچی قرضخواہ بھی سو کے تین سو روپئے لیکر مطمئن ہوسکتا ہے جبکہ جائداد کی کفالت کافی موجود ہے (ج) سادہ قرضوں کے متعلق میری رائے میں زیادہ سے زیادہ سود ڈگری شدہ بارہ فیصدی اور میعاد چھ سالہ ہونی چاہیے۔ اب میعاد تین سال اور چھ سال ہے۔ لیکن ادائیگی سے اوسکی توسیع ہوجاتی ہے میرے خیال میں یہ توسیع میعاد ملک کے لحاظ سے بالکل مضر اور مہاجنوں اور قرضداروں دونوں کو پریشان کرتی ہے۔ بہرحال نالش میں چھ سال سے زیادہ سود نہ ملنا چاہیے اس سے سود اصل کی برابر ہوکر چھ سال میں رقم دوگنی ہوجاویگی (رزولیوشن) پیش کرتے وقت تک میں اسمیں مناسب ترمیم کرسکتا ہوں۔ جو صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی تباہی کے سب اسباب دُور کئے جاویں اور محض چند زبانی اور ادھوری باتوں پر ہم بس نکریں جو کاریگروں۔ زمینداروں۔ کسانوں کے خیرخواہ ہیں۔ جو جاٹ۔ گوجر۔ اہیر۔ راجپوت کسان برہمن۔ کایستھ اور ایسے مسلمان ہیں جو مثل کابلیوں کے سخت لین دین نہیں کرتے وہ جلد ممبری انجمن قبول فرماویں اور ہر شہر سے کم از کم ایک صاحب سکرٹری بنکر مجھسے خط و کتابت کریں۔ فقط (غلام الثقلین)

دستور العمل انجمن حد بندی سُود

نام۔ اس انجمن کا نام "حدبندی سُود" ہوگا اور بالفعل جبتک کونسل صوبجات متحدہ سے رزولیوشن منظور ہو اسکا عمل صوبہ ہذا میں محدود رہیگا۔ مابعد اسکے کارروائی تمام ملک اور امپیریل کونسل دہلی سے متعلق ہوگی۔

اغراض۔ اس انجمن کا یہ مقصد ہوگا کہ عدالتی سود کی ڈگریوں کی ایک حد بذریعہ قانون مقرر کرادیوے اور جاہل اور ناتجربہ کار آدمی جو بے سمجھے معاہدہ کرلیتے ہیں اونکی حفاظت کے لئے ایسا ہی قانون بنوانیکی کوشش کرے جیسا انگلستان میں رائج ہے (ب) یہ انجمن جبتک مناسب قانون پاس نہو ممبران کونسل صوبہ اور ممبران کونسل ہند سے بھی اس قانون کی تائید کیلئے کوشش کریگی اور جو ممبران اس منصفانہ تجویز کے خلاف کارروائی کریں بوقت انتخاب پبلک کو مطلع کریگی کہ آیندہ اونکا انتخاب عمل میں نہ لایا جاوے۔

(ج) دیگر جو مناسب اور جائز صورتیں انجمن کے کارکنان کے نزدیک قرین مصلحت ہوں اور نیز تا منظوری قانون عملدرآمد کرسکتے ہیں اور اپنے مقاصد کی اشاعت کیلئے ضروری کتب و رسالے و مضامین انگریزی۔ اردو و ہندی میں شائع کرسکتے ہیں۔

قواعد ممبری۔ ہر باشندہ صوبہ ہذا بلالحاظ مذہب و قومیت کم از کم ایک روپیہ فیس داخلہ دیکر ممبر انجمن ہذا ہوسکتا ہے لیکن اسمیں مفصلہ ذیل شرائط میں سے کوئی شرط ہونی چاہیے اور یہ لازمی ہے کہ وہ اس انجمن کے عام اغراض سے ہمدردی رکھتا ہو۔ (۱) گریجویٹ (۲) طبابت پیشہ (۳) قانون پیشہ

(۴) تجارت پیشہ (۵) زمینداری پیشہ یا معافیدار (۶) علمی پیشہ (۷) اڈیٹر اکاک یا منیجر کسی اخبار یا رسالہ کا ہو (۸) زراعت پیشہ بشرطیکہ سو بیگھہ خام سے کم کاشتکاری نہ کرتا ہو (۹) ملازم سرکاری بشرطیکہ ماہوار تنخواہ ۵۰ روپیہ سے کم نہو (۱۰) ممبران میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ (۱۱) اصحاب خطاب یافتہ و پنشن یافتہ - ممبر عہدہ دار پنشن یافتہ فوجی عہدہ دار و آنریری مجسٹریٹان -

تشریح - سکریٹری کو اختیار ہوگا کہ اس صوبہ کے کسی آدمی کو بلا فیس داخلہ خاص صورتوں میں ممبر کرلیوے اور دیگر صوبہ کے معززین کو آنریری ممبر اونکی رضامندی سے منتخب کرلے -

سکریٹری انجمن - سکریٹری انجمن ہذا - آنریبل خواجہ غلام الثقلین اور جائنٹ سکریٹری چودھری دیبی سنگھ پلیڈر میرٹھ ہونگے اور ہر ضلع اور ہر قصبہ میں بغرض تسہیل کارروائی انکو اختیار ہوگا کہ ایک ایک سکریٹری اور ضرورت ہو تو جائنٹ سکریٹری بھی نامزد کریں -

تشریح - مقامی سکریٹریوں کا کام ہوگا کہ زرچندہ عام میں پاس کرکے اپنا دفتر میں اور گورنمنٹ تجاویز متحدہ کے صیغہ جوڈیشل کے سکریٹری کے پاس روانہ کریں -

حساب آمد و خرچ - انجمن کی آمد و خرچ کا حساب دفتر سکریٹری سے تعلق ہوگا اور اوسکی جانچ کا اختیار اتوار کے دن ۴ اور ۶ بجے کے درمیان ہر ممبر کو ہوگا بعد ختم کارروائی جسقدر رقم پس انداز ہوگی جنہوں نے اس کام میں مستعدی سے کوشش کی ہے اونکو نصف ملیگا - مگر سکریٹری و جائنٹ سکریٹری کو کوئی حصہ نہ دیا جائیگا اور باقی نصف حصہ انجمن انداد ظلم برحیوانات کو دیا جاویگا اور اس انجمن سے درخواست کیجاویگی کہ ایک شاخ اس صوبہ میں بھی کھولے - فقط

مسودہ رزولیوشن جو کونسل صوبہ میں پیش کرنا منظور ہے - چونکہ قرین مصلحت ہے کہ قانون نافذ کیا جاوے بغرض داد رسی قرضداران اور سود کی ڈگریوں کی ایک حد مقرر کیجاوے لہذا کونسل ہذا ہز اکسیلنسی وائسرائے باجلاس کونسل اور امپیریل لیجسلیٹو کونسل کو مقتضائے قانون نافذ کرنیکے لئے سفارش کرتی ہے -

(الف) قرضہ دینے والوں کے نام درج رجسٹر کئے جاویں اور اونکو قیود میں رکھا جاوے اور سخت معاملات کی صورت میں داد رسی اوسی طرح کیجاوے جیسا کہ عہد ملکہ معظمہ ۱۹۰۰ء جلوس نمبر ۵۱ ذریعہ برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ کے لئے قانون پاس ہوا تھا جسپر ملکہ معظمہ مرحومہ کے دستخط منظوری ۸ اگست ۱۹۰۰ء میں ہوئے تھے -

(ب) یہ کہ بموجب اوس اصول کے جسکی پابندی رہن نامہ کی ڈگری پاس ہونیکے بعد ہوتی ہے اور جہاں ۶ فیصد سالانہ سے زیادہ سود کی ڈگری نہیں دیجاتی اوسی اصول کی توسیع تمام قرضہ جات کے متعلق ہونی چاہیے اور کوئی ڈگری ایسے قرضوں کے لئے جنمیں کفالت وضمانت نہو ۱۲ فیصد سالانہ اور جہاں کفالت وضمانت ہو ۶ فیصد سالانہ سے زیادہ کے بابت عدالت سے نافذ نہونی چاہیے -

(ج) یہ کہ پابندی اوس قاعدہ کے جو موجودہ قانون نے واصلات کے مقدمات میں قرار دیا ہے کسی عدالت کو اجازت نہونی چاہیے کہ سود خواہ سادہ یا مرکب کی ڈگری بصورت جائداد مکفولہ کے بارہ سال سے زیادہ عرصہ کی بابت نافذ کرے باوجود ان شرائط کے جو دفعہ ۱۰ و ۱۱ قانون میعاد میں برخلاف اس کے درج ہیں باقی مقدمات چھ سال سے زیادہ کا سود ڈگری نہونا چاہیے -

(د) یہ کہ رہن بالقبض کی صورت میں اسی حساب سے سود لگایا جاوے اور بقایا ادائیگی زر رہن میں مجرا ہو -

خلاصہ ترجمہ دفعہ ۲ قانون ۱۹۰۰ء جلوس وکٹوریا نمبر ۵۱	جہاں عدالتیں کوئی قرضخواہ

اپنا روپیہ اس ایکٹ کے پاس کرنیکے بعد وصول کرنا چاہے اور ایسی شہادت موجود ہو جس سے عدالت کو یہ اطمینان ہو کہ جو رقم واقعی قرض دیگئی ہے اوسپر سود جس حساب سے لگایا گیا ہے وہ زیادہ ہے - یا دوسرے ناموں سے مثلاً بٹہ - اخراجات - کمیشن سود دیسکی وغیرہ اور تحریر معاہدہ کے نام سے رقوم کاٹ لیگئی ہیں - بہرحال کسی صورت میں معاملہ سخت خلاف انصاف ہے - یا ایسا ہی جسکو محکمہ انصاف قابل دادرسی سمجھیگا تب عدالت کو اختیار ہوگا کہ معاملے کو از سر نو کھولے اور مہاجن اور مدعا علیہ کے درمیان حسابات کو شروع سے سمجھے اور اگر پہلے سے حساب ہو بھی چکا ہے تب بھی اوسپر نظر ڈالے اور مدعا علیہ کے ذمے از روئے انصاف جسقدر رقم نکلے اوس سے زیادہ سے اوسکو بری کردے خواہ وہ رقم متدعویہ اصل یا سود یا خرچہ کی ہو - اور عدالت حالات فریقین پر خیال کرکے اور بلحاظ خطرہ کے ایک مناسب رقم مقرر کریگی اور اگر رقم زیادہ قرضخواہ کو ملگئی ہے تو اوسکی واپسی کا حکم دیگی اور کفالت مدعی کے پاس ہو اوسمیں بھی کمی کراسکتی ہے -

(۲) دادرسی جو دفعہ ا کی روسے مہاجن کی نالش میں بھی اوسکے متعلق حکم مناسب ہوسکتا ہے اگرچہ ابھی قرضہ کی ادائیگی کا زمانہ نہ ہو - فقط

دستور العمل

انجمن

خدام کعبہ

ضرورت انجمن دفعہ ا - چونکہ حال کے انقلابات کیوجہ سے اسبات کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ حرمین شریفین کی حفاظت جو کہ ہمیشہ سے مسلمانوں کے ذمہ تھی اوسمیں اب عامۂ اہل اسلام عملی طور پر حصہ لیں اسلئے ایک انجمن قائم کیجاتی ہے جسکا نام "انجمن خدام کعبہ" ہوگا -

اغراض و مقاصد دفعہ ۲ - اس انجمن کی اصلی غرض حرمین شریفین کی حرمت کا برقرار رکھنا اور دنیا کے سب سے پہلے مرکز توحید یعنی حضرت ابراہیم خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ کے تعمیر کئے ہوئے خانۂ خدا اور آرامگاہ حبیب کبریا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرقسم کی خدمات بجالانا اور اونکو غیر مسلم ہاتھوں سے محفوظ رکھنا ہے -

دفعہ ۳ - اس مقصد کے حاصل کرنیکے لئے انجمن خدام کعبہ حسب ذیل تدابیر عمل میں لائیگی -

(الف) تمام اہل اسلام پر انجمن کے اغراض و مقاصد ظاہر کرنا اور انکو شرکت کی دعوت دینا اور حرمین شریفین کی بصدق دل خدمت کرنے پر آمادہ کرنا -

(ب) جابجا بالخصوص حرمین شریفین میں اسلامی اخلاق پھیلانا اور دونوں کے باشندوں کو علم دین کی طرف متوجہ کرنا انمیں باہم ارتباط و اتحاد بڑھانا اور خادم حرمین شریفین کی اطاعت و اعانت کی ترغیب دیتے رہنا -

(ج) جابجا ابتدائی اسلامی مدارس اور اسلامی یتیم خانہ قائم کرنا -

(د) حرمین شریفین اور مسلمانوں کے تعلقات کو بڑھانا اور حرمین شریفین کی آمد و رفت کے ذرائع و وسائل کو روز بروز زیادہ وسیع و آسان

ارکین انجمن دفعہ ۴ - کل کلمہ گو اور تمام اہل قبلہ عاقل و بالغ مرد ہوں یا عورت اس انجمن کے رکن ہوسکتے ہیں اور وہ خادم کعبہ کہلائیں گے -

دفعہ ۵ - ہر خادم کعبہ کو داخلہ کے وقت اون فرائض متعلقہ حرمین شریفین کا جو بحیثیت مسلمان ہونیکے شرعاً اوسپر لازم ہیں بالفاظ ذیل اقرار کرنا ہوگا :- میں فلاں ابن فلاں خدا کو حاضر ناظر جانکر تمام معاصی سے توبہ کرکے اور کلمہ شہادت

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

کو پڑھکر اور قبلہ رو کھڑا ہوکر صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ حرمین شریفین کی حرمت برقرار رکھنے کیلئے دلی جوش سے کوشش کرونگا اور حرمین شریفین پر غیر مسلم کے حملہ کے وقت اونکی حفاظت میں امکانی جان و مال دینے سے دریغ نہ کرونگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

دفعہ ۶ - خدام کعبہ میں سے اون خدام کو جو اپنی زندگی اس انجمن کی خدمت کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں اور اونکی درخواست حسب قواعد متعلقہ "شیدائیان کعبہ" اس انجمن نے قبول کرلی ہو "خدام کعبہ" کے روبرو حسب ذیل الفاظ میں حلف کرنا ہوگا - اور اس مضمون کی تحریر پر دستخط یا نشان کرنا ہوگا اور وہ "شیدائیان کعبہ" کہلائیں گے - "میں فلاں ابن فلاں خدا کو حاضر ناظر جانکر قبلہ رو کھڑے ہوکر حلف اوٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی خدمت حرمین شریفین کیلئے خدا کے نذر کردی - اسوقت سے میری زندگی خدمت و حفاظت حرمین شریفین کیلئے وقف ہے اور "انجمن خدام کعبہ" کے تمام ایسے احکام کی پابندی جو موافق شرع شریف و قواعد انجمن ہونگے بجبر لازم ہوگی - ایسے احکام کو بلا عذر و بلا تاخیر بجا لانیکے لئے میں بصدق دل حاضر ہوں - جہاں اور جس سرزمین میں مجھے بھیجا جاویگا میں فوراً بلا تاخیر روانہ ہوجاؤنگا - اس اقرار و عہد و پیمان کے ساتھ میں دوبارہ اپنے خدا کی قسم کھاکر شیدائیان کعبہ کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں" -

دفعہ ۷ - جائز ہے کہ بعض حضرات ایک مقررہ زمانہ کیلئے بھی "شیدائیان کعبہ" کے گروہ میں شامل ہوکر مذکورہ بالا حلف کے ذریعے جسمیں وقت کا تعین کردیا جائے "شیدائیان کعبہ" کی ذمہ داریوں کو اپنے ذمہ لیں -

دفعہ ۸ - جو "شیدائیان کعبہ" اپنے اور اپنے اہل و عیال کے مصارف زندگی و بود و باش جزواً یا کلاً ادا کرنیکی طاقت نہیں رکھتے ہوں انکو حسب ضرورت انجمن "خدام کعبہ" ایک شرح مقررہ تک اپنے "بیت المال" سے مدد دیگی اور اس امداد کے متعلق "جمعیت اصلیہ" وقتاً فوقتاً قواعد بنائے گی -

دفعہ ۹ - یہی حقوق اون شیدائیوں کو جو کسی محدود مدت کیلئے شیدائیوں کی جماعت میں شامل ہوں اون زمانہ کیلئے حاصل ہونگے جبتک انکا شمار شیدائیان کعبہ میں ہو -

دفعہ ۱۰ - جملہ خدام کیلئے مناسب ہے کہ ایک ہلالی نشان جسمیں سیاہ حرفوں میں "خدام کعبہ" کے الفاظ کڑھے ہونگے اپنے لباس میں کسی نمایاں جگہ پر لگائیں مگر جب انجمن کے کسی جلسہ میں شریک ہوں یا جسوقت انجمن کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہوں تو نشان مذکورہ کو لگانا لازمی ہوگا مگر "شیدائیان کعبہ" کا فرض ہوگا کہ ہمیشہ اور ہر جگہ ایک سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے نظر آئیں جسمیں مذکورہ بالا نشان کے علاوہ "شیدائیان کعبہ" کا نشان بھی ہوگا خاص جلسوں کے موقعوں پر بطور لباس سبز چوغہ ہوگی جسپر دونوں نشان لگے ہونگے -

نظام انجمن دفعہ ۱۱ - انجمن خدام کعبہ کا سارا نظم و نسق ایک مجلس کے اختیار میں ہوگا جو "جمعیت اصلیہ" کہلائیگی اور جسکا مستقر فی الحال دہلی میں تجویز کیا گیا ہے -

دفعہ ۱۲ - "جمعیت اصلیہ" کے ماتحت ہندوستان کے ہر صوبہ و ہر اسلامی ریاست اور نیز اون ہندو ریاستوں میں جہاں "جمعیت اصلیہ" مناسب خیال کرے مجالس صوبجات قائم کیجائینگی جو "جمعیت عالیہ صوبہ" کہلائیں گی -

دفعہ ۱۳ - جمعیتہائے عالیہ کے ماتحت تمام ضلعوں میں مجالس اصلاح قائم کیجائینگی جو "جمعیت ضلع" کہلائیں گی -

دفعہ ۱۴ - جمعیتہائے اضلاع اپنے ماتحت شہروں اور قصبات میں اور گاؤں کے حلقہ بناکر جہاں مناسب سمجھیں گی مجالس قائم کرینگی جو "جمعیت خدام کعبہ" کہلائینگی اور اپنے شہر یا قصبہ یا حلقہ کی جانب منسوب ہونگی -

دفعہ ۱۵ - شہروں، قصبوں اور حلقوں کی جمعیتیں باہمیں سے چند ملکر اپنے ضلع کی جمعیت کیلئے خدام کعبہ یا شیدائیوں میں سے ایک ایک رکن منتخب کریں گی -

دفعہ ۱۶ - ہر ضلع کی جمعیت خدام کعبہ میں پندرہ سے بیس تک اراکین ہوسکیں گے -

دفعہ ۱۷ - اضلاع کی جمعیتیں باہمیں سے چند ملکر اپنے اپنے صوبہ کی جمعیت کے لئے ایک ایک شیدائی منتخب کرینگی جس کا قیام صدر مقام "جمعیت عالیہ" میں لازمی ہوگا -

دفعہ ۱۸ - یہی جمعیتیں علاوہ وکیل شیدائی کے معمولی خدام میں سے ایک ایک مشیر کا انتخاب بھی کرینگی جسکا قیام صدر مقام میں لازمی نہ ہوگا مگر جسکا جلسوں کی شرکت کیلئے موجود ہونا ضروری ہوگا -

دفعہ ۱۹ - اس جمعیت عالیہ میں پندرہ سے بیس تک اراکین ہوسکیں گے -

دفعہ ۲۰ - جمعیتہائے عالیہ صوبہ جات اپنے اپنے صوبہ کا ایک ایک وکیل شیدائی انتخاب کرکے جمعیت اصلیہ میں بھیجیں گی جس کا قیام صدر مقام جمعیت اصلیہ میں ضروری ہوگا -

دفعہ ۲۱ - یہی جمعیتہائے عالیہ علاوہ شیدائی وکیل کے ایک "مشیر" خدام میں سے بھی انتخاب کرینگی جسکا قیام صدر مقام "جمعیت اصلیہ" میں لازمی نہ ہوگا مگر جو جلسوں میں جاکر شریک ہوسکیگا -

دفعہ ۲۲ - جملہ مشیروں کو جلسہ میں وہ ہی حقوق حاصل ہونگے جو دیگر شیدائی وکلا کو حاصل ہونگے -

دفعہ ۲۳ - "جمعیت اصلیہ" خدام کعبہ میں فی الحال مندرجہ ذیل صوبہ جات کے وکلا ہونگے -

(الف) برطانوی ہندوستان میں

۱ - مشرقی بنگال	۲ - مغربی بنگال
۳ - بہار و اڑیسہ	۴ - اودھ
۵ - صوبہ آگرہ	۶ - پنجاب
۷ - صوبہ سرحدی	۸ - سندھ
۹ - بمبئی	۱۰ - مدراس
۱۱ - صوبہ متوسط و برار	۱۲ - راجپوتانہ و متوسط ہند
۱۳ - برھما	

(ب) اسلامی ریاستوں میں

۱ - حیدرآباد دکن	۲ - بھوپال
۳ - رام پور	۴ - جوناگڈھ
۵ - بہاولپور	۶ - خیرپور سندھ
۷ - ٹونک	

(ج) دیگر ریاستہائے ہند

۱ - کشمیر	۲ - میسور

دفعہ ۲۴ - خدام کعبہ کی تمام جمعیتیں عام اس سے کہ اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ اصل ہوں یا صوبہ وار سب کے ارکان کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کریگا -

دفعہ ۲۵ - ہر جمعیت خدام کعبہ کے ارکان کا عام اس سے کہ وہ جمعیت اصل ہو یا ماتحت فرض ہوگا کہ ہر دو سالہ انتخاب کے بعد اپنے میں سے ایک رکن بطور اپنے کارکن کے منتخب کرلیا کرے جو خادم الخدام کے لقب سے یاد کیا جائیگا اور اس جمعیت کا صدر ہوگا -

دفعہ ۲۶ - ہر جمعیت کے دو رکن بطور معتمدین خادم الخدام منتخب ہوا کرینگے جنکو انتخاب کے لئے خادم الخدام نامزد کریگا اور جو اسکے ماتحتی میں خدمات انجام دینگے -

دفعہ ۲۷ - جمعیتہائے اضلاع جمعیتہائے عالیہ صوبہ کے احکام کے ماتحت ہونگی اور جمعیتہائے عالیہ جمعیت اصلیہ کے احکام کے ماتحت ہونگی -

دفعہ ۲۸ - "جمعیت اصلیہ" کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا اور اسکی پابندی ہر ایک پر فرض ہوگی -

بیت المال یعنی سرمایہ انجمن

دفعہ ۲۹ - انجمن "خدام کعبہ" کے ہر رکن سے عام اس سے کہ وہ امیر ہو یا غریب خادم ہو یا شیدائی ایک روپیہ سالانہ چندہ پیشگی لیا جائیگا تاکہ اسلامی مساوات میں فرق نہ آنے پائے -

دفعہ ۳۰ - اس چندہ کے ذریعہ سے جو رقم فراہم ہوگی وہ تین مساوی حصوں میں تقسیم کردیجائیگی جنکے مصارف حسب ذیل ہونگے -

(الف) ایک ثلث رقم اس خود مختار مسلمان حکومت کو دیجائیگی جو حرمین شریفین کی محافظ ہو مگر اس شرط کیساتھ کہ وہ صرف خدمت حرمین شریفین کے ان کاموں میں صرف کیجائے جو اسکی حرمت و عظمت اور اس سرزمین پاک کی آزادی برقرار رکھنے سے تعلق رکھتے ہوں -

(ب) ایک ثلث رقم امور انتظامی جمعیت ہائے خدام کعبہ - اسلامی ابتدائی مدارس - اسلامی یتیم خانوں اور اسی قسم کے دیگر نیک کاموں میں صرف کیجائیگی اور جہانتک ممکن ہوگا بعد وضع ضروری اخراجات کے ہر ضلع یا صوبہ کی زیادہ رقم اسی ضلع یا صوبہ کی ضروریات میں صرف کیجائے گی -

(ج) - باقی ایک ثلث رقم محفوظ رکھی جائیگی تاکہ بوقت اشد ضرورت حفاظت حرمین شریفین کے کام آسکے مگر اسمیں سے ایک مناسب رقم ضروری مفید تجارتی کاموں میں لگائی جاسکیگی جنکا تعلق خدمت حرمین شریفین یا دیگر دینی خدمات سے ہوگا - مثلاً ایسے جہاز فراہم کرنا جو آرام اور آسانی اور کفایت کیساتھ ارض حجاز اور عتبات عالیات میں مسلمانوں کو لیجا سکیں اور وہاں سے واپس لاسکیں -

دفعہ ۳۱ - یہ انجمن محض مذہبی ہے اسکو دیگر ملکی امور سے کسی قسم کا تعلق نہ ہوگا -

دفعہ ۳۲ - حضرات ذیل ایکسال کیواسطے اراکین انجمن اصلیہ مقرر کئے جاتے ہیں جنکو اپنی تعداد میں اضافہ کرنیکا اختیار ہے اور جنکا فرض ہوگا کہ انجمن خدام کعبہ کا کام تمام ملک میں شروع کردیں لیکن اس سال کے اندر مختلف جمعیتہائے اضلاع و عالیہ و اصلیہ کو قائم کراکر مستعفی ہوجائیں -

۱ - مولینا مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محل لکھنو خادم الخدام -

۲ - حکیم عبدالولی صاحب لکھنوی

۳ - مسٹر محمد علی صاحب اڈیٹر کامریڈ و ہمدرد دہلی

۴ - مولوی غلام محی الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل قصور -

۵ - مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری -

۶ - نواب وقار الملک صاحب بہادر امروہہ

۷ - ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنو -

۸ - مسٹر شوکت علی صاحب بی اے رامپور

۹ - مسٹر مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا لکھنو -

معتمدین خادم الخدام

مطائبات

خیر مقدم انصاری

ادا کرتے ہیں ہم شکر جناب حضرت باری — کہ آئے خیریت سے ہمراں وفد انصاری
ہزاروں کوس جاکر بھائیوں کی تمنے خدمت کی — یہی تھا درد اسلامی یہی تھی رسم غمخواری
فراق ملک و ترک خانمان و دوری منزل — خدا کے فضل سے تمنے یہ کڑیاں جھیل لیں ساری
تمہارے رد کنے کیواسطے ہنگامہ آرا تھی — صدائے نالہ ہائے درد و جوش گریہ وزاری
نگاہ حسرت آلود عزیزان کی سناں بازی — فغان سینہ ریشان محبت کی شرربازی
مگر اک جذبۂ اسلام نے سب کو شکستیں دیں — کہ سب کو چھوڑ کر پہنچے وہاں با این گرانباری
جو سچ پوچھو تو تم انصار بھی ہو اور مہاجر بھی — کہ سب اہل و وطن کو چھوڑ کر پہنچے بیماری
کسی کو خواب میں بھی یہ سعادت مل نہیں سکتی — مریضوں کے لئے وہ آپکی شبہائے بیداری
جو سچ پوچھو تو زیبا ہے تمہیں دعوائے آقائی — کہ تمنے کی ہے ترکان مجاہد کی پرستاری
تمہارا ناز اٹھائیں اہل ملت جسقدر کم ہے — کہ تمنے غازیان دین کی کی ہے نازبرداری
تمہارے سامنے موتی کی لڑیاں بیت کم ہیں — کہ دیکھ آئے ہو تم ترکی یتیموں کی گہرباری
تمہیں کچھ جانتا زیبا ہے اسلامی کسی سمجھو گی — کہ تم دیکھ آئے ہو نصرانیوں کی طرز خونخواری

نہیں ہے سوز اسلامی کا گو نام و نشاں باقی
تمہارے دل میں ہیں کچھ درد کی چنگاریاں باقی

مسلمانوں کے تمنے طالع واژوں بھی دیکھے ہیں — نئے سب انقلاب گردش گردوں بھی دیکھے ہیں
تمہارا درد دل سمجھیں گے کیا ہندوستان والے — کہ تمنے وہ مظالم روز افزوں بھی دیکھے ہیں
یتیموں کے سنے ہیں نالہ ہائے جانگزا تمنے — زنان بینوا کے چہرۂ محزوں بھی دیکھے ہیں
گھروں کو لوٹنے کے بعد زندوں کو جلا دینا — بلاد مغربی کے یہ نئے قانوں بھی دیکھے ہیں
مسلمانوں کا قتل عام اور ترکوں کی بربادی — نتائج ہائے اسید گلیڈسٹوں بھی دیکھے ہیں
تمہیں نے غازیوں کے زخم پر ٹانکے لگائے ہیں — شہیدان وطن کے جامۂ پرخوں بھی دیکھے ہیں
تمہارے چشم عبرت گیر خود ہم سے یہ کہتی ہے — کہ ہمنے وہ مصائب ہائے گوناگوں بھی دیکھے ہیں
لہو کی چادریں دیکھی ہیں رخسار شہیداں پر — زمیں پر پارہ ہائے سینۂ پرخوں بھی دیکھے ہیں
نگار آرائیاں دیکھی ہیں چشم گوہرافشاں کی — شہیدان وغا کے عارض گلگوں بھی دیکھے ہیں
تمہیں سے کچھ پتہ ملتا ہے شیدایان ملت کا — کہ تمنے شاہد اسلام کے مفتوں بھی دیکھے ہیں
جنون جوش اسلامی کو کوئی سمجھا تو تم سمجھے — کہ تمنے لیلئ اسلام کے مجنوں بھی دیکھے ہیں
سہارا ہے اگر امید کا اب بھی کوئی باقی — تو تمنے وہ رموز قوت مکنوں بھی دیکھے ہیں
عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہوکر پھر اچھل آئے — کہ ہمنے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں

دعائے کہنہ سالاں ہے اگر مقبول یزدانی
تو اب دست دعا ہے اور یہ شبلی نعمانی

اگرچہ قدرت ہر پولنے کی مگر فسردہ دل حزیں سے — عجیب حالت ہوئی ہے پیدا زبان باقی ہے منہ نہیں ہے
جہان فانی کی اتنی وقعت تمہاری ہی فلسفہ میں ہوگی — مرا عقیدہ تو یہ نہیں ہے کہ جو خدائی میں ہے یہیں ہے
ہر اک ترقی ہر یہاں کی فانی ہر اک تماشہ ہے چند روزہ — وہی ہے مرنا وہی ہے جینا وہی فلک ہے وہی زمیں ہے
نہیں ہے کوئی چمن میں قائم جہاں ظروف وہاں شگفتہ — دل انکا گملہ کا پھول ہے اب کبھی کہیں ہے کبھی کہیں ہے

حوادث و اخبار

ہندوستان

بمبئی احاطہ میں امسال وکالت کا امتحان بڑا سخت لیا گیا ہے۔ اخبار ... کی ہیں کہ سوال بڑے مشکل تھے۔

سورتی سے کلکتہ میں خبر پہونچی ہو کر ایسٹ انڈین ریلوے کا گزشتہ ہفتہ جس علاقہ میں وقوع پذیر ہوا تھا اسکے گرد و نواح میں ۴۔۵ ماہ کے قریب ... سیلاب آیا جس سے گاؤں کے گاؤں تباہ ہوگئے۔ وہاں کے باشندے بمشکل تمام جانیں بچا کر بھاگ سکے سیلاب اترنے کے بعد بھی ... مختلف مقامات میں پانی کھڑا ہے۔

کانپور سیا وارڈ کے مقام ہوا میں جامع مسجد ... زیر تعمیر ہے لیکن افسوس ہے کہ ... طغیانی میں مسجد کا ۲۵۰۰ روپیہ چوبی سامان جو ندی کے کنارے پڑا ہوا تھا۔ اسکے علاوہ ... روپے کے مال کا اور بھی نقصان ہوا جس سے وہاں کے مسلمان پریشان ہیں۔

بمبئی یونیورسٹی کے تازہ امتحان ایل ایل بی کا نتیجہ شائع ہوا ہے اور کل ۸۱ امیدواروں نے کامیابی حاصل کی ہے جنمیں افسوس ہے کہ مسلمان ... تین ہیں۔

ڈائمنڈ ہاربر کلکتہ میں ۴۰ مرد عورتیں اور بچے ایک کشتی میں سوار ہو کر میلہ دیکھنے جا رہے تھے کہ کشتی الٹ گئی جس سے ۱۳ عورتیں اور بچے ڈوب گئے باقی زندہ بمشکل جانبر ہو سکے۔

کلکتہ کے ایسٹرن بینک میں ۲ ہزار روپے کے کرنسی نوٹ ۳۰۔ جون کو ایک آہنی صندوق میں رکھے گئے تھے مگر ۲۔ جولائی کو دیکھنے پر معلوم ہوا کہ مقدار میں ... پولیس میں اطلاع دیگئی ہے اور تفتیش ہو رہی ہے۔

کلکتہ گزٹ کی تازہ اشاعت میں مدنا پور کی مجوزہ تقسیم کے متعلق سرکاری ریزولیوشن شائع ہوا ہے تجویز ہے کہ موجودہ ضلع کو دو اضلاع مدنا پور و ہجلی میں تقسیم کیا جائے جنکا رقبہ بالترتیب ۲۶۰۶ اور ۳۳۵۳ مربع میل ہے۔

کلکتہ میں بدکاریوں کی روز افزوں تعداد کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے کمشنر پولیس کلکتہ کو معلوم ہوا ہے کہ اکثر بدکاری بعض غنڈوں کی سرپرستی میں رہتی اور ... بہت سا روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔

بمبئی میں پھر بڑے زور کی بارش ہوئی ہے اور ۸۔ ۹۔ جولائی کے ۲۴ گھنٹوں میں مسلسل ۸۔ انچ پانی پڑا ہے۔ یکم جون سے اب تک وہاں ۱/۲ ۴۱۔ انچ بارش ہوچکی ہے جو معمولی اوسط کی ۵۰ فیصدی زیادہ بتلائی جاتی ہے۔ ۹۔ جولائی کو اسقدر بارش ہوئی کہ ٹراموے کا سلسلہ بند ہوگیا اور ریلوے لائنوں پر بھی پانی بھر گیا اور شہر کے اکثر حصوں اور کارخانوں میں کام بند ہوگیا۔

صوبجات متحدہ کی رپورٹ بابت ۱۹۱۲ء سے پایا جاتا ہے کہ سال گذشتہ میں ۱۶۔ آدمی جنگلی جانوروں کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ حالانکہ سال ماسبق میں یہ تعداد صرف ۴۳ تک پہنچی تھی۔

ڈاکٹر انصاری مع ۹ اراکین آل انڈیا میڈیکل مشن ۱۰۔ جولائی ۱۹۱۳ء جمعرات کے دن ۵ بجے شام کو دہلی پہونچے۔ اسٹیشن پر ایک عظیم مجمع نے جسمیں قریباً ۱۰ ہزار ہندو و مسلمان شامل تھے اُن کا استقبال کیا اور پلیٹ فارم پر اہل دہلی کی طرف سے ایک ایڈریس ڈاکٹر صاحب کی خدمتمیں پیش ہوا جسکو امام صاحب عیدگاہ نے پڑھکر سنایا۔ پھر اسٹیشن سے ڈاکٹر انصاری صاحب مع اراکین مشن گاڑیوں پر سوار ہوئے اور اُنکے جلوس میں شہر کے پرجوش نوجوان گھوڑوں پر چلے اور بہت سی گاڑیاں بھی ساتھ ہوگئیں یہ جلوس کمپنی باغ ٹاؤن ہال نئی سڑک چاوڑی بازار سے گذرتا ہوا جامع مسجد میں پہنچا جسکے شاہی دروازہ پر امام صاحب جامع مسجد نے اُنکا خیر مقدم کیا۔ اسکے بعد صحن مسجد میں مسٹر محمد علی اڈیٹر کامریڈ نے مولانا شبلی کی استقبالی نظم پڑھکر سنائی اور ڈاکٹر انصاری نے ایک لیکچر میں اہل دہلی کے پرجوش استقبال اور میڈیکل مشن کو امداد دینے والے اصحاب کا شکریہ ادا کیا اور شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام مسجد نے دعاء خیر فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد یہ جلوس مسجد سے روانہ ہو کر چاوڑی بازار اور حوض قاضی سے گذرتا ہوا مسجد فتحپوری میں حاضر ہوا۔ پچاس نوجوان گھوڑوں پر سوار آگے آگے چل رہے تھے۔ تمام راستہ رنگ برنگ کی جھنڈیوں اور کپڑوں سے آراستہ تھا اور گیس کے سفید لیمپوں کی روشنی ہو رہی تھی ہندو جے اور مسلمان مرحبا کے نعرے لگا رہے تھے۔ دودھ اور شربت کی تقسیم کا بھی انتظام کیا گیا تھا اور سب طرف جوش پھیلا ہوا تھا۔ مسجد فتحپوری میں نماز عشا سے فارغ ہو کر ان فدائیان ملت نے اپنی کمریں کھولیں۔ جمعہ کے دن جامع مسجد میں ڈاکٹر انصاری کا لیکچر ہوا۔

گذشتہ ہفتہ میں بمبئی میں سخت بارش سے اکثر محلوں میں پانی بھر گیا تھا اور لوگوں کی آمد و رفت بند ہوگئی تھی لیکن ۸۔ جولائی کی بارش نے لوگوں کو اور بھی حیران کیا اور بعض جگہ گھٹنوں اور بعض سینہ تک پانی چڑھ گیا۔ ۱۵ گھنٹہ میں ۱۲۔ انچ بارش ہوگئی اور بمبئی شہر میں طغیانی کا نظارہ تھا۔

گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں سے صلاح لیکر سرکلر جاری کیا ہے کہ آئندہ سے کوئی ہندوستانی افسر بروقت شادی وغیرہ کوئی نذرانہ حاصل نہ کریں اور یہ اطلاع ہر ایک محکمہ کے اعلیٰ افسر کو دیجائے۔

سورت کی مسماۃ خدیجہ بیوہ محمد علی عبد العلی کی لڑکیوں نے شیخ آدم جی پاسی والا اور دیگر ۴۲ اشخاص پر ۲۰ لاکھ روپے کا دعویٰ کیا ہے جسمیں بتایا ہے کہ کمپنی پاسی والا کا حساب دیکھنے کو ایک ریسیور مقرر کیا جاوے اور شرع کے بموجب ملکیت میں سے حصہ دلایا جائے اور فیصلہ ہر ایک مدعی کو ۷۵ روپیہ کفالت اخراجات کیلئے دے۔

لاسلکی ٹیلیفون

بواسیر کس طرح پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج

پس اگر آپ بواسیر سے نجات چاہتے ہیں تو یاد رکھیں

سنئے اگر بادی ہو یا خونی دونوں کا ایک ہی علاج ہے

علامات متقدمہ بطور پیشگوئی

دیگر علامات } بقول حکیم افضل علی ... زبان کا سیاہی مائل ہونا ... تھوڑا تھوڑا آنا ... کمزوری اعضا بعد از خواب وغیرہ وغیرہ

اہل علم لوگوں کے علاج سے یہ دوا تیار کردہ

حب دافع بواسیر

حب قبض کشا

نمک سلیمانی

جو لوگ صرف مسوں کو کٹوا کر خوش ہوتے ہیں

پتہ:- شفاخانہ یونانی سند یافتہ دربار تاجپوشی حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

خضاب لاجواب خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے سے بال نہایت کالے چمکدار اور ملائم ہو جاتے ہیں۔ ہمارا یہ خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ نہایت آزمودہ ... لاجواب ... قیمت ایک بکس عہ ۔ ٹکٹ چلتا ہے فی بکس عہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی۔ پی منگوایئے

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی صاحب

پیر سید نور شاہ صاحب یزدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب یوسف ندوی مہربیبی

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی کو نین یا کسی گشتہ سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اُترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے بانہمنی بوتل دور پیہ (علاوہ محصول) خورد دستی ... اونس (۶ر) دو اونس (۳ر) ایک اونس (۱۰را)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ر۳ پائی

ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو تو فی سیکڑہ ۸ر

(نوٹ) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت میں تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ مینیجر

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردی کوڑے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

دنیا فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں آپ ہر قسم ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردی اور کوڑے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کما سکتے ہیں اگر ہماری کتاب فلاٹک گائیڈ متعلقہ ٹکٹ ڈاک (عہ) خرید لیں۔ آج نہیں تو آنکے پاس ہیرے۔ موتی۔ جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا ردی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دو پیسہ۔ آنہ دو آنہ چار آنہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ معلوم ہوگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ۔ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فرید کوٹ۔ حیدر آباد۔ سیتہ پور وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصل قیمت بازار میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کے گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ بھیجکر خریدلینگے ولایت والے انہی ردی۔ کوڑے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی عہ/ دو روپیہ دس آنے۔

صابون سازی

ہر ایک خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت۔ (نوٹ) ناگری و گورمکھی بھی موجود ہے۔ انکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے **بغیر مدد استاد** سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں اور پوشیدہ راز بتائے ہیں جو کوئی استاد پانچسو ہزار روپے لیکر نہ بتادے۔

صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ دار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بنالی جاویں اور فوراً فروخت ہو جاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (عہ)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ بہت جلد انگریزی سکھلانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا **مدد استاد** انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہو جائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اور عمدہ ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور معنی بھی صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر محکمہ ہر معاملہ کے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بی۔ بہتر خدمت خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا چاہتے ہو یا طالب علم جو انگریزی کی لیاقت بڑھا کر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اس بیش بہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (عہ) مع محصول ڈاک

۱۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہوپار ہے جسمیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں۔ اس دفعہ ۲۶ ہزار چھپکر فروخت ہو چکی ہے اور بچہ بچہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار مسکو خریدکر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردے گا۔ اسمیں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اور انیکا صابون۔ عرق یوڈیکلون بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ گلٹ سازی۔ سونے چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ ربڑ اور ہمالیہ کے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول وینسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ تار برقی۔ فوٹوگرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے **مجلد قیمت** (عہ) مع محصولڈاک۔ (انعام ۵ پانچسو)

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن رئیس پروپرائٹر و مینیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. 575 169 153

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

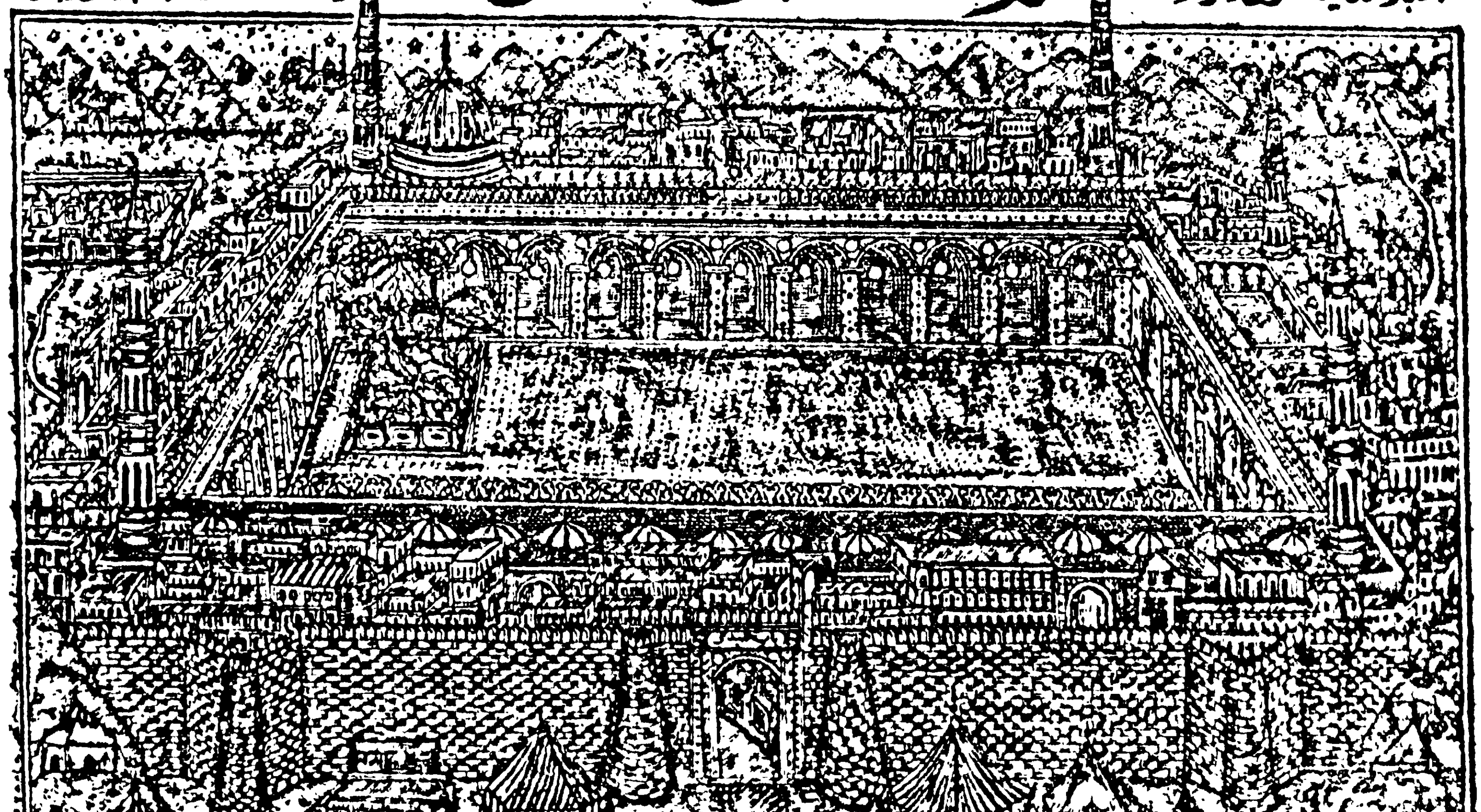
مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر۔ آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

اشتراکات مدینہ
سالانہ ۔۔۔ ۳ ۔ روپیہ
ششماہی ۔۔۔ ۲ ۔ روپیہ
من ممالک الغیر ۶ شلنگ
قیمت ہر صورت میں پیشگی لیجاتی ہے

مقام اشاعت
بجنور (الہند)
اطلاع ۔ متعلق مضامین خط و کتابت بنام رئیس التحریر اخبار مدینہ ہونی لازم ہے



شرح اشتہارات
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضوابط
تاریخ اشاعت مدینہ
[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مہتمم مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہییں

ممبر کا ضروری نوٹس۔ جن احباب کے خدمت میں بلا طلب اخبار مدینہ نمونتاً حاضر ہوا ہے وہ اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی۔ پی روانہ ہوگا

تلغرافات

لندن ۱۲ جولائی۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ یونانیوں نے مقام سیرس پر قبضہ کر لیا ہے۔ میدان جنگ میں کامل سکوت چھایا ہوا ہے۔ دول ... دوسری سلطنتوں کی نہایت کا اتحادی افواج ... پر اثر پڑ رہا ہے۔ یونانی اخبارات زور دے ... اس امر کا مشورہ دے رہے ہیں کہ زار ... (... بلغاریہ) کی افواج نے زخمی سپاہیوں ... اور بوڑھے آدمیوں عورتوں اور بچوں پر جو وحشیانہ ... مظالم توڑے ہیں انکا انتقام لینے کے لئے صوفیہ ... ملتی ہیں ہے مگر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی ... منتقمانہ کار... والی کو ... طول ... خصوصاً جبکہ رومانیہ نے سخت نظر ... نہ ... نہیں کرو ... حفاظت اور حمایت ... اعلان کر دیا ہے۔

بلغاریوں کے ہاتھ ایک یونانی بشپ اور ... دیگر گروہ اشخاص کے بمقام ... قتل کئے جانے کی خبر جو شاہ یونان کے حکم سے شائع کی گئی ہے اس سے یونان میں سخت ... جوش پھیلا ہوا ہے۔ سیرس سے بھی اسی قسم کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

لندن ۱۳ جولائی۔ جہاں صوفیہ سے اس ... کوئی خبر نہیں آئی کہ رومانوی سپاہ نے ... پیشقدمی کی ہے اور مقامات جیفوکی کوئی اور دو برج پر قبضہ کر لیا ہے اور ہزار ہا بلغاری گزین بھاگ کر صوفیہ میں پہونچ رہے ہیں۔ وہاں ایتھنز اور بلغراد کے تاروں سے بھاگنے والے بلغاریوں کے وحشیانہ مظالم توڑنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ میرے نام سے مہذب دول یورپ کے قائمقاموں سے ان شیطان سیرت انسانوں کے وحشیانہ مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرو اور انہیں کہدو کہ یہ دیو سیرت انسان جنہوں نے زمانہ گذشتہ کے تمام وحشیانہ کارناموں پر پانی پھیر کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ اب مہذب اقوام میں شمار کئے جانیکے مستحق نہیں۔ انکے خلاف میں بعض بدیں وجہ منتقمانہ کارروائی کرنے پر مجبور ہوا ہوں کہ وہ خائف ہو کر آیندہ ایسی کارروائیوں سے باز آئیں۔

بلغاریہ کی وکیل صلح نے قسطنطنیہ میں جا کر سرحد کے متعلق جو مراعات ترکی کے سامنے پیش کی تھیں ترکی نے انہیں مسترد کر دیا ہے اور ... گیلی پولی کی سپاہ کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

عزت پاشا سپہ سالار ترکی آج سرویہ کیساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کریں گے یونان کے ساتھ بھی ایک معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

لندن ۱۵ جولائی۔ یونانیوں نے پانچ گھنٹہ کی لڑائی کے بعد ڈرانا پر قبضہ کر لیا۔

لندن ۱۶ جولائی۔ ٹائمز کے نامہ نگار ... مظہر ہے کہ ڈاکٹر ڈانف اور اسکی کیبنٹ نے استعفا دیدیا ہے۔ روس بلغاریہ پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ دریائے وارڈار کے مغربی ساحل کے بہت بڑے علاقہ کی نسبت دعاوی سے دست بردار ہو جائے۔ مزید براں تمام مغربی مقدونیہ کو بھی یونان کے حال کے ادعاؤں سے بھی بڑھکر شرائط پر دستگذاری کر دے۔

ترک کل خطا نوس میڈیات گذ گئے اور یونا رجھا رسے پچاس کیلومیٹر آگے نکل گئے میں مزاحمت نہیں ہوئی۔

سالونیکا ۱۶ جولائی۔ یونانی نیورو کوپ ... قابض ہو گئے ہیں۔

لندن ۱۷ جولائی۔ بلغاریہ کی حالت قابل رحم ہے رومانیہ نے وارنہ اور سیواسٹوپل کے ما بین تار اور وارنہ و صوفیہ کے درمیان ریلوے ہو سیاو ... بذا پہنچانے کا تھا ذریعہ سے قبضہ کر لیا ہے۔

صوفیہ میں دس روز سے باہر سے کوئی خط نہیں پہنچا۔ صرف بخارسٹ کے راستہ کا سلسلہ تار کھلا ہوا ہے۔ مخالفین ہر طرف سے دباتے چلے آتے ہیں۔ یونانی بمقام نیوروکوپ اور مرلی کسندرل کے متصل فتح و نصرت کا دعوی کرتے ہیں بلغاریوں کا سخت نقصان ہوا اور کمال بدحواسی سے بھاگ گئے۔

قسطنطنیہ ۱۷ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ترکوں نے میڈیہ۔ سیرآ۔ کرک کلیسا ... مراتلی۔ ملگارا۔ کیشان۔ اور اکوس پر بطور بیرونی چوکیوں کے قبضہ کر لیا ہے اور روڈوسٹو میں داخل ہو رہے ہیں۔

بلغاری فوجی پولیس کے ارمینوں نے ۱۶ جولائی کو ترکوں پر حملہ کیا۔ باہم لڑائی ہوئی۔ فوجی پولیس کے کچھ آدمی کام آئے۔

لندن ۱۷ جولائی۔ رائٹر کے نامہ نگار قسطنطنیہ کو یقین ہے کہ دولت عثمانیہ نے ترکی پیشقدمی کو اینڈریانوپل تک وسعت دینے کا عزم کر لیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ... فوائد سے قطع نظر اس پیشقدمی کا اخلاقی اثر گورنمنٹ کو تقویت و استحکام بخشنے کا باعث ہوگا۔ بنابریں پیشقدمی اس قابل ہے کہ اسکے خطرات کا تحمل کیا جائے۔ ترکی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ اگر دول نے دباؤ بھی ڈالا (جو غیر اغلب ہے) کہ دولت عثمانیہ خطا نوس میڈیا کو ملحوظ رکھے تو پھر بھی ترکی صوبہ تھریس کی آزادی پر زور دینے کے قابل ہو سکیگی۔

شاہ رومانیہ فوجی صدر مقام کو روانہ ہو گیا ہے۔

سالونیکا ۱۷ جولائی۔ ایک معتمد رومانوی افسر یونانی ہیڈکوارٹر (صدر مقام) میں پہنچا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ رومانوی۔ یونانی و سربی افواج بالاتفاق صوفیہ کی طرف کوچ کریں گی جہاں معاہدہ صلح پر دستخط کئے جائیں گے۔

شہروں۔ قصبوں اور دیہات کو خالی کرتے ہوئے بلغاری ...

فہرست مضامین

اخبار مدینہ بجنور
مطبوعہ ۲۲ جولائی مطابق ۱۷ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ سنہ ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

بلاد عرب میں برطانیہ کی پیشقدمی

مصر کا مشہور روزنامہ معاصر الاہرام رقمطراز ہے کہ ... برطانیہ بلاد عرب کی جانب قدم بقدم بڑھ رہا ہے۔ اگر اسکی یہی پوزیشن رہی تو ایکدن تمام عرب ... سیاست داں اصحاب کا خیال ہے انکے دائرہ اثر یا دائرہ سیاست میں داخل ہو جائیگا۔ ... عدن، حضرموت، عمان، مسقط قطر، کویت اور بحرین میں تو کوئی جھگڑا ہی نہیں رہا اور یہ ملک بلا محنت و مشقت برطانیہ کے ہو گئے۔ خصوصاً جب سے بابعالی نے خلیج فارس پر کلی طور سے اسکا قبضہ تسلیم کرلیا۔ خلیج فارس کا بادشاہ رومالی ک بادشاہ سے زیادہ عمدہ نیک اور مقدونیہ کے تمام متمول سلطنتوں سے زیادہ متمول ہے۔ خلیج فارس مشرقیوں کا عام گذرگاہ ہے۔ جہاں موتی و مونگا پیدا ہوتے ہیں ایک جانب اُس کی نہایت زرخیز زمین ہے جسکے محصول کی آمدنی بہ نسبت اور جگہ کی زمینوں کے المضاعف ہے ---

نیسان رومی کی پانچویں تاریخ کو ۴۰۰ برطانیہ فوجی سپاہی جو دس افسروں کی زیر کمان تھی مع امیر قبیلہ حواشب عدن سے نکلے۔ حواشب ایک یمنی اور مدنیت پسند قبیلہ ہے۔ جس نے بیس سال ہوئے ہوا کہ برطانیہ کی اطاعت قبول کرلی تھی الغرض یہ برطانوی طاقت یمن کی طرف بڑھی یہانتک کہ دریجہ[۵] تک پہنچ گئے۔

اس مختصر سپاہ کے کمیدان نے اپنی ایک قاصد کے ذریعہ نائب تحصیلدار قماعرہ محمد ناصر پاشا کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ فوراً حاضر ہو کر چند نازک اور خطرناک معاملات میں جو بہت ہی اہم اور ضروری ہیں ہم سے گفتگو کرے اور اسبات کا وعدہ کیا کہ اگر وہ ہمارے بلانے پر حاضر ہو گیا اور جس معاملہ میں ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں اسمیں اُس نے عمدہ طور پر گفتگو کی (یعنی ہماری بات مان لی) تو ہم اس کے معاوضہ میں ایک معتد بہ رقم دینگے جسکے دینے کا ہم پہلے سے تہیہ کر چکے ہیں۔ اسکے جواب میں ناصر پاشا نے کہا کہ میں کمیدان موصوف تک آنے اور اُنکی باتوں کا جواب دینے کی استطاعت نہیں رکھتا اور اگر گفتگو بھی کر سکتا ہوں تو اوس پر عمل کرنے کی قابلیت میں اپنے آپ میں نہیں پاتا۔ ناصر پاشا نے یہ جواب حاجی علی کی صلاح سے دیا تھا جو تعزہ کے مشہور عالم اور صاحب طریقت شیخ ہیں

جب کمیدان مذکور کا قاصد لوٹ کر آیا اور ناصر پاشا کا جواب صاف سنایا تو اوس نے یہ سمجھ کر کہ اوس سے دو بدو ہونا محال ہے۔ دریجہ سے تحصیل حجریہ کی طرف قدم بڑھایا اور قبیلہ زریقہ کے امیر کا مہمان ہوا۔ تحصیل حجریہ ضلع تعز کی تحت اور اُس کی جانب قبیلہ واقع ہے چونکہ اس قوی قبیلہ کو تعز کے حکام کے ہاتھوں کمال تنگ ہونا تھا اور تقریباً بیس سال سے اوس نے بغاوت کر کے ترکی حکام کو وہاں سے نکالدیا تھا اور آزادانہ اپنے احکام کی پابندی کر رہا تھا۔ الغرض برطانیہ کمیدان یہاں کئی روز تک ٹھہر کر امیر مذکور سے سیاسی معاملات پر جنکا حال ابھی تک معلوم نہیں ہوا بحث کرتا رہا۔

کہا جاتا ہے کہ امیر زریقہ نے برطانیہ کے کمیدان کے ساتھ اتفاق کرلیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور برطانوی حمایت میں آجائے گا امیر مذکور کے وعدہ کرنے کے بعد کمیدان نے اُنھیں ایک پہاڑی توپ اور دس بندوقیں تحفۃً دیں۔ اوس کے علاوہ لوگوں کو اور بہت سے تحفے تحائف دئے تاکہ زریقہ خاندان کے لوگوں کی تالیف قلوب اچھی طرح ہو جائے جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ تحفوں کا لالچ دلا کر اون کی اچھی طرح حجامت بنائی جائے اور ترکی حکومت کی مخالفت پر اُنہیں پختہ طور پر قائم کر دیا جائے۔

جس یہ برطانوی کمیدان مع اپنی سپاہ کے حجریہ میں تھا تو عدن کا گورنر مع سلطان احمد فضل برطانوی رسالدار کے عدن سے سوار ہو کر مخہ پہونچا جو عدن سے جنوب و مغرب کی جانب تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سرحد پر جنگجو وہاں کے فوجی اور انتظامی حالات کو جانچتے رہے۔ کامل چھ گھنٹہ تک ان لوگوں نے مخہ میں قیام کیا۔ اوس کے بعد پھر عدن کیطرف لوٹ آئے۔

"مخہ" وہ مقام ہے جہاں عدن سے پہلے برطانیہ نے یمنی شہروں کے لئے بندرگاہ بنایا تھا۔ سلطان مذکور نے جب اس شہر کی تباہ اور خراب حالت دیکھی تو نہایت افسوس کیا اور کہنے لگا کیا یہی وہ شہر ہے جسے ہمارے آباؤ اجداد مع الیمن یمن کا مغز کہا کرتے تھے۔ کیا یہی وہ سرتاج یمن ہے جسکے افسانے ہم سنا کرتے تھے۔ کہاں ہے اوسکی وہ شہرت۔ کدھر گئیں اوسکی وہ عمارتیں اوس کی وہ تجارت کیا ہوئی۔ اوس کے وہ باشندے کہاں گئے۔ اوس کے وہ صنائع کیا ہوئے۔ اگر کسیوقت یہ مغز یمن تھا تو آج اوسکی خالی ہڈیاں ہیں۔ میں یہ خبر نہیں لکھ رہا ہوں لیکن میرا دل اور میرے دوست وطن پرست دوست مجھسے سوال کر رہے ہیں کہ کیا آستانہ کو ان حالات کی کچھ خبر ہے اگر خبر ہے تو وہ اپنی نظر یمن پر ڈالے اور اوس کے شہروں کو یاد کرے کیسے شہر جنکا جواب روئے زمین پر ملنا محال ہے کیونکہ اون کی معتدل ہوا۔ ہلکا پانی۔ زرخیز زمین ایسی ہے جسمیں نہ گرمی کی حدت کا احساس ہوتا ہے اور نہ سردی کی ٹھر کا۔ بلکہ یہاں بارہ ماہ ایک ہی فصل رہتی ہے اور وہ ربیع کی فصل ہے۔ سال میں تین مرتبہ اس ملک کی زمینوں سے پیداوار اُٹھائی جاتی ہے اور بعض مقامات پر تو سال میں چار چار مرتبہ کاشت ہوتی ہے۔ اس سرزمین کے پھل پھلاری میوہ جات کبھی ختم نہیں ہوتے اور ایکدن کے لئے بھی یہاں کی ترکاریوں میں فرق نہیں آتا یہاں کے باشندے نہایت ذکی الفہم ہیں مگر کیا کریں دہقانیت انمیں سرایت کر گئی ہے۔ پڑھنا لکھنا کچھ جانتے نہیں۔ اگر جانتے بھی ہیں تو بہت کم۔ اس ملک میں معدنیات بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور سونا تو مشہور ہی ہے۔

مجھے یہ تسلیم ہے کہ جاہل شہروں میں یمن بھی بلکہ دوسری جگہ کی جہالت کو یہاں کی جہالت سے تمثیل دیجاتی ہے لیکن کیا اس جہالت سے زمین میں کچھ عیب آگیا ہے یا یہاں کا آسمان بدلگیا یا یہاں کے باشندوں میں سوائے اس کے اور کسی قسم کا نقصان پایا جاتا ہے؟

قریباً پچاس سال ہوئے جب سے یہ ترکی قلمرو میں شامل ہوتے ہیں لیکن اس عرصہ میں ان شہروں پر کوئی ایسا گورنر یا حاکم نہیں بھیجا گیا جو اپنی حسن تدبیر سے یہاں کی حالت کو درست کرتا البتہ سنان پاشا فاتح یمن فیضی پاشا حسین حلمی پاشا اور کامل پاشا اسعد نے کچھ دنوں ان بلاد کے فتح ہونے کے بعد ہی ضرور یہاں کی زمینوں سے استفادہ حاصل کیا مگر انکا زمانہ بہت قلیل تھا اور وہ بھی ابتدائی۔ ان کے بعد سے جسقدر بھی والی یا چھوٹے سے لیکر بڑے تک حاکم ہوتے یہانتک کہ ادنی محرر تک نے منافع حکومت کے خلاف کارروائیاں کیں۔ اس سے بیشتر زمین کا جو ٹکڑا جنت کے طبقہ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسی جہنم سے بدتر بنادیا۔ انہیں زاتدن: بجز لوٹ مار اور رعایا پر ظلم کرنے کے اور کچھ کام نہ تھا۔ فی الحقیقت اس کی یہ حالت ہے کہ اگر حضرت آدم بھی دوبارہ دنیا میں آئیں اور تمام روئے زمین کی سیر کریں باوجودیکہ اب اوسکی حالت پہلے کے عشر عشیر بھی نہیں رہی ہے لیکن پھر بھی یمن کے دلفریب ٹکڑے سے بہتر انہیں زمین کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آئیگا آج یمن ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں کی آب وہوا نے باشندوں کی عمروں میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کر کے کوئی نیا اثر پیدا نہیں کیا ہے۔ انگریز اسے چھوٹا ہندوستان کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ ہندوستان میں داخل ہوئے ہیں تو انھوں نے اسی یمن کی طرح سرسبز و شاداب پایا تھا۔ لیکن اب یمن میں اور ہندوستان میں بہت بڑا فرق ہے ---

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے ہمارے دلوں میں نیکی پیدا کرنے اور غیبت سے ہماری حکومت کی آنکھوں میں روشنی عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے تاج کے ان دُر و جواہر کی چمک اچھی طرح دیکھ سکے اور اُن کی محافظت کیلئے جنکی طرف اغیار کے ہاتھ بڑھ رہے ہیں ہمہ تن مستعد ہو جائے۔

---

۵ یہ مقام تحصیل قماعرہ ضلع تعزہ کی حدود پر واقع ہے جو شہر تعزہ سے سواری کیلئے دو دن کی مسافت کی فاصلہ پر ہے۔

مسلمان لڑکیاں اور انگریزی تعلیم

معزز معاصر "وکیل" رقمطراز ہے کہ ۔

"معزز ہمقلم "آبزرور" اپنی ۵ - جولائی کی اشاعت میں "مسلمان لڑکیوں کیلئے لاہور کا اینگلو ورنیکولر سکول" کے عنوان سے لکھتا ہے کہ یہ ایک ایسا سوال ہے جسپر ٹھنڈے دل اور اطمینان خاطر سے غور کرنا لازم ہے جو رائیں اس تجویز کے متعلق ظاہر کی جاچکی ہیں وہ مدلل و معقول ہونیکی بجائے زیادہ تر خیالات پیشیں کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں - اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک اردو معاصر نے جو نہایت قابلیت سے چھاپا جارہا ہے (مراد از وکیل - اڈیٹر) اس بحث پر دو نہیں بلکہ تین اڈیٹرل عمدہ اور نادر مضامین لکھکر عیسائی مشنری لیڈیوں کے زیر نگرانی لڑکیوں کو تعلیم و تربیت دلانے کی مضرتیں وضاحت کیساتھ بیان کی ہیں لیکن معاصر مذکور اس امر کو بھول گیا ہے کہ خود اسکے تحریر کردہ مضامین مدرسۂ انجمن کے حق میں ایک نہایت موثر و دلنشیں وجہ جواز ہیں - یہ مدرسہ صرف انہی اغراض کو پیش نظر رکھکر کھولا گیا ہے - جو معاصر مذکور کے پیش نظر تھیں - یعنی یہ کہ مسلمان لڑکیوں کو عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں سے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھا جائے اور اس مدرسہ میں ان لڑکیوں کو تعلیم دیجائے جن کے والدین انکو انگریزی پڑھانیکے خواہشمند ہیں اور کسی اسلامی مدرسہ کی عدم موجودگی میں اپنی لڑکیوں کو مشن یا دیگر مدارس میں بھیجنے پر مجبور ہیں - مجوزہ مدرسہ کے خلاف جب ایک ایسے اخبار کے جو عام طور پر اصابت رائے کے واسطے ممتاز ہے یہ دلائل ہیں تو دیگر مخالفین کی نسبت کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے "

ہمارے موقر ہمقلم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس مسئلہ کو سب سے پہلے ملک میں لانیوالا "پیسہ اخبار" تھا جس کے اڈیٹر خود جنرل کونسل کے اس اجلاس میں شریک تھے جسمیں انگریزی تعلیم اور عیسائی صدر معلمہ کا اہم معاملہ پاس کیا گیا تھا - ہمعصر موصوف کے لیڈر "فروری ۱۹۱۳ء میں انگریزی تعلیم کے مخالف" کے عنوان سے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس ترقی پذیر زمانہ میں انگریزی تعلیم کی مخالفت گویا ۔۔۔ ۳۰ - مئی کی اشاعت میں شائع ہوا ہے - یہ صاف ظاہر ہے کہ کونسل کے روبرو یہ مسئلہ درپیش نہیں تھا جیسا کہ آبزرور نے لکھا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ سکول کھولا جاتا ہے بلکہ صرف یہ سوال زیر بحث تھا کہ مسلمان لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلائی جائے یا نہ دی جائے اور عیسائی صدر معلمہ رکھی جائے یا نہ رکھی جائے چنانچہ اخبار مذکور کونسل کو اسکے فیصلہ پر مبارکباد دیتا ہوا لکھتا ہے کہ "نواب محمد علیخان تمام حامیان اصلاح کی تحسین و شکر گزاری کے مستحق ہیں کہ انھوں نے انجمن حمایت اسلام کے دامن کو اس داغ رسوائی سے بچایا کہ اپنی مقابلہ میں تو وہ تعلیم کی اشاعت کو نمایاں جگہ دیتی ہے لیکن ۱۹۱۳ء میں لڑکیوں کو انگریزی پڑھانے کی مخالفت کرتی ہے یا لڑکوں کو تعلیم دلانے کے لئے تو ایک یورپین مسیحی پرنسپل بیش قرار تنخواہ پر بلاتی ہے مگر لڑکیوں کے لئے عارضی طور پر ایک ہندوستانی عیسائی استانی بھی روا دار نہیں ہوتی"

آخر میں وہ تحریر کرتا ہے "حیف ہے مسلمانوں کی قسمت پر جن کے رہنما اس قماش کے ہیں جو ہمیشہ معاصر اقوام سے انکو پیچھے رکھنے میں اپنی ہمت و کوشش خرچ کرتے رہتے ہیں "

یہ اقتباسات ظاہر کرتے ہیں - کہ کونسل کے جلسہ میں عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں کا کوئی سوال درپیش نہیں تھا - بلکہ صرف یہ تھا کہ مسلمان لڑکیوں کو انگریزی تعلیم کی ضرورت ہے یا نہیں ہے اور انجمن کے نئے زنانہ مدرسہ میں اس قسم کی تعلیم دینی چاہیے یا نہیں دینی چاہیے - کونسل نے انگریزی تعلیم کی ضرورت کو تسلیم کرکے اپنے نئے مدرسہ میں اسی کے اجرا کو ضروری قرار دیا اگر وہ ایسا نہ کرتی تو بقول پیسہ اخبار انجمن کا دامن - داغ رسوائی سے کیونکر بچسکتا -

انجمن کا فرض تھا کہ اگر پیسہ اخبار کی تحریر غلطی پر مبنی تھی تو اس کی فوراً تردید کرتی - لیکن وہ خاموش رہی اور اسکی خاموشی سے پبلک نے یہ نتیجہ نکالا کہ پیسہ اخبار نے انجمن کے اصلی خیالات کی صحیح ترجمانی کی ہے - وکیل نے کامل نصف ماہ کے انتظار کے بعد اپنی ۱۴ - جون کی اشاعت میں ایک لیڈر شائع کیا اور اسکے بعد ۲۵ - اور ۲۸ - جون کی اشاعتوں میں دو اور لیڈر لکھکر بحث کو ختم کردیا -

لیکن اب لائق ہمقلم آبزرور ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انجمن کا نیا زنانہ مدرسہ صرف اسواسطے کھولا گیا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھا جائے اور اس مدرسہ میں ان لڑکیوں کو تعلیم دینے کی تجویز ہے جن کے والدین انکو انگریزی پڑھانے کے خواہشمند ہیں اور کسی اسلامی مدرسہ کی عدم موجودگی میں اپنی لڑکیوں کو مشن یا دیگر مدارس میں بھیجنے پر مجبور ہیں - قطع اس امر کے کہ پیسہ اخبار کے اور آبزرور کے بیان کردہ سبب قیام مدرسہ میں بہت کچھ تفاوت ہے ہم موخر الذکر اخبار کے بیان کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے (کیونکہ اس کے اڈیٹر انجمن کی صیغہ تعلیم کے سکرٹری بھی ہیں) انجمن کے اس فیصلہ پر اظہار مسرت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی قوم کی لڑکیوں کو ایک بلائے بے درمان سے بچانیکا بیڑا اٹھایا ہے - لیکن ہمیں معاف کیاجائیگا اگر ہم یہ کہیں کہ جبتک مدرسہ کا سٹاف عیسائی صدر معلمہ کے ماتحت ہے اسوقت تک اس بلائے بے درمان کے جادو کو کوئی شے کم نہیں کرسکتی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ صدر معلمہ مشنری نہیں بلکہ صرف عیسائی معلمہ ہے - لیکن شخصیت کا اثر طلبہ پر اور خصوصاً لڑکیوں پر ایسا زبردست ہوتا ہے کہ وہ اُن خفیہ باطنی اثرات سے ہرگز عہدہ برآ نہیں ہوسکتیں - جو نامعلوم طریقے سے اُن کے نازک دل و دماغ پر مسلط ہوتے ہوئے آخرکار اُن پر پورا قابو پالیتے ہیں - علاوہ ازیں یہ اظہر من الشمس ہے - کہ جس طرح ازمنہ گزشتہ میں ہر ایک مسلمان "مشنری" کی حیثیت رکھتا تھا اسی طرح اس زمانہ میں ہر ایک عیسائی مرد اور عورت خصوصاً "مشنری" ہے - اور چاہے اُنکے سپرد مذہبی تعلیم ہو یا نہ ہو - اور اُنھیں مذہبی مسائل پر طالبات علم کے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت ہو نہ ہو اُن کے باطنی تصرفات اثر کئے بغیر نہیں رہتے - اور لڑکیاں ضرور پہلے اُنکی ہمخیال اور پھر ہم آہنگ ہوکر اپنا دین و ایمان کھو بیٹھتی ہیں - اس سے قطع نظر وہ اپنے مذہبی عقائد اور احساسات کو اپنے افعال و اقوال کے ذریعہ اس انداز سے اپنے مخاطب کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتی ہیں - کہ بظاہر کسی کو اُن کے مقصود اصلی سے آگاہی نہیں ہوسکتی اور حقیقت میں وہ اپنا کام برابر کئے جاتی ہیں -

یہ بھی صحیح ہے - کہ مدرسہ کا اہتمام مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے - مجلس منتظمہ مسلمان ممبروں پر مشتمل ہے تمام استانیاں (بجز اس مسیحی عورت کے) مسلمان ہیں لیکن بایں ہمہ اس ایک عیسائی خاتون کے غیر محسوس اثرات کو کون کس طریقے سے روک سکتا ہے فی الحال یہ کہا جاتا ہے کہ سٹاف میں صرف ایک مسیحی عورت ہے - مگر ہمکو معلوم ہوا ہے کہ نائب صدر معلمہ کے لئے بھی کسی مسیحی عورت کی تلاش ہے - چنانچہ پچھلے دنوں ایک یورپین لیڈی سے اسبارہ میں اراکین انجمن کی گفتگو بھی ہوئی ہے لیکن وہ عورت چونکہ اپنے مذہب کی پابند تھی اور ۵۰۰ روپیہ کی خاطر اپنے "یوم السبت" کو قربان نہیں کرسکتی تھی اور اتوار کو مطلق نہیں پڑھانا چاہتی تھی - (نئے مدرسہ میں بجائے اتوار کے جمعہ کو تعطیل ہوا کریگی) اسلئے اسکی خدمات حاصل نہیں کیگئیں -

بہر کیف ہمیں یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور اس امر میں "وکیل" کے ساتھ بالکل متفق ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو نیم سرکاری اور مسیحی مدارس میں ہرگز تعلیم نہیں دلانی چاہیے اور ضرورت ہے کہ اس مطلب کے لئے اپنے مدارس قایم کئے جائیں لیکن نصاب تعلیم و طریقہ تعلیم کا سوال پھر بھی بدستور قائم رہتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جبتک نصاب تعلیم و طریقہ تعلیم ہماری مخصوص قومی و مذہبی ضروریات کے مطابق نہیں ہوگا - ہمارے لئے کوئی تعلیم مفید نہیں ہوگی ہم یہ جاننے کے خواہشمند ہیں کہ انجمن مذکور نے اپنے نئے مدرسہ میں کون کون سی کتابیں داخل نصاب کی ہیں اور طریقہ تعلیم کیا رکھا ہے -

ہم اس موقع پر اپنے سابقہ تین لیڈروں کا لب لباب بالاختصار درج کرنا چاہتے ہیں تاکہ "وکیل" کا مافی الضمیر واضح ہوجائے اور غلط فہمی کی گنجائش نہ رہے -

(۱) مروجہ انگریزی طریقہ تعلیم ہماری ضروریات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا (۲) انگریزی تعلیم نے مسلمان مردوں کے مذہبی جذبات پر کچھ اچھا اثر نہیں ڈالا - (۳) انگریزی تعلیم اپنی موجودہ صورت میں مسلمان لڑکیوں کے لئے مفید نہیں ہوسکتی (۴) مسیحی عورتوں کے زیر سایہ تعلیم و تربیت دلانا مسلمان لڑکیوں کے لئے ہرگز مفید نہیں ہوسکتا (۵) جو لوگ کسی خاص وجہ سے مجبور ہوکر اپنی لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانا چاہتے ہیں انکو سب سے پہلے انگریزی زبان میں ایک مفید معنی خیز قومی نصاب تیار کرانے کی فکر کرنی چاہیے (۶) اگر کسی زنانہ مدرسہ میں خواہ وہ نیم سرکاری ہو یا مسیحی - یا اسلامی - ان امور کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو وہ مسلمانوں کے لئے ہلاکت آفریں نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوگا -

یہ تمام پیش کردینے کے بعد ہم اپنے معزز ہمقلم "آبزرور" سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا "وکیل" کے خیالات - واقعات و دلائل پر مبنی ہیں یا محض خیالات پیشیں کا نتیجہ ہیں ؟ -

بقیہ تلغرافات

ترکی رسالہ ایڈریانوپل کے سامنے پہنچگیا

قسطنطنیہ میں برلن سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی رسالہ ایڈریانوپل کے سامنے پہنچگیا -

بخارسٹ ۱۹ جولائی - رومانوی رسالہ نے بمقام فرڈیننڈ ورجو میلنکا اور صوفیہ کے درمیان واقع ہے ایک بلغاروی برگیڈ کو شکست دی - بلغاریوں نے ایک جنرل کیساتھ ہتھیار ڈالدئے اور ۱۳ توپیں دشمن کے حوالے کردیں -

لنڈن ۲۰ - جولائی - انگریزی جنگی جہاز یارمتھ، انفلکسیبل اور ہرامرائن پائرس میں پہنچ گئے ہیں - چار برطانوی تباہ کن کشتیاں بھی پہنچنے والی ہیں -

طہران ۱۹ - جولائی :- شاہ معزول کے بھائی سالار الدولہ نے سنہ کے قریب ایرانی کاسکوں کی ایک جمعیت کے سامنے ہتھیار ڈالدئے ہیں - سُنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ سے اُسے اس شرط پر پنشن دینے کیلئے کہا جائیگا کہ وہ کسی غیر ملک کو ہجرت کرجائے -

دلیمہ کی خبر! روسی سفارتخانے نے پیٹرسبرگ کو تار دیکر سالار الدولہ کے متعلق ہدایات طلب کی ہیں کیونکہ وہ روسی حفاظت میں طہران آنیکی خواہش رکھتا ہے -

شذرات

ڈاکٹر انصاری کے طبی وفد کا استقبال کیا معنی رکھتا ہے

۱۰ جولائی کے ہمدرد میں ڈاکٹر انصاری صاحب کے استقبال کا پروگرام ہماری نظر سے گذرا تھا جسپر ہماری طبیعت اوسیوقت اس عجیب و غریب تقریب کی نوعیت سے متردد ہوگئی تھی لیکن اوس وقت ہمنے چند وجوہ سے کچھ لکھنا مناسب نہ سمجھا۔ اب کہ استقبال کے جلسے ختم ہو چکے ہیں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس موقع پر سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا استقبال کس نوعیت سے اسقدر اہم تھا کہ اوس کے لئے عزیز وقت بیکار کھونے کے علاوہ روپیہ بھی غیر ضروری مصرف میں صرف کیا گیا۔

کیا مسٹر محمد علی اور اونکے دوسرے ہمخیال سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری ترکی سے وہ کوئی خوشخبری لیکر وارد ہندوستان ہوئے تھے کہ اون کا استقبال اسقدر دھوم دھام سے کیا گیا۔ ڈاکٹر انصاری ترکی گئے اور ترکی کے مصائب و تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھکر ہندوستان واپس آئے اونکا استقبال یہ معنی رکھتا ہے کہ خدانخواستہ ترکی کی تباہی ہمارے لئے موجب مسرت ہے۔

ڈاکٹر انصاری کے ورود ہند کا دن ہمارے لئے قیامت سے کم نہ تھا کیونکہ ڈاکٹر انصاری کی واپسی نے ہمارے اون مہلک زخموں کو پھر تازہ کر دیا جو ترکی کی تباہی مصائب لاکھوں بیگناہوں کے قتل معصوم و شریف خاتونوں کی عصمت دری سے گذشتہ واقعات سے ہمارے قلب و جگر کو چھلنی بنائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری ہندوستان واپس آئے اور اپنے ساتھ اون چشم دید زہرہ گداز مظالم و مصائب کے واقعات لیکر آئے جنکے سننے سے دل خون ہوتا اور آنکھیں خونباری کرتی ہیں۔

ابتک ترکی کی تباہی مصائب اور مظالم کے جو واقعات ہم سنتے رہے ہیں وہ صرف اخبارات کے کالموں سے لیکن ڈاکٹر انصاری نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ چشم دید ہونیکی وجہ سے ہمارے لئے اسقدر موثر ہیں کہ گویا یہ مظالم ہماری نگاہوں کے سامنے ہوئے ہیں اور ہم سخت دل اپنے مظلوم بھائیوں اور اپنے مذہبی سلطنت کی تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کیا ان واقعات کی موجودگی میں۔ کیا ان حادثات کے پیش ہونے پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا استقبال کسی مسرت کا موجب ٹھہر سکتا ہے ہماری اسلامی سلطنت تباہ ہوگئی۔ لاکھوں مسلمان بیگناہ شہید ہوئے۔ لاکھوں بیگناہ باشندے قتل و غارت کئے گئے ہیں اور ہزاروں خاندان برباد کی عصمت دری کیگئی۔ لیکن ہم ان تمام واقعات کو آنکھوں سے دیکھنے والے لوگوں کا خوشی سے استقبال کرتے ہیں گویا اسکا مطلب یہ ہے کہ ترکی کی تباہی کا جشن مسرت منا رہے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری کا استقبال جوش مسرت کے بجائے ماتمی لباس سے کیا جاتا۔ نعرہ ہائے مسرت کے بجائے نوحہ زہرہ گداز سے دل کی جلن کا ثبوت دیا جاتا تو ہم سمجھتے کہ مسلمان حقیقت میں ترکی کی تباہی کا رنج دل میں رکھتے ہیں اون کے دل فرط اس صدمہ سے پارہ پارہ ہوگئے ہیں لیکن کیا قیامت ہے کہ تم تباہی دیکھنے والوں کا استقبال خوشی کیساتھ کر رہے ہیں۔ تباہی کا منظر ہمارے سامنے ہے اور ہم خوشیاں منا رہے ہیں۔ اللہ اکبر ہمارے گھر مردہ پڑا ہے۔ ہمارے معابد اور ہماری مذہبی ہستی خطرہ میں پڑی ہوئی ہے۔ ہمارے لاکھوں بھائی فاقہ اور مصیبت کی زندگی کاٹ رہے ہیں اور ہم اپنا روپیہ صرف کرتے ہیں تو کس جگہ اون لوگوں کے استقبال پر جو ہمارے سامنے زہرہ گداز اور قیامت خیز حادثات بیان کرکے ہمیں خونباری کا موقع دینگے۔

ڈاکٹر انصاری کا استقبال اگر یہ معنی رکھتا ہو کہ اسلام کی کمزوری اور مسلمانوں کی تباہی موجب مسرت ہے تو اسمیں ہم مجبور ہیں بیشک لیکن اگر اس کے یہ معنی لئے جاتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری ہندوستان میں ترکی کی فتوحات میں حصہ لیکر داخل ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے لئے اسکی مسرت کوئی نہیں ہو سکتی تو اس کا فیصلہ ناظرین خود کر سکتے ہیں کہ ترکی کا اس جنگ میں کیا حشر ہوا۔ بہرنوع استقبال کی نوعیت ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ڈاکٹر انصاری کے وفد نے کیا کارہائے نمایاں کئے اور کسقدر زخمیوں اور مریضوں کی جان بچائی کیونکہ جنگ کے موقع پر معمولی خدمات بھی نہایت اہمیت رکھتی ہیں اور طبی وفد کی خدمات بھی ہمدردانہ برہبت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

اس موقع پر ہم یہ کہدینا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر انصاری نے جو حالات یہاں آکر بیان کئے اور جسقدر حالات ترکی سے ہندوستان بھیجے انمیں کم و بیش زیادہ حصہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ترک اور ترکی افسر نہایت خلیق و متواضع ہیں اون سے طبی وفد کے اراکین نہایت شوق سے ملے اور ترکی افسروں نے اون کے ساتھ نہایت خلق و تواضع سے برتاؤ کیا یہانتک کہ سگرٹ عنایت ہوا۔ اور دستخط فرماکر تصویر بطور یادگار دیگئی۔

افسوس یہ ہے اوس اسلامی سلطنت کے افراد کا حال جو خادم حرمین شریفین اور سلف کے جانشین کہلاتی ہے۔ ڈاکٹر انصاری کے وفد کے سیکڑوں خط اردو اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں لیکن کسی خط میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ ترکی افسروں کی مذہبی زندگی کیسی ہے اور انھوں نے مذہبی نوعیت سے ملک و قوم کی کیا خدمت کی ہے۔ کسی خط میں یہ بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر انصاری یا اون کے وفد کے کسی رکن نے ترکی میں رہکر کوئی خاص مذہبی فرض بھی ادا کیا ہو یا مذہبی طبقہ سے شرف ملاقات حاصل کیا ہو۔

یہ سب باتیں کم و بیش ایسی ہیں کہ ہم ان پر جسقدر روئیں کم ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام کے پیرو ہونے کا دعوے کرتے ہیں ہماری ایک حرکت ہمارا ایک فعل بھی ایسا نہیں جو حقیقی طور پر اسلام کا نمونہ کہا جا سکے۔

ہم کیوں تباہ ہوئے۔ ہمارے دل و دماغ میں اسقدر آزادی کیوں پیدا ہوئی۔ ہم کیوں کمزور ہوگئے یہ سب صرف اوس پاکیزہ اسلام کے ہاتھ سے چھوڑ دینے کے سبب جو ہماری زندگی کا ایک سچا اصول تھا جسپر ہماری فطرت کا مدار ہے جسمیں ہماری ترقی و کامیابی مضمر ہے۔ اللہ اکبر ایک وہ دن تھا کہ ہماری مذہبی ہستی اس حد تک قوی تھی کہ مخالف قوموں سے صرف دو سوال ہوتے تھے۔ یا تو یہ کہ وہ اسلام لائیں اور احکام اسلام کیلئے گردنیں خم کریں۔ یا اسلام کے ماتحت رہکر جزیہ دیں۔ ایک آج کا دن ہے کہ ہماری تمام تر ترقی کا مدار و معیار یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ ہم اسلام سے بیگانہ ہوکر زندگی بسر کریں اور احکام اسلام کا نام تک نہ لیں۔ آہ! یہ بیدینی اور ترقی کا خیال۔ ہم نہیں کہہ سکتے ہمارا کیا انجام ہوگا۔

ایک نیا مدعی نبوت

دہلی سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے اُس نے پیغام نبوت کے طور پر ایک فرمان شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے "زمین اور انسان"۔

یہ مسیح جدید اپنے فرمان میں بیان کرتا ہے کہ زمین بھی مثل دوسرے ذی روح حیوانات کے ایک ذی روح جسم ہے جو ان چھوٹے چھوٹے اجسام سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے جو فضاء عالم میں موجود ہیں وہ سانس بھی لیتی ہے۔ اسکی سانس سے جو ایسڈ خارج ہوتا ہے وہ کوئلہ بن جاتا ہے۔ وہ اپنی ارادے اور مطلق العنانی کے ساتھ حرکت کرتی ہے اور اپنے دماغ کے ذریعہ سے جو قطب میں ہے غور و فکر کرتی ہے۔

یہ شخص اپنے زمانہ کے متبحر علماء میں سے ہی لیکن دنیا والوں کے لئے تو اس سے قبل جو نبی آچکے ہیں وہ کافی ہیں۔

ڈپٹی مجسٹریٹ کی ناک کٹ گئی

معاصر ذوالقرنین قمطراز ہے "نینی تال سے خبر آئی ہے کہ رام لال سالہ نامی ایک شخص گھوڑوں کی تجارت کرتا تھا۔ شریف خاندان سے تھا انگریز اور ہندوستانی بھی اوس سے واقف ہیں ہر روز یہ شخص (زخم پشت) گھوڑے پر سوار ہوکر صبح و شام نکلا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے ایک عزیز پر فوجداری میں دعویٰ دائر کیا۔ مقدمہ مسٹر گارڈن افسر خزانہ کے اجلاس میں پیش ہوا جنھوں نے مقدمہ خارج کر دیا۔ رام لال مقدمہ کے خارج ہونے کی خبر سے اسقدر مشتعل ہوا کہ سیدھا اپنے عزیز کے مکان پر پہونچا اوسکا پتہ نہیں تھا لہذا اوس نے دو کلہاڑیاں اوسکی لڑکی اور لڑکے پر لگائیں۔ لڑکی تو فوراً مر گئی۔ اور لڑکا پڑا سسک رہا ہے۔ ملھی تال سے اس حرکت کے بعد وہ نینی تال کی طرف چلا۔ راستہ میں مسٹر گارڈن گرینڈ ہوٹل کی طرف آرہے ہیں اون کو راستہ روک کر کہا کہ تمنے انصاف نہیں کیا اور اونکی طرف لے کر بڑھا۔ لارڈلی صاحب فوٹو گرافر کے ملازم نے دور سے دیکھا اوس نے آواز دی اسپر گارڈن صاحب اپنی گردن بچانے لگے کہ اوسکی کلہاڑی اونکی ناک پر پڑی جس سے ناک بالکل کٹ گئی اور ایک طرف کا گال کٹ گیا اگر وہ نہ بچالے تو کلہاڑی گردن پر پڑتی۔ گارڈن صاحب پر حملہ کرکے رام لال تھانہ کی طرف گیا جہاں کوئی پولیسمین مارے خوف کے نزدیک نہیں آتا تھا۔ ایک انگریز نے ہوشیاری سے رام لال کے ٹٹو کے کھولی ماری جب ٹٹو گر گیا رام لال نے کلہاڑی رکھدی اور تھانہ میں جاکر اپنے تئیں حوالہ پولیس کر دیا۔ گارڈن صاحب اسوقت ہسپتال میں زیر علاج ہیں جہاں اون کو ابھی مدت تک ٹھہرنے کی ضرورت ہوگی۔"

آگرہ میونسپلٹی کو نوٹس

آگرہ میونسپلٹی کو اہل شہر نے نوٹس دیا ہے کہ چنگی میں نالائق آدمیوں کی بھرتی کی وجہ سے پبلک کا بیشمار روپیہ ضایع ہو چکا۔ اگر دو مہینے کے اندر نقصان پورا نہ کیا اور نالائق آدمیوں کو برطرف نہ کیا گیا تو میونسپلٹی کے خلاف عدالتمیں چارہ جوئی کیجائیگی۔ اگر یہ مقدمہ چلا تو پُر لطف ہوگا۔

تیس ہزار کا عطیہ

سرہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ بھوپال نے نہایت فراخدلی سے دہلی میں زنانہ طبی کالج کے لئے ہرایکسیلنسی لیڈی ہارڈنگ کو ۳۰ ہزار روپے کا عطیہ عنایت کیا ہے۔

علامہ شبلی کا استعفےٰ معتمدی دار العلوم ندوہ سے

معزز معاصر وکیل رقمطراز ہے کہ کچھ مدت ہوئی

مولانا شبلی نے ارکان دار العلوم ندوہ کے باہمی اختلافات سے متاثر ہوکر یہ تجویز پیش کی تھی کہ جس طرح یورپین حکومتوں میں احرار (لبرل) اور محتفظ (کنسرویٹو) فریق باری باری سے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اسی طرح ندوہ میں بھی دونوں مخالف گروہ جو قوم کی بدقسمتی سے پیدا ہوگئے ہیں باری باری ندوہ کے انتظام کی باگ اپنے ہاتھ میں لیا کریں۔ یعنی ایک فریق ایک خاص میعاد تک برسر اقتدار رہنے کے بعد مستعفی ہو اور اسکے بجائے دوسرا فریق بار انتظام اپنے سر اٹھانے کے لئے مستعد ہوجایا کرے۔ علامہ ممدوح نے اسوقت اپنا یہ عندیہ بھی ظاہر کیا تھا کہ اس تجویز کو قوت سے فعل میں لانے کے لئے سب اول میں خود مستعفی ہونگا۔ فریقین کے مسلسل و پیہم جھگڑوں اور قضیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جن کی وجہ سے ندوہ جیسے اہم ضروری کام میں مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی تھیں۔ ہم کو اس تحریک سے محض اس لئے اتفاق تھا کہ ممکن ہے اس طریقے سے قوم کا یہ مایۂ ناز انسٹی ٹیوشن زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے لیکن جب ہم دوسری طرف یہ دیکھتے ہیں کہ ندوہ کی تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا مرکز علامہ ممدوح ہی ہیں اور یہ محض انہیں کی سعی بلیغ اور اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے کہ ندوہ کی شہرت حدود ہندوستان سے نکلکر مصر و روم و شام تک میں جا پہونچی ہے تو ہم اپنے آپکو مذکورہ صدر تجویز سے اختلاف کرنے پر مجبور پاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ خبر تمام اسلامی ہند میں انتہائے رنج و افسوس کیساتھ سنی جائیگی کہ مولانا شبلی معتمدی دار العلوم ندوہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

مولانا نے اپنے استعفار کی وجہ خرابی صحت کے علاوہ اراکین ندوہ کے اختلافات باہمی کو قرار دیا ہے۔ اگرچہ عام حالات میں یہ ایک معمولی بات سمجھی جاتی لیکن ایک ایسے وقت میں جبکہ ندوہ کی نحیف حالت ایک ناصح مشفق رہبر شفیق اور ہمدرد کامل کی محتاج ہے۔ مولانا کی استعفے کو استحسان سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ بیشبہ سیرت نبوی کا کام اُن کے وقت اور قوت کا سب سے زیادہ مستحق ہے اور آنکا دردمند دل اس گرانقدر تحریک سے جسکے وہ روح رواں ہیں۔ استعفے کے بعد بھی جدا نہیں ہوسکتا مگر معاملہ کے تمام نشیب و فراز کو مدنظر رکھتے ہوئے انکا موجودہ وقت میں مستعفی ہونا ندوہ کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہوسکتا۔"

ایران میں بدامنی ۔ کازرون

حبل المتین لکھتا ہے کہ:۔ "چند روز ہوئے کہ محمد علی خان

کشکولی صحرائے کازروں میں چند بزرگوں کو ہلاک اور باشندوں کی ایک بڑی جماعت کو مثلہ (ناک کان کاٹنا) کرنیکے بعد نیلاق کی جانب چلا گیا تھا۔ حسب عادت کشکولی فرقہ تین ماہ بعد اسے پھر اسطرف آنا چاہیے تھا۔ کسی قدر تعجب کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ سپاہ لار خور کا زروں میں جندرمہ کی سپاہ کی دو رجمنٹیں لئے پڑا ہے۔ سرکش محمد علی خان نے جسارت کرکے کازرون سے تین میل کے فاصلہ پر ایک ترکی قافلہ پر چھاپہ مارا اور مال کی لدی لدائی سو راسیں ایکر چلتا بنا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کازروں کے صحرا پر حملہ آور ہوا اور علاوہ قتل و غارت اور ہلاک کی چند جنگ آزماؤں کے مال کی دستبرد کی ان سرداران قبیلہ میں سے بعض کو قتل اور بعض کو ہلاک کردیا۔ علاوہ ازیں سات ماہ تک شیراز سے بوشہر تک مہم نہ لیجانے کی جندرمہ سپاہ کو دھمکی دی ہے۔ تفتیش کرنے پر اعلیٰ ارکان سلطنت کو معلوم ہوا کہ جندرمہ سپاہ کیلئے اس قسم کی پیچیدگیاں پیدا کرنی اور محمد علیخان کشکولی وغضنفر الدولہ کا آمادہ خودسری ہونا کسی پوشیدہ کوششوں کا لازمی نتیجہ ہیں چونکہ اعلیٰ ارکان سلطنت کی جانب سے جندرمہ کے نام حکم نافذ ہوا تھا کہ کازروں سے شیراز ہوتی ہوئی مدد پہنچ جائے اسلئے چند روز ہوئے کہ مشار الیہ شیراز کی طرف روانہ ہوچکی ہے۔ اس جگہ محترم وقائع نگار نے اسبات کو نظرانداز کردیا ہے کہ جندرمہ کی زحمت کشی کا نتیجہ دوسروں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ رعیت نے جندرمہ کے یہاں آنے سے پیشتر جو دھمکیاں اور سختیاں محمد علیخان کشکولی کی سہی ہیں ان سے تنگ آکر اس نے کامل ارادہ کرلیا تھا کہ راستہ سے علیحدہ ہوکر غیر راہ ساحل دریا تک پہنچ جائے اور وہاں سے کسی دوسرے ملک کو چلا جائے لیکن متعرض ان کے ارادوں کو تاڑ گیا اور اس نے چپکے چپکے پوشیدہ طور پر اسکا انتظام کرنا شروع کیا۔

وزارت جلیلہ کا فرض ہے کہ جبتک ترکی قزاق فرقہ نہیں لوٹتا اور فرصت ہے تو اس فرصت کو غنیمت سمجھکر اوس سے استفادہ حاصل کرکر ان خودسرانہ حرکات کی انسداد کی تجاویز عمل میں لائے۔ کازروں میں جنگی سپاہ اور ذخیرہ کافی تعداد میں مہیا کرے انہیں چند ایام میں جندرمہ سپاہ کی ایک تعداد کثیر کازرون پہنچ سکتی ہے۔ حفظ تقدم اسی کا نام ہے کہ مخدوش راستوں میں مستقل طور پر جندرمہ سپاہ کو متعین کیا جائے محض راستوں کی سرسری دیکھ بھال کی غرض سے انکا گشت لگانا کافی ہوگا اور اسی سے راستوں کی حفاظت اچھی طرح ہوسکے گی۔

مسلمان لڑکیاں اور انگریزی تعلیم

(ایک مسلمان حکمران خاتون کی قیمتی خیالات)

ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جی سی آئی ای ۔ سی آئی ۔ ایس آئی نے ۲۶ ۔ جولائی کو اپنے یہاں کے زنانہ مدرسے سلطانیہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعام میں لیڈی سپرنٹنڈنٹ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ

"لڑکیوں کی تعلیم میں ایک نہایت پیچیدہ اور اہم سوال انگریزی تعلیم کا ہے۔ میں اسکی ہمیشہ مخالف رہی ہوں اور اب بھی مخالف ہوں۔ تعلیم جبتک مادری زبان میں نہو ہرگز مفید نہیں ہوتی۔ ہر ملک اور ہر جگہ کی تعلیم کی ترقی اور تعلیم کا اصلی فائدہ صرف مادری زبان میں تعلیم سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن میں تمام لڑکیوں کے والدین کو اور لڑکیوں کو اس امر پر توجہ دلاؤنگی کہ انگریزی زبان کی تحصیل سے بالکل بے پروائی بھی نہ کیجائے۔ ہندوستانی لڑکیوں کا زمانہ تعلیم بہت ہی تھوڑا ہے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ۔ نو سال کی مدت انکی تعلیم کیلئے دی جاسکتی ہے۔ اگر وہ اپنے نصاب کو چھ سال میں اردو میں پورا پڑھ لیں تو دو تین سال انکے لئے اور بچتے ہیں اور اس عرصہ میں ذہین لڑکیاں صرف انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کریں تو اسمیں بھی کامیاب ہوسکتی ہیں اور جو لڑکیاں اس محنت کو برداشت کرسکتی ہیں وہ اردو ۔ انگریزی دونوں میں تعلیم حاصل کریں یا انکا مقصود یہ ہو کہ وہ ڈاکٹری ۔ مڈوائفری ۔ نرسری آرٹ وغیرہ کی تعلیم پائیں جو بغیر انگریزی تعلیم کے کامیابی کیساتھ حاصل نہیں ہوسکتی تو بیشک انکو انگریزی میں تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ لڑکیاں اسقدر انگریزی زباندانی سے ضرور واقف ہوجائیں کہ وہ اُن مفید کتابوں کا جنکا بدل اُردو میں نہیں ہے مطالعہ کرسکیں۔ میں دیکھتی ہوں اور خود میرے ذاتی کتبخانہ میں انتظام خانہ داری ۔ حفظان صحت ۔ بچوں کی تربیت اور پرورش ۔ تیمار داری ۔ صنعت و حرفت ۔ موسیقی سوزنکاری وغیرہ کے متعلق بیسیوں نہایت عمدہ اور نفیس کتابیں موجود ہیں ۔ اور یہ سرمایہ اُردو میں نہیں ملتا۔ اسمیں تو شک نہیں کہ اردو میں بھی ایسی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور انگریزی سے ترجمہ بھی ہوسکتی ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسی محنت کون برداشت کرے اور کہانتک ترجموں کے ذریعے سے یہ مقصد حاصل کیا جائے اور کہاں سے مسلمانوں میں یہ ہمت و ایثار آئے کہ وہ ایسا سرمایہ تصانیف فراہم کرنیمیں مصروف ہوں جن قوموں نے کہ اپنی مادری زبان میں علم حاصل کیا ہے اور ترقی کی ہے انکی ذی علم اور مصنف لوگوں نے ہمیشہ اس قسم کے وسائل بہم پہنچائے ہیں تاہم غیر ملک کی زبانوں کی تعلیم بھی جاری رکھی ہے چنانچہ انگلستان میں جہاں ہر قسم کی ترقی ہوئی ہے فرانسیسی اور جرمن زبانوں کی بھی تعلیم ہوتی

ہے ۔ ہندوستانی آدمی خواہ وہ عورت ہوں یا مرد انگریزی تعلیم سے بے پروا نہیں ہوسکتے کیونکہ آئے دن انگریزی میں ایسی نفیس کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں جنمیں سے ہر ایک میں معلومات اور فائدہ کی باتوں کا ذخیرہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ انگریزی کا جاننا ہماری ضروریات زندگی میں داخل ہوتا جاتا ہے خصوصاً درجہ متوسط اور درجہ امراء کی معاشرت کا لحاظ کرتے ہوئے تو انکی عورتوں کے لئے انگریزی جاننا نہایت ضروری ہے۔" ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی تقریر کا یہ حصہ بجائے خود نہایت مدلل و زبردست ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ان تمام کتابوں کا ترجمہ اردو میں کرلیا جائے تو پھر انگریزی تعلیم کی مطلق ضرورت نہیں رہ جاتی ۔

آنریری سکریٹری علیگڈھ کالج کا پہلا سال

معزز معاصر مسلم گزٹ رقمطراز ہے کہ نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب ۲۱ ۔ جولائی ۱۹۱۲ء

کے ایک خاص جلسہ ٹرسٹیان میں محترم بزرگ قوم نواب وقار الملک بہادر کی بجائے علیگڈھ کالج کے سکریٹری مقرر ہوئے تھے۔ علیگڈھ کالج کا سکریٹری صرف کالج اور ٹرسٹیوں کا سکریٹری نہیں ہوتا بلکہ تمام قوم کیساتھ اُسکا گہرا تعلق ہوتا ہے اور اُس سے توقع کیجاتی ہے کہ وہ قریباً تمام معاملات میں قوم کی رہبری و رہنمائی کا فرض انجام دے سرسید ۔ نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک بہادر میں اپنے ذاتی کوتی القدر ربوجہ احسن انجام دیتے رہے ہیں لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ آنریری سکریٹری نے قوم کی ان جائز توقعات کو پورا کرنیکی مطلق کوشش نہیں کی اور اپنے عہد حکومت کی ایکسالہ میں اسبات کو اچھی طرح ثابت کردیا کہ جو شخص اپنی عمر کا بیشتر حصہ سرکاری ملازمت میں گذار چکا ہو قومی معاملات کو انہماک اور شغف کیساتھ انجام نہیں دیسکتا اُسکا وقت زیادہ تر تفریحی مشاغل میں گذرتا ہے۔ سکریٹری صاحب کی ایکسالہ کارگذاری پر نظر ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی مانند ظاہر ہوجاتی ہے کہ اُنھوں نے کالج اور قوم کے کاموں کو ایک ہمدرد و شفیق لیڈر کی سنجیدہ نظر سے نہیں دیکھا بلکہ ایک ایسے شخص کی نظر سے دیکھا ہے جسکی زندگی کا مطمح نظر کسی خاص طبقہ کی خوشنودی ہو ۔ اور جو اسی معیار کے مطابق ہر کام کو انجام دیتا ہو۔

نواب ممدوح کی یکسالہ تاریخ کارکردگی سے اگر تفریحی جلسوں پارٹیوں اور شاندار ڈنروں کو خارج کردیا جائے تو باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ عام رائے کی یہ شکایت فی الواقع بجا ہے کہ آپکے سکریٹری ہونیکے زمانہ سے ابتک اس کثرت سے یہ واقعات ہوئے ہیں کہ کسی سکریٹری کے زمانہ میں اسقدر تھوڑے عرصہ میں نہیں ہوئے۔ نواب ممدوح کے میلان طبع کی حقیقت جو کچھ کہ علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے جسمیں آنریری سکریٹری صاحب نے اپنے خطاب کی خوشی میں شکریہ کے مضمون اور فہرست مبارکباد شائع کرنیکے لئے پورے کالم یعنی صفحے صرف کئے ہیں ۔ علیگڈھ گزٹ کالج کا آرگن ہے کالج کے کسی عہدہ دار کا خواہ آنریری سکریٹری یا گزٹ کا اڈیٹر ہی کیوں نہو آرگن نہیں ہے اسلئے ان کو اس نمود و نمائش کیلئے گزٹ کے اتنے صفحے صرف کرنیکا کوئی حق نہ تھا لیکن ان ۱۷ کالموں سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ نواب ممدوح کا حلقہ احباب

مراسلات

ضروری گذارش

کونسل کے مسلمان ممبروں - انجمنہائے اسلامیہ اور ڈسٹرکٹ و پراونشل لیگوں کے سیکرٹریوں اور جملہ سر برآوردہ اہل اسلام کی خدمت میں

جناب من - السلام علیکم - آپکو معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ عالیہ نے حال میں سفر حج کے متعلق چند جدید قواعد تجویز فرمائے ہیں اور انکے متعلق اسلامی انجمنوں اور سر برآوردہ اہل اسلام سے رائیں طلب کیگئی ہیں ان قواعد میں دو امور خاص توجہ کے قابل ہیں (۱) حجاج کے جدہ تک لانے اور لیجانیکا ٹھیکہ صرف ایک کمپنی کو دیدیا جانا (۲) حجاج کیلئے ٹکٹ واپسی کی قید عائد کرنا۔

یہ دونوں امور عازمان حج کیلئے سخت مشکلات اور دشواریوں کا باعث ہونگے اور اسمیں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ ایسی قیود سے حج کرنیوالونکی تعداد کم ہوجائیگی اور یوماً فیوماً کم ہوتی چلی جائیگی اور حج کے عظیم اجتماع سے جو اسلامی شان و شوکت برقرار ہے وہ کم ہوجائیگی اور شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے اس اسلامی اجتماع میں جو فوائد مضمر رکھے ہیں ان سے مسلمان محروم ہوجائیں گے - اور مسلمانوں کے بہت سی امیدوں کا خون ہوجائیگا اسلئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تمام اہل اسلام بالاتفاق ان قواعد کے نفاذ سے گورنمنٹ کو باز رکھنے کی جائز کوششوں کو انتہا تک پہنچائیں - اور مودبانہ مگر پر زور معروضات سے ان قیود کی مخالفت میں اپنی آواز بلند کریں -

گورنمنٹ کی طرف سے اسبارہ میں جو کاغذات شائع ہوئے ہیں انمیں کوئی وجہ اس بات کی نہیں ظاہر کیگئی ہے کہ صرف ایک کمپنی کو ٹھیکہ دئے جانیکی کیا ضرورت لاحق ہوئی ہے؟ اکثر اوقات مختلف کمپنیوں کے باہمی مقابلہ میں شرح کرایہ کی نہایت کم ہوجاتی ہے اور بہت تھوڑے صرف میں حجاج خانہ کعبہ کے حج اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کے شوق کو پورا کرتے اور اپنا دینی فرض ادا کرتے ہیں - یہ کہاں کا انصاف ہے کہ غریب حجاج کے کرایہ کا مسئلہ صرف ایک کمپنی کے مالکوں کی رائے پر چھوڑ دیا جائے اور دوسری کمپنیوں کو اس کا موقعہ بھی نہ دیا جائے کہ وہ مقابلۃً امکانی تخفیف کرایہ میں کر سکیں - تمام سرکاری کاموں کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں اور جنکی شرح کم سے کم ہوتی ہے اسکو ٹھیکہ دیا جاتا ہے - حجاج کے بارے میں (جہانتک معلوم ہوا ہے) یہ بھی نہیں کیا گیا - الغرض ٹھیکہ کی کارروائی بالکل بیجا اور بے وجہ ہے ہرگز کسی کمپنی کو ٹھیکہ نہ دینا چاہیئے -

دوسرا مسئلہ ٹکٹ واپسی کا ہے اسکی وجہ یہ ظاہر کیگئی ہے کہ ہر سال جدہ میں کثیر تعداد نادار حجاج جمع ہوجاتے ہیں جنکے پاس واپسی کا کرایہ نہیں ہوتا اور وہ سخت مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں - یہ امور فی الواقع توجہ کے قابل ہیں اور ان پریشانیوں کے رفع اور حجاج کی مشکلات کو حل کرنیکے لئے کوئی تدبیر ضرور سوچنی چاہیئے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں - لیکن اسکے واسطے جو تدبیر سوچی گئی ہے وہ (یعنی ٹکٹ واپسی کا قاعدہ) نامناسب اور غیر موزوں ہے اور اس سے حجاج کی جائز آزادی میں سخت رکاوٹ پیدا ہوگی - پھر یہ قید مذہب اسلام کے بھی خلاف ہے کیونکہ شریعت اسلام نے حج کیواسطے دو طرفہ کرایہ کی موجودگی لازم نہیں کی ہے بلکہ صرف خانہ کعبہ تک پہونچنے کا خرچ یا اسکی طاقت کو ضروری گردانا ہے چنانچہ قرآن کریم کی آیت ہے وَلِلّٰہِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی مسلمانوں پر خدا کا یہ حق ہے کہ جس شخص کو خانہ کعبہ تک پہونچنے کی استطاعت ہو وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرے اگر واپسی کی استطاعت بھی لازمی ہوتی تو یوں ارشاد فرمایا جاتا کہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ وَمِنْہُ سَبِیْلًا جسکو وہاں تک پہونچنے اور وہاں سے واپسی کی استطاعت ہو -

پس اسبارہ میں عازمان حج پر ایسی قید عائد کرنی جو انکے مذہب نے عائد نہیں کی مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت کے ہم معنی ہے جس سے پرہیز کرنے کا گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے نادار حجاج کی واپسی کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پر عملدرآمد مناسب معلوم ہوتا ہے -

(الف) ان تمام حجاج سے جو ہندوستان کی کسی بندرگاہ سے جدہ کو بعزم حج روانہ ہوں ایک لازمی رقم چندہ وصول کیجائے جسکی شرح حسب ضرورت مختلف ہوتی رہے اور جس کی مقدار پانچ روپے فی کس سے زیادہ کبھی نہ ہو - اس رقم سے جو سرمایہ جمع ہو اس سے نادار حاجیوں کی مدد کیجائے جو بحالت مفلسی ہر سال جدہ میں جمع ہو جاتے ہیں اور انکو ہندوستان واپس لایا جائے -

(ب) اس سرمایہ کی حفاظت اور اسکے مناسب طریقہ سے خرچ کرنیکے لئے مسلمان ٹرسٹیوں کی جماعت مقرر کیجائے جسکا نام سنٹرل حاج کمیٹی ہو اور اس کا صدر مقام بمبئی قرار دیا جائے -

(ج) ہندوستان کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ حاج کمیٹیاں قایم کیجائیں جنکے فرائض مندرجہ ذیل اقسام کے ہوں مثلاً

(۱) سنٹرل حاج کمیٹی سے تعلقات قائم رکھنا اور اسکی ہدایتوں پر عمل کرنا اور ضروری امور میں اسکو مشورہ دینا -

(۲) اپنے ضلع کے عازمان حج کو نرمی کیساتھ یہ بات سمجھانا کہ سفر حج ناکافی ہونیکی حالتیں کیسی کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے ہر عازم حج کے متعلق اس بات کا اطمینان کرنا کہ اسکے پاس کسقدر سرمایہ ہے اور وہ مصارف سفر برداشت کر سکتا ہے یا نہیں -

(۳) سفر حج کے متعلق ضروری طبی ہدایات نیز تعلیم وغیرہ کے احکامات - جہازوں کی روانگی کی تاریخوں اور کرایہ کی مختلف شرحوں کا اعلان کرنا -

(۴) عازمان حج کو پاسپورٹ تقسیم کرنا اور پاسپورٹ کے ساتھ مجوزہ ٹیکس وصول کرنا اور عند الضرورت اپنے جمع کردہ سرمایہ سے سنٹرل حاج کمیٹی کو روپیہ بھیجنا وغیرہ وغیرہ -

ہر ضلع میں صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر کے ایماء سے نہایت آسانی کیساتھ اس قسم کی کمیٹیاں قائم ہوسکتی ہیں اور انکے ذریعہ سے وہ تمام مشکلات رفع ہوسکتی ہیں جو گورنمنٹ کو جدید قواعد کے نافذ کرنیکی محرک ہوئی ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ حج چونکہ ایک مذہبی فرض ہے اسکے متعلق جملہ مشکلات کا حل مسلمانوں ہی کے ہاتھ سے ہونا چاہیئے گورنمنٹ کی دست اندازی مسلمان پبلک کی بے اطمینانی کا باعث ہوگی -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی سے بھی اسبارہ میں رائے دریافت کیگئی تھی اور اس نے مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر ہر دو قیود سے اپنی مخالفت کا اظہار کیا ہے اور تجاویز مصرحہ بالا ان مشکلات کے صحیح حل کے طور پر پیش کی ہیں اور اپنی تائید میں علماء اسلام کا ایک فتویٰ بھی جسکی نقل ارسال خدمت ہے - امید ہے کہ جملہ اہل اسلام اس ضروری امر کی طرف توجہ فرمائیں گے اور اگر انکی رائے میں تجاویز مندرجہ بالا صحیح ہوں تو انکی تائید فرمائیں گے - زیادہ نیاز

خاکسار

خادم المسلمین سید محمد عبدالودود و حفظ اللہ بریلی محلہ ...

دربارہ قواعد جدید متعلق حجاج

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ (۱) اگر کوئی سلطنت اپنی مسلمان رعایا کے سفر حج کیلئے جانے میں یہ شرط لگائے کہ ” جس شخص کے پاس صرف مکہ معظمہ تک پہونچنے کا کرایہ ہو اور وہاں سے واپسی کا خرچ اسکے پاس نہ ہو تو اسکو جہاز کا ٹکٹ نہ دیا جائے“ تو آیا یہ حکم بموجب شرع شریف کے جائز ہے یا نہیں اور ایسا حکم مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت سمجھا جائیگا یا نہیں -

(۲) گورنمنٹ ہند چاہتی ہے کہ حجاج کو جدہ تک لانے اور لیجانے کا ٹھیکہ صرف ایک غیر مسلم جہازی کمپنی کو دیدیا جائے سوائے اس کمپنی کے جہازوں کے کسی دوسرے جہاز میں حجاج سفر نہ کرسکیں پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قسم کی پابندیاں سفر حج میں عائد کرنی قابل اعتراض ہیں یا نہیں اور اگر مسلمانان ہندوستان حدود قانونی کے اندر رہکر اس حکم کے منسوخ کئے جانے اور گورنمنٹ کو اس سے باز رکھنے کے لئے جدوجہد کریں تو کیسا ہے - بینوا توجروا

الجواب

دین اسلام کی عبادات مشتمل ہیں فرائض و نوافل کو اور وہ سب خیر ہیں اور سب مذہبی کام ہیں - فرائض کو مکتوبات کہتے ہیں اور نوافل کو تطوع اور ہمارا رب عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ جو کوئی نیک کام نفل بجا لائے تو بیشک اللہ اوس کے کام کو جانتا ور اس سے بہتر و برتر اجر و ثواب عظیم سے عطا فرمائیگا اور حج نفل کے لئے دو طرفہ خرچ درکنار ایکطرف کا خرچ بھی ضرور نہیں زاد و راحلہ شرط فرضیت ہیں اور جو بے زاد و راحلہ کماتا کھاتا جائے ضرور اسکا جانا فی سبیل اللہ اور دینی کام اور ایک اعلیٰ درجہ مذہبی نفل ہے پھر اگر وہ پہلے حج نہ کر چکا ہو تو یہی جانا کہ نفل تھا اس سے حج فرض ادا کردیگا جو اسلام کے چار رکنوں سے ایک رکن عظیم ہے - تفسیر خازن مطبع مصر جلد اول ص۲۵۵ لو لم یجد الراحلۃ وھو قادر علی المشی او لم یجد الزاد وھو قادر علی الاکتساب لا یلزمہ الحج عنہ من جعل وجدان الزاد والراحلۃ شرطا لوجوب الحج ویستحب لہ لو فعل ذالک ویلزمہ الحج عند مالک تفسیر معالم التنزیل جلد اول ص۲۳ لو لم یجد الراحلۃ لکنہ قادر علی المشی او لم یجد الزاد لکن یمکنہ ان یکسب فی الطریق لا یلزمہ الحج ویستحب لو فعل وعند مالک یلزمہ بحر الرائق مطبع مصر ص۳۳۳ لا یجب الحج علی مقعد وزمن ومفلوج ومقطوع الرجلین (الی قولہ) لو تکلف ھو الحج سقط عنھم حتی لو صحوا بعد ذلک لا یجب علیھم الاداء لان سقوط الحج

عنهم لدفع الحرج فاذا تحلوه وتع عند حجة الاسلام كالقبر اذاج

پس مجھے پاس یکطرفہ کرایہ جہازکے سوا ایک پیسہ بھی نہ آئے مجھ سے روکنا بڑے دینی کام سے روکنا اور عظیم خیرسے منع کرنا ہے بلکہ لاکھوں کو حصول ثواب سے [illegible] روکنا ہے۔ فرض تو بہ خیرسے اعظم ہے اور نفل بھی خیرجسیم ہے اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے فمن تطوع خیرا فھو خیرلہ جو کوئی نیک نفل کام ادا کرے تو وہ اسکے لئے بہتر ہے اور ایسا دینی حکم الٰہی کی طرف کان نیک ہونے [illegible] انا گناہ ہے کرنا ضرور ہے کہ خیرسے منع کرنیوالے کو ہمارے دین نے حرام فرمایا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم یعنی جو لوگ ان [illegible] ہوں انکی بات نہ مانو [illegible] کرنا [illegible] ہوگا جو مسلمانوں [illegible] مذہب میں [illegible] یہ خیر سے منع کرنے پر اپنے غضب شدید کا بیان فرمایا قرآن عظیم میں فرماتا ہے القیا فی جھنم کل کفار عنید مناع للخیر جہنم میں ڈالدو ہر بڑے ناشکر سرکش [illegible] خیرسے منع کرنے والے [illegible] جو طریقہ ہمارے دین میں [illegible] بھی [illegible] دین و مذہب میں دست اندازی کا موجب ہوگا جسے گورنمنٹ ہرگز روا نہیں رکھتی اور تحویز رہا ہے اپنیان کے وعدے اعلان [illegible] آزادی کے نہ [illegible] اور اسکے ہزاروں خلاف سرگواہ ہیں کہ وہ مذہبی امور میں دست اندازی ہرگز نہیں چاہتی۔

اور صورت ثانیہ یعنی ایک کمپنی خاص پر محدود کردینا اولی سے بھی زائد دست اندازی مذہبی موجب ہے کہ اسمیں لاکھوں وہ جنکو شرعا جسے مت فرو را احت [illegible] انپر فرض کرنیکو کافی تھی اس عظیم رکن اسلام کے ادا سے باز رہ جائینگے۔ عام آزادی میں کرایہ ضرور زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ با دیکھا گیا ہے کہ کمپنی میں خیال بھی بہت زیادہ ارزاں ہوگیا ہے اور جب ایک کمپنی محدود کردیجائیگی تو بیشک مسلمانوں کو آسانی روک دیجائیگی اور اس رکن اسلام کا ادا ہونا اس کمپنی کے قابو میں ہوجائیگا۔ نا کہ وہ ہو [illegible] آزادی کی حالت میں بفراغت تمام [illegible] خرچ انکے پاس تھا۔ پابندی حالتیں [illegible] ایک حرف کو بھی کافی نہوسکے یہ صراحۃً مسلمانوں کے اتنے عظیم رکن مذہب میں جبرا انکے دین کی بڑی سخت رکاوٹ پیدا کرنا ہوگا۔ ہندو کے تیرتھوں میں وہ آسانی کہ ایک طرف کا کرایہ پیسی کو بھی کافی ہو اور مسلمانوں کے خاص نبی [illegible] اور مدار دین میں یہ پابندی و دشواری کہ

حالت آزادی کا دو طرفہ کرایہ ایک طرف کو بھی شاید کافی نہو۔ گورنمنٹ کا منشا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیا گورنمنٹ نے کبھی ایسا حکم جاری کیا ہے کہ جنکے پاس اگلے پچھلے دونوں وقت کا کھانا نہ دیکھ لیا جائے وہ روزہ نہ رکھنے پائیگا یا جسے دن کو نیند پوری کرلینے کی فرصت نہ دیکھی جائے اُسے شب بیداری و تہجد سے روکا جائیگا کہ یہ امور حفظان صحت کے خلاف ہونگے۔ گورنمنٹ انکو بھی نہیں روکتی جو فضولیات میں اپنا مال اڑاتے ہیں جس سے سوا نقصان کے کچھ فائدہ نہیں جب اس نے مالی آزادی یہاں تک رکھی تو دینی تو سب سے اعظم ہے اگر اسمیں کوئی غلطی (اسوجہ سے کہ گورنمنٹ کو دوسرے دین سے پوری واقفیت نہیں ہو) ہوا۔ جو گورنمنٹ رس میں عجب نہیں کرد خود بھی بہت مذہبی امور سے اکثر غافل ہوں اور انھیں تمام مذہبی جذبات کے اندازہ کا موقع کم ملتا ہو واقع ہوئی ہے تو اہل مذہب کے لئے اسمیں جائز گذارش کا ہمیشہ موقع دیتی اور اسپر ضرور کان رکھتی ہے اور اسکو نہ [illegible] رجوع کرتی ہے جسپر بارہا کا تجربہ شاہد ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے۔ ان شرائط کی منسوخی [illegible] کوشش انتہا تک پہنچا دیں اور یہ ہرگز گورنمنٹ کے خلاف ہوگا بلکہ اس کا عین منشا ہے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ سبحانہ تعالی اعلم

(مہر) سنی حنفی نواب مرزا عبد النبی — کتبہ عبد النبی نواب مرزا عفی عنہ [illegible] نبی و مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مہر) قال علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء — مدرسہ اہل سنت

(مہر) واللہ تعالی اعلم — [illegible]

الجواب صحیح

(مہر) بخط طغرا مولوی حسین احمد

الجواب صحیح

مصطفی رضا خاں قادری — آل الرحمن محمد عرف — ابو البرکات محی الدین جیلانی

الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم
فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

(مہر) محمدی سنی حنفی قادری — من دوست داماں آل رسول — عبد المصطفی احمد رضا خاں

ہذا ہو الحق والحق احق ان یتبع
العبد الضعیف خادم شریعت رسول الثقلین
محمد مبارک حسین سنبھلی

(مہر) محمد مبارک حسین عفی عنہ

زر قیمت مسدس حاذق کہاں گیا

حال میں میرے چند عنایت فرما احباب کے خطوط آئے ہیں جنمیں دریافت کیا گیا ہے کہ آپکے مسدس موسوم بہ اسم تاریخی (محاربات ترکی اٹلی) کی جلدوں کا زر قیمت کہاں گیا کیونکہ بروز عید چھ سات ماہ اخبار مدینہ بجنور اور سرمدینہ وذوالقرنین آگرہ اور افغان پشاور اخبارات میں سب ایڈیٹر دبدبہ سکندری (منشی فضل حسن خانصاحب) کی طرف سے اس مسدس کا اعلان شائع ہوا تھا کہ اسکا زر قیمت چندہ ہلال احمر میں دیا جائیگا اور جسکی قیمت فیجلد ۳ ہے۔

اس لئے خاکسار بنا بر اطلاع عام احباب و جمیع غمگساران قوم یہ مضمون اخبار مدینہ بجنور میں شائع کرنا چاہتا ہے۔ جن اصحاب نے یہ مسدس ملاحظہ فرمایا ہوگا انھوں نے دیباچہ ضرور ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جو سب ایڈیٹر صاحب دبدبہ سکندری کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ اسواسطے مجھے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ دیباچہ مفہوم اعلانات مندرجہ اخبارات متذکرہ عنوان سے مطابق ہے۔ جسکا یہ امر واضح ہے کہ یہ فقیر تصنیف اس مسدس کی جلدوں کا زر قیمت چندہ ہلال احمر کیواسطے وقف کرچکا ہے اور جسکی نسبت دیباچہ مسدس میں سب ایڈیٹر موصوف بھی لکھتے ہیں کہ میں اس کا روپیہ چندہ ہلال احمر میں دینے کے سوائے کسی قسم کا ذاتی تصرف اور ذاتی مفاد اس ذریعہ سے گناہ عظیم تصور کرتا ہوں۔ ہاں صرف اتنے نفع کا شریک ہوا کہ جو رقم اس ذریعہ سے فراہم ہوکے صدقہ انجمن ہلال احمر تک پہنچی کرا جرآخرت کا استحقاق حاصل ہو۔

ایک قابل گذارش یہ امر ہے کہ سب ایڈیٹر صاحب ممدوح کا ایک خط قبل از طبع مسدس میرے نام آیا تھا جسمیں لکھا تھا کہ "آنجناب ایکہزار جلدوں کے فرمائشی آرڈر اس مسدس کے بارہ میں میرے پاس آچکے ہیں اور باقی آرہے ہیں۔ چنانچہ والد صاحب قبلہ کے ایک مرید جناب خانصاحب رائے ولی محمد خاں صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ و رئیس لودھیانہ نے اخبار میں میری تحریر پڑھکر ۔/۔ روپیہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائے ہیں کہ تین سو جلدیں فیجلد ۳ کے حساب سے مسدس پروفیسر حاذق کی بھیجدیجئے۔ اسلئے ایکہزار جلدیں چھپوانیکا انتظام اور کیا جائیگا۔ (اسی طرح اور بھی بعض فرمائشوں کیساتھ قبل از طبع مسدس روپیہ پیشگی آگیا تھا۔ چنانچہ راجہ صاحب بھنسور ریاست نے ۔/۔ روپیہ پیشگی سو جلدوں کیواسطے مرحمت فرمائے تھے جسکا مضمون دبدبہ سکندری میں مشتہر ہوچکا تھا) واضح ہو کہ اس خط سے قبل ایک خط سب ایڈیٹر صاحب کا آیا تھا کہ ایکہزار جلدیں چھپوانیکا انتظام کیا گیا ہے جنکی چھپائی لکھائی کاغذ وغیرہ وغیرہ کا مجموعی خرچ ایک ۔/۔ روپیہ ہے جو کہ وقف ہے

میں تحریر کرونگا کیونکہ یہ روپیہ میں اپنے پاس سے دیدیا ہے (کیونکہ روپیہ پیشگی اسقدر آچکا تھا اور فرماتے ہیں کہ میں نے پاس سے دیدیا ہے) حاذق۔

یہ دونوں خط میرے پاس موجود ہیں جو صاحب ملاحظہ فرمانا چاہیں ارسال کئے جاسکتے ہیں۔

جب رامپور کے خطوط وغیرہ سے معلوم ہوا کہ کتابیں طبع ہوکر آگئی ہیں اور اشاعت شروع ہوگئی تو بندہ نے چند عریضے امور دریافت طلب کی بابت لکھے لیکن جواب ندارد۔ اسپر بندہ نے لکھا کہ افسوس ہے کہ میں بحیثیت مصنف ایک جلد پانے سے محروم رکھا جاؤں اور نہ آپ تعداد جلد بتاتے ہیں اور نہ تعداد خرچ۔ اور یہ کہ آپکو میں نے مسودہ مسدس حسب طلب آپ کے، آپکے مطبع میں طبع کرنے کو دیا تھا نہ کہ لکھنؤ چھپوانے کو۔ آپنے حسب تحریر خود ۔/۔ روپیہ قومی فنڈ سے کم کردیا۔ حالانکہ آپ پہلے میری کتابیں اپنے مطبع میں بلا اجرت طبع کرچکے ہیں اور یہ کہ اعلانات میں آپ مشتہر کرچکے ہیں کہ قیمت فیجلد ۳ ہے اسکا روپیہ چندہ ہلال احمر میں دیا جائیگا۔ آپنے نہائی خرچ کی تشریح نہ کی۔

اس بنا پر میں چاہتا ہوں کہ بعد نہائی خرچ زرقیمت مسدس مجھے عنایت فرمائیں تا کہ میں خود یہ روپیہ اپنے ہاتھ سے انجمن تہذیب الاسلام المورد کے ذریعہ سے چندہ ہلال احمر میں دوں اسپر شاہ فاروق حسن خاں صاحب ایڈیٹر والد ماجد سب ایڈیٹر صاحب دبدبہ سکندری کا ایک عتاب نامہ (جو میرے پاس تبرکاً موجود اور قابل دید ہے) نازل ہوا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جلدوں کے جو آرڈر ایکہزار کے آئے ہیں وہ میرے معتقدین اور مریدین کے ہیں جنھوں نے میری ارادت کی قدر کی ہے نہ کہ آپکے مسدس کی اور یہ کہ آپکو ملک میں جانتا کون۔ اور یہ کہ کیا آپ حدیث نبوی الراجع فی ہبتہ کالراجع فی قیئہ کے مصداق بننا چاہتے ہیں اگر چاہتے ہو تو ۔/۔ روپیہ علی الحساب بھیجکر جلدیں منگالو اور تعداد جلد پھر بھی نہ بتائی گئی (ایک بات اس خط کی اور قابل گذارش ہے وہ یہ کہ سب ایڈیٹر اپنے خط میں ۔/۔ روپیہ پیشگی آجانیکی بابت لکھتے ہیں اور اونکے والد ایڈیٹر صاحب ممدوح العہد رکھواس سے انکار ہے۔ لکھتے ہیں کہ پیشگی رقم ہمنے کوئی مطلق وصول نہیں کی۔ ملاحظہ خطوط سے آپکی راستبازی ظاہر ہوسکتی ہے)

بندہ نے اسکے جواب میں یہ لکھدیا کہ میرا مقصد اس روپیہ کا چندہ میں دینا ہے، آپ عنصر شریف اپنے ہی دست مبارک سے دیں لیکن مجھے تعداد جلد اور تفصیل خرچ سے مطلع فرمادیجئے اور دو جلد نسخے میرے دوستوں کیواسطے مجھے مرحمت کیجئے۔ لیکن افسوس نہ ایک نسخہ مرحمت ہوا۔ نہ تعداد جلد و تفصیل خرچ بتائی گئی۔ پچاس جلدوں کا ویلو پی بندہ کے نام بہزار تقاضا و الحاح بھیجا گیا۔ آخر ناچار ہوکر منیجر نولکشور پریس لکھنؤ سے بندہ نے

مدینۃ النسواں

چاند بی بی

(۵)

اور گولہ بارود ختم ہو جانے سے چاند بی بی نے خزینہ کھلوا دیا اور تانبے وغیرہ کے پیسے بھر بھر کر دشمن پر گولہ باری کی ہے۔ اگرچہ یہ مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن بہت سے معتبر اور مشہور مورخین نے بھی اسکی تصدیق کی ہے چنانچہ مسٹر الفنسٹن نے بھی جینوئیس کے الفاظ سچ مانے ہیں۔

ایک اور مورخ (شفیع احمد) اس خاتون کی بہادری کا واقعہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ چاند خاتون کے شوہر کے عموماً بہت لوگ دشمن ہو گئے تھے اور یہ فکر کر رہے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سے علی عادل شاہ کو قتل کر ڈالیں اگرچہ علی عادل شاہ ایسی باتوں کی پروا نہ کرتا تھا تاہم محتاط تھا اور تین روز سے برابر جاگ رہا تھا چاند بی بی نے اپنے شوہر کو ہمت دلائی اور آرام سے سو جانے کو کہا اور خود ہوشیار بیٹھی رہی۔ اتنے میں بالاخانہ پر کسی کے کودنے کی آواز چاند بی بی کو سنائی دی یہ بہادر خاتون فوراً اپنے شوہر کی تلوار لیکر باہر نکل آئی اور دیکھا کہ دو شخص کھڑے ہیں۔ فوراً انپر جھپٹ پڑی اور پہلے ہی حملہ میں ایک کا تو سر اڑا دیا اور دوسرے حملہ میں ایک کو سخت زخمی کر ڈالا۔ بالاخانہ پر دھمکے کی آواز سے علی عادل شاہ فوراً جاگ پڑا اور باہر آ کر دیکھا تو بہادر سلطانہ تلوار لئے کھڑی ہے علی عادل شاہ کو آتے دیکھکر چاند بی بی نے کہا دیکھئے یہ آپ کے دو دونوں مہمان ہمیشہ کے لئے آپ سے جدا ہو گئے۔

ایک وقت کا ذکر ہے کہ یہ خاتون محافہ میں احمد نگر سے بیجا پور آ رہی تھی، ساتھ صرف ایک مختصر سا باڈی گارڈ تھا۔ حکومت گولکنڈہ کے سپاہیوں سے کہیں راستہ میں چاند بی بی کے محافظ فوج سپاہ سے مڈ بھیڑ ہو گئی اور بات جنگ بن گیا۔ دونوں طرف سے تلواریں نکل پڑیں مخالفین زیادہ تھے اور باڈی گارڈ کے سپاہی کم اپنے سپاہیوں کو قتل ہوتے دیکھکر فوراً محافہ سے نکل پڑی اور اپنے چیتل گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلہ پر آمادہ ہو گئی اور مخالفین پر ایسے حملے کئے کہ انہیں بھاگتے ہی بن پڑی۔

ہر ایک مورخ اس بات کا اقبال کرتا ہے کہ چاند سلطانہ ایک زبردست شہسوار تھی اور بارہا اپنے شوہر کے ساتھ میدان جنگ میں جایا کی ہے۔ صرف جاتی ہی نہ تھی بلکہ ساری فوج کا پورا انتظام کرتی اور رموز جنگ بتایا کرتی تھی۔ اگر اتفاق سے سپاہی پست ہمت ہو جاتے تو فوراً وہاں پہنچ جاتی اور ہمت دلا کر لڑاتی۔ جس طرح یہ خاتون للہ راکامل سپاہی بھی اسی طرح بہت بڑی لائق اور زبان داں تھی۔ یہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ فارسی اور عربی کے علاوہ دکن کی مروجہ زبانیں یعنی تلنگی، تامل، اور مرہٹی (وغیرہ) بھی جانتی تھی اور انمیں بے تکلف گفتگو کرتی تھی۔

ایک معتبر مورخ (قاضی احمد نگر شہاب الدین) لکھتا ہے کہ چاند خاتون نے اپنی خواصوں میں ہر فن اور ہر علم کی جاننے والی عورتیں رکھی تھیں۔

مذکورہ بالا حالات پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاند سلطانہ نے اپنے ملک کو بچانے اور اپنے خاندان کا نام روشن کرنے میں کیسی کیسی کوششیں کیں اور کن کن مصیبتوں کا سامنا کیا۔ (ادیب)

ص صفحہ ۸ کا بقیہ

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کل پندرہ سو جلدیں چھپی ہیں (منیجر صاحب کا خط بھی میرے پاس موجود ہے) میں آجتک یہ لکھتے لکھتے تھک گیا کہ جب فرمائش آئے اکیزار جلدیں، بموجب آپکی تحریر کے قبل از طبع مسدس آپکے پاس آ چکے تھے اور باقی آرڈر آ رہے تھے تو کیا ایک پندرہ سو جلدیں باقی ہیں۔ بفرض محال اگر باقی ہیں تو مجھے مطلع کیجئے میں فروخت کا بندوبست کرا دوں اور جہاں میں بتاؤں وہاں جلدیں دیدیجئے فروخت ہو کر اس کا روپیہ پھر دیدیا جائیگا۔ باقی جسقدر روپیہ موجود ہے۔ اگر آپ خرچ نہا کرتے ہیں تو اسکو مقامی انجمن (رام پور) میں حسب اعلان خود دیدیجئے۔ یا اگر اب تک کہیں یہ روپیہ دیا ہے تو اسکو ثابت کر دیجئے۔ مجھے اپنے دوستوں کی تحریرات سے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ دبدبہ سکندری میں اب تک نہیں چھپا کہ یہ روپیہ مقامی انجمن ہلال احمر (رام پور) میں بھی دیا گیا ہے لیکن ع

ایک خاموشی ہوئی دفتر کے دفتر کا جواب
ایک جیب سو کو مرا کا ہے۔

میں نے اس معاملہ کی تحریک کے لئے معزز اڈیٹر الہلال سے بھی درخواست کی کیونکہ یہ ایک قومی معاملہ ہے لیکن صاحب ممدوح الصدر نے باوجود آزاد خیالی سخت بودا پن دکھایا۔ ارقام فرماتے ہیں کہ "میرے معاصرانہ تعلقات مجھے تحریک کی اجازت نہیں دیتے" ایک خط قمر شاہ خان صاحب سیکرٹری انجمن ہلال احمر رام پور کو بھی لکھا جس کے جواب سے ظاہر ہے کہ وہ بھی جناب رشادت مآب اڈیٹر صاحب کے رعب تقدس سے مرعوب ہو گئے۔

یہ ہے ہمارا اسلام اور ہماری قومیت جس پر ہم نازاں ہیں اور یہ ہے ہمارے صوفیان باصفا کا تقدس و تدین۔ ع

بقمار خانہ رفتم ہمہ پاکباز دیدم ٭ چو بصومعہ برفتم ہمہ یافتم دغل
مجھے اسپر بڑی ہنسی آتی ہے کہ میں تو اپنا لذر موجوبہ اپنے ہاتھ سے دینے کی درخواست پر

٭ ادارہ بھی بوجوہ المراجع فی ھبتہ کا المراجع فی قیعہ کا مصداق ٹھہرایا گیا تھا مگر ہمارے مقدس اڈیٹر صاحب اس حدیث کے صحیح اور واقعی مصداق بننے پر ذرا بھی نہ شرمائے انسان اگر فاقہ سے قریب الہلاکت ہو تو شاید بڑی خرابی کے بنگرانی قے چاٹ لے لیکن دوسرے کی قے چاٹ لینا سخت شرمناک بات ہے۔

اب میں یہ معاملہ قومی عدالت کے سپرد کرتا ہوں قوم چاہے اس پندرہ سو جلد کی رقم کو (فی جلد ۲ روپیہ) ہلال احمر کو دلائے یا مجھے بلائے دونوں میں اس ناچیز رقم کو سب اڈیٹر صاحب قادری اور اڈیٹر صاحب اکبری کے تقدس تدین اور جبہ مبارک پر نثار کر دوں۔ میں تیار ہوں کہ اگر کچھ جلدیں بفرض محال باقی ہوں تو اسکی فروخت کا انتظام کرا سکتا ہوں جیسا کہ بار بار کہہ چکا ہوں اب اڈیٹر صاحب کو یہ فرمانے کی گنجائش بھی نہیں رہی کہ جلدیں ابھی فروخت ہی نہیں ہوئیں۔ (احقر محمد

مطائبات

مسلم سے خطاب

اے مسلمان، وہ مذاق پیش دستی کیا ہوا | کیا ہوا وہ اضطراب نبض ہستی کیا ہوا؟
مانع طوفاں نوائی شوکت ساحل نہیں | سنگ رہ فرسودگی ہمت راحل نہیں
آگیا با ہر مذاق سیر نکہت کو لئے | رہ گئی دیوار گلشن اپنی رفعت کو لئے
خود فراموشی ہے قصر بے نیازی کا نشاں | راہ فطرت ڈھونڈتا ہے چین دامن میں کہاں
ہو ترے عنوان مطلب سے ضیا کا اقتباس | لے گداز شمع سے تو درس طرز التماس

جوہر آئینۂ دل کو ذرا بیتاب رکھ
ہستی سیماب وش کو صورت سیمار رکھ

ذوق نظارہ ہو منت کش تری پرواز کا | برق ہر جلوہ سے پیدا ہو تقاضہ ناز کا
غنچۂ دل میں ترے ظالم پریشانی بھی ہے | کسوت جلوہ میں تیرے چاک دامانی بھی ہے
شورش ذوق نظر پر یہ گرانجانی تری | خامشی عنواں ہوئی کیوں نالہ سامانی تری
جمع اجزا پر ہیں ہستی کی طرب انگیزیاں | سیکھ لے غنچہ سے تو دامن میں گلشن ریزیاں
کیا تمیز انعکاس شاہد و مشہود ہو | صیقل آئینۂ ہستی جو زنگ آلود ہو
بال و پر تجھ میں نہیں بام حرم کو چھوڑ دے | سنگ ہے تو شکوۂ یار صنم کو چھوڑ دے

تو قدح خوار جنوں تھا رشک ہر فرزانہ تھا
حلقۂ زنجیر بھی تجھ کو خط پیمانہ تھا

نوائے درد سے کر ساز زندگی لبریز | جہاں میں زندہ ہو پھر خالدی طریق ستیز
اذاں میں دیکھ لیں روح بلال کی تاثیر | کلیسا میں چمک جائے خنجر تکبیر
قدیم شان سے رخشاں ہو پھر جبین حجاز | زمیں ہو خاک رہ الفت حسین حجاز
خدنگ درد سے توڑا نہ دل کے چھالوں کو | بلا یہ آب تو دشت عرب کے لالوں کو

قیام دہر کو سب بے ثبات کہتے ہیں
وطن پہ مرنے کو اصل حیات کہتے ہیں

حوادث و اخبار

ہندوستان

بنگال [illegible] ریلوے سے ایک گارڈ پر ایک [illegible] ایک مسافر نے ریوالور [illegible] حملہ کیا [illegible] اور عین وقت پر [illegible] گیا کہ گارڈ مذکور [illegible]

[illegible] گذشتہ جمعہ کو [illegible] الیس بشیر الدین - آرزو [illegible]

[illegible] بعد [illegible] شروع ہوگئی اور ۱۰ جون [illegible] انچ کے قریب بارش ہوچکی ہے [illegible] میں پانی کھڑا رہتا ہے۔ اسکے علاوہ دہلی [illegible] میں پوری - جھانسی - الہ آباد - اجمیر - [illegible] احمد نگر - پونا - حیدرآباد اور [illegible] وغیرہ میں بھی کم و بیش پانی برسا ہے -

[illegible] کلکتہ سے روانہ ہو رہا تو چونگی محصول خانہ کے ایک افسر نے اسکا تعاقب [illegible] کے قریب ایک کشتی جہاز [illegible] کے قریب آئی جسمیں [illegible] ایک پیکٹ [illegible] افسر نے اس پیکٹ کو ضبط کرلیا کھولنے پر [illegible] برآمد ہوئی - کشتی [illegible] لیکن بعد میں [illegible] کی طرف [illegible] اب تین آدمی گرفتار کئے گئے -

مسٹر بگنگ ڈویژن نے ایوان تجارت برما سے دریافت کیا تھا کہ تجارتی ملکی و مالی پہلو سے کیا برما کو ریلوے کے ذریعہ سے براہ راست [illegible] پیوستہ کرنا موزون نہ ہوگا - ایوان نے تحریک مذکور سے اختلاف کرکے تحریر کیا ہے کہ تجارتی پہلو سے کیا وادی ہوکانگ اور کیا بنی پور کے راستہ سے سردست ریلوے نکالنا مفید نہوگا -

پانیئر کو خبر موصول ہوئی ہے کہ سلطان مسقط کے [illegible] نے [illegible] میں محصور کرلیا ہے اور اسکی حالت نازک بتائی جاتی ہے -

تازہ تار

قسطنطنیہ ۱۲ جولائی:- گورنمنٹ عثمانیہ نے فوج کو تھریس و ایڈریانوپل پر متصرف و قابض ہونیکا حکم دیا ہے - ترکی نے دول کو ایک نوٹ بھیجا تھا کہ ترکی معاہدہ کے خلاف کرتیمین [illegible] کی توقف و تعویق سے عیاں تھا کہ وہ خمانوس و میڈیا کے غلط معنی لینے کا ارادہ رکھتے ہیں - باب عالی مصر تھا کہ خط کو شمال ایڈریانوپل میں مرمرا کی طرف کھینچا جائے اگرچہ باب عالی سفارتی ذریعہ سے بلغاریہ سے اس مسئلہ کے تصفیہ کرنیکو ترجیح دیتا تھا لیکن مؤخر الذکر کے مخالفانہ سفارتی طریقوں سے اس مسئلہ کے حل کی توقع ناممکن قرار دیکر باب عالی کو امید ہے کہ دول اس بات کو تسلیم کرینگی کہ جو تازہ واقعات ظہور میں آئے ہیں وہ [illegible]

کو مجبور کرتے ہیں کہ جہانتک بہ ممکن ہو وہ ایسی سرحد حاصل کرے جو حفاظت دارالسلطنت کے قابل ہو - اور توقع ہے کہ دول اسکے مطابق بغیر کوشش و دنگی ترکی ممکن مخالفتوں کی تمام ذمہ داری بلغاریہ پر عائد کرتی ہے -

نوٹ ہذا اعلان جنگ کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے تاکہ جنگ کے ذریعہ کو وہ اپنی کارروائی میں جو مسودہ لندن سے محدود ہوچکی ہے آزادی حاصل کرے اگرچہ ترکی فوج اعظم کے موقع و محل کی نسبت [illegible] مدنظر رکھا جاتا ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ گشت کرنیوالے ترکی دستے کل ایڈریانوپل کے دکھائی دئے - دول کو [illegible] یقین تھا کہ [illegible] نوپل کی طرف ترکی پیشقدمی سنجیدگی سے معرا ہے بلکہ وہ محض حصول اعتماد درست کیلئے قسطنطنیہ میں جنگی سرگرمی ظاہر کرتی ہے - ترکی سفرا بھی دارالسلطنتوں میں اس قسم صریح یقین دلا چکے ہیں - بنابریں ایڈریانوپل کے مفتوح ہو جانیکی خبر متذکرہ صدر ترکی نوٹ کے ساتھ جسمیں خمانوس و میڈیا کے غلط معنی لئے گئے ہیں - یوروپین دارالسلطنتوں میں اضطراب و پریشانی کا موجب ہوا ہے - لندن کے [illegible] سلیم برطانوی کا الیاز [illegible] اتفاق ہے کہ [illegible] کی اس توجیہ کو قبول نہیں کرسکتے - خواہ ترکی مدعا حالت کو باقاعدہ بنانے اور بلغاریہ کے خلاف اعلان جنگ بھی دینا ہو جیسے کہ وہ طرح جنگ ڈالنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں - بلغاریہ [illegible]

سیج ایم - او - انچیف اور جنرل بیرکوف بتعین تمام نقش جا رہے ہیں - رومانوی صوفیہ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں سین بگ ریسٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ فوجی ضروریات کی مطابق رسالہ کی پیش قدمی اور گشت قبضہ و تصرف کے مرادف نہیں - یونانی سپاہ عام پیشقدمی میں مصروف ہے - تازہ لڑائی میں ۲۲ - توپیں انکے ہاتھ آئیں -

حوادث مجلیہ (لوکل)

گورنمنٹ ہند کی خدمت میں جو شرح ہاؤس ٹیکس منظوری کیلئے بھیجی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے -

ایک سو روپیہ کی آمدنی والے معاف -

۱۰۰ سے ۱۲۰ تک [illegible] ۱۲۰ سے ۲۲۵ تک [illegible]

۲۵۰ سے زائد آمدنی والوں سے فیصدی دو روپیہ -

دس ہزار سے زائد آمدنی والوں سے دو سو روپیہ بالمقطع

اس کا نفاذ گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ہوگا اور [illegible] توڑ دی جائے گی -

لندن سے مسلمان ہند کا سب سے پہلا جو وفد جو ترکی گیا تھا اسکے ایک ممبر سید آل عمران صاحب خلف سید آل علی صاحب رئیس نگینہ اپنے مکان پر واپس آئے ہیں جن کا نگینہ میں پر جوش استقبال ہوا ہے آپ انگلستان سول سروس کی تعلیم پانے گئے تھے -

نینیتال [illegible] دو برہمن چچا بھتیجے نہاتے ہوئے ڈوب گئے گرمی سخت پڑ رہی ہے - کئی روز سے بارش نہیں ہوئی جنگی کے ایک چپراسی زمیندار کو ایک سنار کی چاندی [illegible]

بواسیر کس طرح پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج

اسباب

بواسیر نکلنے سے پہلے ہی بہت سے عارضے پیدا ہوتے ہیں

علامات منذرہ بطور پیشگوئی

دیگر علامات

بواسیر کا جلد علاج کرنا چاہئے کیونکہ یہ پیچیدہ

بواسیر میں وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو عیش وعشرت

ملک سندھ میں بواسیر

حب دافع بواسیر

حب قبض کشا

نمک سلیمانی

پتہ:- شفاخانہ یونانی سند یافتہ دربار تاجپوشی حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور

خضاب لاجواب خاص و عام

ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس عہ ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی۔ پی منگوائیے

پتہ

حضرت مولینا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ندوی بار بمبئی

شربت مفرّح دافع الوبا

یہہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی نوبیہ یاکسی گزشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودہ گھی یاکسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فسادِ خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے۔ اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑس جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ پہنچا۔ اب بکثرت تیار ہوتا ہے یا نیچے فی بوتل دو روپے (معہ) خورد۔ ششی ۴ اونس (۶ ؍) ڈو اونس (عہ) ایک اونس (۱ ؍)

پتہ: حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ

مقدار	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پوراصفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھاصفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آدھا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نصف کالم سے کم کے لئے فی سطر ۲ ،۳،۲
ضمیمہ اگر قانون ڈاکخانہ اور گورنمنٹ کے خلاف نہ ہو فی سیکڑہ ۸

(**نوٹ**) مشتہر حضرات مذکورہ بالا شرح اجرت یہ تخفیف کیلئے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں

ہزاروں لاکھوں روپے مفت کمانیوالی لاثانی کتابیں

ڈاک کے ردّی کورے نایاب ٹکٹوں سے ہزاروں روپے کمالو

فلاٹک گائیڈ

ہندوستان والو! آنکھیں کھولو جس بیش بہا چیز کو آپ ذرا سا ردّی کا ٹکڑا سمجھکر پھینکدیتے ہیں اسی چیز کو ولایت والے۔ ہیرے۔ موتی خیال کرتے اور کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ آپ ہر قسم۔ ہر ملک۔ ہر ریاست کے ردّی اور کورے ٹکٹوں سے گھر بیٹھے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب فلاٹک گائیڈ متعلقہ ٹکٹ ڈاک (۱؍) خریدلیں۔ سچ یہی کہ آپکے پاس ہیرے۔ موتی جواہر موجود تو ہیں مگر افسوس کہ آپ ناواقفیت کیوجہ سے کاغذ کا ردّی ٹکڑا خیال کرکے ضائع کردیتے ہیں۔ "فلاٹک گائیڈ" کے مطالعہ سے آپکو پیسہ۔ دوپیسہ۔ آدہ آنہ۔ چار آنہ۔ غرضیکہ ہرقسم کے ٹکٹ کی قیمت پانچ۔ دس۔ بیس۔ چالیس۔ پچاس بلکہ زیادہ ملجاویگی۔ اس کتاب میں انگریزی ٹکٹ و تمام ریاستہائے ہند۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ جیند۔ چمبہ۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ فریدکوٹ۔ حیدرآباد سبھی پور وغیرہ کے ٹکٹوں کے حالات مع نمونہ جات انکی اصلی قیمت برابر میں فروختگی کی قیمت درج ہے۔ آپکی بہتری اور آسانی کی خاطر ساتھ ہی ٹکٹ خریدنے والے ایجنٹوں۔ دوکانداروں کے پتے درج کئے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے نقد قیمت ٹکٹ کی سمجھکر خریدینگے ولایت والے انہی ردّی۔ کورے نایاب ٹکٹوں سے کروڑوں روپے کماتے اور کارخانے چلاتے ہیں ہمنے اپنا فرض ادا کیا۔ اب قدر کرنا۔ روپیہ کمانا آپ کا کام ہے اصل قیمت ۵ روپیہ۔ رعایتی (۲؍۱۰) دو روپیہ دس آنے۔

۵۰۰ روپیہ ماہوار کمالو

اس کتاب کا نام پانچسو ہو بارہے جسیں پورے پانچسو ہنر ایک سے ایک بڑھکر درج ہیں ۲ مرتبہ ۲۴ ہزار چھپکر فروخت ہوچکی ہے اور بچہ بچہ اس کتاب کے نام سے واقف ہے کیونکہ کوئی غریب خاندان۔ دوکاندار۔ سرکاری ملازم۔ پنشن خوار اسکو خریدکر امیر۔ دولتمند۔ ساہوکار۔ سیٹھ۔ بنگئے ہیں ایک ہی نسخہ کتاب کی قیمت پوری کردے گا۔ بیسیوں دیسی۔ انگریزی صابون بنانا۔ بال اڑانیکا صابون۔ عرق پودینہ بنانا۔ بال پیدا کرنے بڑھانے کے ۵ مجرب نسخے۔ کمٹ سازی۔ سونے چاندی کا ملمع کرنا۔ موم۔ موم جامہ۔ موم بتی۔ برقی فیتہ ربڑ اور پلاسٹک کے کھلونے۔ سگریٹ۔ دوربین۔ رول مسل بنانا۔ گھڑی سازی۔ دندان سازی۔ تار برقی۔ فوٹوگرافی۔ بمبئی کا حلوہ۔ قلمی شورہ کے کھلونے بنانا وغیرہ غرضیکہ اسی قسم کے پورے پانچسو ہنر درج ہیں جنکو دیکھکر آپ حیران رہجاوینگے مجلد قیمت (۱؍۲) مع محصولڈاک۔ (انعام پانچسو

صابون سازی

جو پارسی خریدار کو رسالہ علم غیب۔ فالنامہ۔ ضمیری جنتری مفت۔ (نوٹ) ناگری و گورمکھی بھی موجود ہے۔ انکی قیمت ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے۔

آجتک ایسی مفید کتاب صاف عبارت میں آسان نہ چھپی اور نہ چھپیگی۔ صابون سازی کے سب بھید الف سے ی تک خود تجربہ اور زر خرچ کرکے صاف طور پر کھولدئے ہیں تاکہ ہمارے بھائی ہمت کرکے روزگار کرکے بغیر مدد اوستاد سیکڑوں من دیسی۔ انگریزی صابون گھر بیٹھے بنالو۔ معقول منافع کی خاطر ایسی ایسی باتیں او پوشیدہ راز بنائے ہیں جو کوئی اوستاد پانچسو ہزار روپیے لیکر نہ بتاوے۔

صابون سازی میں بیشمار قسم کے دیسی۔ انگریزی۔ خالص۔ ملاوٹ وار۔ رنگدار۔ خوشبودار صابون بنانے کے نہایت آسان خود تجربہ شدہ طریقے مع نقشہ جات لکھے ہیں جو جاہل سے جاہل بلکہ گھر بیٹھے عورتیں خود بناتی جاویں اور فوراً فروخت ہوجاوے۔

ہزاروں روپے کا نسخہ۔ سرسوں کا تیل سفید اور تلوں کے تیل کو گھی بنانا درج ہے

مجلد اصلی قیمت دس روپے رعایتی تین روپے (۳؍)

انگلش ٹیچر

انگریز بنجاؤ۔ یہ بہت جلد انگریزی سکھانیوالی بالکل نئی اور نرالی طرز کی آسان کتاب جس کے پڑھنے سے بہت تھوڑے عرصہ میں بلا مدد اوستاد انگریزی لکھنے پڑھنے۔ بولنے اور خط و کتابت کرنے کی لیاقت حاصل ہوجائے گی۔

خوب یاد رکھو کہ ہماری نرالی کتاب کی لکھائی چھپائی۔ صاف خوشخط اعلیٰ ہوئی ہے اور کتاب ایسے آسان طریقے سے تیار کی ہے کہ معمولی عقل کا آدمی بھی ایک ہی مہینہ میں کافی لیاقت پیدا کرسکتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ ہماری کتاب میں انگریزی لفظوں کا تلفظ اردو میں اور بامحاورہ صاف معنی ہیں۔ ہر طرح کی انگریزی بول چال کے فقرے جو روزمرہ بولے جاتے ہیں۔ ہر محکمہ ہر معاملہ سے متعلق ضروری بول چال۔ ہزاروں محاورے کے الفاظ جو دوسری کتابوں میں نہ ملینگے جنکو انگریزی لکھنے۔ پڑھنے۔ بولنے کا شوق ہو یا کام پڑتا ہو۔ انگریزی حساب کتاب۔ بل۔ نوٹ نامہ خط و کتابت۔ عرضیاں۔ درخواستیں لکھنے کی لیاقت پیدا کرنا ہو یا طالب علم جو انگریزی لیاقت بڑھاکر کامیاب ہوناچاہتے ہیں۔ اس بیش بہا مفید اور آسان کتاب کو خریدیں۔

مجلد قیمت (۲؍) مع محصول ڈاک

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ (پنجاب)

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن رنگین پروپرائٹر و مینجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. 575 175

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

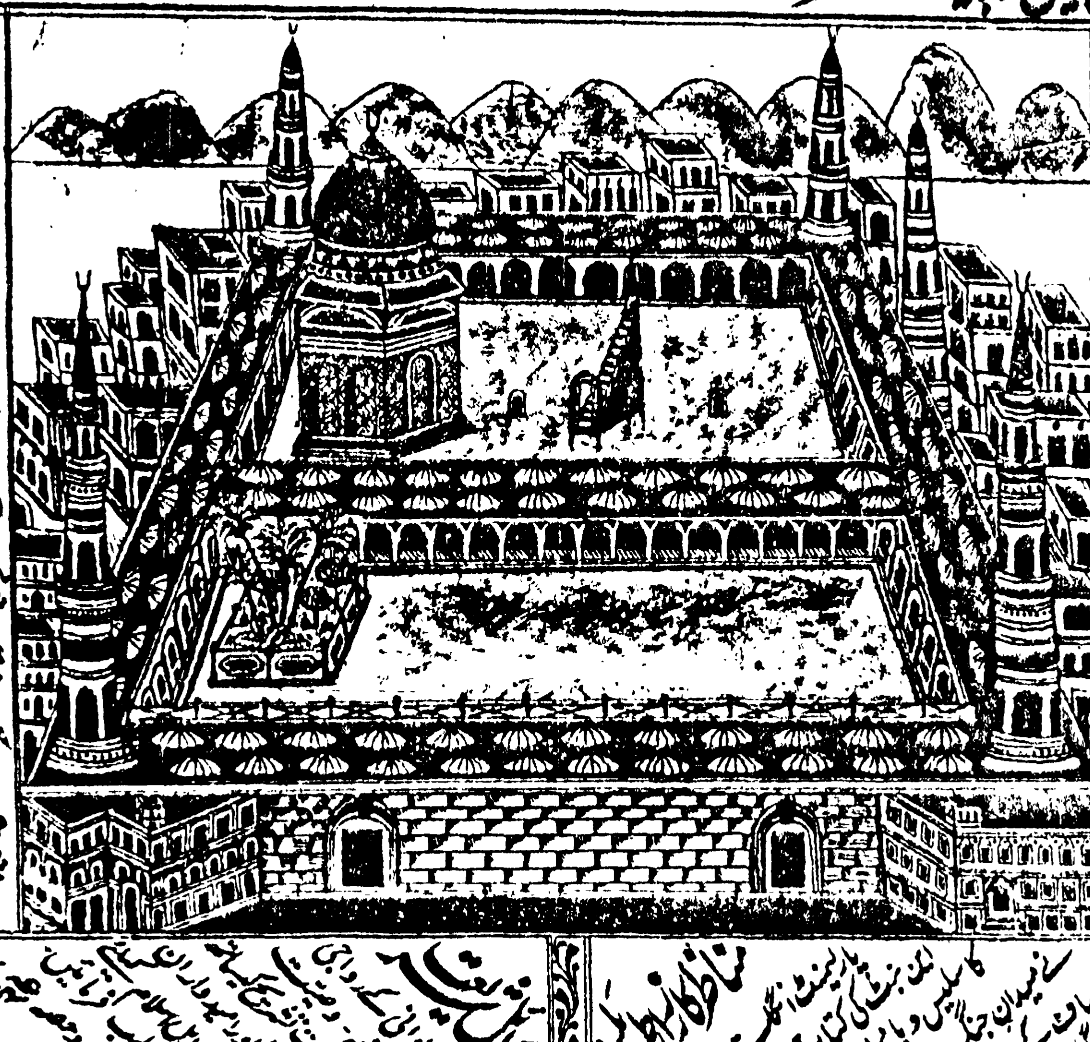
قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ
ممالک غیر سے ۶ شلنگ

التماس

[illegible]

ضوابط

[illegible]



مناظرۂ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

تلغرافات عمومیه

متی ره - ریاستوں کے صدر مقامات کے تار ترکی بیشقدمی کی نسبت بہت کچھ تعلق خاطر ظاہر کرتے ہیں - بخارسٹ میں کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ طاقتیں رومانیا سے درخواست کریں کہ وہ ترکوں کو ایڈریانوپل سے نکال دے -

جرمن اخبارات ترکی پر دباؤ ڈالنے کی شکل کو تسلیم کرکے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ترکی کی تائید میں کیا جائے -

صوفیه ۲۴ جولائی - شاہ رومانیا نے فرڈیننڈ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اس نے سرویہ و یونان کو التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط سے پہلے فوراً لڑائی بند کرنے کی تحریک کی ہے -

پ... ا د ۲۴ جولائی - جنگ کو قریب الاختتام پاکر یونانی خیالات میں سکون پیدا ہوتا جاتا ہے -

کانفرنس بخارسٹ میں جو شرائط بلغاریہ کے سامنے پیش کی جائیں گی وہ بلقان میں ریاستوں کے موازنہ طاقت پر مبنی ہوں گی - ریاستہائے مذکور سنوز تھریس کو بلغاریہ کی صوبہ تصور کرنے کیطرف مائل نہیں بلکہ وہ اسے متحدہ ریاستوں کا عام الاتصور کرتی ہیں -

قسطنطنیه ۲۴ جولائی - ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کی خبر ترکی کے بڑے شہروں میں کمال مسرت و خوشی سے سنی گئی -

ترک شمال ایڈریانوپل میں سرحد سے گذر کر جمبولی کی طرف کوچ کر رہے ہیں - سفراء کی کانفرنس امروزہ میں اس خبر سے سراسیمگی پھیل گئی کہ ترک فلیپوپلیس کی طرف بڑھ رہے ہیں شاہ فرڈیننڈ نے دول سے مداخلت کی التجا کی -

لندن سے خاص تار بنام بیسہ اخبار ۲۵ جولائی - شاہ فرڈیننڈ نے یورپ سے التجا کی ہے کہ وہ ترکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے ترکوں پر دیہات کے جلانے کا الزام لگایا جاتا ہے -

صوفیه ۲۵ جولائی - دول کے سفراء کو کل شاہ فرڈیننڈ نے اپنے محل میں طلب کرکے ترکی سپاہ کے تر نواکس اور جمبولی کی سمت سے بلغاریہ پر حملہ اور رہنے اس تعدی اور دیہات کو جلانے اور باشندوں کو ہلاک کرنے کے خلاف شکایت و اعتراض کیا اور کہا کہ میں ہرگز یقین نہیں کرسکتا کہ جن طاقتوں نے سفارتی کارروائی یعنی معاہدہ لندن پر دستخط ثبت کئے ہیں جو کہ اب پاؤں تلے روندا جارہا ہے - اس توہین کا ان پر کچھ اثر نہ ہوگا میں بلغاری قوم کی اس مصیبت میں یورپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کے مصائب کا خاتمہ کرے جو اپنے پرانے ظالموں کی معاودت کے سامنے مضرور ہو رہے ہیں -

بخارسٹ ۲۵ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ شاہ چارلس (رومانیه) نے ذاتی طور پر سلطان کو ترکی بیشقدمی کی غیر موزونیت پر توجہ دلائی ہے -

ایتھنز ۲۵ جولائی - روس و آسٹریا نے یونان و سرویہ کو تحریک کی ہے کہ وہ بلغاریہ کی نہایت نازک حالت کی وجہ سے التوائے جنگ کو قبول کرلیں

اخبارات لکھتے ہیں کہ یونان ابتک التوائے جنگ پر رضامند نہیں ہوا - بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیا نے یونان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اسی طرح صوفیہ کی طرف بڑھتا گیا تو رومانوی فوج پہلے ہی دارالحکومت بلغاریہ پر قبضہ کرلے گی نیز گورنمنٹ رومانیا نے اس بات کی بھی ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے کے روکنے کے قابل بنایا جائے

لندن ۲۵ جولائی - فی الفور جنگ موقوف کرانے کی نسبت رومانیا کی مساعی ناکام رہیں - یونان و سرویا اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں - اور انہوں نے رومانوی تجاویز کو رد کردیا ہے - وہ ابتک مصر ہیں کہ تاوقتیکہ مبادیات صلح کو بلغاریہ منظور نہ کرے اوسوقت تک ہرگز التوائے جنگ نہ ہوگا اور لڑائی برابر جاری رہے گی - صوفیہ میں سخت مایوسی چھا رہی ہے اس کی تمام توقعات کا مدار دول یورپ کی مداخلت یا رومانیہ پر ہے - بلغاریہ رومانیہ کے ارادوں کو درست نہ تصور کرتا ہے - کئی دارالسلطنتوں میں ترکوں کے خلاف رومانوی سپاہ کے کوچ کرنے کے امکان پر سنجیدگی سے بحث کی جارہی ہے لیکن بخارسٹ اس موضوع پر خاموش ہے تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ ترکی پیشقدمی یونان و سرویہ کے لئے کچھ نہ کچھ موجب خوف ہے کل کی کانفرنس سفراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول سوائے اس کے کسی سخت کارروائی پر متفق نہیں ہوئیں کہ ترکی سے سخت اظہار ناراضی کیا جائے صرف روس مداخلت پر مائل ہے -

لندن میں توقع کی جاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاستہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو جلد دور کرنے پر آمادہ کرے گی - ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش کرینگی

قسطنطنیه ۲۵ جولائی - ایڈریانوپل کے پھر مسخر ہونے کی خوشی میں خدا کا شکر و سپاس بجالانے کے لئے آج مساجد قسطنطنیہ میں دوگانہ شکرانہ پڑھے جانے کی تجویز ہوئی ہے نیز مسئلہ ایڈریانوپل پر ترکوں کی متفقہ رائے کے اظہار کے لئے ایک مستم بالشان جلسہ ہونے والا ہے -

لندن ۲۶ جولائی - جنگی کروزر انونسیبل اور انڈومیٹیبل کو مشقی جنگ کے بعد بحیرہ روم جانے کا حکم ہوا ہے -

ویانا میں بیان کیا جاتا ہے کہ یونان و سرویا کے ہاتھوں بلگیریا کو مزید ذلت سے بچانے کیلئے روس رومانیا و آسٹریا میں اتفاق ہوگیا ہے -

یونان کی بحری سپاہ نے دیدہ غاج پر قبضہ کرلیا

مختلف ریاستوں کے ڈیلیگیٹ بخارسٹ جارہے ہیں - بلغاری وزیر ایم تونچیف اور یونانی ڈیلیگیٹ ایم سپاس نامی روانہ ہوگئے ہیں یونانی وزیراعظم ایم ونزیلوس بخارسٹ جانے سے پہلے شاہ یونان کی ملاقات کے لئے سالونیکا گیا ہے -

برلن کا نیم سرکاری اخبار زیٹنگ ترکی کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز ان علاقوں پر متصرف نہ رہ سکے گی جن پر دول عظمیٰ کی خواہشات کے خلاف قبضہ کررہی ہے اور یہ کہ بلغاری قلمرو میں مزید یورش اسکی سرحد کی موزوں حدبندی کی آرزو کو تقویت دینے والی نہ ہوگی -

قسطنطنیه ۲۶ جولائی - ایم کنا مونیف بلغاری وزیر خارجہ نے حال میں بذریعہ تار باب عالی سے بلغاریہ پر یورش کے متعلق اعتراض کیا ہے ترکی وزیراعظم نے ۲۴ جولائی کو جواب دیا کہ بازگشت کرنے والے دستے دیکھ بھال کرتے ہوئے سرحد سے آگے بڑھ گئے تھے جو کمانڈر انچیف کے حکم سے واپس کرلئے گئے ہیں -

ترکی بے قاعدہ سپاہی رکردو جو تھریس کے جدید مقبوضہ اضلاع کی سپاہ کے عقب میں ہیں اون کی سختی و تشدد کی اندوہناک خبریں پہنچ رہی ہیں جہاں کی سرزمین دنیا میں نمونہ دوزخ بن رہی ہے بے قاعدہ سپاہی باشندوں کو ہلاک اور دیہات کو تباہ کر رہے ہیں باب عالی نے فوج کو انتقام سے محترز رہنے کا سخت تاکیدی حکم دیا ہے لیکن بلغاریوں کے وحشیانہ مظالم کی بے انتہا داستانوں نے اون کو آپے سے باہر کردیا ہے - بوڈسٹون اور بلگیریا میں بجرم قتل دو مسلمانوں کی نسبت موت کا فتویٰ صادر ہوا آٹھ دیگر مسلمانوں کو تین سے سات سال تک قید سخت کی سزا دیگئی

ایڈریانوپل میں جو مال غنیمت ترکوں کے ہاتھ آیا اون میں ڈیڑھ سو اتواپ ہیں جن میں سے نصف یعنی پچھتر بلغاریہ کی ہیں اور پچاس ہزار ماسر رائفلوں کے علاوہ دس لاکھ بوریاں اناج اور دو ہزار بوریاں آٹے کی ہیں -

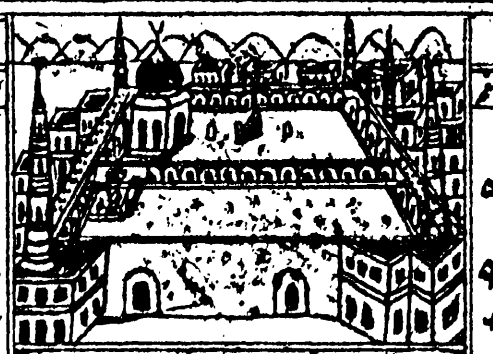
سالونیکا ۲۷ جولائی - یونانی سپاہ نے حصار کسنا پر حملہ کیا پھر درہ کے دہانہ پر جو فوج قابض تھی اوسپر دھاوا کرکے اسے تین توپیں چھوڑکر جومائیہ کی طرف پسپا ہونے پر مجبور کیا -

بخارسٹ ۲۶ جولائی - بلغاریہ کی درخواست پر رومانیا کی وہ سپاہ جو صوفیا کی جانب بڑھ رہی تھی صوفیہ سے ۱۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر اوسے آگے بڑھنے سے روکدیا گیا -

چهارشنبه کو بخارسٹ میں ڈیلیگیٹوں کی کانفرنس کا اجلاس ہوگا -

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۲۹ ۳ یکم اگست ۱۹۱۲ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۳۰ھ

فہرست مضامین



مطبوعہ یکم اگست ۱۹۱۲ء مطابق ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۳۰ھ

گورنمنٹ ہند اور حجاج

(۱)

اب سے پہلے ہم ایک مختصر نوٹ میں گورنمنٹ بمبئی کے اون جدید قواعد و ضوابط پر بحث کر چکے ہیں جو اوس نے حجاج کے لئے قرار دیکر دیگر صوبجات کی گورنمنٹوں سے اوس کے متعلق استفسار کیا ہے۔ اور لوکل گورنمنٹیں اسلامی پبلک سے اس کے متعلق رائے حاصل کر رہی ہے۔

اصلیت یہ ہے کہ گورنمنٹ بمبئی کو ہر سال اون نادار حاجیوں کی وجہ سے جو روپیہ پاس نہ ہونے کے سبب واپسی حج سے عاجز ہوکر جدہ میں پڑے رہ جاتے ہیں بہت کچھ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ نادار حاجی ہر سال اس کثرت سے جدہ میں رہجاتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند کو اون کے واپس بھیجنے میں اپنی طرف سے ایک رقم کثیر صرف کرنے کے علاوہ مسلمانوں سے بھی اپیل کرنی پڑتی ہے اسوجہ خاص سے امسال گورنمنٹ بمبئی کو ضرورت محسوس ہوئی حجاج کے لئے کوئی ایسا نیا قانون بنائے کہ نادار لوگ اس سفر میں شریک نہ ہوسکیں اور گورنمنٹ کو آیندہ تکالیف اوٹھانی نہ پڑیں۔

گورنمنٹ بمبئی نے اس تجویز کی تکمیل کے لئے قواعد و ضوابط تیار کئے ہیں جو اسلامی پبلک کی رائے حاصل کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ہم اون قواعد و ضوابط کو بعینہٖ درج کرتے ہیں تاکہ اون پر آسانی سے رائے دی جاسکے۔

گورنمنٹ بمبئی نے ذیل کی تجاویز پر بحث و مباحثہ کرنے کیلئے ایک سال کی مدت دی ہے تاکہ ان پر کافی بحث و مباحثہ ہوکر جو تجاویز منظور ہوں اُن پر ۱۹۱۴ء سے عمل کیا جائے۔

تجاویز درج ذیل ہیں

(۱) آیندہ سے حاجیوں کو جدہ پہونچانیکے لئے ایک ہی جہاز راں کمپنی کو ٹھیکہ دیا جائے اور کسی کمپنی کو حاجی سوار کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۲) اس کے بدلے میں اس جہاز راں کمپنی سے ایک شرح کرایہ مقرر کر دی جائے جس سے زیادہ وصول کرنے کی اوسے اجازت نہ ہوگی۔

(۳) آیندہ سے ہر حاجی کو لازماً واپسی کا ٹکٹ دیا جائے۔

(۴) حاجی کے فوت ہونے یا وہیں مقیم ہوجانے یا کسی اور راستہ سے سفر کرنے کے باعث جب وہ واپسی ٹکٹ سے فائدہ نہ اوٹھا سکے تو اوسے کچھ رقم کرایہ میں سے واپس کی جائے۔

(۵) ہر ضلع میں حج کمیٹیاں مقرر ہوں اور حجاج کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے چندہ جمع کریں اور ضرورت کے وقت حاجیوں کی مدد کریں۔ ان کا رسوخ بڑہنے کے لئے پاسپورٹ دینے کا کام اُن کے سپرد کیا جائے اور چونکہ وہ کمیٹیاں مقامی حالات سے واقف ہونگی اون کے یہ کام بھی سپرد کیا جائے کہ نادار اور مفلس عازمان حج کو حج سے روکنے کی صلاح دیں اور بصورت دیگر مشکلات سفر سے آگاہ کریں ایسی کمیٹیوں میں ایک سرکاری افسر بھی شامل کیا جائے یا صدر بنایا جائے۔

ان تجاویز کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے جہاز راں کمپنیوں سے دریافت کیا تھا کہ کیا اون میں سے کوئی کمپنی ان تجاویز کے ماتحت ٹھیکہ لینا چاہتی ہے جہاز راں کمپنیوں میں سے صرف بمبئی پرشیا نیوی گیشن کمپنی اس اجارہ پر راضی ہوئی اور حسب ذیل شرائط اوس نے اجارہ کے لئے قرار دئیے۔

(۱) پہلے دو سال کے لئے واپسی ٹکٹوں کی شرح کرایہ حسب ذیل ہوگی۔

۲۶۔ستمبر سے دس اکتوبر تک	ما ۱۶۰	روپیہ
۲۷۔اگست سے ۲۵ ستمبر تک	ما ۱۴۰	〃
یکم اگست سے ۲۶۔اگست تک	ما ۱۲۰	〃
یکم اگست سے پیشتر	ما ۱۰۰	〃

(۲) قرنطینہ کی فیس جو ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اور اسوقت چھ روپیہ ہے اس میں شامل نہ ہوگی بلکہ مسافر کو دینی پڑے گی۔

(۳) جو مسافر مر جائے اور اوسکی وفات کی تصدیق کونسل جدہ کردے تو اوس کے غیر مستعمل واپسی ٹکٹ کا کرایہ بشرح ۵۰ کمپنی مذکور کمشنر پولیس بمبئی کو اوس کے ورثا کو پہونچانے کے لئے دیدے گی۔

گورنمنٹ ہند نے ان شرائط پر یہ اعتراض کیا ہے کہ شرح کرایہ موجودہ کرایہ سے کم نہیں ہے حالانکہ اسوقت متعدد کمپنیوں کے مقابلہ کی وجہ سے کرایہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ پس اگر گورنمنٹ کو معلوم ہوا کہ یہ شرح کرایہ بہت زیادہ ہے تو اس کے بجائے کوئی اور تجویز سوچی جائے گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ کسی مناسب سمجھوتہ کے طے ہوجانے کے بعد گورنمنٹ اس کمپنی کو مالی امداد بھی دے سکتی ہے۔

یہ ہیں وہ قواعد و ضوابط جو گورنمنٹ ہند نے حجاج کے لئے قرار دئے ہیں اور جن کی غرض یہ بتائی جاتی ہے کہ غریب و نادار حاجی سفر حج کی تکالیف سے محفوظ رہ سکیں۔

قبل اس کے کہ ہم مذکورہ بالا تجاویز پر اپنی رائے تفصیل کے ساتھ لکھیں مناسب سمجھتے ہیں کہ نفس مسئلہ حج پر کچھ بحث کریں تاکہ معلوم ہوسکے کہ حج کیا چیز ہے اور اوس کا کیا حکم ہے اور حجاج کے لئے مذہب اسلام نے کیا قواعد مقرر فرمائے ہیں۔

بخاری و مسلم میں بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مرفوعاً یوں آیا ہے۔ الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اس امر کی گواہی دینا کہ کوئی معبود سوائے خدا کے نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ (۲) نماز پڑھنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) رمضان کے روزہ رکھنا۔ (۵) خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

قرآن شریف میں ارشاد ہے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعٰلمین فیہ ایات بینٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللّٰہ غنی عن العٰلمین (پ ۴ ع ۱) سب سے پہلا گھر جو آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے وہ برکت والا اور سارے جہان کے لئے ہدایت ہے اس میں کھلے نشان ہیں (یعنی) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اوس میں داخل ہوتا ہے امن پاتا ہے اور اللہ کے لئے اوس گھر کا حج اُس شخص پر لازم ہے جو اوس تک آسانی سے راہ پائے اور جس نے نہ مانا تو خدا جہان کے لوگوں سے بے پروا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اور آیات کلام الٰہی سے یہ امر محقق ہے کہ حج مسلمانوں پر فرض ہے۔ امت کا اجماع ہے کہ فرضیت حج مشروط ہے ساتھ اس امر کے کہ انسان آزاد عاقل۔ بالغ۔ مکلف اور قادر کے پاس زاد راحلہ موجود اور راہ میں بھی امن ہو۔

مذہب اسلام میں کہ معظمہ چونکہ بزرگ و برتر خدا کا گھر ہے اور اوسکی زیارت مذہباً بہت سے فضائل کی موجب ہے اس لئے ہر مسلمان کے دل میں یہ خواہش فطرۃً پیدا ہوتی ہے کہ حرم محترم نبوی اور خانہ خدا کی زیارت سے مشرف ہوکر اپنے بیچین قلب کو راحت بخشے۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خانہ خدا اور حرم محترم نبوی میں دعا و استغفار قبول ہوتی ہے اور حاجات بر آتی ہیں ؎

بر درگہ دوست ہر کہ آید بخشند
صد سالہ گنہ بیک آہے بخشند
عفو گنہم بنا توانی کردند
زیبا ست کہ کوہ را بکاہے بخشند

ان وجوہ سے اگرچہ حج غربا پر فرض نہیں ہے لیکن مذہبی جوش اور مرکز اسلام سے اون کی خاص عقیدت و محبت اونہیں مجبور کردیتی ہے کہ وہ اپنے بزرگ و برتر خدا کے گھر اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلعم کے مبارک مزار کی زیارت سے شرفیاب ہوں۔ علاوہ ازیں آجکل مذہب پراعتنائی اور امرا و دولتمندوں کی لاپروائی نے فرائض مذہب سے لوگوں کو اسقدر بیگانہ بنا دیا ہے کہ صاحب مال و دولت نیز متوسط طبقہ کے لوگ تو مذہب کے فرائض سے اسقدر نا آشنا ہو گئے ہیں کہ کبھی بھولکر بھی اون کا خیال نہیں آتا البتہ غربا رکرہ یہی ایک وہ طبقہ ہے جو ہمیشہ سے مذہب پرست اور ارکان مذہب کی ادائیگی پر قائم رہا ہے چنانچہ حضرت رسول خدا روحی فداہ کا ارشاد ہے۔ الاسلام بدا غریبا وسیعود غریبا اسلام غربا ہی میں ظاہر ہوا اور غربا ہی میں لوٹ جائے گا۔ اس لیے حج کی ادائیگی یا سفر حجاز کا شوق زیادہ تر غربا ہی میں پایا جاتا ہے اور یہی طبقہ خلوص و عقیدت سے لاکھوں کی تعداد میں ہر سال حجاز کا سفر کرتا ہے۔

ادیٹر مسلم انڈیا کی کھلی چٹھی

بنام

وزیر اعظم برطانیہ

(۳)

زیادہ سیاسی سہارا جو آپکے وزیر خارجہ نے بلقان میں موجودہ روسی پالیسی کو دیا۔ اخلاقا اون برخاندانی ذات کا ذمہ دار نہیں ہے جو مقدونیہ تھریس اور البانیہ میں نمایاں ہوئے ہیں وہ کونسا اصول دینداری تھا جس نے سرایڈورڈ گرے کو جنھیں مقدونیہ کے متعلق کانسلوں کی رپورٹیں شائع کرنے روکا جب سے اسکا باعث وہ اقرار تھا جو سرایڈورڈ گرے نے پال مورل میں روسی سفیر سے کیا تھا جس کے سبب نہ صرف اونکو رپورٹیں چھپانا پڑیں بلکہ اون امور کو منسوخ کرکے دکھانا پڑا جو دیگر نقصانات ذرائع کی بابت ہو گئے تھے اگر سرایڈورڈ گرے کوئی اور پالیسی اختیار کرتے تو شاید یہ وحشیانہ ظلم و ستم رک جاتے اور ترکی کے اسطرح ٹکڑے ٹکڑے نہوتے اور مسلمانوں کی جان و مال پر ایسی تباہی نہ آتی۔ اگر جرمنی نے اسلام کی حمایت میں اپنے رسوخ سے کام لیا تو یہ انگلستان کے لئے تو بمنزلہ حق کے تھا اور اگر وہ ایسا کرتا تو حق بجانب ہوتا۔ ممکن ہے کہ ہم مسلمانان ہند بقول اخبار ٹائمز کل دنیا میں اسلام کی عزت کے محافظ نہوں۔ تاہم اگر کسی ... دماغ میں سبل ہے تو بلحاظ ہمارے اوس طرز عمل کے جو گذشتہ پندرہ مہینے میں رہا وہ اوس گذری ہمدردی اور دلچسپی کو نظر انداز نہیں کرسکتا جو ہمکو کل مسلمانان عالم سے ہے مشکل ہی سے کوئی بھی یک یوروپ سے جلاوطن نہیں ہوئے دنیا نے ابھی قدیم ... کی کھانا ... روم کے ... فتح ... میں پائی ... اسلام ... بقول ... تمدن عیسائیت کا ... ہے جو ... ٹکڑا ہے۔ آپ جناب ... ایسا ہو ... جاداروں ... میں ... یہ فیصلہ ... کہ ... اسلام اور اس کی طاقتوں کا ... بات ... کو بھی ایران میں ... اجازت دی گئی ایشیا کو ... انڈیا میں ... حقوق ... سے موجود ... بھی ... ہیں ... جانے پر مجبور کریں ... اور لیڈ ... میں ... اسلام کی ... ترقی کو روکنے کے لئے کوئی قانون تجویز کر دیا جائے ... اور امریکہ ... مسلمان قدم رکھنے سے روک دئے جائیں ... نہیں ... سکتے کہ اگر یہ امکانی ... تیں حقیقت

جامہ اختیار کرلیں اور گورنمنٹ غیر جانبداری کے اصول پر بدستور قائم رہے تو اوسوقت ہمیں کیا کرنا ہوگا لیکن اگر دانائی اور احتیاط سے کام لیا جائے تو شاید زمانہ آئندہ کے تلخ نتائج رک جائیں۔ مسلمانان ہند نے ابتک جو کچھ کیا ہے اسمیں کوئی بات قانون غیر جانبداری کے برخلاف نہ تھی تاہم یہ سچ ہے کہ عام مسلمانوں سے اس قانون کی باریکیاں سمجھنے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے۔ لیکن اگر ہمکو قانون نہ بھی معلوم ہو تو رہنمائی کے لئے خود انگلستان کے بعض مدبران سلطنت کا موجودہ طریق عمل کافی ہے اور آن مدبروں میں آپکا وجود بھی شامل ہے۔ اگر آپ کو اپنے عہدہ جلیلہ کی ذمہ داری مانع نہ ہو کہ عیسائی محافظت میں آنے پر اظہار رحمتی سے نہ روک سکی تو پھر ہمیں تو آپ سے بھی زیادہ حق حاصل تھا کہ ہم بلقانیوں کی ستم رانیوں پر اظہار نفرت و ملامت کریں۔ اور اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں جو بلقانیوں کی شرارت اور بے رحمی کا شکار ہوئے ہیں۔ ان ترکی معاملات میں انگلستان کا جو قابل تحسین طرز عمل رہا۔ اسکی طرف لارڈ لیمنگٹن داوان صاحب کو توجہ دلا چکے ہیں جسکے اعادہ کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں آپکی اس تکلیف کو بڑھانا پسند نہیں کرتا۔ جو اس چٹھی کے ذریعہ سے آپکو پہنچ ہوگی۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ اصلی اور صحیح واقعات آپ کو سمجھانے کے لئے آئندہ تمام معاملات پر بحث کروں۔ رہا یہ امر کہ میں جس قوم کا ممبر ہوں اوس سے میرا کسقدر تعلق ہے اسکی نسبت میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں وہ اپنی قوم کی نیابت کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو بذات خود اسباب میں ہندوستان سے بوتھ کچھ کر سکتے ہیں۔

بالآخر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں مسلمانان ہند کے فائدہ کے لئے انگریزی حکومت کے قیام کو ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نے وعظ کے ذریعہ سے بھی اور اخبارات کے ذریعے سے بھی ہمیشہ ہندوستانیوں کو انگریزی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کی اور اسکے مدوضہ کے لئے میں نے کبھی کسی فرست ... پسند نہیں کیا۔

اس چٹھی سے ابھی طرح اندازہ ہوسکتا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں علاوہ تبلیغ اسلام کے جو مذہبی خدمت سے اپنے اخبار اسلامک ریویو (؟) مسلم انڈیا کے ذریعہ سے مسلمانوں کی سیاسی خدمت بھی کسی سرگرمی اور دلیری سے انجام دے رہے ہیں۔ ہم تحریک کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان رسالہ مسلم انڈیا کی خریداری کا دائرہ جہانتک اون کے امکان میں ہو وسیع کریں اور انگریزی خواں نوجوانان اسلام کو اسطرف خاصکر توجہ کرنا چاہیے۔ نیز ہم امید کرتے ہیں کہ برادران اسلام خداوند عالم کی درگاہ میں خلوص کیساتھ دعا کرینگے کہ وہ خواجہ صاحب کو مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی جذبات میں روز افزوں کامیابی عطا فرمائے۔

ریاستہائے بلقان

کے اتحاد کی تاریخ

یورپ سے ترکوں کے اخراج کی تجویزیں

ایک خطرناک حقیقت کا انکشاف

(۲)

ترکی کی روش کو آسٹریا اور ہنگری گہری نظر سے دیکھ رہا تھا اور تمام معاملات اوسکی نگاہ میں تھے چنانچہ وہ اتحاد بلقان کے امکان کو دیکھکر گھبرا اٹھا اور جب ۱۹۱۱ء میں ترکی وزیر اعظم واتنار (الحکاد) آسٹریا) میں گیا تو کونٹ ایرنتھل نے اوس سے شکایت آمیز طریقہ پر فہمائش کی کہ یونان کے ساتھ ترکی کی روش نامعقول ہے اگر دونوں میں تعلقات مناسب طریقہ پر قائم نہوئے تو خطرہ ہے کہ تمام بلقانی ریاستیں یا کم از کم یونان و بلغاریہ ترکی کے خلاف اتحاد کرلیں۔ اس فہمائش کے کچھ دنوں بعد آسٹریا نے ترکی کو دوبارہ اس طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی یہ بھی تحریک کی کہ بلقانی ریاستوں میں یونان کی شرکت ترکی کے مصالح و فوائد کیلئے مضرت رساں ثابت ہوگی اس لئے ترکی کو لازم ہے کہ وہ اس جتھے کی کامیابی میں روڑا اٹکانے کی غرض سے یونان سے مراسم اتحاد پیدا کرے۔ اس کے بعد بھی آسٹریا نے کئی مرتبہ ترکی کو اس جانب توجہ دلائی کہ یونان کو اتحاد میں شریک نہونے دیا جائے۔ نوجوان ترکوں نے اس کا خیال نہیں کیا اور صرف یونان سے نرمی کا برتاؤ اختیار کیا لیکن اس سے یونان میں کچھ اثر نہ پھیلا کیونکہ یونانی اموال کا بائیکاٹ بدستور جاری تھا۔ اور مقدونیہ کی شورش بھی۔

۱۹۱۱ء میں راقم مضمون ایم وینزیلوس سے کئی بار ملا اور بلقانی معاملات پر گفتگو ہوئی اس زمانہ میں ترکی یمن اور البانیہ کی شورش کے فرو کرنے میں مصروف تھی اسوقت ضرورت تھی کہ مقدونیہ کی شورش کا اطمینان بالکل خاتمہ کردیا جاتا۔

اتحاد و ترقی کے ممبروں نے بلغاریہ اور یونان کے مشہور آدمیوں کو ملک سے خارج کرنا شروع کیا جس کے سبب بیشمار عیسائی ترک وطن پر مجبور ہوئے اس واقعہ سے متاثر ہوکر ایم وینزیلوس نے بلغاریہ سے دوستی کی۔ اس اتحاد سے اس کا مقصد یہ تھا کہ مقدونیہ کے مظالم میں ترکی پر متفقہ دباؤ ڈالا جائے۔ سرویہ کا اتحاد نا ... ہے۔ وہ ترکی اور بلغاریہ کی پیچیدگیوں سے شمالی مغربی مقدونیہ میں بلغاریہ کے خلاف خوب فائدہ اٹھا رہا تھا ایم وینزیلوس نے صوفیہ میں اتحاد قائم کرنے کو مناسب سمجھا۔ چنانچہ اپریل ۱۹۱۱ء میں ضروری تجاویز کے متعلق ایک مختصر مراسلہ خفیہ طریقہ پر صوفیہ (دارالحکومت بلغاریہ) میں بھیجا گیا۔ یہ مراسلہ اگرچہ نہایت مختصر تھا لیکن اسمیں

تمام ضروری تجاویز درج تھیں چنانچہ اس میں حسب ذیل امور لکھے گئے تھے:۔

(۱) دونوں ریاستوں کے درمیان ایک ایسی قرارداد کیجائے جس کا منشا ترکی کی عیسائی آبادی کے حقوق کی حفاظت ہو۔

(۲) ترکی حملوں کی مدافعت میں دونوں ملک ایکدوسرے کی اعانت کریں۔

اس مراسلہ کے علاوہ طول طویل پرائیویٹ خطوط شاہ فرڈیننڈ (شاہ بلغاریہ) اور ایم گیوشاف کو روانہ کئے گئے جنمیں اس امر کی ضرورت کو نہایت واضح طریق پر بیان کیا گیا کہ حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ دونوں ریاستوں کے درمیان اتحاد و یکانگت قائم کیجائے تاکہ آئندہ یہ امر آسانی سے ممکن ہوکر بلقان میں اتحاد پیدا ہوجائے۔

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ اس تمام کارروائی سے پہلے یونان کے بادشاہ سے اجازت حاصل کرلی گئی تھی اور بادشاہ یونان اور ایم وینزیلوس وزیر اعظم کے علاوہ یونان میں یا بیرونی سیاسیئین میں ان معاملات کی مطلق کسی کو خبر نہ تھی۔

چند روز بعد اس رازمیں ایم گرالی بریو سفیر یونان مقیم ترکی کو شریک کرلیا گیا مراسلہ مذکور ایک سربمہر لفافہ میں ایک معتبر شخص کے ہاتھ کاذو کے راستہ سے ایک مشہور انگریز کو وانا دارالسلطنت آسٹریا) میں بھیجا گیا جسکی وساطت سے وہ سربمہر بلغاریہ کے وزیر اعظم ایم گیوشاف کے پاس پہنچا دیا گیا۔

یونان کی طرح اس راز کو صوفیہ میں بھی نہایت مخفی رکھا گیا۔ دونوں ریاستوں کے وزیر اعظم اس کے متعلق عرصہ تک گفتگو کرتے رہے اور ایک ماتحت افسر بھی ان کی گفت و شنید میں شریک نہو سکا۔ یہانتک کہ جب دونوں ملکوں کے وزراء میں باہمی بحث و تمحیص ہوگئی اور صورت معاملہ عمل میں نہیں لائے جانے کے قابل ہوگئی اوس وقت تک بھی اس کا علم بہت سے لوگوں کو نہ تھا۔

کئی ماہ بعد جب سرویہ کو اس اتحاد کی اطلاع دی گئی تو یہ راز مخفی نہ رہ سکا۔ یونان و بلغاریہ کے اتحاد کے بعد سرویہ اور بلغاریہ کے اتحاد کے لئے بھی سلسلہ جنبانی ہوئی۔ لیکن اسکی خبر دو غیر حکومتوں کو ہوچکی تھی۔ یونان نے کئی ماہ تک بلغاریہ و سرویہ اتحاد کے معاملہ میں دخل نہ دیا۔ اس لئے شبہ ہوتا ہے کہ اتحاد کا آغاز سرویہ کی جانب سے ہوا۔ لیکن واقعات بالکل اس کے خلاف ہیں۔ اس لئے کہ سرویہ اور بلغاریہ کی گفت و شنید سے پانچ مہینہ پہلے یونانی تجاویز ظاہر ہوچکی تھیں۔

شذرات

مسجد مچھلی بازار کے متعلق گورنمنٹ ممالک متحدہ کی اطلاع

ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ نے ایک پریس کمیونک اخبارات کے نام شائع کی ہے جو ۲۶ - جولائی کو ہمارے نام موصول ہوئی ہے اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یکم جولائی کو مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے متعلق ایک چھوٹی عمارت کھد وانیکے سبب سے مسلمانوں میں بڑی تشویش و اضطراب پیدا ہوا ہے۔ اس امر کا گمان غالب ہے کہ جو انجمنیں اسوقت مخالفت کر رہی ہیں اُنھیں بھی واقعات سے کماحقہ آگاہی نہیں ہے۔ مسلمانان کانپور میں اسقدر جوش و خروش نہیں پایا جاتا جسقدر کہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ

کانپور کی میونسپل کمیٹی نے ایک ضروری میونسپل اصلاح کے لئے یہ تجویز منظور کی تھی کہ مولوی گنج اور ڈون اسپتال کی گنجان آبادی کے رقبہ کے درمیان ایک نئی سڑک نکالی جائے۔ اس سڑک کے لئے ضروری زمین اور عمارتوں کے حاصل کرنیکا اشتہار حسب ضابطہ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء میں شائع کرا دیا گیا تھا۔ اسکے نقشہ میں یہ دکھایا گیا تھا کہ جو مندر تیلی مندر کے نام سے مشہور ہے اوسکو سڑک کیلئے کھود ڈالا جائے اور مسجد مچھلی بازار کا بیرونی خواہ مشرقی دالان بھی منہدم کر دیا جائے۔ ابتدا میں مندر کے متعلق بہت سے عذرات کئے گئے جو ایک خوشنما عمارت تھی لفٹنٹ گورنر نے اسبات کا اعلان کر دیا کہ نئی سڑک اس طریقہ سے نکالی جائے کہ مندر بچ جائے۔ اس اعلان پر ایک مسلمان جنٹلمین نے دریافت کیا کہ اسکے مسجد کو تو کچھ نقصان نہ پہونچیگا جسکے جواب میں یقین دلایا گیا کہ سڑک ایسے طریق پر نکالی جائیگی کہ ابتدائی تجویز کے مطابق اسکا ایک حصہ کھودا جائیگا اور دالان پورا بچا دیا جائیگا اور مسجد کے احاطہ سے صرف اسکا ایک چھوٹا حصہ جو حمام کے طور پر آگے نکلا ہوا ہے علیحدہ کیا جائیگا۔

اصلاحی ٹرسٹ کمیٹی نے قرار دیا کہ مشرق کی شمالی دیوار کے برابر جو قطعۂ اراضی واقع ہے وہ اسکے معاوضہ میں دیدیا جائے۔

قرارداد مذکورہ کے مطابق ایک چھوٹی سی عمارت جو مسجد کے مشرقی دیوار کے ایک طرف نئی سڑک کے راستہ میں آکر پڑی تھی گرا دی ہے اسمیں صرف ایک چبوترہ اور پانی کے بہ جانے کے لئے ایک نالی بنی ہوئی ہے۔ اور اسکے ایک کنارہ پر پاخانہ واقع ہے اور اسکا کل رقبہ نو فٹ چوڑا اور ۲۰ فٹ لمبا ہے۔

بعض لوگوں کے عذرات اور مخالفتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ مقام بھی باقیماندہ مسجد ہی کے برابر متبرک تھا اسکا بہترین ثبوت یہ ہے کہ جب چیرمین بورڈ اس عمارت کو دیکھنے گئے تو جو مسلمان انکے ساتھ تھے جوتہ پہنے ہوئے وہاں داخل ہوئے اور چبوترے پر جوتوں کا انبار ہوگیا۔

اگر متولیان مسجد پر بیرونی اثر نہ ڈالا جاتا تو وہ آج سے کچھ پیشتر ہی سے اسبارہ میں معقول سمجھوتہ کر لیتے۔ اس کل واقعہ کا بیان نہایت مبالغہ اور غلط بیانی سے کیا گیا ہے۔ لوکل حکام کا کوئی ارادہ بجز اسکے نہ تھا کہ مسجد اور متولیوں کا ہر طرح سے لحاظ رکھیں۔

پریس کمیونک کے مذکورہ بالا خلاصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوکل حکام کے نزدیک اجزاء مسجد حکم مسجد سے خارج ہیں لیکن دریافت طلب یہ امر ہے کیا یہ فتویٰ مذہبًا مسلمانوں کے لئے کافی ہے لوکل گورنمنٹ ہمیں معاف فرمائے۔ اوس نے اس معاملہ میں سخت دھوکہ کھایا ہے۔ ہمیں نعاظی اور لسانی سے اپنی آواز کو بلند بنانا نہیں آتا اور نہ ہم بیجا بدخواہی کر کے حاکم و محکوم کے تعلقات میں پیچیدگی پیدا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ البتہ جو ہمارا فرض ہے اوسکی ادائیگی ہمپر ضروری ہے۔

اصلیت یہ ہے کہ لوکل حکام کو شرعی احکام اور مسائل کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ منہدم کردہ جزو بظاہر عمارت مسجد سے ملحق تھا لیکن اسکے متعلق مسلمانوں کا مذہبی مسئلہ یہ ہے کہ مسجد کا ہر وہ جزو جو مسجد کے کسی کام میں آتا ہو مسجد کا حکم رکھتا ہے اور وہ گویا مسجد ہی ہوتا ہے یہ ایک سیدھا سادھا مسئلہ ہے اسمیں چناں و چنیں کی ضرورت نہیں۔ اسلئے لوکل گورنمنٹ کا یہ فتویٰ کہ منہدم شدہ جزو حصہ مسجد نہیں قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ جوتے پہنکر جانیکا اعتراض بھی لغو ہے کیونکہ اس فعل سے مسجد کی نوعیت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ علاوہ ازیں یورپین لوگ اکثر متعدد مقامات میں جوتے پہنکر چلے جانے کے عادی ہیں اور جامع مسجد دہلی میں اکثر ایسی مثالیں ملتی رہی ہیں اسلئے یہ کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ اپنی منطق سے کام لینے کے بجائے اس معاملہ پر اسلام کے احکام کی رو سے غور کریگی اور اپنے فیصلہ پر اتنا اصرار مناسب نہ سمجھکر جتنا کہ اسوقت تک اس نے کیا ہے مناسب ترمیم کو ضروری قرار دیگی۔ ایک معمولی سڑک کی خوشنمائی سے ۷ کروڑ مسلمانوں کے قلوب کی خوشی بدرجہا بہتر و مناسب ہے۔

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے اجلاس کا نتیجہ

جیسا کہ قرار پایا تھا ۲۶ ۔ ۲۷ جولائی کو مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کا اجلاس زور شور سے ہوا افسوس ہے کہ ہم بوجہ ضروری سفر کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اجلاس میں کثرت سے آدمی شریک ہوئے اور بحث و مباحثہ کی خوب گرم بازاری رہی۔

جلسہ کے تفصیلی حالات اگرچہ ابھی تک براہ راست ہمارے پاس موصول نہیں ہوئے ہیں لیکن معزز معاصر "زمیندار" کے قائمقام نے جو حالات تار پر بھیجے ہیں اون سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ نہایت کامیاب رہا اور قوم کی خواہش کے مطابق کارروائی اور فیصلہ ہوا۔ معاصر مذکور کے قائمقام نے اطلاع دی ہے کہ مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا جلسہ ۲۶ ۔ جولائی کو زیر صدارت راجہ صاحب محمود آباد منعقد ہوا۔ نواب وقار الملک کا ایک تار پڑھکر سنایا گیا جو مسلم یونیورسٹی کے متعلق اہم مسائل پر روشنی ڈالتا تھا حاضرین نے اسکو نہایت دلچسپی سے سنا۔

(۱) آنریبل خواجہ غلام الثقلین نے تحریک کی کہ یونیورسٹی فنڈ کو محفوظ رکھا جائے اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کیا جائے صرف اسکا منافع کام میں لایا جائے۔ بالاتفاق نعرہ ہائے مسرت کیساتھ یہ تحریک منظور ہوئی۔

(۲) مسٹر محمد علی اڈیٹر کامریڈ نے تحریک کی کہ مسلم یونیورسٹی کو حق الحاق عطا کیا جائے۔ آنریبل مسٹر مسٹر مظہر الحق نے اسکی تائید کی۔ دوسرا رزولیوشن بھی زور شور کے جوش کیساتھ پاس ہوگیا۔

(۳) میجر بلگرامی نے تحریک کی کہ یونیورسٹی کیصورت میں چانسلر کے اختیارات اُن اختیارات سے متجاوز نہونے چاہئیں جو اسوقت لفٹنٹ گورنر کو بحیثیت مربی کالج حاصل ہیں۔ یہ بھی بالاتفاق منظور ہوا۔

(۴) مسٹر محمد علی نے تحریک کی کہ سینیٹ کورٹ کی ماتحت ہونی چاہیے اور کورٹ اور کونسل اور سینیٹ کے تعلقات ویسا ہی اسی طرح رہیں جسطرح یونیورسٹی کے نظام ترتیبی میں درج ہے۔ یہ بھی بالاتفاق پاس ہوگیا۔

(۵) راجہ صاحب محمود آباد نے تحریک فرمائی کہ مجوزہ یونیورسٹی کا نام "مسلم یونیورسٹی آف علیگڈھ" رکھا جائے۔ یہ تحریک بھی نہایت گرمجوشی کیساتھ باتفاق رائے پاس کیگئی۔

(۶) مسٹر محمد علی نے تحریک پیش کی کہ ایک قائمقام وفد جو پچاس ممبروں پر مشتمل ہو تیار کیا جائے جسکے ممبر تمام صوبجات پر حصہ رسدی تقسیم ہوں اور یہ وفد ہز اکسلینسی وائسرائے کیخدمت میں جماعت مسلمین کی خیالات کا اظہار کرے اور گورنمنٹ سے گفتگو کرنے کا جو نتیجہ ہو وہ آخری فیصلہ کے لئے فونڈیشن کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے۔ ممبران ڈپوٹیشن کی تقسیم حسب ذیل ہوئی صوبجات متحدہ سے ۱۲ - پنجاب سے ۸ بنگال سے ۵ - بہار سے ۵ - بمبئی سے ۶ مدراس سے ۳ - ممالک متوسط سے ۲ - صوبہ سرحدی سے ایک - بلوچستان سے ایک - سندھ سے ایک - دہلی سے ایک - ...

(۷) مسٹر مظہر الحق نے تحریک فرمائی کہ یونیورسٹی کا سرمایہ محفوظ رکھکر اسکا منافع علیگڈھ کالج کو ترقی دینے میں صرف کیا جائے اور اوسکو یونیورسٹی کے درجہ تک پہونچانیکے سامان سے مکمل کیا جائے یہ رزولیوشن نہایت گرمجوشی سے منظور کیا گیا۔

(۸) سید ظہور احمد وکیل لکھنؤ نے تحریک فرمائی کہ یونیورسٹی کے متعلق تجاویز کی تعمیل کیلئے ایک رجسٹری شدہ جماعت قائم کیجائے۔ اس جماعت کا آئین ترتیبی نہایت پیچیدہ تھا اسلئے اس رزولیوشن پر نہایت سرگرمی سے بحث ہوتی رہی کوئی قطعی نتیجہ نہ نکلا اور آخر دو روز کی بحث کے بعد خاتمہ اس طرح ہوا کہ مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی یہ رائے قائم کرتی ہے کہ یونیورسٹی کا کام فوراً عملی طور پر شروع کرنے کے لئے اسبات کی ضرورت ہے کہ ایک رجسٹری شدہ جماعت قائم کیجائے اور اسکا نام مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن رکھا جائے۔ یہ رزولیوشن نہایت سرگرم مباحثہ سے پاس ہوگیا اور اسکی قواعد ضوابط یہ قرار پائے۔ ایسوسی ایشن میں دو سو ممبر ہونگے۔ علیگڈہ کانفرنس سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے ۴۰ - علیگڈھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن سے ۴۰ - ہندوستانی یونیورسٹی کے مسلمان گریجویٹ ۳۰ - منشی فاضل - مولوی فاضل زمیندار و جاگیردار - ۱۰ - مسلمان ٹیکس دہندہ ۱۰ اسلامیہ کالج کمیٹی لاہور ۵ - یونیورسٹی کی صوبجاتی کمیٹیاں ۱۵ - ٹرسٹیان علیگڈہ کالج ۴۰ - قائمقام اخبارات اسلامی ۱۰ - علماء اسلام ۱۰ - یہ جماعتیں اپنی طرف سے ممبروں کو منتخب کرینگی۔

(۹) ایسوسی ایشن کا کام فوراً شروع کرنیکی غرض سے اس امر کی ضرورت ہے کہ سات ممبروں کی ایک جماعت بناکر فوراً رجسٹرڈ کرالی جائے - جماعت بنائی گئی اور راجہ صاحب محمود آباد میجر بلگرامی مظہر الحق - محمد شفیع - نبی اللہ - آفتاب احمد اور نواب اسحاق خاں کو انتخاب کیا۔ قرار پایا کہ یہ جماعت اپنی کارروائی اسلامی اخبارات میں شائع کیاکرے۔

(۱۰) قرار پایا کہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن ایسے قواعد وضوابط تیار کرے جو قواعد فونڈیشن کمیٹی کے خلاف نہوں اور قرار پایا کہ ایسوسی ایشن حساب پڑتال ہونیکے بعد ہر سال اخبارات میں شائع کیے جائیں اور ایسوسی ایشن چارٹر حاصل کرنیکے بعد کنارہ کش ہوجائے۔ ایسوسی ایشن مذکور کو مسلم یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن میں ترمیمات پر غور کرنیکا اختیار دیا گیا

(۱۱) صوبجات کی کمیٹیاں دو ماہ کے عرصہ میں اپنے ممبر سے قائمقام منتخب کریں جنمیں ڈسٹرکٹ کمیٹیاں شریک ہوں۔

(۱۲) مذکورہ بالا ایسوسی ایشن میں سے ہم ۔ اراکین کی ایک جماعت انتخاب کیگئی کہ جو یونیورسٹی کے نظام ترتیبی کی ترمیمات پر علاوہ انکے جو آج منظور ہوئی ہیں غور کرے

معزز معاصر ملت اور مولانا ابو سعید عربی

۱۷ - مئی ۱۹۱۳ء کی اشاعت کے صفحہ ۹ پر ہمارے معزز معاصر ملت نے مولانا ابو سعید عربی اور حضرۃ عمر طوسون پاشا کے متعلق ایک نوٹ تحریر فرمایا تھا جسمیں دونوں حضرات پر دغا و غلط بیانی کا الزام لگایا گیا تھا ہمیں خود اس امر پر تردد تھا کہ معاصر ممدوح نے حضرات موصوف الصدر کی نسبت اس قسم کا الزام کیونکر لگایا لیکن ہمنے اسپر زیادہ بحث کرنا مناسب نہ سمجھکر اس معاملہ کو یونہی چھوڑ دیا۔ پچھلے ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے مولانا ابو سعید عربی کی چٹھی اس خصوص میں ہمارے پاس موصول ہوئی جو آج کی اشاعت میں بصیغہ مراسلات درج ہے امید ہے کہ معزز معاصر ملت اس چٹھی کو غور سے ملاحظہ کریگا۔

اس چٹھی میں مولانا نے اپنی اور حضرۃ عمر طوسون پاشا کی بریت مدلل طریق پر کردی ہے اور بلا کم و کاست اصل حالات ظاہر کر دئے ہیں اسمیں شک نہیں کہ مولانا ابو سعید کا ایثار۔ حب قوم اور خلوص کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مولانا نے دوران جنگ میں اردو اخبارات میں جسقدر مضامین بھیجے ہیں اون کے مصارف کا اندازہ پندرہ روپیہ ماہوار سے کسی طرح کم نہیں ہے حالانکہ مولانا اسوقت کوئی ذریعہ آمدنی نہیں رکھتے اور جمع کردہ اندوختہ خرچ کررہے ہیں ہمیں بھی شک نہیں کہ اگر مولانا نامہ نگاری کا معاوضہ پسند کرتے تو بہت سے اردو اخبار انھیں معاوضہ دیتے چنانچہ خود ناچیز ایڈیٹر نے بھی معاوضہ پیش کرنیکی درخواست کی تھی لیکن مولانا نے کمال ایثار نفس سے اسکو مسترد کر دیا اور اپنے خرچ سے برابر مضامین ارسال فرماتے رہتے۔

ہمارے نزدیک مولانا کی زندگی شک و شبہ اور ہر قسم کے الزامات سے پاک ہے۔ امید ہے کہ معزز معاصر ملت انصاف کیساتھ اسپر نظر ڈالیگا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرکے مولانا کو ملزم نہ بنا کر ظن المؤمنین خیرا پر عمل کریگا۔

اس سلسلہ میں اگر یہ امر بھی ذکر کر دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ ہم ٹرکی کی انجمن اتحاد و ترقی اور حزب الحریۃ والائتلاف میں سے خصوصیت کیساتھ کسی کے طرفدار نہیں ہم صرف ٹرکی کے ہوا خواہ ہیں اور ہروقت ہماری یہی دعا ہے کہ ٹرکی دشمنوں سے محفوظ رہے لیکن تاریخی واقعات اور خفیہ ریشہ دوانیوں نے ہمیں بتلایا ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کو ضرورت سے زیادہ بدنام کیا گیا ہے۔ اور حزب الحریۃ والائتلاف تو ضرور مخدوش حالت رکھتی ہے اس سے ہمارا منشاء یہ نہیں ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی معصوم ہے اور اسمیں عیوب نہیں۔ عیوب ہر ایک گروہ میں پائے جاتے ہیں اور صرف خدا ہی عیوب سے پاک ہے۔

عبد الحمید خاں کا زمانہ ضرور اچھا تھا اور اوسکی معتدل پالیسی حقیقتاً ملک و قوم کو بہت سے خطرات سے محفوظ رکھے ہوئے تھی لیکن عزل کے بعد انجمن اتحاد و ترقی کو بھی نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ اجانب کی ریشہ دوانیاں اون کے کاموں میں بہت کچھ حارج رہتی تھیں تو جوان ترکوں سے غلطیاں ہوئیں اور ضرور ہوئیں۔

اُنھوں نے سالانہ بجٹ شائع کیا جو ایک جدید آئین ٹرکی کے لئے نقصان رساں تھا لیکن اونکی غلطیاں اسقدر خطرناک نہ تھیں جتنا کہ ظاہر کیا جا رہا ہے اگر اونمیں عیوب ہیں تو خوبیاں بھی اسقدر ہیں کہ عیوب اونکے سامنے حقیقت نہیں رکھتے۔

بہرحال ہم معزز معاصر ملت سے ملتمس ہیں کہ وہ جس معاملہ میں قلم اٹھائے متانت و سنجیدگی کو ہاتھ سے نجانے دے۔ اخبار نویسی کا یہی ایک اصلی حسن ہے۔

معزز معاصر ملت ایک اچھا اور پسندیدہ اخبار ہے اوس کے شایاں یہ امر ہرگز نہیں کہ وہ متانت و سنجیدگی اور اعتدال جیسی خوبیوں کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دے۔

ہمیں امید ہے کہ معاصر ممدوح ہمارے ان دوستانہ کلمات کو غور سے پڑھیگا اور آئندہ معتدل روش کیساتھ ملک و قوم کی حقیقی خدمت میں مصروف رہیگا

وما علینا الا البلاغ

مدرسہ خازن العلوم خورجہ ضلع بلندشہر

آج ہندوستان اور ممالک اسلامیہ میں بھی بڑی خرابی یہ پائی جاتی ہے کہ مسلمان مذہبی علوم و فنون سے بہت کم دلچسپی رکھتے ہیں اور جسقدر انمیں حصہ لینا چاہیے اوس کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا۔ حالانکہ واقعات نے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی فلاح اور کامیابی صرف مذہب پر موقوف ہے کیونکہ مذہب ہی وہ برگزیدہ چیز ہے جو انسان کو حقیقی مسرت اور کامیابی بخشتی ہے۔

بیس سالہ تجربات نے مسلمانان ہند کو بہت کچھ بیدار کر دیا ہے اور وہ اب متواتر ٹھوکریں کھا کر اسجانب متوجہ ہوئے ہیں کہ مذہب کو اپنی زندگی کا جزو بنایا جائے چنانچہ گذشتہ بیس سال کے اندر ہندوستان میں مذہبی علوم و فنون سے شغف و دلچسپی پیدا ہونیکے سبب مختلف مقامات پر مذہبی مدارس قایم ہوگئے ہیں۔

مدرسہ خازن العلوم بھی اونہیں مدارس میں سے ایک ہے جو مسلمانان خورجہ نے مذہبی زندگی حاصل کرنیکے لئے قایم کیا ہے اور دار العلوم دیوبند کی شاخ قرار دیکر چند ہی روز میں ایک قابل قدر درسگاہ بنا لیا ہے۔

آج کے بہرۂ مراسلات میں مدرسہ مذکور کے معائنہ کے تین معائنے درج کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے مدرسہ کی حالت مدرسین کی محنت و جانفشانی اور اراکین مدرسہ کے غایت شغف کا حال واضح ہوگا

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالی مدرسہ خازن العلوم کو کامیاب بنائے اور دار العلوم دیوبند کی سرپرستی میں وہ حیرتناک ترقی کرے کہ دوسرے مقامات کے مسلمان اوس سے سبق حاصل کریں۔ مسلمانان ہندوستان کے لئے ایسے عربی و مذہبی مدارس کی سخت ضرورت ہے جو حقیقتاً مذہبی خدمت کر سکتے ہوں اور قول کے بجائے اونکی زندگی فعل ہو۔

مدرسہ مذکور کے معائنہ جات سے معلوم ہوگا کہ مدرسہ نے امسال کے نتایج امتحان میں کسقدر کامیابی حاصل کی ہے لیکن ہمیں اس سے بھی زیادہ خوشی اسوقت حاصل ہوگی جبکہ مدرسہ اپنی تربیت و تعلیم کا اعلی نمونہ پیش کرے اور قابل اولاد پیدا کرکے اسلام کی سچی خدمت ادا کرے خواہ تعداد کے لحاظ سے وہ بہت محدود ہی کیوں نہو۔

غازی انور بے فاتح ایڈریانوپل

غازی انور بے کا نام نامی جنگ طرابلس اور گذشتہ انقلاب وزارت کیوجہ سے اب کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے یہی ٹرکی کا وہ نامور فرزند ہے جو ملک و قوم کی عزت و آبرو کیلئے بے خوف و خطر جلتی ہوئی آگ اور مہیب خطروں میں کود پڑنے کیلئے ہر وقت مستعد و تیار رہتا ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ ایڈریانوپل مخالفوں کے قبضہ میں چلے جانیکے بعد اسقدر جلد دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیگا۔ اور غازی انور بے جو دن رات ملک و قوم کی از دست رفتہ عزت کو دوبارہ قایم کرنیمیں بے چین و مضطرب تھے یوں یکایک اپنی مبارک کوششوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یہ سب خداوند تعالی کا فضل و کرم اور ٹرکی کے فرزندان رشید کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ دشمن خائب و خاسر رہ گئے اور ہلالی نشان دوبارہ **اڈریانوپل** پر آڑتا ہوا نظر آیا۔

تاربرقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ غازی انور بے اور ابراہیم بے نے ایڈریانوپل پر قبضہ کرنیمیں حیرت انگیز کمال دکھایا ہے۔

ابراہیم بے سوار فوج کی کمان کرتے ہوئے ایڈریانوپل کی جانب بڑھے اور غازی انور بے اپنی پیدل فوج کو ایکر تیزی کیساتھ ۲۴ گھنٹہ میں پچاس میل کی سنگلاخ راہ طے کرکے ایڈریانوپل میں داخل ہوگئے جسوقت فاتحین کی سپاہ قرق قلعسی میں داخل ہوئی باشندوں نے جوش و خروش کیساتھ استقبال کیا عورتوں نے جوش فرط مسرت سے رو رہی تھیں سپاہیوں پر پھول برسائے۔ قسطنطنیہ میں اس نمایاں فتح پر ہر جگہ خوشیاں منائی جارہی ہیں اور مسلمانان عالم دست بدعا ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر اونکی سعی میں برکت عطا فرمائے اور مستقل و پائیدار ثابت کرے آمین ثم آمین

حقیقت یہ ہے کہ ٹرکی غازی انور بے جیسے فرزندان رشید پر جتنا فخر و ناز کرے بالکل بجا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو ملک و قوم کی عزت کے حقیقی محافظ ہیں اور انھیں کی برگزیدہ ذات ملک و قوم کے لئے مایۂ ناز و خوبی ہے۔ خداوند تعالی ٹرکی کو ایسے ہی فرزندان رشید عطا فرمائے اور خداوندان ملک و قوم سے محفوظ رکھے۔

ایک حق پرست کی سچی آواز

"مقدونیہ میں آہ اور ہماری بد دسری" نامی پمفلٹ میں جو ٹرکی کی انجمن دفاع ملی نے شایع کیا ہے بلغانیوں کے مظالم کی پوری پوری سرگذشت درج کیگئی ہے اسی سلسلہ میں لندن کے معزز معاصر "نیشن" نے ایک نہایت سچی آواز اٹھائی ہے اور یورپی اقوام کو تنبیہ کی ہے کہ وہ معاملات بلقان کے تصفیہ سے پہلے مقدونیہ اور تھریس کے اون واقعات کی تحقیقات کریں جنکا تعلق بیجا مظالم اور جبریہ تبدیل مذہب سے ہے۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ میں نے اس خصوص میں شیخ الاسلام (قسطنطنیہ) کے چند خطوط دیکھے ہیں جنمیں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو تبدیل مذہب پر مجبور کیا گیا اور مسلمان لڑکیوں پر بلغاری سپاہیوں کے سامنے ناچنے کے لئے زبردستی کی گئی ہے۔ یہ بھی مجھسے بیان کیا گیا ہے کہ جب ان مظالم اور زبردستیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیگئی تو اوس کے جواب میں ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ مذاہب کی مقدس عدالت کے حکم سے ہوا ہے اور اسمیں مداخلت قطعی ناممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اب بلغانیوں کی مکافات عمل کا وقت آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں ہے کہ سلافی قوم اسکا عبرت انگیز نتیجہ بھگتے گی۔

اخبار مذکور کی یہ سچی آواز اگرچہ دول یورپ کے کانوں کو پسندیدہ معلوم نہو گی اور وہ اسکو نغو سمجھکر اپنی توجہ سے اسکو مسترد کر دینگی لیکن خداوندی بارگاہ سے اسکا پورا پورا فیصلہ ہوگا اور دول یورپ اس فیصلہ کو اپنی نظروں سے دیکھ لیں گی۔

اعجاز نما چاول ایک حیرت انگیز کمال

عائشہ بیگم صاحبہ نے قاضی اسٹریٹ امروہہ سے ہمارے پاس اعجاز نما چاول جسکا اشتہار اخبارات میں شایع ہوتا ہے بغرض ریویو بھیجا ہے۔ یہ چاول ایک ٹین کی خوشنما ڈبیہ میں بند ہوکر آیا ہے اسکے اندر روئی میں لپٹی ہوئی ایک اور چھوٹی ٹین کی ڈبیہ بند ہے۔ چھوٹی ڈبیہ میں چاندی کی چھوٹی سی کیری ہے جس کے اندر ایک چھوٹے سے لفافہ میں چاول بند ہے ہمنے چاول کو آتشی گلاس لگا کر دیکھا۔ واقعی پوری قل ھو اللہ اور نیاز مند ایڈیٹر کا نام لکھا ہوا ہے۔ دو سطروں میں پوری قل ھو اللہ اور ایک سطر میں نیاز مند ایڈیٹر کا نام ہے۔ تحریر نہایت صاف ہے جو بغیر آتشی گلاس کے بھی پڑھی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عائشہ بیگم صاحبہ نے ایک معمولی چاول کے دانہ پر پوری قل ھو اللہ اور نام لکھنے میں حیرت انگیز کمال دکھایا ہے جسکی داد دئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ اس محنت کے مقابلہ میں چاول کی قیمت مع مذکورہ بالا اشتہار کے ریم کچھ بھی نہیں۔ امید ہے کہ ناظرین مدینہ عائشہ بیگم صاحبہ کے حیرت انگیز کمال کی قدر کریں گے جو حقیقتاً کمال کا ایک بیش قیمت نمونہ ہے۔

مراسلات

مولانا ابو سعید العربی کی چٹھی

مکرم معظم صاحب الامضاء مدینۃ الغراء۔

السلام علیکم - آپ نے جو میری گراتے لکھی تھی کہ ہندوستان کا امدادی روپیہ حضرت عمر طوسوں پاشا کے نام بھیجا جائے امیر ملت نام کسی اخبار نے عمر طوسوں پاشا کے خلاف کچھ لکھا ہے اور مجھ پر بھی کچھ الزامات قایم کئے ہیں اخبار مذکور نے یہ مضمون لکھکر یا تو کوئی سیاسی غیر اسلامی خدمت کی ہے یا محض لاعلمی اس کا باعث ہوئی ہے -

اس اخبار کے مسکین ایڈیٹر کو اسلامی ممالک کے حالات کی کچھ خبر نہیں یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ اخبارات کے بعض ایڈیٹر ایسے ہیں کہ جن کے وجود سے امت محمدیہ کو تو شاید ہی کچھ فائدہ پہنچتا ہو مگر امت عیسی کو ضرور فائدہ پہونچتا ہے

مصر میں خان الخلیل بازار میں پولیس کا ایک سپاہی ہندوستان کے کسی اخبار کا ایک پرچہ ہندیوں کو سنا رہا تھا جس میں لکھا تھا کہ یہ لکھا تھا کہ جو روپیہ ہندوستان سے ترکی کو بھیجا گیا ہے لوگ اسکو کھا گئے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسا اخبار تھا کیا تعجب ہے کہ ملت ہی ہو یا اسکا ہم مشرب اور کوئی اردو اخبار ہو -

پرنس عمر طوسوں پاشا اور جنرل کا نیوا کے معاہدہ کا دعوی ایک عجیب وغریب اور نرالا دعوی ہے یا ایسی جہالت جیسے کہ کوئی کہے کہ دریائے گنگا کا منبع ملک حبش کا ایک پہاڑ ہے -

مصر میں لجنۂ علیا جو مجاہدین طرابلس کی اعانت کے نام سے قایم ہوئی تھی اوس کے رئیس و موسس (قایم کرنے والے) جناب عمر طوسوں پاشا ہی تھے جس میں لاکہہ روپیہ امت مصریہ نے دیا اس کی کیفیت کوئی اہل طرابلس سے پوچھے -

جناب عمر طوسوں پاشا کے ملازمین خاص طبرق - ڈرنہ بنغازی - وغیرہ میں ہرماہ کئی ہزار بوریاں غلہ کی روانہ کرتے تھے -

دوسرا چندہ مجروحین کی مرہم پٹی کیلئے ہلال احمر کے نام سے ہوا تھا سیاست کی طاقت کے زور سے شیخ علی یوسف ایڈیٹر المؤید کو اس کا رئیس (صدر) بنادیا تھا اسی لئے لوگوں نے دل کھولکر اسمیں چندہ سے شرکت نہیں کی اور جس کے حساب کا مطالبہ آجتک وطنی جرائد کر رہے ہیں مگر تعجب ہے کہ المؤید آجتک حساب نہیں بتلا سکا اور نہ بتلا سکیگا - اگر حساب میں کچھ گڑبڑ یا دال میں کالا نہیں ہے تو کیوں نہ اوسیں شائع کردیا میں دعوی سے کہتا ہوں کہ المؤید یا شیخ علی یوسف ہرگز حساب کو شائع نکریگا - پھر جنگ بلقان کے وقت جو پہلا جلسہ مرحوم ریاض پاشا کے مکان میں ہوا اس کے داعی جناب پرنس عمر طوسوں پاشا ہی تھے **ھا وقد رایت بعینی** میں اس جلسہ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا جسمیں جناب عمر طوسوں پاشا نے پانچہزار پونڈ مصری اعانت حربیہ میں اور ایک ہزار پونڈ ہلال احمر میں دیئے اور دوسرے روز ۲۰ ہزار پونڈ مقام خلافت کو بھیجدئے -

اسی جلسہ میں خدا کی عجیب قدرت کا ظہور ہوا مشہور مفسد شامی رشید رضا جو آخری صفوں میں بیٹھا ہوا تھا صفوں کو چیرتا ہوا اگلی صف میں آیا اور صدر جلسہ سے تقریر کرنے کی اجازت چاہی دریافت کیا گیا کون شخص ہے کہا گیا بے دنا شامی رشید رضا - صدر نے کہا کہ تم کو تقریر کی اجازت نہیں دی جائے گی

خلافت اسلامی کی امداد کے جلسہ میں دشمن خلافت کی بے عزتی کا یہ عجیب نظارہ تھا یہ ہندوستان کے شبلی اور عبدالحق بغدادی کا مجدد جلسہ سے نکل کر چلا گیا" اس کا ذکر اخبار العلم نے بھی کیا تھا جس کا حوالہ میں کسی چٹھی کے ذریعہ سے آپ کے اخبار میں بھی دیچکا ہوں -

حضرت عمر طوسوں پاشا کو عزت کا درجہ یعنی رتبہ وزارت کا خطاب دیا گیا تھا مگر ممدوح نے کہا کہ میں جو کام کرتا ہوں اس کا اجر کسی سے نہیں چاہتا -

مسلمانوں کو سوڈان میں ذبح کرنے والے اور حضرت محمد احمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو منہدم کرکے اوسکی ہڈیاں جلا کر لارڈ آف خرطوم کا خطاب پانے والے مشہور لارڈ کچنر نے اس سال کی تقریر میں امیر المجاہدین الامیر عمر طوسوں پاشا رئیس لجنۂ علیا اور امیر محمد علی پاشا دونوں کا ذکر اور ان کی کوششوں کا بیان کیا تھا - امت مصریہ نے لاکھوں روپیہ حضرت عمر طوسوں پاشا کے ہاتھ پر رکھہ دئے اور کہا کہ وہ اسکو مقام خلافت میں پہونچا دیں - مگر تعجب ہے کہ ملت نام ایک گمنام اخبار کا کتیب (ایڈیٹر) چھ ہزار روپیہ کے لئے اونکو معتبر نہیں مانتا اور روپیہ بھی کونسا فنا

فی القوم ایڈیٹر زمیندار کا جمع کیا ہوا

العجب ثم العجب ثم العجب!

اب ہم اس بے خبر مسکین ایڈیٹر ملت سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایڑی چوٹی تک کا زور اس لئے لگایا کہ لوگ **زمیندار** کو روپیہ ندیں بھلا تمہاری آواز پر کسقدر لوگوں نے لبیک کہا اور خود تم نے کتنا روپیہ مقام خلافت کو بھیجا -

ہندوستان کے بعض اردو اخبارات نے خواہ اپنی طرف سے یا کسی کے اشارہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ جو روپیہ ہندسے گیا ہے اسمیں شک ہے کہ ٹھیک جگہ صرف ہوا یا نہیں اسی قسم کی پارٹی کے ایک آدمی سے مصر میں میری ملاقات ہوئی وہ کہنے لگا کہ ہند کے مسلمانوں نے جو اتنا روپیہ ترکی کو دیا ہے اسمیں سخت غلطی کی ہے اگر وہ اپنی تعلیم پر اتنا روپیہ خرچ کرتے تو اچھا تھا -

میری نیت کے متعلق ملت نے جو یہ لکھا ہے کہ مجکو مدت سے علم ہے کاش کہ وہ ظاہر کردیتا تو اچھا ہوتا بحمد اللہ میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ میری زندگی قوم فروشی - وطن فروشی اور ملت فروشی کی لعنت سے ہمیشہ پاک رہی ہے میرا جی تو نہیں چاہتا تھا مگر مجبورًا ذکر کرتا ہوں کہ میں نے ۱۹۰۸ء تا گو نواحی رنگون میں تین سال تک قیام کرکے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اپنا خرچ کیا حتی کہ مدرسہ کیلئے اپنا مکان وقف کردیا اور مدرسہ ترقی کرکے اعتمادی حالت پر آگیا تب میں رنگون میں آگیا جب رنگون میں کانفرنس ہوئی تو اسکی مہمانداری کا تمام خرچ میں نے اور میرے دوست مولوی نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار پنجابی نے اپنے ذمہ لیا البتہ نبی بخش صاحب کا حصہ زیادہ تھا -

مخبر رنگون حاجی احمد ملا داؤد صاحب وعبدالکریم جمال صاحب اور ہمارے گجرات وپنجاب کے مولوی امام الدین صاحب وسید نور اللہ شاہ صاحب بی-اے اس سے اچھی طرح واقف ہیں - میں نے آجتک اس امر کا اظہار اخبارات وغیرہ میں نہیں کیا -

کانفرنس کے لئے یا علیگڈہ کالج کے لئے جسقدر چندہ لوگوں سے وصول کرتا تھا منی آرڈر کی فیس وغیرہ اپنی طرف سے ادا کرتا تھا اور ہر ایک چندہ کی تحریک کے پہلے خود آپ چندہ دیتا تھا تاکہ **اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم** کا مصداق نہ ہوجاؤں علیگڈہ کالج اور کانفرنس کے دفتر موجود ہیں اور حضور ہند جناب قبلہ نواب وقار الملک بہادر بھی موجود ہیں جسکا جی چاہے اون سے دریافت کرلے -

میں خدا کو حاضر وناظر کرکے کہتا ہوں کہ جناب محمود بک سالم نے مجھ سے کہا کہ میں تین ہزار روپیہ ماہوار مقرر کردیتا ہوں آپ مصر سے اردو وعربی زبان میں ایک اخبار نکالیں اور طرابلس نہ جائیں میں نے کہا کہ جو ارادہ میں نے کیا ہے اوسکو جبتک پورا نہ کروں کچھ نہیں کروں گا - اچھا کوئی بتائے کہ میں نے ہندوستان کے اخبارات کو جو مضامین لکھے ہیں کسی اخبار سے ایک پائی بھی معاوضہ میں لی ہے سوائے ایک سفرنامہ کے جو منشی محبوب عالم صاحب نے خود اپنی طور پر مجھے بھیجدیا تھا -

جنگ کے موقع پر اگر میں چاہتا تو امید تھی کہ بعض اخبار مجھے نامہ نگار کی حیثیت سے بقدر اپنی طاقت کے کچھ نہ کچھ معاوضہ ضرور دیتے گو میں مالدار نہیں تاہم میرے جی نے اور غیرت نے اس مصیبت کے وقت نہ چاہا کہ قوم کی خدمت کچھ لیکر کروں -

المؤید نے میری نسبت جو یہ لکھا ہے کہ اسکو اتحادیوں نے خرید لیا ہے ان اعتراضات واہیہ سے بچنے کے لئے میں نے اب جو کچھ تھوڑا سا روپیہ میرے پاس بچ گیا تھا میں نے اوس سے ترکی ٹوپیوں کی تجارت شروع کردی ہے اور پنجاب ہندوستان برما کے بعض دوستوں کے پاس مال بھیجکر اونکو فروخت کرنے کی تکلیف دی ہے اور اگر خدا کو منظور ہے تو اس تجارت سے مسلمانوں پر ظاہر کردوں گا کہ خوش معاملگی واندان فروشی اسکو کہتے ہیں -

عاجز ابو سعید العربی

شارع حسن الاکبر ۳ القاہرہ (مصر)

مدرسہ خازن العلوم خورجہ

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ -

مدرسہ خازن العلوم کی رفتار اور اوسکی یومًا فیومًا ترقی بحمد اللہ باعث مسرت ہے - منجملہ کثیر علماء اور مدبرین کی آرائے کے جو دوبارہ مدرسہ کتاب المعائنہ میں ہیں صرف تین مرسل خدمت ہیں امید ہے کہ آپ انکو اپنے اخبار گہربار میں شائع فرمادیں گے

(عماد الدین مدرس اول)

نقل معائنہ ممتحنین مدرسہ خازن العلوم خورجہ بابت ۱۳۳۱ھ

الحمد للہ تعالے وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد

مدرسہ خازن العلوم کی عمر کا یہ پانچواں سال ہے جسمیں اتفاقًا ہم چار آدمی دار العلوم دیوبند کی جانب سے مامور ہوکر بتقریب امتحان سالانہ مدرسہ ہذا حاضر ہوئے - اور کل درجات عربی - فارسی - اور قرآن مجید کا امتحان مستعدی کے ساتھ لیا گیا - نتیجہ امتحان بحمد اللہ سنین ماضیہ کی طرح دلچسپ رہا - اور عربی خوان ۶۳ طلبہ میں سے (جنکے اندر ۲ و تصبہ کے اور باقی بیرونجات کے طالب علم شامل ہیں اور جنہوں نے مجموعی حیثیت سے مختلف علوم وفنون کے ۲۲ کتابوں میں جن کی فہرست حدیث - تفسیر - فقہ منطق - فلسفہ وغیرہ کے سوا ہیئت اور ادب علم سے بھی خالی نہیں ہے - امتحان دیا) کل کے کل کامیاب ہوئے - ایک طالب علم بھی ایسا نہیں جو اپنی تمام کتابوں میں ناکام رہا ہو - اور یہ وہ بات ہے جس پر مدرسہ خازن العلوم اور اوس کے خدام کو بجا مسرت وبہجت کا موقعہ حاصل ہوسکتا ہے -

خورجہ میں پانچ سال سے یہ مدرسہ قایم ہے - اور خورجہ قدۃً محط رجال العلوا رہا ہے اس اثنا میں جن ارباب علم وصلاح کو مدرسہ کی حالت کی جانچ کا موقعہ ملا اون میں **ہندوستان** کے نامور اور ممتاز علماء (حضرت شیخ الکل مولانا **محمود حسن صاحب** دیوبندی دامت برکاتہم - حضرت مولانا **احمد حسن** صاحب امروہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا محمد عبد الرحمن خان صاحب رئیس خورجہ حال ناظم التعلیمات مدرسہ ہذا وغیرہم) کے اسماء گرامی خاصۃً قابل تذکرہ ہیں - اور ابن - اے سیٹھ صاحب

انسپکٹر مدارس قسمت میرٹھ نے جو معائنہ امسال مدرسہ کی کیفیت کو مشاہدہ کرکے لکھا ہے وہ بھی ایک ذی علم سرکاری افسر اور غیر مسلم انگریز کا معائنہ ہونے کی حیثیت سے نہایت اعلیٰ درجہ کی وقعت کیساتھ نوٹ رکھنے کی قابل ہے۔

ان حضرات کی تحریرات سے جو کتاب ہذا میں مندرج ہیں بخوبی یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مدرسہ خازن العلوم کی تعلیمی اور انتظامی رفتار اس پنجسالہ مدۃ میں خاصی کامیاب رہی ہے۔ اور آیندہ اسکی ترقی پذیر ہونیکی غالب توقع ہے۔

ان کامیابیوں اور توقعات کی بنا پر عالم آب میں آبرو النعمانی چودھری عبدالرحیم صاحب مرحوم اور اونکی اولاد اور کنبہ کے لوگوں کی توجہ اور بالخصوص چودھری صاحب مرحوم کے خلف اکبر چودھری احمد حسن کی سعی قابل ... ہے لیکن اسمیں بھی ہرگز شک نہیں کہ اگر مولانا محمد عماد الدین صاحب مدرس اول مدرسہ ہذا ابتدائی ہی اجرا سے ان صاحبوں کا ہاتھ نہ بٹاتے اور مدرسہ کے تعلیمی و انتظامی معاملات میں اون سے ملکر نہ رہتے تو بظاہر ایسا خوشگوار نتیجہ پیدا ہونا مشکل تھا۔

یہ قابل افسوس امر ہے کہ درآنحالیکہ مولوی صاحب موصوف کے خیالات مدرسہ کی نسبت عمیق ہمدردی اور خوش سلیقگی پر مبنی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کو ایک مدرس دویم عربی کوئی ایسا شخص دستیاب نہیں ہوا جو مولوی صاحب کیساتھ متفق ہوکر ایک طویل مدت تک آپکے خیالات ترقی کے پورا کرنے میں بہتر مددگار ثابت ہوتا۔ بلکہ بہت جلد جلد اس عہدہ کے آدمیوں میں تبدیلی ہوتی رہی اور ایسی سرعت آمیز تغیرات سے مدرسہ کی کوئی مستحکم حیثیت قایم نہوسکی۔ خدا کرے کہ اب مولوی عبدالماجد صاحب مدرس دویم کا وجود اس قسم کے تغیرات سے محفوظ رہ کر مولوی عماد الدین صاحب کی خدمات کے حق میں عمدہ معین ثابت ہو۔ تاکہ مدرسہ کا انتظام مضبوطی اور عمدگی کیساتھ چل سکے۔

ارکان مدرسہ کو ہمارے نزدیک مولوی عماد الدین صاحب کا وجود اپنے مدرسہ کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے کیونکہ اس قسم کے جامع انسانیت و فضائل کا ملنا ہر وقت آسان نہیں ہوا کرتا اور نہ مولوی صاحب موصوف کی سی ہمدردی اس مدرسہ کے ساتھ بجز انکے اونکی جد وجہد سے ہوا سے کسی دوسرے کو پیدا ہونی ممکن ہے۔ پس ایسے شخص کی دلجوئی اور قدردانی سے اگر غفلت برتی گئی تو ہمارے نزدیک علاوہ ناسپاسی کے یہ بات مدرسہ کے ترقی کیواسطے بھی تقاضا اندیشہ ناک ہے۔

ہم اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ مولوی صاحب موصوف نے ... نے خورجہ کے جمہور مسلمانوں کو ... مدرسہ کے ساتھ مربوط کردیا ہے اور ... میں مدرسہ کی عزت و تعریف کیجاتی ہے فالحمد للہ علی ذالک وعلی جمیع النعمہ حمداً کثیراً۔

غرض مدرسہ حسب موصوف کی خدمات سے خدانخواستہ اغماض کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اور اونکی قابلیت اور دردمندی سے مدرسہ کی ترقی میں مدد لینا نہایت ضروری ہے۔ جسکو غالباً اہل مدرسہ بھی اچھی طرح محسوس کرتے ہونگے اور اگر نہ کرتے ہوں تو انکو اب کرنا چاہئے۔ وماعلینا الا البلاغ

خاتمہ کلام تحریر میں یہ کہونگا کہ امسال بھی مدرسہ کے امتحان لینے سے ہمکو خوشی ہوئی۔ لیکن ضرورت ہے اس بات کی کہ درجہ عربی اور قرآن شریف کی طرح درجہ فارسی اور ریاضی کی طرف بھی پوری توجہ کیجائے یہ ہرگز درست نہیں کہ اس درجہ کی تعلیم ایک مستقل مدرس کی بجائے کسی طالبعلم کے سپرد رہے۔

مجھے امید ہے کہ ارکان مدرسہ اسجانب ضرور متوجہ ہونگے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

کتبہ شبیر احمد عفا اللہ عنہ خادم دارالعلوم دیوبند
بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند
خاکسار سراج احمد عفی عنہ رشیدی خادم دارالعلوم دیوبند
عبدالسمیع عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

نقل معائنہ افضل المتکلمین جناب مولانا احمد حسن صاحب امروہی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد خادم الطلبہ احقر الزمن احمد حسن الحسینی الامروہی غفرلہ ۲۷ شعبان ۱۳۲۵ھ کو مدرسہ خازن العلوم میں حسب درخواست مہتمم مدرسہ حاضر ہوا نتیجہ امتحان سالانہ کو بغور دیکھا کتابیں آمد و صرف کو نیز ملاحظہ کیا۔ ماشاءاللہ مہتمم و بانی مدرسہ چودھری عبدالرحیم کی ہمت عالیہ ہر طرح مستحق آفرین ہے اور مدرسان مدرسہ وطلبہ مدرسہ کی کارگذاری وعرقریزی لائق تحسین۔ جزاہم اللہ خیرالجزاء۔ خورجہ بفضلہ تعالیٰ شرفاء کی بستی ہے اور ہر زمانہ میں علماء کا مورد رہا ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہاں کے باشندگان قدردانی علم وعلماء میں اپنے اقران میں ممتاز ہیں۔ ایسی جگہ مدرسہ اسلامی کا جاری رہنا بیشک وضع الشیٔ فی محلہ ہے اور بےشبہ ضرور چودھری عبدالرحیم صاحب نے بڑی ہمت عالیہ سے کام لیا ہے۔ حالت موجودہ مدرسہ کی خود شاہد ہے کہ انشاءاللہ یہ مدرسہ قریب زمانہ میں مرجع طلبہ ذوی استعداد اور بندگان خدا وندی اسکے فیض سے زیادہ مستفیض ہونگے۔ کیا اچھا ہو جو تمام اہل شہر بقدر وسع اپنی اپنی توجہ اسکی ترقی میں مصروف فرماکر مستحق اجر جزیل ہوں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

حررہ خادم الطلبہ حقر زمن احمد حسن الحسینی الامروہی غفرلہ

ترجمہ معائنہ جناب این۔ آر۔ رسٹ صاحب بہادر انسپکٹر مدارس قسمت میرٹھ

حسب استدعا منتظمین۔ آج میں نے معائنہ مدرسہ ہذا کیا یہ مدرسہ ایک شاخ عربی کالج دیوبند کی ہے کہ جسکو میں نے ایک مرتبہ سے زیادہ معائنہ کیا ہے۔ اور جس سے مجھکو خاص شغف ہے۔

عمارات مدرسہ ہذا عمدہ طیار ہوئی ہے۔ اور جس مقصد کیواسطے طیار کرائی گئی ہے اسکے واسطے بالخصوص مناسب ہے۔

جماعت اہل اسلام کو بانیان مدرسہ کی اون مساعی جمیلہ کا مشکور ہونا چاہیے کہ جن ذرائع سے تحصیل علوم عربی و فارسی کیواسطے سہولتیں پیدا کردیگئیں ہیں اور جن ذرائع سے بالخصوص تعلیم قرآن مجید کا اور تربیت اصول و قواعد مذہب اسلام کا انتظام کیا گیا ہے کہ جنکا جاننا اور عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

مجھکو امید ہے کہ منتظمان مدرسہ مجھکو پھر موقع اسکے معائنہ کا دینگے جبکہ میں پھر خورجہ آؤں۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ مدرسہ ہر قسم کی کامیابی حاصل کرتا رہے۔

دستخط۔ این۔ اے۔ رسٹ صاحب بہادر انسپکٹر مدارس قسمت میرٹھ۔ مورخہ ۲۸۔ نومبر ...

انجمن خدام کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

جناب من۔ السلام علیکم۔ خدا کے فضل اور اوسکی توفیق سے انجمن خدام کعبہ ہم بےبضاعت اور عاجز لوگوں نے قایم کی ہے۔ اخباروں میں دستورالعمل شائع ہوچکا تھا پھر بعض توہمات کے دفع کرنیکی غرض سے ترمیم کرکے اب مجلس کی طرف سے شائع کیا ہے ملاحظہ ہو۔ ہماری نیت حرمین شریفین کی خدمت کرنا ہے ورنہ حفاظت تو وہی قادر توانا کریگا جسنے اس ارض مقدس کو حرمت دی ہے۔ یہ توقع ہے کہ جناب اس سے دلچسپی لینگے اور برقرار رکھنے میں ہم لوگوں کو اعانت کرینگے اور اپنے اطراف میں مقامی انجمنیں قایم کرینگے اور اون لوگوں کے اسمائے گرامی سے بھی مطلع فرمائیں گے جنسے ہمکو اعانت ومدد کی امید ہوسکتی ہے اگر خدانخواستہ ہم اس انجمن کے قایم کرنےمیں ناکامیاب رہے تو ہماری جو سبکی دیگر اقوام کے روبرو ہوگی اوسکا اندازہ ہم نہیں کرسکتے۔ اب خواہ کیسی ہی ... ہی سے رائے پر چھوڑتے ہیں۔ اب خواہ کیسی ہی ... سے بلکہ بےموقع ہی یہ تحریک شروع کردیگئی ہو جناب کو اسکی تائید سے دریغ نہ کرنا چاہیے۔ اسوقت جو لوگ کارکنان انجمن ہیں اونکا عارضی انتخاب ہے اور اونکا فرض اسی قدر ہے کہ ملک میں شاخیں اس انجمن کی قایم کردیں اگر دوران سال میں قایم ہوگئیں اور انجمن حسبہ باضابطہ مقرر ہوگئی تو ہمکو اوسی وقت علیحدہ ہوجانے میں کچھ عذر نہ ہوگا ورنہ سال بھر اس خدمت کو انجام دیں گے۔

اسوقت پھر لیسے مناسب اراکین کا انتخاب ہوگا جو ہر قسم کا بھروسہ واعتماد کیا جاسکتا ہے۔ یہ انجمن کسی فرقہ یا ملک کیساتھ ... مخصوص نہوگی نہ اسمیں باہمی نزاعات کا اندیشہ ہو بلکہ یہ انجمن اون حضرات کی ہے جو ارض مقدس کی حرمت واعزاز کے برقرار رکھنے کو دل سے متمنی ہیں۔ ہمنے یہ انجمن قایم کردی اور خدا نے چاہا ہم اسمیں ساعی رہیں گے۔ جن حضرات کو ہماری تحریک سے اتفاق ہو وہ شریک ہوں اور جنکو اختلاف ہے اونکو اختیار ہو۔ ہم اس امر کی کوئی روک یا شرط قایم نہ رکھیں گے کہ عامۂ اہل اسلام ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے اگر شریک ہونا چاہیں تو بلاتکلف شریک نہ ہوسکیں البتہ کسی ایسی تجویز کے قبول کرنیکے لئے آمادہ نہیں ہیں جو انجمن کی اصل غرض کو فوت کردیں۔ مثلاً کل مقاصد کو ترک کردینا اور اشاعت اسلام یا مدارس وغیرہ کی کوشش پر اکتفا کرنا خواہ کسی انجمن کے مثل ندوۃ العلماء یا مسلم لیگ کے تابع کردینا یہ تجویز ہماری انجمن کے غرض قیام کے خلاف ہے۔ اسواسطے اسپر غور کرنا کہ ظاہر ہیں ہمکو اسمیں شبہ نہیں کہ یہ امور فائدہ رساں ہیں جہانتک ہیں اور بحمداللہ اسکی طرف مسلمان متوجہ بھی ہیں مگر ہماری مجلس کے اغراض سے اونکو زائد تعلق نہیں۔ ہمارا مقصد اسوقت حصول چندہ نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی اشاعت۔ اسی واسطے ضوابط و قواعد متعلق تحصیل زر و ارسال زر کو زیر غور نہیں لائے گئے لیکن نظام انجمن بسطور سے قایم کردیا گیا ہے کہ شخصیت کا اثر نہ رہے کسی قرینہ کی دعنوانی ظہور میں نہ آئے۔ جب باضابطہ انجمن بنیگی تو اس اہم امر کے قوانین بھی قابل اطمینان بنائے جائینگے تاکہ محصولات اپنے مقاصد میں صرف ہوں یہی حالت شیڈیول کعبہ کے وظائف اور خدمات کی ہے انکو لئے ہی مختصر ضوابط مرتب ہوئے ہیں۔ اسقدر دستورالعمل سے ظاہر ہوگیا کہ خلاف شریعت اسلام کوئی حکم پذیرائی نہوگا لہذا اس کسی قسم کا اندیشہ کہ یہ جماعت شورش پیدا کریگی صحیح نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ شریعت حقۂ اسلامیہ امن عامہ کی شغف ہے اسکی پابندی سے جو حکم دیا جائیگا وہ کیسے شورش انگیز ہوگا ہمارے دوستوں کو ایسے شبہات بلاوجہ ظاہر کرنے سے گریز رکھنا چاہیے کیونکہ اپنے گروہ کو خود دوسروں کی نگاہ میں مشتبہ کرنا ہے جسکا وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا ہے ہمکو باوثوق ذرائع سے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اگر ہم اپنی تحریک راستبازی و صفائی سے بلا مداخلت وسازش کرتے رہینگے تو گورنمنٹ عالیہ کیجانب سے اگر ہمدردی اعانت نہ ہوئے تو کوئی عجب نہیں ہے ہمکو یہ امید ہے کہ حکام ہند اس تحریک کو جسکی بنا فائدہ رسانی اہل اسلام ہو کبھی بری نگاہ سے نہ دیکھیں گے کیونکہ جسقدر فائدہ اس سے مسلمانوں کا وابستہ ہے اتنا ہی یہ مفید گورنمنٹ عالیہ کو ہے جہاں اہل اسلام میں باوجود اختلاف خیالات کے یکجہتی پیدا ہونے کی امید ہے وہ انکا جوش منافع ہوتی باہمی اور باہمی ظاہر ہونیکا خیال ہے وہاں سلطنت کو بھی اس سے اطمینان حاصل ہوجائیگا خصوصاً جبکہ کسی متمدن قوم کا ارادہ نہیں ہے کہ وہ آزادی ارض مقدس کو خلاف تحریک کرنے پر ترکوں کو بھی ایک تازیانہ ہے کہ وہ جان لیں کہ اونکا بسوخ کہ منی خدمت حرمین شریفین ہے اور عربوں کو تنبیہ کی امید ہے کہ جب بدست وپا اس خدمت کیلئے تیار رہینگے تو اونکو بدرجہ اولیٰ کہ ہمت باندھنا چاہیے غرض کہ مقاصد معرحۂ دستورالعمل کے علاوہ بھی اس انجمن سے فوائد خاص ہونیکی توقع ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس ...

مطائبات

یا الٰہی آب رحمت ریز بر نیران روم

از جناب شیر احمد صاحب مخلص در سراج الاخبار (فارسی) کابل

حیف در حیف است بر حال مسلمانان روم
در ... روم آشوب نیست قایم است
... از فرقہ نصرانیان
... زندہ در آتش چو هیزم افگنند
... آتش زجور کفر بر اسلامیان
دل ... از ... و رحمے در وست
... از جور این کفار سنگین دل کہ تیغ
کودکان را در حضور ... ریگ ... کشند
... دختران ... سیر تیہا می کنند
... بچہ ... بیداد و ...
در میان خاک و خون افتادہ ... لاشہا
... ملامیان بشکست ... اعلامیان
... دولت ... راستعفی ... ہیراد
... نفس را اعتماد
اے مسلمانان ... آب خون باید گریست
مومنان در ہر وطن از فرط اندوہ و حزن
ہرکجا آید ... اسباب نفاق
اے برادرہائے دینی ... چون ما و شما
بر فریب کافران ... باید ہوشیار
این ... روز در روم است فردا ...
مملکت ہائے وسیع مومنان رفت از نفاق
غیرت و مردانگی و اتفاق و علم و دین
بازباید ننگ اسلامی کنیم و اتفاق
در برائے حفظ دین و دولت و ناموس خود
گر اصول و اتفاق دین ما برجا بدی
بار ... سراج ملت و دین نام اوست
در ... ملک و دولت ... ناموس ما
... وجود ... اے مومنان شکرت کنید
... از دامنش یک لخت دست اتفاق
گر خدا خواہد قلیل ما کثیرے ... زند
طول ... دل کلامت ... کن مختصر
یارب این آفت اگرچہ از شرو نفس است
لیک چون ... برکفر و اسلام است و ...
مومنان پامال گردیدند و کس غمخوار نیست
نصرت ایشان عطا فرما و توفیق ...
دولت افغانستان را از خلل محفوظ دار

نالہ وا حسرتا بر خواری و خذلان روم
از جفا و ظلم بے اندازہ خصمان روم
بر زن و مرد و جوان و پیر ... روم
این چہ بیدادی و بیرحمی است بر ترکان روم
یا الٰہی آب لطفے ریز بر نیران روم
... دل دارند بیاران روم
... زخم ... مظلومان روم
بنگرید اے مومنان ظلم ستمگاران روم
خود بدہ یارب سزائے جملہ بدخواہان روم
... جاری ... روم
از ... سروان سیم اندام و مہرویان روم
... آشوب و فتور ... روم
از کمین ... ہر دشمن ... روم
ہر کہ این بدعہدیہا را دید ... روم
برجبین ... خراب و ... سرگردان روم
... حسرت ... روم
کاشکی ... اتفاقے ... یاران روم
در ... شرکت و نیز ہمدردان روم
عبرتے حاصل کنید از حالت اخوان روم
نیست تنہا از حسودان و بد اندیشان روم
اتفاق ... است ... روم
بود سابق ... با مسلمانان روم
... زبردستان روم
... حیران روم
قدرت اقدام ... روم
... روم
... روم
کہ سراج ملت و دین است ... روم
کز نفاق ... روم
نص قرآنی است ... روم
... خویش ... روم
... جرم ... روم
جرم ما بخش ... گنہگاران روم
روح پاک مصطفیٰ ... روم
کافران را ... مغلوب مسلمانان روم
... روم

از پریشان حالے جمعیت اخوان روم
دیدہ از شیر احمد مخلص ... شدہ گریان روم

ایڈریانوپل پہ قابض ہوگئے ترکان روم

از جناب "ملک الکلام" ابو الصدق سید محمد لائق حسین صاحب قوی زمرد رقم امروہی

شاد و خرم کیوں نہو جائیں مسلمانان روم
گردنیں جو جھک گئی تھیں ہوگئیں وہ سربلند
مٹ گئی تاریکی رنج و بلا ... ہوگیا
پھر وہی شوکت وہی حشمت میسر ہوگئی
مٹ گئیں سب آرزوئیں مٹ گئیں کفار کی
دی خدا نے ظالموں کو ظلم کی آخر سزا
آگیا دریائے رحمت جوش میں پھر آگیا
ہیں عنادل کی زبان پر نغمہ تہنیت
مسجدوں میں ہیں بجا لاتے دوگانے شکر کے
ہے دعا سب کی الٰہی تا ابد قائم رہیں
یاد ہیں وہ دن ابھی ہمکو یاد ہیں بھولے نہیں
ہائے وہ بچوں کو زندہ گاڑ دینا یاد ہے
دیویوں کا عصمت و عفت کی جلنا یاد ہے
خوبصورت ... کی آبرو ریزی ہی یاد
یاد ہے وہ بیکسوں پر گولہ باری یاد ہے
یاد ہے وہ دلشکن منظر بھی اب تک یاد ہے
یاد ہے وہ وقت بھی ... کچھ کم نہ تھا
یاد ہے ہاں ... مسجدوں کا ہمکو جلنا یاد ہے
... ہمت مردانہ مردان ترک
... ہمت ہے یہی غیرت اسی کا نام ہے
... من رحمۃ اللہ دل ...
ہوگئی ... کو فتح فیروزی نصیب
... آج پوری ہوگئی
آخرش ... دکھا کر ... رہے
... نصرۃ من اللہ ساتھ دیتی آپ کا
... خدا
... رسم اتفاق
... دین و دنیا سے کبھی غافل نہوں
... ایمان فروش
... نام ہی اسلام کا
... ظلمت ہو کفر و شرک کی
... ہرگز بھول ...
دشمنوں کا خون پینے کے لئے ہر دم ہیں
حاد ... ملک و ملت حامیان دین پاک
ہو مبارک آج فتح ایڈریانوپل تمہیں
ہو مبارک تم ... لطف و مسرت کی گھڑی

ایڈریانوپل پہ قابض ہوگئے ترکان روم
آسماں پر ہے دماغ منزلت خواہان روم
چرخ عزت پر طلوع نیر تابان روم
پھر وہی دولت وہی صولت وہی ہے شان روم
رنگ لاکر ہی رہا خون مسلمانان روم
بے اثر کس طرح جاتی آہ مظلومان روم
ہوگئی سرسبز کشت حسرت و ارمان روم
ہے نمونہ گلشن جنت کا ہر بستان روم
صاحب ایمان، جوان و پیر و طفلان روم
دولت عثمانیہ اور حضرت سلطان روم
جب فنائے روم میں کوشاں تھے غداران روم
آجتک سنتا ہوں آہ و زاری طفلان روم
یاد ہے ہر ظلم بے اندازہ خصمان روم
محو ہو سکتے نہیں افعال بدکاران روم
بن رہا تھا خون کا دریا ہر اک میدان روم
خاک و خوں میں لوٹتے تھے جب ہوا خواہان روم
بار ... بر ... صابر ... روم
بھول کب سکتے ہیں یہ ظلم ستمگاران روم
حبذا اے جرأت شیرانہ شیران روم
ہاتھ سے تم نے نہ کھوئی آن و بان و شان روم
کیوں نہو تی رحمت حق آکے پشتیبان روم
وہ ... گیا ... روم
شرم ... کوئی قوم کی ... مسلمانان روم
... عزت ... روم
ہوگئی ... فتح جویان روم
... اے مسلمانان روم
... اخوان روم
... والے ہیں ... روم
... روم
زینت ایران ہو ... رونق ... روم
دشمنان دین و ایمان ... روم
... زینت ... روم
... تیغ و سنان و خنجر و پیکان روم
عاشقان جلوہ ... جانبازان روم
ہو ... شادمانی اور اطمینان روم
ہوگیا ... روم

اے (قوی) حسرت یہی ہے ... ہیں
ہو عروج روم زیر سایہ سلطان روم

بیگانہ یہاں ہر اک یگانہ دیکھا
اپنے مطلب کو سب زمانہ دیکھا
جسکو دیکھا غرض، غرض کا اپنی
دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا

اپنے عیبوں کی نہ کچھ فکر نہ کچھ پرواہ ہے
غلط الزام بس اوروں پہ لگا رکھا ہے
یہی فرماتے رہے تیغ سے پھیلا اسلام
یہ نہ ارشاد ہوا توپ سے کیا پھیلا ہے

(اکبر)

حوادث و اخبار

ہندوستان

مسلمانان سکھر نے ایک عام جلسہ میں مسجد کانپور [illegible] پر انتہا درجہ کا رنج و ملال ظاہر کیا اور [illegible] میں والیسرائے کو تار بھیجا۔

آؤ! اور مقدونیہ میں ہماری مدد کرو [illegible] اخبار ہمدرد کی اُس کاپی کے جسمیں [illegible] مضمون کا ترجمہ کیا گیا تھا صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی [illegible] ضبط کرلئے گئے ہیں۔

نہروں [illegible] بجنور [illegible] ریلوے [illegible] اور ڈاک کو [illegible] کا انتظام کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ لائن کی جلد درست ہو جائیگی۔

پشاور (۲۴-جولائی) حکیم امین صاحب ایک خاص [illegible] اخبار میں اطلاع دیتے ہیں [illegible] کو جو عظیم جلسہ شہر کے اسلامیہ [illegible] میں منعقد ہوا تھا اُسکے ریزولیوشن کے مطابق [illegible] نے ترکوں کے ایڈریانوپل پر دوبارہ قابض ہونے اور ترکی فتح کی خوشی میں ۲۴-ماہ حال کی شب کو شہر میں چراغاں کیا۔ انھوں نے اپنے مکانات دکانوں اور شہر کی ہر ایک مسجد میں چراغ روشن کئے اور [illegible] سبقت لیجانے کی کوشش کی۔ [illegible] سید مقبول شاہ صاحب نے [illegible] مہابت خاں والی عظیم الشان مسجد کو روشن کرنے کی کوشش کی اور اسکے دو مینار جو ۸۰ فٹ بلند تھے چار گھنٹے کے اندر پُرنور روشنی سے بقعۂ نور بنا دیا۔ جسکو دیکھکر دور و نزدیک کے تمام تماشائی وہاں جمع ہوگئے جس سے مسلمانوں کے عام اتفاق اور ہمدردی کا ثبوت ملتا تھا۔ سید کرم شاہ اور حافظ گوہر دین کی مساجد میں بھی اسی طرح چراغاں کیگئی۔ بازار کابلی دروازہ قصبہ خوانیں مسگران۔ نوگلی فیروز شاہ۔ بزازان پل پختہ اور بازار کلاں میں بوجہ اسکے کہ یہ شہر کے وسطی حصہ میں تھے۔ دیگر بازاروں کی نسبت زیادہ روشنی اور رونق تھی۔

قصبہ بنی پورم واقع مدراس کے دو آدمیوں ایک کانسٹبل کا کان کاٹ کر اُسکی بالیاں چھین لیجانے کا مقدمہ چلایا گیا۔ صاحب سشن جج کالیکٹ نے ایک ملزم کو ۷ سال قید سخت کی سزا دی اور دوسرے کو عدم ثبوت کے باعث رہا کر دیا۔

موضع [illegible] سب ڈویژن نارائن گنج مشرقی بنگال کے بابو پرتاب چندر چکرورتی اور بابو مہنرانا تھ داس کے نام ایک گمنام خط ملا ہے کہ [illegible] کو تمہارے مکان پر ایک ڈاکہ ڈالا جاویگا۔ اور اگر ڈاکوؤں کو نہ دوگے تو مار ڈالے جاؤگے۔ خط سب ڈویژن افسر نارائن گنج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

گجرات کاٹھیاواڑ میں سخت بارش ہونیکی وجہ سے کھمبالیا ندی میں ۱۹-جولائی کو سخت طغیانی آئی اور مقام پانجرا میں کوئلہ کی کان [illegible] میں کام کرنیوالی ۱۲ عورتیں غرق ہوگئیں پانی ۳۰ فٹ بلندی تک چڑھ گیا تھا۔

کلکتہ میں تیز و تند ہوا اور بارش سے کلکتہ و مضافات میں بحری طوفان آنے کا اندیشہ ہے۔

جامع مسجد بمبئی میں نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں نے ترکی قسطنطنیہ ایڈریانوپل وغیرہ پر خدا کا شکر کیا۔

علیگڈہ کے عام اسلامی جلسہ میں مسجد کانپور کے ایک حصہ کے انہدام کی نسبت سرکاری افسروں کے طرز عمل اور مکرر تسخیر ایڈریانوپل پر مسٹر اسکوئتھ کی دھمکی آمیز روش پر اظہار ناراضی کیا گیا۔ تقریر کرنیوالوں میں اڈیٹران اردوئے معلی۔ الہلال و کامریڈ بھی تھے۔

مسٹر محمد یوسف اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ سے ۲۸-جولائی کو تار دیتے ہیں کہ بنگال پریسیڈنسی مسلم لیگ نے مسجد کانپور کے معاملہ سے متعلق گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی کارروائی پر سخت اعتراض کیا ہے اور مدراس پریسیڈنسی مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل تار ہز اکسلنسی والیسرائے بالقابہ کونسل کو بھیجا ہے "احاطہ مدراس کی مسلم لیگ نے ایک جلسہ منعقدہ [illegible] میں گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی اس کارروائی پر بڑا افسوس ظاہر کیا جو اس سے مچھلی بازار کانپور کا ایک حصہ منہدم کرنے میں صادر ہوئی اور وہ تہ دل سے التجا کرتے ہیں کہ ہز اکسلنسی منہدم شدہ حصہ کو دوبارہ تعمیر کرنیکا حکم دیکر مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے فیلنگ کو روکیں گے۔

کلکتہ ۲۵-جولائی) امام الدین صاحب آمونیہ گھوش لین سے تار دیتے ہیں کہ مسلمانان کلکتہ نے گذشتہ شب کو ایڈریانوپل پر دوبارہ ترکی قبضہ ہوجانے کے اعزاز میں نہایت مسرت و خوشی کا اظہار کیا اور سب جگہ ترکی فوج کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اور غربا کو خیرات شربت اور مٹھائی تقسیم کیگئی۔ کئی جلوس نکالے گئے۔ اور لوگ ہاتھ میں جھنڈیاں لئے ہوئے قرآنی دعائیں گاتے رہے۔ چینوٹ کے پنجابیوں نے اسمیں نمایاں حصہ لیا۔ خلیفۃ المسلمین کو مبارکباد کے تار روانہ کئے گئے۔ بازاروں۔ دکانوں۔ مسجدوں اور خصوصاً سندربن میں عالیشان روشنی کیگئی اور باجے بجائے اور گیت گائے گئے۔ سب سے زیادہ رونق اور روشنی کا اہتمام ناخدا مسجد میں بہتمام امام صاحب و متولیان و حاجی عبد اللطیف صاحب تار اچند دت بازار میں باہتمام فضل کریم سیٹھی و میاں کلو صاحب قصاب۔ ہرن باڑی میں باہتمام شیخ عبد الحق صاحب نیز حمیدیہ ہوٹل میں تھا۔ دینی محمد یعقوب محمد فاروق صاحبان نے آتشبازی چھوڑنے کا بھی انتظام کیا۔

تازہ تار

ایتھنز ۲۸-جولائی) حصار کسنا میں دو روزہ جنگ نہایت خونریز تھی۔ بلغاری ڈھلوان پہاڑوں میں نہایت مضبوطی سے مورچہ بندھے اور اپنے عمدہ موقعہ سے انھوں نے سخت مزاحمت کی۔

شاہ قسطنطین (یونان) نے پھر سہ روزہ التوائے جنگ کی تحریک مسترد کر دی گئی۔ بنا بریں بخارسٹ میں اجلاس کانفرنس کے ایام میں جنگ برابر جاری رہے گی۔

قسطنطنیہ ۲۸-جولائی) ولیعہد دولت عثمانیہ جلالتمآب سلطان المعظم کے لڑکے کے ساتھ ایڈریانوپل جا رہا ہے جہاں بڑے تزک و احتشام سے استقبال ہوگا اور ولیعہد متہم بالشان فوجی جائزہ لیگا۔

دیگر ترکی عہدہ دار بھی نظم و نسق کو از سر نو ترتیب دینے کی غرض سے ایڈریانوپل بھیجے گئے ہیں۔

ترکی اخبارات بالاتفاق ظاہر کر رہے ہیں کہ انخلائے ایڈریانوپل ناممکن ہے کیونکہ اس سے سخت اندرونی خطرات پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔

لنڈن ۲۸-جولائی) سر [illegible] آج ٹائمز کو چٹھی لکھکر ایڈریانوپل کے متعلق ترکی بھائیوں کی تائید و تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کم از کم ہندوستانی مسلمان سرگرمی سے ایسی علامت کی توقع کر رہے ہیں جس سے یہ معلوم ہوسکیگا کہ انگلستان کم از کم اپنے پرانے دوست سے بے پروا نہیں۔

لنڈن ۲۸-جولائی) خاص تار برقی بنام [illegible] اخبار) روس مایوس ہوگیا ہے۔ یوروپین کنسرٹ غیر متحد ہے۔ دباؤ ڈالنے کی انتہائی تدابیر بخلاف ترکی اور متحدہ بحری مظاہرہ دردانیال کے سامنے بیکار ہے روس نہ آرمینیا پر حملہ کر سکتا ہے نہ ارض روم پر۔ ترکی افواج بلغاریا علاقہ کے باہر ہیں۔

حوادث محلیہ "لوکل"

۲۹ کی شب کو خفیف ترشح ہوا گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔

شہر میں کئی ہفتہ سے مرغوب احمد کہوڑی بنام کلن ایک مقدمہ دخل مکان کا زور شور تھا۔ ۳۰-جولائی کو یہ مقدمہ منصف صاحب کی عدالت میں پیش ہوا ہمارا نامہ نگار بھی حصول حالات کیلئے عدالت میں موجود تھا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ اصل مقدمہ میں مصالحت ہوگئی اور مدعی نے مدعا علیہ کو ایکسو پچیس (۱۲۵) روپیہ دیکر مصالحت کرلی اور مقدمہ سے دستبرداری دیدی اسی مقدمہ کے سلسلہ میں ۲۳ جون کو مدعا علیہ نے ایک درخواست منصف صاحب کی عدالت میں دائر کی تھی جس میں ظاہر کیا تھا کہ بیع نامہ اور مختار نامہ میں جعل کیا گیا ہے منصف صاحب نے مصالحت کے بعد اس درخواست کی کارروائی شروع کر دی ہے اور جعلسازی کی تحقیقات کے روبکار غالباً جاری ہوگئے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ

عورت کو ایام باقاعدہ نہ آئیں تو پھر کیا ہوتا ہے

حکیم مطلق نے عورت کی صحت اسی میں رکھی ہے کہ اسکے ہر مہینے تین چار دن ... فاسد مادہ - بدبودار خارج ہو کر ...
قدرت کی مجسم کل اور انسانی پیدایش کی زندہ مشین ...
اور جس مقصد کے واسطے دنیا میں پیدا کی گئی ہے اس کا پورا پورا کام دیوے ... اول ... دوم ...
باعث فرحت ... سوم آبادی قوم بڑھنے اور ملکی ترقی کے واسطے اس سے افراد نوع انسان پیدا ہوں گے ...
زندہ مثال ...
... پرورش اور خبرگیری کے واسطے ...

خوب یاد رہے

کہ جب کسی عورت کو آپ ناتواں سست ... دیکھیں تو آپ سمجھ لیں کہ اس کی والدہ کے ایام ماہواری یا خون حیض میں کچھ نہ کچھ فتور یا نقص تھا ...
... دل - دماغ - جگر ...
... اور اگر کہیں اتفاق سے حمل قرار پا جائے تو بچہ خام گر جاتا ہے ... تو مولود دائم المریض ...

عورت کی صحت و عافیت کی خبر اور خفیہ امراض کا

خیال رکھیے - ایک حاذق مجرب کا ... تجربہ ہے ...
... جسم میں داخل کیا جائے تو اس کا تمام جسم ...

اگر آپ ان سب بلاؤں سے گھر کے لوگوں کو

... بچانا چاہتے ہیں ...

مدر حیض گولیاں

... ایام ... مستورات ... تمام شکایات ...

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی ملی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ ملکی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار "مدینہ بجنور" روہیلکھنڈ ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

قسطنطنیہ ۲۹ جولائی) ترکی پنچایتی کی نسبت سفرا نے باہم تبادلہ خیالات کے بعد متحدہ و متفقہ طور پر یابعالی پر دباؤ ڈالنے کی اپنی تجویز ترک کر دی ہے کیونکہ اوّل الذکر فارمولہ کے بارہ میں باہم متفق نہیں ہو سکیں لہذا سفرا جداگانہ طور پر بابعالی کو خط لکھینگے کہ ایشیا و میڈیا سے سپاہ واپس طلب کرنے کی تحریک کرینگے۔

سالونیکا ۲۹ جولائی۔ کمک کے پہونچنے سے قوی دل ہو کر بلغاریوں نے تعاقب یونانی سپاہ بر شمال مشرقی جمائیہ میں حملہ کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ یونانی ایک موقعہ سے تین مرتبہ سنگین کی نوکوں سے سامنے گئے مگر آخرش بلغاری سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے بلغاریوں نے جمائیہ میں یونانیوں اور مسلمانوں سے بہیمانہ برتاؤ کیا۔

قسطنطنیہ ۳۰ جولائی) ولیعہد دولت عثمانیہ کل ایڈریانوپل پہنچے۔ ملکی و فوجی حکام اور مقتدایان مذاہب نے نہایت تپاک و شان و شوکت سے استقبال کیا۔

ایڈریانوپل کی میونسپل عمارت میں ایڈریس خیر مقدم کا جواب دیتے ہوئے ولیعہد دولت عثمانیہ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ سلطنت کا یہ دوسرا دار الخلافہ فوج کی بہادری سے مکرر مسخر ہوا۔

سہ پہر کے جلسہ عام میں باشندگان ایڈریانوپل نے اس مضمون کا رزولیوشن پاس کیا کہ وہ بدستور ترکوں کے ظل عاطفت میں رہنے کے خواہشمند ہیں۔

قسطنطنیہ ۳۰ جولائی) ترکی ولیعہد نے بذریعہ اعلان ظاہر کیا ہے کہ "وہ ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ یورپ فی الواقعہ ترکی سے ایڈریانوپل چھیننا چاہتا ہے ایڈریانوپل بذریعہ بہ نسبت سابق کے آج ترکی کے لئے زیادہ مقدس ہے"۔

۳۰ جولائی کی بتعاقد کانفرنس بخارسٹ میں اصولاً یہ بات طے ہوگئی کہ پانچ روز تک جنگ ملتوی رہے۔

سالونیکا ۳۰ جولائی) یونانی بیڑے نے ایک ڈویژن نے ساحل تھریس کے بندرگاہ ان لگوس مروینہ اور مکری پر قبضہ کر لیا۔

بابعالی کا قانونی مشیر رشید بیگ یونان سے سفارتی تعلقات کی تجدید کے کاغذ پر دستخط کرنے ایتھنز گیا ہے۔

شاہ رومانیا کے دوستانہ تنبیہ کے جواب میں جلالتماب سلطان المعظم نے پھر انہیں دلائل کا اعادہ کیا ہے جو دول کے نوٹ کے جواب میں بابعالی نے بہ سمت دریائے مریزا خط سرحد کی تائید میں ظاہر کئے تھے۔

پنجشنبہ کو قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل تک خاص طور پر کئی اسپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا جائیگا تاکہ وہ تمام لوگ جو جامع سلیم ایڈریانوپل میں نماز جمعہ پڑھنا چاہتے ہیں اپنی آرزو پر قادر ہو سکیں۔

لنڈن ۲۹ جولائی) یونانی۔ سربی و بلغاری افواج نے صوفیہ کے گرد تمام ریلوے لائنیں کاٹ ڈالی ہیں۔ بلغاری سپاہ دار الحکومت میں مجتمع ہے جہاں قحط باشندوں کو نیلی پیلی آنکھیں دکھا رہا ہے بلغاریوں نے رومانیا سے حصول غلہ کے لئے وارنا ریلوے لائن کو کھولنے کی اجازت طلب کی ہے۔ توقع کیجاتی ہے کہ رومانیا اجازت دیگا۔

سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیا کی ہراول دستے صوفیہ کے مشرق میں شہر کے متصل ٹھہر گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ رومانیا نے بلغاریہ رسچک و شوملہ کے قلعوں کو منہدم کرنیکا مطالبہ کیا ہے۔

ڈیلیگیٹ آج ۲۹ جولائی کو بخارسٹ میں ابتدائی جلسہ منعقد کرینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیلیگیٹ قطعی صلح کے کامل اختیارات رکھتا ہے لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ فوراً التوائے جنگ کا مسئلہ اختلاف رائے کا باعث ہوگا۔ یونان۔ سرویہ اسوقت تک التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط نہ کرینگے جب تک بلغاریہ انکی شرائط کو منظور نہ کرے۔

بخارسٹ ۳۱ جولائی) کل کانفرنس صلح کا آغاز ہوا۔ جبکہ ایم مجورسکو وزیر اعظم رومانیا مستقل طور سے پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان نے التوائے جنگ کی تجویز منظور کی اور کانفرنس نے پانچ روز تک جنگ ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا۔

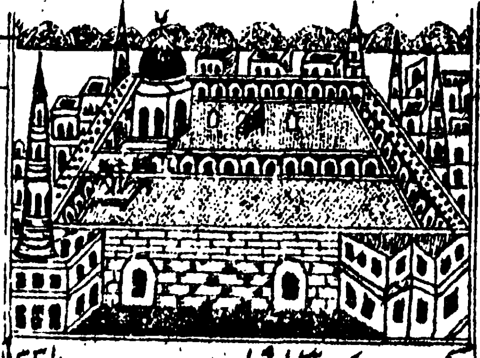
بخارسٹ سے بعد میں خبر آئی کہ بلقان کے فوجی مبصرین نے التوائے جنگ کا تصفیہ کرتے ہوئے مختلف افواج کے وسط میں حدبندی کا خط تجویز معین کیا ہے۔ افواج کے مواقع سفید پھریروں سے نمایاں ہونگے۔ بیرونی چوکیوں کے عقب تک سپاہ کو نقل و حرکت اور رسد رسانی کی اجازت ہوگی۔

لنڈن ۳۱ جولائی) ۲۷ جولائی کی جنگ کی نسبت بلغاریہ کا بیان ہے کہ بلغاریوں نے مضبوطاً یونانی افواج کو شکست دیکر بجاؤ میں برگیالنزا کے شمالی میدان پر قبضہ کر لیا اور اس طرح یونانی و سربی افواج کو ایکدوسرے سے جدا کر دیا۔ بلغاری میسرہ کی جانب یونانی لشکر تمام سامان چھوڑ کر مراجعت پر مجبور ہوا۔ بلغاری بیان سے منکشف ہوتا ہے کہ زیگلو کا میدان کامل طور پر یونانیوں سے پاک و صاف ہوگیا۔

قسطنطنیہ ۳۱ جولائی) روسی بیڑا درّہ باسفورس کے قریب ہے ترکی سرکاری حلقے ظاہر کرتے ہیں کہ انخلائے ایڈریانوپل کے لئے بحری مظاہرہ سے بڑھکر کارروائی کی ضرورت ہے۔ مگر یہ امر کسی بات سے ظاہر نہیں ہوتا کہ مظاہرہ کا ارادہ کیا گیا ہے۔

بخارسٹ ۳۰ جولائی) توقع کیجاتی ہے کہ کانفرنس صلح کو طوالت ہوگی۔ غالباً رومانیا بلغاریہ کی فوری التوائے جنگ کے مطالبہ کی تائید کریگا۔

بخارسٹ میں ایک ملاقات کے دوران میں ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان نے اثبات پر اصرار کیا کہ قوالہ یونان سے متعلق رہے۔



مطبوعہ ۸ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۵ رمضان ۱۳۳۱ھ

گورنمنٹ ہند اور حجاج

(۲)

غرض واقعات اور تجربات ثابت کر رہے ہیں کہ زائرین حرم محترم یا حجاج کی تعداد میں زیادہ حصہ متوسط اور غریب طبقہ کا ہوتا ہے اس لئے اگر گورنمنٹ ہند حجاج کے لئے مذکورہ بالا شرائط قرار دیگی اور کمیٹی مذکور کی شرائط کو بھی ایک حد تک منظور کرے گی تو وہ مخلص مذہب پرست جو طلب صادق سے مجبور ہو کر زیارت حرمین کیلئے حجاز کا سفر کرتے ہیں اپنے پر جوش ارادوں میں کامیاب نہ ہونے پائیں گے اور مسلمانان ہند کے متوسط و غریب طبقے کے جذبات کو اس سے ایک ایسا ناگوار صدمہ پہونچیگا کہ اوس کی نوعیت گورنمنٹ کی خیرخواہی و نیک نیتی پر بدنما دھبا لگانیوالی ہوگی۔

ہماری مذکورہ بالا تحریر سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ اگرچہ حج مالدار انسان پر فرض ہے لیکن چونکہ حجاز سے ہر ایک مسلمان کو ایک خاص تعلق ہے اسلئے ہر ایک مسلمان اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہے کہ پاک سرزمین حجاز کی زیارت سے اپنی آنکھوں اور دل کو ٹھنڈا کرے۔ اس لئے گورنمنٹ مسلمانوں کو اسپر مجبور نہیں کر سکتی کہ غربا کو سفر حجاز سے روکدیا جائے۔

ہماری رائے میں گورنمنٹ کی تجاویز متعلق سفر حجاز مسلمانان ہند کے لئے بہت کچھ تکالیف کا موجب ہوں گی اور اون سے مسلمانان ہند پر بہت برا اثر پڑیگا اور اس حالت میں کہ آج مسلمانان ہند مسجد مچھلی بازار کانپور اور مسجد دہلی کے واقعات سے بہت کچھ برداشتہ خاطر ہو رہے ہیں ان تجاویز کا مطلب یہ سمجھا جائیگا کہ خدانخواستہ گورنمنٹ ہند اب مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں ناجائز مداخلت کر رہی ہے۔

اب ہم ذیل میں گورنمنٹ کی تجاویز پر ایک مختصر بحث کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ گورنمنٹ کی تجاویز بجائے آسانیاں پیدا کرنے کے ایسی مشکلات کا موجب ہوں گی جو پیچیدگیاں پیدا کئے بغیر نہ رہیں گی۔

(۱) کسی ایک کمپنی کو ٹھیکہ دیدینے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقدس سفر حجاز کی کنجی صرف ایک کمپنی کے ہاتھ میں دیدی جائے اور مسلمان اوسکی خواہش و مرضی ہی کے موافق حجاز کا سفر کر سکیں۔ یہ ایک ایسی سختی ہے جس سے مسلمانوں کی آزادی اور عقیدت و خلوص مذہب کو سخت صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اور پھر سب سے بڑی خرابی اسمیں یہ ہے کہ موجودہ صورت میں سفر حجاز اہل جہازات کی تجارتی رقابت سے بہت کم داموں میں ہو جاتا ہے یعنی اکثر اوقات جہاز والوں کی باہمی رقابت سے جدہ کا کرایہ آٹھ دس روپئے ہو جاتا ہے۔ جس سے غریب مسلمانوں کی خواہشیں آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں اسلئے ایک کمپنی کو ٹھیکہ دیدینے سے یہ تمام بغیر ملتفت رہجاتی رہیں گی اور مسلمانان ہند مقدس سفر حجاز کو آسانی سے طے نہ کر سکیں گے۔

(۲) شرح کرایہ کے تقرر میں بھی مذکورہ بالا خرابیاں پائی جاتی ہیں اور یہ ایسی خرابیاں ہیں کہ حجاج کو سخت مصائب میں ڈالنے والی ہیں گویا سفر حجاز کو بہت سی سختیوں میں ڈالا جا رہا ہے تاکہ مسلمان سفر حجاز نہ کر سکیں تجاویز نمبر (۲) و نمبر (۳) بھی ایک ایسی قید ہے جس سے عازمان حجاز کو سخت مصیبت اور تکلیف کا سامنا ہوگا علاوہ ازیں یہ امر کسی طرح طوالت سے خالی نہیں کہ بعض عدم سفر واپسی۔ واپسی کرایہ کیلئے تصدیق کیجائے کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کی تصدیق ہر شخص نہیں کرا سکتا اور پھر اسپر بھی واپسی کرایہ کی رقم اسقدر معمولی ہے جو اصل کرایہ سے بھی کچھ نسبت نہیں رکھتی غرض واپسی ٹکٹ جس طرح تکالیف کا موجب ہے اوسی طرح عدم سفر کی حالتیں اوس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ وفات کی صورت میں تو کچھ پتہ ہی نہیں چلسکتا۔ اور دوسری صورتوں میں ایک ناگوار طوالت ہوگی۔

نمبر (۵) کی تجویز میں یہ خرابی ہے کہ جس طرح اسوقت گورنمنٹ کی قایم کردہ کمیٹیاں رعایا کے حقوق پورے طور پر ادا نہیں کرتیں۔ حج کمیٹی کے قیام میں بھی یہی خرابی پیش آئیگی کیونکہ کمیٹی کے ممبروں کی تعداد اغلباً وہ ہوگی جو قوم کے جذبات کی پوری پوری حامل نہیں ہوتی اسلئے اوسکا فیصلہ قوم کے حق میں مفید نفع پر مبنی ہوگا اسلئے حج کمیٹی کا تقرر بھی آسانی کی بجائے بہت بڑی مشکلات پیدا کر دینے کا موجب ہوگا۔

غرض گورنمنٹ نے جو تجاویز سفر حجاز کے متعلق ہمارے سامنے پیش کی ہیں وہ ہمارے لئے کسی نوعیت سے بھی مفید نہیں نہ ہم اون سے کسی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ گورنمنٹ اون سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

گورنمنٹ کا منشار درحقیقت ان تجاویز سے یہ ہے کہ حجاج کی وہ تعداد جو بعد حج جدہ میں نادارانہ صورت میں رہ جاتی ہے اور گورنمنٹ کو اسکی وجہ سے پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے یہ پریشانی دور ہو جائے اسلئے ہمارے نزدیک گورنمنٹ محض اس امر کیلئے اتنی سختی کو ہرگز گوارا نہ کرے جس سے مسلمانان ہند کے جذبات میں مداخلت مذہب کا جوش پیدا ہو کیونکہ اسی قسم کی ذرا ذراسی باتیں جب راسخ ہو جاتی ہیں تو انکا اثر حاکم و محکوم کے تعلقات میں بہت بڑی پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے اور یہ پیچیدگیاں اوقات اکثر خطرناک نتایج کا موجب ہو جاتی ہیں۔

گورنمنٹ اگر اس معاملہ پر ذرا غور و توجہ سے کام لے تو ہمارے نزدیک اوسکو خیال میں بہت سی ایسی تجاویز پیدا ہو سکتی ہیں جو مزیل مشکلات ہونے کے ساتھ ہی عازمین کے لئے باعث آرام و آسائش ہوں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند ٹھیکہ کے خیال سے درگذر کریگی اور اس سے بہتر و مفید تجاویز اس مقدس سفر کیلئے قرار دیگی تاکہ حاکم و محکوم کے تعلقات میں کسی قسم کی کشیدگی پیدا نہ ہو۔

ہمارے خیال میں اسکے متعلق چند مفید صورتیں ہیں جنکو ہم اس مضمون کے نمبر (۳) میں آیندہ ہفتہ تفصیل سے لکھیں گے۔ امید ہے کہ گورنمنٹ ہند ہماری پیش کردہ تجاویز کو غور سے مطالعہ فرمائیگی اور اس نتیجہ کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی کہ مسلمانان ہند کے مقدس مذہبی فرائض و ارکان کی حفاظت حکومت کے استحکام کیلئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔

اوقات افطار و سحور

ذیل میں ہم افطار و سحور کا نقشہ درج کرتے ہیں اس نقشہ اوقات حساب ریلوے ٹائم سے کیا گیا ہے نقشہ سے کام لینے والے حضرات اپنی گھڑیاں روزانہ شام سے چار بجے جبکہ تار کی گھڑیوں کا وقت صحیح کیا جاتا ہو ڈاکخانہ میں جاکر ملا لیا کریں تاکہ وقت کے حساب میں غلطی نہ ہو۔ نقشہ ذیل بجنور۔ سہارنپور۔ مظفرنگر۔ دیوبند۔ آگرہ۔ علیگڈھ۔ اور بلند شہر کیلئے ہے۔ مرادآباد۔ رام پور۔ ایٹہ۔ اٹاوہ۔ مین پوری والے اس نقشہ سے ۵ منٹ پہلے۔ بریلی۔ فرخ آباد ۷ منٹ پہلے۔ لکھنؤ۔ سیتاپور والے ۱۲ منٹ پہلے فیض آباد۔ الہ آباد۔ پرتابگڈھ۔ سلطانپور والے ۱۷ منٹ پہلے بنارس۔ جونپور۔ والے ۱۰ منٹ پہلے غازیپور۔ گورکھپور والے ۱۲ منٹ پہلے۔ عظیم آباد۔ مظفرپور والے ۱۲ منٹ پہلے دربھنگہ۔ بھاگلپور۔ مونگیر والے ۲۶ منٹ پہلے۔ کلکتہ۔ دارجلنگ والے ۳۳ منٹ پہلے روزہ افطار کریں۔ نقشہ میں احتیاطی وقت درج کیا گیا ہے۔

[illegible]	[illegible]	احتیاطی وقت افطار		احتیاطی وقت سحور	
		گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۴ اگست ۱۹۱۳ء	یکم رمضان ۱۳۳۱ھ	۷	۹	۳	۵۲
۵ ״	۲ ״	۷	۹	۳	۵۲
۶ ״	۳ ״	۷	۸	۳	۵۳
۷ ״	۴ ״	۷	۸	۳	۵۳
۸ ״	۵ ״	۷	۷	۳	۵۴
۹ ״	۶ ״	۷	۶	۳	۵۴
۱۰ ״	۷ ״	۷	۵	۳	۵۴
۱۱ ״	۸ ״	۷	۴	۳	۵۴
۱۲ ״	۹ ״	۷	۴	۳	۵۴
۱۳ ״	۱۰ ״	۷	۳	۳	۵۵
۱۴ ״	۱۱ ״	۷	۲	۳	۵۵
۱۵ ״	۱۲ ״	۷	۲	۳	۵۵
۱۶ ״	۱۳ ״	۷	۰	۳	۵۵
۱۷ ״	۱۴ ״	۶	۵۹	۳	۵۶
۱۸ ״	۱۵ ״	۶	۵۹	۳	۵۶
۱۹ ״	۱۶ ״	۶	۵۸	۳	۵۶
۲۰ ״	۱۷ ״	۶	۵۷	۳	۵۶
۲۱ ״	۱۸ ״	۶	۵۶	۳	۵۶
۲۲ ״	۱۹ ״	۶	۵۵	۳	۵۷
۲۳ ״	۲۰ ״	۶	۵۵	۳	۵۷
۲۴ ״	۲۱ ״	۶	۵۴	۳	۵۷
۲۵ ״	۲۲ ״	۶	۵۳	۳	۵۸
۲۶ ״	۲۳ ״	۶	۵۱	۳	۵۸
۲۷ ״	۲۴ ״	۶	۵۱	۳	۵۸
۲۸ ״	۲۵ ״	۶	۵۰	۳	۵۸
۲۹ ״	۲۶ ״	۶	۴۹	۳	۵۸
۳۰ ״	۲۷ ״	۶	۴۹	۳	۵۸
یکم ستمبر ۱۳ء	۲۸ ״	۶	۴۸	۳	۵۸
۲ ״	۲۹ ״	۶	۴۵	۳	۵۸
۳ ״	۳۰ ״	۶	۴۵	۳	۵۸

مسجد مچھلی بازار کانپور

آج کے بعض مراسلات میں مسجد مچھلی بازار کانپور کے متعلق علمائے ہند کے فتاوے اور مسلمانان کانپور کے جذبات قلب کا پورا پورا حال درج کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مسجد کے متعلق یا جزو منہدمہ کی نسبت علماء اسلام اور مسلمانان ہند کا کیا خیال ہے اور گورنمنٹ جان بوجھ کر دانستہ کس طرح اس معاملہ میں مذہب اسلام کی توہین کر رہی ہے۔

فتاوؤں میں بعبارت کتب اسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسجد سے تمام متعلقات خواہ وہ بیکار و غیر ضروری ہی کیوں نہ ہوں مسجد کا جزو متصور ہوتے ہیں اور جس طرح مسجد خاص میں تصرف بیجا حرام و ممنوع ہے اوسی طرح اوس کے متعلقات میں ناجائز تصرف کی ممانعت ہے۔

باوجود مذہب اسلام کے اس صریح حکم کے معلوم نہیں ہوتا کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کیونکر مسلمانان ہند کو یہ بتلاتے ہیں کہ جزو منہدمہ حصہ مسجد نہیں ہوسکتا۔ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ اسلام کی شرعی احکام کی پامالی کرکے ہز آنر اوس پر اصرار فرمائیں اور رعایائے شرقی کو مسلمانوں کی غیر ضروری و نامناسب خواہش قرار دیں۔

فتاوے کے مطالعہ سے ہز آنر بہ اچھی طرح معلوم کر سکیں گے کہ جزو منہدمہ کی نسبت مسلمانوں کا اصرار بالکل بجا نہیں ہے اور گورنمنٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ اوس اعلان کے بالکل مخالف ہے جو محترمہ ملکہ وکٹوریہ نے ۱۸۵۸ء میں اپنے عمال کے لئے فرمایا تھا اور جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"اپنے ماتحت ملازمین کو ہم سختی کے ساتھ حکم دیتے ہیں کہ ہماری رعایا کے کسی فرقہ کی عبادت و اعتقادات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے لہذا ایسی مداخلت ہماری انتہائی ناراضگی کا باعث ہوگی۔"

ہز آنر اس مداخلت سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے انہوں نے مقامی حکام کی رپورٹ پر یقین کرکے مذہب اسلام کے معابد میں مداخلت کی اور حصہ مسجد کو گرا کر ۷ کروڑ مسلمانان ہند کی مذہبی زندگی کو ایسا ناقابل تلافی صدمہ پہونچایا جس سے اون کی مذہبی زندگی نظام خطرہ میں پڑ گئی ہے اور وہ برطانیہ کی عدالت پسند روش سے گویا ایک حد تک مایوس ہوگئے ہیں۔

ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہز آنر نے جزو منہدمہ کو کس طرح حصہ مسجد سے خارج مانا ہے کیا اونہیں اس امر کا یقین ہے کہ ہز آنر کی رائے مذہب اسلام کی رائے سمجھی جائیگی یا ہز آنر خیال فرماتے ہیں کہ اون کی رائے اسلامی احکام کو شکستہ کردے گی۔ نہیں نہیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا نہ اون کی رائے اسلامی رائے ہوسکتی ہے اور نہ اون کی رائے سے اسلامی احکام کو کچھ نقصان پہونچ سکتا ہے اسلامی احکام ایک قانون قدرت ہے جس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہوسکتی ہز آنر نے اسلام کی نسبت جو خیال قایم کر لیا ہے وہ اسلام کی حقیقت سے بالکل مختلف ہے اسلام ایک سب سے زبردست اپنے اصول کا پابند مذہب ہے۔

ہز آنر نے ۲۶ - جولائی کو جو پریس کمیونک شائع کیا ہے اوس کے متعلق پچھلے ہفتہ ہم ایک نوٹ لکھ چکے ہیں مسجد مذکور کے متولیوں نے بھی اس کا جواب شائع کیا ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہز آنر نے جو عذرات پیش کئے ہیں اون میں سے کم و بیش ایک بھی ایسا نہیں جسکی معقولیت مسلم یا حقیقت واقعہ ہو چنانچہ جواب مذکور میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ۱۹۰۹ء میں جو اطلاع سڑک کے متعلق شائع ہوئی تھی اوسمیں عمارات کا ذکر نہیں تھا علاوہ ازیں سڑک کے نقشہ میں کئی مرتبہ ترمیم بھی کی جا چکی ہے۔

ہز آنر کا سب سے بڑا اعتراض یا جواب یہ ہے کہ جزو منہدمہ میں مسلمان وغیرہ جوتہ پہنکر داخل ہوتے اسلئے یہ جزو حصہ مسجد نہیں ہوسکتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جوتہ پہنکر داخل ہونیکی روایت ہی غلط ہے۔

متولیان مسجد نے صاحب مجسٹریٹ کانپور سے بحیثیت چیرمین میونسپل بورڈ ہونے کے دریافت کیا ہے کہ کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ کب اور کسوقت ایسا ہوا ہے کہ مسلمان وغیرہ جزو مسجد مذکور میں جوتوں سے داخل ہوئے ہوں۔

غرض واقعات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بہت آسان ہے کہ گورنمنٹ کے اصرار بیجا سے یہ واقعہ نہایت سنگین ہوگیا ہے واقعات گورنمنٹ کی غلطی ظاہر کر رہے ہیں لیکن گورنمنٹ برابر اس پر مصر ہے کہ حکم میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مذہب اسلام کی کوئی عزت نہیں اوس کے احکام قابل وقعت نہیں اور گورنمنٹ ہر طرح مذہب اسلام میں مداخلت کی روادار ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر نے حقیقتاً اس معاملہ میں برطانیہ کی معتدل روش کے خلاف کام کیا ہے اور اندیشہ ہے کہ کہیں اون کی یہ سخت گیری ہندوستان میں مزید پیچیدگیوں کی موجب نہ بن جائے۔

ہم اپنے عدل پرور قایم مقام شہنشاہ حضور ویسرائے بہادر کی خدمت میں نہایت ادب کیساتھ ملتمس ہیں کہ وہ اس اہم معاملہ کی طرف جلد توجہ فرمائیں اور اوس عام بے چینی کو جو ہز آنر لفٹنٹ گورنر کے اصرار سے مسلمانان ہندوستان میں پیدا ہوگئی ہے دور فرمائیں۔

اسوقت مسلمانان ہند کی تمام تر امیدیں صرف حضور ممدوح کی ذات سے وابستہ ہیں اگر حضور نے نظر توجہ فرمائی اور اسلامی معابد کی ہستی کو ۱۸۵۸ء کے اعلان کے بموجب برقرار رکھا اور تباہ ہونے سے بچا لیا تو اسلامی رعایا میں اپکی عزت تا دیر باقی رہیگی اور وہ برطانیہ کے منصف و عدالت پسند حکمرانوں کو ہمیشہ نظر وقعت سے دیکھتے اور برطانیہ کے قیام و استحکام کیلئے دعا کرتے رہیں گے۔

ہمارا پریس

ہمارے قومی اخبارات کے لئے قابل غور خیالات

(۱)

مذکورۃ العنوان سرخی سے مسٹر عبد اللہ وکیل علیگڈہ کا ایک قابل توجہ مضمون علیگڈہ گزٹ میں شائع ہوا ہے جسمیں مسٹر موصوف نے اسلامی پریس کی موجودہ حالت پر بحث کی ہے اور دکھلایا ہے کہ ہماری اخبار نویسی اور اخبار فروشی بہت سی کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔

مضمون زیر بحث کے متعلق ہمارا ارادہ تھا کہ ہم اس ہفتہ اسپر اپنی رائے لکھتے لیکن چونکہ ناظرین مدینہ نے مسٹر موصوف کے خیالات بلاحظہ نہیں فرمائے ہیں یہ مناسب سمجھا گیا کہ پہلے مسٹر موصوف کا مضمون نکالدیا جائے اور پھر اسپر رائے لکھی جائے اس لئے اس ہفتہ ہم مضمون مذکور کا ایک حصہ شائع کرتے ہیں آئندہ بقیہ حصہ اور اوسپر اپنی رائے لکھیں گے۔ (ایڈیٹر)

کہا جاتا ہے کہ زمانہ حال میں پریس ایک بڑی قوت ہے اور اس میں شبہ بھی نہیں کہ عام خیالات پر اثر ڈالنے کے لئے اخبارات سے بہتر کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ مغربی دنیا کے باسطوت سلطنتیں امور سیاسی میں اخبارات کی امداد سے بہت کچھ تقویت حاصل کرتی رہتی ہیں اور اخبارات کی مخالفت کو اپنی قوت کے ضعف اور بے اعتباری پر محمول کرتی ہیں۔ اقوام یورپ اور امریکہ اخبار خوانی کو زندگی کا ایک لازمہ تصور کرنے لگی ہیں۔ اور اب بعض ممالک میں اخبارات کا اسقدر غلبہ اور اثر ہے کہ وہاں کی گورنمنٹوں کو لوگ طنزاً "پیپر گورنمنٹ" (یعنی اخبارات کے دباؤ میں دبی ہوئی گورنمنٹ) کہنے لگے ہیں۔ مگر بعض لوگ اس حالت سے خائف بھی ہیں کیونکہ اون کے نزدیک اخبار نویسوں کو اور اون کے نامہ نگاروں کو معاملات پر زیادہ غور و خوض کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اور آن کے جملہ خیالات محض سطحی ہوتے ہیں اور اکثر معاملات میں اُن کی رائے غلط اور ناقص ہوتی ہے۔ لیکن ان شبہات کی سردست کچھ قدر نہیں کی جاتی اور بکثرت لوگ ایسے ہیں جو اخبارات کا اثر اور اقتدار قایم رکھنا بہتر سمجھتے ہیں۔ اسوقت اسبارہ میں رائے زنی کرنا کہ آیندہ جاکر اخبارات کے اسقدر غلبہ اور اثر کا کیا نتیجہ ہوگا بہت قبل از وقت ہوگا۔ اسوقت تو ہم دیکھتے ہیں کہ جن ممالک میں اخبارات زیادہ آزاد اور با اثر ہیں وہی ممالک سب سے زیادہ طاقتور اور سرسبز ہیں۔ پس اخبارات کے اثر کی ظاہرا کوئی خرابی ہم کو معلوم نہیں ہوتی۔

ہم نے فن اخبار نویسی اور اخبار فروشی یورپ سے سیکھا ہے۔

مورخوں کا خیال ہے کہ سب سے اول ملک چین میں اخبار نویسی کا فن ایجاد ہوا تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ مگر ہم نے اس بارہ میں جو کچھ بھی سیکھا ہے وہ یورپ سے سیکھا ہے۔ یورپ ہمارا معلم تو ضرور ہے مگر ہم جب معلم اور اوس کے شاگرد کی تعلیم و تربیت کا باہمی موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ یورپ سے ہم نے یہ بے نظیر فن سیکھا تو سہی مگر بالکل ادھورا۔ اور اپنے ملک کے ایک حصہ پریس کی حالت کو دیکھکر یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ ہمارے پریس کے اس حصہ نے یورپ سے صرف اخبار نویسی اور اخبار فروشی سیکھی ہے، باقی جو اصل گر کی باتیں یورپین پریس میں پائی جاتی ہیں اون کے سیکھنے یا معلوم کرنے کا ہنوز اون کو موقع نہیں ملا۔

یورپ اور امریکہ کے پریس کو ایک قوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک کا پریس بھی ایک خاص قوت کی خصوصیت رکھتا ہے۔ مگر دونوں قوتوں کے عملی نتائج میں بین فرق ہے۔ اب فرض کرو کہ پریس کی قوت برقی قوت سے تشابہ ہے اور یورپ اور امریکہ میں وہی برقی قوت کام کر رہی ہے جو ہندوستان میں کام کر رہی ہے (کیونکہ برقی قوت ہمیشہ اور ہر جگہ یکساں ہوتی ہے)۔ مگر ایک کاریگر جب برقی قوت پیدا کرے گا تو اوس کے ساتھ وہ اس قسم کے آلات بھی ایجاد کرے گا جو اوس خطرناک مگر مفید قوت کو ایک ٹھیک رستہ سے ایسے مقامات پر پہونچا دے جہاں پر وہ کہیں محلات اور کہیں لوگوں کو شب تار میں مثل روز روشن کے روشن کردے کہیں لوہے اور تانبے کی مشینوں کو حرکت دیکر لاکھوں آدمیوں اور گھوڑوں کا کام انجام دینے لگے اور کہیں ہزار ہا میل کی خبریں ایک سیکنڈ میں ہم تک پہونچا دے برخلاف اس کے ایک اناڑی آدمی ہے جس نے صرف برقی قوت کا پیدا کرنا تو سیکھ لیا ہے مگر اس خوفناک قوت کو پیدا کرکے بے قاعدہ غیر مربوط تاروں میں داخل کر رہا ہے اور اصل کی نقل کرکے اس قوت سے وہی کام لینا چاہتا ہے جو ایک کاریگر نے رہا تھا اب ہر شخص خود قیاس کر سکتا ہے کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا وہ قوت جو رحمت الٰہی کا درجہ رکھتی ہے وہ ایک اناڑی کے ہاتھ میں غضب الٰہی کی صورت میں ظاہر ہوگی سیکڑوں بیگناہ بندگان خدا کو ہلاک کرے۔ اشیاء اور مکانات کو جلا کر خاک سیاہ کردے گی اور اگر وہ اناڑی صاحب زیادہ دیر تک شغل فرماتے رہیں گے تو آخر اون کو بھی ہلاک کردے گی پس میرے نزدیک یورپ کا پریس ایک زبردست قوت ہے مگر اوس کے ساتھ ہی برقی کاریگروں نے اس قوت کو ایسے طریقہ سے قابو کیا ہے کہ وہ اُن کی مرضی اور خواہش کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی اور وہ کاریگر بوجہ اپنی دانشمندی کے اس سے مفید کام لیتے رہتے ہیں۔ اور ایسے اُن کو نقصان پہونچانے کی اجازت نہیں دیتے ہیں

شذرات

مسجد مچھلی بازار پر کانپور میں ایک سخت بلوہ

نہایت افسوس ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے اصرار سے خلاف امید کانپور میں مسجد مچھلی بازار کے متعلق ایک خطرناک بلوہ ہو گیا۔ معاملہ اگرچہ نہایت معمولی تھا لیکن حکام کے غیر پسندیدہ اصرار نے اوسکو اسقدر زیادہ اہمیت دیدی اور درآخر اوس کا ناگوار نتیجہ یہ نکلا کہ کانپور کے مسلمان معابد کی بے حرمتی کی غیرت سے مجبور ہو کر وہ کام کرنے پر آمادہ ہو گئے جو گورنمنٹ کے مقابلہ میں انہیں شایاں نہ تھا۔ ہم گورنمنٹ کی خدمت میں نہایت ادب کیساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اے بی روڈ جیسی منحوس سڑک کے لئے جسپر خون کی بارش ہو چکی ہے اتنا اصرار نہ کریگی اور جزو منہدمہ کو دوبارہ تعمیر کر کے مسلمانان ہند کے جذبات میں سکون و خاموشی پیدا کر دیگی۔

ہماری رائے میں مسلمانان کانپور نے عجلت سے کام لیا۔ اونکا فرض تھا کہ وہ حضور والیسرائے کے جواب کا انتظار کرتے۔ ابھی آنکے لئے امید کا ایک قوی مرحلہ موجود تھا۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ شدنی تھا۔ واقعہ کی تفصیل جو تار پر موصول ہوئی ہے حسب ذیل ہے۔

۳۔ اگست کانپور) آج ساڑھے دس بجے دن کے مسجد مچھلی بازار کے متعلق ایک سخت بلوہ وقوع میں آیا۔ مسلمانوں کا ایک عام جلسہ صبح کو عیدگاہ میں منعقد ہوا جسکے سبب سے مسلمانوں نے اپنے کاروبار کے تمام مقامات یا منک سر گوشت اور پھلوں اور ترکاریوں کی دکانیں بند کر دی تھیں اس جلسہ میں بہ تعداد کثیر مسلمان شریک ہوئے تھے جو ماتم کے اظہار کی حیثیت سے ننگے سر تھے جلسہ میں جو کچھ ظاہر کیا گیا اسکا حال ابھی تک معلوم نہیں ہوا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جلسہ ایڈریا نوپل پر دوبارہ قبضہ ہو جانے اور مچھلی بازار کے واقعہ دونوں کے متعلق ہوا تھا۔ اس جلسہ کے بعد چار پانچ سو مسلمانوں کا مجمع جسکے ساتھ آگے آگے ایک کالا جھنڈا تھا مچھلی بازار تک آیا اور چند منٹ کے توقف کے بعد گرے ہوئے حصہ مکان مسجد کی اینٹوں کو جو قریب ہی پڑی ہوئی تھیں ایکدوسرے پر رکھکر اس غرض سے چننا یعنی جوڑنا شروع کیا کہ دیوار کا ایک حصہ از سر نو تیار ہو جائے۔ شہر کے انسپکٹر پولیس اور سب انسپکٹر تھانہ کرنل گنج مچھلی بازار چوکی کے قریب موجود تھے۔ سب انسپکٹر نے پہلے کوشش کی کہ مجمع میں گھوڑا بڑھا کر ان کے درمیان سے نکل جائے۔ لیکن کچھ پتھروں اور اینٹوں کے پڑنے کے بعد پیچھے ہٹ آیا۔ پھر انسپکٹر شہر اور بعد ازاں چوکی کے نصف کانسٹبل آکر مل گئے لیکن چونکہ مجمع کے لوگ برابر پتھر پھینکتے رہے اور پولیس کو گالیاں دیتے رہے۔ اسوجہ سے انسپکٹر پولیس اور اسکے آدمی پیچھے ہٹ آئے ایک جماعت نے جسمیں بہت سے لڑکے بھی شامل تھے انکا پیچھا کیا۔ اور بازار چوک تک انکا تعاقب کرتے چلے آئے اور پولیس کے لوگوں کو چوکی کے عقب میں آکر پناہ لینا پڑا۔ جو لوگ پولیس کے پیچھے پیچھے گئے تھے چوکی کی جائداد کو خفیف نقصان پہونچا نیکے بعد واپس آگئے۔ جو لوگ مسجد کے قریب جمع ہوئے تھے انکی تعداد بہت زیادہ تھی اور تماشائیوں کو ملا کر ایکہزار سے کم نہونگے اس اثنا میں حکام کو ان واقعات کا جو ابتک گزر چکے تھے اندیشہ ہو چلا اور تھوڑی ہی دیر بعد مسٹر ٹیلف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پیادہ اور گھوڑ چڑھی مسلح فوج پولیس کی ایک جماعت کو لیکر موقع واردات پر پہونچگئے اور فوج کو کچھ فاصلہ پر جمع رکھا۔ پھر مسٹر ٹیلف مجمع کی طرف بڑھے جو مسجد کے قریب تھا۔ وہ تھوڑی دور تک گئے ہونگے کہ آنپر اینٹوں اور پتھروں کی بوچھار ہونیلگی چنانچہ فوج کو ٹھہرا کر آنھوں نے انتظار کیا کہ یہ مجمع منتشر ہو جائے لیکن مجمع کے لوگ کسی طرح وہاں سے حرکت کرنے پر آمادہ نہیں پائے جاتے تھے اور چونکہ پتھر اور اینٹیں جنکا ایک ذخیرہ کثیر اس مقام پر موجود تھا برابر چلتی رہیں اسوجہ سے انھوں نے اپنی فوج کی مدد طلب کی۔ خالی کارتوس کی چند باڑھیں سر کی گئیں جنکا کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ اور اسوجہ سے یہ حکم دینا پڑا کہ گولیاں بھر کر فیر کیجائیں چنانچہ دس منٹ تک برابر گولیاں چلتی رہیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرکار لوگ منتشر ہو گئے۔ بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے جنمیں ملازمین پولیس بھی تھے جو عام بلوہ میں زخمی ہو گئے اور انمیں سے بعضوں پر پولیس والوں کی گولیاں بھی پڑ گئیں۔ ایک پولیس کا ملازم مارا گیا جہانتک معلوم ہوا ہے بارہ لاشیں اور ۳۰ زخمی ابتک اسپتال میں لائے جا چکے ہیں بہت سے تماشائیوں کے جنمیں ہندو بھی داخل ہیں سخت چوٹ آئی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی زخمی ہوئے۔ اسوقت تک بہت سی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔۔۔

اس بلوہ کے متعلق وہ تفصیلی حالات جو سرکاری حیثیت سے دریافت ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں میں افسوس کیساتھ اس بات کی رپورٹ کرتا ہوں کہ کانپور میں آج صبح کیوقت ایک ناشدنی واقعہ گذرا۔ کانپور کے مسلمانوں کو ہیردنی اشخاص نے جوابات کا طعنہ دیا تھا کہ وہ مذہبی امور میں غفلت کرتے ہیں اسکے سبب آج صبح کو مسلمانوں نے عیدگاہ میں ایک عام جلسہ کیا۔ اسکے بعد وہ کالی جھنڈیاں لئے ہوئے مسجد مچھلی بازار کیطرف چلے اور مسجد کا جو حصہ کھود ڈالا گیا تھا۔ اسے دوبارہ بنانا شروع کیا پولیس کو لوگوں پر پتھروں کی بارش کیگئی اور مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ دونوں موقع پر بلائے گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس کو مجبور ہو کر لوگوں پر گولیاں چلانا پڑیں اور گھوڑ چڑھی پولیس کے لوگوں کو حملہ کرنا پڑا۔ دوپہر تک امن و امان قایم ہوا۔ ہزآنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ جو برسات دورہ کے لئے آئے ہوئے ہیں آج بسواری اسپشل ٹرین دورہ پر روانہ ہونگے اور دوشنبہ کی صبح کو وہاں پہونچ جائیں گے اور تمام واقعات کی تحقیقات ہوگی کیونکہ لفٹنٹ گورنر معتدل مزاج گروہ کے لوگوں کا ڈیپوٹیشن ۹۔ ۱۰ حال کو قبول کرنیوالے تھے اور اسکا تذکرہ کر چکے تھے کہ میں مسجد کا معائنہ کر کے مسلمانوں کی شکایات بضابطہ طور پر سنونگا بلوائیوں میں ۱۳۔ آدمی مارے گئے اور ۲۸۔ آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس والوں میں ایک شخص مارا گیا اور ۵ سے لیکر ۳۰۔ آدمی تک زخمی ہوئے

ترجمۃ القرآن بغیر متن

یوروپ کی بیجا تقلید کی دھن اب تمدن و معاشرت کی حد سے گذر کر مذہب تک پہونچگئی ہے اور ناعاقبت اندیش اہل مطابع کی بدولت مذہبی علوم و فنون کی اشاعت میں بھی وہی ڈھنگ اختیار کیا جارہا ہے جو یوروپین قوموں کا اصول ہے اور جسکی بدولت یورپ کے مذہبی علوم و فنون آج نہایت ضعیف ہو گئے اور خطرناک درجہ تک پہونچگئے ہیں۔

یوروپین قوموں نے اپنے مذہبی علوم و فنون کا غیر زبانوں میں ترجمہ کیا اور کروڑوں کی تعداد میں حیرت انگیز طریقہ پر اونکی اشاعت کی لیکن اتنی اشاعت پر بھی کتب قدیم کی وہ عزت و وقعت نہ ہوئی جو ہونی چاہیے کیوں؟ اسلئے کہ تراجم بغیر اصل یا متن کے شائع کئے گئے تھے اور یہ اصول مانا ہوا ہے کہ اصل چیز جسقدر وقعت و اہمیت رکھتی ہے اوسکا ترجمہ یا انتخاب اسقدر اہمیت نہیں رکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اناجیل اور عہدنامۂ قدیم انہی ترجموں اور انتخابات کی بدولت معاذاللہ سڑکوں۔ کوچوں اور غلیظ مقامات پر بکھری پھرتی ہیں۔ پاؤں میں اونکے اوراق روندے جارہے ہیں۔ دکانوں پر اونمیں چیزیں باندھ باندھکر دیجاتی ہیں۔ علاوہ ازیں صرف تراجم کی اشاعت سے مسیحی قوم کو تحریف پر بھی بہت کچھ جرأت ہو گئی ہے اور ہر موسم پر تراجم میں بے دھڑک تحریف سے کام لیا جارہا ہے اگر اناجیل اور عہدنامۂ قدیم اصل شائع ہوتا اور اوس کے ترجمہ تو آج یہ گت نہوتی۔ ہم نہایت افسوس کیساتھ اس امر کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اناجیل کے تراجم کے اوراق ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں اور غلیظ مقامات پر جا گرتے ہیں۔ آہ! آج صحائف قدیم کی قدر نہ جاننے والوں کی اتنی کمی ہو گئی ہے کہ اس بیوقعتی پر بھی خدا سے نہیں ڈرتے اور کلام الٰہی کی توقیر سے بالکل بے پروا ہیں۔

اناجیل یا اونکے تراجم کی یہ بیقدری دیکھتے ہوئے ہمنے انڈین پریس الہ آباد کے اوس نوٹس کو جو اوسنے پچھلے دنوں ایک جدید ترجمۃ القرآن بغیر متن کی اشاعت کے متعلق دیا ہے حیرت و افسوس کیساتھ پڑھا۔ آج کے صیغۂ مراسلات میں اوسکے متعلق ایک مضمون بھی درج کیا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک اگر اہل مطابع کو اسلامی علوم و فنون میں اسی طرح تغیر و تبدل کا خیال رہا اور قرآن مجید کی اشاعت میں اسی طرح کی بیباکیاں اور آزادی رہی تو وہ دن ہماری بدقسمتی سے دور نہوگا کہ معاذاللہ قرآن مجید کے تراجم بغیر متن کا بھی وہی حشر ہو جو انجیل مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور عہدنامۂ قدیم کا ہو رہا ہے

ترجمۃ القرآن بغیر متن کی اشاعت کا الزام ہم اسوقت انڈین پریس کو نہیں گردان سکتے کیونکہ اس ناجائز و خطرناک فعل کی ابتدا خود ہماری طرف سے ہوئی ہے ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

جہانتک ہمیں یاد پڑتا ہے ترجمۃ القرآن بغیر متن کی اشاعت کا خطرناک فرض فیض بخش ایجنسی فیروزپور (پنجاب) نے ادا کیا ہے۔ ۱۹۰۸ع میں اس ایجنسی نے دارالعلوم دیوبند کے سند یافتہ مولوی نجم الدین صاحب سیوہاری کا ترجمہ بغیر متن سب سے پہلے شائع کیا جو طباعت کی خوبیوں سے بالکل انجیل مقدس معلوم ہوتا ہے۔

انڈین پریس کا مالک بیچارہ ایک بنگالی ہندو ہے جس نے غالباً مذکورہ بالا ترجمہ کو دیکھکر یہ جسارت کی ہے کہ ایک ترجمہ بغیر متن اپنے پریس سے شائع کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر فیروزپور کا ترجمۃ القرآن بغیر متن شائع نہ ہوتا تو انڈین پریس کو کبھی ایسے ترجمہ کے شائع کرنیکی جرأت نہوتی۔ مولوی نجم الدین صاحب سیوہاری اپنے ترجمۃ القرآن بغیر متن کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

اس امر کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہانتک قرآن مجید کے جسقدر ترجمے شائع ہوئے ہیں وہ سب عربی متن کیساتھ ہیں لیکن ہم نے اسکی پابندی نہیں کی بلکہ ہمارا ترجمہ متن سے علیحدہ ہے۔ شاید ہمارا یہ فعل مستحسن نہ معلوم ہو لیکن شرع شریف میں کہیں اسکی ممانعت نہیں ہے۔ البتہ پہلے علماء اسکو اچھا نہ سمجھتے تھے جسکی وجہ یہ ہے کہ کتب سابقہ میں اکثر ترجموں ہی کے ذریعہ سے تحریف ہوئی تھی۔ پس علماء سلف کو ترجمہ متن سے جدا کرنے میں یہ اندیشہ تھا کہ مبادا

ایسا کرنے سے کہیں قرآن مجید کا بھی وہی حال نہ ہو جو پہلی کتابوں کا ہوا لیکن اب اس قسم کے اندیشہ کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ پہلے چھاپہ خانوں کے نہ ہونے سے کتابوں کے نسخے معدودے چند ہوتے تھے اب یہ حال نہیں کیونکہ کروڑوں نسخہ جات اسوقت موجود ہیں۔ دوسرے پہلے صرف ترجمے باقی رہ گئے تھے اور اصل مفقود ہو گئی تھی لیکن قرآن مجید اصل موجود ہے اس میں تحریف ناممکن ہے۔ تیسرے پہلے کتابوں کے حفظ کرنے کا دستور نہ تھا اسوقت قرآن مجید کے لاکھوں حافظ موجود ہیں۔

وجوہ مذکورہ بالا پر نظر کرا اسلئے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمۃ القرآن بغیر متن کی اشاعت کا کام نہایت جرأت کے ساتھ کیا گیا ہے اور مولوی نجم الدین صاحب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مجیال خولش علی سلف کے اندیشہ کو غیر ضروری قرار دیکر علیحدہ ترجمہ کی اشاعت کو ایک حد تک مستحسن بلکہ ضروری قرار دیا۔ لیکن جو وجوہ اونہوں نے علیحدہ ترجمہ کی اشاعت کے جواز یا استحسان میں پیش کی ہیں نہایت ناقابل اعتبار اور غیر حقیقی ہیں مولوی صاحب کی پہلی دلیل کا منشا یہ ہے کہ مطابع کی کثرت نے کلام مجید کو اسقدر شائع کر دیا ہے کہ اب اوس کے ضائع یا گم ہو جانیکا احتمال نہیں رہا ہے لیکن کیا بتلایا جا سکتا ہے کہ جس زمانہ میں مطابع موجود نہ تھے اوس زمانہ میں کبھی ایسی صورت پیش آئی ہے علاوہ ازیں جب کہ اوس کے پڑھنے والے یوماً فیوماً گھٹتے چلے جاتے ہیں اور نئی صدی کے بیس کا اوسط مشکل سے ایسا نکلیگا کہ قرآن شریف کی جانب رغبت رکھتا ہو ایسی حالت میں تعداد کثیر کی موجودگی کب اس قسم کی امید دلاتی ہے کہ کلام مجید اسی طرح رہیگا واقعات عالم پر نظر رکھنے والا کبھی اور کسی حالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ شے محفوظ ہے اور اس میں اب کسی طرح کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور نہ ضائع ہونیکا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ انقلاب عالم اور تغیرات عظیم کبھی ایسی امید نہیں دلا سکتے اگرچہ خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان بالکل صحیح ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون لیکن بحیثیت اہل مذہب ہونیکے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اوس کی حفاظت کے ممکن سے ممکن ذرائع پر عمل پیرا ہوں۔

دوسری دلیل کے جواب میں ہم الہ آباد کی اصغر اینڈ کمپنی کے وہ کلام مجید ثبوت میں پیش کرتے ہیں جن کی ترتیب بدل دی گئی ہے اور انتخاب کلام مجید کے نام سے اوسکو نگریزی نے شائع کیا ہے امید ہے کہ اس ثبوت سے مولوی صاحب کی دلیل کی معقولیت کا اندازہ کیا جا سکیگا۔

تیسری دلیل کا جواب صرف یہ ہے کہ ہندوستان کی شمار [illegible] سے معلوم کیا جائے کہ جب سے علوم جدیدہ کی زیادتی اور انگریزی تعلیم کی طرف ضروریات معاش کے سبب عام رغبت ہوئی ہے اوسوقت سے ہندوستان میں حفاظ کی تعداد میں پہلے سے کسقدر کمی واقع ہوئی ہے اور آیندہ کی نسبت کیا ہو رہی ہے۔

اس اندازہ سے معلوم ہو جائے گا کہ حفاظ کا اعتبار بھی قابل اعتنا نہیں ہے۔

بہرحال جو وجوہ علیحدہ ترجمہ کی اشاعت کے متعلق ظاہر کی گئی ہیں وہ بالکل لغو ہیں ہمارے نزدیک ایسی اشاعت مذہب اسلام کے لئے خطرناک ہے کیونکہ اگر یہی جرأت رہی تو کلام مجید کے تراجم میں تحریف ہونے کے علاوہ کلام مجید کی وہ وقعت و عزت بھی نہ رہے گی جو اسوقت مسلمانوں کے دلوں میں ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اہل مطابع آیندہ اس جرأت سے باز رہیں گے اور مسلمان اس قسم کے تراجم ہرگز خرید نہ کریں گے۔

نظارۃ المعارف القرانیہ کو بیگم بھوپال کا عطیہ

نظارۃ المعارف القرانیہ جیسا کہ ہم کئی گذشتہ اشاعت میں ظاہر کر چکے ہیں مسلمانان ہند کے لئے ایک نہایت مفید درسگاہ ثابت ہوگی کیونکہ یہی وہ پہلی درسگاہ ہے جو ہندوستان کی اسلامی درسگاہوں میں اپنی نوعیت سے ضرورت کے موافق کام کرنے اور کارآمد لوگوں کو حقیقتاً کارآمد بنانے کے لئے قایم کی گئی ہے اور جسکی ضرورت مسلمانان ہند میں عام طبقہ سے لیکر خواص تک کے نزدیک مسلّم ہے۔

نظارۃ المعارف القرانیہ میں نواب وقار الملک بہادر جیسے مخلص مذہب پرست حکیم اجمل خان جیسے فاضل اور نواب محمد اسحاق خان صاحب و مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی جیسے بزرگان قوم و مذہب کی شرکت و سرپرستی کا حال قبل ازیں لکھا جا چکا ہے آج ہم نہایت مسرت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ہندوستان کی مشہور فیاض علم دوست رئیسہ ہر ہائینس جناب بیگم صاحبہ بھوپال نے بھی نظارۃ المعارف القرانیہ میں شرکت حاصل کی ہے اور ایک ایسی گرانقدر دوامی رقم عنایت فرمائی ہے جس سے نظارۃ المعارف القرانیہ کو بہت کچھ مدد پہونچیگی

حال میں **مولوی عبید اللہ صاحب** ناظم نظارۃ المعارف القرانیہ سابق **ناظم جمعیۃ الانصار دیوبند** کو بیگم صاحبہ بھوپال کے ملٹری سکریٹری کی جانب سے اطلاع ملی ہے کہ بیگم صاحبہ نے آپ کی عرضداشت پر اظہار پسندیدگی فرمایا اور نظارۃ المعارف القرانیہ دہلی کے لئے جس کے مقاصد سے حضور عالیہ کو ہمدردی ہے مبلغ دوسو روپیہ کا عطیہ دوامی اس تفصیل سے منظور فرمایا ہے کہ ایکسو روپیہ ماہوار تنخواہ پروفیسر پر صرف کیا جائے اور ایک سو روپیہ ماہوار طلبا کے وظائف پر

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نظارۃ المعارف القرانیہ کے کام میں برکت عطا فرمائے اور مولوی عبید اللہ صاحب اون ناعاقبت اندیش لوگوں کی مخالفت سے محفوظ رکھ کر اسکو انجام پر پہونچائیں جو اپنے بوسیدہ خیالات کی وجہ سے اسکی اہمیت و وقعت میں بٹہ لگانے اور بدنام کرنے کی بیہودہ کوشش کر رہے ہیں۔

رامپور میں ایک غیر ضروری "گرجا" کا انہدام

ہندوستان کی تاریخ کے ذیل میں اس ہفتہ رامپور کے ایک گرجا کے انہدام کی خبر شائع ہوئی ہے اسکا واقعہ ایک قصہ سے تعلق رکھتا ہے جو اسطرح پر بیان کیا جاتا ہے کہ عرصہ گذرا کہ رامپور کے جوڈیشل سکریٹری قاسم حسین نے بریلی میں ایک یورپین پادری کی لڑکی مس ہوجیز سے شادی کی تھی اس تعلق سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ۱۲ سال کی عمر پاکر کچھ دن ہوئے کہ فوت ہو گئی لڑکی کی والدہ نے اسکی لاش بریلی و مرادآباد میں دفن کرنے کے بجائے رامپور میں دفن کرنا مصلحتاً مناسب سمجھا اور وہیں مقبرہ بنایا جو چندروز بعد ایک گرجا کی صورت میں منتقل کر دیا گیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ رامپور کے چند بدمعاشوں نے اس گرجا کو توڑ دیا ہے۔ "انگلشمین" لکھتا ہے کہ اس کی کامل تحقیقات کی جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ رامپور میں گرجا بنانا ہی ایک فعل عبث تھا کیونکہ ریاست کی آبادی میں عیسائی رعایا ہی نہیں ہے۔ اس لئے اسکی تحقیقات بالکل فضول امر ہے۔

انگلشمین کو چاہیئے کہ اس واقعہ کو مذہبی رنگ دیکر مزید بدگمانیوں کا موجب نہ بنائے۔

رسید زر معاونین اخبار مدینہ بجنور

بابت ماہ جون ۱۹۱۳ء

جناب منشی تبارک حسین صاحب شششاہی
جناب ڈاکٹر برکت اللہ خان صاحب
جناب منشی محمد ابراہیم خان صاحب رئیس
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی ......
جناب ڈاکٹر حکیم عطا حسین صاحب قادری
جناب حکیم محمد شفیع صاحب
جناب حافظ محمد کبیر صاحب سابق سپاہ پلیس
جناب حکیم محمد حسن رضا صاحب
جناب قاضی قطب الدین صاحب
جناب قاضی محمد یوسف صاحب
جناب قاضی عبد القدیر صاحب محافظ دفتر
جناب منشی محمد قمر الدین صاحب کلرک
جناب منشی عبد الغفار و عبد الجبار صاحب
جناب منشی نور احمد صاحب افسر دیم پولیس
جناب منشی شیخ زاہد علی صاحب
جناب چھوٹے لال ولد لال خانصاحب
جناب منشی عبد العلیم صاحب
جناب منشی نیاز الٰہی صاحب رئیس
جناب منشی محمد مظہر صاحب امین نہر
جناب مولانا سراج الدین احمد صاحب
جناب منشی محمد بخش صاحب ہیڈ کنسٹبل
جناب منشی نیاز احمد صاحب ڈرافسمین
جناب سید احمد حسن صاحب گرداور سائر
جناب مولوی میر سید حسن صاحب رئیس
جناب ابو عبد اللطیف خانصاحب
جناب سیٹھ عبد الرحمان و عبد الرحیم صاحب
جناب منشی ضیاء الدین احمد صاحب منصرم
جناب حاجی غلام حسین صاحب مرچنٹ
جناب حکیم خوشی محمد صاحب
جناب زین العابدین صاحب کلارک قاضی
جناب عبد الباری صاحب
جناب ڈاکٹر غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء
جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس
جناب محمد ابراہیم خاں صاحب رئیس
جناب سید محمد اکبر حسین صاحب سجادہ نشین
جناب منشی منور شاہ خانصاحب ہیڈ کانسٹبل
جناب منشی ظفریاب خانصاحب مدرس
جناب حاجی محمد محی الدین صاحب سوداگر
جناب منشی محمد علی شاہ صاحب امین سروے
جنابہ رانی پھول کنواری صاحبہ رئیسہ
جناب منشی مختار احمد صاحب
جناب حکیم غلام کبریا عرف محمد عبد اللہ صاحب

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۳ء

جناب منشی شیخ کریم بخش صاحب
جناب مرزا عزت اللہ یار بیگ صاحب
منقدمہ راجہ رام بنام تقسی
منقدمہ عنایت اللہ بنام محمد بخش وغیرہ
جناب محمد رحیم خانصاحب
جناب عبد الحمید صاحب سیٹھ
جناب سید سبط حسن صاحب رئیس
جناب منشی کریم بخش صاحب
جناب منشی محمد حسین صاحب
جناب حکیم بشیر احمد صاحب
جناب منشی محمد سراج الدین صاحب سرکل انسپکٹر
منقدمہ مساۃ مریم بنام نندکشور
جناب سید مہربان علی صاحب نیم حکیم نہر
جناب مرزا محمد یسین بیگ صاحب قانونگو
جناب حاجی حافظ محمد یسین صاحب ترقی امین
جناب منشی حبیب اللہ صاحب امین
جناب منشی عبد الحلیم خان صاحب
جناب حاجی محمد قاسم صاحب سوداگر
جناب شیخ نظام الدین صاحب رئیس
جناب منشی محمد ریاض احمد صاحب
جناب محمد حیات صاحب آہنگر سیلا دغان
جناب بابو دیودیال صاحب گپتا
جناب دل محمد صاحب
جناب منشی خدابخش عبد الکریم صاحب سوداگر
جناب منشی امام الدین صاحب
جناب منشی محمد منور علی آفندی
جناب منشی مظہر جلیل صاحب
جنابہ عائشہ بیگم صاحبہ
جناب سید معصوم علی صاحب ایڈیٹر دفتر سماہی
جناب حافظ اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار
جناب منشی محمد فاضل حسین صاحب مدرس
جناب سید سبط حسن صاحب امیر

(باقی دارد)

مراسلات

ترجمۃ القرآن بغیر متن

انڈین پریس الہ آباد نے اشتہار دیا ہے کہ اسکے ہاں بغیر متن کے "ترجمۃ القرآن" دستیاب ہوتا ہے۔

کیا یہ ترجمہ مسلمانوں کے کام کا ہے؟ ہرگز نہیں اصل حقیقت یہ ہے کہ توریت وانجیل ودیگر صحف انبیاء تمام و تراجم کے پھیر میں آکر دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکیں اور انیں تحریف ہو گئی ہے بلکہ انجیل کی نسبت تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اصل کتاب کس زبان میں تھی؟ یہ نتیجہ اسی بات کا ہے کہ ان کتابوں کے ترجمے بغیر متن کے شائع ہوتے رہے اور مرور ایام سے متن ناپید ہو گئے۔ غور کرو جو لوگ قرآن شریف کا ترجمہ بغیر متن کے چھاپتے ہیں انکی غرض وغایت بجز اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ مسلمان متن کے پڑھنے پڑھانے سے تغافل کریں اور صرف ترجمہ پر اکتفا کریں اور پھر رفتہ رفتہ تراجم در تراجم کے پھیر میں آکر قرآن مجید صفحۂ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے لیکن خوب یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے ان ارادوں میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (پ ۱۴ س الحجر ع ۱)

بیشک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے اور بیشک ہم ہی اسکے نگہبان بھی ہیں ساڑھے تیرہ سو برس سے قرآن شریف دستبرد زمانہ سے محفوظ ہے اور اسکی حفاظت اخیر زمانہ تک فرشتے کریں گے۔ اسکے برخلاف کوئی غلطی ثابت نہیں ہو سکی۔ سائنس نے بے حد ترقی کی۔ تاریخ کی استدراجیاں ہیں کہ جسکا کچھ اندازہ نہیں مگر قرآن شریف کی کوئی بات جھوٹی ثابت نہیں ہو سکی۔

قرآن شریف کی ظاہری حفاظت کی پیشینگوئی کیسی عمدہ طرح پر پوری ہو رہی ہے کہ خدا نے مسلمانوں کو اسکے زبانی یاد کرنیکا شوق دیدیا ہے۔ دنیا میں اس کثرت سے حافظ قرآن ہمہ تن موجود رہتے ہیں کہ خدانخواستہ بفرض محال مکتوبی قرآن روئے زمین پر سے معدوم ہو جائیں تو بھی قرآن کا ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بلکہ ایک حرف نہ ضائع ہو سکتا ہے اور نہ بدلا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے سوائے کسی آسمانی کتاب کو یہ فضیلت نصیب نہیں۔ کیا قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونیکے لئے یہ دلیل کافی نہیں ہے۔؟ [illegible] اور ضرور ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ قرآن مجید کا نگہبان خود [illegible] تعالیٰ ہے اور اسکی حفاظت اخیر زمانہ تک [illegible] کریں گے لیکن ہر ایک مسلمان کا بھی فرض ہے [illegible] کارروائی میں شامل نہو جو قرآن مجید کی [illegible] کے برخلاف ہو۔ قرآن مجید کا ترجمہ بغیر متن کے چھاپنا صریحاً کلام الٰہی کی حفاظت کے برخلاف ہے۔ اس بنا پر کسی مسلمان کو ایسے نسخہ کی خریداری کی جسارت نہیں کرنی چاہیے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

نور الدین از گوجرانوالہ

فتاوے متعلق مسجد مچھلی بازار کانپور

چونکہ مسجد مچھلی بازار کا ایک جزو جبراً شہید کر دیا گیا ہے یہ بات اغلب معلوم ہوتی ہے کہ حکام شہر اس منہدم شدہ حصہ کے معاوضہ کی تحریک کرینگے اور یہ موقع متولیان مسجد کو پیش آنے والا ہے کہ وہ اس تحریک کا کوئی معقول جواب دیں۔ متولیان مسجد چونکہ خود کوئی چیز نہیں ہیں شرع شریف کا حکم اصل چیز ہے اور اسی پر عملدرآمد کرنا متولیوں اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے اسلئے اس مسئلہ کو علماء دین کے سامنے پیش کرکے پہلے ہی سے شرع شریف کا جواب حاصل کر لیا گیا تاکہ خود متولیوں کو اور تمام مسلمانان شہر کو اس سے آگاہی حاصل ہو جائے جو جواب علماء کرام نے دیا ہے اب آپکو اشتہار ہذا کے ذریعے سے عام آگاہی کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔

المشتہران۔ متولیان مسجد مچھلی بازار کانپور

عبدالرحیم سوداگر مچھلی بازار۔ حافظ محمد ہاشم سوداگر ساکن مچھلی بازار۔ حاجی محمد قمرالدین ٹپکاپور۔ نثار الدین سوداگر بانسمنڈی۔ حافظ احمد اللہ سوداگر حرم بیغم باغ۔ محمد صدیق سوداگر مچھلی بازار۔ کریم احمد سوداگر پٹ[illegible] بازار۔ حاجی محمد حنیف سوداگر نئی سڑک۔ محمد اسمعیل سوداگر رحیم بیغم باغ۔ مولوی عبدالقادر آزاد سبحانی بیغم باغ۔ محمد مجید احمد ساکن توپخانہ بازار کمنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کانپور کی مسجد مچھلی بازار کے اندرونی حصہ شرقی جزو مسجد کو حکام وقت نے جبراً شہید کر دیا ہے۔ اب اگر اسکے معاوضہ میں نقدیا زمین معاوضہ یا عطیہ شاہی کے طور پر دوسری جگہ دیجاوے تو اسکا لینا عام مسلمانوں یا مسجد کے متولیوں کو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

مسجد کی کسی جزو کو مسجد سے خارج کرکے اس کا معاوضہ لینا شرعاً کسی کو اختیار نہیں ہے۔ اگرچہ وہ معاوضہ اس جزو سے زیادہ قیمت کا ہو ولو کان مسجد فی محلۃ ضاق علی اھلہ ولا یسعھم ان یزیدوا فیہ فسألھم بعض الجیران ان یجعلوا ذلک المسجد لہ لیدخل فی دارہ ویعطیھم مکانہ عوضاً ما ھو خیر لہ فیسع فیہ اھل المحلۃ قال محمد لا یسعھم ذلک کذا فی الذخیرۃ عالمگیری صفحہ ۲۳۹ مجلد ۲

زبرقلم الاحقر مقبول حسین مدرس مدرسہ واقع مسجد میر محمود صاحب محلہ ٹپکاپور کانپور

فاذا تم ولزم لا یملک ولا یرھن در مختار

یعنی مسجد یا مسجد کیلئے کسی جزو کا بیچنا یا خریدنا یا مستعار دینا یا رہن رکھنا کسی طرح شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ کسی انسان کا حق نہیں ہے کہ وہ تصرف کذائی کرے۔ لقولہ تعالیٰ وان المساجد للہ۔ اور صورت مسئولہ میں جو سرکار نے جبراً مسجد کے شرقی حصہ کو شہید کر دیا ہے محض سڑک کی توسیع کے لئے اور پھر اسکے عوض میں دوسری زمین یا عنوان بدلکر شاہی عطیہ اوسکو کہا جاتا ہے لینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر سرکار کو ہمارے مذہب کی رعایت منظور ہوتی وعنایت شاہی مدنظر تھی تو سڑک کا کچھ حصہ مسجد کو دیدینا درست وجائز تھا نہ کہ مسجد کا کچھ سڑک میں ڈالنا جو کسی طرح مذہب ہمکو اجازت نہیں دیتا جاز جعل الامام الطریق مسجداً لا عکسہ در مختار یعنی لا یجوز ان یتخذ المسجد طریقاً لان المسجد لا یخرج عن المسجدیۃ ابداً فلم یجز لانہ یلزم المرور فی المسجد رد المحتار ملتقطاً

حررہ غلام حسین عفی عنہ ہذا الجواب صحیح محمد عبدالرزاق عفی عنہ مدرس مدرسہ بانسمنڈی۔ الجواب صحیح غلام یحییٰ عفا عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم [illegible]

مسمیاً وحامداً ومصلیاً ومسلماً بیشک مسجد اور جزو مسجد کا بیچنا اور اسکا عوض لینا شرعاً حرام وناجائز ہے قال اللہ تعالیٰ وان المساجد للہ یعنی بیشک مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔ جب مسجد خالص اللہ ہی کی ملک اور اسی کا حق ہے تو کسی بندہ کو اسکے بیع وغیرہ کا شرعاً کچھ حق نہیں ہے اور اسکا بدلا اور عوض لینا ناجائز وحرام اور نام کے بدل دینے سے نام والی چیز نہیں بدل جاتی جیسا کہ عبارت مذکورۃ الصدر سے صاف ظاہر ہے اسی طرح جو مقامات مسجد کی ضرورتوں کیواسطے ہیں وہ سب مسجد کے تابع اور مسجد کے حکم میں ہیں فتاویٰ عالمگیریہ فتاویٰ قاضیخاں۔ فتاویٰ بزازیہ اور فتح القدیر وغیرہ میں ہے۔ فناء المسجد لہ حکم المسجد واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ نمقہ الفقیر الی اللہ عبید اللہ عفا عنہ ناجاہ المدرس بالمدرسۃ فیض احمدی فی الکانفور

ما قال المجیب فھو صحیح کتبہ العبد فقیر محمد مدرس مدرسۂ احسن المدارس کانپور۔

مسجد وجزو مسجد بلکہ متعلقات مسجد کسی میں متولی یا عام مسلمانوں کو بیع یا تبادل یا تعاوض کا وہ کسی صورت اور کسی عنوان سے ہو مثلاً جیسے صورت مسئول عنہا میں معاوضہ کو عطیہ شاہی کے عنوان سے معنون کیا گیا ہے مطلق اختیار نہیں ہے۔ اگر کسی نے مسجد یا اسکے حصص ومتعلقات مسجد میں سے کسی چیز کو کسی طرح جبراً یا بلا جبراً منہدم کر دیا ہے تو بھی کوئی اختیار کسی کو امور مذکورہ میں سے کسی امر پر حاصل نہیں ہے بلکہ اس شخص کو جس نے فعل انہدام کیا ہے دوبارہ اسکی بجنسہ تعمیر کا حکم دینا چاہیے علم فقہ کا جزئیہ ذیل اس امر پر کافی شہادت ہے رجل حفر بیراً فی فناء المسجد او ھدم حائط المسجد فانہ یومر بالستویۃ ولا یقضی بالنقصان ترجمہ اگر کسی شخص نے احاطہ مسجد میں کوئی کنواں کھود لیا یا مسجد کی کوئی دیوار گرا دی تو اسکو زمین کے برابر کرنے اور اس دیوار کو دوبارہ تیار کرنیکا حکم دینا چاہیے اور نقصان پر فیصلہ نہ دینا چاہیے فتاویٰ قاضیخاں جلد اول صفحہ ۶۵۔ یہ بھی واضح رہے جیسا کہ پہلے اس طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ متعلقات مسجد تک پر مسجد کا حکم جاری ہے اور متعلقات مسجد میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جو مصالح مسجد کیلئے بنائی گئی ہوں۔ ثبوت کے لئے ذیل کی عبارت پڑھیے وفناء المسجد لہ حکم المسجد۔ اور لفظ فنا کا ترجمہ ما بنی لمصالح المسجد کیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ دکانیں بھی فناء مسجد میں شمار کیگئی ہیں جو مسجد سے ملی ہوئی دروازہ مسجد پر ہوں نقلی ھذا یصح الاقتداء لمن قام علی الدکاکین اللتی تکون علی باب المسجد فانھا من فناء المسجد۔ فتاویٰ قاضیخاں جلد اول صفحہ ۶۵

جب متعلقات مسجد کا یہ حال ہے تو جزو مسجد کے انہدام کی بابت فتویٰ پوچھا گیا ہے کا کہنا ہے ظاہر ہے کہ اس نقصان کی تلافی معاوضہ کی صورت سے کسی طرح جائز نہیں ہے یہاں صرف ایک صورت ہے جیسا کہ عبارت مذکورۂ بالا کا منشا ہے اور وہ یہ کہ تمام مسلمان اپنی اجتماعی کوشش سے حکومت بالا کو اس امر پر آمادہ کریں کہ وہ مسجد مذکور کے حصہ منہدمہ کو بجنسہ اسی مقام پر دوبارہ تیار اور درست کر دیں واللہ اعلم واتم الآزاد السبحانی معلم الالٰھیات فی کانفور

استفتاء علمائے بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ احاطہ دروازہ مسجد کے اندر جو

زمین متعلق مسجد جو مثلاً نماز یا وضو وغیرہ کیواسطے ہو اسمیں سے کسی جزو اراضی یا عمارت کو متولی مسجد یا کوئی مسلمان بیع یا رہن یا بصورت معاوضہ بقیمت یا تبادلہ دیگر اراضی سے کرسکتا ہے یا نہیں۔

بینوا بالکتاب توجروا بیوم الحساب

الجواب

شریعت مطہرہ نے مسجد یا مسجد کے کسی جزو میں ہر تصرف غیر شرعی کو حرام فرمایا ہے۔ مسجد نہ مسجد بنانیوالے کی ملک ہوتی ہے نہ وہ اس قابل ہوتی ہے کہ کسی کو اُسکا مالک بنایا جائے نہ اُسکو عاریۃً کسی کو دیسکتے ہیں نہ اُسے رہن کرسکتے ہیں۔ غرض کوئی تصرف مالکانہ اُسمیں نہیں کرسکتے۔ تنویر الابصار، رد المحتار ج ۳ ص ۵۶۲ فاذا تم ولزم لا یملک ولا یعار ولا یرھن یعنی وقف جب پورا ہوجائے تو وہ نہ کسی کی ملک رہتا ہے نہ کسی کی ملک میں دیا جاسکتا ہے نہ عاریت نہ رہن۔ یہ مطلق وقف میں ہے پھر مسجد کے احکام تو اور اوقاف سے سخت تر ہیں یہانتک کہ اگر خود مسجد کو خرچ کی ضرورت ہو اور کوئی حصہ مسجد اس قابل ہو کہ اُسے کرایہ پر دیکر مسجد کی ضرورت رفع کیجائے یہ بھی قطعاً ممنوع و حرام ہے اگرچہ وہ جزو مسجد کا بیکار پڑا ہو۔ درمختار حاشیہ رد المحتار ج ۳ ص ۵۶۲ ولا یجوز اخذ الاجرۃ منہ ولا ان یجعل شیئاً منہ مستغلاً ولا سکنی بزازیہ۔ اور جو عمارت یا زمین کہ احاطہ مسجد کے اندر ہے اگرچہ وہ وضو کرنے یا مسجد کا اسباب رکھنے یا کسی اور غرض کے لئے یا بلا غرض پڑی ہو وہ سب مسجد کے حکم میں ہے اُسکا وہی حکم ہے جو مسجد کے اُس حصہ کا جہاں نماز پڑھی جاتی ہے جس طرح اُسمیں کسیطرح کا تصرف بیجا حرام ہے۔ اُسی طرح زمین متعلق مسجد میں بھی تصرف بیجا حرام ہے۔ فتاوی عالمگیری ج ۲ ص ۴۶۲ قیم المسجد لا یجوز لہ ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فی فنائہ لان المسجد اذا جعل حانوتاً ومسکناً تسقط حرمتہ وھذا لا یجوز والفناء تبع المسجد فیکون حکمہ حکم المسجد کذا فی محیط السرخسی دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ فنا مسجد کا وہی حکم ہے جو مسجد کا اسمیں اُسمیں کوئی فرق نہیں تو فنا مسجد کے کسی حصہ کو بیع کرنا یا رہن کرنا غرض اُسمیں کسی قسم کا تصرف غیر شرعی ناجائز و حرام و باطل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبیدہ المذنب نواب مرزا عفی عنہ بجاہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نواب مرزا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ الجواب صحیح مصطفیٰ خاں حسین احمد احمد رضا خاں

مجیب مصیب فاضل لبیب کا جواب حق و صواب ہے اسکا خلاف انصاف کو بعید اور بارگاہ رب مجید میں جبار جباری موجب وعید و عذاب شدید ہے بریلی محمد صدیق عفی عنہ

المشتہران :۔ محمد عبد الغفار آزاد سبحانی۔ عبد الرحیم سوداگر بساطی بازار۔ ثناء الدین سوداگر بانسمنڈی۔ محمد اسمٰعیل جرم چیجاغ۔ حافظ محمد ہاشم سوداگر مچھلی بازار۔ محمد صدیق سوداگر مچھلی بازار۔ کریم احمد سوداگر بساطی بازار۔ حاجی قمر الدین۔ حاجی محمد حنیف۔ حافظ احمد اللہ۔ محمد حنیف سکریٹری۔ متولیان مسجد مچھلی بازار کانپور

کارروائی جلسہ عام

متعلق حادثہ مسجد

بتاریخ ۲۳ ۔ جولائی ۱۹۱۳ء یوم چہارشنبہ بوقت صبح ٹھیک ۸ بجے ایک جلسہ عام بمقام مسجد عیدگاہ منعقد ہوا کہ جسکی اطلاع بذریعہ اشتہار عام ازجانب متولیان مسجد اہل شہر کو دیجا چکی تھی بہ تحریک شیخ ثناء الدین و بتائید محمد مجید احمد۔ جناب مولوی عبید اللہ صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ صدر مجلس نے بعد تلاوت درود شریف وخطبہ بیان ہوا کہ خدا اور رسول کی تاکید ہے کہ ہر ایک حکم شرع کی استقامت و پابندی لازمی ہے جسکو بہت سی آیات و احادیث کو پڑھکر اور اُسکی تفسیر و ترجمہ بیان کرکے ثابت کیا چنانچہ مساجد کی حفاظت و آبادی کا بھی شرعی حکم ہے لہذا اسکو بھی پابندی کیساتھ کرنا چاہیے۔ آپنے یہ بھی بتایا کہ حدود دین کے اندر اپنے مذہبی تحفظ کرنیمیں کچھ خوف و ہراس نہ کرنا چاہیے اللہ نہ کرے تو اُسکے بُرے نتیجہ سے شرکائے جلسہ کو مطلع کیا اُسکے بعد بڑے پُر درد اور زور دار الفاظ میں دعا کی کہ خدائے پاک حکام کو رحم اور انصاف کرنیکی توفیق دے اُسکے بعد مولانا آزاد سبحانی صاحب نے بعد تلاوت خطبہ اپنی تقریر شروع کی آپنے مسجد مچھلی بازار کے جزو کے جبراً انہدام کئے جانے پر نہایت مؤثر الفاظ میں افسوس ظاہر کیا کہ جس سے شرکائے جلسہ کے دل بھر آئے اور ہر طرف سے صدائے گریہ آرہی تھی اوسکے بعد آپنے ہز آنر کے اُن خطوط کے چند الفاظ پر شرکاء جلسہ کی توجہ مبذول کرائی کہ جو مسٹر محمد علی صاحب اڈیٹر کامریڈ و ہمدرد کے اور ہز آنر کے درمیان آئی گئی ہیں آپ نے ہز آنر کے اوس فقرے کے خلاف بہت زور دیا کہ ہز آنر کہتے ہیں کہ واقعہ انہدام مسجد سے قبل مسلمانوں میں کوئی جوش نہ تھا اور اب بھی سچا جوش نہیں ہے آپنے اسبات کو ثابت کرکے کہ ہز آنر سے ہمکو سوال کرنیکا حق ہے اُنکو مخاطب کرکے سوال کیا کہ کیا آپ ہمکو نقض امن و کشت و خون کرنیکا مشورہ دیتے ہیں اُسوقت منظوم کہ یکجہتی و سچا جوش ہے اُسکے یہ معنی ہوئے کہ ہر سچے جوش و یکجہتی کے لئے یہ ارتکاب لازمی ہے کہ جسکا ذمہ دار ہز آنر کو سمجھنا چاہیے اُنھوں نے اُن خطوط کا بھی ذکر کیا جو متولیوں کے پاس بابت مضمون آرہے ہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ معاوضہ مسجد منہدمہ خواہ بطریق معاوضہ خواہ ازنام عطیہ شاہی لے لیا جائے چنانچہ اُن خطوط کو مولانائے موصوف نے جعلی و فرضی ثابت کیا اور شرکاء جلسہ کو توجہ دلائی کہ مسلسل و انتہائی کوشش کرنا و کرتے رہنا چاہیے اُنھوں نے یہ بھی شرکاء جلسہ کو اطلاع دی کہ ایک نوٹس چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کو دیکر دریافت کیا گیا ہے کہ وہ کب اور کن مسلمانوں کیساتھ جوتا پہنے ہوئے گئے جیسا

ہز آنر کے خط بنام مسٹر محمد علی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز آنر سے مسٹر سم چیرمین میونسپل بورڈ نے بیان کیا یا لکھا کہ وہ مسجد میں ہمراہی چند مسلمانوں کے جوتا پہنے ہوئے گئے تھے یہ تمام اہل جلسہ زور سے بیخ اُٹھے غلط ہے غلط ہے۔ اسکے بعد واعظ صاحب نے دعا کی کہ خدا ہمکو اسبات کی توفیق دے کہ ہم اظہار حق میں کبھی نہ جھجکیں اور امر حق کی پیروی کرتے رہیں اہل جلسہ برابر صدائے آمین بلند کرتے رہے اُسکے بعد مولوی مقبول حسین صاحب نے ازجانب طبقہ علمائے حادثہ انہدام مسجد پر بیزاری ظاہر کی اور حکامان کو توجہ دلائی کہ مذہبی معاملات میں بلا مشورہ علما دست اندازی نہ کرنا چاہیے مقرر موصوف نے یہ بھی ظاہر کیا کہ میونسپل کمشنران و دیگر اراکین شہر کی رائے مذہبی معاملات میں عام طور پر اسوجہ سے قابل قبول نہیں ہوسکتی کہ وے احکامات شرع پر عبور نہیں رکھتے ہیں بعد ازاں ایک مختصر مضمون شیخ ثناء الدین صاحب نے پڑھا کہ جسمیں شیخ صاحب موصوف نے اپنے خیالات اس طرح قلمبند کئے تھے آپنے سب سے پہلے اہل شہر کی جانب سے حصول جزو مسجد کے خلاف اہل شہر کے ایک ڈپوٹیشن کا بخدمت جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع کانپور کی خدمت میں حاضر ہوکر ناکام واپس آنیکا اور ہر دو میموریل بحضور ہز آنر جیمس مسٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ جات متحدہ کے گورنمنٹ سے نامنظور ہونے کا نہایت افسوس ظاہر کیا۔ ساتھ ہی ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے اُس اعلان کو بھی پڑھا جو بعد غدر ۱۸۵۸ء کیا گیا تھا اعلان یہ ہے کہ (اپنی ماتحت ملازمین کو ہم سختی کیساتھ حکم دیتے ہیں کہ ہماری رعایا کے کسی فرقہ کی عبادات اور اعتقادات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کیجاوے لہذا ایسی مداخلت ہماری انتہائی ناراضگی کا باعث ہوگی) آپنے صاحب کلکٹر بہادر ضلع کانپور کا اس امر کیلئے شکریہ ادا کیا کہ صاحب موصوف نے بجواب عرضداشت متولیان مسجد اسبات کو منظور فرماکر تحریری اطلاع دی ہے کہ ملبہ جزو منہدمہ مسجد نہیں ہٹایا جائیگا۔ بعدہٗ حافظ احمد اللہ صاحب نے ایک مختصر تقریر نہایت زوردار و پرمعنی الفاظ میں کی۔ بیان کیا کہ اگر کوئی خوشامدی یا وجاہت طلب مسلمان فتاوائے علمائے کرام یا شرع کے خلاف کسی رائے کا اظہار کرے تو وہ خود اسکا ذمہ دار ہے وہ مذہب اسلام کی رائے نہیں ہوسکتی نہ وہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہے کارروائی و کوشش بغرض تعمیر جزو منہدمہ مسجد کو آئندہ جاری رکھنے کا طریقہ بیان کرنیکے بعد آپنے تحریک کی کہ ایک میموریل ازجانب مسلمانان بحضور ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر بھیجنا چاہیے جسکو بالاتفاق حاضرین نے پسند کیا چنانچہ حاجی محمد فضل صاحب نے ریزولیوشن پیش کیا (یہ جلسہ جو کہ مسلمانان شہر کا قائمقام ہے اور جسمیں ہر گروہ و طبقہ و درجہ کے اشخاص شامل ہیں کمیٹی متولیان کو اجازت دیتا ہے کہ میموریل مکمل کرکے حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجدیں) کہ جو باتفاق رائے پاس ہوا حاجی محمد فضل اللہ صاحب کی تحریک اور حافظ محمد ہاشم صاحب کی تائید و باتفاق رائے ریزولیوشن ذیل پاس ہوا کہ

ریزولیوشن بغرض بھیجدینے میموریل کی اطلاع بذریعہ تار جناب وائسرائے صاحب بہادر کو و دیگر اخبارات و انجمنوں کو بھیجی جائے اور کارروائی جلسہ اخبارات میں بھیجی جائے۔ صدر نشین جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا) اور بعد دعائے کامیابی جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا جلسہ ہذا میں ایک بڑے پیمانہ کے کاغذ پر ازجانب متولیان علمائے کرام کے استفتے چھپے ہوئے تقسیم ہوتے رہے کہ جسمیں بحوالہ کتب معتبرہ ثابت ہے کہ مسجد کا کوئی مالک نہیں۔ مسجد کا بیع و رہن و معاوضہ بالکل حرام۔ مسجد کے کسی جزو کو دیکر اوسکے عوض میں ازنام عطیہ شاہی کوئی معاوضہ لینا قطعی ناجائز ہے فرش کو کہ بمقابلہ کثرت اژدہام کے ناکافی تھا تاہم حاجی محمد حنیف و شیخ محمد قاسم و حافظ محمد عبد الرزاق و نقیب المسلمین صاحبان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ جنکی سعی سے فرش کا وافر انتظام تھا۔ قلوب مسلمانان کو تر و تازہ کرنے کے لئے شیخ محمد شریف صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ جنھوں نے اپنے صرفہ و انتظام سے آب برف شرکائے جلسہ کو پلوایا۔ جلسہ مذکور میں ہندو صاحبان نے بھی شرکت فرمائی۔ مستورات برقع پوش بھی جلسہ میں شریک تھیں ازجانب حکامان تین سب انسپکٹران پولیس بھی بلا وردی از اول تا آخر جلسہ میں موجود رہے جنمیں دو صاحبان ہندو تھے اور ایک مسلمان از آغاز تا اختتام کل کارروائی جلسہ بطریقہ شارٹ ہینڈ تحریر فرماتے رہے یہ جلسہ کسی عام تعطیل کے روز نہیں منعقد ہوا تھا اُس روز مسلمانان تیلی گھر اپنے کام پر گئے تھے پھر تعداد مجمع تخمیناً چودہ پندرہ ہزار نفر ہوگی عام ہمدردی کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ضلع کانپور و دیگر اطراف و جوانب کے بہت سے حضرات بھی جلسہ میں شریک تھے جلسہ کی حالت دیکھنے سے صاف ظاہر تھا کہ شرکاء میں سچا جوش اور عام ہمدردی ہے۔ اوسی روز ایک تار بخدمت پرائیوٹ سکرٹری حضور وائسرائے صاحب بہادر اور ایک اڈیٹر زمیندار کو اور ایک حبل المتین کلکتہ و چند دیگر مقامات میں بھیجے گئے۔

عقدہ کھل گیا

چیرمین صاحب اقبالہ کی خدمتیں جو چٹھی ازجانب متولیان بھیجی گئی تھی جسکا ذکر آزاد سبحانی صاحب کی تقریر میں ہے اُسکا مضمون اور اُسکا جواب جو از جانب صاحب بہادر موصوف نہایت تدبر اور احتیاط کیساتھ بنام سکرٹری موصول ہوا بغرض آگاہی عوام درج ذیل ہے اب ہز آنر کی تحریر کے اُس جزو پر جو متعلق صاحب چیرمین ہے رائے قائم کرنیکا کافی موقعہ ہے۔

مضمون چٹھی ازجانب متولیان و

کانپور ۲ ۔ جولائی ۱۹۱۳ء جناب صاحب چیرمین میونسپل بورڈ بہادر آپکو مطلع کرتے ہیں کہ مسلمانان کانپور کا جو جلسہ

۲۱- جولائی ۱۹۱۳ء کو کمنیاں بازار میں بوقت ساڑھے سات بجے منعقد ہوا تھا اس جلسہ میں جو لوگ مسجد واقع مچھلی بازار کے متولی منتخب کئے گئے ہیں نیز ہم مسلمانوں کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ حدود آئین کے اندر رہ کر جو لوگ دالان مسجد کے متعلق جو مسجد کا ایک جزو تھا مناسب کارروائیاں عمل میں لاویں جلسے مسلمانوں کا وہ پنج ممبر ہوگئی جو انکو دالان مذکور کے انہدام سے پہنچا ہے تحریر منسلکہ خط بنام سے آپکو معلوم ہوگا کہ آپکے اس بیان پر جو آنریبل لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کو سامنے کیا تھا حضور نے دالان مذکور گرادیا ہے براہ عنایت ہمکو بتایئے کہ دالان مذکور کس موقع پر آپنے مسلمانوں کو دالان مذکور میں آنے جانے دیکھا ہے۔ ہم لوگ دعوی کیساتھ کہتے ہیں کہ دالان مذکور مقدس سمجھا جاتا تھا اور جو اشخاص جانیکے کسی وقت بھی وہاں اجازت نہ تھی معاملہ کی صفائی کی غرض سے ہمکو امید ہے کہ آپ ہم میں سے کسی ایک شخص کو یہ بتائینگے کہ کس موقع پر یا کن موقعوں پر آپکو کوئی مسلمان دالان مذکور میں لیگیا تھا اور دوسرے مسلمان جو آپکے ہمراہ وہاں جمع ہوگئے تھے۔ یقین ہے کہ بہت جلد اس بارہ میں ہمکو مطلع کرینگے۔ آپکے خادم متولیان - دستخط متولیان

جواب چیرمین صاحب بورڈ ۲۵- جولائی ۱۹۱۳ء کو صوبہ آنجناب جی - جی سیم صاحب آئی - سی - ایس چیرمین میونسپل بورڈ کانپور بنام محمد مجید احمد بر آنہ تو بخانہ بازار کانپور نمبر ۶۹ تاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۱۳ء بجواب خط مورخہ

مدینۃ النسوان

حضرت رابعہ بصری

طالب صادق راہ طلب میں اپنی ہستی کو فنا کر دیتا ہے۔ دنیا کی خوشیاں اسکی نگاہوں میں ذرا بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ اور اس تیرہ خاکدان کے رنج و غم اسے بالکل محسوس نہیں ہوتے۔

زمانے نے جن طالبان صادق کی راہ طلب میں فنا کردیا اور قدرت نے جو خداشناس صورتیں ہماری نظروں سے اوجھل کردیں انہیں حضرت رابعہ بصری کا رتبہ کچھ کم بڑھا چڑھا نہیں۔ یہ پاکیزہ خاتون قوم عدی کے خاندان سے تھیں۔ شہر بصرہ آپکا وطن تھا۔ اور آپکے پدر بزرگوار اسمعیل نامی شرفائے بصرہ میں سے تھے۔

رابعہ نہایت عابدہ اور زاہدہ عورت تھیں آپکی مذہبی قابلیت کا ہر شخص معترف تھا۔ حتی کہ حسن بصری اور سفیان ثوری جیسے زبردست عالم آپکی زیارت کو تشریف لیجاتے تھے۔ رابعہ بوجہ فضیلت علمی تاج الرجال اور بسبب ظاہری و باطنی خوبیوں کے ام الخیر کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپکے والدین نے آپکا نام رابعہ رکھا تھا کیونکہ جناب اسمعیل کی چار لڑکیوں میں یہ سب سے چھوٹی اور زیادہ عزیز تھیں

ایکمرتبہ حضرت سفیان نے دریافت کیا کہ اے رابعہ تم خدائے تعالی کی عبادت کیوں کرتی ہو اور بندہ کس حالتمیں اپنے اللہ سے راضی کیا جاسکتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ میں خدا کی عبادت دوزخ کے خوف اور جنت کی امید پر نہیں کرتی بلکہ مجھے اس سے محبت ہے اور جب تک مصیبت اور راحت میں دل کی خوشی یکساں نہ ہو۔ اللہ تعالی راضی نہیں ہوسکتا آپ اکثر کہا کرتی تھیں کہ اے خدا جو دل تجھ کو دوست رکھتا ہے کیا تو اسے جلائیگا۔

حضرت ابراہیم ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے چودہ برس میں خانہ کعبہ پہنچے۔ لیکن کعبہ کو نظروں سے اوجھل پایا۔ غیب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم کعبہ اسوقت رابعہ کے استقبال میں ہے۔ حضرت ابراہیم نے آپ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے یہ راستہ زمیں طے کیا اور آپنے نماز میں۔

بڑے بڑے عالم اور ظریف آپکی خدمتمیں حاضر ہوتے تھے۔ ایکمرتبہ کسی نے دریافت کیا کہ آپ خدا کو دوست رکھتی ہیں۔ فرمایا بیشک۔ اس نے کہا کیا شیطان آپکا دشمن ہے۔ جواب دیا نہیں اللہ تعالی کے عشق و محبت نے مجھے اسقدر مستغرق اور دیوانہ بنا رکھا ہے کہ نہ شیطان کی دشمنی یاد ہے نہ اس کی طرف توجہ کرنیکی فرصت۔

ورجہ کمال حاصل کرنے کے بعد آپ عمر بھر آیات قرآنی کے سوا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالا۔ چونکہ باکمال تھیں اسلئے ہر موقع اور وقت کے لحاظ سے آیات تلاش کرلیتی تھیں۔ انہیں خوف تھا کہ مبادا کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جسکی جوابدہی قیامت کے دن کرنی پڑے۔

شروع ۱۳۵ھ میں آپنے انتقال فرمایا اور بیت المقدس کے مشرق میں جبل الطیر نامی پہاڑ پر دفن کی گئیں آپکے مزار پر زائرین ہر وقت جمع رہتے ہیں۔

لوازمات موت کا آپنے نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ اگر دوست کی طرف سے کوئی اذیت پہونچے تو صبر کرنا اور شکایت زبان پر نہ لانا واجب ہے ایسی تکلیف کو دوست کا تحفہ سمجھنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اس پر اظہار مسرت کیا جائے۔ (خاتون)

مطائبات

جذبات وفا

قوم میں جو آجکل فیشن کا پھیلا روگ ہے
اب مسلمان، آریہ سب ہمزبان کہتے ہیں یہ
ہائے! اپنی کم نصیبی کا یہ خاصا سوگ ہے
یوگ کے بدلے میں ناز کبدن کا جوگ ہے

کچھ نہیں پروا اگر اطفال و زن بھوکوں مریں
جان جائے قرض کے غم میں بلا سے ہو فیشن
گھر میں کھانے کو نہو لیکن بڑا سا پیٹ ہو
ہاتھ میں پتلی چھڑی، کوٹ اور پتلون ہیٹ ہو

درہم تو نہیں جیب میں مغرور ہیں ہم
عسرت ہے بہت قوم میں بجد ہے نفاق
برہم ہیں کہ مفلوک ہیں، مجبور ہیں ہم
افسوس کہ ہیں خوار تو مسرور ہیں ہم

دیکھنے جاتے ہیں ہر روز مسلمان تھیٹر
اب خدا رحم کرے اپنی یہ حالت ہے وفا
کب تلک دیکھیں گے بربادی کا اپنے لیسٹر
بڑھ گیا حد سے بہت قوم کا تھرا میٹر

خواری و ذلت اٹھائی لیڈروں سے قوم نے
یہ مثل آتی ہے صادق ایسی حالت پر وفا
لیگ مسلم اک طرف، اور انکی گھاتی اک طرف
سب خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف

مرشد ہیں بنے جب سے یہ سب کٹھ ملا
تسبیح زباں پر ہے مگر دل میں یہ ہے
دیتے ہیں مرید کو بہشتی حصہ
گھربار مرید کا ہو غائب غلہ

بیکار امیدوار کو آس بھی ہے
بیچارہ شکایت جو کرے حاکم سے
اک طرح سے اس کا ستیاناس بھی ہے
ملتا ہے جواب "تو دل پاس بھی ہے؟"

جبکہ ہم فیشن کے شائق ہیں تو پھر کیا دیر ہے
واٹ، پیٹی، نو طرز ہیں داخل ہے اپنی دیکھئے
بوجھتے ہیں کے ہوئے جھاڑیے کے ٹوپی بھی
بال ہوں البرٹ فیشن، ایک جنٹو بھی ہمی

وحشت ہے یہ تہذیب، نہ تہذیب کی دم
تہذیب کی تقلید اسے کہتے ہیں
اے ہندیو! شرماؤ۔ یہ کیا کرتے ہو تم
معشوق رہے ساتھ، لنڈ میں خم کے خم

انسان کی بربادی میں اک آز بھی ہے
کہتا ہے گلا پھاڑ کے ابھرا جوبن
کردینے کو بسمل نظر ناز بھی ہے
معشوق طرحدار ہے بم باز بھی ہے

(والعصر)

حوادث و اخبار

ہندوستان

منصوری میں وہاں کی یورپین لیڈیوں نے آل انڈیا سفرجیٹ لیگ کے نام سے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی ہے۔

آخیر جولائی تک بمبئی میں ساٹھ انچ بارش ہوئی جسمیں سے صرف جولائی میں ۵۔۳۰ انچ مینہ برسا۔

بمبئی کے غریب مسلمانوں کا میڈیکل مشن ٹرکی سے گذشتہ ۲۹۔ جولائی کو بمبئی پہونچگیا ہے اور مسٹر ظفر علی خاں اڈیٹر زمیندار بھی انکے ساتھ ہی آئے ہیں۔

بنگال ناگپور ریلوے ماین سیلاب و بارش کی وجہ سے سر دست مسافروں کی آمد و رفت بند ہے۔

کانپور (۴۔ اگست) ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ آگرہ جاتے ہوئے چند گھنٹوں کے لئے اپنا سفر توڑکر کانپور تشریف لے گئے اور کل کے ہنگامہ کا موقعہ دیکھا۔ نیز مچھلی بازار کی مسجد شاہی کا بھی معائنہ کیا۔ پھر ہسپتال جاکر بہت سا وقت صرف کیا اور ہر ایک مضروب و زخمی کا حال پوچھا۔ ہسپتال سے جیل میں تشریف لے گئے جہاں گرفتار شدگان کی تعداد ایک سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ انمیں بعض لڑکے بھی ہیں نیز رپورٹ کیگئی ہے کہ بعض امامئے مسجد بھی جنھوں نے کل کا عام جلسہ منعقد کرکے تقریریں کی تھیں گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان معائنوں کے دوران میں ایم بر ون رگ کمشنر الہ آباد جو چند روز سے کانپور میں تھے۔ نیز مقامی حکام ہز آنر کے ہمراہ تھے۔

الہ آباد کے گذشتہ پولیٹکل جلسے کے صدر نے ہندو و مسلمانوں کو ملکی اغراض میں باہم مشترک بتایا تھا جسکے خلاف وہاں بعض معزز مسلمانوں کی تیشنل کانگرس سے علیحدہ ظاہر کیا گیا ہے

بڑودہ کی ریاست میں ۱۸۴۰۳۰ بچے تعلیم پاتے ہیں۔

۲۹۔ جولائی (کلکتہ) بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی نے بالاتفاق سفارش کی ہے کہ آنریبل سید محمد مدراسی آیندہ اجلاس انڈین نیشنل کانگرس کے پریسیڈنٹ قرار دئے جائیں۔

ریاست حیدر آباد دکن کی ایک تعلیمی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی مسلمان لڑکیاں بمقابلہ تمام دیگر اقوام کے مثلاً ہندو۔ عیسائی پارسی لڑکیوں کے زیادہ زیر تعلیم ہیں حالانکہ مسلمان لڑکے تعلیم میں پسماندہ ہیں۔

دوران قیام لاہور میں مہاراجہ کشن پرشاد بہادر نے اپنی زندگی کے عملی نمونہ سے لاہور میں تحریک اتحاد کو بڑی تقویت پہنچائی ہے اور تمام بڑے بڑے انسٹیٹیوشنوں کو معقول امداد دی ہے جسمیں سے بعض رقوم حسب ذیل ہیں۔ سناتن دھرم سکول کی عمارت کے لئے ۵ ہزار۔ یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام ۱۰۰۰۔ دیا نند کالج ایکزاڈ جارج گئو شالہ ۴۰۰۔ مہارانی بردوان گرلز سکول ۳۰۰۔ کھتری بیوگان ۱۰۰۔ علاوہ گوردارجن صاحب ۱۶۵ ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ۵۰۰۔

ہمعصر سانحہ دہرمان کو اُسکے نامہ نگار دہلی نے اطلاع دی ہے کہ صاحب کمشنر دہلی کے بنگلہ میں اب صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پروانہ بغیر کسی کو نہیں جلنے دیا جاتا۔ رات دن وہاں پولیس کا پہرہ لگا رہتا ہے۔

لاہور کے میونسپل باغ میں راماین کے کتھا پڑھنے کی ممانعت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کردی۔ مسٹر گوکھلے ماہ۔ اگست کے آغاز میں ہندوستان وارد ہونگے۔

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

مقدمہ دیوانی نمبر ۸۸ سنہ ۱۳ء

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال۔

مدعی۔ مکند رام ولد بدری داس قوم ویش ساکن جسپور

بنام

مدعا علیہ۔ سنگلو ولد نتھو قوم نداف ساکن موضع کھجوری پرگنہ نہٹور منصفی نگینہ ضلع بجنور۔

دعویٰ دلانے مبلغ ما/۲۱ روپیہ بروے تمسک۔

جو کہ بتاریخ ۲۔ جون سنہ ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر اس عدالت میں یہ دعویٰ دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے تاریخ ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء مقرر کیگئی ہے لہذا تم واسطے جواب دہی دعویٰ ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا کو بتسبر ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں مقام نینی تال حاضر ہو۔

المرقوم ۴۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

لعل بے بہا مفت

صرف ماہ رمضان المبارک تک کیلئے حمائل شریف مترجم مجلد جلد سنہری
پانچ روپیہ کے بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کر دی گئی

طرفہ صنعت حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا چھپائی ایسی جیسے نشان انگشت کے ہاتھ سے ترشے ہوئے نگینے۔ کاغذ صاف چکنا ولایتی۔ صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری سطر سطر پر بسم اللہ کا حسن تحریر جداگانہ جلد چاندی سونے کی بیلوں سے مزین پھول پتی کی بہار قابل دید لیکن بقول کسے شنیدہ کے بود مانند دیدہ آپ ان لفظوں کو مزے نہ لیں بلکہ اصلیت کے جوہر دیکھیں۔ ناممکن اور قطعی ناممکن ہے کہ تمام ہندوستان میں ایسی رعایت کیساتھ یہ گوہر شہوار آپکو ملسکے ہم صرف گرانبہا تحفہ آپکے مبارک ہاتھوں تک پہونچا سکتے ہیں فقط اسلئے کہ اس عظیم الشان ثواب میں کچھ حصہ لیں جو حضرات منگا چکے ہیں وہ شہادت دیتے ہیں اس امر کی کہ ہمنے اس حمائل اعلان سے نہ صرف ثواب میں شرکت کی ہے بلکہ دیندار مسلمانوں کو ایسا فائدہ پہونچایا ہے جسکی نظیر ہندوستان نہیں کیا تمام دنیا میں نہیں ملسکتی۔ ان تمام امور پر مستزاد یہ ہے کہ جو صاحب اپنا نام نامی جلد کی پشت پر چاندی سے سنہری یا روپہلی حرفوں میں تحریر کرانا چاہیں تو اطلاع آنے پر بغیر کسی اُجرت کے تعمیل ارشاد ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

صدہا اسناد میں سے دو چار جناب مولوی عبدالغفور رگدہ شنکر ضلع ہوشیارپور سے تحریر کرتے ہیں کہ حمائل شریف بحفاظت تمام پہونچی دیکھتے ہی طبیعت پژمردہ شگفتہ ہو گئی حقیقت میں انوکھی گلشن سحر کاری ہے اسکی لطیف صناعی دیکھکر چشم اہل تماشا دنگ ہے اللہ اللہ زیبا نگارخانہ چین یا نقش اثر رنگ ہے۔ یہ حمائل نذر بادشاہ جواد عالم ہی کے لائق ہے آپکے حسن خلوص صداقت و ارادت کا گواہ ناطق ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپکی اس محبت و اخلاص مزید کی داد رب العالمین سے پائینگے تاہم اسکو ہر طرح سے ملک رہنمائی کرتا ہوں حتی الوسع کوشش کرینگے انشاءاللہ دریغ نہ کرونگا فی الوقت الحمد حمائل شریف سے آپکو اور تکلیف دیتا ہوں کہ انہیں میرے مریدوں کے نام چہار سال خدمت میں کندہ کرا کر جلد روانہ کرا دیجیے۔ عالیجناب نواب محسن حسن صاحب حیدرآبادی لکھتے ہیں کہ حمائل شریف بحفاظت تمام پہونچی آپکی حد آفریں۔ دماغ کی کی نظیر ایجاد ہے یہ حمائل کا نمونہ جسکو آپنے مسلمانوں کی فائدہ کی غرض سے رمضان تک کیلئے جو معمولی قیمت پر ہدیہ کر دی ہے کمال شکریہ کا موجب ہے آپکی عنایت کا بیحد ممنون ہوں اس حمائل کو بار بار دیکھکر بار بار آپکی تعریف کرنیکو دل مجبور ہے۔ براہ مہربانی دو عدد حمائل شریف اور روانہ کر دیجیے۔ **ملنے کا پتہ** مرزا عبدالحمید و عبدالرشید۔ فراش خانہ دہلی سے طلب کیجیے۔

صرف پانچ روپیہ میں اصلی گارڈ واچ مع سولہ عدد کارآمد قیمتی اشیاء

یہ مشہور و معروف گھڑی نہایت مضبوط اور پائیدار ہے جس نے ایکمرتبہ خرید لی تمام عمر کیلئے فرصت ہوگئی یہی وجہ ہے کہ ریلوے گارڈ اور دیگر افسران اس گھڑی کو استعمال کرتے ہیں کیس نکل سلور کا کمانی سوئیاں اور کل پرزے نہایت مضبوط اور پائیدار ہیں بہت تک نہیں گھستے۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ میں بھی اس کے پرزوں میں فرق نہیں آتا۔ ٹائم ٹھیک دینے میں ثانی نہیں رکھتی۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت ۵ھ

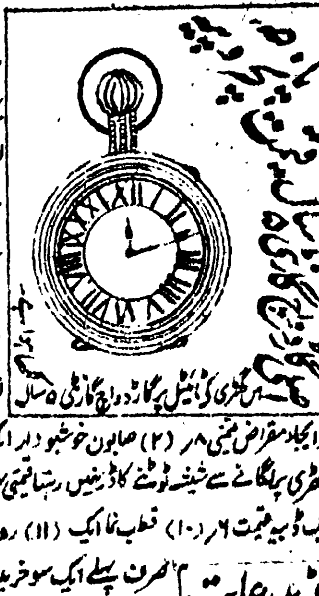
غضب کی رعایت

ہم اپنے کارخانہ سالگرہ کی خوشی میں اپنے خریداروں کے پاس یادگار قائم رکھنے کیواسطے صرف ایکماہ تک ذیل کی سولہ اشیاء گارڈ واچ کے خریداروں کو بالکل مفت روانہ کرینگے۔ ہر ایک چیز بہت تحفہ مفید مطلب اور کارآمد ہے۔ پانچ روپیہ تو ان اشیاء کو فروخت کرکے ہی پورے کرسکتے ہیں۔ گھڑی مفت میں رہجاویگی تفصیل اشیاء ذیل میں درج ہے۔

نوا بجلا مقراض قیمتی ۸ر (۲) صابون خوشبو دار ایک ٹکیہ (۳) بال اڑانے کا صابون ایک ٹکیہ (۴) سنہری بکجر بہت خوشنما قیمتی ۸ر (۵) گھڑی کا کیس جسکے گھڑی پر لگانے سے شیشہ ٹوٹنے کا ڈر نہیں رہتا قیمتی ۱۲ر (۶) گھڑی کا کیس عمدہ ایک (۷) طبل ہزار داستان سیٹی (۸) ولایتی عطر کی شیشی (۹) منجن دندان ایک ڈبیہ قیمت ۲ر (۱۰) قطب نما ایک (۱۱) رومال نہایت عمدہ (۱۲) انگوٹھی سنہری (۱۳) کنگھا (۱۴) شیشہ ولایتی (۱۵ و ۱۶) طاقتور پہلوان ایک جوڑ

مزید رعایت صرف پہلے ایک سو خریداروں کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔

جلدی کریں! ایسی رعایت پھر کبھی نہ ہوگی، کوئی چیز خراب ہو تو ہم تبدیل کرنے کے ذمہ دار ہیں۔



بال اڑانیکا خوشبودار صابن

قیمت ۳ ٹکیہ (۱۲ر) محصول (۴ر)

بالوں پر لگاتے ہی فوراً صاف کر دیتا ہے کھونٹی بالکل نہیں رہتی جگہ مثل ریشم کے صاف نرم نکل آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بال کبھی پیدا ہی نہیں ہوئے کوئی اشتہاری صابون کا مقابلہ نہیں کرسکتا نہیں ہیرم سلفائیڈ وغیرہ کوئی بدبودار چیز نہیں پڑتی ضرور منگوا کر مقابلہ کریں۔

قیمت فی ٹکیہ ۵ ۳ ٹکیہ کا بکس (۱۲ر)

دکانداروں سے خاص رعایت

خضاب نمونہ شباب

تین دن کی طرح برش کی قسم بالوں پر لگاتے چند منٹ ہی میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کو کافی ہے مع برش ایک روپیہ محصول (۲ر) عطا ہاتے کرنیوالیکو دو چند قیمت واپس دینگے شرط ہے

ضرورت ہے ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے۔

کمالات روحانی

مسمریزم ... علم ... روحانی معلومات کی ... آنکھوں اور ہاتھوں سے ... آسان طریقہ ... سلطان الاذکار ... علم مسمریزم کی کامیابی ...

ملنے کا پتہ: گپتا اینڈ کمپنی سوداگران واچ اینڈ کلاک نمبر ۲ ٹوہانہ ایس پی ریلوے

اعلان

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر چھپ کر تیار ہو گیا۔ اب آپ فوراً منگوا سکتے ہیں!

انگریزی زبان بہت مفید اور کارآمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ میں ہے اسوجہ سے لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتب انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں۔ ہزارہا بلا فروخت ہوگئیں مگر زبان غیر ملک کی زبان ہے لہذا جبتک اسکو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جائے اسکا حاصل ہونا محال اور دیر طلب ہے بس ہمنے اس کتاب کو خاص طور سے تیار کیا ہے اور اس میں انگریزی زبان کی بہت سی ضروری باتیں۔ الفاظ کا تلفظ و ہجے کرنا۔ جملے بنانا۔ خط و عرضی لکھنا۔ ترجمہ کرنا۔ انگریزی بولنا وغیرہ باتیں اس طرح سمجھائی ہیں کہ مبتدی کو آسانی کے ساتھ اور جلد تر حاصل ہوجاویں گی۔

ہم یہ دعوی تو نہیں کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کرلیں گے یا اعلی درجہ کی لیاقت حاصل کرلیں گے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعوی کرے تو غلط ہے۔ ہم اپنی کتاب کی نسبت اسقدر ضرور کہیں گے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کی انگلش ٹیچر سے انگریزی پڑھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کے ساتھ ہوگا فی زمانہ لوگوں کو انگریزی بولنے اور انگریزی خط لکھنا سیکھنے کا بڑا شوق ہے چنانچہ اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں اور خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کیگئی ہے۔ ... خاص طور سے لکھے گئے ہیں۔ اور انگریزی بہت آسان ہے اسکے علاوہ قواعد انگریزی اور ترجمہ کرنا وغیرہ باتیں ایسے عمدہ اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتائی گئی ہونگی۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ آپ ہماری ہی کتاب کو خریدیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جسوقت آپ انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور ملاحظہ کریں اور دیگر انگلش ٹیچروں پر مقابلہ کریں۔ اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر درحقیقت بہتر معلوم ہو تو اسکو ضرور خریدیے۔ ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات کی ہے اور باوجود اسقدر ضخامت اور مذکورہ بالا خوبیوں کے قیمت **صرف ایکروپیہ (عہ)** خرچہ محصول ڈاک ۳ر۔ کتاب مجلد ہے۔ دو جلد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

مفت خریدار انگلش ٹیچر کو رسالہ انگلش گرامر جسمیں (۱) گرامر کی تعریف۔ ترجمہ لکھنے کا ڈھنگ۔ اور پڑھنے کا طریقہ (۲) الفاظ کو بنانے کا طریقہ (فعل) اور اون کے لکھنے اور بولنے کا ڈھنگ وغیرہ وغیرہ درج ہیں دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر چندر گپت اوشدھالیہ نمبر ۱۳۶ ہیڈ آفس ٹوہانہ ایس پی ریلوے

... واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

199

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانان ہند کا واحد قومی، مذہبی، ادبی، اخلاقی، تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

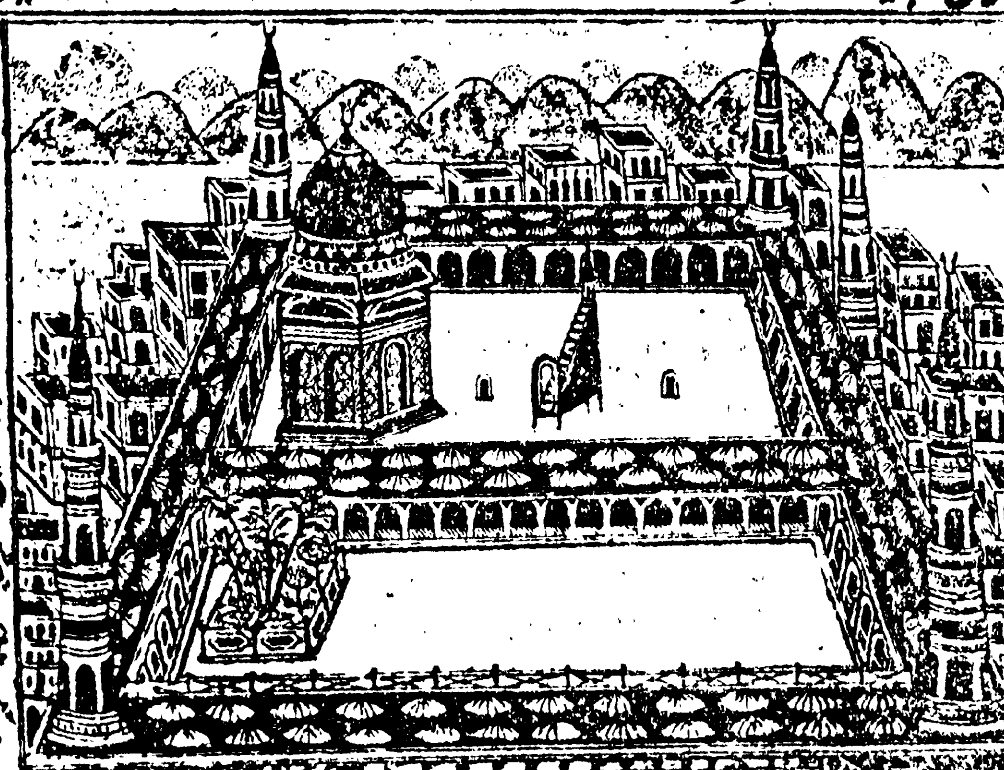
مدینہ

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

بخارسٹ ۸ - اگست) کانفرنس صلح نے جنگ کو غیر معین وقت پر ملتوی کر دیا ہے اور قطعی صلحنامہ کا مسودہ مرتب کرنیکی غرض سے ڈیلیگیٹ نامزد کئے گئے ہیں یونانی و بلغاری ڈیلیگیٹوں کا سرحد کے بارہ میں اتفاق ہوگیا ہے۔

صوفیہ ۸ - اگست) بلغاریہ نے دول کے نام ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ باوصف ترکی حملہ کے اندیشہ کے صلحنامہ پر دستخط ہوتے ہی بلغاریہ اپنی افواج کو واپس طلب کرلیگا اور یہ کہ بلغاریہ کو یقین ہے کہ دول ادریانوپل کو معاہدۂ لندن کو ملحوظ رکھنے پر آمادہ کرینگے۔

لندن ۸ - اگست) آسٹرین اخبارات میں کثیر التعداد آرٹیکل شائع ہوئے ہیں جنمیں معاہدہ بخارسٹ کی نظرثانی کو بنوبت ضروری ظاہر کیا گیا ہے۔

دول کی طرف سے یکساں مضمون کی راسلتوں لندن کے نوٹ میں واضح الفاظ میں معاہدہ لندن کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت یاد دلائی۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کردیا کہ اگر ادریانوپل کے مسئلہ کے متعلق کوئی شرط ضروری ہے تو دول اسپر غور و خوض کرنیکے لئے طیار ہیں۔

جرمن اور انگلینڈ کے نیم سرکاری اخبارات معاہدہ بخارسٹ کی نظرثانی کو ضروری تصور کرتے ہیں بلکہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر ضرورت ہوئی تو آسٹریا معاہدہ میں ترمیم کرانے میں ابھی تامل کریگا بخلاف انکے دیگر یوروپین سلطنتوں بالخصوص پیرس کے اخبارات یا تو خاموش ہیں یا نظرثانی کو اسوجہ سے نا پسند کرتے ہیں کہ اس سے نئی مشکلات پیدا ہو جائینگی۔

بالونیر کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ناکنمنے بیان کیا ہے کہ مطابق بلقان کی جدید سرحد جسکا کانفرنس بخارسٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ ترکی و بلغاریہ کی پرانی سرحد کے جنوب سے گذرتی اور کروانا دراڈوچ کو سرویہ اور سٹرومنسٹراؔ کو بلغاریہ کی سرحد میں چھوڑتی ہوئی جھیل ڈوئیران کے مشرق و شمال کی طرف مڑ جاتی ہے۔ سالونیکا یونانیوں کے پاس چھوڑ کر گیولو کے ساتھ ساتھ دریائے مشال کے پل ریلوے اور پھر دریا کے ساحل پر پہنچتی ہے۔ سرویہ جھیل ڈوئیران کے جنوبی یا مشرقی علاقہ سے لگاؤ نہیں رکھتا۔

لندن ۹ - اگست) روسی و آسٹروی نوٹ جنمیں معاہدہ و نظرثانی کا استحقاق محفوظ رکھا گیا تھا کل کانفرنس بخارسٹ میں پڑھے گئے۔

بخارسٹ کے معاہدہ مصالحت بالخصوص کوالا کی ملکیت و تصرف کے بارہ میں دول کا اختلاف فرنچ و روسی اخبارات نے ہویدا کیا ہے۔

فرنچ اخبار ٹمپس کوالا کے متعلق روسی پالیسی پر حیران و انگشت بدنداں ہے اور اسے آسٹریا کی پیروی کے نتائج بد سے متنبہ کرتا ہے۔

نووی وریمیا رقمطراز ہے کہ فرانس عنقریب سکیا کے ملنے تک دو دو کر رہا ہے اور اس نے روس کی دوستی بالائے بالات طاق رکھدی ہے۔ فرنچ و روسی اتحاد کے اصولوں کو مزید نظرثانی ہونی چاہیے۔ دوسرا روسی اخبار رچ لکھتا ہے کہ پالیسی بحیرہ روم کی موہومی تصورات کی وجہ سے فرانس نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

نیز **قسطنطین** شاہ یونان نے بخارسٹ میں تکمیل صلح کی خوشی و مسرت میں یونان کے تمام قلعہ جات سے اکیس توپ سر کرنیکا حکم دیا ہے ایتھنز میں مسرت سے سرمست لایعقل ہو رہا ہے۔

بخارسٹ میں اعلان ہوا ہے کہ بلغاریہ کوالا کے متعلق اپنے دعاوی سے دست بردار ہوگیا ہے بنابریں معاہدہ صلح پر دوشنبہ کو دستخط ہوجائینگے نیز بیان ہوا ہے کہ اسکے ساتھ ہی رومانیا سپاہ کو واپس طلب کرنا شروع کردیگا۔

بخارسٹ ۹ - اگست) کانفرنس صلح ختم ہوگئی اب بیان کیا جاتا ہے کہ کل ۱۱ بجے صبح کے معاہدہ پر دستخط کردئے جائینگے۔

یونان و سرویہ نے تاوان جنگ کے مسئلہ کو ہیگ کی عدالت ثالثی میں پیش کرنیکا استحقاق اپنے لئے محفوظ رکھا ہے۔

بخارسٹ ۱۰ اگست) معاہدہ صلح پر آج صبح دستخط ہوگئے۔

سربی وزیراعظم کے بجواب تقریر کرتے ہوئے شاہ چارلس (رومانیا) اور رائم بحورسکو کی ان بلقان آزاد کرانیمیں فیاضانہ حصہ لینے کی تعریف کی ساتھ ہی توقع ظاہر کی کہ رومانیا جن اقوام کو سرپرست کرتا اور جنگی قائمقامی کا دم بھرتا ہے ہمیشہ انکا پیر گروہ سرپرست رہیگا۔

شاہ رومانیا نے یونانی سربی اور مانٹی نیگرو کے ڈیلیگیٹوں کو اعلیٰ اعزازات و خطابات عطا کئے بلغاریوں سے دریافت کیا گیا ہے کہ سفارتانہ تعلقات کی بحالی ہوجانے پر کیا وہ کوئی اعزاز و تمغہ قبول کرینگے یا نہیں؟

جنگ میں رومانیا کی پانچ آدمی مارے گئے۔

رومانوی سپاہ میں ہیضہ کے ۴۸۹ کیس ہوئے۔ ۸ - اگست تک ۱۲۹ اموات وقوع میں آنے کے علاوہ ۴۲۵ مشتبہ ریض تھے۔

کانفرنس بخارسٹ میں بلغاریہ کا بھی ایک اعلان پڑھا گیا کہ روس و آسٹریا کے مطالبہ استحقاق نظرثانی نے بلغاریہ کو اس امید سے معاہدہ پر دستخط کرنے پر آمادہ کیا ہے کہ دول اسکی حالت کو بہتر بنانے میں ساعی ہوں گی۔ بلغاریہ کا غیر متوقع طور پر اپنی افواج کو واپس طلب کرنے کے فیصلہ سے مترشح ہے کہ اسکو دول پر بھروسہ ہے کہ وہ ترکی کو انوس میڈیا لائن کے اندر مراجعت پر مجبور کریں گی۔

عید الفطر کیلئے مبارک تحفہ

عمدہ۔ عمدہ ہی ہے مگر نہایت عمدہ کا درجہ بڑھا ہوا ہے۔ عید کیلئے آپکو نہایت عمدہ ٹوپی کی ضرورت ہے۔ آپکی یہ خواہش یقیناً ہم پوری کرسکتے ہیں۔

ہماری ٹوپیاں کیوں نہایت عمدہ ہیں؟

باوجود خوشنما فیشنبل - پائدار و ارزاں ہونیکے سب سے بڑی خوبی انمیں یہ ہے کہ

اسلامی ممالک میں اسلامی ہاتھوں کی بنی ہیں

(اسکی تصدیق ڈاکٹر انصاری صاحب و مولانا ظفر علی خانصاحب سے جو بچشم خود ان اسلامی کارخانوں کو دیکھ آئے ہیں ہوسکتی ہے)

کیا مسلمانان ہند کو یہ فخر نہوگا کہ عید کے روز انکے سروں پر بجائے اٹلی و آسٹریا کی ٹوپیوں کے اسلامی ٹوپیاں زیب سر ہوکر ہم خرمہ و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

ضروری ہمارا نیا مال عید کیلئے معرو قسطنطنیہ سے آگیا ہے جسمیں ہر قسم و ہر رنگ کی ٹوپیاں موجود ہیں

نوٹ - سوداگروں - اسلامیہ کالجوں و انجمنوں سے زیادہ تعداد کی خریداری پر خاص رعایت ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جلد ہی ہمارے مال خرید کر اپنے اپنے ضلع میں فروخت کریں۔ خادم قوم۔ ایس۔ ایف چشتی - اینڈ کو۔ سول ایجنٹ اسلامی منسل دہلی لندن

اشتہار ازاوردر ۵ قاعدہ

ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی سید محمد باقر صاحب بی۔ اے منصف درجہ اول ضلع کرنال

نور علی و شبیر جان و شرف علی پسران ممتاز وغیرہ سکنائے علاوہ تحصیل کرنال — مدعیان

بنام

ہمرا پسر نانا راجپوت ساکن نانگل تحصیل کوٹ ضلع سہارنپور بسویدار علاوہ تحصیل کرنال واجبل وغیرہ سکنہ تسال سکنائے دار تحصیل تحصیل کرنال ضلع کرنال۔

دعویٰ دخلیابی بذریعہ تقسیم موازی للعہ بسکہ بسوہ اس مقدمہ میں ہمرا مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اسلئے یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخ ۲۱ - اگست سنہ ۱۹۱۳ء حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کی کرے بصورت عدم حاضری اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج تاریخ ۶ - اگست سنہ ۱۹۱۳ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بخط انگریزی

کتاب نسواں

یعنی مستورات ہند کے لئے دستور العمل

ناظرین یہ کتاب نئی روشنی کی مفید یادگار ہے جسکے متعلق بنظر انصاف ذرا غور کرنیسے خود معلوم ہوجائیگا کہ ایسی کتاب جو مستورات کیلئے ہر وقت میں مفید تعلیم و اعلیٰ مشیر کا کام دیسکتی ہے۔ شریف گھروں میں کسقدر ضروری ہے۔ لڑکیوں میں خانہ داری کا عمدہ ڈھنگ و سلیقہ بتلانیکے علاوہ تمام ضروری امور جیسے سینے پرونے حساب کتاب گرہستی کھانا پکانا کپڑے رنگنے اور حفظان صحت کے طریقے اور جوانی میں شباب جاذب و بچہ کی پرورش کیفیت ضروری ہدایتیں اور بیماریوں کا مجرب علاج تعلیم و پرورش اولاد گھر و سسرال کیلئے بہترین طریقے ضروری ہدایتیں تمام معمولی بیماریاں اور مفید صنعت و حرفت کے مجرب نسخے۔ اصلاح رسومات دنیا بھر کے دلچسپ حالات۔ جدید قواعد رجسٹری ڈاکخانہ عدالت وغیرہ سب اقسام و اشکال بتاتی ہے۔ غرض بقول معزز تعلیم نسواں میں یہ کتاب اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں چھپی بہت سے ذیران اخبارات نے نہایت عمدہ ریویو کئے جنکی رائیں باوجود عدم گنجائش یہاں درج نہیں کیجاسکتیں۔

نوٹ - ہر مذہب کے فرد بشر اور خصوصاً حکیموں و ڈاکٹروں کیلئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے کیونکہ اسمیں تمام معمولی بیماریوں کے بطریق یونانی و ڈاکٹری ایسے عجیب و غریب مجرب نسخہ جات درج ہیں کہ بصرف کثیر بھی دستیاب نہیں ہوسکتے کاغذ سفید عمدہ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

المشتہر پیر غیاث الدین پھول شاہ

امروہہ - ضلع مرادآباد

نمبر (۱۵)

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی

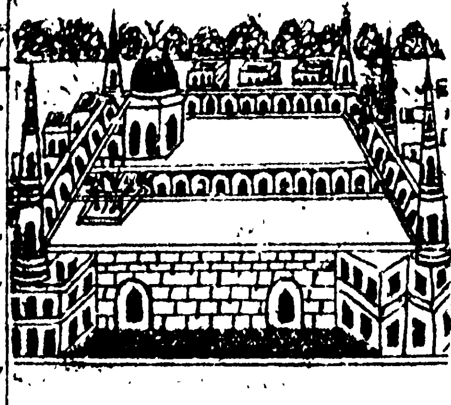
گھینگھے کی دوا

گھینگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانیسے آرام نہیں ہوتا مگر تھوڑے دن کا ورم رہتا ہے علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھینگھے کو آرام کرنیکا دعویٰ رکھتی ہے۔ دو ایک ماہ تک کرنا چاہیے اسمیں صرفہ بھی بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانیکی اور لگانیکی ملتی ہے جو کہ ہفتہ کیلئے کافی ہوتی ہے

قیمت کھانیکی دوا ۱۲ / لگانیکی دوا ۳ / ۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

فہرست مضامین



فہرست مضامین

گورنمنٹ ہند اور حجاج

(۴)

اس مضمون کے گذشتہ دو نمبروں میں تفصیل کے ساتھ یہ بیان کر چکے ہیں کہ سفر حجاز کیلئے کسی قسم کے سخت شرائط قائم کرنا یا حجاج کے سفر کو محدود کرنے کے لئے ذرائع سفر کو صرف ایک ہی کمپنی کے ہاتھ میں دیدینا ایسی مشکلات کا موجب ہوگا اور اس کے نتائج ایسے تنفر انگیز نکلیں گے جس سے بہت کچھ گورنمنٹ ہند پر بدظنی کیجا سکیگی۔ اگر حقیقتاً گورنمنٹ اس امر کو مقدم سمجھتی ہے کہ حجاج کو سفر حجاز میں تکالیف کا سامنا نہو اور اون نادار حاجیوں کی تکلیف و مشکلات سے آئندہ گورنمنٹ کو بھی پریشانی نہ اٹھانی پڑے جو ناداری کی حالت میں ساحل جدہ پر پڑے رہجاتے ہیں اور زاد راہ نہونے سے مہینوں فاقہ اور موسم کی ناگوار حالت کی تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں تو ہمارے نزدیک گورنمنٹ کو حسب ذیل تجاویز پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

(۱) گورنمنٹ کا منشا ہے کہ واپسی ٹکٹ کی قید لگائی جائے یہ قید جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں مناسب نہیں البتہ اگر اوس میں یہ ترمیم کر دی جائے تو یہ شرط بلا تکلیف بہترین صورت اختیار کرے گی کہ جہاز راں کمپنیوں کو اس امر پر آمادہ کیا جائے بلکہ مجبور بنایا جائے کہ واپسی کرایہ کی شرح اصل کرایہ سے تقریباً نصف کر دیں یعنی اگر بمبئی سے جدہ تک کا کرایہ مثلاً پچاس روپیہ ہو تو واپسی ٹکٹ پچیس روپیہ میں دیا جائے تاکہ حجاج ارزانی کرایہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک طرف کا ٹکٹ خرید کرنے کے بجائے دونوں جانب کا ٹکٹ خرید کر لیں۔ اس صورت میں گورنمنٹ کی اصل غرض بھی پوری ہو جائیگی اور کسی قسم کی سوءظنی بھی پیدا نہوگی۔

(۲) کسی کمپنی کو ٹھیکہ دینے کے بجائے مناسب اور بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ جہاز راں کمپنیوں سے اس قسم کا ایک معاہدہ کرے یا اون کے لئے ایک مدت قانون تیار کرے جس سے حجاج کی آسانی و راحت متصور ہو اور وہ تمام تکلیفیں کم و بیش دور ہو جائیں جو اسوقت تک حجاج اور گورنمنٹ کو پیش آتی رہی ہیں۔

اگر گورنمنٹ اسی صورت میں آسانی سمجھتی ہے کہ جدہ جانے والے جہازوں کا ٹھیکہ دیا جائے اور کرایہ واپسی لیا جائے تو اوسکی ایک اچھی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک کمپنی کے بجائے متعدد جہاز راں کمپنیوں کو مناسب و معتدل شرائط پر ٹھیکہ دیا جائے اور اون سے معاہدہ لیا جائے کہ شرح کرایہ نہایت مناسب رکھی جائے جو متوسط و غریب طبقہ کے لوگوں کو بار نہ معلوم ہو اور اوس کرایہ کے موافق واپسی کا ٹکٹ دیا جائے شرح کرایہ کا اعتبار یومیہ نرخ سے ہوگا لیکن شرط یہ ہو کہ اوس مقررہ انتہائی شرح کرایہ سے جو گورنمنٹ قرار دے کسی کمپنی کو اضافہ کا اختیار نہ ہوگا البتہ یہ ممکن ہے کہ اوس سے کم کر دیا جائے اور دونوں صورتوں میں کرایہ دونوں طرف کا چارج کیا جائے۔

یہ ایک ایسی صورت ہے کہ اس سے گورنمنٹ اور حجاج دونوں کے لئے آسانی ہوگی اور دونوں سہل ترین طریقہ سے مشکلات سے نجات پاجائینگے۔

(۳) گورنمنٹ جہاں حجاج کی راحت کیلئے اور کام کر رہی ہے وہاں اوس کا یہ بھی فرض ہوگا کہ وہ اون جہاز راں کمپنیوں کے جہازوں کو جن کے جہاز جدہ جاتے ہیں عمدہ حالت میں رہنے اور صاف و ستھرے نیز آرام دہ بنانے کے وسائل عمل میں لائے اور کمپنیوں کو حکم دے کہ وہ عمدہ اور اچھی رفتار کے جہازات اس لائن پر چلائے تاکہ وہ حجاج کو آرام دیں اور وقت پر جدہ پہونچا دیں۔

(۴) جہاز راں کمپنیوں سے گورنمنٹ ایک اس قسم کا معاہدہ بھی لے کہ وہ جدہ کو جانے اور وہاں سے آنیوالے جہازات کا معقول بندوبست کریں اور روز دوسرے تیسرے حسب ضرورت کے موافق دونوں بندرگاہوں سے جہاز روانہ کرتے رہیں تاکہ حجاج کا زیادہ اجتماع نہونے پائے کیونکہ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ جدہ اور بمبئی میں کافی جہازات نہ ہونے سے حجاج عرصہ تک بندرگاہوں پر ہی رہتے ہیں اور سخت تکلیف مالی و جسمانی اٹھاتے ہیں اور اس صورت میں کہ جہازات کافی تعداد میں یا ضرورت کے موافق آتے جاتے رہیں گے کسی قسم کی تکلیف رونما نہ ہوگی اور حجاج آسانی کے ساتھ اپنا سفر پورا کر سکیں گے۔

(۵) گورنمنٹ کو چاہیئے کہ حجاج کی ضروریات تکلیف کے انسداد اور راحت رسانی کے اسباب و وسائل پیدا کرنے کیلئے ایک لوکل حج کمیٹی قایم کرے جس میں صرف وہ لوگ ممبر ہوں جو فرائض مذہب کے پابند اور خالص مذہبی زندگی رکھنے کے ساتھ ہی ضروریات زمانہ سے واقف اور ملکی معلومات سے کماحقہ آشنا ہوں یہ کمیٹی حجاج کی حالت کو معلوم کرتی رہے اور گورنمنٹ کو اون کی ضروریات وغیرہ سے مطلع کرتی رہے تاکہ گورنمنٹ کو بجائے خود کسی خاص محکمہ کے قیام کی ضرورت پیش نہ آئے اور حجاج کے متعلق کافی معلومات حاصل ہوتی رہیں۔ اگر یہ کمیٹی گورنمنٹ کی سرپرستی میں قایم ہوگئی تو ہمیں امید ہے کہ حجاج اور گورنمنٹ کو اس سے بہت آرام ملے گا۔

اس کمیٹی کے متعلق اگر یہ فرض بھی مقرر کر دیا جائے کہ وہ اپنے ضلع سے جانے والے حاجیوں کی کماحقہ تصدیق کر کے اون کے لئے اس قسم کا ایک پروانہ عطا کرے جو اس امر کا ضامن ہو کہ یہ حاجی زاد راہ کافی رکھتا ہے اور سفر حج کو آسانی سے طے کر سکتا ہے تو گورنمنٹ کو بالکل بھی کسی قسم کی پریشانی نہو۔

اس کمیٹی کا ایک افسر اعلیٰ بمبئی میں اور ایک جدہ میں مقرر رہے جو کمیٹی کے احکام و استفسارات کی تعمیل و تحقیقات کرے۔

یہ کمیٹی اپنے متعلقہ کام کو اوسوقت آسانی کیساتھ پورا کر سکے گی جبکہ اس کا ایک حصہ سرکاری نوعیت رکھتا ہو تاکہ انتظامات میں تساہل یا دقت حائل نہو۔

(۶) گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اگر وہ حجاج کیلئے حقیقت میں مفید انتظامات چاہتی ہے تو اوسے چاہیئے کہ ایک خاص کمپنی جس میں مسلمانوں کا عنصر زیادہ ہو اپنے اثر میں قایم کرے۔ یہ کمپنی اپنے سرمایہ سے سفر حجاز کرنے والوں کیلئے خصوصیت سے جہازات تیار کرے اور حجاج کو ممکن آسانیاں بہم پہونچائے اس کمپنی کا نظام ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہو جو ضرورت کے موافق ہر ایک کام کے متعلق تجویز ہو کر اوسکو عمل میں لائے۔

انجمن خدام کعبہ کی دفعات میں ایک دفعہ اس کے متعلق بھی ہے اگر گورنمنٹ اوسکو کچھ مالی مدد دے اور اپنے اثر سے اوسکو تقویت پہونچائے تو بہت ممکن ہے کہ انجمن مذکور حجاج کی تمام تر تکالیف کو رفع کر دے۔

یہ ہیں وہ تجاویز جو ہم نے حجاج کیلئے مفید سمجھی ہیں اور ہمارے نزدیک حجاز کے جانیوالوں کے لئے ایک حد تک ضروری ہیں ممکن ہے ہماری بعض تجاویز ایسی بھی ہوں جو زیادہ کار آمد نہوں لیکن ہم نے جہاں تک غور کیا ہے ہماری تجاویز ہر ایک ممکن صورت پر حاوی ہیں گورنمنٹ ہند کو چاہیئے کہ وہ اس معاملہ میں عجلت سے کام نہ لے اور اون تمام تجاویز پر غور و خوض سے کام لے جو اس کے متعلق اوس کی خدمت میں پیش کیجا رہی ہیں لیکن اون تمام تجاویز پر غور کرتے ہوئے جو گورنمنٹ کی خدمت میں پہونچیں یہ خیال ہر وقت رکھنا چاہیئے کہ تجاویز مذہبی نقطۂ خیال سے بھی کچھ اہمیت رکھتی ہیں یا صرف ایک تخیل ہی ہے امید ہے کہ گورنمنٹ اون تجاویز سے جلد تر ایک اچھے نتیجہ پر پہونچیگی اور حجاج صعوبات سفر سے نجات پائیں گے اور آسانی کیساتھ حجاز کا سفر کر سکیں گے۔

گورنمنٹ کو اس معاملہ میں یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ عام جذبات کا بھی خیال رکھے تاکہ کسی قانون بنانے کے وقت مستقبل کی پیچیدگیاں بھی پیش نظر رکھیں اور قانون وقت کی ضرورت کے موافق تیار ہو۔

مسجد کانپور کے متعلق ایک پنشنر جائنٹ مجسٹریٹ کے خیالات

(انگلو انڈین نے مسٹر)

حبیب اللہ پنشنر جائنٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کر کے ان کے خیالات اس بارہ میں دریافت کی۔ مسٹر موصوف نے کہا کہ میں اون افواہوں کو باور نہیں کرتا کہ ہنگامہ مسلمان نوجوانوں کا کام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بوڑھے اور معمر آدمی اور لڑکے کسطرح مجمع میں شامل پائے جاتے البتہ فساد کا پہلے سے ارادہ نہ کیا گیا تھا اور وقت پر لوگوں کو جوش آ گیا چونکہ میں کبھی مسجد متنازعہ میں نہیں گیا اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ منہدمہ حصہ مسجد میں داخل تھا کہ نہیں اس بارہ میں تو یوپی کا بیان مستند مانا جانا چاہیئے۔ یہ اب سوال کیا کہ گورنمنٹ نے مسلمانوں سے اس مصیبت میں کہاں ہمدردی ظاہر کی اس سوال پر کہا کیا باہر والوں نے بھی بلوہ میں حصہ لیا مسٹر موصوف نے کہا کہ باہر کے لوگ تو ایک طرف شہر کے بہت سے محلوں کے لوگ

ہمارا پریس

حریت و آزادی کا صحیح مفہوم

مسٹر عبداللہ وکیل علیگڈہ کا بقیہ مضمون آج کی اشاعت میں درج کیا گیا ہے اس مضمون کے مطالعہ سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ اسلامی پریس یعنی اخبارات کا رویّہ بہت کچھ اصلاح کا محتاج ہے اس وجہ سے کہ نوجوان اخبار نویس اپنی قلم سے حریت و آزادی کے صحیح مفہوم سے ہٹ کر ملک و قوم میں ایک ایسا ناگوار و خطرناک مادہ پیدا کر رہے ہیں جو تباہی کے درجہ تک پہونچا دینے والا ہے دوسرے یہ کہ جو لوگ اسلامی اخبارات کے لکھنے والے یا قلمی مدد دینے والے ہیں اونمیں ایک حصہ ایسا بھی ہے کہ افراد قوم پر حملہ کرنا خوش طبعی یا ایک مشغلہ سمجھتا ہے اور اصلاح وغیرہ سے اوسکو کچھ غرض ہی نہیں ہوتی قبل اس کے کہ ہم اس موضوع پر کچھ لکھیں مناسب سمجھتے ہیں کہ حریت و آزادی کے مفہوم پر کچھ بحث کریں تاکہ یہ مسئلہ تمام و کمال طور پر صاف ہو جائے کہ اسلامی پریس کو خطرناک بنا دینے والی کیا چیز ہے اور حریت و آزادی پر اوس کا کیا اثر پڑتا ہے۔

حریت و آزادی کا مفہوم اس وقت مختلف الخیال لوگوں کے ذہن میں مختلف صورت رکھتا ہے جو لوگ بہت زیادہ پرانے خیال کے ہیں اور دنیا کی سیاسی حالتوں کا انہیں علم نہیں وہ تو حریت و آزادی اس کو سمجھے ہوئے ہیں کہ انسان مذہب سے آزاد ہوکر خود روز ندگی بسر کرے جسکی تفصیل ہم نے کسی وقت الشیوع ماہوار رسالہ میں ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ حریت الحاد و دہریت کے دوش بدوش ہے لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کو طاق نسیاں پر رکھکر ملحدانہ او مغویانہ تعلیمات کو اپنا استاد اور رہبر سمجھکر اصول اسلامی کی بیخکنی میں مصروف ہو گئے اسلامی تعلیمات کو دقیانوسی خیالات کا لقب عطا ہوا مسلمات اسلامی کا انکار کیا گیا۔

دوسری طرف حریت و آزادی کے معنی مسٹر عبداللہ صاحب نے حسب ذیل بیان کئے ہیں ہم قوم لوگوں کی ذات اور کاموں پر بیباکانہ حملے کرکے جہاں تک ہو سکے اون کی ہمت پست کرنا اور اون کا نام و نشان بالکل مٹا دینا سخت گوئی اور غلط بیانی کی قوت سے کام لینا بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ بناکر بڑی تعلیم آمیزیوں کے ساتھ جلا دیکر کل پبلک کے سامنے اس کی تفضیح کرنا حریت و آزادی کے مذکورہ بالا مفہومات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً حریت و آزادی کے مفہوم ہی سے قوم ناآشنا ہے اور اس کے بیجا استعمال سے بہت کچھ غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔

حریت و آزادی بجائے خویش ایک نہایت مفید چیز ہے اور حقیقتاً یہی ایک وہ صفت ہے جس کے سبب اسلام کا قانون مساوات قایم ہے پرانے خیال والوں کے نزدیک تو وہ لوگ فرعون صفت ہیں جو تعیش پسند ہونے کے سبب مذہب سے بیگانہ ہیں لیکن اگر کچھ غور کیا جائے تو اس شق میں وہ لوگ بھی داخل ہو سکتے ہیں جو پرانے خیال والوں میں ہونے کے ساتھ جو اسلامی مسائل میں افراط و تفریط سے کام لے رہے ہیں اور مذہبی پیشوا کہلاتے ہیں اسی طرح دوسرے معنوں کے لحاظ سے وہ لوگ بھی حریت پسند کہلا سکیں گے جو ذاتی رائے کے تعہد سے کسی کام میں پھنس جائیں اور اون کی وجہ سے قوم مغالطہ میں پڑ جائے اور وہ خود بھی مغالطہ میں ہوں۔

بہرحال حریت کا مفہوم ہر شخص کے خیال میں ایک جداگانہ صورت رکھتا ہے اور اس اختلاف مفہوم کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جو بُرے کام اور بُری صورتیں نظر سے گذرتی ہیں وہ بخیال خویش حریت کے نتایج سمجھ لئے جاتے ہیں حالانکہ اگر غور کیا جائے تو دنیا کے قرون میں کوئی قرن بھی اس سے خالی نہ پایا جائے گا کہ مخلوق میں اچھے اور بُرے معتدل اور انتہا پسند مذہب کے جاں نثار اور مذہب سے ناآشنا سب قسم کے لوگ پائے جاتے تھے اور درحقیقت فطرت اور مادہ کی قابلیت و ناقابلیت کا نتیجہ ہوتا ہے لیکن آجکل بادے گاؤں میں اونٹ بدنام حریت و آزادی ہی کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ حریت اسلام کا اصل اصول ہے اسلام نے اپنے متبعین کو تعلیم یا ہے کہ اپنی زندگی کو جو مذہب سے وابستہ ہے اور کسی نوعیت سے بھی ملت سے جداگانہ نہیں ہے حریت کے ساتھ بسر کرو۔

حریت اوس بے نظیر قوت کا نام ہے جو مذہب کے اصول کے مطابق مخلوق کو ہدایت دے، مذہبی تعلیم کے موافق اپنی ضروریات کو بے خوف ہوکر انجام دے اسلام کی توہین و تذلیل کے اسباب کو رفع کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے خواہ دنیا اوسکی دشمن ہو جائے اسلام کی تعلیم کے موافق بے لاگ بات کے راہ ہدایت و صواب سے ہٹ جانے والوں کو خواہ وہ امیر یا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو تنبیہ کرے اور ہدایت و صواب کی جانب رجوع کرنے میں امکانی طاقت سے کام لے یہی وہ حریت ہے جو ہر ایک مسلمان کا نصب العین ہونا چاہیے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگوں نے اصلیت کو چھوڑ دیا ہے اور خواہشات کے تابع ہو گئے ہیں اور یہی وجہ تمام خرابیوں کی ہے۔

مسٹر عبداللہ نے اپنے مضمون میں اسلامی پریس پر حریت کے نشہ کا جو الزام لگایا ہے ہم اوسے تسلیم نہیں کر سکتے البتہ اور جسقدر باتیں پریس کی کمزوریوں کی لکھی ہیں وہ ایک حد تک درست ہیں اور ضرورت ہے کہ اون کی اصلاح کیجائے۔

اگر اسلامی پریس قوم کے لیڈروں پر محض اس حیثیت سے کہ وہ ایک رفیع الشان انسان ہیں حملہ کرتے ہیں تو اوس سے زیادہ خطرناک اور نا جائز حملہ کوئی نہیں ہو سکتا لیکن اگر کسی اسلامی اخبار نے لیڈر کی نامناسب شخصیت جیسے اسلامی زندگی اور اوس کے اون کارناموں کی بنا پر حملہ کیا ہے جو مسلمانوں کی قومی زندگی کو نقصان رساں ہوں تو ہمارے نزدیک اس میں کوئی عیب نہیں۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ رئیس قوم اگر قومی زندگی کے خلاف کوئی آواز اٹھائے کوئی حکم دے یا کوئی فعل کرے تو قوم پر اوس کی اطاعت فرض نہیں اور قوم کو ہر وقت اختیار ہے کہ وہ ایسے رئیس قوم کی بیجا زندگی پر حملہ کرے اور اوسے راہ ہدایت و صواب دکھائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ دوم کی زندگی میں ایسی بہت سی نظیریں ملتی ہیں کہ قوم نے بخیال خویش حضرت عمر رضہ کے بعض احکام یا افعال کو خلاف مذہب و عدالت پاکر برسر منبر روکدیا اور اوس امر میں اطاعت سے صاف انکار کر دیا اسیطرح کے بہت سے واقعات دوسرے خلفاء کے ایام خلافت میں بھی ملتے ہیں۔

تاریخ اسلام اور قوانین اسلام ہمارے لئے اس امر میں کافی رہنمائی کرتے ہیں کہ ہم قومی بھلائی ہی اسلامی ترقی و کامیابی میں کسطرح حصہ لیں، کن امور کو اپنے لئے بہتر جانیں اور کن امور سے احتراز قرار دیں کونسی راہ ہمارے لئے بہترین نتایج کی موجب ہے اور کونسا راستہ خطرناک نتایج پیدا کرتا ہے اس لحاظ سے جو اہل قلم کسی لیڈر یا عام قومی معاملات پر کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھائے گا اگر وہ اوس کے متعلق مذہب و ملت کی تعلیم کے موافق کوئی رائے دے گا یا کسی خطرناک تحریک کو روکنے کی کوشش صحیح طور پر کرے گا اور اوس میں طرفداری، بیجا تعصب، یا اپنی کوئی غرض ذاتی نہ پائی جائے گی تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ اوس تحریر کی تصدیق و تائید کرینگے لیکن اگر اس کے خلاف کوئی تحریر نظر سے گذرے گی اور اوس میں لکھنے والے کے علم میں کسی قسم کا شبہ یا غلطی نہ ہوگی تو ہم اوسکی تائید کے لئے تیار نہ ہونگے۔

اس اصول مسئلہ کو پیش نظر رکھکر جب ہم اسلامی پریس پر نظر ڈالتے ہیں تو بہت کم ایسے لوگ ہمیں ملتے ہیں جو پریس کو بیجا طور پر چلانے کی قابلیت رکھتے ہوں یا اون کی تحریریں پریس کو خطرناک نہ بناتی ہوں۔

مسٹر عبداللہ صاحب کی مراد اگر اپنے مضمون میں ایسی تحریریں ہیں جو لیڈروں یا ان کی شخصیت پر بیجا حملہ کرتی ہیں اور درحقیقت لیڈر اوس سے مبرا ہیں تو ہم نہایت زور سے مسٹر عبداللہ کی تائید کرینگے اور اسلامی پریس کے اس رویّہ کو ملک و قوم کیلئے نہ صرف غیر مفید بلکہ خطرناک قرار دیں گے اور اگر لیڈر کی مراد مطلق جلیبی ہے خواہ لیڈر میں کمزوری ہو یا نہ ہو تو ہم اون کے اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتے اور اوسکی ایک وجہ خاص یہ ہے کہ لیڈر کی رائے، خیال اور اعمال غلطیوں سے مبرا نہیں ہوتے اور جب کوئی خرابی یا غلطی قوم یا پریس کو نظر آئے گی تو اوس کا فرض ہوگا کہ وہ مناسب لب و لہجہ میں اوسے متنبہ کر دے۔

مسٹر عبداللہ کی اس رائے سے ہم بالکل متفق ہیں کہ اسلامی پریس جو کام اور جس قسم کی خدمت بھی انجام دے وہ اعتدال کے ساتھ ہو سب و شتم بیجا حملہ تعصب نا مطبوع اسلام کے نزدیک ممنوع ہیں اس لئے اسلامی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ ممنوع طریقہ سے محترز رہیں اور اسلامی تعلیم کے موافق کام کریں۔

حقیقت میں یہ بالکل صحیح ہے کہ ہمارا پریس اسلامی تعلیم سے ناآشنا ہونے کے سبب بہت کچھ افراط و تفریط کا موجب بنا ہوا ہے اور سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر کسی کی مخالفت یا تائید میں کوئی شخص جائز طریقہ سے قلم اٹھائے تو اوسکی تائید نہیں کی جاتی بلکہ ذاتی غرض کو مد نظر رکھکر کچھ لکھا جاتا ہے۔

جبوقت ہمارا پریس ان کمزوریوں سے صاف ہو جائے گا تو ہمیں امید ہے کہ ترقی کی شاہراہ پر کامیابی کے ساتھ قدم رکھ سکیں گے ورنہ ہماری یہ حالت کہ ہماری سچی بات بھی جھوٹ سمجھی جائے اور جھوٹی بات کی مخالفت کیوجہ سے تائید کیجائے ہمیں ہرگز ترقی و کامیابی کا خوشنما چہرہ نہ دیکھنے دیگی ہم دعا کرتے ہیں کہ بہی خواہان قوم کی یہ آرزو پوری ہو اور ہمارا پریس کام کا پریس بن جائے۔

اگر کبھی موقع ملا تو ہم پھر زیادہ تفصیل کیساتھ کچھ لکھنے کی کوشش کریں گے۔

خریداران و معاونین مدینہ سے التماس

معزز ہمدردان مدینہ اپریل ۱۹۱۲ء سے نکلا پیارا مدینہ جس خوبی سے ملک و قوم کی خدمت ادا کر رہا ہے آپ سے مخفی نہ ہوگا مدینہ ہر وقت کوشاں رہتا ہے کہ اپنے معاونین و ہمدردان کی خدمت میں تازہ ترین خبریں اور دلچسپ قابل قدر مضامین لیکر حاضر ہو ہمیں یقین ہے کہ آپ مدینہ کی موجودہ حالت سے بیحد خوش ہونگے لیکن افسوس ہے کہ ہم مدینہ کو جیسا بنانا چاہتے ہیں ابھی تک اس میں ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی اگر ہمدردان مدینہ توسیع اشاعت میں فی الجملہ توجہ سے کام لیں اور ایک ایک خریدار بھی عنایت فرمائیں تو ہم مدینہ کو بہت اچھا بنا سکتے ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اگر ... خریدار ... ایک خریدار بہم پہونچا دیں تو ہم مدینہ کے حجم ... اشاعت میں مدینہ کو عمدہ بنانے کے لئے ... کر دیں امید ہے کہ ہمدردان مدینہ ہماری التماس پر توجہ فرمائیں گے ... جن معاونین نے ابھی تک ... کو ...

شذرات

ندوۃ العلماء کے ارکین میں باہمی اختلاف

مولوی شبلی صاحب کے استعفیٰ کی خبر ہم کسی گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ منشی احتشام علیصاحب معتمد مال نے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔ مستعفی ہونے کی وجوہ جہانتک ہمیں معلوم ہوئی ہیں مولوی عبدالکریم صاحب نقیہ اہل ندوۃ العلماء کی بیجا معطلی اور اون پر سنگین الزامات ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس استعفیٰ سے ندوہ کی کیا صورت رہتی ہے۔ ہم ندوہ کے مخالف نہیں ورنہ ہمارا یہ اصول ہے کہ ہم کسی قومی تعلیمگاہ کو نقصان پہونچانیکے دربے ہوں لیکن ابوقت تک ندوۃ العلماء کے متعلق ہمنے جو کچھ لکھا ہے اوسکا تعلق صرف مولوی شبلی صاحب کی شخصیت سے ہے اور ہمکو مولوی شبلی صاحب سے بھی بحیثیت اونکی ذات کے ہمیں کوئی عداوت نہیں بلکہ اونکے اخلاق اونکی تعصب اور اونکی خود بینی وخودرائے کے ہم مخالف ہیں اور یہی وہ باتیں ہیں جنکی بنا پر ہمیں اس کا موقع ملا کہ ہم ندوۃ العلماء کے متعلق کچھ لکھیں۔

ندوۃ العلماء کو اسوقت تک جسقدر نقصان پہونچا ہے اور اوسکی شخصیت بدنام رہی ہے وہ صرف اسوجہ سے کہ اوسکے ارکین میں باہمی سخت اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف بالخصوص مولوی شبلی کی وجہ سے ہے۔ یہی ایک ایسے شخص ارکین میں تھے جو مبنیٔ اختلاف ومرکز فساد تھے اور جنکی خود رائی آئے دن نت نئے رنگ لاتی رہتی تھی۔ یہ امر مسلم ہے کہ جس قومی کام میں دو پارٹیاں باہمی جنگ وجدل و ہمیشہ فساد و اختلاف کا آماجگاہ بنا رہیگا۔ اسوجہ سے ابتک ندوۃ العلماء دو پارٹیوں کے باہمی اختلافات سے سخت نقصان اوٹھا رہا ہے۔

مولوی شبلی صاحب اور منشی احتشام علیصاحب کے استعفیٰ سے ندوہ کی پارٹیوں کے دو بڑے لیڈروں میں کمی ہوگئی ہے اور اب خیال ہے کہ شاید ندوۃ العلماء کی آیندہ زندگی کوئی اچھا نتیجہ پیدا کرسکے۔

حقیقت یہ ہے کہ اب مسلمانوں کو بیدار ہوکر کام کرنیکی ضرورت ہے۔ اسوقت تک مسلمانوں نے جسقدر مفید کام شروع کئے اونمیں سے بہت سے ناعاقبت اندیشی اور باہمی اختلافات کے نذر ہوکر تباہ وبرباد ہوگئے ہیں اور جسقدر باقی ہیں یا چل رہے ہیں اونمیں بھی پارٹیوں کی کشمکش سے آئے دن قوم کو نقصانات شدید اٹھانے پڑتے ہیں۔ اب وہ وقت نہیں رہا کہ قومی طاقت کے عنصر کو متفرق انسانی امور میں ضائع کردیا جائے اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے تمام کام متفقہ اور متحدہ طاقت سے انجام پذیر ہوسکیں تاکہ اونکی نوعیت کارآمد اور پایدار ہو اور قوم اون سے کچھ مستقل فائدہ اوٹھاسکے۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جبتک کسی متحدہ کام کرنیوالے ایک خیال کے نہونگے اوسوقت تک اوسکی تکمیل مشکل بلکہ ناممکن ہے اسلئے جو لوگ قومی کامیابی کے خواہاں ہیں اونکو چاہیے کہ وہ اتحاد و اتفاق سے کام کرنیکی پاکیزہ عادت ڈالیں۔

اس موقع پر یہ سوال ہوسکتا ہے کہ چند شخصوں کی اجتماعی طاقت سے جو کام کیا جاتا ہے اسمیں اختلاف خیالات ہوجانا بہت ممکن ہے کیونکہ ہر شخص اپنا خیال اور اپنی ایک رائے رکھتا ہے جو بسا اوقات دوسروں کی رائے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے اختلاف رائے نہونا مشکل ہے۔

اسکے متعلق صرف اتنا ظاہر کردینا مناسب ہوگا کہ ہماری مراد اختلاف سے فروعی اختلاف ہے اجتک ہم دیکھ رہے ہیں کہ قومی کاموں میں جسقدر خرابیاں پیدا ہوئیں یا ہورہی ہیں وہ سب فروعی اختلاف کا نتیجہ ہے جو بہت کچھ خطرناک نتائج کا موجب ہے اگر اصولی اختلاف ہوتا تو ہرگز یہ خرابیاں پیدا نہوتیں اور نہ ہمارے قومی کام اسقدر ابتری کے حامل ہوتے جسقدر کہ اب ہورہے ہیں۔

اس تمام تحریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ اگر ندوۃ العلماء کوئی مفید چیز ہے اور قوم کو اوسکی ضرورت ہے تو ارکین ندوہ کو چاہیے کہ وہ اب بیدار ہوں اور باہمی اختلافات سے محترز رہکر پارٹیوں کو خیرباد کہکر اخلاص وہمدردی سے کام کریں تاکہ جس غرض کے لئے یہ درسگاہ قایم کیگئی ہے وہ پوری ہو ہم اسوقت یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ کام کون کرے مولوی شبلی یا اور کوئی۔

اگر مولوی شبلی ندوہ کو سنبھال سکتے ہوں اور آیندہ اون کی خود رائی ندوہ کے کاموں میں خلل انداز نہو اور کام کرنے والوں کو نقصان نہ پہونچائے تو ہم بہت خوش ہونگے کہ مولوی شبلی صاحب ندوہ کے کام کو پھر اپنے ہاتھ میں لے لیں لیکن بظاہر یہ صورت دشوار وناممکن نظر آتی ہے اسلئے کسی ایسے شخص کو اس کام کے لئے انتخاب کرنا چاہیے جو حقیقت میں اس کی اہلیت رکھتا ہو۔

حال میں ہماری نظر سے کئی مضمون ندوہ کی آیندہ زندگی کے متعلق گذرے ہیں جنمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مولوی شبلی کے استعفیٰ سے ندوہ کی آیندہ زندگی نہایت خطرناک ہوجائیگی جہانتک ہمارا علم ہے یہ مضامین مولوی شبلی صاحب کی تحریک سے اون کے ہمنواؤں نے لکھے ہیں جنکی نسبت کوئی صحیح رائے نہیں دیجاسکتی البتہ اس قسم کے مضامین لکھنے والوں سے یہ امر دریافت طلب ہے کہ کیا ندوہ کی آیندہ زندگی کی نسبت خطرناک پیشینگوئی کرنیوالے ندوہ کی گذشتہ تاریک زندگی کو بھی اوس کے مقابل رکھکر موازنہ فرمانے کی تکلیف گوارا کرسکیں گے۔ امید ہے کہ آیندہ پارٹیوں کو تقویت دینے کے ایسے ذرائع سے جن سے پبلک مغالطے میں پڑکر خود غرض لوگوں کا شکار ہوجائے احتراز کیا جائیگا کیونکہ ہمارے لئے اس سے زیادہ کوئی بدبختی نہیں کہ قوم کے افراد متفرق ہوکر اپنی اپنی پارٹیوں کے اثر کو تقویت پہونچانے میں ہروقت معروف رہکر اپنا عزیز وقت بھی بیکار شغلہ میں ضائع کردیں اور قوم کو بھی ایک خطرناک مغالطہ میں ڈالنے کے لئے اصل حقیقت پر پردہ ڈالدیں۔

ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے نام نہاد لیڈروں اور خود بیں کام کرنیوالوں کو ہمدردی اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قوم پارٹیوں کے خطرناک پھندوں سے نجات پاکر کچھ ترقی کرسکے۔

پریسیڈنٹ ڈی اے وی کالج کے ہندوؤں زوال

لالہ ہنسراج صاحب پریسیڈنٹ ڈی اے وی کالج لاہور نے گذشتہ ۲۱ جولائی کو دہرہ دون میں ایک لکچر دیتے ہوئے جسکا موضوع "ہندوؤں کا زوال" تھا بیان کیا کہ

ہندوؤں کے زوال کی تین وجہ ہیں

(۱) مذہبی اور معاشرتی تنگ خیالی جسکی بدولت ادنیٰ طبقہ کے بیشمار ہندو دوسری قوموں میں شامل ہوجاتے ہیں۔

(۲) بدھوا بواہ کی ممانعت جس سے کڑوڑوں ہندو اور سکھ اپنی قوم میں بیویاں نہ ملنے کی وجہ سے مسلمان ہوجاتے ہیں جو انہیں بڑی خوشی سے اپنی قوم میں شامل کرلیتے ہیں نیز ہندو بیواؤں کو دوسرے مذاہب کے لوگ ترغیب دیکر لے جاتے ہیں۔

(۳) صغرسنی کی شادی جسکا لازمی نتیجہ بیمار اور کمزور اولاد ہے اور جس کی وجہ سے قوم میں نوتیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

لالہ صاحبنے اپنی تقریر میں جو اسباب ہندوؤں کے زوال کے بیان کئے ہیں اون میں سے ہمیں صرف نمبر تین کے سبب سے اختلاف ہے۔ ہندوؤں میں سے جو لوگ مسلمان ہوتے ہیں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس وجہ سے مسلمان نہیں ہوتے کہ اسلام میں اونہیں عورتیں ملیں گی اسوجہ سے کہ اسلام کے پاس عورتوں کا لالچ ہی نہیں اور نہ اسلام اس قسم کے لالچ کو پسند کرتا ہے۔ البتہ اسکی نظیریں کثرت سے موجود ہیں کہ جو مسلمان آریہ بن جاتے ہیں وہ صرف عورتوں کی وجہ سے۔ اس لئے اگر ایک حد تک یہ امر تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ہندو افراد عورتوں کی وجہ سے مسلمان ہوجاتے ہیں تو اوس کے مقابلہ میں بہت سے مسلمان بھی اسی لالچ سے آریہ بن جاتے ہیں اسلئے وزن برابر ہے۔

واضح ہو کہ اسلام میں کوئی عارضی کشش نہیں بلکہ وہ اعلیٰ قوانین فطرت جو اسلام کا اصول ہیں اس کشش کا موجب ہیں اور اس قسم کی کشش ہمیشہ مستحکم ہوتی ہے۔

اسلام میں مساوات اعلیٰ معاشرت وتمدن اور بزرگ وبرتر واحد خدا کی پرستش وغیرہ ایسی پاکیزہ تعلیم ہے جو صداقت پسند انسانوں کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے اور وہ کسی غیر پایدار غرض کے سوا کھینچے دل سے اسلام کی جانب کھنچ آتے ہیں۔

اسلام اپنی صداقت کی یہی ایک دلیل رکھتا ہے کہ اسمیں دنیوی نفع یا لالچ کی کوئی بات نہیں نہ وہ دولتمند بنانیکی ترغیب دیتا ہے۔ نہ اوسکے پاس خوبصورت عورتیں ہیں۔ اور نہ کسی دوسری قسم کا دنیوی نفع ہے۔ اوسکے پاس صرف خدائے واحد بزرگ وبرتر کی پرستش اور اوسکے برگزیدہ رسول کی اطاعت ہے۔ جو سچے مسلمانوں کو ممنوعات سے روکتی اور خواہشات ناجائز کا قلع وقمع کردیتی ہے۔

ہندوؤں کے زوال کا سبب ہمارے نزدیک حقیقتاً یہ ہے کہ وہ روحانی پاکیزگی سے معرا ہیں۔ اونکی زندگی خود غرضی اور تنگخیالی میں گذرتی ہے اور وہ کبھی بھولکر بھی روحانیات سے مجھنے یا اوسکو لطیف بنانیکی طرف توجہ نہیں کرتے اور یہ ایک ایسی کمزوری ہے کہ جس سے ارتقاء حقیقی کے بجائے روزانہ ہندو قوم کو تنزل نصیب ہوتا ہے۔ ہندوؤں کے پاس روحانیات کا وہ اعلیٰ حصہ نہیں جو انسان کو حقیقی زندگی بخشتا اور ترقی دیتا ہے۔ ہندو اوس برگزیدگی سے خالی ہیں جو ایک حقیقی زندہ قوم میں پائی جاتی ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جو قوم ان اوصاف سے خالی ہو وہ یقیناً زوال پذیر ہوگی اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کا آبائی اور روحانیات ناقابل صداقت اور نہایت کمزور ہے اور وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ ہندو قوم اوس کے ذریعہ سے ارتقاء حقیقی حاصل کرسکے اور جبتک ہندو قوم ارتقاء حقیقی کے وسائل پر عمل پیرا نہوگی اوسوقت تک اوس کے زوال کا رفع ہونا ناممکن قطعی ہے۔

مقدونیہ میں آکر ہماری مدد کرو

اس نام کا ایک پمفلٹ جو قسطنطنیہ کی انجمن وفلاح ملی نے انگریزی میں شائع کیا تھا۔ ہندوستان میں کلکٹر کے حکم سے ضبط کیا گیا ہے اسی کے متعلق اخبار ہمدرد اور کامریڈ کے پرچے بھی جنمیں کتاب مذکور اور اوسکا ترجمہ شائع ہوا تھا صاحب کمشنر دہلی نے ضبط کرلئے تھے۔ مسٹر محمد علی نے کامریڈ اور ہمدرد کی ضبطی کے خلاف آواز بلند کی جسکی وجہ سے صاحب کمشنر دہلی کو اپنے حکم کی تنسیخ کرکے پرچے واپس دینے پڑے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی صاحب کلکتہ ہائیکورٹ میں حسب دفعہ ۱۹ قانون مطبوعات اصل رسالہ کی وجوہ ضبطی کے اظہار کیلئے درخواست دینگے۔

۹ اگست کو مسٹر محمد علی کے وکیل مسٹر نارٹن نے اس مقدمہ کی سماعت کے لئے خاص اجلاس مرتب کئے جانیکی درخواست پیش کی جسپر ایک سرگرم مباحثہ ہوا اور مباحثہ کے بعد چیف جسٹس صاحب نے حکم دیا کہ اجلاس مرتب کئے جانیکے لئے باضابطہ درخواست پیش کی جائے اس درخواست پر اجلاس خاص کے انعقاد کے متعلق حکم دیا جائیگا۔

ہم مسٹر محمد علی کو اول تو اونکے خیالات اور اقدام کی غلطی کے حکم کی تنسیخ پر تبارکباد پیش کرتے ہیں اسکے بعد عرض ہے کہ مسٹر موصوف اس مقدمہ کو باقاعدہ چلا رہے ہیں اور ایک ایسی کتاب کی ضبطی کی وجوہ گورنمنٹ سے دریافت کرینگے جو روپیہ کو تسلیم صرف کردیں گے جو کسی نوعیت سے برطانوی رعایا کے جذبات کو گورنمنٹ کے خلاف مشتعل کرنیوالی نہیں ہے۔

یہ نوٹ ہم یہانتک لکھ چکے تھے کہ ہمیں اطلاع ملی ہے ... مذکورہ بالا پمفلٹ کا ترجمہ شایع کرنیکے جرم میں اخبار مطبع ہمدرد و کامریڈ سے اس بناء پر مطبع ہمدرد و کامریڈ سے ایک کوئی ضمانت داخل نہیں کی ہے ۔ دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کیگئی ہے۔

ہمدرد کی ضمانت کے متعلق جو وجہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ظاہر کی ہے وہ کسی طرح معقول نہیں کہی جاسکتی یہ فعل صاحب ڈپٹی کمشنر کا ہے کہ آنھوں نے اتنے دن تک مطبع ہمدرد و کامریڈ کے متعلق اپنے فرض منصبی کے انجام دینے سے غفلت کی لیکن قیاس یہ کہتا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے مذکورہ بالا وجہ کو آڑ بناکر ضمانت صرف اس بناء پر طلب کی ہے کہ ہمدرد و کامریڈ میں مذکورہ بالا نامی پمفلٹ کا ترجمہ و اصل شایع ہوا تھا ہم اپنے معاصرین سے اس مشکل میں دلی ہمدردی رکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کلکتہ ہائیکورٹ سے پمفلٹ مذکور کے غیر سڈیشن آمیز ثابت ہوجانے پر رفیق اور ہمدرد و کامریڈ سے یہ دھبہ دور ہو جائیگا۔

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی ملاقات وزیر خارجہ انگلستان سے

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار

جو مرکب خیر کی سیاحت کو گئے ہوئے ہیں آجکل لندن میں مقیم ہیں ۹ اگست کے تار آمدہ لندن سے معلوم ہوا ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب اور مسٹر جسٹس عبدالرحیم جج ہائیکورٹ مدراس نے انگلستان کے دفتر خارجیہ میں لارڈ کریو بہادر وزیر ہند اور سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ سلطنت انگریزی سے ملاقات کرکے بلقان و ٹرکی کے مسئلہ پر بالخصوص ایڈریانوپل وایشیائے ٹرکی کے بارہ میں ایک طویل گفتگو کی وزیر ہند اور وزیر خارجہ دونوں نے منشی محبوب عالم صاحب اور مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب کی رائے اور خیالات کو توجہ اور ہمدردی سے سنا اور یقین دلایا کہ برٹش گورنمنٹ نے اپنی خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے میں اسلامی جذبات اور ان کے مذہبی محسوسات کو نہ تو کبھی پہلے نظر انداز کیا ہے اور نہ آئندہ نظرانداز کریگی صاحب وزیر ہند اور وزیر خارجہ کی ہمدردی کے ہم شکرگذار ہیں اور خوش ہیں کہ ممدوحین نے اپنی ہمدردی ظاہر کرکے مسلمانان عالم کے جذبات و خواہشات میں ایک ہلکی سی خوشی پیدا کردی ہمیں امید ہے کہ صاحب وزیر ہند اور وزیر خارجہ نے جسطرح زبانی ہمدردی سے کام لیا ہے اوسی طرح عملی حیثیت سے بھی اسکو انجام تک پہونچائیں گے تاکہ ہماری امیدوں میں کامیابی کی ایک جھلک پھر پیدا ہوجائے اور مسلمانان عالم کے پژمردہ قلوب ایک مرتبہ پھر شگفتہ ہوجائیں۔

مسجد کانپور کی شہادت پر مولوی نورالدین صاحب کی رائے

احمدی جماعت کے اخبار نور سے

اگرچہ مسجد مچھلی بازار کانپور کے خلاف یہ فیصلہ کیا ہے کہ جزو منہدمہ حصہ مسجد نہیں لیکن اس کے متعلق ہم احمدی فرقہ کے معتقد جناب مولوی نورالدین صاحب کی رائے ذیل میں درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ وہ کس معتدل روش پر قایم ہیں اور مسلمانان ہند میں اختلاف خیالات کی خطرناک خلیج کو وسعت دینے کی بجائے پسندیدہ روش پر قایم رہنے کے متمنی اور سکون و اطمینان سے کام کرنے کے بے حد شایق ہیں۔

مولانا اپنی جماعت کے ایک رکن کی تحریر کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ ہم جس سلطنت کے ماتحت رہتے ہوں اوس کے قوانین کی خلاف ورزی نکریں اوس کے حضور میں امن و آسایش کی درخواستیں کرتے رہیں اگر وہ ان التجاؤں کو مان لے تو سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہے اور اگر نہ مانے تو اوس کے ملک سے نکل جائیں قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا۔ قوم کو صبر کا حکم دیا واصبروا ان العاقبۃ للمتقین۔ (صبر کرو اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے) آخر میں درخواست کی ہے ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم (ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج اور اونکو عذاب نہ دے) حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ والہ اجمعین نے تیرہ برس مکہ معظمہ میں تکالیف برداشت فرمائیں سمیہ کو سختی سے قتل کیا گیا زنبرہ بے دردی سے مارڈالے گئے۔ یاسر نہایت بے رحمی سے شہید کئے گئے۔ آخر آپ نے پہلے صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا پھر خود مکہ سے ہجرت فرماگئے اور مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے یہ ہے میرا مذہب اور اسی پر عملدرآمد ہے بے ریب کانپور کے حکام باختیار کی غلطی ہے کہ مندر کو بچایا اور مسجد کو گرایا اور آخر گولی چلانے کا حکم دیا عمدہ تدابیر اور عاقبت اندیشی سے کام نہ لیا مگر ایسے حکام کے متعلق قرآن مجید کا صاف حکم ہے وکذالک نولی بعض الظالمین بعضاً (اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا حاکم بناتے ہیں) مسلمان خود مسلمان ہوں تو انپر ایسے حکام کیوں ہوں یہ سخت میرا ایمان غالباً آپ اس کا مفہوم سمجھ گئے ہوں گے آپ اگر اس کے خلاف کریں گے تو ہم آپ سے بیزار ہوں گے۔

بلقان کی خانہ جنگی کا خاتمہ

۱۰ اگست ۱۹۱۳ء کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلقانی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوگیا اور باہمی مصالحت ہوکر صلح نامہ پر دستخط بھی ثبت ہوگئے بلغاریہ کی تمام اکڑ فوں نکل گئی اور اوس نے رومانیا وغیرہ کے بہت سے مطالبات کو تسلیم کرکے اپنی جان بچالی۔

تار برقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ بلغاریہ نے مصالحت اس شرط پر منظور کی ہے کہ دول عظمی ٹرکی کو ایڈریانوپل وغیرہ سے ہٹاکر خط اینوس و میڈیا پر قایم کردے لیکن دول کی جانب سے ابھی تک ٹرکی پر اس قسم کا کوئی متحدہ دباؤ نہیں ڈالا گیا البتہ سفراء دول نے انفرادی طور پر بابعالی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ عہدنامہ لندن کا احترام کرتے ہوئے ایڈریانوپل وغیرہ کو خالی کردے۔

واقعات اگر کسی صحیح امر کے ضامن ہوسکتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دول ایک مرتبہ ترکوں کو انخلائے ایڈریانوپل پر دھمکی ضرور دیں گے لیکن ترکوں کا ارادہ کہتا ہے کہ وہ اب اس دھمکی میں نہ آئیں گے اور ایڈریانوپل کو امکانی قوت تک خالی نکریں گے۔

اگر خدانخواستہ دول عظمی کی نیت میں فرق آجائے اور وہ ترکوں کو انخلائے ایڈریانوپل پر مجبور کرنے کیلئے بیجا دباؤ ڈالیں تو ہم صرف انگلستان سے اس امر کے متمنی ہیں کہ وہ اپنی اکروڑ مسلمان رعایا کے جذبات کا خیال کرکے اس دباؤ میں شریک نہ ہو اور اوسکو شریک بھی نہ ہونا چاہیئے کیونکہ انگلستان اور ٹرکی کے اعلے دوستانہ تعلقات عدم شرکت کا سبق پڑھاتے ہیں

مصر میں جدید اصلاحات

لارڈ کچنر نے جہاں مصر کی آبادی میں بعض تنافر انگیز باتیں پیدا کی ہیں وہاں کچھ اصلاحات بھی فرمائی ہیں جو اہل ملک کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوں گی۔

منجملہ دیگر اصلاحات کے اہم اصلاح وہ نیا قانون ہے جس سے کاشتکاروں کی اوس اراضی کو جس کا رقبہ صرف پانچ ایکڑ یا اس سے کم ہو کسی قرضہ کی ڈگری میں نیلام نہیں کرایا جاسکتا اس قانون سے کاشتکاران مصر کی حالت اب اچھی ہو جائیگی کیونکہ وہ اپنی اراضی کو آیندہ اسراف یا قرض کی وجہ سے فروخت یا نیلام نہ کرسکیں گے اس قانون سے زیادہ فائدہ مسلمانوں کو ہوگا اس لئے کہ مسلمانان مصر ملک بھر میں فضول خرچ ہیں بالخصوص وادی نیل کے مسلمان۔ مصری وزارت نے اس قانون کو پریوی کونسل کے روبرو پیش کیا تھا جسپر پریوی کونسل نے صرف اتنی ترمیم کی کہ پانچ ایکڑ تک زمین نیلام ہوسکیگی اور اس سے کم نہیں۔

کاش گورنمنٹ ہند بھی باشندگان ہندوستان کی زبوں حالت کو دیکھے اور یہاں بھی کوئی ایسا ہی قانون بنادے تاکہ باشندگان ہند قرضہ وغیرہ کی مصیبت سے نجات پاسکیں۔

کانپوری مظلوموں کی ہمدردی میں میرٹھ کا جلسہ

منشی محمد انوار صاحب مینیجر اخبار توحید لکھتے ہیں کہ

۴ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ کو بعد نماز جمعہ شہر میرٹھ کی جامع مسجد میں کانپوری خونریزی کے خلاف مسلمانوں کا ایک نہایت شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں بارہ تیرہ ہزار مسلمان جمع تھے۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث صدر قرار پائے جنھوں نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے اپنا مضمون سنایا۔ اسکے بعد قاضی نجم الدین صاحب رئیس میرٹھ نے جو اس جلسہ کے بانی تھے نہایت آزادانہ پرجوش تقریر کی اور زور دیا کہ کانپوری کلکٹر کے ناروا حکم کی تحقیقات بذریعہ کمیشن ہونی چاہیے کہ کیوں اس نے نہتے مسلمانوں پر گولی چلانیکا حکم دیا۔ قاضی صاحب کی تقریر کا مجمع پر نہایت گہرا اثر ہوا اوسی وقت قاضی صاحب نے مفصل ذیل رزولیوشن پیش کئے جو نہایت جوش و خروش سے پاس کئے گئے۔

(۱) یہ تمام جلسہ مسلمانان میرٹھ حادثہ مسجد کانپور پر سخت رنج اور تاسف کا اظہار کرتا ہے اس جلسہ کی یہ قوی رائے ہے کہ اس دردناک واقعہ کی اصل بانی لوکل گورنمنٹ کا پریس نوٹ اور اینگلو انڈین اخبارات کے وہ مضامین ہیں جنہیں مسلمانان کانپور کے دلی اور سچے جوش کو مصنوعی اور ظاہری قرار دیا گیا ہے اگر لوکل گورنمنٹ توجہ سے مسلمانوں کے جوش کو فرو کرتی تو یہ دردانگیز واقعہ کشت و خون عمل میں نہ آتا۔

(۲) اس جلسہ کی رائے میں مسٹر ٹائیلر مجسٹریٹ کانپور کو نہتے مسلمانوں پر جنکا امن شکنی کا ہرگز ارادہ نہ تھا گولی چلانیکا حکم نہیں دینا چاہیے تھا اگر میونسپل کمیٹی کی ہدایت کے خلاف کوئی تعمیر کرنیکا ارادہ تھا تو ان لوگوں پر مقدمات فوجداری قایم کرنے تھے نہ کہ

گولی مارنا

(۳) یہ جلسہ حضور وائسرائے سے بادب ملتجی ہے کہ جناب ممدوح منہدم شدہ حصہ مسجد کو ازسرنو تعمیر کراکر مسلمانوں کی دلی شکایت اور بے چینی کو رفع کردیں۔

(۴) اس جلسہ کی دلی خواہش ہے کہ شہداء کانپور کے پسماندگان اور مجروحین کی امداد کےلئے چندہ جمع کرکے بھیجا جائے۔

اسکے بعد کئی صاحبوں نے اپنی اپنی دردانگیز نظمیں پڑھیں۔ اس اثناء میں الکلی روپیہ ۸ / ۳ پائی چندہ جمع ہوا جو قاضی نجم الدین صاحب سکرٹری جلسہ نے اخبار توحید کو کانپور ریلیف فنڈ میں بھیجنے کو دیا

ہمارا پریس

ہمارے قومی اخبارات کیلئے قابل غور خیالات

(۲)

برخلاف اسکے ہمارے ملک کا پریس اور بالخصوص ہمارے پریس کا ایک حصہ بھی گو ایک قوت ہے، مگر اس قوت کے پیدا کرنیوالوں میں ہنوز یہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اسکو اپنے قابو میں رکھکر اس سے مفید کام لے سکیں۔ اس قوت کے لئے کوئی روک تھام نہیں - بریکوں کی بیڑیوں سے وہ قوت نکل نکلکر جا بجا نظر آ رہی ہے اور انسانوں اور اشیاء کو نقصان عظیم پہونچا رہی ہے -

یورپ کے بڑے بڑے اخبارات ملک اور قوم کے سامنے ترقی و ہمدردی کی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں ملکی معاملات میں اور نیز دیگر تمدنی یا تجارتی امور میں حتی الوسع اپنی رائے واقعات پر مبنی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہانتک اونکے امکان میں ہوتا ہے صحیح واقعات کی جستجو اور تلاش میں رہتے ہیں اور جو اخبار صحیح واقعات کی جستجو سے لاپروائی کرتا ہو اسکو پبلک کی نگاہ میں کچھ بھی وقعت نہیں وہ اپنے ملکی اصحاب پر ذاتی حملے نہیں کرتے - جو لوگ برسرکار ہوتے ہیں انکی واقعی کسی لغزش سے انکو نہایت انصاف میں تنبیہ کرتے ہیں کہ اُن پر اثر پڑے ... وہ اپنی اصلاح کرلیں - لائبل کرنیوالے اخبارات نہایت ذلیل سمجھے جاتے ہیں - ایک اخبار بھی ایسا نہیں جو کسی پر قصداً جھوٹا اتہام لگائے - پریس کے اس رویہ سے پبلک پریس پر اعتبار کرتی ہے اور پریس پبلک کو اپنے مفید مشوروں سے فیض پہونچاتا ہے - کام کرنیوالوں کی ہمت نہیں توڑی جاتی - نہ ہاتھ دھوکر اُنکے پیچھے پڑتے آجتک کسی اخبار کو دیکھا یا سُنا ہے -

پریس کے اس عمدہ رویہ نے اقوام یورپ کے دلوں کو اپنا ایسا سکہ بٹھا رکھا ہے کہ جب کوئی بڑا اخبار کسی معاملہ میں کوئی رائے دیتا ہے تو پبلک اُسے صحیح باور کرکے اسپر کاربند ہونے کو آمادہ ہوجاتی ہے - یورپ کا پریس گویا تمدنی و سیاسی کل کا ایک زبردست پرزہ ہے - جسکے بغیر لوگ اس کل کا چلانا دشوار خیال کرتے ہیں -

اب برخلاف اسکے ہمارا پریس اور بالخصوص ہمارا اسلامی پریس ہے - میں انصاف کو مدنظر رکھکر یہ تو ضرور کہونگا کہ ہمارے اسلامی پریس نے بعض معاملات میں قوم کو جگانے میں بہت مدد دی ہے مگر جب دیگر پہلوؤں سے دیکھا جاتا ہے تو ہمارے پریس کا اور بالخصوص ایک خاص حصہ پریس کا رویہ قابل افسوس معلوم ہوتا ہے - بعض اخبارات غالباً اپنی ہستی کی غایت یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ہم قوم لوگوں کی ... کا سوا ر برپا کا نہ ملے کرکے جہانتک ہوسکے انکی ہمت پست کریں اور انکا نام ونشان

بالکل مٹادیں، اور اسپر طرہ یہ ہے کہ قوم میں اتفاق اور یکسوئی کی روح پھونکنے کی کوشش کا بھی دعوی کیا جاتا ہے مگر میں اُن بزرگوں کو (جنکے ہاتھ میں یہ طوفان برپا کرنیوالا پریس ہے) یقین دلاتا ہوں کہ یہ طریقہ قوم کے شیرازہ کو بجائے مضبوط باندھنے کے اسکے اوراق کو بالکل ہی پریشان کردیگا

ترا کہ میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلاف ہست وجنگ

ان اخبارات کو پڑھکر بعض وقت حیرت ہوتی ہے کہ اسقدر سخت گوئی اور غلط بیانی کی قوت انہیں کہاں سے پیدا ہو گئی ہے - بس پاک نبی کی اُمت میں سے انکے اڈیٹر بھی ہیں اُنکے اخلاق کی پیروی تو درکنار بلکہ آنکے احکام کی صریح خلاف ورزی کیجاتی ہے - کیا وہ پاک نبی جو سب نبیوں کے سردار اور خدا کی مخلوق میں سب سے اعلی اور ارفع تھے - اپنی زبان مبارک سے انھوں نے نہیں فرمایا کہ " ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے جب سامنے آجاتا ہے تو اُنکے چہرے کے عیب کو بتا دیتا ہے اور جب سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو اُنکی عیب گیری نہیں کرتا " یا تو وہ ہدایت تھی اور یا آجکل دوسروں کے نقائص اور عیب جوئی کیلئے جاسوس مقرر کئے جاتے ہیں؛ اور چونکہ ہر انسان کیساتھ بشریت لگی ہوئی ہے کسی معاملہ میں کسی سے لغزش کا ہونا بھی ممکن ہے؛ پھر بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ بناکر بڑی رنگ آمیزیوں کے ساتھ جلا دیکر کل پبلک کے سامنے اُسکی تضحیک کیجاتی ہے، اور کوئی سخت سے سخت اور بڑے سے بُرا لفظ نہیں جو اُنکے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو - اور اس طرز عمل کو طریق حریت بتایا جاتا ہے گویا ہماری ابتدائی اسلامی تعلیم جسنے تمام بندگان خدا کو پابندیوں اور قیود سے چھوڑاکر ایک آزادی کی سیدھی راہ بتائی تھی - اُسمیں اصلاح کی ضرورت باقی رہ گئی تھی اور وہ کمی اکر اب ہمارے حریت پسند اصحاب کو معلوم ہوئی ہے - اور وہ کمی اسطور پر پوری کیجاتی ہے کہ سب سے اول اپنے مسلمان بھائیوں کی تحقیر اور تضحیک سے اُنکی اصلاح شروع کیجاتی ہے اور اگر وہ غریب جو اپنی اصلاح کا نشانہ بنایا جاتا ہے منھ سے بولے تو اُسکی دوسرے طور پر تحقیر کیجاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شخص کم ظرف ہے اور اُسمیں طاقت برداشت نہیں ہے - اگر کڑوی باتیں سننے کی طاقت نہ تھی تو پھر فلاں کام کا بار اپنے اوپر لیا کیوں تھا - غرضیکہ ایک ہاتھ میں ہنٹر ہے اور دوسرے کی پیٹھ پر تا پڑ توڑ پڑ رہا ہے اور دوسرے ہاتھ سے اُسکا گلا دبا رہا ہے اور اُسکو چیخ پکار کی بھی اجازت نہیں دیتا - یہ نمونہ ہی ہماری حریت پسندی کا جو زمانہ حال میں ایجاد ہوئی ہے -

اب اسلامی تعلیم سے قطع نظر کرکے صرف یورپین تعلیم کی طرف متوجہ ہوجایئے اور دیکھیے کہ یورپ میں وہ طرز عمل جائز سمجھا جاتا ہے یا نہیں جو ہمارے بعض اخبارات اور انکے گمنام نامہ نگاروں نے انکو مٹا رکھا ہے - یوروپ میں اپنے ذاتی اور ملکی حقوق

کے تحفظ کا لوگوں کا اسقدر زبردست خیال ہے کہ کوئی اخبار کسی کی ذات پر حملہ کرنیکی جرأت نہیں کرسکتا - جو لوگ برسرکار ہوتے ہیں اُنکے کاموں اور پالیسی پر مخالف پارٹی کے اخبارات نکتہ چینی کرتے ہیں مگر نکتہ چینی اور مخالفت میں بھی اخلاق اور تہذیب کا لحاظ رکھتے ہیں؛ اور کبھی اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کرتے کہ فلاں شخص ناقابل ہے، یا نا سمجھ ہے یا دھوکہ دیتا ہے یا فریب کرتا ہے یا اُسکا ظاہر و باطن ایک نہیں ہے یا جھوٹا ہے یا خوشامدی ہے - نیز وہ لوگ ایک اصول اور پالیسی کی پیروی کرتے ہیں - اشخاص کی ذات اور صفات سے اُنکو غرض نہیں ہوتی - برخلاف اسکے ہمارے بعض اخبارات اور اُنکے نامہ نگار کسی اصول یا پالیسی کے پابند نہیں ہیں - اشخاص کی ذات سے مخالفت یا موافقت اُنکی بحث کا اصل اصول ہے - کسی ایک بندۂ خدا کو بھی اس اندیشہ سے مفر نہیں کہ کسی نہ کسی وقت میں ان اخبارات کے اڈیٹروں اور نامہ نگاروں کی زبان درازی کا نشانہ بنایا جاویگا - انکی زبان کی آزادی اور نام کی بیباکی شیخ سعدی کا قول یاد دلاتی ہے - ع

نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست

گذشتہ زمانہ کے کسی نواب صاحب کا قصہ مشہور ہے کہ کسی درباری نے اُن کو بھر دیا تھا کہ حضور کی رعایا کے لوگ نہایت گستاخ ہیں، سفید عمامے اور چکدار صدریاں پہنکر بازاروں میں سے گذرتے ہیں - نوابصاحب نے حکم دیا کہ پہرہ دار ہر وقت بازاروں کے کونوں پر کھڑے رہیں اور جہاں کہیں کسی سفید پوش اُجلے عامے والے کو دیکھیں فوراً اُسکی پگڑی اُتار لیں اور اسکے ننگے سر تمام بازار میں گشت کرائیں - کیا ہماری پبلک اُن نوابصاحب کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے اور اُس نے بعض اخبارات اور اُنکے نامہ نگاروں کو اجازت دے رکھی ہے کہ جو کوئی شخص قوم میں سربرآوردہ ہوجائے اور جس کسی کا نام کسی معاملہ میں مشہور ہوجائے یا جو کوئی شخص کسی کام کی انجام دہی کا بار اپنے اوپر لے لے یہ قومی پہرہ دار حضرات فوراً اُسکی پگڑی اُتار کر اُسکو خفیف اور ذلیل کردیں! اگر قوم میں یہ بد نظمی ہے تو یہاں لوگوں کی بدمذاقی کا ثبوت ہے جو ایسے اخبارات کو شوق سے پڑھتے ہیں اور دوسروں کی تضحیک کو اپنی تفریح کا سامان بناتے ہیں -

ہندوستان اول تو یونہی ایک ظلم پسند ملک ہے اپنوں اور غیروں سب کے ہاتھ سے جو کچھ ظلم اور سختی ہوتی ہے - یہاں کے حضرات وہ سب برداشت کرلیتے ہیں؛ ورنہ ممالک یورپ میں اگر ایک شخص بھی کوئی اس قسم کی حرکت کرتا ہے تو فوراً اُسکی عقل درست کردی جاتی ہے - فرانس میں ڈوئیل لڑے جاتے ہیں اور تلواریں کھنچ جاتی ہیں! انگلستان اور امریکہ میں بلا تامل اور بلا رو و رعایت فوراً لائبل کے دعوے دائر ہوجاتے ہیں اور بڑی بڑی تعداد میں ہرجے دلائے جاتے ہیں - مگر برخلاف

اسکے ہندوستان میں اپنے ذاتی حقوق کی حفاظت کا انسانوں میں بہت کم مادہ ہے، اور یہ بیجا حملے کہ اُنکی عزت پر اور ذات پر دوسرے بیدریغ حملے کرتے ہیں اور وہ خاموشی سے برداشت کرلیتے ہیں، کچھ تو طبائع میں برداشت اور کچھ اپنی پگڑی سنبھالے رکھنے کی فکر - بزرگ تو یہ کہکر سمجھا دیتے ہیں کہ تم کو ایسے ویسے لوگوں کی باتوں کا کچھ خیال نہ کرنا چاہیے حضرت شیخ سعدی تو ہر وقت ہمارے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور کانوں میں پھونکتے رہتے ہیں:-

چو کردی با کلوخ انداز پیکار
سر خود را بنادانی شکستی

مگر فی الواقع یہ زمانہ اس قسم کی اعلی تعلیم کا متحمل نہیں ہوسکتا -

اسمیں شبہ نہیں کہ اکثر لوگ ان اخبارات کی تحریروں سے ڈرتے ہیں اور زبان سے سچی اور ایمانی بات بھی نہیں نکال سکتے - ہمارے بعض بعض لیڈر قوم کی ناک بنگئے ہیں اور اخبارات کی ہوا دیکھتے رہتے ہیں کہ کدھر کو چل رہی ہے - مجھے افسوس ہے کہ لیڈری کا بار اکثر ایسے اصحاب پر ڈالا گیا ہے جو اپنی زندگی آرام اور آسایش سے بسر کرنیکو پیدا ہوئے تھے اور اب اخبارات نکے اثر میں آکر وہ لیڈری کا حق ادا کرنیں قاصر ہیں - سینکڑوں باتیں اسوقت قومی مقاصد کے سراسر خلاف ہورہی ہیں اور ہمارے لیڈر خاموشی سے بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں - مگر جن لوگوں نے اپنا مقصد یہ قرار دے رکھا ہے کہ اپنی قوم کے لیڈروں کی زبان بند کرکے اور اونکو پبلک کی نگاہ میں ذلیل اور خفیف کرکے قوم میں خود ایک وقار اور عزت حاصل کریں اور اپنے اخبار کی بکری بڑھائیں - اُنکو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ طرز عمل نہ قوم کے حق میں مفید ہے اور نہ خود اُنکے حق میں مفید ثابت ہوگا بلاشبہ میں ان بزرگوں کو بعض نواب زادوں اور راجکماروں کے درباریوں کی حالت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں - اکثر نوابوں اور راجاؤں کے قصے ہیں کہ وہ اپنی تفریح طبع کے لئے اپنے درباریوں میں ایسے لوگوں کو رکھتے تھے جو دوسروں پر پھبتیاں اُڑا اُڑا کر نوابصاحب یا راجہ صاحب کو خوش کیا کرتے تھے ہر شخص جو دربار میں آتا تھا کہ خدا آج میری عزت رکھنا نہ معلوم یہ پھبتی باز شخص آج میری نسبت کیا کہیگا اور مجھے کسقدر خفیف کریگا: اور اگر کسی روز بچکر جاتا تھا تو خدا کا شکر کرتا ہوا جاتا تھا کہ آج تو عزت بچگئی کل کی کل دیکھی جائیگی - بعض وقت زیادہ ثقہ اور مہذب آدمیوں کو اپنی عزت بچانیکو ملازمت بھی ترک کرنی پڑی؛ اور بعض ایسے واقعات ہمارے زمانہ میں بھی ہو چکے ہیں - آپ غور فرمایئے کہ شاہی دربار کے پھبتی بازوں سے ڈرتے تو سب تھے مگر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ پھبتی بازی کسی انسان کی زندگی کیلئے کسی پہلو سے مفید ہوسکتی ہے؟ بس یہی حال ہے وہ اخبارات جو ایسی بات کا فخر کررہے ہیں کہ ہم سے سب ڈرتے ہیں - اُنکو ان شاہی درباروں کے پھبتی بازوں کی حالت کو کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے - ایسی بدزبانی یا بدگوئی سے کسی کو مطلب

کو ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ مگر بدزبان اور بدگو آدمی بھی سب کی نگاہ میں ہمیشہ حقیر اور ذلیل رہتا ہے اس سے ڈرتے تو سب ہیں، مگر نہ اسکی بات میں کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ خود اسکی کوئی عزت ہوتی ہے۔

ارے بعض بعض اڈیٹران اخبارات اور بعض بعض مضمون نگار اسبات کی ہمت رکھتے ہیں کہ اگر وہ غلط راستہ کو چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کریں اور قوم کو کوئی اصلی فائدہ پہنچانا چاہیں تو پہونچا سکتے ہیں وہ کیا بات انکی ہے جو ہمارے لیڈروں پر بے جا الزام لگا کر ... زبان بند کر دیں وہ اپنے مفید ... سے ... اور ... مقدم ہو سکتے ہیں ... ہم بھی بات کہتے ہیں ... اول تو اگر آپ بھی ... ہیں تو ... نکل جاتی ہیں ... آتے ہیں

... راستی ... رضائے خدا ست
... کہ گم شد از راہ راست

... آپ کوئی بھی بات کہتے ہیں تو ... جب آپ کسی اصول پر بحث کریں تو پھر کوئی آپ کو مجبور نہیں کر سکتا کہ آپ اپنا ... جب آپ کسی کی ذات پر حملہ کرتے ہیں تو کہیں ... یہ گمنامی صرف اخلاقی کمزوری ہی نہیں بلکہ نہایت سخت بداخلاقی ہے وہ اخبارات جو اس قسم کی گمنام تحریریں شائع کرتے ہیں وہ اپنی ... کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر کیا آپ اپنی بات کو ... کہنے کے لئے مجبور ہیں؟ کیا آپ کو کسی معلم اخلاق نے یہ سبق نہیں سکھایا ہے کہ جس بات کو سچی جانو ... متعلق صرف اپنا اظہار خیال ہی نہ کرو، بلکہ ... بات کو بدزبانی کی آلایش سے کبھی گندہ نہ کرو؟ ... کہ عیب کرنیکو بھی ہنر چاہیے مگر آپ ... کہ آپ ہنر کو بھی عیب بنا دیتے ہیں آپکو ... راست گوئی کا بھی سلیقہ نہیں۔ راست گوئی ... میں آپ تمیز نہیں کر سکتے۔ پس اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ آپ راست گو ہیں پھر بھی آپ پر بدگوئی کا سخت الزام ... ہوتا ہے۔

اب مجھے امید ہے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اسپر ... دل سے ہمارے اڈیٹر صاحبان اور مضمون نگار صاحبان توجہ کرینگے۔ میں نے کسی اخبار اور ... نگار کا نام ظاہر نہیں کیا۔ ہر اڈیٹر اور ہر مضمون نگار ... خود سمجھ سکتا ہے کہ آیا جو کچھ میں نے عرض ... ہے اسکا اطلاق اسپر ہو سکتا ہے یا نہیں ہاں اگر ... ہمارے ... کوئی غلطی کی ہو تو اب ... اصلاح کر سکتے ہیں۔ اگر اپنی غلطی کی اصلاح کی بجائے لوگ ... ہم ضرور اپنے قومی لیڈروں اور کام کرنیوالوں پر ... حملے کرینگے، تو اس سے سخت خرابیوں کا اندیشہ ہے۔

قومی شیرازہ کے ڈھیلا کرنیکی کسی کارروائی کو ... کوئی ... مسلمان جائز نہ رکھیگا۔ ... قوم کے بکھرے ہوئے افراد کو سید اور مولانا ... نواب محسن الملک اور نواب وقار الملک اور ڈپٹی برکت علی خاں اور دیگر بہی خواہان قوم نے

چاروں طرف سے اور مختلف حیلوں سے گھیر کر ایک جگہ جمع کیا تھا۔ اب غلط فہمیوں کی وجہ سے پھر انکو متفرق ہونیکی اجازت نہ دیجائیگی۔

کون مسلمان ایسا ہوگا جو یہ کہیگا کہ دوسری اقوام اور اپنے اور غیر کے سامنے اپنی قوم کے لیڈروں اور کام کرنیوالوں کی فضیحت کیجائے اور اپنا منہ بنایا بجرم کہ مسلمانوں کی قوم ایک متفقہ قوم ہے، خاک میں ملا دیا جائے؟

میں اپنے پریس کے اڈیٹروں اور مضمون نگاروں کی نیت پر حملہ نہیں کر رہا ہوں۔ مگر انکی غلطی سے انکو متنبہ کر رہا ہوں۔ اگر ان بزرگوں کو کوئی شکایت ہے، تو یہ اصولی بحث کرکے پبلک کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ اسمیں کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ مگر یہ رویہ کہ ہم ہر سفید پوش کی پگڑی اتارینگے اور سب کو ذرا دھمکا کے انکی زبان بند کرکے اپنا سکہ قوم کے دل پر بٹھا دینگے یہ ایک بے بنیاد خیال ہے۔ ہمکو اس خیال سے کراہت آتی ہے اور ہم اپنے علم سے کہہ سکتے ہیں کہ کثیر التعداد سمجھدار مسلمان بھی اس خیال کو نہایت مکروہ جانتے ہیں۔

محمڈن کالج، علیگڈھ - ۳ - اگست ۱۹۱۳ء

تمام ہندوستان کے اسلامی اخبارات کے اڈیٹر صاحبان کی خدمت میں التماس

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی نے اپنے جلسہ مورخہ ۲۶ و ۲۷ - جولائی ۱۹۱۳ء میں بمقام علیگڈھ بالاتفاق طے کر دیا ہے کہ جو وقت مسلم یونیورسٹی کا مطلوبہ چارٹر حاصل کرنے میں صرف ہوا اسکو ضائع نکرنا چاہیے، بلکہ جو اہتمام و انتظام ہمکو چارٹر ملنے کے بعد کرنا ناگزیر ہے اسکے متعلق عملی کارروائی ابھی سے شروع کر دینا چاہیے تاکہ جس وقت گورنمنٹ عالیہ سے یونیورسٹی کا چارٹر مرحمت ہو تو کالج کو یونیورسٹی میں منتقل کرنیکے لئے جس انتظام اور اسباب کی ضرورت ہے وہ پہلے ہی سے مہیا ہوں۔ نظر براں ایک انتظامی مجلس موسوم بہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن قایم ہوئی ہے جسکی رجسٹری ہونیوالی ہے۔ یہ مجلس تمام طبقات قوم کی قایم مقام ہوگی اور اسکا فرض ہوگا کہ ان سب وسائل پر غور کرکے جو کالج کو یونیورسٹی کے درجہ پر پہونچانیکے لئے درکار ہیں۔ انکے مہیا کرنیکی فوراً عملی کارروائی اختیار کرے۔ اس مجلس میں دو سو ممبر مختلف جماعتوں کے ذریعہ سے منتخب ہونگے۔ منجملہ انکے دس ممبروں کے انتخاب کا حق اڈیٹر صاحبان اخبارات اسلامی کو دیا گیا ہے تعلیمی مہمات ضروریہ کے فیصلوں کی غرض سے اپنی جماعت میں سے اپنے قایمقاموں کو خود منتخب کرنیکے حق کی قدر و قیمت کو یہ روشن خیال طبقہ خود ہی خوب سمجھتا ہے کسی توضیح کی ضرورت نہیں ہے لہذا ہندوستان کے تمام اڈیٹر صاحبان اخبارات اسلامی سے التماس ہے کہ ... سمجھتے ... مسلم ...

کہ وہ اپنا ایک جلسہ منعقد کرکے اسمیں اپنے دس قایمقام مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی ممبری کے لئے منتخب فرمائیں اور منتخب حضرات کے ناموں کی فہرست مصدقہ پریسیڈنٹ و سکرٹری جلسہ مذکور اس خاکسار کو بذریعہ رجسٹری کی عنایت فرمائیں۔ چونکہ ایسوسی ایشن کا انتخاب جلد سے جلد مقصود ہے۔ اسلئے استدعا ہے کہ براہ مہربانی حتی المقدور انتخاب کی یہ کارروائی دو ماہ کے اندر عمل میں لائی جاوے، اور انتخاب کے وقت فونڈیشن کمیٹی کے اس منشا کی تعمیل ضروری ہے کہ حتی المقدور ہر صوبہ کی قایمقامی کا لحاظ رہے۔

خاکسار محمد اسحاق خاں آنریری سکرٹری مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

محمڈن کالج، علی گڈھ - ۳ - اگست ۱۹۱۳ء

تمام ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے مسلمان گریجویٹ صاحبان اور سند یافتہ مسلمان منشی فاضل و مولوی فاضل صاحبان کی خدمت میں التماس

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی نے اپنے جلسہ موجہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء میں بمقام علی گڈھ بالاتفاق طے کر دیا ہے کہ جو وقت مسلم یونیورسٹی کا مطلوبہ چارٹر حاصل کرنے میں صرف ہو اسکو ضائع نکرنا چاہیے بلکہ جو اہتمام و انتظام ہمکو چارٹر ملنے کے بعد کرنا ناگزیر ہے اسکے متعلق عملی کارروائی ابھی سے شروع کر دینا چاہیے تاکہ جسوقت گورنمنٹ عالیہ سے یونیورسٹی کا چارٹر مرحمت ہو تو کالج کو یونیورسٹی میں منتقل کرنے کے لئے جس انتظام اور اسباب کی ضرورت ہے وہ پہلے ہی سے مہیا ہوں۔ نظر براں ایک انتظامی مجلس "موسوم بہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن" قایم کیگئی ہے جسکی رجسٹری ہونیوالی ہے۔ یہ مجلس تمام طبقات قوم کی قایم مقام ہوگی اور اسکا فرض ہوگا کہ ان سب وسائل پر غور کرکے جو کالج کو یونیورسٹی کے درجہ پر پہونچانیکے لئے درکار ہیں انکے مہیا کرنیکی فوراً عملی کارروائی اختیار کرے۔ اس مجلس میں دو سو ممبر مختلف جماعتوں کے ذریعہ سے منتخب ہونگے۔ منجملہ انکے بیس (۲۰) ممبروں کو اپنی جماعت میں سے انتخاب کرنیکا حق گریجوایٹوں کے گلڈ (جماعت) کو دیا گیا ہے۔ ہر ایک یونیورسٹی کا مسلمان گریجوایٹ اور سند یافتہ منشی۔ فاضل اور مولوی فاضل گلڈ کا ممبر ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسکو ڈگری یا ڈپلوما لئے ہوئے پانچسال گزر چکے ہوں اور وہ دس روپے فیس داخلہ یونیورسٹی فنڈ میں ادا کرکے اپنا نام درج رجسٹر گلڈ کرائے اور رجسٹر میں اپنا نام قایم رکھنے کی غرض سے ہر سال پانچ روپیہ یونیورسٹی فنڈ میں ادا کرتا رہے۔ مہمات ضروریہ کے فیصلوں کی غرض سے اپنے گروہ میں سے اپنے قایمقاموں کو خود منتخب کرنیکے حق کی قدر و قیمت کو تعلیم یافتہ حضرات سے بہتر اور کون سمجھ سکتا ہے لہذا تمام مسلمان گریجوایٹ صاحبان اور سند یافتہ مسلمان منشی۔ فاضل و مولوی فاضل صاحبان سے التماس ہے کہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی تکمیل کی غرض سے جسقدر جلد ممکن ہو اپنا گلڈ قایم کر لیں۔ صدر دفتر مسلم یونیورسٹی میں گلڈ کا رجسٹر کھول لیا گیا ہے۔ جن صاحبان کو اپنا نام درج رجسٹر کرانا منظور ہو وہ دس روپیہ فیس داخلہ اور پانچ روپیہ فیس سالانہ بابتہ سال اول (جملہ پندرہ روپیہ) خاکسار کے پاس بھیجدیں جسکے پہونچنے پر رسید ضابطہ انکی خدمت میں بھیجدی جائیگی اور انکا نام درج رجسٹر کر لیا جائیگا چونکہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا انتخاب جلد سے جلد مقصود ہے۔ اس لئے استدعا ہے کہ گلڈ کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرانے میں تاخیر روا نہ رکھی جائے ورنہ دیر سے فیس بھیجنے میں اسکے پہونچنے سے پہلے انتخاب کی کارروائی شروع ہو جانیکا احتمال ہے اور ایسی صورت میں ووٹ کے حق سے فائدہ اٹھانیکا موقعہ اس سال ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ فیس بھیجنے کے ساتھ ہی مسلمان گریجوایٹ صاحبان اور مسلمان منشی فاضل و مولوی فاضل صاحبان حسب ذیل نقشہ کی خانہ پری کرکے عنایت فرمائیں اور "السابقون الاولون" کا مصداق بنیں۔

(۱) نام گریجوایٹ یا منشی فاضل یا مولوی فاضل
(۲) شرح ڈگری یا ڈپلوما یعنی کون کون سی ڈگری یا ڈپلوما حاصل کیا ہے (۳) نام یونیورسٹی عطا کنندہ ڈگری یا ڈپلوما (۴) تاریخ و سنہ مندرجہ ڈگری یا ڈپلوما (۵) وطن (۶) پیشہ (۷) موجودہ پتہ
(۸) اور کوئی خاص امر قابل اندراج۔

نیز

ہندوستان کے تمام مسلمان زمینداران، جاگیرداران اور ٹیکس ادا کرنیوالے حضرات کی خدمت میں گزارش

کہ مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی نے منجملہ ممبران "مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن" جسکے قیام کی تفصیل اوپر ذکر ہو چکا ہے (۱) دس ممبروں کے انتخاب کا حق مسلمان زمینداران اور جاگیرداران کو اور (۲) دس ممبروں کے انتخاب کا حق ملک کے مسلمان ٹیکس ادا کرنیوالوں کو دیا جانا منظور کیا ہے۔ اس طبقہ میں زمینداروں اور جاگیرداروں کے علاوہ تمام تاجر اور قانونی پیشہ اور ملازمت پیشہ اور دوسرے اہل پیشہ حضرات شامل ہیں جو ٹیکس ادا کرنیکی استطاعت رکھتے ہیں۔ ان دونوں انتخاب کنندہ طبقوں کے لئے بھی حق انتخاب کے متعلق وہی شرائط منظور ہوئی ہیں جو مسلم گریجوایٹوں کے تحت میں اوپر مندرج ہو چکی ہیں یعنی ان مسلمان زمیندار جاگیردار اور ٹیکس ادا کرنیوالوں کو اپنی جماعت میں سے اپنے قایمقام ممبروں کے انتخاب کا حق ہوگا۔ جو دس روپیہ فیس داخلہ صرف ایکدفعہ یونیورسٹی فنڈ میں ادا کرکے اپنا نام درج رجسٹر کرائے اور اس رجسٹر میں اپنا نام قایم رکھنے کی غرض ہر سال پانچ روپیہ یونیورسٹی فنڈ میں ادا کرتا رہے چونکہ کارروائی انتخاب ممبران مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن شروع ہونیسے پہلے ضرورت ہے کہ یہ انتخاب کنندہ جماعتیں قایم ہو جائیں اسلئے ملک کے تمام زمینداران جاگیرداران

... یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی)

مدینۃ النسواں

نماز کی پابندی

عورتیں نماز کی تارک ہیں | **بعض احکام شریعت اسلام میں مردوں کے لیے خاص**

ہیں اور بعض عورتوں کے لئے لیکن عجیب بات ہے کہ اس زمانہ میں بعض احکام جو دونوں گروہوں کے لئے ہیں انھیں بھی ایک خاص گروہ کے لئے سمجھ لیا گیا ہے نماز کا حکم مردوں عورتوں دونوں کے لئے برابر ہے لیکن عورتوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے اور بہت سی عورتیں نماز کی تارک ہیں اگرچہ مرد بھی بہت سے اس حکم کی پابندی سے اپنے آپکو آزاد جانتے ہیں لیکن عورتوں میں تو غالباً یہ خیال راسخ ہو گیا ہے کہ انکے لئے نماز کی پابندی کوئی ضروری حکم نہیں یا وہ اس فرض کو فرض کفایہ خیال کرتی ہیں کہ اگر ایک مرد گھر میں نماز پڑھتا ہے تو وہ کافی ہے۔

اگر نماز پڑھتی ہیں تو کیونکر | **جو عورتیں نماز پڑھتی بھی ہیں تو عجیب طور**

سے۔ اکثر تو ایسی ہوتی ہیں کہ کبھی دل چاہا تو نماز پڑھ لی اور جب فرصت نہ ہوئی تو خیر کوئی پروا نہیں بہت سی عورتوں میں یہ مرض ہے کہ وہ اس عذر پر نماز ترک کر دیتی ہیں کہ ہمارے کپڑے پلید ہیں اور بچوں کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے انھیں ہم نماز نہیں پڑھ سکتیں لیکن یہ عذر بہت ہی بودہ اور کمزور ہے۔ اول تو یہ ایک آسان سا امر ہے کہ وہ دو جوڑے بنا رکھیں ایک جوڑے میں نماز ادا کریں اور دوسرے جوڑے کو عام طور پر استعمال کریں اگر دو جوڑے بنانے کی بھی طاقت نہ ہو تو جس وقت بچہ پیشاب کر دے اسی وقت کپڑا دھو دیں یہ کچھ بڑا کام نہیں ہے اگر سفر میں ہوں پانی نہ ملے تو اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیں لیکن نماز ترک نہ کریں۔

بعض عورتیں اس قسم کی ہیں کہ جو نماز تو باقاعدہ ادا کرتی ہیں لیکن اوقات کی پابندی نہیں کرتیں ظہر کی نماز عصر کے وقت ادا کرتی ہیں اور عصر کی مغرب کے وقت۔ اور اس طرح انھوں نے اوقات نماز ہی کچھ اور بنائے ہیں۔

بعض ان سے بھی آگے بڑھ گئی ہیں اور وہ الگ الگ نماز ادا کرنا ہی ضروری نہیں سمجھتیں بلکہ ظہر و عصر اور مغرب اور عشا کی نمازوں کو اکٹھا ملا کر پڑھ لیتی ہیں۔ حالانکہ اس طرح بغیر عذر شرعی کے نماز کا ادا کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

بعض عورتوں میں یہ مرض ہے کہ وہ نماز اکثر بیٹھکر ادا کرتی ہیں یا اسقدر جلد پڑھتی ہیں کہ وہ نماز ہی نہیں رہتی۔ غرض اس قسم کی بہت سی کمزوریاں ہیں جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے انھیں نماز کی حقیقت ایسی کوئی نہیں سمجھائی گئی کہ وہ اسکی پابندی کو ضروری قرار دیتیں یا اس شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کرتیں جو اس کے لئے ضروری ہیں۔

انکو سمجھانا مردوں کا کام ہے | **یہ کام مردوں کا تھا کہ انھیں سمجھاتے**

کہ نماز کا حکم صرف مردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ عورتوں کے لئے بھی ہے اور پھر ساتھ ہی انکو بتاتے کہ نماز کے اوقات کون سے ہیں اور کس طرح پانچ اوقات میں اپنے اپنے وقت میں نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اور ایک وقت نماز کا چھوڑنا بھی نہایت خطرناک اور شریعت کے خلاف ہے وامر اهلك بالصلوة واصطبر عليها

نماز کی ضرورت اور اس کے فوائد | **نماز ایک دروازہ ہے جس سے ہو کر انسان**

خدا تک پہونچ سکتا ہے۔ جو اس کے پڑھنے میں سستی کرتا ہے یا اسکو اپنی پوری شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتا یا اسکا بالکل تارک ہے وہ خدا کے حضور نہیں پہونچ سکتا بلکہ راستہ ہی میں رہ جاتا ہے۔ پس کوشش کرو اور جس طرح بھی ہو سکے اسکے پورا کرنے کی طرف توجہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کا تعلق کوئی چھوٹا سا تعلق نہیں ہے جس طرح عورتیں اپنے سنگھار اپنی آرائش اور بناوٹ پر وقت صرف کرتی ہیں اگر اسکا نصف وقت بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے پورے کرنے میں صرف کریں تو اس ذلت و نکبت میں کبھی نہ پڑتیں۔ اگر وہ خدا کی فرمانبردار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہر ایک دکھ اور تکلیف جس میں وہ مبتلا ہیں بچا لے۔ (الفضل)

خدا کی عبادت

فرض اے بہنو! عبادت ہو خدائے پاک کی
جان ڈالی ہے بنا کر جس نے صورت خاک کی
چاند سورج اور تارے جس نے پیدا کر دیے
دم کے دم میں رمز مخفی سب ہویدا کر دیے
خالق ارض و سما ہے وہ خدا ہے کارساز
نام ہے جس کی عبادت اور طاعت کا نماز
صبح ظہر و عصر و مغرب اور عشا کو لا کلام
کرتے ہیں اسکی عبادت بہنو مرد و زن مدام
وہ خدا جسکو ہماری ہر طرح کی فکر ہے
فرض ہم پر اس کی طاعت اور اسکا ذکر ہے
کیا ہی اچھا ہو جو ہم ہو جائیں پابند نماز
خوش رسول اللہ ہوں راضی خدائے بے نیاز
بھولکر بھی ہم نہ چھوڑیں اس مبارک کام کو
شوق سے مانیں گے حکم مذہب اسلام کو
(مجیبہ مروی)

مطائبات

نیکی کے راستہ پر اے نوجوان بڑھے جا

نیکی کے راستہ میں سو آفتیں ہوں سر پر | خنجر بکف ہو قسمت گردوں ہو مائل شر
رنج و محن کے بادل آئے ہوئے ہوں گھر کر | ہونے کو ہو قیامت برپا ہو شور محشر

ہاں اے جواں بڑھے جا آگے قدم دھرے جا
جبتک کہ دم میں دم ہے نیکی کا دم بھرے جا

تاریک شب ہو اس پر کالی گھٹا ہو مائل | پیچھے ہو خندق آگے آتشکدہ ہو حائل
راہیں کٹھن۔ کڑی ہو ایک ایک گرچہ منزل | لیکن نہیں مناسب اس وقت ہونا بددل

ہاں اے جواں بڑھے جا آگے قدم دھرے جا
جبتک کہ دم میں دم ہے نیکی کا دم بھرے جا

اب اور بدی کے چرچے ہو جائینگے ناسب | نیکی کے گیت آخر گائیں گے جا بجا سب
آہیں تری فلک پر ہو جائیں گی رسا سب | تیری صدا سے گونجیں گے ارض تا سما سب

ہاں اے جواں بڑھے جا آگے قدم دھرے جا
جبتک کہ دم میں دم ہے نیکی کا دم بھرے جا
(ع)

حسن عارضی

رہا حسن جہاں افروز تو بھی عارضی ہو کر | ہوا نظروں سے غائب چاندنی کی چاندنی ہو کر
دکھایا تو نے جلوہ انقلاب عالم فانی | ہوئی تاریک آنکھوں میں ہماری بزم نورانی
جو جو نکلا یا دل مضطر نے ہم بیتاب چونکے | ہوا اب امتیاز نیک و بد۔ ہم خواب سے چونکے
کہاں ہے شکل رعنا کی جبت اے شکل رعنائی | کہاں ہے صورت زیبا کی اب آگلی سی زیبائی
کہاں ہے وہ ادا۔ وہ ناز۔ وہ انداز مستانہ | کہ میں تجھ سے ترا گزرا ہوا افسون افسانہ
غضب! شام جوانی یوں سحر کے نور سے بدلے | کہ رنگ زلف مشکیں صنم کافور سے بدلے
کہاں ہے اب جبین صاف کا وہ نور کا عالم | جسے زاہد سمجھتا تھا چراغ طور کا عالم
کہاں ہیں تیرے ابرو کی بھی اب تیزی کہاں ہیں | اشارے سے جو کہتی تھیں کہ ہم ترچھی کمانیں ہیں
بہ شکر چشم فتان میں تری جادو نہیں باقی | نگاہ ناز کا وہ ناوک دلجو نہیں باقی
نظر کی برچھیوں کی جان لیوا وہ ادا غائب | شکار مرغ دل غائب۔ تری صید افگنی غائب
کہاں ہیں اب ترے رخسار آتشناک کے جلوے | لگا رکھے تھے دل میں آگ سے تیرا کے جلوے
رخ گلگوں پہ ترے آگئی زردی معاذاللہ | یہ کیسے تیری حالت ہو گئی ہیہات۔ افسوس
لب لعلیں کہاں ہیں اب، کہاں غنچہ دہن پیارے | ذرہ دندان جبینانی میں تھے جو در بہ تہ پیارے
عجب عالم ہے اس چاہ ذقن سے چاہ زنخداں کا | منور جسکو رکھتا تھا اجالا ماہ کنعاں کا
نہ اب وہ ساق سیمیں ہیں نہ دست نازنیں تیرے | مٹی تصویر کی صورت ہیں نقش دلنشیں تیرے
نہ وہ رفتار فتنہ زا، نہ اعجاز مسیحا کی | نہ ذوق خود نمائی ہے نہ وہ شوخی خود آرائی
کہاں مستی جوانی کی شرور حسن باقی ہے | کہاں تمکین دیندار و غرور حسن باقی ہے

خلاصہ یہ کہ یہ بساط ہی عجب قانون فطرت کا
مرقع پیکر حسن بتاں ہی صاف عبرت کا

208

حوادث و اخبار

ہندوستان

صاحب کلکٹر بہادر کانپور نے عام تسلی و تشفی کی خاطر حسب ذیل اعلان جاری کیا ہے۔

اعلان:- جو کہ بروز اتوار مورخہ ۳- اگست ۱۹۱۳ء کو کانپور میں ایک سنگین بلوہ وقوع میں آیا۔ لہذا یہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ آئندہ گرفتاریاں عمل میں نہیں آوینگی اور ان اشخاص پر جو ہنوز گرفتار نہیں ہوئے ہیں خواہ وہ مفرور ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں اور خواہ انکی شہادت اس امر کی ہو کہ بوقت ارتکاب جرم واقعہ واردات پر موجود اور بلوہ میں شریک تھے یا نہیں۔ انپر کوئی کارروائی عمل میں نہیں آویگی بجز ایسے اشخاص کے کہ جنہوں نے بلوہ کی بنا ڈالنے کی تحریک کی ہو یا دوسروں کو اشتعال دیا ہو۔

یہ نوٹس بذا مشتہر کیا جاتا ہے تاکہ جملہ اشخاص جو ۳- اگست کے وقوعہ کے بانی نہیں تھے اپنا حسب معمول کاروبار بلا کسی اندیشہ کے شروع کر دیں۔

۱۱- اگست کلکتہ - کل شام کو ۸ بجے کے قریب ایک یوروپین ریلوے افسر کچھ قلیوں کو ساتھ ایک مسجد واقع سکلوڈ روڈ کراچی کو روانہ ہوا جو ریلوے اسٹیشن شہر کے متصل واقع ہے۔ یہ مسجد ریلوے پولیس کی زمین پر داخل تھی اور خاصکر وہ مسلمان جو ریلوے پولیس میں ملازم تھے وہاں نماز پڑھا کرتے تھے اور عام خلائق بھی جایا کرتی تھی۔ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکام ریلوے مسجد کو مسجد نہ سمجھتے تھے کہ اسکے ذریعہ سے ایک ناجائز طور کی دست اندازی کی گئی ہے چنانچہ اسکے کھود ڈالنے کا حکم دیا گیا۔ اسپر افسر مذکور نے اپنے آدمیوں کو اس کام پر مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسجد بالکل کھد گئی کیونکہ اسکی عمارت بہت کم تھی۔ اس اثنا میں یہ خبر مشہور ہوئی اور مسلمانوں میں نہایت سنسنی پھیل گئی۔ لیکن جب مسلمان لیڈروں نے حد سے زیادہ اس بات کی کوشش کی کہ عام کے خیالات کو قابو میں رکھیں اور انہیں بڑی کامیابی ہوئی۔ آج صبح مسٹر پرسن کلکٹر کراچی کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی اور خوش قسمتی سے موقع پر پہونچکر مسجد دیکھی اور اسکے بعد احکام جاری کئے گئے کہ فورا مسجد از سر نو بنوا دیجائے قبل اسکے کہ صبح کو وقت گذرنے پاتا کامل طور سے مسجد بنکر تیار ہو گئی اور اب ہر طرح یہاں امن و امان پائی جاتی ہے۔

شملہ میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ایک ہی شخص دو کونسلوں کا ممبر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بنگال۔ بمبئی۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ پنجاب اور برہما میں کئی ایسے ممبر پائے جاتے ہیں جو امپیریل کونسل کے ممبر ہونیکے ساتھ صوبہ کی کونسل میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

رنگون و مولمین کے درمیان بوجہ دریا کے متلاطم و طوفان خیز ہونیکے جہاز رانی بند کر دیگئی تھی گذشتہ یکشنبہ کو اوسکے پھر جاری ہونے کی توقع کیجاتی تھی۔

ضرورت ہے

مدرسہ **خازن العلوم** خورجہ کے لیے ایک ایسے مدرس کی جو ریاضی مڈل تک اور فارسی اچھی طرح پڑھا سکے تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے طے کریں اور درخواستیں مع اسناد پتہ ذیل پر روانہ کریں۔

ناظم التعلیمات مدرسہ خازن العلوم
خورجہ (بلندشہر)

خطِ نسخ و نستعلیق

میں اگر آپ کو بغیر استاد کے کامل الفن بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب **لوحِ زمردین** فورا منگائیے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانیکے لیے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جس کے قابل مصنف منشی ابو الصدق سید محمد لائق حسین صاحب قوی زمرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے قیمت دو روپیہ ۲

عید کیلئے عمدہ اور زریں ٹوپیاں

ہندوستان میں جس طرح اعجاز نما چاول ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ اسی طرح امروہہ کی ریشمین اور زریں ٹوپیاں بھی جو امروہہ کی مستورات کی دستکاری کا اعلی نتیجہ اور عمدہ نمونہ ہیں۔ یہ ٹوپیاں میں نے اعجاز نما چاول کے خریداروں کے لئے اپنے خاص اہتمام سے تیار کرائی ہیں البتہ یہ وہی اصحاب خرید سکتے ہیں جو اعجاز نما چاول خرید چکے ہیں یا آئندہ خرید فرمائیں گے مذکورہ اصحاب انکی خریداری کا قصد فرمائیں۔ ان ٹوپیوں کی خصوصیت کی وجہ اعجاز نما چاول کے خریداران سے اس لئے کی گئی ہے کہ خریداران اعجاز نما چاول سے ایک پائی کا بھی نفع نہیں لیا جاویگا۔ ٹوپیوں کا فیشن کشتی نما اور نہایت دیدہ زیب ہے۔ تھوڑی تعداد میں تیار کرائی ہیں جلدی طلب فرمالیں ورنہ ختم ہونے پر تعمیل حکم سے معذور ہونگا۔ یہ ٹوپیاں عید اور شادی کے موقعہ پر اوڑھنے کے قابل ہیں۔ ٹوپیوں کی فہرست حسب ذیل ہے

ریشمین ہر رنگ کی	۱۲؍ سے	[illegible] تک	[illegible]
سبز زری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلابتونی	[illegible]	[illegible] تک	[illegible]
سلمہ ستارہ دار	[illegible]	[illegible] تک	ساٹن اور مخمل پر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مخمل پر

سر کا پیمانہ فرمائش کے ہمراہ آنا چاہیے

عید الفطر تک یہ متبرک تحفہ بالکل مفت منگا لیجئے اور اسکے صلہ میں عاجزہ کو بھی رمضان المبارک کی دعا سحری میں یاد فرمائیے

اعجاز نما چاول

یعنی ایک معمولی دانہ چاول پر پوری قل ھو اللہ شریف مع خریدار کے نام کے بہت خوشخط لکھی ہوئی ہے یہ وہی اعجاز نما چاول ہے جسکی قیمت آج سے پہلے گیارہ روپے (لعہ) مقرر تھی۔ یہ وہی نایاب تحفہ ہے جسکی زیارت اب سے پہلے سوائے بادشاہوں کے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ یہ وہی تعجب خیز تحفہ ہے کہ جس نے ایک دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے اسکی زیادہ تعریف کرنا فضول سمجھتی ہوں اور آپکی ضیافت طبع کیلئے چند اخبارات کے تازہ ریویو حسب ذیل کرتی ہوں ملاحظہ فرمائیے اس حیرت انگیز اور مقدس تحفہ کو میں نے تمام برادران اہل اسلام کے ہاتھوں تک پہونچانیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے اسلئے میں آپکو خوشخبری سناتی ہوں کہ وہ وقت آ گیا یعنی "اعجاز نما چاول"

یکم رمضان المبارک سے عید الفطر تک بالکل مفت لٹایا جاویگا

اسکے ہمراہ ایک خوشنما **چاندی کی ڈبیہ** جو گھڑی کے لاکٹ میں لٹکا سکتے اور تعویذ بنا کر گلے میں پہن سکتے ہیں اور ایک خوردبین جس میں حروف موٹے نظر آتے ہیں (یہ وہی خوردبین ہے جسکی قیمت سوداگران کلکتہ و بمبئی (عہ) لیتے ہیں) اور دو بٹن کی **منقش ڈبیاں** دیجاتی ہیں ان سب چیزوں کی قیمت داموں نہایت رعایتی صرف (عہ) ایک روپیہ پانچ آنہ بذریعہ وی۔ پی لیجاویگی۔ نصف درجن کی خریدار کو محصولڈاک معاف کر دیا جاویگا اور ایک درجن کی خریدار سے مبلغ ۵ مع محصولڈاک لیجاویگی۔ یہ عظیم الشان رعایت محض رمضان شریف کے آخر تک ہے۔ اسکے بعد یہ رعایت بند ہو جاویگی

عید کے بعد اصلی قیمت فی چاول گیارہ روپے پانچ آنہ لیجاویگی۔ **رعایتی تاریخ کو یاد رکھئے**

میری دلی آرزو ہے کہ آپ اسکو بہت جلد منگائیے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ اپنی اس کنیز کو بھی یاد فرمائیے

ہاں یہ اقرار کرنا بھی اپنا ضروری فرض سمجھتی ہوں اگر میرے تحریر شدہ چاول پر سورہ اخلاص کا کوئی حرف مع آپکے نام کے صاف نہ پڑھا جاوے تو یہ معمولی قیمت ایک روپیہ پانچ آنہ بھی بلا عذر واپس کر دونگی

[illegible]

ملنے کا پتہ:- عائشہ بیگم- قاضی اسٹریٹ- امروہہ (مراد آباد)

مدینہ پریس ... واقعہ بجنور میں باہتمام محمد حسن پرنٹر و مینیجر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵ | 211 | Regd. A. 575

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

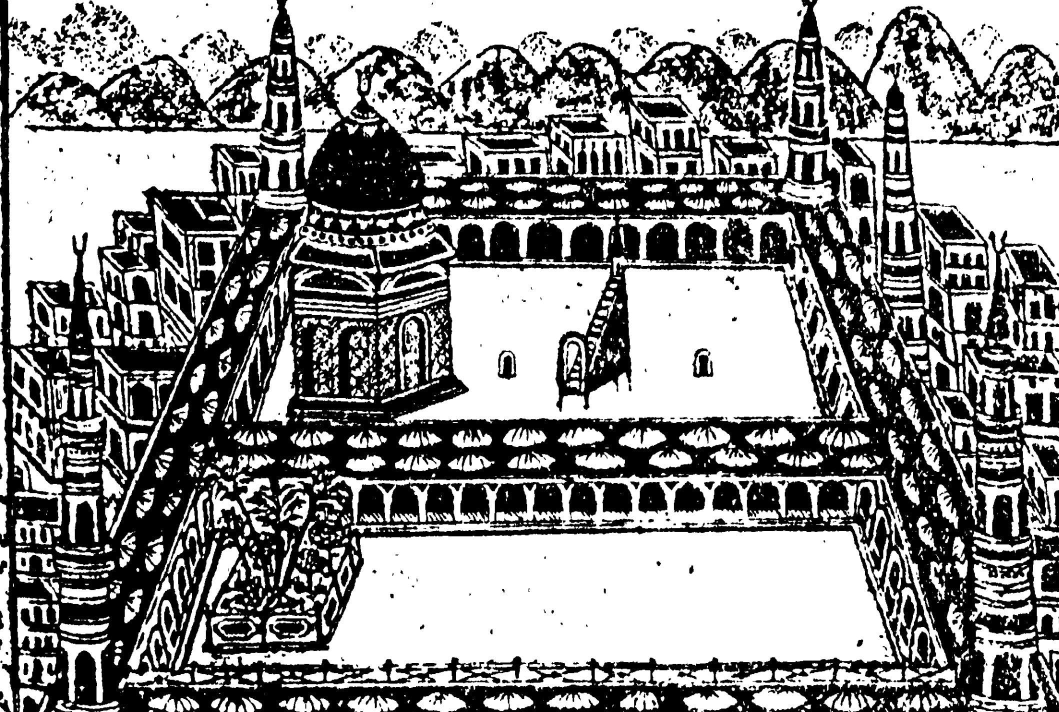
مسلمانوں کا واحد قومی و ملی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ ہندوستان تین روپیہ
ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط

[illegible]

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن بجنوری مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (ضلع بجنور) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

لندن ۱۴ اگست) فرانسس جوزف قیصر آسٹریا نے رومانیا کو امن دامان قایم کرنیں کامیابی پر بذریعہ تار مبارکباد دیکر رومانیا کی نسبت اپنی مخلص دوستی کا یقین دلایا ہے -

شاہ چارلس (رومانیا) نے اس بیرا دوستی کے تازہ ثبوت پر قیصر کا شکریہ ادا کرکے تکمیل صلح میں آسٹریا کا بہت بڑا حصہ لینے کی تعریف کی ہے -

وائنا ۱۴-اگست) اگرچہ روس کو معاہدہ بخارسٹ کی نظرثانی کے ارادہ کو ترک کرنیکی کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی تاہم سرکاری حلقے مطالبہ نظرثانی میں آسٹریا کا تنہا رہ جانا ممکن سمجھتے اور ظاہر کرتے ہیں کہ خواہ روس کا آخری رویہ کچھ ہی ہو - آسٹریا بلقان میں نمایاں جگہ حاصل کرنے کی غرض سے برابر ساعی رہیگا اور بلغاریہ کو انتہا درجہ کی ذلت سے محفوظ رکھیگا -

صوفیہ ۱۲-اگست) صوفیہ ڈویژن کی سپاہ کل یہاں وارد ہوئی - لوگوں نے بڑے جوش سے خیر مقدم کیا اور اسپر پھول برسائے - شاہ فرڈیننڈ بھی پتوں کا تاج سر پر رکھے تھا اور اعلیٰ افسران کے آگے آگے آرہا تھا - افسران کو بھی اسی طرح آراستہ و پیراستہ تھے -

لندن ۱۴-اگست) ریوٹر کا نامہ نگار جو بخارسٹ سے صوفیہ پہنچگیا ہے اس کا بیان ہے کہ فوج کی واپسی زوروں پر ہے - سرستیکنن البنی ٹرینوں سے جنہیں فوج سے رخصت شدہ سپاہی سوار ہیں معمور ہے - سب اچھے اور تندرست نظر دکھائی دیتے ہیں - ہزیمت کی کوئی علامت نظر نہیں آتی - بخلاف ازیں انکی روش سپاہیانہ اور منضبط ہے - فوج میں رومانیا کے خلاف سخت ناراضی پھیلی ہوئی ہے جسکی مداخلت بلغاریہ کی گردن کا باعث ہوئی - اجنبی فوجی اتاشیوں کا خیال ہے کہ التوائے جنگ کے موقعہ پر بلغاری سپاہ کی حالت اچھی تھی سیونانی لشکر کو انھوں نے منتشر کرنا شروع کردیا تھا - جو دونوں میں گھیر لیجاتی ورنہ اس طرح مراجعت پر مجبور رہوتی - بیرونی اسٹیشنوں اور خاص صوفیہ کے جوش و خروش سے ظاہر ہے - حال کی بدقسمتی کے خلاف قوم کی ہمت ٹوٹ گئی ہے - لوگ سپاہ کو انتہا درجہ کی حب الوطنی دکھانیوں سے ویلکم کہہ رہے ہیں -

صوفیہ ۱۱-اگست) بلغاریہ نے دول کے نام ایک نوٹ بھیجا ہے جسمیں ظاہر کیا ہے کہ ترک ایدریانوپل اور مصطفیٰ پاشا کی طرف بڑھے چلے آرہے ہیں یہ نہایت غیر موزوں امر ہے کہ معاہدہ بخارسٹ تو فوج کو توڑ دینے پر مجبور کرتا ہے اور دوسری طرف ترکوں کو اصول معاہدہ لندن سے انحراف کی اجازت دیجاتی ہے - بلغاریہ دول سے ملتجی ہے کہ تھرالیس میڈیا کے بلغاری علاقہ میں ترکوں کی مسلسل موجودگی کا انسداد کریں -

وائنا ۱۲-اگست) ابیالتی کارسپانڈنٹ ہیں سقوطری کی اس مضمون کی مراسلت طبع ہوئی ہے - کہ ہاٹی - گروڈا - کلیمنٹی - کسرانی اور سکیلجی قبائل نے نائب امیرالبحر برلی کو عرضداشت پیش کی ہے کہ البیوری قبائل ان حدود کو جو کانفرنس سفرائے لندن نے معین کی ہیں منظور نہیں کرتے اگر بیس روز کے اندر منظوری میمورل کی اطلاع موصول نہوئی - تو البیوری توزی پر چڑھائی کردینگے - اسٹریا و اطالوی قنصل جنرلوں کو بھی اس قسم کی عرضداشتیں بھیجی گئی ہیں -

لندن ۱۲-اگست) بوسنیا کے مختلف مقامات میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے - جہاں چھ سو نوں کے علاوہ کئی مشتبہ مریضوں کی رپورٹ ہوئی ہے - مراجعت کناں رومانوی فوج میں بھی اسکے بہت سے کیس ہوئے - مانٹی نیگرو کا لشکر سرحد پر ہیضہ پھیل جانیکی وجہ سے رکا پڑا ہے -

وائنا ۱۴-اگست) یہاں البانویوں اور سربیوں میں سخت جنگ و جدل کی خبر موصول ہوئی ہے - اوّل الذکر کا سپہ سالار بیٹے بو لفٹنٹ تھا - سرب ضلع کروجہ کی سرحد سے گذر کر البانیا میں داخل ہوگئے تھے - رپورٹ ہوئی ہے کہ قبائل ہوئی دگر و دا مانٹی نگرو سے الحاق پسند نہیں کرتے -

شاہ چارلس نے شاہ فرڈیننڈ کے نام تار میں بلغاریہ کی صلح پسندی کے اعتراف کے بعد توقع ظاہر کی ہے کہ امن بلغاریہ کے لیے خوشحالی لانیکا باعث ہوگا -

شاہ فرڈیننڈ نے بجواب تسلیم کیا ہے کہ خونریز جنگ کا اختتام محض رومانیا کے باہمی تعلقات زیادہ گہرے ہونے کی توقع کیجاتی ہے -

شاہ چارلس والئے رومانیا نے شاہ یونان یرق و مانٹی نگرو کو صلحنامہ پر دستخط کرنے پر بذریعہ تار مبارکباد دی ہے - شاہان موصوف نے بجواب مناسب الفاظ میں شاہ چارلس کا شکریہ ادا کیا -

ایکہزار جین کی سرکاری سپاہ نے ۱۱-اگست کو منینگ بانفسوں کو تنہائی کر قریب شکست دی اور شکستوں کو

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۱۳ء

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال -

مدعی - رانی جانی کنور ساکن کاشی پور ٹھیکہ دار موضع ٹانڈا ہیرا پور کاشی پور -

بنام

مدعا علیہ - مارٹے ولد پیران قوم باغبان موضع دلیہ تحصیل ٹھاکردوارہ ضلع مراد آباد -

دعوے مبلغ ۔۔ روپیہ بروے تمسک جو کہ بتاریخ ۱۳-اگست ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر عدالت ہذا میں یہ نالش دائر ہوئی ہے اور واسطے مقابلہ کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء مقرر کیگئی ہے لہٰذا تم واسطے جواب دہی دعوے ہذا کی بتاریخ روز مذکورہ بالا پیشتر دوپہر کے عدالت ہذا میں بمقام کاشی پور حاضر آؤ -

المرقوم ۱۵-اگست ۱۹۱۳ء -

مہر عدالت

دستخط حاکم

علمی دنیا میں ایک نئی ایجاد

خط نسخ و نستعلیق

میں اگر آپکو بغیر اُستاد کے کامل الفن بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب **لوح زمردین** فوراً منگائیے اجتک نسخ و نستعلیق سکھانیکے لئے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جسکے قابل مصنف منشی ابوالصدق سید محمد لائق حسین صاحب قوی زمرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت و صفائی سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے قیمت ۳ محصول بذمہ خریدار -

ملنے کا پتہ - منیجر اخبار "مدینہ" بجنور

خضاب لاجواب و لپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا چمکدار ہوجاتے ہیں - ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے - رنگ نہایت پختہ اور سیاہ - لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے - ایک بکس ایکروپیہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار - وی پی منگوائیے -

پتہ - حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی

نمبر (۲) ڈاکٹر ایس - کے برمن کی تائی ہی

دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے - روتے کو ہنساتی ہے ایک باریک و مضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر دوا روئی لپیٹ کر اوسے اس دوا میں ڈبو کے ٹھیک درد کے مقام مقام پر لگائیے اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈبو کے اُس میں بھر دیں فوراً درد بند ہوتا ہے -

قیمت فی شیشی ۴ر محصولڈاک ایک سے ۶ شیشی تک چھ آنہ (۶)

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہوجانے سے پیپ کا آنا - چاہے نیا ہو یا پرانا - یہ دوا نہایت مفید ہے اسکے استعمال کے لئے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہیے بعدہ دوا دیا جاوے قیمت ۴ر - فی شیشی مع پچکاری کانچ (۳) محصول ہر دو چیز (۵ر)

ڈاکٹر ایس - کے برمن ۱۵-۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح و دافع الوبار

یہ شربت عمدہ قسم کی شربتی پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور جو گرمی خشکی کو ہیں یا کسی کشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دو دو - گھی یا دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے آنکھ کھلجاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا - علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار - آتشک رک و خون - بواسیر - تبخیر - مالیخولیا - اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے - غرضیکہ امراض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھر کو جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے - اور خارش تر و خشک میں بھی فائدہ پہونچاتا ہے - یہ شربت ہمارے یہاں کثرت سے تیار ہوتا ہے - باایں ہمہ فی بوتل (عہ) دو دو خورد شیشی ۴ - اونس ۱۲ر - اونس ۶ر ایک اونس (۱۰ر)

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

واقعۂ ہائلہ کانپور

ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

مقدمہ کی تحقیقات گورنمنٹ ہند کو کرنی چاہئے

(۱)

کانپور کی مسجد مچھلی بازار کے واقعۂ ہائلہ کے متعلق ہمارے معزز معاصر وکیل نے ایک نہایت ضروری مضمون ۱۳ - ۱۶ - اگست کی اشاعت میں شائع کیا ہے جس میں معزز معاصر نے تمام ضروری باتوں پر تفصیل سے بحث کرکے گورنمنٹ کو دکھایا ہے کہ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور آخری تصفیہ میں گورنمنٹ کو کن امور کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ذیل میں ہم اس کا آمد مضمون کو ناظرین مدینہ کے ملاحظہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

عہد فاروقی کا یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر فاروق منبر پر کھڑے حضار مجلس سے کسی معاملہ میں مشورہ کر رہے تھے کہ ایک اعرابی نے آگے بڑھکر کہا "مال غنیمت میں سے جو چادریں آئی تھیں۔ اُن میں سے ہر ایک کے حصہ میں صرف ایک آئی تھی تمہارے جسم پر یہ قبا اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ چادر کا کپڑا لگا ہے - یہ امر عدل و مساوات کے خلاف ہے کہ تم اوروں سے زیادہ حصہ لو- اس لئے نہ تم خلافت کے قابل ہو- اور نہ ہم تمہارا حکم ماننے پر مجبور ہیں"

زمانہ حال اور نیز اوس زمانہ کی غیر مسلم حکومتوں کی معیار کے مطابق فاروق اعظم کے لئے یہ کچھ مشکل نہ تھا کہ وہ اس گستاخ عرب کو پابہ زنجیر زندان میں بھجوا دیتے - لیکن اوس عظیم الشان انسان کی حمیت و غیرت و احساس فرض منصبی کو یہ کیونکر گوارا ہو سکتا تھا کہ جو روح اوس نے خود رعایا میں پیدا کی تھی اور جس کی بدولت وہ اپنے اس سوال کے جواب میں کہ اگر میں جادۂ مستقیم سے قدم باہر رکھوں تو تم کیا کروگے ایک تیغ زن مسلمان کی زبان سے یہ الفاظ سنکر کہ "ہم تمہیں اس تلوار سے سیدھا کر دیں گے" اظہار

مسرت کر چکا تھا - اوس کے استعمال سے ان کو روکتا اور اس موقع پر اپنی انتہائی معدلت گستری و حق پرستی کا ثبوت پیش کرنے سے قاصر رہتا - اس لئے مسلمانوں کے اوس جلیل القدر خلیفہ نے اپنے تئیں مدعا علیہ کی حیثیت میں پاکر اپنے فرزند سے کہ وہ حقیقت حال سے آگاہ تھا - اپنا ڈیفنس کرایا - اور جب تک وہ اپنی بریت اچھی طرح نہیں ثابت کر چکا - چین نہیں لیا - لیکن آج ہم کیا دیکھتے ہیں - کانپور میں مقامی حکام ایک سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے مسجد کا ایک حصہ بزور سنگین گرا دیتے ہیں - چند غریب مسلمان منہدمہ حصہ کو از سر نو تعمیر کرنے کا تہیہ کرتے ہیں - اون پر بھری ہوئی بندوقوں کی باڑیں چلائی جاتی ہیں - دو درجن مسلمان شہید اور بیسیوں مجروح ہوتے ہیں - اور سیکڑوں زندان بلا میں ڈالدیئے جاتے ہیں - لیکن حکام کی اس ناعاقبت اندیشی اور بے انصافی کے خلاف جب آواز بلند کی جاتی ہے اور عام رائے پکار اٹھتی ہے کہ اس تمام کشت و خون کے ذمہ دار حکام وقت ہیں اور اون کو عبرت ناک سزائیں دینی چاہئیں تو صوبہ متحدہ کے حاکم اعلیٰ سر جیمس مسٹن بجائے اس کے کہ انصاف و مساوات کی بنا پر ملزموں کو کیفر کردار تک پہونچاتے اون کی رحمدلی اور انصاف پروری کی تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں - کہ "نقض امن کا واقعہ ایسی خوفناک صورت میں پیش آیا کہ مقامی حکام اوس کے دبانے کے لئے اپنی پوری طاقت استعمال کرنے پر مجبور ہوئے - میں جس وقت کانپور پہونچا ہوں - تو یہ پرشور ہنگامہ ختم ہو چکا تھا - لیکن اس کے افسوسناک نتائج میرے دیکھنے کے لئے ابھی باقی تھے - میں نے زخمیوں کو جاں بلب لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا - بیواؤں اور یتیم بچوں کی دردناک آہ و زاری اپنے کانوں سے سنی - میں نے اس سے اس فضول اور بالکل غیر ضروری تکلیف کا کسی قدر اندازہ لگایا جس میں ان غیر مآل اندیش لوگوں نے اپنے آپ کو مبتلا کر لیا تھا - میں نہیں کہہ سکتا کہ کن کن پر الزام ہے - کیونکہ اس کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے - لیکن یہ ایک افسوسناک بات ہے جو جہالت اور ناعاقبت اندیشی سے عمل میں آئی - مجھ پر حکام وقت کی مہربانی اور انسانی ہمدردی کا بڑا اثر ہوا - پولیس نے شورش کے رفع ہوتے ہی گرفتاران عذاب کو جس سرگرمی کے ساتھ مدد دی ہے زخمیوں کو اوٹھا اوٹھا کر ہسپتال پہنچایا ہے - اور

بہ مقتضائے حالات اُس موقع پر جس صورت میں بن پڑا انہیں آرام دیا ہے - ان سب کا اثر میرے دل پر دیر تک قائم رہے گا - علاوہ ازیں انھوں نے مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرپرستی و رہنمائی میں باوجود اتنے جھگڑے کے انتقام لینے کا خیال نہیں کیا بلکہ لوگوں اور زخمیوں کی بہت مدد کی - اور قیدیوں میں اس بات کا بہت خیال کیا کہ کون سے لوگ دراصل بلوہ کے بانی تھے اور کون سے ایسے تھے - جو اتفاقاً اُن سے مل گئے تھے - ان تمام باتوں میں سے جس بات نے مجھ پر سب سے زیادہ اثر کیا وہ اُن لوگوں کی سنگین ذمہ داری ہے - جو خود تو موقع فساد سے دور اور محفوظ ہیں - لیکن اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ کانپور کے جاہل و بے خبر عوام الناس کے جذبات کو بھڑکا رہے ہیں - خدائے ذوالجلال کے علاوہ لوگوں کی نگاہ میں بھی اس تمام مصیبت اور خونریزی کا وبال انہی لوگوں کی گردن پر ہے"

اس تقریر میں شہدائے کانپور کی مظلوم بیواؤں اور بے بس یتیموں کی آہ و بکا اور خانہ خدا پر قربان ہونے والوں کی دردانگیز حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد ہز آنر نے جس عجیب و غریب پیرایہ میں حکام وقت کی فروگذاشتوں - خطاؤں اور قصوروں کو نظر انداز کرنا چاہا ہے - اور جس طریقے سے اس قتل خونریزی کی ذمہ داری بیرونی مسلمانوں کی گردن پر منڈھنا چاہی ہے - اُس کا مقابلہ عہد فاروقی کے اُس واقعہ سے کرو - جو اوپر درج کیا گیا ہے - اول الذکر واقعہ میں ایک جلیل القدر روحانی پیشوا اور دنیوی تاجدار پر ایک نہایت سنگین الزام لگایا جاتا ہے - لیکن وہ بجائے اس کے کہ اپنے رعب خلافت یا پُرفریب حکمت عملی کے ذریعہ سے اس معاملہ کو رفع کرنے کی کوشش کرتا - اپنے تئیں بطور مدعا علیہ کے پیش کرتا اور خود اپنے فرزند کو حکم مقرر کرتا ہے کہ وہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان انصاف کرے - لیکن آج ایک صوبہ کا لفٹنٹ گورنر چند مقامی حاکموں کے عیبوں کو نظرانداز کرنے اور انہیں بے تصور ظاہر کرنے کے لئے اون کی غیر محسوس رحمدلی اور انصاف پروری حکام وقت کی طرف سے ظہور میں آئی - ہم اس پر گفتگو نہیں کریں گے - یہ معاملہ جب عدالت میں پیش ہو گا - اور اس کے تمام روشن و تاریک پہلو پبلک کے روبرو آجائیں گے تو دنیا کو خود بخود معلوم ہو جائیگا

کہ اس قسم کی "رحمدلی و انصاف پروری" کا یہ کونسا موقع تھا اور بحالی قیام امن کے لئے جب اور بے شمار ذرائع موجود تھے - اور راز و قانون انگریزی جب سب سے پہلے "سول" (ملکی) طاقت کے ذریعہ مجمع کو منتشر کرنے کا موقع حاصل تھا اور بندوق کی ہلاکت آفریں گولی صرف بطور آخری چارہ کار استعمال کرنی جائز تھی - تو مسٹر ٹائلر اور اوس کے ہمنوا افسروں کا یہ عاجلانہ فعل کہاں تک حق بجانب کہا جا سکتا ہے اور ہز آنر نے جو توصیف و تعریف کے پھول اون پر برسائے ہیں وہ اُس کے کہاں تک مستحق ہیں - ہاں ہمیں اس کہنے میں متعلق تامل نہیں ہے - کہ ہز آنر کا یہ ارشاد کہ "میں نہیں کہہ سکتا کہ کن کن پر الزام ہے کیونکہ اس کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے" ایک ایسا اصول ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - اور جس کی پابندی ایسے حالات میں ضروریات سے ہے - کیونکہ کسی ایسے معاملہ پر اظہار رائے کرنا جو جوڈیشل تحقیقات کے زیر عمل ہو مصلحت - انصاف اور قانون کے سراسر خلاف ہے - اور اگر ہز آنر بھی اس پر کاربند ہوتے - تو پیچیدہ معاملات میں جو الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں - اُن کے سلجھاؤ کی صورت بآسانی نکل سکتی تھی - لیکن تعجب ہے کہ ہز آنر نے یہ اصول بیان کر دینے کے باوجود اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار بھی کر دیا - اور حکام وقت اور پولیس کو تمام الزامات سے بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کی - جو ایک صوبہ کے حاکم اعلیٰ کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ہے - اور جس کا اثر ان تمام کلمہ گو والی پر یقیناً نہایت ناگوار ہو گا - اقتضائے وقت اور مناسبت موقع کے لحاظ سے ہز آنر کو اس وقت اپنی رائے ہرگز ظاہر نہیں کرنی چاہئے تھی - صاف ظاہر ہے کہ ہز آنر کا تمام ذمہ داری کا بار گردن مسلمانوں کے کندھوں پر ڈالنا اور خدائے ذوالجلال اور لوگوں کی نگاہوں میں اس تمام مصیبت اور خونریزی کا وبال انہیں لوگوں کی گردن پر ڈالنا اور دوسری طرف مقامی حکام کی کارگذاری کی داد دینا یہ تمام باتیں جو عجیب و غریب اثر جوڈیشل تحقیقات پر ڈال سکتی ہیں - اُس کو ایک ادنے سے ادنے عقل کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے اور ایک صوبہ کے سب سے بڑے بااختیار حاکم کی اس قسم کی رائے کی موجودگی میں ماتحت حکام سے انصاف اور تحقیقات کی جو کچھ توقع

مسجد مچھلی بازار کانپور

کے حادثہ قیامت خیز کا مقدمہ

(۱)

۱۴ اگست کو کانپور کے ماخوذین کا مقدمہ جن پر حسب دفعات ۱۴۷ و ۳۳۲ تعزیرات ہند بحالت ادائے فرائض عہدہ دار سرکار کو ضرب شدید پہنچانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر الف مالکم نیو سمتھ سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں بغرض سماعت پیش ہوا۔ مسلح پولیس کا ایک دستہ عدالت میں موجود تھا۔

مقدمہ تبدیل کرانیکی کوشش مسٹر مظہر الحق نے جو ماخوذین کی طرف سے پیروکار ہیں حسب دفعہ ۵۲۹ ضابطہ فوجداری اس بناپر درخواست پیش کی کہ ماخوذین مقدمہ جناب گورنر جنرل با اجلاس کونسل سے، اس مقدمہ کو کسی ایسی عدالت میں منتقل کئے جانے کی درخواست پیش کرنا چاہتے ہیں جو الہ آباد ہائی کورٹ کی بجائے کسی اور ہائی کورٹ کی ماتحت ہو۔ اس لئے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہے۔

مسٹر مظہر الحق نے جو درخواست پیش کی اس میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ کی آگرہ والی تقریر کا حوالہ دیا جو ہز آنر نے دوران ۶ اگست کو فرمائی تھی جبکہ وہ حادثہ کانپور کے بعد موقع کا ملاحظہ اور کسی قدر تفتیش فرماکر واپس آئے تھے۔ اس تقریر میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے بعض ایسے اہم پہلوؤں کے متعلق اظہار خیال فرمایا جو زیر بحث ہیں اور جن کا تصفیہ کسی قانونی عدالت سے ہونا ضروری ہے اور اس لئے ماخوذین کے خلاف بہت ہی قبل از وقت فیصلہ کیا اور بری رائے قایم کرلی ہے۔ علاوہ ازیں ہز آنر موقع واردات کی طبعی حالت کو جو عدالت کو فیصلہ مقدمہ میں بہت زیادہ مدد دے سکتی تھی بالکل تبدیل کردیا ہے جس کے باعث اس مقدمہ کی نہایت ضروری شہادت ناقص اور معدوم ہوگئی ہے اور ملزمین کو اندیشہ ہے کہ اس صوبہ کی ایسی عدالتیں جو ہز آنر لفٹننٹ گورنر کی ماتحت ہوں سائیس کے حق میں ہرگز پورا انصاف نہیں کرسکیں گی۔ اس درخواست کو پیش کرتے ہوئے مسٹر مظہر الحق نے یہ بھی بتایا کہ حضور وایسرائے باجلاس کونسل کی خدمت میں جو عرض داشت بہ استدعائے تبدیلی کی جائے گی وہ کلکتہ میں تیار ہوچکی ہے۔

مسٹر بوائز نے سرکار کی طرف سے اس درخواست کی مخالفت کی۔ مسٹر حق نے دوران بحث میں ہز آنر کی آگرہ والی تقریر متعلقہ حادثہ کانپور کا خلاصہ پڑھکر سنایا کہ ممدوح نے اپنی تقریر میں پولیس کو نہیں بلکہ مسلمانوں کو برسرزیادتی ظاہر کیا۔ الزام جنون مذہبی کی نسبت مسٹر مظہر الحق نے کہا کہ میں مسلمانان کانپور کی جانب سے اس بیان کی تردید کرتا ہوں۔ اس سے ہمارے مذہب کی توہین ہوتی ہے اس کے علاوہ ہز آنر کے اور خیالات بھی ایسے ہیں جن کی لفظاً لفظاً تردید کی جاسکتی ہے۔

عدالت نے اس درخواست کی نسبت حکم صادر کرتے ہوئے کہا کہ درخواست کی تائید میں پہلی وجہ یہ پیش کی گئی ہے کہ ہز آنر لفٹننٹ گورنر کی آگرہ والی تقریر کے بعض فقرات میں ماخوذین کے خلاف قبل از وقت رائے ظاہر کی گئی۔ دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ تقریر کے حسب ذیل فقرہ سے اس امر کا قبل از وقت فیصلہ ظاہر ہوتا ہے کہ زیادتی کس کی ہے "امن عامہ میں ایسی عجلت اور ایسی شدت کے ساتھ خلل ڈالا گیا ہے کہ مقامی حکام کو مجبوراً اپنی تمام موجودہ قوت سے اس کے انسداد میں کام لینا پڑا"۔ لیکن عدالت اس خیال سے متفق نہیں۔ ایک دوسری جگہ افسران پولیس کی انسانی ہمدردی کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس درخواست میں اس بات سے انکار کیا گیا ہے کہ پولیس نے انسانی ہمدردی کی لیکن یہ امر زیر بحث نہیں ہے ایک اور حجت یہ پیش کی گئی ہے کہ اس حادثہ کے متعلق فساد میں واقعی حصہ لینے والوں اور بے گناہ تماشائیوں میں تمیز کرنے کی بے حد احتیاط کی گئی ہے یہ فقرہ بھی ان اشخاص کے خلاف متعصبانہ اور قبل از وقت فیصلہ ہے۔ جو گرفتار کئے گئے ہیں کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ماخوذین نے فساد میں عملی حصہ لیا ہے لیکن صاحب مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس خیال سے بھی متفق نہیں ہوں کیونکہ ہر شخص کے مقدمہ کا فیصلہ اس کے متعلقہ واقعات کی بناپر کیا جائیگا اور سمجھ میں نہیں آتا کہ عدالت اس شخص کے خیالات سے کیونکر متاثر ہوسکتی ہے جو وقوعہ کے وقت موقعہ پر موجود نہیں تھا لہذا میں درخواست نامنظور کرتا ہوں۔

گیارہ ماخوذین کی رہائی اس کے بعد ۱۱۸ ملزمین کے نام ایک ایک کرکے پکارے گئے اور قریباً دو درجن ملزمین نے اپنی عمر ۱۲ اور ۱۶ کے درمیان بتلائی۔ جب ملزمین کی مکمل فہرست تیار ہوچکی تو مسٹر بوائز نے ۱۱ لڑکوں کے خلاف جن کی عمر ۱۴ سال سے کم ہے مقدمہ واپس لینے کی درخواست کی جو عدالت نے منظور کرلی اور گیارہ ملزم اسی وقت رہا کردئے گئے۔

چھ ملزموں کے خلاف جو سخت زخمی ہیں اور عدالت میں بلا تکلیف حاضر نہیں ہوسکتے التوائے مقدمہ کی درخواست کی گئی جو منظور ہوگئی۔ باقی ۱۰۷ ملزمین کے مقدمہ کی سماعت کل سے شروع ہوجائے گی۔

مقام وقوعہ کی تبدیل ہیت مسٹر مظہر الحق نے مقام وقوعہ کی تبدیل ہیئت کا جو ذکر کیا ہے وہ ایک چار دیواری کی تعمیر سے تعلق رکھتا ہے جو مسجد مچھلی بازار کانپور میں مقامی حکام نے لفٹننٹ گورنر کی منظوری سے اٹھادی ہے۔ اس دیوار کی تعمیر نے فی الحقیقت مسجد کے اندرونی حصہ کے منظر پر پردہ ڈال دیا ہے جو پہلے مسجد کے انہدام کیے جانے سے باہر سے نظر آتا تھا۔

۱۵ اگست کی کاروائی سرکار کی جانب سے مسٹر بائز نے مقدمہ کی کارروائی شروع کی۔ مسٹر موصوف نے کہا کہ یکم جولائی کو مچھلی بازار کی مسجد کا ایک حصہ منہدم کیا گیا۔ یکم اور ۳ جولائی کو عیدگاہ میں اس واقعہ کے متعلق جلسے منعقد کئے گئے ۳ اگست کو عیدگاہ میں عام مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس کے بعد مسلمانوں کی ایک نسبت بڑی تعداد مسجد کی طرف روانہ ہوئی۔ سب انسپکٹر تصدق حسین سفید کپڑوں میں مسجد کے پاس کھڑا تاکہ دیکھیں کیا ہوتا ہے مسجد کے کچھ آدمیوں نے اسے پہچان لیا اور اس کی طرف اینٹیں پھینکی گئیں۔ سب انسپکٹر مسجد سے چارسو قدم کے فاصلہ پر گلس بازار چوکی کی طرف پیچھے چلے گئے۔ اس نے سٹی انسپکٹر کو اطلاع دی کہ جو حصہ گرادیا گیا ہے اسے آدمی دوبارہ تعمیر کررہے ہیں۔ اسپر کوتوال پولیس دو یا تین سپاہیوں کے ساتھ آگے بڑھا۔ مسجد کے نزدیک پہونچنے پر اسپر پتھر پھینکے گئے اور چوکی کی طرف پیچھے ہٹادیا گیا۔ کوتوال پھر ۲۵ آدمیوں کی جمعیت لیکر جن کے پاس ایک یا دو برچھے تھے مسجد کی طرف بڑھا۔ لیکن مسلمانوں نے پھر اسے چوکی کی طرف پسپا کردیا۔ اور اس کا تھا تب کیا مسلمانوں نے برچھے چھین لئے۔ اور کئی اور چیزیں پھینکدیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کلکٹر نے پولیس کے سپاہیوں کو پیچھے چھوڑ دیا اور تنہا مسجد کی طرف گھوڑے پر سوار ہوکر گیا لیکن اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا جو کوتوال اور اس کے سپاہیوں کے ساتھ کیا گیا تھا اسپر کلکٹر مسلح پولیس کے سپاہی لایا ان پر بھی حملہ کیا گیا ہر پہلو سے اس امر کا اندیشہ نظر آتا تھا کہ لوگ پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے۔ حقیقت میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ برا سلوک کیا گیا مسجد میں ستر آدمی گرفتار کئے گئے۔ تین یا چار دونالی مردہ پائے گئے۔ ۵۰ آدمی مسجد کے قریب گرفتار کئے گئے۔ زخمیوں کی کوئی فہرست تیار نہیں کی گئی انہیں علاج کے لئے فوراً ہسپتال پہونچایا گیا۔ ۴۸ لڑکے جنہیں اور آدمیوں کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا تھا رہا کرلئے گئے۔ مسجد کے اندر ستر اور مسجد کے باہر ۳ گرفتار شدہ اشخاص کو حوالات میں ڈالا گیا۔ اور بعد ازاں انہیں جیل خانہ بھیج دیا گیا۔ سرکار شناخت یا زبانی شہادت پر کوئی زیادہ بھروسہ نہیں کرے گی۔ جو ہمیشہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف اس بات پر بھروسہ کرے گی کہ جو آدمی گرفتار کئے گئے تھے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے حالانکہ منتشر ہونے کے لئے ان کے پاس کافی وقت تھا اور انہیں بار بار چلے جانے کے لئے کہا گیا پولیس نے زیر دفعات ۱۴۷ اور ۳۳۲ تعزیرات ہند ملزمین پر الزام عاید کیا مستغیث کو اس امر کا علم نہیں ہے کہ مستغاث علیہم کیا طرز عمل اختیار کریں گے۔ اگر مستغاث علیہم نے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل پیش نہ کی تو دفعہ ۳۳۲ کی رو سے زیادہ سنگین الزام جو صرف ایک کیس میں قابل سماعت ہے عدالت کی منظوری سے واپس لیا جاسکتا ہے۔ اگر برخلاف اس کے ملزمین نے یہ کہا کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس کے لئے وہ بالکل حق بجانب تھے تو مستغیث کو سزاوار طریق عمل کے متعلق زیادہ سختی سے کام لینا پڑے گا۔

شہادت استغاثہ سرکار کی طرف سے پہلی شہادت لالہ کرشن سہائے ہیڈ کلرک کی ہوئی جس نے بیان کیا کہ ۳ اگست کی صبح کو ۹ بجے اور ۱۰ بجے کے درمیان اس نے صاف طور پر مسلمانوں کے تین گروہوں کو دیکھا جو سبھی دوڑ میں اس کے مکان کے پاس سے ٹرام گاڑی کے شیڈ کی طرف جارہے تھے پہلے گروہ میں کوئی ۵۰ آدمی شامل تھے باقی دو گروہوں میں دو دو تین تین سو آدمی تھے، یہ تمام آدمی ننگے سر کلمہ پڑھ رہے تھے۔ ۱۰ بجے دن کے اس نے ایک گروہ دیکھا جو اندازاً دس ہزار تھا۔ اگرچہ گواہ اپنے اندازہ کو صحیح نہیں کہہ سکتا، جس وقت یہ گروہ اس کے مکان کے پاس سے گذر رہا تھا بعض لوگ گروہ میں سے نکل آئے اور گروہ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلادئے تاکہ روک تھام کی جائے اس پر ہجوم ٹھہر گیا اور کچھ مشورہ ہوا جو لوگ ہجوم کے لیڈر نظر آتے تھے انہوں نے مسلمانوں کو اکسایا کہ اپنی دکانیں بند کردیں اور ان کے پیچھے چلے آئیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ تم الخنزیر کھانے کے جرم کا ارتکاب کریں گے۔ اس موقع پر گواہ نے دیکھا کہ پانچ کابلی لاٹھیوں کو لئے دفعتاً ہجوم کے پاس پہنچے، ان کابلیوں نے زمین کو اپنی لاٹھیوں سے پیٹنا ادھر ادھر کودنا اور خوفناک شور مچانا شروع کردیا۔ ہجوم سرعت کے ساتھ آگے بڑھا اور جس رفتار سے مول گنج کی طرف آیا تھا اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ روانہ ہوا اس سے گواہ کا اصلی بیان ختم ہوگیا۔

گواہ کی جرح کے متعلق مباحثہ شروع ہوا جس کی نسبت مستغاث علیہم نے بیان کیا کہ وہ جرح کو محفوظ رکھتے ہیں۔

مسٹر مظہر الحق نے استغاثہ کی سخت اور اکھڑی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ میں عدالت کو ہر قسم کی مدد دینے کے لیے تیار ہوں مگر اپنے مقدمہ کی جوابدہی کا طریقہ بتاکر استغاثہ کی مدد کرنا نہیں چاہتا۔

شذرات

جلسۂ عیدگاہ کانپور میں آزاد سبحانی کی پُرامن تقریر

مولانا آزاد سبحانی جو بلوۂ کانپور میں گرفتار کئے گئے ہیں

اون کی نسبت بعض متعصب غیر قومی اخبارات نے یہ الزام لگایا ہے کہ اون کی تقریر جلسۂ عیدگاہ میں اشتعال انگیز تھی اور بلوہ کا جوش زیادہ تر اسی تقریر کا نتیجہ تھا قطع نظر اس کے کہ خیال بالا کی تردید خود واقعات کر رہے ہیں ہم ذیل میں مولانا آزاد سبحانی کی تقریر درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مولانا نے اپنی تقریر میں جس اعتدال و سکون سے کام کرنے کی حاضرین جلسہ کو تعلیم کی اور امن و امان قایم رکھنے پر زور دیا اوس سے زیادہ ناممکن ہے۔ چنانچہ مولانا کے الفاظ یہ ہیں۔

"کسقدر بے دردی اور ناانصافی ہے کہ مسلمانان کانپور کے جوش سے انکار کیا جاتا ہے۔ آج تمام مسلمان گھر بوڑھوں جوانوں بچوں سے خالی ہوگئے ہیں۔ جوق در جوق مسلمان ننگے سر دھوپ کی تکلیف اٹھا کر یہاں آئے ہیں۔ دوکانیں بند ہوگئی ہیں۔ دنیوی کاروبار کے سلسلے معطل کر دئے گئے ہیں کیا یہ کانپور کے مسلمانوں کے جوش و خروش کا زندہ ثبوت نہیں ہے سر جیمس میسٹن فرماتے ہیں کہ مسلمانان کانپور میں کوئی جوش نہیں ہے۔ کیا وہ اس سے زیادہ جوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا اُن کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان بھی باشندگان بنگال کی طرح قانون کے دائرہ سے باہر ہو جائیں۔ کیا اون کی خواہش ہے کہ مسلمان بھی بم کے گولے چلائیں اور طمنچوں کے فیر کریں؟ اگر اُن کا یہ منشاء ہے تو آیندہ خطرناک واقعات کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہم دنیا میں امن و امان قایم کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ امن و امان کا اعلان کریں اس کوشش میں جو تکلیفیں ہمیں جھیلنا پڑیں۔ اُن کی ہمیں مطلق پروا نہیں۔ رسول خدا کے زمانہ کو یاد کرو آپ نے کتنے برسوں تک تکلیفیں اوٹھائیں۔ آپ کے پیرو طرح طرح سے ستائے جاتے تھے۔ خود آپ اپنے وطن سے جلا وطن کئے گئے۔ طائف کے بدبختوں نے آپ پر پتھر برسائے اور آپ زخمی ہوگئے۔ دندان مبارک شہید کئے گئے۔ تاہم آپ نے اُف نہیں کی۔ مگر ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب ظلم و ستم کی انتہا ہو جاتی ہے اور جب مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں صریح مداخلت ہونے لگتی ہے، تو اون کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ حق کو مغلوب نہ ہونے دیں۔ اور اسلام کو فنا ہونے سے محفوظ رکھیں۔ اسوقت خدا کی شمشیر انتقام باہر نکل آتی ہے اور مسلمان وہ کر گذرتے ہیں جو ان کا اسوقت فرض ہوتا ہے۔ اسوقت اون کو ذرا بھی خوف نہیں ہوتا۔ کتنی لاشیں زمین پر پڑی لوٹ رہی ہیں۔ مذہب پر جان قربان کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور یہ وہ جذبہ ہے جس سے دنیا کی کوئی طاقت اون کو روک نہیں سکتی۔

گورنمنٹ کی اس آزمائش میں نہیں پڑنا چاہئے۔ کہ وہ مذہب اور حکومت کو ٹکرا کر دیکھے۔ یہ آزمائش حکومت کے حق میں نہایت خطرناک ہے۔ حکومت کے لئے بہترین مصلحت یہ ہے کہ مذہب سے نہ ٹکرائے ورنہ مذہب جو ایک زندہ طاقت ہے۔ قایم رہے گا۔ اور حکومت اس سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی مسلمانوں کی آواز اگر اس وقت کمزور ہے۔ اور حکومت اس پر کان نہیں رکھتی اور اون کے جذبات کو بے دریغ پامال کرنا چاہتی ہے تو وہ وقت بھی قریب آتا ہے۔ جب کہ ہماری قوم ایک غریب مسلمان کے جھونپڑے سے جو آواز بلند ہوگی۔ وہ انگلستان کی وزارت خارجیہ کے کنگروں کو ہلا دے گی۔ ہمارے رسول اکرم نے بھی ایک غریب ماں کی گود میں پرورش پائی تھی۔ تاہم جو آواز آپ نے بلند کی اس سے ایوان کسریٰ کے کنگرے ہل گئے تھے۔ یہ عظیم الشان واقعہ دنیا کی تاریخ کے صفحات پر آج تک زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ گو حکام نے غلطی کی۔ اور وہ آج تک غلطی کر رہے ہیں۔ کہ ہمارے زندہ جوش کو تسلیم نہیں کرتے تاہم مسلمانوں کو صبر و سکون سے کام لینا چاہئے۔ ابھی اس امید کا رشتہ نہیں ٹوٹا ہے۔ کہ گورنمنٹ آخر کار۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرے گی۔ اور مسجد کے منہدم حصہ کی تعمیر کا دوبارہ حکم دے گی۔

کانپور کے وحشیانہ خونی منظر کے دو دردناک فوٹو

مسجد مچھلی بازار کانپور کے جھگڑے میں مقامی پولیس

اور حکام نے جس بے جگری سے مسلمانوں کا خون بہایا ہے اوسکی نظیر برطانیہ کے عہد معدلت مہد میں اسوقت تک نہیں ملتی اس جھگڑے میں جو حقیقتاً پولیس کا کھڑا کیا ہوا تھا مسلمانوں پر نہ صرف بندوقوں سے فائر اور آتشباری ہی کی گئی بلکہ بھالوں اور سنگینوں سے بھی بہت سے مسلمانوں کو جام شہادت پلایا ہے۔ ذیل میں ہم دو واقعہ اس دردناک منظر کے درج کرتے ہیں جو معاصر زمیندار کے نامہ نگار نے لکھے ہیں:

(۱) کرنیل گنج کانپور کا ایک کسرتی نوجوان جس کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔ اتوار کی صبح کو حسب معمول ٹیکاپور کے اکھاڑے سے واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں مچھلی بازار کی چوکی پر کانسٹبلوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے جواب دیا مسلمان۔ ایک کانسٹبل جو غیر مسلم معلوم ہوتا تھا۔ بے ایمان کہہ کر اوس سے لپٹ گیا۔ پہلوان مذکور جس کا نام عبدالکریم تھا ہاتھ چھڑا کر آگے بھاگا۔ سامنے سے ہم غیر سراسیمہ بھاگا ہوا دکھائی دیا دریافت حال کا کہاں موقع تھا۔ جان بچانا مشکل تھی۔ پولیس کا نرغہ تھا۔ اور مسلمانوں کا عظیم کشت و خون۔ ایک سوار نے روکا۔ عبدالکریم نے کہا کہ میں پہلوان ہوں۔ اکھاڑہ سے آ رہا ہوں۔ مجھے اور مسجد کے معاملہ میں کچھ واسطہ نہیں۔ سوار نے اس کے جواب میں ایک بھالا مارا آخر یہ بھی پہلوان اور مسلمان پہلوان تھا جذبات اسلامی نے جوش مارا اور ٹانگ پکڑ کر سوار کو نیچے گرا لیا۔ اس کے سینہ پر چڑھ گیا۔ اور کہا کہ ملعون سمجھ وا صل جہنم کر دوں۔ مگر ابھی یہ جوشیلی تقریر ختم نہ ہونے پائی تھی کہ پانچ کانسٹبلوں نے آکر گھیر لیا۔ اور بھالوں سے مار کر گرا دیا۔ شمار کرنے پر ۲۸ زخم معلوم ہوئے۔ جب تک عبدالکریم کے جسم میں جان رہی۔ اس نے نیچے والے سوار کو نہیں چھوڑا۔ جب اس کی روح نے مفارقت کرنی چاہی تو الگ ہوگیا اور ہسپتال جاتے جاتے جام شہادت نوش کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) مولوی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ حسن المدارس۔ رفتار زمانہ کے ساتھ چلنے والے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ ہمیشہ یہی فرماتے رہے۔ کہ ہم کو کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔ جس کا نتیجہ ہمارے مقصد کے خلاف ہو مدرسہ میں بیٹھے ہوئے درس دے رہے تھے کہ لوگوں نے کہا۔ مولوی صاحب مسجد میں بلوہ ہوگیا۔ بندوقیں چلائی جا رہی ہیں۔ مولوی صاحب کو یہ سن کے بیٹھنے کی تاب نہ رہی۔ فوراً موقع پر پہنچنے کے لئے چل دئے۔ نہ ہاتھ میں چھتری تھی۔ نہ پاؤں میں جوتا۔ نہ سر پر پگڑی۔ سراسیمگی کی حالت میں اس سڑک پر پہنچے جہاں سے مسجد تھوڑی ہی دور پڑتی ہے۔ ایک کانسٹبل نے کہا اندر چلے جائیے اپنی آنکھوں سے خود دیکھ آئیے۔ کیا ہو رہا ہے۔ مولوی صاحب سیدھے سادھے مسلمان بغیر کسی خیال کے اندر چلے ہی تھے کہ پیچھے سے کانسٹبلوں نے بھالوں سے مارنا شروع کیا۔ جب اون کے خیال میں جان جسم میں باقی نہیں رہی تو گھسیٹ کے مسجد میں ڈال دیا۔ جہاں سے اون کی زخمی لاش شفاخانہ میں پہنچائی گئی ابھی دم اٹکا ہوا ہے۔ لیکن بچنے کی امید نہیں ہے۔

عزیز بک سپہ سالار برقہ کی واپسی کی وجوہ

معاصر ہدایت الخیال کا نامہ نگار قاہرہ سے

لکھتا ہے کہ سپہ سالار عزیز بک مصری برقہ و بنغازی کے تمام معرکوں میں ابتداء سے آخر تک شریک رہنے کے بعد اب اسکندریہ میں واپس آگئے ہیں ان کے یہاں آنے پر اخبارات اور لوگوں میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں بعض گفتہ ناگفتہ واقعات کا الزام سپہ سالار ممدوح کے سر رکھتے ہیں چنانچہ مصر کے قومی اخبار الشعب نے اس قسم کے چند مضمون شائع کئے تھے جنکی تردید عزیز بک ممدوح نے نہایت مدلل طریق پر کر دی۔

نامہ نگار مذکور بیان کرتا ہے کہ عزیز بک کے برقہ سے واپس آنے کا صحیح اور حقیقی سبب یہ ہے کہ وہ امداد جو اون کو تمام اطراف سے ملتی تھی اب بالکل بند ہوگئی تھی اور اون کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا کہ وہ لڑائی کو برابر جاری رکھ سکتے عرب جو اون کے ساتھ اس جنگ میں شریک تھے وہ ہمیشہ اپنے اخراجات کے لئے عزیز بک سے روپیہ اور سامان لیتے رہتے تھے جب امداد کے بند ہونے سے روپیہ نہ رہا تو عربوں نے عزیز بک کو چھوڑ دیا عزیز بک کا بیان ہے کہ ہمارے لشکر کے دس ہزار سپاہی اطالوی لشکر کے ساتھ جا ملے اور ہمارے مقابلہ کیلئے آئے اور یہ خرابیاں محض بارش اور قحط کی وجہ سے ہوئیں عرب جب بھوک سے تنگ آگئے اور اون کو کسی طرف سے امداد کی توقع نہ رہی تو وہ دشمن سے جا ملے۔

نامہ نگار ایک اور وجہ عزیز بک کی واپسی کی یہ بیان کرتا ہے کہ مرحوم شوکت پاشا کی طرف سے عزیز بک کے نام ایک خط گیا تھا جسمیں لکھا تھا کہ اس وقت جب کہ دولت عثمانیہ مشکلات میں مبتلا ہے اٹلی اوسکی بہت مدد کر رہی ہے۔ اس خط سے مرحوم کا یہ منشاء تھا کہ طرابلس میں اٹلی کو زیادہ تنگ نہ کیا جائے۔

ان سب سے بڑھ کر عزیز بک کی واپسی کا باعث ایک یہ بات ہوئی کہ وہ کچھ مدت کیلئے دوسری سمت کا انتظام کرنے کیلئے درنہ سے غیر حاضر رہے جب واپس آئے تو انہیں وہاں حضرت شیخ سنوسی کا بھائی سید ہلال ملا جسکی عمر ۲۵ برس کی تھی عزیز بک کو معلوم ہوا کہ یہ شخص اطالیوں کا جاسوس ہے چنانچہ تلاشی لینے پر اوس کے پاس سے اطالیوں کے خطوط بھی برآمد ہوئے عزیز بک نے اوسکو دو گھنٹہ تک زیر حراست رکھا اور پھر مصلحتاً جغبوب کی جانب بھیجدیا اس واقعہ سے شیخ سنوسی عزیز بک سے ناراض ہوگئے اسوجہ سے عزیز بک کو وہاں سے واپس آنا پڑا عزیز بک نے اعلان کیا ہے کہ برقہ کے تمام واقعات حکومت عثمانیہ کی اجازت حاصل ہونے کے بعد شائع کئے جائیں گے۔

نامہ نگار کے بیان میں تین باتیں ہیں اور بظاہر تینوں مشتبہ عربوں کا عزیز بک کو چھوڑ دینا ایک ایسا امر ہے جو قیاس میں نہیں آسکتا۔ مرحوم شوکت پاشا کا واقعہ بھی خلاف عقل و قیاس ہے مرحوم شوکت پاشا سے کسی ایسی غفلت و ناروا حرکت کا ارتکاب قطعاً بعید ہے آخری صورت ممکن ہے صحیح ہو لیکن ساتھ ہی یہ بھی قرین قیاس ہے کہ سید ہلال کو دانستہ اس جرم کے ارتکاب کا مخالفوں نے موقع دیا ہو اور خود سید ہلال اوس سے بری الذمہ ہو۔

اگر نامہ نگار مذکور کے بیان کو صحیح مانا جائے تو اس سے

زیادہ افسوسناک واقعہ کوئی نہیں ہوسکتا اور یہ ایک ایسی بدبختی ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رہیگی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے یہ واقعات غلط ہوں اور عزیز مصر کی مدنی پالیسی کسی مفید سیاست پر مبنی ہو۔

نامہ نگار کے بیان میں شبہ اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ یہ تمام واقعات وہ ہیں جو موجودہ حکومت عثمانیہ و طرابلس پر اسلامی قبضہ کے مخالف لوگوں میں پائے جاتے ہیں اور اس پارٹی کے عربی و ترکی اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔

ادیب الہ آباد کی زندگی کا خاتمہ

منیجر صاحب ادیب کے ایک کارڈ سے یہ معلوم ہوکر ہمکو سخت افسوس ہوا کہ ماہ جولائی ۱۹۱۳ء سے ادیب بند کردیا گیا ہے۔ ادیب ہندوستان کے علمی و لٹریری رسائل میں ایک ممتاز درجہ رکھتا تھا اور زمانہ کے بالمقابل جس پرچہ کی علمی خدمات قابل قدر سمجھی گئی تھیں وہ ادیب ہی تھا۔

ادیب کی اشاعت سے ادبی دنیا کو جسقدر فائدہ پہونچا اور ادیب نے علمی دنیا میں جسقدر شہرت و ہر دلعزیزی حاصل کی اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ابتدائے اشاعت سے آخر زندگی تک ادیب کا ہر پرچہ بڑھتا چڑھتا نکلا۔

ادیب کے بند ہونے سے علمی و لٹریری موقت الشیوع رسائل میں ایک ناقابل برداشت کمی ہوگئی ہے اور ہمکو سخت افسوس ہے کہ اردو داں پبلک اپنے سرمایۂ زبان کی حفاظت میں بہت کچھ تساہل و غفلت سے کام لے رہی ہے ورنہ ادیب جیسا پرچہ بند ہوتا۔ ادیب کا بند ہونا اردو زبان کے لئے ایک ناگوار واقعہ ہے۔

ادیب کے بند ہونیکی وجہ اگرچہ اسوقت ہمیں معلوم نہیں ہوئی لیکن ہمارا جہانتک خیال ہے پریس کی مشکلات اور ملک کی ناقدردانی اسکا باعث ہوئی ہے۔ ادیب سے ہمیں محبت تھی ہم اوسکی خدمات کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے اور امید تھی کہ ادیب ادبی دنیا میں آگے چلکر ایک قابل قدر سرمایہ کا اضافہ کردیگا لیکن افسوس ہمیں یہ خبر نہ تھی کہ ادیب ہم سے جدا ہوکر اپنی حیات ناپائدار کو ختم کردیگا۔ خداوند تعالیٰ "العصر" اور زمانہ کے کام میں برکت عطا فرمائے کہ اسوقت یہی دو رسائل ہیں جنپر خصوصیت سے نظر پڑتی ہے اور امید ہوتی ہے کہ اپنی خدمات علمی سے ادیب کی کمی کو پورا کرینگے۔

بلوہ کانپور کے متعلق آنریبل سید رضا علی کا بیان

آنریبل سید رضا علی مسلمانان روہیلکھنڈ و کمایوں کے قائممقام کی حیثیت سے گذشتہ ہفتہ کانپور تشریف لیگئے تھے جہاں آپنے حادثہ مچھلی بازار کے دردناک مناظر سے متاثر ہوکر ایک مضمون اخبارات کو لکھا ہے جسمیں واقعات اور موجودہ حیثیت و دیگر حالات نہایت واضح طریق پر ظاہر کئے گئے ہیں۔

ذیل میں ہم آپکے مضمون کا ضروری اقتباس درج کرتے ہیں۔

"مسجد مچھلی بازار میں داخل ہوتے ہی (اسوقت) جو چیز پہلے نظر آتی ہے وہ مسجد کی پشت والی دیوار پر گولیوں کے نشان ہیں مسجد کے اندر ہی محراب مسجد سے ۷-۱۰ فٹ کے فاصلہ پر دونوں جانب گولیوں کے بیشمار نشان ہیں۔ خون کے نشانات اور بڑے بڑے دھبے کثرت سے دیکھے گئے۔ خون آلود نشان اس امر کی کافی شہادت ہے کہ خانۂ خدا میں جبر و خونریزی کی گئی۔

آخری چیز جو سب سے پہلے دکھائی گئی وہ چند دریاں ہیں جو ان مقتولوں اور مجروحوں کے خون میں ڈوبی ہوئی تھیں جنہیں مجسٹریٹ کے حکم سے تیر کئے گئے۔

جیل میں جاکر دیکھا کہ مولانا آزاد سبحانی اور دیگر دوست بہ تکلیف دو زندگی میں ابھی روزہ رکھتے ہیں اور مطمئن و بشاش ہیں۔

مولانا آزاد نے مجھسے فرمایا کہ میری تم سب سے یہ التجا ہے کہ بھائیوں سے کہدیجئے کہ وہ ہماری رہائی کی فکر میں اپنے آپکو پریشان نہ کریں بلکہ مسجد کی حفاظت کے لئے کوشش کریں۔

جیل سے میں ہسپتال گیا۔ زخمیوں کی تعداد ۱۸ تھی انمیں سے دو (اشفاق الٰہی۔ نورالٰہی) محض بچے ہیں۔ ایک ۱۱ سال کا اور دوسرا ۱۳ برس کا۔ اشفاق الٰہی کے دماغ میں گولی لگی ہے جسکے صدمہ سے وہ لب گور تھا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ نور الٰہی بھی چند ہی گھنٹوں کا مہمان ہے نور الٰہی کی بہکی ہوئی باتیں یہ باتیں یاد دلاتی ہیں کہ حکومت برطانیہ کی تاریخ میں کبھی کسی مجمع پر اس طرح گولیاں نہیں چلائی گئی ہونگی۔ اس بیرحمی سے تو مرے خیال میں کبھی بندر بھی نہ مارے گئے ہونگے۔ زخمیوں کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پولیس نے اونپر کرچوں بھالوں اور تلواروں سے حملہ کیا۔ کرچوں۔ بھالوں۔ لکڑیوں اور ڈنڈوں کا استعمال بھاگتے ہوئے لوگوں اور ان زخمیوں پر جو زخم کھاکر گر چکے تھے ایک ایسا فعل نہیں ہے جس سے انتقام کی بو آتی ہو۔

ہم سن رہے ہیں کہ گرفتاریوں میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے لیکن جو کچھ میں نے کانپور میں سنا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کے کئی دن بعد تک نہایت خوفناک حالت رہی۔

یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ باوجودیکہ بہت سے کابلی عیدگاہ کے جلسہ میں اور مسجد کے نزدیک موجود تھے اور باوجودیکہ وہ اشتعال انگیز گفتگو کررہے تھے اونمیں سے کسی ایک شخص کے بھی ذراسی چوٹ نہیں آئی نہ اونمیں سے کوئی پکڑا گیا۔ کانپور میں یہ خیال عام ہے کہ کابلی خاص طور سے اس کام پر تعینات کئے گئے تھے کہ لوگوں کو بھڑکائیں اور بلوہ کرادیں جو لوگ تحقیقات کریں اسکو بھی پیش نظر رکھیں اسی سلسلہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مسٹر ٹائیلر (مجسٹریٹ کانپور) کے ذریعہ سے جو خود یقیناً ایک فریق ہیں اس واقعہ کی تحقیقات ہرگز پبلک کو مطمئن نہیں کرسکتی۔

اس واقعہ کی پوری تحقیقات اُس صورت میں ہوگی جبکہ سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کا گورنمنٹ ایک کمیشن قائم کرے جسمیں یوروپین اور مسلمان دونوں ہوں اور کمیشن کو پورے اختیارات حاصل ہوں۔ یہ کمیشن تفتیش کرے اور دیکھے کہ مسٹر ٹیلر کا یہ فعل کہانتک حق بجانب تھا کہ انھوں نے فیر کرنیکا حکم دیا اور ۱۵ منٹ تک گولیوں کی بارش کو جاری رکھا جسمیں خود مسٹر ٹیلر کو اقبال ہے کہ ۵۰۰ کارتوس استعمال ہوئے۔ انصاف اور اصول حکومت تو اسکا متقاضی ہے کہ مسٹر ٹیلر ایک منٹ بھی کانپور نہ رکھے جائیں۔

اب ہمکو دیکھنا یہ ہے کہ آیندہ کیا کرنا چاہیے کیا ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں گے اور ان لوگوں کے لئے کوشش نہ کرینگے اور سب سے زیادہ تو یہ سوال ہے کہ کیا ہم مسجد کے حصہ منہدمہ کی واپسی کے لئے تمام قانونی اور باقاعدہ کوششوں سے قطع نظر کرلیں۔ ہمنے اسی فیصلہ کے خلاف ہز آنر سے اپیل کیا ہے اور لکھنؤ میں ۱۵ اگست کو ہز آنر اس اپیل کی سماعت فرمائیں گے لیکن بدقسمتی سے اپیل کی سماعت سے پہلے ڈگری جاری ہوچکی۔

ہمیں زخمیوں کی امداد مقدمات کی پیروی اور شہداء کے پسماندگان کی دستگیری کیلئے ۱½ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کیا اوس قوم کیلئے یہ رقم کچھ بہت ہے جسنے دور افتادہ ترکوں کے لئے سوا لاکھ کے قریب بھیجے ہیں اور ۳۰ لاکھ مسلم یونیورسٹی کے لئے جمع کرلئے ہرگز نہیں؟ اسوقت نہ ترکوں کو یاد کرو۔ نہ یونیورسٹی کے خواب دیکھو جبتک کہ بیحرمتی کا دھبہ اور یہ ناانصافی قائم رہے۔ برطانوی رعایا ہونیکی حیثیت سے اپنے فرائض سے نہ بھاگو اور اپنی قوت کے استعمال کرنے سے دریغ نہ کرو۔ مانا کہ مسٹر ٹائیلر شاید بہت ہی طاقتور شخص ہوں۔ مگر کیا برطانوی قوم اون سے زیادہ طاقتور نہیں ہے اور کیا سر بمفلڈ فلر طاقتور نہ تھے۔ روہیلکھنڈ کے مسلمانوں کے ایک ادنیٰ نیازمند کی حیثیت سے میں اس تحریک کے لئے جو میں نے بیان کی ہے ڈھائی سو روپے بھیج رہا ہوں مجھے امید ہے کہ روہیلکھنڈ کے مشہور قوم پرست اپنے کانپور کے ہم مذہبوں کی مالی امداد کرنے سے دریغ نہ کرینگے۔ اسلام اس ملک میں ہر مسلمان سے مسلمانان کانپور کی خاطر اپنے تمام فرائض کی ادائے گی کا متوقع ہے۔"

آنریبل سید رضا علی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں جو اپیل کیا ہے وہ ہر آئینہ ہر ایک مسلمان کی توجہ کا مستحق ہے۔ امید ہے کہ مسلمانان ہند اس موقع پر اپنے قومی ایثار کو دکھلانے میں کوشش سے کام لینگے۔

مطبوعات جدیدہ

تاریخ اسلام

جو قوم اپنی تاریخ سے واقف نہیں اوس سے زیادہ بدبخت دنیا میں کوئی قوم نہیں۔ تاریخ قوموں کی حالت معاشرت تمدن اور عروج و زوال کا ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں ایسی حقیقتوں کا انکشاف ہوتا ہے جو صدہا سال کے تجربات سے بھی زیادہ مفید و کارآمد ہوتی ہیں۔

اسلام دنیا میں کیونکر پھیلا عالم میں اوسکی حکومتیں کس طرح قائم ہوئیں۔ اسلامی جوش و حوصلہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے۔ اگر آپکو یہ تمام باتیں صحیح طور پر معلوم کرنی ہیں تو آپ تاریخ اسلام کو دیکھئے۔

تاریخ اسلام جو ایک موقت الشیوع رسالہ کی صورت میں مہینہ میں دوبار سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ ایک نہایت مفید رسالہ ہے اسوقت تک اس رسالہ کی تین جلدیں تیار ہوچکی ہیں جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہیں۔ پہلی جلد میں غزوات رسول اللہ صلعم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی فتوحات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے۔ دوسری اور تیسری جلد میں حضرت عمرؓ کی فتوحات کا ذکر ہے ان تینوں جلدوں کے مطالعہ سے رگوں میں اسلامی خون موجزن ہوتا ہے اور استقلال و شجاعت ایثار و مروت کی روح پیدا ہوتی ہے۔

اس تاریخ کو پنجاب کے مشہور مورخ جناب منشی **غلام قادر** صاحب فصیح نے نہایت دلکش پیرایہ میں ترتیب دیا ہے اور مستند انگریزی و عربی تاریخوں سے مدلل واقعات لکھے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں ایسی مدلل و شاندار تاریخ آجتک نہیں لکھی گئی ہے۔ ناظرین مدینہ سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس تاریخ کا ضرور مطالعہ کریں۔ تینوں جلدوں کی ضخامت ۱۰۰۰ صفحات ہے اور رعایتی قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ: منشی **فیض علی**۔ فصیح منزل سیالکوٹ

جریان کی مکمل حقیقت و علاج

چھوٹی تقطیع پر ۹۲ صفحہ کا ایک رسالہ ہے جسمیں مرض جریان کی پوری حقیقت مرض پیدا ہونے کے اسباب اور علاج درج کیا گیا ہے مرض کی نسبت جسقدر تحقیقات کیگئی ہے وہ اگرچہ اس حد تک معتبر نہیں کہ ایک اردو پڑھا انسان بغیر کسی طبی مشورہ کے اون پر کاربند ہوسکے لیکن رسالہ فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

قیمت (۶) آنہ مع محصولڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر [illegible] اوشدھالیہ [illegible]

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۳۲ ۷ ۲۲ - اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۱۹ رمضان المبارک

مولینا ابوسعید العربی کی چٹھی

اخ المکرم - السلام علیکم - خط کا شکریہ قبول کیجیے - ہندوستان میں باقاعدہ ہاں سیاسیات کے ماتحت ایک جماعت کام کر رہی ہے جو حقیقتاً مسلمانوں کیلئے نہایت خطرناک ہے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ مولوی فضل الحسن حسرت موہانی کو مصائب کی اصل وجہ انکا علیگڈہ کا قیام تھا اگر وہ کسی اور جگہ ہوتے تو شاید ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

ہندوستان کے بعض عبدالبطن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ ترک چندہ کا روپیہ کھا گئے یا جمع کرنیوالے اپنے کام میں لائے ان تمام تراشاعات کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے دلونمیں خلافت اسلامیہ کی محبت کم کر دیجائے یا جو لوگ خلافت اسلامیہ کی خدمت کر رہے ہیں انکا اعتبار مسلمانوں کے دلوں سے اوٹھ جائے -

آہ! ہماری قوم کی بدبختی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ لوگ مسلمان ہوکر بھی اسلام سے لوگوں کو شاکی کریں آہ! یہ بدبخت لوگ دنیا میں کبتک زندہ رہیں گے خداوندا ہم پر رحم کر - ہمکو نافہمی ملت سے بچا اور اسلام کو منافقین کی شرارت سے محفوظ رکھ کہ باغ اسلام سرسبز و شاداب نظر آئے -

اب خدا کے فضل و کرم سے حالات جنگ بہتر ہوگئے ہیں - عرصہ ہوا میں نے اخبار وکیل میں ایکمرتبہ لکھا تھا کہ بلقان آپسمیں لڑینگے اور امید ہیکہ اس وقت اتحادی وزارت انکی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھائیگی - خدا کا شکر ہے کہ میرا یہ سیاسی قیاس و خیال بالکل درست و صحیح نکلا - خداتعالیٰ نے ہمپر فضل کیا - مغرور و ظالم بلغاریہ کے غرور و مظالم کے بدلے کا عبرتناک نظارہ خدا نے دکھا دیا ہے ظالموں اور مغروروں کا یہی حال ہوتا ہے - منکران وجود باریتعالیٰ کیلئے یہ ایک روشن ترین دلیل ہے یہ مغرور کہتا تھا کہ میں اپنا دارالحکومت استنبول کو بناؤنگا اور ترکوں کو حکم دونگا کہ تین دن کے اندر جو کچھ لینا ہے لیکر اناطول کیطرف چلے جاؤ - پھر میں شہنشاہ کہلاؤنگا - اب وہی فرڈننڈ شاہ بلغاریہ ہرایک کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ مجھے فنا ہونیسے بچاؤ - سنا جاتا ہے کہ اوسیر فالج گرا ہے - لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ وہ یہ تمام مکر و فریب صرف اسلئے کرتا ہے کہ یورپ کے بڑے بادشاہوں کو اوسپر رحم آجائے - اسکی بیوی رومانیہ کی ملکہ کے سامنے جاکر عاجزی کرتی اور رحم کی خواہش کرتی ہے - خدا نے اسکو خوب سزا دی اور اپنے کیفر کردار کو پہونچا اتحادی وزارت نے اس موقع کو فضل خدا سمجھا اور فوراً فوجوں کو حکم دیا کہ جلدتر کوچ کرکے اڈریانوپل پر قبضہ کرلیں - چنانچہ فوجوں نے ۲۵ کیلومیٹر کا فاصلہ صرف چند گھنٹوں میں طے کرکے مظفر و منصور تکبیر و تہلیل کرتے ہوئے اڈریانوپل میں داخل ہوگئے ترک اڈریانوپل میں داخل ہوکر سب سے پہلے جامع سلیم میں حاضر ہوئے - موذن نے خدائے واحد بزرگ و برتر کے نام کی منادی کی اور اذان دے کر بلغاری تثلیث کی نجاست سے اڈریانوپل کو پاک کیا - اڈریانوپل کی فتح کا دن عالم اسلامی کیلئے عموماً اور دارالخلافت اڈریانوپل اور اسکے توابع کے لئے خصوصاً گویا عید کا دن تھا -

تاربرقی خبروں کا بیان ہے کہ انگریزی اور روسی سفرار نے اڈریانوپل کے قبضہ کرلینے پر سخت اعتراض کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ لنڈن کے معاہدہ کی تقدیس و احترام کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے اور ترکوں کو (خط انیوس و میڈیا سے) آگے نہ بڑھنا چاہیے - مگر اب ناقص یا شاکی کی وزارت نہیں ہے کہ سفرا کی خاطر ملک فروشی کی جاسکے گی -

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روس اپنے دوستوں کے مشورہ سے یہ بھی کہتا ہے کہ اگر اڈریانوپل بلغاریہ کے حوالہ نہ کیا گیا تو اسکا یہ مطلب ہے کہ روس یہ سمجھیگا کہ یہ اعلان جنگ ہے -

میرا خیال ہے کہ روس اور دیگر دول ترکی کا کچھ نہیں کرسکتیں صرف یہ گیدڑ بھپکیاں ہیں کیونکہ روس کو اپنے ملک کے مسلمانوں کے احساس اور خلافت اسلامیہ کے تعلق کا ڈر لگا ہوا ہے جب ایک غریب ملی کچھ کر گذرتی ہے تو مسلمان اپنے مذہب کے لئے اپنی اسلامی حکومت کے بچاؤ کے لئے اس سے بہت کچھ زیادہ کرسکتے ہیں - قازان - قفقاز - بغہ سرائے وغیرہ کے مسلمانوں کا جوش ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اسکے علاوہ روس کو آسٹریا کا بھی خوف لگا ہوا ہے اور اسی وجہ سے اس نے اپنا چھینا ہوا منگولیا کا شکار اژدہائے چین کے حوالے کردیا اور ایران کے متعلق بھی پہلا سا جوش و خروش نہیں رہا - اور معزول شاہ ایران کی ہمدردی بھی کم کردی ہے - یہ تمام امور بجائے خویش اس امر کے مظہر ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی ممالک کو اب کفر و شرک کی نجاست سے پاک کردینے کے سامان پیدا کردئے ہیں -

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اتحادیوں نے کویت و عراق کا معاہدہ کیوں کیا - اصلیت یہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ اول تو اتنا نہیں ہے جتنا کہ بیان کیا جارہا ہے - دوسرے آجکل وہی حکومت طاقتور ہے جسکے پاس بیڑا ہو -

ترک اسوقت ساری عیسائی دنیا کا تو مقابلہ کررہے ہیں پھر کھلم کھلا کس کس سے اعلان جنگ کریں

نوٹ

جب سے رشید رضا نے آرمینیوں کے جلسہ میں لکچر دیا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ترکوں کے وعدوں پر بھروسہ مت کرو جبتک کہ یورپ کے بادشاہ ضمانت نہ کریں اس دن سے گویا آرمینیوں نے اسکو اپنی برادری میں شامل کرلیا ہے چنانچہ ایک اخبار نے اسکا نام رشید یان شادیان یعنی آرمنی طرز کا نام لکھا ہے کیا تعجب ہے کہ شیخ علی یوسف کی طرح یہ بھی آرمینیوں کا شیخ السجادہ بن جائے۔ (مصر کے اخبار السیف اور السائر کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ رشید رضا آرمینیوں کا شیخ السجادہ بنا دیا گیا - اڈیٹر)

ابوسعید العربی از قاہرہ (مصر)

روپیہ کمانیکا ڈھنگ

انسانی ضروریات روپیہ سے وابستہ ہیں اور تہذیب و تمدن جدیدہ نے ضروریات کو بے حد و عد کردیا ہے اس بنا پر روپیہ کمانے کے نت نئے ڈھنگ اختراع ہوتے ہیں - بعض اعلیٰ افسروں نے روپیہ پیدا کرنیکا ایک عجیب و غریب ڈھنگ نکالا اور وہ یہ کہ اپنے حدود حکومت میں اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کی شادیاں رچاکر رعایا و برایا سے دولہا اور دولہن کے نام پر تحف و ہدایا وصول کئے اور اس طرح ہزاروں روپے کمائے گورنمنٹ نے اسکا سدباب کرنا ضروری خیال کیا جو رعایا نوازی پر دال ہے - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں سے صلاح لیکر سرکلر جاری کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہندوستانی افسر بروقت شادی وغیرہ کے کوئی نذرانہ حاصل نہ کرے اور اس امر کی اطلاع ہر ایک محکمہ کے اعلیٰ افسر کو دیجائے -

غور کرو گورنمنٹ ہند کا یہ سرکلر کیسا ضروری اور واجبی ہے اور اسمیں رعایا و برایا کی کسقدر فلاح و صلاح مدنظر ہے - اسلام نے ساڑھے تیرہ برس پیشتر اپنے متبعین کے نام اسی مضمون کا سرکلر نافذ فرمایا تھا جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے -

عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من الازد یقال لہ ابن اللتبیہ علی الصدقۃ فلما قدم قال ہذا لکم وہذا اہدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالاً منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدہم فیقول ہذا لکم وہذہ ہدیۃ اہدیت لی فہلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایہدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یاخذ احد منہ شیئاً الا جاء بہ یوم القیامۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیراً لہ رغاء او بقراً لہ خوار او شاۃ تیعر ثم رفع یدیہ حتی راینا عفر ابطیہ ثم قال اللہم ہل بلغت اللہم ہل بلغت متفق علیہ -

حضرۃ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرۃ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے قوم ازد میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ کہتے تھے - زکوٰۃ وصول کرنیکے لئے عامل مقرر فرمایا - پس جب وہ شخص آیا تو اوس نے کہا کہ اسقدر مال تو تمہارا ہے واسطے ہے اور اسقدر میرے لئے تحفہ بھیجا گیا ہے پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں تم میں سے بعض آدمیوں کو ان امور پر جنکا خدا نے مجھے حاکم بنایا ہے عامل مقرر کرتا ہوں پھر ان آدمیوں میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لئے ہے اور یہ مجھکو تحفہ دیا گیا ہے کیوں نہ وہ اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا پس دیکھتا - آیا اسکو تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں؟ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں لیگا کوئی اس میں سے کچھ مگر لاویگا اسکو قیامت کے دن اس حال میں کہ اٹھائے ہوگا اسکو اپنی گردن پر اگر اونٹ ہوگا تو اسکے واسطے آواز ہوگی اور اگر بیل ہوگا تو اسکے واسطے آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے یہانتک کہ ہمنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا الٰہی تحقیق میں نے پہنچا دیا - الٰہی تحقیق میں نے پہنچا دیا ہے - یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے

اس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سرکاری عہدہ داروں کو اپنے عہدہ کے رعب و داب کی حالتمیں کسی شخص سے کسی قسم کا ہدیہ و تحفہ لینے کا کوئی حق نہیں - غور کرو کہ اسلام کے احکام کسقدر مبرہن و مدلل اور مصالح عباد پر مبنی ہیں خدا مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے -

نورالدین ا ہ گوجرانوالہ

موعظۃ و ذکریٰ

(۱)

تذکار نزول قرآن

اسوۂ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن -

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (تا) شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس وبینات من الہدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ہداکم ولعلکم تشکرون (بقرہ)

مسلمانو! تمپر روزے اسی طرح لکھے گئے جس طرح تمسے پہلی امتوں اور قوموں پر اس سے پہلے لکھے گئے تھے تاکہ تقویٰ تم میں پیدا ہو -

ماہ رمضان وہ ہے جسمیں قرآن اترا جو لوگوں کیلئے سرتاپا ہدایت ہے - جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے - پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود رہے وہ روزے رکھے

اور جو مریض یا مسافر ہو - وہ ان کے بدلے دوسرے دنوں میں پھر روزے رکھ لے - خدا آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا - تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور روزے اس لئے فرض ہوئے کہ تم اس عطائے ہدایت پر خدا کی بڑائی کرو اور شکر بجا لاؤ -

مکہ سے تین میل کی مسافت پر کوہ حرا واقع ہے آج سے ۱۳۴۴ برس پہلے ایام رمضان میں جب سخت گرمی (۱) کے دن تھے اور شدت حرارت سے جبال بطحا کا ذرہ ذرہ تنور بن رہا تھا - اسی کوہ کے ایک تیرہ و تاریک غار میں ادیان عالم کا نمونہ اکمل انسان سر بزانو تھا -

وہ بھوکا تھا لیکن بھوکا نہ تھا کہ اُسکے پاس کھانا تھا جسکو کھا کر پھر انسان کبھی بھوکا نہیں ہوتا - وہ پیاسا تھا - لیکن پیاسا نہ تھا کہ اُسکے پاس پینے کی وہ شے تھی جسکو پیکر پھر انسان کبھی پیاسا نہیں ہوتا وہ تین تین چار چار دن کھانا پینا چھوڑ دیتا (۲) خدا اُسکے جان نثار بھی اُسکی محبت میں کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے لیکن وہ انکو منع کرتا تھا -

(ایکم مثلی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی رواہ البخاری ومسلم (فی صحیحیھما)

تم میں کون میری مثل ہے - میں بھوکا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھکو کھلاتا ہے - میں پیاسا ہوتا ہوں تو میرا آقا مجھکو پلاتا ہے (حدیث صحیح)

کوہ حرا کا مقدس عزلت نشین اسی طرح بھوکا پیاسا سر بزانو تھا کہ ایک نور (۳) بے کیف نے تیرہ و تار غار کو روشن کر دیا - وہ نور بے کیف تھا ؟ ہدایت و فرقان کا ایک آفتاب تھا جو مطلع حظیرۃ القدس سے طلوع ہو کر اُسکے سینہ میں غروب (۴) ہو گیا فانہ نزلہ علی قلبک (بقر) اور پھر اُسکے سینہ سے نکلکر تمام عالم کو اُسکی شعاعوں نے روشن کر دیا - وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین (بقر)

صیام رمضان

وہ آفتاب جس کا مطلع حظیرۃ القدس تھا - وہ آفتاب جس کا مغرب سینہ نبوی تھا - وہ آفتاب جس نے عالم کو منور کیا - قرآن مجید تھا جو ماہ مقدس کی شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل ہونا شروع ہوا - وہ کونسا ماہ مقدس تھا جسمیں خدا کا کلام بندوں کو پہنچنا شروع ہوا ؟ وہ ماہ رمضان تھا - شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان (بقرہ)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جسمیں قرآن اُترا - جو لوگوں کے لئے سرتا پا ہدایت ہے - جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے -

پس ان ایام میں ہماری بھوک - ہماری پیاس ہمارا ماددیات عالم سے اجتناب - اس یادگار میں ہے کہ ہم تک جو خدا کا پیغام لایا وہ ان دنوں بھوکا پیاسا اور وہ تمام لذائذ مادی سے مجتنب تھا

فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (بقر)

پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزہ رکھے یہ اُس کا حال تھا جو کوہ فاران (۱) (کوہ حرا) کی چوٹی سے جلوہ گر ہوا تھا (محمد صلعم) لیکن وہ جو سینا سے آیا (موسیٰ) وہ بھی تورات لینے کے لئے جب پہاڑ پر چڑھا تھا وہاں چالیس روز بدلی کے درمیان خدا وندکے حضور میں رہا تھا (خروج ۲۴) اسی طرح وہ بھی جو کوہ سعیر (کوہ زیتون) سے طلوع ہوا تھا (مسیح) اس سے پہلے کہ وہ خدا کی منادی شروع کرے - جنگل میں چالیس روز دن رات بھوکا اور پیاسا رہا تھا (متی ۴ - ۲) پس ضرور تھا کہ وہ جو کوہ فاران سے جلوہ گر ہونیوالا تھا وہ بھی اس سے پہلے دس ہزار قدوسیوں کیساتھ آئے اور اُسکے داہنے ہاتھ میں آتشیں شریعت ہو وہ خداوند کے حضور بھوکا اور پیاسا رہے - تاکہ جو لکھا گیا وہ پورا ہو

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم (بقر) مسلمانو! تم پر روزہ اسی طرح لکھا گیا ہے جس طرح تم سے پہلوں پر لکھا گیا تھا -

پس رمضان کی حقیقت کیا ہے ؟ وہ ماہ مقدس جسمیں داعی اسلام حسب اتباع نوامیس نبوت تکمیل نزول قرآن کے لئے ضروریات مادیہ عالم سے مستغنی رہا اور اسلئے ضروری ہوا کہ پیروان ملت اسلامیہ اور متبعین طریقت محمدیہ ان ایام میں ضروریات مادیہ عالم سے مستغنی رہیں کہ اُس توفیق و ہدایت کا شکریہ و ممنونیت اور اظہار اطاعت و عبودیت ہو جو انکو اس ماہ مقدس میں عطا ہوئی -

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدکم ولعلکم تشکرون ۵ (بقر) ماہ رمضان وہ ہے جسمیں قرآن اُترا - جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے - جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے - پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزے رکھے - جو بیمار یا مسافر ہو - وہ اُسکے بدلے اور دنوں میں روزے رکھ لے - خدا تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے - سختی نہیں چاہتا تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو - اور روزے کیوں فرض ہوئے اس لئے کہ تم خدا کی ہدایت پر اُسکی بڑائی کرو اور شکر ادا کرو -

ہمکو صاف بتا دیا گیا کہ مفروضیت صیام رمضان صرف اسلئے ہے کہ ہم اُس عطائے ناموس فرقان و ہدیٰ (قرآن) پر خدا کا شکر بجا لائیں اور اُسکے نام کی تقدیس کریں - پس کون مسلم ہے جو خدا کے اس احسان اکبر اور نعمت عظمیٰ کے شکر کے لئے تیار نہیں ؟ اور اُسکی تقدیس کیلئے آمادہ نہیں ؟ اُسکی تقدیس و تمجید میں خود کو فراموش کر دو اسکی کلام کی عظمت کو یاد کرو جس نے تم جیسے زار و نزار و کمزور قوم کو اپنی تسلی سے قوی کیا جو پھر کبھی کمزور نہ ہوگی جس نے ۱۳۴۴ برس ہوئے کہ توحید کی آگ تمہارے سینوں میں روشن کی جو پھر کبھی نہیں بجھے گی - جس نے تمہارے سر پر تاج خیر الامم رکھا جو کبھی نہیں اُتر سکتا -

شب قدر

وہ کون سی شب مبارک تھی جسمیں خدا کا کلام پہلی مرتبہ ایک انسان کے منہ میں ڈالا گیا ہے - وہ لیلۃ القدر یعنی عزت و حرمت کی رات تھی - وہ رات تھی جو ہزار مہینہ سے بہتر تھی کہ اسمیں خداوند گویا ہوا - وہ فرشتوں کی آمد کی رات تھی کہ آسمان کی باتیں زمین والوں کو سنائیں - وہ امن و سلامتی کی رات تھی کہ اسمیں دنیا کے لئے امن و سلامتی کا پیغام اترا

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۵ وما ادراک ما لیلۃ القدر ۵ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ۵ تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر (القدر)

ہمنے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا ہے اور ہاں تمہیں کس نے بتایا کہ عزت و حرمت والی رات کیا ہے - وہ رات جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے جس میں ارواح مقدسہ اور فرشتے حکم خدا سے احکام لیکر نازل ہوتے ہیں - اس رات میں طلوع صبح تک سلامتی ہے -

وہ شب کیا عجب شب تھی - دنیا عصیان و حق ناشناسی کی تاریکی میں مبتلا تھی - دیو باطل کا تمام عالم پر استیلا تھا - توحید کا چہرۂ نورانی کفر و شرک کی ظلمت میں محجوب تھا - نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں - دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں قوت الٰہی سے بغاوت کا اعلان کر چکی تھیں ایک نحیف و ضعیف قوم بحر احمر کے کنارے ریگستان پر غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی - لیکن اس ظلمت کدہ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا جو روشن تھا - وہ گوشہ غار حرا کا گوشہ - اس بغاوت و طغیان عالم میں ایک شے تھی جو قوت الٰہی کے آگے اطاعت و تسلیم کیساتھ سر بسجود تھی - وہ عزلت نشین حرا کی جبیں مبارک تھی اور ایک ہی قلب تھا جو بیدار تھا - اور وہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اقدس تھا -

یہ کیا عجیب و غریب شب تھی - جب قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا - جب جبابرہ عالم کی تنبیہ و تادیب کے لئے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب ہو رہا تھا جب نیکیوں کا لشکر دوبارہ مقابلہ کے لئے آراستہ کیا جا رہا تھا - اور اُسکی سپہ سالاری کے لئے وہ وجود اقدس منتخب ہو رہا تھا جو حرا کے غیر مصنوع حجرہ میں بحالت سربسجود تھا اور رحمت کے مخلوق فرشتے اسکے لئے گرد صف بستہ تھے -

انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک انہ ھو السمیع العلیم (الدخان) ہمنے اس کتاب مبین کو ایک مبارک شب میں اتارا - کہ ہمیں انسانوں کو ڈرانا تھا - وہ مبارک شب جسمیں پر از حکمت امور کا ہمارے حکم سے فیصلہ کیا جاتا ہے انسانوں کے پاس ایک رہنما بھیجا تھا کیونکہ ہم پکارنے والوں کی دعائیں سنتے ہیں اور دنیا کے ذرہ ذرہ کا حال جانتے ہیں -

پس یہ وہ شب تھی جسمیں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہو - یہ وہ شب ہے جسمیں برکات ربانی کی ہمہ سب سے پہلے بارش ہوئی - یہ وہ شب ہے جسمیں اُس سینہ میں جو خزینہ نبوت تھا

کلام الٰہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوئے اور رحمتہائے آسمانی نے زمین میں نزول کیا پس ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اس لیلہ مبارکہ میں رحمتوں کا طالب ہو - اور اُس رحمان رحیم کی ہستی کے آگے سر نیاز خم کرے - جبین پر معاصی کو زمین پر عجز و خاکساری سے رکھے - اور بصد خضوع و خشوع دست تضرع دراز کر کر خدایا - امن الرسول بما انزل علیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین (بقرہ)

رسول جو کچھ اُسپر نازل ہوا اُسپر ایمان لایا اور اہل ایمان بھی ایمان لائے - سب خدا پر - اُسکے فرشتوں پر اُسکی کتابوں پر - اُسکے رسولوں پر ایمان لائے اور یہ کہہ اُٹھے - پروردگار - تیری باتیں سنیں - تیری اطاعت عہد کیا - اب تیری مغفرت کے طالب ہیں اور تیری طرف رجوع ہے - کسی کو تو اُسکی قوت سے زیادہ حکم نہیں دیتا - اور خیر و شر سب انسان کی کمائی ہے - پس اے پروردگار اگر ہم سے بھول ہو یا کوئی خطا ہو تو مواخذہ نہ کر - پروردگار ہمسے پہلوں کی طرح ہمکو گرانبار نہ بنا پروردگار ہماری طاقت سے زیادہ ہمکو بوجھ نہ دے ہمیں معاف کر - ہمارے گناہ بخش - ہم پر سے ہمارے آقا رحم فرما اور کفار پر ہمیں غلبہ نصیب کر -

اعتکاف

مسلمان ان ایام میں مساجد کے گوشوں میں عزلت نشین (معتکف) ہوتے ہیں کہ غار حرا کا گوشہ نشین بھی انہی دنوں عزلت نشین تھا - مسلمان ایام اعتکاف میں اُس متکلم ازلی کے سرار جوان باتوں میں معتکف حرا سے گویا ہوا تھا کسی سے نہیں بر تعمیر میں ایام ان کی بھی کیا تھا جسکے منہ میں اُس متکلم ازلی نے اپنی بولی بولی جب وہ حرا کے ایک گوشہ میں سر بزانو معتکف تھا - پس ہر مسلم آبادی میں چند نفوس مسلم کے لئے ہر سال کیا واجب ہے وہ رمضان میں مسجد کے ایک گوشہ میں معتکف

---

(۱) رمضان کے معنی شدید حرارت کے ہیں - اُس اور بگڑیا سارے شہور کے مہینے سے مستنبط - رہ ایک عرب میں تین - علاوہ ازیں طور سے شمسی حساب جاری تھے رمضان گرمی کا مہینہ ہوگا -

(۲) صوم وصال -

(۳) وحی قرآن

(۴) نزول قرآن کی ابتدا رمضان میں ہوئی -

محویت اتباع نبوی۔ تلاوت کتاب عزیز۔ تفکر خلق سماوات وارض۔ ذکر نعم۔ تذکرہ اسمائے حسنیٰ اور تحیت وتسلیم وادائے صلوٰۃ میں اس طرح بسر کریں کہ ان اوقات کا ایک ایک لمحہ تذکر وتفکر سے خالی نہ ہو۔ کہ ان اشخاص مقدسہ کا جلوہ اُسکی آنکھوں میں پھر جائے۔

الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم (آل عمران) جو ہمیشہ اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں۔

الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون o تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا (سجدہ) رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ وہ جو قرآن کی آیتیں جب اُنکو یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ در خضوع وخشوع کیساتھ اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ اُن کے پہلو راتوں کو بستر سے الگ رہتے ہیں اور وہ امید وبیم کے ساتھ خدا سے دعائیں کرتے ہیں جن کو خرید وفروخت وغیرہ دنیاوی اشتغال ذکر خدا سے غافل نہیں کرتے ہیں۔

اسمٰعیل وابراہیم (علیہما السلام) کی سب سے پہلی مسجد جو عبادت الٰہی کے لئے تعمیر ہوئی۔ انہیں ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ عزلت گزینان عبادت کا مسکن ہو۔

وعھدنا الیٰ ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (بقر) ہمنے ابراہیم واسماعیل سے عہد لیا کہ وہ ہمارے گھر کو طواف۔ اعتکاف۔ رکوع اور سجود کرنیوالوں کیلئے پاک رکھیں۔

پس اے فرزندان اسماعیل وابراہیم اپنے باپ کے عہد کو یاد کرو اور جس گھر کو رکوع وسجود کے لئے پاک رکھتے ہو۔ اُسے اعتکاف کے لئے بھی پاک رکھو کہ تمہارے باپ اسماعیل وابراہیم کا عہد خداوند کے نزدیک محبوب تھا۔

قیام رمضان

کیا عجیب وہ جوش محویت ہے۔ جب مسلمان دن بھر کی بھوک اور پیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اللہ اللہ!! وہ تکلیف جو راحت قلبی کا باعث ہو۔ معتکف حرا بھی اسی طرح خدا کی یاد کے لئے رات بھر کھڑا رہتا تھا۔ یہانتک کہ اُسکے پاؤں میں ورم آجاتا تھا کہ خدا کی ہدایت کا شکریہ بجالائے۔

پس شب کو جب عالم سنسان ہے۔ اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب شیریں ہے۔ آؤ اشتغال سنت محمدیہ۔ کہ ماہ مقدس آیا۔ اپنے بستروں کو خالی کریں۔ خدا کی تقدیس میں مشغول ہوں اور اُسکی حمد وثنا کریں جس نے اس ظلمت کدۂ عالم میں ہمکو ایک ایسا چراغ بخشا جس سے ہمارے قلوب منور ہیں۔

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والھیبۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح – تقدیس ہو حکومت وشہنشاہی والے کی تقدیس ہو۔ عزت۔ عظمت ہیبت۔ قدرت۔ کبریائی اور جبروت والے کی تقدیس ہو اُس زندہ بادشاہ کی جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ کبھی مرنیوالا ہے۔ قدوس ہمارا آقا اور تمام فرشتوں اور روحوں کا آقا۔

حقیقت صوم

ہمنے مقالہ سابقہ میں بتایا ہے۔ کہ ماہ صیام کی اصل حقیقت نزول قرآن کی یادگار وتذکار اور حامل قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسوۂ حسنہ اور سنت مستحسنہ کی اتباع وتقلید ہے کہ ان ایام میں اسی طرح غار حرا میں قیام فرماتے تھے اور اسی اثنا میں وہ نامۂ وحی وبرکت اور دستور ہدایت وقرآن ہمیں عنایت ہوا جس سے ہمنے جسم کی زندگی اور روح کی تسلی پائی۔ پس یہ یوم اکبر یعنی یوم نزول قرآن ہے جو لیلۃ القدر ہے۔ اسلام کی عید اکبر ہے اور حق ہے کہ تمام بندگان اسلام اور شیفتگان سنت محمدیہ ان ایام مقدسہ میں وہ زندگی بسر کریں جو قرآن کا مطلوب اور حامل قرآن کا نمونہ ہو۔

قرآن مجید نے حکم صیام کے موقعہ پر جیسا کہ آیات سرعنوان میں مذکور ہے ہمکو صوم کے تین نتائج کی اطلاع دی ہے۔

لعلکم تتقون تاکہ تم متقی ہو۔

لتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم تاکہ تم اس عطائے ہدایت پر خدا کی تکبیر وتقدیس کرو۔

ولعلکم تشکرون تاکہ تم اس نزول خیر وبرکت اور اس عطائے فرقان پر خدا کا شکر بجالاؤ۔

اس سے ثابت ہوا کہ صوم کی حقیقت تین اجزا سے مرکب ہے۔ اتقا۔ تکبیر وتقدیس اور حمد وشکر۔

پس جس طرح حقیقت مرکبہ کا وجود عین اجزا کا وجود ہے کہ بغیر وجود اجزا حقیقت معدوم۔ اسی طرح صوم بغیر وجود اجزا حقیقت معدوم۔ اسی طرح صوم بغیر وجود اجزا ثلاثہ مذکورہ معدوم ومفقود ہے۔

اعمال انسانیہ کا وجود حقیقی اُنکے نتائج وآثار کا وجود ہے۔ اگر نتائج وآثار وجود پذیر نہ ہوئے تو یہ نہ کہو کہ اُن اعمال کا وجود تھا۔ اگر ہم دوڑتے ہیں کہ مسافت قطع اور منزل قریب ہو۔ لیکن ہم بھٹک کر دوسرے راستہ پر جا پڑتے ہیں جس سے ہماری مسافت دور تر اور منزل بعید تر ہوتی جاتی ہے۔ تو سعی لاحاصل اور ہماری تگاپو عبث ہے۔ اگر ایک طبیب اپنے مریض کے لئے ایک دوا تجویز کرتا ہے۔ لیکن جس فائدہ کے مترتب ہونیکی اُمید کرتا ہے وہ مترتب نہیں ہوتا۔ تو یہ نہ سمجھو کہ طبیب نے دوا تجویز کی۔ اور نہ کہو کہ مریض نے دوا کھائی۔

پس صیام جو ہمارا علاج روحانی ہے۔ اگر اس سے شفائے روحانی نہ حاصل ہو تو حقیقت میں وہ صیام نہیں فاقہ ہے اور ایسے صائم اور روزہ دار جنکے صوم میں اتقا۔ تقدیس۔ اور شکر کے عناصر ثلاثہ نہیں۔ وہ فاقہ کش ہیں۔ جنکی تشنگی اور گرسنگی ایک پھول ہے جسمیں رنگ وبو نہیں۔ ایک گوہر ہے جسمیں آب نہیں۔ ایک آئینہ ہے جسمیں جوہر نہیں اور ایک جسم ہے جسمیں روح نہیں۔ اور کون نہیں جانتا کہ ایک گل بے رنگ وبو۔ ایک گوہر بے آب ایک آئینہ بے جوہر۔ ایک جسم بے روح۔ بے حقیقت ہستیاں ہیں جنکی کوئی قدر وقیمت نہیں۔ آنحضرت نے اسی نکتہ کیطرف اشارہ کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔

رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع ورب قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر (رواہ ابن ماجہ) کتنے روزہ دار ہیں جنکو روزہ سے بجز گرسنگی کچھ حاصل نہیں۔ اور کتنے تہجد گزار ہیں جنکی نماز تہجد سے بیداری کے سوا کچھ فائدہ نہیں۔ یہ لوگ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنکے جسم نے روزہ رکھا لیکن دل نے روزہ نہیں رکھا۔ اُن کی زبان پیاسی تھی۔ لیکن دل پیاسا نہ تھا۔ پس رحمت کا کوثر انکے لئے نہیں کہ پیاسے نہ تھے۔

ہماری تقسیمات اوقات زندگی کی سب سے بڑی اور طویل تقسیم خود ہماری عمر اور سب سے مختصر لحظہ ہمارے لئے ہر لحظہ ایمان باللہ باجار الرسول ہر روز پانچ بار سجدۂ نیاز ہر ہفتہ نماز جمعہ۔ ہر سال صیام رمضان وزکوٰۃ اور عمر میں ایک بار زیارت مسجد خلیل وادائے نماز ابراہیمی فرض ہے۔

ہمارے سالانہ فرض دو ہیں۔ ایک جسمانی اور ایک مالی۔ فریضہ مالی (زکوٰۃ) محدود وبا اوقات مخصوصہ نہیں ہے۔ لیکن ہمارا فریضہ جسمانی محدود باوقات ہے کہ جسمیں سے خدا کی مسکین مخلوق ہر سال وہر حالتیں متمتع ہوتی ہے اور دوسرے سے وہ عام یکرنگی اور اظہار اجتماع ووحدت قلوب واجسام مقصود ہے۔ جو ہر روز مساجد میں اور ہر سال ہر شہر کے کوچہ وبازار اور گھروں میں اور عمر میں ایکبار کوہ فاران کے دامن میں نظر آتی ہے۔

پس ہمارے سال کا ایک مہینہ۔ ہماری زندگی کا ایک ایسا حصہ ہونا چاہیے جو تنزہ جسم اور طہارت قلب کا کامل نمونہ ہو۔ تاکہ ہمارا کامل سال منزہ اور طاہر اور اس طرح ہماری کامل زندگی منزہ اور طاہر ہو۔ اسی لئے آنحضرت نے فرمایا ہے۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (رواہ البخاری) جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (نیکی) کیساتھ رکھے۔ اُسکے اگلے گناہ معاف ہوگئے۔ گناہوں کی معافی اور مغفرت کا حصول تمام اعمال انسانیہ کا مقصود وحید اور تمام نیکیوں اور برکتوں کا اساس رہے۔ لیکن کیا جس نے حصول مغفرت اور گناہوں کی معافی کی امید دلائی۔ اُس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ مشروط بایمان اور احتساب ہے۔

ایمان واحتساب کیا شئے ہے؟ حقیقت صوم کی وہی عناصر ثلاثہ ہیں جنکی طرف کتاب عزیز نے اشارہ کیا ہے۔ یعنی اتقا۔ تقدیس تکبیر اور حمد وشکر۔ اتقا کے لغوی معنی کسی چیز سے بچنے کے ہیں لیکن اسلام کی اصطلاح میں اتقا کے کیا معنی ہیں؟ تمام دنیا کی آلائشوں سے تمام انسانی کمزوریوں سے۔ تمام جسمانی خواہشوں سے۔ اور تمام نفسانی نجاستوں سے جسم وروح کا محفوظ رکھنا۔ یہی حقیقت وماہیت صوم ہے جسکے ساتھ ساتھ دل سے تقدیس وتکبیر کی صدائے غیر محسوس اور زبان سے حمد وشکر کی آواز جہر بلند ہونی چاہیے۔ تاکہ معتکف حرا کے اسوۂ حسنہ کا کامل اتباع ہو۔

تم سمجھتے ہو کہ آلودگی گناہ۔ آلائش ہوا۔ ارتکاب عصیان ونجاسات نفسانی ناقص صوم نہیں۔ لیکن کہ جسم کا روزہ نہ ٹوٹتا ہو۔ لیکن دل کا روزہ ضرور ٹوٹ جاتا ہے اور جب دل ٹوٹا تو جسم میں کیا رکھا؟

الصائم فی عبادۃ من حین یصبح الیٰ ان یمسی ما لم یغتب فاذا اغتاب خرق صومہ (رواہ الدیلمی) روزہ دار صبح سے شام تک عبادت خدا میں ہے جبتک کسی کی برائی نہ کرے اور جب وہ برائی کرتا ہے تو اپنے روزہ کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

تم سمجھتے ہو کہ بغاوت نفس اطاعت ہوا سے وعمل شر منافی صوم نہیں۔ لیکن میں تمہیں سچا سمجھوں یا اُسکو (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) جو کہتا ہے۔

لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو والرفث (رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن)

روزہ کھانے پینے سے پرہیز کا نام نہیں ہے بلکہ لغو وعمل شر سے پرہیز کا نام ہے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ قول زور۔ عمل بیجا وطغیان قلب مضر صحت صوم نہیں؟ لیکن میں کیا کروں۔ مجھ صادق کی وہ آواز سنتا ہوں جسکی میں تکذیب نہیں کرسکتا۔

من لم یدع قول الزور والجھل والعمل بہ فلا حاجۃ للہ ان یدع طعامہ وشرابہ (رواہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ واللفظ لہ) جو حالت صوم میں کذب وزور اور جہالت کے کام کو نہیں چھوڑتا تو خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ روزہ دار اسکے لئے اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

پس اچھی طرح سمجھ لو کہ صوم کی حقیقت کیا ہے؟ وہ ایک حالت ملکوتی کی تقلید کا نام ہے۔ صائم کا جسم انسان لیکن اُسکی روح فرشتوں کی زندگی بسر کرتی ہے جو نہ کھاتے اور نہ پیتے ہیں۔ وہ تمام مادیات عالم سے پاک اور ضروریات دنیاوی سے منزہ ہیں۔ جنکی زندگی کا فقط ایک مقصد ہوتا ہے۔ اطاعت اوامر الٰہی اسلئے صائم نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے وہ دنیا سے پاک اور ضروریات دنیاوی سے منزہ رہنے کی جہانتک کہ اسکی خلقت وفطرت اجازت دیتی ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ صائم مجسم نیکی ہے۔ وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا۔ وہ کسیکو برا نہیں کہتا۔ وہ کسی سے جہالت نہیں کرتا۔ وہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیتا ہے وہ اُسکا امتثال امر کرتا ہے جو کہتا ہے (یعنی آنحضرت صلعم)

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم۔ تم میں سے جب کسی کا روزہ کا دن ہو تو نہ بیہودہ گوئی کرے نہ شور وغل کرے اگر کوئی اُسے لڑے یا اُسکو گالی دے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حوادث و اخبار

ہندوستان

دوشنبہ کو ملزمین ہنگامہ کانپور کا مقدمہ پیش ہوا۔ اور سب سے پہلے وکیل سرکار نے نذیر محمد خان (؟) کی ایک ملزم کے معاملہ میں جو چند روز بعد گرفتار ہوا ہے اور اسکے متعلق شناخت کا سوال درپیش ہے دو روز کی مہلت مانگی جو عدالت نے عطا کردی۔ اسیطرح مولانا آزاد سبحانی اور حافظ عبداللہ کے متعلق بھی مہلت مانگی گئی جو مسٹر مظہر الحق کی مخالفت کے باوجود عدالت نے ۲۳ ستمبر تک منظور کرلی ہے بعد اثبات جرم کی متعدد شہادتیں پیش ہوئیں۔

خلیفہ عماد الدین صاحب ریونیو اسسٹنٹ پنجاب کے صاحبزادے ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا بعد تکمیل ولایت سے آ رہے ہیں۔ ۲۲۔ اگست بروز جمعہ ۹ بجے صبح تک بمبئی میل سے لاہور پہنچنے والے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ بنگال کا ارادہ ہے (؟) کہ کلکتہ کے قریب کی پرانی عمارت ... جدید سکول جسکو انسٹیٹیوٹ کو عطا کیا جائے۔

اضلاع مدناپور۔ بردوان اور ہوگلی میں سیلاب فرو ہو رہا ہے۔

مہاراجہ صاحب بے پور نے پونہ کی سنگیت سماج کو ایک ہزار روپے کا عطیہ مرحمت کیا ہے۔

امسال رڑکی کالج کے امتحان اسسٹنٹ انجینئری میں ظہیر الدین احمد فریدی نام ایک مسلمان طالب علم اول رہا ہے۔

ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے ڈھاکہ کی سار سوتی سماج میں تشریف لیجا کر فرمایا کہ سماج کو سرکار سے یکمشت ۲۵ ہزار اور سالانہ ۵ ہزار روپیہ امداد مل سکتی ہے۔

امید لگائی جاتی ہے کہ حضور وائسرائے بہادر آیندہ ماہ اکتوبر کے وسط میں حیدرآباد دکن تشریف لیجائیں گے۔

حیدرآباد دکن کا ایک نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ امسال برسات کم رہی ہے اور ضرورت سے دو انچ کم پانی پڑا ہے۔ غریبوں کی مشکلات بڑھتی جاتی ہیں۔

بنگال میں بردوان کے نزدیک اترتا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ کلکتہ کے اردگرد ۸۰ میل میں طغیانی کی خبریں آئی ہیں۔

وادی ستلج کی ریلوے لائن جو دریہ جمیلرائے (؟) پر ٹوٹ گئی ہے جہاں سے مسافروں کا ادھر آنا لیجانا محال ہے ۳ رکانار منظر ہے کہ نیٹ لائن کے نیچے سے مٹی بہہ گئی اور لائن انیٹ پانی پر معلق ہے۔ مسافروں کی آمد و رفت کا انتظام کیا جا رہا ہے ۴۸ گھنٹوں میں لائن کامل طور پر کھل جانیکی توقع کیجاتی ہے۔

وزیر اعظم تبت ہنوز یاٹنگ میں مقیم ہے اور چینی سفیر کے آنے میں تعویق سے پریشان ہو رہا ہے اوس نے اپنے بعض ساتھی وطن کو واپس بھیجدئے ہیں۔

نوہ نو پائی (حیدرآباد سندھ) میں ۱۰۔ اگست کی شب کو دس بارہ ڈاکو ہندوؤں اور بلوچوں سے مسلح ایک متمول مسلمان کے گھر میں داخل ہوکر ۳ ہزار روپیہ سے زائد کا مال لیگئے دو آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ پولیس ڈاکوؤں کی تلاش میں ہے۔

قانونی کونسل پنجاب کا جلسہ ۱۹ ستمبر کو بارنس کورٹ شملہ میں ہوگا جبکہ مسودات آبکاری و ماہی گیری پر غور کیا جاویگا۔

مہاراجہ بردوان نے کمیٹی پنجابی کمری گور کیواسطے ... جو ابھی نیا سول سروس کمیشن کے لئے ولایت جانا چاہتے ہیں۔

حوادث محلیہ (لوکل)

نقارہ سحری

ماہ رمضان میں سحری کیوقت بندہ (؟) رکھنے والوں کے جگانے کے لئے تمام شہروں میں سحری کے اول وقت نقارہ بجایا جاتا ہے یہ ایک نہایت ضروری چیز ہے اور اس لحاظ سے کہ روزہ رکھنے والے مسلمانوں کو اس سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور وہ وقت پر بیدار ہو کر سحری کھالیتے ہیں ایک ضروری کام سمجھا گیا ہے۔ بجنور میں اس ضروری فرض کو **رفیق شاہ** پسر گلشاہ محلہ چاہ شیریں میں نہایت خوبی کیساتھ ادا کررہے ہیں خداوند تعالیٰ انہیں اسکا اجر جزیل عطا فرمائے۔

پوسٹماسٹر صاحب ڈاکخانہ بجنور

ہم نہایت خوش ہیں کہ ڈاکخانہ بجنور کے موجودہ پوسٹماسٹر صاحب ڈاکخانہ کے کام کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کررہے ہیں پبلک آپ سے بہت خوش ہے اور ہمیں امید ہے کہ آپکے اخلاق وسیع اور شرافت انسانی آپکو آیندہ گورنمنٹ کے محکموں میں اعلیٰ خدمات ادا کرنیکا موقع دینگے۔ حقیقت یہ ہے کہ شریف انسان ہر ایک کام شرافت کیساتھ انجام دیتا ہے اور نااہل ہمیشہ نقصان رساں ثابت ہوتا ہے پوسٹماسٹر صاحب ایک شریف آدمی ہیں اور شرافت و اخلاق کے ساتھ پبلک کی خدمات حسن سلیقگی کے ساتھ ادا کررہے ہیں۔

صرف پانچ روپیہ میں اصلی گارڈ واچ مع سولہ ۱۶ کارآمد قیمتی اشیاء



قیمت صرف پانچ روپیہ

گارنٹی اس گھڑی کا نیکل پر گارڈ واچ گارنٹی ۵ سال

یہ مشہور و معروف گھڑی نہایت مضبوط اور پائیدار ہے جس نے ایکمرتبہ خریدلی تمام عمر کیلئے فرصت ہوگئی یہی وجہ ہے کہ ریلوے گارڈ اور دیگر افسران اس گھڑی کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ نکل سلور کا کیس - سوئیاں اور کل پرزے نہایت مضبوط اور پائیدار ہیں جو مدت تک نہیں گھستے - گھوڑے کی سواری وغیرہ میں بھی اس کے پرزوں میں فرق نہیں آتا - ٹائم ٹھیک دینے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی - باوجود ان خوبیوں کے قیمت ۵

غضب کی رعایت

ہم اپنے کارخانہ سالگرہ کی خوشی میں اپنے خریداروں کے پاس یادگار قائم رکھنے کیواسطے صرف ایکماہ تک ذیل کی سولہ اشیاء گارڈ واچ کے خریداروں کو بالکل مفت روانہ کرینگے ہر ایک چیز بہت تحفہ مفید مطلب اور کارآمد ہے - پانچروپیہ تو ان اشیاء کو فروخت کرکے ہی پورے کرسکتے ہیں - گھڑی مفت میں رہجاویگی - تفصیل اشیاء ذیل میں درج ہے -

نو ایجاد مقراض قیمتی ۸ر (۲) صابون خوشبودار ایک ٹکیہ (۳) بال اڑانے کا صابون ایک ٹکیہ (۴) سنہری پنجر بہت خوشنما قیمتی ۸ر (۵) گھڑی کا کیس جسکے گھڑی پر لگانے سے شیشہ ٹوٹنے کا ڈر نہیں رہتا قیمتی ۸ر (۶) گھڑی کا بکس عمدہ ایک (۷) بلبل ہزار داستان سیٹی (۸) ولایتی عطر کی شیشی (۹) منجن دندان ایک روپیہ قیمت ۸ر (۱۰) قطب نما ایک (۱۱) رومال نہایت عمدہ (۱۲) انگوٹھی سنہری (۱۳) کنگھا (۱۴) شیشہ ولایتی (۱۵ و ۱۶) طاقتور پہلوان ایک جوڑ

مزید رعایت صرف پہلے ایک سو خریداروں کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا -

جلدی کریں! ایسی رعایت پھر کبھی نہ ہوگی، کوئی چیز خراب ہو تو ہم تبدیل کرنے کے ذمہ دار ہیں -

بال اڑانیکا خوشبودار صابن

قیمت ۳ ٹکیہ ۱ر محصول ۴ر

یوں پر لگانے ہی صابون صاف کر دیتا ہے کھونٹی بالکل نہیں ... بجائے ... صاف ... جسم ... ہو جاتا ہے کہ بال کبھی پیدا ہی نہیں ہوتے کوئی اشتہاری صابن مقابلہ نہیں کرسکتا ... ہیر ریموور وغیرہ کوئی ... چیز نہیں ... ضرور منگوا کر مقابلہ کریں -

قیمت ... ٹکیہ ۵ر ... ٹکیہ کا بکس ۱ر
(دکانداروں سے خاص رعایت)

خضاب نمونہ شباب

... بالوں پر لگانے سے چند منٹ ہی میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت ... شیشی جو کئی ماہ کو کافی ہے مع برش ... فی ... بجائے ... ثابت کریں ... چند قیمت ... پیشہ ... ہے

ضرورت ہے ... ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے -

کمالات روحانی

[illegible]

ملنے کا پتہ :- گپتا اینڈ کمپنی سوداگران واچ اینڈ کلاک نمبر ۲ ٹوہانہ ایس پی ریلوے

اعلان

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر چھپ کر تیار ہو گیا - اب آپ فوراً منگوا سکتے ہیں!

انگریزی زبان بہت مفید اور کارآمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ میں ہے اسوجہ سے لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتب انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں ... جلد فروخت ہوگئیں لیکن غیر ملک کی زبان پر ... جبتک اسکو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جائے اسکا حاصل ہونا محال اور دیر طلب ہے بس بنے اس کتاب کو خاص طور سے تیار کیا ہے اور اس میں انگریزی زبان کی بہت سی ضروری باتیں - الفاظ کا تلفظ و ہجے کرنا - جملے بنانا - خط و عرضی لکھنا - ترجمہ کرنا - انگریزی بولنا وغیرہ باتیں اس طرح سمجھائی ہیں کہ مبتدی کو آسانی سے ساتھ ... جلد تر حاصل ہو جاویں گی -

ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کرلیں گے یا اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کرلیں گے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو غلط ہے - ہم اس کتاب کی نسبت اسقدر ضرور کہیں گے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کی انگلش ٹیچر سے انگریزی پڑھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کے ساتھ ہوگا نیز زبانی بولنا کو انگریزی بولنے اور انگریزی خط لکھنا سیکھنے کا بڑا شوق ہے چنانچہ اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں اور خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کیگئی ہے یہ خطوط وغیرہ ... لکھے گئے ہیں - اور انگریزی بہت آسان ہے اسکے علاوہ قواعد انگریزی اور ترجمہ کرنا وغیرہ باتیں ایسے عمدہ اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتائی گئی ہونگی - ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ آپ ہماری ہی کتاب کو خریدیں - لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جسوقت آپ انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور ملاحظہ کریں اور دیگر انگلش ٹیچروں پر مقابلہ کریں - اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر درحقیقت بہتر معلوم ہو تو اسکو ضرور خریدیئے - ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات سے زیادہ ہے باوجود اسقدر ضخامت اور مذکورہ بالا خوبیوں کے قیمت صرف ایکروپیہ (عہ) خرچ محصولڈاک ۳ر - کتاب مجلد ہے - دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

مفت ... خریدار انگلش ٹیچر کو رسالہ انگلش گرامر جسمیں (۱) گرامر کی تعریف - حروف لکھنے کا ڈھنگ - اور پڑھنے کا طریقہ (۲) الفاظ کو بتانے کا طریقہ (قاعدہ) اور ... کے لکھنے اور بولنے کا ڈھنگ وغیرہ وغیرہ درج ہیں - دیا جائیگا -

ملنے کا پتہ :- منیجر جینندر گپت اوشدھالیہ نمبر ۳۶ ہیڈ آفس ٹوہانہ ایس پی ریلوے

مدینہ پریس واقع بجنور میں باہتمام محمد حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۲۵

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

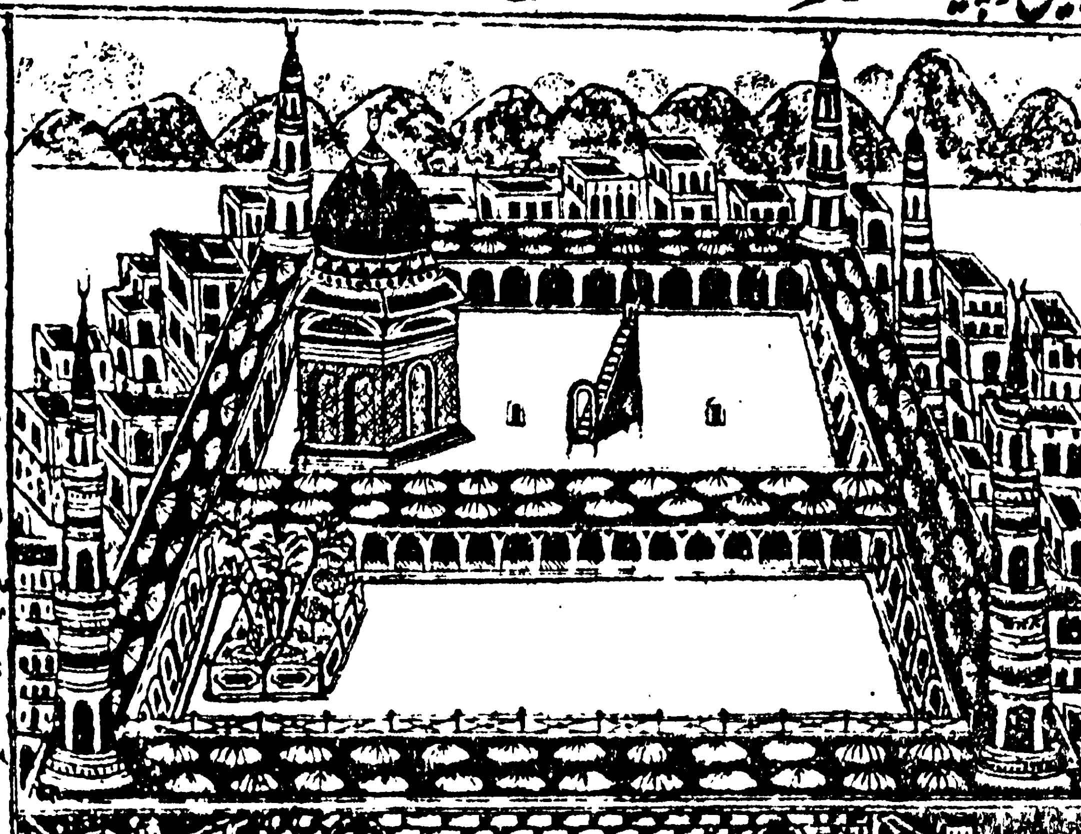
مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ ہندی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط

[illegible]

التماس

[illegible]

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور روہیلکھنڈ ہندوستان ہونی چاہئیں

دار الشفا

جسمین تقریباً تمام امراض کی آزمودہ اور بہت سے نسخہ جات لکھے گئے ہیں جنکی عام طور پر ہی لا ہر قسم انسان کو ضرورت پڑتی ہے مثلاً ایک منٹ میں بال سیاہ کرنیکا خضاب بنانا۔ طلا بواسیر جلق زدہ مجرب ابتدا۔ قیمت

گنجینۂ طبیب

علم طب کی نادر کتاب

یہ کتاب سوا سیر انجما ہے کہ مصنف کا اعلان ہے کہ اگر مذکورہ بیان میں ایک نسخہ بھی غلط ثابت ہو

قارون کا خزانہ

ناظرین! اگر آپ کو صنعت و حرفت سیکھنے کا شوق ہے اور اگر آپ صرف ایک روپیہ خرچ کرکے ہزاروں کمانا چاہتے ہیں یا اگر آپ غلامی کا جوا اپنی گردن سے اتارنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب **گنج قارون یا ہر فن معلم** کو منگوائیں ہمارا دعویٰ ہے کہ صنعت و حرفت کے متعلق ایسی قیمتی اور مستند و مفید کتاب آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی اس کتاب کی بدولت ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی ہر ایک علم و ہنر میں بغیر استاد کے ماہر ہو سکتا ہے اور ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتا ہے کیونکہ جسقدر نسخے اس میں درج ہیں تمام چیدہ اور آزمودہ ہیں **مختصر فہرست مضامین** ۔ ہر قسم کا صابون اور ریٹھہ کا صابون بنانے کی ترکیب بلا آمیزش چربی ۔ ہر قسم کی **ادویات اور پھولوں کی روح عطر** بنانے کے طریقے۔ آتشبازی ۔ فوٹوگرافی ۔ تار برقی کا کام ۔ پریس کا مکمل کام ۔ ساعت سازی کا کام بلا بیٹری اور بذریعہ بیٹری ۔ سوڈا واٹر ۔ گیس کی روشنی پیدا کرنا ۔ ربڑ کی مہر بنانا ۔ کاغذ و بلاٹنگ پیپر بنانا ۔ موم بتی بنانا ۔ دیا سلائی بنانے کے آسان طریقے ۔ موبل روٹی ۔ سیمنٹ بنانا ۔ تار کے شیشے ۔ چھتریاں پن وغیرہ ۔ **گندھک پارہ کافور اور نمک کے پیالے اور گلاس بنانا** ۔

باب آخری میں نہایت **نفیس مجرب المجرب نسخہ جات** جنکو با اہتمام اکسیر اعظم کہہ سکتے ہیں ۔ سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کی تیر بہدف دوا ۔ ہر قسم کے بخار ۔ سرمہ لگانے سے دور ہو جائیں ۔ پیٹ درد ہیضہ وغیرہ کے بے نظیر تیل وغیرہ وغیرہ ترالی چیزیں ۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت **صرف ایک روپیہ** علاوہ محصول ۔ . . . . (۱)

رسالہ جریان

کی مکمل **حقیقت اور علاج** یہ نامراد بیماری آجکل تمام طالب علموں اور نوجوانوں میں پائی جاتی ہے اس لئے ہر ایک نوجوان کو اس کا خریدنا ضروری ہے ۔ اس کتاب میں مرض جریان کی مکمل حقیقت و پیدا ہونے کے اسباب ۔ نہایت آسان تدابیر سے بتلایا ہے ہر قسم کے جریان کیلئے مجرب نسخے ہیں اسکے ذریعہ سے ہر ایک شخص اپنا علاج خود کر سکتا ہے **قیمت ۴ر**

مجربات گپتا

علم طب کی نادر کتاب جو صرف ایک سال میں دو ہزار سے زیادہ بک چکی ہے قیمت مجلد بارہ آنے

معلومات کا خزانہ

جواہرات قیمتی کتاب

یہ تمام عمر کی معلومات کا خزانہ محض ہمدردان وطن کی بہبودی و راحت کیلئے شائع کیا گیا ہے کتاب ہذا میں آپکو ایسے ایسے تحفہ اور لاثانی نسخہ جات ملیں گے جو بنانے میں بالکل آسان اور فوائد میں آبِ حیات ثابت ہونگے اور جو آجتک بڑے بڑے خاندانی طبیبوں اور سنیاسی لوگوں کے سینہ میں سربستہ تھے ؟ جنکے سیکڑوں روپے صرف کر کے حاصل کئے ہیں اور برائے افادہ عزیزان وطن کتاب کی صورت میں شائع کئے ہیں ۔ بڑے بڑے مہلک و موذی امراض آناً فاناً میں دور ہو جاتے ہیں کوڑیوں کی لاگت سے ہزاروں کی قیمتی شے تیار ہو جاتی ہے آپ کتاب کو ایک ہی نظر ملاحظہ کرکے باغ باغ ہو جائینگے ۔ **مختصر فہرست مضامین** ہر قسم کے درد سر و درد ضعف دماغ کی دوا ۔ سر کے گنج اور پھوڑے ۔ پھنسی کے تیل ۔ خوشبودار بال سیاہ کرنیکے تیل ۔ کھانے کی دوا جن سے سفید بال از سر نو سیاہ پیدا ہوں ۔ بال اتارنے اور تمام عمر نہ پیدا ہونیکے مجرب نسخہ جات عجیب غریب نسوار ۔ برائے زکام و نزلہ ۔ یادداشت قوت کی مجرب دوائیں ۔ معدہ کی تمام خرابیوں کے چورن ۔ **نامردی کا مجرب علاج ۔ حیرت انگیز طلا اور کھانیکی دوائیں** ۔ جن سے جریان ۔ احتلام ۔ سستی و نامردی آتشک سوزاک وغیرہ امراض ایک ہفتہ میں کھی کافور ہو جائیں دھاتوں کے جوہر عجیب و غریب کشتہ جات بنانے کی ترکیبیں عورتوں اور بچوں کے قریباً تمام موٹی موٹی بیماریوں کے نہایت ہی آسان علاج درج کئے ہیں چھوٹے اشتہار میں کیا کیا لکھیں ہم ایمان سے کہتے ہیں اگر کتاب ناپسند ہوگی تو قیمت واپس دینگے (۱۲)

عطائی نسخے

بارہ سو نسخے جو آجتک نہ کسی کتاب میں چھپے ہیں نہ حکیموں کو معلوم ہیں اور جو ماتا دونگ کے حکیموں کے خاندان سینہ بسینہ مخفی چلے آتے ہیں ہر مرض کیلئے اور ہر قسم کے کوانے لگانے سونگھنے ۔ دیکھنے دعویٰ دینے ۔ قیمت

گھر کا سیانا

جس میں تمام خانگی امراض کے ڈاکٹری یونانی اور ویدک اور سنیاسی لوگوں کے نہایت مجرب نسخے اور ہر ایک مریض کی غذا ۔ ضروری احتیاط ۔ جسم کے اصول تندرستی ہر عمر تندرستی و دراز کرنے کے بہترین باترتیب درج ہیں قیمت (۱۲)

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر معہ ترجمہ اردو

بغیر استاد کے انگریزی سکھانیوالی کتاب انگلش ٹیچر ضخامت (۲۷۵) صفحات

انگریزی زبان بہت مفید اور کار آمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ میں ہے ۔ اس وجہ سے لوگوں کو **انگریزی** پڑھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتب انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں اور ہزار جلدیں فروخت ہو گئیں ۔ انگریزی زبان غیر ملک کی زبان ہے لہٰذا جب تک اس کو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جاوے اس کا حاصل ہونا محال اور دیر طلب ہے پس ہم نے اس کتاب کو خاص طور سے تیار کیا ہے اور اس میں انگریزی زبان کی بہت ضروری باتیں **الفاظ کا تلفظ و ہجے کرنا ۔ جملے بنانا ۔ خط و عرضی لکھنا ۔ ترجمہ کرنا ۔ انگریزی بولنا** وغیرہ باتیں اس طرح سمجھائی ہیں ۔ کہ مبتدی کو آسانی کے ساتھ اور جلد ترحاصل ہو جاتی ہیں ہم یہ دعوے تو نہیں کرتے ۔ کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کر لینگے ۔ یا اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کر لیں گے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعوے کرے تو غلط ہے ہم اپنی کتاب کی نسبت اس قدر ضرور کہینگے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر سے انگریزی پڑھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کیسا تھ ہوگا فی زمانہ لوگوں کو انگریزی بولنے اور **انگریزی میں خط لکھنا سیکھنے** کا بڑا شوق ہے چنانچہ اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں اور خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کی گئی ہے ۔ یہ خطوط وغیرہ خاص طور سے لکھے گئے ہیں اور انگریزی بہت آسان ہے اس کے علاوہ قواعد انگریزی اور ترجمہ کرنا وغیرہ باتیں ایسے عمدہ اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتلائی گئی ہونگی ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ہماری ہی کتاب کو خریدیں لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جس وقت آپ انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا **انگلش ٹیچر** ضرور ملاحظہ کریں اور دیگر **انگلش ٹیچروں سے مقابلہ** کریں اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر درحقیقت بہتر معلوم ہو تو اس کو ضرور خریدیں ٹنڈن صاحب کے ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات سے زیادہ ہے اور باوجود اسقدر ضخامت اور مذکورہ بالا خوبیوں کے قیمت **صرف ایک روپیہ** خرچہ محصول ڈاک دو آنہ زائد

مفت رسالہ انگلش گریمر جس میں گریمر کی تعریف اور حروف لکھنے اور بولنے کے ڈھنگ وغیرہ درج ہیں خریدار انگلش ٹیچر کو مفت دیا جائیگا ۔ کتاب مجلد ہے ۔ دو جلد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

خضاب نمونۂ شباب

ایسا سستا اور زود اثر خضاب آجتک دوسری کمپنی کا ایجاد نہیں ہوا معمولی تیل کیطرح برش سے بالوں پر لگائیں چند منٹ میں بال مانند قدرتی بالوں کے سیاہ ہو جاوینگے ۔ قیمت

بال اڑانے کا صابن

معمولی صابونوں کی طرح بالوں پر لگانے سے چند منٹ میں بال صاف کر دیتا ہے کوئی بالکل نہیں رہتی جگہ مانند ریشم کے صاف اور نرم نکل آتی ہے قیمت فی ٹکیہ ۔ تین ٹکیہ کا بکس (۱۲) دوسرا صابن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا

پتہ ۔ منیجر جیندر گپت اوشدھالیہ نمبر ۱۳ ہیڈ آفس لوہانہ ۔ ایس پی ریلوے

گھر کا درزی

گھر کا درزی اس میں قریباً تمام قسم کے کپڑوں کے کاٹنے اور ناپنے کا اصول مع نقشوں کے بیان کیا گیا ہے ۔ نہایت مفید کتاب ہے قیمت

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۳۳ (۳) 225 یکم ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۶ - رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین



فہرست مضامین

واقعہ ہائلہ کانپور

ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے

مقدمہ کی تحقیقات گورنمنٹ ہند کو کرنی چاہیے

(۲)

علاوہ ازیں مسٹر ٹائلر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر ضلع ہیں۔ اُنہی کے حکم سے حصہ منہدمہ حاصل کیا گیا ہے اُنہی کے حکم سے یہ حصہ گرایا گیا اور اُنہی کے حکم سے مسلمانوں پر گولی چلائی گئی۔ سوال یہ ہے کہ ایک جائنٹ مجسٹریٹ جو مسٹر ٹائلر کے ماتحت اور قدرتاً اُسکے زیر اثر ہو۔ مقدمہ کی تحقیق و تدقیق میں کہاں تک انصاف و مساوات سے کام لے سکتا اور غیر جنبہ داری کے اصول پر جسکی پابندی ایسی حالتوں میں بالخصوص لازم ہوتی ہے۔ کاربند ہو سکتا ہے لیکن معاملہ کی اہمیت میں اب اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر اپنی رائے صاف طور پر ظاہر کر چکے ہیں وہ سرکاری حکام کو بالکل بری الذمہ سمجھتے ہیں۔ غور طلب یہ معاملہ ہے کہ جب اس رائے کی موجودگی میں مقدمہ میں ایک فریق صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ ہے اور دوسرا فریق مسلمان رعایا ہے۔ تو ایک جائنٹ مجسٹریٹ سے بلا رو و رعایت تجویز کی کہانتک اُمید ہوسکتی ہے۔ اسلئے نظر بہ حالات موجودہ سب سے زیادہ مناسب اور قرین انصاف و قانون یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس مقدمہ کی تحقیقات گورنمنٹ عالیہ ہند کرے اور تجویز ہلکتہ ہائیکورٹ میں ہو۔ یا ایک خاص کمیشن اس مقدمہ کے لئے مقرر کیا جائے ورنہ اگر مقدمہ کا انفصال گورنمنٹ صوبہ کے ہاتھ میں دیا گیا۔ تو اس سے برٹش لا (قانون سرکار انگریزی) کی خلاف ورزی کا اندیشہ قوی ہے۔ پس اس حالتمیں فریق ثانی یعنی مسلمانوں کو کامل استحقاق حاصل ہے کہ گورنمنٹ ہند میں انتقال مقدمہ کی باضابطہ درخواست کریں کیونکہ اصل انصاف صرف ایسی صورت میں ممکن ہے۔

فی الحال ہم جہانتک اندازہ لگا سکے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کانپور کے جاہل اور ناعاقبت اندیش مسلمانوں پر بیرونی لوگوں کی تحریروں اور تقریروں نے اتنا اثر نہیں ڈالا جتنا انگلو انڈین اخبارات اور خود ہز آنر کی گورنمنٹ کے اعلانات نے ڈالا ہے انگریزی اخبارات محض غلط و بے سروپا واقعات شائع کرتے رہتے ہیں۔

۔ اور گورنمنٹ یہ بتاتے رہے ہیں کہ مسلمانان کانپور کا جوش مصنوعی اور عارضی ہے۔ غالباً اسی قسم کی غلط بیانیوں پر اعتماد کر کے سر جیمس مسٹن نے مسجد کے منہدمہ حصہ کی شہادت کا حکم دیا اور پھر اسکے بعد جیسا کہ ہمارے لائق ہمعصر انڈین ٹیلیگراف نے لکھا ہے۔ وہ سرکاری اعلان شائع کر کے مسلمانان کانپور کو خالی از جوش بتایا۔ یا یوں کہئے کہ جوش کی دبی ہوئی چنگاریوں کو مشتعل کر دیا۔"

یہ اعلان فی الواقع بالکل بے معنی اور واقعات کے خلاف بیانوں سے مملو ہے اور اُس سے بلاکا بھڑک اُٹھنا یقینی تھا۔ اسلئے اگر مقامی حکام کی اُس عجلت اور ناعاقبت اندیشی کو نظر انداز بھی کر دیا جائے جو اُن سے ہوئی۔ غیر مسلح اور امن پسند مسلمانوں کو نشانہ بندوق بنانیمیں سرزد ہوئی تو پھر بھی اس گناہ عظیم کی ذمہ داری سے اُنکو سبکدوش نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور اگر بدقسمتی سے وہاں حسب دلخواہ کامیابی نہو تو تاج برطانیہ سے انصاف کا خواہاں ہونا چاہیے۔ پائنیر ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ "گذشتہ زمانہ میں عبادتگاہوں کے متعلق گورنمنٹ کئی مرتبہ مسلمانوں کی مدد کر چکی ہے۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء میں قبضہ دہلی کے بعد مسجد فتحپوری کے مرمع قطعہ پر فوج نے قبضہ کر لیا تھا اور یہ مسجد ضبط کردہ جائداد کی مانند رائے جوتی لال کے ہاتھ فروخت کر دیگئی تھی۔ انکے بعد انکے بیٹے امراؤ سنگھ نے اسکے اندر کچھ دکانیں تعمیر کیں اور اُسے بطور سرائے کے استعمال کرتے رہے لیکن مسجد نمازیوں کے لئے چھوڑ دی۔ کچھ سال بعد مسلمانوں نے اعتراض اُٹھایا کہ دکانوں کی خرید و فروخت کی وجہ سے نمازیوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اسپر گورنمنٹ نے مداخلت کی اور ۱۸۷۷ء کے دربار شاہی کے موقعہ پر اس امر کا بھی اعلان کیا گیا کہ مسجد اپنی پوری حدود سمیت مسلمانوں کے لئے واگذار کر دیگی امراؤ سنگھ مالک کو اسکے صلہ میں گورنمنٹ نے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم ادا کر دی اور یکم جولائی ۱۸۷۵ء کو مسلمانوں کو اسکا پورا قبضہ دلا دیا۔"

لیکن ہم پائنیر کو بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو نہ صرف مسجد فتحپوری کا واقعہ یاد ہے بلکہ اس قسم کے بہت سے واقعات یاد ہیں۔ جنمیں گورنمنٹ نے نہایت فیاضی سے مختلف مسجدوں کو جو سرکاری کاموں میں لائی جاتی تھیں یا جن پر بعض وجوہ سے دیگر لوگوں کا قبضہ ہوگیا تھا۔ واگذار کر دیا۔ مسلمان احسان فراموش نہیں ہیں۔ اسلئے وہ گورنمنٹ کی گذشتہ فیاضیوں کے مرہون منت ہیں۔ لیکن کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ان سابقہ فیاضیوں کی تلافی کرنیکے لئے آیندہ مسجدیں بیدریغ گرائی جائیں اور مسلمانوں کو بے خطا نشانہ بندوق بنایا جائے۔ یہ پالیسی پائنیر کے نزدیک پسندیدہ ہو تو ہو۔ کوئی سلیم الطبع شخص یا کوئی امن پسند و انصاف پرست حکومت اسکو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ لہذا ایسی نظیریں یاد دلا کر نہ تو کانپور کے روح فرسا واقعہ کو حق بجانب ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ مسلمانوں کو اُنکی اس جائز خواہش سے روکا جا سکتا ہے کہ مسجد کے منہدمہ حصہ کو از سر نو تعمیر کر دیا جائے۔ پائنیر کا یہ خطرہ کہ "اگر گورنمنٹ نے اس بات کو ماننے کا فیصلہ کر لیا۔ تو یہ ایک ایسا فیصلہ ہوگا۔ جسکے اختیار کرنیسے بہت سے افسوسناک نتائج پیدا ہونیکا احتمال ہے" محض بے بنیاد اور بے اصل ہے۔ گورنمنٹ نے جو روشن خیالی کی روح ملک میں پھیلائی ہے۔ اُسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رعایا میں طلبی و تحفظ حقوق کا خیال روز بروز زیادہ راسخ ہوتا جاتا ہے۔ اسی خیال کا یہ کرشمہ تھا جس نے گورنمنٹ کو تقسیم بنگال کے قطعی "فیصل شدہ" امر کی تنسیخ پر مجبور کر دیا۔ کیا پائنیر بتا سکتا ہے کہ تنسیخ تقسیم بنگال سے گورنمنٹ کے رعب و داب میں کمی واقع ہوگئی ہے یا اُسکے بجائے افسوسناک نتائج ظہور میں آئے ہیں۔ جب تقسیم بنگال جیسا اہم معاملہ جسکو ارکان پارلیمنٹ ناقابل تنسیخ قرار دے چکے تھے ایک آن واحد میں منسوخ کیا جا سکتا ہے اور کوئی ناگوار نتیجہ نہیں پیدا ہوتا تو مسجد مچھلی بازار کانپور کے ایک حصہ کو از سر نو تعمیر کر دینے میں جائے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ کے اس فعل سے جو وہ در حقیقت مسلمانوں کے قتل و خون کے بعد عمل میں آئیگا۔ ہندوستان کے چھ کروڑ مسلمانوں کے دل ممنونیت سے بھر جائیں گے۔ جسکے نتائج خود گورنمنٹ کے حق میں یقیناً نہایت خوشگوار ہونگے اندریں حالات ہمیں اُمید ہے کہ برٹش گورنمنٹ دانائی سے کام لیکر ان حکام کو جنکی غفلت۔ نخوت۔ خود رائی اور ناعاقبت اندیشی کیوجہ سے یہ اندوہناک واقعات پیش آئے ہیں۔ قرار واقعی سزا دینے کے علاوہ منہدمہ حصہ کو تعمیر کر دیگی۔ شہداء کے وارثوں کو امداد دینے سے دریغ نہیں کریگی۔ اور اسطرح اس طوفان نوح کے بعد ملک میں ایسے امن و سکون کی بنیاد رکھیگی جسکی نظیر برٹش حکومت کی تاریخ بھی پیش نہ کر سکے۔

آخری تصفیہ میں کن امور کا لحاظ رکھنا چاہیے

کانپور کے قضیۂ نامرضیہ کا آخری فیصلہ اس سوال کے صحیح جواب پر منحصر ہے کہ ہنگامہ کانپور کے اصلی بانیان فساد کون لوگ ہیں۔ اسوقت تک جو خیالات اس بارہ میں ارباب اقتدار یا اینگلو انڈین اخبارات کے حصہ اعظم کی جانب سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ (۱) فساد کے بانی وہ لوگ ہیں جو خود تو موقع فساد سے دور اور محفوظ ہیں لیکن اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ کانپور کے جاہل و بے خبر عوام الناس کے جذبات کو بھڑکاتے رہے ہیں۔ (۲) یا وہ مقرر ہیں جنہوں نے ۳ اگست کے جلسہ واقع عیدگاہ کانپور میں ولولہ انگیز تقریریں کر کے جاہل آبادی کی آتش غیظ و غصہ کو مشتعل کیا۔ (۳) یا وہ مولوی ہیں جنہوں نے منہدم شدہ حصہ کے متعلق غلط فتاوے شائع کر کے اس معاملہ کو غیر معمولی اہمیت دی (۴) یا خود وہ جاہل و ناعاقبت اندیش لوگ ہیں جنہوں نے اپنی غیر مآل اندیشی سے یہ وبال اپنے سر لیا۔ یہ اور اس قسم کے اور بہت سے خیالات آزادی کیساتھ شائع کئے جا رہے ہیں اور یہ ثابت کرنیکی کوشش کی جا رہی ہے کہ فساد کے اصل محرک مسلمان ہیں۔ سرکاری حکام بالکل بے قصور ہیں اور اس واقعہ کی تمام ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔

لیکن یہ تصویر کا وہ رُخ ہے جسے اصل تصویر سے کوئی نسبت نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اسلامی اخبارات میں پے در پے مضامین لکھے گئے۔ ۳ اگست کے جلسہ میں تقریریں کی گئیں۔ مولویوں نے فتوے دئے

اور خود مسلمانان کانپور نے اسکی اہمیت کو محسوس کیا لیکن بایںہمہ کوئی سلیم الطبع شخص اسکو باور نہیں کریگا کہ خفیہ پولیس کی گولیاں انہی باتوں کا نتیجہ ہیں بجز ممکن اگر بعض اخبارات یا بعض مقرروں نے ایسی تحریریں شائع کیں یا تقریریں کیں (جنکا ہمیں علم نہیں ہے) جن سے کانپور کی جاہل آبادی دفعۃً بھڑک اٹھی تو اسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا کہ چند سو مسلمان جلسہ گاہ سے اٹھکر مسجد کو جاتے۔ منہدم شدہ حصہ کو تعمیر کرتے اور واپس چلے آتے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ گروہ جو مسجد کے حصہ منہدمہ کو دوبارہ تعمیر کرنے کی غرض سے اینٹیں چن رہا تھا۔ اس غرض سے وہاں گیا تھا کہ وہ مجسٹریٹ یا پولیس کو ترغیب دیکر وہاں بلائے انپر پتھر برسائے اور پھر خود ہدف ناوک بیداد بنے؟ خود سرکاری بیانات میں بھی کسی ایسی کیفیت کا تذکرہ نہیں کیا گیا جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ تعمیر کنندگان خانۂ خدا آمادہ فساد بھی تھے۔ اگر وہ فساد انگیزی کا سودا سر میں لے کر مچھلی بازار میں پہنچے تو ان کے ہاتھوں میں بندوقیں اور تلواریں نہ سہی لاٹھیاں تو ضرور ہونی چاہئیں تھیں لیکن تمام سرکاری وغیر سرکاری بیانات اس امر کی شہادت بہم پہنچاتے ہیں کہ وہ بالکل نہتے تھے انکے پاس کچھ بھی نہیں تھا وہ اینٹیں جو کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پولیس اور مجسٹریٹ پر پھینکیں وہ وہی اینٹیں تھیں جو مسجد کے قریب پہلے سے موجود تھیں وہ انھیں گھر سے نہیں لائے تھے۔ اسلئے کیا ایسے نہتے لوگوں کی نسبت یہ کہنا کہ وہ فتنہ و فساد کے محرک و بانی ہوئے ہم نہیں سمجھتے۔ انصاف اور قانون کی نظروں میں کہاں تک جائز سکتا ہے؟ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ وہ فی الوقع مسجد کو دوبارہ تعمیر کرانا چاہتے تھے اگر انکا یہی ارادہ تھا۔ تو یہ کیوں نہیں بتایا گیا کہ وہ لوگ تعمیر کرنے کے لئے اپنے ساتھ سیمنٹ یا چونہ لیکر گئے تھے۔ کیا وہ لوگ صرف خشک اینٹ اور پتھر ہی سے دیوار تعمیر کرنا چاہتے تھے

ہمارے لائق ہمعصر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف لکھنؤ نے جو شروع سے اس معاملہ پر نہایت منصفانہ و سنجیدہ نگاہ ڈال رہا ہے۔ بالکل بجا لکھا ہے کہ اس امر کا فیصلہ کہ فتنہ انگیزی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اس سوال کے حل پر منحصر ہے کہ جزو مسجد کے منہدم کردینے کا فعل جائز ہے یا ناجائز۔ اور ہمارا خیال ہے کہ ہر شخص جسکو خدا نے عقل عطا کی ہے۔ اس رائے کی اصابت کو تسلیم کریگا۔ ہمعصر موصوف لکھتا ہے۔ "اس امر کے متعلق بہت سے مشورے اخبارات میں پیش کئے گئے ہیں کہ شورش کانپور کے اصلی بانیان فساد کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ اور ہم دل سے انکی تائید کرتے ہیں۔ یہ سوال کہ اس ہنگامے کے محرک اور بانی کون لوگ ہیں۔ ایک ایسا سوال ہے جسکا حل نہایت ضروری ہے۔ اس مسئلہ کے صرف دو ہی پہلو ہیں ایک تو یہ کہ حکام کی تعزیری اور سرکاری اقدامات سے یہ ابتری پیدا ہوئی ہے اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کی جہالت و ناعاقبت اندیشی یا اس قسم کے متواتر بیانات کہ مسلمانان کانپور میں حقیقی جوش و خروش مطلق نہیں ہے۔ اس تمام قضیئے کا باعث ہوئے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کہ ان دونوں میں کونسا پہلو درست ہے اس سوال کے حل پر منحصر ہے کہ جزو مسجد کو منہدم کردینے کا فعل جائز ہے یا ناجائز۔ اسمیں شک نہیں کہ خلاف ورزی قانون کا انسداد پوری طاقت سے کرنا چاہیے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ان لوگوں کو جو اس خلاف قانون فعل کے ذمہ دار ہوں سخت سزائیں دیجائیں۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ قانون شکن لوگوں کو مذہبی معاملات میں مداخلت بیجا کے عذر کا مشورہ دیا جاسکے۔ لیکن مقامی حکام کو لاعلمی و جہالت کا بہانہ پیش کرنیکا مشورہ ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔"

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف کی اس مدلل و معقول رائے پر اگر عمل کیا گیا۔ تو یقین ہے کہ انفصال مقدمہ میں بجد آسانی پیدا ہوجائیگی۔ اسکے متعلق سب سے پہلا مسئلہ حل طلب یہ ہے کہ متنازعہ حصہ مسجد کا انہدام باوجود ان تنبیہات و توضیحات کے جو اسلامی پریس اور اسلامی پبلک کی طرف سے شائع و مشتہر کی گئیں۔ از روئے قانون جائز ہے یا نہیں۔ علمائے دین اسلام نے متفق اللسان ہوکر اعلان کردیا ہے کہ منہدم شدہ حصہ مسجد کا جزو لاینفک اور اس لئے اسی احترام و اعزاز کا مستحق ہے۔ جو مسجد کا کیا جاتا ہے۔ علما کے اس فتویٰ کی موجودگی میں گورنمنٹ کو مطلق کوئی اختیار یا استحقاق اس حصہ کو غیر متبرک وغیر متعلق قرار دینے کا نہیں ہے کیونکہ اس معاملہ میں بہترین جج قدرتاً مسلمان ہیں اور انکا فیصلہ قطعی و آخری فیصلہ سمجھا جانا چاہیے۔ پس گورنمنٹ کے پاس یا انکے حکام کے پاس جو اس حصہ کے گرائے جانے کے ذمہوار ہیں۔ اس بات کا مطلق کوئی جواب نہیں ہے کہ انھوں نے اس حقیقت کے علم کے باوجود حصہ مذکور کو کیوں گرایا؟ یہ ابتدائی منزل طے ہوجانے کے بعد یہ فیصلہ خود بخود طے ہوجاتا ہے۔ کہ جزو مسجد کا گرایا جانا جائز تھا یا ناجائز اور اگر ناجائز تھا۔ جیسا کہ متذکرہ صدر سطور میں دکھایا جاچکا ہے تو اسکا ذمہ دار کون تھا؟ تحقیقات کے بعد جو شخص یا اشخاص اس فعل ناجائز کے ذمہ دار قرار پائیں۔ یقیناً وہی شخص یا اشخاص اس تمام ہنگامہ ہولناک کے بانی اور محرک سمجھے جائیں گے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ نہ صرف انصاف کا حق ادا کرنے کے لئے بلکہ ملک میں امن و امان کو قائم و برقرار رکھنے اور بے انصافی و کوتاہ بینی کا خاتمہ کرنے کے لئے بھی انکو عبرتناک سزائیں دینی لازمی ہونگی۔ اس موقع پر ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ کون لوگ اس تمام شورش کے ذمہ دار ہیں۔ پبلک اور گورنمنٹ دونوں کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ ذمہ داری کا بار گراں کس کے سر پر ہے۔ ہاں ان مبادیات جنگ کے تصفیہ کے بعد اصل امر کا فیصلہ کرنا باقی رہ جائیگا۔ کہ جب مسجد کا حصہ متنازعہ گرایا جاچکا اور ایک گروہ معصوم مسلمانوں کا انکو از سر نو تعمیر کرنیکی غرض سے اینٹیں چننے لگا۔ تو اس گروہ کو آمادہ پیکار کرنیوالا کون شخص تھا؟ اس کا جواب ہم بمبئی کے مشہور اخبار "بمبئی کرانیکل" کی زبان سے دینا چاہتے ہیں۔ وہ ابتدائی حالات بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ "اس کے بعد مسٹر ٹائلر مسلح پولیس کے کسقدر پیدل اور سوار جوان ہمراہ لیکر آن پہونچے۔ مگر اس موقع پر ایسی کارروائی کی گئی جہانتک کہ پیغامات تار سے پتہ چلتا ہے کوئی غرض ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ مسٹر موصوف پہلے تنہا مجمع کی طرف بڑھے۔ مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ انھوں نے انکے تہدید آمیز جوش کو ٹھنڈا کرنیکے لئے کیا کہا یا کیا کیا؟ جب ناراض لوگوں کے ہجوم نے انپر بھی معمولی اینٹ پتھروں کی بارش کی تو انھوں نے مسلح پولیس کو اپنی مدد کے لئے طلب کرکے چند خالی گولیاں چلانیکا حکم دیدیا۔ ہمارے خیال میں یہ حرکت سراسر انصاف کے خلاف اور معقولیت کے درجے سے گری ہوئی ہے۔ خالی گولیاں چلانے سے صرف یہ فائدہ متصور ہوسکتا ہے کہ ایک بے ترتیب ہجوم کو خوف دلایا جائے۔ لیکن اس کے نقصانات ایسے عظیم ہیں کہ یہ تنہا موہوم فائدہ انکے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہے۔ لوگ عام طور پر اسکی غرض و غایت سے واقف ہوگئے تھے اور اسکی بے ضرری بھی انپر منکشف ہوچکی تھی اسلئے وہ مظاہرہ کئے جاتے تھے اور انھیں یقین ہوتا جاتا تھا کہ حکام ہماری ایجیٹیشن کو سنجیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہتے اور جب بھرے ہوئے کارتوس استعمال کئے گئے تو اہل مجمع کو نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ حقیقت حال سے آگاہ ہونا پڑا۔ جن لوگوں نے اینٹوں کے چند ٹکڑے پھینکنے کے بعد بھی (جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو ایسا نقصان نہیں پہونچا) تہدید آمیز رویہ پر اصرار کیا۔ انکو اگر متنبہ کردیا جاتا کہ اگر منتشر نہ ہونگے تو انپر خالی نہیں بلکہ بھرے ہوئے کارتوسوں سے فائر کئے جائینگے۔ تو وہ فوراً سمجھ لیتے کہ مزید اصرار کسقدر خطرناک ہے۔ اس موقعہ پر ایک پرامن شہر میں اتنے آدمیوں کا ہلاک اور زخمی ہونا نہایت افسوسناک اور اندیشہ ناک ہے۔ جہانتک ہماری عقل کام کرتی ہے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس الزام سے بری از الزام نہیں قرار دئے جاسکتے کہ انکی یہ کارروائی غیر ضروری تھی اور اگرچہ اس افسوسناک واقعہ کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ گورنمنٹ نے واجبی توجہ اور غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ مگر ہمارے خیال میں اس واقعہ کی تاریخ میں کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اگر حکام دور اندیشی سے کام لیتے اور مسلمانان کانپور کے مذہبی احساسات کا کافی لحاظ رکھتے تو اس مشکل پر غالب نہ آسکتے۔ اس قسم کے معاملہ میں اس طرح کام نہیں چل سکتا کہ حکام اپنے رویہ پر سختی سے مصر ہیں بلکہ انہیں چاہیے کہ ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لیں کیونکہ بصورت دیگر انکے رویہ سے خوفناک نتائج پیدا ہونیکا اندیشہ رہیں "بمبئی کرانیکل" کے ایک ایک لفظ سے کلی اتفاق ہے پہلے خالی کارتوس چلائے جاتے ہیں جس سے آپ بدنصیبوں کو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ یہ خالی دھمکیاں جان لینے کا پیش خیمہ نہیں ہیں لیکن وہ اسکا اطمینان ابھی پورے طور پر محسوس بھی نہیں ہونے پائے کہ اسکے بعد فوراً ہی بھرے ہوئے کارتوسوں کے ان کشتگان نازکی موت کا پیغام دیکر بھیجا جاتا ہے جس سے مجمع فوراً منتشر ہوجاتا ہے۔ دریافت طلب یہ بات ہے کہ ضابطہ فوجداری کی کس دفعہ اور کس قانون کی رو سے بغیر کافی اطلاع و تنبیہ کے بغیر سول طاقت کو کام میں لانے کے اور بغیر کسی وجہ کے یہ نشانہ بازی کیگئی؟ اور اتنی جانوں کو خاک و خون میں سلایا گیا؟ اس سوال کا جواب بھی اس نازک مسئلہ کے اہم نتائج پر گہرا اثر ڈالیگا اور دنیا انتظار رہے گا کہ انصاف ان حالات کی موجودگی میں کن افراد کو ملزم قرار دیتا ہے اور انھیں کیا کیا سزائیں

مسجد مچھلی بازار کانپور

کے حادثہ قیامت خیز کا مقدمہ

(۳)

دوسرے گواہ منیر احمد کوتوال شہر نے بیان کیا کہ ۳ اگست کو جب عیدگاہ میں جلسہ ہوا تو میں تھانہ کرنل گنج گیا ہوا تھا جو عیدگاہ سے صرف ½ ۱ فرلانگ فاصلہ پر ہے مچھلی بازار سے عیدگاہ کا فاصلہ تقریباً ایک میل ہے۔ عیدگاہ میں کوئی وردی وال سپاہی نہیں بھیجا گیا مگر چند خفیہ پولیس کے آدمی عیدگاہ میں تھے۔ اس سے پہلے یکم اور ۲۳ جولائی کو بھی دو جلسے عیدگاہ میں ہوئے تھے اور نہایت امن و امان سے ختم ہوگئے تھے۔ ۳۰۔ اگست کا جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ عیدگاہ سے ایک جماعت ہوکر نکلے۔ میں انکے آگے آگے گیا اور اس مجمع کو اس ہجوم سے علیحدہ کردیا جو پریڈ کے چوراہے پر جمع تھا وہ لوگ مولگنج کی طرف چلے گئے اور میں پریڈ کے میدان سے ہوتا ہوا گلس بازار کی چوکی کو چلا گیا جو مسجد مچھلی بازار سے دو یا تین سو قدم کے فاصلہ پر ہے اور جہاں سے مسجد صاف نظر آتی ہے چوکی پر پہنچنے سے چند منٹ کے بعد میں نے ۶ یا ۷ سو آدمیوں کے ایک مجمع کو مسجد کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اس مجمع نے ایک سیاہ جھنڈا اڑا دیا اور شور مچانا شروع کیا۔ میں نے انسپکٹر تصدق حسین سے جو سادہ لباس میں تھا کہا کہ جاکر دیکھو یہ لوگ کیا کررہے ہیں۔ وہ جدید سڑک پر سیدھا مسجد کیطرف گیا اور جب وہ مسجد کے ۲۰۔۲۵ قدم کے فاصلہ پر رہا تو مجمع نے انپر پتھر پھینکنے شروع کئے یہ دیکھکر میں انسپکٹر عبدالوہاب اور پندرہ سولہ سپاہیوں کو لیکر مسجد کی طرف گیا اور مسجد و چوکی کے آدھے راستہ میں تصدق حسین سے جاملا میں نے تصدق حسین کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس واقعہ کی خبر کرنیکے لئے بھیجدیا اور خود سیدھا مسجد کی طرف گیا اس اثنا میں مجمع بڑھ گیا تھا اور تقریباً ۱۰ ہزار آدمی اور آرہے تھے جب میں مسجد کے ۲۰۔۳۰ قدم کے فاصلہ پر پہونچا تو مجھپر بھی پتھر برسنے لگے اور جو لوگ پتھر نہیں پھینکتے تھے وہ دیوار تعمیر کرنیمیں مصروف تھے

شذرات

ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ اور باشندگان اڈرنہ

لندن ٹائمز میں سر رو پر ٹیہبرج کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔

جس میں فاضل مضمون نگار نے مدلل طریق پر ایڈریانوپل سے ترکوں کے اخراج پر انگلستان کی بیجا مخالفت کی ہے۔ اخبار سٹنڈرڈ لندن نے بھی اس رائے کی تائید کی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ ایڈریانوپل کے باشندے اس امر کے دل سے متمنی ہیں کہ ایڈریانوپل ہمیشہ ترکوں کے قبضہ میں رہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ ایڈریانوپل کے باشندوں کی خواہش منافع اور فوائد کا لحاظ رکھتا ایک نہایت ضروری امر ہے ایڈریانوپل کی آبادی کا زیادہ حصہ مسلمانوں کا ہے جو فطرتاً بلغاریوں کو پسند نہیں کرسکتا اور نہ پسند کر پایا ہے۔ ایڈریانوپل پر ترکوں کے قبضہ کی ضرورت خواہش کے [illegible] یونانی یہودی ارمنی وغیرہ بھی شریک ہیں جیسا کہ اس وفد سے ظاہر ہوتا ہے جو حال میں لندن اسی غرض کیلئے گیا تھا۔

اس وفد نے لندن کے وزیر خارجہ سے بیان کیا کہ ہم ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کو پسند کرتے ہیں اس لئے امید ہے کہ ہماری خواہش کو پورا کیا جائے گا۔ وفد کے ممبروں نے رپورٹر کے روبرو مقام سے بیان کیا کہ جب ہم لندن کی وزارت خارجہ سے واپس آئیں گے اور فیصلہ اپنے موافق نہ پائیں گے تو ہم انگریزی اخبارات کے سامنے ایسی تحریریں و تصویریں پیش کریں گے جن سے معلوم ہوگا کہ بلغاریوں نے کیسے مظالم کئے ہیں اور کیسے [illegible] کا باعث کئے ہیں۔ اگر ان مظالم و سختیوں کو پیش نظر رکھا جائے تو تاریخ قدیم میں اسکی ایک بھی نظیر نہیں ملیگی اگر خدا نخواستہ ایڈریانوپل بلغاریوں کے حوالہ کردیا گیا تو تمام باشندے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور ملک تباہ و برباد ہوجائیگا۔ امید ہے کہ سر ایڈورڈ گرے جو انخلائے ایڈریانوپل پر بہت زیادہ مصر ہیں۔ اس تحریر کو غور و خوض سے دیکھکر کوئی متین و سنجیدہ فیصلہ کریں گے۔

کلکتہ میں ایک ہولناک ہنگامہ ہوتے ہوتے رہ گیا

تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ مشرقی بنگال سٹیٹ ریلوے نے ایک مسلم عورت سے سترہ ہزار روپیہ میں ایک بہت بڑا قطعہ زمین خرید کیا تھا جو سیالدہ ریلوی دفاتر کے عقب میں واقع ہے اس قطعہ زمین پر ایک پرانی مسجد کی عمارت کھڑی ہے یہ مسجد اسوقت نہایت خراب و خستہ حالت میں ہے۔

محکمہ ریلوے نے یہ قطعہ زمین محکمہ کے ملازموں کے مکانات بنوانے کیلئے خرید کیا تھا جسپر وہ عمارات بنارہا ہے مزدور مسجد کے مقابل میں ۶ فٹ کی گہرائی تک زمین کھود رہے تھے مسلمانوں نے یہ خیال کرکے کہ ریلوے حکام مسجد کو گرا دینا چاہتے ہیں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ۲۱۔ اگست کو وہاں جمع ہوگیا تاکہ مزدوروں کو مسجد میں داخل ہونیسے روکدے بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مجمع کی تعداد دس ہزار تھی مسلمانوں کے اس اجتماع سے دو کارخانوں کو بند کرنا پڑا۔ کیونکہ تمام مسلمان ملازمین یہاں چلے آئے تھے۔ ریلوے حکام نے اس اجتماع سے بلوہ کا اندیشہ محسوس کرکے مسلح پولیس طلب کرلی اور کمشنر پولیس نے معاملہ کی نزاکت کو دیکھکر اجتماع سے کسیقدر بحث و مباحثہ کے بعد وعدہ کیا کہ تعمیر کا کام دو ماہ کے لئے بند کردیا جائیگا تاکہ مسلمانوں کو محکمہ ریلوے سے مسجد کے متعلق تصفیہ کرنیکا موقع مل سکے اس پر یہ مجمع خاموشی کے ساتھ منتشر ہوگیا۔ ہم کلکتہ کے بیدار مغز مسٹر کلارک قایم مقام کمشنر پولیس کے مشکور ہیں کہ انہوں نے معاملہ کی اہمیت کو دیکھکر سکون و خاموشی سے تصفیہ کرنے کا موقع دیا ورنہ اندیشہ تھا کہ کلکتہ میں بھی کانپور کا سا ہولناک میدان قیامت برپا ہوجاتا۔

اگر گورنمنٹ کے حکام ایسے ہی بیدار مغز ہوں تو معاملات آسانی سے سلجھ جایا کریں افسوس ہے کہ حکام کانپور کی بیجا تعصب و خودداری کی روش نے معاملات کو بہت کچھ الجھا دیا ہے اور اندیشہ ہے کہ آیندہ اس کے نتائج بہت کچھ خطرناک ثابت ہوں گورنمنٹ کو اس معاملہ میں اپنے طور پر توجہ سے کام لینا چاہئے۔

برطانیہ کی خارجہ پالیسی لارڈ کریو اور سرگرے

پچھلے دنوں لندن مسلم لیگ نے لارڈ کریو وزیر ہند اور سرگرے وزیر خارجہ کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کرتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ بلقان کے موجودہ پیچیدہ معاملات میں برطانیہ کو اسلامی جذبات و احساسات کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے ایسا نہو کہ برطانیہ کے مدبر ٹرکی کے متعلق کوئی ایسی روش اختیار کرلیں جو اوسکی ۷ کروڑ مسلم رعایا کے جذبات کے منافی ہو۔

اس عرضداشت کے جواب میں لارڈ کریو نے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان کے مسلمانوں کے نظرات اور مذہبی جذبات کے ساتھ پوری ہمدردی کرتی ہے مگر اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ محض انہیں خیالات کی بنا پر اپنی پوری پالیسی کی بنیاد رکھے۔

سر ایڈورڈ گرے نے اسکی تشریح حسب ذیل الفاظ میں کی ہے۔

ہماری پوری ذمہ داری صرف اسی حد تک محدود ہے کہ ہم سلطنت برطانیہ کے اندر مسلمانوں کے قومی تاثرات اور جذبات کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور اون کی پوری آزادی کا خیال رکھیں۔ لیکن ہم اس بات کا ذمہ نہیں لے سکتے کہ ہم سلطنت برطانیہ سے باہر اسلامی حکومتوں کو ان کے اپنے افعال سے نتائج سے محفوظ رکھیں۔ لارڈ کریو اور سرگرے کے مذکورہ بالا الفاظ مسلمانوں کیلئے جسقدر یاس انگیز ہیں قابل اظہار نہیں افسوس آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارا گلا دبایا جاتا ہے اور چیخنے چلانے کی اجازت نہیں ہے ہمارے جذبات و محسوسات کی قدر کا دعویٰ ہے لیکن اپنی ذو منفعت پالیسی کی تبدیلی بھی ناممکن ہے۔

گویہ مشکل دگر نہ گویم مشکل برطانیہ کے بعض ذمہ دار حکام نے ہم سے بیان کیا ہے کہ برطانیہ کو یورپ کے اوس خیال میں شریک نہ سمجھا جائے۔ جو ٹرکی کو نقصان پہونچانے کے درپے اور اوس کے ممالک کی تقسیم پر تلے بیٹھے ہیں لیکن افسوس ہے کہ آج اس قول کی بھی تصدیق ہوگئی اور ہمیں آزادی کے ساتھ یہ کہنے کا موقع ملا ہے کہ جو لوگ برطانیہ کو یورپ کی خارجہ پالیسی سے علیحدہ سمجھتے ہیں وہ محض دہوکہ دینے کے لئے اس قسم کے خیالات کی اشاعت کرتے ہیں سرگرے کے الفاظ صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ برطانیہ اپنی خارجہ پالیسی میں اس امر کی ذمہ دار نہیں ہے کہ مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو پیش نظر رکھکر اپنے فوائد کو پامال کردے۔

ٹرکی کا قصور بتلایا جاتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جاتا کہ آخر شرارت کسکی ہے ٹرکی پر کس بدبخت منحوس اور غاصب قوم نے حملہ کیا اور اوس کو بیٹھے بٹھائے کس طرح ستایا گیا۔

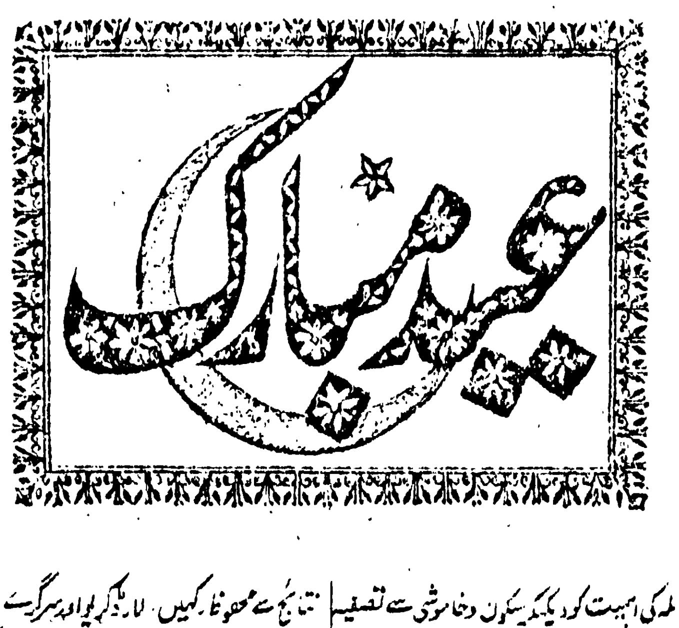
یورپین مدبر اگر اس معاملہ پر غور فرمائیں گے تو نہیں آسانی سے اس امر کا پتہ لگجائیگا کہ ٹرکی کے مصائب کا ذمہ دار درحقیقت یورپ ہے یورپ چاہتا ہے کہ ٹرکی آج تباہ ہوجائے اور یورپ و ایشیا کے تمام ممالک ہمارے قبضہ میں آجائیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ بلقان کے دوران میں اور ایڈریانوپل پر دوبارہ ٹرکی کے قبضہ سے جسقدر اضطراب و بیچینی انگلستان کے ارباب حل و عقد میں رہی ہے اوسقدر یورپ کی کسی حکومت میں نہیں رہی بلقانیوں کی فتوحات اور ٹرکی کے نقصانات کو انگلستان کے ارباب حل و عقد نے جس مسرت کے ساتھ سنا اور اوسپر خوشیاں منائیں آخر یہ کیوں اور کس لئے۔

اگر انگلستان مسلم جذبات کا قدردان تھا تو مظالم بلقان پر اوس نے کیوں توجہ نہیں کی۔ بیکس اور نہتے مسلموں کی خونریزی پر کیوں دل نہ پگھلا۔ یہ تمام باتیں بجائے خویش اس امر کی ضامن ہیں کہ انگلستان اس معاملہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لے رہا ہے اور ٹرکی کے مصائب اوس کے شغل کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔

ہم برطانیہ کی اس روش پر نہایت افسوس ظاہر کرتے ہیں اور واقعات عالم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا قبل از وقت نہیں سمجھتے کہ اگر برطانیہ کی روش یہی رہی اور حرص و آز کا دامن اسی طرح بڑھتا رہا تو قانون فطرت جلد تر اوس کو اس کے نتائج پر پہونچا دے گا۔ مصر بابل و نینوا وغیرہ کی تباہیاں عیاشیوں کے مرکز حکومت قسطنطنیہ اور علاقہ شام کی زہرہ گداز فتوحات آخر کیا ہیں وہی مظالم اور سختیوں کے نتائج جو کبھی اور کسی وقت اپنے اثر سے خالی نہیں رہتے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے برطانیہ کے ارباب حل و عقد میں اس قسم کی صلاحیت پیدا کرے کہ وہ معاملات کی نوعیت اور روش زمن کو دیکھکر کام کریں اور اوس خطرناک راستہ پر نہ چلیں جو قوموں کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔



شکریہ

جن معاونین کرام نے اخبار مدینہ کو نئے خریدار بہم پہونچائے ہیں اون کی سعی موفور اور اسلامی ہمدردی کے ہم تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ اور دیگر خریداران مدینہ سے بھی ہم ایسی ہی ہمدردی و اعانت کے امیدوار ہیں۔ انشاءاللہ جملہ معاونین محبت آگین کے اسمائے گرامی کی فہرست جلد شائع ہوگی۔ منیجر

گورنمنٹ ہند کی جدید تجاویز متعلق سفر حجاز پر علماء کا فتویٰ

حجاج کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جدید تجاویز بغرض مشورہ و اظہار رائے شائع کی ہیں اوس کے متعلق گذشتہ اشاعتوں میں ہم ایک مضمون "گورنمنٹ ہند اور حجاج" کے عنوان سے کئی ہفتہ تک مسلسل شائع کرتے رہے ہیں اسی کے متعلق ہم نے ایک استفسار بصورت استفتاء علماء دیوبند کی خدمت میں پیش کیا تھا جسکا جواب وقت پر ہم کو نہ مل سکا۔ اس ہفتہ کی ڈاک میں جو جواب ہمیں موصول ہوا ہے وہ بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) اگر کوئی سلطنت اپنی مسلمان رعایا کے سفر حج کے لئے جانے میں یہ شرط لگائے کہ جس شخص کے پاس صرف مکہ معظمہ تک پہونچنے کا کرایہ ہو اور وہاں سے واپسی کا خرچ اس کے پاس نہ ہو تو اوس کو جہاز کا ٹکٹ نہ دیا جائے تو آیا یہ حکم بموجب شرع شریف کے جائز ہے یا نہیں اور ایسا حکم مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت سمجھا جائیگا یا نہیں۔ اور آیت وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؀ میں مصارف واپسی کی استطاعت بھی داخل ہے یا نہیں

(۲) گورنمنٹ ہند چاہتی ہے کہ حجاج کو جدہ تک لانے اور پہونچانے کا ٹھیکہ صرف ایک غیر مسلم جہاز راں کمپنی کو دیدیا جائے۔ سوائے اس کمپنی کے جہازوں کے کسی دوسرے جہاز میں حجاج سفر نہ کرسکیں۔ پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قسم کی پابندیاں سفر حج میں عاید کرنی قابل اعتراض ہیں یا نہیں۔ اور اگر مسلمانان ہندوستان حدود قانونی کے اندر رہ کر اس حکم کو منسوخ کرانے اور گورنمنٹ کو اس سے باز رکھنے کیلئے جد و جہد کریں تو کیسا ہے۔

السائل آغا رفیق بلندشہری عفی عنہ

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کعبۃ اللہ اسلام کے ان چہار ارکان یعنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ میں ایک ممتاز اور نہایت موکد رکن ہے جنپر اسلام کا قیام و بقا موقوف ہے اور جس کے ادا نہ کرنے کی صورت میں قرآن و حدیث کے حکم کے موافق ایک مسلمان بزنگ وہنگ یہودی و نصرانی سمجھا جاتا ہے اور قریب و بعید مرد و عورت سبکو شامل ہے۔ اپنے مقدس پیغمبر علیہ السلام کی تصریح کے موافق مسلمانوں کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ حج بیت اللہ کے بند ہونے کے بعد قیامت آجائے گی۔ اور تمام عالم دنیا فنا ہوجائیگا۔ یہ وہی پیشینگوئی کی آج کھلی تصدیق ہے کہ اس زمانہ ضعف اسلام اور افلاس اہل اسلام میں بھی حج بیت اللہ جو ہر چہار ارکان اسلام میں سب سے دشوار اور مشکل کام ہے جسمیں مالی اور جانی تکلیفوں کا پورا تحمل کرنا پڑتا ہے پوری ہمت و قوت کے ساتھ مسلمانوں میں علی العموم جاری ہے۔ اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حاجیوں کے مجمع میں امرا کو غربا سے وہ نسبت ہوتی ہے جو ایک کو سو سے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ حج بیت اللہ کی فرضیت کیلئے اسقدر مال ہونا جو حاجی کی تمام ضروریات سفر و حضر کو کافی ہو شرط ہے۔ مگر اس میں تامل نہیں کہ مذہب اسلام میں مطلوب اور پسندیدہ یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان غریب ہو یا امیر حج ادا کرے۔ اور ایک دفعہ پر بس نکرے۔ غیر مذہب والے اور ناواقف گو اس عبادت کو وقعت کی نظر سے نہ دیکھیں اور مجنونانہ حرکت سمجھیں مگر وہ مسلمان جو اس حکم کے اغراض و مقاصد کو سمجھے ہوئے ہیں اوس سے پوچھنا چاہیے کہ اوسکی نظر میں حج بیت اللہ اسلام کے لئے کسقدر مہتم بالشان ضروری اور مفید و واجب التعمیل حکم ہے ایسی حالت میں ادائے حج کیلئے ایسی قیدیں لگانا جس سے حاجیوں کو جانے میں تنگی پیش آئے۔ یا غریبوں کا جانا ہی موقوف یا کم ہوجائے۔ بالیقین مذہبی مداخلت ہے اور اوس آزادی کے خلاف جو گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے سب مذہب والوں کو دی گئی ہے۔

پس مسلمانوں کو ان قیود کے اٹھانے کی کوشش کرنا۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرنا فرض اسلام ہے اور حدود قانون کے اندر رہکر ان قیود کے منسوخ کرانے میں جائز کوششوں میں کسی قسم کی کوتاہی اور سکوت جائز نہیں ہے اور ایسی کوشش کرنا ہرگز گورنمنٹ یا قانون کے خلاف نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ جمعہ

اس فتوے کے مطالعہ سے یہ امر صاف ہوجاتا ہے کہ سفر حجاز کیلئے گورنمنٹ ہند کا جدید شرائط و قیود لگانا اور نادار مسلمانوں کو سفر حجاز سے روکنا شرعاً ممنوع ہے اور ایک حد تک مذہبی امور میں مداخلت کی نوعیت تک پائی جاتی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں غور و خوض سے کام لے گی اور سفر حجاز کیلئے ایسی شرائط و قیود نہ لگائیگی جس سے مسلمانوں کو سفر حجاز دشوار و مشکل ہوجائے کیونکہ ایسا کرنا مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کرنے کے مرادف ہے جس کا حکم مذکورہ فتوے کی رو سے یہ ہے کہ ایسی حالت میں ہر مسلمان کا فرض ہوگا کہ وہ اس قسم کی قیود کے اٹھانے میں جان توڑ کوشش سے کام لے۔

اسلامی کارخانوں کی ٹرکی ٹوپیاں

گذشتہ انقلاب عظیم نے اگرچہ مسلمانوں کو نقصان کثیر پہنچایا ہے اور وہ طاقتور قوموں کے ناروا افعال و حرکات یا خلاف عدالت و انصاف امور سے اسقدر ضعیف ہوگئے ہیں کہ بظاہر اون کی حیات حقیقی میں بھی شبہ پیدا ہوگیا ہے لیکن اس تباہی خیز انقلاب نے باوجود اسقدر نقصان کے بھی مسلمانوں میں جو احساس شریف پیدا کردیا ہے وہ ہمارے لئے بہت کچھ موجب مسرت و تقویت ہے۔

ایک فلاسفر نے کیا اچھا کہا ہے کہ قوم تباہی سے اوسوقت نکلتی اور موجوں کے تھپیڑے اوس وقت ابھرنے کا موقع دیتے ہیں جبکہ قوم انتہائی حظ تنزل پر پہونچ جاتی ہے آج مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ مسلمان ہر طرف سے ذلیل و خوار ہوکر نکالدئے گئے ہیں اون کو بیکس سمجھکر کتے اور بلیوں کی طرح مارڈالا گیا ہے ... اب وہ وقت ... آگیا ہے کہ یہ اسقدر ذلت کے بعد ابھریں اور اپنی گئی ہوئی قومی عزت کو دوبارہ حاصل کریں

تجربات نے فیصلہ کردیا ہے کہ ہماری تباہی اور فلاکت کا بڑا سبب ہماری عیش پسندی اور صنعت و حرفت سے بیگانگی ہے۔ اگر ہم عیش و عشرت کے بندے نہ ہوجاتے تو ہماری حکومتیں تباہ نہ ہوتیں۔ اسیطرح اگر ہم صنعت و حرفت کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتے تو ہماری مالی حالت اس درجہ کو نہ پہونچتی کہ آج ہم ایک ایک پیسہ کو محتاج ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب چند روز سے ہم میں اس امر کا احساس پیدا ہوگیا ہے کہ ہم اپنی ضرورت کی چیزیں خود اپنے ہاتھوں سے تیار کریں تاکہ ہمارا وہ روپیہ جو ضروریات پر خرچ ہونے کے سبب غیر قوموں کے ہاتھ میں جاتا تھا اور وہ اوس سے بےمثل طاقت حاصل کرتی تھی وہ اب ہمارے ہی ہاتھ میں رہے۔

ہندوستان میں اسوقت قومی مصنوعات کے رواج کی تحریک زور شور سے پھیل رہی ہے اور امید ہے کہ یہ مفید تحریک انشاء اللہ العزیز جلد نشو و نما حاصل کرے گی اور قوم اس سے بےانتہا فائدہ حاصل کریگی

آج ہم مصر اور قسطنطنیہ کے اسلامی کارخانوں کی بنی ہوئی ٹوپیوں پر ایک مختصر ریویو کرتے ہیں تاکہ مسلمانان ہندوستان اس پاکیزہ اور بہترین مال کی طرف توجہ سے کام لیں۔

یہ ٹوپیاں دہلی کے مشہور تاجر ایس ایف چشتی صاحب نے ہمارے پاس بھیجی ہیں۔ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مال یورپ کی بنی ہوئی تمام ٹرکی ٹوپیوں سے عمدہ نرم اور خوبصورت ہے یورپ کا مال عموماً سخت اور ایک ایسے مصالحہ سے مرکب ہے جو دھلنے کے بعد ٹوپی کی اصلی حالت کو بالکل بدل دیتا ہے اور اوس کا رواں گودڑ کی مانند نکل آتا ہے۔ لیکن مصر اور قسطنطنیہ کی بنی ہوئی ٹوپیاں بالکل اس عیب سے پاک ہیں۔ اسوقت ہندوستان میں کرسٹی لندن وغیرہ کی ٹوپیاں عمدہ مانی جاتی ہیں۔ لیکن ہم اپنے مشاہدہ کی بناپر کہتے ہیں کہ مصر و قسطنطنیہ کی ٹوپیاں کرسٹی وغیرہ کارخانوں کی بڑھیا سے بڑھیا ٹوپی سے بہتر ہیں۔

صفائی۔ نزاکت۔ نرمی اور خوبصورتی کے لحاظ سے ہمارے نزدیک مصر و قسطنطنیہ کی ٹوپیاں بہت زیادہ اچھی ہیں اور باین ہمہ قیمت کے لحاظ سے نسبتاً یورپ کے مال سے ارزاں ہم سفارش کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان کم از کم ایک مرتبہ اس مال کو ضرور خرید کریں اور اس کی نفاست و عمدگی کو دیکھیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کو دیکھکر بہت خوش ہوں گے۔

جناب چشتی صاحب کی اس قومی ہمدردی کی ہم داد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ اون کے کام میں برکت عطا فرمائے۔

چشتی صاحب کے کارخانہ میں ہر قسم کا مال موجود ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ مصر و قسطنطنیہ کے بنے ہوئے مال کو معمولی منافع پر فروخت کررہے ہیں آپ کی دوکان کا پتہ یہ ہے۔

دہلی چاندنی چوک۔ متصل دہلی لندن بنک

کارخانہ ایس ایف چشتی اینڈ کو۔

اعلان تعطیل

۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کا مدینہ عید کی چھٹی کیوجہ سے شائع نہوگا یہ پہلا موقع ہے کہ مدینہ عید کی چھٹی حاصل کرتا ہے امید ہے کہ معزز ناظرین کارکنان مدینہ کی مسلسل خدمت گذاری کو مدنظر رکھکر ایک ہفتہ کے آرام کو ناگوار نہ خیال فرمائیں گے

"منیجر"

مسجد کانپور کے مقدمہ کیلئے مصارف کی ضرورت

مسجد کانپور کے متعلق مقامی حکام کے تعصب بیجا سے جو ہولناک ہنگامہ پچھلے دنوں ہوچکا ہے جسمیں وحدہٗ لاشریک لہٗ خداوند تعالیٰ کی پرستش کرنیوالوں کا گرم گرم خون بہاکر مسجد کو بےحرمت کیا گیا ہے وہ غالباً مسلمانوں کے قلوب سے کبھی نہ محو ہوگا مجروحین شہدائے اہل مطالبہ اور ناکردہ گناہ لوگ ہنوز سخت مصیبت میں مبتلا ہیں جو لوگ اس ہنگامہ میں گرفتار کئے گئے ہیں ان پر مقدمہ دائر ہے یہ ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان مجروحوں اور گرفتار شدہ لوگوں کی مدد کریں اور اون کے مقدمات کی پیروی کیلئے زر امداد بھیجکر اون کی دستگیری کریں۔

مقدمہ اور اصل معاملہ بہت کچھ طوالت اختیار کرگیا اور اس لئے ... سے مصارف بھی زیادہ ہوں گے لہٰذا تمام حصص ملک کے مسلمانوں کو فراخدلی اور قومی ایثار کے ساتھ اس چندہ میں شرکت کرنی چاہئے یہ معاملہ خالص مذہبی معاملہ ہے مسجد کی بےحرمتی اور مسجد کا انہدام ایک ایسا امر ہے جسکو کوئی مسلمان کسی طرح گوارا نہیں کرسکتا اس ... [illegible]

کانپور کی مسجد کے متعلق

مسلمانان صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کا ایڈریس

ہز آنر سر جیمس میسٹن کی خدمت میں

۱۷۔ اگست کو بسرکردگی راجہ صاحب محمود آباد ممالک متحدہ کے مسلمان اکابر کا ایک وفد سر جیمس میسٹن کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک ایڈریس پیش کیا جسکا ترجمہ درج ذیل ہے :۔

حضور والا ۔ ہم لوگ جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں کانپور مچھلی بازار کی مسجد کے متعلق صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کے مسلمانوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔

قبل اسکے کہ اس مسئلہ کے حسن و قبح پر مختصراً بحث کریں ۔ ہم اس امر کے پورے احساس کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں کہ ہم پر نہ صرف اپنی قوم بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک بڑی ذمہ داری عائد ہے ۔ ہمنے اس ذمہ داری کا بوجھ اس مسئلہ کی خاص اہمیت کو پیش نظر رکھکر اٹھایا ہے ہم حضور کے سامنے اس غرض سے پیش کرتے ہیں کہ اس پر غور کیا جائے ۔ ہم اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمنے اس موقعہ پر جسے ہم نازک خیال کرتے ہیں ۔ اپنی قوم کے جذبات و احساسات کو ظاہر نہ کیا ۔ تو ہم ایک قومی فرض کی بجا آوری اور گورنمنٹ کی وفاداری سے قاصر رہیں گے ۔ ان معقول وجوہ کی بنا پر ہمنے حضور سے درخواست کی کہ ہمارے وفد کو باریابی کا شرف بخشا جائے ۔ ہم حضور کے شکرگزار ہیں کہ حضور نے براہ کرم ہماری درخواست کو منظور فرمایا سب سے پہلے ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری قوم کے دل میں مندر کے نہ گرائے جانے سے جو مسجد کے نزدیک واقع ہے کسی قسم کا حاسدانہ جذبہ نہیں پیدا ہوا ۔ عام مسلمین کی نسبت جو یہ رائے ظاہر کیگئی ہے کہ مندر کے بچ جانے کی وجہ سے انہیں جوش پیدا ہوا ۔ اس سے انکو دلی صدمہ ہوا ہے ۔ مسلمانوں کی رائے میں مندر کا بچا لیا جانا ضروری تھا اور اچھا ہوا کہ بچالیا گیا ۔

اب ہم چند الفاظ میں اس غفلت اور تاخیر کا ذکر کرتے ہیں جسکا الزام کانپور کے ان مسلمانوں پر لگایا گیا ہے جن کا تعلق براہ راست کانپور کی مسجد سے تھا ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ آیا یہ کہنا صحیح ہے کہ مسجد کا جو حصہ یکم جولائی ۱۹۱۳ء کو منہدم کیا گیا تھا وہ ۱۹۱۲ء میں (گورنمنٹ نے) درحقیقت قانونی طور پر حاصل کرلیا تھا ۔ ہم صرف یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی وجوہ موجود ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ کانپور کے مسلمانوں کو اس امر کا علم ہی نہیں کہ مسجد کا ایک حصہ گورنمنٹ نے لے لیا ہے جو حصہ لیا جانے والا تھا ۔ اسکی کوئی حدبندی موقعہ پر نہیں ہوئی اور نہ زمین کا کوئی نقشہ شائع کیا گیا ۔ نقشہ کی ایک انگریزی نقل البتہ کلکٹر کے دفتر میں عام ملاحظہ کے لئے داخل کردی گئی ۔ اگر اس نقشہ کو غور سے دیکھا جائے تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ گورنمنٹ مسجد کے کسی حصہ کو لینا چاہتی ہے اسکے علاوہ قانون حصول آراضی کی دفعہ ۹ کی رو سے مسجد کے ٹرسٹیوں کو کوئی نوٹس نہیں دیا گیا ۔ جیسا کہ گرد و نواح کے تمام مالکوں کو دیا گیا تھا ۔ بہرحال اسمیں کوئی کلام نہیں ہوسکتا کہ مسجد کے حصہ منہدمہ کے متعلق جو خدشات و شبہات مسلمانوں کے دلمیں ناشی تھے وہ سب گورنمنٹ کے طرز عمل سے رفع ہوگئے ۔ یعنی اسبارہ میں تمام شبہات اور خطرات رفع کردئے گئے ۔ جب نومبر ۱۹۱۲ء میں حضور کانپور میں تشریف لائے تو جو کچھ حضور نے ہماری قوم کے چند اراکین سے فرمایا ۔ اسکی بنا پر کانپور کے مسلمانوں کو یقین ہوگیا کہ مسجد کا کوئی حصہ منہدم نہیں کیا جائیگا اسکے علاوہ کانپور میونسپل بورڈ کے بعض ممبروں کو بھی اس امر کا علم نہیں تھا کہ گورنمنٹ نے قطعی طور پر مسجد کا ایک حصہ لے لینے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔ انھیں اگر علم ہوا تو بورڈ کے اجلاس منعقدہ ۸ مارچ میں جیسا کہ مفصلہ ذیل رزولیوشن سے ظاہر ہوتا ہے جو یکم اپریل ۱۹۱۳ء کو بورڈ کے اجلاس میں پیش ہوا

امپروومنٹ ٹرسٹ کمیٹی کی رودادسے جو بورڈ کے اجلاس منعقدہ ۸ مارچ ۱۹۱۳ء کو پیش ہوئی اور جسے بورڈ نے ۸ مارچ ۱۹۱۳ء کے اجلاس میں تصدیق کیا ۔ بورڈ کو معلوم ہوا ہے کہ مچھلی بازار میں مسجد کی عمارت کا ایک حصہ اے ۔ بی روڈ کے لئے لیا جارہا ہے ۔ بورڈ نے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ مذہبی وجوہ کی بنا پر مسجد کے جزو مطلوبہ کا حاصل کرنا قابل اعتراض اور ہز آنر لفٹننٹ گورنر کے اعلان مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۱۲ء کے منشا کے خلاف ہے اسلئے بورڈ کی رائے ہے کہ مسجد کا مطلوبہ حصہ لینا نہ چاہیے اور اگر بورڈ نے کسی سابقہ رزولیوشن میں بالواسطہ یا بلا واسطہ حصہ مذکورہ کے حاصل کرنیکی منظوری دے دی ہو تو اسے منسوخ کیا جائے ۔

مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد اس رزولیوشن میں ترمیم کیگئی ۔ گورنمنٹ سے اس امر کی درخواست کیجائے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی وقعت کو پیش نظر رکھکر اے ۔ بی سڑک پر مسجد کا کوئی حصہ نہ لیا جائے ۔ بورڈ کے چیرمین نے کلکٹر کے ذریعہ سے رزولیوشن گورنمنٹ کے پاس بھیجدیا اور ساتھ ہی رزولیوشن کی مخالفت میں ایک نوٹ ٹانک دیا ۔ اسپر گورنمنٹ نے بورڈ کی سفارش منظور کرنے سے انکار کردیا ۔ بورڈ نے مسجد کے دالان کو بچانیکے لئے دوبارہ کوشش کی اور ۲۰۔ مئی کو یہ رزولیوشن پاس کیا کہ بورڈ درخواست کرتا ہے کہ گورنمنٹ اپنے فیصلہ پر نظرثانی کرے اس رزولیوشن کے ساتھ چیرمین نے یہ ترمیم پیش کی کہ بورڈ کی جانب سے کوئی مزید درخواست نہ پیش کیجائے اور گورنمنٹ کا حکم قطعی سمجھا جائے ۔ یہ ترمیم پاس ہوگئی اور اصل رزولیوشن چیرمین کے فیصلہ کن ووٹ سے ناکام رہا ۔ اس طور پر جہانتک کہ اس معاملہ کا تعلق بورڈ سے تھا ۔ یہ کارروائی اُس دن ختم ہوگئی اس اثنا (۸ مارچ) میں مسلمانان کانپور کا ایک وفد مسجد کے معاملہ کے متعلق کلکٹر کے پاس گیا ۔ لیکن اسکا نتیجہ بے سود نکلا ۔ اسکے بعد مسلمانوں نے آنریبل شیخ شاہد حسین کے توسط سے حضور کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا ۔ ۲۰ مئی کو نامنظور ہوا آخر مسلمانان کانپور نے ایک اور میموریل آنریبل راجہ صاحب محمود آباد کے ذریعہ سے حضور کی خدمت میں پیش کیا جسکا جواب راجہ صاحب کو اسوقت موصول ہوا جبکہ مسجد کا دالان گرایا جاچکا تھا ۔ میموریل بھیجنے کے علاوہ مسلمانوں نے اپنے مطالبہ کی راستی کی نسبت جسکی تائید ہمارے علماء کے فتووں سے ہوتی تھی حضور کو یقین دلانے کی مزید کوششیں کیں ۔

حضور والا ۔ مسجد کے حصہ منہدمہ کی حرمت ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو صرف اسلامی شرع سے تعلق ہے اور جسکی نسبت مسلمانوں کو رائے قائم کرنیکا حق حاصل ہے ۔ ہم اپنے قدیم عقائد اور علمائے کرام کے تازہ فتاوٰی کی بنا پر صداقت و خلوص تامہ کیساتھ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ منہدمہ حصہ مقدس اور مسجد کا جزو لاینفک تھا ۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر ہم اس مسئلہ پر زیادہ صفائی اور بیباکی سے گفتگو کریں تو حضور والا ہمیں معاف فرمائینگے ۔ واقعی یہ معلوم ہوکر نہایت رنج ہوا کہ اسبارہ میں ہمارے مذہبی خیالات کے استخفاف میں علانیہ دلائل پیش کی گئیں ۔ ہم اختصار کیوجہ سے اس ایڈریس میں ان دلائل کی تردید کرنا نہیں چاہتے ۔ اگر حضور والا ہمیں اس کی اجازت بخشیں ۔ کہ ہم اپنے جوش ناراضگی کا جو مسئلہ زیر بحث کے اسکےمصہ سے متعلق ہے اُس غم و غصہ سے مقابلہ کریں جو دوسرے پہلو سے متعلق ہے ۔ تو ہم بلا تامل کہتے ہیں کہ استحقار و استخفاف نے ہمارے جذبات کو سب سے زیادہ مجروح کیا ہے ۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق ہمارا اظہار ناراضگی نہ تو انفرادی ہے ۔ نہ مقامی اور نہ مصنوعی ۔ یہی حالتیں جبکہ ہم سکون و خاموشی کیساتھ دالان کو محفوظ رکھنے کے لئے حکام سے سلسلہ جنبانی کر رہے تھے ۔ یکم جولائی کو اسکے ناگہانی انہدام نے ہندوستان کی تمام اسلامی آبادی میں ایک خوفناک جوش ناراضگی پیدا کردیا یہ جذبات ۔ قدرتی ۔ حقیقی اور خالص مذہبی عقائد کی مضبوط چٹان پر قائم تھے ۔ ہمیں اس امر کے اظہار کی حاجت نہیں کہ یہ مسئلہ منطق اور دلائل سے حل نہیں ہوسکتا اور ہم نہایت وثوق کیساتھ اُمید کرتے ہیں کہ اگر حضور والا اس معاملہ پر اُسی پہلو سے غور فرمائیں جس ہیئت میں کہ مسئلہ حضور کے سامنے پیش کیا گیا ہے تو ضرور ہماری گزارش قابل پذیرائی ثابت ہوگی ہمنے ۳۔ اگست سے حادثہ الم افزا سے پہلے حضور والا کی خدمتمیں حاضر ہونیکی تجویز کی تھی اور ہم سب کو اس ناگوار واقعہ پر سخت افسوس ہے ۔ لیکن ہم بجز اظہار افسوس اُن واقعات کی تفصیل بیان کرنا نہیں چاہتے کیونکہ یہ معاملہ عدالتمیں زیر تحقیقات ہے لیکن ہمیں کامل اُمید ہے کہ ان واقعات کا حضور والا کے فیصلہ پر کچھ اثر نہ پڑیگا ۔

ہم حضور سے نہایت مودبانہ اور دلی خلوص کیساتھ التجا کرتے ہیں کہ مسجد کا منہدمہ حصہ دوبارہ تعمیر کردیا جائے اور اس کار ثواب کے لئے تمام جماعت مسلمین آپکی دعاگو رہیگی ۔ ہم حضور کو اس امر کا یقین دلانیکی ضرورت نہیں سمجھتے کہ اگر ہماری گزارش کی منظوری کے احکام صادر کردئے جائیں گے ۔ تو یہ تمام روز افزوں بے چینی کافور ہوجائیگی اور کافہ مسلمین کے جذبات مجروح مندمل ہوجائیں گے ۔

ہز آنر کا جواب

معزز حضرات ! جس طریق پر آپنے مسجد مچھلی بازار کانپور کے متعلق بعض مسائل میرے روبرو پیش کئے ہیں اسکے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جو طریقہ آپنے اختیار کیا ہے وہ اس غیر معتدل اور واقعات کی صورت مسخ کرنیوالے طرز بیان سے کوئی نسبت نہیں رکھتا جو اسلامی اخبارات کے ایکحصہ نے اختیار کیا ہے ۔ میں اسبات سے بہت ہی ناخوش ہوا ہوں کہ مسلمانوں کی کوئی معقول جماعت گورنمنٹ اور اسکے افسروں کی نسبت ایسے بُرے خیالات رکھتی ہو اور اسبات کا یقین کرلے کہ ہم اُن خیالات سے متاثر ہیں جو وہ ہمسے منسوب کرتے ہیں اور ہمنے ان کے جذبات و مراسم کو نظرانداز کرکے کارروائی کی ہے ۔ اسلئے میں آپکا ممنون ہوں کہ آپنے ہمارے طرز عمل اور کارروائی کی نسبت صحیح حالات روشنی میں لانیکا موقع دیا ہے جیسا کہ آپنے مجھ سے اعتدال اور صفائی کیساتھ خطاب کیا ہے ۔ میں بھی آپکے ساتھ ویسی ہی کشادہ دلی اور صاف گوئی کا سلوک روا رکھونگا اور وضوخانہ کے انہدام کے وجوہ مختصراً بیان کرتا ہوں ۔ ۱۹۰۹ء سے کانپور میں عام طور پر معلوم ہے کہ مچھلی بازار میں ایک جدید سڑک تیار کیجائیگی اور اسکی وجہ سے بہت سی عمارتیں گرائی جائینگی اور اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ جن لوگوں کا ان عمارتوں سے تعلق تھا وہ نہایت امعان نظر سے اس تجویز کو دیکھ رہے تھے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مارچ ۱۹۰۹ء میں ایک میموریل پیش کرکے ایک دوسرا راستہ اختیار کرنیکا مشورہ دیا گیا تھا جسمیں برسبیل تذکرہ یہ بھی ذکر تھا کہ اے بی روڈ نامی جدید سڑک کی جو داغ بیل اسوقت لگائی گئی تھی اسمیں تین مسجدیں اور دو مندر گرانے پڑینگے بدیں وجہ یہ تذکرہ کیا ہے کہ کوئی معقول پسند شخص یہ حجت نہ کرسکے کہ کانپور کے لوگوں کو علم نہ تھا یا جو کچھ تجویز پیش تھی اس سے دلچسپی نہ رکھتے تھے ۔ جب سڑک کی داغ بیل کا قطعی فیصلہ ہوگیا تو حسب معمول نقشہ جات عام لوگوں کے ملاحظہ کے لئے گزا دئے گئے تھے ۔ میں سڑک کے نقشہ کی ایک نقل آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں ۔ اسمیں آپ دیکھینگے کہ صحن مسجد کا ایک حصہ اور وضوخانہ سڑک میں لئے جانیکی تجویز تھی ۔ موقع کی پیمائش کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تمام قطعہ زمین نمبر ۵۰ اور ۵۹ کے ایکحصہ پر مسجد واقع ہے ۔ اسبارہ میں بیان مندرجہ میموریل اور وہ غلط بیانات جو سڑک کی حدبندی کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئے ہیں نقشہ کو غلط سمجھنے پر مبنی معلوم ہوتے ہیں ۔ ہم اپنے اس خیال کی تائید میں کہ حصہ مسجد کے سڑک کیلئے لے جانیکا معاملہ نہ تو پردہ خفا میں تھا اور

ے عرض اعتراض۔ یہ واقعہ بھی پیش کرتے ہیں کہ نومبر ۱۹۱۳ء میں ... نے میونسپل بورڈ میں اس مکان کی تعمیر کی درخواست دی جو قطعہ زمین نمبر ۸۹ کے باقیماندہ حصہ پر بنا ہوا تھا۔ اس درخواست سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مکان کی غربی دیوار مسجد کی شرقی چار دیواری کا کام دیتی تھی۔ اس کی فروخت اور ملبہ کا ہٹانا بھی سٹریوں کے الفاظ میں مسجد کا انہدام سمجھا جاتا ہے۔ انھوں نے اس دیوار کو بدستور قائم رکھنے کا ... مسٹر ... بہادر لال نے جو حصول اراضی کے کام خاص پر متعین کئے گئے تھے موقعہ پر جاکر اس معاملہ کی تحقیقات کی اور تحریری رپورٹ پیش کی کہ فی الحال دیوار کو رہنے دیا جائے کیونکہ جب غسلخانہ لے لیا جائیگا تو یہ حصہ بچایا جا سکیگا۔ یہ کاغذات اس کمیٹی کے روبرو پیش کئے گئے جو اصلاح شہر کے مسئلہ پر غور کر رہی تھی اور اس کمیٹی کی کارروائی میونسپل بورڈ میں پیش کیگئی ان دونوں جماعت میں مسلمان حضرات موجود تھے اور اس سے یہ کہنا ممکن ہے کہ مسلمان ان دو امور سے ناواقف نہ تھے کہ مسجد شرقی چار دیواری قطعاً مسجد سے متعلق نہ تھی۔ اور عمارت کا یہ حصہ ... کے واسطے لیا گیا تھا۔ بہرحال مجھے اس سوال پر زیادہ متعلق نہیں ہے کہ اس بارہ میں عامۃ المسلمین کی ... کیا حال تھا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ... مسجد ... جو پہلے سابقہ پڑتا تھا اس صورت حال سے بخوبی واقف تھے اور اس تجویز حصول اراضی کے خلاف کوئی اعتراض مثل میں موجود نہیں ہے

نومبر سنہ ۱۹۱۳ء کا دورہ کانپور اور مسجد کا تعلق

اب میں ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء اپنے کانپور جانیکا حال بیان کرتا ہوں۔ میں تیلی کا مندر دیکھنے کی غرض سے بازار مچھلی ... گیا۔ کیونکہ اسکے انہدام کے خلاف بہت سے اعتراضات موصول ہوئے تھے۔ اگرچہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس وقت مسجد کو دیکھا اور نہ کسی نے مجھے اس طرف توجہ دلائی مگر موقع پر میں مسجد سے چند گز سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہوا ہونگا۔ ممبران میونسپل بورڈ اور اہل شہر میرے ہمراہ تھے اور جہانتک مجھے یاد ہے گفتگو عام اور آزادانہ ہوئی مگر کسی شخص نے مسجد یا اسکے متعلق کسی شکایت کا ذکر تک نہیں کیا اسکے بعد جب سرکٹ ہاؤس میں بورڈ کا اجلاس ہوا تھا تو کارروائی کے خاتمہ پر ایک مسلمان ممبر نے مجھسے ایک سوال کیا جسکے صحیح الفاظ یاد رکھنے کا میں دعوی نہیں کر سکتا۔ لیکن میرے خیال میں اس نے یہ دریافت کیا تھا کہ مندر کو بچانیکی غرض سے سڑک کے رخ میں جو تبدیلی ضروری ہے اس سے کسی مسجد کو نقصان تو نہ پہنچے گا۔ بظاہر اس سڑک پر دو مسجدیں یعنی ہر ایک جانب ایک مسجد ہے۔ میں اس معاملہ سے بخوبی آشنا نہ تھا۔ اس لئے جواب دینے سے قبل چیرمین میونسپلٹی سے مشورہ کی ضرورت ہوئی۔ چیرمین نے مجھے اطلاع دی کہ اگرچہ ہم ایک مسجد کے غسلخانہ کو ہر صورت میں لینے کا پہلے فیصلہ کر چکے ہیں مگر اب جو سڑک میں ترمیم تجویز کیگئی ہے اس سے مسجد میں کسی مزید مداخلت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس بیان کے بعد

میں نے سوال کا جواب نفی میں دیدیا۔ بعد میں نقشہ کے معائنہ نے بھی ظاہر کر دیا کہ مندر کو محفوظ رکھنے کے فیصلہ نے کسی طرح مسجد کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ ایک چوڑی سڑک کو دو تنگ ٹکڑوں میں تقسیم کر دینے سے یہ بات ممکن ہوگئی کہ صحن مسجد کا رقبہ جسپر حصول اراضی کا نشان لگا دیا گیا تھا کم کر دیا جائے اور صرف غسلخانہ لیکر صحن کا وہ ٹکڑا بچا دیا جائے جسکے لینے کا پہلے فیصلہ کیا جا چکا تھا۔ مجھے بعض لوگوں کا یہ خیال معلوم ہوا ہے کہ مندر کو بچانے کی وجہ سے مسجد کا بہت بڑا حصہ قربان کرنا پڑا ہے یہ بالکل غیر صحیح خیال ہے۔ جب صدائے احتجاج کا شور اول اول بلند ہوا تو میرے اور مقامی حکام کے سامنے یہ واقعات موجود تھے ان سے یہی مفہوم ہوتا تھا کہ کوئی حقیقی وجہ شکایت نہیں ہے نہ کوئی مذہبی دست اندازی کا احساس ہے اور صرف درپردہ اصلاحات کے عملدرآمد میں مخالفت کرنے کی کوئی خواہش ہے۔ باقی حالات بھی بلکہ برخلاف ازیں ہمارے پاس یقین کی کامل وجوہ موجود تھیں کہ جن لوگوں کو مسجد سے براہ راست تعلق تھا انہیں اس تجویز ... کا کچھ بھی علم تھا اور وہ اسباب پر بالکل رضامند ہونگے بلکہ کہ شرقی ... دیوار کے عمارت کا جو حصہ ... لیا جائے ... لیکن نمازیوں کو کوئی تکلیف ہو اور نہ مسجد پر کوئی مزید بار پڑے۔ اسلئے ہمیں ان اعتراضات کی حقیقت سمجھنے میں دقت پیش آئی جو آخر جولائی اور آغاز اگست میں موصول ہونے شروع ہوئے اور نہ سمجھ سکے کہ واقعات کی صورت کیوں تبدیل ہوگئی ہے۔ آپنے مجھے اطمینان دلایا ہے کہ ہندو مندر کی خوش قسمتی پر رشک وحسد کا جذبہ اس تغیر کا باعث نہیں ہے۔ میں یہ بیان سنکر خوش ہوا ہوں۔ اگر میرے مسلمان احباب کے جذبات کو اس خیال سے صدمہ پہنچا ہے تو میرے لئے یہ بات افسوسناک ہے لیکن اگر غیر متوقع طور پر اعتراضات کی بوچھار کی یہ وجہ نہیں ہے تو کوئی اور وجہ تلاش کرنی ضروری ہے میرے دل میں اس امر کی بابت اندازہ ہے کہ ... ایک مسجد کی عمارت میں خفیف ترمیم کو اس شہر کے مسلمانوں نے بطیب خاطر منظور کرلیا تھا اور انہیں کے اور واقعات جو میرے خیال میں آپکو ضرور یاد ہیں تو پھر کون سی وجہ نے کانپور میں اصلاح شہر کے سوال کو اسقدر قابل اعتراض بنا دیا ہے۔ کیا یہ وضوخانہ مسجد کے ان متعلقات سے جو لکھنؤ اور دیگر مقامات میں بآسانی سے گرا دیئے گئے ہیں کچھ زیادہ مقدس تھا۔ کیا اس وضوخانہ یا اور تمام وضوخانوں سے کوئی مذہبی جذبہ متعلق تھا۔

معزز حضرات میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے ... میں نتیجہ اخذ کرنے میں عجلت نہیں کی۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ میں نے قانونی سند یافتوں سے مشورہ نہیں لیا جن سے بعض مشورہ کرنیکا نتیجہ مختلف برآمد ہوا۔ لیکن میں نے متعدد مسلمان معززین سے مشورہ کیا جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ پکے مسلمان اور اپنی جماعت کے قائممقام اور کلیتہً قابل اعتماد ہیں مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ وضوخانہ یا استنجا خانہ کی حرمت ویسی نہیں ہے جیسی کہ خاص جائے عبادت کی۔ مقامی تحقیقات میں یہ معلومات اس شہادت سے اور بھی مصدق ہوگئی کہ عمارت کے اس حصہ تک جوتے پہنے ہوئے جا سکتے ہیں۔ میں باوجود ان اعتراضات کے جو اس شہادت پر اخبارات میں کئے گئے ہیں اس شہادت پر یقین کرتا ہوں اگر آپ ٹھنڈے دل سے قانونی حیلوں سے چھوڑ کر واقعات پر غور کریں گے تو میں خیال کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے اتفاق کرینگے کہ مسجد میں ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جہاں نمازی جوتے پہنے جاتے ہیں۔ اور ایک وہ حصہ ہوتا ہے جہاں جانے کیلئے ہندوستان میں جوتہ اتار لینے کی رسم عام ہے معمولی دل و دماغ کے آدمی کو ضرور یہ خیال ہوگا کہ اول الذکر مقام کو وہ حرمت ہرگز حاصل نہیں ہے جو موخرالذکر حصہ کو ہے۔ اور یہی ان الفاظ کے سیدھے سادے قابل فہم اور بلالحاظ قانونی معنی ہیں جو وضوخانہ کی حرمت مقابلہ کی نسبت کہے گئے ہیں

مجھے آپکے میموریل سے یہ معلوم کرکے دلی افسوس ہوا ہے کہ آپکے جذبات کو سخت زیادہ مجروح کرنیکا باعث گورنمنٹ کی یہ رائے ہوئی ہے کہ وضوخانہ مسجد کے اندرونی حصہ کی طرح قابل تکریم نہیں ہے میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ بیان نیک نیتی سے کیا گیا تھا اور راسخ الاعتقاد مسلمانوں کی ایک گروہ کی متفقہ رائے اسکی مؤید تھی۔ اس سے کسی طرح یہ مقصود نہ تھا کہ آپکے احساس کو مجروح یا جذبات کو مضرت پہنچایا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ جنمیں اکثر مجھسے واقف ہیں۔ میرے اس طمانیت آمیز بیان کو قبول کرینگے۔

جواب صاف

اب میں آپکی اس درخواست کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو آپکے میموریل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ وہ درخواست یہ ہے کہ میں منہدمہ حصہ کو دوبارہ تعمیر کرنیکا حکم دیدوں جیسا کہ میں نے آپکو کہہ دیا ہے۔ میں اس امر پر تیار ہوں اور ہمیشہ تیار تھا کہ مسجد کو بطور تحفہ یا بلا دام برسم ضابطہ شمال کی طرف اسقدر رقبہ دیدوں جو کہ وضوخانہ کیلئے کافی سے زیادہ ہو۔ نیز یہ کہ اس جگہ پر وضوخانہ تعمیر کرادوں یا مسجد کمیٹی کو نقد روپیہ پیشکش کردوں کہ متولی خود وضوخانہ تعمیر کرالیں۔ یہ معاوضہ نیک نیتی سے پیش کیا گیا تھا اب بھی حاضر ہے اور ہمیشہ حاضر رہیگا۔ لیکن اگر کوئی درخواست اس امر پر محیط ہے کہ وضوخانہ اسی جگہ پر بنایا جائے جو سرکار نے لیا ہے تو صورت مختلف ہے اگر ہم چند ہفتے قبل ملاقی ہوکر اس معاملہ پر گفتگو کرتے جیسا کہ آج کر رہے ہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا نتیجہ نکلتا۔ لیکن ۳ اگست کے واقعات نے معاملہ کی تمام صورت کو تبدیل کر دیا ہے اور میں افسوس کرتا ہوں کہ اب میرے لئے کوئی ایسا حکم دینا بالکل ناممکن ہے۔ اور افسوس کرتے ہوئے میں صرف رسمی الفاظ کا استعمال نہیں کرتا بلکہ آج میں جہاں اپنے چند بہترین دوستوں اور ایسے ہندوستانی معززین کو پاتا ہوں۔ جن کے مشورہ کو میں دل سے قدر کرتا ہوں ... قبول کرلیتا لیکن اس معاملہ میں مجھے انتظام ملکی کے ... اصول کو بھی ملحوظ رکھنا ہے جسپر اصول انصاف کا قیام منحصر ہے اور جس کو نظر انداز کرنے سے نظام حکومت میں خرابی اور ابتری پیدا ہو جائیگی۔ آپکی طرح میں بھی ۳ اگست کے تباہی خیز حادثہ پر اس وقت بحث نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ عدالتیں زیر تحقیقات ہے لیکن نہایت خلوص دل سے اتلاف جان اور مصیبت عام پر جو واقع ہوئی افسوس کرنے میں آپکے ساتھ شریک ہو سکتا ہوں لیکن کسی طرح پر عدالتی تحقیقات کا قبل از وقت اندازہ لگائے بغیر میرا یہ صریح فرض ہے کہ اس اصول پر کاربند رہوں کہ گورنمنٹ اظہار قوت کے سامنے تسلیم کرنا اس حد تک کا شائبہ تک دکھانا نہیں چاہتی۔

استدعائے امداد

اب اے معزز حضرات میں آپ سے امداد کی درخواست کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ لاپرواہی سے آپکی مذہبی عبادات کو تباہ کرنیوالی نہیں ہے بلکہ برخلاف ازیں آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے کس طرح بہت اسلامی آثار قدیمہ کو نہ صرف محفوظ و بحال بلکہ زیادہ خوبصورت کردیا ہے جس پر آپ فخر کر سکتے ہیں آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ اصلاح شہر کے ... عمارتوں کی بجائے ایسی چھوٹی چھوٹی توڑ پھوڑ جیسی کہ کانپور میں تجویز کیگئی تھی مسلمان پبلک کی رضامندی اور رضاجوئی کی بدولت کسی مذہبی قانون کے خلاف ورزی کئے بغیر صرف بہبود عام کی خاطر اکثر ہوتی رہی ہے صوبے کے مختلف مقامات سے ایسی بہت سی مثالیں میں پیش کر سکتا ہوں لیکن میرا جو کچھ مطلب ہے اس کیلئے صرف چند تازہ مثالوں کے یاد دلانے سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے جو مجھے اور آپکو بخوبی معلوم ہیں ... جگہ سے جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں دو میل کے اندر اندر واقع ہوئی ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ... طرح بدگمانی ہیں اور جو انتظام چند ماہ پیشتر ... ممکن ثابت ہوا تھا وہ آج کانپور میں کیوں ناممکن ہے ان واقعات کو محو خاطر رکھکر جو اسوقت میں نے آپکے سامنے بیان کرنیکی کوشش کی ہے۔ آپ یقیناً اس امر کا اتفاق کرینگے کہ موجودہ معاملہ میں ساری خرابی مبالغہ آمیزی اور غلط فہمیوں کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کے دل زخمی ہوگئے ہیں۔ لیکن انہیں کس چیز نے زخمی کیا ہے؟ کیا گورنمنٹ کا کوئی فعل اسکا ذمہ دار ہے یا اس سے بھی زیادہ وہ گروہ ... جنکا باعث یہ ہے کہ گورنمنٹ کے افعال اغراض کی بنا پر مسلمانوں کے سامنے پیش کئے گئے ہیں؟ آپ مجھسے یہ چاہتے ہیں کہ ... اشتعال کو فرو اور کافہ مسلمین کے مجروح جذبات کو ٹھنڈا کیا جائے۔ میں اس بارہ میں تمام معقول دلائل پر بطیب خاطر غور کرونگا۔ لیکن مجھے بہت زیادہ ... آپکو اختیار ہے کہ ان دروغ بیانیوں کی جو اس کے متعلق ... پھیلائی جا رہی ہیں تردید کریں کہ مسلمین کو صحیح واقعات سے مطلع کریں اور انکو سمجھائیں کہ گورنمنٹ کی نیک نیتی پر اعتماد رکھیں جس کی ... مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کیطرف ہمیشہ ...

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا

(ایک ہندوستانی مسیحی کے قلم سے)

اگرچہ انگلو انڈین اصحاب اس کے مخالف ہیں کہ ہندوستانیوں کو ذمہ داری کے عہدے دئے جائیں اور سر ہارمنس آفاغان نے بھی ایک موقع پر کہدیا ہے کہ میرے نزدیک کوئی ہندوستانی لفٹنٹ گورنری کے عہدے کے قابل نہیں ہے۔ تاہم سلطنت برطانیہ کا عام میلان یہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ہندوستانیوں پر حکومت کرنے اور اپنے ملک کا آپ انتظام کرنیکا موقع دے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنری کے عہدے تک متعدد ہندوستانی پہنچ چکے ہیں۔ اس بنا پر اگر میرے دل میں یہ آرزو مدت سے تھی کہ میں بھی کلکٹری کے عہدے پر پہونچ جاؤں تو یہ کسی طرح ایک ناموزوں اور بے موقع خواہش نہیں کہلا سکتی۔ ہنگامہ کانپور کے وقوع میں آنے کے بعد میرے دل میں اس آرزو نے پھر جوش مارا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا۔ تو مسجد مچھلی بازار کانپور کے معاملہ کا تصفیہ کیونکر کرتا۔ میرے دل نے اس سوال کا جواب دیا اسکو میں بیان کرتا ہوں۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا۔ تو ہندو۔ مسلمانوں کو ایک نظر سے دیکھتا۔ میرے دلمیں بھولے سے بھی یہ خیال کبھی نہ آتا کہ جدید سڑکوں کے نکالنے کے وقت کوئی مسجد یا مندر غصب کرلیا جائے۔ مجھے فوراً یہ واقعہ یاد آتا کہ مجھ سے پہلے مسٹر ہالسی نے ہالسی روڈ کے نکالنے کے وقت مسلمانوں کی خاطر مسجد کے اُس حصہ کو چھوڑ دیا تھا جسکے سبب اس سڑک میں خم پیدا ہوتا تھا۔ میں بھی اے بی روڈ کو خم دینا گوارا کرتا مگر اسبات کو کبھی پسند نہ کرتا کہ مسجد مچھلی بازار یا تیلی مندر کا کوئی حصہ اس سڑک کے لئے منہدم کردیا جائے۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا اور چند خوشامدی مسلمان میرے پاس آکر یہ کہتے کہ مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ سڑک میں شامل کرنے سے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہوگا اور نہ اُنمیں بر ہمی پیدا ہوگی تو میں بھیس بدلکر شہر کی گلیوں اور کوچوں میں گشت لگاتا اور عام مسلمانوں سے یہ سوال کرتا کہ اگر سرکار مسجد مچھلی بازار کے ایک حصہ کو منہدم کرکے سڑک میں شامل کرلے تو تم اسکو پسند کرتے ہو یا نہیں؟ میں مولویوں کے پاس بھی بھیس بدلکر جاتا اور اُن سے بھی یہی سوال کرتا۔ پھر جب مجھے معلوم ہوتا کہ مسلمان اور اُنکے مذہبی پیشوا اس تجویز کو نفرت اور بیزاری کی نظر سے دیکھتے ہیں تو میں اُن خوشامدی مسلمانوں کو جنھوں نے مجھے غلط فہمی میں ڈالنا چاہا تھا اپنے پاس سے نکالدیتا اور آیندہ ایسے لوگوں کو ہرگز منہ نہ لگاتا جو حکام کو رعایا کے اصلی حالات اور خیالات سے بے خبر رکھتے ہیں اور اُنکے قلم سے ایسے فیصلے صادر کراتے ہیں جن سے گورنمنٹ کے برخلاف نفرت اور بیزاری پھیلتی ہے۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا تو اسبات کو اچھی طرح سمجھتا کہ حکام کی طبیعت کا جیسا میلان ہوتا ہے اُنکے ماتحت ملازم بھی میلان کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں اور اُسی کے مطابق اطلاعیں حکام کے لئے بہم پہونچاتے ہیں اور اسی لئے وہ اطلاعیں اصلیت سے دُور رہتی ہیں۔ میں پولیس والوں اور دیگر اہلکاروں سے صاف صاف ظاہر کرتا کہ مجکو رعایا کے اصلی حالات اور خیالات سے مطلع کیا کرو اور اگر اسکے خلاف کوئی اطلاع تمنے میرے لئے بہم پہونچائی تو میں تمہیں سخت سزا دونگا میں اسی تنبیہ پر قناعت نہ کرتا بلکہ بھیس بدلکر عام باشندوں سے وقتاً فوقتاً ملتا رہتا اور اُنکے دلی خیالات اور اصلی حالات بذات خود معلوم کرتا رہتا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے اہلکار اور تحت ملازم میری تنبیہ کے برخلاف عمل کرتے ہیں، تو میں اُنکا تنزل کرنے، یا اُنکو موقوف کرنیمیں ذرا دریغ نکرتا۔ اگر میرا یہ طرز عمل ہوتا تو کبھی ممکن نہ تھا کہ مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ سنگینوں کے سایہ میں منہدم کردیا جائے۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا تو اسبات کی مطلق پرواہ نکرتا کہ اگر میں کوئی حرکت رعایا کے مذہبی جذبات کے خلاف کرونگا تو میرے افسر بالا دست یعنی ہز آنر آخر تک میرے فعل کی طرفداری کرینگے۔ بلکہ میرا میلان ہمیشہ اصلیت اور صداقت کی طرف رہتا۔ میں دل ہی دلمیں سوچتا کہ اگر کانپور میں عیسائی آباد ہوتے اور وہاں کوئی مسلمان حاکم ہوتا اور وہ حاکم کسی گرجا کی نسبت یہ حکم دیتا کہ اُسکا ایک حصہ منہدم کرکے سڑک میں شامل کرلیا جائے تو بحیثیت عیسائی ہونیکے میرے دل میں اور میرے ہم مذہب بھائیوں کے دلونمیں کیسا قلق اور اضطراب پیدا ہوتا۔ میں مسیح کے اُس قول کو یاد کرتا جسمیں کہا گیا ہے کہ تم جیسا برتاؤ اپنے ساتھ چاہتے ہو ویسا ہی دوسروں کیساتھ کرو۔ جب میری نظر اس صداقت پر ہوتی اور میں صوبہ کے اعلیٰ افسر کی ماتحت پروری پر مغرور نہ ہوتا تو مسجد مچھلی بازار کے انہدام کا حکم میرے قلم سے کبھی نہ نکلتا۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا اور اتفاق سے غلطی میں مبتلا ہوکر مسجد کے ایک حصہ کو منہدم کرا دیتا یا مسجد کے انہدام کا واقعہ میرے پیشرو کلکٹر کے حکم سے وقوع میں آچکا ہوتا۔ پھر میں دیکھتا کہ مسلمانوں میں بیحد جوش پھیلتا جاتا ہے اور وہ عظیم الشان جلسے برپا کرکے میرے حکم یا میرے پیش رو کلکٹر کے حکم کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں تو میں اُنکو بلوائی سمجھکر اُنپر فیر کرنیکا حکم نہ دیتا۔ میں کبھی اس امر کو مردانگی خیال نہ کرتا کہ ایک نہتے اور غیر مسلح مجمع پر بندوقوں اور برچھیوں سے حملہ کیا جائے اور زمین اُنکے خون سے رنگین کیجائے بلکہ میں متولیوں کو اپنے پاس بلاتا اور اُن سے نہایت شفقت سے پیش آتا۔ اُنکے مطالبات کو بغور سنتا۔ اپنی غلطی کا اقرار کرتا اور اجازت دیتا کہ وہ مسجد کے منہدم حصہ کو دوبارہ تعمیر کرلیں۔ اظہار جوش کیوقت اگر چند مسلمانوں سے کوئی حرکت صادر ہوتی، جسکو میں خلاف قانون جانتا تو اُنکی گرفتاری کا حکم دیتا اور اُنپر مقدمہ چلاتا یہ کبھی نہ کرتا کہ اُنکی جانیں لوں اور بیدریغ اُنکا خون بہاؤں۔ کیونکہ ایسا کرنیکا مجھے کوئی حق نہ تھا۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا تو رعایا کو تیغ و تفنگ سے مرعوب کرنیکو سخت معیوب جانتا۔ میں اپنے محکوم باشندوں کی گردنوں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکومت کرنیکی کوشش کرتا۔ میں یقین کرتا کہ جو حکومت تیغ و تفنگ کی مدد سے ناراض رعایا پر قائم کیجاتی ہے وہ دیرپا نہیں ہوتی۔ دیرپا اور لازوال حکومت وہ ہوتی ہے، جو رعایا کے قومی اور مذہبی جذبات کی نگہداشت پر مبنی ہو۔ میں اُن لوگوں کو سلطنت کا پورا وفادار خیال کرتا جو مجھے میری ایسی غلطیوں سے آگاہ کرتے جن میں رعایا کے جذبات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ میں لوگوں کو آزادی کے ساتھ اجازت دیتا کہ میرے قلم سے کوئی ایسا حکم صادر ہوا، جس سے اُن کے جذبات کو صدمہ پہونچتا ہو، تو وہ بے تکلف میرے پاس آئیں اور بغیر کسی خوف کے اپنا مافی الضمیر مجھ پر ظاہر کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو سلطنت کی بنیاد لوگوں کے دلوں کے اندر قائم ہوجاتی اور اُنکی وفاداری زبانی اظہار پر منحصر نہ رہجاتی بلکہ اُن کے خون کے اندر پیوست ہوجاتی۔

اگر میں کانپور کا کلکٹر ہوتا تو وہاں کے مسلمانوں پر کبھی یہ الزام نہ لگاتا کہ مسجد کے انہدام سے کوئی اصلی جوش اُن کے دلوں میں پیدا نہیں ہوا ہے۔ بلکہ باہر کے مسلمانوں کے اشتعال دلانے سے وہ از خود رفتہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ میں خیال کرتا کہ برباد شدہ مسجد مسلمانان کانپور کی آنکھوں کے سامنے ہے اور اُنھیں کے روبرو اُس کا دلخراش منظر پیش کیا گیا ہے۔ باہر کے مسلمانوں کے روبرو نہ یہ واقعہ ظہور میں آیا اور نہ برباد شدہ مسجد کی تصویر اُن کی نظروں کے سامنے ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمانان کانپور کے دلوں میں کوئی جوش پیدا نہو جو سب کچھ دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور باہر کے مسلمانوں میں انتہا درجہ کا جوش پیدا ہو جنکی آنکھوں سے سب کچھ پوشیدہ ہے اگر میرے اہلکار اور ماتحت مجھسے آکر یہ بیان کرتے کہ کانپور کے مسلمانوں میں کوئی جوش نہیں ہے بلکہ باہر کے مسلمان اُنکو بھڑکا رہے ہیں، تو میں اسی اصول کی بنا پر انکار کرتا اور یقین کرتا کہ وہ مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ میں کانپور کے مسلمانوں کے جوش کو اصلی اور سچا جوش خیال کرتا اور باہر کے مسلمانوں کے جوش کو عارضی جوش سمجھتا اور اس بنا پر حکم دیتا کہ مسجد کا منہدم حصہ دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ میں مسلمانوں سے معافی مانگتا میں اپنی غلطی کا علانیہ اعتراف کرتا۔ میں یقین کرتا کہ میرا معافی مانگنا یا غلطی کا اعتراف کرنا ایک ایسا فعل ہے جس سے مسلمانوں کے دل فوراً مسخر ہوجائینگے اور میرے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کو تیار ہونگے۔ اس سے بڑھکر یہ کہ وہ سلطنت کو جسکا میں ایک ادنیٰ ملازم ہوں، کوئی اجنبی سلطنت نہ خیال کریں گے بلکہ اپنی قومی سلطنت سمجھینگے اور دل و جان سے اُس کے وفادار ہونگے اور اُس کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے میں کبھی دریغ نہیں کریں گے۔ ممکن ہے میرے کلکٹر بننے کی آرزو کبھی آیندہ جاکر پوری ہو۔ مگر اس کا افسوس مجھے ساری عمر رہے گا کہ

"میں اسوقت کانپور کا کلکٹر کیوں نہوا؟"

(زمیندار)

مطائبات

ہم کشتگانِ معرکہ کانپور ہیں

کل مجھکو چند لاشۂ بے جان نظر پڑے ۔۔۔ دیکھا قریب جاکے تو زخموں سے چور ہیں

کچھ طفل خردسال ہیں جو چپ ہیں خود مگر ۔۔۔ بچپن یہ کہہ رہا ہے کہ "ہم بے قصور ہیں"

آئے تھے اسلئے کہ بنائیں خدا کا گھر ۔۔۔ نیند آگئی ہے، منتظر نفخ صور ہیں

کچھ نوجواں ہیں بے خبر نشۂ شباب ۔۔۔ ظاہر میں گرچہ صاحبِ عقل و شعور ہیں

اُٹھتا ہوا شباب یہ کہتا ہے بیدریغ ۔۔۔ مجرم کوئی نہیں ہے مگر ہم ضرور ہیں

سینہ پہ ہمنے روک لئے برچھیوں کے وار ۔۔۔ از بسکہ مست بادۂ ناز و غرور ہیں

ہم آپ اپنا کاٹ کے رکھ دیتے ہیں جو سر ۔۔۔ لذت شناس ذوقِ دلِ ناصبور ہیں

کچھ پیر کہنہ سال ہیں دلدادۂ فنا ۔۔۔ جو خاک و خوں میں بھی ہمہ تن غرق نور ہیں

پوچھا جو میں نے کون ہو تم؟ آئی یہ صدا ۔۔۔ ہم کشتگانِ معرکہ کانپور ہیں

تلغرافات

قسطنطنیہ ۱۲ - اگست :- دول کے سفرا نے باب عالی کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ترک دریائے ماریزا کی حد سے آگے بڑھ رہے ہیں - انکی سفیر کل سے پہر کو اس مسئلے کے متعلق وزیر اعظم سے ملاقات کی وزیر اعظم نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ اس قطعہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جو دریائے ماریزا کے پار واقع ہے وزیر اعظم نے سفیروں کی موجودگی ہی میں یہ حکم جاری کر دیا کہ جو فوجیں سرحد کے پار چلی گئی ہیں انہیں فوراً واپس بلا لیا جائے - اس خبر سے کہ بلغاریہ کی جمعیت دوبارہ گوئی ہاجی پر قبضہ کرنا چاہتی ہے شہر قلبلیا اور مجھنی پیدا کر دی - بہت سے باشندے شہر چھوڑ کر چلے گئے ہیں - ترجمانوں نے سفرا کو دولتوں سے درخواست کی ہے کہ ترکی حقوق کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز بھیجے جائیں - اس امر کی توقع ظاہر کی جاتی ہے کہ حقیقی طور پر ۲ - تاریخ کو بلغاروی فوجیں قلعہ غربنک میں اور ترکی حیوانی کی موجودگی میں قبضہ کرینگے جنکو بلغاریہ نے اس امر کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ اگر بلغاریہ پر مظالم اور زیادتی ہوتی جائیں تو ان کی ہتیں ہو جائیگی۔

لندن ۲۱ - اگست) - باوجودیکہ ترکی حکام موجودہ صورت حالات کے متعلق اطمینان دلا رہے ہیں ترکی اور بلغاریہ کی سیاسی حالت سے نہایت تشویش پیدا ہو رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ باب عالی اعلان جنگ کرنیکی تجویز پر بنظر تعمق اور بسرعت تمام فلیپوپولس پر چڑھائی کر رہا ہے - تاکہ بلغاریہ مجبور کیا جائے کہ وہ ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ کے قیام کو منظور کرے -

خیال کیا جاتا ہے کہ ایک فوجی جماعت جس کے سرکردہ انور بے ہیں گورنمنٹ کی پالیسی پر بہت زیادہ حاوی ہے اور دانشمندانہ مشوروں کو نظر انداز کرتی ہے - اسی کے ساتھ ان خبروں کی تجدید ہو رہی ہے کہ روسی معاہدہ لندن پر جبراً عمل کرانیکے لئے فوجی مداخلت پر آمادہ نظر آتا ہے - بحیرہ اسود میں روس کے جنگی جہازوں کی نقل و حرکت اور کسی حد تک مقامی جہازوں کی آمد و رفت کے بند ہو جانے سے بعض حلقوں میں یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ روس نے عملی کارروائی شروع کر دی ہے یعنی فوجیں اتار دی ہیں -

ایڈریانوپل کا وفد جو اس غرض سے انگلستان آگیا تھا کہ دول یورپ سے یہ درخواست کرے کہ ترکی کو ایڈریانوپل پر قابض رہنے دے - آج وزارت خارجہ میں گیا - انڈر سکریٹری نے وفد کا خیر مقدم کیا -

آج سہ پہر کو صوفیا میں مقدونیہ اور ایڈریانوپل سے بلغاروی فوج کے دو مزید برگیڈ واپس بھیجے ہیں باشندوں نے جوش کے ساتھ فوج کا خیر مقدم کیا - بادشاہ اور ہزاروں نے فوج کو دیکھا - لوگوں نے سپاہیوں پر پھول برسائے فوج اور مجمع نے شاہی خاندان کے ممبروں کو نعرہ ہائے تحسین کا خطاب دیا -

ایتھنز ۱۲ - اگست) تھریس میں جو علاقہ بلغاریہ کے حوالہ کیا گیا تھا - یونانی اسکے خالی کر دینے میں مستعد ہیں جب تک ان کا توقف کر رہے ہیں کہ سرحدیان پر قبضہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے - اس کارروائی کا منشاء یہ ہے کہ دیگر قصبات پر ترک قبضہ نہ ہو جائے یا ان میں جنکا خطرہ دکھائی دیتا ہے -

وائنا ۲۲ - اگست) - اخبار نیو فری پریس بیان کرتا ہے کہ دول یورپ اس تجویز کے متعلق مشورہ کر رہی ہیں کہ قسطنطنیہ میں مشترکہ کارروائی کی جائے - تجویز یہ ہے کہ سفیر سیاسی جماعت کا ایک معزز ممبر ہونیکی حیثیت سے باب عالی سے مطالبہ کریگا کہ ترک اینوس مڈیہ لائن تک پیچھے ہٹ جائیں اور اگر نہیں ہٹیں گے تو الٹی میٹم سے اسکا فیصلہ کیا جائیگا -

لنڈن ۲۲ - اگست) - بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی نے روس کو دریائے ماریزا کے دوسری جانب کے مقامات پر قبضہ کر لینے کے متعلق مزید اطمینان دلایا ہے سینٹ پیٹرز برگ میں ترکی کے بیان کو قابل اطمینان خیال کیا جاتا ہے اگرچہ روس اس بات کو گوارا نہیں کریگا کہ ترک دریائے ماریزا سے آگے بڑھیں لیکن ایڈریانوپل کے متعلق وہ صبر سے کام لینے کے لئے تیار ہے اور مجوزہ مالی بائیکاٹ کے نتیجہ کا انتظار کریگا - ترکی عہدہ داروں کو پہلے ہی کئی ماہ سے تنخواہ نہیں ملی -

لنڈن ۲۶ - اگست) - صوفیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ بلغاریہ نے گومل جنیا پر ترکی قبضہ کے خلاف دول کے روبرو اعتراض پیش کیا ہے - گومل جنیا کرجالی سے ۵۰ میل دور ہے اور دریائے ماریزا سے مغرب جانب ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

لنڈن ۲۷ - اگست) - صورت معاملات کے مذبذب ہونیکی وجہ سے بلغاریہ اور یونان ترکی اسیران جنگ کو آزاد نہیں کرتے - بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کے پاس ۴۰ ہزار اور یونان کے پاس ۸۰ ہزار ترک اسیر ہیں -

ترکوں نے گومل جنیا پر قبضہ کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے بلکہ بیان یہ کیا جاتا ہے کہ یونانیوں نے پہلے ہی مقام مذکور بلغاریوں کے حوالے کر دیا ہے -

لنڈن ۲۶ اگست) - سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار موسومہ ٹائمز ماورائے ایران ریلوے کے متعلق اس متفقہ فیصلہ کو ظاہر کرتا ہے کہ ریلوے مذکور کے شمالی نصف حصہ میں روس کا ۶۰ فیصدی - فرانس کا ۳۲ فیصدی اور انگلستان کا ۸ فیصدی حصہ ہوگا - جنوبی نصف حصہ میں روس کا ۲۲ فیصدی فرانس کا ۳۴ فیصدی اور انگلستان ۴۰ فیصدی حصہ ہوگا - اور اس طرح تمام روٹ میں سب فریقوں کے حقوق برابر ہو جاتے ہیں - فرانس اور روس کی تجویز کا منشاء یہ تھا کہ تمام لائن میں سب کے حقوق مساوی ہوں لیکن برطانیہ کی رائے پر لحاظ کرتے ہوئے حسب بالا انتظام کیا گیا ہے -

حوادث محلیہ (لوکل)

اس ہفتہ میں معمولی ترشح ہوا - زراعت کے لئے بارش کی سخت ضرورت ہے - کبھی گہرا ابر گھیر آسمان ہو کر بارش کی امید دلا جاتا ہے اور کبھی مطلع بالکل صاف ہو جاتا ہے - کبھی ہوا کچھ تیز ہو جاتی ہے اور کبھی حبس - گرمی بدستور تیزی پر ہے - شہر میں موسمی امراض کی قدرے شکایت ہے -

پانی کی صفائی کے لئے میونسپلٹی شہر کے کنوؤں میں دوا کی پڑیاں ڈال رہی ہے [illegible]

حوادث واخبار

کامریڈ کا مقدمہ ہائیکورٹ کلکتہ میں

۲۲ - اگست کو کلکتہ ہائیکورٹ کے خاص اجلاس میں جو چیف جسٹس اور جسٹس اسٹیفن اور جسٹس وڈرف پر مشتمل تھا مسٹر محمد علی اڈیٹر "کامریڈ" کی جانب سے مسٹر نارٹن کی درخواست پیش ہوئی - اس درخواست میں رسالہ موصوف "مقدونیہ میں آہ اور ہماری مدد کرو" کی ضبطی کے متعلق گورنمنٹ بنگال کے حکم کے خلاف اپیل کیا گیا ہے -

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے کہ ججوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کے فیصلہ میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے -

کانپور میں صاحبزادہ آفتاب احمد نے بھی ۲۳ اگست کو پیروی مقدمہ میں حصہ لیا - نیز ذکر خاں وکیل دہلی بھی آج پیروی مقدمہ کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں -

وظائف - امسال ایف اے کے نتائج پر اسلامیہ کالج لاہور کے تین کامیاب طلبا مسمیان شمس الدین و مظفر علی اظہر و زاہد حسین کو سرکاری وظائف عطا ہوئے ہیں - امید ہے کہ بعض دیگر طلبہ بھی دیگر وظائف حاصل کریں انشاء اللہ کامیاب ہوں گے -

جیل خانہ لاہور میں وبائے ہیضہ نمودار ہونیکی وجہ سے ۱۲۰۰ قیدیوں کو پولیس کی حفاظت میں کیمپ میں بھیجدیا ہے -

پائنیر سرحدی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ بحیرہ عمان اور خلیج فارس میں درآمد اسلحہ کے انسداد کی کوششیں نہایت مؤثر ہوئی ہیں اور سلطان مسقط سے برٹش گورنمنٹ نے جو انتظام کیا ہے اسکی وجہ سے افغانستان اور سرحدی قبائل کے علاقہ میں امسال ہتھیار وغیرہ کچھ بھی نہیں آسکتے اور اب یہ تجارت جو پہلے نہایت پرمنفعت تھی بالکل بند ہوگئی ہے - ہرات یا غزنی سے بلوچستان کو اب کوئی قافلہ نہیں جاتا - سرحدی قبائل کے علاقہ میں اب کارتوس والی بندوقوں کی قیمت چڑھتی جاتی ہے -

اگر کبھی نامبارک موقعہ ملنے اور شیطان کی بہکانیسے

آپکو آتشک ہو گیا ہو

شعلہ ہے پس پشت تو ہے پیش نظر آگ
اور اوسپہ یہ حدت ہی کہ دل آگ جگر آگ

تو اس مضمون کو ضرور ضرور پڑہئے۔ دنیا میں جسقدر دُکھ ہیں وہ سب آتشک کے زہر کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ جو آتشک کا زہر ایکدفعہ غلطی سی جسم میں سرایت کرجائے تو آتشک کا زہر آہستہ آہستہ اندرونی اعضا، پوست گوشت اور ہڈی کے گودے تک کی ساخت کو بگاڑ دیتا ہے چونکہ خون میں اس کا زہر ملجانیسے خون قابل اعضاء رئیسہ ولایق پرورش جسم نہیں رہتا جس سے جگر دماغ دل۔ اپنا فعل چھوڑ دیتے ہیں جس سے مریض ہر روز کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتا ہے کہیں جوڑوں میں درد کہیں ہڈیوں میں سوزش کہیں سر میں درد پاؤں سینہ میں۔ اور دبے موسم بہار میں پیدا ہوتے ہیں۔ موسم شگوفہ میں آتشک بھی اپنے شگوفہ چھوڑتا ہے جس سے مریض کا چہرہ بے رونق اور کمی خون کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور اناڑی لوگ رسکپور سنکھیا پارہ دیکر رہی سہی قوتوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ان زہریلی دواؤں سے مریض کا منہ آجاتا ہے جس سے عمر بھر کے لئے دانت اور مسوڑے خراب ہوجاتے ہیں۔ اور جسم آگ کی بھنی کی طرح سلگتا رہتا ہے اور مریض گھر میں جاکر عورت ناکردہ گناہ کو بھی مبتلا کر دیتا ہے جس سے اول تو حمل ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہوجائے تو کچا گر جاتا ہے۔ اگر رہجائے تو بچہ سڑا گلا پیدا ہو ؎ لک نہ اک عارضہ رہا ہم کو + گر گئے دست تو بخار آیا۔

ہماری یہ گولیاں اگر ابتدا میں مریض کھائے تو ایک ہفتہ میں زخم سوکھ جاتے ہیں اور نہ منہ آتا ہے اور نہ تے نہ دست۔ اور مرض دوبارہ پھوٹتا نہیں۔ **قیمت فی ڈبیہ چار روپے (للعہ)** جوہر عشبہ چوب چینی مصفی خون درجہ اوّل (ستے)

تمام قیمت واپس بلکہ ساتھ انعام

جسقدر قیمت کا مال خریدو گے آپکی سب قیمت واپس کردی جاویگی بلکہ ساتھ انعام دیا جاویگا؟

ناظرین سچ مانیں اور یقین کریں کہ آرام سے گھر بیٹھے سینکڑوں روپے کا مال مفت حاصل کرو بلکہ اپنے دوست احباب امیر غریب سب کو خبر کرو ... وقعہ ہاتھ نہ آئیگا۔۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی اچھی چیزیں قیمت دیکر خریدنے میں گھبراتے ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت مفید تجویز نکالی ہے کہ ہر خریدار کو تمام قیمت واپس کردی جاوے۔

تمام قیمت واپس مال مفت ہیں۔ بلکہ ساتھ انعام۔ گویا آم کے آم گٹھلیوں کے دام

مہربان۔ اگر اب بھی آپکے لئے مہنگا سودا ہے تو آپکی عقل سمجھ دانائی پر صد افسوس۔ جلدی کرو آپکا ہی بھلا ہے۔ بلکہ گلی محلے میں اپنے دوست احباب کو بھی خبر کردو۔
آسان تجویز۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ مندرجہ ذیل سامان گھڑیوں وکتابوں میں سے جسقدر قیمت کا مال آپ خریدینگے اسی طرح آپکے بعد میں درخواستیں آنے پر آپکی تمام قیمت واپس کردی جاویگی۔ مثلاً بیس خریدار آنے پر نمبر اول خریدار کو۔ چالیس خریدار آنے پر نمبر دوم خریدار کو۔ ساٹھ خریدار آنے پر تیسرے نمبر کے خریدار کو۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہر بیس درخواستوں پر سلسلے وار سبکو قیمت واپس کردی جاویگی اور آپکو مال مفت میں رہجاویگا۔ اور یہ ضروری ہے کہ ہر روز کئی خریدار واپسی کے حقدار ہوجایا کریگے۔ گویا تمام خریداروں کو سلسلے وار تمام قیمت بذریعہ منی آرڈر محصول ڈاک خرچ کاٹ کر واپس کردی جایا کریگی اور آپکو مال مفت میں مل جاویگا۔ اس سے زیادہ آپکی اور کیا خاطر کی جاوے۔
نوٹ۔ دو روپیہ سے کم کا خریدار واپسی قیمت کا حقدار نہ ہوگا۔ خط پر لفظ انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ ورنہ انعامی سلسلے میں آپکی فرمائش درج نہ ہوگی +
خاص انعامات۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء تک جسکی فرمائش سب سے زیادہ ہوگی اُسکو ۵۰ روپیہ انعام۔ دوسرے درجہ والے کو ۲۵ روپیہ انعام دیا جاویگا۔

رسٹ واچ



جنٹلمین ومعزز اصحاب کیلئے یہ ایک نہایت بیش بہا تحفہ ہے نہایت خوشنما چاندی کی بہت پائدار ہے۔ جس کو معزز اصحاب بڑے شوق سے کلائی پر باندھتے ہیں۔ تاکہ علاوہ خوبصورتی کے وقت دیکھنے میں بار بار تکلیف نہ ہو پرزے اسکے نہایت مضبوط ریالشدار ہیں وقت دینے میں لاثانی کیا مجال کہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑجاوے گارنٹی ۵ سال قیمت پانچ روپے۔ چاندی کی سات روپے ۷ روپے۔ سنہری آٹھ روپے و سات روپے ۸

ریلوے ریگولیٹر واچ

یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جسکے ڈائل پلاٹین بنا ہوا ہے وقت صحیح اور مضبوطی کی بابت آپ سب واقف ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ ۵

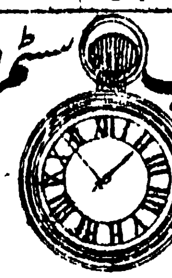
لونگیاں لنسری ریشمی

لودیانہ کی بنی ہوئی خوش وضع خوشرنگ صوفیانہ وامیرانہ سر باندھنے کی لونگیاں ہیں لونگی لنسری ہم خوشرنگ۔ چھ۔ آٹھ۔ دس گز لونگی ریشمی آٹھ دس بارہ روپے۔ لونگی زردار پانچ چھ۔ آٹھ لونگی پٹکہ سادہ عام خاص تین۔ پانچ۔ چھ روپے۔ کلاہ پشاوری زردار ۲۔ ۳۔ لنسری صافے۔ پانچ سات آٹھ دس روپے

بواسیر کی گولیاں

یاد رکھیں کہ ہماری بواسیر کی گولیاں مرض بواسیر کو خونی ہو یا بادی خواہ کتنی ہی مدت سے ہو چند ہی یوم میں بالکل جڑ سے نیست و نابود کردیتی ہیں مسّے خود بخود خشک ہوجاتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ آئندہ پھر کبھی نہ ہوگی۔ مجرب ۲۱ گولیاں دو روپے
منجن فی ڈبیہ ۱۲ آنہ کھانسی کی گولیاں ۶۰ عدد ۱۲

راسکوپ سسٹم واچ



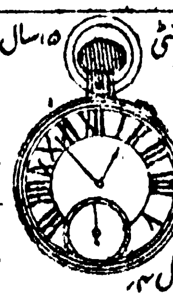
گارنٹی دس سال

نقلی گھڑی دو اڑھائی روپے میں بھی مل جاتی ہے مگر جب میں ۵ منٹ سے زیادہ نہ چلیگی +
اگر آپکو واقعی سستی اور عمدہ گھڑی لگانے کا شوق ہے تو یہ گھڑی کو جلد خرید فرمائیے جو اپنی مضبوطی اور پائداری کا ڈنکہ ہندوستان سے لیکر انگلستان تک بجا چکی ہے وقت دینے میں بھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اور نہایت خوبصورت بھی ہے۔ روپیہ والی گھڑی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی یہی وجہ ہے کہ محکمہ ریل پولیس۔ ڈاکخانہ۔ نمبردار و پٹواری اس گھڑی کے سوا دوسری گھڑی کو پسند نہیں کرتے دوسری دوکان سے پانچ روپیہ کو بھی ایسی گھڑی نہیں ملیگی۔ ضرور خریدیں۔ ذمہ واری دس سال زنجیر ہمراہ قیمت درجہ اول ہے
گارڈ واچ کے پرزے نہایت مضبوط وقت لاجواب ریل کے گارڈ دفتر کارخانوں کے کلرک شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ اعلیٰ قسم سات روپیہ و نو روپیہ

سرمہ نورانی

نہایت ہی محنت کوشش اور تکلیف کرنے سے یہ تھوڑا سا سرمہ تیار ہوتا ہے۔ آنکھ کی بینائی تیز کرنے میں اکسیر ہے ایک دو ماہ استعمال کرنے سے پہلے کی نسبت دوگنی نظر ہوجاویگی۔ جنکی نظر کمزور ہوگئی ہو۔ وقت کو کم نظر آتا ہو آنکھ میں تارے نظر آتے ہوں۔ لکھائی پڑھائی کا زیادہ کام رہتا ہو۔ ضعف بصارت۔ دھند جالا۔ سرخی پانی بہنا۔ پڑوال خارش چشم وغیرہ امراض کیلئے از حد مفید ہے پانچ روپیہ تولہ کو بھی ایسا قیمتی سرمہ نہ ملیگا نمونۃً استعمال کر کے دیکھیں ... قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ ... اساک کی بے نظیر گولیاں فی درجن تین روپے

تار گھڑی منٹنگ



گارنٹی ۱۵ سال

یعنی وقت عین تار کے مطابق دیگی

محصول ۴

یہ ڈبل کیس کی سنہری گھڑی ولایت کے ایک مشہور نامی کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جو خوبصورتی پائداری اور صحیح وقت دینے میں لاثانی ہے اس کے دونوں طرف ڈھکنوں پر ایسی خوبی سے ولایتی طرز پر سونا چڑھایا ہے کہ دیکھنے والوں کو سو دو سو روپیہ کی خالص سونے کی گھڑی معلوم دیتی ہے۔ دراصل اگر آپ کو سب سے عمدہ خوشنما مضبوط اور سستی گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو ہمارے کہنے پر یہی یہ گھڑی ضرور خریدیں۔ طرفہ یہ کہ ڈبل کیس پرزے نہایت مضبوط پالشدار اور خوبی یہ کہ جلد اور سیکنڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے۔ یقین کریں کہ اچھی سے اچھی اور قیمتی سے قیمتی گھڑی کیساتھ ہر طرح سے مقابلہ کریگی۔ حتی الوسع مرمت کرانیکی کبھی ضرورت نہ پڑیگی یہی خاص وجہ ہے کہ ڈپٹی منصف۔ مجسٹریٹ۔ تھانہ دار۔ ڈاکٹر۔ انجینیر۔ اوورسیر گارڈ۔ سٹیشن ماسٹر گھوڑے سوار وغیرہ اس گھڑی کو شوق سے خریدتے ہیں۔
بطور آزمائش ایکدفعہ تو ضرور خریدیں پھر دیکھیں آپکے دوست احباب کس طرح چھین لینے پر مجبور رہتے ہیں۔ گارنٹی ۱۵ سال قیمت سنہری آٹھ روپے ۸ جرمن سلور سات روپے ۷۔ محصول ۴

شاہی خضاب نوبہار

ناظرین سچ سچ یقین جانیں کہ یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا تیار کیا ہوا شاہی خضاب نوبہار ہے جو خاص امیروں رئیسوں نوابوں اور عام شائقین کیلئے نہایت ہی بیش بہا چیز ہے اس کے لگانے سے پانچ منٹ میں بالکل قدرتی طور پر بال سیاہ نرم اور ریشم کی مانند ہوجاتے ہیں سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگیگا کہ خضاب لگایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے جہاں ایک دفعہ منگایا جاتا ہے بیسیوں درخواستیں آتی رہتی ہیں ضرور آزمائش کریں زیادہ تعریف فضول ہے۔ قیمت فی بکس تین روپے چار آنہ ہے۔
بال اڑانیکا صابون یہ ہے جس ... بال اڑانے ... صابون کی طرح کریم پانی سے لگادیں ۵ منٹ میں بال صاف ہوجاوینگے اور جلد ملائم رہیگی نہایت مجرب خوشبودار اور بے ضرر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب امیر غریب اپنے گھر میں ہمیشہ بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۳ ٹکیہ ایک روپیہ چار آنہ ۱

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر۔ لودیانہ پنجاب

جلد ۱ (۱ے) نمبر ۵۷۵

235

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

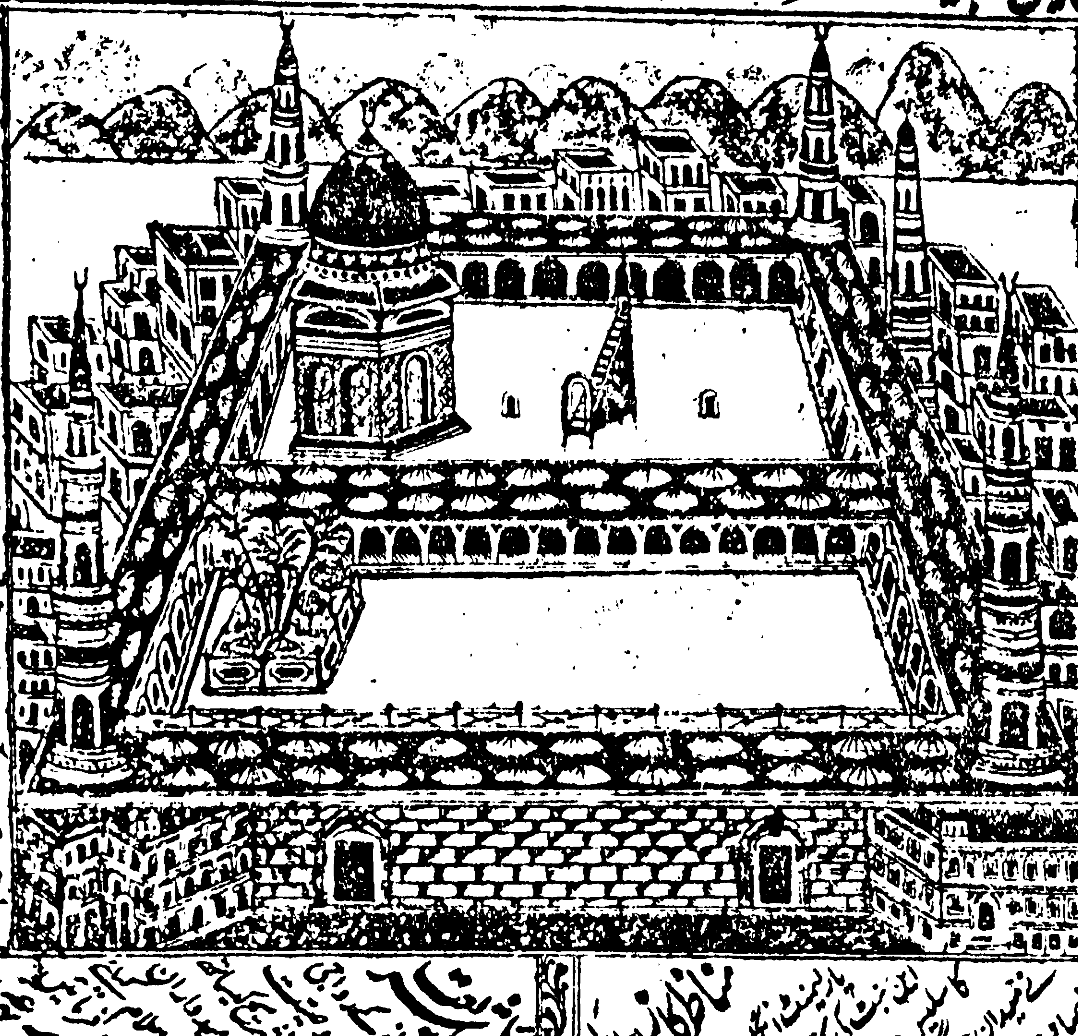
رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

التماس

[illegible]



ضوابط

[illegible]

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

دار الشفا

جسمین تقریباً تمام امراض کے آزمودہ تیر بہدف نسخہ جات لکھے گئے ہیں جنکی عام طور پر بنی نوع انسان کو ضرورت پڑتی ہے مثلاً ایک منٹ میں بال سیاہ کرنیکا خضاب بنانا۔ طلا برائے جلق زدہ مجرب اندر
قیمت ۶ آنہ (۶/)

گنجینۂ طبیب

علم طب کی نادر کتاب اسقدر رغبتوں عام ہوں کہ ساتوین دفعہ چھپی ہے ۱۰ ہزار جلدین فروخت ہو چکی ہین اس مین ۳۳ باب ہمنے تجربہ امراض کی تشخیص اور علاج درج کیا گیا ہے قیمت مجلد ایک روپیہ چار آنہ

۲۰۰ صفحے

یکصد روپیہ انعام اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر مندرجہ ذیل کتاب مین ایک نسخہ بھی غلط ثابت کرو تو ہم

قارون کا خزانہ

ناظرین! اگر آپ کو صنعت و حرفت سیکھنے کا شوق ہے اور اگر آپ صرف ایک روپیہ خرچ کرکے ہزارون کمانا چاہتے ہین یا اگر آپ غلامی کا جوا اپنی گردن سے اتارنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب گنج قارون یا ہر فن مولا کو خرید کرین ہمارا دعوی ہے کہ صنعت و حرفت کے متعلق ایسی قیمتی اور مستند و مفید کتاب آج تک کسی زبان مین شائع نہیں ہوئی اس کتاب کی برکت سے ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی ہر ایک علم و ہنر مین بغیر استاد کے ماہر ہو سکتا ہے ۔ اور ہزارون روپیہ پیدا کر سکتا ہے کیونکہ جسقدر ہنر اس میں درج ہین تمام چیزین آزمودہ ہین **مختصر فہرست مضامین** ۔ بال اڑانیکا صابون اور ہر قسم کا صابون بنانے کی ترکیب بلا امیزش چربی ۔ ہر قسم کی **ادویات اور پھولون کی روح عطر تیل بنانیکے طریقے** ۔ گھڑی سازی ۔ فوٹو گرافی ۔ تار برقی کا کام ۔ گلٹ سازی کا کام بلا بیٹری اور بذریعہ بیٹری ۔ سوڈا واٹر ۔ ہر قسم گیس کی روشنی پیدا کرنا ۔ دبتری مہرنانا ۔ کاغذ و بلاٹینگ پیپر بنانا ۔ موم بتی بنانا ۔ دیا سلائی بنانیکے آسان طریقے ۔ ڈبل روٹی بسکٹ بنانا ۔ تارکے نیچے چھتریان وغیرہ ۔ **گندھک پارہ کافور اور نمک کے پھلے اور گلاس بنانا** ۔ باب آخری مین نہایت **نفیس مجرب المجرب** نسخہ جات جنکو بلا مبالغہ اکسیر اعظم کہہ سکتے ہین ۔ سترے پاؤن تک ہر ایک مرض کی تیر بہدف دوا ۔ ہر قسم کے بخار ۔ سرمہ کھانے سے دور ہو جاتین پیٹ پر مرہم لگانے سے جلاب ۔ صابون کے بے نظیر تیل وغیرہ دیگر نرالی چیزین ۔ باوجود ان خوبیون کے قیمت صرف **ایک روپیہ دو آنے** ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۱۲)

رسالہ جریان کی مکمل حقیقت اور علاج

یہ نامراد بیماری آجکل تقریباً تمام طالب علموں اور نوجوانون میں پائی جاتی ہے اسلئے ہر ایک نوجوان کیلئے اس کا خریدنا ضروری ہے تاکہ کسی حکیم یا ڈاکٹر کو اپنا کچا چٹھا سنانے اور اشتہاری دوا فروشون کے دھوکے مین پھنسنے کی ضرورت نہ رہے ۔ اس کتاب میں مرض جریان کی مکمل حقیقت اور پیدا ہونیکے اسباب اور انکا علاج نہایت آسان تدابیر سے بتلایا ہے ہر قسم کے جریان کیلئے گویا سینکڑون اور کشتہ جات کے مجرب نسخے ہین اسکے ذریعہ سے ہر ایک شخص اپنا علاج خود کر سکتا ہے قیمت ۴/

معلومات کا خزانہ

تمام امراض کی قیمتی کتاب

علم طب کی نادر کتاب جو صرف ایک سال مین دو ہزار سے زیادہ بک چکی ہے قیمت مجلد بارہ آنے

مجربات گپتا

یہ تمام عمر کی معلومات کا خزانہ محض برادران وطن کی بہبودی و راحت کیلئے شائع کیا گیا ہے کتاب ہذا مین آپکو ایسے ایسے بے نظیر لاثانی نسخہ جات ملین گے جو بنا مین بالکل آسان اور فوائد مین اکسیر ثابت ہونگے اور جو آجتک بڑے بڑے خاندانی طبیبوں اور سنیاسی لوگون کے سینہ میں سربستہ تھے ؟ جنکے سینکڑون روپے صرف کرکے حاصل کئے ہیں اور برائے افادہ عزیزان وطن کتاب کی صورت میں شائع کئے ہین ۔ بڑے بڑے مہلک اور موذی امراض آناً فاناً میں دور ہو جاتین کوڑیوں کی لاگت سے ہزارون کی قیمتی شے تیار ہو جاوے آپ کتاب کو ایک ہی نظر ملاحظہ کرکے باغ باغ ہو جائینگے ۔ **مختصر فہرست مضامین** ہر قسم کے درد ۔ مراق ۔ ضعف دماغ کی دوا ۔ سر کے گنج اور پھوڑے ۔ پھنسی کے تیل ۔ خوشبودار بال سیاہ کرنیکے تیل ۔ کھانسی کی دوا جس سے سفید بال از سر نو سیاہ پیدا ہوں ۔ بال آتارنے اور تمام عمر نہ پیدا ہونیکا مجرب نسخہ جات عجیب و غریب نسوار ۔ برائے زکام و نزلہ ۔ یادداشت بڑھانیکی مجرب دوائین ۔ معدہ کی تمام خرابیون کے چورن ۔ **نامردی کا مجرب علاج** ۔ **حیرت انگیز طلا اور کھانیکی دوائین** ۔ منی سے جریان ۔ احتلام ۔ سستی ۔ نامردی آتشک سوزاک وغیرہ امراض ایک ہفتہ مین قطعی کافور ہو جائین دھاتون کے جوہر عجیب و غریب کشتہ جات بنانے کی ترکیبین عورتوں اور بچوں کی قریباً تمام موٹی موٹی بیماریون کے نہایت ہی آسان علاج درج کئے ہین چھوٹے اشتہار میں کیا کیا لکھیں ہم ایمان سے کہتے ہیں اگر کتاب ناپسند ہوگی تو قیمت واپس دینگے (۱۲)

عطائی نسخے

بارہ سو نسخے جو آجتک نہ کسی کتاب میں چھپے ہین نہ حکیموں کو معلوم ہیں ۔ جو ہما ۔ ۔ ۔ حکیمون کے ۔ ۔ ۔ سینہ بسینہ مخفی چلے آتے ہین ہر مرض کیلئے اور ہر قسم کے کھانے ملنے ۔ ۔ ۔ مجرب عدہ

گھر کا شناسی

جس مین تمام خانگی امراض کے ڈاکٹری یونانی ایورویدک اور سنیاسی لوگون کے نہایت مجرب نسخے اور ہر ایک مریض کی غذا ۔ ضروری احتیاط ہر موسم کے اصول تندرستی ہر عورت تندرست و مریض انسان کیلئے با ترتیب درج لکھے گئے ہین قیمت (۱۲)

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر معہ ترجمہ اردو

بغیر استاد کے انگریزی سکھانیوالی کتاب انگلش ٹیچر ضخامت (۲۷۵) صفحات

انگریزی زبان بہت مفید اور کار آمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ مین ہے ۔ اس وجہ سے لوگوں کو **انگریزی پڑھنے** کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتب انگلش ٹیچر کے نام سے چھپین اور ہزار جلدین فروخت ہوئین ۔ انگریزی زبان غیر ملک کی زبان ہے لہذا جب تک اس کو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جاوے اس کا حاصل ہونا محال اور دیر طلب ہے پس ہم نے اس کتاب کو خاص طور سے تیار کیا ہے اور اس میں انگریزی زبان کی بہت ضروری باتین **الفاظ کا تلفظ و ہجے کرنا** ۔ جملے بنانا ۔ **خط و عرضی لکھنا** ۔ ترجمہ کرنا ۔ انگریزی بولنا وغیرہ باتین اس طرح سمجھائی ہین کہ مبتدی کو آسانی کے ساتھ اور جلد تر حاصل ہو جاوینگی ہم یہ دعوے تو نہین کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کر لینگے ۔ یا اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کر لین گے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعوے کرے تو صداقت ہم اپنی کتاب کی نسبت اس قدر ضرور کہینگے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن جی کے انگلش ٹیچر سے انگریزی پڑھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کیساتھ ہوگا فی زمانہ لوگوں کو **انگریزی بولنے اور انگریزی میں خط لکھنا سیکھنے** کا بڑا شوق ہے چنانچہ اس کتاب مین یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں اور خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کی گئی ہے ۔ یہ خطوط وغیرہ خاص طور سے لکھے گئے ہیں اور انگریزی بہت آسان ہے اس کے علاوہ قواعد انگریزی اور ترجمہ کرنا وغیرہ باتین ایسے عمدہ اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہین کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر مین نہ بتلائی گئی ہونگی ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ہماری ہی کتاب کو خریدین لیکن ہم یہ ضرور کہین گے کہ جس وقت آپ انگلش ٹیچر خریدنا چاہین تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور ملاحظہ کرین اور دیگر **انگلش ٹیچروں سے مقابلہ کرین** اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر در حقیقت بہتر معلوم ہو تو اس کو ضرور خریدیے ٹنڈن صاحب کے ٹیچر کی ضخامت پورے تین سو صفحات سے زیادہ ہے اور باوجود اسقدر ضخامت اور مذکورہ بالا خوبیون کے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

مفت رسالہ انگلش گرامر جس مین گرامر کی تعریف اور حروف لکھنے اور بولنے کے ڈھنگ وغیرہ درج ہیں خریدار انگلش ٹیچر کو مفت دیا جائیگا ۔ کتاب مجلد ہے ۔ دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

خضاب نمونۂ شباب

فی شیشی (۱۲)

ایسا سستا اور زود اثر خضاب آجتک دوسری کمپنی کا ایجاد نہیں ہوا ۔ معمولی برش کے ساتھ بالون پر لگانے سے چند منٹ میں بال مانند قدرتی بالون کے سیاہ ہو جاوینگے ۔ ۔ ۔ نمونہ منگوا کر دیکھو قیمت

بال اڑانیکا صابون

معمولی صابون کی طرح بالون پر لگانے سے چند منٹ مین میدان صاف کر دیتا ہے کہ کوئی بال نہین رہتی جگہ مانند ریشم کے صاف اور نرم نکل آتی ہے قیمت فی ٹکیہ (۱۲) تین ٹکیہ کا بکس (۱۲) دوسرا آدمی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا

پتہ منیجر چندر گپت وشد هالیہ نمبر ۳۳ لوہانہ ایس پی ریلوے

گھر کا درزی

گھر کا درزی اس مین قریباً تمام قسم کے کپڑون کے کاٹنے اور ناپنے کے اصول درج ہیں اور سمجھانے کے واسطے تمام کپڑون کی شکلیں بھی دیگئی ہیں ۔ ۔ ۔ آخر مین فہرست ہے جس کو معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ ۔ ۔ ۔ قیمت (۱۲)



واعظ یا ناصح کیسے ہونے چاہئیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز معاصر سراج الاخبار کابل نے ۱۵ رمضان کی اشاعت میں "مقالۂ مخصوصہ" کے زیر عنوان ایک نہایت دلچسپ مفید مضمون لکھا ہے جسمیں فاضل ایڈیٹر نے نہایت خوبی کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ واعظ یا ناصح کیسے ہونے چاہئیں اور کیسے واعظ یا لکچرار قوم کے امراض ظاہری و باطنی کے صحیح معالج ہوسکتے ہیں۔

ذیل میں ہم مضمون محولہ بالا کا کچھ حصہ بہ تغیر ترجمہ کرتے ہیں جس کا مطالعہ امید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

"واعظ، ناصح، مرشد" یہ تینوں کلمے عربی زبان کے ہیں جن کے معنی فارسی میں "اندرز کنندہ" "پند دہندہ" اور رہنمایندہ کے ہیں۔

"واعظ" وہ اشخاص ہیں جو مساجد میں آدمیوں کو نصیحت و پند دیتے ہیں۔

"ناصح" ہر وہ شخص ہے جو نصیحت کرتا ہو۔

"مرشد" وہ ہے جو طریق تصوف میں اسرار حقائق کی رہنمائی کرتا ہو مرشد کو پیر طریقت اور شیخ طریقت بھی کہتے ہیں۔

"وعظ" نصیحت اور رہنمائی جماعت بشریہ کی اشد ضروریات سے ہے ... تمام افراد جمعیت تمام چیزوں سے واقف و باخبر اور خیر و شر سے کماحقہٗ آگاہ نہیں ہیں۔ اس لئے جو لوگ ان چیزوں سے واقف و باخبر ہیں اون کا فرض ہے کہ ناواقف و بے خبر لوگوں کو اپنے علم و واقفیت کے مطابق نصیحت و پند دے اور امور خیر و شر سے واقف بناکر حق و صواب کے راستہ کی رہنمائی کریں۔

ہمارے حضرت سید رسول مقبول محمد مصطفٰے صلعم کا "الدین النصیحۃ" (دین سے مراد نصیحت فرمانا ہے) اسی قبیل سے ہے۔ پس اس صورت میں ہر دین دار انسان اپنی آگاہی و واقفیت خیر و شر کی حیثیت سے اپنے دینی ناواقف بھائیوں کیلئے واعظ، ناصح اور مرشد ہوسکتا ہے۔ وعظ نصیحت اور ارشاد ضروریات زمانہ اور مقام کی حالت و حیثیت کے مطابق ہر انسان پر لازم ہے واعظ، ناصح اور مرشد کو چاہیے کہ مقتضائے وقت کو مد نظر رکھکر پند و نصیحت یا رہنمائی کرے اور ہر نوع و ہر گروہ ملت کو اوس کے مسلک کام اور صنعت وغیرہ کے مطابق نصیحت و ہدایت کی کوشش میں مصروف رہے۔

مثلاً جو واعظ کہ قیامگاہ افواج کی مساجد میں وعظ کہیں اور اکثر وعظ سننے والے اس جلسہ میں فوجی ہی ہوں اگر اس موقع پر واعظ گوشہ نشینی کے فضائل۔ ترک دنیا۔ عجز و ناتوانی اور شکستگی و افتادگی وغیرہ مضامین کا جو ضعف قلب کا موجب ہوں بیان کرے گا تو بجز ضرر کے کوئی فائدہ مترتب نہ ہوگا اسی طرح تجارت پیشہ اور زمینداروں کے حلقہ میں اگر سستی و ضعف کا بیان کرے گا تو یہ وعظ بجائے فائدے کے ضرر رساں ہوگا۔

اس لئے ضرورت ہے کہ واعظ ہر جلسہ کی نوعیت کا لحاظ رکھے اور جس قسم کے لوگ جلسۂ وعظ میں شریک ہوں یا جیسا مقام ہو اوسی قسم کا وعظ و نصیحت کرنا چاہیئے وعظ و نصیحت قوم و ملت کی زبان میں ہونا چاہیئے مثلاً ایک واعظ جو منبر پر وعظ کہنے کیلئے کھڑا ہوا اور اوس کا وعظ سننے والے افغانی یا صرف فارسی زبان جاننے والے ہوں اور واعظ عربی زبان میں وعظ کہے تو اون کو اس وعظ سے کیا فائدہ اور ثمرہ حاصل ہوگا اسی طرح افغانی یا صرف فارسی زبان جاننے والا واعظ عربوں اور ترکوں کو افغانی فارسی زبان میں وعظ و نصیحت کرے تو سننے والوں کو اس کے وعظ سے کیا نفع ہوگا بجز اس کے کہ سننے والوں کا وقت ضائع کرے گا یا اون کی پیاری نیند کو کھوئے گا۔

وعظ و نصیحت موافق واجبات و لوازمات ... وہ وعظ جو آب سے پانچسو برس پہلے وضع اور ترتیب دئے گئے تھے اس زمانہ کے لوگوں کو اون سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

ذیل میں ہم خالدہ ادیب خانم ایک فاضلۂ ادیبہ عثمانیہ کا وعظ درج کرتے ہیں (یہ تقریر مدینۃ النسوان کے کالموں میں درج کیگئی ہے) یہ وعظ ہم نے اس وقت مثال میں اسوجہ سے پیش کیا ہے کہ ضرورت زمانہ کے موافق ہونے کے ساتھ ہی اس سے یہ بھی مقصود ہے کہ ہمارے مرد واعظ اس سے ایک عبرت حاصل کریں اور دیکھیں کہ عورتیں مناسبت وقت و زمانہ اور واجبات عصر کے سمجھنے میں کسقدر دانا و بینا ہیں اور ملت و ملک کی احتیاجات اور وطن کی ضروریات کے متعلق کسقدر دردانگیز و پُرعبرت تقریر کرتی ہیں اور اپنی ضعیف جنس کو جسکو ہم ہر طرح سے ناقابل اور کمزور خیال کرتے ہیں۔ کس طرح بیدار کررہی ہیں۔ خیرخواہان ملک و ملت! خالدہ ادیب خانم کی تقریر کو غور سے پڑھو۔ یہ تقریر نہایت اختصار کے ساتھ ترجمہ کرکے درج کی گئی ہے لیکن اس مختصر ہی کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ایک ضعیف عورت نے اپنے مقصد کو کس خوبی سے ظاہر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ اگر وطن کی عزت کو تہ دل میں رکھا جائے تو دنیا کی کوئی قوت اوسکو محو و خراب نہیں کرسکتی

ہان! ہان!!

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

جس شخص کا دل عشق سے زندہ ہوگیا ہے جسمیں وطن و ملت کی وقعت مستحکم ہوگئی ہے وہ مردہ نہیں ہوسکتا عشق وطن وہ شے ہے جو جریدۂ عالم دوام پر ملت کو ثبت کردیتا ہے اور اوس کا محو ہونا غیر ممکن و محال ہوجاتا ہے۔

وطن۔ حب وطن کے ساتھ محفوظ و قایم ہے۔ حب وطن۔ وطن کا ایک سہمناک تیر ہے۔ وطن کی حفاظت و مدافعت کے بہترین ہتھیار یہ ہیں کہ انسان کے دلمیں وطن کی عزت مستحکم ہو اور وطن قلب و جگر میں پیوست ہوجائے۔ اگر انسان کے دل میں وطن کی محبت نہیں ہے تو وطن کی حفاظت ہزارہا توپ و بندوق اور صدہا مختلف توپیں بھی نہیں کرسکتیں۔

دشمن وطن اوس قوم کے سامنے کچھ نہیں کرسکتا جس کے دلمیں وطن کی محبت ہو اگر ایسی قوم پر دشمن حملہ بھی کرگیا تو ناکامیاب ہوکر لرزاں و ترساں واپس جائیگا۔ افسوس ہے کہ آج ہم اس قسم کے واعظ نہیں پاتے ہمارے واعظ و ناصح صرف یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہم دنیا چھوڑکر گوشہ نشین بنجائیں فانی چیز سے دل نہ لگائیں اور ہر چیز کو فانی سمجھیں حالانکہ دنیا و مافیہا سے مراد وطن ہے اور ہر قسم کے شرف کی حفاظت ناموس کی صیانت اور دین کی نگہبانی حفاظت وطن پر موقوف ہے اگر وطن ہاتھ سے جاتا رہا تو یہ تمام چیزیں بھی اوس کے ساتھ چلی جائیں گی نہ طاعت رہے گی اور نہ عبادت آزادی رہیگی اور نہ ملیت۔

وہ بے ایمان ضمیر فروش جو اپنے وطن کی خیانت کرتے ہیں اور دشمن وطن و ملت کے ساتھ مل کر جاسوسی کی قابل نفرت خدمت انجام دیتے ہیں۔ اون پر لعنت ہے افسوس ہے ایسے بے ایمان پر کہ اپنی عزت و ناموس کو نجس نقامات سمجھے ہوئے ہیں اور ناموس کی حقیقت سے کہ وطن مقدس سے مراد ہے غافل ہیں بہرحال ؎

زحق۔ نیاز کند۔ عاشق وطن محمود
کہ دشمنان وطن باد زیر خاک وطن

اعلان ضروری

۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء سے مدینہ اور صحیفہ کے دفتر چونکہ علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہیں اسوجہ سے تمام ہمدردان مدینہ شناسا، احباب اور معزز معاصرین کو چاہئے کہ وہ مدینہ کے نام کی خط و کتابت اور تبادلہ کے اخبارات آیندہ سے صرف مدینہ کے نام ارسال فرمایا کریں۔ موجب مشکوری ہوگا تاکہ دفتر کی جانب سے تعمیل ارشاد و جواب میں قصور نہ ہو۔

نیازمند۔ محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

روانگی وی پی

اس ہفتہ اسی اشاعت کے ساتھ اون حضرات کی خدمت میں جن کو بذریعہ کارڈ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے وی پی روانہ کئے گئے ہیں امید ہے کہ وصول فرماکر کارخانہ کی شدید ضروریات میں مدد دینگے اگر وی پی پہونچنے کے وقت روپیہ موجود نہ ہو تو وی پی امانت میں رکھکر دوسرے وقت وصول فرمائیں اور واپس فرماکر کارخانہ کو نقصان نہ پہونچائیں۔

نیازمند
محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

مدینہ کے مستقبل پر ہمارے ارادے

مدینہ ... ہمارے ... استقلال ... کی ... کام ... ایک جانب بھی ... ناقابل ہوگئے ... خرید ... بہت ... ایسی ... کہ ہماری ... خالصتہ ... ابتداء ... کو ... دوسرے ... حضرت قبلہ مولانا احمد حسین صاحب ... گیا کہ صحیفہ کا کام ہم سے ... آپ اوس کا بلحاظ انتظام فرماکر کسی دوسرے شخص کے سپرد کردیں لیکن مولانا ... آخر ... توجہ نہیں ہوئی اور ہماری ذمہ داریوں میں ... اضافہ ہوتا رہا۔ بنابریں کثرت کار کے باعث ماہ اگست میں صحیفہ کی اشاعت میں بھی ایک آدھ ہفتہ کی تاخیر ہوگئی اور آخر ہماری مسلسل کوشش و توجہ دلانے کا یہ نتیجہ نکلا کہ ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو مولانا ممدوح بجنور تشریف لائے اور ہماری ذمہ داریوں اور کثرت مشاغل کو دیکھکر نہایت خوشی کے ساتھ ہمارے استعفیٰ کو منظور فرمالیا۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء کو ہم نے ... مولانا کی خدمت میں تمام حسابات آمد و خرچ پیش کئے اور مولانا نے اون کی پوری پوری جانچ کرکے معائنہ میں حساب کی صحت اور قبولیت استعفیٰ کی وجوہ پر ایک مدلل رائے ... باقاعدہ صحیفہ کے کام سے سبکدوش فرمادیا ... جس کے لئے ہم مولانا ممدوح کے بہت کچھ شکرگذار ہیں۔

صحیفہ کا کام ہمیں مئی ۱۹۱۰ء میں دیا گیا تھا جبکہ اوس کی حالت زیادہ اچھی نہ تھی خدا کا شکر ہے کہ ہماری کوشش سے مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم کی یادگار کو ... سنبھال لیا اور چند روز بعد ... قابل ہوگئے کہ اخبار صحیفہ کو ... صحیفہ ... کرسکیں۔

۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء تک ہم نے جس محنت و جانفشانی سے صحیفہ کا کام کیا اوس کا اندازہ ... سکتا ہے کہ صحیفہ کی آمدنی سے مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم کے یتیموں کو ماہوار ایک مستقل امداد ... اور صحیفہ کے کام کو بھی ... اور اشاعت میں ... صحیفہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں ... وقت مصروف رہیں۔

... ۱۹۱۰ء سے ہم نے اپنا ایک ذاتی ہفتہ وار اخبار مدینہ نکالا جسکی غرض و غایت یہ تھی کہ صحیفہ کا کام دوسرے ہاتھوں میں جانے سے پہلے ہی ہم اپنی آیندہ زندگی کیلئے بھی کچھ مشاغل قایم کرلیں تاکہ صحیفہ کے بعد بھی ہم اپنی ذات خاص سے ملک و قوم کی کچھ خدمت کرسکیں۔

مدینہ یکم جنوری ۱۹۱۲ء سے نکلا لیکن کئی مہینہ ... اوسکی اشاعت کی رفتار اسقدر سست رہی کہ ہماری ہمت شکست ہونے لگی کیونکہ ... مرض ... ملازمت ... تھا وہ ... تمام و کمال خرچ ہوچکا تھا لیکن چونکہ خداوند تعالیٰ نے ہمت کا پاکیزہ جوہر ہمکو عطا فرمایا ہے اسلئے ہم نے ایک مرتبہ پھر کوشش کی اور ایک ... قرض لیکر مدینہ کے کام کو محنت و شفقت سے انجام دینے لگے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے ہماری محنت کو بارآور کیا اور ایک سال میں مدینہ اس قابل ہوگیا کہ اپنے مصارف برداشت کرنے لگا۔

اپریل ۱۹۱۳ء سے مدینہ کی اشاعت میں روز افزوں ترقی ہونے لگی اور کام اسقدر بڑھ گیا کہ ہماری قوت استقلال اوس سے شکست ہونے لگی اور ہم اسپر مجبور ہوئے کہ صحیفہ کے کام کو باستمزاج حضرت قبلہ مولانا احمد حسن صاحب ... کسی دوسرے شخص کے سپرد کردیا جائے۔ چنانچہ مسلسل عرضداشتوں کے ... مولانا ممدوح نے ہمیں نہایت خوشی کے ساتھ صحیفہ کے کام سے سبکدوش فرمادیا اور ۱۲ ستمبر کو ہم نے باقاعدہ عدالت میں دست برداری دیدی۔ اب صحیفہ اور مدینہ کے دفتر جدا جدا ہوگئے ہیں اور امید ہے کہ آیندہ دونوں اخبار دو قوتوں کے ماتحت بہت کچھ ترقی حاصل کریں گے اور مدینہ و صحیفہ کے خریداروں اور معاونوں کو آیندہ کبھی کسی قسم کی ایسی شکایت جو ہماری مصروفیت اور کثرت کار کے باعث پیدا ہوجاتی تھی پیدا نہ ہوگی۔

حضرت مولانا احمد حسن صاحب قبلہ کو ہم نے صحیفہ کے تمام رجسٹر اور مطبع مشرق العلوم کی تمام اشیاء باقاعدہ سپرد کرکے ہر چیز کی رسید حاصل کرلی ہے اور مولانا ممدوح نے جس اخلاص و خوشی سے ہمیں صحیفہ کے کام سے سبکدوش فرمادیا ہے ہم اوس کے بے انتہا ممنون و شکرگذار ہیں۔

اب چونکہ ہماری تمام تر توجہ مدینہ پر صرف ہوگی اس لئے اگر ہم اس وقت مدینہ کے مستقبل کی نسبت کچھ امیدیں دلائیں تو بیجا نہ ہوگا۔

ہمارا ارادہ ہے کہ آیندہ مدینہ کو بہت زیادہ شاندار اور ملک و قوم کا سچا خادم بنادیں اس لئے اگر معاونین نے ہماری ہمت افزائی کی اور خریدار دیگر ہماری مدد کی تو ہم عنقریب اس قابل ہوسکیں گے کہ مدینہ کا حجم بڑھاکر ۱۰ صفحہ کردیں اور موجودہ کاغذ کی بجائے عمدہ چکنا ایوری فنش کاغذ پر اخبار چھاپیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمدردان مدینہ ہماری ہمت بندھائیں گے اور ہمارے ارادہ کو قوت سے فعل میں لانے کیلئے ہمیں بالفعل ... کردیں گے اسوقت مدینہ کا ہست ... قدر ... اور مصارف بہت زیادہ ہیں یہی وقت ہے کہ مدینہ کی امداد کی جائے۔

آخر میں عرض ہے کہ تبدیل مکان اور جدید پریسوں کے لگانے میں ۱۵ تاریخ کا مدینہ بھی شائع نہ ہوسکا کیونکہ پرانے پریس صحیفہ پریس کو دیدئے گئے اور جدید پریسوں کے فراہم کرنے میں ہمیں بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اب چونکہ انتظام معقول ہوگیا ہے اس لئے آیندہ انشاء اللہ العزیز اس کی پوری پوری تلافی کردی جائے گی۔

کیا میں امید کروں کہ معزز ہمدردان مدینہ میری عرضداشت کو غور سے ملاحظہ فرماکر مدینہ کی امداد پر کمربستہ ہوجائیں گے۔

اگر

مدینہ کی خدمات ملک و قوم اس قابل ہیں اور میرا اخلاص کسی ہمدردی کا خواہاں ہے تو مجھے

ضرور

امید ہے کہ معزز ہمدردان مدینہ اپنے پیارے "مدینہ" کی مدد کریں گے اس وقت مدینہ تازہ انتظامات کے باعث بہت زیادہ مدد کا محتاج ہے

نیازمند

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ

بجنور (روہیلکھنڈ)

نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

ہر ایسے گریجویٹ کو جو عربی جانتے ہوں یا ایسے مولوی کو جس نے کسی مستند تعلیم گاہ میں درس نظامی کے ساتھ حدیث شریف بھی پڑھی ہو۔ نظارۃ المعارف کا مجوزہ نصاب۔ قرآن شریف۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ صحاح کے ضروری حصص علم کلام کے بعض مختصر رسائل۔ پڑھنے کے لئے ایک سال تک پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا جائے گا۔

اس اثناء میں مولویوں کو انٹرنس تک انگریزی زبان دانی کی تحصیل بھی ضروری ہے۔

نظارۃ المعارف کی مجوزہ تعلیم کے سوا کسی دوسرے کام میں وقت صرف نہیں کیا جاسکیگا۔ درخواستیں ۱۲ شوال ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء تک آنی چاہئیں۔

مجلس انتظامی پانچ گریجویٹ اور پانچ مولوی انتخاب کرے گی۔ تعلیم قرآن اور اشاعت اسلام میں زندگی صرف کرنے کا اطمینان دلانے والے۔ ور پچیس سال سے کم عمر والے اصحاب قابل ترجیح ہونگے۔

جسقدر گریجویٹ عربی نہیں جانتے وہ نظارۃ المعارف کے انتظام پر ۶ ماہ میں اسقدر عربی سیکھ سکتے ہیں جس سے اس جماعت میں شامل ہوسکیں لیکن اس مدت میں یہ وظیفہ نہیں دیا جاتا۔ **عبید اللہ**

۶ شوال ۱۳۳۱ھ / ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء — ناظم نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

عطیۂ شاہانہ

مسلمانوں نے نہیں خرچ کیا تو بہت تھوڑا کیا ہے ہاں ارادہ کی نیت بھی بالکل نیک ہوتی ہے لیکن ہیچ مصرف معلوم کرنا مشکل ہے ہندوستان میں بہت سے چھوٹے بڑے مکتب اور مدرسے مذہبی تعلیم کے واسطے جاری ہیں۔ اون کے نتایج سے اسوقت بحث نہیں لیکن یہ مسلم ہے کہ دارالعلوم دیوبند اون سب کا امام اور مرکز ہونیکے اعتبار سے بہت زیادہ مسلمانوں کی توجہ اور اعانت کا مستحق ہے۔ اعلیحضرت فرمانروائے دکن خلد اللہ ملکہ ہمیشہ مختلف اسلامی سوسائٹیوں کی امداد فرماتے رہتے ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے لئے بھی بہت عرصہ سے ڈھائی سو روپیہ ماہوار مقرر ہے۔ جناب یہ خبر بشارت تمام مسلمانوں میں نہایت مسرت و انبساط سے سنی جائے گی کہ اعلیحضرت نے دارالعلوم کی روز افزوں ضروریات اور قلت آمدنی سے متاثر ہوکر ریاست کی چندہ میں اضافہ یعنی بجائے ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے پانسو روپیہ ماہوار کا حکم نافذ فرمادیا ہے۔ اعلیحضرت کی ذات ستودہ صفات اس گرانقدر امداد کی وجہ سے ہی بہ منت اور بہ ممنون ہوئی جملہ مسلمانان ہند کی طرف سے عموماً اور خدام دارالعلوم کی جانب سے

شذرات

مسٹر محمد علی کی روانگی انگلستان

حامیان عدل و انصاف یہ خبر مسرت کے ساتھ پڑھیں گے کہ مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ اور مسٹر وزیر حسن سکرٹری مسلم لیگ بقول نامہ نگار ٹائمز آف انڈیا مسلمانان ہند کی شکایات و حقوق کی اپیل کرنے کے لئے ۴ ستمبر کو انگلستان روانہ ہوگئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی عدالت پسندی برطانوی رعایا کے جذبات کی بہت کچھ حامی ہے اور رعایائے برطانیہ کو یقین ہے کہ اگر باقاعدہ یہ شکایات کو برطانوی ارکان کے کانوں تک پہنچائیں گے اور جائز طریقہ پر صدائے احتجاج بلند کریں گے تو برطانیہ ضرور ہی ہماری شکایات پر توجہ فرمائیگی اور ہمارے حقوق کی حفاظت و نگرانی کرے گی۔

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ مسٹر محمد علی صاحب سے روانگی انگلستان کے وقت بندرگاہ پر میری جو گفتگو ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ مشار الیہ موصوف سر آغا خان مسٹر جناح اور آنریبل مسٹر گوکھلے وغیرہ کی معیت میں مسلمانان ہندوستان کی شکایات گورنمنٹ انگلستان کے گوش گذار کرینگے پارلیمنٹ کے ممبروں سے ملیں گے اور حضور ملک معظم کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کریں گے۔

مسٹر محمد علی اور مسٹر وزیر حسن کی روانگی انگلستان امید ہے کہ مفید نتائج کی موجب ہوگی۔ اور ہندوستان کی وہ پبلک شکایات جو بعض حکام کی غلط فہمی سے پیدا ہو جاتی ہیں آیندہ انشاء اللہ العزیز بہت کم پیدا ہوں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے مسٹر محمد علی کو اون کی کوششوں میں کامیاب فرمائے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام شکایات دور ہو کر اون کے حقوق کی کما حقہ حفاظت و نگرانی ہو۔

حادثہ کانپور کے متعلق ایک پیشگوئی

مسٹر رام کرنداس بجنوری کے نام کو غالباً کسی تعریف کی حاجت نہیں ہے آپ نے گذشتہ سال حادثہ دہلی کے متعلق ایک پیشگوئی کے ذریعہ سے بہت پہلے گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنی حفاظت کرے لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اس جانب توجہ نہیں فرمائی اور بدقسمتی سے حادثہ پیش آکر رہا۔

حادثہ کانپور کے متعلق بھی آپ نے بہت پہلے ایک پیشگوئی کے ذریعہ سے گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو آگاہ کیا تھا چنانچہ اس کے متعلق آپ نے جو اطلاع اس ہفتہ ہمارے پاس بھیجی ہے ہم اوسکو بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب مدینہ بجنور۔ تسلیم

براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے قابل قدر پرچہ میں جگہ دیکر ممنون فرمائیے۔

حال میں جو واقعہ کانپور میں بیچارے غریب اہل اسلام کو پیش آیا جس میں بہت سے اشخاص کام آئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ مجھے ان بیچاروں کا جب خیال آتا ہے بہت صدمہ ہوتا ہے افسوس ہے کہ ادھر تو گورنمنٹ پبلک سے یہ اپیل کرتی ہے کہ ہمارا ساتھ دو اور اودھر جب کوئی مفید مشورہ یا تجویز اہل یورپ سے بھی عمدہ پیش کیا جاتا ہے تو اوسپر ہماری بدقسمتی سے بعض اوقات توجہ نہیں ہوتی مجھے حضور ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کے واقعۂ دہلی کا تو رنج و ملال تھا ہی کہ جس کی بابت میں نے ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء ہی کو تحریر کر دیا تھا کہ گورنمنٹ کو اپنی حفاظت رکھنی چاہئے آجکل پولیٹکل معاملات کچھ ایسے ہی پیچیدہ ہیں کہ جسکی مفصل کیفیت میں لکھ چکا ہوں

اسی طرح میں نے درخواست اپریل ۱۹۱۲ء میں بخدمت گورنمنٹ صوبجات متحدہ ارسال کی تھی آج اگر اوس درخواست پر خیال کیا جاتے تو کانپور کا واقعہ ہرگز پیش نہ آتا چاہئے میں امید کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اگر اوس درخواست کو دوبارہ ملاحظہ فرمائے گی تو حضور گورنمنٹ کو افسوس ہوگا میری درخواست پر اگر غور کیا جاتا تو مجھے یقین ہے کہ یہ واقعہ کبھی پیش نہ آتا۔

خیر خواہ گورنمنٹ رام کرنداس گستری ساکن بجنور

مسٹر رام کرنداس نے اپنی چٹھی میں پولیٹکل معاملات کے متعلق جو الفاظ لکھے ہیں اور تفصیل کا اشارہ کیا ہے وہ مفصل درخواست آپ نے مطبع نولکشور میں چھپوا کر شائع کر دی ہے جسکی ایک کاپی ہمیں بھی آپ نے بھیجی ہے آیندہ کسی اشاعت میں ہم اس پر کچھ لکھیں گے۔

حرم کعبہ میں شہدائے کانپور کی نماز جنازہ غائب

ہمارے معزز دوست جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب ناظر تحریری (آنریری سکرٹری) مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ ۱۴۔ اگست کی چٹھی میں تحریر فرماتے ہیں۔

آغا صاحب السلام علیکم

شہدائے کانپور کے لئے جمعتہ الوداع کو بعد نماز جمعہ حرم محترم میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھوائی گئی حنفی مذہب میں اگرچہ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں مگر شوافع کے ہاں جائز ہے شافعی امام کے اقتدا میں تقریباً تین لاکھ مسلمانوں نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ دفعتاً یہ خیال آگیا اور خدا نے بڑی شان سے اسکو پورا فرمایا مناسب ہے تو مدینہ میں اس کا تذکرہ فرما دیجیے۔

شہدائے کانپور سے ہمدردی کی یہ لہر عالم اسلام کے تعلقات اتحاد میں استحکام کا ایک بہترین ثبوت ہے خداوند تعالے اسمیں مزید تقویت فرمائے

ادنی ذاتون میں ترقی کی کامیاب لہر

مہاراجہ بڑودہ نے ادنی ذاتوں کو جو حقوق مساوات عطا فرماکر ہر قسم کے اعزاز و افتخار سے ممتاز ہونیکا موقع دیا ہے وہ غالباً کسی سے مخفی نہ ہوگا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کے مقبوضات میں بھی ادنی ذاتون نے ترقی کی لہر میں قدم بڑھایا ہے۔ چنانچہ شولاپور کے تازہ انتخاب مینونسپل میں دو چمار بھی امیدوار ممبری ہوئے ہیں۔

پنجاب میں بھی بھنگیوں کا ایک فرقہ ووٹ کا حق حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ ہندوستان کے باشندون میں یہ ترقی خواہ کسی نظر سے دیکھی جائے لیکن ہمارے نزدیک اس کا نتیجہ برطانوی حکومت کے نظم ونسق میں ایک متعدی مرض کا موجب ہوگا اور جسکا اندیشہ ممکن ہے بعض ایسی خرابیوں کا موجب بھی بنجائے جن کا انسداد اگر ناممکن نہو تو دشوار ضرور ثابت ہو۔ ہندوستان کی حالت پر نظر ڈالتے ہوئے یہ کہنا نہایت آسان ہے کہ گورنمنٹ ہند کے بعض عمال کی سختی سے اعلی اقوام پستی میں گرتی جاتی ہیں اور ادنی ذاتیں ترقی کر رہی ہیں۔

اگر گورنمنٹ ہند ہندوستان کی اعلی اقوام کی کچھ بھی دستگیری کرے اور تباہ شدہ خاندانوں کو مدد دے تو غالباً پھر ایسا موقع ہی نہ ملے کہ گورنمنٹ ہند کے مستقل و غیر مستقل محکموں میں ایسی اقوام کو حصہ مل سکے۔ جو مملکت ہند کے نظم ونسق کو اعتدال و استحکام سے چلانے کے قابل ہی نہیں ہیں۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اون اعلی اور شریف خاندانون کی سرپرستی فرمائے جو فلاکت زدہ ہونے کے سبب گورنمنٹ ہند کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اور نہ مفلسی کے سبب وہ اتنی لیاقت حاصل کر سکتے ہیں جو گورنمنٹ ہند کے کاموں کیلئے ضروری ہے۔

ایک وہ خاندان یا شریف قوم جسکی نسل و خون میں فرمان روائی یا انتظامی قابلیت سرایت کئے ہوئے ہے اون قابل ترین ادنی ذاتوں سے بدرجہا افضل و بہتر ہے جو دور آزادی میں اعزاز و افتخار حاصل کرنے کے لئے نشہ قابلیت میں مخمور ہیں اور حقیقت میں کچھ نہیں۔

طرابلس الغرب مین جدید اطالوی نقصانات

بصد چہرہ نما منبر اپنی آخری اشاعت میں لکھتا ہے کہ اطالیہ اس وقت تک طرابلس الغرب میں آسایش و آرام سے محروم ہے اور تقریباً روزانہ غیور وطن پرست عربوں کے ہاتھوں اوسے خونریز معرکوں میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ چنانچہ تازہ برقی خبروں سے جو بقبق وغیرہ مقامات سے آئی ہیں معلوم ہوا ہے کہ مقامات "وادی زادہ" اور "الابیار" میں اطالوی سپاہ نے عربوں کے مقابلہ میں نقصان کثیر اٹھائے ہیں صرف تین روز کے معرکوں میں بہادر عربوں نے دو ہزار اطالویوں کو جہنم رسید اور ساڑھے چار ہزار کو زخمی کیا ہے تین بہاڑی توپیں ایک ہزار بندوق اور بہت سے آتشی آلات و جنگی ذخائر عربوں نے اطالیوں سے غنیمت میں حاصل کئے ہیں۔

آخری جنگ میں جو مقام "فائدی" کے قریب ہوئی ہے ایکسو اطالوی مقتول اور تین سو زخمی ہوئے ہیں اور ان تمام معرکوں میں عربوں کا نقصان صرف نوسو ہوا ہے جنمیں بہت سے ایسے زخمی ہیں جو بہت جلد اچھے ہو جائیں گے۔ خداوند تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وطن پرست غیور عرب حضرت عزیز بک مصری کے واپس چلے جانے کے بعد بھی اوسی طرح اپنے عزیز وطن کی حفاظت میں مستعد ہیں جس طرح پہلے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالے اون کی ہمتوں میں برکت عطا فرمائے اور وہ اپنے وطن مقدس کو دشمنان اسلام سے محفوظ رکھنے میں پوری طرح کامیاب ہوں۔

مدرسہ عالیہ دیوبند کی امداد میں اضافہ

مولوی حبیب الرحمن صاحب مددگار مہتمم دار العلوم دیوبند کی تحریر سے جو اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے یہ معلوم ہو کر نہایت خوشی ہوئی کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے دار العلوم دیوبند کی ماہوار امداد میں اضافہ کر کے ڈھائی سو روپیہ ماہوار سے پانچسو روپیہ ماہوار فرما دیئے ہیں۔

دار العلوم دیوبند کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے حضور نظام کی یہ امداد حقیقتاً بہت وقت پر ہوئی ہے پچھلے دنوں دوران سفر میں دار العلوم دیوبند کے ایک وفد سے جو طلباء مدرسہ کیلئے وظائف حاصل کرنے کے لئے نکلا تھا یہ معلوم ہوا تھا کہ جنگ طرابلس و بلقان کے سبب دار العلوم کی آمدنی بہت کم ہو گئی ہے اور مصارف کی زیادتی سے خطرہ ہے کہ دار العلوم کی حالت پر کچھ ناگوار اثر نہ پڑے لیکن خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان ہند اور اسلامی ریاستوں نے ارکان مدرسہ کی اپیل کو سنا اور روز افزوں ضروریات و قلت آمدنی سے متاثر ہو کر دار العلوم کی امداد میں دست سخاوت کو حرکت دی خداوند تعالے ایسے تمام حضرات کو جزائے خیر دے۔

دار العلوم دیوبند چونکہ مسلمانان ہندوستان کا ایک خالص دینی مدرسہ ہے سلئے مسلمانان ہندوستان کو اسکی امداد میں بہت زیادہ اعتنا سے کام لینا چاہئے دار العلوم کی خدمات کو دیکھتے ہوئے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی یہ خالص دینی درسگاہ

ملیت کی روح پیدا کرنے میں بہترین کام کر رہی ہے امید ہے کہ تمام مسلمانانِ ہند عموماً اور والیانِ ریاست خصوصاً دار العلوم کی امداد اپنا فرض خیال کرینگے۔ اور اس مفید درسگاہ کے استحکام میں کوشش بلیغ سے کام لیں گے۔

مسجد غازی پور کا احاطہ اور باغ بخشدیا گیا

عرصہ سے غازی پور میں ایک مسجد کے احاطہ اور باغ کا جھگڑا چلا آتا تھا واقعہ یہ تھا کہ مسجد کے احاطہ اور باغ پر گورنمنٹ اپنا قبضہ ظاہر کرتی تھی اور مسلمانانِ غازی پور ان دونوں چیزوں کو مسجد کے متعلق بتلاتے تھے یہ جھگڑا بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا کہ اس کا مقدمہ ہائیکورٹ تک پہنچگیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ گورنمنٹ نے ہائیکورٹ کے فیصلہ سے پہلے ہی متنازع فیہ باغ اور احاطہ مسلمانوں کو بخشدیا۔

صاحب جج بہادر نے گورنمنٹ کے حکم کو نہایت خوشی اور خندہ پیشانی سے مسلمان وکلا کو سنایا اور عیدکی مبارکباد کے ساتھ اسکی مبارکباد بھی مسلمانوں کو دی۔

کاش گورنمنٹ ہند مسجد کانپور کے معاملہ میں بھی اسی ترحم کو استعمال میں لائے اور حصۂ مسجد کی واگذاشت کے ساتھ ہی ان مسلمانوں کو بھی رہا فرمائے جو مقدمہ میں ماخوذ ہیں تاکہ ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ کا پورا پورا شکریہ عرض کیا جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہز آنر بالقابہ ہماری اس درخواست پر توجہ فرمائیں گے اور مسجد غازی پور کے متعلق مسلمان نوازی کی بہترین یادگار قائم کرنے کے ساتھ ہی مسجد کانپور میں بھی اپنی ایک ایسی یادگار چھوڑ جائیں گے۔ جو مدت العمر مسلمانوں کے قلوب سے محو نہ ہوگی۔

ٹرکی کی موجودہ حالت پر اخبار پانیر کی رائے

ستمبر کے اوّل عشرہ میں پانیر کے نامہ نگار کا ایک مضمون پانیر میں نکلا ہے جس میں اوس نے ٹرکی کی موجودہ حالت پر ایک تبصرہ کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ ٹرکی اسوقت ایڈریانوپل پر قبضہ باقی رکھنے اور تھریس کا علاقہ بلغاریہ سے حاصل کرنے کیلئے بالکل جنگ پر آمادہ ہے چنانچہ اوس کے الفاظ یہ ہے۔

حریت پسند جماعت کے زیر اثر ترک بلغاریہ دراز دستیوں کی تقلید کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں ترکوں نے اعلانِ قطعی کر دیا ہے کہ وہ ایڈریانوپل سے کسی طرح دست بردار نہ ہوں گے اور کہ انہوں نے اس امر کا فیصلہ قطعی کر دیا ہے کہ وہ بلغاریہ سے ایک فیصل جنگ کرکے اگر تھریس کا تمام علاقہ نہیں تو ایک بڑا حصہ اور مشرقی مقدونیا ضرور حاصل کریں گے جو اسوقت بلغاریہ کے قبضہ میں ہے اس میں شک نہیں کہ ٹرکی کے بڑھے ہوئے ارادے اوسے اپنی کامیابی کا یقین دلانے ہوئے ہیں اور اس کے کئی سبب ہیں۔

(۱) ترکوں کے پاس ایڈریانوپل میں اسوقت چار لاکھ فوج موجود ہے یا جلد تر ہو جانیوالی ہے

(۲) فوجی قوت میں روزانہ تقریباً چودہ ہزار سپاہیوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

(۳) یونان اون اسی ہزار ترکوں کو جو اوس کے پاس اسیر تھے اور جو بہت کچھ آرام کر چکے ہیں۔ چھوڑ دینے والا ہے سردیا کے پاس سے بھی ترکوں کی ایک جماعت رہا ہونیوالی ہے۔

(۴) ایڈریانوپل کے مورچے اور قلعی جنگی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریوں کی محاصرہ کے وقت انکو بہت کم نقصان پہنچا تھا زیر تعمیر ہیں اور اس وقت تیس ہزار آدمی یورپین انجنیروں کی نگرانی میں دنرات کام میں مصروف ہیں۔

(۵) شتلجہ کی تمام بڑی بڑی توپیں منتقل کرکے ایڈریانوپل کے مورچوں اور قلعوں پر چڑھا دی گئی ہیں اور ذخائر حرب پوری کوشش سے جمع کئے جا رہے ہیں۔

(۶) قلعہ کی وہ خندقین جو مرمت طلب تھیں قریب تیاری کے ہیں اور خار دار تاروں کا حصار بھی قریب تکمیل ہے۔

ان وجوہ سے کہا جا سکتا ہے کہ ایڈریانوپل پہلے سے بہت زیادہ مستحکم ہے اور ترک اپنے مطالبات منوانے اور اپنے ارادے پورے کرنے کے لئے بالکل مستعد اور آمادۂ جنگ ہیں۔

رموز الاطباء

اردو جس طرح علوم و فنون کے دوسرے ذخائر سے خالی ہے اوسیطرح فن طب کا ذخیرہ بھی اوس میں نہیں پایا جاتا چند سال ادھر سے اگرچہ فن طب کی بعض عربی کتابوں کے تراجم اردو میں ہوگئے ہیں لیکن جدید تصانیف اور تجربات کے اعتبار سے یہ اوسی طرح خالی ہے جس طرح ایک بے مایہ زبان ہوا کرتی ہے۔

قابل مبارکباد ہیں ہمارے برادران پنجاب کہ اونہوں نے اپنی قابلیت اور علمدوستی سے اردو میں طب یونانی کا ایک ایسا اچھا ذخیرہ جمع کر دیا ہے جس سے فن طبابت کی ہستی اردو میں قابل رشک ہوتی جاتی ہے اس ہفتہ لاہور کے مشہور پندرہ روزہ طبی رسالہ رفیق الاطبار کے کارخانہ سے ہمارے پاس رموز الاطبار نامی ایک کتاب بغرض ریویو موصول ہوئی ہے جس کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر پنجاب کے اہل قلم و علمدوست حضرات کی توجہ فن طب کی طرف اسی طرح مائل رہی تو طب قدیم بہت جلد معراج ترقی پر پہونچ جائے گی۔

اس ضخیم کتاب میں حکیم محمد فیروز الدین صاحب ایڈیٹر رسالہ رفیق الاطبار نے ہندوستان کے ڈیڑھ سو سے زائد موجودہ اور زندہ ہندوستانی طبیبوں اور ویدوں کے حالات زندگی اور ان کے اٹھارہ سو کے قریب مجربات خاصہ صدریہ جمع کئے ہیں اور بعض مشاہیر کی ہاف ٹون تصاویر بھی دی ہیں۔

زیر ریویو جلد اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جس میں مجربات مندرجہ کتاب کے متعلق ہندوستان کے طبیبوں اور ویدوں کی وہ تصدیقات بھی درج ہیں جو اونہوں نے بعد تجربہ نسخہ جات مؤلف کو بھیجی ہیں۔

یہ ضخیم و مجلد کتاب اردو میں ایک ایسا اچھا اضافہ ہے جس کی قدر جتنی کی جائے کم ہے۔ فن طب کے متعلق ہمیں جس قدر تجربہ ہو معلومات ہے ہم اوس کے وثوق پر کہہ سکتے ہیں کہ رموز الاطباء کے نسخہ جات حقیقتاً اسرار سینہ بسینہ کا ذخیرہ ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ طب قدیم میں یہ اضافہ ایک بہترین اضافہ سمجھا جائے گا۔ اور ہندوستانی طبیب وید اس قابل قدر تصنیف کو اپنے مطب کا ایک ضروری جزو قرار دیں گے یہ کتاب جس طرح تو تعلیم یافتہ اور تجربہ کار طبیبوں اور ویدوں کو مفید ہے اوسی طرح ایک للیق اردو دان شخص کے لئے بھی نافع ہے ہم حکیم محمد فیروز الدین صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اونہوں نے اردو زبان میں ایک ایسی تالیف کا اضافہ کیا ہے جو حقیقتاً قابلقدر ہے امید ہے کہ اردو دان پبلک عموماً اور طبیب و وید خصوصاً حکیم صاحب موصوف کی اس کتاب کی قدر کریں گے۔ اور ہاتھوں ہاتھ اس کی خریداری سے حکیم صاحب کی ہمت بندھائیں گے تاکہ وہ آئندہ بھی ایسی ہی قیمتی تالیفات سے اردو زبان کو علمی زبان بنانے کے لئے مصروف رہیں کتاب کی تقطیع ۲۲×۱۸ اور حجم تقریباً ایک ہزار صفحات ہے اصل قیمت ۶ر رعایتی ایک ماہ کے لئے ۴؎ ۱۲ر ملنے کا پتہ دفتر رسالہ رفیق الاطبار لاہور

معاملات بلقان

معاملات بلقان کی حالت کئی ہفتہ سے ایک حالت پر ہے ابتدا میں تو بلغاریہ ترکی کو یہ امید دلاتا رہا کہ وہ ٹرکی کے تمام مطالبات کو چند مراعات کے مقابلہ میں تسلیم کر لیگا لیکن اب ایک پرائیویٹ تار سے جو منشی محبوب عالم نے پیسہ اخبار کو دیا ہے یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ بلغاریہ نے آخر میں ٹرکی مطالبات کو مسترد کر دیا ۱۶-۱۷ ستمبر کے تاروں سے امید کی پھر ایک جھلک نمودار ہو چلی ہے ان تاروں میں ٹرکی مطالبات کی منظوری اور تعین سرحد میں ٹرکی مطالبات کی موافقت کا اظہار کیا گیا ہے خدا کرے معاملہ جلد ترکوں کے موافق طے ہو۔

بعض دوسرے ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دس جنگ جویانہ ارادوں سے ابھی تک باز نہیں آیا ہے اور ترک اوس کی حرکات کو بہت غور سے دیکھ رہے ہیں کیا مسلمانانِ ہند ایسی کشمکش کی حالت میں ٹرکی کو بالکل بھلا دیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا جواب نفی میں دیا جائیگا اور ٹرکی [illegible]

مسجد مچھلی بازار کانپور

کے حادثۂ قیامت خیز کا مقدمہ

(۳)

کوتوال شہر کا بیان

اس موقع مسٹر بائنز نے عدالت کے سامنے علاقہ کا ایک نقشہ پیش کیا۔

گواہوں نے اپنی شہادت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے بیان کیا کہ وہ شور کی وجہ سے جو بہت زیادہ تھا اپنی آواز نہ پہنچا سکا وہ چوکی کی طرف پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا لیکن گواہ پھر اپنے آدمیوں کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا جنمیں سے بعض نے اپنے برچھے لے رکھے تھے۔ چوکی سے روانہ ہونے سے پہلے اس نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو دیکھا جو وہاں پہونچ گیا تھا لیکن وہ اس جگہ سے روانہ ہو گیا۔ جونہی وہ مسجد کے نزدیک پہنچا ہجوم نے مسجد کی چھت پر سے "مارو! مارو!!" کی آواز نکالی مسجد کے اندر آدمیوں اور دوسرے لوگوں نے پتھر پھینکنے شروع کر دئے اور گواہ چوکی کی طرف واپس ہٹنے پر مجبور ہوا۔ ہجوم کے بہت سے آدمیوں نے استغاثہ غصب کیا اور چوکی کے کچھ اسباب کو نقصان پہنچایا

کچھ عرصہ کے بعد کلکٹر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس مسلح پولیس گارد اور سوار لیکر موقعہ پر پہنچے کلکٹر اپنے آدمیوں کو پیچھے چھوڑ کر ہجوم کی طرف اکیلا گھوڑے پر سوار روانہ ہوا۔ جب کلکٹر آگے بڑھا تو لوگوں نے اس کی طرف پتھر پھینکنے شروع کر دئے کلکٹر ہجوم کی طرف ہاتھ ہلاتا رہا کہ انھیں کچھ سمجھائے مگر لیکن چونکہ ہجوم برابر پتھر پھینکتا رہا۔ کلکٹر نے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسلح گارڈ کو طلب کیا۔ جب پولیس اور مسلح گارڈ کے آدمی آگے بڑھے تو ہجوم کی ایک بہت بڑی تعداد سپاہیوں کی طرف دوڑی۔ وہ برابر پتھر پھینکتی رہی۔ پولیس کے کئی سپاہی جنمیں گواہ شامل تھا زخمی ہوئے۔ اسپر پولیس نے کلکٹر کے حکم سے ہجوم پر فائر کیا۔ پولیس کے سواروں نے ہجوم پر حملہ کیا اگرچہ لوگ پتھر برابر پھینکتے رہے۔ پولیس کے سپاہیوں اور سواروں نے ہجوم کو پیچھے ہٹا دیا جو گھیر لی گئی۔ مسلح پولیس کے ۱۲۵ آدمی اور پندرہ یا سولہ سوار تھے۔ مسجد کے اندر ۳۰ آدمی اور تیس لڑکے گرفتار کر لئے گئے۔ دو یا تین زخمی ہوئے مسجد کے اندر دو لاشیں۔ دو جھنڈے۔ ایک کانسٹبل کا نیزہ اور دو بگڑیاں علاوہ بانس کی لاٹھیوں اور تین برچھیوں کے پائی گئیں۔

پولیس نے مسجد کے گرد حلقہ قائم کر لیا تھا اسمیں جو ۳۰ آدمی آ گئے تھے۔ وہ مسجد کے باہر گرفتار کئے گئے تھے۔ زخمیوں کے سوا باقی سب بھاگ گئے۔ زخمیوں کو اسی وقت ہسپتال پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

اسکے بعد گواہ نے مسجد کے اندر اور باہر اور دوسرے مقامات سے گرفتار شدہ لوگوں کی فہرست بنائے جانے کا طریقہ بیان کیا۔ اور کہا پولیس کے ۴۰ آدمی مجروح ہوئے جنمیں ۴ کو سخت ضرب آئی تھی گواہ پر جرح محفوظ رکھی گئی۔

مینونسپل انجنیر کا بیان

مسٹر جی۔ ایچ۔ ہیکڈ اللہ آباد میونسپل انجنیر جو سڑک کی تعمیر کے ذمہ دار افسر ہیں اور جنکے راستہ کی تجویز سے یہ سارا جھگڑا پیدا ہوا ہے۔ اس امر کے ثبوت کے لئے پیش کئے گئے کہ سڑک کا نقشہ انکی زیر نگرانی تیار ہوا۔ اور بالکل صحیح ہے۔ گواہ نے نقشہ پر مسجد مچھلی بازار اسکے منہدمہ حصہ اور گلیں بازار کی چوکی پولیس کا نشان بتایا۔

سب انسپکٹر کوتوالی کا بیان

اسکے بعد تصدق حسین سب انسپکٹر کوتوالی کا بیان ہوا جس نے کوتوال شہر کے حکم سے مسجد کی طرف جانے اور سنگباری کا نشانہ بننے اور چوکی میں واپس آنے کی تصدیق کی۔ گواہ نے ۷۰ آدمیوں کی فہرست تیار کی تھی۔ جو چار آدمیوں کے سامنے جنمیں کانسٹبلوں نے بلایا تھا۔ مسجد کے اندر سے گرفتار لئے گئے تھے۔ ۳۰ آدمی گرفتار کر کے عبدالغنی سب انسپکٹر کے حوالہ کر دئے گئے تھے اور وہ انہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ حوالات کی طرف اور بعدازاں جیل خانہ لے گیا۔ گواہ کو اسی روز ہسپتال میں زخمیوں کی حالت دیکھنے اور مرنے والوں کے کاغذات تیار کرنے کے کام پر تعینات کیا گیا تھا۔ جرح محفوظ رکھی گئی۔

عبدالغنی سب انسپکٹر کا بیان

اس کے بعد عبدالغنی سب انسپکٹر کا بیان کیا گیا جس نے کہا کہ مچھلی بازار میں فساد کی خبر سنکر میں سیدھا موقعہ واردات پر پہنچا۔ بندوقیں اسوقت سر ہو رہی تھیں۔ آدمی بھاگ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مسجد کے باہر بہت سے لوگ پولیس کے گھیرے میں زیر حراست تھے۔ میں نے انکی فہرست بنائی اور انھیں حوالات دجیل خانہ لے گیا۔ مقدمہ کی سماعت آیندہ پیر کو پھر ہوگی۔ ہفتہ کو ہنڈرن کے تہوار کی تعطیل ہے۔

مولانا آزاد سبحانی کا مقدمہ بغاوت

مولانا عبدالقدیر آزاد سبحانی کے خلاف مقدمہ بغاوت ۱۵ روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہنوز منظوری صادر نہیں ہوئی۔

گردہاری کا بیان

دیگر ماخوذین کے مقدمہ کی سماعت کے وقت گردہاری لال گواہ استغاثہ نے کہا کہ میں واقعہ کے دن اپنی دکان پر تھا جو مسجد سے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر ہے۔ فساد فرو ہونے کے بعد ایک ہیڈ کانسٹبل آیا اور مجھے گرفتار ہونے والوں کی شناخت کیلئے بلا کر لے گیا تھا۔ ۳۰ آدمی مسجد کے اندر سے اور ۳۰ باہر سے گرفتار کئے گئے تھے۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں کہ میں نے فہرست پر اسی وقت اور اسی جگہ دستخط کئے تھے یا نہیں۔

کرامت شاہ کا بیان

کرامت شاہ نے کہا کہ میں اس روز مجمع کیساتھ عیدگاہ گیا تھا۔ ایک جھنڈا میرے ہاتھ میں تھا میں نے وہاں ۶ جھنڈے اور دیکھے۔ وکیل سرکار نے سوال کیا کیا تمہیں اس جلسہ کا مقصد معلوم تھا گواہ نے نفی میں جواب دیا۔ مجسٹریٹ نے ایک اہم سوال کیا کہ تمہیں عیدگاہ میں یا راستہ میں یہ معلوم ہوا ہوگا کہ ان لوگوں کا ارادہ مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ہے گواہ نے پھر بھی انکار کیا اور کہا کہ جلسہ ختم ہونیکے بعد میں مولگنج تک ہجوم کیساتھ آیا اور پھر اپنے گھر چلا گیا۔

چھیدی لال کا بیان

میں عیدگاہ گیا تھا۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کو دوبارہ بنائیں گے بعض یہ بھی کہتے تھے کہ بازار محفوظ نہیں ہے بعض مندر کے خلاف دانت پیستے تھے۔ یہ دیکھکر میں نے پہلے ایک لڑکے کو بائیسکل پر سوار کر کے چندی بازار بھیجا کہ دکانیں بند کرا دے اور پھر خود دوڑتا ہوا گیا اور جب مجمع قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ پندرہ یا کچھ زیادہ آدمی لیکر مندر کی بالائی منزل پر چڑھ گئے اور لوگوں کو روکا۔ مسجد تعمیر کرنے سے پہلے پتھر پھینکنے اور پولیس کا مقابلہ کرتے دیکھا۔ بابو کوتوال نے ان لوگوں کو منتشر ہوجانے کے لئے کہا مگر بیفائدہ پھر کوتوال کلکٹر کے بنگلہ کیطرف چلا گیا۔ اس اثنا میں مفسدین پولیس کی چوکی میں گھس گئے اور بگڑیاں وغیرہ جلا دیں۔ کلکٹر صاحب دس بارہ منٹ میں مسلح پولیس اور سوار لیکر آ گئے اور مجمع سے منتشر ہو جانے کے لئے کہا لیکن اسکا کچھ اثر نہ ہوا بلکہ انکے جسم پر اینٹیں پڑنے لگیں۔ پھر انھوں نے خالی بندوق چلانے کا حکم دیا پھر بھی مفسد پر اینٹیں پھینکتے رہے تب کلکٹر صاحب نے بھرے ہوئے کارتوس استعمال کرنے کا حکم دیا۔ آدمی مر مر کر گرنے لگے اور مفسد بھاگنے لگے۔ سواروں نے تعاقب کر کے انہیں گرفتار کیا۔

سب انسپکٹروں کی شہادت

تصدق حسین سب انسپکٹر نے بیان کیا۔ میں نے فہرست اسی وقت اور اسی جگہ تیار کی تھی۔

عبدالرحمن سب انسپکٹر نے کہا کہ ۱۳ آدمی اور ۵ بچے مسجد کے اندر اور ۳۰ باہر گرفتار کئے گئے تھے۔

۲۶ آدمی افسران پولیس دوسرے مقامات سے گرفتار کر کے لائے تھے ان ۲۶ ماخوذین میں ایک لڑکا تھا جسکی لاٹھی میں بھالا لگا ہوا تھا۔ قانون اسلحہ کے مطابق اس کا چالان کر دیا گیا۔ بعد میں عبدالغنی احمداللہ۔ اسمعیل۔ محمد حسین اور بدلی پانچ آدمی گرفتار کر کے میرے پاس لائے گئے تھے۔ ان سب کو حوالات میں بھیجدیا گیا۔ اور گو انھوں نے فہرست پر اسی وقت اور اسی جگہ دستخط کر دئے تھے۔

سیتارام کی رام کہانی

میں فساد کے دن صراف بازار میں تھا جو مسجد سے ۵۰ یا ۱۰۰ قدم کے فاصلہ پر ہے اور جہاں سے مسجد نظر نہیں آتی۔ ایک کانسٹبل مجھے شناخت کرنے کی گواہی دینے کی غرض سے بلا لیگیا۔ سب انسپکٹر نے ۷۰ آدمی مسجد کے اندر سے اور ۳۰ باہر سے گرفتار کئے تھے۔ میں نے فہرست ماخوذین پر وہیں اور اسی وقت دستخط کئے تھے

مسٹر ڈاؤ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی شہادت

مسٹر ڈاؤٹ اپنی شہادت میں بیان کیا کہ اگست میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا۔ جلسہ کے انعقاد سے پہلے مجھے اس امر کا علم تھا کہ مسجد کے متعلق ۳ اگست کی صبح کو عیدگاہ میں ایک جلسہ ہونیوالا ہے اس سے پہلے عیدگاہ میں یکم اور ۲۳ جولائی کو دو جلسے مسجد کے متعلق ہو چکے ہیں جسوقت مجھے اصلی جلوہ کی خبر ملی اسوقت تک ان دو جلسوں میں کوئی فساد نہیں ہوا تھا۔ میرے پاس یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ فساد ہونیوالا ہے سوائے اس امر کے کہ جب عیدگاہ میں جلسہ ہو رہا تھا تو کوتوال نے مجھ سے درخواست کی کہ میں پولیس لائن کے انسپکٹر کو حکم دوں کہ وہ فساد ہوجانے کی صورت میں تیار رہے میرے پاس اس پیغام کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ہے۔ یہ مجھے اتوار کے روز بذریعہ ٹیلیفون دیگئی۔ مجھے ہر پیر کے روز پولیس لائن میں سپاہیوں کو ملاحظہ کرنا پڑتا ہے۔ سپاہی اتوار کی صبح کو تیاری کرتے ہیں ۳ اگست کو سب سے پہلے مجھے اسبات کا خیال آیا کہ ضرورت کے وقت سپاہیوں کو طلب کرنا پڑے تو تیاری کی وجہ سے انہیں بہت دیر لگ جائے گی دوسرے اتوار کی صبح کو سپاہیوں کی بہت کم نوکری ہوتی ہے اور بہت سے سپاہی چند گھنٹوں کے لئے باہر چلے جاتے ہیں۔ اسلئے اتوار کی صبح کو سب سے پہلے میں نے استحسان طور پر ان آدمیوں کی پریڈ کا حکم دیدیا جو حاضر ہو سکتے ہوں۔ میں نے لائن انسپکٹر کو ایک رقعہ اور یہ پیغام بھیجا کہ میں سپاہیوں کا ملاحظہ کرونگا۔ میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ آیا مجھے کوتوال کا پیغام بذریعہ ٹیلیفون گھر سے روانہ ہونے سے پہلے ملا یا بعد میں۔ اسبات کا مجھے یقین ہے کہ میں نے کوتوال کا پیغام پہنچنے سے پہلے پریڈ کا حکم دیا۔ اس دن میں ساڑھے سات کے درمیان پولیس لائن کو گیا کوتوال نے یہ پیغام مجھے بذریعہ ٹیلیفون دیا وہ پریڈ سے پہلے اور اسکے بعد مجھے گھر بھی ملا۔ لائن میں بھی پریڈ کے بعد میں نے حکم دیا کہ جب تک میں نہ کہوں واپس آئی تو سپاہیوں کو لائن میں تیار رہنا چاہئے میں سپاہیوں کی کچھ جمعیت منتخب کر لی۔ مجھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کرنا تھا اور اسی لئے میں مجسٹریٹ سے ملنے کے لئے چلا گیا۔ مجھے یہ خبر ملی کہ لوگوں نے یہ تجویز کی ہے کہ عیدگاہ کے جلسہ کے بعد مسجد کی طرف کوئی جلوس نہ جائے۔ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں وہ سب میں نے کلکٹر کو بتا دیں اور مجھے دوسرے معاملات پر بحث کی کلکٹر کے بنگلہ پر پہنچنے سے پہلے میں نے سنا کہ جلوس روانہ ہو گیا ہے جب میں کلکٹر سے (صورت حالات کے متعلق گفتگو)

گر رہا تھا تو ایک انسپکٹر آیا اور اُس نے مجھے ایک اطلاع دی۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے دو یا تین رپورٹیں اور موصول ہوئیں اور آخری رپورٹ کی وجہ سے میں نے کوتوال کو بلایا اور وہ میرے مکان پر آیا۔ آخر میں گھوڑے پر سوار ہو کر اس جگہ گیا جہاں بلوہ ہوا تھا میں نے ایک آدمی دوڑایا اور مسلح پولیس اور سواروں کو ٹیلیفون دیا کہ تیار رہیں اور الہ آباد روڈ پر منتظر رہیں۔ ہم پولیس اور سواروں سے کچہری میں ملے میں گھوڑے کو بھگا کر مچھلی بازار کی نکڑ تک گیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی فوراً سوار ہو کر پہنچ گئے۔ آگے بڑھ کر پولیس کو ہمراہ لیا تو ہلچل… جب ہم چوک میں پہنچے تو میں نے نئی سڑک پر ایک ہجوم دیکھا جو قریباً چوک تک پہنچا ہوا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آگے بڑھ کر لوگوں سے گفتگو کرنے کی کوشش کی۔ میں نے پولیس کو روک دیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ساتھ آگے بڑھا لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے پیچھے رہنے کا حکم دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے لیکن لوگوں نے اسکی بات کو نہیں سنا۔ کچھ عرصے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف اینٹیں پھینکی گئیں۔ منہدم مکانات کی وجہ سے لوگوں کے پاس اینٹوں کا بہت ذخیرہ تھا۔ انہیں نہ صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر گریں بلکہ پولیس پر بھی پڑیں۔ جو پیچھے کھڑی ہوئی تھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مڑ کر مجھے اور پولیس کو پیچھے آنے کا حکم دیا۔ میں آگے بڑھا اور ساتھ میرے آدمی بھی بڑھے۔ میں چوک سے قریباً ۳۰ قدم کے فاصلے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملا۔ اینٹیں اور زیادہ سختی کیساتھ پڑنی شروع ہوئیں۔ اسوقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے فائر کرنیکا حکم دیا۔ میں پیچھے مڑا اور سپاہیوں کو ایک جماعت میں کھڑا کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چلا کر مجھے حکم دیا کہ فائر کیا جائے ایک کانسٹبل نے کلکٹر سے فائر کا لفظ سن کر فوراً ہوا میں فائر کیا اور فائر کیا اور کئی سپاہیوں نے ہوا میں فائر کئے۔ سپاہی زیادہ تر ہوا میں فائر کرتے رہے جنکا کچھ اثر نہ ہوا۔ یہ فائر خالی نہ تھے کیونکہ ہمارے پاس خالی کارتوس نہ تھے۔ ہجوم نے زیادہ مستعدی کیساتھ اینٹیں پھینکیں اور پولیس پر لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ میں سواروں پر یہ حکم دینے کے لئے گیا کہ وہ ہجوم پر حملہ کریں انھوں نے ننگی تلواروں سے حملہ کیا۔ ہم برابر اس مقام تک ہجوم پر حملہ کرتے چلے گئے جہاں مسجد کا دالان منہدم کیا گیا ہے وہاں اینٹوں کا ایک تودہ تھا۔ لوگ پہلے حملہ میں وہاں جاکر رک گئے۔ اسوقت اور سوار اور مسلح پولیس آگئی اور یہ جگہ بالکل صاف کر دیگئی سب مجھے اتنی ہی دیر میں کہ کلکٹر کے ساتھ واپس آیا اور فیر کرنیکا حکم دیا کتنی ہی ضربیں لگیں جب میں نے دیکھا کہ مجمع صاف ہوگیا ہے تو سب سے پہلے فیر بند کرنیکا حکم دیا۔ پھر میں یہ دیکھنے کے لئے آگے بڑھا کہ اب وہاں کچھ گڑبڑ تو نہیں

سفیر احمد کانسٹبل کا اظہار

…وقت مچھلی بازار میں فساد ہوا ہے میں موقع پر گیا … [illegible]

ایک کانسٹبل نے آکر کہا کہ مجمع کوتوالی پر حملہ کرے گا میں چودہ وردی پوش کانسٹبل لیکر روانہ ہوا۔ جب ہم ریل بازار کی سڑک پر پہنچے تو مسجد سے ۳۰ قدم کے فاصلہ پر دیکھا کہ لوگ اینٹیں پھینک رہے تھے دفعتہ ایک اینٹ میری ناک پر آکر لگی اور میں غش کھا کر گر پڑا۔

مسٹر ٹائلر کا بیان

میں کانپور کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوں۔ ۳۔ اگست کو مجھے اس جلسہ کا حال معلوم ہوا جو عیدگاہ میں جمعہ یا ہفتہ کو ہوا تھا۔ ۳۔ اگست کو جب میں گرجا سے ۹ بجے کے بعد واپس آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ عیدگاہ جانیوالے مختلف جلوسوں کے ساتھ کئی جھنڈے تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ عیدگاہ میں پہلے بھی دو جلسے ہوچکے تھے۔ ایک تو اس روز جس روز دیوار گرائی گئی … دوسرا ۲۰۔ جولائی کو ہوا ان دونوں جلسوں کے متعلق بعد میں کوئی جھگڑا میرے سننے میں نہیں آیا۔ میں نے مسٹر ڈاڈ سے سنا کہ آج مجمع عیدگاہ سے مسجد کی طرف جائیگا۔ اسسے پہلے مجھے ذرا بھی خیال نہ تھا کہ مسجد پر کوئی فساد ہوگا مسٹر ڈاڈ کے کہنے سے پہلے مجھے دوسرے لوگوں سے بھی کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ پھر کوتوال نے مجھے آکر کہا کہ اس پر حملہ کیا گیا ہے۔ میں نے مسٹر ڈاڈ سے کہا کہ پولیس کو بذریعہ ٹیلیفون خبر دو کہ مجھ سے راستہ میں ملے اور ہم دونوں ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم کچہری کے پاس پولیس سے ملے ڈبل مارچ کرتی ہوئی ہمارے پیچھے پیچھے آتی رہی جب میں مچھلی بازار کی چوکی اور ڈفرن ہسپتال (زنانہ شفاخانہ) کے درمیان پہنچا تو میں نے مسٹر ڈاڈ سے کہا کہ اپنے آدمیوں کو روکے رہو۔ ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو مسجد کے گرد … اور اس سے فاصلہ پر کسی قدر کم تھا۔ میں اس امید پر تنہا سوار ہو کر آگے بڑھا کہ شاید کوئی ایسا شخص نظر پڑے جسکا مجمع پر کچھ اثر ہو۔ میں تھوڑی دور گیا کہ اینٹیں برسنے لگیں اور سامنے کے میدان میں ایک لمبی ڈاڑھی والا معزز سا آدمی نظر پڑا جسکی نسبت میں نے خیال کیا کہ شاید یہی اس مجمع کو حملہ آوری سے روکنے کے لئے کچھ کریگا مگر وہ صرف ان لوگوں کو شہ دیتا تھا۔ یہ دیکھکر کہ میری بات ہرگز نہیں سنی جا سکتی لوٹ آیا اور مسٹر ڈاڈ کو پولیس کے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ لیکن بلوائی آگے بڑھ آئے اور اینٹیں اور بھی زیادہ پڑنے لگیں تب میں نے ڈاڈ کو آواز دیکر کہا کہ فیر کرنیکا حکم دو فیر شروع ہوگئے مگر میں نے دیکھا کہ ان کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ فیر بلا کسی نشانہ کے کئے جارہے تھے پھر میں نے اور ڈاڈ نے شور مچایا کہ ٹھیک فیر کرو اس عرصہ میں حملہ آور اور آگے بڑھ آئے … کو پیچھے ہٹا دیا۔ تب سواروں کو حملہ کرنیکا حکم دیا گیا تقریباً ۸ سوار تھے۔ داہنی طرف اس … طرف آتش باری نے جو ٹھہر ٹھہر کر ہو رہی تھی … ہجوم کی نقل و حرکت کو مسدود کر دیا …

پھر بھی بہت سے لوگ پولیس کے آگے بڑھتے رہے … دیا۔ میں نے ایک کانسٹبل کو دیکھا … ایک شخص کو کھونگی بھرتے ہوئے … میں اس قسم کی حرکات روکنے کی غرض سے ٹھہر گیا۔ میں نے زخمیوں اور گرفتار شدوں کو … بازار کی چوکی میں بھیجدیا … جب میرے حکم کی تعمیل ہوگئی تو مسجد کی طرف بڑھا۔ وہاں جاتے ہوئے میں نے مسجد کے اندر سے کثیر التعداد اینٹیں آتی ہوئی دیکھیں لیکن جب میں وہاں پہنچا تو اینٹیں بند ہوگئیں۔ ایک … تھوڑی دیر تک آتش باری جاری رہی اور ہم نے فوراً بند کر دیا۔ ہمیں آخری مقابلہ مسجد میں ہوا جب یہ سب ختم ہوگیا تو میں سیدھا موقع پر گیا اور کوتوال سے کہا کہ سربرآوردہ مسلمانوں کو میرے پاس لائے تاکہ میں آئندہ قیام امن کا انتظام کروں

گمبیر سنگھ کا بیان

میں ۳۔ اگست کو پولیس کا داروغہ تھا۔ … رپورٹ جو موجود ہے جسمیں میری ہدایت کے مطابق اندراج کئے گئے ہیں اور بالکل صحیح ہے۔

کلک سنگھ سوار پولیس کا بیان

میں فساد کے دن سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ موقع واردات پر گیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے ہمیں مچھلی بازار کی چوکی پر روکدیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۵ - ۳۰ قدم آگے بڑھے … ہاتھ اٹھایا مگر مفسدین نے انپر اینٹیں پھینکنی شروع کیں۔ اس اثنا میں مسلح پولیس آگئی اور اس نے فیر کرنے شروع کردئے۔ جب سپرنٹنڈنٹ نے … ہم کو حملہ کرنیکا حکم دیا۔ ایک مسجد میں سے … بڑھکر میرے ہاتھ پر ضرب ماری … ہڈی ٹوٹ گئی ہے فساد ختم ہونیکے بعد مجھے ہسپتال بھیجدیا گیا

۲۵۔ اگست کو ملزمین کانپور کا مقدمہ مسٹر … اسسٹنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بغرض سماعت پیش ہوا۔ ملزمین میں عبدالحسین … جو بالکل نابینا تھا رہا کیا گیا اور دیگر ملزمین کے بیانات شروع ہوئے۔

بیان عبدالحسین

میں مسجد کا امام ہوں۔ میں نے اس فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مجھے حجرہ کے اندر سے گرفتار کیا گیا۔ جب میں عیدگاہ سے واپس آیا تو میں نے دیکھا فیر کئے جارہے تھے۔ میں مسجد میں گھس گیا۔ میں نے عیدگاہ میں تقریریں نہیں سنیں اور نہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس جلسہ نے کیا فیصلہ کیا۔ میں نے مسجد کے اندر سے خشت باری ہوتے بھی نہیں دیکھی۔

جب بیان ختم ہوچکا تو مسٹر سلطان حق نے عدالت کے بعض سوالات پر اعتراض کیا جو ملزم سے کئے گئے تھے اور جن سے یہ مقصود تھا کہ شفاخانہ کی شہادت میں جو نقص ہے اسے پورا کیا جائے

بیان غلام حیدر

میں نے اس فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ … [illegible]

… مجمع کے مسجد کی طرف جانے اور فیر ہونے کی خبر تھی۔ امام مسجد میرا بھائی ہے۔ میں اُسکی خیریت معلوم کرنیکے لئے گیا۔ راستہ میں دو کانسٹبل مجھے ملے مگر انھوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو تمام آدمی جو اندر موجود تھے گرفتار یا زیر حراست کر لئے گئے تھے۔ مجھے بھی وہاں جاکر پولیس نے گرفتار کر لیا۔

بیان خوب داد

میں مسجد کا ملازم ہوں۔ فساد میں شریک نہ تھا۔ اس قضیہ کے شروع ہونے سے پہلے ہی سے مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور جو لوگ نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوئے تھے انکی گرفتاری کے لئے جب پولیس کو آتے دیکھا تو میں بھاگ کر اپنے گھر چلا گیا جو مسجد سے ۵ گز کے فاصلہ پر ہوگا اور دروازہ بند کر لیا۔ چند کانسٹبلوں نے آکر دروازہ کو بندوق کے کندوں سے توڑ ڈالا اور مجھے مسجد میں لیجاکر باندھ لیا۔

بیان عبدالودود عمرہ ۱۵ سال

میں گھر سے زمانہ اخبار کے مطبع کو جہاں کام کرتا ہوں جا رہا تھا۔ ۲ بجے کے قریب میں مچھلی بازار کی چوکی کے پاس پہنچا اور لوگوں کی قطار کو دیکھنے کے لئے کھڑا ہوگیا جو زیر حراست پولیس مسجد کی طرف سے لائے جا رہے تھے۔ دو کانسٹبلوں نے مجھے بھی گرفتار کر کے انہیں کے ساتھ حوالات میں ڈالدیا۔

بیان رحیم بخش

عیدگاہ سے واپس ہوکر میں نے مجمع کو مسجد کیطرف جاتے دیکھا۔ اور انکے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ لیکن فیر ہونے کی آواز سنکر مسجد میں گھس گیا اور غسلخانہ میں جا چھپا وہیں پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مسجد کے اندر سے اینٹیں پھینکی گئیں یا نہیں۔

مجسٹریٹ نے دریافت کیا کہ ہجوم عیدگاہ کی طرف کیوں گیا تھا ملزم نے کہا کہ جب بارش نہیں ہوتی یا وبا پھیلی ہے تو مسلمان ایسے موقعوں پر دعا کیا کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ نے پھر دریافت کیا کہ کیا تم اور تمام مجمع وہاں بارش کے لئے دعا کرنے گئے تھے اور پھر اس سوال کو دہرایا جس پر ملزم نے ہچکچاتے ہوئے کہا کہ ہاں یہی بات تھی۔

مسٹر حق نے پھر کچھ اعتراض کیا کہ … ملزم کا یہ منشا نہ تھا بلکہ وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ ایسے موقعوں پر مسلمان وہاں دعا کرتے ہیں لیکن جب عدالت نے اس بات پر اصرار کیا تو پھر اس نے وہی جواب دیا اس پر جب مجسٹریٹ لال پیلے ہونے لگے۔ مسٹر مظہر الحق نے کہا کہ میں آپکے الفاظ اور لہجہ کی نقل اتارنا نہیں چاہتا لیکن میں تمام عمر ایسے الفاظ سننے کا عادی نہیں ہوں۔

بیان … خاں

میں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا … مکان کو جا رہا تھا مجمع کو دیکھکر اور فیر کی آواز سنکر کھڑا ہوگیا تھا۔ جب میں نے ایک آدمی کو گولی کھا کر گرتے ہوئے دیکھا تو بھاگ کر مسجد میں گھس گیا اور پانی کے ٹب کے پیچھے جا چھپا۔ وہیں مجھے گرفتار کر لیا گیا …

مدینۃ النسواں

ایک فاضل ترکی خاتون

خالدہ ادیب خانم کی تقریر

جنگ بلقان کے زمانہ میں ۔۔۔ خالدہ ادیب خانم نے دار الحکومت ۔۔۔ میں ۔۔۔ کی مشہور ۔۔۔ دار الفنون میں ایک ۔۔۔ تقریر کی تھی جس میں ادیبہ ممدوحہ نے قوم و مذہب کے ۔۔۔ اور ۔۔۔ موجودہ پر ایک ۔۔۔ بحث کی تھی ۔ ذیل میں ہم اس تقریر کا ۔۔۔ ناظرات مدینہ کے ۔۔۔ درج کرتے ہیں ۔ ۔۔۔ مطالعہ ۔۔۔ معلوم ہوگا کہ اسوقت اسلام ۔۔۔ صنف نازک کس ۔۔۔ اسلام کی خدمت کی ۔۔۔ اور آجکل کس قسم کے وعظ و نصیحت کی ضرورت ہے اور ادیبہ ممدوحہ نے اپنی تقریر میں یہ بات بالکل صحیح بیان کی ہے کہ اسوقت تک طبقۂ نسواں کو جس ذلیل و بے پرواہ نظر سے دیکھا گیا اور علم سے محروم رکھا گیا وہ ہمارا ایک بہت ۔۔۔ خرابی کا موجب ہے ۔ امید ہے کہ یہ تقریر معزز خواتین میں قابلیت علمی ۔۔۔ کی ایک مفید تحریک پیدا کردیگی ۔ (ایڈیٹر)

بی بیو!

ایک مثل مشہور ہے

"فکر درویش بقدر درویش ہے"

یہ مثل صرف درویش ہی پر صادق نہیں آتی بلکہ ہر ایک شخص اس مثل کا مصداق ہے ۔ انسان ہمیشہ اُن تفکرات و ترددات میں مشغول و منہمک رہتا ہے جو اُسکے دل میں پیدا ہوتے اور اُسپر غالب ہوکر قوت عمل کو ۔۔۔ لیتے ہیں ۔ یہ ترددات و تفکرات جو دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں انسان کو ایک وسیع ۔۔۔ کی تلاش و تجسس میں مصروف کردیتے ہیں اور وہ اپنے تفکرات و ترددات پر ہر وقت بحث و بیان کرتا رہتا ہے ۔

یہ ترددات و تفکرات تمام انسانوں میں پائے جاتے ہیں اور اسی طرح تمام مذاہب میں بھی ۔ مذاہب بھی ایک ایک شخص کے ۔۔۔ ہیں جو چیز کہ مذاہب کو بحیثیت ۔۔۔ سے علاقہ دار بناتی ہے افراد ملت کو بھی ذی ۔۔۔ چیز علاقہ دار بناتی ہے ۔ بالخصوص فلاکت ملت ۔۔۔ مذہب میں اسوجہ سے کہ مذہب کی فلاکت حقیقۃً تمام افراد ملت کی جدا جدا فلاکت ذکر تمام افراد ملت ۔۔۔ مشغول ہیں اپنے متعلق گفتگو کرتے اور اسی درد ۔۔۔ کا ہر وقت اظہار کرتے رہتے ہیں اور ایک ۔۔۔ اور توجہ کو اسکی جانب سے نہیں ہٹنے ۔۔۔ ہے کہ جسکے مقابلہ میں ہماری ملت [illegible] مغلوب ہوگئے ہیں اور جو ۔۔۔ [illegible] ہے اور ہم اسی فلاکت

کے متعلق اپنے گھروں میں ۔ قہوہ خانوں میں اور دوسرے تمام مقامات میں گفتگو کرتے رہتے ہیں ۔ ۔۔۔ اور ۔۔۔ جب کبھی کوئی مجلس یا محفل منعقد ہوتی ہے تو ہم منتظر ہوتے ہیں کہ خطیب (لیکچرار یا واعظ) کرسی خطابت پر ۔۔۔ ہماری فلاکت پر ۔۔۔ تقریر و ۔۔۔ بتائے اور فلاکت کے اسباب ۔ علاج اور زوال کا ذکر ہمارے سامنے بیان کریگا ۔

ہم ۔۔۔ ہمارے درمیان ایک ۔۔۔ گروہ ہے کہ ۔۔۔ ایسا ۔۔۔ گزشتہ ہیں وہ ۔۔۔ رہتا ہے ۔

یہ عورتیں جنکے موضوع سے تعلق نہیں رکھتیں یعنی علوم میں بڑے کاموں کی تکمیل یا ۔۔۔ لینے کے لئے پیدا ہی نہیں کیگئی ہیں ۔

اسی ۔۔۔ اور جہالت کے سبب ہماری عورتیں اسوقت تک علوم و فنون اور دور ضروریات اور امور سے ناواقف و بیگانہ رہی ہیں مثلاً ہماری بوڑھی عورتیں کہ جنہوں نے ۔۔۔ کر دیکھا ہے انہیں سے میں کسی کو ایسا نہیں دیکھتی ہوں کہ اُس زمانہ کی فلاکت کو بیان کرسکیں یا اُن ایام کی فلاکت کی ماہیت کو سمجھا سکیں یہاں تک کہ بہت سی وہ سالخوردہ عورتیں جو اُس محاربہ میں جوان تھیں محاربہ کے نام تک سے ناواقف ہیں ۔ اگرچہ اس امر میں شبہ نہیں ہے کہ ۔۔۔ سالخوردہ عورتیں ۔۔۔ احساس ضرور رکھتی تھیں اور ۔۔۔ ایک مصیبت و فلاکت ہمپر آئی ہے لیکن ۔۔۔ اور محسوس کرنا بھی ایک ۔۔۔ رکھتا تھا اس لئے کہ وہ مصیبت و فلاکت کی ماہیت سے قطعی ناواقف تھیں ۔

ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم ہیں اُس وقت کے اور اسوقت کے احساس میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے ۔ اُسوقت اُس فلاکت کو عورتیں ایک خارجی چیز خیال کرتی تھیں جسطرح کہ ان طوفان اور آفات سماوی کو جو دور کے مقامات پر وقوع پذیر ہوں خارجی چیز سمجھا جاتا ہے لیکن آج ایسا نہیں ۔۔۔ ملت کو ۔۔۔ تمام وجود ہستی میں پاتی ہیں ۔ اس فلاکت نے جو درد ۔۔۔ ہم میں پیدا کردیا ہے وہ اسوقت خوف و حیرت سے خالی نہیں ہے ۔۔۔ درد ایک ۔۔۔ جیسا کہ ایک باپ کو گم کردہ ۔۔۔ یا ایک ایسے شخص کو ۔۔۔ درد و غم جسکا خاندان تباہ و برباد ہوگیا ہو یا ۔۔۔ ایک جگر ۔۔۔ سے جدا ہوگئی ہو ۔

۔۔۔ حقیقی ۔۔۔ جو اس فلاکت کے متعلق ہم میں پایا جاتا ہے اور یہ ۔۔۔ موقع ہے کہ ہماری ملت کی عورتیں اس فلاکت کے درد و غم

مطائبات

محال است کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جائے ایشان گیرند

تیغ دشمن کے کھینچنے لگے جب سے جوہر
لوگ کہنے لگے کیا جہاں میں ۔۔۔
چند قانون ازل ہیں جو ہیں خود ہی ناقد
مادہ شکل "انرجی" ہے وہ یا صورت "فورس"
قصہ آدم و حوا ہے فقط ۔۔۔ ہے
گند ۔۔۔ کی ۔۔۔ عام ہوئی
حملے ہونے لگے بے خوف خطر مذہب پر
بیکل و ہکسلی و ڈارون وہ اسپنسر
نہ خدا ہے نہ فرشتے نہ قضا ہے نہ قدر
نور و ظلمت ہی خیر ہی اور وہی شر
مسند آرائے خلافت تھے جہاں میں جو بدر
لگ گئی آگ ہوا جنت پہ زمیں خاکستر

ہند کا جب یہ ہوا حال تو ایک غزالی
۔۔۔ فراست کے ۔۔۔ کارنامے جو سلف کے ۔۔۔
جانتا تھا کہ ہوں ۔۔۔ دین الٰہی بھی
عیش و آرام کے سامان سے منہ موڑ لیا
ہوگیا دین کی حمایت کے لئے سینہ سپر
نظر آنے لگے ۔۔۔ پوشیدہ گہر
حملے کرنے لگے بے دینوں پہ بے خوف و خطر
تیغ دشمن سے جو دشمن کا قلم کرلیں سر
توڑکر پاؤں کو ندوہ میں اپنا بستر

چند ہی سال میں پھر سب نے یہ عالم دیکھا
علماء کہتے تھے یہ حسن حسین دیں ہے
دور و نزدیک سے ندوہ ہی پہ پڑتی تھی نظر
بیکل ۔۔۔ سمجھتے تھے جو تھے دانشور

اے حسد تیرا برا ہو کہ کیا تو نے فساد
اب کہاں ذوق نواسنجی اسرار و حکم
رجعت قہقری ۔۔۔ نہیں ندوہ تیری
حیف گرمی بازار پہ تیری صد حیف
قوم کے دل میں اگر درد ہے دین کا کچھ بھی
تو نے شیرازہ ندوہ کو بکھیرا یکسر
اب کہاں گرمی ہنگامۂ ارباب نظر
تجھ کو بدنام کریں گے جو ہیں تیرے لیڈر
لے لیا تو نے خزف پاروں کو ۔۔۔ گوہر
یہ مقرر ہے بہت جلد تری لے گی خبر

(زمیندار)

دنیا کی صنعتوں کو دیکھینگے غور سے ہم
۔۔۔ کچھ اغیار کی نگاہیں
ہم غوطہ زن ہیں کامل ۔۔۔ ہیں ماہر
شمع ۔۔۔ کی قوم نے تو پھر ہم
۔۔۔ کھینچینگے خون دل سے
کیا ہے چشم ۔۔۔ اب آنکھ کھول لینگے
آنکھوں میں ۔۔۔ لینگے نظروں میں تول لینگے
گنکر نکال دینگے موتی ہی رول لینگے
بھید وہ سب مسائل دم بھر میں ۔۔۔ لینگے
تخت جگر کو دے کر ہم درد مول لینگے

۔۔۔ بیدار کیا
قربان میں ۔۔۔ جس کی صدا نے
۔۔۔ قوم نے خبردار کیا
سوتی ہوئی مخلوق کو بیدار کیا

کہتے ہیں جو مسجد میں وضو تک نہیں
تبلا دوں تم کو میں کہ کیا ہیں وہ لوگ
قاضی نہیں مفتی نہیں فرزانہ نہیں
جانے دو مگر ہاں کوئی دیوانہ نہیں

(ہمدرد)

حقیقی طور پر شریک ہیں اور اُسکے علاج کے لئے یہاں ایک جا ہوئی ہیں ۔

بی بیو! ہزار ہزار شکر ہے کہ آج ہم وطن ۔۔۔ میں ہیں آج وطن سے مراد ایک ایسا ملک ہے جو ہمارے دل اور ہماری روح میں بنیاد پائے ہوئے ہے اگر وطن کو دھکا دیا جائے تو گویا ہمارے دل کو دھکا دیا جاتا ہے اگر ایک بالشت زمین ہمارے وطن سے چھینی جاتی تو گویا ہمارے دل و جگر سے ایک ٹکڑا کاٹا جائیگا ۔ ۔۔۔ وطن ۔۔۔ سقم ۔۔۔ ہمیں یقین کرنا اور جاننا چاہیئے کہ ۔۔۔ جو ہم آج ۔۔۔ ہیں اسوجہ سے کہ جو ملت اپنے وطن کی محبت رکھتی ہے تاریخ میں اسوقت تک زندہ ہے ۔ یہ ایک ۔۔۔ حقیقت ہے جو ہر ایک تجربہ کار کے نزدیک مسلم ہے ۔ فلاکت و مغلوبیت نے جمعیتوں اور انسانی فرقوں کو پراگندہ ۔۔۔ کے سبب سے وطن کی محبت و عزت جاتی رہی ہے اگرچہ مدنیت بہت کم پیدا ہوگی اور حقیقت ۔۔۔ وطن کی عزت ۔۔۔ نہیں ہے اسوجہ سے وہ زیر و زبر ہوگئے ہیں البتہ ۔۔۔ قومیں جنکے دلمیں وطن کی عزت ہے اور جو وطن سے محبت رکھتی ہیں فلاکت و مغلوبیت کی ۔۔۔ نہیں کیا ۔ یہ قومیں اگرچہ ریزہ ریزہ ہوگئی ہیں ۔۔۔ ریزہ ریزہ ہونا ایک معمولی وقت اور تھوڑی ۔۔۔

حوادث و اخبار

گوجرانوالہ سے ہمارے ایک معزز نامہ نگار لکھتے ہیں کہ اسلام نے اپنے متبعین کو عیدین پر اظہار مسرت لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی بے حد تاکید فرمائی ہے اسی بنا پر عید الفطر کو دوگانہ عیدگاہ پر ادا کیا جاتا ہے اور نماز عید سے پہلے فقرا و مساکین کی حسب توفیق دستگیری کی جاتی ہے مسلمانان گوجرانوالہ نے دو رکعت نماز عید الفطر پڑھی اور صدقہ عید الفطر بھی دیا اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ عیدین پر مسلمان جی کھولکر خوشیاں منائیں عمدہ لباس پہنیں اچھے سے اچھے کھانے کھائیں سیر و تفریح کریں خویش و اقارب و دوست آشنا سے معانقہ کریں اور بازدید کا لطف اٹھائیں لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کو کئی عیدیں گذر گئی ہیں کہ ان اسلامی مراعات سے متنفید ہونے کا موقع نہیں ملا۔ طرابلس و ایران اور تھریس و بلقان کے مصیبت زدگان اور شہدائے اسلام کا رنج و غم اس قابل نہیں کہ مسلمانوں کے دلوں سے دور ہو سکے اور اب تو شہیدان کانپور کا غم ہے پس کہاں کی سیر و تفریح اور کیسی چہل پہل ستمبر ..... کی پہلی تاریخ تھی اس روز عید تھی۔ جس پر محرم کو رشک آتا تھا عید چپکے سے آئی اور خاموشی سے گذر گئی۔ یہ صحیح ہے کہ جو لوگ سال بھر کبھی مسجد میں نہیں جاتے۔ عید کی دو رکعت نماز پڑھنے کے واسطے وہ بھی اس اسلامی شاندار اجتماع میں شریک ہو جاتے ہیں اور قرآن کریم ان کو اس الفت مودت اور اخوت کی قدر و منزلت کی طرف متوجہ کرتا ہے جو اسلام نے اطراف و اکناف عالم کے مسلمانوں میں قائم کی ہوئی ہے

ان فی ذالک الذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھیدا۔ بعض اہل دل نونہالان ملت اسلام نے سرمایہ امداد مسجد کانپور کے واسطے اپنے مسلمان بھائیوں کے آگے بعد نماز کے ہاتھ پھیلائے کوئی پچاس روپیہ جمع ہو گئے جو بوساطت زمیندار منزل مقصود کو بھیجے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے اٹھائی سو روپیہ بھیجا جا چکا ہے۔ والسلام خاکسار نور الدین

منشی نصر اللہ خان صاحب عرف داروغہ خورجہ (بلند شہر) سے لکھتے ہیں کہ

جناب مولانا مولوی سعادت حسین صاحب دہلوی بلبل ہند حافظ مثنوی شریف سفیر انجمن اشاعۃ العلوم ریاست رامپور جو ہندوستان میں نہایت مشہور خوش الحان و خوش بیان واعظ ہیں خورجہ میں تشریف لائے اور جمعۃ الوداع کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد خورجہ میں وعظ فرمایا۔ مجمع پانچ ہزار سے زیادہ تھا مولانا موصوف ہر آیت و حدیث پر بطور استدلال حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ کا کلام پیش کرتے تھے جس وقت مولانا نے اسلام کے گذشتہ اور موجودہ حالات پر بحث شروع کی اور حسب ذیل اشعار پڑھے۔

چرخ کچھ دور نہ تھا آدرسا سے پہلے
عرش چھو لیتے تھے ہم دست دعا سے پہلے
کر چکے شکوہ او بار خدا سے پہلے
یوں سنا تھا کہ وہ سنتا ہے صدا سے پہلے
لیکن اوس نے بھی کبھی گریہ و زاری نہ سنی
اور پھر کسکی سنیگا جو ہماری نہ سنی

مجمع سے آہ و زاری کا شور بلند ہوا بعض اہل دل تڑپنے لگے عجیب کیفیت پیدا ہو گئی ہر شخص متاثر نظر آتا تھا اور سنگدل سے سنگدل آدمی کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ عین اسی کیفیت میں ایک نوجوان مسمی مرلی سنگھ قوم راجپوت ساکن شہر جہانسی جو مسجد سے باہر کھڑا ہوا وعظ سن رہا تھا بیتابانہ دوڑتا ہوا مسجد کے اندر آیا اور مولانا کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا حاضرین نے شور مرحبا بلند کیا۔ نومسلم کا اسلامی نام دین محمد رکھا گیا۔ یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے وعظ میں سال گذشتہ مقام کرتپور ضلع بجنور میں ایک بزرگ حبیب علیخان صاحب صرف دو شعر مثنوی شریف کے سنکر راہی ملک بقا ہوئے تھے۔

ریوٹر نے ایڈریانوپل کے ترکی قبضہ کے وقت تار دیا تھا کہ ترکوں کو ۱۵۰ توپیں اور ۵۰ ہزار بندوقیں اور بے شمار آزوقہ اور سامان جنگ ملا ہے اب ترکی سرکاری بیان مظہر ہے کہ تین سو توپیں اور ایک لاکھ سے اوپر الفلیس کی اناج کی بوریاں اور تین ہزار قیدی ملے قیدیوں میں دو جلیل القدر بلغاری افسر بھی ہیں۔

انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کی دفعہ میں سرکار نے یہ اصلاح کی ہے کہ پیغام تار برقی کے ایک پتہ پر کم سے کم دو لفظ ہونے چاہئیں جس میں تار آفس کا مقام یہ دونوں لفظ محصول سے بری رہیں گے اور مقام کا نام خواہ کتنا ہی بڑا ہو مثلاً بسین برج۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ ایم یہ ایک لفظ شمار ہو

سنا جاتا ہے کہ مقامی حکومت حادثہ کانپور کے متعلق مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک خاص سشن جج متعین کرے گی جو سابقہ سشن سپرد شدہ اکسو ایک ملزموں کے مقدمہ کی بھی سماعت کرے گا اور غالباً چار ملزم جو بعد میں چالان کئے گئے ہیں وہ بھی اسی گروہ کے ساتھ شامل کئے جائیں گے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۸۔ اکتوبر سے شروع ہو گی۔

عدالت العالیہ ہائی کورٹ الہ آباد کے جلا بعد تعطیل کے روبرو مقدمہ کانپور کے سشن سپرد شدہ ماخوذین کی طرف سے درخواست ضمانت پیش کی جائیگی۔ مولوی فضل الرحمن وکیل کانپور ...... ۵ میں شیریں ...... کو ہدایت دے کر الہ آباد بھیج رہا ہے۔

اخبارات بیان کرتے ہیں پرنس آف ویلز ۱۹۱۴ء کے موسم گرما تک اکسفورڈ میں رہیں جبکہ وہ ڈگری کا امتحان دینے کے قابل ہونگے بعدہ ۱۹۱۵ء کے موسم بہار میں سلطنت کی یکسالہ سیاست یہاں بہائی پرنس کے ساتھ تشریف لے جائیں گے۔

ملک معظم کی خواہش ہے کہ پرنس آف ویلز اپنے اس علاقہ سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ جہاں وہ طرح اقامت ڈالنا چاہتے ہیں

گذشتہ جمعہ کے روز ہندو مسلمان باشندگان علیگڈہ کا ایک جلسہ میجر بلگرامی اور مسٹر موہن لال ورما بیرسٹر کی طلبی پر زیر صدارت حافظ عبد الرحیم صاحب بدین غرض منعقد ہوا کہ صوبجات متحدہ کے لئے ایکزکٹو کونسل کے مسئلہ پر غور کرے۔

صوبہ پنجاب کی رپورٹ آبکاری سے ظاہر ہے کہ آمدنی میں دو لاکھ گیارہ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا دہلی کی آمدنی اس سے علاوہ ہے

کلکتہ کے اخبار کیپٹل نے یہ خبر شائع کی ہے کہ لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل ہند اپنے عہدہ جلیلہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور آیندہ موسم بہار میں ہندوستان سے انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

سنہری مسجد دہلی جو لال قلعہ کی دیوار کے نیچے واقع ہے ایک نہایت خوبصورت قدیم مسجد ہے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد سے یہ مسجد فوجی حکام کے زیر اثر اور قبضہ میں تھی اور کوئی اس میں نماز نہیں پڑھنے پاتا تھا جو واقعی قابل افسوس امر تھا مسلمانوں نے بارہا اس مسجد کو واگذار کرانے کی کوشش کی مگر ہمیشہ ناکام رہے لیکن بے حد مسرت سے سنا گیا ہے کہ اب صاحب چیف کمشنر دہلی نے نہایت مہربانی سے اس مسجد میں مسلمانوں کو آزادی سے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی ہے۔

افغانستان کے دار السلطنت کابل کے شاہی قصر میں پچھلے مہینہ ایک شاندار نمایش منعقد کی گئی جس میں سال بھر کی تیار شدہ تمام کابلی مصنوعات خصوصاً اسلحہ حرب مثلاً توپیں بندوقیں کرچیں تلواریں نیزے بم کے گولے کارتوس اور مختلف اقسام کی بارود وغیرہ رکھی گئیں ان اشیاء کے علاوہ نمایش میں تمدنی اور معاشرتی آسایش کی بھی بہت سی چیزیں تھیں۔

ملکی صنعت کے قابل قدر نمونے دیکھ دیکھ کر لوگ نہایت خوش ہوتے تھے اور امیر صاحب کو دعائیں دیتے تھے جن کے عہد میں ملک بہت کچھ ترقی کرتا جا رہا ہے اور رعایا خوشحال نظر آتی ہے۔

اختتام نمایش کے بعد حضور امیر صاحب نے تمام کاریگروں کو جمع کر کے انعام و اکرام سے اون کے حوصلے بڑھائے اور اون کی تنخواہوں میں بیش قرار اضافہ کئے۔

حوادث محلیہ (لوکل)

بارش نہ ہونے سے مخلوق خدا سخت پریشان ہے۔ فصل کی حالت بھی اچھی نہیں غلہ گراں ہوتا جاتا ہے خدا رحم فرمائے۔

پنڈت برج چندر صاحب شرما ڈپٹی کلکٹر بجنور سے تبدیل ہو کر علیگڈہ تشریف لے گئے اور ان کی جگہ جناب منشی **محمد نور الحسن خانصاحب** ڈپٹی کلکٹر علیگڈہ سے بجنور تشریف لائے آپ تحصیل دھامپور کے سب ڈویژنل افسر مقرر ہوئے اور **پنڈت بینی پرشاد صاحب** ڈپٹی کلکٹر کو نگینہ کی تحصیل دی گئی۔

صاحب جائنٹ مجسٹریٹ بہادر میونسپلٹی نگینہ کے چیرمین مقرر منتخب ہوئے۔

حسب قاعدہ جدید گورنمنٹ ہمارے ضلع میں جناب جائنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کسی ایک بنچ مجسٹریٹ کی شرکت سے نشست کر کے ۱۶ سال سے کم عمر والے بچوں کے مقدمات کی تحقیقات و تجویز فرمایا کریں گے۔

۲۰۔ ستمبر کو ۱۲ بجے دن کے غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ ہم نے جو سوالات حضرت قبلہ مولانا مولوی **احمد حسن صاحب رسوا** مدظلہ العالی سرپرست صحیفہ کی خدمت میں دبدبۂ سکندری صحیفہ کے اون الزامات کے متعلق جو ہم پر لگائے گئے ہیں بھیجے تھے اور اون کے جوابات کیلئے ۲۱ ستمبر شام کے ۶ بجے تک کا وقت مقرر کیا تھا افسوس ہے کہ مولانا ممدوح نے وقت مقررہ تک بلکہ ۲۲ ستمبر صبح کے ۸ بجے تک جوابات عنایت نہیں فرمائے اور اون تمام غلط بیانیوں کو جو شہر میں پھیلائی گئی ہیں نیز اون شکوک و شبہات کو جو مولانا کی تحریر کے متعلق ہمارے دل میں پیدا ہوئے تھے مولانا نے جوابات نہ دینے سے صاف کر دیا اور ہمارا دامن دشمنوں کی ناپاک چھینٹوں اور دھبوں سے محفوظ رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ہم مولانا کے مشکور ہیں کہ آنقبلہ نے الزامات کی تغلیط و تردید خاموشی کے ساتھ عمدہ پیرایہ میں کر دی۔ اس لئے اب آئندہ اگر کوئی تحریر آنقبلہ یا کسی دوسرے شخص کی شائع ہوگی تو ہم اوسکو قابل اعتبار نہ سمجھیں گے۔ اور ۲۲ ستمبر کے بعد کی تحریرات کے جوابات دینے کیلئے ہم اپنا وقت عزیز

تلغرافات

قسطنطنیہ ۹ ستمبر۔ اگرچہ بلغاری وکلاء نے اخبار کے قایم مقاموں سے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ قرق کلیسا کے مسئلہ میں سر اطاعت خم نہ کریں گے۔ مگر سرکاری اور سفارتی حلقوں میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ ابتدائی گفتگو کے وقت ہی اس بارہ میں ٹرکی کے مفید مطلب اصول پر قرارداد ہو چکی ہے نظر بران یقین کیا جاتا ہے کہ گفتگو بہت سرعت کے ساتھ ترقی کرے گی۔

قسطنطنیہ ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء

ترکی و بلغاریہ کے مندوبین کے درمیان مجلس تصفیہ بہت دوستانہ انداز سے شروع ہوئی ہے لیکن ہر دو فریقین کے نقطہ ہائے خیال میں بہت تباین ہے۔

ایتھنس ۹ ستمبر۔ قبضہ ڈیڈی غاچ کے تصفیہ کے متعلق اس وقت تک دول نے حکومت یونان کو کوئی جواب نہیں دیا ہے لیکن اخبارات اس بات پر مصر ہیں کہ بلا مزید استفسار تصفیہ دول ڈیڈی غاچ خالی کر دیا جائے۔

قسطنطنیہ ۱۱ ستمبر۔ ٹرکی و بلغاریہ کی باہمی مصالحانہ کارروائی بہت دوستانہ انداز پر جاری ہے اور غالب گمان ہے کہ آج ہی کے اجلاس ثانی میں قطعی فیصلہ ہو جائیگا۔ ۹ ستمبر کو مسئلہ قومیت اصولاً طے ہو چکا ہے بلغاریہ ترکوں کے قبضہ دیماتیکا کے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور یہ معاملہ اب تک بحث کے لئے کھلا ہوا ہے۔ قرق کلیسا کے مسئلہ پر اس وقت تک کوئی گفتگو نہیں ہوئی صوفیہ کا نامہ نگار ہے کہ ترکی و بلغاریہ کی اس ... تصفیہ کے متعلق امیدیں گھٹ رہی ہیں سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ اگر ٹرکی اپنی بڑھے ہوئے مطالبات پر مصر رہا تو بلغاریہ قطع مصالحت پر مجبور ہوگا عام خیال ہے کہ دول اور خاصکر روس وقت آخر میں باب عالی پر اثر ڈالیگا کہ ٹرکی اپنے مطالبات کو اس طرح مرتب کرے کہ بلغاریہ اوسکو قبول کر سکے۔

قسطنطنیہ ۱۱ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سہ شنبہ کے اجلاس میں بلغاری مندوبین دریائے مارٹیزا کے دوسری جانب ایڈریانوپل کے گرد ۲۰ کیلومیٹر علاقہ دینے پر آمادہ تھے۔

قسطنطنیہ۔ ۱۳ ستمبر آج سہ پہر کو ترکی اور بلغاری قایم مقام ملاقی ہوئے بعد ازاں یہ اعلان کیا گیا کہ جانبین کی تجاویز کو دیکھنے سے یہ امید قایم کرنے کی وجوہ ہاتھ آگئی ہیں کہ عنقریب تسلی اطمینان تصفیہ ہو جانیوالا ہے۔

لندن ۱۳ ستمبر۔ مختار السلطنت ایران ومنا سے تہران کی جانب روانہ ہو گئے ہیں۔

لندن ۱۴ ستمبر۔ جاپان نے چین سے جو مطالبات کئے تھے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جنرل چنگ ہسن جو نانکن میں سرکاری افواج کا کمانڈر ہے۔ جاپانی قنصل سے معافی مانگے۔ بعد کی خبر ہے کہ چین نے جاپان کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

لندن ۱۲ ستمبر۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ کی حالت مامون ہے ہندوستانی فوج جو گذشتہ شکست کے بعد عدن سے روانہ کی گئی تھی بربرہ ہی میں رہے گی۔ جہاں پر مقامات شیخ و ہبادر کی فوجیں بھی مجتمع ہیں۔ ملا بھی خاموش ہے۔

عدن ۱۴ ستمبر۔ ملا نے سمالی لینڈ ابھی تک دوست قبائل پر چھاپے مارتا ہے اور اس نے بہادر کو جلا دیا ہے اور دوست قبائل کے ۹ آدمی ہلاک کئے ہیں۔

لندن ۱۲ ستمبر۔ کینٹیں واقع نارتھمبرلینڈ کا اسٹیشن جلا دیا گیا ہے۔ نقصان کا تخمینہ ایکہزار پونڈ کیا جاتا ہے۔ آتشزدگی کے موقع پر چند پرچے پڑے پائے گئے ہیں جن پر لکھا ہوا تھا کہ ایسکوئتھ اس جنگجوئی کا ذمہ دار ہے اس سے نقصان کا معاوضہ طلب کرو۔

قسطنطنیہ ۱۵ ستمبر۔ باوجودیکہ ۱۳ ستمبر کو سرکاری اطلاع اس بارہ میں شائع ہو چکی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو میں بہت ہی کم ترقی ہوئی ہے۔ بلغاری دیموتیقہ اور مصطفیٰ پاشا پر قابض رہنے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں اور وہ قرق کلیسا پر سے بھی اس وقت تک دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں جبتک کہ اس کے متعلق ان کو مراعات نہ مل جائیں ٹرکی نے بلغاریہ کی نسبت اپنے دوستانہ خیالات کا ثبوت دینے کے لئے بلغاری پیدل فوج کی ایک بٹالین کو رفع کر دیا ہے جو ماہ جولائی گرفتار کی گئی تھی۔ اور اگر یہ رہا شدہ بٹالین آج بر غاص کو روانہ ہو جائے گی۔

قسطنطنیہ ۱۶ ستمبر۔ سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کل مسئلہ سرحد کے متعلق ترکی اور بلغاری وکلاء کے مابین خاص امور طے پا گئے ہیں آئندہ اجلاس میں جو بدھ کو ہوگا آخری فیصلہ ہو جائیگا۔ اگرچہ سرکاری طور پر تفصیلی حالات ظاہر نہیں کئے گئے تاہم یہ سمجھا جاتا ہے کہ بلغاریہ نے خاص خاص ترکی مطالبات کو تسلیم کر لیا ہے جس میں قبضہ ایڈریانوپل ڈیموٹیکا کا مسئلہ بھی شامل ہے اور اس کے عوض میں کچھ معمولی رعایتیں بلغاریہ کو دیگئی ہیں۔ بلغاریہ کی روش میں اس تغیر کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ ادہر تو دول کی امداد حاصل کرنے میں اسے ناکامیابی ہوئی ہے اور ادہر تھریس میں ترکی افواج کی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے علاوہ ازیں گومل جینا کے نواحی اضلاع کے باشندوں میں ایک طرح کا کامیاب اتحاد ہو گیا ہے اور وہاں یونانیوں اور مسلمانوں نے بیس ہزار فوج جمع کر رکھی ہے جن سے بغیر ترکی گورنمنٹ کی مدد کے مقابلہ کرنا بلغاریہ کے بس کا کام نہیں۔

صوفیہ ۱۶ ستمبر سردی نبیدیوں کا پہلا گروہ تعدادی پانسو سرویا کو روانہ کر دیا گیا ہے۔

پیرس ۱۶ ستمبر۔ فرانس اور ٹرکی میں ایک ابتدائی معاہدہ پر مختصر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی رو سے شام اور آرمینیہ میں فرانس کو متعدد مراعات اس شرط پر دی جائیں گی کہ فرانسیسی گورنمنٹ فرانس میں ترکی قرضہ کے اجرا کی تائید کرنے اور بشرط منظوری دول یورپ بحری محاصل میں چار فیصدی کے اضافے اور باشندگان ممالک غیر مقیم ٹرکی پر انکم ٹکس عاید کرنے پر بھی رضامند ہو جائے۔ قطعی معاہدہ کا انحصار اس گفتگو کے نتیجہ پر ہے جو قسطنطنیہ میں سابقہ عہدناموں کی زیادہ سخت پابندی کے متعلق جاری ہے۔ نیز اس گفتگو کی کامیابی پر بھی منحصر ہے جو فرانس اور جرمنی میں بغداد ریلوے کے متعلق کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۷ ستمبر۔ آج ترکی اور بلغاریہ کے وکلاء پھر ملاقی ہوئے بحث زیادہ تر قبضہ ڈیموٹیکا تک محدود رہے گی۔ جب اس بارہ میں اتفاق ہو جائیگا تو دونوں ملکوں کے قایم مقام تعین سرحد کے مسئلہ پر غور کریں گے جو فوجی افسروں نے اسطرح مقرر کی ہے کہ اینوز سے شروع ہو کر سرحدی خط دریائے مارٹیزا کے ساتھ ساتھ چلے گا اور ڈیموٹیکا کو محصور کرنے کے لئے مغرب کی طرف منحرف ہو کر وہاں سے ماننا اور رہاکنی ہوتا ہوا شمال کو چلا جائے گا مصطفیٰ پاشا کے جنوب سے یہ مشرق کی طرف سے گھوم جائے گا قرق کلیسا کے شمال سے گذرتا ہوا سانسٹیفانو واقع ساحل بحیرہ اسود پر ختم ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ یہ قرارداد ہیگ کی پنچایتی عدالت میں پیش کی جائے گی۔

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ کل ترکی اور بلغاری وکلاء نے قسطنطنیہ میں سرحد کے معاہدہ کا فیصلہ کیا توقع کی جاتی ہے کہ تصفیہ نامہ پر آج دستخط ہو جائیں گے بلغاری ڈیموٹیکا کے معاوضہ میں بابا اسکی سے ایڈریانوپل تک اپنے خرچ سے ریل تعمیر کر دینے پر راضی تھے لیکن ترکوں نے اسے منظور کرنے سے انکار کر دیا اور ڈیموٹیکا ترکوں ہی کے قبضہ میں رہا جن کے تمام مطالبات عملاً منظور ہو گئے ہیں۔

(بعد کی خبر) ترکی بلغاری سرحد کا تصفیہ ہو گیا ہے جسکی تفصیل کل بیان کی گئی تھی بلغاروی ڈیموٹیکا کو اس لئے زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ یوسے پر ترکوں کا قبضہ رہنے سے بحیرہ ایجین کی جانب بلغاریوں کا راستہ بیکار ہوا جاتا ہے ڈیموٹیکا کے مغرب کی جانب پہاڑی علاقہ میں علیحدہ ریلوے لائن تعمیر کرنے میں بہت زیادہ خرچ پڑے گا اور اس سے کسی منافع کی توقع نہیں ہو سکتی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس قرارداد کی بموجب اس علاقہ میں جو بلغاریوں کو حوالہ کیا گیا ہے مسلمانوں کو چار سال تک ترکی قومیت پر قایم رہنے کا حق حاصل ہوگا اس کے بعد وہ بلغاروی رعایا ہو جائیں گے لیکن اسبات کی ذمہ داری کی گئی ہے کہ انہیں اپنی مذہبی عبادات کو آزادانہ ادا کرنے کی اجازت ہوگی ان کے قدیم حقوق بحال رہینگے اور وہ فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہونگے سنا جاتا ہے کہ اسیران جنگ کے خرچہ کی بابت کسی قسم کا تاوان ادا کرنے سے ترکوں نے قطعی انکار کر دیا ہے۔

لندن ۱۰ ستمبر۔ سیوطہ (مراکش) کے گرد و نواح میں احالی اسپین پھر سخت مشکل میں مبتلا ہیں کیونکہ رسولی نے جو فرانس سے سازش رکھنے کے لئے مشہور ہے اہل مراکش کی سرکردگی اختیار کر لی ہے اسپین سے طاقتور کمکی فوج روانہ کی جا رہی ہے۔

روما ۱۰ ستمبر اطالوی فوجیں زیر کمان جنرل ٹوریلی مجاہدین عرب کا تعاقب کر رہی تھیں جو مورچے چھوڑ کر جا رہے تھے۔ بنغازی اور ڈرنہ کے مابین مقام غوس میں عربوں اور اطالویوں کی مڈبھیڑ ہوئی علاقہ بالکل ناہموار اور جھاڑ جھنکاڑ سے بھرا ہوا تھا اطالویوں نے سخت لڑائی کے بعد کمک کے بروقت پہونچ جانے سے مجاہدین کو پسپا کیا۔ جنرل ٹوریلی سب سے پہلے لڑائی میں مارا گیا۔ اطالویوں کے دو افسر اور ۱۸ سپاہی مقتول اور ۳ افسر اور ۷۰ سپاہی مجروح ہوئے عربوں کا بہت نقصان ہوا کئی مشہور سردار کام آئے۔

طہران ۱۵ ستمبر۔ جندرما کے ۲۰۰ سپاہی تین سویڈش افسروں کی سرکردگی میں ۳ میکسم توپیں لے کر آج کرمان کی طرف روانہ ہوئی ہیں۔

بوڈاپسٹ ۱۵ ستمبر۔ مشہور مستشرق پروفیسر ویمبری کا انتقال ہو گیا ہے۔

لندن۔ ۱۵ ستمبر۔ پروفیسر ویمبری کی آخری تحریر وہ چٹھی معلوم ہوتی ہے جو اخبار ٹائمز میں شائع ہوئی تھی اس چٹھی میں انہوں نے دولت عثمانیہ کا دوست بنکر مسلمانان ہند کی اون کوششوں کو مذموم قرار دیا تھا کہ وہ انگلستان پر دباؤ ڈالکر

[illegible]

پرانا سوزاک

نمبر (۲۲)

سوزاک پرانا ہوجانے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی چنک ہوجاتی ہے پیشاب رک رک کر ہوتا ہے اور جبتک مواد بھی تھوڑا تھوڑا گرتا ہے۔ داغ لگتا ہے گرم چیزوں کے کھانے یا مزاج میں گرمی آجانے سے مواد زیادہ نکلنے لگتا ہے اور کبھی شدید بھی ہوجاتا ہے۔ ایسی حالتوں میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنا چاہیے اگر اس حالت میں اس مرض کا علاج نہ کیا جاوے تو بہت سے نقصان پہونچتے ہیں جس سے اپنی زندگی مشکل ہوجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک (۵ر)

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور جو گرمی خشکی کونین یا کسی کشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ۔ گھی یا دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھلجاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار۔ آتشک۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ غرض امراض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں۔ انکے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں بھی فائدہ پہونچاتا ہے۔ یہ شربت ہمارے یہاں کثرت سے تیار رہتا ہے۔ باینہمہ فی بوتل (مع محصول) دو روپیہ۔ خورد شیشی ۴ اونس (۶ر) دو اونس (۴ر) ایک اونس (۱۰ر)

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

خط نسخ و نستعلیق

میں اگر آپکو بغیر استاد کے کامل الفن بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمرّدین فوراً منگائیے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانیکے لئے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جسکے قابل مصنف منشی ابو الصدق سید محمد لائق حسین صاحب قوی مرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کی تمام قاعدوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے قیمت ۳ر محصول بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار "مدینہ" بجنور

کتاب نسوان

یعنی

مستورات ہند کے لئے دستور العمل

ناظرین یہ کتاب نئی روش کی مفید یادگار ہے جسکے متعلق بہ نظر انصاف ذرا غور کرنے سے خود معلوم ہوجائیگا کہ ایسی کتاب جو مستورات کیلئے ہر وقت میں مفید تعلیم و اعلیٰ اثر کا کام دیسکتی ہے۔ شریف گھروں میں کسقدر ضروری ہے اس میں خانہ داری کا عمدہ ڈھنگ سلیقہ بتلانے کے علاوہ تمام ضروری باتوں جیسے سینا۔ پرونا۔ حساب کے گر۔ کھانے پکانے۔ کپڑے رنگنے اور حفظان صحت کے طریقے اور جوانی میں شباب۔ حاملہ زچہ بچہ کی پوری کیفیت ضروری ہدایتیں اور بیماریوں کا مجرب علاج تعلیم و پرورش۔ اولاد شوہر و سسرال کیلئے بہترین طریقے۔ ضروری ہدایتیں تمام معمولی بیماریاں اور مفید صنعت و حرفت کے مجرب نسخے۔ اصلاح رسومات دنیا بھر کے دلچسپ حالات جدید قواعد ریلوے۔ ڈاکخانہ عدالت وغیرہ سب باتوں سے واقفکار بنا دیتی ہے۔ غرض بقول معزز احباب تعلیم نسواں میں اب تک اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں چھپی بہت سے اڈیٹران اخبار نے اسکو نہایت عمدہ بتلایا ہے جنکی رائے بوجہ عدم گنجائش یہاں درج نہیں کیجا سکتی۔ نوٹ ہر مذہب کے فرد بشر اور خصوصاً حکیموں ڈاکٹروں کیلئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے کیونکہ اسمیں تمام معمولی بیماریوں کے بطریق یونانی و ڈاکٹری ایسے عجیب و غریب مجرب نسخے ثبت درج ہیں کہ بعوض کثیر بھی دستیاب نہیں ہوسکتے کاغذ سفید عمدہ۔ قیمت (عہ)

عیدکیلئے عمدہ اور زریں ٹوپیاں

ہندوستان میں جس طرح اعجاز نما چاول ایک حیرت انگیز ایجاد ہے اسی طرح امروہہ کی ریشمین اور زریں ٹوپیاں بھی جو امروہہ کی مستورات کی دستکاری کا اعلیٰ نتیجہ اور عمدہ نمونہ ہیں۔ یہ ٹوپیاں میں نے اعجاز نما چاول کے خریداروں کیلئے اپنے خاص اہتمام سے تیار کرائی ہیں ان ٹوپیوں کو وہی اصحاب خرید سکتے ہیں جو اعجاز نما چاول خرید چکے ہیں یا آئندہ خرید فرمائینگے دوسرے اصحاب اسکی خریداری کا قصد نہ فرمائیں ان ٹوپیوں کی خصوصیت کی وجہ اعجاز نما چاول کی خریداری ہے۔ اعجاز نما چاول کا ایک پائی کا بھی نفع نہیں لیا جاویگا ان ٹوپیوں کا فیشن کشتی نما اور نہایت دیدہ زیب ہے۔ تھوڑی تعداد میں تیار کرائی ہیں۔ جلدی طلب فرمالیں ورنہ ختم ہوجانے پر تعمیل حکم سے معذوری ہوگی۔ یہ ٹوپیاں عید اور شادی کے موقعوں پر اوڑھنے کے قابل ہیں۔

ٹوپیوں کی فہرست حسب ذیل ہے

ریشمیں رنگین	۱۲ سے	عہ تک	ساٹن اور رنگ پر
بیمز زریں	عہ سے	[illegible] تک	[illegible]
کلابتونی	۸ سے	[illegible] تک	ساٹن مخمل اور سرف پر
سلمہ ستارہ دار	للعہ سے	[illegible] تک	ساٹن اور مخمل پر
بہت رنگ ریشمی کام	۸ سے	[illegible] تک	مخمل

سر کا پیمانہ فرمائش کے ہمراہ آنا چاہیے

ماہ شوال کے آخر تک متبرک تحفہ بالکل مفت منگا لیجیے اور اسکی وسیلہ میں عاجزہ کو بھی وقت خاص میں دعا میں یاد فرمائیے

اعجاز نما چاول

یعنی معمولی دانہ چاول پر پوری قل ھو اللّٰہ شریف مع خریدار کے نام کے بہت خوشخط لکھی ہوئی ہے یہ وہی اعجاز نما چاول ہے جسکی قیمت آج سے پہلے گیارہ روپے (للعہ) مقرر تھی۔ یہ وہی نایاب تحفہ ہے جسکی زیارت اب سے پہلے سوائے بادشاہوں کے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ یہ وہی تعجب خیز تحفہ ہے کہ جس نے ایکدفعہ منگا کر ملاحظہ فرمایا۔ دنگ رہ گیا۔ حیرت چھا گئی۔ زیادہ تعریف کرنا فضول سمجھتی ہوں اور آپکی صداقت کے لئے چند اخبارات کے تازہ ریویو حسب ذیل کرتی ہوں ملاحظہ فرمالیں۔ اس حیرت انگیز اور مقدس تحفہ کو میں نے عام برادران اہل اسلام کے ہاتھوں تک پہنچانیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اسلئے کہ وہ وقت آگیا یعنی "اعجاز نما چاول" ... ماہ شوال کے آخر تک بالکل مفت لٹایا جاویگا

اسکے ہمراہ ایک خوشنما چاندی کی ڈبیہ جو گھڑی کی لاکٹ میں لٹکا سکتے اور تعویذ بنا کر گلے میں پہن سکتے ہیں اور ایک خوردبین جسمیں حروف موٹے نظر آتے ہیں (یہ وہی خوردبین ہے جسکی قیمت سوداگران کلکتہ و بمبئی ۴ر لیتے ہیں) اور دو ٹن کی منقش ڈبیاں دیجاتی ہیں۔ ان سب چیزوں کی قیمت و نیز نہایت رعایتی صرف ۱ع بذریعہ وی۔ پی لیجاویگی۔ نصف درجن کے خریدار کو محصولڈاک معاف کردیا جاویگا اور ایک درجن کے خریدار سے مبلغ صہ مع محصولڈاک لئے جاوینگے۔ یہ عظیم الشان رعایت محض ماہ شوال کے آخر مہینہ تک ہے اسکے بعد یہ رعایت بند ہوجاویگی ماہ شوال کے بعد اصلی قیمت فی چاول گیارہ روپیہ پانچ آنہ لیجاویگی۔ رعایتی تاریخ کو یاد رکھئے۔

میری دلی آرزو ہے کہ آپ اسکو بہت جلد منگائیے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ اپنی اس کنیز کو بھی یاد فرمائیے۔

ضمانت ... اگر چاول پر سورۂ اخلاص کا کوئی حرف مع آپکے نام کے صاف نہ پڑھا جاوے تو معمولی قیمت ایکروپیہ پانچ آنہ بھی بلا عذر واپس کردونگی

ملنے کا پتہ عائشہ بیگم قاضی اسٹریٹ امروہہ (مراد آباد)

اشتہار

اخبار مدینہ بجنور

ضمیمہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء ۱۲ بجے دن

حضرت قبلہ مولوی احمد حسن صاحب سہسوانی مدظلہ العالی سرپرست صحیفہ جواب دیں

صحیفہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء میں "صحیفہ کی نئی زندگی" اور ایک مقامی پرچہ میں "اخبار صحیفہ خطرہ میں" کے عنوان سے جو مضامین نکلے ہیں اون کے متعلق حسب ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں۔

(۱) صحیفہ کا نوٹ جس کے آخر میں آپ کا نام درج ہے کیا آپ کے قلم سے نکلا ہے اور اوس کے الفاظ آپ ہی کے ہیں کسی قسم کا تغیر و تبدل تو آپکے الفاظ میں نہیں کیا گیا۔

(۲) اوس میں جو واقعات درج ہیں کیا آپ کا ضمیر اون کو سچ مانتا ہے۔

(۳) (الف) کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ مدینہ جسکی اجازت علیحدہ حاصل کی گئی ہے اور جس کا ڈیکلریشن جداگانہ ملکیت سے داخل کیا گیا اور جداگانہ اشتہارات دئے گئے صحیفہ کا جزو ہے۔ جزو شے کسے کہتے ہیں اور اوسکی کیا شرائط ہیں۔

(ب) مدینہ کو صحیفہ کا جزو کس حیثیت سے قرار دیا گیا ہے کیا صحیفہ کے آمد و خرچ کے رجسٹروں میں کوئی ایسا حساب ہے جس کی رو سے آپ جزئیت کو ثابت کر سکیں یا اور کوئی معقول ثبوت اس کے متعلق آپ کے پاس ہے۔

(۴) صحیفہ جسوقت میرے سپرد کیا گیا تھا اوسکی کیا اشاعت تھی اور اب جبکہ میں نے صحیفہ آپ کے سپرد کیا ہے کیا اشاعت ہے اور کیا موجودہ منیجر نور الحسن نے جو صحیفہ میرے ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی منیجر رہا ہے اپنے زمانہ منیجری میں یتیمان و بیوگان مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم کو صحیفہ کی آمدنی سے مستقل یا غیر مستقل کچھ امداد دی۔

(۵) جسوقت میں نے اپنا ذاتی اخبار مدینہ جاری کیا ہے اوسوقت میں نے آپ کو اس قسم کی کوئی اطلاع دی تھی کہ آپ صحیفہ مجھ سے لیکر خود انتظام کریں یا کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دیں بصورت اطلاع آپنے اسکا کیا جواب دیا تھا۔

(۶) لوکل پرچہ میں جو مضمون نکلا ہے اوس میں یہ الفاظ درج ہیں کہ بہت سے درخواست کی گئی ہے کیا یہ درخواست آپکی جانب سے ہوئی تھی۔

(۷) صحیفہ کے چلانے کے لئے آپ نے مجھے کبھی کسی قسم کی مالی امداد دی یا میرے ہاتھ میں سپرد کرتے ہوئے مجھے صحیفہ چلانے کے لئے کوئی رقم دی گئی۔

(۸) صحیفہ کی منیجری کے کام کیلئے مجھے کس تنخواہ پر بلایا گیا اور اتبک مجھے حسب معاہدہ حساب و کتاب سالانہ کیا ماہوار کا اوسط پڑتا رہا۔ اور بصورت کمی اوسکی ادائیگی کا ذمہ دار کون ہے۔

(۹) صحیفہ کے رجسٹر حسابات و خریداران وغیرہ آپ کو کس وقت سے وصول ہوئے یا دست برداری کے ساتھ ہی آپ کے سپرد کئے گئے۔

(۱۰) سابق منیجر نور الحسن نے صحیفہ پر قرضہ کا جو بار چھوڑا تھا وہ کسطرح ادا کیا گیا

(۱۱) صحیفہ کا کام ہم نے خوشی کیساتھ آپ کے سپرد کیا یا آپ نے ہم سے سختی و ناخوشی کیساتھ لیا۔

ہم نہایت ادب کے ساتھ مولانا مدظلہ العالی کی خدمت میں عرض رسان ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا تمام سوالات کے جوابات ۲۱ ستمبر شام کے چھ بجے تک تحریری دستخطی عنایت فرما دیں تاکہ ہم اون تمام الزامات کا مفصل جواب جو ہم پر عائد کئے گئے ہیں ایک فلٹ کی صورت میں شایع کر دیں اور پبلک پر ظاہر کر دیں کہ صحیفہ ہمیں کسی حالت میں سپرد کیا گیا اور موجودہ منیجر نور الحسن نے جو ہم سے پہلے ہی صحیفہ کا منیجر تھا ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا اور بیوگان و یتیمان مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم پر کیسی کیسی سختیاں ہوئیں اون کی جائداد اور اون کے ضروری سامان کو کس طرح اون سے لیا گیا اور ایک مقدمہ میں برسر عدالت آپ کی خاندانی عزت پر کیا حملہ کیا گیا وغیرہ وغیرہ

اگر مخدوم نے وقت مقررہ تک جوابات عنایت فرما دیئے تو ہم انشاء اللہ العزیز ایک مفصل پمفلٹ شایع کر دینگے جس میں آپ کی وہ تمام تحریریں بھی درج کی جاوینگی جو ہمارے کار آمد ذخیرہ کی صورت میں ہمارے پاس تمام و کمال محفوظ ہیں اور جن میں کار منیجری کی سرانجام دہی کے لئے ایک معقول و متعین معاوضہ کا بھی ذکر ہے جسکا ایک بڑا حصہ ابتک صحیفہ کے ذمہ واجب الادا ہے اگر آنقبلہ نے جوابات سے چشم پوشی کی تو سمجھا جائے گا کہ دشمنوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے اور ہمارے کارخانہ کو نقصان پہونچانے اور ہماری وقعت میں بٹہ لگانے کے لئے یہ نازیبا حرکات کیگئی ہیں اور پھر ہم مجبور ہونگے کہ اپنی بریت اور نقصانات سے محفوظ رہنے کے لئے ایک ضروری تحریر پمفلٹ کی صورت میں شایع کر کے لوگوں کی دستبرد اور آیندہ کے خطرات سے بروقت آگاہ کر دیں

منتظر جواب

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

(روہیلکھنڈ) ۲۰ ستمبر ۱۳ء ۱۰ بجے دن

محمد مجید حسن پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر و منیجر نے مدینہ پریس میں چھاپا اور شائع کیا

اگر کبھی نامبارک موقعہ ملنے اور شیطان کی بہکانیسے

آپکو آتشک ہو گیا ہو

شعلہ ہے پس پشت تو ہے پیش نظر آگ
اور اوسپہ یہ حدت ہی کہ دل آگ جگر آگ

تو اس مضمون کو ضرور ضرور پڑہیے - دنیا میں جسقدر دکھ ہیں وہ سب آتشک کے زہر کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ جو آتشک کا زہر ایکدفعہ غلطی سے جسم میں سرایت کرجائے تو آتشک کا زہر آہستہ آہستہ اندرونی اعضا، پوست گوشت اور ہڈی کے گودے تک کی ساخت کو بگاڑ دیتا ہے چونکہ خون میں اس کا زہر ملجانیسے خون قابل اعضاء رئیسہ ولایق پرورش جسم نہیں رہتا جس سے جگر دماغ دل - اپنا فعل چھوڑ دیتے ہیں جس سے مریض ہر روز کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتا ہے کہیں جوڑوں میں درد کہیں ہڈیوں میں سوزش کہیں سر میں درد - پاؤں - سینہ میں - اور دبے موسم بہار میں پیدا ہوتے ہیں - موسم شگوفہ میں - آتشک بھی اپنے شگوفہ چھوڑتا ہے جس سے مریض کا چہرہ بے رونق اور کمی خون کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور اناڑی لوگ رسکپور سنکھیا پارہ دیکر رہی سہی قوتوں کو تباہ کر دیتے ہیں - ان زہریلی دواؤں سے مریض کا منہ آجاتا ہے جس سے عمر بھر کے لئے دانت اور مسوڑے خراب ہوجاتے ہیں - اور جسم آگ کی بھٹی کی طرح سلگتا رہتا ہے اور مریض گھر میں جاکر عورت ناکردہ گناہ کو بھی مبتلا کر دیتا ہے جس سے اول تو حمل ہی نہیں ہوتا - اگر ہوجائے تو کچا گر جاتا ہے - اگر رہجائے تو بچہ سڑا گلا پیدا ہو ے

لک نہ اک عارضہ رہا ہم کو + گر گئے دست تو بخار آیا -

ہماری یہ گولیاں اگر ابتدا میں مریض کھائے تو ایک ہفتہ میں زخم سوکھ جاتے ہیں اور نہ منہ آتا ہے اور نہ قے نہ دست - اور مرض دوبارہ پھوٹتا نہیں - قیمت فی ڈبیہ چار روپے (للعہ) جوہر عشبہ چوب چینی مصفی خون درجہ اوّل (ستے)

پتہ حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما سند یافتہ سنہری شہنشاہی دربار تاجپوشی لاہور

جسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADĪNA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی، مذہبی، ادبی، اخلاقی، تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

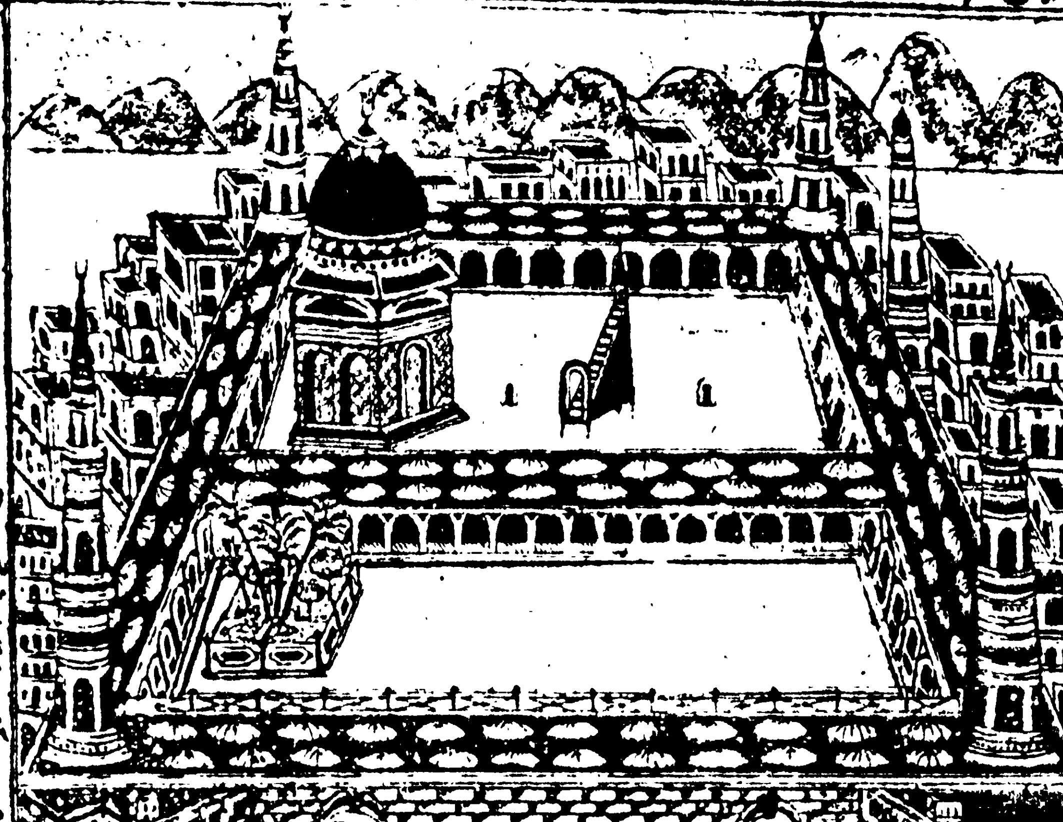
مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ
ممالک غیر سے ۶ شلنگ

ضوابط



تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار "مدینہ بجنور" (ضلع بجنور) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

لندن ۔ ۲۰ ستمبر ۔ شمال مغرب میں البانویوں سرویا اور مانٹی نگرویوں میں نہایت خونریز مقابلے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے البانیہ کی حالت پیچیدہ ہوگئی ہے ۴۰ زخمی بلغراد پہونچے ہیں سرویا اپنی فوجوں کو کثیر کمک بھیج رہا ہے اور اس نے دول کو مراسلہ بھیج کر یہ حجت پیش کی ہے کہ جدید سرحدی علاقہ میں البانیہ کی دست برد کا انسداد اُس کا فرض ہے سرویا نے دول سے یہ بھی استدعا کی ہے کہ قیام امن کے لئے بہت جلد فوج جندارمہ مرتب کی جائے ۔ ویانا میں یقین کیا جاتا ہے کہ عارضی حکومت کے خلاف یہ شورش غالباً ایک سازش ہے جو غیر ملکی شاہزادہ کو حاکم البانیہ قبول کرنے کے خلاف کی گئی ہے ۔

سالونیکا ۱۲ ستمبر ۔ البانیہ میں سخت بدامنی پھیلی ہوئی ہے عارضی حکومت کا وزیر خارجہ مفید بے یورپ سے واپس آگیا ہے اور اس نے اپنے طرفداروں کو طلب کیا ہے کہ مسلح ہوکر اسد پاشا کے مقابلہ کو چلیں ۔ جس نے تیرانا میں آسٹریا کا جھنڈا بلند کیا ہے اور ویانا میں گورنمنٹ سے حوالگی ... کا مطالبہ کیا ہے ۔

بلغراد ۔ ۲۱ ستمبر ۔ یہاں ایک سرکاری بیان شایع کرکے بیان کیا گیا ... کہ سرویا نے اپنی جانب سرحد پر امن قایم کرنے کی تدابیر شروع کردی ہیں اور اگر البانوی سرحدی علاقہ پر حملہ آور ہونگے تو سرویا کم سے کم دفع الوقتی کے لئے البانی علاقہ کے اُن مقامات پر دوبارہ قبضہ کرنے پر مجبور ہوگا جن پر قابض ہونا جنگی ... سے ناگزیر ہے ۔

لنڈن ۲۱ ستمبر ۔ ستنجی میں اعلان کیا گیا ہے کہ سرحدی فوجوں کو مزید تقویت پہونچانے کی ضرورت واقع ہوئی ہے ۔

لنڈن ۔ ۲۲ ستمبر ۔ ٹرکی اور بلغاریہ کے معاہدہ صلح پر دستخط ہونے میں ابھی دیر ہو رہی ہے کہ چند امور متعلقہ کے متعلق اختلاف باقی ہے ۔

بلغراد ۲۲ ستمبر ۔ خبر آئی ہے کہ ۵۰ ہزار مسلح البانویوں نے جو آسٹروی اور بلغاری افسروں کے زیر کمان تھے ڈبرا میں سرویوں کے مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے ۔ گورنمنٹ بسرعت تمام کمکی فوج روانہ کررہی ہے ۔

صوفیا ۲۴ ستمبر ۔ سروی فوجیں اور ترکی باشی بزوق ضلع سترومنزا میں بلغاریہ کی سرحدی چوکیوں پر حملہ کررہے ہیں ۔

ستنجی ۲۴ ستمبر ۔ سروی اور مانٹی نگروی ملکر البانوی حملوں کی مدافعت کررہے ہیں مانٹی نگرو نے ہر بٹالین میں سے ۶۰ آدمی جاکرو کی طرف بھیج دئے ہیں ۔

بخارسٹ ۲۴ ستمبر ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ رومانیا کے شاہزادہ جارلیس کا رشتہ زار روس کی بڑی شاہزادی اولگا سے قرار پایا ہے اور رومانیا کی شہزادی الزبتھ کی نسبت یونان کے شاہزادہ جارج سے ہوگئی ہے ۔

بلغراد ۲۵ ستمبر ۔ جدید سرحد کی حفاظت کے لئے مجموعی طور پر ... زیادہ فوج تیار کی جارہی ہے ۔ سرویا نے دول کو اطلاع دی ہے کہ بعض البانوی مقامات پر جہاں سے فوجیں واپس بلالی گئی تھیں ۔ دوبارہ قبضہ کرنے کی ضرورت واقع ہوگی ۔ اس تمام خلفشار کا باعث البانویوں اور سرویوں کی قدیم روایتی دشمنی ہے جب تصفیہ سرحد کو منظور کرتے وقت دول نے نظر انداز کردیا تھا اور قومی تفریق کے مطابق علاقہ کی تقسیم نہیں کی تھی ۔ اس سبب سے البانویوں کی تعداد کثیر سروی رعایا بن گئی تھی ۔

البانویوں نے مانٹی نگرو کے جنوبی علاقہ میں نوذی پر قبضہ کرلیا ہے

لنڈن ۲۴ ستمبر ۔ ٹرکی اور یونان میں ازسرنو جنگ برپا ہونے کا اندیشہ پیدا ہوتا جاتا ہے جس کی بنا ان امور پر ہے کہ ٹرکی اور یونانی وکلا شرائط صلح کی تکمیل میں قاصر رہے ہیں اور تھریس میں بے قاعدہ ترکی فوج کی ... خبریں آئی ہیں نیز ایشیا کوچک ... ترکی فوج کی تیاری اور نقل و حرکت وسیع پیمانہ پر ... آج یہ اندیشہ اس خبر سے اور قوی ہوگیا ہے کہ یونان کی شاہی کشتی شاہ قسطنطین کو لینے کی غرض سے دفعتاً ٹریسٹ کی طرف گئی ہے ۔ (ٹریسٹ بحیرہ ایڈریاٹک میں ایک بندرگاہ ہے جس پر آسٹریا کا قبضہ ہے) حالانکہ دین کا ارادہ کچھ عرصہ تک اسٹبورن میں مقیم رہنے کا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی یونانیوں کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ ٹرکی کا طرز عمل ... کسی قرارداد کی تعمیل کے بجائے یونان کی مخالفت پر مبنی ہے ۔ یونانی افسروں کو رخصت سے واپس بلالیا گیا ہے ۔

سالونیکا ۔ ۲۶ ستمبر ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بے قاعدہ ترکی فوج بلغاری دیہات کو آگ لگاتی اور باشندوں کو قتل کرتی ہوئی تھریس میں بڑھتی چلی جاتی ہے ۔ اسوقت ۵۰ ہزار مقدونیہ وغیرہ غاج میں پناہ گزین ہوچکے ہیں ۔

ایتھنز ۲۶ ستمبر (یونانی) گورنمنٹ نے پھر دول سے استدعا کی ہے کہ گریڈی غاج کے قبضہ کے متعلق جواب میں عجلت کریں کیونکہ اس کے آس پاس ہزارہا بے قاعدہ عثمانی فوج کی موجودگی سے یونانی قبضہ کی ...

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۳۶ ۳ یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۳۱ھ

اخبار
مدینہ
بجنور
یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانان عالم کے مصائب دو سالہ

مصائب ومشکلات کے ذمہ دار خود مسلمان ہیں

گذشتہ دو سال میں مسلمانان عالم پر جو مصائب و مشکل پیش آ چکے ہیں اور جنکا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ایسے سخت ترین مصائب تھے جن سے ہر ایک مسلمان کا دل نہ صرف واقف بلکہ مجروح ہے ان مصائب مسلسل نے مسلمانوں کو اس قدر دل برداشتہ کر دیا ہے کہ وہ کسی تقریب خوشی میں مسرت کے ساتھ حصہ نہیں لے سکتے عیدین آتی ہیں اور گذر جاتی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو ان کے آنے سے نہ وہ مسرت پیدا ہوتی ہے جو ہونی چاہئے اور نہ گذر جانے سے کسی قسم کی حسرت باقی رہجاتی ہے۔

طرابلس کے مظالم۔ ایران کی حکایت ستم مراکش کے خونی منظر۔ اور بلقان کے زہرہ گداز واقعات یہ سب کچھ ایسی مصیبتیں تھیں جن کا خیال جن کا وہم اور جن کی تصویر سخت سے سخت انسان کے دل کو موم بنا دیتی ہے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور متاثر انسان بیقرار ہو جاتا ہے۔

ان تمام مصائب ومشکلات پر جب غور سے نظر ڈالی جاتی ہے اور واقعات کو دیکھا جاتا ہے تو ہم تمام سختیوں اور تکلیفوں کا ذمہ دار خود کو پاتے ہیں جسقدر آلام ہم پر گذرے ہیں وہ سب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ ہماری مصیبتیں ہماری بدبختی کا سبب ہیں طرابلس کے مظالم۔ طرابلس کے مظلوم بھائیوں کی تباہی یہ سب ہمارے ہاتھوں کے سبب سے ہوئے۔

ٹرکی میں جسوقت اتحادی حکومت قایم ہوئی اس سے پہلے طرابلس الغرب کی حفاظت نہایت اچھی تھی معقول ذخیرہ حرب اور کافی تعداد میں وہاں فوج موجود رہتی تھی اور اوس کا تعلق دولت عثمانیہ سے ایسا ہی تھا جیسا کہ دوسرے زرخیز ملکوں اور صوبوں کا ہوتا ہے۔ عبد الحمید خاں کے مدبر ہونے میں شک نہیں وہ خوب جانتا تھا کہ طرابلس کا علاقہ اگرچہ زرخیز نہیں اور حکومت کو اوس سے کوئی مالی فائدہ نہیں پہونچتا لیکن باین ہمہ اوسے خیال تھا کہ اگر کسی نفع کی امید نہ ہونے کے سبب طرابلس الغرب کو چھوڑ دیا تو یورپ کی وہ حکومتیں جو عرصہ سے طرابلس الغرب پر قابض ہونے کے خیال میں مست ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھائینگی۔

اتحادی حکومت نے طرابلس الغرب کو غیر نافع سمجھ کر کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ دیا۔ ذخیرہ حرب اور فوجیں وہاں سے واپس منگالیں اور بالآخر نمکحرام حقی پاشا کی بدولت جسنے اطالین بیوی کی خوشنودی کے لئے ملک وقوم کا کچھ بھی خیال نہ کیا طرابلس الغرب پر اطالیہ کا قبضہ ہوا۔

ایران کی بھی یہی کیفیت ہوئی۔ نمکحرام ارکان حکومت روس سے مل گئے۔ بے گناہ ایرانیوں کے خون سے ایران کی سرزمین کو لالہ زار بنایا اور ہزاروں بے گناہ بچوں کو تلواروں اور سنگینوں کی نوک پر چڑھا کر معصوموں کے خون کے پیاسے ہتھیاروں کو خوب سیراب کر دیا۔

مراکش کی کیفیت بھی کسی پر مخفی نہیں ہے سلطان عبد العزیز ہی کے وقت سے اجانب کا اثر مراکش میں پھیل چکا تھا جو رفتہ رفتہ مولائے عبد الحفیظ کے زمانہ میں بالکل ہی قبضہ کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور مولائے عبد الحفیظ نے برضا ورغبت اپنا ملک فرانس کے سپرد کر دیا۔

بلقان کے معاملات کی صورت بھی یہی ہے۔ نمکحرام کامل پاشا نے اپنی پارٹی کو غلبہ دینے کے لئے اولاً بلقانی ریاستوں کی شہ دی اور حملہ ہونے پر اوس کی پارٹی غالب ہوگئی اور پھر اوس نے جو کچھ کیا اظہر من الشمس ہے۔

غرض یہ تمام واقعات صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ جس قدر مصائب ومشکلات ہم پر پڑے وہ سب ہمارے ہاتھوں کے افعال تھے۔

ہم نے صرف یہی نہیں کیا کہ ملک وقوم کی نمکحرامی کرکے اپنے ملک کو دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دینا چاہا بلکہ ہم نے غیر مسلم اقوام کی تقلید ومحبت میں اس سے بھی بڑھ کر جرایم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اسلامی تمدن ومعاشرت وہ اسلامی احکام وامور جو مسلم قوم کی ہستی کے استحکام کا موجب اور اوسکی ترقی وکامیابی کا رکن اعظم تھے ہم نے تمام یکمال چھوڑ دئے نہ خدا کی عبادت سے ہمیں نسبت رہی نہ علوم ملی سے رغبت اور نہ باہمی وہ اتحاد و یکجہتی رہا جو ہماری زندگی کے مراحل کو شاندار بنادینے کا ضامن تھا۔

اللہ اکبر ایک وہ زمانہ تھا کہ ایک غریب وبے حیثیت مسلمان عمر رضی اللہ عنہ سے جب کسی مسلمان کی شاہی ہوا پاتا تھا خواہ وہ بادشاہ یا امیر الامراء ہی کیوں نہو نہایت آزادی سے اوسکو ٹوک دیتا تھا اور خلاف اسلام طرز عمل کو مسلمانوں کی زندگی کے متضاد بتلا کر اوس سے جدا ہو جانے اور اوس کی ہمدردی ترک کرنے کا اعلان کر دیتا تھا۔

بارہا ایسا ہوا ہے کہ خلفاء اسلام مساجد میں بیٹھے رہے ہیں اور ایک خستہ حال مسلمان نے اونہیں ذراسی خلاف ورزی پر روک کر صاف کہدیا ہے کہ اس حالت میں آپ ہمارے خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ یہ کونسی قوت تھی جو مسلمانوں سے ایسا کام لے رہی تھی وہی اسلام جس کے آج ہم مدعی ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہمارا دعوت۔ دعوے ہی کی حد تک محدود ہے ہم نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اسلام ہماری حالت زار پر اشکبار ہے اور ہم غافل ہیں جسکا نتیجہ یقینا یہ نکلنا تھا کہ اسلام ہمکو چھوڑ دے اور ہم اپنی حالت پر جہاں سینگ سمائیں چلے جائیں یا ہماری حالت زار ہمیں جو کچھ دکھلائے دیکھیں چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں اور اگر ہماری یہی حالت رہی تو ہم اس سے بھی زیادہ مصائب ومشکلات دیکھیں گے۔

طرابلس۔ ایران۔ مراکش۔ اور بلقان میں مسلمانوں پر جو کچھ گذرا اور اوس کے دردناک اثر سے مسلمانان عالم کے دل وجگر کو جسقدر صدمہ پہونچا یہ سب ہمارے اعمال وافعال کا نتیجہ ہے اگر ہماری زندگی خالص اسلامی زندگی ہوتی ہم اسلام پر سچے طور سے قایم ہوتے تو ہمیں یقین ہے کہ خدا ہمیں کبھی اس مصیبت میں نہ ڈالتا۔

اسوقت ہمارے سامنے واقعہ کانپور پیش ہے۔ جس نے تمام ہندوستان میں ایک خاص اثر جذبہ پیدا کر دیا ہے لیکن جب ہم اسکی نوعیت اور صورت حال پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند اس میں بالکل بے قصور ہے یہ صرف ہمارا جرم ہے صرف ہماری بدقسمتی اور بدنصیبی ہے کہ ہم گورنمنٹ کی خدمت میں ایسے نالایق۔ نمکحرام۔ اور مسلم فروش نمایندے اپنی جانب سے بھیجتے ہیں جو ہمارے خیالات وجذبات کی صحیح ترجمانی نہیں کرتے اور گورنمنٹ کی بیجا مدح سرائی کیلئے گورنمنٹ کو دھوکہ دیتے ہیں۔

۱۹۰۹ء میں جبکہ کانپور کی اے بی روڈ نکالنے کا ارادہ ہوا تھا گورنمنٹ نے حصہ مسجد کے متعلق قوم کے نمایندوں سے استفسار کیا اور یہ دریافت کیا کہ مسجد کے اس حصہ کو سڑک میں لے لینے سے مسلمانوں کا تو کوئی حرج نہیں افسوس ہے کہ ان مسلم فروش نمایندوں نے مسلمانوں کے جذبات واحکام اسلام کے خلاف گورنمنٹ کو اس امر کا یقین دلا دیا کہ مسجد کے اس حصہ کو سڑک میں داخل کر دینے سے مسلمانوں کا کوئی حرج نہیں اور نہ مسجد پر اس کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔

کیا ان واقعات کو پیش نظر رکھکر کہا جاسکتا ہے کہ واقعہ کانپور میں گورنمنٹ کی کوئی غلطی ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ میں کوئی پیشدستی نہیں کی یہ صرف ہمارا قصور تھا کہ ہم نے گورنمنٹ کو دھوکہ دیکر بعض خطرناک صورتیں پیدا کر دیں اور خواہ مخواہ گورنمنٹ ورعایا کے مابین ایک عارضی کشمکش پیدا کردی۔

مسلمانو! بیدار ہو اب وہ وقت نہیں رہا کہ تم اپنے نمایندوں کو انتخاب کرنے میں اس امر کا لحاظ نکرو کہ یہ کچھ کارآمد بھی ثابت ہونگے یا ہمارے خیالات وجذبات کی صحیح ترجمانی ان سے ہوسکیگی یا نہیں بہتر ہے کہ ہم اسلام کو مضبوطی سے تھامیں حب اللہ کو اپنا نصب العین بنائیں اور گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اپنے صحیح نمایندے بھیجیں تاکہ رعایا اور گورنمنٹ کبھی کسی کشمکش میں مبتلا نہوں ہندوستان ترقی وفراغ بالی میں کوشش کرتا رہے اور آیندہ ایک ترقی یافتہ ملک کہلائے۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لیڈروں یا رہنمایان قوم کو نیک ہدایت دے اور وہ ملک وقوم کے بہی خواہ ہونے کے ساتھ ہی گورنمنٹ کے بھی سچے بہی خواہ رہیں۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس

میں

حضور ویسرائے بہادر کی تقریر

۱۷ ستمبر کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس شملہ میں حضور ویسرائے بہادر کی صدارت سے منعقد ہوا۔ جس میں ضروری استفسارات و ضوابط کی گفتگو کے بعد حضور ویسرائے نے ایک قابل مطالعہ تقریر فرمائی۔ حضور ممدوح نے اپنی تقریر میں یورپ کے سیاسی مطلع پر بخوبی سے بحث کی ہے اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بیان واقعات اور صورت حال کے اظہار میں کمال متانت اور عدالت پسندی سے کام لیکر مسلمانان عالم کے جذبات کی پوری پوری نگہداشت فرمائی ہے۔

حضور ممدوح کی ذات والا حشم حقیقتہً برطانوی رعایا کے لئے رحمت سے کم نہیں آپ کا پاکیزہ طرز عمل اور برطانوی رعایا سے ہمدردی اس قابل ہے کہ تمام برطانوی حکام اوسکی پیروی کریں تاکہ برطانوی عدالت پسندی کا آفتاب بہت بلندی پر نصف النہار آئے اور برطانوی رعایا خوش حالی و سکون سے زندگی بسر کرنے میں پہلے سے زیادہ مطمئن نظر آئے۔

ذیل میں ہم حضور ممدوح کی تقریر درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین مدینہ حضور ممدوح کے پاکیزہ جذبات دلی سے متمتع ہونے کا موقع حاصل کریں اور اون کے قلوب میں برطانیہ کی عدالت پسندی مستحکم ہو جائے۔ حضور ممدوح نے حاضرین و شرکاء جلاس کو مخاطب فرما کر ارشاد کیا۔

یورپ کا سیاسی مطلع

گذشتہ مرتبہ جب میں نے آپ کے سامنے امور ملکی پر تقریر کرنے کا موقع ملا تھا تو اوس کے بعد اتنے واقعات معرض ظہور میں آئے ہیں کہ میں ان سب [illegible] ایسے اہم امور ہیں [illegible] جو میری کونسل کے اراکین اور ہندوستان کے عام لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں گذشتہ بلقان کی جنگ نے یورپ کے سیاسی مطلع کو تاریک کر رکھا تھا اور [illegible] کا خطرہ تھا کہ کہیں یورپ کی بڑی بڑی قوموں کے درمیان اس خانہ جنگی کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جو ہیبت ناک اور عالمگیر تباہی [illegible] جو زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] دیگر یورپین مدبروں کی حکمت عملی [illegible] [illegible] جنہوں نے یک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ بلقان کی [illegible] بلقان تک محدود رکھا جائے۔ بلقان میں جو خونناک جنگ ہوئی ہے اور لڑائی میں بیماری اور قحط سے جانوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا لازمی طور سے اُن تمام لوگوں کے دلوں پر غم اور افسوس کا گہرا اثر پڑا ہے۔ جو انسانیت اور تہذیب کے کچھ بھی معنی ہیں۔ یہ جنگ دنیا کی اقوام کو یہ سبق سکھاتی ہے۔ کہ جنگ ایک خوفناک چیز ہے اور اس کے آخری نتائج کی نسبت پیشنگوئی کرنا نا ممکن ہے۔ مگر اس پیشنگوئی کے لئے قابلیت کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایک عرصہ سے ٹرکی اور ریاست ہائے بلقان کے درمیان جنگ کا ہونا اٹل تھا۔ میں کسی قدر اپنے ذاتی معلومات کی بنا پر اس خیال کا اظہار کرتا ہوں۔ کیونکہ میں جب لندن کی وزارت خارجہ کا رکن اعلیٰ تھا۔ تو ترکی معاملات سے میرا گہرا تعلق تھا۔ اس کے علاوہ میں نے ٹرکی میں ۸ سال اور بلغاریہ میں [illegible] سال تک سیاسی خدمات انجام دی ہیں بلقان کی جنگ کے ٹلنے کی صرف یہ ایک صورت تھی۔ کہ ٹرکی ان بے غرضانہ مشوروں کو منظور کر لیتا جو برطانیہ نے متعدد بار دئے ہیں۔ اور ان اصلاحات کو ترکی صوبجات میں جاری کرتا جن سے ٹرکی کی مختلف النوع رعایا مطمئن ہو جاتی۔ لیکن سلطان عبدالحمید کے عہد میں دوسرے لوگوں کے مشورے غالب آئے سلطان عبدالحمید ہی کے وقت میں تمام موجودہ مشکلات کے بیج بوئے گئے۔ جب ۱۹۰۸ء کے انقلاب نے ٹرکی میں آئینی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ تو برطانوی گورنمنٹ نے اس تبدیلی کا خیر مقدم کیا۔ کیونکہ اس سے انصاف اصلاح اور ترقی کے ایک نئے دور کی امید پیدا ہو گئی۔ اور برطانیہ نے ترکوں کی جدید تحریک کی حوصلہ افزائی اور پوری تائید کی ملیکن قسطنطنیہ میں [illegible] ایک نئی صورت پیدا ہو گئی جس نے آنے والے خطرہ کی رفتار کو تیز کر دیا میں ان واقعات کا ذکر سرد مہری سے نہیں بلکہ دلی رنج اور افسوس سے کرتا ہوں کیونکہ میں ان صوبجات کے ترکوں کو بہت بڑی وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں جن میں میں نے سفر کیا ہے میں ایشیائے کوچک اور یورپین ٹرکی میں تمنا [illegible] ہوں اور مجھے ان لوگوں کی اس مروت اور مہمان نوازی سے وقتاً فوقتاً بہرہ اندوز ہونے کا موقع ملا ہے جو ان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے اگر جن لوگوں کے بارہ میں ترکی کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہیں۔ ترکی سپاہی جو ایک قابل تعریف شخص ہے ہر طرح ویسا ہی [illegible] اور [illegible] [illegible] جیسا [illegible] [illegible] تھا لیکن اس جنگ [illegible] [illegible] کوئی موقع نہیں ملا میں نے [illegible] [illegible] اس امر کے [illegible] کرنے کے لئے اعادہ کیا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ سلطنت ٹرکی کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی تاجدار کان گورنمنٹ کی [illegible] [illegible] لارڈ مارلے نے دارالامرا میں بیان کیا تھا۔ دوران جنگ میں بھی گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمان آبادی کی طرف سے شر کار جنگ کے سامنے ایسی اعتراضی تحریریں پیش کیں جو پہلے کبھی نہیں کی تھیں۔ برطانیہ عظمیٰ دولت عثمانیہ کے خود مختارانہ قیام کی ضرورت کو بخوبی تسلیم کرتا ہے اور مسلمانان ہند کے مذہبی جذبات کے لحاظ سے عرب کے مقدس مقامات کی حفاظت ضروری سمجھ کر اب بھی ترکی گورنمنٹ کو اس بارہ میں مدد دینے کے لئے تیار ہے کہ وہ اصلاحات اور عمدہ نظام حکومت نافذ کرکے دولت عثمانیہ کی قوتوں کو مجتمع کرے۔

اس امر کے لئے بالکل کوئی وجہ نہیں ہے کہ اگر ٹرکی اصلاحات کا سلسلہ جاری رکھے تو وہ کیوں اس وقت بھی طاقتور اور دنیا کی دوسری سب سے بڑی اسلامی سلطنت نہ ہو۔ امید کی جاتی ہے کہ اوس کے تازہ انقلابات اُس کی بیداری اور انتظام کی درستی کے موجب ہونگے۔

فارس اور خلیج فارس

فارس کی نسبت جو دوسری اسلامی سلطنت ہے میں صرف انہیں الفاظ کا اعادہ کر سکتا ہوں جو ابھی میں نے ٹرکی کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی ملک معظم کی گورنمنٹ کی دلی خواہش ہے کہ سلطنت فارس کو طاقتور دیکھے جس سے تمام ملک خاص کر جنوبی فارس میں جہاں ہندوستان کے تجارتی تعلقات خطرناک حالت میں ہیں۔ اصلاحات کا نفاذ اور امن کا قیام ہو اور فارس کے ساتھ ہمارے [illegible] [illegible] طرز عمل کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے حال میں گورنمنٹ فارس کو ایک بہت بڑی رقم قرض دی ہے جس کا ایک حصہ سوئیڈش افسروں کے زیر کمان جنڈ ۔ ملکی تیاری کے لئے مخصوص تھا جیسے ہی جمعیت تیار ہو گئی ہم نے وسط ہند کی اس رجمنٹ کو ہٹا لیا جو انگریزی کونسل کی حفاظت کے لئے شیراز روانہ کی گئی تھی ہم فارس کے متعلق ہم کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس سے اوس کی خود مختاری اور اقتدار کو ضعف پہونچے اور ہم کو صدق دل سے امید ہے کہ جو بدامنی جنوبی ایران میں چند سال بائ گذشتہ سے پھیلی ہوئی ہے اور جس سے فارس کے ساتھ برطانوی اور ہندوستانی تعلقات تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے بہت جلد ایک مضبوط حکومت اور امن کامل میں تبدیل ہو جائے گی اس لئے ہم سوئیڈش افسروں کے زیر کمان رسالہ کی تیاری کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں اور اوسکی کامیابی کے خواہشمند ہیں۔

مجھکو اس امر کے اظہار سے بھی بہت مسرت ہے کہ ٹرکی سے ہمارا ایک دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے جو [illegible] [illegible] [illegible] فارس میں دونوں سلطنتوں کے مفاد و اغراض کے لئے ایک [illegible] [illegible] و طمینان دلانے والا ہے۔ مجھے اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ اس تعلق کی تکمیل میں بہت بڑا ثبوت اس امر کا ہے کہ سلطنت برطانیہ ٹرکی کی خود مختاری اور اوس سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتی ہے یہاں مجھے ہندوستان کی جماعت اسلام کی خدمت میں چند الفاظ دوستانہ مشورہ اور تنبیہ کے کہتے ہیں وہ اس بات کو فراموش نہ کریں کہ وہ ایک بڑی سلطنت کے جزو ہیں اور نہ وہ اسلامی اخوت کے خیال کی غیر معقول تاویل کریں مجھے نہایت دوستانہ طریقہ سے ان کو یہ بھی جتا دینا ہے کہ متحدہ المقدور مجموعی سلطنت کی خارجی حکمت عملی کو متاثر کرنے والے سوالات پر وہ سکون نفس ضبط جذبات اور وسیع النظری سے غور کرنے کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

سرحد شمالی

سرحد شمال مغربی پر امن قایم ہو گیا ہے قزاقوں اور لٹیروں نے حسب معمول لوٹ مار اور رہزنی جو ہمیشہ ہماری فوجوں اور سرحدی دستوں کو نقصان پہونچایا کرتی ہے جاری رکھی تھی لیکن ہماری فوج کی بہادری اور ہمت قابل شکریہ ہے کہ قزاقوں کو بہ نسبت ہماری فوج کے بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے اور ان کے لئے مزید بدمعاشیاں جاری رکھنے کا بہت کم موقع چھوڑا گیا ہے تبت میں شمالی سرحد پر کچھ دنوں سے حالت تفکر انگیز ہے جہاں چینی گورنمنٹ کا مبتی حکومت سے جس نے چینیوں کو لہاسہ سے خارج کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے تنازعہ برپا ہے اس کے ساتھ ہی تبت کی شمالی و مشرقی سرحد پر اہل چین و تبت میں وقتاً فوقتاً لڑائی بھی ہوئی ہے جس کی تفصیلات کسی قدر تاریکی میں ہیں تبت بالکل ہماری شمالی سرحد پر واقع ہے اور گورنمنٹ ہند اس کی مسلسل انقلاب انگیز حالت کو خاموشی سے نہیں دیکھ سکتی تھی اس لئے چین اور تبت کی حکومتوں کے با اختیار قایم مقاموں کو ایک کانفرنس میں طلب کیا گیا ہے جو شملہ میں گورنمنٹ کے قایم مقام سے ملاقی ہوں گے جس سے امید ہے کہ کماحقہ غور و بحث کے بعد تبت کی آیندہ حالت اور سرحد کے متعلق ایک فیصلہ ہو جائیگی شمال مشرق میں ہم نے اپنے زیر حکومت علاقہ کی حد پر چوکیاں قایم کر دی ہیں اور اس طرح گورنمنٹ چین کے ساتھ آیندہ اختلافات کا سدباب کر دیا ہے ان امور سے معلوم ہو جائیگا کہ جہاں تک گورنمنٹ ہند کا تعلق ہے ہمارے خارجہ تعلقات نہایت پُرامن اور قابل اطمینان ہیں۔

اس کے بعد ہز اکسلنسی نے انگریزی نوآبادیوں میں ہندیوں کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ یہ معاملہ نہایت دقت طلب ہے مگر گورنمنٹ ہند اپنی ذمہ داریوں سے باخبر ہے اور اس نے اس معاملہ میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے یقین ہے کہ ہماری کوششیں رفتہ رفتہ کامیاب ہونگی اندرونی معاملات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے لارڈ ممدوح نے بحوالہ اعداد درآمد و برآمد تجارت ہندوستان کی سرسبزی [illegible]

خوشحالی پر اظہار مسرت اور صوبہ شمال مغربی و پنجاب و بنگال میں کثرت جرائم پر اظہار افسوس کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ لوکل گورنمنٹوں کی سعی سے کامل امن وامان جسکی ہم میں سے ہر ایک کو خواہش ہے قایم ہو جائیگا۔

حادثۂ نائلہ کانپور

حضور ویسرائے نے اپنی تقریر میں کانپور کے ہولناک حادثہ کا بھی حسب ذیل الفاظ میں مختصر ذکر کیا۔

جیساکہ آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کانپور میں اندوہناک واقعات ہوئے ہیں جن کا میں ذکر نہیں کر سکتا کیونکہ وہ زیر تحقیقات عدالت ہیں لیکن میں اس امر کے اظہار کی اجازت چاہتا ہوں کہ ان واقعات سے مجھے سخت صدمہ ہوا ہے۔ اور جن لوگوں اور ... کو جو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اس کا مجھے بڑا ہی رنج ہے اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ رعایا کے مذہبی عقائد اور مراسم کی نسبت گورنمنٹ روش ... میں ... کی ... ہوئی ہے بلکہ ... کی ... کی حفاظت اور ... تو ... ہے ... ہیں اور انہیں کامل یقین رکھنا چاہئے کہ ... بارہ میں ... اور ... ... قانونی ... کا ... ہے۔

گورنمنٹ ہند کی پالیسی

... سب کو ہندوستان کی تعلیمی ترقی سے دلچسپی ہے ... اس بارہ میں ... کہنا چاہتا ہوں ... ان ... پیا ہوں تو نہیں ... ہوئے ہیں جو ابھی تک ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں اور ان ارشادات خسروانہ میں امید ظاہر کی گئی ہے ... کے حصول کیلئے ... اور میری گورنمنٹ کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے ... اور میری گورنمنٹ ابتدا ہی سے ان معاملات سے گہری دلچسپی لیتے رہے ہیں جو ہندوستان میں تعلیم کی اصلاح و ترقی کے لئے ضروری ہیں جب ... نے عہدہ ویسرائے کا جائزہ لیا تو تعلیم عامہ ... گرانٹ ... کم ... ۔ ... میری گورنمنٹ نے چار کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ کی غیر مستقل ... ۱۵ لاکھ روپیہ کی مستقل ... لوکل گورنمنٹوں کو عطا کی ہے ... دوش کا آغاز ہے جیسے ہم مالی گنجایش کے مطابق ... ترقی دینا چاہتے ہیں ان واقعات اور میری گورنمنٹ کی دوسری کارروائیوں کو ملحوظ رکھ کر مجھے ... بہت ہی حیرت ہوتی ہے جو ... کیا جاتا ہے کہ ... اعلیٰ تعلیم ... کا ارادہ رکھتی ہے ... نے جن عطیات کا ابھی ذکر کیا ہے ان میں سے تقریباً ... کروڑ روپیہ مستقل اور ۲۰ لاکھ روپیہ کی غیر مستقل امداد یونیورسٹی کالج اور مدارس ثانویہ کی تعمیر کے لیے دی گئی ہے اور اس پر بھی بعض اصحاب نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ اعلیٰ اور ثانوی تعلیم کا انتظام شائقین کو خود کرنا چاہئے۔ ورسرکار کی تمام تعلیمی امداد ابتدائی تعلیم

کے لئے وقف ہونی چاہئے۔ ہماری تعلیمی پالیسی رزولیوشن مورخہ ۲۱ فروری میں ظاہر کر دی گئی ہے اور کیا کوئی مرد میدان بنکر کہہ سکتا ہے کہ یہ آزاد خیالی پر مبنی اور ترقی کن نہیں ہے۔ آپکو متیقن رہنا چاہئے کہ اس افواہ میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے کہ میری گورنمنٹ یونیورسٹی یا کالج یا مدارس ثانویہ کی تعلیم کو بے التفاتی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ ہم نے ایک اعلیٰ منتہائے مقصود پیش نظر رکھ لیا ہے ہم ہندوستانیوں کی نوخیز نسل کو بھی عمدہ تعلیم سے وہی عمدہ مواقع پیش کرنا چاہتے ہیں جو ہم انگریزوں نے حاصل کئے ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم اعلیٰ دماغی اور اخلاقی خصائل کی تخم ریزی ان تعلیم گاہوں میں کرنا چاہتے ہیں جہاں تقید تعلیم و تربیت کے عام انداز میں کھیلوں کے صحت بخش مقابلہ نے دست اندازی کی ہے اس کے ساتھ ہی میری یہ خواہش ہے کہ ہندوستان کے نوعمروں کو دانشمندی سے اور زندہ طور پر حب الوطنی اور بے غرضانہ محبت کے ساتھ ... ملک کی تعلیم دی جائے۔ وہ اپنی تاریخی روایات کی پورے طور پر قدر کریں اور اپنے ملک کو محبوب رکھنے کو اپنا فخر سمجھیں جس میں وہ پیدا ہوئے ہیں ... بھی ... صاحب اولاد ہوں اور ان آرزوں کی قدر کرتا ہوں جو ... والدین اپنے بچوں کی نسبت رکھتے ہیں۔

میں اس ملک کی یونیورسٹیوں اور مدرسوں کی نوخیز نسل سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بڑے ہوکر ایماندار قابل اور ہوشیار آدمی ہونگے جو نہ صرف انتظام ملک میں اپنا حصہ پائیں بلکہ اس عظیم الشان جزو سلطنت کی تمدنی۔ اخلاقی اور مادی ترقی میں بھی ذمہ داری کے صحیح احساس کے ساتھ شریک ہوں اور سلطنت۔ اپنے خاندان اور اپنی ذات کی متعلق اپنے فرائض کی صحیح قدر و قیمت سے واقف ہوں۔ جب ... میں ان طلبا کی طرف خیال کرتا ہوں جنہیں میں نے ملک کے مختلف حصوں میں دیکھا ہے اور ... سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے تو میرا دل ... اور گرمجوشی سے بھر جاتا ہے۔ مجھے ان ... دلچسپی ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی بہبودی اور ان کی تعلیم کی خاطر کوئی قربانی بھی عزیز نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ان سے اور ان کی اولاد سے اس ملک کا ... مستقبل ... ہندوستان کا انجام وابستہ ہے ... جن الفاظ ... اپنی تقریر ختم ... اور ... تاسیخ ملتوی ... ہوں۔

(۱) جن شذرات کی ... اون کے نام وی پی روانہ ہو رہے ہیں امید ہے کہ وی پی وصول فرماکر ممنون فرمائینگے۔

(۲) وی پی واپس فرمائیں اس سے ہمارا بہت نقصان ہوتا ہے اگر خریداری منظور نہ ہو تو ایک کارڈ بھیجکر فوراً مطلع فرما دیا کریں۔

نیاز مند مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

شذرات

نابالغ لڑکیوں کے مندروں میں چڑھانیکا قانون

جنوبی ہند اور بعض دوسرے اطراف میں بھی عرصہ سے یہ غیر مہذب و حیا سوز رسم چلی آتی ہے کہ مندروں میں نابالغ لڑکیاں چڑھائی جاتی ہیں جن کے متعلق تجربہ اور واقعات سے معلوم ہوا کہ وہ جوان ہو کے یہ مخرب اخلاق حیاسوز پیشہ اختیار کر لیتی ہیں اور خاندانی عزت کو بٹہ لگاتی ہیں۔

یہ رسم اور اس کے نتائج ... قدر قابل نفرین و معیوب ہیں وہ غالباً کسی تشریح کے محتاج نہیں ممکن ہے ... یہ رسم ... ایک خیال کی جاتی ہو اور اسکی اصلی غرض بھی پوری ہوجاتی ہو لیکن اس ... میں ... بدکاری کا بازار ... یا د گرم ہے ... یہ رسم نہایت لغو اور اس کے نتائج ملک و قوم کے لئے ... ہیں۔ چنانچہ اسی نقطۂ خیال سے تحریک شروع ہوئی کہ قانوناً اس رسم کو توڑ دینا مناسب ہے۔ حضور ... کی ... کونسل ... وہ ... پیش ہوا اور ... اسمبلی ... منعقدہ شملہ میں سر ... ضابطہ فوجداری کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا جسکا منشاء یہ ہے کہ ۱۶ سال سے کم عمر والی لڑکیوں کو مندروں وغیرہ پر چڑھانے کے رواج کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اب اس قانون سے تمام ہندوستان میں عموماً اور جنوبی ہند میں خصوصاً بہت کچھ روشنی پیدا ہو جائیگی اور وہ تمام مخرب اخلاق و حیا سوز مراسم و رواج جلد رفع ہو جائیں گے جو اسوقت تک بہت زیادہ خطرناک نتائج کے موجب ہوئے ہیں۔

سر آنریبل جیمس مسٹن کی روانگی

ہمارے صوبہ کے لفٹننٹ گورنر آنریبل سر جیمس مسٹن رائل کمیشن میں شہادت دینے کے لئے ۱۹ ستمبر کو ہندوستان سے انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں آپ کے بجائے آنریبل سر ... بیلی صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو صوبجات ... ۱۸ ستمبر کو صوبجات متحدہ کے قایم مقام لفٹننٹ گورنر قرار دیئے گئے ہیں۔

آنریبل سر ... بیلی صاحب باعتبار ہمارے صوبہ کے ایک مشہور حاکم ہیں اپ سے پہلے آپ بلند شہر بستی اور سلطان پور ... آنیسر اور آگرہ۔ شاہجہانپور۔ بجنور ... میں بحیثیت اسسٹنٹ مجسٹریٹ کام کر چکے ہیں۔ مظفرنگر سہارنپور اور رائے بریلی میں بھی عرصہ تک آپ بحیثیت جائنٹ مجسٹریٹ رہ چکے ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں ممدوح سپرنٹنڈنٹ مردمشماری اور ۱۸۹۴ء میں رائے بریلی کو مجسٹریٹ مقرر ہوئے ۱۸۹۵ء میں محکمۂ زراعت کے ڈائرکٹر اور ۱۸۹۹ء میں بورڈ آف ریونیو کے قایم مقام سکریٹری مقرر کئے گئے۔ اور دو سال بعد بورڈ آف ریونیو کے عہدہ پر مستقل ہوئے بعدہ لوکل گورنمنٹ کے سکریٹری اور اوپیم ایجنٹ رہے ۱۹۰۳ء میں بنارس کے کمشنر اور ۱۹۰۶ء میں بورڈ آف ریونیو کے جونیر ممبر مقرر ہوئے اسی سال آپ کی خدمات کیمپ نوآبادیان ہند کے لئے پنجاب گورنمنٹ کو عاریتاً دی گئیں ۱۹۱۰ء میں آپ کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملا۔ اور ۱۹۱۱ء میں بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر مقرر ہوئے اور اب ۱۸ ستمبر کو قایم مقام لفٹننٹ گورنری کے عہدہ پر تقرر عمل میں آیا۔

ہمیں امید ہے کہ آنجناب کی وسیع معلومات اور ... سے صوبجات متحدہ کی موجودہ ... بہت جلد دور ہو جائے گی۔ اور آپ کا زمانہ ہمارے صوبہ کے لئے بہت زیادہ مبارک ثابت ہوگا۔

مولانا ابو سعید العربی کی چٹھی مصر سے

مولانا ابو سعید عربی جو عرصہ سے مصر میں مقیم ہیں اور وقتاً فوقتاً مدینہ اور دوسرے ... اخبارات کو ممالک اسلامیہ کے حالات لکھتے رہے ہیں کچھ دنوں سے ترکی ٹوپیوں کی تجارت میں مشغول ہیں ... کچھ نہ لکھ سکے تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ آپ کے کام میں ترقی عطا فرمائے اور جس طرح آپ نے قوم اور ملک کی خدمت ... کی ہے اوسی طرح تاجر ... قومی مصنوعات کی تجارت کا شغل ملت و ملک کے لئے قایم ... آپ کے تمام ارادے پورے ہوں اس ہفتہ مولانا نے بعض تازہ خبریں ارسال فرمائی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اخی المحترم۔ السلام علیکم۔

فرانس نے سلطنت عثمانیہ کو ۲۸ ملین (ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) پونڈ قرض دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ ... ترقیہ ... اور دیگر ولایات کی اصلاحات میں صرف کرے۔

اور چھوٹے چھوٹے قرضے آکار دے بلغاریہ نے بالعموم تقریباً تمام شرائط تسلیم کر لی ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ... نے اپنی خاص مصلحتوں کے سبب اسکی مدد سے انکار کر دیا۔

ملیبنا کے پندرہ ہزار مسلمان بلغاریہ کے خلاف ہتھیار لے کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم بلغاریہ کی رعیت بنکر نہیں رہ سکتے

بہتر سمجھتے ہیں کہ عزت کے ساتھ مرکر اپنا نام اور اسوۂ حسنہ یادگار چھوڑ جائیں۔

ترکوں نے بلغاریوں سے کہا ہے کہ ہمارے تمام مطالبات قبول کرلو اور ہر قسم کی شرائط کو تسلیم کرلو ورنہ ہماری فوج تم سے زبردستی منوا لے گی۔ کل بدھ کے روز (استمبر) بلغاری و عثمانی نمایندے پھر جمع ہوں گے سیاسی مدبرین کا خیال ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر تمام معاملات طے ہو جائیں گے۔

آپ اپنے اخبار میں اس مبشر خبر کو شائع کردیں۔

(ابو سعید علی)

مشہور مستشرق پروفیسر ویمبری کا انتقال

افسوس ہے کہ پروفیسر ویمبری (جو تاریخ اسلام کے ایک زبردست ماہر سمجھے جاتے تھے اور جنہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ ممالک اسلامیہ کی سیاحت میں صرف کرکے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق کافی تجربات حاصل کئے تھے گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ میں رحلت کی۔

پروفیسر ویمبری ۱۸۳۲ء میں فطرتاً لنگڑے پیدا ہوئے اور غریب گھر کی اولاد ہونے کے سبب کسی قسم کی باقاعدہ تعلیم حاصل نکرسکے ۱۶ سال کی عمر میں جرمن فرنچ اور انگریزی زبانوں کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا اور بہت جلد یہ زبانیں سیکھ لیں۔ لیکن شوق کی زیادتی نے مذکورہ بالا زبانوں کے حاصل کرلینے ہی پر مکتفی نہ ہونے دیا اور آپ نے کوشش کرکے عربی اور روسی زبانوں میں بھی مہارت تامہ پیدا کی۔ ۶ سال تک آپ ٹرکی میں ملازم رہے جہاں تقریباً ۱۸-۲۰ زبانیں حاصل کیں اور کئی ادبی کتابیں بھی لکھیں

آپ عرصہ تک اسلامی رسم و رواج سے کماحقہ واقف ہونے کے سبب رشید آفندی کے نام سے اسلامی فقیروں کی صورت میں ممالک اسلامیہ کی سیاحت کرتے رہے لیکن کوئی آپ کو شناخت نکرسکا۔

آپ کی دیگر تصانیف کے علاوہ ایک سفرنامہ بھی ہے جس میں اپنی سیاحت کے حالات اور سوانحات عمر نہایت خوبی کیساتھ لکھے ہیں آپ کی عمر ۸۱ سال کی ہوئی اور بوڈاپسٹ میں جہاں آپ عرصہ سے ایک یونیورسٹی میں السنہ مشرقیہ کے پروفیسر تھے انتقال کیا۔ مرحوم کی سب سے آخری تحریر ایک خط ہے جو متوفی نے لندن ٹائمز کو لکھا تھا اس خط میں مسلمانان ہند کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ ٹرکی کی حمایت میں برطانیہ پر زور نہ ڈالیں کیونکہ اس سے حکومت کے عام اغراض کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ پروفیسر ویمبری کے خیالات اسلام کی نسبت خواہ کیسے ہی ہوں لیکن اون کی یہ رائے نہایت مکروہ اور لغو تھی کہ اسلام کو یورپ کا دست نگر اور ماتحت ہوکر رہنا پڑے گا اور غالباً اسی خیال سے جنگ طرابلس کے موقع پر آپ نے یورپ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کردیا جائے۔

البانیہ میں اسد پاشا کی جدوجہد آزادی

گذشتہ ہفتہ سے البانیہ میں پھر جدوجہد شروع ہوگئی ہے۔ البانیہ کے محافظ اسد پاشا اس کوشش میں ہیں کہ دول یورپ کی قرارداد کے برخلاف البانیہ پر کوئی عیسائی شہزادہ حکمراں نہو سکے۔ تاربرقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اسد پاشا اور البانیہ کے مسلمانوں نے سرویا کی سرحد کیجانب پیشقدمی شروع کردی ہے اور ایک دو مقامات پر قبضہ بھی کرلیا ہے جس سے سرویا اور مانٹی نگرو کی حکومتوں میں تشویش پیدا ہوگئی ہے اور دونوں نے باہمی اتحاد سے مدافعت کی کارروائی شروع کرنے کے ساتھ ہی دول یورپ کو بھی اس جانب توجہ دلائی ہے۔

البانیہ ایک زرخیز علاقہ ہے اور اوس کا مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جانا ایک بڑی دولت کا نکل جانا ہے اس لئے البانیہ کے محافظ اور مسلمان باشندوں کی کوشش بالکل حق بجانب ہے اور امید ہے کہ اگر مسلمان اپنی کوشش میں استقلال سے کام لیتے رہے تو وہ کامیاب ہو جائیں گے ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے مسلمانان البانیہ میں خالص اسلامی جوش پیدا کرے۔ اور وہ ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دیکر اپنا ملک محفوظ رکھنے میں برابر جدوجہد کرتے رہیں۔

ٹرکی و ایران کی مستقبل پر سفیر دولت عثمانیہ کی تقریر اور شاہ ایران کا جواب

جناب آقا صدرالدین بیگ سفیر دولت عثمانیہ نے دربار ایران میں اپنے عہدۂ سفارت کا حکمنامہ پیش کرتے ہوئے پچھلے دنوں جو تقریر فرمائی تھی اوس سے ٹرکی و ایران کے مستقبل کی نسبت بہت کچھ خوش گوار امیدیں پیدا ہوگئی ہیں اور خیال ہے کہ اگر ایسی ہی تحریکیں جاری رہیں تو بہت جلد ٹرکی و ایران کا اتحاد مفید نتائج کا موجب ہوگا سفیر مذکور نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ دولت عثمانیہ کا بہترین و اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ وہ اتحاد جو اسلامی حکومتوں کا ہمیشہ سے نصب العین رہا ہے اور گذشتہ سنین میں اوس میں بہت کچھ کمی واقع ہوگئی ہے اوس کو اب پھر قایم کیا جائے اور اوس میں ترقی و استحکام کی کوشش کیجائے تاکہ تمام کام آسانی سے تکمیل پر پہونچتے رہیں۔ شاہ ایران نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم دولت اسلامی حکومتوں کے اتحاد و یگانگت کو ایک اہم اور نتیجہ خیز مقصد خیال کرتے ہیں۔ موجودہ مصائب و مشکلات کا اندازہ کرتے ہوئے ہمیں یقین ہے کہ ماید ملت کے تاجدار قوت باز و اعلیٰ حضرت سلطان محمد خامس خلد اللہ ملکہ بھی اس بہترین مقصد و نیت نیک اتحاد و یگانگت کی جو دونوں حکومتوں کی بیداری کا سبب ہے۔ عملاً تائید فرمائیں گے۔ آپ (سفیر دولت عثمانیہ) مطمئن رہیں کہ دولت ایران کے اعلیٰ ارکان حکومت آپ کے ان نیک خیالات کا نہایت جوش اور سرگرمی سے استقبال و خیر مقدم کریں گے۔ ماید دولت نہایت خوشی کے ساتھ یہ امر ظاہر کرتے ہیں کہ جبوقت آستانہ کے اون اخبارات میں جو ماید دولت کی ممالک محروسہ میں آتے ہیں آپ کے یہاں آنے کی خبر دی گئی اوسیوقت سے یہ خیال پیدا ہوگیا کہ دونوں حکومتوں کے تعلقات مستقبل کے لئے آپ کا آنا مبارک فال ہوگی ماید دولت کو امید ہے کہ آپ دو مسلمان بادشاہوں کے تعلقات اتحاد میں استحکام پیدا کریں گے۔ نیز ماید دولت کا سلام اپنے حکمران بادشاہ کی خدمت میں پہنچادیں گے۔ آخر میں خدا سے التجا ہے کہ وہ قومی فخر و عزت اور خلوص دونوں حکومتوں کے درمیان پیدا فرمائے اور اوس میں استحکام بخشے۔ مذکورہ بالا تقریر اور جواب اس امر کے مظہر ہیں کہ ایران کی حالت روز بروز سنبھلتی جاتی ہے اور اسلامی حکومتیں حوادثات موجودہ سے متنبہ ہوکر اپنی ہستی کے بقا و استحکام کی جانب متوجہ ہوگئی ہیں خداوند تعالے اون کے ارادوں میں برکت عطا فرمائے اور تازہ حوادثات زمانہ سے محفوظ رکھے۔

عربوں اور ترکوں کا اتحاد

مسلمانان عالم اس مسرت انگیز خبر کو پڑھکر بہت زیادہ خوش ہوں گے کہ دولت عثمانیہ میں عربوں اور ترکوں میں عرصہ سے باہم جو نقیض چلی آتی تھی وہ انجمن اتحاد و ترقی کے قابل ممبروں کی کوشش سے بالکل رفع ہوگئی اور عربوں و ترکوں میں باہم اتحاد ہوگیا۔ عربوں اور ترکوں کے اتحاد کے لئے مرحوم شوکت پاشا نے جو تدابیر اختیار کی تھیں خدا کا شکر ہے کہ اون کے جانشین شہزادہ سعید حلیم پاشا نے اون کو بہترین طریق پر پورا کیا اور ملک و قوم کی ایک ایسی خلش کو دور کردیا جو ہمیشہ غیر اقوام کو اس امر کا موقع دیتی رہی ہے کہ ٹرکی کو نقصان پہنچانے کے لئے ملک میں فتنہ و فساد پیدا کیا جائے امید ہے کہ عربوں اور ترکوں کا یہ اتحاد دیرپا ثابت ہوگا اور دونوں ملکر اپنے ملک کی کمزوریاں دور کرنے میں متحدہ قوت سے کام لیں گے تاکہ آیندہ غیر اقوام کی نقصان رساں حرکات سے ملک و قوم محفوظ رہے۔

شرح سود کے متعلق جدید مسودۂ قانون

آنریبل خواجہ غلام ثقلین صاحب بیرسٹرایٹ لا قابل مبارکباد ہیں کہ اونہوں نے سود کے متعلق صوبجات متحدہ کی کونسل میں ایک ایسی تحریک پیش کی ہے جو رعایائے برطانیہ کیلئے بہت زیادہ مفید ہے۔

گورنمنٹ نے اس جدید تحریک کے متعلق حال میں اطلاع دی ہے کہ سود کے متعلق جدید تجاویز زیر غور ہیں۔ لیکن ابھی قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ گورنمنٹ اسکے متعلق کیا فیصلہ کریگی یا اس مسودہ کو جلد قانونی صورت میں لے آئیگی۔ اس مسئلہ کے متعلق ہم اس سے پہلے کئی نوٹ لکھ چکے ہیں آج اس کے ایک اور پہلو پر مختصراً کچھ لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ شریعت اسلام میں سود کے تمام معاملات خواہ وہ لین دین سے تعلق رکھتے ہوں خواہ کسی نوع کی شرکت سے ممنوع و حرام ہیں لیکن باوجود اس سخت ممانعت کے مسلمان کثرت سے اس میں مبتلا ہیں جس کی وجہ اون کا افلاس ہے جس سے مجبور ہوکر وہ ممنوع و حرام فعل کا ارتکاب کرتے اور ظالم مہاجنوں کو اس امر کا موقع دیتے ہیں کہ وہ حسب خواہش شرح سود پر روپیہ دیں اور کچھ عرصہ بعد سود کے مطالبہ میں اون کی تمام جائداد اور اندوختہ کو ہضم کرلیں غرض اس آدیہ ہے کہ شرح سود کی زیادتی ضرورت و حاجت ثابت ہوتی ہے جس سے ظالم مہاجنوں کی ہر طرح جیت ہے اسلئے گورنمنٹ ہند کا فرض ہے کہ جس طرح اوس نے تعلقہ داروں اور زمینداروں کی جائداد کی حفاظت کا قانون بنا کر اون کی حالت پر رحم فرمایا تھا اوسی طرح شرح سود کا تعین فرماکر مفلس غریب رعایا کی حفاظت کرے۔ شرح سود کے معین نہونے سے آج جسقدر خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں اور اون کا متعدی اثر ملک و قوم کو جسقدر نقصان پہنچا رہا ہے اسکا اندازہ خودکشی کے واقعات چوری و ڈکیتی کے جرائم اور ہر قسم کی بدچلنیوں سے ہو سکتا ہے تجربات سے پتہ لگتا ہے کہ بہت سے دولتمند خاندان قرض اور غیر معین شرح سود کی بدولت تباہ و برباد ہوکر جرائم پیشہ بن گئے ہیں اور ملک میں خرابیاں پیدا کررہے ہیں کیونکہ یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ جب انسان مفلوک الحال ہو جاتا ہے تو جرائم کے ارتکاب میں اوسکی جرأت بڑھ جاتی ہے اور وہ چند روز بعد ارتکابات کے میدان میں بہت زیادہ جری ہو جاتا ہے سب سے بڑی خرابی شرح سود کے غیر معین ہونے سے اقتصادی و تمدنی حالت کا زوال ہے ہندوستان اقتصادیات کے اعتبار سے جسقدر پیچھے ہے اور اوس کا تمدن جس قدر خراب ہو رہا ہے اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی تاجر کوئی کاشتکار اور کوئی زمیندار باوجود معقول آمدنی ہونے کے خوش نظر نہیں آتا۔ چونکہ اوسکی تمام آمدنی میں تقریباً نصف کا حصہ دار وہ مہاجن ہو جاتا ہے جس سے اپنی ضرورتوں میں قرض لیکر کام چلایا جاتا ہے۔

مسجد کانپور کا مقدمہ

(۴)

بیان رحیم بخش

میں فساد میں شریک نہ تھا بلکہ گھر کو آتے ہوئے مسجد کے قریب مجمع کو دیکھ کر حال معلوم کرنے چلا گیا تھا اس عرصہ میں پولیس نے آکر فوراً فیر کرنا شروع کر دئیے۔ میں بھاگ کر مسجد کی چھت پر چڑھ گیا اور وہیں سے گرفتار کر لیا گیا۔ مسجد کے اندر یا چھت پر سے کوئی اینٹ نہیں پھینکی گئی

بیان علی محمد

فساد میں شریک نہ تھا۔ چھاونی کو جا رہا تھا کہ پولیس نے بساطی بازار میں مسجد سے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر گرفتار کر لیا۔

محمد لیق اور ایک اور شخص

دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے کوئی فساد نہیں کیا دوکان کو جا رہے تھے۔ مچھلی بازار میں ہجوم دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فیروں کی آواز سن کر مسجد میں جا گھسے۔ وہاں پولیس نے ہمیں گرفتار کر لیا۔

بیان احمد خان

میں نے کوئی فساد نہیں کیا بازار جا رہا تھا۔ مجمع دیکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں فیر شروع کر دئے گئے اور میں مسجد میں گھس گیا وہاں مجھے گرفتار کر لیا گیا۔

بیان انور حسین

میں نے فساد نہیں کیا۔ بنگالی محال کو جا رہا تھا مجمع دیکھ کر وہیں کھڑا ہو گیا اتنے میں فیر شدہ شروع ہو گئے۔ اور مجھے اسی جگہ گرفتار کر لیا گیا۔ پھر مجھے مسجد کے اندر لے گئے۔

اظہار حسین بخش

میں نے فساد نہیں کیا مجھے گلس بازار کی چوکی سے گرفتار کر کے مسجد میں لے گئے تھے۔

بیان بشیر عمر ۱۶ سال

کسی قسم کا فساد نہیں کیا۔ گھر کو جاتے ہوئے مول گنج میں مجھے گرفتار کر لیا گیا۔

نیاز علی کا بیان

گھر کو جاتے ہوئے مجھے نئی سڑک پر گرفتار کر کے گلس بازار کی چوکی میں لے گئے۔ میں فساد ہوتے دیکھا ہی نہیں۔

اظہار امیر الدین

میں اپنے لڑکے کو دفن کر کے واپس آ رہا تھا۔ مچھلی بازار سے گذرتے ہوئے ایک کانسٹبل نے مجھے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔

محمد یاسین کا بیان

اس روز عیدگاہ میں ایک جلسہ اس غرض سے ہوا تھا کہ حضور وائسرائے کو ایک تیلیگرام بھیجا جائے جلسہ سے واپس آیا تو مسجد کے پاس میں نے مجمع کو دیکھا۔ میں مسجد کے دروازہ تک پہنچنے بھی نہ پایا تھا کہ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا میں نے کوئی فساد نہیں کیا۔

بیان عبد الشکور

میں نے کوئی فساد نہیں کیا مجھے بکر منڈی کے پاس گرفتار کیا گیا اور مندر کے قریب باندھ کر دوسرے لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ حوالات بھیجدیا گیا۔

بیان مخدوم بخش

میں مفسدین میں شریک نہ تھا۔ اپنے بھتیجے کو دیکھنے جا رہا تھا کھمنیا بازار میں پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا اور سیدھی حوالات کو لے گئی۔

بیان محمد امین

میں نے فساد نہیں کیا۔ صبح کے وقت مصری بازار کی مسجد گیا تھا ایک بجے کے قریب وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ ایک کانسٹبل نے کھمنیا بازار میں مجھے گرفتار کر لیا۔

اظہار ابو سعید خان

میں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا جب میں عیدگاہ سے واپس آ رہا تھا تو گورنمنٹ سکول کے پاس میں نے بندوق کے فیر کی آواز سنی۔ نئی سڑک پر آکر میں نے سنا کہ کئی آدمی گولی لگنے سے مر گئے ہیں میں یہ دیکھنے کو آگے بڑھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ چند سواروں اور پولیس کے سپاہیوں نے مجھے گرفتار کر لیا۔ عیدگاہ کا جلسہ مسجد کے متعلق تھا۔

مسٹر سمتھ قایم مقام سول سرجن کا بیان

میں اوس روز بطور قایم مقام سول سرجن کانپور میں تعینات تھا ۱۰ بجے جس وقت ہسپتال سے ٹیلیفون آیا۔ میں بنگلہ پر موجود تھا میں ہسپتال پہنچا تو ۱۰ پولیس والے اور ۴ - ۵ مفسد وہاں زخمی پڑے تھے۔ ہسپتال کی ایک سمت ان زخمیوں کے لئے بلا تفریق ملازمان پولیس یا دیگر اشخاص خالی کرا دی گئی اس کے بعد میں نے ڈاکٹر مسٹر کیمبل کو جو میرے بنگلہ پر مقیم تھے ٹیلیفون دیکر بلایا۔ انہوں نے آکر مجھے زخمیوں کی خبر گیری میں مدد دی۔ میں نے پہلے فوت شدگان کے نام لکھے اور دوسرے لوگوں کی فہرست اگلے دن تیار کی۔ میں نے تمام زخمیوں کا معائنہ کیا۔

درخواست نامنظور

صاحب سشن جج کانپور نے مولانا آزاد سبحانی اور احمد اللہ صاحبان کی درخواست ضمانت نامنظور فرمائی۔

مسٹر مظہر الحق نے صاحب مجسٹریٹ سے کہ حسب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری عدالت ملزم سے ایسی سوالات کر سکتی ہے جن سے اون الزامات کی تشریح ہوتی یا اون میں اضافہ ہوتا ہو جو ملزم کے خلاف شہادت میں موجود ہوں۔ عدالت کے سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحب موصوف نے کہا کہ جب تک شہادت استغاثہ میں ملزم کے خلاف یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ وہ عیدگاہ کے جلسہ میں موجود تھا۔ جلسہ میں شریک ہوا اسوقت تک ملزم سے اس کی نسبت کوئی سوال نہیں ہونا چاہئے۔ اگر عدالت یہ امر دریافت کرنا چاہتی کہ آیا ملزمین کا مقصد مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنیکا تھا یا کچھ اور تو اسے یہ امر شہادت استغاثہ سے ثابت کرنا چاہئے نہ کہ ملزمین سے سوالات کرنے چاہئیں۔

اس پر مجسٹریٹ اور مسٹر مظہر الحق میں تیز گفتگو ہوئی جسکو مسٹر موصوف نے یہ کہکر ختم کیا کہ میں آپ کے الفاظ اور لہجہ کی نقل کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میں اس کا عادی نہیں ہوں۔ میں ا[illegible] ض ادا کرنا چاہتا ہوں اس لئے یہی بہتر ہے کہ اس [illegible] میں لب کشائی نہ کروں کیونکہ آپ نے اسے بیہودہ مضحکہ خیز اور بے سروپا قرار دیا ہے۔

مسٹر مظہر الحق نے مسٹر نارٹن کی عدم موجودگی کی بنا پر التوائے مقدمہ کی جو درخواست کی تھی باوجودیکہ مسٹر نارٹن کا تار بھی پیش کیا جس میں مسٹر موصوف نے آیندہ جمعہ تک آنے سے معذوری ظاہر کی تھی۔ لیکن عدالت نے کوئی قطعی جواب نہیں دیا۔

احمد اللہ نے بیان کیا میں نے فساد میں حصہ نہیں لیا۔ عیدگاہ سے واپس آکر میں اپنے خاندان کے قبرستان میں ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے چلا مول گنج میں میں نے لوگوں کو ہر طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ جب چوکی کے پاس پہونچا تو پولیس نے مجھے بھی اور لوگوں کے ساتھ گرفتار کر لیا۔

فضل الٰہی نے بیان کیا میں ۳ - اگست کی صبح کو مسجد میں نماز پڑھنے آیا تھا میں ہنوز مسجد ہی میں تھا کہ فیر اور ہنگامہ شروع ہو گیا۔ گر میرے ایک رشتہ دار نے کہا کہ لوگ تمہیں نکلنے نہ دیں گے۔ ہنگامہ کے بعد پولیس نے مجھے پکڑ لیا۔

نظام الدین کا بیان۔ میں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا چند اشیاء خریدنے کی غرض سے چوکی کی طرف جا رہا تھا۔ پولیس نے مجھے پکڑ لیا۔

اظہار سخاوت حسین۔ (طالب علم مدرسہ اسلامیہ ٹیکہ پور) میں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ میں بساطی بازار کو جا رہا تھا۔ پولیس نے چوک میں مجھے پکڑ لیا اور سیدھی لائن کی طرف لے گئی۔

بیان عزیز الرحمن۔ میں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ دوا خریدنے جا رہا تھا۔ پولیس نے چوک میں مجھے پکڑ لیا اور سیدھا حوالات بھیجدیا۔

عبد الرحیم نے کہا میں نے کوئی فساد میں حصہ نہیں لیا۔ طاق محال کو جا رہا تھا چوک میں پولیس نے مجھے پکڑ لیا۔

عبد اللہ کا بیان۔ میں نے فساد نہیں کیا۔ جوتے کو جا رہا تھا لوگوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر [illegible]

بھی مسجد کی طرف بھاگا وہیں اور لوگوں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔

اظہار فہیم۔ ایک بجے کے قریب میں بگیا گنج سے آ رہا تھا۔ زنانہ ہسپتال کے قریب مجھے گرفتار کر لیا گیا پولیس کے ایک ڈپٹی صاحب نے کانسٹبل سے کہا کہ راہ گیروں کو گرفتار کرو بلکہ رستہ بند کر دو۔ دو آدمی اور بھی گرفتار کئے گئے تھے اور مجھے سب کے ساتھ حوالات بھیجدیا گیا۔ میں نے فساد نہیں کیا۔

بشیر الدین نے بیان کیا۔ میں مکان میں سو رہا تھا فیروں کی آواز سنکر باہر سڑک پر نکل آیا۔ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا میں نے فساد نہیں کیا۔

بیان مہر الٰہی۔ میں نے فساد نہیں کیا گھر سے آ رہا تھا۔ چوک میں فیروں کی آواز سنی بچ کر بھاگنے سے پہلے پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ میں مسجد کے اندر نہ تھا۔

عبد الکریم نے اظہار دیا میں اس فساد سے آٹھ روز قبل کانپور میں آیا ہوں۔ دنگل کو جا رہا تھا۔ مول گنج [illegible] پولیس نے پکڑ لیا نہ میں عیدگاہ گیا۔ نہ مسجد سے واقف ہوں۔

عبد الوحید نے کہا۔ میں برف لینے مول گنج جا رہا تھا پولیس نے گرفتار کر لیا۔ میں نے فساد نہیں کیا۔

محمد شاکر۔ میں نے فساد نہیں کیا۔ ٹوپی خریدنے چوک میں آیا تھا۔ لوگوں کو دیکھا بھاگے آ رہے ہیں۔ ایک دوکان کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ پہلے مندر میں اور پھر حوالات میں لے گئی۔

نور محمد نے کہا۔ میں محمد پور سے ۱۰ بجے کچھ رنگ خریدنے آیا تھا پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا میں نے فساد نہیں کیا۔

عبد اللطیف طالب علم جامع العلوم نے بیان کیا۔ مجھے تو فساد کی خبر بھی نہیں تھی۔ ڈاکخانہ کو جا رہا تھا راستہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

بیان محمد لطیف۔ فساد میں شریک نہ تھا۔ میدہ بازار جا رہا تھا۔ پولیس نے مجھے راستہ میں گرفتار کر لیا۔

فقیرے نے صدا لگائی کہ میں فساد میں شریک نہ تھا۔ چوک کو نتھے باورچی کے پاس جا رہا تھا پولیس نے راستہ میں گرفتار کر لیا۔

سکندر حسن نے اظہار دیا۔ میں فساد میں نہ تھا درگا کی دوکان سے واپس آ رہا تھا صرافہ میں پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔

محمد مسیت اللہ نے بیان کیا میں فساد میں شریک نہ تھا۔ بازار سامر ی[illegible] کو جا رہا تھا چوک میں پہنچا تو کانسٹبلوں نے گرفتار کر لیا۔ اور مسجد کے منہدم حصہ کی طرف لیگئے جہاں اور گرفتار شدہ لوگ موجود تھے۔

بیان شرف الدین ماخوذ۔ [illegible]

کو اپنی دوکان واقع مول گنج میں کھانا کھا رہا تھا لوگوں کو بھاگتے ہوئے دیکھکر وجہ دریافت کی لیکن اونہوں نے کچھ نہ بتایا۔ میں دوکان بند کرکے باہر آیا پولیس نے گرفتار کرلیا اور [illegible] لے گئے۔ اور [illegible] کے ساتھ باندھکر [illegible]

اظہار احمد علی۔ مولوی عبد اللہ کے مکان [illegible] پولیس نے [illegible] کے میدان کی [illegible] پکڑ لیا اور حوالات میں لے گئے۔

بیان صبغۃ اللہ۔ طالب علم عمر ۱۹ سال [illegible] شریک نہ تھا مسجد میں بعض لوگوں کے [illegible] کی خبر سنکر باہر نکلا کہ وجہ معلوم [illegible] اور گرفتار کر لیا گیا۔

اظہار رحمت اللہ۔ [illegible] میں بہت سا مجمع دیکھکر اوس [illegible] شریک ہو گیا۔ جب [illegible] ہونے شروع ہوئے [illegible] کی بہت کوشش کی مگر [illegible] ہو گیا وہیں گرفتار کرلیا گیا۔

بیان امیر علی - اپنی لڑکی کی شادی کے [illegible] کی غرض سے مول گنج [illegible] ان لوگوں کو گرفتار ہوتے دیکھکر [illegible] اس کے بعد فیر ہونے شروع [illegible] (بشیر نعیم بنگلہ) [illegible]

ایوب نے بیان کیا میں فساد میں شریک [illegible] نے مجھے گرفتار کرلیا میں نے فساد [illegible] نہیں دیکھا۔

[illegible] نے کہا۔ میں فساد میں شریک [illegible] کے قریب [illegible] سے [illegible] بازار کی چوکی کے پاس پولیس نے مجھے گرفتار کرلیا۔

بیان عبد الغنی [illegible] میں فساد میں موجود [illegible] گرفتار کیا گیا اور [illegible] میں [illegible] گئے۔

[illegible] یوسف نے بیان کیا [illegible] شریک [illegible] ہوئے تھے چوکی میں گرفتار کیا گیا۔

[illegible] نے کہا میں فساد میں موجود [illegible] جوک کو جاتے ہوئے مجھے نائیل بازار میں گرفتار کیا اور پولیس تھانہ لے گئے۔

بیان [illegible] حسین - میں شریک فساد نہ تھا۔ مسجد کو جاتے ہوئے مجھے مول گنج میں گرفتار کیا گیا۔

اظہار [illegible] بیگ - میں فساد میں شریک نہ تھا۔ [illegible] کو جارہا تھا پولیس نے چوک میں گرفتار کر لیا۔

حمید اللہ نے بیان کیا کہ فساد میں شریک نہ تھا چوک کو جا رہا تھا پولیس نے راستہ میں گرفتار کر لیا۔

بیان سمیع اللہ - میں شریک فساد نہ تھا

میں نے لا الٰہ الا اللہ کے نعرے اور فیر ہونے کی آواز سیدہ بازار میں اپنے گھر سے سنی جب فیر بند ہو گئے تو دیکھنے کو گھر سے باہر نکلا۔ پولیس نے مکان کے دروازہ پر مجھے گرفتار کر لیا۔

اظہار جان محمد - میں اپنے گھر میں تھا جب فیر ہونے کی آواز سنی اپنے بھائی کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا۔ دو کانسٹبلوں نے مجھے مول گنج میں گرفتار کر لیا۔

قایم مقام سول سرجن کا بقیہ بیان

کپتان سمپسن قایم مقام سول سرجن کی بقیہ شہادت ہوئی اور اونہوں نے اپنی رپورٹ پڑھکر سنائی جس میں ہر قسم کے ملازمان پولیس کو جو زخم وغیرہ لگے تھے اون کی تفصیل درج تھی۔ مسٹر بوائز [illegible] نے [illegible] ملاک [illegible] کی تعداد دریافت کی جو اس کے زمانہ قایم مقامی میں فوت ہوئے۔ گواہ نے جواب دیا کہ کل ۱۲ آدمی فوت ہوئے جس میں ایک کانسٹبل اور ایک ہندو تھا۔ کانسٹبل جو سادہ کپڑوں میں تھا قریب المرگ حالت میں ہسپتال لایا گیا تھا اس کو گولیوں کے کئی زخم لگے تھے جب تک میں [illegible] رہا [illegible] شکایت نہیں کی [illegible] کے زخموں میں [illegible] رکھی جاتی [illegible] کو جب میں نے زخمیوں کی پٹیاں کھولیں تو ڈاکٹر [illegible] مدد دی۔ گیونیوا کے زخموں سے میری مدد [illegible] کے زخم [illegible] گواہ کا ابھی بیان ختم ہوا۔ [illegible] محفوظ رکھی گئی [illegible] زخموں کے متعلق [illegible] اور گواہ پیش کرنے کے بعد استغاثہ اپنی شہادت ختم کر دیگا۔

مسٹر نارٹن پیروکار مقدمہ

مسٹر [illegible] نے عدالت کو اطلاع دی کہ مسٹر ایلی نارٹن جو ماخوذین کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کیلئے مقرر کئے گئے ہیں جمعہ آیندہ ۲۹ اگست کو کانپور پہنچیں گے اور اس وقت ڈیفنس کی طرف سے گواہان استغاثہ پر جرح کی جائے۔ علاوہ [illegible] ڈیفنس کی رہنمائی مسٹر نارٹن سے [illegible] اس لئے میں ان کی عدم موجودگی میں [illegible] نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ مسٹر نارٹن کس قسم کی جرح کریں گے نیز مہینہ کے آخری ہفتہ کی عدالت [illegible] فوجداری میں تعطیل ہوتی ہے اور ہندو مسلمان تہواروں کی بھی دو تین تعطیلات ہیں۔

بمدھر سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے [illegible] کے بیان ہوئے جن میں سے دلچسپ [illegible] ذیل [illegible]

اعظم خان نے جو ایک مسن [illegible] آدمی ہے بیان کیا کہ میں چوک سے منیر گنج کی طرف جارہا تھا آخر الذکر مقام پر پولیس نے مجھے گرفتار کرلیا اور مجھپر حملہ کیا۔ میرے بائیں ہاتھ کو خراش آیا اور دائیں کندھے میں گولی کا زخم لگا۔

عبد اللہ حسین نے بیان دینے کے وقت

کھڑا نہیں ہوسکتا تھا بیان کیا کہ میں تمباکو خریدنے کے لئے جارہا تھا اور جب میں نے نعرے سنے تو میں ڈر کے مارے دوڑ کر ایک ہندو کے جھونپڑے میں چلا گیا ایک سپاہی میرے پیچھے آیا اور اوس نے میرے بائیں ٹخنے پر بھالے کی ضرب لگائی اور پھر مجھے جھونپڑے سے باہر نکالا۔ مسجد مجھے اس مقام سے نہیں دکھائی دیتی تھی۔

ایک ملزم کے بیان کے دوران میں مجسٹریٹ نے کہا کہ میرا یہ خیال ہے کہ گولیوں کے چلنے سے پہلے ایک فوق العادت شور سنائی دیا تاہم ملزمین نے اپنے بیانات میں کہا کہ وہ صرف گولیوں کی آواز سے موقعہ واردات کی طرف گئے اور اس سے زیادہ انہیں کچھ معلوم نہیں۔ بعد کے بیانات میں تمام ملزمین نے یہ کہا کہ گو اونہوں نے بلوہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن اس پر بھی پولیس ان پر حملہ آور ہوئی اور انہیں زخمی کیا۔

نمبر ۲۔ اگست کو ۱۰۵ ماخوذین کا مقدمہ جن پر فساد کرنے اور ملازمان سرکاری کو بحالت ادائے فرایض منصبی ضرب شدید پہونچانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر ایچ۔ ایم سمتھ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ ایک ملزم گزشتہ یوم سے عدالت میں حاضر نہیں ہوسکا تھا اور اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت معرض التوا میں تھی اب اس کی سماعت دوسرے چھ ملزموں کے ساتھ ہوگی جو ہسپتال میں ہیں۔ عدالت نے باقی چھ ملزموں کے بیان [illegible] جب یہ ختم ہوگئے تو سب انسپکٹر تصدق حسین کو بغرض ادائے شہادت دوبارہ طلب کیا گیا۔ جس نے بیان کیا کہ میں نے ان ملزموں کی فہرست تیار کی تھی جو مسجد کے اندر سے گرفتار کئے گئے تھے۔ میں نے زخمیوں کی نگرانی کی اور ان کو ہسپتال پہنچنے کا انتظام کیا آٹھ یا دس زخمیوں کی آخری جماعت کے ساتھ خود ہسپتال گیا۔ ہسپتال میں بعض کے نام اور حلیئے لئے اور بعض کے دوسرے روز لکھے گئے۔

عبد الکریم ہیڈ کانسٹبل نے کہا کہ میں گھسر بازار کی چوکی پر تعینات ہوں۔ ہنگامہ کے روز وہاں بہم آدمی تعینات تھے۔ میں سادہ لباس میں عید گاہ میں شریک ہوا تھا۔ جب میں واپس چوکی میں پہنچا تو بندوقوں کی فیر کی آواز سنی اور دیکھا کہ پتھر پھینکے جارہے ہیں نیز لوگوں کو گرفتار ہوتے بھی دیکھا۔ میری چوکی کے ۸ یا ۹ کانسٹبل زخمی ہوئے تھے۔ گواہ نے ان مجروح کانسٹبلوں کے نام بھی بیان کئے۔ اس کے بعد مسٹر بوائز نے فرد قرارداد جرم کے متعلق عدالت کے روبرو تقریر شروع کی اور کہا پولیس نے ماخوذین کا چالان مفسدہ پردازی اور ضرب شدید کے الزامات میں کیا ہے۔ میں ان الزامات کو حتی الامکان محدود کرنے پر آمادہ ہوں۔ مسٹر بوائز کا پورا بیان دوسرے تاریخ

درج ہے۔ مسٹر مظہر الحق نے جواباً کہا میں نے ہی مقدمہ کے متعلق اپنا ارادہ عدالت کے سامنے ظاہر کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس معاملہ میں زیادتی کس کی ہے پولیس کی ہے یا ماخوذین کی؟ اور عدالت سشن میں چالان کرنے کی دھمکیوں سے ملزم اپنی اس روش کو تبدیل نکریں گے جس کا اختیار کرنا انہیں مناسب معلوم ہوگا۔ عدالت نے دریافت کیا کہ آیا وہ سشن سپرد کیا جانا بہتر سمجھتے ہیں مسٹر مظہر الحق نے جواب دیا کہ ملزموں کی خواہش تو اپنے گھروں کو جانے کی ہے۔ اگر عدالت انہیں سشن سپرد کرنا چاہتی ہے تو وہ وہاں بھی جوابدہی کرنے کو تیار ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ابھی تک ملزموں کو بری کرنے کی درخواست پیش کی گئی ہے۔ مسٹر حق نے کہا کہ اب میں آپ سے باقاعدہ ماخوذین کی رہائی کی درخواست کرتا ہوں۔ بجواب استفسار عدالت مسٹر بوائز نے کہا میں نے صرف یہ ظاہر کیا تھا کہ میں جرم دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند (ملازمان سرکاری کو ضرب شدید پہنچانا) پر زیادہ زور دینا نہیں چاہتا جس کی سماعت صرف عدالت سشن میں ہو سکتی ہے۔ اس سے مقدمہ واپس لینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ میں مقدمہ واپس لیتا ہوں کیونکہ عدالت ہائیکورٹ کلکتہ کا یہ فیصلہ ہے کہ سرکار دو الزاموں میں سے ایک واپس نہیں لے سکتی۔ میں اس فیصلہ کو صحیح نہیں سمجھتا۔ مسٹر بوائز نے کہا مذکورہ بالا بیان میں میں نے اپنی روش بالکل صاف ظاہر کردی تھی اور اگر ماخوذین کی طرف سے بوازمنل کا عذر نہ اٹھایا جاتا تو انہیں ضمانت پر رہا ہوئے عرصہ گذر گیا ہوتا کیونکہ اس صورت میں اون پر صرف مفسدہ پردازی کا مقدمہ چلایا جاتا۔ ماخوذین کے پیروکار کی طرف سے جو روش اختیار کی گئی ہے وہ موکلوں کے حق میں بہتر نہیں ہے جنہیں سارا وقت قید میں کاٹنا پڑتا ہے اس پر کچھ دیر تک مباحثہ ہوتا رہا اور مسٹر مظہر الحق سے عدالت نے سوال کیا کہ کیا تم ایمانداری سے ان لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کر رہے ہو۔ مسٹر حق نے جواب دیا بلاشک و شبہ۔ میں ایمانداری سے ان لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔

لنچ کے بعد بوقت دو بجے عدالت کا اجلاس سماعت مقدمہ کے لئے شروع ہوا عدالت نے دریافت کیا کہ آیا ڈیفنس سرکاری نقطہ خیال سے مقدمہ پر غور کرنیکے لئے راضی ہے۔ مسٹر مظہر الحق نے کہا کہ مقدمہ کی موجودہ صورت میں ڈیفنس خود کسی منجھدہ میں پڑنا نہیں چاہتا استغاثہ کو اختیار ہے کہ اپنی ذمہ داری پر جو کچھ چاہے کرے مسٹر بوائز نے حسب ذیل تحریری بیان داخل کیا اور دکلا فریقین نے کسی قدر بحث کی ہونیکے بعد اجلاس عدالت ۲۶ تاریخ تک ملتوی ہو گیا۔

صاحبزادہ آفتاب احمد نے بھی آج پیروی مقدمہ میں حصہ لیا نیز ذکر الرحمٰن وکیل بی بی آج پیروی مقدمہ

مسدسِ حاذق کا روپیہ

ہمارے سوز دوست مولوی علا حضرت خاں صاحب حاذق نے مدینہ کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک مضمون مسدس حاذق کے روپیہ کے متعلق لکہا تہا لیکن افسوس ہے کہ سب ایڈیٹر صاحب دبدبۂ سکندری رامپور نے اوس کا نہ تو کوئی جواب دیا اور نہ مسدس کا روپیہ انجمن ہلال احمر میں داخل کیا۔ آج ایک اور مراسلہ اس کے متعلق درج ذیل ہے، امید ہے کہ سب ایڈیٹر صاحب دبدبۂ سکندری اس کو غور سے پڑہینگے اور مسدس حاذق کا معاملہ نیک نیتی سے طے کردیں گے دنیا میں اس سے زیادہ کوئی ثواب نہیں کہ انسان اپنے معاملات صاف رکہے۔ اور حقوق العباد کو تلف نہ ہونے دے۔ (ایڈیٹر)

۲۲ - جولائی ۱۹۱۳ء کے اخبار مدینہ بجنور میں ایک مضمون بعنوان "زرقیمت مسدس حاذق کہاں گیا" شائع ہوا تہا (جو پروفیسر حاذق صاحب کی طرف سے تہا) یہ مضمون میری نظر سے بہی گذرا حاذق صاحب نے اس مضمون میں تمام واقعات وحالات بذریعہ خط وکتابت اون کے اور [illegible] صاحب سب ایڈیٹر دبدبۂ سکندری رامپور کے مابین پیش آتے رہے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حاذق صاحب نے ایک مسدس موسومہ بہ (محاربات ترکیہ و اطالیہ) حسب تجویز سب ایڈیٹر صاحب موصوف سب ایڈیٹر صاحب کو چہپنے کو دیا تہا اور قرار یہ پایا تہا کہ اس کا روپیہ مقامی انجمن ہلال احمر میں دیدیا جائیگا۔ اسکی پندرہ [illegible] جلدیں [illegible] و [illegible] کہنو میں بہ [illegible] و ذریعہ سب ایڈیٹر صاحب [illegible] پہنچ [illegible] کی تحریر سے ثابت ہے۔

[illegible] مدینہ کی حالت [illegible] سب ایڈیٹر صاحب [illegible] ثبوت [illegible] کچہ [illegible] اور [illegible] حاذق صاحب [illegible] صاحب کے جملہ سوالات کا [illegible] جواب [illegible] تعجب [illegible] سب ایڈیٹر صاحب [illegible] دبدبۂ سکندری [illegible] حاذق صاحب [illegible] حاذق صاحب کے [illegible] نسبت مسدس قبول [illegible]

مسدس ہی حسب تحریر سب ایڈیٹر صاحب آچکے تہے تو وہ روپیہ مقامی انجمن کو ابتک کیوں نہیں دیا گیا ارقام فرماتے ہیں کہ جلدوں کے آڈر جو آئے ہیں وہ میرے معتقدین اور مریدوں کے ہیں جنہوں نے میری ارادت کی قدر کی ہے نہ کہ آپکے مسدس کی اور یہ کہ آپ "حاذق" کو ملک میں جانتا کون ہے۔ (حالانکہ اصلیت اور واقعیت یہ ہے کہ مسدس مذکورہ عنوان اپنی طرز وانداز میں آپ ہی اپنی نظیر ہے جس کے باعث وہ مقبول عام بہی ہوچکا ہے اور قبل از طبع تمام اخبارات میں نکل چکا ہے۔ اگر سب ایڈیٹر صاحب کی خواہش ایسی ہی تہی کہ روپیہ نہ دیا جائے تو اونکو مسدس مذکور کے دیباچہ میں جو اون کی طرف سے لکہا گیا ہے یہ اعلان (کہ میں اس کا روپیہ چندہ ہلال احمر میں دینے کے سوائے کسی قسم کا ذاتی تصرف اور مفاد اس کے ذریعہ سے گناہ عظیم تصور کرتا ہوں ہاں صرف اتنے نفع کا شریک ہوں کہ جو رقم اس ذریعہ سے فراہم ہوجائے وہ مقامی انجمن ہلال احمر تک پہنچاکر اجر آخرت کا استحقاق حاصل ہوجائے) شائع کرتے ہوئے ذرا ہی خیال نہ ہوا۔ افسوس کہ ایک شخص تو بہزار مصیبت وجانکاہی اپنا بیش بہا وقت صرف کرکے قوم کی خدمت کرے اور دوسرا اسکی محنت سے ناجائز فائدہ اٹہانا چاہے۔ کیا دنیا میں ابہی ایسے لوگ زندہ ہیں جنکے دل میں ذرا خوف خدا نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب قوم وہ قوم نہیں جسے اپنے نیک وبد میں امتیاز نہ ہو وہ اپنے گمراہ کن لیڈروں کو اچہی طرح پہچاننے لگی ہے۔ اب میں بہ سب ایڈیٹر صاحب و ایڈیٹر صاحب کی جانب رجوع کرتا اور اون سے مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ زر قیمت مسدس حاذق حسب وعدہ مقامی انجمن ہلال احمر تک پہنچادیں یا حاذق صاحب کو دیدیں کہ وہ خود بحیثیت مالک اور واہب ہونے کے اپنے ہاتہ سے دیدیں چار آنہ فی جلد کے حساب سے ۱۵۰ آ جاتی کی ایک بڑی رقم ہوتی ہے کوئی معمولی رقم نہیں ہے کہ قوم اسکی پروا نہ کرے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ حسب قول پروفیسر حاذق صاحب (بحوالہ خط سب ایڈیٹر صاحب جسکو میں بہی دیکہہ چکا ہوں) اکثر جلد کی فرمائشیں جب قبل از طبع مدت آچکی تہیں اور باقی رہی تہیں تو پندرہ سو جلدوں کا بعد از طبع جلد ہی فروخت ہوجانا ایک امر بدیہی ہے چہ جائیکہ مدت چہ ماہ گذرچکے۔ حاذق صاحب نے [illegible] میں کہ [illegible] اگر کچہ جلدیں [illegible] مطلع کیا جائے اور جہاں [illegible] ایڈیٹر صاحب جلدیں دیدیں [illegible] انکار وہیں [illegible] دیدیا جائے گا۔ [illegible] کوئی [illegible] [illegible] سب ایڈیٹر صاحب [illegible] جواب [illegible] ورنہ اگر [illegible] روپیہ [illegible] دیدیں گے تو [illegible] ہونگے۔

خاکسار

محمد تعیم الدین بی اے (علیگ)

مانشنڈنٹ کالج علیگڈہ

حال وارد المورڈہ

مطائبات

منکر مے بودن وہمرنگ مستاں زیستن

معترض ہیں مجہہ پہ میرے مہربانانِ قدیم
جرم یہ ہے۔ میں نے کیوں چہوڑا وہ آئین کہن

میں نے کیوں لکہے مضامین سیاست پے بپے
کیوں نہ کی تقلید طرز رہنمایان زمن

کانگرس سے مجکو اظہار برأت کیوں نہیں
کیوں حقوق ملک میں ہوں ہندوں کا ہمسخن

خیر میں تو شامت اعمال سے جو ہوں سو ہوں
آپ تو فرمائے کیوں آپ نے بدلا چلن

آپ نے شملہ میں جاکر کی تہی جو کچہ گفتگو
ماحصل اسکا فقط یہ تہا پس از تمہید فن

سنی بازو سے ملیں جب ہندوں کو کچہ حقوق
اس میں کچہہ حصہ ہم کو بہی بہر تیمن

یعنی جاکر شیر جب جنگل سے کرلائے شکار
لومڑی پہنچے کہ کچہہ مجہہ کو بہی لے سرکار زن

لیکن اب تو آپ کی بہی کہلتی جاتی ہے زباں
آپ بہی اب تو فرماتے ہیں وہی طرز سخن

اب تو مسلم لیگ کو بہی خواب آتے ہیں نظر
اب تو ہے کچہہ اور طرز نغمہ مرغ چمن

ملک پر اپنی حکومت چاہتے ہیں آپ بہی
تہا یہی تو منتہائے فکر یاران وطن

آپ نے بہی اب تو نصب العین کہا ہے وہی
کانگرس کا ابتدا سے ہے جو موضوع سخن

آپ بہی تو جادۂ (سید) سے اب ہیں منحرف
اب تو اوراق وفا پر آپ کے بہی ہے شکن

جب یہ حالت ہے تو پہر ہم پر ہی کیوں خشم وعتاب
منکر مے بودن وہمرنگ مستاں زیستن

(شبلی)

در پردہ

لیگ میں بہی اور کالج میں بہی پردہ راز کا
رازکے پردہ میں کوئی مشکل نمایاں نہ ہو

ڈال کر پردہ جو بیٹہے آپ تو ہی کام پہ
کیا خبر ہم کو کہ کیا پردہ میں ہو اور کیا نہ ہو

لیگ یا کالج کا جلسہ بزم نسواں تو نہیں
جس کے مجمع میں مناسب دخل مردوں کا نہ ہو

کیوں ایڈیٹر سے بجٹ کی بحث کا اخفا کیا
کیا چہپانے کی ضرورت صرف گر بیجا نہ ہو

قوم کا کام اور چشم قوم سے پنہاں رہے
آپ ہی لکہئے کہ آخر اسکو شک ہو یا نہ ہو

آپ کی میراث میں عزت نہ کالج ہے نہ لیگ
قوم کی چیزیں ہیں یہ کیوں قوم کو پروا نہ ہو

سب ایڈیٹر متفق ہوں ایسے جلسوں کے خلاف
ہیں یہ لیگ اور کالج کی کہ [illegible] خفا نہ ہو

ہے مناسب حالت ان دونوں کی ٹہیک تارے
گر نہ کہینچیں جنتری میں [illegible] توسیہ بادہ ہو

قوم کے دشمن خود اہل قوم ہیں دیکہہ اے خدا
یا تو دنیا میں رہے قوم اور یا دنیا نہ ہو

(کرشمات المنان)

انکشاف حقیقت

زندگی یہ ہے کہ دم لینے کی مہلت ہی نہیں
مرہی جاتے ہم مگر اسکی اجازت ہی نہیں

[illegible] اوس [illegible] کرتے ہیں جو
اُس سے ہو کار اہم کیا جسمیں ہمت ہی نہیں

کام تو ذمت کے ہیں اور عزتوں کی آرزو
کیسی نادانی ہے یہ قانون قدرت ہی نہیں

تنگ عزت نام رکہ چہوڑا ہے جسکا دوستو
وہ تو وہ ذلت ہے بڑہکر جس سے ذلت ہی نہیں

[illegible] کا شرافت نام رکہکر کہہ دیا
[illegible] بنتے ہیں جتنے وہ شرافت ہی نہیں

[illegible] اظہار نسبت جبکہ نفرت دل میں ہو
ہے خدا کا شکر [illegible] عادت ہی نہیں

[illegible] سب نام ہے خود دشمنی کا نام کو کچہ
دوستوں سے بیوفائی کی شکایت ہی نہیں

ہے پیمان وفا باندہے جنہوں نے بارہا
ہمنے دیکہا آنکہ میں اون کی مروت ہی نہیں

بندۂ دام ودرم کیا جانتے کیا تہے ہیں ہم
جسکو وہ کہتا ہے عنت وہ تو عنت ہی نہیں

اکبر

(کیف بلبن)

ترکی سفیر جنرل حضرت خلیل خالد بک کا بمبئی میں استقبال

۲۲ ستمبر ۱۹۱۳ء کو ۱۱ بجے دن کے انڈیا جہاز میں سفیر موصوف بمبئی کے بندرگاہ پر رونق افروز ہوئے مسلمانان بمبئی کا ایک مجمع کثیر اپالو بندر پر صبح کے سات بجے سے سفیر صاحب کی آمد کا منتظر تھا اور اکثر اسلامی محکموں معرفت سے سربر آوردہ اشخاص برائے استقبال بمبئی کے رواج کے موافق پھولوں کے ہار لیکر بندر پر حاضر ہوئے تھے انجمن اسلام بمبئی کی جانب سے حاجی یوسف سبحانی صاحب انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کی طرف سے مسٹر قادر بھائی بیرسٹر اور مدینہ منورہ کی طرف سے حکیم سراج الدین احمد صاحب کرتپوری ایک نہایت نفیس موٹر لیکر اپالو بندر پر برائے سواری سفیر صاحب آئے اور موجودہ حضرات سے ملاقات کرکے اور مسٹر ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر زمیندار کو اپنے ہمراہ لے کر اسی موٹر میں نائب سفیر مصری بک کو لینے گئے بندرہ ۲۰ منٹ کے بعد جناب نائب سفیر مصری بک صاحب و کرنیل غلام رسول خانصاحب سفیر کابل کو ہمراہ لیکر بندر پر آگئے حکیم صاحب کے ساتھ چند معزز اشخاص مدینہ منورہ بھی تھے جن کے نام جناب سیٹھ مہر علی موسیٰ و جناب سیٹھ جعفر سورت والے مسٹر علی احمد شہزادپوری۔ چند منٹ کے بعد ایک اسٹیم لانچ پر معززان شہر سوار ہوکر برائے استقبال سفیر صاحب روانہ ہوئے مسٹر ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر زمیندار و مسٹر حاجی یوسف سبحانی صاحب و حکیم سراج الدین احمد صاحب کرتپوری و مسٹر قادر بھائی بیرسٹر و کرنیل غلام رسول خانصاحب سفیر کابل و نائب سفیر مصری بک صاحب جہاز پر گئے اول حکیم سراج الدین احمد صاحب نے سفیر صاحب سے ملاقات کی اور ایک نہایت عمدہ پھولوں کا ہار جو مسلمانان مدینہ کی طرف سے لیگئے تھے سفیر صاحب کو پہنایا اور اظہار خوشنودی کیا اور مسلمانان مدینہ کی معرفت سے مبارکباد دی اسکے بعد حاجی یوسف صاحب نے چند منٹ انگریزی میں تقریر کرنیکے بعد پھولوں کا ہار پہنایا۔ مسٹر ظفر علی خانصاحب نے انگریزی میں ایسی تقریر کی کہ سفیر صاحب پر بہت بڑا اثر ہوا۔ اور سفیر صاحب نے نہایت عمدہ الفاظ میں شکریہ مسلمانان ہند کا ادا کیا۔ مسٹر قادر بھائی نے بھی پھولوں کا ہار سفیر صاحب کو پہنایا مسٹر عبداللطیف نے بھی پھولوں کا ہار پہنایا۔ نہایت گرمجوشی سے سفیر صاحب کو اسٹیم لانچ یعنی دخانی کشتی پر استقبال کرکے لائے۔ ... مولوی ... محمد صاحب ... غوث الاسلام کی طرف سے پھولوں کے ہار سفیر صاحب کو پہنائے اور بہت سے لوگوں نے بھی ہار پہنائے۔ جس وقت دخانی کشتی کنارے پر پہونچی حکیم سراج الدین نے دست مبارک سفیر صاحب کا پکڑکر اتارا اور جو موٹر راؤ بہادر مسٹر نرسی کوشر کشاؤ کی مدینہ کے مسلمانوں کی طرف سے آئی تھی اسمیں سفیر صاحب کو سوار کیا۔ حکیم سراج الدین و مسٹر مہر علی و مسٹر قادر بھائی و نائب سفیر مصری بک و مسٹر علی جمعہ سفیر صاحب کے ہمراہ موٹر میں سوار ہوئے۔ سیکڑوں ہزاروں مسلمانوں نے نہایت عقیدت سے سفیر صاحب کے دست مبارک کو بوسہ دیا آہستہ آہستہ موٹر چل رہی تھی اور سیکڑوں مسلمان موٹر کے ساتھ چل رہے تھے اسی طرح

حوادث واخبار

قسطنطنیہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ دولت علیہ عثمانیہ کے لئے پیرس میں جس قرضہ کا انتظام کیا جا رہا ہے اس کی مقدار ۲۸ ملین پونڈ (۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ) ہے۔

عازمان حجاز کے سلسلہ سفر کی بخوبی تحقیقات کرنے اور ہندوستانی حاجیوں کی مشکلات کے متعلق صحیح ترین معلومات بہم پہونچانے کی غرض سے آنریبل مسٹر غزنوی عنقریب فریضۂ حج کے لئے براہ جدہ عازم مکہ معظمہ ہونے والے ہیں وہ بمبئی سے وسط ماہ آیندہ میں حاجیوں کے ایک معمولی جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوجائیں گے واپسی میں صاحب موصوف کا ارادہ ہے کہ جدہ سے خدیوی کمپنی کے ڈاک کے جہاز میں سویز پہونچ کر قاہرہ بیروت یافہ ہوتے ہوئے دمشق جائیں اور دمشق سے حجاز ریلوے پر سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہونچیں۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار بہاونگر سے لکھتا ہے کہ مقام بریچ پورا بندر میں ایک کولی کی بیوی نے پگڑی سے اپنے شوہر کو جبکہ وہ مصروف خواب تھا باندھ کر ڈالدیا۔ اور پھر چھاتی پر چڑھکر اسکی ناک کاٹ لی۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل بی میں پاس ہونے والے مسلمان طلبا کے نام حسب ذیل ہیں۔ فیروزالدین خان بی۔ اے۔ محمد عبداللہ ایم۔ اے۔ خدا بخش بی۔ اے۔ ... المدنی۔ اے۔ محمد عارف بی۔ اے۔ فیض محمد خان بی۔ اے۔ مسلمان پانچ۔ ہندو اکیاون۔

۲۳ ستمبر کی شب کو طالب حقوق عورتوں نے مقام سیفورتھ میں ایک زیر تعمیر مکان کو آگ لگادی نقصان بہت ہوا۔

گیرس نامی ہواباز نے ایک ایروپلین (ہوائی جہاز) میں سوار ہوکر طولون سے ٹونس تک سمندر کے اوپر پانسو میل کا فاصلہ ۸ گھنٹہ میں طے کیا ہے

۱۹ ستمبر کی شام کو اخبار حبل المتین کلکتہ کے دفتر کی بنگال گورنمنٹ کے حکم سے تلاشی لی گئی اور ۱۲ ستمبر کے پرچہ کی تمام کاپیاں جس میں حادثہ مسجد کانپور کے متعلق ایک مضمون تھا ضبط کرلی گئیں۔ قابل اعتراض مضمون کا عنوان حسب ذیل ہے مسلمانوں کی شکایات دور کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی خدمت میں ایک ... اشاعت کی داخل شدہ ضمانت بھی ضبط کرلی گئی ہے۔

رفاہ عام پریس لاہور سے مزید ضمانت ایک ہزار روپیہ کی طلب کی گئی ہے۔

۲۴ ستمبر کو ڈھاکہ اسٹیشن پر ایک گورکھا سپاہی زنانہ درجہ میں سوار ہوگیا اور جب مسافر کے کہنے سے باز نہ آیا تو معز نامی سارجنٹ پولیس کو بلایا مگر گورکھا سپاہی اوس سے بھی لڑنے پر آمادہ ہوگیا آخرکار اور پولیس کے سپاہیوں نے آکر اوس گورکھے کو قابو میں کرلیا۔

مقام چٹاگانگ میں دریائے سانگو کے کنارہ پر دہقانیوں میں خوب لڑائی ہوئی دونوں کے پاس آلہ ہائے ضرب شدید موجود تھے۔ ایک آدمی جان سے مارا گیا۔ اور کئی زخمی ہوئے۔

۱۸ ستمبر کو صدر علی نامی ایک ملزم سرقہ کا مقدمہ سیالدہ کی عدالت پولیس میں پیش ہوا۔ اس شخص کا مقدمہ ۷ مرتبہ شہادت قلمبند کئے بغیر ملتوی ہوچکا تھا اور گذشتہ جولائی سے ملزم زیر حوالات تھا اس مرتبہ جب مجسٹریٹ نے ملزم سے گذشتہ سزایابی کے متعلق دریافت کیا تو اس نے مجسٹریٹ کو خوب گالیاں دیں اور جوش ظاہر کیا۔ مجسٹریٹ نے اسے دوسال قید سخت ۲۵ ضرب بید کی سزا اور جیلخانہ سے رہا ہونیکے بعد ۳ سال تک پولیس کی زیر نگرانی رہنے کا حکم دیا۔

ڈبلن کے خط رسان دھمکی دے رہے ہیں کہ وہ بڑے دن کے موقع پر ہڑتال کردیں گے۔

سات ملازمان پولیس اور ۳۵ عام باشندے ڈبلن کے فساد میں مجروح ہوکر ہسپتال میں پہونچائے گئے ہیں۔ برمنگھم اور پوڈلی کے ہڑتالیوں کی تعداد ... کام جاری کردیا ہے

مسقط کی خبروں سے ظاہر ہے کہ حملہ آور مسقط کے اندرونی علاقہ میں اپنی قوت مستحکم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور مسقط کو فی الحال اپنی حالت پر چھوڑدینا چاہتا ہے۔

۱۸ ستمبر کی شام کو انجمن اسلامیہ شملہ میں مسلمان ممبران امپیریل و پنجاب لیجسلیٹو کونسل کو گرینڈ ہوٹل میں دعوت دی۔ مجمع اچھا خاصہ تھا۔ ملک عمر حیات خان صاحب پریذیڈنٹ اور مسٹر محمد عمر سکرٹری نے مہمانوں کا استقبال کیا اور پھر اس مجمع کا فوٹو لیا گیا۔

باشندگان ضلع مدناپور کی درخواست پر بنگال گورنمنٹ نے تقسیم ضلع کی کارروائی کا عملدرآمد یکم نومبر تک ملتوی کردیا ہے۔

۱۹۱۴ء منصدقہ ایپون کے تین ہزار دو سو صندوق بغرض فروخت پیش کئے جائیں گے۔

بمبئی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا جو اجلاس ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو پونا میں منعقد ہوگا اسکی صدارت جناب نواب محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری علیگڈہ کالج نے منظور فرمائی ہے۔ اس اجلاس میں گورنر بمبئی کی ایگزیکٹیو کونسل کے ممبر مسٹر کلاڈ ہل نے بھی ایک تقریر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

ریویو

کحل الجواہر سفید

حکیم عزیزالدین احمد صاحب نے شیرکوٹ (بجنور) سے عرصہ ہوا سعید کحل الجواہر کی ایک شیشی ہمارے پاس بغرض تجربہ بھیجی تھی جسکو ہمنے تقریباً تین ماہ کے عرصہ میں کئی مریضوں پر تجربتاً استعمال کرایا حقیقت یہ ہے کہ بلامبالغہ کثیرالنفع ثابت ہوا۔ یہ سرمہ جیساکہ تجربہ سے معلوم ہوا ضعف بصر نزول الماء اور پڑوال وغیرہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا کام دیتا ہے ... چند مدت کے استعمال سے بینائی میں حیرت انگیز روشنی اور تیزی پیدا ہوجاتی ہے بعد آنکھوں کی تمام خرابیاں رفع ہوجاتی ہیں حکیم صاحب موصوف کا دعویٰ ہے کہ یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے اور بننے کے قابل آنکھوں کیلئے بھی اس کا استعمال حیرت انگیز ثابت ہوتا ہے سرمہ کے اجزا قیمتی اور ترکیب ایک کہنہ مشق و تجربہ کار حکیم حاذق کی معلوم ہوتی ہے امید ہے کہ مریضان چشم اس کے استعمال سے فائدہ پائیں گے قیمت فی شیشی ... ملنے کا پتہ۔ **ظہیرالدین ولد شیخ سراج الدین** مالک دارالشفاء۔ شیرکوٹ (بجنور) بازار گنج

حوادث محلیہ (لوکل)

نہایت مسرت کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خانبہادر میر تربیعلی صاحب پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ نہرٹیس منڈاور کو گورنمنٹ نے مجسٹریٹی درجہ دوم کے اختیارات عنایت فرمائے ہیں ہم ممدوح کی خدمت میں اس اعزاز پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

یکم اکتوبر سے پھولوں کا سالانہ دنگل شروع ہے۔

ایک ہفتہ سے ایک بائیسکوپ کمپنی تماشہ کررہی ہے افسوس ہے کہ اس خوشک سالی کے موسم میں بھی مخلوق خدا لہو و لعب سے باز نہیں آتی۔ سنا گیا ہے کہ ایک خاص تماشہ میں کئی ہزار آدمی شریک تماشہ ہوئے اور اب بھی لوگ کثرت سے تماشہ میں جاتے ہیں۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے۔

بارش کا پتہ نہیں دن کو اس قدر سخت گرمی و دھوپ پڑتی ہے کہ انسان بیقرار ہوجاتے ہیں۔ رات کو خفیف سردی ہوجاتی ہے۔ زراعت کی حالت نہایت مخدوش ہے۔ جانوروں کا چارہ بالکل نہیں رہا۔ اگر بارش جلد نہ ہوئی تو ربیع کی بھی خیریت نہیں ہے۔

چونکہ مدینہ اور صحیفہ کے دفتر جدا جدا ہوگئے ہیں اسلئے خریداران و معاونین خط وکتابت میں صرف مدینہ کا پتہ لکھا کریں ورنہ عدم وصول کی شکایت ...

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

صرف ۲۰ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک کیلئے حمائل شریف مترجم مجلد جنا شدہ کے پانچ روپیہ کی بجائے ایک روپیہ آٹھ آنہ کرئے

طرز صنعت - حرفوں کی خوشنمائی موتی کی ... لڑی ... چھپائی ایسی جیسے شاہی ارشاد ... کے ترشے ہوئے نگینہ - کاغذ صاف چکنا ... صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری ... طرز یہ کہ ہر بسم اللہ کا حسن تحریر جداگانہ - جلد چاندی سونے کی بیلوں سے مزین - پھول تپ ... بہار ... قابل دید ... بقول کسے

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آپ ان لفظوں کے مزے نہ لیں بلکہ اصلیت جو ہر دیکھیں ... ممکن اور قطعی ناممکن ہے کہ تمام ہندوستان ... ایسی رعایت کے ساتھ ہدیہ کو ہر شہوار آپ تول سکے ہم صرف گرانما تحفہ آپکے مبارک ہاتھوں تک پہونچا سکتے ہیں فقط اس لئے کہ اس عظیم الشان ثواب میں سے کچھ حصہ لیں جو حضرات منگا چکے ہیں وہ شہادت دیتے ہیں اس امر کی کہ ہم نے رعایتی اعلان سے نہ صرف ثواب میں شرکت کی ہے بلکہ دیندار مسلمانوں کو ایسا فائدہ پہونچایا ہے جسکی نظیر ہندوستان میں کیا تمام دنیا میں نہیں مل سکتی - ان تمام امور پر مستزاد یہ ہے کہ جو صاحب اپنا نام نامی جلد کی پشت پر چاہیں سے سنہری یا روپہلی حرفوں میں تحریر کرانا چاہیں - تو اطلاع آنے پر بغیر کسی اجرت کے تعمیل ارشاد ہوگی محصول ڈاک بذمہ خریدار -

صدہا اسناد میں سے

جناب مولوی عبد الغفور رگدہ ننگر ضلع ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ حمائل شریف بحفاظت تمام پہونچی - دیکھتے ہی طبیعت پژمردہ شگفتہ ہوگئی حقیقت میں انوکھی گلشن دستکاری ہے اسکی لطیف صنائی دیکھکر چشم اہل تماشا دنگ ہے - اللہ اللہ زیبا نگارخانہ چین یا نقش ارژنگ ہے یہ حمائل تو بادشاہ جواد عالم ہی کے لایق ہے حسن خلوص وصداقت وارادت کا گواہ ناطق ہے انشاء اللہ آپ کی اس محبت واخلاص مزید کی داد رب العالمین دینگے تا ہم اسکو ہر طرح سے ایک کار خیر خیال کرتا ہوں حتی الوسع کوشش کرینگے انشاء اللہ دریغ نکرونگا - سوقت ایک درجن حمائل شریف کی آپ کو اور تکلیف دیتا ہوں کہ ان پر میرے مریدوں کے نام جو ارسال خدمت ہیں کندہ کراکر جلد روانہ کرادیجئے -

پتہ

میسرز شیخ عبد الحمید وعبد الرشید فراشخانہ دہلی سے طلب کیجئے

گرمی آتشک (نمبر ۲۳)

اپنا علاج خود کرو

زخم ہو کر بٹھوکی گلٹیاں سوج آتی ہیں اور کچھ دنوں تمام جسم میں چپ کھاؤ پھنسی گڑھے وغیرہ ہوئے سڑ جاتے ہیں سو جاتی ہیں افسوس ہے کہ لوگوں کو اس بات کی کچھ بھی نہیں اسی سے ہمیں آپکا جیسا علاج ہونا چاہئے نہیں ہوتا زخم کے ہوتے ہی لوگ شرم سے چھپاتے ہیں یہ بہت غلطی ہے اور علاج بھی نہیں کرتے ہیں اور علاج بھی کرتے ہیں تو ایسے شخص سے جو پارہ کی دوا دیتے ہیں جو جلد آرام ہونیکے عوض آخر نتیجہ خراب ہوتا ہے ایسی حالتمیں اس دوا کو استعمال کرو اور زخم کا مرہم لگاؤ قیمت

عہ - زخم کا مرہم ۵ر محصولڈاک دونوں کا ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال ... جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور جو گرمی خشکی کونین یا کسی کشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی یا دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق ہے اور ترشی کی آنکھ کھل جاتی ہے - یہ شربت جس مریض کو دیا گیا جسم ... میں اچھا ہوگیا - علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار - آتشک ... خون - بواسیر - تبخیر - مالیخولیا - اختلاج قلب - تپ محرقہ - میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے - غرض امراض قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے اور صغیرن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں - ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ... رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور زمانہ تر وخشک میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے - یہ شربت ہمارے یہاں کثرت سے تیار ہوتا ہے - قیمہ فی بوتل (عہ) دو روپے - خورد شیشی ۴ ... اونس دو اونس (۳ر) ایک اونس ۱ر

پتہ حکیم محمد حسین رضا سیوہارہ بجنور

کتاب نسوان

یعنی مستورات ہند کیلئے دستور العمل

ناظرین یہ کتاب نئی روش کی ... مفید ... یاد گار ہے جس کے متعلق ... نظر انصاف ڈالنے کرنے سے خود معلوم ہوجائیگا کہ ایسی کتاب جو مستورات کے لئے ہر وقت میں مفید تعلیم و اعلی مشیر کا کام دیسکتی ہے شریف گھروں میں کسقدر ضروری ہے لڑکپن میں خانہ داری کا عمدہ ڈھنگ وسلیقہ بتلانے کے علاوہ تمام ضروری باتیں جیسے سینا - پرونا ... کے گر کھانے پکانے کپڑے رنگنے اور حفظان ... کے طریقے اور جوانی میں شباب حاملہ زچہ بچہ کی پوری کیفیت - ضروری ہدایت اور ... کا مجرب علاج تعلیم و پرورش - اولاد شوہر وسسرال کیلئے بہترین طریقے ضروری ہدایتیں تمام معمولی بیماریاں اور مفید صنعت و دستکاری کے مجرب نسخے - اصلاح رسومات دنیا بھر کے دلچسپ حالات - جدید ... وغیرہ سب باتوں سے واقف کار بنادیتی ہے غرض معزز احباب تعلیم نسواں میں ابتک اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں چھپی بہت سے ایڈیٹران اخبار نے اسکو نہایت عمدہ بتلایا ہے جسکی ... بوجہ عدم گنجایش یہاں درج نہیں ہوسکتی - نوٹ ... حکیموں و ڈاکٹروں کیلئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے کیونکہ اسمیں تمام معمولی بیماریوں کے بطرز یونانی و ڈاکٹری ایسے عجیب وغریب مجرب نسخہ جات درج ہیں کہ ... کتب بھی دستیاب نہیں ہوسکتی کاغذ سفید عمدہ قیمت عہ

المشتہر میر غیاث الدین محلہ ... امروہہ (مرادآباد)

مردوں کی زندگی

... شباب - نامردی - جریان - ضعف باہ دماغ جگر ضعف مثانہ - لاولدی - ... در کمر ... - غرضکہ ہر قسم کی کمزوری جوانی کی تمام خلط کاریاں دور ہوکر کامل مرد بنا تا ہے نامرد کو مرد - پیر کو جوانمرد - نطفہ کو قابل اولاد - باہ اور بینائی قایم رکھنا اس روح کا کام ہے - قیمت فی شیشی عہ

طلا - جوانمردی سوائے مادرزادسستی کے ہر قسم کی کمزوری کجی - لاغری - نامردی کے تمام نقص بے ضرر دور ہوکر رگوں پٹھوں کو اصلی مثل نوجوانی کے کردیتا ہے قیمت عہ

مخصوص ... ماندہ ... تنگی ...

... انزال ... جریان ...

مبارک روح - عورتوں کے حیض ... جاری ہونا ... درد ... سفید ... عفونت کا بننا - لاولدی - اسقاط حمل ... تمام امراض دور ہوکر اولاد ... قیمت ...

سوزاک قرہ ... قیمت ...

پتہ

ڈاکٹر کالیخاں گورنمنٹ پنشنر میڈیکل ... کنجپورہ ... کرنال

حسن ... (نمبر ...)

... [illegible] ...

نمک سلیمانی

... [illegible] ...

... ستان

حسن ... [illegible] ...

... [illegible] ...

الغرض جو ... کسی ...

... [illegible] ...

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی ... لاہور

مناظر کارزار ... ہسپتال جس کا ... صفحہ ... اول ... محصولڈاک ۱۲ر ... مدینہ بجنور

تمام قیمت واپس بلکہ ساتھ انعام

جسقدر قیمت کا مال خریدو گے آپکی سب قیمت واپس کردی جاویگی بلکہ ساتھ انعام دیا جاویگا؟

ناظرین سچ مانیں او یقین کریں کہ آرام سے گھر بیٹھے سینکڑوں روپے کا مال مفت حاصل کرو بلکہ اپنے دوست احباب امیر غریب سب کو خبر کرو پھر یہ وقعہ ہاتھ نہ آئیگا۔ چونکہ ہمارے ہندوستانی بھائی اچھی چیزیں قیمت دیکر خریدنے میں گھبراتے ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت مفید تجویز نکالی ہے کہ ہر خریدار کو تمام قیمت واپس کردی جاوے۔

تمام قیمت واپس مال مفت ہیں۔ بلکہ ساتھ انعام۔ گویا آم کے آم گٹھلیوں کے دام

مہربان۔ اگر اب بھی آپکے لئے مہنگا سودا ہے تو آپکی عقل سمجھ دانائی پر صد افسوس۔ جلدی کرو آپکا ہی بھلا ہے۔ بلکہ گلی محلے میں اپنے دوست احباب کو بھی خبر کردو

آسان تجویز۔ ہم خرما و ہم ثواب مندرجہ ذیل سامان گھڑیوں و کتابوں میں سے جسقدر قیمت کا مال آپ خریدینگے اسی طرح آپکے بعد میں جو خواستیں آنے پر آپکی تمام قیمت واپس ہو ہی جاویگی۔ مثلاً بیس خریدار آنے پر نمبر اول خریدار کو۔ چالیس خریدار آنے پر نمبر دوم خریدار کو۔ ساٹھ خریدار آنے پر تیسرے نمبر کے خریدار کو۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہر بیس درخواستوں پر سلسلے وار سبکو قیمت واپس کردی جاویگی اور آپکو مال مفت میں رہجاویگا۔ اور یہ ضروری ہے کہ ہر بعد کئی خریدار واپسی کے حقدار ہوجایا کرینگے۔ گویا تمام خریداروں کو سلسلے وار تمام قیمت بذریعہ منی آرڈر محصول ڈاک خرچ کاٹ کر واپس کردی جایا کریگی اور آپکو مال **مفت** میں مل جاویگا اس سے زیادہ آپکی اور کیا خاطر کی جاوے۔

نوٹ۔ دو روپے سے کم کا خریدار واپسی قیمت کا حقدار نہ ہوگا۔ خط پر لفظ انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ ورنہ انعامی سلسلے میں آپکی فرمائش درج نہ ہوگی +

خاص انعامات۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء تک جسکی فرمائش سب سے زیادہ ہوگی اسکو ع۵ انعام۔ دوسرے درجہ والے کو ع۲ روپیہ انعام دیا جاویگا۔



رسٹ واچ

جنٹلمین و معزز اصحاب کیلئے یہ ایک نہایت بیش بہا تحفہ ہے نہایت خوشنما چاندی کی بہت پائدار ہے۔ جسکو معزز اصحاب بڑے شوق سے کلائی پر باندھتے ہیں۔ تاکہ علاوہ خوبصورتی کے وقت دیکھنے میں بار بار تکلیف نہ ہو پڑے اسکے نہایت مضبوط و پائیدار ہیں وقت دینے میں لاثانی کیا مجال کہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑجاوے گارنٹی ۲ سال قیمت پانچ روپے۔ چاندی کی سات روپے عہ روپے۔ سنہری آٹھ روپے و سات روپے عہ

ریلوے ریگولیٹر واچ

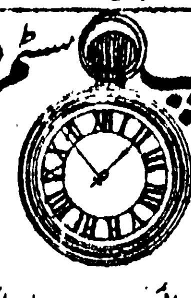
یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جسکے ڈبل بڈنجن بنا ہوا ہے وقت صحیح اور مضبوطی کی بابت آپ سب واقف ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** عہ

لونگیاں نسری ریشمی

لودیانہ کی بنی ہوئی خوش وضع خوشرنگ صوفیانہ و امیرانہ سر باندھنے کی لونگیاں ہیں لونگی نسری خوشرنگ۔ چھ۔ آٹھ روپے لونگی ریشمی آٹھ دس بارہ روپے۔ لونگی زریدار پانچ چھ۔ آٹھ لونگی پشم سادہ عام خاص تین۔ پانچ۔ چھ روپے۔ کلاہ پشاوری زریدار عہ۔ عہ۔ عہ۔ نسری صافے۔ پانچ سات آٹھ۔ دس روپے

بواسیر کی گولیاں

یاد رکھیں کہ ہماری بواسیر کی گولیاں مرض بواسیر کو خونی ہو یا بادی خواہ کتنی ہی تندتے ہو چند ہی یوم میں بالکل جڑ سے نیست و نابود کر دیتی ہیں۔ مسے خود بخود خشک ہوجاتے ہیں۔ **طرفہ** یہ کہ بند و بست بھی نہیں۔ مجرب ۴۰ گولیاں **دو روپے** منجن دندان فی بکس ۲ آنہ۔ کھانسی کی گولیاں ۶۰ عدد عہ



راسکوپ سسٹم واچ

گارنٹی دس سال

نقلی گھڑی دو اڑھائی روپے میں بھی مل جاتی ہے مگر جیب میں ۵ منٹ سے زیادہ نہ چلیگی +

اگر آپکو واقعی سستی اور عمدہ گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو اس گھڑی کو جلد خرید فرمایئے جسکی مضبوطی اور پائیداری کا ڈنکہ ہندوستان سے لیکر انگلستان تک بج چکا ہے وقت دینے میں کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اور نہایت خوبصورت ہے بیس روپیہ والی گھڑی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی یہی وجہ ہے کہ محکمہ ریلوے میں ڈاکخانہ نمبردار اور پٹواری اس گھڑی کے سوا دوسری گھڑی کو پسند نہیں کرتے دوسری دوکان سے پانچ روپیہ کو بھی ایسی گھڑی نہیں ملیگی۔ ضرور خریدیں۔ گارنٹی دس سال مع زنجیر ہمراہ قیمت درجہ اول ہے

گارڈ واچ ہے بڑے نہایت مضبوط وقت لاجواب ریل کے گارڈ و دفتر کارخانوں کے کلرک شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** اعلیٰ قسم سات روپیہ و نو روپیہ

سرمہ نورانی

نہایت ہی محنت کوشش اور تکلیف کرنے سے یہ تھوڑا سا سرمہ تیار ہوتا ہے آنکھ کی بینائی تیز کرنے میں اکسیر ہے اسکے ایک دو ماہ استعمال کرنے سے پہلے کی نسبت دوگنی تگنی نظر ہوجاویگی بیکل نظر کمزور ہوگئی ہو۔ رات کو کم نظر آتا ہو آنکھ میں تارے نظر آتے ہوں۔ لکھائی پڑھائی کا نہ یاد رہتا ہو۔ ضعف بصارت۔ دھند جالا۔ سرخی پانی بہنا۔ پڑوال خارش شبکوری غیرہ امراض کیلئے از حد مفید ہے پانچ روپیہ تولہ کو بھی ایسا قیمتی سرمہ نہ ملیگا سو لو استعمال کریں بوقت پیری بھی نظر کو جوانوں سے بہتر پاؤ گے قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ عہ۔ ایسا سرمہ کی شیشی نمونہ تین ماشہ

تار گھڑی ہنٹنگ



۱۵ سال گارنٹی

محصول عہ

یعنی وقت عین تار کے مطابق دیگی

یہ ڈبل کیس کی سنہری گھڑی ولایت کے ایک مشہور نامی کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جو خوبصورتی پائداری اور صحیح وقت دینے میں لاثانی ہے اس کے دونوں طرف ڈھکنوں پر ایسی خوبی سے ولایتی طرز پر سونا چڑھایا ہے کہ دیکھنے والوں کو ہو بہو سو روپیہ کی خالص سونے کی گھڑی معلوم دیتی ہے۔ **دراصل** اگر آپ کو سب سے عمدہ خوشنما مضبوط اور سستی گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو ہمارے کہنے پر یہی گھڑی ضرور خریدیں۔ **طرفہ** یہ کہ ڈبل کیس ہے ہے نہایت مضبوط پائیدار اور خوبی یہ کہ اس میں سیکنڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے۔ **یقین کریں** کہ اچھی سے اچھی اور قیمتی سے قیمتی گھڑی کیساتھ ہر طرح سے مقابلہ کریگی جتنی اور جس قدر محنت کرائیں کبھی خراب نہیں ہوگی یہی خاص وجہ ہے کہ ڈپٹی۔ منصف۔ مجسٹریٹ۔ تھانیدار۔ ڈاکٹر۔ انجنیر اور سپر گارڈ سٹیشن ماسٹر گھوڑے سوار وغیرہ اس گھڑی کو شوق سے خریدتے ہیں۔ بطور آزمائش ایکدفعہ تو ضرور خریدیں پھر دیکھیں آپکے دوست احباب کس طرح چھین لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ گارنٹی ۱۵ سال قیمت سنہری آٹھ روپے عہ جرمن سلور سات روپے عہ۔ محصول عہ

شاہی خضاب نو بہار

ناظرین سچ سچ یقین جانیں کہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا تیار کیا ہوا شاہی خضاب نو بہار جو خاص امیروں رئیسوں نوابوں اور عام شائقینوں کیلئے نہایت ہی بیش بہا چیز ہے اس کے لگانے سے پانچ منٹ میں بالکل قدرتی طور پر بال سیاہ نرم اور ریشم کی مانند ہو جاوینگے سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگیگا کہ خضاب لگایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے جہاں ایک دفعہ منگایا جاتا ہے بیسیوں درخواستیں آتی رہتی ہیں صرف آزمائش کریں۔ بیجا تعریف فضول ہے۔ قیمت فی بکس **تین روپے چار آنہ** سے

بال اڑانیکا صابون ہے جس جگہ کے بال اڑانے ہوں صابون کی طرح نیم گرم پانی سے لگادیں ۵ منٹ میں بال صاف ہوجاوینگے اور جلد ملائم رسیلی نہایت عمدہ خوشبودار اور بے ضرر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب امیر غریب اپنے گھر میں ہمیشہ بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۲ ٹکیہ **ایک روپیہ چار آنہ** عہ

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ پنجاب

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

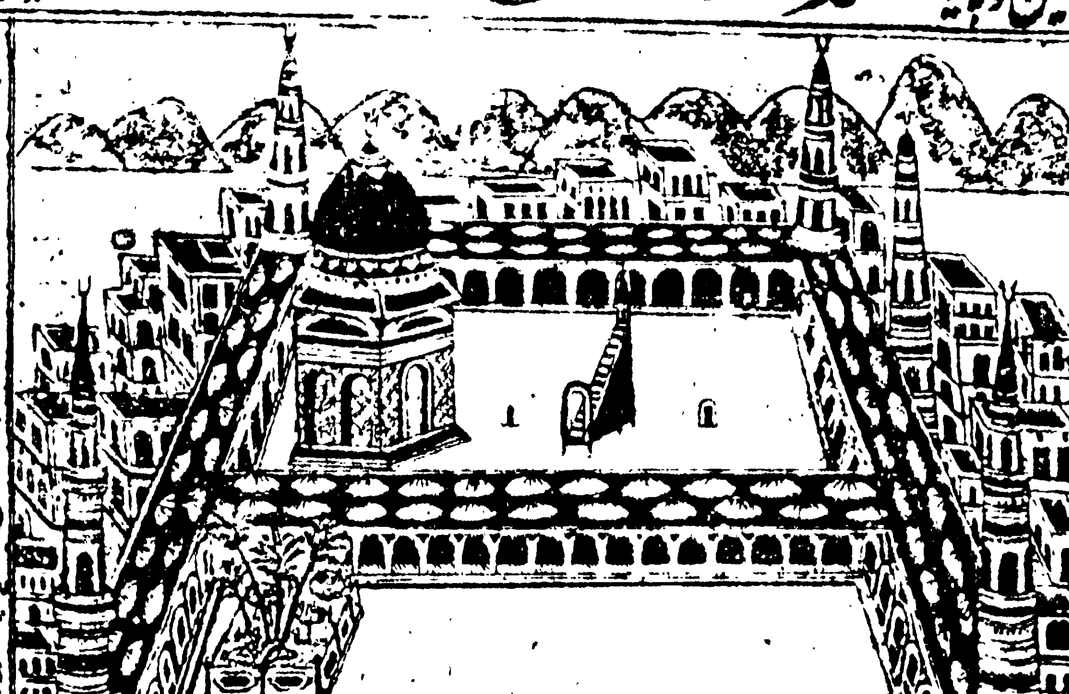
رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ مع محصول تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (ضلع بجنور) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

لندن - ۳۰ ستمبر - ترکی وبلغاری معاہدہ پردستخط ہوجانے سے بلقان میں گویا ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے جس نے نہایت نازک موقع پر دو سخت مخالف اور خون کے پیاسے دشمنوں کو باہم متفق کر دیا ہے۔ دستخط کے بعد ترکی وزیراعظم اور بلغاری ایلچی مطلق نے بدرجہ کمال دوستانہ تقریریں کیں اور باہمی اتفاق واتحاد کا یقین دلایا۔ بہتر خط سرحد کے علاوہ پرانے بلگیریا وجدید صوبجات دونوں میں مسلمانوں سے بہاری بہاری رعائتیں کی گئی ہیں ان کو جو حقوق حاصل ہوئے ہیں ان کا ترکی ممالک محروسہ کے عیسائیوں سے عمدگی سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اہالی کو توقع ہے کہ بلغاریہ سے معاہدہ یونان سے گفتگوئے مصالحت و عہدنامہ کی بنیاد ثابت ہوگی۔

دونوں لڑائیوں میں بلغاریہ کے ۹۲۸۴۴ ہلاک اور ۱۰۴۵۸۶ زخمی ہوئے۔

رئیوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ نے دول کی درخواست پر البانیہ کے لئے فوجی پولیس کا مرتب کرنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ ہالینڈ چند ڈچ افسروں کو حالت کی تحقیقات کی غرض سے بھیجاہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ آخر کار کس قدر افسروں کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لندن - یکم اکتوبر - ڈرانرو کے اسد پاشا اور دلونا کی عارضی گورنمنٹ کے مابین مسلسل رقابتوں سے البانیہ کی حالت پیچیدہ ہوگئی ہے یوروپین کمشنر مجتمع ہونے شروع ہوگئے ہیں لیکن موجودہ قومی منافرت - ابتری و بدنظمی کی حالت میں ان کا کام نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ سربی وزیراعظم - ایم پاسکس جو آجکل پیرس میں ہیں انہوں نے ایک ملاقاتی سے کہا کہ سربی سپاہ ایک ہفتہ میں مجتمع ہوجائے گی۔ جبکہ البانیوں کی سربی علاقہ میں مسلح مداخلت بیجا کوشش کی چوٹ لگائی جائے گی۔ سالونیکا کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈرانرو سے اطلاع موصول ہوئی ہے ایسرالبحر برنی نے اسد پاشا کو عیسائیوں کے مال و جان کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہرا کر اسکی ترکتازیوں کا وٹ سی پیدا کر دی ہے کہتے ہیں کہ اس نے عارضی البانوی گورنمنٹ دلونا کے پریزیڈنٹ اسمٰعیل بے کو بھی گراہوا کے عیسائیوں کے کشت وخون کے متعلق اسی طرح متنبہ کر دیا ہے۔ اسد پاشا موجودہ کیبنٹ (مجلس انتظامیہ) کی اصلاح اور صدر مقام کو ڈرانرو منتقل کئے جانے پر مصر ہے۔

بغداد - ۲ - اکتوبر - سربی سپاہ پرزرین آر پہنچ گئی ہے اگرچہ ان افواہوں کی کہ مناریہ بھی سپاہ کو حرکت میں لا رہا ہے - ہنوز تصدیق نہیں ہوئی - تاہم تجارتی حلقوں میں ان کے متعلق گبھراہٹ کا شبہ نہیں۔

یونان سے ... ترکی وبلغاریہ کے باہمی معاہدہ پر دستخط ہوگئے تب یونانی سپاہ کو دیدہ قلعج کو خالی کرکے واپس آنے کا حکم دیدیا ہے۔ اور یونانی فوج ترکی مکدونیہ سے بدگمان ہوکر مدافعت کی تیاریاں کر رہا ہے - بحری فوج مخصوص کے سات طبقات طلب کئے گئے ہیں۔

یونانی سٹیمر جو بحیرہ اسود میں تجارت کرتے ہیں حالت جنگ کے طور پر ان کے بیمہ کرانے کے متعلق استفسارات سے ڈالاوں نے سرد مہری کا سلوک کیا ہے۔

لندن ۳ - اکتوبر - آسٹریا نے نہایت زور سے سرویہ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ البانیہ کے متعلق کانفرنس لندن کے فیصلوں کو ملحوظ رکھے۔ سرویہ نے جواب دیا ہے کہ وہ صرف مدافعانہ کارروائی کر رہا ہے اور البانوی علاقہ پر تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا۔

روما ۳۰ ستمبر - اطالویوں کے چوتھے ڈویژن نے عربوں کو سخت لڑائی کے بعد دو مقامات سے خارج کر دیا - اطالویوں کے چار مقتول ۴۲ مجروح - عربوں کے دو سو کام آئے۔

طہران ۲۸ ستمبر - فوجی پولیس نے ایک سویڈن افسر کی سرکردگی سے مغرب سلطان آباد میں بوروں کے ایک بڑے لشکر کو شکست دی جو ابتک عراق میں شوخ چشمی سے چھاپے مارنے کے عادی تھے - قزاقوں نے مشہد کے متصل ایک جرمن سیاہ کو لوٹ کھسوٹ کر کپڑے تک اتار لئے۔

طنجہ کا تار مظہر ہے کہ ۲۹ - ستمبر کے تار میں واقعات غلط طور پر ظاہر کئے گئے تھے - میڈرڈ کی مراسلات بتاتی ہیں کہ ہسپانوی جنرل نے مراکو میں رسولی کو ایک اچھے جنگی موقع سے نکال دیا

قسطنطنیہ میں نہایت سخت سیلاب آیا جس سے بڑھکر ابتک نہیں دیکھا گیا - اکثر مکانات باغات اور پل بہ گئے - ایک پادری سارلین کے ۳۰ مزدور ڈوب مرے۔

لندن یکم اکتوبر - نائب السلطنت کے اصرار پر عین الدولہ نے ایران کی وزارت داخلیہ کا چارج لے لیا۔

لندن ۲ - اکتوبر - بغداد ریلوے کی شاخ الگزنڈریہ آخر اکتوبر میں کھل جائے گی۔

استنبول ۲ - اکتوبر - بحری فوج محفوظ کے سپاہیوں کو ... دن کے اندر ... کے نیچے فراہم ہونے کا حکم ہوا ہے - حالات کے غیر متیقن ہونے کی وجہ سے قومی مدافعت کے نام مستعفری تجویزوں میں مصروف ہیں - بعض جزائر ایجین کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے متعلق ترکی کے تازہ مطالبہ کو یونان حالت نازک بنانے والا تصور کرتے ہیں مگر ترکی کو بھی تصفیہ کو موقوف تو ہیں - یونان کے مرحم سے متہم کرتا ہے اور یہ کہ اس سے گفتگو کی بنیاد : بلکہ یہی بڑی بات تھی کہ صرف دو چھوٹی چھوٹی باتوں میں اختلاف رہ گیا تھا یونان ان باتوں پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے مگر جزائر کی بحث شروع کرنے پر قطعی منکر ہے۔

اخبار
مدینہ
۸۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۷۔ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

مسئلہ نیابت

قوم کے حقیقی قایم مقام کون ہو سکتے ہیں

حادثہ کانپور نے جہاں ہندوستان میں بعض دیگر کار آمد قومی ملکی اور مذہبی مباحث کو شروع کر دیا ہے وہاں قوم کی قایم مقامی کی بحث بھی چھڑ گئی ہے۔ مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ اور مسٹر وزیر حسن سکرٹری مسلم لیگ کی روانگی انگلستان اس بحث کی محرک اور نواب صاحب رامپور کی صدارت والا دہلی کا جلسہ اس کا مؤید ہو گیا ہے روانگی انگلستان کے مخالف ایک طرف تو اس کام کو قوم کی حقیقی نیابت سے جدا مانتے ہیں اور دوسری جانب ظاہر کرتے ہیں کہ قوم کی نیابت صرف قوم کی منظوری و اجازت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

قوم کے بعض ناعاقبت اندیش افراد اس قسم کی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں کہ صورت معاملہ سے آگاہی حاصل نہیں کرتے اور اپنی رائے ظاہر کر دیتے ہیں۔ مسٹر محمد علی کی روانگی انگلستان ہی کمزور رائے کا شکار ہوئی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس خاص موضوع پر بحث کریں مناسب سمجھتے ہیں کہ مسئلہ نیابت پر ایک نظر ڈالیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قوم کے حقیقی قایم مقام کون ہو سکتے ہیں۔

قوم کے قومی۔ ملکی اور مذہبی معاملات میں جو آرائے قبول کی جا سکتی ہیں وہ صرف اون افراد کی آرائے ہو سکتی ہیں جو قومی ملکی اور مذہبی معاملات سے کما حقہ واقف ہوں اور اون کو تعلق کافی تجربہ بھی رکھتے ہوں بنا بریں اگر کوئی معمولی شخص کسی معاملہ میں رائے دیگا تو وہ قابل شنوائی نہیں ہوگی۔

اس لئے سب سے پہلی بات قومی معاملات میں مناسب آرائے کا حصول ہے دوسری بات حصول آرائے میں یہ دیکھنے کی ہے کہ رائے دہندہ اپنی رائے میں کوئی نقص کسی قسم کا تعصب یا مخالفت کوئی ذاتی نفع یا خود غرضی اور کسی کی طرفداری تو نہیں کرتا اگر رائے دہندہ اپنی رائے میں ان تمام امور سے پاک ہے اور معاملہ کی نسبت سیاق و سباق سے پورا واقف ہے تو اوسکی رائے قابل قبول ہوگی اور اس قسم کی آرا میں کثرت تعداد پر فیصلہ کیا جائیگا۔ اس قسم کی رائیں جس ذات کیلئے حاصل ہو جائیں وہی قوم کا حقیقی قایم مقام ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ جس شخصیت کے لئے اس قسم کی رائیں کثیر تعداد حاصل کر چکی ہیں کیا وہ اس کا اہل ہے یا نہیں اوسکی اہلیت کا اندازہ اوس کے کاموں اور خدمات سے ہو سکیگا۔

اگر وہ قایم مقام قوم جس کو قوم نے انتخاب کیا ہے جادۂ قومیت سے منحرف ہو جائے۔ یا قوم اوسکی نیابت سے ضرر اٹھائے تو قوم کو حق ہوگا کہ اوسکو نیابت سے برطرف کر دے اور اوسکی رائے کو اوس کے منہ پر مار دے۔

نیابت کے لئے یہ امر بھی ضروری ہے کہ اس کی مذہبی زندگی قابل وثوق ہو اوسکی قومی خدمات لایق ستایش ہوں اوس کے جذبات۔ خیالات حرکات اور معاملات صحیح اسلامی زندگی کا پتہ دیتے ہوں۔

مذکورہ بالا اصول کو پیش نظر رکھکر مسئلہ نیابت پر نظر ڈالی جائے۔ مسٹر محمد علی اور مسٹر وزیر حسن اگرچہ مذہبی زندگی کی نوعیت سے زیادہ قابل وثوق نہ ہوں لیکن جس اہم نیابت کے فرض کو وہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں وہ اوس کے اہل ہیں اور اگرچہ قوم نے انفرادی حیثیت سے اون کی روانگی پر کوئی رائے نہیں دی اور نہ اونہوں نے اس کے متعلق کسی سے استمزاج حاصل کیا ہے لیکن قوم کے صائب رائے اصحاب کو اون پر اعتماد ہے اور اون کی روانگی کو صائب الرائے ارکان قوم نے پسندیدگی و نظر امتنان سے دیکھا ہے جیسا کہ نواب وقار الملک بہادر کے اوس جواب سے معلوم ہوتا ہے جو آنہوں نے اس روانگی کے سوال پر فرمایا تھا۔ ممدوح کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

میرے نزدیک بحالت موجودہ ان صاحبان (مسٹر محمد علی و مسٹر وزیر حسن) کا انگلستان جانا اور برٹش پبلک کو مسلمانان ہندوستان کی خدمات و خیالات اور مشکلات پر متوجہ کرنا بے حد مفید ہے اور دونوں صاحب تمام مسلمانان ہند کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ان وجوہ سے اگرچہ مسٹر محمد علی و مسٹر وزیر حسن کو قوم نے انتخاب کر کے نہیں بھیجا لیکن چونکہ قوم کو اور صائب الرائے ارکان قوم کو ان پر اعتماد ہے اس لئے یہ حضرات قوم کے حقیقی قایم مقام ہیں اور قوم کو ان کے کاموں۔ ان کی خدمتوں اور ان کی معلومات پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ اسلئے جو اشخاص اس روانگی کے خلاف ہیں اور ان کو قوم کا صحیح قایم مقام تصور نہیں کرتے اون کی رائے نقص۔ تعصب خود غرضی اور ذاتی مخالفت سے خالی نہیں اور ان ہی وجوہ سے اون کی رائے کو کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔

مسٹر محمد علی مسٹر وزیر حسن اور منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار اون حقیقی قایم مقامان قوم میں ہیں جن کے لئے قوم سے مزید آرائے اور استمزاج حاصل کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ مسٹر محمد علی مسٹر وزیر حسن اور منشی محبوب عالم قوم کو جس خطرہ اور مشکلات میں دیکھ کر قوم کی نیابت کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور اپنے ذاتی کاموں اور منافع پر لات مار دی ہے اوس سے اون کا قومی خلوص قومی محبت اور مذہبی جذبات کا کافی اندازہ ہو سکتا ہے مخالف حضرات کو چاہئے کہ وہ کم از کم ایک دو مرتبہ ہی اس طرح اپنے فوائد کو قوم کی بھلائی پر قربان کر کے دکھائیں اور اپنی بھی قومیت پرستی کا ثبوت دیں۔ کیا خوب کہا ہے ؎

گر جاں طلبی مضایقہ نیست
ور زر طلبی سخن درین ست

اسوقت انسان کو سب سے زیادہ محبت دولت سے ہے جس کے لئے انسان اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس لئے وہ قومیت پرست جو قوم کے حقیقی نمایندوں کی خدمات پر نکتہ چینی کرنے کے عادی ہیں ذرا آگے بڑھ کر دیکھیں اور اپنے مال و دولت کو قوم کے فوائد پر قربان کریں۔

ہمیں نہایت افسوس ہوتا ہے اون افراد پر جو خود کچھ کرنے کی قابلیت سے معرا ہیں اور کام کرنے والوں پر اعتراضات کی بوچھار اون کے کاموں پر نکتہ چینیوں کی بھرمار اپنا فرض خیال کرتے ہیں انہیں غور کرنا چاہئے کہ جس طرح قوم کی خدمت دوسرے کر رہے ہیں اور ہر ایک فرد پر قوم کی خدمت واجب ہے وہ بھی اس میں کچھ حصہ لیں اور جو نقص یا کمزوریاں دوسروں کے کاموں میں انہیں نظر آئیں وہ اون کی تکمیل کر دیں۔ اب وہ وقت نہیں ہے کہ باتیں بنائی جائیں اور کام سے جی چرایا جائے کام کا وقت ہے اور کام کرنے ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔

دوسری بحث دہلی کا جلسہ ہے اس جلسہ کے متعلق معزز معاصر زمیندار میں بعض بہی خواہان قوم کی جانب سے یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ یہ جلسہ اون اکابر قدیم کی مخالفت میں ہوگا جو اپنے قلب میں قوم کی خالص محبت رکھتے ہیں اور جلسہ میں وفاداری کے نمایشی رزولیوشن پاس کر کے اوس وفاداری کو نمایاں کیا جائیگا جو بخیال خویش اون میں کمزور ہو گئی تھی یا بالکل نہ تھی۔

جلسہ کی نوعیت چونکہ قوم کی متفقہ آواز کے خلاف تھی اس لئے بعض ہمدردان قوم بلا طلب جلسہ میں شریک ہوئے اور پھر جو کچھ جلسہ میں ہوا اوسکی تفصیل کسی دوسری جگہ درج ہے۔

اس جلسہ کا تعلق ابتدا میں صرف اون لوگوں سے تھا جو قومی نیابت کے حقیقی مفہوم سے آشنا نہ ہونے کے ساتھ ہی بیجا مدح سرائی کے عادی اور خصوص خادمان قوم و ملک کی صدا و خدمات کے ہمیشہ سے مخالف رہے ہیں دیکھنے کو تو اس جلسہ کے شرکا میں ایسے بڑے بڑے آدمیوں کے نام ہیں جو ہمیشہ خادم قوم ہونے اور ملک و ملت کی جاں نثاری کا فرض ادا کرنے کے مدعی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی بیجا مدح سرائی اور نمایشی وفاداری نے انہیں جادۂ مستقیم سے منحرف کر دیا ہے اور وہ ایک ایسی راہ پر چلنا چاہتے ہیں جو قوم کو حلقہ بگوش اور بیجا حضور کہنے کے دائرہ میں رہنے اور اپنے جائز مطالبات کو ترک کر دینے کی تعلیم کرتی ہے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ بعض خالص خادمان قوم کی کوشش سے ان نمایشی وفاداران کی کوشش مسلک کا جال ٹوٹ گیا اور قوم کی پاکیزہ خواہشوں کے آفتاب نے انکی کوششوں کے مانند چراغوں کو بجھا کر بے نور کیا حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ وفاداری کو بٹہ لگانے والے حضرات اپنی خفیہ کوششوں میں کامیاب ہو جاتے تو قوم ایک خطرہ میں پڑ جاتی۔

بلقان میں ایک اور جنگ کا اندیشہ

جنگ بلقان کے دو۔ دور گذر چکے ہیں۔ پہلا دور وہ تھا کہ ایک طرف تو بلقانی ریاستیں پانی کے ریلے کی طرح ٹرکی پر چڑھ دوڑیں اور دوسری طرف نکمی ٹرکی وزارت نے اپنے ہاتھوں سے حکومت کی بیخکنی کیلئے دشمنوں کو فتوحات کا موقع دیا اور ٹرکی کے بہت سے مقبوضات اوس کے دست تصرف سے نکل گئے۔ دوسرا دور وہ تھا کہ بلقانی ریاستیں تقسیم فتوحات میں باہم دست وگریبان ہوئیں اور ٹرکی اس موقع کو غنیمت سمجھکر آگے بڑھی اور کچھ مقبوضات واپس لے لئے۔

یہ دونوں دور بجائے خویش نظام عالم کا ایک حیرت انگیز کرشمہ تھے آخری دور نے بلقانی رشتۂ اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا اور ہر ایک ریاست بجائے خویش اپنے فوائد کے مقابلہ میں دوسرے کی ضرر رسانی اور تضحیک میں حصہ لینے لگی۔ چنانچہ اس مغائرت کے اندیشہ اور خطرہ سے متاثر ہو کر بلغاریہ نے کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پاکر ٹرکی پر اعتماد کیا اور ایسی شرائط پر ٹرکی سے صلح کر لی جس کے لئے ابتک وہ تیار نہ تھا یعنی ایڈریانوپل۔ قرق قلعسی وغیرہ مشہور مقامات ٹرکی کے پاس رہنے دینے اور اسلامی آبادی کے حقوق کی سناظت کا ذمہ دار ہونے پر بلغاریہ رضامند ہو گیا اور معاہدہ صلح پر برضا و رغبت دستخط کر دئیے بلغاریہ کا بیان ہے کہ ترکوں کے دوبارہ ایڈریانوپل پر قابض ہو جانے میں یونانی شرارت کو بہت کچھ دخل ہے یونان نے ٹرکی کو اون تاریخوں سے آگاہ کیا جن میں بلغاری افواج مقامات مذکورہ سے کسی دوسری سمت میں جانے والی تھی اور ترک اس آگاہی سے فائدہ اٹھا کر رہے۔ ٹرکی و بلغاریہ کے معاہدہ نے بلقانی ریاستوں میں ایک کھلبلی پیدا کر دی ہے اور یونان تو اس سے اس قدر متاثر ہوا کہ ٹرکی افواج کی معمولی نقل و حرکت کو اپنے مفتوحہ علاقوں کے چھین لینے کی تیاری کے مرادف بتلاتا ہے۔ ریوٹر نے پچھلے ہفتہ کے تاروں میں بیان کیا ہے کہ ٹرکی اخبارات کا لب ولہجہ یونان کے مقابلہ میں بہت سخت ہے اور وہ یونان کو متنبہ کر رہے ہیں کہ بچہ جی ہوشیار ہو جاؤ۔ سلانیک اور اپائرس تم سے چھین لے جائیں گے۔

ٹرکی کے ارادہ کا ابھی صحیح طور پر کسی کو علم نہیں لیکن قرائن موجودہ سے یورپ کے مدبر سمجھ رہے ہیں کہ بلغاریہ کا معاہدہ یونان اور ٹرکی کے معاملات میں ضرور کشیدگی پیدا کرے گا۔

البانویوں کی بڑھی ہوئی ہمتیں اور اجتماع عظیم جہاں سرویہ اور مانٹی نگرو کو اضطراب و بے چینی میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ وہاں ٹرکی کی جنگی و فوجی تیاریاں ایشیائے کوچک میں افواج کی نقل و حرکت اور ترکی اخبارات کا لب ولہجہ یونان کے نزدیک بہت ہی مشتبہ و خطرناک ہو رہا ہے۔ اور قسطنطین شاہ یونان انہیں قرائن و خطرات سے متنبہ ہو کر لندن وغیرہ میں اپنے حقوق کی حفاظت کی کوشش میں مصروف ہے اور ساتھ ہی افواج کی تیاری و سامان جنگ کی فراہمی ضروری سمجھ رہا ہے۔ یہ خطرات مظہر ہیں کہ ممکن ہے یونان اور ٹرکی سے جلد ایک اور فیصلہ کن جنگ ہو اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ٹرکی اپنے مقبوضات کے لئے جد و جہد نہ کرے اور بالخصوص ایک ایسے زبردست موقع پر جبکہ یورپین ٹرکی کا ایک اچھا حصہ بلغاریہ سے معاہدہ کرنے میں اوسے حاصل ہونیکے ساتھ ہی سرویہ سے بھی ایک حصہ تھریس کا ملنے کی قوی امید ہو گئی ہے۔

رائٹر ایجنسی کا بیان ہے کہ پچاس ہزار البانی اسعد پاشا کی سرکردگی میں سرویہ اور مانٹی نگرو کی حدود میں بڑھ رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اپنی حقوق کو غیر ملکی حکمراں کے اثر سے محفوظ رکھیں۔

البانویوں کی پیشقدمی غالباً اون تجویز کی مخالفت پر مبنی ہے جو یورپ نے البانیہ کی آزادی کو بحال رکھنے کے متعلق پاس کی ہے اور جس کے مطابق ایک بین الاقوامی کمیشن انتظام کی نگرانی کیلئے مامور ہو چکی ہے اور جلد اپنا کام شروع کرنیکے لئے روانہ ہونیوالی ہے۔ البانویوں کی پیشقدمی میں بڑا دخل آسٹروی آفیسروں کا بھی بتلایا جاتا ہے ممکن ہے۔ ایسا ہی ہو کیونکہ اس قسم کی مداخلت کی وجہ البانیہ کے امیدوار کی مخالفت ہے جو رومانیا کا باشندہ اور سلافی قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ بہرحال کچھ ہو اگر البانیہ کا جھگڑا بڑھا اور یونان نے ٹرکی کیساتھ مصالحت آمیز روش میں معاہدہ نہ کیا تو یہ اندیشہ بالکل حق بجانب ہو گا کہ ٹرکی کے ساتھ یونان کو پھر ایک دفعہ میدان کارزار میں آنے کا موقع ملے۔ اور ساتھ ہی یورپ میں بھی ایک عالمگیر جنگ کے خطرہ کو پھر دوبارہ پیدا کر دے۔

ایک وجہ اور بھی ایسی پائی جاتی ہے جس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترک یونان سے آسانی کیساتھ معاہدہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور وہ یہ ہے کہ چونکہ بلغاریہ اور یونان میں تقسیم حصص پر پہلے ہی سے مخالفت چلی آتی ہے اور اب ایسے وقت میں جبکہ یونان کی بدولت بلغاریہ اپنے مفتوحہ علاقہ کا بہت سا حصہ کھو چکا ہے مخالفت کا معراج پر پہنچنا بہت ممکن ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ بلغاریہ ٹرکی کو ضرور یہ مشورہ دیگا کہ یونان سے وہ اپنے مقبوضات واپس کرے اور اوس کا یہ مشورہ بظاہر حال بالکل مناسب و حق بجانب ہو گا کیونکہ وہ بلغاریہ جسنے لاکھوں نفوس کی قربانی چڑھا کر ایڈریانوپل پر قبضہ کیا تھا چشم زدن میں اپنے مفتوحات سے محروم کر دیا گیا اور یونان جسنے کسی قسم کی قربانی نہیں کی نہ کسی اہم جنگی پہلو پر معرکہ آرا ہوا وہ سلانیک پر آسانی کیساتھ قابض ہو گیا اور اوس کا قبضہ بدستور بحال رہے۔ یہ وہ خیال ہے جو بلغاریہ کے دل میں سب سے پہلے اور پھر ٹرکی کے قلب میں بہت زیادہ جوش کا موجب ہو گا۔ علاوہ ازیں ترکوں کے لئے یہ امر موجب غیرت بھی ہو گا کہ وہ ایڈریانوپل پر تو دوبارہ قابض ہو جائیں جو شجاعت و دلیری دکھلانے کے بعد اون کے ہاتھ سے نکلا تھا اور سلانیک جو ایک بہت بڑی تجارتی منڈی اور موجودہ حکومت کے سیاسی کاموں کا مرکز تھا یونانی اوس پر آسانی سے قابض ہو جائیں اور ترک اوس کے قبضہ کو بحال رکھیں۔

یونان انہیں خیالات کو پیش نظر رکھکر سیاسی جوڑ توڑ کیلئے لندن وغیرہ یورپ کے دار الحکومتوں میں مارا مارا پھر رہا ہے لیکن ایک ایسے وقت میں جبکہ یورپ خود سیاسی کشمکش میں مبتلا ہے اور روس جو بلغاریہ کا سب سے بڑا حامی ہے۔ بلغاریہ کی ذلت کو گوارا کر چکا ہے کیونکر ممکن ہے کہ وہ یونان کا ساتھ دیگا۔ خداوند تعالیٰ ترکوں کی مدد کرے اور وہ اپنی گئی ہوئی عزت کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ آمین ثم آمین۔

ٹرکی افواج کی حالت موجودہ پر استحکامات

انور بے کی تصریحات

مصر کے مقتدر معاصر الشعب مورخہ ۳۱۔ اگست میں اخبار طان کے نامہ نگار مقیم ایڈریانوپل کے مراسلہ کا ترجمہ شائع ہوا ہے جس میں نامہ نگار نے غازی انور بے سے اپنی ملاقات اور دولت عثمانیہ کی حالت موجودہ پر غازی ممدوح کی تصریحات کا تذکرہ کیا ہے۔ ذیل میں عربی معاصر سے ہم اس چٹھی کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

نامہ نگار طان لکھتا ہے کہ بہت دنوں سے میں اس فکر میں تھا کہ دولت عثمانیہ کی حالت موجودہ کے متعلق فوجی مبصروں کے خیالات پر آگاہی حاصل کروں اسی فکر میں مجھے خیال آیا کہ میری مقصد برآری اس معاملہ میں غازی انور بے سے اچھی طرح ہو سکے گی کیونکہ غازی ممدوح وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی بینظیر شجاعت و فقال تقلید وطن پرستی کی بدولت دنیا میں لائق رشک شہرت حاصل کی ہے اور جن کی بات تمام فوجی حلقہ کا قول ہوتا ہے اور جو حقیقت میں ٹرکی کا ایک بے مثل فرزند ہے۔ چنانچہ ان خیالات کی بناء پر میں غازی ممدوح کی خدمت میں پہنچا اور اپنا مافی الضمیر بیان کیا جس کے جواب میں ممدوح نے فرمایا کہ گذشتہ ایام میں ہم نے جو زبردست خدمات ملک و قوم انجام دی ہیں ان کی وجہ سے غالباً آپ مجھے مجمع امید خیال کرتے ہوں گے میرا دل فوج کی قابل اطمینان حالت دیکھ کر روز بروز بڑھتا ہے میں وہی ایک معمولی افسر ہوں جو پیادوں اور سواروں کا ایک ایک دستہ لیکر ایڈریانوپل میں داخل ہوا تھا۔ یہ وہ فوجی دستے ہیں جنہوں نے بڑی بڑی ملکی و قومی خدمات انجام دی ہیں ان دستوں نے میرے ساتھ دو دن کے اندر ڈیڑھ سو کیلو میٹر کی مسافت طے کر کے تیسرے روز بلغاری پیادہ فوج پر حملہ کیا اور اون کے تین اہم فوجی مرکزوں پر قبضہ کر لیا ہماری فوج کے اس کارنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری فوج میں ابھی تک شجاعت و استقامت کا جوہر موجود ہے اور وہ ہر طرح قربانی کیلئے تیار ہے گذشتہ ایام میں جو تجربات ہمنے حاصل کئے وہ نہایت تلخ تھے ہماری ناکامی کا سبب صرف وہ غیر اعتمادی و عدم وثوق تھا جو فوجی آفیسروں میں پایا جاتا تھا ورنہ برخلاف اس کے ہماری فوج کو سابقہ جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی تھی لیکن افسوس ہے کہ افسروں کی ناقابلیت سے وہ فتح نقصان رساں ہوئی اور فوج کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ میں اپنی سپاہ افسروں اور سپہ سالار اعظم۔ حضرت عزت پاشا پر پورا پورا بھروسہ ہے وہ اسوقت نہایت جفا کشی سے کام کر رہے ہیں۔

گذشتہ ایام میں سب سے زیادہ نمایاں بات جو ہم میں پیدا ہوئی ہے وہ افسروں اور سپاہیوں کا باہمی تعارف ہے جس نے نہ صرف ہماری قوت و عظمت کو بڑھا دیا ہے بلکہ سپاہیوں اور افسروں کے مابین کامل اعتماد بھی پیدا کر دیا ہے۔

فتح و شکست فوج کی معنوی طاقت پر موقوف ہے جب انسان قومی زندگی کی مدافعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو اوس کا فرض ہے کہ وہ استقلال کو ہاتھ سے نہ دے اسوقت تک ہم نے جو نقصانات اٹھائے ہیں اوسکی وجہ ہمارے استحکامات کا نقص ہے۔ ہمارے قلعہ اچھے نہ تھے ہمارے توپخانے دشمنوں کی نظروں کے سامنے تھے لیکن اب حالت بدل گئی ہے اصلاحات نے تمام خرابیوں کو دور کر دیا ہے لیکن باایں ہمہ کہ اسوقت ایڈریانوپل پر بہت بڑی قوت موجود ہے میرا خیال ہے کہ ایڈریانوپل کی حفاظت کے لئے کسی بڑی طاقت کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ایڈریانوپل کی حفاظت کا کام قریب دو لاکھ فوج کر اچھی طرح لیا جا سکتا ہے میں آپ کو اسوقت یقین دلاتا ہوں کہ اب کوئی فوج ہمارا محاصرہ نہ کر سکے گی اور اسی بھروسہ پر میں بلغاریوں کو بحیثیت ایک فوجی شخص ہونیکے دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہم پر حملہ کر کے دیکھ لیں کہ ہم ایڈریانوپل کی حفاظت کی خدمت کو اس طرح انجام دیتے ہیں مرتزا۔ اور ڈیموٹیکا پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے ہمنے اسوقت تک جو خدمات انجام دی ہیں وہ بہت تھوڑی ہیں ہم اپنے مقبوضات واپس لینے کے لئے بہت بیٹھے سے تیار رہتے لیکن ہمارے سیاسی مدبروں نے سمجھایا کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے کچھ دنوں صبر کرنا چاہئے تاکہ آئندہ جنگ سے محفوظ رہ سکیں یہ باتیں

شذرات

ہندوستانی بنکوں پر بلائے ناگہانی

چیلز بنک جو ہندوستان کا ایک مشہور بنک تھا افسوس ہے کہ پچھلے مہینے اوس کا دیوالہ نکل گیا ہے اور اوس کے حصہ دار نہایت سراسیمہ و پریشان ہیں ہندوستان میں جہاں جہاں اس بنک کی شاخیں ہیں وہاں دیوالہ کے متعلق جلسے ہو رہے ہیں اور آئندہ کے متعلق تجاویز سوچی جا رہی ہیں۔ ان تمام جلسوں کا مقصد تقریباً ایک ہی ہے یعنی یہ کہ بنک کے کاروبار کو بند نہ کرنا چاہئے اور اوس کی امداد اس طرح کرنی چاہئے کہ ایک مدت معینہ تک اوس کے حصہ دار بنک سے روپیہ نہ لیں اور جدید تصفیہ کی فروختگی میں بھی جاری رہے نیز یہ کہ بنک کے ملازم کچھ دنوں تک آدھی تنخواہ لیا کریں۔

تجویز معقول ہے اور ہم اس امر کو بہت پسند کرتے ہیں کہ ایک چلتے ہوئے کام کو ہرگز بند نہ کرنا چاہئے کیونکہ اول تو ہندوستانی تجارتوں میں پہلے ہی سے کم و بیش بے اعتمادی پائی جاتی ہے اور ایسی تجارت میں ایک کام کو بند کر کے ملک کے روپیہ کو برباد کر دینے سے بے اعتمادی میں بہت بڑا اضافہ ہو جائیگا اور پھر آئندہ ہندوستانیوں کے کسی کام میں رغبت نہ رہے گی علاوہ ازیں بنک کے کاروبار کو بند کرنے سے بجز اس کے کوئی نتیجہ نہ نکلیگا کہ حصہ دار ایک ناقابل شمار رقم پر اپنے بیش قرار حصہ کو قربان کر دیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ بنک کو بند نہ کیا جائے اور اوس کے حصہ دار کچھ مدد دیکر اوس کے کام کو چلائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ چیلز بنک کے دیوالہ کے معاملہ میں [illegible] کو بہت کچھ دخل ہے۔ جو گذشتہ چند [illegible] بنک کے خلاف نہایت پرزور مضامین لکھ رہا تھا اور آخر مخالفت کی آتش نے اپنا رنگ دکھا دیا۔ بغیر [illegible] بہت زیادہ افسوس اور رنج اس امر پر ہوتا ہے کہ نفاق و شقاق کی چنگاری ہندوستان میں [illegible] کاموں کو نقصان پہونچا رہی ہے اور اہل ہند کی جانب سے بہت کام نہیں لیتے کہ یہ خرمن سوز چنگاری بالکل بجھا دی جائے۔ تاکہ آئندہ پھر کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے۔

چیلز بنک کی ہندوستان میں بکثرت شاخیں ہیں جن کے دیوالہ سے ہندوستانی بنکوں پر بہت برا اثر پڑا ہے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ دوسرے بنکوں کے حصہ دار بکثرت اپنے روپیہ وصول کر رہے ہیں اور آخر حصہ داروں کی کشمکش سے مجبور ہو کر امرت سر بنک کو بھی اپنا کام بند کر دینا پڑا۔

لاہور کے رسالہ دربار نے ۲۶ ستمبر کی اشاعت میں "تین بنک اور بند ہو گئے" کے عنوان سے لکھا ہے کہ بھارت نیشنل بنک لمیٹڈ بھی بند ہو گیا لیکن یہ خبر اصلیت سے بالکل خالی تھی چنانچہ اخبارات وکیل اور پنجابی اور ٹریبیون نے اسکی فوراً تردید کر دی بھارت نیشنل بنک کی ایک شاخ بجنور میں بھی ہے جس کے ایجنٹ نے اپنی ۴ اکتوبر کی چٹھی میں ہمیں اطلاع دی ہے کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ بھارت نیشنل بنک کا کام بند نہیں ہوا بلکہ بدستور جاری ہے اور رسالہ دربار کی خبر بالکل غلط ہے۔ امید ہے کہ شاخ بجنور کے حصہ دار ایجنٹ صاحب کی اطلاع سے مطمئن رہینگے۔

مس ماڈ ایلین ایک برہنہ رقاصہ

مس ماڈ ایلین انگلستان کی ایک مشہور رقاصہ ہے جو برہنہ رقص میں اپنا نظیر نہیں رکھتی مس موصوف اپنے برہنہ رقص کا کمال دکھانے کے لئے ہندوستان میں آ رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بمبئی کے ایک انگریز نے مس موصوف کے ایجنٹ سے خواہش کی ہے کہ وہ مس مذکور کے ناچ دیکھنے کا ٹھیکہ سوا دو لاکھ روپیہ میں دیدے۔ ایجنٹ نے یہ جواب دیکر کہ اوسے ٹھیکہ دینے کا اختیار نہیں ہے ٹھیکہ سے انکار کر دیا ہے۔

مس مذکور کے رقص کو مہذب یورپین اور ہندوستانیوں نے مخرب اخلاق و حیا سوز قرار دیکر برہنہ ناچ کی ممانعت کی درخواست کی ہے جسکو بمبئی گورنمنٹ نے منظور فرما کر حکم دیا ہے کہ بمبئی میں مس مذکور کو برہنہ رقص کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

مس ماڈ ایلین کے ایجنٹ مسٹر ایڈی کا بیان ہے کہ جو لوگ مس مذکور کے برہنہ ناچ پر معترض ہیں وہ جس وقت ناچ کے کمال کو دیکھیں گے تو تمام اعتراضات بھول جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ مس مذکور برہنہ رقص میں وہ کمال رکھتی ہے کہ انگلستان کے ارکان حکومت سے لیکر بڑے بڑے فلاسفروں کو حیران و ششدر بنا دیا ہے اور برہنہ ناچ دیکھنے کے بعد اون کے تمام اعتراضات ملاطفت لسانی بیخودی سے بدل گئی ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ مس مذکور خواہ کیسا ہی کمال رکھتی ہو لیکن اس قسم کا ناچ خیالات پر بھی کوئی برا اثر ڈال سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کا جواب اثبات میں دیا جائے گا تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ برہنہ رقص کو نہ روکا جائے۔ اس قسم کے ناچ میں سب سے پہلی خرابی ہماری مذہبی زندگی ہے جو قطعاً ممانعت کرتی ہے لیکن اگر اس سے بھی قطع نظر کر لیا جائے تو ایک بڑا اندیشہ اور خطرہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے والیان ریاست اور روسا جو پہلے ہی سے مخرب اخلاق و حیا سوز زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس قسم کے رقص سے اون کی زندگی پر اور کیا اثر پڑے گا اور اون کی دولت کسطرح اس پر بیدریغ خرچ ہوگی۔ ہمارے نزدیک تمام لوکل گورنمنٹوں کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں بمبئی گورنمنٹ کے حکم کی پیروی کریں اور مس ماڈ ایلین کے برہنہ ناچ کو حکماً روک دیں ورنہ دیسی ریاستوں کے حکمرانوں اور خاندانوں پر ایک ایسی مالی مصیبت آ جائیگی جس سے گورنمنٹ ہند کو بہت زیادہ پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہندوستان کے دولتمند مس ماڈ ایلین کے حیا سوز کمال کے دیوانہ ہو کر ہندوستان میں بھی اس کا رواج پیدا کر دیں۔

چین اور جاپان کے تعلقات میں اتحاد کی امید

کچھ دنوں سے چین اور جاپان کے تعلقات میں بظاہر کشیدگی پیدا ہو رہی ہے پچھلے دنوں جب جاپانی سپاہیوں نے باغیوں کو مار کر قلعہ پر قبضہ کیا تھا تو چین نے تین جاپانی افسروں کو اس بنا پر قتل کر دیا تھا کہ یہی واقعہ کا محرک جاپان ہی تھا۔ جاپان میں اگرچہ اس واقعہ سے برہمی پیدا ہو گئی ہے اور چین کو نفرت و حقارت سے دیکھا جا رہا ہے لیکن جاپان اپنی سیاسی چال میں بدستور چین سے خوش نظر آتا ہے اور چینی افسروں کے معافی مانگ لینے پر اپنے سپاہیوں کے خون سے درگذر کر چکا ہے لیکن اندرونی طور پر وہ جو چال چل رہا ہے۔ وہ نہایت اہم پہلو لئے ہوئے ہے۔ آج کی اشاعت میں "چند اہم پیشگوئیوں" کے عنوان سے جو مضمون درج کیا گیا ہے۔ اوسمیں ایک پیشگوئی چین و جاپان کی نسبت بھی درج ہے اس پیشگوئی کے کچھ حصص صحیح ہوتے جاتے ہیں۔

۲-اکتوبر کی تار برقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے امریکہ کے تمام پرانے عہدناموں کو جنکی تعداد سات ہے منسوخ کر دیا ہے اور جدید معاہدہ کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے۔ جاپان کی یہ سیاسی چالیں خالی از علت نہیں۔ قرائن بتلا رہے ہیں کہ جاپان روس کی طرح چین کے صوبہ منچوریا پر قبضہ کر کے رہے گا اور تمام یورپ اوسکی مدبرانہ چالوں کو دیکھکر حیرت میں رہ جائیگا۔

افسوس ہے کہ ایشیائی حکومتوں کی حالت روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے چین کے بہت سے صوبے اوس کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں اور یورپ فکر میں ہے کہ بقیہ کو بھی تقسیم کر لیا جائے لیکن زندہ باد جاپان یورپ کی سیاسی چالوں سے خوب واقف ہے اور فکر میں لگا ہوا ہے کہ اس موقع پر اپنے نفع کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

جاپان آہستہ آہستہ چین میں اپنا رسوخ بڑھا رہا ہے جاپانی چین کے بندرگاہوں سے چین کے شہروں میں داخل ہو رہے ہیں اور اپنے اثر کو وسعت دینے میں مصروف ہیں ان وجوہ سے کہا جا سکتا ہے کہ چین کی زندگی کچھ زیادہ نہیں ہے لیکن فکر یہی ہے کہ کہیں ایشیائی حکومت کے حصے یورپ میں تقسیم نہ ہو جائیں اسلئے بہتر یہ ہوگا کہ جاپان اپنی اعلیٰ سیاست سے کام لیکر یورپ کے مقابلہ میں چین میں اپنی قوت کو نشو و نما دیں تاکہ چین کی زندگی ختم ہونے کے ساتھ ہی اوس کے ملک کا کثیر حصہ ایک دوسرے ایشیائی حکومت کے پاس رہ سکے۔

ٹرکی کا ایک جدید جہاز۔ رشادیہ

یہ خبر مسرت و اطمینان سے پڑھی جائیگی کہ ترک اب اپنے بحری بیڑہ کی تقویت و اضافہ کی جانب متوجہ ہو گئے ہیں اور تجربات نے انہیں یہ سبق اچھی طرح پڑھا دیا ہے کہ جبتک ٹرکی کی بحری قوت قابل اطمینان نہ ہوگی دولت عثمانیہ کے استحکام کا خیال ایک کمزور خیال ہوگا۔ چنانچہ ترکوں نے حال میں ایک جدید جہاز موسومہ "رشادیہ" تیار کرایا ہے جو کارخانہ سے تیار ہو کر گذشتہ عید الفطر کے دن بیرو کی سمندر میں اوتار دیا گیا ہے۔

اخبار "نیر ایسٹ" لکھتا ہے کہ جہاز "رشادیہ" توپوں جنگی ذخیروں اور ہتھیاروں کے لحاظ سے ایک ایسا جہاز ہے جسکی نظیر انگلستان کے بحری بیڑہ میں بھی نہیں مل سکتی۔ آگے چل کر "نیر ایسٹ" مشورہ دیتا ہے کہ چونکہ ٹرکی کو اب سمندر کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں رہا ہے اور بحری بیڑہ کے بڑھانے کی بھی زیادہ ضرورت نہیں ہے اس لئے ٹرکی سے جہاز رشادیہ کو خرید لیا جائے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ نیر ایسٹ یہ مشورہ کس خالی حوصلگی سے دیتا ہے جبکہ اوس کے سامنے یہ نظیر موجود ہے کہ انگلستان و جرمنی باوجود ہر طرح کا اطمینان نصیب ہونے کے بھی سالانہ بحری بیڑہ کی تیاری و اضافہ پر ایک خطیر رقم صرف کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی سال جرمنی اور انگلستان نے بحری بیڑہ کی تقویت کے لئے ایک ناقابل برداشت مصارف کا بار اوٹھایا ہے پس ایسی حالت میں اگر ٹرکی جس کی بحری طاقت تمام دول سے کمزور ہے اور ہمیشہ اوسے اس کمزوری کے سبب نقصان اوٹھانا پڑتا ہے بحری بیڑہ کی تیاری و اضافہ کی جانب متوجہ ہے تو اس میں کیا اندیشہ ہے ٹرکی کو ابھی بحری قوت کے اضافہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور جبتک اوس کا بحری بیڑہ قابل اطمینان حالت کو نہیں پہونچے گا اوس کی زندگی خطرہ سے محفوظ نہ رہ سکے گی۔

ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ ٹرکی اپنے اون نمائشی دوستوں کے مشوروں سے محفوظ رہے جو حقیقت میں اوس کے دوست نہیں بلکہ آستین کا سانپ ہیں اور ٹرکی کی زندگی کے دشمن بنے رہتے ہیں۔

دہلی کے جلسہ کی کیفیت

ہمارے معاصر زمیندار کا نامہ نگار - برقی پیغام کے ذریعہ سے اطلاع دیتا ہے کہ ۲- اکتوبر کو صوبجات متحدہ و پنجاب کے سربرآوردہ مسلمان اعیان حضرات کا ایک اہم جلسہ ابتدائی مشورہ کی غرض سے زیر صدارت نواب صاحب رامپور یکم اکتوبر کو دہلی میں منعقد ہوا - تقریباً (۶۰) اصحاب شریک جلسہ تھے - جن میں سے اصحاب ذیل بالخصوص قابل ذکر ہیں - آنریبل نواب ابراہیم علی خان رئیس کنجپورہ (۲) نواب محمد فتح علی خان قزلباش (۳) آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر (۴) نواب حاجی محمد اسحاق خاں (۵) نواب محمد مزمل اللہ خاں (۶) نواب سربلند جنگ (۷) حاذق الملک حکیم اجمل خاں (۸) راجہ سید ابو جعفر تعلقدار پیرپور (۹) مسٹر محمد حامد علی خاں بیرسٹر لکھنؤ (۱۰) نواب خان بہادر اسد اللہ خان بہادر رئیس میرٹھ (۱۱) خان بہادر شیخ وحید الدین رئیس میرٹھ چہاؤنی (۱۲) خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسری (۱۳) آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ امرتسری (۱۴) خان بہادر اعجاز علیخاں بریلوی (۱۵) خان بہادر سید آل نبی آگرہ (۱۶) کنور احمد سعید خاں رئیس چھتاری (۱۷) نواب اسلام اللہ خان (۱۸) نواب احمد حسین خاں رئیس پیانواں (۱۹) نواب حاجی محمد اسماعیل خاں - منجملہ دیگر چالیس اصحاب کے چار اردو اخبارات کے ایڈیٹر تھے ہز ہائنس (نواب صاحب رامپور) نے ایک قابل توجہ تقریر میں اختصار کے ساتھ جلسہ کے اغراض بیان کئے اور اس ضرورت کا اظہار فرمایا کہ ہمارے برادران مذہب کو چاہئے کہ مسلمانوں کو عام طور پر اور بعض اخبارات کو خاص طور پر اس طرف متوجہ کریں کہ وہ تحریروں میں زیادہ معتدل اور مائل بصلح لہجہ اختیار کریں اور مسلمان انجمنوں اور ایسوسی ایشنوں کو اس مقصد کے حصول کی تدابیر سے عرض مائل کریں اور حاکم و محکوم کے درمیان خوشگوار تعلقات کو مسلسل قایم رکھیں - حادثہ کانپور کے متعلق موجودہ حالت کا خاتمہ کر دیا جائے - جو نہ تو وقار آمیز ہے اور نہ قوم کے مفید مطلب ہے۔ ہز ہائنس نے نہایت بلند آہنگی سے ہفتات خاص ۳- اگست کے حادثہ مجروحین و شہداء کے ورثا و یتامیٰ کی خبرگیری اور ان کی بیواؤں کو لوکل گورنمنٹ سے معقول پنشن دلا دینے کا وعدہ فرمایا اور امید ظاہر کی کہ اگر گورنمنٹ کی نسبت مصالحت آمیز رویہ اختیار کر لیا جائے تو یقیناً قوم کی تمام جائز خواہشوں پر حکام پوری توجہ کریں گے جس سے دونوں فریق یعنی حکام اور مسلمانان ہند کو اطمینان ہو جائے گا۔

ہز ہائنس کے بعد آنریبل مسٹر محمد شفیع آنریبل سید رضا علی - مسٹر حامد علی خان نواب مزمل اللہ خاں نواب سربلند جنگ اور کنور احمد سعید خاں نے تقریریں کیں اور مندرجہ ذیل رزولیوشن مسٹر شفیع کی تحریک اور نواب مزمل اللہ خاں کی تائید اور کثرت رائے سے پاس ہوا۔

"یہ جلسہ صدر نشین جلسہ کی بیش بہا نصیحت کو پسند کرتا اور ان ضروریات کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جو اس میں بیان کی گئی ہے اور مناسب سمجھتا ہے کہ ہندوستان کے تمام صوبوں سے مسلمانوں کے نمایندوں کا ایک باضابطہ جلسہ طلب کیا جائے جو ان ضروریات کے پورا کرنے کی غرض سے جو ایڈریس میں بیان کی گئی ہیں مناسب تدابیر اختیار کرے "

مزید براں قرار پایا کہ ہز ہائنس سے درخواست کی جائے کہ کسی قریبی تاریخ میں اس جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمایئں چنانچہ ہز ہائنس نے آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد کو تار دیا کہ وہ براہ عنایت آیندہ جلسہ کا جو اس غرض کے لئے منعقد کیا جائے - سکرٹری ہونا منظور فرمائیں -

حسب ذیل اصحاب کی طرف سے جو ناگزیر وجوہ سے شریک نہیں ہوئے جلسہ سے ہمدردی ظاہر کی گئی تھی - (۱) آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں تعلقدار جہانگیر آباد (۲) نواب عبد المجید صاحب رئیس جون پور (۳) نواب علی حسن خاں رئیس لکھنؤ (۴) نواب سید امداد امام صاحب رئیس پٹنہ

خدا کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں بعض قوم پرست بلا طلب پہونچ گئے اور جو خفیہ کارروائی ہونیوالی تھی اوس سے شرکاء جلسہ کو روک دیا اور خلاف امید جلسہ کی نوعیت خطرہ سے محفوظ رہ سکی -

ہر ضلع میں سرکاری اخبار نکالنے کی تجویز

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے زیر غور آجکل یہ تجویز ہے کہ صوبجات مذکور کے ہر ضلع سے ایک سرکاری اخبار ڈسٹرکٹ گزٹ کے نام سے نکالا جائے جس میں ضلع کے انتظامات علاوہ دورہ کے پروگرام حکام پرگنہ کی تبدیلیاں وتقرری اور زراعت صنعت و حرفت وغیرہ کے متعلق مضامین شائع ہوا کریں گے - عدالتی سمن - نوٹس میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹیں بھی اسمیں شائع ہونگی ان اخبارات کو ڈپٹی کلکٹر ایڈٹ کیا کریں گے پنجاب کا سکھ معاصر لائل گزٹ اس تجویز پر لکھتا ہے کہ نہ معلوم ان اخبارات کے اجرا کی گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو کیوں ضرورت پیش آئی ہے شاید ان کے اجرا سے یہ مقصد ہو کہ ہندوستان کے جوشیلے اخبارات کا اثر پبلک سے زائل کیا جائے لیکن یہ مقصد حاصل نہ ہوگا کیونکہ جوشیلے اخبارات کو گورنمنٹ کی جانب سے نہ تو کوئی امداد ملتی ہے اور نہ انہیں سرکاری اعلانات عدالتوں کے سمن اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹیں ملتی ہیں کہ ان کو ان اخبارات کے اجرا سے نقصان پہونچ سکے البتہ اون اخبارات کو ضرورتوں کے اجرا سے نقصان پہونچے گا - جو اس آمدنی پر وفاداری کا غیر پسندیدہ گیت گایا کرتے ہیں اور پبلک پر اون کا کچھ اثر نہیں ہوتا -

معاصر مذکور کی اس رائے سے تو ہمیں اتفاق ہے کہ صوبجات متحدہ کو بالفعل ایسے اخبارات کی ضرورت نہیں کیونکہ سرکاری کام نہایت خوبی سے انجام پذیر ہو رہے ہیں اور مزید انتظامات کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی علاوہ ازیں ان کے اجرا سے مصارف کا بھی ایک بڑا بار گورنمنٹ کے غیر مستقل محکموں پر پڑ جائیگا - لیکن ہمعصر کا یہ خیال صحیح نہیں کہ ان کے اجرا سے جوشیلے اخبارات کا مقابلہ کیا جائے گا کیونکہ جہانتک ہمارا خیال ہے ان اخبارات میں زراعت اور صنعت و حرفت کے علاوہ اور مضامین شاید نہوں گے اور ہونگے تو سیاسی مباحث سے تو یقیناً اون کو پرہیز ہوگا -

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اور ہندوستانی

ہندی معاصر بھارت مترلکھتا ہے کہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت تک کسی ہندوستانی کا تقرر نہیں ہوا حالانکہ اوس قانون کی رو سے جو ۱۸۷۵ء میں اس محکمہ میں تقررات کے متعلق بنایا گیا تھا ہندوستانیوں کا تقرر پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں کیا جانا چاہئے تھا افسوس ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس معاملہ میں بہت زیادہ تساہل سے کام لیا ہے اور کوئی ہندوستانی اس محکمہ میں ابتک مقرر نہیں کیا گیا -

معاصر مذکور اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ کار آمد قانون ہونیکے باوجود بھی گورنمنٹ قومی امتیاز کے باعث ضروری کارروائیوں پر عمل نہیں فرماتی جس کا سبب غالباً یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند - ہندوستانیوں پر بھروسہ نہیں رکھتی اور اون کے حقوق تلف کئے جاتے ہیں ممکن ہے ہمعصر مذکور کا یہ خیال صحیح ہو لیکن ہمارے نزدیک عدم تقرر کا ایک اور سبب ہے اور وہ یہ کہ ہم میں نفاق وشقاق کا خطرناک مادہ اسقدر بڑھ گیا ہے کہ ہم اوس کے سبب سے اپنے فرایض وحقوق کی بجا آوری میں قاصر ہو گئے ہیں اور ہماری اس ناقابلیت کیوجہ سے گورنمنٹ بھی ہماری جانب توجہ نہیں فرماتی اگر ہم اخلاص و عقیدت اور اتحاد سے ملک کی خدمت کریں تو گورنمنٹ کو ہمارے حقوق دینے میں کچھ بھی عذر نہ ہوگا -

مسلم گزٹ کا جنازہ

۲۰- ستمبر ۱۹۱۳ء کو سید میر جان مالک مسلم گزٹ کی جانب سے مذکورہ بالا عنوان سے ایک ورق شائع ہوا ہے جو گویا مسلم گزٹ کا آخری پرچہ ہے اس پرچہ میں سید میر جان نے مسلم گزٹ کے بند کر دینے کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل وجہ بیان کی ہے -

ہمارے بعض نادان دوست ہم پر سنگین الزام قایم کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے اس (مسلم گزٹ) جیسے بچہ کا گلا اپنے ہاتھ سے گھونٹ دیا ہم اپنے موجودہ رنج و مصیبت کے عالم میں اس الزام کا سردست کوئی جواب نہیں دیسکتے بجز اس کے کہ خداوند عالم ان مہربانوں کو صحیح رائے قایم کرنیکی توفیق دے - اسمیں جو اصل جو مغالطہ ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر شے عزیز ہوتی ہے یا جسکو پیدا کیا جاتا ہے وہ صرف روح ہے ہم نے ابتک نہیں دیکھا کہ کسی نے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے کی لاش کو روح نکل جانے کے بعد اپنے پاس رکھ چھوڑا ہو پس اگر ہم بھی اپنے مرحوم مسلم گزٹ کو اسکی آزادی سلب ہو جانے کے بعد جو بمنزلہ اوسکی روح کی تھی دفن کئے دیتے ہیں تو ہم نہیں سمجھتے کہ ہم بجز اس کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں -

سید میر جان کا مذکورہ بالا بیان ایک ایسی بھی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے جو ابھی تک مخفی تھی یعنی یہ کہ مولوی وحید الدین صاحب سلیم کے علیحدہ ہو جانے پر جو گویا مسلم گزٹ کی روح تھے مسلم گزٹ کی زندگی ختم ہو چکی تھی اور روح نکل جانے پر اصول مذکورہ بالا کے مطابق شے کا رکھنا فطرت کے خلاف تھا -

اس حقیقت سے سید میر جان صاحب پر جو الزام قایم کئے گئے تھے وہ صاف ہو جاتے ہیں اور اون کی پاکیزگی ضمیر کا حال واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے ہم سید میر جان صاحب سے اس حسرت خیز مصیبت میں ہمدردی کرتے ہوئے اپنے صوبہ کے معزز ہمعصر مسلم گزٹ کی وفات پر رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہیں - مسلم گزٹ ہمارے صوبہ کا ایک ممتاز پرچہ اور جماعت احرار کا ایک قابل اخبار تھا اور دعا کرتے ہیں کہ دارو گیر کے اس خطرناک زمانہ کے گذر جانے پر خداوند تعالیٰ اوس کا ایک سچا جانشین ہمارے صوبہ میں پیدا کر دے تاکہ وہ ہمارا دست و بازو ثابت ہو -

ذیابیطس

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کا نام طبی دنیا میں اس قدر روشن ہے کہ کسی تعارف کی حاجت نہیں آپ ایک بڑے دواخانہ کے مالک اور متعدد طبی کتب کے مصنف ہیں حال میں آپنے مذکورہ بالا نام سے ایک نیا رسالہ لکھا ہے جس میں مرض ذیابیطس کی ماہیت اسباب پیدائش ڈاکٹری اور یونانی اور ویدک طریق پر تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں اور سیکڑوں نسخہ جات اس مرض کے متعلق اطبا اور سنیاسیوں کے مجربات سے درج کئے گئے ہیں - قیمت ایکروپیہ کسی قدر زیادہ ہے حکیم صاحب سے ملے گی -

حوادث محلیہ

بارش کا پتہ نہیں رات کو ابھی سردی ہونے لگی ہے نرخ غلہ دن بدن گران ہوتا جاتا ہے - گیہوں پونے آٹھ سیر بک رہا ہے بارش کی کوئی علامت نہیں موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ربیع کی امید بھی منقطع نظر آتی ہے تقاوی تقسیم کرنیکا کام شروع ہو گیا ہے حکام دورہ پر جا رہے ہیں نگینہ میں باران رحمت کیلئے نماز استسقاء ادا کی گئی

مسجد کانپور کا مقدمہ

(۵)

مسٹر بوائز کا تحریری بیان

پولیس نے ماخوذین کا چالان دو دفعوں میں کیا ہے۔ آغاز مقدمہ ہی میں جبکہ ایک گواہ بھی نہ سنایا گیا تھا میں نے استغاثہ کی طرف سے صاف طور پر یہ ظاہر کر دیا تھا کہ آیا شروع ہونے والے مقدمہ کی سماعت حسب باب ضابطہ فوجداری حوالگی عدالت سشن کیلئے کی جائے گی یا حسب باب ۲۱ ضابطہ مذکور بیک معمولی الزام قابل اجرائے وارنٹ کی کاروائی عمل میں آئیگی۔ میں نے بیان مذکور میں یہ بھی صاف ظاہر کر دیا تھا کہ ماخوذین پیروی مقدمہ کا خواہ کوئی پہلو اختیار کریں اگر مفسدہ پردازی کو فعل جائز ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو سرکار یہ استغیث اس بات پر آمادہ ہے کہ الزام ضرب شدید حسب دفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند پر زیادہ زور نہ دے اور اگر وہ عذر پیدا کیا گیا جو سرکار کی رائے میں بالکل ناقابل فہم اور ناقابل پذیرائی ہے تو قیام امن و قانون کے لئے ناگزیر ہے کہ استغاثہ عدالت سے اس مقدمہ کو نہایت سنگین قرار دینے کی درخواست کرے اور نہایت سخت جرم قایم کرکے ملزمین کو سشن سپرد کر دے تاکہ جس قدر سزا دینے کا اس عدالت کو اختیار ہے اوس سے زیادہ سخت سزا ملزمین پر عائد کی جائے۔

استغاثہ کی طرف سے نرمی کا سلوک کرنے پر جو آمادگی ظاہر کی گئی تھی اس کے جواب میں صفائی کے لیڈنگ پیروکار مسٹر مظہر الحق نے کسی قسم کا وعدہ کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے اور اس لئے استغاثہ کو مجبوراً کہنا پڑا ہے کہ جب تک آخری ملزم کا بیان نہ ہو چکے اوس وقت تک اپنے حق پر قایم رہے کہ نہایت سنگین اور ناقابل ضمانت الزام کی بنا پر مقدمہ سشن سپرد کیا جائے۔ بہرحال اب تمام ملزمین کے بیانات قلمبند ہو چکے ہیں اور کسی ایک نے بھی خلاف ورزی قانون کا اقرار نہیں کیا اور نہ یہ کہا ہے کہ یہ خلاف ورزی فعل جائز تھی۔ لہذا اب استغاثہ کو یہ کہنے کا موقعہ حاصل ہو گیا ہے کہ وہ زیادہ سنگین الزامات پر زور دینا نہیں چاہتا۔ خواہ کسی ملزم کی طرف سے اس کا وکیل بعد میں بطور عذر قانونی کے یہ عذر پیش بھی کرے اور اگر ایسا ہو تو اسے کیا وقعت دی جائے گی۔ یہ امور ایسے ہیں جن پر اس وقت غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے بیان کیا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے زیادہ سنگین الزام پر زور دینے کی خواہش نہیں ہے لیکن اگر ملزمین مقدمہ کی سماعت سشن میں کرانی چاہیں تو استغاثہ کو کوئی اعتراض نہیں۔

جس عذر کا میں نے حوالہ دیا ہے وہ اگر کسی ملزم کی طرف سے پیش ہوگا تو استغاثہ بلا تامل قیام امن و انصاف کی خاطر الزام دفعہ ۳۳۳ اور حوالگی سشن پر زور دے گا۔ اب بھی اگر ماخوذین قرار داد جرم کی خواہش کریں تو استغاثہ کو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر ماخوذین کی یہ خواہش نہیں ہے اور استغاثہ بھی اس پر زور نہیں دیتا تو عدالت کو اس بات پر غور کرنی چاہئے کہ اگر استغاثہ حسب دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند جرم قایم کرنے کی درخواست کرے تو عدالت کو زیر دفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند جرم قایم کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

۲۸ - اگست کی کارروائی

نذر محمد خاں کابلی جس کے خلاف پولیس نے آج کی تاریخ تک مہلت حاصل کر رکھی تھی اور چار دیگر ماخوذین کا مقدمہ آج مسٹر ایچ - ایم سمتھ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مولوی سلیمان مدرس بھی جنہیں بہت زخم آئے ہیں ان میں شامل ہیں ان چار ماخوذین کا مقدمہ دیگر ماخوذین کے ہمراہ اس لئے سماعت نہیں ہو سکا کہ بوجہ سخت مجروح ہونے کے یہ لوگ حاضر عدالت نہیں ہو سکے تھے۔ اب بھی ان چاروں میں سے بھی ایک شخص دوران کارروائی میں ایک چارپائی پر پڑا رہا۔

مسٹر بوائز نے عدالت کو یہ اطلاع دیکر کاروائی مقدمہ شروع کی کہ چھ مجروح ملزموں میں سے صرف چار آج حاضر عدالت ہو سکے ہیں۔

سول سرجن کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ باقی دو ملزم تخمیناً ایک ہفتہ میں حاضر عدالت ہو سکیں گے۔ اس لئے مسٹر بوائز نے تجویز پیش کی کہ ان چھ ملزموں کے مقدمہ کی سماعت ہسپتال ہی میں کی جائے۔ پیروکاران صفائی نے اسکی مخالفت نہیں کی اس لئے عدالت نے ان چھ ملزموں کی خلاف مقدمہ ہفتہ کے روز ۳۰ تاریخ تک ملتوی کر دیا اور صاحب سول سرجن سے دریافت کیا جائیگا کہ آیا ہسپتال میں سماعت مقدمہ کا انتظام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

نذر محمد خاں کابلی کے متعلق مسٹر بوائز نے بیان کیا کہ ملزم کی شناخت صرف ایک روز قبل ہو سکی ہے اور مجھے مختصر سی مزید مہلت طلب کرنے کی ہدایت ہوئی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ پولیس نے اب تک اس ملزم کے خلاف چالان نہیں بھیجا ہے جس وقت پولیس کی جانب سے چالان موصول ہو گا میں مہلت کے لئے درخواست کروں گا۔ وکیل ملزم نے ہفتہ تک مہلت پر رضامندی ظاہر کی اور نذر محمد خاں کے خلاف چالان نہیں بھیجا ہے۔ جس وقت پولس کی جانب سے چالان موصول ہو گا میں مہلت کے لئے درخواست کر دوں گا۔ وکیل ملزم نے ہفتہ تک مہلت پر رضامندی ظاہر کی اور نذر محمد خاں کے خلاف مقدمہ کی سماعت بھی ہفتہ تک ملتوی کی گئی اور عدالت نے حکم دیا کہ یہ ملزم بھی ہسپتال میں ہفتہ کے روز پیش کیا جائے۔ وکیل سرکار نے کہا کہ نذر محمد خان پر یا تو مفسدہ وغیرہ کا الزام قایم کیا جائیگا اور اس صورت میں اس کا چالان عدالت سشن میں کرنا پڑے گا اور اس کے مقدمہ کی سماعت دیگر ملزمین کے ساتھ ہو سکتی ہے یا ترغیب فساد کے الزام میں اس کا چالان ہو گا لہذا اسکو سشن سپرد کرنے کی ضرورت نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں اس پر دفعہ ۳۳۳ کا جرم نہ لگایا جائے گا۔ جس کی سماعت صرف سشن ہی میں ہو سکتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس گروہ ملزمین کے خلاف شہادت استغاثہ ۳۰ روز میں ختم ہو جائے گی

مولانا عبد القادر آزاد سبحانی اور حافظ احمد اللہ کے خلاف ۱۲۴ - الف اور دفعہ ۱۵۳ - الف کے مطابق جو مقدمہ چلنے والا ہے اس کے متعلق وکیل سرکار نے کہا کہ مجھے کوئی مزید اطلاع نہیں ملی ہے لیکن امید ہے کہ گورنمنٹ کا حکم دوشنبہ آیندہ سے قبل موصول ہو جائے گا اور اوس وقت یا تو میں ملزمین کے خلاف شہادت پیش کروں گا یا مقدمہ واپس لے لوں گا۔ وکیل موصوف نے اس مدعا کو ایک پیچیدہ طریقہ پر ظاہر کیا کیونکہ وہ مقدمہ کی ماہیت کے متعلق کچھ نہ کہنا چاہتا تھا وکیل نے یہ بھی کہا کہ اگر ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تو گواہان استغاثہ کی اصلی شہادت میں تین روز سے زیادہ صرف نہ ہوں گے۔

عدالت سشن میں درخواست ضمانت

۲۸ - اگست کو مسٹر آسٹن کنیڈل سشن جج کانپور کی عدالت میں ۱۰۱ ماخوذین مفسدہ کانپور کی درخواست ضمانت پر دکلا فریقین کی بحث ہوئی۔

استغاثہ کی طرف سے مسٹر بوائز نے بامداد وکیل سرکار اور ماخوذین کی طرف سے مسٹر حبیب اللہ مسٹر شروانی اور بابو بکرماجیت نے تقریریں کیں۔

بجواب عدالت مسٹر بوائز نے کہا کہ مجھے استغاثہ کی طرف سے درخواست ضمانت کی مخالفت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے بابو بکرماجیت نے کہا کہ ملزموں کو زیر حراست رکھنے سے صرف ان کی حاضری کا مقصد مدنظر ہے اور اس مقدمہ میں یہ امر صاف ظاہر ہے کہ استغاثہ کو کوئی خطرہ نظر نہیں آتا اس لئے مسٹر بوائز نے اپنے بیان میں دفعہ ۱۴۷ کا خفیف جرم قایم کرنے کی غرض سے جواز فعل کا عذر پیش نہ کرنے کا وعدہ طلب کیا تھا۔ جج صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں اس بیان سے ملزموں کا کوئی حق قایم نہیں ہوتا۔ مسٹر بوائز نے کہا کہ میں اون بیانات پر بدستور قایم ہوں۔ مسٹر بکرماجیت نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھکر کہا کہ دفعہ ۳۳۳ کا الزام صرف اس لئے لگایا گیا ہے کہ :-

صاحب جج نے لقمہ دیا۔ اس لئے لگایا گیا ہے کہ شہادت اسکی تائید کرتی ہے مسٹر بکرماجیت نے پھر سلسلہ تقریر شروع کیا کہ استغاثہ دفعہ ۳۳۳ کا مقدمہ چلانے پر راضی نہ تھا اس لئے ضمانت منظور ہو جانے سے استغاثہ کا مطلب کسی طرح فوت نہ ہو گا۔ کیونکہ محض اسباب سے صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی کہ پیروکاران صفائی نے استغاثہ کی تجویز کو منظور نہیں کیا۔ استغاثہ نے کبھی ملزمین کو ضمانت پر رہا کرنے سے خطرہ کا اظہار نہیں کیا۔

صاحب جج نے دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری کا حوالہ دیا جسمیں لکھا ہے کہ اگر ملزم کو مجرم یقین کرنے کی کافی وجوہ موجود ہوں تو ضمانت پر رہا نہ کیا جائیگا۔ مسٹر بکرماجیت نے کہا کہ درخواست ضمانت حسب دفعہ ۴۹۸ ہے اور اس کا دفعہ ۴۹۷ سے کچھ تعلق نہیں۔

مسٹر شروانی نے کہا۔ اس عدالت میں ہماری وہی پوزیشن ہے جو کہ استغاثہ مجسٹریٹ کی عدالت میں چاہتا تھا۔ استغاثہ صفائی کی طرف سے اس امر کا اطمینان چاہتا تھا کہ جواز فعل کا عذر نہ اٹھایا جائے اور اصل بات یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے دفعہ ۳۳۳ کے بموجب فرد قرارداد جرم صرف اسی عذر کا سدباب کرنے کے لئے لگائی ہے۔

سوال جج صاحب۔ کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ عدالت نے دفعہ ۳۳۳ کا جرم شہادت کے خلاف صرف عذر کا سدباب کرنے کے لئے لگایا ہے؟

وکیل۔ (مسٹر شروانی) نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ شہادت کے خلاف فرد قرارداد جرم لگائی گئی ہے۔ لیکن اگر ہم اطمینان دلا دیتے۔ تو دفعہ ۳۳۳ کا جرم ہرگز نہ لگایا جاتا۔ اب وہ عذر نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہم اوسی حیثیت میں ہیں جس میں کہ استغاثہ ہیں عدالت ماتحت میں دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اب ملزم صرف اسلئے زیر حراست ہیں کہ انہوں نے اپنا ایک قانونی حق ترک نہیں کیا۔

جج۔ مجھے اس سے مطلق اتفاق نہیں۔

مسٹر شروانی نے کہا۔ میرے خیال میں یہ مقدمہ بالکل اس قابل ہے کہ ضمانت منظور کر لی جائے۔

اس کے بعد مسٹر حبیب اللہ نے کہا۔ کہ مقدمہ کی روئداد کے علاوہ میں جج صاحب سے اس امر پر غور فرمانے کی درخواست کرونگا کہ آیا اس مقدمہ باوجود ناقابل ضمانت ہونے کے وہ ضمانت نہیں لے سکتے۔ بیان استغاثہ میں سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ملزمین نہ لوٹ کا ارادہ رکھتے تھے۔ اور نہ کسی اور فعل مجرمانہ کا۔

مسٹر بوائز نے کہا۔ کہ میں نے جو صحیح الفاظ کہے تھے وہ "علم مجرمانہ ارادہ" تھے۔ جیسا کہ اندراج اخبارات سے ظاہر ہے۔

اس کے بعد مسٹر حبیب اللہ نے مزید تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ استغاثہ کو اپنے نرمی کے دعوے پر جو عدالت ماتحت میں پیش کیا تھا۔ قایم رہنا چاہئے اور درخواست ضمانت کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

شہر میں جو مصیبت طاری ہے آپ دیکھئے۔ ہزاروں گھروں میں جو صف ماتم بچھی ہوئی ہے اس پر نظر ڈالئے۔ اگر آپ رحم کریں گے تو استغاثہ کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور ہزاروں آدمی ہمیشہ شکر گذار رہیں گے۔ نیز یہ کہ ملزمین کے روپوش ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

مسٹر بوائز نے کہا۔ کہ میں نے نہایت خلوص دل سے عدالت ماتحت میں ملزموں کی طرف سے استدعائے رحم کی تھی۔ لیکن پیروکاران صفائی نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ ملزموں کے روپوش ہونے کے خطرہ کی بابت یہ ہے کہ پانچ ملزم اب تک بھی روپوش ہیں۔ میں نے یہ بات بہت ہی وضاحت سے کہدی تھی۔ کہ اگر صفائی نے استغاثہ کی بات نہ مانی تو استغاثہ کا فرض ہے کہ الزام دفعہ ۳۳۳ پر زور دے۔ لیکن پیروکاران صفائی کے سرگروہ نے اس صلح نامہ عام کو مسترد کر دیا۔ اسکے بعد جج صاحب نے ایک طویل حکم تحریر کرکے درخواست ضمانت نامنظور کر دی۔

مزید التواء مقدمہ

(کانپور ۳۰۔ اگست) آج۔ ایچ۔ ایم سمتھ ایڈیشنل مجسٹریٹ کانپور کے اجلاس میں بقیہ چھ ملزموں کے خلاف سماعت مقدمہ کی کارروائی جمعرات کے دن تک بدیں وجہ ملتوی کی گئی کہ بعض ملزم خود بیمار حاضر عدالت نہیں ہو سکتے تھے۔

نذر محمد خاں کی رہائی

نذر محمد خاں کابلی بری کر دیا گیا۔

الزام بغاوت کا مقدمہ

وکیل استغاثہ نے عدالت میں بیان کیا کہ واقعات کی معمولی رفتار کے لحاظ سے میں امید کرتا ہوں کہ الزام بغاوت کے مقدمہ کی کارروائی دوشنبہ کے روز شروع کر سکوں گا۔

سشن جج کا حکم نامنظوری ضمانت

صاحب سشن جج کانپور کے حکم کا مکمل ترجمہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

یہ درخواست ضمانت ان ۱۰۱ ملزموں کی طرف سے پیش کی گئی ہے جن کا چالان اس عدالت میں زیر الزام حسب دفعہ ۳۳۳ ناقابل ضمانت ہے درخواست کی مخالفت کی گئی ہے وکلاء صفائی نے زور دیا ہے کہ سائلین کی قید محض تعزیری ہے کیونکہ خود استغاثہ کو دفعہ ۳۳۳ کا مقدمہ چلانے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ مگر یہ بات ہرگز نہیں ہے بیشک استغاثہ نے بخیال خویش ملزمین کے حق میں بہتر سمجھ کر ایک تصفیہ کی صورت پیش کی تھی۔ جس سے مقدمہ جلد فیصل ہو جاتا اور ملزموں کو ایک ایسی سزا کا یقین ہو جاتا جو دو سال کی قید سخت سے زیادہ نہ ہوتی ایسا کرنے کے لئے عدالت سے ایک ایسے امر کی درخواست کرنی ضروری تھی جو کسی قدر بے ضابطہ خیال کیا جا سکتا تھا جب تک کہ صفائی اس سے متفق نہ ہو جائے۔ اگر اسے غلطی قرار دیا جا سکے تو اس کی معافی سے اتفاق کرنے میں ملزمین کے فاضل وکیل نے نہ تو یہ کہا کہ وہ اپنے موکلین کے مقدمہ کی سماعت ایک اعلیٰ عدالت کے سامنے چاہتا ہے نہ یہ کہا کہ وہ اس مجسٹریٹ کے سامنے سماعت نہیں چاہتے۔ درحقیقت نہ تو انہیں اس امر پر مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ اپنی صفائی کا راز ظاہر کر دیں۔ یا قبل از وقت کوئی کارروائی کریں یا کوئی ایسا کام کر گزریں جس کا ان کے موکلوں پر مضر اثر پڑے۔ لیکن اونہوں نے متفق ہونے سے انکار کیا اور عدالت کے لئے کوئی اور چارہ کار باقی نہ رہا۔ اس لئے ان ۱۰۱ ملزموں کو اپنے مقدمہ کی از سر نو سماعت کیلئے صرف اپنے وکیلوں کی کارروائی کی بدولت جیل میں رہنا پڑا نہ کہ استغاثہ کی کسی کارروائی کی وجہ سے اور نہ ابتک ان کے مقدمہ کی کارروائی نصف سے زیادہ مکمل ہوئی اور انہیں یہ بھی یقین ہوتا کہ اسی قدر سزا ملے گی جو مجسٹریٹ کے حد اختیار میں ہے۔ اسقدر زیادہ جس کا اختیار سشن جج کو ہے۔ نیز ملزمین یہ توقع بھی کر سکتے تھے کہ اپنا عید کا سالانہ تہوار اپنے پیروکاران قانونی کی طرح اپنے اعزا و اقربا کے گلے مل مل کر منائیں کیونکہ جرم دفعہ ۱۴۷ قابل ضمانت ہے استغاثہ نے کسی جگہ بھی یہ اقبال نہیں کیا ہے اور نہ استغاثہ کی طرف سے کہے ہوئے کسی لفظ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جرم دفعہ ۳۳۳ کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ دفعہ ۴۹۷ کے منشاء کے مطابق وجوہ معقول کی موجودگی صرف اسی بات سے ثابت ہے کہ ایک ایسے تجربہ کار مجسٹریٹ نے مقدمہ کا چالان کیا ہے جو سشن ججی کا تجربہ رکھتا ہے۔ بحث پیش کی گئی ہے کہ دفعہ ۴۹۸ کا دفعہ ۴۹۷ سے کوئی تعلق نہیں ہے دفعہ ۴۹۷ میں اون اصل وجوہ کا بیان درج ہے۔ جن پر درخواست ضمانت کی منظوری یا نامنظوری کے وقت غور ہونی چاہئے اور یہ امر صریح ہے کہ وہ وجوہ ایسی ہونی چاہئیں جن پر عدالت حسب دفعہ ۴۹۸۔ اپنا اختیار تمیزی استعمال کرکے غور کر سکے مسٹر حبیب اللہ بیرسٹر نے بعض ملزموں کی طرف سے عدالت میں رحم کی درخواست کی ہے۔ کہا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ کے علاوہ کسی ملزم کے روپوش ہو جانے یا کسی طرح نقض امن کرنے کا ہرگز اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن استغاثہ نے ظاہر کیا ہے کہ پانچ شخص فی الحال بھی روپوش ہیں جن کے نام پیروکاران صفائی کو معلوم ہیں۔ کیونکہ انہیں فہرست دیدی گئی ہے اگر جج کسی ایسے ملزم کو ضمانت پر رہا کر دے جس کی نسبت قانون نے عام طور پر ضمانت کی ممانعت کی ہو تو جج پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے میرے سامنے ایسی کافی وجوہ پیش نہیں کی گئیں کہ میں ایسی ذمہ داری اپنے سر لوں اس لئے میں درخواست نامنظور کرتا ہوں۔

التوائے مقدمہ مولانا آزاد سبحانی

۲- ستمبر ۱۲ بجے دن۔ مولانا عبد القادر آزاد سبحانی کا مقدمہ پھر مسٹر اسمتھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے سامنے پیش ہوا۔ مسٹر بوائز نے تاج کی طرف سے ظاہر کیا کہ کوئی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے لیکن استغاثہ اس بات کا ہرگز ذمہ نہیں لے سکتا کہ مقدمہ شروع ہونے کے بعد ۴۸ گھنٹہ کے اندر ہی اختتام کو پہونچ جائے گا۔ اس لئے میں التوائے مقدمہ کی درخواست پیش کرتا ہوں۔ یہ سنکر عدالت نے مولانا آزاد سبحانی کے مقدمہ کی سماعت آیندہ جمعہ تک ملتوی کر دی دیگر ۴ مجروح ملزموں کا مقدمہ منگل کو پیش ہوگا

حافظ احمد اللہ کی رہائی

حافظ احمد اللہ صاحب جن پر زیر دفعات ۱۴۷ و ۳۳۳ و ۱۵۲ مقدمہ چلایا جانے والا تھا ۳۱۔ اگست کی شام کو اس بنا پر رہا کر دئے گئے کہ اون کے خلاف کوئی شہادت پیش نہیں ہو سکی۔

گواہان صفائی کی فہرست

۳- ستمبر ۱۲ بجے کے اجلاس میں مولانا آزاد کے مقدمہ کے التوا کے بعد مسٹر مظہر الحق نے اون ۱۰۱ ملزمین کی طرف سے جن کو آج سوبردگی سشن کا طویل حکم سنایا گیا ہے گواہان صفائی کی فہرست داخل کی۔ جن کی جملہ تعداد ۲۰۳ تھی اور سوائے ۱۳ گواہوں کے باقی سب باشندگان کانپور ہیں فہرست گواہان میں سب سے پہلا نام ہز آنر سر جیمس مسٹن کا تھا۔ مسٹر مظہر الحق نے ہز آنر کے طلب کئے جانے کی وجوہ ظاہر کرتے وقت بیان کیا کہ وہ شخص جس نے سب سے پہلے آکر جائے وقوعہ کا معاینہ کیا ہز آنر سر جیمس مسٹن ہیں۔ علاوہ ازیں کے دو عہدہ داران مقامی جن کا بیان عدالت میں ہو چکا ہے ہز آنر سے ملے تھے اور ہز کچھ بیانات ہز آنر کے سامنے عہدہ داران مذکور نے کئے تھے وہ اون بیانات سے مختلف ہیں جو عدالت میں قلمبند ہوئے ہیں تیسری وجہ یہ کہ جائے وقوعہ کی صورت اب بالکل بدل گئی ہے اور ہز آنر اسکو اصلی حالت میں دیکھ چکے ہیں لیکن عدالت نے ہز آنر کے طلب کرنے سے انکار کیا۔ اور اسکی وجہ یہ ظاہر کی کہ عہدہ داران مقامی کا ہز آنر کے سامنے بیانات کرنا ثابت نہیں ہے۔ اور پھر ایسے بیانات جو دوران گفتگو میں کئے جائیں شہادت میں مقبول نہیں ہے رہا یہ امر کہ جائے وقوعہ کی صورت بدل گئی یہ اور ہزاروں شہادتوں سے ثابت ہو سکتا ہے۔

میعاد دوران مقدمہ

عدالت نے مسٹر مظہر الحق سے دریافت کیا کہ سشن کو سماعت مقدمہ میں کسقدر عرصہ لگے گا مسٹر مظہر الحق نے جواب دیا کہ چار ہفتہ صرف ہو جائیں گے۔

۴- ستمبر گیارہ بجے مسٹر اسمتھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے روبرو ۶ مجروح ملزمین کا مقدمہ پیش ہوا۔ لیکن ان میں سے صرف ۴ عدالت میں آ سکے جن کے خلاف سماعت مقدمہ شروع ہوئی۔

سول سرجن کی شہادت

کیپٹن سمپسن نے جو شروع اگست میں کانپور کے قایم مقام سول سرجن تھے ان چاروں ملزمین کے زخموں کی صراحت کی۔

گنڈا سنگھ جیلر کی شہادت

اس نے کچھ جیل کے رجسٹر پیش کئے جن میں ملزمین حادثہ کے حوالات میں داخل اور خارج ہونے کا اندراج تھا اور کچھ غلطیاں جو رجسٹروں میں اندراج نام کے وقت ہو گئی تھیں ظاہر کیں۔ کونسل منجانب ملزمین نے اس شہادت پر اعتراض کیا۔ کیونکہ ان کا کوئی تعلق چار مجروح ملزمین موجودہ عدالت کے مقدمہ سے نہیں تھا۔

دیگر گواہان کا حال

علاوہ ان کے جن گواہوں کے بیانات منجانب استغاثہ ہوئے یہ ہیں۔

منیر الدین کوتوال۔ تصدق حسین سب انسپکٹر پولیس۔ طلسی سنگہ سوار کانسٹبل۔ نظیر احمد کانسٹبل چھوٹے لال۔ یہ سب گواہ وہی ہیں جن کی شہادتیں ایک سو ایک ملزمین کے خلاف پہلے ہو چکی ہیں۔ اس موقعہ پر بھی اونہوں نے وہی بیان کیا جو پہلے کر چکے تھے۔

دو نئے گواہ

علاوہ ان کے دو نئے گواہ رائے دیبی پرشاد وکیل اور مسٹر بھگوان ایڈیٹر کانپور جنرل اور پیش ہوئے۔ رائے صاحب نے کہا کہ وہ یوم وقوعہ کو یہ خبر سنکر کہ لوگ بازار کی چوکی پر پتھر پھینکے جا رہے ہیں اپنے دفتر سے باہر نکل آئے تھے۔ جو چوکی کے قریب ہی واقع ہے اونہوں نے تھوڑے ہی فاصلہ سے چوکی کی طرف پتھروں کا پھینکا جانا دیکھا۔ مگر پتھروں کے پھینکنے والے نظر نہ آتے تھے۔ اس کے بعد اونہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ایک کانسٹبل کا صافہ پھاڑ رہے ہیں انہوں نے کلکٹر صاحب کو بھی جائے وقوعہ پر مع پولیس کے آتے ہوئے دیکھا اور اس کے بعد بندوقوں کی آواز بھی سنی۔ علاوہ اس کے اونہوں نے چند مجروحین کو بھی دیکھا جو چوکی کی طرف لائے گئے تھے۔ مسٹر بھگوان دوسرے نئے گواہ تھے جن کا بیان اس سے قبل نہیں ہوا۔ انہوں نے شنید جانا پھر دل سے واپس ہونا اور مسجد کے پاس جتنے واقعات ہوئے تھے ان کا دیکھنا بیان کیا۔

۵- ستمبر۔ مسٹر اسمتھ ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں اون چار مجروح ملزمین کا مقدمہ پھر پیش ہوا۔ مسٹر ڈاڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ٹائلر کلکٹر۔ اور کرشن سہائے وکیل کے بیانات منجانب استغاثہ ہوئے اور وہی بیانات ہوئے جو اس سے قبل ۱۰۱ ملزمین کے خلاف ہو چکے ہیں

چند اہم پیشگوئیاں

مسٹر رام کرنداس صاحب بجنوری گورنمنٹ اور ملک و قوم کے اون وفاداروں اور بہی خواہوں میں ہیں جو عامۂ خلائق کی نفع اور اپنی حکومت کی بہتری کیلئے اپنی زندگی سمجھے بیٹھے ہیں اسوقت تک آپ نے ملک و قوم کی جسقدر خدمت کی ہے اور گورنمنٹ ہند کو اپنے نیک مشوروں اور مفید معلومات سے فائدہ پہونچایا ہے اوس کا اندازہ آپ کی ایک تازہ تصنیف موسومہ "یادگار سر جان ہیوٹ" سے اچھی طرح ہو سکتا ہے آپ گورنمنٹ ہند کو اپنی اُن پیشگوئیوں سے بھی بہت کچھ مدد دیتے رہے ہیں جو بالکل صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ اور جن کا کچھ حصہ وقتاً فوقتاً مدینہ میں درج کیا جاتا رہا ہے۔ اس ہفتہ مسٹر موصوف نے بعض اہم معاملات کے متعلق چند پیشگوئیاں ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہیں۔ جنکو ہم شکریہ کے ساتھ مع اون کے خط کے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب مدینہ

تسلیم۔ جناب نے میری چٹھی اخبار مدینہ میں شائع فرماکر مجھے مشکور فرمایا۔ لیکن اس چٹھی میں تاریخ غلط شائع ہوئی ہے مہربانی فرماکر ۱۷- نومبر کی بجائے ۲۰- نومبر اطلاع حادثہ کانپور کی صحیح تاریخ سمجھیں جناب من واقعہ کانپور کی نسبت میں کیا عرض کروں سوائے اس کے کہ خدا ہی کو یہ منظور تہا۔ خاکسار کے حال پر حضور سر جان ہیوٹ صاحب بہادر کی اسقدر عنایت تھی کہ شاید آجتک کسی شخص کا مشورہ و تجاویز اس نظر سے دیکھا گیا ہو جس طرح کہ میری تجاویز و مشورات دیکھے جاتے تھے جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضور ممدوح کی ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۲ء تک کوئی کارروائی متعلق انتظام یا ترمیم یا نفاذ قانون ایسی نہ تھی جس میں خاکسار کا مشورہ نہ ہو۔

میرے تمام مشورات و تجاویز کا حال میری کتاب موسومہ یادگار سر جان ہیوٹ سے معلوم ہوگا کہ امپیریل گورنمنٹ نے جب کبھی کسی معاملہ میں حضور سر جان ہیوٹ صاحب سے کوئی رائے طلب کی ہے تو کل گورنمنٹ نے حرف بحرف میری اوس رائے سے اتفاق کیا ہے جس کے متعلق میں پہلے ہی پیشگوئی کر چکا تہا۔

افسوس ہے کہ میں نے ۱۲- مارچ ۱۹۱۲ء کو حضور کے ریٹائر ہونے سے پیشتر بہت سے حالات کا اظہار کرتے ہوئے آخر میں یہ بھی ظاہر کیا تہا۔ کہ اب حضور کے چلے جانے کے بعد بھی رسے اہل اسلام پر ایسی بلا نازل ہوگی کہ گذشتہ بچینی سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی چند مقامات پر مسلمان گولیوں کا شکار ہوں گے اگر حضور اجازت دیں تو میں کے متعلق تجاویز و مشورات پیش کروں تاکہ ان پر یہ مصیبت نہ پڑے اور گورنمنٹ کو بھی مصیبت کا سامنا نہو۔ چونکہ حضور ممدوح ریٹائر ہونیوالے تھے اور اون کے بعد ایسا واقعہ ہونا تحریر کیا گیا تہا اس لئے حضور نے اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی ورنہ میں اوسی وقت کانپور کے واقعہ کی ہو بہو تصویر بطور پیشگوئی پیش کرکے آگاہ کر دیتا۔

مجھے افسوس ہے کہ سر آغاخان صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی انڈین اسوقت اس قابل نہیں ہے کہ جو لفٹنٹ گورنری کر سکے اگر سر آغاخان یا اور کوئی شخص اس کے متعلق حضور سر جان ہیوٹ سے دریافت کرتے تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ ہندوستانی گورنر جنرل کے عہدہ کو بھی بخوبی انجام دے سکتے ہیں کیونکہ سر جان ہیوٹ نے ہندوستانیوں کی اسقدر قدر کی ہے کہ اب حال میں اونہوں نے ہندوستانیوں کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ نہایت ہمت افزا ہیں جو میں نے یادگار سر جان ہیوٹ میں درج کئے ہیں۔

یادگار سر جان ہیوٹ میں میں نے اون مشورات و تجاویز کا بہت تھوڑا سا حصہ درج کیا ہے جو متواتر تین سال تک گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے افسوس آج ہندوستانیوں کی یہ حالت ہے کہ ایکدوسرے سے حسد کرتا ہے۔ اور نقصان کے درپے رہتا ہے اگر کوئی غریب کوئی عمدہ معقول رائے کسی شخص کو بغیر کسی خواہش کے دے تو اسکو پاگل و بیوقوف بتاتے ہیں اور ملک کا ایک وہ پورا بدخواہ لیڈر جو اپنے آپ کو سب طرح صاف و پاک بتاتا ہے چاہے کیسا ہی نامعقول مشورہ دے اور اوس کے پردہ میں خواہ اپنی ہی بہتری مقصود ہو۔ لیکن وہ اعلےٰ درجہ کا لیڈر سمجھا جاتا ہے اس وقت ہندوستان کی خوش قسمتی سے دو ایک آدمی ہندوستان کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہے ہیں لیکن بہت سے اشخاص ایسے ہیں کہ اگر میں اون کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار بلکہ تحریری ثبوت پیش کردوں تو ملک کی آنکھ کھل جائے مجھے اسوقت سب سے بڑے ہی خیر خواہ ملک مسٹر گوکھلے۔ آنریبل گنگا پرشاد ورما۔ مسٹر مظہر الحق۔ اور سر سریندر ناتھ بنرجی وغیرہ چند شخص بنظر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ پولٹیکل معاملات میں وہ غلط فہمی یا کسی اور وجہ سے غلط راستہ پر قدم رکھ دیں۔ جیسا کہ ابھی جنوبی افریقہ کے اعلےٰ حکام کے وعدوں پر مسٹر گوکھلے نے بھروسہ کر لیا تہا۔ حالانکہ خاکسار نے بہت پہلے آنریبل گنگا پرشاد کو ایک مضمون بھیجکر ظاہر کر دیا تہا کہ بجز اس کے کہ جنوبی افریقہ کے باشندگان ہند مسٹر گوکھلے کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں کہ یہ وہی شخص ہیں جو ہمارے فدا ہیں اور جن کا نام ہم سنا کرتے تھے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا اور تمام وعدے بالائے طاق رکھے رہ جائیں گے آخر خاکسار کی تحریر حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔ لیکن قبل از وقت سمجھکر غالباً آنریبل موصوف نے اس تحریر کو شائع کرنا مناسب سمجھا۔

جناب من۔ آیندہ زمانہ کیا رنگ لائیگا اس کیلئے میں تو پیشگوئی کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اسمیں سرمو فرق نہ ہوگا۔

(۱) عنقریب ہندو و مسلمانوں میں نفاق کی ایک ایسی چنگاری سلگنے والی ہے۔ جو مثل ایک شعلہ کی بھڑک اٹھیگی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے ہر دو اقوام کے لیڈر اپنی جانفشانی سے اس شعلہ کو زیادہ عرصہ تک مشتعل نہ رہنے دیں گے اور ایسا بجھائیں گے کہ مدت دراز تک اوسکا نشان مٹ جائیگا۔

(۲) پنجاب میں چند مقامات پر بلوے ہوں گے ہندو و مسلمان قید ہوں گے جائدادیں ضبط ہونگے اور بہت سے مکانات کی تلاشی ہوگی۔

(۳) مشرقی بنگال میں بہت سے اشخاص کی جائدادیں ضبط ہونگی۔ ہندوستان کے بہت سے مشہور آدمیوں کو مصیبت اٹھانی پڑیگی۔ اہل یورپ دوامی بندوبست بنگال منسوخ کرنیکی گورنمنٹ کو صلاح دینگے لیکن گورنمنٹ برطانیہ اسکو ہرگز قبول نکریگی۔

(۴) ہندو و مسلم یونیورسٹیوں کے مسودہ قانون پر گورنمنٹ اور بانیان یونیورسٹی میں سخت اختلاف پیدا ہوگا ایک ایسی خاص شرط لگائی جائیگی کہ جس سے چارٹر کا حاصل کرنا ہی محال ہو جائیگا۔

(۵) ولایت میں لبرل پارٹی کنسرویٹو پارٹی سے ہندوستان کے لئے سختی کا اظہار کرے گی۔

(۶) حضور لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کے بعد جو گورنر جنرل تشریف لائیں گے وہ موجودہ پالیسی کے سخت خلاف ہونگے ہندوستانی حضور کی ہر وقت بہتری و سلامتی کی دعا مانگتے رہیں گے۔

(۷) مسجد کانپور کا حصہ منہدم واپس ہو جائیگا۔

(۸) چین اور برطانیہ میں تبت کے متعلق سخت اختلاف پیدا ہوگا چین جاپان سے خوش رہیگا اور امریکہ ہندوستانیوں ... جاپان سے ہی معاملہ میں سخت جد و جہد کریگا جو خطرناک ہوگا۔

(۹) ہندوستان کو ۱۹۱۸ء تک سلف گورنمنٹ ملجائیگی برطانیہ اعظم نہایت خوشی سے عطا فرمائے گی۔ مگر یہ ہندوستانیوں کی جد و جہد کا نتیجہ نہوگا بلکہ کسی

مطائبات

مساوات اسلامی

(بدر) میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر
(عتبۂ ابن ربیعہ) تھا امیر العسکر

سب سے پہلے وہی میداں میں بڑھا تیغ بکف
ساتھ اک بھائی تھا، اور بھائی کے پہلو میں پسر

اس طرح اُس نے مبارز طلبی کی پہلے
مرد میداں کوئی تم میں ہو تو نکلے باہر

نکلے یہ لشکر اسلام سے نکلے پیہم
تین جانباز کہ اک ایک تھا اوسکا ہمسر

سامنے آکے جو یہ لوگ تو (عتبہ) نے کہا
کس قبیلہ سے ہو؟ کیا ہے نسب جد و پدر؟

بولے: ہم وہ ہیں کہ ہے نام ہمارا انصار
ہم ہیں شیدائی اسلام ہے ہر فرد بشر

جاں نثاران رسول عربی ہیں ہم لوگ
اک اشارہ ہو تو ہم کاٹ کے رکھدیتے ہیں سر

بولا (عتبہ) کہ "بجا کہتے ہو جو کہتے ہو
مگر افسوس کہ مغرور ہے اولاد مضر

تم سے لڑنا تو ہمارے لئے ہے باعث عار
کہ نہیں تیغ قریشی کے سزاوار یہ سر"

کہہ کے یہ اوس نے کیا سرور عالم سے خطاب
"اے محمد! یہ نہیں شیوۂ ارباب ہنر

جنگ ناجنس سے معذور ہیں ہم آل قریش
بھیج اون کو جو ہوں رتبہ میں ہماری ہمسر

آپ کے حکم سے انصار پھر آئے صف میں
حمزہ و حیدر کرار نے لی تیغ و سپر

ان سے (عتبہ) نے جو پوچھا نسب نام و نشاں
بولے یہ لوگ کہ "ہاشم کے ہیں ہم لخت جگر"

بولا (عتبہ) کہ "نہیں جنگ سے اب ہمکو گریز
آؤ، اب تیغ قریشی کے دکھائیں جوہر"

+ + +

یا یہ حالت تھی کہ تلوار بھی تھی طالب کفو
یا مساوات کا اسلام کے پھیلا یہ اثر

بارگاہ نبوی کے جو موذن تھے (بلال)
کرچکے تھے جو غلامی میں کئی سال بسر

جب یہ چاہا کہ کریں عقد مدینہ میں کہیں
جاکے انصار و مہاجر سے کہا یہ کھلکر

"میں غلام حبشی، اور حبشی زادہ بھی ہوں
یہ بھی سُن لو کہ مرے پاس نہیں دولت و زر

ان فضائل پہ مجھے خواہش تزویج بھی ہے
ہے کوئی، جس کو نہ ہو میری قرابت سے حذر؟"

گردنیں جھک کے یہ کہتی تھیں کہ "دل سے منظور"
جس طرف اُس حبشی زادہ کی اوٹھتی تھی نظر!!

+ + +

عہد فاروق میں جس دن کہ ہوئی انکی وفات
یہ کہا حضرت (فاروق) نے بادیدۂ تر

"اٹھ گیا آج زمانے سے ہمارا آقا
اٹھ گیا آج نقیب حشم پیغمبر!"

+ + +

اس مساوات کو ہے معشر اسلام پہ ناز
نہ کہ یورپ کی مساوات کہ طلسم اکبر!

(الہلال) (شبلی)

حوادث و اخبار

۱۹۱۲ء میں ہندوستان کے سرکاری و امدادی ہسپتالوں میں تیس ملین یعنی تین کروڑ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ کل خرچ ۹۴۴۴۹۰۴ پونڈ ہوا جسمیں سے ۵۵۵۴ پونڈ یعنی کل خرچ بیسواں حصہ ہندوستانی روسا و شرفا نے عطا کیا۔

گورنمنٹ نے بنگال میں مندرجہ عنوان ریلوے لائن جو پچاس میل طویل ہوگی بنانے کا اجارہ کلکتہ و بمبئی کی ایک ایک یوروپین کمپنی کو مشترکہ طور پر عطا کیا ہے۔

بڑا بازار کلکتہ کے ایک متمول مارواڑی کے گھر سے کچھ زیورات چوری گئے ہیں جن میں ایک بیش قیمت ہیرا بھی ہے۔ مال مسروقہ کی قیمت کا اندازہ تیس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

رام لال کو جس نے نینی تال میں تین خون کرنے کے علاوہ مسٹر گاڈرن ڈپٹی مجسٹریٹ پر بھی قاتلانہ حملہ کیا تھا سشن سے سزائے موت ہوئی۔ ملزم نے اشتعال کا عذر کیا تھا اب اسنے ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل کیا ہے

بقول پائنیر مسقط کے باغیوں نے ہنوز شہر مسقط پر حملہ کرنے کی کوئی علامت ظاہر نہیں کی

مسٹر ڈوپر نکس جج ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی جوڈیشل سروس سے متعلق ہیں عنقریب عہدہ سے کنارہ کش ہونیوالے ہیں ۱۸۸۹ء میں انکا سول سروس سے تعلق ہوا تھا۔

نومبر میں رائل کمیشن کے سامنے شہادت دینے کی غرض سے بہت سے گواہ دہلی میں فراہم ہونگے کارروائی شروع کرنیکے بعد کمیشن مسلسل اجلاس کرتی رہے گی۔

۲۹ ستمبر کو مدراس میں سکندرآباد سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ سرکاری حلقوں کو اخبارات کلکتہ کے اس بیان کا کوئی علم نہیں کہ مسٹر سید علی امام حیدرآباد دکن کے وزیراعظم ہونے والے ہیں۔

صیغہ تحقیقات جرایم فوجداری کے ہیڈ کنسٹبل ہری پد داس جو دو سال سے مچھی بورہ تھانہ کلکتہ میں متعین تھا اور تھانہ مذکور کے رقبہ میں بہت سے گھروں کی تلاشی لی جا چکی تھی جبکہ ۲۵ ستمبر کی شام کو وہ کالج سکوئر میں جہاں کی نگرانی اس کے سپرد تھی گشت کر رہا تھا کہ وہ پیچھے کے دس آدمیوں کے مجمع میں سے کسی نے تین گولیاں چلائیں جو تینوں لگیں۔ ہیڈ کنسٹبل منہ کے بل گر پڑا۔ ایک شور مچ گیا۔ اس اضطراب و پریشانی میں فیر کرنے والا بھاگ گیا۔ ہیڈ کنسٹبل ہسپتال کو جاتا ہوا مر گیا۔ حکام پولیس جلد موقع پر پہونچ گئے مگر شب کو دیر تک کسی کی گرفتاری کی خبر مسموع نہیں ہوئی اور نہ ریوالور کا پتہ لگا۔

۱۷ جنوری کو ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ کے کمرہ میں سائنس کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

میمن سنگھ میں انسپکٹر پولیس کے بم سے ہلاک ہونے کے مزید حالات سے منکشف ہوتا ہے کہ جبکہ انسپکٹر مذکور اپنے گھر کے سامنے کے کمرہ میں بیٹھا تھا دفعۃً ہولناک آواز ہوئی۔ انسپکٹر کا جسم سخت زخمی ہوا کھوپری کا ایک حصہ اڑ گیا۔ داہنی ٹانگ گھٹنے سے جدا ہو گئی موت فوراً واقع ہوئی انسپکٹر کا مکان ایک تنہا جگہ میں ہے دوسرا بیان ہے کہ انسپکٹر سو رہا تھا جبکہ کھڑکی سے اس کے خوابگاہ میں بم پھینکا گیا۔ یہ پانچ سال تک ضلع ڈھاکہ میں پولیٹکل مقدمات کے متعلق تلاشیوں میں مصروف رہا تھا اسے دھمکی آمیز چٹھیاں پہونچی تھیں۔

پیراونشل کانفرنس فیض آباد میں آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب شرح سود کے تعین کے متعلق گورنمنٹ سے استدعا کئے جانیکا رزولیوشن پیش کرینگے جس کے بارہ میں ڈگری دیتے ہوئے عدالتوں کو بھی قوت تمیزت کام لینے کا اختیار حاصل نہیں۔

یہ زمانہ ہندوستان کی سخت مالی پریشانی کا ہے دوسرے تیسرے روز کسی نہ کسی بنک کے ٹوٹنے کی اندوہناک خبر سامع کو سنا ہوتی رہتی ہے۔ اب افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے کریڈٹ بینک آف انڈیا نے بھی تمام لین دین بند کر دیا ہے بنا بریں دیگر بنکوں پر لوگوں نے وصولی روپیہ کے لئے دھاوا بولدیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ کثرت مطالبات سے کوئی اور بنک بھی نہ بیٹھ جائے۔ کریڈٹ بنک کے پچاس لاکھ روپیہ کے سرمایہ میں سے دس لاکھ روپیہ ادا ہو چکا تھا۔ اس کی شاخیں کراچی۔ سکھر لکھنؤ و دیگر مقامات میں تھیں۔

ممالک متحدہ کی پولیس کے کاروبار کی نسبت جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوٹ مار کی وارداتوں میں سے ۳۷۰ ڈکیتیوں کا بالکل پتہ نہیں لگا ریاست دھولپور نے موٹیر دل کی گرفتاری میں مدد دی ہے۔

مشرقی بنگال میں مصنوعی جنگ کے لئے سپاہ کا اجتماع تعطیلات کرسمس کے بعد جنوری میں ہوگا سر رابرٹ سکالن کمانڈنگ لکھنؤ ڈویژن سپاہ مذکور کے افسر ہونگے۔

قندہار میں سخت فساد ہوا جسمیں وہاں کا قاضی و مفتی دونوں مارے گئے۔

قرار پایا ہے کہ سرکاری افسران جب موٹر گاڑیوں پر بتقریب دورہ اضلاع میں جائیں گے تو موٹر کو رائیوروں کو ریلوے سفر کی مانند بھتہ ملے گا۔

بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کے اوڈٹ آفس کے اہلکار بابو موتی لال ۵۳۰۰ روپیہ غبن کرنے کے الزام میں معطل کئے گئے ہیں اور ان پر اجمیر میں فوجداری مقدمہ چلایا گیا ہے اونکو ضمانت پر چھوڑنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

ڈائرکٹران بینک مذکور نے ایک جلسہ میں شرح سود ایک روپیہ بڑھا کر چھ روپے فیصد کر دی

ہوڑہ سے بے باکانہ ڈکیتی کی خبر پہونچی ہے۔ ہرسا گنج گاؤں میں ایک شخص کے مکان پر ایک درجن مسلح ڈاکو آ پڑے جو زر و زیور دو ہزار روپیہ نکالے گئے۔

پوسٹماسٹروں اور سپرنٹنڈنٹوں کی ترقی تنخواہ و بہتری کے متعلق دونوں کی طرف سے چار چار گواہ رائل کمیشن میں شہادت دینگے نیز اون کی کانفرنس ناگپور قبل ازیں کمیشن مذکور کو عرضداشت بھیج چکی ہے

بنکم چندر چودھری انسپکٹر پولیس میمن سنگھ جو پہلے ڈھاکہ میں متعین تھا۔ ۳۰ ستمبر کی شام کو اپنے گھر میں بم سے ہلاک ہوا۔ ابتک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ڈھاکہ میں اس نے ڈکیتی کے مقدمات میں بہت سے مکانوں کی تلاشیاں لی تھیں ۱۹۱۱ء میں بھی میمن سنگھ میں ایک سب انسپکٹر پولیس مارا گیا تھا۔

مسٹر اے۔ ایس۔ پی۔ ٹکرسی۔ آئی۔ ای قایم مقام رزیڈنٹ میسور آیندہ مارچ میں کرنل پنہے کے بجائے ریذیڈنٹ حیدرآباد دکن ہوں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جسٹس چودھری قایم مقام جج ہائیکورٹ اپنے عہدہ پر مستقل کئے جائیں گے۔

جسٹس بیکویل جج ہائیکورٹ مدراس کے فیصلہ کے خلاف مسز اینی بسنٹ کا اپیل چیف جسٹس اور جسٹس بیکویل جان ہائکو رتھ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ مسز موصوفہ نے خود اپیل کی تائید میں دلائل پیش کیں جن کا جواب مسٹر سی پی راما سوامی آئر وکیل نے فریق ثانی کی طرف سے دیا۔

سرکاری فوج بردلہ جہاز ہارڈنگ بمبئی سے حسب ذیل فوج لے کر عدن کو گیا ہے مثلاً پیدل پلٹن کے (۱۱) انگریز افسر تین عورتیں دو بچے ۱۶ ہندوستانی افسر ۲۸ ، دوسرے آدمی ۷۷ لشکری۔ ۹ گھوڑے رائل آئرلینڈ پلٹن کے ایک افسر ۴۰ سپاہی ایک لشکری۔ قلعہ توپخانہ کے ۱۲ آدمی ایک عورت۔ دیسی توپخانہ کے ۲۰ آدمی۔ کمسریٹ کے ایک انگریز افسر۔ ایک پولین افسر ۲۰ ہمراہی۔ عدنی فوج ایک انگریز افسر اور ایک سپاہی ممالک متوسط کی فصلیں۔ جو اواخر اگست تک عمدہ حالتیں تھیں ماہ ستمبر میں بارش نہونیکی وجہ سے معرض خطر میں پڑ گئی ہیں

کتاب نسوان

یعنی مستورات ہند کیلئے دستور العمل

ناظرین یہ کتاب نئی روشنی کی مفید یادگار ہے جس کے متعلق بنظر انصاف ذرا غور کرنے سے خود معلوم ہو جائیگا کہ ایسی کتاب جو مستورات کے لئے ہر قسم میں مفید تعلیم و اعلیٰ مشیر کا کام دیسکتی ہے شریف گھروں میں کسقدر ضروری ہے جسمیں کہ خانہ داری کا عمدہ ڈھنگ و سلیقہ بتانے کے علاوہ تمام ضروری باتوں جیسے سینا پرونا حساب کے گر۔ کھانے پکانے۔ کپڑے رنگنے اور حفظان صحت کے طریقے اور جوانی میں شباب حاملہ بچہ زچہ کی پوری کیفیت۔ ضروری ہدایتیں اور بیماریوں کا مجرب علاج تعلیم و پرورش۔ اولاد شوہر و سسرال کیلئے بہترین طریقے ضروری ہدایتیں تمام معمولی بیماریاں اور مفید صنعت و حرفت کے مجرب نسخے۔ اصلاح رسومات دنیا بھر کے دلچسپ حالات۔ جدید قواعد ریلوے ڈاکخانہ عدالت وغیرہ سب باتوں سے واقف کار بنا دیتی ہے غرض بقول معزز احباب تعلیم نسوان میں ابتک اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں چھپی بہت سے ایڈیٹران اخبار نے اسکو نہایت عمدہ بتلایا ہے جنکی رائے بوجہ عدم گنجایش یہاں درج نہیں کی جاسکتی۔

نوٹ۔ ہر مذہب کے فرد بشر اور خصوصاً حکیموں و ڈاکٹروں کیلئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے کیونکہ اسمیں تمام معمولی بیماریوں کے بطریق یونانی و ڈاکٹری ایسے عجیب و غریب مجرب نسخہ جات درج ہیں کہ بصرف زر کثیر بھی دستیاب نہیں ہوسکتی کاغذ سفید عمدہ قیمت ۸؍

المشتہر پیر غیاث الدین پھولباغ امروہہ۔ (مرادآباد)

مردوں کی زندگی

روح شباب نامردی جریان ضعف باہ ودماغ جگر ضعف مثانہ۔ لاولدی دایمی قبض۔ درد کمر۔ ریح غرضکہ ہر قسم کی کمزوری جوانی کی تمام غلط کاریاں دور ہو کر کامل مرد بناتا ہے نامرد کو مرد۔ پیر کو جوان مرد نطفہ کو قابل اعلاء باہ اور بینائی قایم رہنا اس روح کا کام ہے قیمت فی شیشی ۸؍

طلاء۔ جوانمردی سوائے مادہ زنادستی کے ہر قسم کی کمزوری۔ کجی۔ لاغری نامردی کے تمام نقص بیجڑ سے دور ہو کر رگوں پٹھوں کو اصلی قوت نوجوانی کے کردیتا ہے قیمت ۸؍

مخصوص پلز۔ ملذ ذائقہ کہ تاثیر نمک نے کمادیں ازالہ نہو فی درجن ۱۲؍

مبارک روح۔ عورتوں کے حیض باقاعدہ جاری ہونا۔ درد کمر آنا یا قطعی نہ آنا سفید عفونت کا بہنا۔ لاولدی اسقاط حمل ہو جانا تمام امراض دور ہو کر اولاد نرینہ ہونا قیمت فی شیشی ۲؍ پتہ ڈاکٹر کالیخان گورنمنٹ پنشنر

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر مع ترجمہ اردو
بغیر استاد انگریزی سکھانیوالی جحم ۱۵۷ صفحات

انگریزی زبان بہت مفید اور کارآمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ میں ہے اس وجہ سے لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا بہت شوق ہو چلا ہے کئی کتب انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں اور ہزار ہا جلدیں فروخت ہو گئیں۔ انگریزی غیر ملک کی زبان ہونے کے جبتک اسکو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جاوے اس کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس ہم نے اس کتاب کو خاص طور پر [illegible] انگریزی زبان کی بہت سی ضروری باتیں۔ الفاظ کا تلفظ۔ ہجے کرنا۔ جملے بنانا۔ خط و عرضی لکھنا۔ ترجمہ کرنا۔ انگریزی بولنا وغیرہ باتیں ایسی سمجھائی ہیں کہ مبتدی کو آسانی ہو گی۔ جلد تر حاصل ہو جاویگی۔ ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کر لینگے یا اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کر لینگے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو غلط ہے۔ ہاں یہ [illegible] ضرور کہیں گے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر انگریزی پڑھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کے ساتھ ہو گا۔ فی زمانہ لوگوں کو انگریزی بولنے اور انگریزی خط لکھنا سیکھنے کا [illegible] چنانچہ اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں۔ خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کی گئی ہے۔ یہ خطوط وغیرہ خاص طور سے لکھے گئے ہیں۔ اور انگریزی بہت آسان ہے اس کے علاوہ قواعد انگریزی اور ترجمہ کرنا وغیرہ باتیں ایسی عمدہ اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتلائی گئی ہوں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ [illegible] یہی کتاب کو دیکھیں لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جس وقت آپ انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور ملاحظہ کریں اور دیگر انگلش ٹیچروں سے مقابلہ کریں اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر درحقیقت بہتر معلوم ہو تو اس ضرور خریدیے۔ ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات سے زیادہ ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور مذکورہ بالا خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک [illegible] معاف۔ مفت رسالہ انگلش گرامر مع ترجمہ اردو جس میں گرامر کی تعریف اور حروف لکھنے اور بولنے کے ڈھنگ درج ہیں مفت ملیگا

علم طب کی نادر کتاب جو صرف ایکسال میں دو ہزار سے زیادہ بک چکی ہے
مجربات گپتا
معلومات کا خزانہ

یہ تمام عمر کی معلومات کا خزانہ محض برادران وطن کی بہبودی و ہمدردی کیلئے شائع کیا گیا ہے کتاب ہذا میں آپ کو ایسے ایسے تحفہ لاثانی نسخہ جات ملیں گے جو بنانے میں بالکل آسان اور فوائد میں آب حیات ثابت ہونگے اور جو آجتک بڑے بڑے خاندانی حکیموں اور سنیاسی لوگوں کے سینہ میں سربستہ تھے؟ ہمنے سینکڑوں روپے صرف کرکے حاصل کئے ہیں اور برائے افادہ عام [illegible] کی صورت میں شائع کئے ہیں مختصر فہرست مضامین یہ ہے ہر قسم کے درد سر اور ضعف دماغ کی دوا۔ سر کے گنج اور پھوڑے پھنسی کے تیل۔ خوشبودار بال سیاہ کرنیکے تیل۔ کھانسی کی دوائیں۔ سفید بال از سر نو پیدا ہوں۔ بال آ جاتے اور تمام عمر نہ پیدا ہونگے مجرب نسخہ جات عجیب و غریب تحفہ۔ [illegible] بدہضمی کی مجرب دوائیں۔ معدہ کی تمام خرابیوں کے چورن۔ نامردی کا مجرب علاج۔ حیرت انگیز طلا اور کھانیکی دوائیں جن سے جریان۔ احتلام۔ سستی۔ نامردی۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ امراض ایک ہفتہ میں کافور ہو جائیں۔ دھاتوں کے جوہر عجیب و غریب کشتہ جات بنانے کی ترکیبیں عورتوں اور بچوں کی قریباً تمام موذی بیماریوں کے نہایت ہی آسان علاج درج کئے ہیں قیمت صرف مجلد بارہ آنہ [illegible] چھوٹے اشتہار میں کیا لکھیں ہم ایمان سے کہتے ہیں اگر کتاب ناپسند ہو تو قیمت واپس دیں گے

ضرور رکھو مجرب اور آزمودہ نسخے

مثلاً ایک منٹ میں بال [illegible] خضاب بنانا [illegible] سلیمانی [illegible] تیل بنانا۔ ہر قسم کے [illegible] اکسیر دوائی [illegible] امراض کو ایک ہی [illegible] تیل [illegible] بیماریوں کا ایک ہی نسخہ (یہ انمول نسخہ [illegible] روپیہ کا ہے) [illegible] نامردی کے مجرب نسخے [illegible] آتشک کا اکسیر نسخے [illegible] کا علاج، حافظ کا مجرب نسخہ وغیرہ [illegible]

قارون کا خزانہ

اس میں ہر قسم کے پیشہ، صنعت و حرفت کی مفصل ترکیبیں درج ہیں۔ مثلاً [illegible] فوٹوگرافی۔ [illegible] صابن سازی [illegible] بال اڑانے کا تیل۔ بال اگانیکا صابن۔ [illegible] کافور [illegible] وغیرہ وغیرہ درج ہیں قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ مطابق اشتہار نہ ہو تو قیمت واپس دیں گے۔

دو مجرب آزمودہ دوائیں
مطابق اشتہار نہوں تو دو چند قیمت واپس دینگے

گپت فیض طلاء اکسیر اعظم

اس لاثانی طلاء کے صرف چند روز کی مالش سے ہی عضو تناسل کی ہر قسم کی کمزوری لاغری دور ہوکر تباہ شدہ رگوں اور پٹھوں میں پہلے سے زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ اور آدمی پورا پورا دنیا کمانیکے قابل ہو جاتا ہے علاوہ ازیں طلاء ہذا کی صرف ایک بوند پانی میں ملا کر صبح شام لگانے سے قوت باہ حد درجہ پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہوکر چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے آنکھوں کی روشنی [illegible] چند اگر متواتر ۴۰ روز کھایا جاوے تو بڈھا بھی جوان ہو جاتا ہے یعنی سفید بال از سر نو سیاہ ہونے لگتے ہیں مزید برآں عضاء مخصوصہ [illegible] فربہی اور درازی پیدا کرتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں میں بیشتر اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں۔ انکے لئے یہ طلا تو آب حیات کا کام دیتا ہے ضرور منگائے باوجود ان خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ [illegible] محصول [illegible] واپس دینگے چونکہ یہ خارجی استعمال کی ہی دوا ہے اس لئے یہ شرط کرتے ہیں کہ اگر خاص عضو کو اسپات لوہے کی طرح مضبوط نہ بنا دے تو قیمت بلا عذر واپس دینگے۔

برقی طاقت کی ماتوی گولیاں

ان گولیوں کو صرف چودہ دن استعمال کرنے سے جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے اپنی زندگی برباد کر چکے ہیں اور ہر وقت درد سر۔ دھڑکن دل۔ دھڑکنا۔ پیشاب سے پہلے یا پیچھے دھات کا آنا خواب میں ناپاک ہو جانا۔ اعضاء سستی [illegible] وغیرہ امراض کی شکایت رہتی ہے تو ایک دفعہ یہ لاثانی گولیاں منگوا کر ضرور آزمائیں [illegible] استعمال سے منی پیدا ہو جاتی ہے اور جسم [illegible] مریضو منگوا کر دیکھو۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ [illegible] سونے پر سہاگہ ماتوی گولیوں کے [illegible] استعمال کرنا۔ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے خاص رعایت۔ ہر دو ادویات گپت فیض و ماتوی گولیاں ایک ساتھ منگوانے سے محصول [illegible] بچائیں گے

خضاب نمونہ شباب

ایسا [illegible] خضاب آجتک دوسری جگہ نہیں [illegible] [illegible] چند منٹ میں [illegible] قیمت [illegible] واپس دینگے

ملنے کا پتہ:- منیجر چندر گپت اوشدھالیہ ۱۳۶ لوہانہ این بی ریلوے

تمام قیمت واپس بلکہ ساتھ انعام

جسقدر قیمت کا مال خرید وگے آپکی سب قیمت واپس کردی جاویگی بلکہ ساتھ انعام دیا جاویگا؟

ناظرین سچ مانیں و یقین کریں کہ آرام سے گھر بیٹھے سینکڑوں روپے کا مال مفت حاصل کریو بلکہ اپنے دوست احباب امیر غریب سب کو خبر کرو پھر یہ موقعہ ہاتھ نہ آئیگا۔ چونکہ ہمارے ہندوستانی بھائی اچھی چیزیں قیمت دیکر خریدنے میں گھبراتے ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت مفید تجویز نکالی ہے کہ ہر خریدار کو تمام قیمت واپس کردی جاوے۔

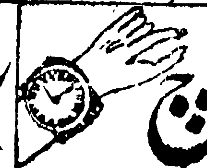
تمام قیمت واپس مال مفت ہیں۔ بلکہ ساتھ انعام۔ گویا آم کے آم گٹھلیونکے دام

مہربان۔ اگر اب بھی آپکے لئے مہنگا سودا ہے تو آپکی عقل سمجھ دانائی پر صد افسوس۔ جلدی کرو ٹکا ہی بھلا ہے۔ بلکہ گلی محلے میں اپنے دوست احباب کو بھی خبر کردو۔ آسان تجویز۔ ہم خرما و ہم ثواب مندرجہ ذیل سامان گھڑیوں وکتابوں میں سے جسقدر قیمت کا مال آپ خریدینگے اسی طرح آپکے بعد میں دو خواستیں آنے پر آپکی تمام قیمت واپس کردی جاویگی۔ مثلاً بیس خریدار آنے پر نمبر اول خریدار کو۔ چالیس خریدار آنے پر نمبر دوم خریدار کو ساٹھ خریدار آنے پر تیسرے نمبر کے خریدار کو۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہر بیس درخواستوں پر سلسلے وار سبکو قیمت واپس کردی جاویگی اور آپکو مال مفت میں رہجاویگا۔ اور یہ ضروری ہے کہ ہر ایک خریدار واپسی کے حقدار ہوجایا کرینگے۔ گویا تمام خریداروں کو سلسلے وار تمام قیمت بعد وضع آرڈر بمعہ محصول ڈاک خرچ کاٹ کر واپس کردی جایا کریگی اور آپکو مال مفت میں مل جاویگا اس سے زیادہ آپکی اور کیا خاطر کی جاوے۔

نوٹ۔ دو روپے قیمت سے کم کا خریدار واپسی قیمت کا حقدار نہ ہوگا۔ خط پر لفظ انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ ورنہ انعامی سلسلے میں آپکی فرمائش درج نہ ہوگی +

خاص انعامات۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء تک جسکی فرمائش سب سے زیادہ ہوگی اسکو ۵۰ روپیہ انعام۔ دوسرے درجہ والے کو ۲۵ روپیہ انعام دیا جاویگا۔

رسٹ واچ



جنٹلمین ومعزز اصحاب کیلئے یہ ایک نہایت بیش بہا تحفہ ہے نہایت خوشنما چاندی کی بہت پائدار ہے جسکو معزز اصحاب بڑے شوق سے کلائی پر باندھتے ہیں۔ علاوہ خوبصورتی کے وقت دیکھنے میں بار بار تکلیف نہ ہو۔ پرزے اسکے نہایت مضبوط و پائدار ہیں وقت دینے میں لاثانی کیا مجال کہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑجاوے گارنٹی ۳ سال قیمت پانچ روپے۔ چاندی کی سات روپے ۷ روپے۔ سنہری آٹھ روپے و سات روپے ۸ر

ریلوے ریگولیٹر واچ

یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جسکے ڈائل پر انجن بنا ہوا ہے وقت صحیح اور مضبوطی کی بابت آپ سب واقف ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** ۵ر

لونگیاں نشری ریشمی

لودیانہ کی بنی ہوئی خوش وضع خوشرنگ صوفیانہ وامیرانہ سر باندھنے کی لونگیاں ہیں لونگی نشری خوشرنگ۔ چھ۔ آٹھ دس روپے لونگی ریشمی آٹھ دس بارہ روپے۔ لونگی زریدار پانچ چھ۔ آٹھ لونگی پشکر سادہ عام خاص تین۔ پانچ۔ چھ روپے۔ کلاہ پشاوری زریدار ۸۔ ۱۰۔ ۱۲۔ نشری صافے۔ پانچ سات آٹھ دس روپے

بواسیر کی گولیاں

یاد رکھیں کہ ہماری بواسیر کی گولیاں مرض بواسیر کو خونی ہو یا بادی خواہ کتنی ہی مدت سے ہو چند ہی یوم میں بالکل جڑ سے نیست و نابود کردیتی ہیں مسے خود بخود خشک ہوجاتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ آئندہ بھی شکایت نہ ہوگی۔ مجرب ۴۰ گولیاں **دو روپے** منجن دندان فی بکس ۱۲ آنہ کھانسی کی گولیاں ۱ روپیہ

راسکوپ سسٹم واچ



گارنٹی ۱۰ سال

نقلی گھڑی دو اڑھائی روپے میں بھی مل جاتی ہے مگر عیب ہیں ۵ منٹ سے زیادہ نہ چلیگی + اگر آپکو واقعی سستی اور عمدہ گھڑی لگانیکا شوق ہے تو یہ گھڑی کو جلد خرید فرمائیے جو اپنی مضبوطی اور پائداری کا ڈنکہ بجاتی ہے انگلستان تک بجا چکی ہے وقت دینے میں کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اور نہایت خوبصورت ہیں دو روپیہ والی گھڑی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی یہی وجہ ہے کہ محکمہ ریل پولیس۔ ڈاکخانہ میں مشہور ہو رہی ہے اس گھڑی کے سوا دوسری گھڑی کو پسند نہیں کرتے دوسری دوکان سے پانچ روپیہ کو بھی ایسی گھڑی نہیں ملیگی۔ ضرور خرید یں۔ ذمہ واری دس سال قیمت درجہ اول ۳ر

گارڈ واچ بھی بڑے نہایت مضبوط وقت کا جواب ریل کے گارڈ و دفتر کارخانوں کے کلرک شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** اعلیٰ قسم سات روپیہ ۷ر

سرمہ نورانی

نہایت ہی محنت کوشش اور تکلیف دینے سے یہ خوشبودار سرمہ تیار ہوتا ہے آنکھ کی بینائی تیز کرنے میں کسیر ہے اسکے ایک دو ماہ استعمال کرنے سے پہلے کی نسبت دوگنی نظر ہوجاویگی جنکی نظر کمزور ہوگئی ہو۔ آنکھ میں تارے نظر آتے ہوں۔ دھندلا پن رہتا ہو ضعف بصارت۔ دھند جالا۔ سرخی پانی بہنا۔ پڑوال خارش چشم وغیرہ امراض کیلئے نہایت مفید ہے پانچ روپیہ تولہ کو بھی ایسا قیمتی سرمہ نہ ملیگا سو مرتبہ استعمال کیا ہوا وقت پیری بھی نظر کو جوانوں سے بہتر بنادیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

تار گھڑی ہنٹنگ

یعنی وقت عین تار کے مطابق دیگی



گارنٹی ۵ اسال

محصول ۸/

یہ ڈبل کیس کی سنہری گھڑی ولایت کے ایک مشہور نامی کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جو خوبصورتی پائداری اور صحیح وقت دینے میں لاثانی ہے اس کے دونوں طرف ڈھکنوں پر ایسی خوبی سے ولایتی طرز پر سونا چڑھایا ہے دیکھنے والوں کو سو سو روپیہ کی خالص سونے کی گھڑی معلوم دیتی ہے۔ **دراصل** اگر آپ کو سب سے عمدہ خوشنما مضبوط وسستی گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو ہمارے کہنے پر یہی یہ گھڑی ضرور خریدیں۔ **طرفہ** یہ کہ ڈبل کیس ہے نہایت مضبوط پائدار اور خوبی یہ کہ جلد اور سیکنڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے۔ **یقین** کریں کہ اچھی سے اچھی اور قیمتی سے قیمتی گھڑی کیساتھ ہر طرح سے مقابلہ کریگی۔ حتی الوسع مرمت کرانیکی کبھی ضرورت نہ پڑیگی یہی خاص وجہ ہے کہ ڈپٹی۔ منصف۔ مجسٹریٹ۔ تھانہ دار۔ ڈاکٹر۔ انجینیر۔ وکیل۔ بیرسٹر گارڈ۔ سٹیشن ماسٹر گھوڑے سوار وغیرہ اس گھڑی کو شوق سے خریدتے ہیں بطور آزمائش ایکدفعہ تو ضرور خریدیں پھر دیکھیں آپکے دوست احباب کس طرح چھین لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ گارنٹی ۱۵ سال قیمت سنہری آٹھ روپے ۸ر جرمن سلور سات روپے ۷ر۔ محصول ۸/

شاہی خضاب نوبہار

ناظرین سچ یقین جانیں کہ یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا تیار کیا ہوا شاہی خضاب نوبہار جو خاص کشمیروں رئیسوں نوابوں و تمام شائقینوں کیلئے نہایت ہی بیش بہا چیز ہے اس کے لگانے سے بال نہایت ہی عمدہ سیاہ چمکدار ریشم کی مانند ہوجاوینگے سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگیگا کہ خضاب لگایا جاتا ہے اسی وجہ سے جہاں ایک دفعہ منگایا جاتا ہے سیکڑوں درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ صرف آزمائش کریں زیادہ تعریف فضول ہے۔ قیمت فی بکس **تین روپے چار آنہ** ۳؎

بال اڑانیکا صابون ہے جس جگہ کے بال اڑانے ہوں صابون کو اچھی طرح گرم پانی سے لگادیں ۵ منٹ میں بال صاف ہوجاوینگے جلد ملائم رہیگی نہایت مجرب خوشبودار اور بے ضرر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب امیر غریب اپنے گھر میں ہمیشہ بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۲ ٹکیہ **ایک روپیہ چار آنہ** ۱؎

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر۔ لودیانہ پنجاب

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵
Regd. No. 575

AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانان ہند کا واحد قومی و ملی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

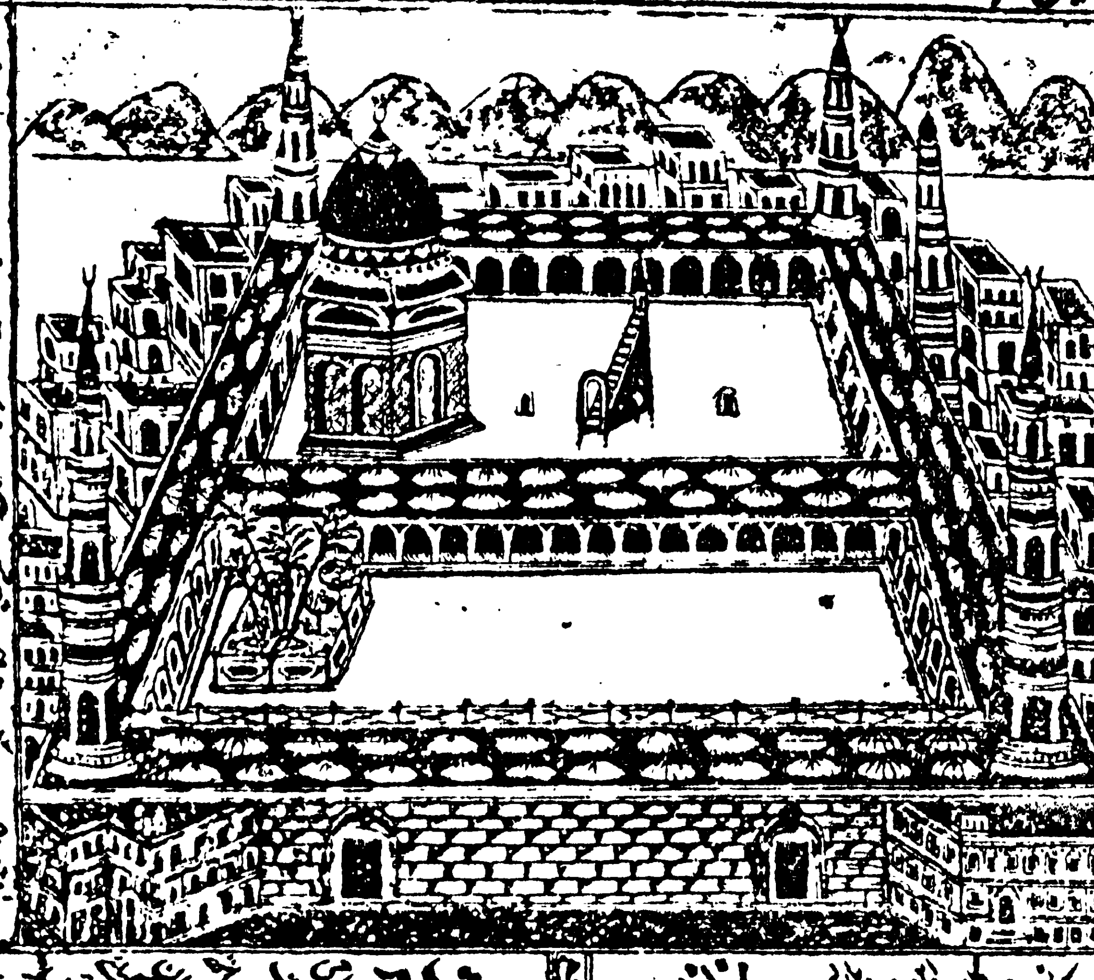
رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ ملکی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط

درخواستیں

ملک کا زیور

[illegible]

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات
برقی خبریں

معاملات بلقان

بلغراد ۵-اکتوبر- البانیوں کو پرزند میں شکست دی گئی-سرحد کی طرف ان کا تعاقب کیا جارہا ہے وزیر اعظم سرویا باہر سے واپس آگیا ہے اسنے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ اب بلقان میں دوسری زبردست لڑائی نہیں ہوگی-کیونکہ اب سب تازہ جنگ کے بپا کرنے سے عاجز آ گئے ہیں-

اتیھنز ۶-اکتوبر- ترکی ڈیلی گیٹ گفتگو صلح شروع کرنے کی غرض سے یہاں پہونچ گئے ہیں-

برلن ۶-اکتوبر- نیم سرکاری اخبار نارتھ جرمن گزٹ بیان کرتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں البانوی-یونان اور ترکی مشکلات کی حالت میں کچھ اصلاح ہوگئی ہے اور جزائر ایجین کی بحث قبل از وقت چھڑ جانے سے جو خطرہ پیدا ہوگیا تھا وہ بظاہر رفع ہوگیا ہے-

لندن ۸-اکتوبر- اس امر کا احتمال ظاہر کیا جاتا ہے کہ یونان اور ٹرکی کی باہمی گفت وشنید کا سلسلہ طول پکڑ جائیگا ٹرکی اسلامی مقدس عمارات اور اپنی رعایا کی حیثیت کے متعلق یونان سے وہی مطالبات کر رہا ہے جن کے سامنے بلغاریہ نے سر تسلیم خم کیا تھا لیکن یونان ان کے تسلیم کرنے پر رضامند نہیں ہے-ٹرکی اور یونان کی گفت وشنید میں ظاہرا جزائر ایجین کے مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کی جائیگی-بلکہ یہ معاملہ یورپ کے تصفیہ پر چھوڑ دیا جائے گا مگر اسی کے ساتھ ٹرکی نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ جزائر ایجین کے متعلق اپنے دعاوی پر جما رہے-

قسطنطنیہ ۸-اکتوبر- آج وزارت خارجہ کے دفتر میں بصدارت طلعت بے ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰ اکتوبر کو ٹرکی اور بلغاریہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے لئے گفت وشنید شروع کردی جائے-

(ایضاً) ڈویژن کے تمام ترکی افسران کو جو اسوقت رخصت پر ہیں حکم دیدیا گیا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر ڈیموٹیکا میں اپنی رجمنٹوں میں شامل ہوجائیں-

(ایضاً) ترکی گورنمنٹ نے بلغاریہ سے درخواست کی ہے کہ صوفیا میں فتحی بے کا تقرر بحیثیت سفیر منظور کیا جائے-

برلن ۹-اکتوبر- معاہدہ قسطنطنیہ کی تکمیل کے موقع پر سلطان المعظم اور شاہ بلغاریہ نے ایک دوسرے کو نہایت مخلصانہ برقی پیغام بھیجے جن میں اس امر کا اظہار کیا گیا تھا کہ دونوں حکومتوں کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات قایم رہیں گے-

صوفیہ ۹-اکتوبر- سرویا کے آزاد لیڈروں نے شاہ بلغاریہ کے نام ایک چٹھی لکھی ہے جس کی نسبت سے ملک میں سنسنی پیدا ہوگئی ہے-اس چٹھی میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ روس کی پالیسی پر کاربند رہا لیکن اس سے بلغاریہ تباہی اور مصیبت میں مبتلا ہوا-چٹھی میں یہ رائے دی گئی ہے کہ بلغاریہ آسٹریا ہنگری پر آشتی اور صلح کے ڈورے ڈالے-

بخارسٹ ۹-اکتوبر- کئی گھنٹوں کے غور و فکر کے بعد رومانیہ کی وزارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نہایت مستعدی کے ساتھ سیاسی کارروائی کا سلسلہ شروع کیا جائے-تاکہ بلقان میں مزید جنگ نہ چھڑنے پائے-

قسطنطنیہ ۱۰-اکتوبر- فوجوں کو منتشر کرنیکی عملی کارروائی شروع ہوگئی ہے-

صوفیہ ۱۰-اکتوبر- گورنمنٹ بلغاریہ نے فیصلہ کیا ہے کہ خلیج لاگوس میں جو بحیرہ ایجین سے ملحق واقع ہے ایک بندرگاہ تعمیر کیا جائے اور علاقہ تھریس میں کشتی رانی کے قابل نہریں کھودی جائیں-ٹرکی و بلغاریہ کے تجارتی معاہدہ کی ۹-ستمبر سے تجدید کردی گئی ہے-

سنتیجی ۱۰-اکتوبر- دو روز کی لڑائی کے بعد مانٹی نگرو والوں نے جاکووا کے قریب البانیوں کو شکست دیکر مانٹی نگرو کے علاقہ سے باہر نکال دیا ہے-مانٹی نگرو کے آٹھ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے-

طرابلس الغرب

روما ۸-اکتوبر- ۷-اکتوبر کو اطالوی فوج نے سائرینیکا میں عربوں کے اجتماع کو منتشر کردیا جنرل ورنائی نے بوسی ہل میں عربوں کے ایک مقیم گروہ کو گرفتار کرلیا اور انہیں سخت نقصان پہونچایا-اطالویوں کا خفیف نقصان ہوا-اس معرکہ کی کامیابی سے اطالویوں کو امید کا موقع مل گیا ہے کہ سائرینیکا میں فوجی کارروائی شروع کردی جائے-

دولت ایران

لندن ۷-اکتوبر- ٹرانس پرشین سوسائٹی آف ریلیوے کی بورڈ کا اجلاس ہفتہ کے روز پیرس میں منعقد ہوا-لندن اور سینٹ پیٹرسبرگ دونوں جگہ کے قایم مقام شریک ہوئے تھے شمالی ایران میں تعمیر ریلوے سے متعلق روسی تجاویز پر عام مباحثہ ہوا مگر جنوبی ایران کے متعلق کوئی قطعی سکیم ہنوز پیش نہیں کی گئی-

طہران ۸-اکتوبر- سالار الدولہ کرمانشاہ سے سوئزرلینڈ کی طرف روانہ ہوگیا ہے جب وہ روسی علاقہ سے گذرے گا تو روسی سفارتخانہ کا ایک افسر پولیس بھی ہمراہ ہوگا-

لندن ۴-اکتوبر- ایک بانی جہاز خلیج فارس سے معدنی تیل لیکر ۴-اکتوبر کو کراچی پہونچا ہے-امید ہے کہ آئندہ خلیج فارس سے بمقدار کثیر تیل آنے لگے گا-

دولت عثمانیہ

لندن ۸-اکتوبر- ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جنگی جہاز رشادیہ کے کمانڈر کپتان رؤف بے روما نیہ کی طرف روانہ ہوگئے ہیں جہاں وہ سلطنت عثمانیہ کی بحری طاقت کو ایک زبردست پیمانہ پر لانے کے لئے جنگی جہاز خریدیں گے اور افسروں کو ملازم رکھیں گے-

چین جاپان اور امریکہ

لندن ۴-اکتوبر- چین کی پارلیمنٹ نے مستقل صدر جمہوریہ انتخاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو منواتر دو انتخابوں میں امیدوار ہوسکے گا-توقع کی جاتی ہے کہ یوآن شیکائی منتخب ہوجائے گا اور اس انتخاب کے بعد دول یورپ جمہوریہ چین کو تسلیم کریں گی-

پیکن ۶-اکتوبر- ۱۲ گھنٹہ تک متعدد مرتبہ رائے شماری کرنیکے بعد یوآن شیکائی ۵۰۷ رائے سے جمہوریہ چین کا صدر منتخب ہوا-۲۰ امیدوار تھے جن میں ڈاکٹر سن یات سن اور ڈاکٹر ٹینگ شاؤ یی بھی شریک تھے لی یوآن ہنگ کے حق میں ۱۷۹ رائے دیگئی تھیں-ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ جمعہ کے روز جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے کا اعلان کریگا بیان کیا جاتا ہے کہ دول یورپ سے جمہوریہ چین کے تسلیم کرانے میں جاپان کی کوششوں کو بڑا دخل ہے اور روسی اخبارات یہ بھی کہتے ہیں کہ جاپان نوچو سے یوکنگ کے درمیان ریلوے جاری کرنے کی رعایت حاصل کرنی چاہتا ہے-

پیکن ۷-اکتوبر- لی یوآن ہنگ جمہوریہ چین کا وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوا ہے-

لندن ۷-اکتوبر- نیم سرکاری اخبار نے یوآن شیکائی کو جرمنی کی طرف سے مخلصانہ مبارکباد دی ہے کہ وہ اعلےٰ منصب پر فائز ہونے میں کامیاب ہوئی جوان کی قابلیت پر اہل ملک کے اعتماد کی علامت ہے جدید صدر جمہوریہ کو جو کام در پیش ہیں ان کا ذکر کرنے کے بعد اخبار یہ امید ظاہر کرتا ہے کہ یوآن شیکائی اپنی کامیابی سے ان خدمات میں اضافہ کرسکے گا جو ابتک اسنے چین کی بہبودی کے لئے انجام دی ہیں-

متفرقات

لندن ۵-اکتوبر- سلطان زنجبار کا انتقال ہوگیا سلطان کے سب سے بڑے بیٹے پرنس تیمور جانشین ہوئے-

قاہرہ ۶-اکتوبر- مسٹر ظفر علیخان ایڈیٹر زمیندار آج ۱۰ بجے بوقت صبح قاہرہ سے بصرہ راستہ لندن روانہ ہوئے-

اخبار

مدینہ

بجنور

۱۵-اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۴-ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت

موجودہ طریقہ تعلیم آزادی و انتہائی پسندی سکھاتا ہے

(۱)

ہم ایک سے زیادہ مرتبہ اس ضروری مسئلہ پر بحث کر چکے ہیں کہ سرکاری مدارس کے طریقہ تعلیم میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے کیونکہ آجکل جو ناگوار واقعات پیش آ رہے ہیں اور ہندوستان میں بے چینی اور اسباب بے چینی میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے اس کا تمام تر الزام اس طریقہ تعلیم کا قصور ہے جو آجکل مروج ہے اور جس میں مذہبی تعلیم کا مفید عنصر شامل نہیں۔

آج جبکہ ہندوستان میں تعلیم کے مسئلہ پر گورنمنٹ ہند خاص طور پر توجہ فرما رہی ہے اسلئے ہم اس مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں تاکہ گورنمنٹ ہند اور رعایا موجودہ کشمکش سے نجات پائے اور ہندوستان کی اقتصادی تجارتی اور صنعتی حالت اصلاح پذیر ہو اور ہندوستان نکبت و افلاس کی تاریکی سے نکلکر ترقی و کامیابی کی روشنی میں قدم رکھے۔

برطانیہ کے ابتدائی عہد حکومت میں ایک مدبر رکن حکومت نے ایک موقعہ پر یہ حقیقت ظاہر کی تھی کہ ہندوستان کی گذشتہ حکومتوں کی بنیاد کا تزلزل محض اس وجہ سے تھا کہ ان کے دور ان حکومت میں لوٹ مار کرنیوالوں اور رعایا کی ایک بڑی تعداد حکومت کے خلاف کام کرتی تھی ... سبب ... تعلیم کا انتظام نہ تھا اگر تعلیم کا معقول ... ہوتا تو ... اور ... امن و سکون کی زندگی کو ... پیدا ہوتا ... حسن ... تصور کرتے ہیں اسی مادہ کا استیصال کرنے کے لئے ہندوستان میں تعلیم کو ... وسعت دین کہ تمام کارآمد قوتیں اور عقل و دماغ روشن ہو جائیں گے اور امن و سکون کی زندگی کو پسند کرنے لگیں گی۔

مدبر مذکور کا یہ خیال ایک ایسی حقیقت تھی جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا چنانچہ ہندوستان میں برطانوی حکومت کی برکت نے تعلیم کو وسعت دیکر وہ تمام ناپاک مواد جڑ سے کھود دئے جو حکومت کے لئے ضرر رساں تھی اور جن سے ہر وقت خطرہ لگا رہتا تھا۔

برطانوی حکومت کے ابتدائی دور حکومت میں تعلیم کا جس قدر عمدہ اور پاکیزہ انتظام رہا وہ نہ صرف قابل ستائش ہے بلکہ ارکان حکومت کی قابلیت کے اظہار کی ایک حقیقت آفرین شے ہے ہندوستان میں جبتک تعلیم کا عمدہ انتظام رہا اور تعلیم کی اس غرض و غایت ... سے ... ہیں ... رہی جس کے لئے تعلیم کی وسعت کو ضروری قرار دیا گیا تھا اوس وقت تک ہندوستان برابر فلاح و بہبود اور ترقی کی جانب بڑھتا رہا اور ہندوستان کی حالت یوماً فیوماً بہتری کی جانب مرجوع رہی۔ لیکن جب سے کہ تعلیمی نصاب کو بدلا گیا ہے اور غیر ضروری چیزیں تعلیم میں شامل کر دی گئی ہیں اوس وقت سے تعلیم کی اصلی غرض و غایت میں بہت کچھ فرق پیدا ہو گیا ہے جیسا کہ موجودہ حالت اسی نتیجہ کو نمایاں طور پر بتلا رہی ہے۔ موجودہ طریقہ تعلیم پر اگر غور سے نظر ڈالی جائے اور اوس کے نتائج پر نظر رکھی جائے تو ایک مدبر آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم ہندوستان کے لئے کسی طرح مفید نہیں۔ بلکہ اس کے نتائج ملک کے لئے مضر اور خراب اثر پیدا کرنے والے ہیں تعلیم جس قدر عمدہ شے ہے اور ایک انسان تعلیم سے جس قدر فائدہ اٹھاتا ہے وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں لیکن افسوس ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم کی خرابی تعلیم کی اصلی خوبی کو بھی مٹا رہی ہے۔

تعلیم انسان کو جہالت و تاریکی سے نکالتی اور عقلمند و روشن ضمیر بناتی ہے لیکن موجودہ طریقہ تعلیم سے یہ پاکیزہ مقصد بالکل فوت ہو رہا ہے موجودہ طریقہ تعلیم کا مبنیٰ چونکہ اس امر پر رکھا گیا ہے کہ انسان تعلیم پاکر ملازمت حاصل کرے اس لئے متعلم تعلیم کو صرف حصول ملازمت کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں اور تکمیل تعلیم پر جب انہیں ملازمت نہیں ملتی تو نہ صرف خود پریشان ہوتے ہیں ... بناتے ہیں۔ ذیل میں موجودہ تعلیم و طریقہ تعلیم کے نقائص پر ہم مختصر بحث کرتے ہیں تاکہ نقائص پر نگاہ رکھنے سے عمدہ تدابیر کے حصول میں زیادہ مدد ملے۔

(۱) سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ متعلم گرد و پیش کی چیزوں اور معلموں کی زندگی سے تکلف کا سبق حاصل کرتا ہے اور نمائشی اغیار کی جانب راغب ہو کر آہستہ آہستہ ایک یورپین لباس کا جنٹلمین بن جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چونکہ آجکل تعلیم پانیوالے لڑکے عموماً متوسط طبقے کے ہیں اسلئے ان کے اخراجات تعلیم و تکلف اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ والدین ان کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان کی تعلیم کو جاری رکھنے کا متحمل ہونا انہیں مشکل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازین جب متعلم تکلف پسند ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنے چھوٹے چھوٹے مکانات متوسط درجہ کی غذائیں۔ مراسم خاندان وغیرہ معیوب معلوم ہونے لگتی ہیں اور وہ والدین کی حیثیت و آمدنی کو بھول جاتے ہیں۔ آزادی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ گھر کا کوئی کام اپنے ہاتھ سے انجام نہیں دے سکتے خاندان کے معمولی لڑکوں اور بزرگ خاندان کی صحبتوں میں اون کا دل نہیں لگتا بڑے لوگوں اور متمول لڑکوں کے ساتھ ہمجلیسی رہتی ہے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ متمول لڑکوں کی نظر میں وہ غریب خاندان کا فرد ثابت نہو یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ متعلم کی آئندہ زندگی کو خراب کر دیتی ہیں اون کے اخلاق۔ اطوار اور عادات بالکل خراب ہو جاتی ہیں اور آخر وہ ان تکلفات کی بدولت نہ معمولی نوکری کر سکتا ہے اور صنعت و حرفت میں حصہ لے سکتا ہے۔

(۲) اول تو مدرسوں کا طریقہ تعلیم اس قدر ناپسندیدہ اور لغو ہے کہ متعلم اوس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے دوسرے مدرس چونکہ خود با اخلاق نہیں ہوتے اور تکلف و نیشن بھی اون کا بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے متعلمون کی حالت پر بھی اون کا اثر پڑتا ہے۔

مدارس کے معلم نصاب تعلیم کو چونکہ معمولی طور پر پڑھا دیتے ہیں اور اس کا خیال اون کو قطعی نہیں ہوتا کہ متعلم قابلیت حاصل کر سکے یا اوس کی علمی قوت بڑھ سکے اس لئے متعلموں کا ناقابل ہونا یا علمی قوت میں امید سے بھی زیادہ کمزور رہنا ایک فطری امر ہے اور اس کے نتائج جو کچھ ہوں گے ظاہر ہے یعنی نہ وہ ملازمت کی خدمات اچھی طرح سے ادا کر سکیں گے اور نہ پبلک اون کے عادات و اخلاق سے خوش رہ سکے گی۔

بشریٰ للمومنین

۱۴-اکتوبر کو آنریبل مسٹر سید رضا علی صاحب نے کانپور سے مسجد کانپور کے متعلق ایک بشارتی پیغام بھیجا تھا جسکو ہم نے ۱۵-کی صبح کو غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ شائع کر دیا تھا۔ ذیل میں اوس کی نقل درج کی جاتی ہے۔

(اخبار مدینہ بجنور۔ اشاعت غیر معمولی مورخہ ۱۵-اکتوبر ۱۹۱۳ء جلد ۲ نمبر (ب)

مسجد مچھلی بازار کانپور کے متعلق حضور والیسرائے بہادر ہند کا ترحم خسروانہ

نہایت مسرت کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ مسجد مچھلی بازار کانپور کے متعلق حضور والیسرائے بہادر ہند نے ۱۴-اکتوبر کو کانپور تشریف لاکر اور الطاف خسروانہ کو کام فرما کر مسلمانوں کے جذبات کے موافق فیصلہ فرمایا ہے جو ہندوستان میں اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایک پہلی ہی نظیر ہے۔

آنریبل مسٹر سید رضا علی صاحب تار کے ذریعہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ممدوح نے کانپور تشریف لاکر مسجد مچھلی بازار کے جملہ مقدمات واپس لئے جانے اور مسجد کے حصہ منہدمہ کو واپس دئے جانیکا حکم صادر فرمایا ہے ہم حضور ممدوح کے ان الطاف خسروانہ کا دلی شکریہ ادا کرتے اور ناظرین مدینہ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ حضور ممدوح کے ازدیاد دولت و اقبال کیلئے دعا فرمائیں۔

آج حضور ممدوح کی خدمت میں ایڈیٹر مدینہ اور جملہ سٹاف کیطرف سے شکریہ کا تار بھیجا گیا ہے۔

وی پی

جن حضرات کو خریداری مدینہ منظور نہ ہو اطلاعی کارڈ پہونچتے ہی فوراً مطلع فرمائیں۔ وی پی کی واپسی سے کارخانہ کو سخت نقصان پہنچتا ہے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ ماہ نومبر میں جن حضرات کی قیمت ختم ہوگی وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ منیجر

الاسلام

ذیل میں ہم معزز معاصر انسٹیٹیوٹ گزٹ سے مسٹر جے ایف ہولڈن نامی ایک فاضل انگریز کے ایک مضمون کا ترجمہ درج کرتے ہیں جو اونہوں نے مقام "فرنیڈز اینڈلٹ اسکول" واقع نلکسٹن (انگلستان) میں پڑھا تھا۔ گو یہ مضمون کسی طرح مکمل نہیں خیال کیا جاسکتا جیسا کہ خود مسٹر ہولڈن نے تسلیم کیا ہے اور اسکی وجہ ظاہر کر دی ہے۔ تاہم اس سے یہ بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ یورپ کے مذہبی مرغ بادنما کا رُخ کچھ کچھ بدلنے لگا ہے۔ مضمون ہذا کو ان خیالات کا مشتے نمونہ از خروارے تصور کرنا چاہئے جو "مہذب" دنیا کے مختلف گوشوں سے ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ "لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا"

دوستو! آپ کے ساتھ اسلام کی نسبت تقریر کرتے ہوئے میں خود سمجھتا ہوں کہ مجھے جو وقت ملا ہے اس کے لحاظ سے میں ایک بے حد وسیع معمّا پر بحث کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ اس مذہب کے متعلق جس کے ہمارے کم و بیش ۲۰ کروڑ ساتھی مرد و عورت پیرو ہیں، اگر میں غلط فہمی رفع کر سکا، تو غالباً مجھے اتنے کم وقت کے اندر ایک عالمگیر مذہب پر ایک چھوٹا سا لکچر دینے کی جرأت کرنے کی معافی دیجائے گی۔ گوتم بدھ کا یہ مقولہ کہ "دنیا کی ساری مصیبت کا باعث جہالت ہے" ایک معنی کر صحیح ہے۔ کیونکہ عیسویت اور اسلام کے مابین جو کچھ جھگڑے ہیں وہ اسی جہالت اور ناروادار ی کے نتائج ہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ (ع) کو "امن کا شہزادہ" مانتے ہیں، محمد صلعم کی تعلیم یہ ہے کہ "لااکراہ فی الدین" (دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے) اور یہ کہ انک لا تھدی من احببت ولٰکن اللہ یھدی من یشاء (تم جسکو چاہو سیدھا راستہ نہیں بتا سکتے بلکہ خدا جسکو چاہتا ہے سیدھا راستہ بتاتا ہے۔)

پس اگر عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے مذہبوں کی ہدایتوں پر عمل کرتے تو ہفت سو سالہ صلیبی جنگوں میں دو کروڑ انسانی جانوں کا نقصان نہ ہوتا۔

شقاوت ازلی (بخلاف عیسائیوں کے) مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ شقاوت ازلی بھی کوئی شئے ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ انسان پاک پیدا ہوتا ہے، اور آزاد ہوتا ہے کہ جو راستہ چاہے اختیار کرے۔ گناہ خدا سے بھٹک جانے کا نام ہے اور اس کے لئے جو عربی لفظ "جناح" ہے اس کے بھی اصلی معنی "مرکزیت دور دور پڑجانے" کے ہیں۔ اور بائبل کے موجودہ تراجم میں گناہ کے لئے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ غلط ہے، کیونکہ اصل یونانی میں (جس سے یورپ کی زبانوں میں بائبل کے تراجم ہوئے ہیں) اس کیلئے جو لفظ ہے اوس کے معنی بھی "نشانہ خطا کرنا" ہیں۔ بھٹکنے کے بعد روح کا اپنے اصلی راستہ پر آنے کے لئے بھی عربی زبان میں نہایت مناسب لفظ ہے، یعنی "توجہ" جس کے معنی "بازگشت" کے ہیں۔

محمد اور قرآن ہادی اسلام محمد ۵۷۱ء میں بمقام مکہ پیدا ہوئے تھے، اور ۶۳۲ء میں وفات پائی۔ ان کے قرآن (یعنی "کتاب") کے اندر مذہب اسلام کی تمام تعلیمات و عقائد موجود ہیں مسلمان اسکو بار بار اس کثرت سے پڑھتے ہیں کہ اس کے احکام ان کے دل پر نقش ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کثرت سے ایسے مسلمان موجود ہیں جنکو کل قرآن برزبان یاد ہے۔

خدا کا تصور اسلام کا بنیادی اصول توحید ہے خدا کے اوصاف قرآن کے اندر نہایت خوبی کے ساتھ بیان ہوئے ہیں (یہاں مسٹر ہولڈن نے اسماء و صفات باری تعالےٰ مندرجہ قرآن کا ترجمہ دیا ہے۔ ایڈیٹر)۔

صفائی اسلام میں کوئی شخص اپنے خالق کے حضور میں بحالت جسمانی نجاست کے حاضر ہونے کے قابل نہیں سمجھا جاتا اور چونکہ نجس جسم کے اندر روح بھی نجس ہی ہوتی ہے اسلئے نماز سے قبل صفائی و نظافت کا حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے جو پانی نہ ملنے کی حالت میں دوسرے طریقہ سے بھی حاصل ہوسکتی ہے۔

نماز (اس سلسلہ میں مسٹر ہولڈن نے نماز کے اوقات بتائے ہیں اور اذان اور سورہ فاتحہ کا ترجمہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ) نماز کے لئے مسجد کا ہونا لازمی شرط نہیں ہے بلکہ جہاں وقت آجائے نماز پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ خدا ہر جگہ موجود ہے نماز صرف خدا کے لئے تعریف اور دعا کے طور ہوتی ہے محمد کا نام صرف چند جگہ آتا ہے اور وہ بھی صرف اس حیثیت سے کہ وہ خدا کے بندہ اور رسول ہیں مسلمانوں کی نماز کو خواہ آپ اسلامی کہیں لیکن درحقیقت وہ تمام مذاہب اور اقوام کی نماز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ تمام انسانوں کے دلی جذبات کا یکساں اظہار کرتی ہے۔

خدا اور بندوں کے درمیان واسطہ از روئے اسلام خدا اور بندوں کے درمیان براہ راست تعلقات ہیں اس کے لئے کسی واسطہ یا وسیلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (جیسا کہ کئی دوسرے مذاہب میں ہے)۔

حرمت شراب اسلام نے شراب کو ام الخبائث قرار دیا ہے۔ اور جبکہ لندن کے ایک مجسٹریٹ نے بیان کیا ہے کہ اس کے سامنے جو مقدمات آتے ہیں ان میں نوّے فی صدی شراب کی وجہ سے ہوتے ہیں تو اسلام کے اس حکم کی خوبی بخوبی ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ گو بلاشبہ بعض مسلمان اس قانون کو توڑنے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر مغربی ممالک کی سی کثرت شراب خواری کا نہ ہونا محض مذہبی ممانعت کا نتیجہ ہے۔

قمار بازی (جوا) مغربی ممالک کی اس روز افزوں مصیبت قمار بازی سے مسلمان اسی وجہ سے گویا بچے ہوئے ہیں کہ ان کے مذہب نے اس کو قطعاً حرام قرار دیدیا ہے۔

عورت عورتوں کے متعلق تعلیم کے لحاظ سے اسلام پر عیسائی جو اعتراض کرتے ہیں وہ محض تہمت ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ عورتوں کے اندر روح نہیں ہے، یا یہ کہ مسلمانوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ عورت بغیر مرد کے سے جائی جنّت میں نہیں جاسکتی۔ اسلام میں ان عقائد کا کہیں وجود نہیں۔

قرآن کی منجملہ دیگر آیات کے ایک مندرجہ ذیل آیت موخر الذکر الزام کا نہایت صفائی کے ساتھ بطلان کرتی ہے۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والصدقین والصدقات والصبرین والصبرات والخشعین والخشعات والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصئمت والحافظین فروجھم والحفظت والذاکرین اللہ کثیرا والذکرت اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما (پ ۲۲ س ۲ ع ۵)

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور اللہ کو بہت سا یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں اون کے لئے اللہ نے معافی اور اجر عظیم تیار کیا ہے۔

شادی اسلام کا صرف ایک قانونی معاہدہ ہے جس کی پابندی فریقین پر لازم ہے، اور ایک فریق کی جانب سے خلاف ورزی کی صورت میں دوسرا فریق اسکی پابندی کے لئے مجبور نہیں کی جاسکتی۔ عورت کو اپنے املاک پر پورا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں خود انگلستان کو دیکھئے کہ یہاں شادی شدہ عورت کی جائداد کی قدرے حفاظت کا قانون صرف ۔۔۔ سال ہوئے بنا ہے۔ اسلام میں عورتوں کو از روئے اسلام وراثت کا بھی حق حاصل ہوتا ہے۔ تعدد ازدواج محض ایک اجتماعی رسم ہے جس کو اسلام نے جائز رکھا ہے، اور اگر مذہب اس کی تاکید کرتا تو ہزار میں نوسو ننانوے مسلمان ضرور مذہب سے خارج ہوجاتے کیونکہ اسوقت ہزار میں بمشکل ایک مسلمان ایسا ہوتا ہے جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے۔ اور بہرحال ایک ہی بیوی کا انسان کو پابند نہ رکھنا سراسر مطابق فطرت انسانی کے ہے اور پھر اس کے باوجود تمام بیبیوں کے ساتھ عدل و مساوات کی جو شرط لگی ہوئی ہے اس نے تعدد ازدواج کی خرابیوں کا استیصال کر دیا ہے ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ عزت و حرمت کو تقسیم کر لینا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ کس مپرسی کی حالت میں ماری ماری پھرے۔ اور بدنظروں کا شکار ہو۔ جیسا کہ مغربی ممالک میں ہوتا ہے۔ اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج نے انسداد غلامی کے متعلق وہ کام کیا ہے کہ یورپ کو اس مذہب کا بدل و جان ممنون ہونا چاہئے۔

رواداری اب آخر میں ایک لفظ اسلام کی رواداری اور اس کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کے خیال کی نسبت کہنا چاہتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ باوجود مسلمانوں کے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر جانے کے اہل مکہ برابر ان کے آزار کے درپے رہے تھے۔ لہذا مسلمانوں کو محض اپنی حفاظت اور مدافعت کے لئے تلوار اٹھانی پڑی تھی اور وہ بھی ایسی رواداری کے ساتھ کہ فتح مکہ کے بعد نہ ایک گھر لوٹا گیا اور نہ کوئی باشندہ ستایا گیا۔ کفار مقتولین کا مال غنیمت جو فاتحوں کا حق ہونا چاہئے تھا وہ اونہوں نے بخوشی خود ان لوگوں کے پس ماندگان کی امداد کے لئے دیدیا جو مسلمانوں سے لڑکر مقتول ہوئے تھے۔ یہ ثابت کرنیکے لئے کہ پیغمبر اسلام کی یہ رواداری خود اپنی قوموں کے ساتھ مخصوص نہ تھی میں اس امن نامہ کو پیش کرتا ہوں جو خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو دیا تھا اور جس کے ذریعہ سے ان کو جان و مال اور مذہب کی پوری پوری آزادی عطا کی گئی تھی۔

صلیبی جنگوں کی آگ بلاشبہ قرون وسطیٰ کے عیسائی زہاد و عباد کی بھڑکائی ہوئی تھی لیکن مجاہدین اسلام کے گل سرسبد صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کی فتح کے بعد جو سلوک مفتوح عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ اوسکو بھی کبھی فراموش نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ اون حالات اور اوس زمانہ کے لحاظ سے یہ بالکل ممکن تھا کہ صلاح الدین اپنے سپاہیوں کو فتوحات کے ثمرات سے پورے طور پر متمتع ہونے دیتا۔ لیکن مستند مورخوں کا قول ہے کہ تمام قیدی رہا کر دئیے گئے۔ اون کو خوراک اور زاد راہ دیکر اپنے وطنوں کو جانے کی اجازت دیدی گئی۔ کسی عورت کی بے حرمتی کی گئی نہ کسی بچے کو تکلیف دی گئی اور نہ کسی شخص کو قتل کیا گیا۔

ان حالات میں مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کو چاہئے کہ مضیٰ ما مضیٰ کہ کر ایک آنے والے روشن تر دن کے لئے مل کر جدوجہد کریں۔

شذرات

مسئلہ اناطولی شرقیہ ارمن اور کردوں کا معاملہ

معہ کا عربی معاصر "الاہرام" معزز ترکی معاصر طنین کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ میڈیاٹ زین کے حادثہ اور جنگی واقعات نے ہماری توجہ کو تمام اطراف وطن کی جانب متوجہ کر دیا ہے اور اناطولی شرقی کی حالت تو بالخصوص ایسی ہے کہ ہم اوسکی جانب خاص طور پر توجہ کریں۔

گذشتہ ایام میں ہمارے مشغلہ کے لئے مقدونیہ کا مسئلہ تھا لیکن قرائن بتلا رہے ہیں کہ مستقبل میں اگر دشمن ہمکو مضطرب بنانا یا نقصان پہونچانا چاہیں تو اون کے لئے اناطولی شرقیہ اس کے لئے کافی ہوگا لیکن حکومت اسوقت خواہ کیسے ہی زبردست مشاغل میں ہو اور کیسی ہی صورتیں پیش آئیں اناطول کی جانب سے غافل نہ ہوگی۔ چنانچہ حکومت نے جدید انتظامات کے کام کو شروع کر دیا ہے۔

الاہرام لکھتا ہے کہ حال میں اتحاد و ترقی کا ایک ممبر عمر ناجی بک اناطول شرقیہ سے واپس آیا ہے ہم نے اس معاملہ میں اوس سے بحث کی جس کے جواب میں اوس نے کہا کہ حکومت اناطولی شرقیہ کے انتظامات میں بہت زیادہ جد و جہد کی محتاج ہے اس وجہ سے کہ بہت سے دشمنان وطن وطنی لوگوں میں تفریق کا مادہ پھیلا رہے ہیں۔

گذشتہ سال انجمن اتحاد و ترقی کی وزارت کے سقوط پر جو گورنر مقرر ہوئے تھے وہ احزاب (جماعتوں) میں تفریق و انشقاق پیدا کرنا اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہیں اور کرد و ارمنی جماعتوں میں عداوت و دشمنی بڑھا رہے ہیں۔ وہ کردی لوگوں سے کہتے ہیں کہ اتحادی تمہیں ارمنیوں کے ہاتھ فروخت کر دیں گے البتہ ہماری جماعت تمہاری حامی و مددگار ہوگی۔ اسمیں شک نہیں کہ گورنروں کی یہ حرکت ناشایستہ ہے اور اس سے مقصد یہ ہے کہ اون میں غیظ و غضب اور ہیجان پیدا کیا جائے اور وہ حکومت کے خلاف ہو جائیں۔

اسوقت عبد الرزاق بدرخان کردوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ ارمنیوں کے ماتحت ہو کر نہ رہیں ارمنی بہت ظالم ہیں اور اون سے تمہاری کسی نوع سے نہ بن سکے گی۔ عبد الرزاق کا اس سے مقصد یہ ہے کہ ارمنیوں کی جانب سے کردوں کو متنفر بنا کر روسیوں کی فضیلت کا اظہار کرے تاکہ کرد اسپر راضی ہو جائیں کہ اون کی آبادی روسیوں کے سپرد کر دی جائے اور زمینیں روس سے وابستہ ہو جائیں اور اس صورت میں کرد تمام ترقیات سے دور اور روسیوں سے قریب ہو جائیں گے۔ عبد الرزاق اسوقت مقیم ہے۔ .... میں ایک روسی عورت کے مکان پر مقیم ہے۔

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ کردی قوم ذکی الحس اور ایک دانشمند قوم ہے خلافت عظمیٰ سے اوسکو حد درجہ عقیدت و اخلاص ہے اس لئے عبد الرزاق کی باتوں کا اون پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا ہے اور اونہوں نے اوسکو فریبی سمجھکر اس کا نام "عبد الفارزاق" رکھدیا ہے۔ کردوں کی دانشمندی اور عقیدت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بہت آسان ہے کہ جو لوگ کرد اور ارمن کے مسئلہ کو چھیڑ رہے ہیں وہ غلطی پر ہیں اسوقت مظالم و مظلوم کی صورت پیش ہے۔ مظلوموں کی جماعت میں جس طرح کرد داخل ہیں اوسی طرح ارمن بھی پس دولت عثمانیہ کو خدا نے توفیق دی اور اوس نے مظالم کو روک دیا تو تمام شکایات دور ہو جائیں گی اور امن و امان ہو جائے گا۔

اسوقت سب سے ضروری امر ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہم مسائل نافعہ (اشغال عمومیہ) کے اہتمام میں مصروف ہوں اور دفاتر خاقانی وغیرہ کے معاملات کا انتظام کریں کیونکہ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ سات آدمی ایک قطعہ زمین کے حاصل کرنے میں دلائل سے کام لے رہے ہیں اور تحسین تک گذر نہیں میں کوشاں ہیں۔

اسوقت مناسب یہ ہے کہ تالیف قلوب سے کام لیا جائے اور لوگوں کو دیہات پر تقسیم اور ارمنی لوگوں کو فوج میں داخل کیا جائے۔ علاوہ ازیں مقامی حکومت میں بھی اون کو حصہ دیا جائے۔ تاکہ وہ دشمنان وطن کو اپنی قوت سے رد کر دیں۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ ارمن حکومت عثمانیہ کے دشمن نہیں ہیں اور انہیں سیاسیات سے خاص دلچسپی ہے وہ حقیقی عثمانی قوم ہیں اسیطرح کرد ارمنیوں سے کسی قسم کی عداوت نہیں رکھتے البتہ وہ غلط فہمیاں جو دشمنوں نے پیدا کر دی ہیں ضرور ازالہ کی محتاج ہیں تاکہ بعد ازالہ باہمی کسی قسم کا جوش مخالفت باقی نہ رہے اور سب ایک ہی وطن کے فرزند حقیقی بن جائیں۔

عثمانی ڈریڈناٹ رشادیہ کے مزید حالات

گذشتہ ہفتہ عثمانی ڈریڈناٹ رشادیہ کے پانی میں اوتارے جانے کی خبر درج کی جاچکی ہے اس ہفتہ اس کے متعلق عربی و ترکی ڈاک سے بہت سے دلچسپ مزید حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ کچھ حالات درج کرتے ہیں۔

قسطنطنیہ کا معزز ترکی معاصر لکھتا ہے۔

رشادیہ کے پانی میں اوتارے جانے کی مبارک رسم نہایت شاندار طریقہ پر ادا کی گئی کارخانہ ویکرس بیرو لندن میں جہاں رشادیہ تیار ہوا ہے رشادیہ کے پانی میں اوتارے جانے کے وقت لندن کے اکابر و معززین کا شاندار اجتماع تھا جس وقت جہاز کے پانی میں اوتارے جانے کا تمام سامان مکمل ہو چکا تو تمام معززین پانی میں اوتارنے کی رسم ادا کرنے کے لئے بندرگاہ "بارڈوگو" پہونچے ہز اکسلنسی توفیق پاشا سفیر ٹرکی مقیم لندن اُن کی لڑکی نائلہ خانم آفندی عثمانی قنصل لندن جنرل منیجر عثمانیہ بنک اور عثمانی رعایا مقیم لندن یہ سب بندرگاہ پر موجود تھے۔

ہز اکسلنسی توفیق پاشا کی لڑکی محترمہ نائلہ خانم نے جہاز کے پانی میں اوتارنے کی رسم ادا کی یعنی پانی میں اوتارنے کے تمام سامان مکمل ہو جانے پر جہاز کی رسی کھولدی گئی اور جہاز خراماں خراماں سمندر کی جانب چلنے لگا۔ یہ دلفریب منظر ایک عجیب و غریب منظر تھا۔ ہزاروں تماشائی بندرگاہ پر خوشی کے نعرے لگا رہے تھے اور مختلف صورتوں سے مسرت کا اظہار کیا جا رہا تھا۔

یورپ و امریکہ میں قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا جہاز پانی میں اوتارا جاتا ہے تو اوسپر شراب کی بوتل توڑی جاتی ہے اور یہ ایک مبارک رسم سمجھی جاتی ہے۔ محترمہ نائلہ خانم نے بجائے شراب کے ایک بوتل عرق گلاب کی جہاز کے پچھلے سرے پر ٹپک کر توڑ دی اور افتتاح میں جہاز کے سمی کا ادب لمحوظ رکھا۔

جہاز جب روانہ ہو گیا تو مالکان کارخانہ نے مدعو شدہ اصحاب کو ایک شاندار پارٹی دی۔ اور دوران پارٹی میں سر ٹریور ڈاسن نے ایک تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ رشادیہ جدید ترین بحری جنگی ایجادات کا وہ پہلا ڈریڈناٹ ہے جو اسوقت تیار ہوا ہے اس پر جدید ترین آلات لگائے گئے ہیں اور اس کا وزن تمام عثمانی جہازوں سے زیادہ ہے۔

پارٹی کے آخر میں مالکان کارخانہ نے محترمہ نائلہ خانم کی خدمت میں پلاٹینم کا ایک جڑاؤ ہار اس جلسہ کی یادگار میں پیش کیا۔

آخر میں توفیق پاشا نے کھڑے ہو کر سب سے پہلے رشادیہ کے پانی میں اوتارے جانے پر اپنی مسرت کا اظہار کیا اور پھر بیان کیا کہ رشادیہ ترکی جنگی بیڑہ میں ایک کارآمد اضافہ ہے جس سے امید ہے کہ عثمانی بیڑہ بہت طاقتور ہو جائیگا سفیر موصوف نے آخر میں ظاہر کیا کہ امید ہے۔ دولت عثمانیہ اور اوس کے بحری بیڑہ کو یورپ کے امن سے متمتع ہونے کا موقع ملیگا اور امن و صلح اوسوقت ممکن ہے جبکہ دول یورپ تمام حکومتوں کو یکساں سمجھیں اور اپنا ہمسر جان کر احترام کریں یہ بھی ظاہر کیا کہ دولت عثمانیہ صلح کی خواہاں اور اس کوشش میں ہے وہ صلح اور امن کی بھوکی ہے تاکہ اپنی مملکت کی اصلاح کر سکے اور اندرونی خرابیاں دور کرنے کے ساتھ ہی ترقی کے وسائل بھی فراہم کر سکے۔

رشادیہ اسوقت انگلستان کے تمام بحری بیڑہ سے زیادہ طاقتور ہے یہ ۵۲۵ فٹ لمبا جہاز ہے جسپر دس توپیں ۱۴-انچ قطر کے دہانہ کی اور ۱۶ توپیں ۶-انچ قطر کے دہانہ کی اور ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔

اسپر جو فولادی چادر بیرونی جانب چڑھی ہوئی ہے اوسکی موٹائی ۱۲-انچ ہے۔ رفتار ۲۵ ناٹ فی گھنٹہ سے لیکر ۲۴ ناٹ تک ہے جہاز کا کل وزن ۲۳ ہزار ٹن ہے۔ (ایک ٹن اٹھائیس من)۔

جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ لکھ چکے ہیں انگلستان کے بعض بحری افسر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ رشادیہ کو ٹرکی سے خرید کر لیا جائے۔ لیکن ٹرکی ان باتوں میں ہرگز نہ آئیگی اور ایک ایسے کارآمد جہاز کو کبھی فروخت نکرے گی۔

دوسرے عربی معاصر کا بیان ہے کہ ٹرکی کا ایک اور ڈریڈناٹ لندن کے دوسرے کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے جسکی اقساط قیمت ادا کی جا رہی ہے۔ اور حال ہی میں ۱۳۵۷۰ پونڈ کی ایک قسط ادا کی گئی ہے۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ بحری بیڑہ کی جانب سے عثمانی حکومت قابل اطمینان حالت اختیار کرے تاکہ آیندہ دشمنوں سے حفاظت کا کافی موقع حاصل ہو سکے۔

واللہ علی کل شئ قدیر

معاصرین سے تنگ نظری

حیفا کا عربی معاصر "النفیر" ۲۸ رمضان کی اشاعت میں معاصر المقتبس دمشق کی شکایت کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "النفیر" کے یوم اجرا سے اب تک المقتبس برابر تبادلہ کرتا رہا لیکن جب سے النفیر کا دفتر حیفا میں تبدیل ہوا ہے المقتبس نے تبادلہ بند کر دیا اور ایک پوسٹ کارڈ میں اسکی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ہمارے اخبار کا تبادلہ محدود ہے اسلئے النفیر کے تبادلہ سے معذوری ہے۔

النفیر اس معذوری کو المقتبس کی ترقی پر محمول کرتا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ جب کوئی اخبار معمولی حالت سے بڑھ جاتا ہے اور اوسکی حالت ترقی یافتہ ہو جاتی ہے تو وہ اپنے معاصرین سے تنگدلی برتنے لگتا ہے۔

"النفیر" کا خیال بالکل صحیح ہے ہندوستان کے اخبارات میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے اب سے پہلے کئی روزانہ اینگلو انڈین اخبار ہمارے یہاں صرف محصولڈاک پر تبادلہ میں آتے تھے لیکن گذشتہ ششماہی سے بعض اخبارات نے تبادلہ بند کر دیا ہے ہمیں اسکا کوئی شکایت نہیں کہ انہوں نے تبادلہ کیوں بند کر دیا لیکن یہ خیال ضرور ہے کہ ہمارے قومی و ملکی اخبارات کی یہ تنگدلی ضرور قابل عبرت ہے جو اخبارات اپنے معاصرین سے تنگدلی کا

نمایشی وفاداروں کے کرتوت

ہندوستان میں بدقسمتی سے ایک ایسا گروہ چند روز سے پیدا ہو گیا ہے جو بظاہر تیاد وفاداری کے رزولیوشن پاس کر کے اپنی [illegible] وفاداری کی بہت کوشش کرتا ہے اور خالص وفاداران ملک و قوم کی زندگی کو مخدوش بنا دینے میں معروف نظر آتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت بالکل اوس بگلہ کی سی ہے جو دریا کے کنارے ایک پاؤں سے نمایشی استغراق میں کھڑا ہوا مچھلی کی تاک میں لگا رہتا ہے اور موقع ملنے پر اپنے بھگت پن کے جوہر دکھاتا اور مچھلی کو پکڑ کر نگل جاتا ہے۔ یوں تو یہ لوگ اوٹھتے بیٹھتے ہر وقت وفاداری کا گیت گاتے ہیں لیکن یہ جس خطرناک قوت سے [illegible] کام کرتے ہیں وہ ملک و قوم کے لئے ایک سم قاتل کے مصداق ہوتی ہے بلکہ [illegible] کے لئے اس کا اثر خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

یہ لوگ بظاہر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہماری نمایشی وفاداری ہمکو ہر دلعزیز نہیں تو ارکان حکومت کی نگاہ میں تو ضرور عزیز بنا رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ ان کی فریب آمیز پالیسی سے ناواقف نہیں ہے وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ ان کی وفاداری کا گیت بگلہ کی بھگتی زندگی سے زیادہ وقیع نہیں۔

دہلی کے جلسہ کی نوعیت کا حال پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے اب ایک اور خطرناک پہلو سے انہوں نے مسلمانان ہند کی مستحکم وفاداری میں بٹہ لگانا چاہا ہے اور وہ یہ کہ ٹائمز آف لندن میں انہوں نے ایک مراسلہ بھیج کر مسلمانان ہند کی وفادارانہ زندگی اور تاج و تخت سے اون کی دیرینہ و استوار اخلاص کو بہت بھیانک الفاظ میں دکھایا ہے مراسلہ کی حقیقت کا پورا انکشاف تو ٹائمز کے آنے پر ہوگا لیکن اس مراسلہ کے متعلق تار پر جو الفاظ آئے ہیں وہ کلکتہ کے اینگلو انڈین معاصر سٹیٹسمین سے میں درج کئے جاتے ہیں۔

ٹائمز نے ہندوستان کے ایک نامہ نگار کا مضمون چھاپا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں بغاوت پسندوں کی ایک جدید نسل پیدا ہوئی ہے اس کا خیال یہ ہے کہ یورپین حکومتوں میں ایک ناپاک اتحاد قایم ہے اور وہ اس اتحاد کے ذریعہ ٹرکی حکومت کی آزادی کا خاتمہ کر دینا چاہتی ہیں اور ساتھ ہی اسلام کے مقدس مقامات کو تباہ و برباد کرنا [illegible] بیان ہے کہ یہ نئی نسل انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دینے کے خواب دیکھ رہی ہے اور انگریزوں کو [illegible] پر حملہ کرنا اور مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا اس نے شروع کر دیا ہے اس جماعت میں زیادہ تر وکیل۔ اسکولوں کے ماسٹر اور اخبار نویس ہیں۔ ان لوگوں کی تمدنی اور معاشرتی حالت نہایت معمولی ہے۔ عزیز مسلمان انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن یہ لوگ اپنے ہیجان پیدا کرنے کے لئے بہت کچھ جوش و خروش سے کام لے رہے ہیں اور ایک اچھا خاصہ جتھہ انہوں نے بنا لیا ہے۔

ہمیں افسوس ہے ان نامہ نگار صاحب کی عقل پر کہ انہوں نے یہ نتائج کیونکر حاصل کئے ہیں ہندوستان میں خدا کے فضل و کرم سے اسوقت ایک بھی ایسا گروہ نہیں جو خدانخواستہ برطانیہ کے خلاف کسی قسم کی خطرناک آواز اٹھانے والا ہو بلکہ بخلاف اس کے ہندوستان کے مسلمان برطانیہ کی عدالت، انصاف پسندی، آزادی اور بہترین طریقہ حکومت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک موقعہ پر اپنے اخلاص و عقیدت۔ راحت اطمینان۔ اور سکون کا سچے الفاظ میں اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مسلمان ہی برطانیہ کے بہترین خیرخواہ اور دوست ہیں اور حکومت برطانیہ کے استحکام کے لئے ہر وقت تہ دل سے دعا کرتے ہیں۔ لیکن ان مخلص وفاداران تاج و تخت میں نمایش نہیں اور نہ جذبات فروشی یہ مخلص برطانیہ حقیقی بہی خواہ تاج ہیں اور اپنی جائز خواہشوں اور شکایتوں کو اراکین حکومت کے کانوں تک پہونچاتے اور ملک کے امن و امان کا موجب ہوتے ہیں۔ ان میں ایسی وفاداری نہیں کہ منٹ منٹ پر اوسکی تجدید کی ضرورت پیش آئی اور قومی و ملکی شکایات کو حکام کے کانوں تک نہ پہونچنے دینے کے باعث حکومت و رعایا کے خیالات میں غلط فہمی و تاریکی پیدا کر دی جائے۔

برطانیہ کی رعایا میں مخلص مسلمان وہ ہیں جو صاف گو اور برطانیہ کی روش کو آلایش سے پاک رکھنے کے متمنی ہیں نہ کہ وہ لوگ جو غلط فہمیاں پیدا ہونے کو روا رکہیں اور اوس تاج و قوم کے مابین خطرناک مواد پیدا کر دیں جیسا کہ واقعہ کانپور میں ہوا۔ اگر کانپور کے نمایشی وفادار حکومت کو قوم کے حقیقی جذبات سے مطلع کر دیتے اور حکومت کو دہوکہ نہ دیتے تو کبھی حادثہ خونریز کا وقوع نہ ہوتا۔ ان نمایشی وفاداروں کی یہ حرکت بلاشک موجب ملال ہے کہ وہ مسلمانان ہند کی مسلمہ وفاداری کو مخدوش بنا دینے کی کوشش میں معروف ہیں اس لئے مخلص اقوام ہند کو چاہئے کہ نامہ نگار کی خوافات پر ناراضگی کا اظہار کریں اور اس تحریر کو اپنے جذبات قلب کے خلاف قرار دیکر گورنمنٹ کو بتلائیں کہ یہ نامہ نگار یا اس کا گروہ ہندوستان میں تنازعہ یا بغض کا ناپاک مادہ پیدا کر کے امن و سکون میں خلل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے گورنمنٹ کو اسکی تحقیقات کرنی چاہئے کہ یہ لکھرام ملک و قوم کون نامہ نگار ہے تاکہ آیندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی تحریروں سے غلط فہمی کا موقع نہ ملے۔

ایڈریانوپل میں ترکی سپاہ کا داخلہ

قسطنطنیہ کا معزز معاصر "العدل" لکھتا ہے کہ جس وقت عثمانی سپاہ ایڈریانوپل کے قریب پہونچی ہے اوس وقت بلغاریوں کی چار پیدل پلٹنوں اور کچھ سواروں سے اوس کا مقابلہ ہوا بلغاری آتشباری نہایت سخت تھی۔ عثمانی سپاہ آتشباری کی کچھ پروا نہ کر کے آگے بڑھی اور دشمنوں کو دھکیل کر ایڈریانوپل سے نکال دیا اور خود ایڈریانوپل میں داخل ہو گئے۔ اس معرکہ میں شیر فواد پاشا مصری کے صاحبزادے رشید بک شہید ہوئے۔ بلغاریوں نے ایڈریانوپل سے بھاگتے ہوئے ۷۰ رومیوں کو اپنے ہمراہ لیا اور نہر طونجہ میں اون کو غرق کر دیا۔ اسی طرح ۲۰۰ رومیوں کو زندہ جلا دیا۔ بھاگتے ہوئے ریلوی تار کے قریب تیس ہزار بوریاں اور چالیس ہزار بندوقیں چھوڑ گئے۔ ایڈریانوپل میں بھی ہنگل گودام ذخیرہ سے بھرے ہوئے۔ تین موٹر کار اور پندرہ سو گاڑیاں آٹے کی عثمانی سپاہ کو غنیمت میں ملیں۔ بہت سے بلغاری سپاہی اور کئی ایک افسر قید کئے گئے۔

فتح ایڈریانوپل کے بعد جامع سلیم میں جمعہ کی نماز نہایت جوش و خروش سے ادا کی گئی جس میں قسطنطنیہ کے بہت سے لوگ شریک ہوئے تھے صالح پاشا (افسر ایڈیکانگ سلطان) کا بیان ہے کہ بعد نماز جمعہ سلطان المعظم کی جانب سے ایڈریانوپل کے فقرا پر دو سو پونڈ تقسیم کئے گئے۔

رسید زر معاونین اخبار مدینہ

جن گرامی قدر حضرات نے پیشگی چندہ سے کارخانہ کی امداد فرمائی ہے اون کے اسما گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں اور جن حضرات نے ابھی تک قیمت ادا نہیں کی اون سے بادب التماس کیا جاتا ہے کہ کارخانہ کی ضروریات شدیدہ پر نظر رکھ کر مدد فرمائیں اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے بالفعل خریداری منظور نہ ہو تو فوراً مطلع کریں تاکہ وی پی کے خرچہ سے کارخانہ محفوظ رہے۔ وی پی واپس فرمانے والے حضرات سے شکایت ہے کیونکہ اس سے کارخانہ کو سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ (منیجر)

جناب منشی عبد الغنی صاحب گرداور قانونگو
بابت اشتہار ایک بار
جناب مرزا امیر بیگ صاحب
جناب مولوی عماد الدین صاحب
جناب مولوی محمد جعفر صاحب تحصیلدار
جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب سوداگر
جناب میر عبد الرحمن صاحب رئیس
جناب منشی رحیم الدین صاحب
جناب سید اولاد علی صاحب مترجم
جناب عبد الغنی صاحب معہ ت اللہ صاحب
جناب سید صدیق حسن صاحب
جناب بابو احمد اللہ صاحب سب اوورسیر
جناب منشی ولی احمد صاحب سب انسپکٹر
جناب منشی نیاز احمد صاحب ایجنٹ کولہو
جناب حافظ محمد امام الدین صاحب
جناب منشی فتح شاہ خان صاحب
جناب بابو رحمن بخش صاحب مترجم
جناب منشی محمد حسین صاحب انسپکٹر سررشتہ
جناب مولوی امانت اللہ صاحب
زر اجرت مشتہری ممن ایکبار
جناب منشی عبد الحق صاحب
جناب منشی خلیل الرحمن صاحب محرر
جناب حافظ عبد الرحیم صاحب سوداگر چرم
جناب منشی محمد حسین نور محمد صاحب
جناب ڈاکٹر میاں جان صاحب
جناب سکرٹری صاحب مسلم سوسائٹی
جناب منشی الہی بخش بابو اقبال حسین صاحب
جناب منشی مقبول احمد صاحب رئیس
جناب شیخ کریم بخش عبد الخالق صاحب سوداگر چرم
جناب منشی محمد سلیمان صاحب
جناب محمد خواجہ صاحب
جناب ڈاکٹر کالیخان صاحب
جناب منشی منتقم الدین عبد الحکیم صاحب سوداگر چرم
مشتہری مقدمات ایکبار
جناب فیروز الدین صاحب آڈیٹر رفیق الاطبا
جناب منشی حسن علی صاحب طالب علم
جناب سیدی قاسم سیدی یونس صاحب
جناب بابو محمد مقصود صاحب
جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب وکیل
جناب غلام جیلانی خان صاحب
جناب مولوی حکیم محمد حسن رضا صاحب
جناب منشی ظہیر الدین صاحب نمونہ مدینہ
جناب ٹھاکر دت شرما وید صاحب
جناب حاجی شیخ محمد انتظام الدین صاحب رئیس
جناب منشی یعقوب علی صاحب تھانہ دار
جناب منشی محمد بخش خان صاحب سوداگر
جناب حافظ دوست محمد حاجی صدیق احمد صاحب
جناب منشی محمد فاضل صاحب
جناب مولوی گوہر احمد صاحب انسپکٹر پولیس
عالیجناب مولانا مولوی رحیم بخش صاحب سی۔ ایس۔ آئی مدار المہام ریاست بہاولپور
جناب قاضی قطب الدین صاحب
جناب مولانا عبد اللطیف صاحب کتب خانہ مرتضویہ
جناب نیجر صاحب اینڈ کو کمپنی

مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

انشا پردازی کے تبدیلی

نقاد کا ایک پرچہ نمونہ منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں

جس آغاز سال جاری ہوکر اردو جرنلزم میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے اور اپنے دلکش و دلآویز مضامین اور تنقیدی مباحث کی وجہ سے ملک میں نہایت ہردلعزیز و مقبول ہو رہا ہے نثر شاعری آپکو نقاد کے سوا کہیں نہ ملے گی مشاہیر ادبا اسکے معاون ہیں جو اپنی بہترین دماغی انکاوشوں سے زبان اردو کو مالامال کر رہے ہیں علاوہ ظاہری و باطنی خوبیوں کے جنکا اعتراف تمام معزز ملکی اخبارات و رسائل نے نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں کیا ہے نقاد ہمیشہ وقت پر باقاعدہ شائع ہوتا ہے اور بہ مبالغہ نہیں [illegible]

مسجد کانپور کا مقدمہ

(۶)

ملزمین کے بیانات

چار دن مجروح ملزمین نے بلوہ کرنے سے انکار کیا اور جائے وقوعہ پر موجودگی کے مختلف اسباب ظاہر کئے۔

مسٹر میکڈانلڈ اسسٹنٹ میونسپل انجنیر

نے اون نقشوں کی صحت کی تصدیق کی جو مقدمہ اولٰی میں پیش کئے گئے تھے اس شہادت پر استغاثہ کی شہادت کا اختتام ہوگیا اور عدالت نے چاروں ملزموں کے خلاف حسب دفعات ۱۴۸ و ۳۳۳ تعزیرات ہند فرد جرم مرتب کی اور سشن سپرد کر دیا۔

مولانا آزاد سبحانی کا مقدمہ

حسب دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند پیش ہوا۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال اور مرزا جلال الدین بیرسٹران لاہور بھی بشمول بیرسٹران و وکلائے ملزمین موجود تھے مسٹر ... کوسل میں ظاہر کیا کہ اب اس مقدمہ میں تاریخ کے علاوہ کوئی شہادت پیش نہیں ہوگی۔

مولانا آزاد کا بیان

عدالت کے سوال پر مولانا نے کہا کہ اونہوں نے ۳ اگست کو عیدگاہ میں متعلق مسجد مچھلی بازار کانپور تقریر کی تھی لیکن جب اون کو وہ نقل تقریر دکھائی گئی جسکو مختصر نویس نے قلمبند کیا تھا تو مولانا نے کچھ نہیں دیکھا اور کہا کہ وہ عدالت سشن میں اپنا بیان دیں گے کیونکہ وہ بالکل بے گناہ ہیں اور عدالت مجسٹریٹ میں وہ بیان دینا نہیں چاہتے۔

فرد قرار داد جرم

اس کے بعد عدالت نے زیر دفعہ ۱۲۴ الف فرد جرم مرتب کرکے ان کو سنائی اور مقدمہ سشن سپرد کر دیا وقت ترتیب فرد جرم کونسل منجانب تاج نے ظاہر کیا کہ ابھی وہ اس حصہ تقریر کو مخصوص نہیں کرتے جو باغیانہ مانی گئی ہے۔

دو مجروح ملزمین کی رہائی

دو مجروح ملزمین جو عدالت میں نہ آسکتے تھے رہا کر دئے گئے کیونکہ تاج نے اون کے سر سے الزام اٹھا لیا۔

کانپور ۶ - ستمبر

۱۲ بجکر ۵ منٹ آج عدالت نے ۱۲ بجے سماعت مقدمہ شروع کی۔ سید نبی احمد بیرسٹر لکھنو بھی ملزمین کی طرف سے پیروی کرنے آگئے ہیں ۱۴ مجروح ملزمین کی طرف سے ۳۷ گواہان صفائی کی فہرست پیش کی گئی اور مولانا آزاد سبحانی کی جانب سے جو باغیانہ تقریر کرنے کے جرم میں ماخوذ ہیں ۵۰ گواہان صفائی کی فہرست داخل کی گئی جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اونہوں نے تقریر زیر بحث سنی تھی کونسل منجانب صفائی نے کہا کہ مولانا آزاد کے مقدمہ میں دس پندرہ دن صرف ہو جائیں گے عدالت نے ظاہر کیا کہ سشن کا حکم اس سے قبل دیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد عدالت نے مسٹر پوائنر سے دریافت کیا کہ اون ملزموں کے مقدمہ میں اب کیا کرنا چاہئے جن کی نسبت پولیس ظاہر کرتی ہے کہ مفرور ہیں۔ مسٹر پوائنر نے جواب دیا کہ اون کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کئے گئے ہیں علاوہ اس کے اور کوئی ہدایات اون کو نہیں ملیں۔ اس کے بعد کارروائی ختم ہوگئی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کو بطور گواہ طلب کرانے کی غرض سے عدالت سشن میں درخواست پیش کی جائیگی ظن غالب ظاہر کیا جاتا ہے کہ عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت ۱۸ - اکتوبر کو شروع ہوگی۔

الہ آباد ۱۲ ستمبر سنا جاتا ہے کہ مقامی حکومت حادثہ کانپور کے متعلق مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک خاص سشن جج متعین کرے گی۔ جو سابقہ سشن سپرد شدہ ۱۰۱ ملزموں کے مقدمہ کی بھی سماعت کرے گا اور غالباً ۱۴ ملزم جو بعد میں چالان کئے گئے ہیں وہ بھی اسی گروہ کے ساتھ شامل کئے جائیں گے۔ مقدمہ کی سماعت ۱۸ - اکتوبر سے ہوگی۔

ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت

عدالت العالیہ ہائیکورٹ الہ آباد کے اجلاس تعطیل کے روبرو مقدمہ کانپور کے سشن سپرد شدہ ملزموں کی طرف سے درخواست ضمانت پیش کی جائیگی مسٹر فضل الرحمٰن وکیل کانپور نے اس بارہ میں مشیر قانونی کو ہدایات دیکر الہ آباد بھیجدیا ہے۔

الہ آباد ۱۵ ستمبر - آج الہ آباد ہائیکورٹ میں ہنگامہ مسجد کانپور کے ماخوذین کی ضمانت کی نسبت مسٹر ڈون نے کہا کہ میرا ارادہ آج درخواست پیش کرنے کا نہیں بلکہ بعد میں درخواست پیش کرونگا۔

ہز آنر کی طلبی کی درخواست سشن میں

کانپور ۱۵ ستمبر - آج بعدالت مسٹر کنڈال سشن جج کانپور منجانب ماخوذین کانپور ایک درخواست پیش کی گئی کہ سر جیمس مسٹن بطور گواہ صفائی طلب کئے جائیں۔ درخواست کا مضمون یہ تھا کہ عدالت ماتحت نے ہز آنر کے طلب نہ کرنے کی دو وجہ ظاہر کی ہیں ایک تو یہ ہز آنر کی شہادت غیر متعلق ہے اور دوسری وجہ یہ کہ منجانب صفائی جو بات ہز آنر کے بیان سے ثابت کی جا سکتی ہے وہ اور ہزاروں شہادتوں سے بھی ممکن ہے مگر بلحاظ واقعات اس امر کو دیکھتے ہوئے کہ ہز آنر نے اس ہنگامہ کے بعد ہی جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور لوگوں سے حالات دریافت کئے جس میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے بیانات عدالت تحت میں ہو چکے ہیں ہز آنر کی شہادت یا صرف متعلق مقدمہ سمجھی جائے گی بلکہ بہت اہم اور مفید ثابت ہوگی۔ عدالت تحت کا یہ کہنا کہ جو ہز آنر نے دیکھا ہے وہ اور ہزاروں دیگر شہادتوں سے بھی ثابت ہو سکتا ہے غلط ہے کیونکہ شہادت کی اہمیت گواہوں کی صفات اور اعزاز پر منحصر ہے نہ اون کی تعداد پر۔ سید فضل الرحمٰن وکیل کانپور نے جو مسٹر مظہر الحق کی غیبت میں ضمانت ملزمین کی پیروی کر رہے ہیں اسبات پر زور دیا کہ ہم ہز آنر کی شہادت سے تین باتیں ثابت کرنا چاہتے ہیں ایک یہ کہ ایک حصہ مسجد پر قبضہ کر لیا جانا بالکل خلاف قانون ہے دوسرے یہ کہ جب بعد ہنگامہ ہز آنر نے کانپور میں آکر ۲ اگست کو موقع کا معائنہ کیا اور لوگوں سے حالات دریافت کئے تو وہ بیانات جو اون کے سامنے ہوئے اون بیانات سے مختلف ہیں جو عدالت میں کئے گئے ہیں۔ تیسرے یہ کہ جائے وقوعہ کی حالت وصورت بدل گئی ہے اور خون کے داغ اور گولیوں کے نشانات جو اوسوقت تھے اب نہیں ہیں۔ عدالت نے درخواست پر یہ حکم دیا کہ قبل آمد ہز آنر ملزمین نے بلوہ اور پولیس پر اون کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں حملہ کیا۔ کوئی تعلق رکھتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ منجانب صفائی اس بات پر زور دیا جاتا کہ اوس قطعہ زمین پر جواب برابر اور صاف کر دیا گیا ہے۔ گولیوں اور خون کے نشانات کے متعلق ہز آنر کی شہادت میں جو اون کے رتبہ کے وتیع اور معتبر سمجھی جائے گی۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ مقدمہ پر کیا اثر ڈال سکتی ہے اس لئے میں زیر دفعہ ۵۴۰ جو اس سے متعلق ہے ہز آنر کے طلب کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ اگر دوران تحقیقات میں اون کی شہادت ضروری معلوم ہوگی اور عدالت بغیر اس شہادت کے کسی نتیجہ پر پہونچنے سے معذور ہوگئی تو عدالت زیر دفعہ ۵۴۰ مشتبہ امور پر روشنی ڈالنے کی غرض سے ہز آنر کی مدد طلب کرنے میں اپنی قوت امتیاز سے کام لیگی کہا جاتا ہے کہ گواہان صفائی کے پیش کرنے اور اون کے بیانات میں بہت عرصہ لگے گا اس لئے درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔

کانپور ۳۰ ستمبر - حادثہ مسجد کانپور کے متعلق جو (۱۰۶) ملزم سشن سپرد کئے گئے ہیں ان کے مقدمہ کی سماعت ۱۸ - اکتوبر سے آر ڈی لائل صاحب ایڈیشنل سشن جج کانپور کے اجلاس میں شروع ہوگی جنہیں لوکل گورنمنٹ نے اسی کام کے لئے خاص طور پر تعینات کرکے آگرہ سے بھیجا ہے۔ مسٹر جی پی بوائز استغاثہ کی طرف سے پیروی کار ہوں گے اور الہ آباد کے بیرسٹر مسٹر جی ڈبلیو ڈلن ان کی مدد کریں گے۔ ماخوذین کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن باعانت مسٹر مظہر الحق و دیگر مقدر بیرسٹران صفائی کی طرف سے پیش ہوں گے۔ مقدمہ کی واپسی کی افواہ غلط ہے اس افواہ میں مطلق صداقت نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ مقدمہ واپس لے لیگی۔

ماخوذین کانپور کیواسطے ایک وظیفہ - ایام غدر میں ایک مشہور بزرگ نے جو ایک وظیفہ برائے ہر مصیبت دینوی و دنیاوی کے وظیفہ کیواسطے تعلیم کیا تھا غدر کے بعد صدہا آدمی گرفتار ان کے وہ داد حق تعالی کے حکم سے صاف بری ہوگئے تھے پس ماخوذین کانپور کے قرابت دار اور حضرات فی الواقع ماخوذین کانپور کی رہائی کیواسطے بنظر ثواب اسکا ورد فرمادیں وہ بذریعہ خط فقیر سے معلوم کریں نقیر انکی بابت لکھیں تاکہ ان کو مفصل ترکیب وغیرہ لکھکر بھیجدیگا۔ فقیر احمد حسن نظامی مراد آباد۔ قاضی ٹولہ۔

انجمن اتحاد و ترقی

کی

پاکیزہ مذہبی زندگی کا ایک واقعہ

سلطان عبد الحمید خاں کی حکومت کا ایک وہ زمانہ تھا جبکہ تمام یورپ میں ٹرکی کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی اور تمام یورپ عبد الحمید خاں کی سیاسی چالوں سے لرزتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یورپ نے عبد الحمید خان کی چالوں سے محفوظ رہنے کی ایک سیاسی چال سے سلطان عبد الحمید خان کو انجمن اتحاد و ترقی کے ہاتھوں معزول کرا دیا۔ اور آپس میں پھوٹ ڈلوا دی جس سے سلطنت کا نظام درہم برہم ہوگیا سلطان عبد الحمید خان کے زمانہ کی اکثر لوگ تعریف کیا کرتے ہیں (جن میں ہم خود بھی شامل ہیں) لیکن تعریف کرنیوالے حضرات سلطان عبد الحمید خان کی تعریف کیا تھا تعرف الاشیاء باضدادھا کا مصداق پیدا کرنے کے لئے انجمن اتحاد و ترقی کے اراکین کو برا بھی کہتے ہیں جس سے ہمیں ہرگز اتفاق نہیں۔

برے کو برا اور اچھے کو اچھا کہنا ایک صحیح قاعدہ ہے مگر بغض و عناد یا ذاتی منفعت کی بنا پر اچھے کو برا کہنا یا بالعکس کسی طرح مناسب نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ انجمن اتحاد و ترقی کے اراکین میں بعض کمزوریاں ہیں لیکن انجمن مذکور کے اراکین انسان ہی تو ہیں۔ نہ کہ فرشتے کہ کمزوریاں اون کی خلقت میں نہ ہوں جس طرح اراکین انجمن اوسی آدم کی اولاد ہیں جس نے باوجود منع کرنیکے شیطان کا کہنا مان کر ممنوع چیز کھالی تھی اور جنت سے خود بھی نکلا اور اپنی تمام اولاد کو بھی قیامت تک جنت سے محروم کرا دیا اسی طرح سلطان عبد الحمید خان بھی اوسی آدم کی اولاد میں سے ہیں۔

اس بنا پر سلطان عبد الحمید خان کے ستایش کرنیوالے حضرات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سلطان عبد الحمید خاں کا وجود باوجود بھی بعض کمزوریوں سے خالی نہ تھا۔

لوگ کہتے ہیں کہ سلطان عبد الحمید خان کے دور میں ٹرکی کی مذہبی حالت اچھی تھی۔ سلطان اپنے رعب و داب کی وجہ سے دوسرے ممالک میں بھی مذہب کی عزت کراتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ لوگ انجمن اتحاد و ترقی کے اراکین پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ وہ مذہب سے بالکل آشنا نہیں وہ خود مذہب کی عزت نہیں کرتے تو دوسروں سے کیا کرائیں گے لیکن ہم اس الزام کو صحیح نہیں مانتے ہیں اور اپنے ثبوت میں ایک ایسا واقعہ درج ذیل کرتے ہیں جو اون کی مذہبی زندگی کا ایک معمولی نمونہ ہے یہ واقعہ ایسی حالت میں وقوع پذیر ہوا تھا کہ وہ مدافعانہ جنگ جوئی میں مصروف تھے اور دیگر ملکی مشاغل سے انہیں سر اوٹھانے کی مہلت نہیں تھی۔

یہ واقعہ ایک آسٹریوی اخبار سے مصر کے قومی اخبار ...

اخبار وطن نے "آسٹریا اور ٹرکی" کے عنوان سے لکھا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

شہر بوڈاپسٹ سے چند لوگوں نے اخبار تاسیو نگال نیٹونگ کو لکھا ہے کہ یہاں ہم ایک ایسا اہم سیاسی واقعہ وقوع پذیر ہوا جسکی مثال آجتک ٹرکی اور آسٹریا کے تعلقات میں نہیں پائی گئی حادثہ کی نوعیت بہت اہم تھی اور قریب تھا کہ اس سے آسٹریا اور ٹرکی کے تعلقات انتہائی [illegible] ہو کر جنگ تک نوبت پہونچ جاتی۔ اس حادثہ کا سبب نہ ایڈریانوپل تھا نہ البانیہ اور نہ [illegible] بلکہ دو حیوان ہاتھی اور گدھے تھے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ بعض باشندگان بوڈاپسٹ نے [illegible] چڑیا خانہ کے لئے ہاتھی اور گدھے دو نہایت خوبصورت جانور تحفہ میں دئے یہ دونوں جانور ہندوستان سے لائے گئے تھے۔

باشندگان بوڈاپسٹ کی یہ عادت ہے کہ وہ چھوٹی سی چیز کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ جانور تو عظیم الجثہ اور اپنی ہیئت میں یگانہ تھے۔ اس لئے انہوں نے ان جانوروں کو اچھے اور عمدہ مکان میں رکھنے کا فیصلہ کیا اور بوڈاپسٹ کے انجینیر نے ان جانوروں کے لئے مشرقی طرز کی ایک عمارت تیار کی اور اس کے بلند منارے پر ایک سنہرا ہلال آویزان کیا۔

اس عمارت کے اندرونی کمروں میں چند عربی نقشے بھی بنائے گئے تھے۔ اور دیواروں پر بہت سی آیات قرآنی لکھی گئی تھیں۔ جب یہ مکان تیار ہو گیا تو [illegible] داخل کر دئے گئے۔ چند روز بعد حسن اتفاق سے ایک ترک کا گذر اس عمارت کیجانب ہوا اور اس نے اس بلند عمارت کو دیکھکر گمان کیا کہ یہ مسجد ہے۔ اس کا دل متحرک ہوا اور وہ نماز کے ارادہ سے مکان میں یہ خیال کرتا ہوا داخل ہوا کہ وہاں مسلمان لوگ نماز ادا کرتے ہوں گے۔ لیکن ترک نے اپنے گمان کے بالکل خلاف متعجب ہو کر مکان میں [illegible] ہاتھی اور گدھے کے کسی کو نہ پایا۔

ترک کا تعجب فوراً غصہ کے ساتھ بدل گیا وہ اسی غصہ کی حالت میں عثمانی سفیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ دیکھا اس سے سفیر کو مطلع کیا۔

سفیر نے اس معاملہ کی تفتیش اور تحقیقات کی اور کل حالات مع اپنی رپورٹ کے باب عالی کو روانہ کر دئے جس نتیجہ تک باب عالی اور ویانا میں گفت وشنید ہوتی رہی۔

وانا کے لوگ ابتداءً تو اس معاملہ کو مذاق خیال کرتے رہے لیکن جب وزیر خارجہ عثمانیہ نے آسٹریا کے ارباب حل وعقد کو سرکاری طور پر بتلایا کہ یہ معاملہ مذہبی [illegible] کسی [illegible] کی ذات سے ممکن نہیں [illegible] نرمی کے ساتھ کام لیا جانا ہے تب آسٹروی حکومت کی آنکھیں کھلیں اور وہ آسٹروی حکومت سمجھ گئی کہ آسٹروی حکومت مذہب کی [illegible] برداشت نہیں کر سکتی اسلئے اس نے فوراً اس مکان سے ہلال کو اتار لیا اور آیات قرآنی وغیرہ جو کچھ اس جگہ مسجد اسلامی میں سے موجود تھا سب کا سب علیحدہ کر لیا۔ اور خدا خدا کر کے یہ معاملہ طے ہوا۔ اور ایک جنگی خطرہ سے نجات ملی۔

انجمن اتحاد وترقی کے مخالف حضرات ٹھنڈے دل سے اس واقعہ پر غور فرمائیں کہ آیا انجمن مذکور کے اراکین مذہب کی وقعت اپنے دلمیں رکھتے ہیں یا نہیں اور ایسی حالت میں جبکہ کامل گروہ کے لوگ سلطنت کی حالت کو خراب کر چکے ہیں۔ آسٹریا جیسی حکومت سے اپنے مذہب کی عزت کرا لینا کسقدر مشکل کام ہے۔

مرزا اسحاق بیگ مراد آبادی

ایک پنجابی اخبار کا ایڈیٹر بیل بن گیا

اخبار توحید میرٹھ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء میں مندرجہ ذیل نوٹ ہم نے نہایت حیرت وتعجب کے ساتھ پڑھا۔

پنجاب سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ ایک اخبار کا ایڈیٹر جو مسلمان مشہور ہے کانپوری مسلمانوں کے خلاف خصوصاً اور تمام قومی خدام کے خلاف عموماً زہر اگلتے اگلتے یکایک بیل بن گیا۔ چنانچہ خود اس کے اخبار مورخہ ۱۲ ستمبر میں درج ہے کہ وہ ہل میں جوتنے والا بیل بن گیا ہے ہر شخص کو اس مسخ صورت کے عذاب سے عبرت حاصل کرنا چاہئے جو لوگ چند پیسوں کی خاطر دین وملت فروخت کرتے ہیں اور مظلوم مسلمانوں کو حکام کی نگاہ میں خواہ مخواہ باغی ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں ان پر اس ادنے عذاب کے عوض اگر سچ مچ مسخ شکل کا عذاب نازل ہو جائے تو تعجب نہیں۔ معلوم نہیں آریہ سماج کے کسی گئوشالہ میں اس پنجابی بیل کے لئے جگہ نکل سکے گی یا بیچارہ یونہی بیکس ولاچار رہے گا۔ ایک اخبار نے توحید کے مندرجہ بالا نوٹ کی یہ توجیہہ کی ہے کہ اسوقت جبکہ دنیائے اسلام میں ایک ہنگامہ رستخیز برپا ہے۔ نوحہ الم سے بعض نیک نہاد مسلمانوں کی قوت متمیزہ معطل وباطل ہوتی جاتی ہے ان کو امتیاز نیک وبد نہیں رہا ہے یا یوں کہئے کہ بد ونیک میں قلب ماہیت ہو گئی ہے یعنی نیکی کا مرادف بدی اور بدی کے معنی نیکی۔ ایک لاہوری ہمعصر جو اپنی نسبت مسلمانوں کی خیر طلبی کا مدعی ہے سارے ان مسلمانوں کو جو قوم کانپور کے متعلق بعض حکام کی غلط فہمیوں وغلط کاریوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں خطا کار اور شوریدہ سر بیان کرکے عامۃ الناس کو اپنا ہمخیال بنانا چاہتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ روح انسانی کی کوئی شکل وصورت نہیں جس طرح پانی کو جس برتن میں ڈالو وہ اسکی صورت اختیار کر لیتا ہے اسی طرح جسم سے تعلق پیدا کرکے روح کی شکل وصورت بھی وہی ہو جاتی ہے۔ جس قسم کے اعمال وافعال اور حرکات وسکنات اس جسم سے سرزد ہوں۔ اگر جسم کے افعال وحرکات حیوانی ہوں تو روح بھی کالانعام بل اضل سبیلا کے مورد ومصداق ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں ایک قوم کی نسبت وارد ہے۔

ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردۃ خاسئین (پ ا س البقرہ ع ۸) اور البتہ ان لوگوں کے انجام کو تو تم جان ہی چکے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن کا ادب اٹھا دینے میں زیادتی کی تو ہم نے ان سے کہا کہ بندر بن جاؤ کہ جہاں جاؤ دھتکارے جاؤ۔

جس طرح مسلمانوں میں جمعہ کا دن متبرک ہے یہود کے لئے ہفتہ کا دن مقرر اور عبادت کے لئے خاص تھا منجملہ دوسری باتوں کے یہود کو یہ بھی حکم تھا کہ ہفتہ کے دن شکار نکریں مگر یہ لوگ تو ہمیشہ کے شریر تھے کیا چالاکی کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود رکھے تھے جمعہ کے دن دریا کا پانی گڑھوں میں بھر لیتے اور پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی آ جاتیں۔ اگلے دن پانی میں سے مچھلیاں نکال لیتے اور تاویل کرتے کہ یہ جمعہ کا کیا ہوا شکار ہے۔ شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بناتے ہیں جن پر ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا مگر خداوند تعالے تو دلوں کی نیتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ اسکو یہ لوگ کیونکر دھوکا دے سکتے ہیں اس قوم نے یوم عبادت کی قدر نہ کی اور حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے ان کو یہ عذاب دیا کہ ان کو بندروں کی طرح ذلیل وخوار کیا۔ آیات مندرجہ ذیل میں صاف طور پر بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے تھے۔

قل هل انبئکم بشر من ذلک مثوبۃ عند اللہ من لعنه اللہ وغضب علیه وجعل منهم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولئک شر مکانا واضل عن سواء السبیل واذا جاؤکم قالوا امنا وقد دخلوا بالکفر وهم قد خرجوا به واللہ اعلم بما کانوا یکتمون وتری کثیرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلهم السحت لبئس ما کانوا یعملون (پ ۶ س المائدہ ع ۹)

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو بھلا میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور میں بدتر بدلا پانیوالا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا جن پر غضب نازل کیا اور جن کو بندر اور سور بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی تھی۔ انہیں لوگوں کا برا ٹھکانا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں۔ جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر میں بھرے ہوئے آئے تھے اور اسی کے ساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھے گا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں جلدی کرتے ہیں بہت برا ہے وہ امر جو کر رہے ہیں۔

تفسیر ابن جریر میں مجاہد رئیس المفسرین سے مروی ہے کہ وہ حقیقتاً بندر نہیں بنائے گئے۔ بلکہ خداوند تعالے نے ان کے دلوں کو ایسا مسخ کر دیا کہ وہ وعظ ونصیحت اور زجر وتنبیہ کو نہ سمجھتے تھے پس اس صورت میں ان کو بندروں کے ساتھ تشبیہ دینا منظور ہے جیسا کہ اس شعر میں ہے۔

اذا انت لم تعشق ولم تدر ما الهوی
فکن حجرا من یابس الصخر جلمدا

جب تو عاشق نہ ہوا اور محبت نہ جانتا ہو
پس تو سخت خشک پتھروں کی ایک پتھر ہو جا

(نور الدین از گوجرانوالہ)

ترکوں کا ضبط وصبر

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حوالی شتالجہ میں ترک سپاہی ایک ارمنی گاؤں کے پاس سے گذرے۔ بھیڑ بکریاں اور دیگر مویشی چراگاہ میں چر رہے تھے ترک سپاہی بھوک سے بے قرار ومضطرب تھے لیکن ان کے دل میں سلب ونہب کا خیال تک نہ آیا بلکہ بھوک کی وجہ سے جو سپاہی ناتوان وضعیف ہو رہے تھے ان میں اکثر تو قوت لایموت نہ ملنے کی وجہ سے جان بحق تسلیم ہوئے۔ اور باقی بحال تباہ پیٹ پر پتھر باندھے منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ غور کرو ترک کیسی ضابط وصابر قوم ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اسلام نے انہیں ہدایت فرمائی ہے کہ یا ایها الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (پ ۵ س النساء) مسلمانو! ناحق ناروا ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کیا کرو۔ اسلام اپنے متبعین کو ہر سال ایک ماہ بالالتزام یہ مشق کراتا ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے احساس کے، دن بھر چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔ غور کرو جو لوگ یہ مشق کرتے ہیں وہ اکل بالباطل پر کیونکر جسارت کر سکتے ہیں۔ کوئی حاجت انسان کو ان حوائج سے بڑھکر پیش نہیں آ سکتی جو بقائے شخصی اور بقائے نوعی کے لئے ضروری ہے جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کیلئے پرہیز ومجتنب رہا ہے تو پھر ایک صریح حرام کا مرتکب کیونکر ہوگا۔ ترکوں کے صبر وضبط کے ساتھ بلغاریوں کے جور وستم اور طغیان وعدوان کا مقابلہ کرو جنہوں نے مفتوحہ علاقہ کی رعایا و برایا کو بیدریغ تہ تیغ کرنے کے علاوہ انکی عورتوں کی عصمت دری کی اور ان کے مال ومنال پر دست تعدی دراز کیا اور معابد ومساجد کے فرش (قرآن) کی اہانت [illegible] سے بھی دریغ نکیا آخر قدرت نے ان کو انکے کیفر کردار کو پہنچایا اور نہایت عجز والحاح سے عثمانی شرائط کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوئے اور ہزاروں آدمیوں کی قربانی دیکر اور لاکھوں روپیہ خرچ کرکے ایک انچ زمین بھی انکے ہاتھ نہ آئی۔ ارشاد باری تعالی بالکل صحیح ہے۔ ان بطش ربک لشدید۔ نور الدین از گوجرانوالہ

مدینۃ النسواں

نتیجۂ افلاس

سخت جاڑوں کی رات میں جبکہ برفیلی ہوا جسم میں ٹھنڈی سرسراہٹ پیدا کر رہی ہے - ایک بوڑھا فقیر ایک محل کی دیوار سے لگا ہوا کھڑا ہے اس کا سیدھا ہاتھ اس غرض سے آگے بڑھا ہوا ہے کہ آنے جانیوالوں کی فیاضی سے فائدہ اُٹھائے - کبھی کبھی دردناک آواز سے چیخ اوٹھتا ہے - مگر رات ہوچکی ہے آدمیوں کے کثیر تعداد اپنے جسموں کو اونی لبادوں سے ڈھانکے ہوئے چلی جا رہی اور چلی آرہی ہے مگر کوئی اوسکی طرف توجہ نہیں کرتا اسکی توجہ طلب آواز پر نہایت بگڑے تیور ڈالے جاتے ہیں جو غالبا دماغ کو ناگوار گذرنے اور پریشان کرنے کا باعث معلوم ہوتے ہیں -

بوڑھا فقیر جب چلاتے چلاتے تھک گیا سردی نے اسپر انتہا درجہ کا اثر ڈالا - تو وہ لاٹھی کے سہارے ایک طرف چل کھڑا ہوا - آبادی سے دور ایک تنگ وتاریک کوٹھری میں پہونچا - یہاں آٹھ ایک چھوٹی سی نو برس کی لڑکی ہاتھ پاؤں کو سکیڑے ہوئے ڈبکی ڈبکائی ایک کونے میں پڑی ہے - دن بھر کی بھوکی اس انتظار میں کہ باپ کچھ کھانے کو لائیگا - سوگئی تھی -

وہ آج بیاہی ہے - جب ہی اپنے باپ کیساتھ نہ گئی - کیونکہ اس کا دستور تھا کہ اپنے باپ کی لکڑی پکڑے اپنی ننھی سی آواز سے کچھ نہ کچھ باپ کی مدد کرتی تھی - اور لوگ اوسکی حالت اور صورت دردناک چھوٹی سی آواز پر رحم کھاکر کچھ دیدیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آج اُسکا باپ خالی ہاتھ آیا - پاؤں کی آہٹ سے معلوم کر کے جاگ اٹھی اور باپ کو دیکھکر بولی "ابا جان آج میری سالگرہ ہے تم ہر سالگرہ پر نئے کھلونے لا کر دیتے تھے کیوں ابا کوئی کھلونا لائے -

باپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے - وہ بھرائی آواز میں بولا " بیٹا آج میں نے بہت کوشش کی کہ ایک پیسہ مل جائے جس سے میں تیرے واسطے کھلونا تو کہاں کوئی کھانے کی چیز خریدوں مگر آج اس نامراد جاڑے نے کچھ بھی نہ ملنے دیا - بیٹا میں خیال کرکے کل ضرور لادونگا "

بوڑھے فقیر کی بیوی سات آٹھ برس ہوئے کہ مرچکی تھی وہ اپنی بیٹی کی ناز برداری کرتی تھی اور جب یہ دونوں آسودہ حال بھی تھے اس لحاظ سے لڑکی کی یہ پہلی سالگرہ ہے جو اس افلاس کے زمانہ میں ہوئی - وہ اس انتظار سے کہاں خاموش رہ سکتی تھی - باپ سے کہنے لگی کہ اچھے ابا میں تو مزدوری کرلونگی تم کھلونا لادو " باپ نے اپنی مجبوری ظاہر کرتے ہوئے یہی جواب دیا کہ بیٹا آج میں اس قدر تھک گیا ہوں کہ گھنٹوں کی کوشش سے بھی ایک پیسہ پیدا نہیں کرسکتا جو کھلونا لاؤنگا

اب معصوم لڑکی میں اس جواب سننے کی تاب نہ تھی اُس نے اپنے گورے چٹے ہاتھ باپ کی گردن میں ڈالکر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا - آنسوؤں کے دریا بہادئے - غریب باپ بھی ساتھ ہی تھا ڈاڑھیں مار کر رونے لگا - اوس نے لڑکی کو سینہ سے لگایا اور کہا کہ خیر بیٹی صبر کر - تیرا بوڑھا باپ پھر ایک بار کوشش کرتا ہے - اب نہ رو - میں پھر جاتا ہے میں پھر جاکر قسمت آزمائی کرتا ہوں "

اتنا کہکر بوڑھے فقیر نے لکڑی اوٹھائی اور چل کھڑا ہوا - بہت مسافت کے بعد وہ شہر میں آیا اور صدا لگانے لگا - مگر افسوس ہے کہ اب بھی غریب کے حال زار پر کسی نے توجہ نہ کی - جانیوالے جارہے تھے اور فقیر کی نگاہ اور آواز ناکامیاب جاتی تھی وہ مغموم ہو رہا تھا اور حیران تھا کہ وہ اب کہاں جائے کیا کرے -

ایسی حالت یاس وناامیدی میں اسکی نظر ایک دکان پر پڑی جس میں دو جوڑے گڑیوں کے رکھے ہوئے تھے ایک نہایت قیمتی فوق البھڑک اور ایک معمولی سادہ - فقیر کی للچائی نظر پڑ رہی تھی - آخر اُس نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ایک گڑیا ضرور حاصل کی جائے - یہ پہلا موقع تھا کہ اُس کے دل میں اس کا خیال آیا - قصد کرتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے - دم چڑھ گیا - سانس اوٹھنے لگا - وہ رک گیا کانپ رہا تھا - سردی سے نہیں بلکہ اس حرکت کے قصد سے - دکاندار دکان بڑھا رہا تھا اس مرتبہ جو وہ رُک گیا - فقیر نے بہت غیر معمولی کوشش کرکے معمولی گڑیا کا جوڑا حاصل کیا - اور چلتا بنا - قیمتی گڑیا چھوڑکر معمولی گڑیا کا لینا ہی اسکی دلی حالت اور پہلا پہل چوری کا ثبوت دے رہا تھا -

وہ اپنی جھونپڑی میں آیا معصوم لڑکی گڑیا کو دیکھکر خوش ہوگئی اوس سے کھیلنے لگی - مگر فقیر کا دل اُسے ملامت کر رہا تھا وہ لڑکی کی خوشی کو اپنی خوفناک اور ترددآمیز حرکت تصور کر رہا تھا -

کچھ دنوں کے بعد فقیر کی حالت سنبھلنے لگی وہ اب ہر روز عمدہ عمدہ کھانے لانے لگا - باپ بیٹی دونوں نہایت مسرت اور اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگے -

ایک دن بیٹی نے کھیلتے کھیلتے اپنے شفیق باپ سے سوال کیا کہ یہ عمدہ اور نفیس کھانے پہلے کیوں نہیں لاتا تھا اور اب کہاں سے لاتا ہے - اس کا جواب دیتے ہی غریب بوڑھا رونے لگا اُس نے کہا کہ بیٹا یہ عمدہ قسم کے کھانے اور کپڑے لانے کی تعلیم تیری تعلیم تیری سالگرہ والی گڑیا نے دی ہے (یعنی جب سے میں نے گڑیا چرائی ہے اُس دن سے مجھے چوری کی عادت ہوگئی ہے)

(خاتون)

مطائبات

کسی سے بھی رکھو نہ صحبت زیادہ | کہ ہوتی ہے پیدا کدورت زیادہ
رہو دور رہتی ہے الفت زیادہ | بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہوجائے نفرت زیادہ

تکلف میں لذت کہاں یک دلی کی | تکلف تو بنیاد ہے بے رُخی کی
تکلف سے کٹتی ہے جڑ دوستی کی | تکلف علامت ہے بیگانگی کی
نہ ڈالو تکلف کی عادت زیادہ

ہے اخلاق ہی سے جہاں میں فضیلت | مآلِ جہالت ہے ذلت فضیحت
میں کہتا ہوں مانو یہ میری نصیحت | کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت
جو چاہیں کریں لوگ عزت زیادہ

عدو بن نہ جاؤ غضب میں کسی کے | نہ ڈالو خلل کچھ طرب میں کسی کے
نہ دو دخل ہرگز حسب میں کسی کے | نکالو نہ رخنے حسب میں کسی کے
نہیں اس سے بڑھکر ذلالت زیادہ

نہیں کام آئے گی غفلت کی حالت | رہے ہوشیاری ہمیشہ کی عادت
یہی چیز دیتی ہے پستی سے رفعت | کرو علم سے اکتساب شرافت
نجابت سے ہے یہ شرافت زیادہ

کبھی ہاتھ پر ہاتھ تم دھر نہ بیٹھو | ہر اک کام میں تنگ ہوکر نہ بیٹھو
نہ لو چین جبتک کہ کچھ کر نہ بیٹھو | فراغت سے دنیا میں دم بھر نہ بیٹھو
اگر چاہتے ہو فراغت زیادہ

موجھک کے ہر ایک پیر و جواں سے | ہمیشہ رکھو کام لطف و بیاں سے
اگر چاہتے ہو محبت جہاں سے | جہان رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ

کسی سے نہ تم گھر کا جنجال کہنا | بُرا ہے بُرے اپنے اعمال کہنا
جو کہنے کا ہو بس وہی حال کہنا | مصیبت کا ایک اک سے احوال کہنا
مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ

بڑے ہی تماشے کے ہیں اہل دنیا | بنا دیتے ہیں ایک قطرہ کا دریا
نتیجہ نہ نکلے کہیں اس کا الٹا | کرو ذکر کم اپنی داد و دہش کا
مبادا کہ شامت ہو خِست زیادہ

ہے اسراف گویا سراسر حماقت | خبردار رکھتی ہے مسرف کو حاجت
لٹا دوگے بیکار جب اپنی دولت | پھرا دروں کی تکتے پھروگے سخاوت
بڑھاؤ نہ حد سے سخاوت زیادہ

ہماری طرف سے یہ ہے تمکو قدغن | زیادہ نہ پھیلاؤ اُلفت کا دامن
کہیں اسکو سمجھیں نہ مکاری و فن | کہیں دوست تم سے نہ ہوجائیں بدظن
جتاؤ نہ اپنی محبت زیادہ

غنی رہ سکے دل اہل و دولت سے رہنا | ہے دشوار صبر و قناعت سے رہنا
بظاہر یہ رہنا ہے آفت سے رہنا | جو چاہو فقیری میں عزت سے رہنا
نہ رکھو امیروں سے ملت زیادہ

ہتھیلی پہ سرسوں جماتے ہیں گویا | زمانہ کو دہوکہ میں لاتے ہیں گویا
وہ اپنی فلاکت جتاتے ہیں گویا | وہ افلاس اپنا چھپاتے ہیں گویا
جو دولت سے کرتے ہیں نفرت زیادہ

ہیں مشہور افعال شدت سے تیرے | زمانہ میں چرچے ہیں کثرت سے تیرے
نہیں داغ دُہنے کے دولت سے تیرے | نہیں چھپتے عیب اتنی ثروت سے تیرے
خدا دے تجھے خواجہ ثروت زیادہ

کبھی مصدر دین و ایمان بننا | کبھی رہرو راہ عرفان بننا
کبھی مظہر ذات سبحان بننا | فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

کبھی جب لیا دم زمانہ کے ہاتھوں | تو فرصت ملی کم زمانے کے ہاتھوں
بہت کچھ سہا غم زمانے کے ہاتھوں | سہے صدمے یہاں ہم زمانے کے ہاتھوں
یہ دیکھا تو تھی یہ بھی قیمت زیادہ

حوادث واخبار

عالم اسلام

سلانیک کی خبریں مظہر ہیں کہ یونان نے چار ادن مساجد کو جنکو بلغاریہ نے گرجا بنالیا تھا مسلمانوں کو دیدی ہیں اور یونان کے افسروں نے دیمتری بانیف ایک شقی بلغارنی کو گرفتار کرلیا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے قائم خانم حسن عثمان کی بیٹی پر سخت مظالم کئے تھے خاتون موصوف کے دادا کو اس نے قتل کرکے خانم کو مجبور کیا تھا کہ وہ مسیحی ہوجائے اور اوس سے شادی کرے یونانی افسرون کی تحقیقات سے جرم ثابت ہوگیا اور بلغاری مذکور کو فوراً قتل کردیا گیا۔ (العدل)

مسلمانان جین نے ڈو ڈریڈ ناٹ قسم کی کشتیاں اپنی جانب سے خرید کر دولت عثمانیہ کو ہدیہ دینے کا ارادہ کیا ہے اس کیلئے وہ اسوقت تک ۴ ملین پونڈ جمع کرچکے ہیں (العدل)

سلطان المعظم نے ایک نشان مجیدی مرصع صدر اعظم سعید حلیم پاشا کو عنایت فرمایا ہے (العدل)

روما کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ اٹلی کا شاہ اور اوسکی ملکہ اور بعض ارکان حکومت برلن سے واپسی میں طرابلس الغرب بھی جائیں گے۔ "

مصر میں ایک جدید انجمن حزب وطنی کے نام سے قایم ہوئی ہے۔ جس میں تمام دوسری جماعتوں کے ارکان شامل ہوئے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ مصر مصریوں کے لئے ہونا چاہئے۔ (العدل)

بندرگاہ دمشق پر ایک شخص دریا کے کنارے مچھلی کا شکار کھیل رہا تھا اور قریب ہی حسن نامی ایک ۱۹ سالہ لڑکا نہانے میں مشغول تھا شکاری نے جب مچھلی کو مارا اور وہ پانی کے اوپر تیر آئی تو اوس لڑکے نے مچھلی کو پکڑا اور مچھلی تڑپ کر لڑکے کے منہ میں گھس گئی۔ لڑکا مشکل سے ہاتھ پاؤں مار کر کنارے پر پہونچا اور اوسکی حالت خراب ہونے لگی۔ اوسکو دیکھکر قریب کے قہوہ خانہ سے لوگ آکر جمع ہوگئے اور اتنی دیر میں لڑکا بیہوش ہوکر گر گیا۔ لوگوں نے اوس کا منہ کھولکر کوشش کی کہ کسی طرح مچھلی کو نکالیں۔ لیکن مچھلی پیٹ میں چلی گئی تھی اور اوس کا نکلنا ناممکن ہوگیا تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص دوڑ کر طبیب کو بلا لایا طبیب نے چاہا کہ عمل جراحی سے سینہ میں شگاف دے لیکن لڑکے کے عزیزوں نے طبیب کو منع کردیا اور چند منٹ میں لڑکے کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ اوس کے عزیز نعش کو اٹھا کر گھر لے گئے اور غسل دیتے وقت اوسکی گردن میں شگاف دیکر مچھلی کو پیٹ سے نکالا۔ دیکھنے والے بیان کرتے تھے کہ یہ عجیب دردناک منظر تھا۔ سلالراعی

ہندوستان

اخبار حبل المتین ایک مشترکہ ملکیت کی صورت میں منتقل کردیا گیا ہے۔ جس کا سرمایہ دولاکھ اور ۲۵ روپیہ فی حصہ کے حساب سے آٹھ ہزار حصوں پر منقسم ہوگا پانچہزار حصے فروخت بھی ہوگئے ہیں

ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ۳۔ اکتوبر کو موضع پورینہ ضلع بلیا میں بیس منٹ تک خونی بارش ہوئی۔

بمبئی میں ڈسٹرکٹ ٹرنسپورٹ کمپنی لمیٹیڈ کے نام سے ایک کمپنی قایم ہونے والی ہے جو دولاکھ پچاس ہزار کی لاگت سے ۲۰ موٹر گاڑیاں منگوائے گی۔ جن سے بمبئی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک اسباب ڈھونے کا کام لیا جائے گا۔ سنا جاتا ہے کہ نومبر کے اخیر تک یہ سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ بیچارے چھکڑے والوں کو اپنی معاش کے لئے اب کوئی اور سبیل نکالنی چاہئے کیونکہ وہ کسی صورت میں موٹر گاڑی کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔

یوروپین رقاصہ مس ماڈ ایلن کے ایجنٹ کے نام ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ چند روز کے شش و پنج کے بعد مس موصوف نے ہندوستان و مشرق بعیدہ کا دورہ لگانے کا ارادہ پختہ کرلیا ہے مگر فی الحال با تصویر اشتہارات چھاپنے کی ممانعت کی گئی ہے مس صاحبہ ۱۴۔ نومبر کو بمبئی پہونچ گئی ہونگی۔

پبلک سروس کمیشن کے آیندہ دورہ ہند کی تاریخیں حسب ذیل ہیں۔ ۳۔ نومبر سے ۱۰ دسمبر تک دہلی۔ ۱۲۔ دسمبر سے ۲۹ جنوری تک کلکتہ۔ ۲ فروری سے ۱۷ فروری تک مدراس۔ ۲۳ فروری سے ۱۰ مارچ تک بمبئی۔ اس کے بعد کمیشن انگلستان روانہ ہوجائے گی۔

اگرچہ ابھی تک صوبہ جات متحدہ میں کارہائے امداد قحط کے اجرا کی ضرورت کا اندیشہ نہیں ہے لیکن گورنمنٹ پیش بندی کے اصول پر عمل کرکے نازک حالت پیدا ہونے سے پہلے بمقدار کثیر تقاوی دینے اور فصل خریف کے مالیہ کی تحصیل کو ملتوی کرنے پر آمادہ ہے نیز قسمت اضلاع جھانسی لکھنؤ آگرہ و الہ آباد میں جہاں چارہ کی کمی محسوس ہونے لگی ہے سرکاری جنگلوں سے چارہ بہم پہونچانے کی تجویز بھی درپیش ہے۔

مندر کانگڑہ کی دوبارہ تعمیر کے لئے منڈی اور سکیت کی پہاڑی ریاستوں نے چار ہزار اور دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

پائنیر کے سرحدی نامہ نگار کا بیان ہے کہ قندھار کے فساد سے کابل کے درباری حلقون میں سخت تشویش طاری ہے غالباً امیر صاحب کو اس کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیشن بھیجنا پڑے گا۔ (یہ خبر محتاج تصدیق ہے۔ ایڈیٹر)

حضور نظام دکن نے زبان صادر کیا ہے کہ مکہ مسجد کے میناروں میں جو قدیم فن تعمیر کے اصول پر ہیں کسی ماہر فن تعمیر کی نگرانی میں تعمیر کی جائے۔

ڈاکٹر دینا ناتھ بالکرشن ناگ پنڈت کا غلط روپیہ کی وجہ سے خطاب رائے بہادر سے محروم کئے گئے۔

ہفتہ مختتمہ ۷ ماہ حال کے اندر ۳۴ ہزار دوسو اسی ہنڈرویٹ کراچی سے روانہ ہوا یکم جنوری سے اب تک کل ایک کروڑ ستر لاکھ ستاسی ہزار دوسو انیس ہنڈرویٹ غلہ باہر گیا ہے۔ جو سال گذشتہ کے اسی زمانہ کی برآمد سے بقدر اٹھتیس لاکھ ہنڈرویٹ کے کم ہے۔ (ہنڈرویٹ = ۱ من تقریباً)

افواج مقیم دہلی کی تعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے ۱۴-۱۹۱۳ء میں حسب ذیل فوجی نقل و حرکت عمل میں آئے گی۔ نمبر ۲۹ رائل فیلڈ توپخانہ کانپور سے۔ نمبر ۴ بٹالین رائفل بریگیڈ ڈگشائی۔ نمبر ۱ بٹالین سکنڈ گورکھا رائفل دہرہ دون سے یہ افواج ۳۰ نومبر تک دہلی پہونچ جائیں گی۔

۸۔ اکتوبر کو سر ایلیٹ کالون ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نے مہارانہ صاحب دھولپور کو کامل اختیارات حکومت تفویض فرمائے

حوادث محلیہ (لوکل)

دسہرہ کے روز نجیب آباد میں ایک غیر مقررہ راستہ سے جھنڈا نکالنے کے ارادہ پر ہندو و مسلمانوں میں فساد ہوجانے کا خطرہ رونما ہوگیا تھا گر ہمارے ضلع کے بیدار مغز اور قابل صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کے حسن تدبیر سے خیر و خوبی کے ساتھ رفع ہوگیا ہمیں افسوس ہے کہ ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات معمولی سے معمولی باتوں پر تنازعات سے مبدل ہوجاتے ہیں اور بعض لوگ اس میں جدید شاخسانے لگا کر ایسی بدمزگی پیدا کردیتے ہیں کہ جو مناسب وقت نہیں ہوتی۔ نجیب آباد کا واقعہ بہت کچھ افسوس کے قابل ہے اور ہم اس قسم کے واقعات کو اپنے ملک کی بدقسمتی خیال کرتے ہیں امید ہے کہ ہندو مسلمان اتحاد سے زندگی بسر کریں اور اس قسم کے جھگڑوں سے ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کریں۔

جناب مولوی محمد قاسم حسن صاحب بہادر جواب سے پہلے تحصیل رامپور میں بعہدہ تحصیلداری رہ چکے ہیں دوبارہ ڈپٹی کلکٹری پر ۱۴۔ اکتوبر کو تشریف لائے ہیں۔ آپ ایک شریف طبیعت حاکم ہیں امید ہے کہ آپ کی ذات سے ضلع بجنور کو بہت زیادہ متمتع ہونیکا موقع ملیگا۔

تقاوی کا کام زور شور سے ہورہا ہے تقاوی کیلئے دولاکھ روپیہ کی منظوری ہوئی ہے جنمیں سے بجنور و دھامپور کو ساٹھ ساٹھ ہزار اور نجیب آباد و نگینہ کو چالیس چالیس ہزار دئے جائیں گے ضلع کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ تعداد غیر کافی معلوم ہوتی ہے۔

بارش کا امساک گرانی غلہ کا سبب بنا ہوا ہے دو تین روز ابر آئے اور خالی گئے مخلوق کی پریشانی روز بروز اضافہ پذیر ہے خدا رحم فرمائے۔

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر مع ترجمہ اردو

بغیر اوستاد انگریزی سکھانیوالی ۔ حجم (۲۷۵) صفحات

انگریزی زبان بہت مفید اور کارآمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر محکمہ اور پیشہ میں ہے اس وجہ سے لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتابیں انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں اور ہزاروں جلدیں فروخت ہو گئیں۔ انگریزی غیر ملکی زبان ہے اور جب تک اسکو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جاوے اس کا حاصل ہونا محال اور دیر طلب ہے۔ پس ہم نے اس کتاب کو خاص طور پر [illegible] انگریزی زبان کی بہت سی ضروری باتیں [illegible] انگریزی بول چال وغیرہ باتیں اس طرح سمجھائی ہیں کہ مبتدی کو آسانی ہوگی اور جلد تر حاصل ہو جاویگی۔ ہم یہ دعوی تو نہیں کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کرینگے یا اعلی درجہ کی لیاقت حاصل کر لینگے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعوی کرے تو غلط ہے۔ ہاں اس کتاب کی نسبت استقدر ضرور کہیں گے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر انگریزی سیکھنے کا مادہ بہت تیزی اور آسانی کے ساتھ ہوگا۔ فی زمانہ لوگوں کو انگریزی بولنے اور انگریزی میں خط لکھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں اور خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کی گئی ہے یہ خطوط وغیرہ خاص طور سے لکھے گئے ہیں۔ اردو انگریزی بہت آسان ہے [illegible] اور ترجمہ کرنے وغیرہ باتیں بھی عمدہ اور آسان طریقوں سے بتائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتائی گئی ہونگی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ ساری ہی کتاب کو دیکھیں لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ جو صاحب انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور ملاحظہ کریں اور دیگر انگلش ٹیچروں سے مقابلہ کریں اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر بحیثیت بہتر معلوم ہو تو اسے ضرور خریدیں۔ ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات سے زیادہ ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور [illegible] کے قیمت صرف ایک روپیہ ہے خرچ محصولڈاک ۲ ر الگ ہے مجلد ہے [illegible]۔ رسالہ انگلش گرامر مع ترجمہ اردو جسمیں گرامر کی تعریف اور حرف لکھنے اور بولنے کے ڈھنگ درج ہیں مفت ملیگا۔

علم طب کی نادر کتاب جو صرف ایکسال میں دو ہزار سے زیادہ بک چکی ہے

مجربات گپتا

یہ تمام عمر کی معلومات کا خزانہ مصنف نے برادران وطن کی بہبودی و ہمدردی کیلئے شایع کیا ہے کتاب ہذا میں آپ کو ایسے ایسے تحفہ لاثانی نسخہ جات ملیں گے جو بنانے میں بالکل آسان اور فوائد میں آب حیات ثابت ہونگے۔ وہ جو آجتک بڑے بڑے خاندانی طبیبوں اور سنیاسی لوگوں کے سینہ میں سربستہ تھے ؟ جنھے سینکڑوں روپے صرف کرکے حاصل کیا ہے اور برائے افادہ عزیزان وطن کتاب کی صورت میں شایع کئے ہیں مختصر فہرست مضامین یہ ہے کہ ہر قسم کے درد سر اور ضعف دماغ کی دوا۔ سر کے گنج اور پھوڑے پھنسی کے تیل۔ خوشبودار بال سیاہ کرنے کے تیل۔ کھانسی کی دوا میں سے سفید بال از سر نو پیدا ہوں۔ بال اتارنے اور تمام عمر نہ پیدا ہونیکا مجرب نسخہ جات عجیب و غریب تھوا۔ برائے زکام و نزلہ زیادہ بڑھانیکی مجرب دوائیں۔ معدہ کی تمام خرابیوں کے چورن۔ نامردی کا مجرب علاج۔ حیرت انگیز طلا اور کھانے کی دوائیں جن سے جریان۔ احتلام۔ سستی۔ نامردی۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ امراض ایک ہفتہ میں قطعی کافور ہو جاتی ہیں۔ دھاتوں کے جوہر عجیب و غریب کشتہ جات بنانے کی ترکیبیں گارتوں اور بچوں کی قریباً تمام موذی بیماریوں کے نہایت ہی آسان علاج درج کئے ہیں قیمت صرف مجلد بارہ آنہ ۱۲ / ۳
جھوٹے اشتہار بہت دیکھے ہونگے ہم ایمان سے کہتے ہیں اگر کتاب ناپسند ہوگی تو قیمت واپس دینگے

ضرور دیکھو مجرب اور آزمودہ نسخے

مثلاً ایک منٹ میں بال کرنیکا خضاب بنانا۔ [illegible] صابون بنانا۔ تیل بنانا۔ [illegible] دوسری اکسیر دوائی [illegible] امراض کا ایک ہی [illegible] نسخہ [illegible]۔ [illegible] کا ایک ہی نسخہ (یہ ایسا نسخہ ہے [illegible] کا [illegible]) [illegible] نامردی کے مجرب نسخے۔ برائے حلق [illegible] خوبصورت [illegible] دوا [illegible] آتشک کا اصلی نسخہ۔ قبض کا علاج۔ حافظ کا مجرب نسخہ وغیرہ وغیرہ [illegible]

قارون کا خزانہ

اس میں ہر قسم کے بیشمار صنعت و حرفت کی اصلی ترکیبیں درج ہیں۔ مثلاً [illegible]۔ فوٹوگرافی۔ دندان سازی۔ صابن سازی۔ [illegible] بال اڑانے کا تیل۔ بال اڑانیکا صابن۔ [illegible]۔ کافور۔ پارہ کا کشتہ [illegible] وغیرہ وغیرہ درج ہیں قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ مطابق اشتہار نہ ہو تو قیمت واپس دینگے۔

دو مجرب آزمودہ دوائیں

مطابق اشتہار نہوں تو دو چند قیمت واپس دینگے

گپت فیض طلاء اکسیر اعظم

اس لاثانی طلاء کے صرف چند روز کی مالش سے ہی اعضاء تناسل کی ہر قسم کی کمزوری لاغری دور ہو کر باہ و غدہ رگوں اور پٹھوں میں ہے سے ہی وہ طاقت آجاتی ہے۔ اعضاء ہی پورا پورا بڑا ہو جانیکے قابل ہو جاتا ہے علاوہ اسکے طلاء بدن کی مرتبہ ایک دفعہ پان میں لگا کر صبح شام کھانے سے قوت باہ حد درجہ پیدا ہوتی ہے خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے آنکھوں کی روشنی تیز ہو جاتی ہے اگر متواتر ۴۰ روز کھایا جاوے تو دوبارہ جوانی ہو جاتی ہے یعنی سفید بال از سر نو سیاہ ہونے لگتے ہیں مزید بیان [illegible] میں قربی اور [illegible] پیدا کرتا ہے جو لوگ گپت کی [illegible] بیشتر اپنے اصلی اپنا ستیاناس کر چکے ہیں۔ انکے لئے یہ طلاء آب حیات کا کام دیتا ہے۔ [illegible] باوجود ان خوبیوں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ (ع۲) محصول ۴ر [illegible] واپس دینگے چونکہ یہ خارجی استعمال کی ہی دوا ہے اس لئے یہ شرط کرتے ہیں کہ اگر خاص عضو کو اسپات لوہے کی طرح مضبوط نہ بناوے تو قیمت بلا عذر واپس دینگے۔

برقی طاقت یا قوتی گولیاں

ان گولیوں کو صرف چند دن استعمال کرنے سے جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے اپنی زندگی برباد کر چکے ہیں اور ہر وقت درد سر۔ خفقان دل دھڑکنا۔ پیشاب سے پہلے یا پیچھے ودی کا گرنا۔ خواب میں ناپاک ہو جانا۔ اعضاء ڈھیلا ہونا۔ کاہلی۔ [illegible] جوانی اور ان کے سبب وقت پر شرمندہ ہونا وغیرہ امراض کی شکایت رہتی ہے تو ایک دفعہ یہ لاثانی گولیاں منگوا کر از سر نو زندگی [illegible] کے استعمال سے نئی امید پیدا ہو جاتی ہے [illegible] جسم [illegible]۔ مریضو منگا کر دیکھو۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ [illegible] سونے پر سہاگہ یا قوتی گولیوں کے ہمراہ [illegible] استعمال کرنا۔ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے
خاص رعایت دونوں دوایات گپت فیض۔ و برقی قوتی گولیاں ایک ساتھ منگانے سے بمعہ محصول تین روپیہ میں دینگے۔

خضاب نمونہ شباب

ایسا [illegible] خضاب آجتک دوسری جگہ نہیں ایجاد [illegible] نہیں ہے چند منٹ میں [illegible] بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ [illegible] قیمت [illegible] واپس دینگے

ملنے کا پتہ :- مینیجر چندر گپت اوشدھالیہ ۱۳۶ لوہانہ ایس پی ریلوے

تمام قیمت واپس بلکہ ساتھ انعام

جسقدر قیمت کا مال خرید وگے آپکی سب قیمت واپس کردی جاویگی بلکہ ساتھ انعام دیا جاویگا

ناظرین سچ مانیں اور یقین کریں کہ آرام سے گھر بیٹھے سینکڑوں روپے کا مال مفت حاصل کرو بلکہ اپنے دوست احباب امیر غریب سب کو خبر کرو پھر یہ موقعہ ہاتھ نہ آئیگا۔ چونکہ ہمارے ہندوستانی بھائی اچھی چیزیں قیمت دیکر خریدتے میں گھبراتے ہیں۔ اس لئے اپنے بھائیوں کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت مفید تجویز نکالی ہے کہ خریدار کو تمام قیمت واپس کردی جاوے۔

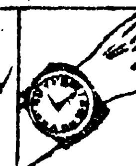
تمام قیمت واپس مال مفت ہیں۔ بلکہ ساتھ انعام۔ گویا آم کے آم گٹھلیوں کے دام

مہربان اگر اب بھی آپکے لئے مہنگا سودا ہے تو آپکی عقل سمجھ دانائی پر صد افسوس۔ جلدی کرو آپکا ہی بھلا ہے۔ بلکہ گلی محلے میں اپنے دوست احباب کو بھی خبر کردو۔

آسان تجویز۔ ہم خرما و ہم ثواب مندرجہ ذیل سامان گھڑیوں وکتابوں میں سے جسقدر قیمت کا مال آپ خریدینگے اسی طرح آپکے بعد میں دو خواستیں آنے پر آپکی تمام قیمت واپس کردی جاویگی۔ مثلاً بیس خریدار آنے پر نمبر اول خریدار کو۔ چالیس خریدار آنے پر نمبر دوم خریدار کو۔ ساٹھ خریدار آنے پر تیسرے نمبر کے خریدار کو۔ علی ہذا القیاس اسی طرح ہر بیس درخواستوں پر سلسلے وار سبکو قیمت واپس کردی جاویگی اور آپکو مال مفت میں رہجاویگا۔ اور یہ ضروری ہے کہ ہر روز کئی خریدار واپسی کے حقدار ہوجایا کرینگے۔ گویا تمام خریداروں کو سلسلے وار تمام قیمت بذریعہ منی آرڈر بعد وضع محصول ڈاک خرچ کاٹ کر واپس کردی جایا کریگی اور آپکو مال مفت میں مل جاویگا اس سے زیادہ آپکی اور کیا خاطر کی جاوے۔

نوٹ۔ دو روپے سے کم کا خریدار واپسی قیمت کا حقدار نہ ہوگا۔ خط پر لفظ انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ ورنہ انعامی سلسلے میں آپکی فرمائش درج نہ ہوگی۔

خاص انعامات۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء تک جسکی فرمائش سب سے زیادہ ہوگی اُسکو ... انعام۔ دوسرے درجہ والے کو ... روپیہ انعام دیا جاویگا۔



رسٹ واچ

جنٹلمین ومعزز اصحاب کیلئے یہ ایک نہایت بیش بہا تحفہ ہے نہایت خوشنما چاندی کی بہت پائدار ہے جسکو معزز اصحاب بڑے شوق سے کلائی پر باندھتے ہیں۔ تاکہ بار بار جیب سے گھڑی نکالکر وقت دیکھنے میں بار بار تکلیف نہ ہو قیمت اسکے نہایت مضبوط وبا اعتبار مشین ... وقت دیتی ہیں کیا مجال کہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑجاوے گارنٹی ... سال قیمت پانچ روپے۔ چاندی کی سات روپے ... روپے۔ سنہری آٹھ روپے و سات روپے ...

ریلوے ریگولیٹر واچ

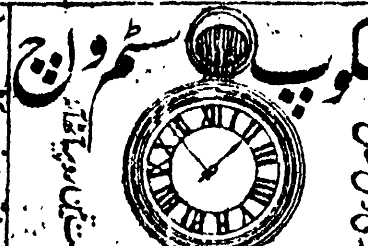
یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جسکے ڈائل پر انجن بنا ہوا ہے وقت صحیح اور مضبوطی کی بابت آپ سب واقف ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** ...

لونگیاں لُنگیاں شرسی ریشمی

لودیانہ کی بنی ہوئی خوش وضع خوشرنگ صوفیانہ وامیرانہ سر باندھنے کی لونگیاں ہیں لونگی شرسی خوشرنگ۔ چھ۔ آٹھ دس روپے لونگی ریشمی آٹھ دس بارہ روپے۔ لونگی زریدار پانچ چھ۔ آٹھ لونگی سادہ عام خاص تین۔ پانچ۔ چھ روپے۔ کلاہ پشاوری زریدار ... عام شرسی صاف۔ پانچ سات آٹھ دس روپے

بواسیر کی گولیاں

یاد رکھیں کہ ہماری بواسیر کی گولیاں مرض بواسیر کو خونی ہو یا بادی ... بالکل جڑسے نیست و نابود کر دیتی ہیں ... خود بخود خشک ہوجاتے ہیں۔ ... **سو روپیہ** ... قیمت ...



راسکوپ سٹم واچ

نقلی گھڑی دو اڑھائی روپے میں بھی مل جاتی ہے مگر چوبیس گھنٹے میں ۵ منٹ سے زیادہ نہ چلیگی۔

اگر آپکو واقعی سستی اور عمدہ گھڑی لگانیکا شوق ہے تو اس گھڑی کو جلد خرید فرمائیے جو اپنی مضبوطی اور پائداری کا ڈنکا ہندوستان سے لیکر انگلستان تک بجا چکی ہے وقت ایسا دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اور نہایت خوبصورت ہے بیس روپے والی گھڑی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی یہی وجہ ہے کہ محکمہ ریل پولیس۔ ڈاکخانہ نہر وغیرہ کے ملازم اس گھڑی کے سوا دوسری گھڑی کو پسند نہیں کرتے دوسری دوکان سے پانچ روپیہ کو بھی ایسی گھڑی نہیں ملیگی۔ ضرور خریدیں۔ گارنٹی دس سال مع زنجیر ہمراہ قیمت درجہ اول ...

گارڈ واچ بڑے سے نہایت مضبوط وقت لاجواب ریل کے گارڈ و دفتر کارخانوں کے کلرک شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ** اعلیٰ قسم سات روپیہ ...

سرمہ نورانی

نہایت ہی محنت کوشش اور تکلیف اٹھانے سے یہ تھوڑا سرمہ تیار ہوتا ہے آنکھ کی بینائی تیز کرنے میں اکسیر ہے اسکے ایک دو ماہ استعمال کرنے سے پہلے کی نسبت دوگنی نظر ہوجاویگی جنکی نظر کمزور ہوگئی ہو ... آنکھ میں تارے نظر آتے ہوں۔ آنکھ ... دھندلا ... پانی بہنا ... ضعف بصارت وغیرہ امراض کیلئے ... پانچ روپیہ تولہ بھی ایسا قیمتی سرمہ ... استعمال ... بڑی ... نظر کو جوانوں سے بہتر بناویگا قیمت فی تولہ ... سات ...



تار گھڑی ہنٹنگ

یعنی وقت عین تار کے مطابق دیگی

یہ ڈبل کیس کی سنہری گھڑی ولایت کے ایک مشہور نامی کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جو خوبصورتی پائداری اور صحیح وقت دینے میں لاثانی ہے اس کے دونوں طرف ڈھکنوں پر ابنوس کی سے ولایتی طرز پر سونا چڑھایا ہے دیکھنے والوں کو سو دو سو روپیہ کی خالص سونے کی گھڑی معلوم دیتی ہے۔ **حاصل** اگر آپکو سب سے عمدہ خوشنما مضبوط و سستی گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو ہمارے کہنے پر یہی گھڑی ضرور خریدیں۔ **طرفہ** یہ کہ ڈبل کیس ہے ... اور خوبی یہ کہ جلد پر سیکنڈ کی سوئی لگی ہوئی ہے۔ **یقین** کریں کہ ... اور قیمتی سے قیمتی گھڑی کا ہر طرح سے مقابلہ کریگی۔ ... کبھی ضرورت پڑیگی یہی خاص وجہ ہے کہ ڈپٹی۔ منصف۔ مجسٹریٹ ... انجنیئر، اوورسیر گارڈ۔ سٹیشن ماسٹر وغیرہ اس گھڑی کو شوق سے خریدتے ہیں۔ بطور آزمائش ایکدفعہ تو ضرور خریدیں پھر دیکھیں آپکے دوست احباب کس طرح چھین لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ گارنٹی ۱۵ سال قیمت سنہری آٹھ روپے جرمن سلور سات روپے ... محصول ...

شاہی خضاب نوبہار

ناظرین یہ یقین جانیں کہ یہ نہایت ہی عمدہ بنایا گیا ہے شاہی خضاب نوبہار جو خاص امیروں رئیسوں نوابوں و تمام شائقین کیلئے نہایت ہی بیش بہا چیز ہے اس کے لگانے میں ... منٹ ... لگتی ہیں ... بال سیاہ ریشم کی مانند ہوجاویگے سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگیگا کہ خضاب لگایا جاتا ہے اسی وجہ سے جس نے ایکدفعہ منگایا ... درخواستیں آتی رہتی ہیں ... زیادہ تعریف فضول ہے۔ قیمت فی بکس **تین روپے چار آنہ** ...

بال اڑانیکا صابون ... صابون کی جھاگ ... پانی سے لگادیں ۵ منٹ میں بال صاف ہوجاوینگے اور جلد ملائم ہوجاویگی نہایت مجرب خوشبودار ... سب امیر غریب ... شوق سے استعمال کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۳ ٹکیہ **ایک روپیہ چار آنہ** ...

المشتہر بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ پنجاب

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن ... پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. A. 575 — 221 — رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE
AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

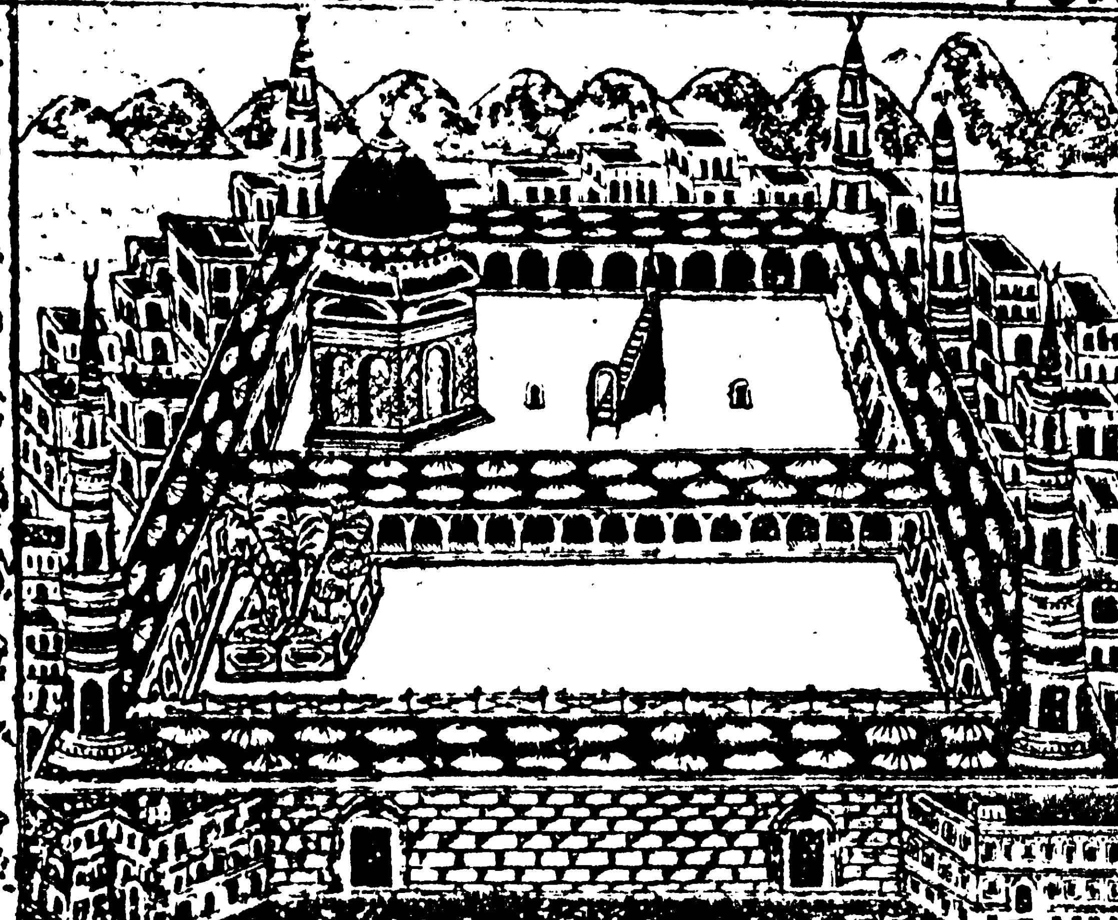
مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

مدینہ

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

ممالک غیر سے ۸ شلنگ

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ



تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہندوستان ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

سالونیکا ۱۳ - اکتوبر - شاہ قسطنطین نے گیارہویں ڈیویزن کا ملاحظہ فرماتے ہوئے افسروں سے خطاب کر کے کہا کہ اگر اس وقت معاملات بلقان کی باگ یونان کے ہاتھ آگئی ہے تو یہ صرف تمہاری جرأت و استقلال کا نتیجہ ہے مجھے یقین کامل ہے کہ جنگ ہرگز نہ ہوگی کیونکہ ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں لیکن جب تک کہ معاملات بلکل معمولی صورت پر نہ آجائیں ہمیں مستقل مزاج و صابر رہنا چاہیے۔

دارنا ۱۵ - اکتوبر - اخبار ستبسل دلیغن سے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی و یونانی افواج میں زانتی کے قریب خونریز معرکہ ہوا جس میں یونانیوں نے ترکوں کو پسپا کر کے کوم کوئی پر قبضہ کر لیا ہے۔

قسطنطنیہ ۱۵ - اکتوبر - یونان کے ناگہانی حملہ کے خوف سے گورنمنٹ ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ دردانیال بند کر دیا جائے - ہر روز صرف دو گھنٹے کے لئے کھلا رہے - یقین کیا جاتا ہے کہ اگر یونانی حکومت اور اخبارات کا طرز عمل اشتعال انگیز ثابت ہوا - تو یونانیوں کو قسطنطنیہ سے خارج کر دیا جائے گا۔

ایتھنز - ۱۶ - اکتوبر - یونان اور ٹرکی کے درمیان صلح کی گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

سیتنجی ۱۶ - اکتوبر - دو دن کی لڑائی کے بعد مانٹی نگروین نے تمام سرحدی خطوط مدافعت پر البانیوں کو پسپا کر دیا ہے - اور اب مانٹی نگرو ہی آخرالذکر کا تعاقب کر رہے ہیں۔

لندن - ۱۶ - اکتوبر - چونکہ سرویہ نے البانوی سرحد کے پار اپنی فوجیں بھیجدی ہیں اور سروی وزرا نے اس پیشقدمی کے متعلق مبہم بیانات شائع کئے ہیں - آسٹریا اور جرمنی نے سرویہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ البانوی سرحد کے متعلق لندن کانفرنس کے فیصلہ کا لحاظ رکھے۔

ویلونا کی البانوی گورنمنٹ نے اسعد پاشا کی تجاویز کو جو اس نے حال ہی میں پیش کی تھیں رد کر دیا ہے - اسعد پاشا نے اب ڈورازو میں ایک آزاد حکومت قایم کر لی ہے۔

صوفیا ۱۰ - اکتوبر - جنرل ایوانوف نے جو دوسری فوج کے کمانڈنگ اور یونانیوں کے مقابلہ میں معرکہ آرا تھے ایک ملاقات کے دوران میں اپنی ناکامی اور شکست کو جنرل ساؤف سے منسوب کیا جس نے باوجود متواتر درخواست کے نازک اوقات میں امداد بھیجنے سے پہلو تہی کی۔

جمہوریت چین

پیکن - ۱۰ - اکتوبر - آج یوآن شی کائی باضابطہ صدر نشین بنایا گیا ہے - یوآن نے تقریر صدارت میں اپنے آپ کو ترقی کا حامی بتایا مگر انتہا پسند انقلابی طریقوں کا حامی ہونے سے انکار کیا - یوآن نے اس امر پر زور دیا کہ چین کی ترقی و اصلاح کے لئے سرمایہ اور تعلیم کی ضرورت ہے - اس کے بعد سفرائے اجنبیہ کا جواب دیتے ہوئے اوس نے یقین دلایا کہ معاہدات اور قرارداد عہود کا احترام کیا جائے گا اور غیر ملکوں کے حقوق کامل طور پر ملحوظ رکھے جائیں گے۔

سوار پولیس کے افسر اعلیٰ چن نامی کو آج گرفتار کر کے اوس کے گھر کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے بم برآمد ہوئی - اسپر افسر مذکور نے اقبال کیا کہ جنوبی چین کے باغیوں نے اوسے اس غرض سے رشوت دی تھی کہ وہ یوآن شی کائی کو قتل کرنے کی کوشش کرے - چن پر اس وجہ سے شبہ ہو گیا تھا کہ وہ صدر نشینی کی رسوم میں کسی عمدہ موقع کی تلاش میں مصروف تھا۔

لندن - ۱۴ - اکتوبر - رویٹر کو اطلاع ملی ہے کہ اگرچہ چینی محصول نمک کے انتظام جدید میں ابھی بہت دیر لگے گی لیکن اوس کی کفالت پر جو قرضہ لیا گیا ہے اوس کی سوا لاکھ پونڈ ماہوار کی قسط معاہدہ قرضہ کے بموجب باقاعدہ ادا کی جاتی ہے - چار متعلقہ صوبے اپنے فرایض کو بخوبی پہچانتے اور ادن کی تعمیل کرتے ہیں۔

دولت عثمانیہ

قسطنطنیہ - ۱۶ - اکتوبر - جاوید پاشا اسی بنیاد پر ایک معاہدہ کی تکمیل کے لئے پیرس جا رہے ہیں جو ابھی فرانس سے طے ہو چکا ہے - پاشا موصوف پیرس بھی جائیں گے تاکہ دو کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کے قرض کے اجرا کا انتظام کریں - سمسون اور ترابزند کی جنوبی و شرقی جانب اندرونی علاقہ میں فرانس نے ریلوے کے متعلق بہت بڑی مراعات حاصل کی ہیں - بیروت میں معاہدہ کی تکمیل بھی ہو گئی ہے - فرانس کو شام میں ریاق سے رملہ تک جو بیر ٹبریہ کے غربی جانب واقع ہے ریلوے کی رعایت مل گئی ہے - امید کی جاتی ہے کہ آخر برطانیہ مذکورہ بالا ریلوے اور مصری ریلوے کے درمیان جنکشن (اتصال) کی تجویز کو منظور کرے گا - فرانس نے اس امر سے اتفاق کر لیا ہے کہ (ٹرکی کے) محاصل جنگی میں اضافہ کیا جائے اور نئے اجارے قایم کئے جائیں - فرانس نے اس اصول کو بھی منظور کر لیا ہے کہ

جب ٹرکی کی ڈاکخانوں کا کام قابل اطمینان ہو تو غیر ملکی ڈاکخانوں کو بند کر لیا جائے۔

روس و چین

پیکن ۱۵ - اکتوبر - منگولیا کے مسئلہ کی بابت روس اور چین کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ بسرعت تمام جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے دنوں تک دونوں طاقتوں میں معاہدہ ہو جائے گا جس کی رو سے چین منگولیا کی خود مختاری کا اور روس کی منگولیوی عہد نامہ کو جو ارگا میں طے ہوا ہے تسلیم کرے گا اس کے مقابلہ میں روس اور منگولیا میں چین کے شاہانہ اقتدار کو تسلیم کرے گا - جدید منگولیا غالباً ان پانچ انتظامی حصوں پر منقسم ہوگا جو انتہائے شمال میں واقع ہیں۔

متفرقات

یاد نیر کے سرحدی نامہ نگار کا بیان ہے کہ افغانستان کا زنانہ دربار کی حلقوں میں سخت تشویش ظاہر کی ہے غالباً امیر صاحب اس کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیشن بھیجیں گے۔

حضور نظام دکن نے زبان خاندکیا ہے کہ مکہ معظمہ کے مینار عنقریب جو مدرسہ فن تعمیر کے اصول پر ہیں کسی ماہر فن تعمیر کی نگرانی میں ترمیم کی جائے۔

کتاب نسواں

یعنی مستورات ہند کیلئے دستور العمل

ناظرین یہ کتاب بیبیوں کی پرورش کی نہایت یادگار ہے جس سے متعلق نظر انتخاب ڈالنے سے خود معلوم ہو جائیگا کہ ایسی کتاب جو مستورات کیلئے ہر وقت میں بغیر تعلیم ماسٹر کا کام دے سکتی ہے شریف گھروں میں کس قدر ضروری ہے لڑکیوں میں خانہ داری کا عمدہ ڈھنگ و سلیقہ سکھلانے کے علاوہ تمام ضروری باتوں جیسے سینا پرونا حساب کے گر - کھانا پکانے کپڑے سینے اور حفظان صحت کے طریقے - اور جوانی میں قبل از حاملہ زچہ بچہ کی پوری کیفیت ضروری ہدایتیں اور بیماریوں کا مجرب علاج - تعلیم و پرورش اولاد - شوہر و سسرال کے ساتھ برتاؤ کے طریقے تمام معمولی بیماریاں اور علم صنعت و حرفت کے مجرب نسخے - اصلاح رسومات - دنیا بھر کے دلچسپ حالات - جدید قواعد ریلوے - ڈاکخانہ عدالت وغیرہ سب کاموں سے واقف بنا دیتی ہے نوٹ - ہر مذہب کے فرد بشر اور خصوصاً حکیموں و ڈاکٹروں کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں تمام معمولی بیماریوں کے بطریق یونانی و ڈاکٹری عجیب غریب مجرب نسخہ جات درج ہیں کاغذ سفید عمدہ قیمت ۸

المشتہر میر غیاث الدین بھولا ٹیخ امروہہ (مرادآباد)

اخبار
مدینہ
بجنور
۲۲- اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

حصہ مسجد کے واگذاشت ہونے پر ناعاقبت اندیش
بدخواہان ملک کے کمزور خیالات

مسلمانان ہند کے اسلامی جذبات کی قدر ہز اکسلنسی حضور ویسرائے بہادر ہند نے جس دریا دلی سے فرمائی ہے اور مسجد کانپور کے حصہ متنازعہ کے واگذاشت فرمانے اور ماخوذین کے رہا کردینے سے مسلمانان عالم کے قلوب میں اپنی لازوال محبت کا جو پاکیزہ تخم لگایا ہے - وہ انشاء اللہ العزیز برطانیہ کے عہد حکومت کو بہت زیادہ مستحکم کردے گا - اور برطانوی حکومت مسجد کانپور کے معاملہ میں اپنی نصفت پسندی و عدالت گستری کے سبب عالم اسلام میں ایک نیک نام حکومت سمجھی جائے گی - ہم ہز اکسلنسی حضور ویسرائے بہادر ہند کی اس رحمت خسروانہ کا نہایت خلوص و عقیدت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالے آپکی مبارک ذات کو مسلمانان ہند کے جذبات اسلامی کی حمایت میں تا دیر سلامت رکھے آمین ثم آمین -

حضور ممدوح کے اس مسرت بخش فیصلہ میں ہمیں سب سے زیادہ خوشی اس امر کی ہے کہ حضور ممدوح نے مسجد کے حصہ کو واگذاشت فرماکر برطانوی عمال حکومت کے لئے ایک ایسی نظیر قایم کردی ہے جس سے محترمہ ملکہ وکٹوریہ کے اعلان ۱۸۵۸ء کی نہ صرف تجدید ہوتی بلکہ بہت کچھ اوس کا استحکام ہوجاتا ہے -

ہماری محترمہ ملکہ وکٹوریہ نے اگرچہ ۱۸۵۸ء میں اپنی عمال کے لئے یہ اعلان کیا تہا کہ

اپنے ماتحت ملازمین کو ہم سختی کے ساتھ حکم دیتے ہیں کہ ہماری رعایا کے کسی فرقہ کی عبادت و اعتقادات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کیجائے لہذا ایسی مداخلت ہماری انتہائی ناراضگی کا موجب ہوگی -

تو ہمارے عدل پرور ہز اکسلنسی حضور ویسرائے بہادر نے کانپور کے ایڈریس کے جواب میں یہ فرماکر کہ ترقی اور تہذیب کی اشاعت کے ساتھ یہ ممکن ہے کہ سڑکوں - ریلوے لائینوں اور انہار کی تعمیر میں مذہبی یا دیگر مکانات کی موجودگی سد راہ ہو مگر آپ کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ اگر اس وجہ سے کسی جماعت کے اغراض متاثر ہوتے ہوں - تو گورنمنٹ ان کی معروضات پر ہمیشہ ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار رہے گی - اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کرے گی - کہ پیش آمدہ مشکل کی گتھی کسی ایسے طریقہ سے سلجہائی جائے جو کسی پارٹی کے اغراض کے منافی نہو -

اوس اعلان کی وقعت کو دوبالا اور اپنی رعایا کے جذبات کی عظمت کا اظہار کیا ہے جس سے یقین ہے کہ عمال حکومت کی آیندہ روش حکومت کو بہت زیادہ فائدہ پہونچیگا اور آیندہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہ آئیگا جسمیں تعصب یا ہٹ دہرمی جیسی ناپاک چیزیں شامل ہونگی - حضور ویسرائے کا فیصلہ مسلمانان ہند کے جذبات کا پورا پورا معاون ہے اور مسلمانان ہند اس فیصلہ سے بہت خوش ہیں اور اب کسی قسم کی کوئی خاص شکایت اونہیں باقی نہیں رہی ہے

بنابریں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بعض اطراف میں بعض ناعاقبت اندیش بدخواہان ملک اس مبارک فیصلہ کے خلاف جو آوازا اوٹھا رہے ہیں وہ ہرگز ملک و قوم کی آواز نہیں ہے اور وہ جو کچھہ کہتے ہیں وہ مسلمانان ہند اور ہندوستان کی دیگر اقوام کے بالکل خلاف ہے -

بدخواہان ملک کا یہ ظاہر کرنا کہ جو فیصلہ حضور ویسرائے بہادر نے فرمایا ہے اس قسم کا فیصلہ تو لوکل گورنمنٹ بھی کرنا چاہتی تہی اور ہز آنر سر جیمس مسٹن اس کے لئے بالکل تیار تہے اسلئے حضور ویسرائے بہادر نے اپنے فیصلہ میں کوئی نئی بات نہیں کی جس کی قدر کی جاسکے ایک لغو خیال ہے ہم اس امر کو تسلیم کرلیتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ اس قسم کے فیصلہ پر تیار تہی لیکن ہمیں یقین ہے کہ مسلمانان ہند میں لوکل گورنمنٹ کے فیصلہ کو ہرگز قبول نہ کیاجاتا اور مسلمان اوس پر کسی طرح اپنا اطمینان ظاہر نکرتے - اس لئے حضور ویسرائے بہادر کی وساطت نہایت ضروری تہی اور آپ ہی کے مبارک ہاتہوں سے اس فیصلہ کا انجام پانا جذبات اسلام کے بقاء کیلئے ضروری تہا

اسی طرح سٹیٹسمین کی وہ رائے کسی طرح اصابت پر محمول نہیں کی جاسکتی - جو اوس نے ۱۵- اکتوبر کی اشاعت میں اس فیصلہ کے متعلق ظاہر کی ہے - اور بتلایا ہے کہ حضور ویسرائے بہادر کے فیصلہ نے گورنمنٹ کی پالیسی کو سخت صدمہ پہنچایا ہے اور صرف مسلمانان ہند کی شورش کو فرو کرنے کے لئے ممدوح نے ایک ایسے شخص کی پالیسی کو پلٹ دیا ہے - جو انڈین سول سروس کا درخشندہ رکن ہے اس لئے اگر کوئی شخص حضور ممدوح کے اس طرز حکومت کو ملحوظ رکہکر یہ پیشنگوئی کرنا چاہے کہ لارڈ ہارڈنگ کے طرز عمل کا انگریزی نظام حکومت ہند کے مستقبل پر کیا اثر پڑے گا وہ بہت ہی جری شخص ہوگا -

ہمعصر سٹیٹسمین نے حضور ویسرائے بہادر کے فیصلہ پر جو نکتہ چینی کی ہے اوس کی وقعت اس سے زیادہ نہیں کہ سٹیٹسمین چاہتا ہے کہ ہندوستانی اقوام کے جذبات ہمیشہ اشتعال پذیر رہیں اور گورنمنٹ ہند اپنی وفادار رعایا کے وفادارانہ جذبات کی کبھی قدر نہ کرے چنانچہ وہ تنسیخ بنگال کے موقع پر بھی ایسے ہی خیالات ظاہر کرچکا ہے لیکن غالباً سٹیٹسمین کو یورپ کی زندگی کا حال معلوم نہیں ہے جہاں جذبات نوازی حکومت کا فرض اعلے ہے -

سٹیٹسمین کے خیالات کی بنا اس قسم کے نتایج پر ہے کہ گورنمنٹ ہند اور رعایا کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہیں اور ملک کا امن و امان مخدوش ہوجائے اگر حقیقتاً اوس کا خیال یہی ہے تو اس سے زیادہ گورنمنٹ ہند کی بدخواہی اور کیا ہوسکتی ہے اگر خدانخواستہ گورنمنٹ ہند سٹیٹسمین کے مشورت و خیالات کو قابل عمل سمجھنے لگی اور سٹیٹسمین ایسے ہی مشورات سے گورنمنٹ ہند کی رہنمائی کرتا رہا تو وہ دن زیادہ دور نہ ہوگا کہ ہندوستان کا امن و امان (خدانخواستہ) شورش سے مبدل ہوجائے گا اور ہندوستان میں برطانوی حکومت کا استحکام برائے نام رہجائے گا -

اگر ہم اس کو تسلیم بھی کرلیں کہ حضور ویسرائے بہادر کا فیصلہ ایک طرف تو سٹیٹسمین کے خیال سے گورنمنٹ ہند کی گذشتہ پالیسی کے خلاف ہے اور دوسری جانب بعض افراد ملک کی نگاہ میں اس لحاظ سے قابل ستائش نہیں کہ حضور ممدوح نے اپنے فیصلہ میں کوئی نئی بات نہیں فرمائی لیکن اس حالت میں بھی اس فیصلہ سے جو نتایج امن و امان برآمد ہوتے ہیں وہ بہت کچھہ گورنمنٹ ہند کے لئے مفید اور مستقبل میں اوسکی معتدل و نصفت پسند پالیسی کے معاون ہیں اور وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اگر برطانوی حکومت کے اعلے عمال اسی معتدل روش پر قایم رہے اور اپنے ہمدردانہ الفاظ و طریقہ سے ملکی افراد کے جذبات کی اسی طرح قدر کی گئی تو برطانوی حکومت کا استحکام آج سے بہت زیادہ ہوجائیگا - حضور ویسرائے بہادر کے فیصلہ واگذاشت کی نسبت ہمیں تو اس امر کا کامل یقین ہے کہ اوس میں جو کچھہ کمی رہ گئی ہے وہ انشاء اللہ العزیز قایم مقام لفٹنٹ گورنر بہادر کی وساطت سے پوری ہوجائے گی اور حصہ مسجد تمام و کمال مسجد ہی کی ملکیت ہوجائیگا - آخر میں اپنے صوبہ کے قایم مقام لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کی بہترین پالیسی اور اس معاملہ خاص میں ممدوح کی ہمدردانہ کارروائی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ جہاں تک پتا چلا ہے موجودہ فیصلہ میں حضور ممدوح کی محبت آمیز پالیسی اور مسلمانان ہند سے اون کے ذاتی خلوص کو بہت کچھہ دخل ہے اگر خدانخواستہ ممدوح اس معاملہ خاص میں اپنی ذاتی توجہ کو اس جانب مبذول نہ فرماتے تو بہت ممکن تہا کہ مسجد کے معاملہ کا فیصلہ ابھی بہت زیادہ دور نظر آتا -

آنریبل مسٹر مظہر الحق اور راجہ صاحب محمود آباد کا بھی مسلمانان ہند کو بہت زیادہ مشکور ہونا چاہیئے کہ ان حضرات نے اپنی کوشش اور ہمت مردانہ سے معاملہ کانپور میں حسن اعتدال سے کام کیا اور مسلمانان ہند کے جذبات و خیالات کو گورنمنٹ ہند کے کانوں تک پہونچایا وہ ایک ایسے افراط و تفریط کے زمانہ میں جبکہ افراد ملک کے خیالات تفرقہ اندازی سے مملو تہے بہت زیادہ قابل قدر ہیں اور ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ حضرات اس معاملہ میں ساعی نہ رہتے تو کانپور کا معاملہ اس وقت تک مزید ایک بہری خطرناک صورت اختیار کرلیتا جس کے نتایج نہ صرف مسلمانوں کے لئے مضر رساں ہوتے - بلکہ گورنمنٹ ہند کے لئے اون کا اثر خطرہ سے خالی نہ ہوتا -

گورنمنٹ ہند کی موجودہ بہترین پالیسی پر مشہور سیاست دان

مسٹر رام کرنداس کے خیالات

مسجد کانپور کے فیصلہ پر ہمارے شہر (نگینہ) کے مشہور سیاست دان مسٹر رام کرنداس صاحب نے ہمیں ایک دلچسپ قابل مطالعہ چٹھی بھیجی ہے مسٹر رام کرنداس جیسا کہ اون کی پیشگوئیوں سے جو وقتاً فوقتاً مدینہ میں درج ہوتی رہی ہیں۔ بعض اخبارات کو شبہ ہوا ہے۔ کوئی منجم یا رمّال نہیں ہیں بلکہ اون کا سیاسی تدبر اور سیاست کا مطالعہ اس قدر وسیع ہے کہ صورت موجودہ کے مطالعہ سے وہ مستقبل کی نسبت اپنے خیال میں اس قدر صحیح نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں کہ وہ اوس کے وثوق پر نہایت اطمینان کے ساتھ پیشگوئی کر دیتے ہیں۔

واقعۂ کانپور کے متعلق آپنے جو پیشگوئی کی تھی اوس کے متعلق اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں رہی ہے کیونکہ اوس کی صحت کی تصدیق حضور وایسرائے کے فیصلہ سے ہو چکی ہے۔

مسٹر رام کرنداس کے متعلق اسوقت تک ہم نے جو کچھ لکھا ہے اوس سے خدانخواستہ ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ مسٹر رام کرنداس کی پیشگوئیوں پر ہم ایمان رکھتے یا اون کے خیالات سے بالکل متفق الرائے ہیں۔ لیکن اون کا تجربہ اون کی وسیع معلومات اور اعلیٰ قابلیت ضرور اس کا یقین دلاتی ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں ایک حد تک اوس کا انداز ضرور حیرت خیز ہوتا ہے اور اکثر اوقات بلا کم و کاست صحت کی کسوٹی پر صحیح اترتا ہے۔

مسٹر رام کرنداس نے سر جان ہیوٹ سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کو جو مشورات دیئے اور معاملات ہند کے متعلق تجاویز مفیدہ پیش کی ہیں اون کے متعلق مسٹر موصوف نے ایک کتاب حال میں شائع کی ہے جسمیں اپنی تجاویز و مشورات کا خلاصہ اون کے متعلق سر جان ہیوٹ کی احکام اور حضور وایسرائے سے بعض معاملات میں امتزاج تمام باتیں درج کیگئی ہیں۔ مسٹر موصوف کی یہ کتاب ہمارے دفتر سے ایڈیٹران اخبارات کو بہ قیمت [illegible] محصولڈاک آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر اور دوسرے حضرات سے آٹھ آنہ قیمت و محصولڈاک پر مل سکتی ہے

مسٹر موصوف کی چٹھی حسب ذیل ہے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ تسلیم

جناب من آپ نے میری چند پیشگوئیاں ہمدردانہ طور پر جیسی درج فرما کر ممنون فرمایا۔ میں تہ دل سے شکریہ

بعد اپنی رحمدل گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری پیشگوئی متعلق مسجد کانپور جس کی نسبت میں نے ظاہر کیا تھا کہ اسمیں سرمو فرق نہ ہوگا بالکل پوری ہوئی یعنی مسجد کا حصہ منہدم شدہ بموجب پیشگوئی واپس مل گیا۔

میں اپنے ہموطن برادران اسلام کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اون کی خواہش خوبی کے ساتھ پوری ہوئی اس کے بعد عرض ہے کہ جو لوگ گورنمنٹ کی اس مہربانی کو کمزوری خیال کرتے ہیں وہ بالکل ناعاقبت اندیش جاہل اور ملک و گورنمنٹ کے بدخواہ ہیں گورنمنٹ موجودہ نے (اس معاملہ میں) پورا پورا انصاف کیا ہے جس سے نہ صرف اہل اسلام ہی کو فائدہ پہونچا ہے بلکہ تمام مذاہب و اقوام کے اشخاص کو بھی اس ترحم سے نفع ہوا ہے۔ اور اس مبارک فیصلہ سے ہر مذہب کے لئے نظیر ہوگئی ہے جس سے آئندہ کسی کی پرستش گاہ کی یہ حالت نہ ہوگی۔ اس لئے تمام باشندگان ہند کو اس معاملہ میں اپنے برادران اسلام کا ممنون ہونا چاہئے کہ اون کی وجہ سے اس معاملہ میں یہ سب کچھ ہوا۔

موجودہ گورنمنٹ ایک ایسی شایستہ گورنمنٹ ہے جسکی نظیر مشکل سے کسی دوسری حکومت میں مل سکتی ہے اسواسطے اگر ہم اپنی جائز خواہشات و ضروریات کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتے رہیں گے تو ضرور ایک دن کامیاب ہوں گے مگر اعتدال مدنظر رہنا چاہئے کیونکہ حد اعتدال سے تجاوز ملک کے لئے ضرر رسان ہے۔

میرا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ گورنمنٹ کا وفادار رہکر کبھی کوئی شخص ناامید نہیں ہو سکتا۔ یہ دوسرا امر ہے کہ انسان سے اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہے کیونکہ انسان خواہ یورپین ہو یا انڈین انسان ہی تو ہے جو غلطی سے مبرا نہیں۔ اسوجہ سے میں سر جان ہیوٹ کی اوس رائے سے بالکل متفق ہوں جو اونہوں نے پچھلے دنوں ایک لکچر کے دوران میں ظاہر کی تھی یعنی یہ کہ حکومت مقررہ اصول پر ہونی چاہئے۔ مقررہ اصول پر حکومت کرنے کا مشورہ سر جان ہیوٹ کو میں نے ۳ فروری ۱۹۱۰ء اور ۱۵-مارچ ۱۹۱۰ء کی درخواست میں تحریر کرکے پیش کیا تھا جس کا مختصر حال میری کتاب یادگار سر جان ہیوٹ میں درج ہے میری اس کتاب میں جو باتیں درج ہیں اون کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے گورنمنٹ کی کس قدر خدمت کی ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ آج تک کسی یورپین کی بھی اس قدر پولیٹیکل پروفیسی درست نہیں ہوگی۔ جس قدر کہ میری اس کتاب میں ہر محکمہ وغیرہ کی سچی کیفیت دکھائی گئی ہے میں گورنمنٹ ہند کا مشکور ہوں کہ اوس نے قریب قریب اون تمام مشورات و تجاویز پر جو میں نے پیش کئے تھے عملدرآمد کیا اور وہ تمام پیشگوئیاں بھی درست ثابت ہوئیں جو میں نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کی تھیں اور جن کا تذکرہ اس کتاب میں بھی کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہند کے وہ مہربانی آمیز جوابات بھی کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ جو میری درخواستوں مشورات اور تجاویز پر موصول ہوئے ہیں۔ مجھے اسوقت گورنمنٹ ہند کی پالیسی کے متعلق بعض بدخواہان ملک کے خیالات پر خصوصیت سے کچھ عرض کرنا ہے واضح ہو کہ اکثر انگریزی اخبارات میں یہ پڑھکر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ رعایا ہند گورنمنٹ کا ساتھ نہیں دیتی اسواسطے سختی کی ضرورت ہے۔ انگریزی اخبارات کا اس قسم کی رائے ظاہر کرنا گویا رعایا ہند پر ظلم کرنا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چند ناعاقبت اندیش اشخاص نے خطرناک واقعات قتل میں اپنے ہاتھوں کو رنگا ہے اور اون کا آج تک پتہ نہیں چلا لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ رعایا اون کا پتہ کیوں نہیں نکالتی ایک لغو و بے حقیقت خیال ہے میرا خیال ہے کہ خطرناک حملہ کرنیوالی سازشی کمیٹی کے علاوہ اور بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے طرز عمل سے جرائم کرنے کا اشتعال دیتے رہتے ہیں اور جب کوئی واقعہ پیش آجاتا ہے تو رنج و غم کا اظہار کرنیکو بھی تیار ہو جاتے ہیں لیکن ان معدودے چند ناعاقبت اندیش لوگوں کی وجہ سے تمام رعایا پر یہ الزام عاید نہیں ہو سکتا کہ وہ وفادار نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رعایا کا عظیم حصہ گورنمنٹ کا وفادار و جان نثار ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں صرف رعایا ہی کے بھروسہ و اعتبار پر اپنی رائے کو چھوڑ دینا بجائے فائدہ کے نقصان رسان ہے جو لوگ گورنمنٹ کو اس قسم کا مشورہ دیتے ہیں وہ ملک و گورنمنٹ کے دشمن ہیں کیونکہ گورنمنٹ و رعایا دونوں کو ملکر اس کا بندوبست کرنا چاہئے رعایا کو معلوم ہے کہ کون کسوقت کسی حاکم پر حملہ کرے گا۔

گورنمنٹ اور رعایا دونوں کے ملکر کام کرنے میں یہ خرابی ہے کہ جو قانون اس قسم کے واقعات کے متعلق دشمنان ملک کے غارت کرنے کے لئے بنایا جائے گا اوس کا اثر وفادار رعایا پر بھی پڑنا ممکن ہے اور اس صورت میں وفادار رعایا کو بھی شکایت کا موقع ملیگا۔ جہانتک میرا خیال ہے انارکیانہ خیالات رکھنے والے دشمنان قوم کا اصل منشا یہ ہے کہ جونکہ یہ لوگ گورنمنٹ برطانیہ کو غالباً ناپسند کرتے ہیں اور گورنمنٹ کی ہمدردانہ و بہترین پالیسی رعایا کے قلوب میں گھر کئے ہوئے ہے اسوجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ خطرناک واقعات سے گورنمنٹ اس پر مجبور ہو کر رعایا کے لئے سخت قوانین بنائے اور رعایا کے دلوں سے گورنمنٹ برطانیہ کی محبت کم ہو جائے چنانچہ اس کے متعلق خاکسار نے ۲۱-جولائی ۱۹۱۳ء کو ایک رجسٹری شدہ درخواست الہ آباد سے گورنمنٹ بنگال کو بھیجی تھی جس میں نہایت وضاحت و دلائل کے ساتھ حالات موجودہ کا اظہار کیا گیا تھا کہ جس کا ذکر کچھ روز بعد ہز اکسلنسی گورنر بنگال نے ڈھاکہ کے دربار کے موقع پر میری درخواست کے موافق حسب ذیل الفاظ میں خاص طور پر فرمایا تھا۔

خطرناک جرائم کرنے والوں کا یہ منشا ہے کہ گورنمنٹ مجبور ہو کر اون کے غارت کرنے کے لئے سخت قوانین بنائے رعایا کو اس امر پر غور کرنا چاہئے۔ درخواست مذکور میں میں نے اپنے پولیٹیکل خیال سے یہ نتیجہ نکالکر بھی پیش کیا تھا کہ موجودہ حالات سے مجھے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب حضور ممدوح کی جان پر حملہ بالا وجہ ہے اور اون حکام کی جان پر جن کے نام دھمکی آمیز خطوط آرہے ہیں نیز اون لوگوں کی جان پر جو ان سازشیوں کو غارت کرنے کی فکر میں رہتے ہیں خاص کر سازش باریسال کے متعلق یقینی طور پر حملہ ہوگا اور ریلوے لائن بھی ٹرین کو تباہ کرنے کے لئے خراب کی جائے گی کہ جس سے بہت سی جانوں کا نقصان ہوگا اس لئے گورنمنٹ کو ان تمام باتوں کا پورا پورا بندوبست فرمانا چاہئے۔ میں نے اس کی تائید میں اپنی وہ پیشگوئی بھی پیش کردی تھی جو حادثۂ دہلی کی نسبت میں نے ۷-نومبر ۱۹۱۲ء کو کی تھی اور جو اپنی نوعیت میں ایک اہم پولیٹیکل خیال پر مبنی تھی۔

موخر الذکر پیشگوئی کی نسبت ۲۹-اگست ۱۹۱۳ء کو حضور وایسرائے بہادر کی خدمت میں ایک رجسٹری شدہ درخواست بھیجکر گورنمنٹ سے میں نے التجا کی تھی کہ خاکسار نے ۷-نومبر ۱۹۱۲ء کو ایک درخواست حضور ممدوح کی جان پر حملہ ہونیکی نسبت پیش کی تھی ہر چند کہ مجھے خوف تھا کہ میری یہ درخواست کہیں کوئی اور معنی پیدا نہ کرے کیونکہ سر جان ہیوٹ بہادر کے ریٹائر ہونے کے بعد میرا ایسا کوئی مددگار نہ رہا تھا جو میری تصدیق کرتا لیکن باایں ہمہ میں نے اپنی دلیری سے وفاداری کے فرض کو ادا کیا کہ جس کی ادائے گی مجھ جیسے بے مایہ انسان سے ناممکن تھی کیونکہ محض پولیٹیکل خیال کی بنا پر اس قسم کی پیشگوئی کرنا عام طور پر غیر ممکن معلوم ہوتا ہے لیکن جو ثبوت پیش کیا گیا تھا وہ میرے اطمینان کے لئے کافی تھا اور اسی وجہ سے میں نے ایسا کیا لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے اس کا جواب ابتک نہیں ملا

الغرض یہ ہیں اس کا جواب ہمیں خاص موقع پر حاصل
... کامیاب ہوا ہوں۔

۲۴-اگست ۱۹۱۳ء والی درخواست کے
بھیجنے سے میرا منشاء یہ تھا کہ اگر حضور ممدوح جواب
عنایت فرمائیں گے تو میں آئندہ واقعات کی نسبت
بھی حضور کو کچھ اطلاع دوں گا۔

گورنمنٹ کی خدمت میں مجھے اس موقع پر یہ
بھی ظاہر کرنا ہے کہ ایسی دلیری و وفاداری کے
اظہار میں مجھے بہت کچھ تکلیف اس وجہ سے ہوئی
ہے کہ پچھلے دنوں مجھ پر دہشت ایسا غلبہ رہا۔
جسکی وجہ سے میری صحت اسوقت تک ٹھیک نہیں ہے
گورنمنٹ کی جانب سے مجھے کامل اطمینان رہا ہے۔اب
بھی ہے اور آیندہ بھی رہے گا لیکن مجھے اپنی حالت
موجودہ کا اس خیال سے مقابلہ کرنے میں سخت تکلیف
ہوتی ہے کہ حضور والا ہمیرا بہادر کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا
تھا اوس پر توجہ نہیں ہوئی۔

مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ جو درخواست ۱۲-جولائی ۱۹۱۳ء
کو میں نے بھیجی تھی اوس پر بھی توجہ نہیں ہوئی اور
آخر بنگال میں ایک انسپکٹر کا جس کے پاس دھمکی آمیز
خطوط آئے تھے قتل ہوا اور دوسرا واقعہ کلکتہ کالج
اسکوائر میں ہوا۔اور دارجلنگ میل کو بھی نقصان
پہنچانے کی تدبیر ہوئی لیکن خوش قسمتی سے ایک
باہر کے افسر نے دیکھ لیا اور لائن صاف کردی گئی
ورنہ خدا جانے کس قدر جانیں تلف ہوتیں۔

۱۲-جولائی ۱۹۱۳ء کی درخواست کے خلاصہ کی
ایک نقل چونکہ میرے پاس بھی ہے اس لئے مجھے
خیال ہے کہ میں نے اس درخواست مذکور میں شاید
دارجلنگ میل کا بھی ذکر کیا ہے کہ اوس کی خاص نگرانی
کی جائے۔

کیا میری ان درخواستوں کو نگاہ میں رکھکر
بھی انگریزی اخبارات رعایائے ہند پر سختی کے
متمنی ہیں اور تمام رعایا کو ایک ہی الزام سے منسوب
کرتے ہوئے یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ رعایا گورنمنٹ
کا ساتھ نہیں دیتی یہ وہ خدمات ہیں کہ یورپ
میں بھی اسکی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے۔

میں گورنمنٹ کا مشکور ہوں کہ اوس نے مجھ سے
کوئی بازپرس نہیں کی اور اسی خوف کیوجہ سے
اکثر لوگ مجھے منع کیا کرتے ہیں کہ میں گورنمنٹ کی
خدمت میں ایسی درخواستیں نہ بھیجا کروں لیکن میں
گورنمنٹ پر بھروسہ اور اعتماد رکھتا ہوں اور
اپنے ضلع کے حاکم اعلیٰ مسٹر جی۔بی لیمبرٹ
صاحب بہادر کو دعا دیتا ہوں کہ اون کی
نسبت میں اس قدر لکھنے کی جرأت رکھتا ہوں
چونکہ مجھے جناب سے ہر طرح بہتری کی امید ہے
میں اگرچہ ایک غریب آدمی ہوں لیکن مجھے گورنمنٹ
کے افسروں سے پوری امید ہے کہ وہ مجھے اس قسم کی
وفاداری و دلیری کے اظہار کرنے سے باز نہ رکھیں گے
میری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ میں ملک و گورنمنٹ کی خدمت سچے دل سے
ادا کروں — میں نے جو درخواستیں گورنمنٹ کی خدمت
میں بھیجی ہیں ان سب کے اکنالجمنٹ میرے پاس موجود ہیں۔

شذرات

کانگرس میں مسلمانوں کی شرکت

ہمارے صوبہ کا ایک ہمعصر جو اپنی طلاقت لسانی سے مسلمانان ہندوستان میں اپنی اعلیٰ سیاست دانی کا ثبوت دینا چاہتا ہے امسال جلسہ کانگرس میں مسلمانان ہندوستان کی شرکت کو خطرناک سمجھکر یہ مشورہ دیتا ہے کہ مسلمانوں کو کانگرس میں شرکت نکرنی چاہئے قبل اس کے کہ ہم اس موضوع کے متعلق کچھ لکھیں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ کانگرس کیسی جماعت ہے۔

کانگرس ہندوستان کی وہ جماعت ہے جو اپنے حقوق کی حفاظت و طلب میں جد وجہد کرتی اور گورنمنٹ برطانیہ پر نکتہ چینی کرکے انتظامی معاملات میں اعتدال کا مشورہ دیتی رہتی ہے۔

جسوقت یہ قایم ہوئی تھی سر سید نے مسلمانوں کو اوسکی شرکت سے باز رکھا اور حقیقت یہ ہے کہ سر سید کا باز رکھنا اوس وقت بہت سے فوائد کا موجب ہوا سر سید کی ممانعت جن مصالح پر مبنی تھی وہ اوس وقت بالکل بجا اور درست تھی۔

لیکن اب جبکہ وہ تمام مصلحتیں جنکو سر سید نے پیش نظر رکھکر کانگرس کی شرکت سے منع کیا تھا کم و بیش دور ہوگئی ہیں اور مسلمانوں کی ضروریات و حقوق میں یوماً فیوماً اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اب سوال ہوتا ہے کہ آخر مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کس طرح کریں کیونکہ مسلمانوں میں جو جماعتیں قایم ہیں وہ افراط و تفریط کی بدولت اس مقصد سے دور ہٹ گئی ہیں اور نہ اسوقت اون سے کوئی مفید ملکی و قومی خدمت انجام دی جاسکی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معاصر اس پہلو پر غور کرے گا اور بتلائے گا۔کہ اگر مسلمانوں کے لئے کانگرس کی شرکت مفید نہیں ہے یا خطرناک ہے تو اب وہ کونسا ایسا راستہ اختیار کریں جو اون کے حقوق و مطالبات کا محافظ ہوسکے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کانگرس کی شرکت اسوقت ہمارا ضروری فرض ہے اور ہم کانگرس کے بغیر ملک و قوم کے حقوق کی حفاظت نہیں کرسکتے لیکن ہمیں یہ تبلایا جائے کہ آخر ہم کیا کریں۔

کانگرس کی ملکی خدمات اگر اس وقت پسندیدہ سمجھی جارہی ہیں اور وہ بھی خدمات ملکی کی حامل ہے تو ہمارے نزدیک کوئی وجہ ایسی نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ اوسکی مخالفت کریں یا اوس کے مقاصد کو لیکر ایک جداگانہ جماعت قایم کریں اسلئے اگر کانگرس ملک کے لئے مفید ہے تو اوس سے فائدہ اوٹھایا جائے۔اور مسلمان اوس میں ضرور شریک ہوں۔

مصریین اسلام کا ایک اعجازی کرشمہ

ہرچند کہ بندگان اسلام میں بہت سے افراد مذہب سے بیگانہ پائے جاتے ہیں اور اوامر و نواہی اسلام کی وقعت روز بروز لوگوں کے دلوں سے کم ہوتی جاتی ہے لیکن باین ہمہ مسلمان وہ مسلمان جنکو اسلام سے کچھ تعلق ہے جو اسلام کو ایک دین مستقیم سمجھتے ہیں ہزار بیگانگی و بے توجہی پر بھی کبھی نہ کبھی مذہب کی طرف رجوع کرتے اور اسلام کے واحد خدا کی درگاہ میں خلوص طلب سے حاضر ہوکر گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔

مصر باوجودیکہ اسلامی سلطنت ہے لیکن اس کی اسلامی زندگی یورپ کے تمدن و معاشرت کی عام اشاعت سے بہت زیادہ خراب ہوچکی ہے۔ اوامر و نواہی اسلام کا دور دورہ اٹھتا جاتا ہے اور اسلامی تمدن تو گویا بالکل ہی مٹ گیا ہے۔

لیکن اس حالت پر بھی جب کبھی اسلامی جذبات مسلمانوں کے قلوب میں موجزن ہوتے ہیں اسلامی شان دکھائے بغیر نہیں رہتے جنگ طرابلس اور بلقان کے موقع پر مصر کے مسلمانوں نے اپنے مظلوم بھائیوں کی جسقدر ہمدردی و اعانت کی اور اپنی دولت کا بہترین حصہ ملت و قوم پر سے قربان کردیا اوس سے مصریوں کے اعلیٰ جذبات اسلامی کا پتہ چل سکتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے کہ ہرچند مصریوں کی اسلامی زندگی بہت ناگفتہ بہ ہے لیکن اون کے دل میں اسلامی حرارت کی چنگاری موجود ہے۔اور اون میں اسلامی محبت کی کمی نہیں ہے۔

یہ مثالیں تبلاتی ہیں کہ ہرچند مسلمان مذہب سے بیگانہ بن گئے ہیں اور اون کی مذہبی زندگی نہایت تاریک ہے لیکن اون کے دل مذہب سے خالی نہیں ہیں اور انہیں اس امر کا یقین ہے کہ خدائے اسلام ہی ہمارا خداوند حقیقی اور ہماری تمام امیدوں اور خواہشوں کا مرکز ہے۔

امسال مصر کے دریائے نیل میں سیلاب نہ آنے سے مصر میں بہت کچھ پریشانی و اضطراب پھیلا ہوا تھا کاروبار تجارت اور گرانی کی حالت کو دیکھتے ہوئے لوگوں کی کیفیت ناگفتہ بہ ہورہی تھی پریشانی و اضطراب کے سیلاب نے مصر پر ایک عام افسردگی و بیکسی پھیلا دی تھی مسلمانان مصر اس حالت سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی مسجد میں گئے اور خدا کی درگاہ میں حاضر ہوئے مسلمانوں کے ساتھ مسیحی اور یہودی علماء بھی مسجد میں شریک استغفار و دعا ہوئے۔ اور سب نے ملکر خلوص قلب سے بارگاہ ایزدی میں دعا و نیل میں سیلاب آنے کی التجا کی۔خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوس نے مسلمانوں کی گریہ وزاری پر رحم فرمایا اور نیل میں طغیانی بھیجکر مصریوں کے اضطراب کو رفع کردیا۔

یہ واقعہ تاریخ مصر میں بحیثیت ایک مذہبی واقعہ کے یادگار رہے گا۔

ممالک عرب وشام میں اصلاح

خدا کا شکر ہے کہ ممالک عرب وشام میں اجانب نے جو آتش فساد مشتعل کرنی چاہی تھی وہ دولت عثمانیہ کی بروقت بیداری سے مشتعل نہ ہوسکی اور عرب وشام میں ٹرکی نے اصلاحات کا کام شروع کرکے عربوں کو اپنے ساتھ ملالیا۔

تازہ عربی و ترکی جرائد سے معلوم ہوا ہے کہ ممالک عرب وشام میں اصلاحات کا نفاذ جلد ہونے والا ہے۔عربوں کے مطالبات کم و بیش منظور کرلئے گئے ہیں جنکی بناپر ممالک عرب وشام میں عربی زبان کے مدارس قایم کئے جائیں گے اور حکام کو عربی زبان سیکھنی لازمی ہوگی یا عربی جاننے والے حاکموں اور منتظموں کا تقرر ہوگا۔ امید ہے کہ عرب و ترک اقوام کا یہ اتحاد پائدار ہوگا اور دولت عثمانیہ کی یہ دونوں قومیں مشترکہ قوت سے اپنے ملک کو کمزوریوں سے پاک و صاف کرلیں گی۔عرب ترکوں کے دوست بلکہ بھائی ہیں۔اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ عرب ترکی حکومت کو پسند نہیں کرتے۔حقیقت حال یہ ہے کہ باہمی غلط فہمیاں منافرت کا باعث رہی ہیں اور اب انشاء اللہ اس کا بالکل ہی انسداد ہوجائے گا۔

یمن میں قانون شریعت کا اجراء

مسلمانوں کے زوال و انحطاط کا باعث مذہب سے انکی بیگانگی ہے انہوں نے مذہب کو چھوڑا اوامر و نواہی اسلام سے روگردانی کی نتیجہ نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ وادی ضلالت میں بھٹکنے لگے آخر جب اس گمراہی میں انکی شروت وجاہت عزت اور ریاست بالکل ہی تباہ و برباد ہوگئی تو ان کی آنکھیں کھلیں۔انہیں ہوش آیا۔اور خیال ہوا کہ افسوس جس شاہراہ پر ہم نے چل کر ترقی حاصل کی تھی ہم اوس سے ڈگمگا گئے اور یہی ہماری تباہی کا سبب ہے اس تنبیہ نے انہیں عبرت کا سبق پڑہایا اور گرد و پیش کی چیزوں نے انہیں بتایا کہ صرف مذہب ہی ترقی و کامیابی کا راستہ ہے۔چنانچہ اب مسلمان مذہب کی جانب متوجہ ہوچلے ہیں اور امید ہے کہ اگر انہوں نے مذہب کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنایا تو یہ ضرور ایک دن اپنی گئی ہوئی عزت کو حاصل کر لیں گے۔

یہ خبر بہت کچھ مسرت سے پڑھی جائے گی کہ یمن میں اب اسلامی شریعت کے قانون کا اجراء (؟) مکمل طور پر ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ شہر بیت الفقیہ (یمن) میں ایک شخص چوری کرتا ہوا پکڑا گیا حاکم شرعی نے ثبوت کے بعد اوس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو حسب فرمان سلطانی جاری ہوا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ اسلامی حکومتوں کو خصوصاً اور مسلمانان عالم کو عموماً جادۂ مستقیم اسلام پر قایم رہنے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔

جہاز "والٹرنو" کی درد انگیز تباہی

جہاز والٹرنو جو مقام رائٹرڈم سے نیویارک (امریکہ) جا رہا تھا افسوس ہے کہ رات کے وقت بحر اٹلانٹک کے وسط میں اوسے آگ لگ گئی۔ اس جہاز پر ۷۵۷ مسافر سوار تھے۔ جہاز کو آگ لگ جانے کے بعد اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا جس وقت جہاز کا رہنما جو ۸۷ میل کے فاصلہ پر تھا آتشزدگی کا حال معلوم ہوا تو وہ خود بھی مدد کو روانہ ہوا اور دوسرے جہازات کو بھی اطلاع دی۔ رہنما نے والٹرنو کو خوفناک آتشزدگی میں دیکھا مسافر آگ کو بجھا رہے تھے لیکن موجوں نے کامیاب ہونے کا موقع نہ دیا تاریکی زیادہ اور طوفان زور پر تھا تھوڑی دیر میں آٹھ جہاز اور پہونچے اور تیز روشنی کا انتظام کر کے اون مسافروں کو جو سطح آب پر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے بچا لیا گیا تمام رات جہاز کو مدد پہونچانے کی کوشش کی گئی لیکن کسی قسم کی امداد نہ دیجا سکی "والٹرنو" صبح کے نو بجے تک سطح آب پر تھا مسافر جہاز کے پچھلے حصہ میں جمع تھے جس وقت طوفان فرو ہوا امداد کیلئے کشتیاں اوس کے قریب لگائی گئیں اور مسافروں کو اوتارا گیا بعد کے بیانات سے معلوم ہوا کہ ۱۳۶ مسافر ہلاک ہوئے۔ آگ کے شعلے ۱۰۰ فٹ کی بلندی تک جاتے تھے مسافروں میں جرمنی اور روسی اکثر تھے جو بچا لئے جانے کے بعد جہاز زار پر سوار کر کے رائٹرڈم پہونچائے گئے اور ایک ہوٹل میں ٹھہرائے گئے ہیں۔

قندہار کے متعلق نامہ نگار پانیر کی بلند پروازی

ہمارے صوبہ کا اینگلو انڈین اخبار پانیر افغانستان کے متعلق جیسی بے سر و پا خبریں اڑایا کرتا ہے اوس کا حال مسلمانان ہند سے مخفی نہیں ہے معلوم نہیں نامہ نگار پانیر کو اپنی خدمات ادا کرنے کے لئے کیونکر اس قدر غلط بیانیوں سے کام لینا پڑتا ہے اس قسم کی غلط خبریں بھیجنے سے تو اوس کے لئے یہ بہتر تھا کہ وہ ادائگی خدمت کے لئے کوئی مضمون ہی لکھدیا کرتا تاکہ افغانستان کے متعلق غلط فہمی پیدا نہوتی اب سے پہلے اس نادان نامہ نگار نے افغانستان کے متعلق جو بے سر و پا خبریں اڑائی تہیں ہم شکور ہیں کہ ہمارے معزز معاصر سراج الاخبار افغانستان نے اونپر نہایت خوبی سے بحث کر کے اون کی کافی تردید کردی تہی امید ہے کہ معاصر موصوف فساد قندہار کے متعلق بھی قابل اطمینان طریقہ پر روشنی ڈالیگا۔ فساد کی توضیح نامہ نگار نے حسب ذیل بیان کی ہے۔ کچھ روز ہوئے امیر صاحب خلد اللہ ملکہ نے قندہار کے والی کو حکم دیا تہا کہ وہ قندہار کے درانی روساء اور سرداروں کی خوبصورت دوشیزہ لڑکیاں کابل بھیجے تاکہ وہ شاہی حرم سرا میں داخل کی جائیں۔

قندہار اور اطراف میں اس حکم سے عام ناراضگی پہیل گئی جوش کو بڑہتا ہوا پاکر گورنر نے قلات دغلزئی سے دو رجمنٹیں طلب کیں اور فسادیوں کی تعداد کو زیادہ پاکر بریگیڈ کمانڈنگ کو حکم دیا کہ وہ مجمع منتشر کرنے کے لئے گولیاں چلائے لیکن اوس نے انکار کر دیا گورنر نے اون کابلی رجمنٹوں کو جو قندہار میں متعین تہیں۔ بلایا اور اونہیں بھی یہی حکم دیا گولیوں کے چلانے سے تقریباً چالیس آدمی ہلاک ہوئے۔

بعد کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ درانیوں نے دو سول افسروں اور قاضی و مفتی کو مار ڈالا ہے اور جوش بڑہتا ہوا ہے درانی گورنر کی جان کے درپے ہیں حالت ابتک خطرناک ہے افواہاً معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب نے جنرل صادق خان کو حکم دیا ہے کہ وہ سپاہ لیکر قندہار پہونچیں اور غزنی سے کچھ سپاہ ہمراہ لیجائیں۔ نامہ نگار کے آخری الفاظ ہیں کہ قندہار کے فساد نے کابل کے عام حلقوں میں بہت زیادہ تشویش پیدا کردی ہے اور امیر صاحب بہت زیادہ مضطرب ہیں نامہ نگار کے بیان میں نوعیت فساد بالکل غلط معلوم ہوتی ہے امیر صاحب کابل خلد اللہ ملکہ کی ذات والا صفات سے یہ امر بالکل بعید ہے کہ وہ کسی گورنر کو کسی ناجائز خواہش کے لئے ایسا حکم فرمائیں۔ امیر صاحب متبع شریعت اور ایک خالص مذہبی زندگی رکھنے والے ہیں امیر صاحب میں یورپ کی سی ناپاک عادات اور ناعاقبت اندیش مشرقی سلاطین سے خصائل بالکل نہیں پائے جاتے وہ حقیقتاً ایک اسلامی سلطنت کے خالص مسلمان بادشاہ ہیں ہم نے آجتک نہیں سنا کہ امیر صاحب نے کبھی اس قسم کی ناجائز خواہشات کا اظہار کیا ہو۔ امید ہے کہ معزز معاصر سراج الاخبار کسی تازہ اشاعت میں جلد تر اس پر روشنی ڈالیگا اور امیر صاحب کی پاکیزہ زندگی پر جو ناپاک حملہ نامہ نگار نے کیا ہے اوس کو بالکل صاف کردے گا۔

آگرہ کی مسجد بھی بنا دی گئی

آگرہ کے جمنا برج اسٹیشن پر ایسٹ انڈیا ریلوے کی لائین میں جو مسجد پچھلے دنوں شہید کر دی گئی تہی خدا کا شکر ہے کہ وہ گورنمنٹ کے حکم سے واپس مل گئی ہے چنانچہ اس کے متعلق ہمارا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔

جمنا برج سٹیشن ایسٹ انڈیا ریلوے کے حدود میں جو ایک مسجد عرصہ سے قایم تہی اور جسکو آگرہ کے غریب مسلمانوں نے بنایا تہا اور ۲۲ سال سے اوسمیں نماز پڑہ رہے تہے پچھلے دنوں وہ ریلوے انجنیر کے حکم سے شہید کرا دی گئی تہی اب وہ مسجد سابق کلکٹر کی تحریک پر محکمہ ریلوے نے واگذاشت کردی ہے اور اوسکی تعمیر کیلئے مبلغ پانسو روپیہ اور کئی ہزار اینٹ ریلوے نے مسلمانوں کو عطا کی ہیں مسلمانان ہند کو عموماً اور مسلمانان آگرہ کو خصوصاً صاحب کلکٹر بہادر کا شکور ہونا چاہئے کہ اون کی تحریک سے مسجد واگذاشت ہوئی ہم تمام مسلمانوں کی جانب سے گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اوس نے مسلمانوں کی اون تمام شکایات کو جو پچھلے دنوں معابد اسلام کے متعلق بعض غلط روش حکام کی بدولت پیدا ہو گئی تہیں رفع فرمادیا ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند کو آیندہ ایسا کوئی موقع نہ ملے کہ جس سے وفادار مسلمانان ہند کو شکایت کا موقع ملے۔ آمین ثم آمین۔

معزز ناظرین مدینہ سے ضروری التماس

معزز ہمدردان مدینہ آپکا مدینہ ملک و قوم کی تہوڑی بہت جیسی کچھ خدمت کر رہا ہے اوس کا حال آپ کو اچھی طرح معلوم ہے اگر آپ کی وسیع النظری مدینہ کی خدمات کو اعزازی نگاہ سے دیکھنے کی اجازت دیتی ہے اور اسکی خدمات ملک و قوم کیلئے مفید ثابت ہوئی ہیں تو تعجب ہے کہ آپ نے ابتک اسکو کثیر الاشاعت بنانے کی جانب کیونکر توجہ نہیں فرمائی کیونکہ مدینہ آپ کی توجہ اور عنایت کا بہت زیادہ مستحق ہے ہمارے اون وسیع ارادوں کی تکمیل جنکے متعلق ہم کسی گذشتہ اشاعت میں عرض کر چکے ہیں۔ صرف آپکی توجہ پر موقوف ہے اگر معزز ہمدردان مدینہ اپنا تہوڑا سا وقت صرف کرکے اپنے وسیع حلقۂ احباب و اعزا میں سے دو دو خریدار مدینہ کیلئے بہم پہونچا دیں تو انشاء اللہ العزیز ہم مدینہ کو موجودہ حالت سے بہت زیادہ شاندار بنا دینے پر قادر ہو جائیں۔

امید ہے کہ مدینہ کے سرپرست اور معزز ہمدرد ضرور اس جانب توجہ فرمائیں گے اور ہمارے ارادوں اور حوصلوں کو پست و کمزور ہو جانیکا موقع ندیں گے۔ مدینہ آپ ہی کا ہے اور آپ ہی کی نظر توجہ اوسکو کچھ سے کچھ بنا سکتی ہے۔

جناب نواب محمد عمر خان صاحب بہادر وفا

نواب محمد عمر خان صاحب بہادر وفا حیدرآبادی کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع کرتے ہیں کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے براہ خسروانہ بوجہ پیرانہ سالی نواب برق الدولہ بہادر آپ کے صاحبزادہ جناب نواب محمد عمر خان صاحب بہادر وفا کو جاگیرات و کارخانہ و جمعیت و لوازمۂ اعزازی و تنخواہ دو ہزار ایک سو روپیہ ماہانہ سے سرفرازی بخشی ہے۔

ہم نواب صاحب موصوف کی خدمت میں اون کے اس اعزاز پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے والد برق الدولہ بہادر کا سچا جانشین فرمائے۔ اور عمر و اقبال میں برکت دے۔

اسرار حکمت اسرار الاطباء

حکیم محمد عبد العزیز صاحب کامل ایڈیٹر رسالہ حکمت کا نام نامی طبی دنیا میں تشریح کا محتاج نہیں ہے حکیم صاحب طبی دنیا کے ایک لائق اہل قلم اور محقق مصنف ہیں۔ عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تہی کہ اردو میں یونانی طب کے اون نسخہ جات کا جو اطباء و حکماء حاذق نے اپنے اپنے مطب میں تجربہ کئے ہیں یا اسرار سینہ بسینہ کے طور پر اونہیں اپنے خاندان سے حاصل ہوئے ہیں کتابی صورت میں جمع کئے جاتے ہم ممنون ہیں حکیم صاحب موصوف کے کہ اونہوں نے اس ضرورت کو خوبی کے ساتھ پورا کیا ہے اور ایک عرصہ کی محنت خط و کتابت اور صرف کثیر کے بعد مذکورہ عنوان نام سے دو ضخیم کتابیں شائع فرمائی ہیں جنمیں تقریباً ساڑھے گیارہ سو مجربات و نادر نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ اون فارغ التحصیل طلبا کیلئے بہت زیادہ مفید ہوگا جو مطب کرنے کیلئے مجربات کی تلاش میں رہتے ہیں حکیم صاحب کی یہ طبی خدمت امید ہے کہ طبی دنیا میں بہت قدر و عزت کی نظر سے دیکھی جائیگی اور حکیم صاحب آیندہ بھی اس قسم کی کثیر النفع تالیفات سے ملک کو نفع پہونچاتے رہیں گے۔

دونوں حصوں کی قیمت للعہ ہے لیکن کچھ دنوں کیلئے رفاہ عام کے طور پر حکیم صاحب نے نصف قیمت پر دینے کا اعلان کیا ہے۔ ملنے کا پتہ کارک ایجنسی متعلقہ رسالہ حکمت [illegible]

مسٹر محمد علی کا مقدمہ

توحید پریس میرٹھ نے مسٹر محمد علی کے اوس مقدمہ کے مفصل حالات اور فیصلہ کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کیا ہے جو زلزلہ مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو"- کی ضبطی کے خلاف کلکتہ ہائیکورٹ میں دائر ہوا تہا اس رسالہ کے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ قانون مطابع ہند مجریہ ۱۹۱۰ء کی بنا پر ہائیکورٹ کلکتہ نے کیسا عجیب فیصلہ صادر کیا ہے۔ اور عدالت نے قانون مطابع کو کس عمدگی سے سمجھا ہے اس رسالہ کا مطالعہ تبلائیگا کہ قانون مطابع ہند مجریہ ۱۹۱۰ء میں کیا کیا غلط فہمیاں ہوئیں ہیں امید ہے کہ اخبارات و مطابع سے تعلق رکھنے والے اور وکلا اس کی ایک ایک کاپی خرید کر اپنے پاس رکھیں گے اور اس سے مفید معلومات حاصل کریں گے۔ یہ رسالہ مسٹر محمد انوار ہاشمی قادری مدیر مکتبہ قادریہ لال کرتی میرٹھ سے ۲ر قیمت پر ملے گا۔

مسلمانان ہند کے جذبات اسلامی کی عزت افزائی ہز اکسلنسی حضور ویسرائے ہند کا مبارک فیصلہ

حبیبنہ قسمتی سے ... دالیدا شت ہونے اور ماخوذین کانپور کے رہا کئے جانے کی بشارت گذشتہ ہفتہ کی اشاعت میں لکھی جا چکی ہے۔ ۱۵۔ کا اخبار چونکہ مکمل چھپ چکا تھا اس لئے حضور ممدوح کی تشریف آوری کانپور کے حالات اور ایڈریسیں وجواب درج نہیں ہو سکے۔ اس لئے آج کی اشاعت میں وہ تمام حالات جو تا ہنوز موصول ہوئے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حضور وایسرائے کی تشریف آوری

(کانپور ۱۴۔ اکتوبر ۱ بجکر ۳۰ منٹ) ہز اکسلنسی وایسرائے آج صبح ۹ بجکر ۳۵ منٹ پر بذریعہ اسپیشل ٹرین رونق افروز کانپور ہوئے۔ اگرچہ آپ کی تشریف آوری پرائیوٹ تھی۔ مگر مسلمانان شہر نے اسٹیشن کو خوب سجایا تھا۔ اسٹیشن پر آنریبل ڈی سی بیلی۔ کنور بن علی امام اور ریلوے اسٹیشن کے دیگر معزز عہدہ داران سرکاری نے حضور ممدوح کا استقبال کیا۔ حضور ممدوح اسٹیشن سے مع ہمراہیاں سیدھے مسجد مچھلی بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ مسجد میں آنریبل راجہ صاحب محمود آباد، مسٹر مظہر الحق اور دیگر معزز مسلمانوں نے حضور ممدوح کا خیر مقدم کیا۔ ہز اکسلنسی مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ مسجد میں آپ کے لئے ایک خاص غالیچہ بطور پا انداز کے بچھا دیا گیا تھا۔ مسجد کے ملاحظہ کرنے میں آپ نے بیس منٹ صرف کئے۔ آپ نے مسلمانوں کے مذہبی پیشوا مولانا عبدالباری سے بے تکلفانہ گفتگو کی اور مولانا کی معرفت اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جو کچھ گزر چکا ہے مسلمان اسے بالکل فراموش کر دیں اس کے بعد ہز اکسلنسی اور دیگر اراکین سرکٹ ہوس کی طرف تشریف لے گئے۔ یہاں سے مسلمانوں کا ایک وفد جس میں مقامی نواب رؤسا، مسجد کے متولی اور سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شامل ہیں ساڑھے ۱۱ بجے ہز اکسلنسی کی خدمت میں ایڈریس پیش کرے گا۔

ماخوذین کانپور کی عزت کیساتھ رہائی

(۱۴۔ اکتوبر کانپور ۱۲ بجکر ۵۰ منٹ) آج سشن کورٹ کے احاطہ میں ایک عظیم الشان مجمع اس امید پر جمع ہو گیا تھا کہ مسجد کانپور کے مقدمہ کے (۱۰۹) ملزم رہا کئے جائیں گے۔ مسٹر ڈی آر لائل سشن جج جو گورنمنٹ کے حکم سے خاص طور پر اس مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ برسر اجلاس موجود تھے۔ حالانکہ آج مقدمہ کی سماعت کا مقررہ دن نہ تھا۔ ۱۲ بجے دن کے مسٹر ...وائز وکیل سرکار مع مسٹر مظہر الحق اور سید فضل الرحمن و دیگر وکلائے صفائی عدالت میں پہنچے۔ مسٹر ...وائز نے بیان کیا۔ کہ میں لوکل گورنمنٹ کی ہدایت کے بموجب تمام ملزمین کے خلاف مقدمات جو عدالت میں چالان کئے گئے ہیں۔ واپس لینے کی درخواست کرتا ہوں۔ مسٹر مظہر الحق نے عدالت کے استفسار پر بیان کیا کہ میں نہایت خوشی سے اس امر کو منظور کرتا ہوں۔ اس کے بعد قیدی بھی رہا کر دئے گئے۔ اور گاڑیوں میں بٹھا کر جو پہلے سے خاص انتظام کے ساتھ تیار کھڑی تھیں وہ اپنے اپنے گھر پہنچا دئے گئے عظیم الشان ہجوم کے انتظام میں جو وہاں جمع ہو گیا تھا پولیس کو سخت وقت پیش آئی۔

مسلمانان کانپور کا ایڈریس

آج سرکٹ ہاوس میں مقامی مسلمانوں کا وفد جو نواب سید علی خان نواب سید جعفر علیخاں حافظ محمد حلیم آنریری مجسٹریٹ۔ محمد ہاشم شیخ نثار احمد حافظ احمد اللہ اور کریم احمد متولیان مسجد بازار کانپور سید فضل الرحمن وکیل و سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ پر مشتمل تھا۔ ہز اکسلنسی وایسرائے کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اراکین وفد کے علاوہ مفصل ذیل سربرآوردہ اصحاب بھی موجود تھے۔ راجہ صاحب محمود آباد، مسٹر مظہر الحق۔ آنریبل سید رضا علی۔ آنریبل شاہ حسین، مسٹر محمد نسیم ایڈوکیٹ مسٹر نبی اللہ ایڈوکیٹ۔ راس مسعود اور احتشام علی۔ ان کے علاوہ قریباً تمام وکلاء جو ملزمین کی طرف سے پیروکار مقدمہ تھے سرکٹ ہاؤس میں موجود تھے سید فضل الرحمن سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے جنہوں نے کانپور کے معاملات میں خاص حصہ لیا ہے حسب ذیل ایڈریس پڑھا جسے نواب سید علیخان نے ایک خوبصورت صندوقچہ میں رکھکر ہز اکسلنسی کی خدمت میں پیش کیا۔

حضور والا ہم مسلمانان کانپور اس شہر میں ہز اکسلنسی کی تشریف آوری میں خیر مقدم کا ایڈریس پیش کرتے ہیں ہم اس واقعہ کو مسرت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں جبکہ حضور والا گذشتہ مرتبہ ہمارے تاریخی شہر میں اس غرض سے رونق افروز ہوئے کہ ہمارے پیارے بادشاہ ایڈورڈ ہفتم صلح کل کی یادگار کا بنیادی پتھر اپنے دست مبارک سے رکھیں۔ ہمیں اس بات کا بہت رنج ہے کہ مسجد مچھلی بازار کے متعلق ۳۔ اگست کے واقعہ نے ہمارے شہر کے امن میں خلل ڈالا ہے اور ہم ان لوگوں کی کارروائی کو ملامت اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں جنہوں نے اینٹوں کے پھینکنے سے قانون کی خلاف ورزی کی۔ یا کسی اور طریقہ سے خلاف قانون طرز عمل اختیار کیا۔ ہم حضور والا کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم مسلمانان کانپور ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ معظم کی انتہا درجہ کی قانون پر چلنے والی اور وفادار رعایا ہیں ہمیں اس امر کا بورا علم ہے نیز ہم حضور والا کے شکرگذار ہیں کہ آپ کو انسانی مصیبت اور پریشانی سے خواہ کسی قسم یا شکل کی ہو ہمدردی ہوتی ہے ہم لیڈی ہارڈنگ کی خدمت میں اس امر کیلئے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور ممدوحہ نے بیوگان اور یتیموں کی امداد کے لئے ایک گرانقدر رقم عنایت فرمائی ہم حضور والا کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں حضور کی ذات پر پورا اعتماد ہے اور ہمیں آپکے انصاف اور آپکی ہمدردی پر پورا بھروسہ ہے ہم اس یقین کو پیش نظر رکھکر ان تمام مسائل کو حضور والا کے فیصلہ پر چھوڑتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ حضور والا کو ہماری قوم کی بہترین مقاصد اور اغراض کا پورا طور پر خیال ہے۔

وایسرائے کا جواب

(بمبئی ۱۴۔ اکتوبر۔ ہز اکسلنسی وایسرائے نے جواب میں ارشاد فرمایا معزز حضرات! جو ایڈریس آپ نے ابھی پڑھکر سنایا ہے وہ میرے لئے اطمینان دہ ہے کیونکہ اسمیں نہ صرف میرے انصاف اور میری ہمدردی پر مکمل اعتماد کیا گیا ہے بلکہ جس امر کو میں بہت ہی زیادہ قابل قدر سمجھتا ہوں وہ ہمارے شہنشاہ معظم کیساتھ مسلمانان ہند کی مسلمہ وفاداری ہے اگر مجھے اس وفاداری اور آپکے اصلی جذبات پر کامل یقین نہ ہوتا تو آج میں شملہ سے کانپور نہ آتا۔ مجھے یہاں ان اطمینان دہ الفاظ کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے جو ابھی کچھ عرصہ گذرا میں نے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں بدیں مطلب کہے تھے کہ شہنشاہ معظم کی رعایا کے مذہبی اعتقادات کی نسبت گورنمنٹ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے کیونکہ آپ سب کو علم ہے کہ ترقی و تہذیب کی افزائش کیساتھ یہ بالکل ممکن ہے کہ سڑکوں، ریلوں اور نہروں کی تعمیر موجودہ مذہبی اور دیگر عمارات سے متصادم ہو جائے لیکن آپ اس بات کو بخوبی یقین رکھیں کہ گورنمنٹ ان تمام لوگوں کے مطالبات کو نہایت غور کے ساتھ سنیگی جن کے حقوق کو کچھ نقصان پہونچا ہو اور ہمیشہ مسئلہ کو ایسے طرز پر سلجھانے میں ساعی رہیگی جو تمام فریقوں کیلئے قابل اطمینان ہو آپنے لفٹنٹ گورنر کے فیاضانہ اور ہمدردانہ آمیز طرز عمل سے بھی اسی طرح واقف ہیں جس طرح میں اور وہ اس امر کو مد نظر رکھکر میں اعتماد کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مسجد کے مسئلہ کو حل کرنے میں اگر آپ بھی اسیقدر فکر کرتے جسقدر کہ ہز آنر نے کی ہے تو آپ کو اس میں ودسر جیمس مسٹن کی خواہش کو پورا کرنے میں ضرور کامیابی ہوتی اگر ایسا ہوتا تو ۳۔ اگست کا افسوسناک حادثہ ہرگز نہ واقع ہوتا اور بیوائیں اور یتامی اپنے خاوندوں اور والدین کیلئے سوگوار نہ ہوتے اب یہ ایک قصہ پارینہ ہو گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ جلد فراموش کر دیا جائیگا میں شملہ سے خاص اسی غرض کیلئے آیا ہوں کہ آپکو تسلی دوں آپنے اپنے ایڈریس میں کہا ہے کہ آپ میری نسبت یہ یقین رکھتے ہیں کہ میرے دل میں آپکی قوم کے بہترین فوائد کا خیال ہے اور اسلئے موجودہ مسائل کے فیصلہ کو میرے ہاتھ میں چھوڑنے پر رضامند ہیں بلاشبہ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ میرے دل میں آپ کی قوم کے حقوق و فوائد کا بہت کچھ خیال ہے اور میں نے اس معاملہ اور اسکے تصفیہ پر بہت کچھ غور کیا ہے عرصہ دراز تک نہایت احتیاط سے غور کرنیکے بعد میں اس فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ کم از کم ایک ۸ فٹ بلند چھجہ بنا کر اسپر دالان حسب سابق صورت میں مگر پہلے سے کسیقدر بلندی پر تعمیر کر دیا جائے اور اس طرح مسجد متعلقہ عمارت میں مداخلت بغیر اسکے زمین چھجہ میں پختہ روش کیلئے جگہ نکال لی جائیں یہ بات ... حقیقت سمجھتا ہوں کہ جس زمین پر یہ تعمیر ہوگی وہ کس کی ملکیت تصور کیجائیگی۔ مگر یہ امر لازمی ہے کہ عام پبلک نیز وہ لوگ جو ادائے نماز کیلئے مسجد میں جاتے ہیں اسے پیادہ روی کیلئے استعمال کرنیکے مستحق ہونگے مزید براں چھجہ کو اور پیادہ روی کے لئے پختہ روش کو متولیان مسجد ہی تعمیر کریں گے اور یہ تعمیر میونسپل کمیٹی کی منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہوگی۔

اب میں ان لوگوں کے متعلق جن پر ۳۔ اگست کی ہنگامہ آرائی کا الزام قایم کیا گیا تھا چند لفظ کہنا چاہتا ہوں میں آپ لوگوں کی سرپرست باپ کی حیثیت رکھتا ہوں اور آپ میرے بچوں کے برابر ہیں جب بچوں سے کوئی قصور سرزد ہو جائے تو باپ پر انتہائے محبت کے اقتضا سے سزا دینی واجب ہو جاتی ہے تاکہ بچے عقل و شعور حاصل کریں اور دوبارہ ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہوں میرا یہ خطاب آپکی ذات خاص سے نہیں ہے بلکہ اصل مخاطب وہ لوگ ہیں جن پر ارتکاب ہنگامہ کا الزام ہے اور گذشتہ دس ہفتہ سے قید بھگت رہے ہیں اگر یہ لوگ قانون شکنی کے مجرم ہیں تو بیشک انہوں نے آپکو غلطی میں مبتلا کیا ہے کیونکہ ان پر مسلمہ حکومت کے مقابلہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے اور اس طرح نہ صرف انہوں نے قانون شکنی کا ارتکاب کیا ہے بلکہ عظیم الشان اسلامی تعلیمہ کے مسلم الثبوت اصول کو بھی توڑ ڈالا ہے جس کے معتقد وہ پیرو ہونیکا انہیں دعویٰ ہے حکومت کا اقتدار قایم رکھنا گورنمنٹ کا فرض اولین ہے اور میں گورنمنٹ ہند کا حاکم بالادست ہونیکی حیثیت سے کہتا ہوں کہ یہ صورت یہ اقتدار قایم رکھا جائیگا معمولی حالت میں گورنمنٹ کا فرض تھا کہ وہ مقدمات کی پیروی جاری رکھے اور قیدیوں کو سزایاب کرائے مگر وہ بہت کچھ مصیبت برداشت کر چکے ہیں اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں میں یہاں اس غرض سے آیا ہوں کہ آپکو امن و امان اور اطمینان دلاؤں نیز میں یہ خواہش ظاہر کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں پر رحم کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے فسادی کی ترغیب دی اور نیز وہ اس تمام واقع شدہ نقصان کے ذمہ دار ہیں اور کسی رحم کے مستحق نہیں ہیں مگر چونکہ مسجد کے متعلق مشکل حل ہو گئی ہے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میں پرانی بات دہراؤں اور جو اس قدر اشتعال اور اضطراب پیدا کر دیا گیا تھا عام معافی کی تہ میں دبا دیا جائے بہرحال میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر اشتعال دلانے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک مرعی رکھا جائے تو بھی ان کے لئے اور دوسروں کیلئے غیر مستقل تقریر کی مصیبت انگیز نتائج بھی کافی سبق آموز ہونگے کہ وہ پھر ایسی غیر مآل اندیشانہ تقریریں نہ کریں آیندہ کیلئے میری یہ خواہش ہے کہ جن لوگوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے ان سب کو معافی دی جائے ... میں نے سر جیمس مسٹن اور مسٹر بیلی کو ... اور اس امر کی ہدایت کی کہ ماخوذین مقدمہ کانپور کے متعلق جو عدالت سشن کے سپرد کئے گئے تعزیرات ہند کی دفعہ (۱۴۷ و ۱۴۹) کی فوری کارروائی کی جائے مجھے اس امر کا پورا یقین ہے کہ مسجد کے مسئلہ کے حل اور فیصلہ سے جو میں نے ماخوذین کانپور کے متعلق صادر کیا ہے نہ صرف کانپور بلکہ ہندوستان کے کل اسلامی حلقوں میں امن و اطمینان پیدا ہو گا اور کانپور یا دیگر مقامات میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کیجائیگی جو گذشتہ چند ماہ کے ان ناگوار واقعات کی یاد کو کسی طرح تازہ رکھے نیز تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ... ...

[illegible]

مسلمانوں کا لیڈر کون ہو سکتا ہے؟

اسلامی اصطلاح میں لیڈر کو امام کہتے ہیں اور امام کا اطلاق بادشاہ - ہادی اور قوم کے بڑے آدمی پر کیا جاتا ہے - عرف عام میں مساجد کے ملانوں کو بھی امام کہتے ہیں - اسلام کا مدار تمام تر قرآن کریم پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سے اس مسئلہ کو حل کریں کہ مسلمانوں کا لیڈر کون ہو سکتا ہے خداوند تعالے نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو منصب امامت پر ممتاز فرمایا جیسا کہ قرآن شریف فرماتا ہے

واذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمت فاتمهن قال انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظلمین

(پ ۱ س البقرہ ع ۱۵)

اور جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انہوں نے ان کو پورا کر دکہایا تو خدا نے رضامند ہو کر فرمایا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام یعنی پیشوا بنانے والے ہیں - ابراہیم نے عرض کیا اور میری اولاد سے؟ فرمایا ہاں مگر ہمارے اس اقرار میں وہ داخل نہیں جو برسر ناحق ہوں - غور کرو خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو کچھہ حکم دئے اور وہ اس قسم کی باتیں تھیں جو روحانی و جسمانی طہارت سے متعلق تھیں - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان احکام کی تعمیل ایسی عمدگی سے کی کہ خدا نے رضامند ہو کر ان کو لوگوں کا پیشوا امام یا لیڈر بنایا - ابراہیم علیہ السلام نے بہ تقاضائے جبلت چاہا کہ ان کی نسل بھی انعام الٰہی سے محروم نہ رہے - خدا نے منظور فرمایا لیکن ظالموں کو اس انعام سے مستثنیٰ کر دیا - پس جب کوئی شخص احکام الٰہی کی تعمیل نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے کرے تو خداوند تعالے اس کو لوگوں کا پیشوا امام یا لیڈر بناتا ہے - مگر یہ عہدہ امامت اس کی نسل کے واسطے مختص نہیں کیا جاتا - اس کی اولاد و احفاد میں جو برسر ناحق ہوں وہ اس سے محروم رہتے ہیں کیونکہ ظالم و مشرک منصب امامت کے لائق نہیں -

دوسرے مقام پر ہے وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون (پ ۲۱ س السجدہ ع ۲)

اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے دین کے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے اور یہ منصب امامت ان کو اس وقت ملا جبکہ وہ کافروں کی ایذاؤں پر صبر کئے بیٹھے رہے اور اس کے علاوہ وہ ہماری آیتوں کا یقین بھی رکھتے تھے آگے ارشاد ہوتا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے اکثر حالات بہت ملتے جلتے ہیں اور اسی لئے قرآن شریف میں بار بار حضرت موسیٰ کا ذکر ہے اس جگہ بھی خداوند تعالے نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے کہ جس طرح موسیٰ کو توریت ملی اسی طرح تم کو قرآن ملا - جس طرح بنی اسرائیل کو توریت سے ہدایت ہوئی اسی طرح تمہاری امت کو قرآن سے ہوگی - جس طرح بنی اسرائیل میں بہت سے نبی ہوئے اور وہ شریعت موسوی کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہے اسی طرح تمہارے خلفاء اور تمہاری امت کے علماء اس قرآن کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہیں گے -

اس آیہ شریفہ میں تدبر و تفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند تعالے کسی شخص کو امام اسوقت بناتا ہے جب وہ احکام الٰہی کی پوری پوری تعمیل کرکے ان پر ثابت قدم ہو جائے لوگوں کو احکام الٰہی سنائے ان احکام کے مطابق ہدایت کرے - لوگوں کی ایذاؤں پر صبر کرے - اپنے آپ کو بدلوں سے بچانے کے لئے طعن و تشنیع سننے پر دلیر ہو - اور خدا کی بتائی ہوئی بات پر مستقل رہے - اللہ کی آیات پر کامل یقین رکھے -

ایک اور بات بھی اس سے نکلتی ہے اور وہ یہ ہے کہ خود امام بننے کی خواہش نہ رکھتا ہو اور نہ دن رات حصول امامت کے منصوبوں میں لگا رہتا ہے -

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں کا لیڈر وہ شخص ہو سکتا ہے جو صفات مندرجہ ذیل سے متصف ہو -

(۱) احکام الٰہی پر ثابت قدم ہو اور ان کی تعمیل خوبی و خوش اسلوبی سے کرے -

(۲) لوگوں کو احکام الٰہی کی ہدایت کرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنا مقدم فرض سمجھے -

(۳) خدا کی بتائی ہوئی بات پر مستقل رہے - قوانین شریعت کے مقابلہ میں غیر مشروع رسم و رواج اور فیشن کی پرکاہ جتنی قدر و منزلت اس کے دل میں نہ ہو -

(۴) امور خلاف شرع کے ترک کرنے پر لوگوں کے طعن و تشنیع سننے پر دلیر ہو -

(۵) اظہار امر حق پر اگر مشاکل و تکالیف پیش آئیں تو صبر سے برداشت کرے -

(۶) اللہ کی آیات پر کامل یقین رکھتا ہو -

(۷) خود لیڈر بننے کی خواہش نہ کرے اور نہ اسی اودھیڑبن میں لگا رہے کہ لوگ اسکو اپنا لیڈر تسلیم کریں -

غور کرو جو لوگ علی رؤس الاشہاد معترف ہوں کہ وہ قوانین شریعت کے نہیں بلکہ رسم و رواج کے پابند ہیں اسی طرح وہ متفرنجین المنافقین الضالین جن کا وظیفہ شب و روز نفی اسلام و اثبات تفرنج ہے کیا اس قسم کے آدمی مسلمانوں کے امام یا لیڈر کہلانے کے مستحق ہیں؟

نور الدین

از گوجرانوالہ

نجیب آباد میں میلہ رام لیلا اور صاحب کلکٹر بہادر کی بیدار مغزی

مسلمانوں کو پستی کی جانب گرتے ہوئے دیکھکر برادران وطن جابجا ان کی پریشان حالی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اس کے ثبوت کے لئے کسی عقلی استدلال کی ضرورت نہیں بلکہ مشاہدہ اس کا گواہ ہے - متعدد جگہ ایسی ہیں کہ جہاں بجائے حیوانات کی قربانی کے اہل ہنود کے ہاتوں مسلم ہستی کی قربانی ہو چکی ہے - بیشمار ایسے واقعات ہو چکے ہیں جہاں اہل ہنود نے اپنے مذہبی میلوں کو صرف اس لئے کہ مسلمان بھڑک اٹھیں وسعت دینی شروع کی ہے چنانچہ امسال نجیب آباد میں جسے مدتوں تک اسلامی ریاست ہونیکا فخر رہا ہے اور جہاں مسلمان آبادی بہ نسبت دیگر اقوام کے بہت زیادہ ہے اہل ہنود نے پیشتر ہی سے جلوس رام لیلا نکالنے کے لئے اشتعال انگیز تیاریاں شروع کی تھیں - پیشتر جلوس رام لیلا بازار موری کلو گنج سے نکلکر چوک بازار کو مڑکر مالن ندی تک جاتا تھا امسال اونہوں نے یہ انتظام کیا کہ موری کلو گنج سے جلوس قصاب خانہ کیطرف ہوتا ہوا نواب گنج سے مالن ندی تک جائے - مسلمانوں نے ہرچند سمجھایا کہ تم لوگ اتنی زیادتی نکرو مگر اہل ہنود نے ایک نفرت آمیز نہیں میں اس کا جواب دیا اسی پر بس نہیں کی بلکہ جلوس سے ایک روز پیشتر اپنے مملوکہ دیہاتوں میں ہر جگہ اعلان کرا دیا کہ کوئی ہندو میلہ دیکھنے کو خالی ہاتہہ نہ آئے مسلمان بیچارے بالکل خاموش تھے کیونکہ وہ اپنے دلمیں یہ غلط خیال جمائے بیٹھے تھے کہ ہمارے قایم مقام ممبر جو انتخاب کیوقت ہمارے روبرو اس بات کا حلف اٹھاکر کہ ہم تمہاری بھی قایم مقامی کرینگے ہم سے ووٹ حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے جذبات کی خود وکالت کرینگے مگر انہیں یہ خبر نہ تھی کہ مسلم ہستی نے ہمیشہ یہی رونا رویا ہے کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

وہ اس حقیقت سے ناآشنا تھے کہ نجیب آباد میں بھی اون کے قایم مقام قوم فروشی کر کر آنریری مجسٹریٹیوں کے عہدے حاصل کر چکے ہیں چنانچہ میونسپلٹی میں جب رام لیلا کے حامیوں نے یہ تجویز پیش کی تو سب سے اول ان مسلمان نما ممبروں نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا - تمام کمیٹی میں اس ستم آمیز تجویز کی اگر کسی نے مخالفت کی تو وہ صرف **شفاعت خان** صاحب ممبر و رئیس شہر تھے جنہوں نے اخیر تک اس کا خلاف ہی کیا - حق کی آواز گو کتنی ہی پست ہو مگر اپنی نفعت میں کسی خارجی قوت کی محتاج نہیں ہوتی ناحق پرستوں میں گو بے اثر رہے مگر انصاف پرور اور حق شناس طبقہ میں ضرور اثر پذیر ہوتی ہے - چنانچہ ۹ - اکتوبر کو جلوس نکلنے والا تھا اور ہندوؤں نے بہت شورش کر رکہی تہی - ۱۰ بجے دن تک سات آٹھ ہزار ہندو ڈنڈے بند جمع ہو چکے تھے کہ اچانک صاحب کلکٹر بہادر مع مین گارد تشریف لے آئے صاحب موصوف نے آتے ہی حکم دیا کہ اہل ہنود جلوس اسی راستہ سے لیجائیں جس سے وہ ہمیشہ لیجاتے تھے اسپر بعض ہندوؤں نے کچھہ اصرار کیا انہیں اوسی وقت گرفتار کرالیا گیا - مگر شفاعت خان صاحب نے کلکٹر صاحب بہادر سے عرض کیا کہ حضور ہم لوگ صرف ان کی زیادتی کے متحمل نہیں تھے اب ہم خود ان کے شریک ہیں اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان لوگوں کو گرفتار کراکے ان کی خوشی کو مبدل بہ رنج کیا جائے چنانچہ اس ہمدردانہ سفارش سے وہ لوگ رہا کر دئیے گئے اہل ہنود نے جلوس نہیں نکالا اور تمام دوکانیں بند کرکے شہر میں ہڑتال کر دی ہے اور ہر وقت آمادۂ فساد رہتے ہیں - مسلمانوں نے ہر قسم کی اپنی دوکانیں کھولدی ہیں ایسے نازک وقت میں صاحب کلکٹر بہادر نے جس انصاف پروری و بیدار مغزی کو کام فرمایا ہے الحق کہ وہ تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں خدا تعالے ایسے نصفت شعار حکام کی تعداد میں دن دونی ترقی عطا فرماوے آمین ثم آمین -

محمد احسان اللہ خان عفی عنہ - نجیب آبادی

۱۰- اکتوبر ۱۳ء

مدینۃ النسوان

سیام

(۱)

سیام ہندوستان زائد میں ایک خود مختار ریاست ہے وسط ملک میں خلیج سیام کے سرے پر واقع ہے بنکوک یہاں کا خاص شہر دریائے منیم کے کنارے پر ہے یہاں کے تقریباً آدھے باشندے دریا میں کشتیوں پر رہتے ہیں - دریائے منیم کی شاخ میپنگ پر ایک شہر زم بی آباد ہے۔ ذیل میں ہم ایک پنجابی مقیم سیام کا وہ مضمون درج کرتے ہیں جو اونہوں نے سیام کی طرز معاشرت پر لکھا ہے اور جس میں عورتوں کی زندگی پر بھی نظر ڈالی ہے • "ایڈیٹر"

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ سیامی عورتوں کی خوراک پوشاک اور عام طرز زندگی پر روشنی ڈالوں تاکہ پنجابی ہندو مزید واقفیت سے صحیح رائے قایم کر سکیں - میں کئی سال سے سیام میں مقیم ہوں اس لئے اس معاملہ پر دلیری سے لکھ سکتا ہوں اور جو کچھ لکھوں گا وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہوگا افسوس ہے کہ میں بوجہ علالت اس سے پیشتر اس معاملہ پر کچھ نہ لکھ سکا۔

اہل سیام کی خوراک

کپّی یا کھوئی - کپی اہل سیام کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے جسے وہ اپنی تمام خوراکوں کی سرتاج سمجھتے ہیں کھوئی کا درجہ سیام میں وہی ہے جو ہمارے ملک میں گھی کا ہے اور اس کا استعمال بھی گھی کی طرح وسیع پیمانہ پر بھاجی اور سالن روزمرہ میں ہوتا ہے کسی سیامی کے لئے کپّی کے بغیر کھانا کھانا ایسا ہی بے لذت ہے جیسا ہمارے لئے بغیر گھی کے - آپ ضرور معلوم کرنا چاہیں گے کہ کپی کیا چیز ہے اور کس طرح تیار کی جاتی ہے۔

کپی تیار کرنے کا طریق - اہل سیام کپی تیار کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں یا جھینگا مچھلی بہت سی تعداد میں پکڑ کر مشکوں میں ڈال چھوڑتے ہیں اور کچھ نمک بھی ملا دیتے ہیں - تھوڑے دنوں میں یہ مچھلی گل سڑ جاتی ہے اور اس میں کیڑا پڑ جاتا ہے جب اس کی اصلی ہیئت بالکل بدل جاتی ہے تو اسے مشکوں سے نکال کر بڑے بڑے اوکھلوں میں ڈالتے ہیں اور موسلوں سے خوب باریک کوٹتے ہیں حتیٰ کہ لاتعداد چھوٹی مچھلیاں گارے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

رنگت بو اور ذائقہ - اس کی رنگت اور بو کے متعلق کیا ذکر کیا جائے کپی کی تھوڑی سی مقدار وہ وہ سوگز تک اپنی سخت تیز بدبو کے باعث ہندوستانی انسانی دماغ کو پریشان کئے بغیر نہیں رہ سکتی - اس کی رنگت کیچڑ سی ہوتی ہے چونکہ اسے گھلا رہنے دیا جاتا ہے - اس لئے مکھیاں متواتر اس پر بیٹھتی ہیں - اور سفید سفید کرم اس کے اوپر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں - اس کے ذائقہ کے متعلق تو اہل سیام ہی جان سکتے ہیں ورنہ دوسرے لوگوں کا تو اس کا خیال کرتے ہی جی متلا جاتا ہے کپی کو صرف ادنیٰ لوگ ہی نہیں کھاتے بلکہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ بھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں - چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ عام آدمی سیامی ڈپٹی کمشنر کے گھر چاندی کے تھالوں میں رکھ کر اوپر سنہری ورق لگا کر اسے بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔

نمکین مچھلی - یہ بھی عام استعمال کی چیز ہے - ہر چھوٹی بڑی مچھلی کو چیر کر اور نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیتے ہیں - اس کی بدبو کپی سے دوسرے درجہ پر مگر خاصی تیز ہوتی ہے اور عام طور پر سفید کیڑے اس پر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

ریچھ - کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ شکاری لوگ جنگلی ریچھ کو مار کر بستی میں لاتے اور فروخت کرتے ہیں - بستی کے لوگ اس کا گوشت تھوڑا تھوڑا آپس میں بانٹ لیتے ہیں کہ اس کا سالن بڑا مزیدار ہوتا ہے۔

سانپ اور اژدہا - سانپ اور اژدہا بھی ان لوگوں کا من بھاتا کھاجا ہے - ایک دفعہ میرے سامنے ایک اژدہا جس کو دو آدمی مشکل سے اوٹھا کر لا رہے تھے چھ ٹکل (ٹکل ہندوستان کے ۱۰- آنے کے برابر ہوتا ہے) کو فروخت ہوا اور اس سے ذرا چھوٹا اژدہا چار ٹکل کو۔

بڑی مکھی اور بھنڈا - یہ بھی ان کی چاہتی غذا ہے - جنگلی بستیوں میں اکثر شام کو چھوٹے چھوٹے لڑکے گھاس پر مشعل جلاتے اور اس کے گرد کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہیں - اس آواز پر بھنڈے باہر نکلتے ہیں اور مشعل پر دھڑا دھڑ گرتے ہیں لڑکے انہیں پکڑتے اور اپنی لذیذ خوراک بناتے ہیں۔

ٹڈی مکوڑے وغیرہ - جب رات کو بارش ہو یا زیادہ اوس پڑے تو صبح چھوٹے چھوٹے لڑکے کھیتوں میں چلے جاتے ہیں اور رات کی سردی سے نیم جان ٹڈی وغیرہ کیڑوں کو آسانی سے دبوچ لیتے ہیں - انہیں سخت گھاس کے تنکے میں پروتے ہیں - پھر آٹے میں نمک مرچ ڈال کر اس میں شکار ملا لیتے ہیں اور ناریل کے تیل میں اس کے بڑے تلتے ہیں اور بڑے لطف سے نوش کرتے ہیں - اس کے علاوہ گائے - بھینس - بندر سور - مرغی - بطخ وغیرہ۔

جانور پرندے اور حشرات الارض ان کی خوراک کا کام دیتے ہیں اہل چین میں اور ان میں صرف اتنا فرق ہے کہ چینی اپنے ہاتھ سے جانوروں کو قتل کر کے کھاتے ہیں اور یہ سوائے مچھلی اور کیڑوں کے ہر جانور کو یا تو کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا کھاتے ہیں یا انتظار کرتے ہیں کہ وہ کسی بیماری یا کسی اور حادثہ سے آپ ہی مر جائے۔

مطائبات

قومی لال

رازکے پردہ میں بیٹھی چھپ کے یوں بدخواہ قوم
پردہ داری کرتی ہیں جس طرح گھونگھٹ والیاں

تھا اگر منظور پردہ تو پہن لیتے وہ کاش
چوڑیاں ہاتھوں میں اور کانوں میں تیر بالیاں

پھر نہ حکمت چل سکی جا پہنچے جب کچھ شیر مرد
مثل بیماروں کے چہروں سے جھلکنے لگی بحالیاں

پھٹ گیا القصہ پردہ کھل گیا پردے کا راز
آگیا غصہ بجیں جس وقت صدہا تالیاں

بے تکی گلگپ لگیں کرنے بروتی عورتیں
ایک الفربہ لگے دینے مہذب گالیاں

شکل بولائی ہوئی اور منہ سے بے معنی صدا
جیسے بھری کوئی بوکھل بھر کے منہ میں چھالیاں

مُردنی سی چھا گئی آخر رخ امید پر
بن گئیں یاروں کی آنکھیں مقبرے کی جالیاں

ملک میں کیا خاک ہوں سرسبز ایسی خشک مغز
ہو نہیں سکتیں ہرے پیڑوں کی سوکھی ڈالیاں

قوم پر ناقص اثر ڈالے گی یہ رفتار بد
ہوتی ہے نفرت جہاں ہوتی ہیں گندی نالیاں

ہیں یہ بدخو ہوشیار اب قوم ان سے ہوشیار
تیرے سر لانے کو ہیں کمبخت بدبختالیاں

ہے عیاں انکے رخوں کے رنگ سے رنگ فریب
ہیں نہاں انکے دلوں میں سیکڑوں غالیاں

کچھ صلے کی آرزو گھیرے ہوا اے کشاف نہیں
بیچ میں پڑ کر چلے کرنے جو یہ دلالیاں

(کشاف)

غزل نعتیہ

نتیجہ افکار گہربار نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب نواب محمد عمر خان صاحب بہادر المتخلص بہ وفا دام اقبالہم

اے صلِ علیٰ رفعت ایوان مدینہ
اونچی ہے کہیں عرش سے بھی شان مدینہ

تاریکی قسمت مری جلدی سے مٹا دے
اے روشنی شمع شبستان مدینہ

گنبد کا کلس دور سے جس دم نظر آیا
زائر یہ پکار اوٹھے کہ قربان مدینہ

لینے کو بڑھی آتی ہے اللہ کی رحمت
دیکھے تو کوئی خاطر مہمان مدینہ

ہر دم ہے یہی اس دل مشتاق کو حسرت
سو جان سے ہو جائیے قربان مدینہ

کانوں میں صدا آتی ہے یہ عرش بریں سے
ہر شان مدینہ کی ہے شایان مدینہ

دم بھر میں گداؤں کو بنا دیتے ہیں سلطان
سلطانوں کے سلطان ہیں سلطان مدینہ

کونین کی ہے جان مدینہ تو بلا شک
ہے روضہ پُر نور نبی جان مدینہ

ہر دم ہو مرے آبلہ پائی کی تراوش
سیراب رہیں خار بیابان مدینہ

پردہ نہ کھلے میرے گناہوں کا الٰہی
مل جائے مجھے گوشہ دربان مدینہ

کیا کچھ ہے وفا مرتبہ مداحِ حضرت
کرتے ہیں ملک مدح ثنا خوان مدینہ

حوادث واخبار

عالم اسلام

قسطنطنیہ کے ایک عربی معاصر سے یہ خبر معلوم ہوکر بہت افسوس ہوا کہ انجمن اتحاد و ترقی کا مسلمہ ارگن اخبار طنین حکومت نے بند کردیا۔ بعض دوسرے اخبارات بیان کرتے ہیں کہ طنین نے نظام عسکری اور معاملہ پر حملہ اور نکتہ چینی کی تھی یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ طنین کے مالک وایڈیٹر حسین جاہد بک نے اتحاد و ترقی سے اپنا نام خارج کرالیا ہے۔ آخری بیانات تصدیق طلب ہیں کیونکہ حسین جاہد بک ایک خالص ملت و قوم پرست شخص ہے اوس سے آخری حرکات کا صدور بعید معلوم ہوتا ہے۔

جہاز حمیدیہ کے کمانیر غازی رؤف بے کو سلطان المعظم نے سنہرہ مرصع عثمانی تمغہ اعزاز اور تیسرے درجہ کا عثمانی نشان عنایت فرمایا ہے جہاز مذکور کے تمام بحری افسروں اور سپاہیوں کو بھی اعزازی طلائی و نقرئی تمغہ عطا کیا گیا ہے۔

عکا اور حیفا کے درمیان حجاز ریلوے لائن کی جدید شاخ تیار ہوگئی۔ آخر اکتوبر سے اس پر روزانہ مدد ٹرینیں چلنے لگیں گی۔

خدیو مصر ۱۵ ستمبر کو قسطنطنیہ گئے تھے جہاں آپ کا استقبال سرکاری حیثیت سے نہایت خاندار طریقہ پر کیا گیا۔ خدیو ممدوح سلطان المعظم سے ملے۔ جلالت مآب نے نہایت تپاک سے گفتگو فرمائی۔ دلی محبت کا اظہار فرمایا۔ خدیو ممدوح نے بھی دعائے ترقی سلطنت فرمائی اور اپنی عقیدت و اخلاص کا اظہار کیا بعدہ خدیو ممدوح نے صدر اعظم شیخ الاسلام اور دیگر اعیان مملکت سے ملاقات کی۔

حکومت سرویا نے پندرہ سو ترکی اسیران جنگ کو رہا کردیا جو آستانہ پہونچ گئے ہیں۔ تقریباً ۵۲ ہزار ترک یونان کے یہاں اسیر ہیں۔ جو غالباً مصالحت ہوجانے پر رہا کئے جائیں گے۔

ہندوستان

ڈاکخانجات کی سالانہ رپورٹ کاروبار کی ترقی پر روشنی ڈالتی ہے۔ بمبئی پریسیڈنسی و ممالک متوسط میں تار و ڈاک کو باہم ملادینے سے کام خوش اسلوبی سے انجام پاتا رہا۔ ۲۸۰۲۹۱۸ روپیہ کا بمقابلہ سال سابق کے ۱۴۹۷۶۵۰ روپئے کے خالص فائدہ ہوا۔

قصبہ کرڈی علاقہ ریاست بڑودہ کے حجاموں نے تہور دیا تھا کہ آیندہ وہ موچیوں کے گھر کے پانی سے حجامت نہ بنائیں گے اسپر بڑی کشمکش ہوئی لیکن آخرکار موچیوں نے مان لیا ہے کہ وہ نائی پا کنوئیں سے تازہ پانی لاکر حجامت بنوایا کرین۔

صوبہ کرڈی کے اول کارکن صاحب نے کارکنوں کی بابت حکم دیا ہے کہ وہ ٹوپی کی بجائے پگڑی کا استعمال کیا کرین اور اگر کوئی ٹوپی اوڑھ کر آئیگا تو اوس کی غیر حاضری لگائی جائے گی۔

افواہ ہے کہ آنریبل مرزا عباس علی بیگ ممبر انڈیا کونسل اپنے عہدہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ریاست بڑودہ میں کسی اعلی عہدہ پر مقرر کئے جائیں گے۔

کلکتہ کو شہروں کی آمدورفت کے لئے مشرقی بنگال کے ساتھ ملحق کرنے کی بابت مسٹر او۔ سی ہیلی انجینر گرینڈ ٹرنک کینل پروجیکٹ نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ہگلی کو بذریعہ نہر کٹلی ندی سے ملایا جائے گا جسپر دو کروڑ روپیہ لاگت آئے گی اور پھر اس نہر میں اسٹیمر چلا کرین گے۔

بمبئی میں پارسیوں کے لئے ارزان کرایہ کے چھوٹے چھوٹے مگر ہوادار مکانات ایک بڑی عمارت مین بنائے جائیں گے۔ لیکن کرایہ دارون سے یہ شرط کی جائے گی کہ وہ اپنے تمام کپڑے میسرس احمدای عیسیٰ علی مالک ایمپائر بلڈنگ سے خریدین۔

گورنمنٹ ہند کی جانب سے ایک تجویز شائع کی گئی ہے کہ سرکار ہندوستان مین یکساں ماپ تول کے پیمانے جاری کرنے کی بابت ۱۸۷۱ء سے غور کررہی ہے۔ حال میں اس تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو ایک ششماہی میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

افسوس ہے کہ دوانہ بینک جالندھر نے دادوستد بند کردیا بینک مذکور کا ہیڈ آفس امرتسر میں ہے۔

توقع ہے کہ سر ادہور کر گیہ کمانڈر انچیف ہند کے آیندہ جانشین کا ماہ حال کے آخر تک اعلان ہوجائے گا۔

چہارشنبہ کو شملہ میں پنجاب سکریٹریٹ کے دفاتر بند ہوگئے مگر ہزآنر لفٹننٹ گورنر پنجاب اور چیف سکرٹری ہنوز ۲۰-اکتوبر تک شملہ میں قیام کرینگے۔

کیمبل پور میں ایک نوجوان ساہوکار جیکرند اس نامی کو ایک گاڑی والے نے کلہاڑی سے مارڈالا۔

لالہ منشی رام سکرٹری آریہ سماج انبالہ یہ خبر اخبارات میں چھپوا رہے ہیں کہ اونہوں نے ایک مسلمان طوائف کو آریہ سماج مندر میں شدہ کرکے آریہ بنالیا اور اوس کا نام دہرماوتی رکھا گیا اچھا ہوا خس کم جہان پاک۔

گذشتہ ۸-اکتوبر کو کولمبو کے ہیلتھ افیسر مسٹر رابنس نے خودکشی کرلی ہے اونہوں نے اپنا گلا کسی ہتھیار سے کاٹا اور پھر کھڑکی میں سے فوراً خود کو نیچے گرادیا لوگ فوراً انہیں ہسپتال لے گئے لیکن اون کا دم نکل گیا خودکشی کی وجہ نامعلوم ہے۔

گورنمنٹ ہند نے ممالک متحدہ کے کاشتکارون کو بوجہ قحط سالی ۳۰ لاکھ روپیہ کی امداد دینی منظور کی ہے۔

نینی تال کے قریب ایک خوشنما پہاڑی پر فوجی سپاہیوں کے لئے رائل آرمی ٹمپرنس سوسائٹی کی جانب سے ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک مکان تعمیر کرنے کی تجویز ہورہی ہے جسکی بابت گورنمنٹ ہند نے کہا ہے کہ اگر سوسائٹی مذکورہ پینسٹھ ہزار روپیہ جمع کرلے گی تو سرکار بھی بقیہ لاگت یعنی ۳۵ ہزار روپیہ عطا کرے گی۔

ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ نے اُن زنانہ طالبعلموں کو جو ایف اے پاس کرنے کے بعد میڈیکل کالج دہلی میں جو عنقریب کھلنے والا ہے داخل ہونا چاہین ۳۰-۴۰ روپیہ کے اٹھارہ اسکالرشپ عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لوکل گورنمنٹیں ان وظائف کو جو اون کے حصہ میں آئیں گے تقسیم کرینگی۔

پانیر الہ آباد کو لندن سے تار پہونچا ہے کہ نامہ نگار اکسپریس کے بیان کے مطابق ملائے شمالی لینڈ نے مسٹر کارنیلڈ کی لاش قبر سے نکالکر شرمناک طور پر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے۔

امپریل دہلی کا انجنیرنگ اسٹاف یکم نومبر سے کیمپ میں جو جنوبی حصہ میں واقع ہے سکونت پذیر ہوگا۔

حوادث محلیہ (لوکل)

بابو بندرابن صاحب ڈپٹی کلکٹر بجنور ۲-نومبر ۱۹۱۳ء سے ایک ماہ کی رخصت پر جانے والے ہیں جناب مسٹر سید عین الدین صاحب علیگڑھ سے امتحانی ڈپٹی کلکٹر ہوکر بجنور تشریف لائے۔

۱۹-۲۰-اکتوبر کی درمیانی رات کو تقریباً ڈھائی بجے محلہ قصبہ میں ایک جاٹ کے مکان میں آگ لگی۔ نقصان کا صحیح اندازہ نہیں معلوم ہوا ایک حاملہ عورت جلکر مرگئی۔

ٹریننگ کلاس بجنور کے پیوپل ٹیچرون نے اضافہ وظیفہ کے لئے ایک درخواست ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور میں گذرانی تھی۔ پیوپل ٹیچرون کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ درخواست نامنظور کی گئی ہے۔ اس وقت ان ٹیچرون کو چھ روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملتا ہے جو موسم کی حالت کو دیکھتے ہوئے گذران کے لئے کسی طرح کافی نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اب پھر غور کرے گا اور تنخواہ میں ضرور کچھ اضافہ کردے گا۔

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد حسن پرنٹر و منیجر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

299

رجسٹرڈ حرف اے نمبر ۵۸۵

مسلمانون کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

ہر ماہ انگریزی کی ۷ - ۱۵ - ۲۳ کو شائع ہوتا ہے

تمام درخواستین و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) "ہندوستان" ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

وائنا۔ ۱۸۔ اکتوبر۔ آسٹریا ہنگری کے سفیر متعینہ بلغراد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سرویا کو نہایت زور کے ساتھ ڈپلومیٹک طریقہ پر اس امر سے مطلع کردے کہ سروی افواج کو فوراً البانیہ خالی کردینا چاہئے جرمنی نے بھی اسی قسم کا مطالبہ پیش کیا ہے۔

سالونیکا۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ آج شام قسطنطین ولیعہد یونان نے ڈراما میں آکر فوجوں کا جائزہ لیا اور نیجر بزدیر موٹر قوالہ گئے جہاں فتح کی یادگار میں ایک محراب بنائی گئی ہے۔ سڑکوں پر دوطرفہ مخلوق صف بستہ اور نعرہ ہائے خیر مقدم بلند کررہی تھی۔

لندن۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ سرویہ نے دول یورپ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنی فوجوں کی واپسی کا حکم جاری کردیا ہے۔

وائنا۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ حکومت نے سروی فوج کی فوری واپسی پر اصرار کرنے میں امن یورپ بلکہ امن عامہ کے فوائد کا بہترین لحاظ رکھا ہے۔

ایتھنز۔ ۲۴۔ اکتوبر۔ ٹرکی اور یونان میں گفتگو مصالحت نہایت خوشگوار طریقہ پر جاری اور قریب بہ انجام ہے۔

لندن۔ ۲۲۔ اکتوبر۔ بلغاری فوجیں تھریس کے اون مقامات پر قبضہ کرنے کی غرض سے بتدریج بڑھ رہی ہے جو بلغاریہ کو دئے گئے ہیں اور قسطنطنیہ کے فوجی حکام اس غرض کو ملحوظ رکھ رہے ہیں۔ کرد ہاں کے مسلمان باشندوں کو جو بلغاریوں کی رعایا بننے پر سخت ناراضی ومخالفت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس امر کی ترغیب دیں کہ بلا مزید مقابلہ کے بلغاری حکومت کو تسلیم کرلیں۔ بلغاری فوجوں نے مقامات مصطفی پاشا اور ملکا ترنوا۔ کو سمیٹ لین کے برابر پایا۔ دریائے ارداکے جنوبی مواضعات برابر جل رہے ہیں۔ کیونکہ خالی کرتے وقت باشی بزوق اونہیں آگ لگاگئے ہیں۔

بلغراد۔ ۲۶۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ سے تمام سروی فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔

دولت ایران

طہران۔ ۲۰۔ اکتوبر۔ گذشتہ ششماہی کی بابت ایران کی بحر کینہ جنگل کے محاصل میں ... ہزار پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ جنوبی علاقہ کی آمدنی میں اضافہ کی شرح ۳۲ فیصدی ہے۔

طہران ۲۲۔ اکتوبر۔ کرنل مریل نامی ایک امریکن کا تقرر عمل میں آیا ہے کہ وہ شیراز میں گورنر جنرل صوبہ فارس کیلئے ایک ہزار جنگجو کی جمعیت مرتب کرے جو سونٹش جنڈرمہ کیساتھ ملکر کام کرے گی۔

حوادث واخبار

چند روز ہوئے ایک باغیانہ اشتہار بنارس کے بعض گلی کوچوں میں چسپاں پایا گیا۔ پولیس نے خبر پاتے ہی بسرعت تمام اوسے اوکھاڑ دیا یا مسخ کردیا ہو جاکی تعطیل میں کلکتہ سے آنے والے ایک طالبعلم کی خانہ تلاشی بھی گئی اور چند مکانات کی تلاشی بھی لی گئی جہاں بیان ہوا ہے کہ کوئی مشتبہ چیز نہ نکلی۔ نتیجتاً پولیس نے ملکیوں کو واپس کردی۔

نواب صاحب پالن پور نے اپنی ریاست میں ۱۴ سال سے کم عمر کے بچوں کو سگرٹ وحقہ پینے کی ممانعت کردی ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں ... جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

... لائٹ ریلوے لیمیٹڈ کو ... ریلوے کے جنکشن ... سے کشمور تک ۱۷ ۱/۲ میل لمبی ایک شاخ ریلوے کی تعمیر کرنے کی منظوری دی گئی ہے یہ لائن ۲ ۱/۲ فٹ چوڑی پٹری پر ہوگی۔

گورنمنٹ ہند نے ممالک متوسط کی گورنمنٹ کو ۵ لاکھ روپیہ اور اجمیر میرواڑہ کی گورنمنٹ کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ تقاوی تقسیم کرنے کے لئے عطا کیا ہے۔

اخبار سبیل الرشاد قسطنطنیہ کے ایڈیٹر ایس۔ ایم۔ توفیق بے آجکل رنگون میں مقیم ہیں صاحب موصوف مشرقی ممالک کے مسلمانوں کے حالات وخیالات سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے مشرقی ممالک کا دورہ کررہے ہیں۔

یکم اپریل سے ۲۰ ستمبر تک ہندوستان کی سرکاری اور گارنٹی شدہ ریلوں کو ۲۶ کروڑ نوے لاکھ ۶۵ ہزار چار سو روپیہ آمدنی ہوئی جو سال گذشتہ سے تخمیناً ایک لاکھ روپیہ کم ہے۔

کوشش کی جارہی ہے کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں بمقام ہزاری باغ موٹر سائکلوں کی ایک دوڑ جس کا چکر ۸۰ میل ہو کرائی جائے۔ مہاراجہ صاحب ٹکاری نے ۵۰۰ روپیہ کا پہلا انعام پیش کیا ہے۔

۲۰۔ اکتوبر کو کوئٹہ میں خوب بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ اور بالائی پہاڑوں پر کسی قدر برف بھی نظر آئی۔

بنگلور میں ایک شخص مسمی کرشن دیونائک نامی پر دغابازی کے آٹھ مقدمات دائر ہیں ان میں سے دو مقدمات تو فیصل ہوچکے ہیں جن میں سے ایک الزام کے لئے دو سال دوسرے کے لئے ایک سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ دوسرے چھ مقدمات معرض التوا میں ہیں۔

بمبئی میں ایک جیب کترا گرفتار کیا گیا ہے جس نے مسروقہ اشیا کو نگل جانے اور پھر نکال لینے میں کمال حاصل کرلیا ہے مشق کرنے سے اس کے سینہ میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے کہ وہ گھڑیاں۔ بٹوے وغیرہ معمولی جسامت کی چیزیں بلا تکلیف نگل جاتا اور کئی کئی روز کے بعد صحیح سلامت باہر نکال لیتا ہے۔

گذشتہ جون میں ملتان کی میونسپل کمیٹی نے بیرون لاہوری دروازہ ایک مدرسہ صنعت و حرفت کھولا ہے۔

میرٹھ میں فوجی احباب کی مشق نشانہ بازی میں کل ایک ہزار ستاون انگریز اور ہندوستانی شریک ہوئے۔ ہندوستانیوں میں سے دو گورکھے دو مسلمان لانس داور دو ہندو احباب نے انعامات حاصل کئے۔

بمبئی کے حکام نے آخری وقت میں حاجیوں کے دو جہازوں کو سند معائنہ دینے سے انکار کردیا جس کی وجہ سے کثیر التعداد حاجی بندرگاہ سے روانہ نہ ہوسکے۔ تقریباً ۸۰۰ حاجی بمبئی میں پڑے مارے پھر رہے ہیں۔ کمشنر صاحب پولیس ان لوگوں کو واپسی تک مکانات بہم پہنچا دینے کی فکر میں ہیں۔

اس سال بمبئی بندر سے قریب ۱۸ ہزار حاجی روانہ ہوسکے ہیں۔ سال گذشتہ میں ان کی تعداد ۲۰ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ گذشتہ جمعرات کو حاجیوں کی ایک جماعت دخانی جہاز موسومہ کویت پر جدہ یا کامران کی جانب روانہ ہوئی یہ عرب جہاز راں کمپنی کا تیز رفتار جہاز ہے اس میں تقریباً ۱۳۰۰ حاجی سوار ہوگئے ہیں

رائل پبلک سروس کمیشن کے آئندہ سرمائی اجلاس میں تین ممبران کی شہادت بطور گواہ نہ لی جائے گی۔

۲۲۔ اکتوبر کو کوئلہ کی کان موسومہ پراسی واقعہ علاقہ رانی گنج بنگال میں اشتعال کا حادثہ ہوا۔ جس سے تمام کان میں آگ لگ گئی ہے۔

حیدرآباد دکن میں علاقہ صرف خاص کی جانب سے ایک یتیم خانہ اسلامیہ غالب الدولہ مرحوم کے مکانات میں تعمیر ہوگا۔ اس کے انتظام واہتمام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس کے معتمد محمد احمد صاحب فنی مقرر کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کے محکمہ ڈاکٹری کے عہدہ دار کرنیل آر۔ ایچ۔ ایلیٹ نے میڈیو پوس ہاسپٹل واقع نیویارک میں آنکھوں کے ایک ایسے مریض کا علاج عمل جراحی سے کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جسے امریکہ میں بالکل لاعلاج تسلیم کیا جاتا تھا۔ چار مریضوں کو صحت ہوچکی ہے۔

اخبار ڈھاکہ ہیرالڈ لکھتا ہے کہ اسٹرن بنگال ریلوے کی شاخ مابین ڈھاکہ ومیمن سنگھ پر مقام امرت گنج روڈ ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان رات کے وقت تین بھینسے ریل گاڑی کے نیچے آکر کٹ گئے اور گارڈ وڈرائیور کو مطلق اس حادثہ کی خبر نہ ہوئی جب میمن سنگھ میں گاڑیاں دہوئی جانے لگیں تو ایک آدمی کی انگلی دستیاب ہوئی تب حادثہ کا پتہ لگایا گیا۔

انگلستان کے پوسٹ ماسٹر جنرل مسٹر سیموئیل مینگار ڈین کے ڈاکخانہ میں بغرض معائنہ تشریف لے گئے تو دیکھا کہ صدہا عورتیں منی آرڈر پوسٹل آرڈر اور کاغذات پنشن کے عہدہ کرنے میں مصروف ہیں صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی سادہ کام ہے کیا یہ مشین سے نہیں ہوسکتا اس کے جواب میں مسٹر فوسن نے جو اس محکمہ کے چیف کلرک ہیں کئی دیگر ماتحتان فن کی نصرت سے ایک مشین تیار کی ہے جس سے ڈاکخانہ مذکور میں مطلوبہ تجربہ کام لیا جارہا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ کوئی شخص جینیوں کے مندر واقع کوہ آبو میں چرمی جوتے اوتارے بغیر داخل نہ ہوا کرے اسپر بمبئی کے جینیوں نے ایک خاص جلسہ کرکے اظہار شکرگذاری کیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے حکم جاری کیا گیا ہے کہ تحصیل گوجرانوالہ کے دو محفوظ جنگل جھیرا اور کیکرانوالی جنکا رقبہ ۲۸۲۔ اور ۳۱۔ ایکڑ ہے فروخت کردئے جائیں۔

ایک پریس کمیونک کے ذریعہ سے اطلاع دی گئی ہے کہ حضور ملک معظم نے آنریبل مسٹر جسٹس آشوتوش چودہری عارضی اڈیشنل جج ہائیکورٹ کلکتہ کو اوس جگہ پر مستقل کردیا ہے جو سر ریچارڈ ہرنگٹن کی پنشن پانے سے ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۳ء کو خالی ہوگی۔

بنگال کے ہندوؤں کی قائمقام انجمن بھی فیصلہ کانپور کے متعلق حضور ویسرائے کے شکریہ کے رزولیوشن پاس کررہی ہیں۔ کالی گھاٹ ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں بھی لارڈ ہارڈنگ کے شکریہ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اور بنگال کے ہندوؤں کا ایک عام قائم مقام جلسہ منعقد کرنے کی تجویز ہورہی ہے

انتظام کی موجودہ حالت کے مطابق سر او مور کریگ موجودہ سپہ سالار افواج ہند ۷ مارچ ۱۹۱۴ء کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوں گے۔

لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے گذشتہ ہفتہ کے دن بریلی میں اضلاع قسمت مذکور کی ایک کانفرنس ... خشک سالی پر غور وبحث کرنے اور ضروری تدابیر سوچنے کے لئے منعقد کی جس سے معلوم ہوا کہ اگر موسم سرما میں بارش ہوگئی تو صرف ضلع بدایوں میں باقاعدہ امداد قحط کا کام شروع کرنا پڑے گا۔ تقسیم تقاوی اور التوائے مالگذاری کا کام وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔

تقریباً دس بارہ روز کا عرصہ ہوا کہ اوٹاکمنڈ کے ایک ہوٹل میں مسافر شوربا کھانے کے بعد سخت بیمار ہوگئے ہوٹل سرجن فوراً طلب کیا گیا جس نے زہر کا

351

اخبار

مدینہ

بجنور

یکم نومبر ۱۹۱۳ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

فہرست مضامین

عید اضحی اور مسئلہ گاؤکشی

عید اضحی پر قربانی اسلام کا ایک مذہبی رکن ہے اور کسی سچے مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہوسکتا قربانی گائے۔ اونٹ۔ بکری اور بھیڑ وغیرہ کی کی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ ہندوستان میں گائے کی قربانی ذاتی نفع کے علاوہ اقتصادی حیثیت سے بھی مفید سمجھی گئی ہے اس وجہ سے مسلمانان ہندوستان گائے کی قربانی زیادہ کرتے ہیں۔

اب سے پچاس ساٹھ سال اودہر گائے کی قربانی کے متعلق ہندو مسلم اقوام میں کبھی کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا بلکہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ ہندو مسلم اپنے اپنے مذاہب کے ارکان کو اپنی اپنی جگہ اتحاد و اتفاق سے ادا کرتے رہے۔

پچاس سال ادہر سے بعض متعصب اقوام ہند نے ہندو مسلمانوں میں مخالفت پیدا کرنے کے لئے ایک عجیب رنگ دیدیا ہے یعنی یہ کہ گائے کی عظمت کو ہندو دہرم میں بہت زیادہ بڑھا کر دکھایا ہے اور ہندوؤں میں گائے کی قربانی یا ذبح کے خلاف اشتعال پیدا کیا گیا۔

ہم اس وقت اس مسئلہ پر ہندوؤں کے مذہبی نقطہ خیال سے بحث کرنا نہیں چاہتے کہ اس قسم کی بحث تجربہ سے غیر نافع ثابت ہوئی ہے البتہ صورت موجودہ پر ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک تنقیدی نظر ڈالیں۔

گاؤکشی کا رواج مسلمانوں میں ایک مذہبی حیثیت رکھتا ہے اور جب سے ہندوستان میں مسلمان آئے ہیں اوس وقت سے برابر اس شعار مذہبی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس شعار مذہبی میں کوئی بدعت نہیں کی اور نہ اون کا یہ منشا ہے کہ اس سے ہندو قوم کے جذبات کو نقصان پہنچا جائے یا اس سے اون کی دل آزاری ہو۔

چند سال ادہر سے متعصب برادران وطن کی بدولت گاؤکشی کے مسئلہ پر نہ صرف زیادہ رد و قدح ہونے لگی ہے بلکہ جابجا عید اضحی کے موقع پر فسادات بھی ہوتے رہے ہیں اور ہر سال اس قسم کے فسادات کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات روز بروز کشیدہ ہوتے جاتے ہیں اور بعض ناعاقبت اندیش اس قسم کے واقعات اور مذہبی رنگ آمیزیوں سے اوس میں اور اضافہ کر رہے ہیں۔

چند روز سے ہمارے کانوں میں یہ آواز آرہی ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور چونکہ گاؤکشی کا مسئلہ ہی ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے منافرت بڑھ رہی ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ گاؤکشی چھوڑ دیں تاکہ ہندو مسلم ایک ہو جائیں۔

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا مسئلہ ایک ایسا ضروری و مفید مسئلہ ہے جس سے کوئی ہواخواہ ملک انکار نہیں کرسکتا۔ ہندو و مسلم ملک ہندوستان کے دو فرزند ہیں اور دو ہموطن بھائیوں کا ملکی ترقی اور اپنی زندگی کو عمدہ بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کریں۔

ممکن ہے ایک حد تک لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ گاؤکشی کا انسداد ہندو مسلم اقوام کے تعلقات میں خوشگوار نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو اور جس امید سے اس امر پر نگاہ ڈالی گئی ہے وہ ایک حد تک پوری ہو جائے۔ لیکن جب ہم اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں تو نہ صرف اس کے نتائج ہی مایوس کن دیکھتے ہیں بلکہ بعض افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ مدبران ملک و قوم نے ہندو و مسلم اقوام کے اتحاد کو ایک ایسی کمزور و بے حقیقت شے پر مبنی سمجھ لیا ہے جو حقیقتاً اس سے بہت بُعد رکھتی ہے گاؤکشی کا مسئلہ فی نفسہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ مسلمان اس شعار کو کسی کی دل آزاری یا تکلیف کے لئے نہیں بلکہ ایک مذہبی رکن ہونیکے لحاظ سے ادا کرتے ہیں اس لئے ایک مذہبی نقطہ خیال پر مبنی مسئلہ کو کسی قوم کی دل آزاری سے کیا تعلق ہوسکتا ہے۔

ہمیں زیادہ افسوس ہے اون اکابران قوم کی دور اندیشی پر جنہوں نے اس مسئلہ پر غائر نظر ڈالنے سے پہلے یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ ہندو مسلم اقوام کے تعلقات کی خوشگواری انسداد گاؤکشی پر موقوف ہے۔

جو اصحاب ہندو و مسلم اقوام کی حالت موجودہ سے پورے طور پر واقف ہیں اور ان کے اقتصادی تمدنی تجارتی اور مذہبی تعلقات پر کافی عبور ہے وہ اس مسئلہ پر اچھی طرح تبصرہ کر سکتے ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ گاؤکشی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہندو مسلمانوں کے تعلقات پر کوئی خاص اثر ڈالتی ہو البتہ یہ ضرور ہے کہ جو لوگ اتحاد کے خواہاں نہیں ہیں انہوں نے مخالفت کو دیرپا بنانے کے لئے منجملہ دیگر وجوہ کے گاؤکشی کو بھی ایک سبب بنا دیا ہے اور جہاں دوسرے اسباب مخالفت میں اشتداد پیدا کرتے جاتے ہیں وہاں گاؤکشی بھی اس کا سبب بن گیا ہے۔

ہمیں گاؤکشی کے مسئلہ سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہم اسکو اسلام کا اس حیثیت سے جزو ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ہمارا مذہبی فرض ادا نہ ہوگا اس لئے اگر اکابران قوم کو اس کا وثوق ہے کہ گاؤکشی کے انسداد سے ہندو مسلم اقوام کے تعلقات مخالفت یکجہتی و اتحاد سے بدل جائیں گے تو ہم بڑی خوشی سے اس کے لئے تیار ہیں اور سب سے پہلے ہم وہ شخص ہوں گے جو انسداد گاؤکشی کے لئے کمر ہمت چست کرکے اوٹھ کھڑے ہوں گے لیکن ہمیں اس امر کا یقین دلانا ضروری ہے کہ اس انسداد سے یہ مقصد بوجہ تام حاصل بھی ہو جائیگا اور پھر آئندہ کوئی ایسی صورت پیش نہیں آئیگی کہ اتحاد و یکجہتی شکستہ ہو جائے۔ اور پھر ہم نہ ادہر کے رہیں اور نہ اودہر کے۔

اگر ہم نے اکابران قوم کے کہنے سے گاؤکشی کو بند کر دیا اور اپنی اقتصادی زندگی کو ایک بڑا نقصان پہونچایا اور پھر بھی مقصد برآری نہ ہوئی اس سے زیادہ افسوس کا موجب ہمارے لئے کوئی نہیں ہوسکتا۔

ہم اتحاد و یکجہتی کے دل سے خواہاں ہیں اور اتحاد اقوام کے مسئلہ کو ہم ملک و اقوام کی ترقی کا ایک بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں لیکن اوس کے موجودہ اسباب سے ہمیں کلی اتفاق نہیں اس لئے گاؤکشی کو بند کیا جائے تو اوس کے ساتھ ہی ہندو اقوام کا فرض ہوگا کہ وہ چھوت چھات کے مسئلہ کو بھی دفن کر دیں تاکہ ہم ایک کمزوری قبول کرنیکے ساتھ اوس ذلت سے توبچ سکیں جو ہندو اقوام سے ہمیں چھوت چھات کی بدولت اوٹھانی پڑتی ہے اور ایک ہندو شریف مسلمان کو نجس عین سمجھ کر اوس سے ہاتھ ملانا یا جسم کے کسی حصہ کو اوس سے چھو جانا گناہ عظیم تصور کرتا ہے۔

ہمارے نزدیک ہندو و مسلم اقوام کے باہمی اختلافات کا بڑا سبب چھوت چھات کا مسئلہ ہے اگر ہندوستان سے یہ ناپاک رسم دور ہو جائے تو تمام کمزوریاں آسانی سے رفع ہو سکتی ہیں اور اس صورت میں گاؤکشی کا انسداد بھی خود ہی ہو جائیگا۔ امید ہے کہ سبران قوم اس خصوص پر ایک نتیجہ خیز غور سے کام لیں گے۔

ہماری آرزو اور دلی آرزو یہ ہے کہ ہندو و مسلم اقوام جو ہندوستان کی دو بڑی اقوام ہیں۔ ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر زندگی بسر کریں اور اپنی از دست رفتہ عزت۔ وقعت اور عظمت واپس لا سکیں۔ اس لئے سردست اسکے لئے ہمیں صرف اتنی کوشش کرلی چاہئے کہ دونوں قومیں باہمی دل آزاری کے خیال کو اپنے قلب سے نکال کر پھینک دیں اگر کسی قوم کے کسی فعل سے دوسری قوم کے جذبات کو صدمہ پہونچتا ہو تو اوس سے احتراز واجب ہے اسی طرح اگر کسی موقع پر کوئی مخالفت پیدا ہو تو کسی غیر ملکی ثالث کے بجائے دونوں قوم کے معتمد متفقہ رائے سے اوسکو طے کرلیں۔ مسئلہ قربانی کے متعلق سردست اتنی اصلاح کافی ہوگی کہ جن مقامات پر ہندو آبادی زیادہ ہو وہاں گائے کی قربانی نکریں اور کسی دوسری جگہ قربانی کے فرض کو ادا کریں یا ایسی مقامات پر کریں تو اخفا و احتیاط سے کام لیں کہ ہندو قوم کو اوسکی اطلاع نہ ہو سکے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ بعض مقامات پر متعصب ہندو اور مسلمان افراد گائے کی قربانی اور اوسکا انسداد محض دل آزاری کے خیال سے انجام دیتے ہیں اگر ایسے موقعوں پر صلح کل افراد قوم باہمی حسن سمجھ سے کام کر لیا کریں تو معاملہ بہت جلد طے ہو جائے۔

ہماری غرض اس سے یہ ہے کہ سب سے پہلے دل آزاری کے اسباب کا قلع قمع کیا جائے تاکہ اقوام کے جذبات

ریڈیم

ایک عجیب و غریب قیمتی دھات

دنیا میں خداوند تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں عبث و بیکار نہیں بلکہ ہر ایک چیز اپنے اثرات، خواص اور قوت کے اعتبار سے جل جلالہٗ خدائی کی ایک بے نظیر قدرت کی مظہر ہے۔

یوں تو تجربات و مشاہدات آئے دن عجیب و غریب اشیاء کے وجود و خواص اور قوتوں سے واقف بناتے رہتے ہیں لیکن پچھلے سالوں میں ایک عجیب و غریب چیز دریافت ہوئی ہے جس کے اعجاز نما کرشموں، قوتوں اور خواص نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے یہ ایک دھات ہے جس کا نام ریڈیم ہے۔

ریڈیم کیا ہے یہ وہ عجیب و غریب دھات ہے جس کے نام سے ہندوستانیوں کے کان بہت کم آشنا ہوں گے۔ اس دھات میں یہ خوبی ہے کہ اس پر کسی قسم کا تصرف کئے بغیر وہ قوت موجود ہے جو آج تک کسی معدنی دھات میں نہیں پائی گئی۔ پروفیسر [illegible] کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس دھات میں اس قدر حرارت ہے کہ نصف پونڈ ریڈیم سالٹ ہر گھنٹہ اس قدر حرارت خارج کرتا ہے جس قدر کہ [illegible] مکعب فٹ [illegible] سے پیدا ہوتی ہے اور یہ حرارت غیر محدود زمانہ تک [illegible]۔

پروفیسر موصوف کا بیان ہے کہ ریڈیم نے اس امر کو بآسانی حل کر دیا ہے کہ سائنس کا یہ اصول صحیح نہیں ہے کہ کوئی نتیجہ یا تغیر پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک دوسری طاقت نتیجہ یا تغیر کے پیدا کرنے میں صرف نہ ہو۔ جیسا کہ گیس، تیل اور بجلی کے صرف ہونے سے روشنی پیدا ہوتی ہے لیکن ریڈیم بالکل صرف نہیں ہوتی اور گرمی و روشنی اس سے ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ اس دھات نے جہاں سائنس کے مذکورہ بالا مسئلہ اصول کو بیکار ثابت کر دیا ہے وہاں ایک مذہبی مسئلہ کو بھی صاف کر دیا ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگ خدا کے لئے ایک ازلی مادہ کے وجود کو ضروری تسلیم کرتے ہیں جو ریڈیم کے وجود سے ایک غیر مثبت امر ہو گیا ہے۔

ریڈیم کے افعال و خواص ریڈیم ایک ایسی حرارت و روشنی کی جامع دھات ہے کہ ہر وقت حرارت و روشنی چھوڑتی رہتی ہے اس کی روشنی کی لہریں اس قدر تیز ہوتی ہیں کہ اگر ان کو بیریم پلیٹنو سائنائیڈ یا زنک سلفائیڈ کے بنائے ہوئے پردہ پر چھوڑا جائے تو تمام پردہ فاسفورس کی جیسی روشنی سے جگمگا دکھتا ہے۔ ریڈیم کی روشنی اگرچہ پردہ تک آتی ہوئی محسوس نہیں ہوتی لیکن جس وقت اس کی روشنی پردہ سے جا کر ٹکراتی ہے تو تمام پردہ روشن ہو جاتا ہے۔

پروفیسر سر ولیم کروکس نے خوردبین سے اس کا تماشہ کیا۔ اون کا بیان ہے کہ روشنی کے پردہ پر گرنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نہایت زور شور سے گولہ باری ہو رہی ہے اور بم کے گولے گر گر کر پھٹ رہے ہیں اور روشن ہوتے جاتے ہیں۔

پروفیسر موصوف کہتے ہیں کہ انہوں نے صرف ذرہ بھر ریڈیم سالٹ سے تجربہ کیا تھا جس سے اون کی اونگلیاں تک اس قدر متاثر ہو گئی ہیں کہ پردہ کے قریب اون کو لانے سے پردہ روشن ہو جاتا ہے۔

یورنیم بھی اگرچہ ایک چمکدار دھات ہے اور اون کی شعاعیں بھی اس قابل ہوتی ہیں کہ ان سے ذکی الحس شیشوں کو متاثر کر دیا جائے لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ریڈیم دھات کی قوت یورنیم دھات سے ۵ لاکھ گنی زیادہ ہے۔

جسم حیوانی پر ریڈیم کا اثر ریڈیم کے چند ذروں کی شیشی اگر جسم حیوانی کے قریب چند گھنٹے یا کوٹ کی جیب میں رکھدی جائے تو جسم پر ایک بڑا چھوٹا زخم ہو جاتا ہے یعنی اوس کی تیز شعاعیں اپنی قوت سے جلد کے بالائی اور اندرونی پردوں کو گلا دیتی ہیں۔ اس کی شعاعوں کا تموج نظام عصبانی پر بہت زیادہ پڑتا ہے اور اس لئے ایسے کیڑے مکوڑوں کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے جن کے اعصاب جسم میں گوشت کے اندر محفوظ نہیں ہیں اور اسی وجہ سے وبائی کیڑوں کے ہلاک کرنے کے لئے ایک بہترین چیز ہے اور ریڈیم اون امراض کے معالجہ کے لئے بہت مفید ہے جو جسم میں کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہوں۔ مثلاً امراض سرطان، تپ دق۔ اور تمام جلدی امراض۔

اخبار ڈیلی میل لندن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مڈل سیکس ہسپتال میں گذشتہ ششماہی کے اندر سرطان کے کئی پرانے مریضوں کا علاج ریڈیم سے کیا گیا جس میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی مریضوں پر عمل جراحی کرتے ہوئے معالج کے عملہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ہم نے اگرچہ مرض کا کامل علاج نہیں کیا لیکن ترقی ضرور کی ہے اور ریڈیم کی شعاعوں سے اوس سرطانی ابھار کو جو خوردبین سے دیکھا گیا ہے حیرت انگیز طریقہ پر دبا دیا ہے۔

اخبار مذکور کا نامہ نگار اپنے مضمون میں چند مریضوں کی کیفیت بھی حسب ذیل الفاظ میں درج کرتا ہے۔

(۱) مقام ڈوور ایک ۷۲ سالہ شخص ۲۔ اگست کو اسپتال میں داخل ہوا۔ اس کے کوئے (حلق کے اندر) کے پیچھے ایک سرطانی ابھار گوشت کا تھا جس سے ناک اور حلق کے پیچھے رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کی قوت شامہ بالکل زائل ہو گئی تھی نہ وہ ناک سے سانس لے سکتا تھا اور نہ کان سے سن سکتا تھا کیونکہ اس لحمی ابھار نے ہوا کی اوس نالی کو بھی بند کر دیا تھا جو حلق کو کان سے ملاتی ہے۔

اس مریض کا علاج اس طرح کیا گیا کہ ایک پلاٹینم کی نلکی جس میں ۸۲ ملیگرام (ملیگرام ۱/۱۲ رتی) ریڈیم تھی۔ لحمی ابھار میں داخل کی اور ۱۲ گھنٹے تک اوسکو وہیں چھوڑ دیا۔ پانچ روز کے اندر وہ لحمی ابھار بہت گھٹ گیا قوت شامہ بھی بحال ہو گئی۔ اور مریض سانس بھی لینے لگا ۱۶ ستمبر کو دوبارہ مریض کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ لحمی ابھار بالکل جاتا رہا ہے اور مریض کی سماعت بالکل بحال ہو گئی ہے۔ صحت کے بعد مریض کو رخصت کر دیا گیا۔

(۲) ایک عورت جس کی عمر ۲۵ سال کی ہے اسوقت تک اسپتال میں موجود ہے اسکی آنتی ران کی ہڈی سے پیٹ کے درمیان تک ایک بہت بڑا ابھار تھا بارہ دن ہوئے کہ اس ابھار میں شگاف دیا گیا۔ اور اسپتال کی تمام ریڈیم جس کی تعداد (۱۴۴) ملیگرام تھی۔ پلاٹینم کی نلکی کے ذریعہ شگاف میں داخل کر دیگئی۔ ۲۴ گھنٹہ تک مریضہ کو اسی حالت میں رہنے دیا گیا۔ ریڈیم کے داخل کرنے سے پہلے عورت کا وزن ۵ سٹون ایک اونس تھا لیکن ریڈیم داخل کرنے کے بعد دوسرے روز وزن کیا گیا تو ۷ سٹون ۱۰ اونس وزن ہو گیا اور ابھار کی جسامت بھی دوسرے ہی روز آدھی رہ گئی۔

(۳) ایک مریض جس کی زبان میں سرطان تھا اور جس کے مرض کو لندن کے مخصوص العلاج اسپتال میں ناقابل جراحی ٹھہرایا تھا۔ ۲۱ جولائی کو اسپتال مذکور میں داخل ہوا اس کی زبان کے نیچے بھی ۲۰۲ ملیگرام ریڈیم داخل کی گئی ۲ ہفتہ کے بعد مریض بالکل اچھا ہو گیا اور ابھار بالکل جاتا رہا۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ اسپتال والے کہتے ہیں کہ وہ ریڈیم کے ذریعہ امراض کے علاج میں بہت زیادہ ترقی کر رہے ہیں لیکن ریڈیم کی کمیابی اور گرانی بہت زیادہ کاموں میں حارج ہے۔

ریڈیم کی قیمت ریڈیم کے خواص و افعال اور مذکورہ بالا حیرت انگیز معالجات کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے یہ ایک بہت بڑی عمدہ اور کارآمد دھات ہے لیکن افسوس ہے کہ جس قدر یہ کارآمد چیز ہے اوسی قدر گراں ہے۔

دنیا میں اسوقت ریڈیم سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں پچھلے دنوں اسکی قیمت کا اندازہ تیس لاکھ فی پونڈ کیا گیا تھا لیکن اس کی زیادہ مانگ نے اس کی قیمت کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ اسوقت اسکا نرخ ۷۲ لاکھ روپیہ فی تولہ ہے حال میں جرمن سے چند ایجنٹ لندن وارد ہوئے اور منہ مانگی قیمت پر چھ لاکھ روپیہ کی ریڈیم خرید کرلی۔

شروع دریافت میں ریڈیم مقام بوہیمیا سے نکلی تھی جو یورنیم دھات کا مخزن ہے یہ مقام آسٹریا کے علاقہ میں ہے اس لئے حکومت نے اس کے باہر لیجانے کی قطعی ممانعت کر دی۔

بعد کی تحقیقات سے اور جگہ بھی اس کا پتہ چلا اور کچھ مقدار برآمد بھی ہوتی ہے لیکن جسقدر یہ نکلتی ہے اوسی قدر بیجا گرانی کے اسکی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بعض لوگوں کی دریافت و تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ریڈیم کا وجود ہندوستان میں بھی ہے اگر ہندوستان میں ریڈیم نکل آئی تو امید ہوتی ہے کہ ایک بڑی مقدار ہاتھ آئیگی اور پھر خیال ہے کہ اسکی قیمت میں بھی مناسب ارزانی ہو جائے گی۔

مولانا ابو سعید العربی کی چٹھی مصر سے

اخی المحترم جناب آغا رفیق صاحب رئیس التحریر جریدۃ مدینۃ الغراء۔ السلام علیکم۔

آج کی ڈاک میں آپ کا خط ملا۔ اس کا شکریہ قبول کیجئے۔ اخبار مدینہ میں آپکے اعتراض کا حصہ میں نے غور سے پڑھا مضمون نہ لکھنے کی وجہ مشغولیت تجارت نہ تھی بلکہ کوئی اور ہی وجہ تھی۔ جسکو میں کبھی آئندہ لکھوں گا۔

افسوس پچھلے دنوں کچھ ایسے واقعات و حادثات پیش آئے کہ بوہروں کی تجارت فوراً بند کر دی۔ اور اب آپ کی فرمایش کی تعمیل سے قاصر ہوں۔ آپ کا بھیجا ہوا روپیہ واپس ہوگا باقی حالات تو آئندہ لکھوں گا لیکن اسوقت ایک امر کی اطلاع ضروری ہے امید ہے کہ آپ اسکو ضرور درج فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ وھو ہذا۔

پچھلے دنوں میں نے اخبار "ملت" کا جواب دیتے ہوئے آپ کے اخبار مدینہ میں جو یہ لکھا تھا کہ ٹانگو (برہما) کے مدرسہ میں میں نے اپنا مکان وقف کر دیا یہ لفظ غالباً میرے نہیں تھے۔ کیونکہ میں نے ساری عمر میں کوئی مکان نہیں بنایا بلکہ میرے جدی مکانات اور زمینداری جو ضلع گجرات (پنجاب) میں ہے۔ اس سے بھی بہت ہی کم نفع اٹھایا ہے۔ میرا چھوٹا بھائی میری اجازت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے گو میں نے اسوقت تک ہزارہا روپیہ کمایا اور بحمد للہ کما سکتا ہوں مگر وطن و ملت کی خدمت پر سب کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مجھے افسوس ہے کہ اس مرتبہ میں آپ کی بعض باتوں کا جواب نہیں دیا گیا۔ اسوقت معذوری ہے انشاء اللہ آئندہ لکھوں گا۔

ابو سعید العربی قاہرہ (مصر)

افسوس ہے کہ پریس کی مشینوں میں خرابی آجانے سے اس ہفتہ نہ تو پورے حجم کا اخبار تیار ہو سکا اور نہ نقشہ مدینہ منورہ کا ٹائیٹل پیج تیار ہوا امید ہے کہ ان مجبوریوں کو پیش نظر رکھکر ناظرین مدینہ معاف فرمائیں گے۔ - منیجر مدینہ

شذرات

ہندوستانیوں کی ذہنی قابلیت یورپین نقطۂ خیال سے

ہم اس سے پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں کہ اس دور ترقی میں ہندوستانیوں کی علمی ذہنی اور دماغی قابلیت بہت کچھ ترقی ہو گئی ہے اور اب وہ اس لایق ہوتے جاتے ہیں کہ سلطنت ہند کے نظم و نسق میں قابل اطمینان حصہ لے سکیں۔ اسی ضمن میں ہم نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ ہندوستانیوں کی نسبت یورپ کا یہ خیال کہ وہ جنگ، نظم و نسق یا حکومت چلانے کے تدبر اور اصابت رائے سے معرا ہیں اس لئے حکومت ہند اون کو اعلیٰ مدارج دینے کے لئے تیار نہیں، ایک دور از صحت اور خلاف عقل خیال ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری اس رائے کو وزیر ہند بہادر کی ایک تازہ تقریر سے جو انہوں نے ہندوستان میں کام کرنے والے جدید افسروں کو انتخاب کرتے وقت دی تھی بہت زیادہ قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ وزیر ہند بہادر نے اپنی تقریر میں ہندوستانیوں کی اعلیٰ دماغی اور ذہنی قابلیت کا اعتراف فرمایا اور ظاہر کیا ہے کہ یورپ کا پچھلا خیال ہندوستانیوں کی نسبت قابل توجہ نہیں ہے۔ ممدوح کے الفاظ جو از راہ موصول ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

"تمہارے پیشروؤں کو ہندوستان کے جن لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا وہ یورپین نقطۂ خیال سے تہذیب و تمدن میں بہت کچھ کمزور تھے لیکن تم میں سے (اب) بہت سے لوگوں کو ایسے اشخاص سے سابقہ پڑے گا جو دماغی اور ذہنی قابلیت کے لحاظ سے تمہارے برابر کے ہیں۔

اس لئے جناب نے فرمایا تمہارا کام صرف کونسلوں میں مدد پہونچانا نہیں بلکہ بغاوت محبوس ... عام لوگوں میں روح پھونکنا ہے اور وہ لوگ کا رکنوں کے کاموں پر اب بہت زیادہ تنقید کی جاتی ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ حکومت ہند کی جائز و ناجائز مخالفانہ نکتہ چینی کی جاتی ہے یا یہ کہ حکومت ہند اس قسم کی نکتہ چینی کی اہل ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ امر ظاہر ہے کہ جس طرح انگلستان یا ہندوستان کی طرح حکومت کبھی بھی وہاں ایسی تنقید کا روادار رہنا مشکل ہے ہندوستان جیسے ملک کے حالات کے متعلق اس قسم کی کوئی حد مقرر کرنا دشوار ہے جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ فلاں بات جائز ہے اور فلاں ناجائز۔ ہندوستان کی کوئی بات خواہ وہ کسی افسر سے متعلق کیسی ہی معیوب کیوں نہ ہو روکنے کے قابل نہیں لیکن پھر بھی ایسی حد کا تقرر ضروری ہے۔

ہم کو جو دفتر ہند کے متعلق ہیں خواہ کسی حیثیت یا عہدہ کے کیوں نہ ہوں کسی ایسی تنقید سے بے حوصلہ نہ ہونا چاہیے جو ہمارے کسی ایسے کام پر کی جاتی ہو جسے ہم نیک نیت سے کر رہے ہوں۔ تمہارا کام ہے کہ برطانیہ کے نام اور چہرہ پر دھبہ نہ آنے دو۔"

وزیر ہند ممدوح کے مذکورہ بالا الفاظ اس قابل ہیں کہ تمام یورپین حکام اون کو اپنا نصب العین بنائیں اور ہندوستان کے انتظامی معاملات میں کوئی ایسی ناجائز بات پیدا نہ ہونے دیں جو برطانیہ کے نام اور چہرہ پر دھبہ لگانے والی ہو۔ امید ہے کہ وزیر ہند ممدوح کی تقریر عمال برطانیہ کے لئے ایک نیک مشیر و رہبر کا کام دے گی اور وہ اس جادۂ مستقیم سے منحرف نہ ہو کر حکومت برطانیہ کے استحکام کا موجب ہوں گے۔

فساد قندھار کے اصل واقعات

گذشتہ ہفتہ ہم نے فساد قندھار پر ایک نوٹ لکھتے ہوئے امید ظاہر کی تھی کہ سراج الاخبار کابل واقعات کی اصلیت سے اطلاع دے گا۔ ہمارے ممدوح نے ہمارا نوٹ مطالعہ کرنے سے قبل ہی اپنی تازہ اشاعت میں فساد قندھار کی اصل کیفیت درج کی ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

فساد قندھار کے اسباب ایسی اہمیت نہیں رکھتے تھے کہ ان کی بنا پر فتنہ رونما ہوتا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ فساد کی نوعیت دوسرے اسباب پر مبنی تھی۔

قندھار اول تو ایک ایسا ملک نہیں جہاں رقاصہ و مغنیہ عورتیں ہندوستان، مصر اور یورپ کی طرح آزادانہ طور پر اپنا کام کرتی ہوں بلکہ جو عورتیں یہ کام کرتی ہیں وہ پردہ میں رہتی ہیں جو تقریبات خوشی کے موقعہ پر بلائی جاتی ہیں اور افغانستان میں یہ رواج قدیم الایام سے چلا آتا ہے۔ گورنر قندھار نے ایک مرتبہ امیر صاحب سے بیان کیا تھا کہ قندھار میں رقاصہ و مغنیہ عورتیں اچھی ہیں۔ امیر صاحب نے اس بیان پر صاحبزادہ معین الدولہ کی تقریب سالگرہ میں قندھار سے چند رقاصہ عورتوں کے طلب کئے جانے کا حکم نافذ فرمایا جس میں یہ بھی لکھ دیا گیا تھا کہ برضا و رغبت ان کو طلب کیا جائے جبر و اکراہ نہ ہو۔ تعجب ہے کہ تمام ... عورتوں کے طلب کرنے پر یہ فتنہ ... رونما ہوا۔

پانیر کے سرحدی نامہ نگار نے اپنے سابقہ بیان کے خلاف دوسری اطلاع میں حقیقت حال کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ گورنر قندھار نے امیر صاحب کے حکم کے خلاف کسی سبب خاص سے امیر صاحب کے حکم کو تبدیل کر دیا اور شرفاء کی عورتوں پر دست درازی کی۔ ممکن ہے یہ بیان صحیح ہو اگر اس بیان میں کچھ واقعیت ہے تو ہمیں گورنر کی حرکت نامعقول پر بہت زیادہ افسوس ہے اور ہم یہ کہنے پر نہایت جرأت کرتے ہیں کہ امیر صاحب کو اس کی تحقیقات کرنی چاہیے تاکہ فساد کے مجرم اور بانی فساد اپنی کیفر کردار کو پہونچیں اور آئندہ کسی کو اس قسم کے ارتکابات کی جرأت نہ ہو۔

بند سراج غزنین کی افتتاح کا دربار

۲۰ شوال المکرم منگل کے روز کابل کے سلام خانہ عام میں امیر صاحب کابل نے ایک دربار فرمایا جس میں ارکان حکومت فوجی و ملکی آفیسر بذریعہ ٹکٹ داخلہ شریک ہوئے ۱۱ بجے دن کو اعلیٰ حضرت امیر صاحب تشریف لائے اور حاضرین دربار کو شرف تلطفات ملوکانہ سے عطا فرمایا۔ ڈیڑھ گھنٹے تک دربار نہایت شان و شوکت کے ساتھ قایم رہا۔

اعلیحضرت نے اس دربار میں دو باتوں پر خاص طور سے گفتگو کی۔

اول اعلیحضرت نے بریگیڈ عبدالاحد خان سے فرمایا کہ وہ بند سراج غزنین کی کیفیت جس کا افتتاح اوس روز ہوا ہے بیان کریں اور پانی کی روانگی نیز اپنے دوسرے مشاہدات و معلومات کا بھی تفصیل سے اظہار کریں۔

دوسرے اعلیحضرت نے واقعہ قندھار کی کیفیت دریافت کی۔ بریگیڈ ممدوح نے حسب فرمان امیر صاحب خلد اللہ ملکہ دونوں امور کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور حاضرین دربار کو معلومات و مشاہدات سے آگاہ کر کے مسرور بنایا۔ بریگیڈ ممدوح نے قندھار کی تفصیل میں اوس عرضداشت کا بھی ذکر کیا جو باشندگان قندھار نے امیر صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش کر کے اپنے قصور کی معافی چاہی ہے۔ اس عرضداشت پر جو معاصر سراج الاخبار کابل کی تازہ اشاعت میں شائع ہوئی ہے اکابر قندھار کے ۱۰۷ دستخط ثبت ہیں۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ برا سلوک

اس ہفتہ کی تار برقیوں کے حصہ میں جنوبی افریقہ کے ہندی مقیموں کی نسبت بہت کچھ افسوسناک تار موصول ہوئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندیان مقیم جنوبی افریقہ میں سے ۱۷ خارج الملک کر دئے گئے ہیں اور ۹۰۰ اور خارج کئے جانے والے ہیں آٹھ ہندوستانی مردوں کو دو دو ماہ اور گیارہ ہندوستانی عورتوں کو تین تین ماہ قید کی سزا دی گئی ہے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ یہ ناگوار سلوک جس قدر افسوسناک ہے قابل اظہار نہیں۔ جنوبی افریقہ کی حکومت ہندوستانیوں کے ساتھ یہ برا سلوک کرنے میں بہت کچھ کمزوری کا ثبوت دے رہی ہے۔

گورنمنٹ برطانیہ اگرچہ اس ناروا طرز عمل کے خلاف بہت کچھ جد و جہد کر رہی ہے لیکن اب تک جس قدر تدبیریں کی گئی ہیں اون میں برائے نام کامیابی ہوئی ہے جو ہندوستانیوں کی بدقسمتی کا ایک بین ثبوت ہے لیکن گورنمنٹ برطانیہ کی متواتر و مسلسل کوشش سے امید ہوتی ہے کہ اگر آئندہ برطانیہ کی تدابیر موثر ثابت ہوئیں تو ہندی باشندگان جنوبی افریقہ کی حالت بہت کچھ قابل اطمینان ہو جائے گی۔ برطانیہ کے ارکان حکومت نے بیچارے ہندیوں کو جنوبی افریقہ کی حکومت کے مظالم سے بچانے کے لئے اب انتقامی صورت اختیار کی ہے جس سے امید واثق ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کے ہوش و حواس درست ہو جائیں گے مسٹر گوکھلے نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بطور منتقمانہ کارروائی کے جنوبی افریقہ سے ہندوستانی ریلوں کے لئے کوئلہ خریدنا بند کر دے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے مسٹر موصوف کے مشورہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے اور امسال جنوبی افریقہ کو کوئلہ کی کوئی فرمائش نہیں بھیجی۔ امید ہے کہ یہ منتقمانہ کارروائی جنوبی افریقہ کی حکومت کے نشہ کو اچھی طرح اوتار دے گی۔

دولت عثمانیہ اور مہدی عسیر

یہ امر معلوم ہو کر بہت زیادہ رنج ہوتا ہے کہ بعض یورپین سلطنتیں ترکوں کو تنگ و پریشان کرنے کے لئے روز ایک نہ ایک نیا جھگڑا شروع کرتی ہیں۔ اس ہفتہ کی تار برقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت اور مہدی عسیر میں باہمی مخالفت پھر ترقی پذیر ہے ترکوں نے مقامات مٹیالی، غزان وغیرہ کی ناکہ بندی کر دی ہے تاکہ مہدی عسیر کو سامان جنگ و رسد نہ پہنچ سکے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن ایک چٹھی میں لکھتا ہے کہ مہدی عسیر اور ترکوں کی مخالفت کا بڑا سبب اطالوی حکومت معلوم ہوتی ہے جو مہدی کو ترکوں کے خلاف نہ صرف آمادہ کر رہی ہے بلکہ بہت کچھ امداد بھی دے رہی ہے۔ مہدی عسیر کو درمیان میں ڈال کر ترکوں سے مڈبھیڑ کرا دینے سے اطالویوں کا یہ مقصد ہے کہ وہ اس خانہ جنگی کی بدولت کسی ترکی بندرگاہ پر قبضہ کر لیں لیکن ترکوں کی فوقیت شجاعت اور پھرتی بتا رہی ہے کہ وہ مستعدی کے ساتھ مہدی کا جھگڑا چکانے کے لئے تیار ہیں۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ پچھلے دنوں کسی نامی ایک شخص نے تجارت کے اسباب کی ایک کافی مقدار خرید کر اطالیہ کے بندرگاہ مصوع پر اس لئے روانہ کیا ہے کہ اطالوی حکومت اوس کو کسی ذریعہ سے مہدی کے پاس پہونچا دے کیونکہ بندرگاہ مٹیالی اور غزان وغیرہ جو مہدی کے قبضہ میں ہیں

اون پر ترکوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور وہاں کشتیوں کی آمد و رفت بند ہے اس وقت ساحل یمن و عسیر پر صرف مقامات حدیدہ۔ لوحیہ کشتیوں کی آمد و رفت کے لئے کھلے ہوئے ہیں لیکن یہ ٹرکی کے قبضہ میں ہیں اور یہاں باقاعدہ ٹرکی کے بحری جنگی خانے موجود ہیں۔

پچھلے دنوں ترکوں نے جیبوٹی سے آنیوالی ایک کشتی کو گرفتار کر لیا ہے جس میں آتش بار اسلحہ کی ایک کافی مقدار تھی اس کشتی کے ناخدا کو پھانسی دیدی گئی۔ اور سامان پر قبضہ کر لیا گیا۔ ترکوں نے ایک اور کشتی بھی گرفتار کی ہے۔ جس میں مچھلیوں کی ٹڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ ٹڈیوں کے نیچے سے دھڑا دھڑ اطالوی ٹوالر نکلے۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ دیکھئے ترکی حکومت ناجائز اسلحہ کی تجارت کو روکنے میں کہاں تک کامیاب ہوتی ہے ترک اگرچہ سامان رسد کو روکنے میں پورے طور پر ساعی ہیں لیکن لوحیہ اور حدیدہ کے اندرونی راستے سے مہدی کے پاس برابر سامان پہونچ رہا ہے حدیدہ کی تازہ خبریں منظر ہیں کہ اگر ترکوں نے مہدی عسیر کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا تو مہدی ترکوں کے قلعے لوحیہ پر حملہ آور ہوگا۔ مہدی نے مقام عبس کی سرحد پر جو لوحیہ سے صرف ایک روز کی مسافت پر ہے کافی جمعیت فراہم کرلی ہے اور حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہے مہدی کا یہ بھی ارادہ معلوم ہوا ہے کہ دو ہزار کی جمعیت سے وہ عبس پر حملہ کرے گا جو عسیر میں ترکی حکام کا صدر مقام ہے اور اسی قدر فوج اپنی اوس سپاہ کی امداد کے لئے روانہ کرے گا۔ جو امام یحیی سے سرگرم کارزار ہے۔

مسجد مچھلی بازار کانپور فنڈ کا مصرف

مسجد مچھلی بازار کانپور فنڈ میں اسوقت تقریباً ایک لاکھ روپیہ جمع ہے جس کا زیادہ حصہ مسٹر مظہر الحق کے ہاتھ میں ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر کے فیصلہ کے بعد اس روپیہ کے مصرف کے متعلق مسلمانان ہندوستان مختلف رائے رکھتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ اس روپیہ کو حجاج کی آسایش کے لئے ایک جہاز ران کمپنی کی صورت میں منتقل کر دیا جائے۔ بعض کانپور میں ایک جدید مسجد بنانے کا مشورہ دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس روپیہ سے کانپور میں ایک تعلیمی اسکول قایم کیا جائے۔

یہ تمام خیالات اپنی اپنی جگہ خواہ کیسے ہی وقیع ہوں لیکن مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے زیادہ مفید نہیں۔ ہماری رائے میں اسوقت سب سے پہلے پس ماندگان شہدائے مسجد کی امداد اور اس کے بعد ہندوستان کی آیندہ نسلوں کو کار آمد اور فارغ البال بنانے کے لئے صنعت و حرفت کے کام کو وسعت دینا ہے۔

یہ مشورہ بھی اگرچہ مفید ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم پر اس روپیہ کو خرچ کیا جائے۔ لیکن مقامی حالت کو دیکھتے ہوئے زیادہ ضرورت یہ ثابت ہوتی ہے کہ کانپور کے مسلمانوں کو صنعت و حرفت کی جانب متوجہ کیا جائے۔

کانپور میں چمڑے کا کام اسوقت ہندوستان بھر سے بہتر سمجھا جاتا ہے اس لئے اگر عام تعلیم کے بجائے صنعت و حرفت کے اسکول قایم کئے جائیں اور مسلمانان کانپور کو اون سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے تو بہت زیادہ مفید ہوگا۔

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ ہندوستان کے افلاس کا بڑا سبب دیسی صنعت و حرفت کا زوال ہے۔ اس لئے مقتدر ارکان قوم کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کی مصنوعات کو فروغ دیں اور ہندوستانیوں کو فائدہ مند حیلوں میں لگانے کی جانب توجہ سے کام لیں۔

کانپور صنعت و حرفت کے اسکول کے لئے موزوں جگہ ہے اس لئے تمام تجویزوں سے یہ بہتر ہوگا کہ کانپور میں صنعت و حرفت کا ایک اسکول قایم کیا جائے اور مسجد فنڈ کا روپیہ مستقل سرمایہ کی صورت میں منتقل کر دیا جائے اس اسکول سے نہ صرف وہ یتیم بچے فائدہ اٹھائینگے جن کے باپ مسجد کے ہنگامہ میں شہید ہو چکے ہیں بلکہ مسلمانان کانپور کے وہ تمام بچے بھی جو غریب اور متوسط الحال طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کے والدین اون کی تعلیم کے مصارف برداشت نہیں کر سکتے اس سے بہت کچھ اپنی زندگی کو کار آمد بنا سکیں گے۔

العصر لکھنؤ

العصر لکھنؤ کے پہلے پرچہ بابت ماہ مارچ ۱۹۱۳ء

پر ریویو کرتے ہوئے ہم نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ العصر بہت جلد اردو ادب میں ایک پوڈ کا رسالہ نظر آئے گا ہماری یہ امید اگرچہ اس حیثیت سے پوری ہو گئی کہ مسٹر شاکر نے اپنی قابلیت کوشش اور محنت سے العصر کو کیا بحیثیت اعلے مضامین اور کیا باعتبار بہترین لکھائی چھپائی ایک اعلے مذاق کا رسالہ بنا دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ امید ابھی پوری نہیں ہوئی۔ العصر جس خوبی اور تمازگی سے نکل رہا ہے اوس کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے کہ اردو علم ادب کے بہی خواہ اوسکو ہاتوں ہاتھ لیتے اور بہت جلد اوسکی اشاعت کو حیرت انگیز بنا دیتے لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ اردو داں پبلک نے قدردانی کا ثبوت نہیں دیا اور العصر ترقی پر آگے بڑھنے کے بجائے اپنی حالت پر ٹھہر گیا جب ہم اون انگریزی عربی اور ترکی رسالوں کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں جو ہمارے پاس تبادلہ میں آ رہے ہیں تو ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ اہل زبان اپنی زبان کے رسائل کو کس عزت سے دیکھتے اور اون کی کسقدر قدر کرتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت ملک کی قدردانی سے باوجود دس دس اور پندرہ پندرہ روپیہ سالانہ قیمت ہونے کے پچیس پچیس تیس تیس ہزار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ العصر جیسا اعلی رسالہ جو کسی طرح یورپ اور مصر کے رسائل سے گھٹا ہوا نہیں ہے اور جس کی قیمت بھی بہت کم ہے اشاعت کے لحاظ سے بہت کچھ تاسف انگیز ہے۔

العصر کی آیندہ ترقی کامیابی اور لٹریری خدمات کی ادائگی صرف بہی خواہان اردو ادب کی توجہ پر موقوف ہے۔ اگر اردو داں پبلک نے دست شوق کو حرکت دی تو ہمیں یقین ہے کہ العصر ہندوستان میں اپنی نظیر آپ ہی ہوگا العصر کی موجودہ حالت بہت کچھ قابل اطمینان ہے اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اس وقت العصر ادیب کا سچا جانشین ہے۔ العصر کی جلد اول میں ابتدائے مارچ تا جولائی میں بچاسی مضامین نظم و نثر اور تیس عمدہ تصاویر تین سو صفحات کی ضخامت میں شائع ہوئی ہیں جس سے العصر کی آیندہ زندگی پر ایک کافی تبصرہ ہو جائے گا۔

زیر ریویو نمبر بابت ماہ اگست و ستمبر جو جلد دوم کا پہلا اور دوسرا نمبر ہے۔ بہت سی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ دیدہ زیب لکھائی چھپائی کی نسبت تو کچھ کہنا فضول ہی ہے۔ کیونکہ العصر اس لحاظ سے تمام اردو رسائل میں تقریباً بے مثل ہے تا رمضامین کی نسبت اس نمبر ۹ مضمون نثر کے تیرہ نیچرل نظمیں اور دو غزلیں ہیں ایڈیٹوریل نوٹس اس کے علاوہ ہ نثر کے مضامین میں شیخ فیروز الدین صاحب کا مضمون زمین کی حرکت محوری کے بعض اہم نتائج اور خانبہادر مرزا سلطان احمد صاحب کا مضمون بعنوان برخوردار قابل دید ہیں۔ پنڈت ایشور چندر دیاساگر کے حالات بھی قابل مطالعہ اور سبق آموز ہیں میرٹھ کے مشہور شاعر بیان دیزدانی مرحوم کی زندگی اور کلام پر بھی اچھی نظر ڈالی گئی ہے۔ موخر الذکر مضمون میں یہ بات خوب لکھی ہے۔ کہ

انیس و دبیر کے بعد اون کے خاندان والوں نے اپنے بزرگوں کا نام خوب روشن کیا گویا مرثیہ گوئی ابھی تک اون کا موروثی ترکہ ہے یقینی بات ہے کہ اردو کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کی ملکیت کے دعویدار بھی پیدا ہوتے جائیں گے اور ایک دن اپنا حصہ لیکر رہیں گے سید بیان (مرحوم) اور اسی قسم کے دوسرے شعرا کی یہ کوششیں اوسی دعوے کا ابتدائی ثبوت ہیں اور اسی قبیل سے شعرا غالباً ایکدن اپنی مساعی جمیلہ سے دنیا پر ثابت کر دینگے کہ کوئی علم اور کوئی فن کسی خاص شخص یا کسی خاص طبقہ کی ملکیت نہیں ہوتا بلکہ صاحب ہمت کے آگے پہاڑ بھی سرنگوں ہوتا ہے۔ اس نمبر میں چند تصاویر ہیں جنمیں چھپلی تصویر کمار سمبھو کا ایک سین رنگین اور پانچ آرٹ پیپر پر ہیں سید بیان کی تصویر بھی نہایت خوب ہے۔ ان کے علاوہ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد ڈاکٹر راش بہاری گوش اور مسٹر مظہر الحق کی تصاویر ہیں غرض یہ نمبر العصر کی آیندہ زندگی کا ایک بہترین پروگرام ہے امید ہے کہ اردو ادب کے بہی خواہ العصر کی قدردانی فرمائیں گے اور اپنے ملک کا ایک چوٹی کا رسالہ بنا دیں گے۔

العصر اسوقت دو قسم کا نکل رہا ہے قسم اول کی قیمت للعہ اور قسم دوم کی ہے قسم دوم میں صرف ایک تصویر ہوتی ہے ہماری رائے میں قسم دوم میں بھی تمام تصاویر ہونی چاہئیں تاکہ پرچہ ادھورا نہ رہے۔

ثمن بنام مدعاعلیہ عدالت دیوانی

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۳۸ ۱۹۱۳ء

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال

مدعی۔ بندرابن ولد گماسی رام قوم برہمن ساکن کاشی پور ضلع نینی تال

بنام

مدعاعلیہ۔ پرونٹ سنگھ و امرتوا و دیوا پسران رتن سنگھ نیگی ساکنان موضع گوڑا کوٹلی تی حال موضع اود سے پور پہار کوٹ ضلع نینی تال

دعوی مبلغ ماتعہ روپیہ بروئے دستاویز جو کہ بتاریخ یکم اگست ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر اس عدالت میں یہ دعوے دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے بتاریخ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۳ء مقرر کی گئی ہے لہذا تم واسطے جواب دینے دعوے ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا پیشتر دوپہر دن کے عدالت ہذا میں مقام کاشی پور حاضر ہو۔

المرقوم ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء (مہر عدالت) دستخط حاکم

ثمن بنام مدعاعلیہ عدالت دیوانی

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۳۷ ۱۹۱۳ء

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول کاشی پور ضلع نینی تال

مدعی۔ بندرابن ولد گماسی رام برہمن ساکن کاشی پور

بنام

مدعاعلیہ۔ کنور سنگھ ولد موہن سنگھ نیگی موضع گوڑا کوٹلی حال موضع بندر جوڑا پرگنہ رام نگر۔

دعوی دلانے مبلغ ماتعہ روپیہ بروئے دستاویز جو بتاریخ یکم اگست ۱۹۱۳ء کو تمہارے اوپر عدالت ہذا میں یہ دعوی دائر ہوا ہے اور واسطے مقابلہ کے بتاریخ ۱۷۔ ماہ نومبر ۱۹۱۳ء مقرر کی گئی ہے۔ لہذا تم واسطے جواب دینے دعوے ہذا کے بتاریخ روز مذکورہ بالا پیشتر دوپہر دن کے عدالت ہذا میں مقام کاشی پور حاضر ہو۔ المرقوم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم بخط انگریزی

مدینۃ النسواں

سیام

(۲)

چونکہ ملک میں جنگل اور ندی نالے بکثرت ہیں اور سمندر کی کنارہ ہے اس لئے قدرتی طور پر اہل سیام کو من بھاتی خوراک بافراط ملتی ہے ایسے کریہ منظر اور بدبودار حشرات ارض اور سمندری کیڑے جن کو ہمارے بھائی دیکھ کر ہی ناک بھوں چڑھا لیں اور اون کی تیز بدبو کے باعث شاید تے تک بھی ان کی نوبت پہونچے وہ اون کا من بھاتا کھاجا ہے کسی قسم کا جنگلی کیڑا مکوڑا خواہ کسی شکار و مقدار کا ہو جب اہل سیام کی نظر چڑھ جاتا ہے تو اون کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور بے اختیار بول اوٹھتے ہیں "کین۔ ڈی۔ پن منن" یعنی یہ کھانے کے لئے مزیدار کیونکہ اس میں چربی ہے۔

جو خوراک ہمارے ملک سے ملتی جلتی ہے۔ وہ چاول معمولی ترکاری اور کیلا وغیرہ پھل ہیں۔ اہل سیام برتنوں کو نہیں مانجھتے صرف دھو ڈالتے ہیں۔ ہاں اگر اون کے کسی برتن کو دودھ یا گھی ذرا بھی چھو جائے تو اوس کی بدبو ہٹانے کے لئے اونہیں خلاف قاعدہ مانجھنا پڑتا ہے۔

ایک دفعہ بنکوک پایۂ تخت سیام میں گورنر صاحب کے لئے میرے ایک دوست کی دوکان پر کڑاہ پرشاد تیار ہو رہا تھا اوس وقت کئی سیامی جنٹلمین کپڑا لینے آئے مگر ناک پر رومال رکھکر "مہن مہن (بدبو۔ بدبو!)" کہتے بھاگ گئے۔ گھی کی خوشبو اون کے لئے ایسی ناقابل برداشت بدبو تھی کہ اوس میں وہ ایک منٹ بھی نہ ٹھہر سکے اس سے ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں کہ خوراک کے متعلق اہل سیام کا مذاق کیا ہے سچ تو یہ ہے کہ کھان پان کے بارے میں اون کا درجہ ہمارے ملک کے بھنگی اور چماروں سے بھی ادنیٰ ہے کیونکہ بھنگی گو گائے بھینس مردہ کھاتے ہیں مگر سیامی ہر چیز مردہ کیڑا مکوڑا تک چٹ کرجاتے ہیں۔

بناؤ سنگار اور پوشاک

بال۔ تمام دنیا کی عورتیں بالوں کو اپنی زینت سمجھتی ہیں لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ گیسو دراز کو خوبصورتی سے کتنا گہرا تعلق ہے۔ عورتوں کے لئے بال نہ صرف حسن کا بلکہ عزت کا بھی نشان ہیں لیکن یہ بال جن کی ہماری نظروں میں اتنی عزت ہے سیامی عورتوں کے نزدیک قابل نفرت اور وبال جان سمجھے گئے ہیں اونہوں نے ایک دم اون کا صفایا بول دیا ہے اور مہارانی تک حجامت بنواتی ہیں بالوں کے بناؤ سنگار کے لئے استرے قینچی کا استعمال خوب زور شور سے ہوتا ہے۔

دانت۔ یہ بھی حسن افزائی میں کافی حصہ لینے والے ہیں۔ موتیوں کے سے چمکدار دانت کیسے بھلے معلوم نہیں ہوتے۔ یہ دانت ہی ہیں جن کی تعریف میں کہا گیا ہے ؎

تیرے دندان گوہر نے کیا بے قدر عالم میں
گہر کو، لعل کو، یاقوت کو، ہیرے کو مرجان کو

مگر اہل سیام کو ان سے بھی نفرت ہے۔ اگرچہ بالوں کی طرح اون کا صفایا کرنا تو مشکل ہے مگر بڑی بے دردی سے ان کی آب و تاب کو ملیامیٹ کیا جاتا ہے۔ اہل سیام سفید دانتوں کو کتے سے منسوب کرتے ہیں اور انسان کے لئے ان کی سفید رنگت کو باعث عار سمجھتے ہیں چنانچہ متواتر پان کھا کھا کر اور منہ میں تمباکو رکھکر تب تک چین نہیں لیتے۔ جبتک اون کے دانت بالکل سیاہ نہیں ہو جاتے۔

سیامی عورتیں دن بھر پان چباتی رہتی ہیں۔ ساتھ ہی تمباکو کی گولی بھی منہ سے نہیں نکالتیں اس سے بات کرتے وقت اون کے لئے منہ کھولنا مشکل ہو جاتا ہے مجبوراً ناک سے آواز نکالتی ہیں گفتگو کے وقت قریب کے آدمیوں پر کئی دفعہ سرخ چھینٹوں کی بارش بھی کردیتی ہیں اور بدبو اس کے علاوہ ہوتی ہیں۔ ہر ایک گھر میں اوگالدان سرخ تھوکوں سے لبالب رہتا ہے جس سے بدبو آتی رہتی ہے یہ بھی ہندوستانی خیال سے قابل اعتراض بات ہے۔

پوشاک۔ کمر میں ساڑھے تین گز کا رنگدار کپڑا جس کے دونوں سرے دونوں کے کونے آگے ہو منتے ہوئے دھوتی کی طرح کمر پر اٹکا دئے جاتے ہیں اور ۲ گز لمبا معمولی عرض کا کپڑا چھاتی پر باندھتی ہیں۔ کبھی کبھی ویسا ہی ۲ گز کا کپڑا کندھے پر ڈال لیتی ہیں۔ مگر اب کرتے کا بھی رواج ہوتا جاتا ہے۔ کنواری لڑکیاں جوانی کے وقت چھاتی باندھنا ضروری سمجھتی ہیں مگر جب انکے اولاد ہو جاتی تو پھر پرواہ نہیں کی جاتی اور نصف دھڑ اوپر کا بالکل ننگا رہتا ہے۔ اگرچہ مردوں کے لباس میں تبدیلی ہوگئی ہے وہ کوٹ پتلون وغیرہ پہنتے ہیں مگر عورتوں کا لباس ویسا ہی ہے۔ ان کے چہرے کے نقش ہم سے بالکل مختلف ہیں۔ ناک چھوٹی اور بیٹھی ہوئی آنکھیں چھوٹی چھوٹی۔ چہرہ چپٹا اور رخسارے بہت ابھرے۔ سر کے بال بھی نسبتاً موٹے ہوتے ہیں۔ بناوٹ پر نکتہ چینی کرنی مناسب نہیں کیونکہ یہ قدرتی ہے مگر یہ باہمی واقفیت کے لئے اتنی ضروری تھیں۔ مذکورہ بالا حالات سے ناظرین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سیامی عورتوں کا کھان پان لباس وغیرہ کہاں تک ہندوؤں کے مذاق کے مطابق ہے۔

ایک عجیب رسم

سیام کا مذہب ہندوں کے مذہب سے بالکل مختلف ہے۔ وہ عموماً خدا، دوزخ، بہشت وغیرہ کے قائل نہیں ہیں۔ علاوہ ان مذہبی خیالات کے ایک رسم اس ملک میں ایسی پائی جاتی ہے جو اور کسی ملک میں نہیں ملتی وہ یہ کہ شاہی خاندان میں قدیم زمانہ سے یہ رسم چلی آئی ہے کہ پٹ رانی راجہ کی سگی بہن ہوتی ہے اور راجہ کی سب بہنیں اوس کے تخت نشین ہونے پر اوس کی بیگمات بھی ہو جاتی ہیں وہی شہزادہ تخت نشین ہوتا ہے جو راجہ کی سگی بڑی بہن کے بطن سے پیدا ہوتا ہے شاذونادر عام آدمی بھی اس رسم کی پیروی کرتے ہیں یعنی سگی بہن سے شادی کرتے ہیں برادری اس بات پر اون کو کسی قسم کی سزا نہیں دیتی لیکن عام لوگ اس واقعہ کو سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں گو اون کے خلاف کوئی عملی کارروائی نہیں کرتے جو اصحاب سمجھتے ہیں کہ سیامی عورتوں کا کھان پان شدہ زیور اور پوشاک باقاعدہ ہی اور رسم و رواج ہندوؤں سے ملتے جلتے ہیں اور اسی خیال سے وہ سیامی عورتوں کو اپنی برادری میں خیر مقدم کرنیکو تیار ہیں وہ مذکورہ بالا حالات غور سے پڑھ لیویں تاکہ وہ اس معاملہ میں ایسی رائے قائم کرسکیں جس پر عمل کرنے سے بعد میں اون کو پشیمانی محسوس نہ ہو۔

میری رائے میں تو سیامی عورتوں کے ساتھ رشتہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہونی چاہئے اور میرے خیال میں تو کسی کی گذشتہ کمزوریوں کو مد نظر رکھنا ایک وہم سا معلوم ہوتا ہے خواہ کوئی کیسے ہی گرا انسان بھی کیوں نہ رہ چکا ہو اس کے لئے بھی ہماری برادری کا دروازہ ہرگز بند نہ ہونا چاہئے ہاں جب وہ برادری میں داخل ہو جائے تو اوس کی پوری نگرانی کرنی چاہئے اور ہمدردی سے اوسکو ایسا گرویدہ کرلینا چاہئے کہ وہ برادری میں پوری طرح سے جذب ہو جائے۔

اس پر ناظرین کے دل میں تعجب سے یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب اس معاملہ میں میری ذاتی رائے یہ ہے تو اس معاملہ کو از سر نو چھیڑنے سے کیا فائدہ میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں کا جوش سوڈا واٹر کا جوش ہوا کرتا ہے وہ کسی تحریک کو پہلے آنکھوں پر جگہ دیکر بعد میں پاؤں میں روند دیا کرتے ہیں اس لئے میں نے اس سوال کا ایک پہلو بھی پیش کردیا ہے تاکہ میرے بھائی اس بارہ میں جو کچھ کریں خوب سوچ سمجھ کر کریں۔ اور بعد میں اون کو پشیمان نہ ہونا پڑے۔

مطائبات

خطاب بہ حضور وائسرائے

اے ہمایوں گہر افسر و اورنگ شہی
وہ کیا تو نے جو آئین جہاں بانی ہے
تو نے ظاہر میں رعایا سے جو کھائی ہے شکست
یہ حقیقت میں ظفر مندیٔ سلطانی ہے
تو نے سمجھا کہ رعایا کا وہ انبوہ وہ جوش
گرچہ جائز نہ سہی جذبۂ انسانی ہے
تیرے لطف و کرم عام نے دیدی یہ ندا
کوئی مجرم ہے، نہ قیدی ہے، نہ زندانی ہے
تو نے اک آن میں گرتا ہوا گھر تھام لیا
بازوؤں میں یہ تیرے زور جہانبانی ہے
بات رکھ لی تری تقریر نے حکام کی بھی
گرچہ لازم انہیں اظہار پشیمانی ہے
تیرے دربار میں پہنچیں گے جو اوراق سیاہ
ان میں یہ پیشکش شبلی نعمانی ہے
گرچہ مدح امرا میں نے نہیں کی ہے کبھی
شکر احساں مگر اک فطرت انسانی ہے

(زمیندار)

برجستہ جواب

کہتے ہیں کہ لندن کے کسی قصبہ میں
اک لڑکا تھا جیمس نام ہشیار و ذکی
اک بھونڈی سی مس کے ساتھ شادی کرلی
ناگہ اک روز باپ کی چوری سے
جب بی بی کو ساتھ لیکے گھر میں آیا
سسرے نے بہو کی شکل زیبا دیکھی
پوچھا یہ کون؟ جیمس نے ہنس کے کہا
حضرت کی بہو ہے۔ اور میری بی بی
جھنجلا کے کہا باپ نے کیوں نالائق؟
مجھ سے پوچھے بغیر شادی کرلی
اچھا، تو ابھی گھر سے نکل جا باہر
ایسے خلف۔ خلف کی ایسی تیسی
جب باپ نے گالیاں سنائیں بیحد
بس حد نہ رہی جیمس کے بھی غصہ کی
بل ابرو پہ ڈال، نیلا پیلا ہوکر
کہنے لگا، پہلے سن لو اک بات مری
مجھ کو نہ پوچھنے کا الزام دیا
تم نے کب مجھ سے پوچھکر شادی کی

(دلعمر)

مناظر کارزار طرابلس

مسٹر ارنسٹ این نیٹ کی مشہور کتاب کا ترجمہ جس میں قابل مصنف نے میدان جنگ میں خود شریک ہوکر سچائی اور انصاف کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے قیمت فی جلد ۱۲ آنہ محصولڈاک صفحات ۲۴۰

مغربی شادی کا ایک نمونہ

یورپ کے بعض حصوں میں شادی کی رسوم ادا کرنے میں حتی الوسع والامکان وقت بچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خوش قسمت زوجین جسٹس آف پیس کے پاس پہونچے چونکہ وقت تنگ تھا انہوں نے فوراً حکم دیا کہ ہاتھ ملاؤ۔ زوجین نے ہاتھ ملائے جسٹس آف پیس نے عورت سے مخاطب کرکے کہا۔ "مرد منظور"؟ وہ بولی "جی ہاں" پھر مرد سے پوچھا۔ یہ عورت منظور"؟ اس نے جواب دیا۔ "جی ہاں" آپ نے فوراً "میریڈ" کا آخری لفظ منہ سے نکالا یعنی شادی ہوگئی۔ اور دو ڈالر لیکر زوجین کو دومنٹ کے اندر اندر رخصت کردیا گویا شادی کو ایجاب وقبول پر ختم کردیا۔

دین فطرت نے بھی شادی کو ایجاب وقبول پر ہی ختم کیا ہے۔ یہ فضول وغیر مشروع رسوم جو مسلمانوں سے ظہور میں آتی ہیں یہ مشرکین کی تقلید ہے اسلام ان کی اجازت نہیں دیتا۔ افسوس بعض مسلمان ان رسوم کی پابندی میں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں اور جن کو وسعت واستطاعت نہیں ہوتی وہ قرض دام لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں شادی صحیح معنوں میں خانہ بربادی کی مرادف بن جاتی ہے مسلمانوں کے واسطے عبرت کا مقام ہے کہ اسلامی صداقتوں سے دیگر اقوام مستفید ومستفیض ہورہی ہیں اور مسلمانوں نے مشرکین کے توہمات یہودیوں کے افسانوں عیسائیوں کی باطل پرستی اور مجوسیوں کی عجائب پسندی پر اسلام کا دارومدار سمجھا ہوا ہے۔ بعض بے باک اس بات کے کہنے سے بھی باک نہیں کرتے کہ وہ رسم ورواج کے پابند ہیں نہ شریعت کے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نورالدین از گوجرانوالہ

بنگال کرسچن کانفرنس

بنگال کرسچن کانفرنس کے چھٹے جلسہ میں ریورینڈ کے پی بنرجی نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا تھا کہ انجیل روزمرہ پڑھنی چاہئے۔ اس حقیقت یہ ہے کہ اعتراف واکناف عالم میں جو کتاب ہر روز پڑھی جاتی ہے وہ قرآن مجید ہی ہے کسی دوسری کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔ روئے زمین پر دن رات میں کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا جب پیروان اسلام تلاوت قرآن کریم میں مصروف نہ ہوں۔ زمین گول ہے اس بنا پر مختلف ... اوقات مختلف ہوتے ... صبح ہے ... شام کہیں آدھی رات ہے ... کہیں ... بیٹھنے کے قریب ہے کسی جگہ ... حقیقت پر ... خیال سے ... تو ... سمجھ سکے

ہر وقت روئے زمین کے کسی نہ کسی حصہ پر کسی نہ کسی نماز کا وقت موجود رہتا ہے۔ مسلمان نماز میں قرآن مجید پڑھتے ہیں پس ہر وقت اور ہر آن کسی نہ کسی مقام پر مسلمان تلاوت قرآن شریف میں مصروف ہوں گے۔

بعض محققین کے نزدیک قرآن قرء وقراءۃ وقرآناً سے ماخوذ ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں اس بنا پر قرآن مصدر وصف مفعول کے معنی میں ہے یعنی قرآن مقروء کے معنی میں ہے اور قرآن کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بار بار پڑھا جاتا ہے اور اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

نماز کے علاوہ بھی مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں خداوند تعالٰے نے مسلمانوں کو اس کے زبانی یاد کرنے کا بھی شوق دیا ہے دنیا میں ہر وقت نہایت کثرت سے حفاظ وقراء موجود رہتے ہیں۔ جو قرآن مجید کی درس تدریس میں مصروف رہتے ہیں الغرض دنیا میں جس قدر قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اور کوئی کتاب نہیں پڑھی جاتی دیگر صحیفوں کو بھی تلاوت کا یہ شرف حاصل نہیں ہے۔

نورالدین از گوجرانوالہ

ہندوستان کیلئے ربڑ کی مفید کاشت

چونکہ ہندوستان کے عام زمیندار اور کاشتکار لوگ تعلیم سے بے بہرہ ہیں اس لئے علم زراعت نے بھی ملک میں بہت تھوڑی ترقی کی ہے چنانچہ بیان کے مزارعین کا طریقہ کاشت آج بھی وہی ہے جو دو تین صدی پہلے تھا اور وہی اجناس مثلاً گندم۔ باجرہ۔ جوار۔ گنا۔ اور سبزی وغیرہ وہ کاشت کرتے ہیں۔ جو ہماری روزانہ ضروریات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ قریباً تمام زمیندار اور کاشتکار لوگ صرف انہیں جنسوں کی کاشت کرتے ہیں۔ اس لئے ان اجناس کے عام ہونے سے انکو زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسری طرف یورپ اور امریکہ کے ملکوں نے چونکہ ہر پہلو میں ترقی کی ہے اس لئے وہاں کے زمیندار اور کاشتکار لوگ مختلف اقسام بوتے ہیں جس سے انکو معقول فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہندوستان میں عام زمینداروں کی توجہ ابھی تک زیادہ فائدہ مند اجناس کی طرف مائل نہیں ہوئی کیونکہ انکو فائدہ مند اور قیمتی اجناس کی کاشت کا کچھ حال معلوم نہیں افسوس کا مقام ہے کہ گورنمنٹ ہند نے بھی زراعت کی ترقی کی طرف اس قدر کافی توجہ نہیں دی جسقدر کہ ملکی ضرورت کے لحاظ سے دینی چاہئے تھی۔ اگرچہ پچھلے دس سال سے ترقی زراعت کیطرف کچھ توجہ دی جارہی ہے مگر اب بھی کوشش ناکافی ہے۔ اور امریکہ ویورپ کے مقابلہ میں ہندوستان کے عام لوگ خیال کرتے ہیں کہ ربڑ جس سے پنسل کی تحریر مٹانے اور کاغذ کی غلطیاں درست کرنے کا کام لیا جاتا ہے ہاتھی کی کھال سے بنتا ہے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے ربڑ کا درخت ہوتا ہے جس سے گوند کی مانند ربڑ نکلتا ہے۔ چونکہ یورپ اور امریکہ کے سارے ملکوں اور جاپان اور ہندوستان میں بائیسکل اور موٹر گاڑیوں وغیرہ کا استعمال دن بدن بڑھ رہا ہے چنانچہ پچھلے ہی کروڑ روپیہ سے زیادہ کی بائیسکلوں اور موٹر سائیکلیں اور موٹر گاڑیاں ہندوستان میں غیر ممالک سے آئی ہیں اس لئے ربڑ جس سے بائیسکلوں اور موٹر گاڑیوں کے پہیوں کے ٹائر بنتے ہیں اسکی ضرورت سے زیادہ قدر ہورہی ہے اور زیادہ ضرورت پیدا ہونے کے باعث ربڑ کی قیمت بھی آجکل سے چند چہار چند ہوگئی ہے آجتک جسقدر ربڑ درکار ہوتا تھا وہ ملک برازیل واقع جنوبی امریکہ سے منگوایا جاتا تھا مگر اب تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ہندوستان کی آب وہوا بھی ربڑ کی کاشت کے موافق ہے اور ہندوستان میں بھی یہ درخت اچھی طرح نشوونما پا سکتا ہے چنانچہ گورنمنٹ ہند نے دس ہزار ایکڑ زمین میں ربڑ کے درختوں کی کاشت منظور کی ہے۔ اور ان درختوں کے لگانے کے خرچ کے لئے ۲ لاکھ بارہ ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ بارہ سال کے عرصہ میں تمام خرچ پورا ہوجائیگا۔ اور اس کے بعد اس کاشت سے ایک کروڑ روپیہ سالانہ مستقل فائدہ ہوگا اور درختوں کی جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کی نگرانی کا خرچ بھی زیادہ نہیں ہوگا امید ہے کہ والیان ریاست جاگیردار اور دولت مند ہمارے زمینداران وزرعی سوسائٹیاں بھی اس مفید اور قیمتی کاشت کی طرف کافی توجہ دیں گے تاکہ اس ربڑ کی کاشت سے ملک کو فائدہ پہونچایا اور لوگوں کو دولت مند بنایا جائے۔

آپ کا خیرخواہ

ٹھلرام گنگارام زمیندار ڈیرہ اسماعیل خان

بگراسی میں عید

بگراسی ضلع بلندشہر میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں ضرورت کی تمام اشیا ملجاتی ہیں اس قصبہ میں قریب قریب ہر قوم آباد ہے لیکن تمول کے لحاظ سے جزو غالب پٹھانوں کا ہے۔

گذشتہ عید الفطر کے موقع پر دوگانہ عید کے ادا کرنے میں خانصاحبان نے اس قدر عجلت سے کام لیا کہ قصبہ کے بہت سے مسلمان نماز سے محروم ہوگئے۔ یعنی یہ حضرات نو ساڑھے نو بجے نماز اور خطبہ سے فارغ ہوکر چلے گئے اور بعد میں بہت سے مسلمان نماز کو آئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ شدت گرمی کی وجہ سے نماز جلد ادا کرلی گئی۔

افسوس ہے کہ تمازت آفتاب سے بچنے کا کوئی انتظام عیدگاہ میں نہیں کیا گیا اگر کوئی ناچ رنگ ہوتا تو بہت زیادہ کوشش کی جاتی اور ہر قسم کے سامان فراہم کئے جاتے لیکن عیدگاہ میں ایک چھوٹا سا شامیانہ بھی کھڑا کرنا غالباً گناہ سمجھا گیا۔

عید الفطر پر تو جو کچھ ہوا ہوگیا لیکن آئندہ کے لئے عرض ہے کہ عید اضحٰی کے موقع پر نماز میں اسقدر عجلت روا نہ رکھیں کہ قصبہ کے مسلمان نماز سے محروم رہ جائیں۔

نامہ نگار از بگراسی

یونان اور ٹرکی کے مطالبات

اگرچہ بلقان کی مہیب اور ہولناک جنگ کا خاتمہ ہوگیا ہے اور بلغاریہ سرویہ مانٹی نگرو اور رومانیا اسوقت خاموش نظر آتے ہیں لیکن دو طاقتیں ابھی تک اپنے اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کررہی ہیں اور یہ ٹرکی اور یونان ہیں۔ خدا کی شان وہی یونان جسکو غازی ادہم پاشا مرحوم کی جرار اور جانباز فوج نے کچل ڈالا تھا آج ایک حریف کی حیثیت سے ٹرکی کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور اپنے دم خم دکھاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے یونان اور ٹرکی کے درمیان صلح کے لئے گفت وشنید ہورہی ہے جس کا ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا مسٹر آوٹ لک۔ اپنی ۱۱۔ اکتوبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ یونان اور ٹرکی کے معاہدہ میں دو امور ایسے ہیں جن سے دونوں حکومتوں کے تعلقات میں پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے جو علاقہ یونان نے فتح کیا ہے اسمیں مساجد کے اوقاف کا ایک وسیع رقبہ موجود ہے عثمانی گورنمنٹ کا مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کے لئے ان اوقاف پر دولت عثمانیہ کا قبضہ نہایت ضروری ہے۔ یونانی اس مطالبہ کو صرف اس حدتک تسلیم کرتے ہیں کہ سرکاری آمدنی حسب دستور سابق مذہبی اغراض پر صرف کی جائے گی لیکن اوقاف یونانی عہدہ داروں کی نگرانی میں رہیں گے اور ان پر یونانی گورنمنٹ کا قبضہ ہوگا۔ ٹرکی نے اوقاف میں مداخلت کے تسلیم کرنے سے قطعی انکار کردیا اس کے علاوہ یونانی گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ تمام لوگ جو ان ٹرکی اضلاع میں پیدا ہوئے تھے جن پر اب یونان نے قبضہ کرلیا ہے آئندہ ٹرکی رعایا نہیں کہلائیں گے خواہ وہ ترکی حکومت ہی میں رہتے ہوں۔ ٹرکی نے یونان کی اس خواہش سے صاف انکار کردیا ہے اور کہدیا ہے کہ لوگ سلطان کی حکومت میں بود وباش رکھتے ہیں اور سلطان کے علاقہ میں پیدا ہوئے ہیں وہ ترک کہلائیں گے ٹرکی نے ایسے لوگوں کو یونان کے حوالہ کردینے سے انکار کردیا ہے ٹرکی کے مطالبات بالکل درست اور جائز ہیں ایسی حالت میں کہ ٹرکی اور بلغاریہ میں معاہدہ ہوچکا ہے اور ٹرکی کی تازہ دم فوجیں کیل کانٹے سے بالکل لیس ہیں یونان کی ضد کسی صورت میں پوری نہیں ہوسکتی۔ رومانیا یا سرویہ شاید ہی اس معاملہ میں یونان کی مدد کریں اور نہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسے کام میں ہاتھ ڈالیں جن سے انہیں کچھ فائدہ نہ ہو یونان صرف یورپ کی شہ پر شوخ چشمی کی شان دکھاتا ہے اسکی جسارت اور بے باکی یہانتک بڑھ گئی ہے کہ وہ جزائر ایجین وسطی لین ٹرکی سے تسلط جمانا چاہتا ہے جو ایشیا میں ٹرکی کی ساحلی علاقے کے ساتھ ملحق ہیں یونانی کہتے ہیں کہ یہ قدرتی طور پر جزائر یونانی نہیں بخلاف اس کے ترکوں کا یہ بیان ہے کہ اگر ان کے مقبوضات کے کچھ حصوں پر محض اسلئے کہ وہ جزائر میں دشمن قابض ہوجائیں جہاں سے ٹرکی کا بری علاقہ صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے تو پھر ترکی گورنمنٹ کیلئے ایشیائی ساحل پر قبضہ جمائے رکھنا ناممکن ہوجائیگا ترک ان جزائر کی یونانی آبادی کو خود مختار حکومت دینے کیلئے ...

307

رجسٹرڈ حرف اے نمبر ۵۰۵

مسلمانون کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

اخبار مدینہ بجنور

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ

ہر ماہ انگریزی کی یکم-۸-۱۵-۲۲ کو شائع ہوتا ہے

تمام درخواستین و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) "ہندوستان" ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

لندن یکم نومبر ـ جب البانیہ میں حالت پرنازک ہوتی جاتی ہے ـ اٹلی و آسٹریا دونوں شاکی ہیں کہ یونانی کمشنر ان حدبندی کے کام میں رخنہ ڈال رہا ہے ـ آسٹریا و اٹلی کے اخبارات میں سخت الفاظ میں یونان کو متنبہ کیا جا رہا ہے ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر یونانی ترک نہ ہوئی تو متنازعہ فیہ مقامات کو سرسری طور پر البانوی علاقہ میں داخل قرار دیا جائیگا ـ

قسطنطنیہ ـ ۳ ـ نومبر ـ علاقہ جات مفتوحہ میں ترکوں کی حیثیت اور جزیرہ کریٹ کی یونانی ترکی کے خلاف معرکہ آرا ہورہے (اور جن کی نسبت یونان تاوان مانگتا ہے) کے متعلق گفتگو میں مشکلات پیدا ہوگئی ہیں جس سے نامہ و پیام میں طوالت کا اندیشہ ہے البانیہ کے بارہ میں آسٹریا و اٹلی کے یونان سے الگ ہوکر کارروائی کرنے پر فرنچ اخبارات سخت ناراض ہیں حالت تشویش انگیز متصور ہوتی ہے

ریوٹر کو مستند یونانی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا و اٹلی کے متفقہ نوٹ کی مندرجہ شکایت کی کوئی اصلیت نہیں بلکہ خود ممبران کمیشن البانیہ میں سخت اختلاف پیدا ہوا ہے ـ یونان نے دول کے نام کے زور نوٹ میں ظاہر کیا ہے کہ اس نے کمیشن البانیہ کے کام کو معطل نہیں کیا کوئی ذریعہ اٹھا نہیں رکھا علاقہ میں یونانی آبادی پاکر اٹلی و آسٹریا نے یہ کارروائی کی ہے یہ البانی گوریلوں اور دیگر ملازموں کو مامور کرکے ہیں جو مسلمان باشندوں سے سازش کرتے ہیں ـ

صوفیہ ۳ ـ نومبر ـ جو آٹھ سو بلغاری یونانیوں کی قید میں تھے ان کی نسبت یونان کی معلومات بہم پہنچانے سے انکار کرنے پر رنج واندوہ کی گھٹا چھا رہی ہے اس کے ساتھ ہی بلغاری سول آبادی سے یونانیوں کی بدسلوکی کے حالات سے اندیشہ ہے کہ کہیں بلغاریہ انتقام لینے اور خراج کا آمادہ نہ ہوجائے ـ

لندن ۴ ـ نومبر ـ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا و اٹلی نے دول کو البانیہ کے متعلق اپنی جداگانہ طرز عمل سے مطلع کردیا تھا مگر کارروائی کرنے کے بعد اس کی اطلاع یورپ کو دی گئی نوٹ میں سرویہ کو حتی الامکان جلد معاہدہ لندن کو محفوظ رکھنے کی تاکید کی گئی تھی تاکہ البانیہ میں جلد امن و امان قائم ہوجائے اور اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ چونکہ قرارداد لندن کے متعلق دول کے فیصلے بالاتفاق تھے لہذا آسٹریا و اٹلی ان کی بلاشرط تعمیل پر اصرار کر سکتے ہیں معلوم نہیں کہ نوٹ کا لہجہ قرارداد لندن کے متعلق سفارشات تھا یا آسٹریا و اٹلی کے فیصلہ کا اظہار کرتا تھا ـ

لندن کے سفارتی حلقوں میں آسٹریا و اٹلی کی حرکت پر ناراضگی و حیرت کا اظہار ہورہا ہے آیندہ کسی واحد سلطنت کو مداخلت سے روکنے کی غرض سے باہم تبادلہ خیالات ہو رہا ہے

عید الضحیٰ اور انجمن خدام کعبہ

ہر مسلمان کے دینی جوش کی امتحان کا وقت ہے

(یامعشر المسلمین) انجمن خدام کعبہ کی اغراض و مقاصد نیز اس کا طرز عمل و نیز کارکن کا طریق تنظیم اور تشریح سے مختلف اوقات پر ابنائے ملت کی خدمت میں پیش ہوچکا ہے یہاں اس کا اعادہ و تکرار بلاضرورت سمجھکر ہم اپنے آپ کو جو ہنوز خواب غفلت میں مبہوت ہورہے ہیں بیدار کرنا چاہتے ہیں کیا ہم نہیں دیکھتے کہ عالم اسلام پر کن مشکلات نے ہجوم کیا ہے کیا ہمارے بیدار کرنے کے لئے اور سخت ترین مصائب کی ضرورت ہے کیا قیامت ہے کہ ہمارے جمود میں حرکت و غیرت پیدا نہیں ہوتی ـ کیوں کیسر موت کی بیہوشی ہم پر طاری ہے؟ کیا ہم موت کو بھولے ہوئے ہیں؟ کیا یہ یاد نہیں رہا کہ وہ وقت سر پر سوار ہے جبکہ ہمارے اعمال کا سخت ترین محاسبہ کیا جاویگا اور حساب وہ لیگا جو ظاہر و باطن پر علیم و بصیر ہے کیا یہ بھول گئے کہ ہم سے پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا بویا تھا جسکو کاٹنے آئے ہو؟ دنیا کی ہر حالت فانی ہے حیات ابدی کی طلب میں اگر ایک قدم بھی اٹھ گیا تو وہی عصائے راہ ہوگا ـ دنیا کی فنا پذیر زندگی کے جھمیلوں کو بغض قاطع اللذات کے عالمگیر نتیجہ تک ہیں ـ جسکو سوچنا چاہیئے جو سانس آجائے اسکو غنیمت سمجھنا چاہیئے ـ اپنے اندر حرکت پیدا کرنا چاہیئے اس کشاکش کے زمانہ میں جسقدر بھی مہلت مل جائے اسکو ضائع نکرنا چاہیئے

انجمن خدام کعبہ جن (جنکا اولین مقصد یہ ہے کہ افراد ملت کو معاصی سے تائب کرکے حرمین شریفین کی عزت و حرمت برقرار رکھنے میں امکانی ذرائع سے مذہبی جد و جہد میں سرگرم عمل رکھتی ہے اخلاق حسنہ کی طرف بلاتی ہے جو (اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا) کی عملی تفسیر ہے جو ایسی منادی کی طرف بلاتی ہے جو حجاج و زائرین کو عتبات عالیات کے سفر میں مذہبی پابندیوں کے ساتھ مدد معاون ہوں) ہم کیوں نہیں داخل ہوتے؟ کیوں نہیں ہم ان فرائض شناس بھائیوں کی طرح اس حلقہ کو اپنی گردن میں ڈال لیتے ـ جو تائید الٰہی کے ساتھ ہم سے سبقت لے جاچکے ـ بعض فریب خوردہ حضرات کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوجاتا ہے کہ ہم بلحاظ مسلمان ہونے کے فطرتاً انجمن خدام کعبہ کے ممبر ہیں ـ ہمکو کسی انجمن کی ضرورت ہی کیا ہے ـ یہ خیال بلاشک درست ہے لیکن یہ دنیا دار العمل ہے یہاں سعی کار فرداً فرداً مشروط ہے خدا کے لیے بتلائیے ہم عملاً اس لائن پر کیا کام کر رہے ہیں ـ اگر ہم اپنے بیان میں منۃ الکر کچھ جواب نہیں دے سکتے، اور اس منزل پر اب تک پہنچنے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا، تو پھر خالی از عمل دعویٰ کہ ہم تو ممبر ہی ہیں ایک دھوکہ ہے جو ہمارا نفس ہم کو دیتا ہے ـ بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ یہ انجمن سیاسی انجمن ہے، العجب کس قدر غلط خیال ہے ـ ہم بارہا بصراحت دھرا چکے ہیں کہ یہ تحریک محض مذہبی ہے اسکو کسی سیاسی قضایا سے کوئی سروکار نہیں ـ مگر حق ہے کہ حیلہ جو اور بزدل اور عقبیٰ فراموش و دین فروش بدنصیبوں کے لیے آخر کوئی بہانا تو ضرور چاہیے ـ اللہ انکو توفیق عمل عنایت فرمائے ـ جو اخوان ملت اس آواز کے منتظر ہیں، ہم ان کو یاد دلاتے ہیں کہ ان کے اتحاد اور ان کے ایفائے عہد کا وقت آگیا ـ آج یوم الحج ہے اور عید الضحیٰ ہے ـ سنت ابراہیمی کے ساتھ حرمین شریفین کے لئے بھی تھوڑی سی قربانی آج چاہیے ـ

اگر آپ انجمن کے سلسلہ میں داخل ہوگئے ہیں تو جزاک اللہ اس عہد کو یاد فرمائیے جو داخلہ کے وقت حلفاً آپ نے کیا تھا ـ جو حضرات ہنوز کسی نکسی وجہ سے داخل سلسلہ نہیں ہوئے انکو دعوت دیجیئے ـ عید الضحیٰ کے دن ہر ایک خادم کا فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے جوش ایمانی کو بھائیے خود آزمائے اور تجربہ کرے کہ وہ کچھ کرسکتا ہے یا نہیں اس کے اندر شعلہ مذہبی پیدا ہوا یا نہیں ـ انکی غیرت کو کچھ حرکت پیدا ہوئی یا نہیں ـ

اگر ہم خادم ہیں تو اپنا سالانہ چندہ بلاطلب دفتر جمعیت اصلیہ و عالیہ یا مقامی جمعیت جیسی کہ صورت ہو بھیج دیں ـ دوسروں کو اس حلقہ میں داخل کرائیں اور ہر بھائی کے دل میں حب رسول و عشق خدا کی آگ لگا دیں ـ عیدگاہ اور عید کی نماز اور دوستانہ صحبتوں میں بیگانوں بیگانوں میں دعوت وسیع کیجاوے ـ اور تین سو ساٹھ دنوں میں کم ازکم ایک دن تو اس خدمت کیواسطے وقف کردیں ـ ہمکو دیکھنا ہے کہ انجمن خدام کعبہ کے جملہ متعلقین اپنا سالانہ امتحان کس مستعدی اور خوبی سے دیتے ہیں ـ

نوٹ ـ ہدایات ضروری:-

۱ ـ عہدنامہ پر دستخط کراتے وقت حلف لینا لازمی ہے ـ

۲ ـ چندہ سالانہ ایک روپیہ پیشگی لیا جائے ـ اور اسمیں کسی قسم کی کمی بیشی لازم نہیں ـ

۳ ـ خاص عطایا، سوائے جمعیت اصلیہ و عالیہ کی اور کوئی جمعیت مقامی وصول نہیں کرسکتی ـ

۴ ـ جو صاحب چندہ وصول کریں وہ فہرست چندہ مفصل جمعیت اصلیہ کو ارسال فرمائیں ـ

خاکساران

محمد عبدالباری فرنگی محلی خادم الخدام جمعیت اصلیہ انجمن خدام کعبہ دہلی ـ شوکت علی بی اے معتمد خادم الخدام

موضع خانپور ضلع بلندشہر

سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں

"چونکہ یہ بات مشہور ہے کہ سفید آکھ یا سفید کیکری کی جڑ کے نیچے خزانہ وغیرہ ہوتا ہے چنانچہ موضع خانپور ضلع بلندشہر میں ہو لڑکے میدان میں ایک درخت سفید آکھ کا ایستادہ تھا موضع مذکور کے جولاہوں نے اسے کھودنا شروع کیا تقریباً گہری زمین کھودی تھی کہ ایک تانبے کے برتن کا کنارہ دکھائی دیئے اوس برتن کے چاروں طرف مٹی صاف کرنے سے ایک بڑا سا سانپ دکھائی دیا کہ جو زہریلا تھا مگر ان جولاہوں نے اس سانپ کو پھر کھودنا شروع کیا ـ تھوڑا ہی کھودا تھا کہ ایک دوسرا سانپ کہ جو پہلے سانپ سے بہت زیادہ زبردست اور زہریلا مغلوب الغضب تھا برتن کے چاروں طرف لپٹا ہوا جولاہوں کے مقابلہ پر آیا ہر چند جولاہوں نے کوشش کی اور اسکو مارنا چاہا مگر اوس پر قادر نہ ہوسکے بلکہ چشم زدن میں وہ سانپ مع خزانہ غائب ہوگیا ـ اب گڑھا خالی پڑا ہے ـ خدا جانے کیا ہے

(۲) دیگر موضع کوچھہ ضلع مذکور میں ایک جاٹ اپنے بیلوں کی اکھوڑ جن رہا تھا جب بناکر فارغ ہوا چنی چنائی اکھوڑ گر پڑی اور مٹی کے ساتھ ایک تانبے کا برتن بھی برآمد ہوا ـ کہ جو اسلامی سکہ یعنی کلدار روپیوں سے لبریز تھا اب یہ روپیہ مسلمان کا تو ہاتھ خرید رہے ہیں گول اور چوکونٹا دو قسم کا روپیہ ہے ـ اور سن ۱۳۰۰ھ کا بنا ہوا ہے ـ

(۳) اوسی ضلع میں موضع بیو پور میں ایک جاٹ کے مکان میں کا ترشح ہوا ـ

بقیہ تلغرافات

ایتھنز ـ ۳۱ ـ اکتوبر ـ اوقاف کے متعلق فریقین کے وکلا مطلق میں جو تصفیہ و سمجھوتہ ہوا ہے اس کے متعلق باب عالی کی ہدایات ہنوز تحریک دکھانے کو منظور نہیں ہوئیں ـ اس بارہ میں مفتیوں کا توقف یونانی حلقوں میں اوقاف کے متعلق مزید ترکی مطالبات کا پیش خیمہ تصور کیا جاتا ہے اس طرح عہدنامہ صلح تکمیل اوہ دو ہفتوں تک ملتوی رہے گی ـ

قسطنطنیہ ۳۱ ـ اکتوبر ـ سر لوئیس مالٹ جدید سفیر نے اسناد پیش کرتے ہوئے سلطان معظم کو ملک معظم جارج پنجم کی سچی دوستی اور تاجدار کی تیز بہی خواہی کا یقین دلایا اور اپنی طرف سے ٹرکی کی تقویت اور اوس کے مالی ذرائع کی ترقی توقع ظاہر کی سلطان المعظم نے بجواب کہا کہ گریٹ برٹن و ٹرکی میں دوستی و اتحاد کو تازہ نامہ و پیام و قرار سے مزید تقویت و استحکام نصیب ہوا ہے ـ

آسٹریا و اٹلی نے یونان کو ایتھنز میں جو نوٹ تصفیہ سرحد البانیہ کے بارہ میں پیش کیا ہے جرمنی نے یونان کو مطلع کیا ہے کہ وہ بھی نوٹ مذکور کی تائید کرتا ہے ـ

مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ دہلی ہندوستان کے قانون اخبارات میں لارنس جنکنس چیف جسٹس کلکتہ کے خیالات کے مطابق ترمیم کے لئے سکریٹری آف سٹیٹ ہند کی خدمت میں ڈیپوٹیشن لیجانا چاہتے ہیں ـ

برلن میں رپورٹ ہوئی ہے کہ انگلستان نے روسیوں کی تین اور جہازات بنانے کا حکم دیا ہے ـ بالمال گزٹ کا بیان ہے کہ مسٹر چرچل ہوائی ڈیفنس پر عنقریب ۳۰ لاکھ

فہرست مضامین

اخبار

مدینہ

بجنور

۸۔ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۸۔ ذوالحجہ ۱۳۳۱ھ

عید اضحیٰ

ایک فلسفی کی نگاہ سے

کسی چیز سے بھی عقیدت کا منشاء تو یہ ہے کہ اوس کی کنہ یا حقیقت و نوعیت کے دریافت کئے بغیر اوسکو مفید یا اپنی زندگی کے لئے بہترین خیال کرے یا یہ کہ حسب نوعیت اوسکو اپنی زندگی کا رکن اعلیٰ سمجھے لیکن مرور زمانہ اور تہذیب کی ترقی سے عقیدت میں بہت کچھ فرق پڑ جاتا ہے اور جو باتیں کسی وقت بغیر دلائل تسلیم کر لی جاتی تھیں وہ اب بغیر صحیح دلیل کی [illegible] خیال کی جاتی ہیں۔

مذہب کا جواب [illegible] سب سے پہلے ایک سچی عقیدت پر مبنی تھا اور باوجود اوسکی ہر بات کے مدلل ہونے اور صحت کی کسوٹی پر پورے اترنے کے مذہب پرست طبقے میں [illegible] زیادہ کسی شخص کو یہ ضرورت نہ تھی کہ وہ ارکان کی نوعیت و دلائل پر نظر ڈالنے کا محتاج ہو لیکن یہ حالت ہے کہ اوس کے ہر رکن کو فلسفہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ہر امر کے لئے ایک دلیل پیدا کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے لوگوں کی نظر دلائل و براہین پر پڑی ہے لذت ایمان میں بہت کمی آگئی ہے اور ایک مذہبی زندگی بسر کرنیوالا شخص بھی ایمان کی وہ لذت محسوس نہیں پاتا جو ایک سادہ لوح مومن ابتداء اسلام میں پاتا تھا چنانچہ ایک حدیث کا مضمون ہے کہ اصحاب نبی صلعم کا درجہ ہزاروں اقطاب و اولیاء سے بڑھا ہوا ہے۔

عید اضحیٰ ایک مذہبی تہوار ہے جس کی نسبت اسلام کا حکم ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سنت کی اتباع کر کے خدا کی راہ میں قربانی کرو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے اس سادہ حکم پر ایک فلسفی کی نگاہ کس طرح نہیں ٹھہرتی اور وہ اس حقیقت کو فلسفیانہ جامہ پہنانا چاہتا ہے ہمارا اعتقاد ہے کہ خالق کل کا کوئی حکم نفع سے خالی نہیں وہ ہم کو جو تعلیم کرتا ہے اوس کا کوئی حصہ دینی و دنیاوی منفعت سے مبرا نہیں ہوتا اس لئے اوس کے کسی حکم کو صرف ایک کمزور دلیل یا برہان پر موقوف سمجھ لینا غلطی ہے ممکن ہے جو دلیل یا سبب ہماری سمجھ میں آیا ہو وہ اور بھی ایسی ہی بلکہ اس سے زیادہ عمدہ اسباب پر مبنی ہو۔

عید اضحیٰ کی نوعیت فلسفی کی نگاہ میں جو وقعت رکھتی ہے ممکن ہے اوس کا اظہار بہت سے شکوک کا دافع ہو جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب ارکان اسلام پر ایمان بالغیب کی نوعیت سے خلوص قلب کے ساتھ نظر ڈالی جائیگی تو اوس کا لطف کچھ اور ہی ہوگا۔

ذیل میں ہم مختصراً عید اضحیٰ کی فلاسفی پر ایک نظر ڈالتے ہیں تاکہ وہ حضرات جو اسلامی تعلیم کو کسی وسیع نگاہ سے دیکھے جانے کے خلاف ہیں اس سے کچھ لطف حاصل کر سکیں۔

مسرت و انبساط انسان کی زندگی کا ایک جزو ضروری ہے لیکن حقیقی مسرت یعنی وہ جس کا نتیجہ پائدار فائدہ رسان اور بہترین ہو وہ مسرت ہے جس کو فطرت کے ساتھ ایک لاینفک تعلق ہو کیونکہ فطرتی اشیاء ہمیشہ مفید نتائج کی موجب ہوتی ہیں۔

اسلام بتلاتا ہے کہ حقیقی مسرت مذہب سے حاصل ہوتی ہے مذہبی مسرت انسان کیلئے اعلیٰ و ارفع مناصب و مدارج کا ایک زینہ ہے مذہبی مسرت انسان کو حیات تازہ بخشتی اور روح کو مادیات کی نجاست سے پاک بناتی ہے۔

دنیا میں اگر مذہبی مسرتیں نہ ہوتیں تو یقیناً انسانوں کی زندگی بہت زیادہ تلخ ہو جاتی کیونکہ واقعات اور زمانہ کی گردش بتلا رہی ہے کہ انسان بغیر مذہبی مسرتوں کے کبھی خوش نہیں رہ سکتا اسوجہ سے کہ غیر مذہبی مسرت اگر آج تفریح کا موجب ہوئی ہے تو آیندہ اوسکے نتائج رقابت، تنزل اور [illegible] کی بدولت رنجیدگی کی صورت میں نمودار ہونگے اور وہ تمام خوشیاں جو اس رنجیدگی سے پہلے اوس کو حاصل تھیں اوس کیلئے مزید تکالیف کا موجب ہونگی۔

مسرت اسوقت دو قسم کی پائی جاتی ہیں (۱) جسمانی (۲) روحانی جسمانی مسرتوں کا بیشتر حصہ غیر مذہبی ہے لیکن روحانی مسرتیں عموماً مذہبی مسرتیں ہیں جسمانی مسرتیں صرف جسم کے ساتھ قائم اور جسمی زیب و زینت سے تعلق رکھتی ہیں لیکن روحانی مسرتیں دائمی ہونیکے علاوہ جسم کو بھی مسرت بخشتی ہیں ہر مسرت کا پورا پورا لطف کب حاصل ہوتا ہے؟ اوس وقت جبکہ کسی تکلیف کے بعد راحت محسوس ہو یا رنج کے بعد خوشی حاصل ہو اسلئے تکلیف بھی دو قسم کی ہے (۱) جسمانی (۲) جسم کیلئے۔ جسمانی تکلیف کو [illegible] قربانی کہا جاتا ہے کیونکہ جب جسم کو تکلیف پہونچتی ہے اور انسان اوسکو صرف اس لئے برداشت کرتا ہے کہ اس تکلیف کے بعد اسے راحت ہونیوالی ہے تو گویا اوسنے تکالیف کو دانستہ برداشت کیا اور جسم کی قربانی کی۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور دن بھر کھانے پینے سے رکے رہنا نیز دوسری خواہشات لذائذ اور نفسانیات سے جسم کو دور رکھنا جسم کی ایک سچی قربانی ہے تیس روزے رکھنے یا پورا ایک ماہ جسم کی قربانی کرنیکے بعد عید فطر کی پاکیزہ مسرت حاصل ہوتی ہے جو جسمانی و روحانی دونوں طریق پر انسان کو مسرت سے بھر دیتی ہے۔

عید اضحیٰ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے دل و جگر کے ٹکڑے حضرت اسماعیل کی قربانی کرنیکے ارادہ سے اپنے جسم کی جس قدر حیرت انگیز قربانی کرنیکا ثبوت دیا اوسکی سچی مسرت بھی ہونی چاہئے تھی جو خدا نے اونہیں بخشی یعنی حضرت اسماعیل کے بجائے ایک بکری کے ذبح کرنیکا حکم ملا اور اس پر اظہار مسرت کیا گیا۔

عید اضحیٰ اوسی قربانی کی تکلیف کا معاوضہ راحت ہے جو خدا نے ہمارے لئے قرار دیا ہے اسلئے ہم اگرچہ عید اضحیٰ پر خود کوئی جسمانی قربانی نہیں کرتے لیکن جسم کیلئے حسب فرمان خدا جو قربانی کرتے ہیں وہ حقیقتاً ہمارے ہی جسم کی قربانی ہے اور عید اضحیٰ کی جسمانی و روحانی مسرت اوسی قربانی کی سچی مسرت ہے۔

مذاہب عالم کا قانون ہے کہ جان کا بدل جان ہوتا ہے انسان جب کسی مصیبت یا ناگہانی میں مبتلا ہو کر یا کسی مہلک خطرہ سے نکلکر اپنی جان کو آزاد پائے تو اوس کا منشاء یہ ہے کہ ایک جان کو اپنی جان کی نجات کے معاوضہ میں صدقہ کرے۔ ریاست و حکومت بھی اس قانون کی موید ہے حکومتوں کے سیاسی نظام کو برقرار رکھنے کے لئے یہ قاعدہ ہر ایک حکومت میں مقرر ہے کہ جب کوئی جان کسی کے ہاتھ سے ہلاک ہو جائے تو اوس کے معاوضہ میں اوس کی جان لیجائیگی۔ عید اضحیٰ کی قربانی اس قانون پر بھی مبنی ہے ایک مذہبی زندگی رکھنے والے انسان کو جب مصائب و آلام لاحق ہوں اور وہ فضل ایزدی سے اون سے نجات پائے تو اوس کا فرض ہے کہ اپنی جان کے صدقہ میں خدا کی رضا کے لئے ایک قربانی کرے عید اضحیٰ کی قربانی یکسالہ مصائب و مہالک جان کا ایک سچا بدل ہوتا ہے اور یہ چونکہ جسم کے لئے ہوتا ہے اسلئے تکلیف کے بعد ایک سچی راحت ہو سکتی ہے۔

عید اضحیٰ اور عید فطر کی یہ فلاسفی مذہبی نقطہ خیال سے خالی نہیں لیکن افسوس ہے کہ برادران اسلام عید اضحیٰ اور عید فطر میں ان حقیقی مسرتوں کا مذہبی رنگ پر لطف نہیں اٹھاتے اور روحانی مسرتیں حاصل کرنیکے بجائے جسمانی مسرتوں پر تمام [illegible] قربان کر دیتے ہیں [illegible] ایام میں انسانوں کے وہ تمام بغض و عناد اور وہ تمام باہمی رنجش و کدورتیں جو سال کے اندر پیدا ہو گئی تھیں رفع ہو جاتی ہیں مدتوں کے بچھڑے ملتے ہیں اور اسلامی رشتہ اخوت اپنی [illegible] ملاتا ہے۔ یہ یکجائی و اتحاد کے پیدا کرنیوالے ایام اس قابل ہیں کہ انسان انکی خوبیوں پر غور کرے اور اپنے خالق جل علا کی زبردست قدرت پر نظر ڈالکر اوسکی درگاہ میں جوش عقیدت [illegible] حقیقی مسرت کے ساتھ شکر ادا کرے۔

عیدین کے ایام اسلئے مقرر کئے گئے ہیں کہ ہم راحت کا لطف اور تکلیف و مصیبت کی نوبت پر نظر ڈالیں قلبی کیفیات دیکھیں اور اون کی قدرت کے اسرار کا پتہ لگائیں۔

عید اضحیٰ کا پہلا عشرہ خدا کے محبوب ترین ایام میں [illegible] ایک مذہبی زندگی رکھنے والے انسان کا فرض ہے کہ وہ ان دنوں خدا کی عبادت کرے اور معاصی سے تائب ہو۔ احادیث میں آیا ہے عید اضحیٰ کا پہلا عشرہ تمام سابقہ اقوام میں قابل احترام سمجھا گیا ہے جاہلیت عرب میں ان ایام کو اسقدر معزز و محترم سمجھا جاتا ہے کہ ان میں قتل و غارتگری حرام سمجھی جاتی تھی اور کسی قسم کی ناجائز جرات ایک بدترین گناہ خیال کیا جاتا تھا۔ حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم ان ایام میں روزے رکھتے تھے اور بہت زیادہ وقت عبادت میں صرف کرتے تھے۔

عید اضحیٰ کے دن دوگانہ شکر ادا کرنیکے لئے غسل و مسواک کر کے حیثیت کے مطابق عمدہ لباس پہنے خوشبو اور سرمہ لگائے اور گھر سے نکلکر متوسط آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔ کہتا ہوا عیدگاہ کی طرف روانہ ہو بہتر ہے کہ پیادہ جائے اور بعد نماز تبدیل راستہ کرے کیونکہ نیکی کی جانب جانا اور آنا اور زیادہ قدم رکھنا موجب ثواب ہے۔

عیدین کی نماز واجب ہے اور عیدگاہ میں ادا کرنا مستحب حضرت رسول اللہ صلعم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ امر ثابت ہے کہ عیدین کی نماز شہر کے باہر نکلکر ادا کرتے تھے۔ نماز کا طریقہ یہ ہے کہ طلوع شمس کے بعد سویرے ہی نماز ادا کریں صفوں کی ترتیب کر کے قبلہ رو کھڑے ہوں اور دو رکعت نماز عید اضحیٰ مع چھ تکبیروں کے امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت کر کے اللہ اکبر کہکر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور زیر ناف باندھ لے اور آہستہ سے ثنا پڑھے اسکے بعد امام کے ساتھ تین تکبیریں کہے دو تکبیروں میں ہاتھ چھوڑ دے اور تیسری میں ہاتھ باندھ لے اسکے بعد قرات سنے اور پہلی رکعت امام کے ساتھ پوری کرے دوسری رکعت میں بعد قرات امام کے ساتھ تین تکبیریں کہے اور چوتھی تکبیر پر امام کے ساتھ رکوع کرے اور نماز تمام کرے نماز کے بعد [illegible]

قربانی ہر مرد و عورت مسلم عاقل بالغ مقیم مالک نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا) پر واجب ہے اگرچہ نصاب پر سال تمام نہ ہو۔ قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم تقبل منی کما تقبلت من خلیلک ابراہیم وحبیبک محمد رسول اللہ علیہما الصلوۃ والسلام قربانی شہر میں

چینی و جاپانی بچوں کے دلچسپ نظارے

مغربی اقوام کی مادی ترقی سے ایشیائی تمام اقوام پر کم و بیش اثر پڑا ہے - ایشیا میں جاپان کے بعد دنیاوی نقطۂ خیال سے چین نے سر ابھارا ہے اور چین کے اس انقلاب نے تمام ان ہمسایوں پر بھی اثر کیا ہے جو ممالک غیر میں رہتے ہیں - جاپان میں چینی ہائی اسکول کے معلموں نے بچوں کی ایک فوج بنائی ہے جسکی آجکل تمام جاپانی پبلک اخبارات میں دھوم ہے اور اسی فوج کی تصویریں متعدد اخبارات میں چھپ چکی ہیں وہ فوج کیسی ہے؟ اسکے متعلق اختصار سے لکھا جاتا ہے

جنرل سر بیڈن پاول جو انگلستان ہندوستان و بلوچستان میں رہ چکے ہیں - اور جنکو تمام دنیا میں بچوں کی رجمنٹ بنا رہے ہیں - انکا یہ دعوے ہے کہ یہ تحریک پولیٹیکل نہیں ہے بلکہ ایک سوشل مقدس تحریک ہے جس سے بچے اعلے اخلاق کے شہری بن سکیں گے - جنرل موصوف نے سوائے انگلینڈ کے دنیا کی دیگر اقوام کو بھی اس تحریک کو عمل صورت دینے کی ترغیب دی ہے - چنانچہ اس وقت تک دنیا کی اکیس اقوام نے انکی پیروی کی ہے مگر جب جنرل صاحب امسال جاپان میں تشریف لائے تھے تو انہوں نے دوران لیکچر میں جاپانی بچوں کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ "جاپانی بچے پیدائشی سپاہی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کمال محبت رکھتے ہیں بغیر سکھانے کے ہر ایک جاپانی بچہ تین سال کی عمر سے لیکر بڑھاپے تک کرتے رہتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے بغیر معلموں کی رہنمائی اور والدین کے سکھانے کے آپس میں ملکر فوج فوج کھیلتے ہیں - یعنی دس بارہ بچے ملکر ایک قطار میں کوچ کرنے میں کرین تو انکی پہلے ہی سے کسی ہوتی ہیں - ان کے ہاتھ میں بگل اور کاغذ کے جھنڈے جھنڈے اور پر سرخ سیاہی سے جاپان سرسبز رہے اور ہمارے خون سے سرسبز رہے" لکھا ہوتا ہے -

مصنوعی مدد نہیں بلکہ ان کے ہاتھ میں ہوتی ہیں اور یہ بچے بغیر کسی دوسرے کو گالی گلوچ دیئے کمال محبت سے رہتے ہیں" جنرل موصوف کی اس قسم کے تعریفی الفاظ نے یہاں کے چینی باشندوں کے دلوں میں سخت رشک پیدا کردیا ہے اور انہوں نے اپنے اسکولوں میں یہ قاعدہ جاری کردیا ہے کہ اسکولوں میں تمام بچوں کو فوجی قواعد سکھائی جاوے - چنانچہ اس تجویز نے اب عملی پہلو اختیار کیا ہے اور یہاں کے چینی بچے اسکولوں میں فوجی قواعد سیکھتے ہیں - اور ہر اتوار کو بازاروں میں کوچ کرتے ہیں - ذیل میں اس چینی فوج کا ذکر لکھا جاتا ہے جسکے نظارے کو سیکڑوں آدمی آجکل یوکوہامہ کے بڑے بازار میں جمع ہوتے ہیں -

سب سے آگے ایک پانچ سال کا چینی لڑکا ایک جھنڈا ہاتھ میں لئے بڑی شان سے چلتا ہے اسکے پیچھے دو جاپانی مزدور چینی ری پبلک کا علم اٹھائے آہستہ آہستہ چلتے ہیں - اس کے پیچھے دس بڑی عمر کے لڑکے بندوق اور کرچیں لئے آہستہ آہستہ کوچ کرتے ہیں - ان کے پیچھے دس دس طلبا فوجی بگل باری باری بجاتے ہیں - ان کے بعد سو چینی لڑکے فوجی لباس میں بندوقیں لئے نفاست سے کوچ کرنے چلے جاتے ہیں - متعجب کی بات اس میں یہ ہے کہ ان بچوں میں صرف ۱۳ سال سے لیکر ۴ سال تک کے لڑکے ہیں - آخری دوسری قطاریں چھ سالہ - پانچ سالہ اور چار سالہ ننھے کھلنڈروں کی وہ دلکش نظارہ پیش کرتی ہیں کہ چاروں طرف سے پر چین تماشائی تالیاں بجانے اور ہرے ہرے پکارتے ہیں اور جاپانی تماشائی لڑکے "بیزئی" "بیزئی" پکارتے ہوئے شور و غل سے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں - ننھے کھلنڈرے لڑکوں کی بعد مغربی طرز کا باجہ ہوتا ہے اور جونہی ننھے چار سالہ بچوں کا قدم ذرا ڈھیلا پڑنے لگتا ہے - تو دوسرے طبل باجہ - ڈھول اور جھانجھ بجانے ہیں - ننھے بچے جوش و فرحت سے سپاہیانہ کوچ کرتے آ پہنچتے ہیں - اور تماشائی ایکدفعہ پھر "بیزئی بیزئی" "ہرے ہرے" پکار اٹھتے ہیں اس باجے کے پیچھے چینی قوم کی دیویوں کی فوج ہے - چینی لڑکیاں یکساں قسم کے چینی لباس میں دوہری قطار میں ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے شان اور سنجیدگی سے چلتی ہیں ان میں بھی بیس برس سے لیکر پانچ سال تک کی لڑکیاں ہیں سب سے آخر میں چینی استانیاں ہیں - دائیں بائیں معلم معمولی لباس میں ہوتے ہیں -

جب پہلے دن یہ فوج بازاروں میں نکلی تو سینکڑوں لوگ خاص مشتہر کردہ بازاروں میں کھڑے تھے جہاں یہ فوج پہونچی - لوگ دوکانوں اور گھروں سے باہر نکلکر حیرانی سے دیکھتے جب پہلی دفعہ یہ فوج فرنچ - امریکن اور انگلش گرجوں کے قریب پہونچی - وکونسلو کے مکان میں گھومکر ایک پہاڑی پر چڑھتی ہے اب موقع پر چین کی دیویوں کے قدم ذرا نہیں ڈگمگاتے اور ننھے پانچ سالہ لڑکے اور لڑکیاں کو دیکھئے کس جست اور فرحت سے چڑھتے ہیں گویا خیال کرتے دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں - حیرانی اور خیابانیوں کے الفاظ پبلک کے منہ سے بے اختیار نکلتے ہیں پہاڑی پر چڑھتے وقت باجہ ذرا تیز کیا جاتا ہے تاکہ چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں تکلیف محسوس نکریں - سوائے ایک لڑکے کے جس کا ہاتھ چڑھتے وقت ٹیچر نے پکڑ لیا تھا اور بجز ایک لڑکی کے جسکو استانی نے گود میں اٹھا لیا تھا کیونکہ ان کی عمرین بہت ہی چھوٹی تھیں باقی تمام بڑے چھوٹے لڑکے خوب ڈپٹ سے چڑھتے رہے -

پہاڑی پر چڑھتے وقت ایک مضحکہ خیز عجیب واقعہ ہوا - یعنی ایک چھوٹا سا جاپانی لڑکا تماشائیوں کی قطار سے نکلکر فوج کے ایک چار سالہ ننھے چینی سے بندوق چھیننے لگا - اسمیں مڈبھیڑ ہوگئی - غالبًا یہ لڑکے ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہوں گے - پہاڑی پر پہونچکر ایک اور خوش کن نظارہ نظر آیا - یعنی اس باقاعدہ فوج کے سامنے سے ایک اور جاپانی لڑکوں کی فوج آگئی جاپانی فوج اسی قسم کی تھی جسکا ذکر سر بیڈن پاول کرچکے ہیں - یعنی مفلس سر سے ننگے عجوبہ جاپانی لڑکے صرف ایک لمبا کرتا زیب تن کئے کمریں کسے ہوئے - پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں - پتلون یا پائجامہ ندارد - ہاتھوں میں کاغذی جھنڈے کہ "جاپان سرسبز رہے اور ہمارے خون سے سرسبز رہے" بلا کسی استاد کی رہنمائی کے چلے آتے ہیں - دونوں عجوبہ اخلاقی فوجوں کے آمنے سامنے آتے ہی بڑے زور سے بیزئی بیزئی کے نعرے بلند ہوئے -

چینی ہائی اسکول کے لڑکے اور لڑکیاں

یوآن شی کائی کے پریذیڈنٹ منتخب ہونے اور ری پبلک کی خوشی میں چینی ہائی اسکول یوکوہامہ کے لڑکوں نے بطور ناٹک ایک کھیل کیا - چار سال کی لڑکیاں تتلاتی زبان سے نیشنل انتھم (قومی بھجن) گاتی ہیں - نوجوان دیویاں باجہ بجاکر قومی بھجن گاتی اور حاضرین پر غضب کا اثر پیدا کرتی ہیں - لڑکوں کی کشتیاں - گو پھیا پھرانا - مشعل سے کرتب - گتکے کے کھیل - چینی زبان میں فوجی قواعد - خفیہ پولیس کے کام - سکہ بازی ہے - ہا - ہو - ہے ہا - ہو - ہو وہ نقلی خون کی ندی بہ نکلی - وہ زخمی وہ آنتیں نکلیں - وہ گرا - ایوا پولیس زبردست نکلی - نہیں ایک ہی منٹ میں وہ بھاگ نکلی - قوم پرست جیتے - قوم پرست اور شاہ پرستوں کی سخت نقلی لڑائی اندھیری رات میں دوست دشمن کا نہ پہچاننا گیدڑ - الّو - بھیڑیے سی آوازیں لگانا وغیرہ وغیرہ ایک ہائی اسکول کے طلباء کے یہ کھیل دیکھکر جاپانی اور یورپین و امریکن اصحاب چینیوں کی حیرت انگیز بڑھتی ہوئی ذہانت اور بیداری پر انگشت بدندان ہوتے ہیں -

تفصیل بالا سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو بچے اس عمر میں جسمانی و ذہنی اور ذہنی راز سیکھیں وہ بڑی عمر میں کیسے اعلیٰ اخلاق والے ہوشیار رہبر اور مضبوط شہری بنینگے - ہمارے ہاں سنسکرت زبان میں خاص طور پر قومی و روحانی اشلوک ہیں جو لوریوں کے طور پر مائیں اپنے بچوں کو سنایا کرتی تھیں - اور ان کے کومل و نازک قلب پر قومی و روحانی جذبات ثبت کرتی تھیں - یہی عمدہ باتیں اب دوسری پڑوسی اقوام میں موجود ہیں - مگر ہمارے بدنصیب وطن میں مائیں بچوں کو یہی کہکر ڈراتی ہیں کہ چپ ہوجا - ہیرا لال نہیں تو کالا ہوا - جن بھوت تیرے پاس آجائے گا - ننھا بچہ کیا سمجھتا ہے کہ اسکی ماں جھوٹ بولتی ہے - بس اوسی دن سے بچہ اندھیرا یا اکیلی جگہ میں جن بھوت کو یاد کرکے خائف ہوتا ہے - سکولوں کے لڑکے ورزش جسمانی سے ہمیشہ جی چراتے ہیں - مغربی و جاپانی و چینی طلبا معمولی ورزشوں کے علاوہ سر بیڈن پاول کی تجویز کے مطابق ہمت اور طاقت - شرافت اور انسانیت کے دیوتا بنتے جاتے ہیں - مسٹر پال ایک تجربہ کار معمر انگریز بزرگ ہیں انہوں نے اس تحریک کو عملاً سوشل ثابت کیا ہے -

کیا سوشل اور طاقت جسمانی کے لحاظ سے کمزور ہندوستانی اس تجربہ کار برٹش آفیسر کی اس تجویز پر عمل نہیں کرسکتے؟ کیوں نہ ہندوستانی بچوں کی ایسی فوجیں بنائی جاویں جو بعد میں اپنی آئندہ عمروں میں نیک اخلاق و مضبوط شہری بن سکیں

اگر اس تحریک پر ہندوستان میں عمل نہ ہوا - تو سمجھا جائیگا کہ جو تحریکیں معزز برٹش افسروں کی دیگر ممالک میں سوشل اور بے ضرر سمجھی جاتی ہیں ہندوستان میں الٹے معنی رکھتی ہیں - مگر اس میں سوائے باشندگان کے اور کسی کا قصور نہیں ہے - جو اپنے بچوں کی صحت اور اخلاق کا خیال نہیں رکھتے -

جاپان بھی چینیوں کی اس باقاعدہ اور یک لخت بیداری پر رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام دنیا چینیوں کی حرکات کو بڑے غور سے دیکھ رہی ہے -

(رام چندر از جاپان در زمانہ)

حضرات معاونین مدینہ

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے مدینہ کی طرف سے بالکل ہی اپنی توجہ کو ہٹا لیا ہے - مدینہ آپ کی توجہ کا بہت کچھ محتاج ہے اگر آپ نے توجہ نہ کی تو بھلا مدینہ اپنی شان کو کس طرح باقی رکھ سکے گا - اور ہم اپنے ارادوں کو کیونکر پورا کرسکیں گے - اگر آپ کو مدینہ کی خدمات پسند ہیں تو مہربانی فرماکر ترقی اشاعت میں حصہ لیجئے - تاکہ ہم اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکیں -

منیجر مدینہ

شذرات

معزز معاصر المؤید مصر کے سابق ایڈیٹر کا انتقال

شیخ علی یوسف صاحب سابق ایڈیٹر و مالک اخبار المؤید مصر افسوس ہے کہ ۲۷۔ اکتوبر کو قاہرہ (مصر) میں انتقال فرما گئے۔

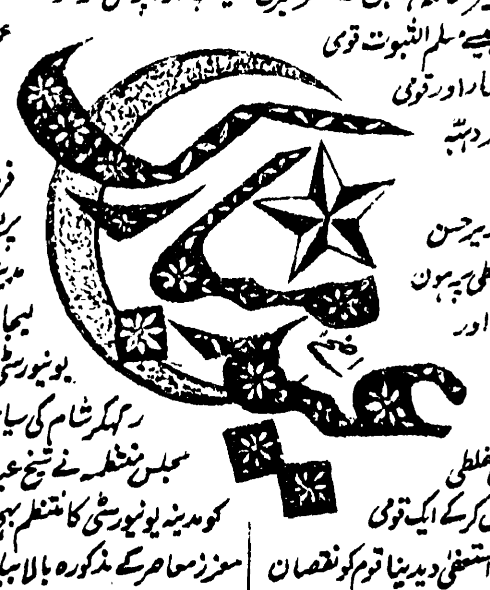
شیخ علی یوسف مصر کے ایک وسیع المعلومات اہل قلم تھے سیاسی تدبر کے لحاظ سے مصر میں آن کو ایک بڑا شخص سمجھا جاتا تھا۔ موصوف نے جس زمانہ میں المؤید جاری کیا تھا اوس وقت انگریزوں سے آپ کو سخت عداوت تھی مصطفےٰ کامل پاشا مرحوم ایڈیٹر اخبار اللواء آپ کے دوست اور شاگرد رشید تھے یہ دونوں مدبر ملکر سیاسی مباحثوں اور گورنمنٹ کے کاموں پر نکتہ چینی کرنے میں بہت زیادہ قوت صرف کرتے تھے۔ ان مباحثوں اور نکتہ چینیوں نے شیخ علی یوسف مرحوم اور مصطفےٰ کامل پاشا مرحوم کی وقعت مصر میں بہت زیادہ بڑہا دی اور یہ ایک ملکی مقتدر جماعت کے رکن سمجھے جانے لگے۔ مباحثوں اور نکتہ چینیوں کے زمانہ میں شیخ علی یوسف کو انگلستان جانے کا اتفاق ہوا اور مصطفےٰ کامل پاشا بھی قسطنطنیہ تشریف لے گئے دونوں کی واپسی ایک عجیب انقلاب لیکر آئی۔ اگر ایک طرف شیخ علی یوسف انگریزوں کے سخت مخالف ہونے کی بجائے معتدل روش اختیار کرنے کی طرف مائل ہوئے تو دوسری طرف مصطفےٰ کامل پاشا انگریزوں کے سخت مخالف ہوگئے اور تخلیہ مصر کا مسئلہ چھیڑ کر ملک میں ایک جوش بیداری پیدا کردیا۔ تخلیہ مصر کے مسئلہ نے مصطفےٰ کامل پاشا کی وقعت و شوکت کو ملک میں اس قدر بڑہا دیا کہ ملک و قوم اونپر اپنی جان فدا کرنے لگی۔ لیکن افسوس ہے کہ کچھہ عرصہ بعد مصطفےٰ کامل پاشا انتقال فرما گئے۔ اور مصر کے قوم پرست گویا ایک حد تک ایک بڑی شخص کے سایہ سے محروم ہوگئے۔

شیخ علی یوسف اگرچہ ایک بے مثل قابل تھے لیکن انگلستان سے اونکی واپسی جن خیالات کو لیکر آئی ملک نے اون سے اتفاق نہیں کیا اور قومی اخبارات کا ایک بڑا حصہ اون کا مخالف ہوگیا اور اون کے اخبار کی وقعت دن بدن گھٹنے لگی لیکن شیخ علی یوسف دشمنوں کے مقابلہ مین برابر ڈٹے رہے اور عرصہ تک مباحثات جاری رہے۔

۱۹۱۲ء میں شیخ علی یوسف المؤید کی ایڈیٹری سے علیحدہ ہوگئے اور شیخ السادۃ کا اہم اور اعلیٰ ترین منصب قبول فرمالیا۔ بعض احباب مصر سے معلوم ہوا ہے کہ اس منصب پر رہکر شیخ ممدوح نے ملک و قوم کی کچھہ زیادہ خدمت نہیں کی بلکہ ایک حد تک اسلامی جذبات اور ممالک کو نقصان پہونچانے میں شریک رہے ممکن ہے کہ موصوف نے یہ ناگوار و خلاف اسلام طریقہ کسی منفعت کے خیال سے کیا ہو۔ بہرحال شیخ علی یوسف ایک قابل آدمی تھے اور ہمیں اون کی وفات کا افسوس ہے۔ خداوند تعالےٰ انہیں بخشے اور بہترین جگہ دے۔

سید امیر علی اور سر آغاخان کا استعفیٰ مسلم لیگ سے

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ مسٹر سید امیر علی اور سر آغاخان کے استعفیٰ مسلم لیگ کے قضیہ نامرضیہ کی تفصیل درج ہے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قضیہ کی بنا ایک پرائیوٹ معاملہ ہے جس کا تعلق مسلم لیگ سے کچھہ نہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلم لیگ کی صدارت سے مسٹر امیر علی کا استعفیٰ اور سر آغاخان کی علیحدگی ذاتی قضیہ کی بنا پر ہے اور یہ ایک ایسا ناگوار و حسرت خیز معاملہ ہے جس سے مسٹر امیر علی اور سر آغاخان جیسے مسلم الثبوت قومی لیڈرون کے وقار اور قومی خدمت گذاری پر دہبہ لگتا ہے۔



ممکن ہے مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علی غلطی پر ہون لیکن مسٹر امیر علی اور سر آغاخان کو ایک پرائیوٹ معاملہ میں کسی کی غلطی یا اہانت کا خیال کرکے ایک قومی سیاسی انجمن سے استعفیٰ دیدینا قوم کو نقصان پہونچانا ہے۔

مسٹر وزیر حسن نے جو خط و کتابت مسٹر سید امیر علی سے کی ہے وہ اگر مسٹر امیر علی کی اہانت کرتی ہے تو مسٹر وزیر حسن اوس سے منفعل ہیں اور مسٹر امیر علی کو معافی دے دینی چاہئے۔ اگر خدانخواستہ استعفیٰ پر دونوں حضرات نے اصرار کیا تو مسلم لیگ کی آیندہ زندگی پر ایک برا اثر پڑیگا ہماری رائے مین دونوں حضرات میں اگر کچھہ غلط فہمیاں ہوئی ہین تو اونہیں دور کریں اور اپنی خدمات ادا کرتے رہیں۔ تاکہ قوم پر کچھہ برا اثر نہ پڑے۔

مدینہ یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ

معزز عربی معاصر الشعب لکہتا ہے کہ مدینہ یونیورسٹی کے قایم کرنے کے لئے شاہی فرمان نافذ ہوگیا ہے۔ اور عملی تدابیر کے لئے ایک مجلس منتظمہ بہی خیری بے وزیر اوقاف کی صدارت میں مقرر ہوگئی ہے۔

مجلس منتظمہ کے فیصلہ کے مطابق شیخ عبدالعزیز صاحب مدینہ یونیورسٹی کے قواعد و ضوابط بنانے کے لئے مقرر ہوے ہیں۔ جنہوں نے اپنا کام خوبی کے ساتھ پورا کرلیا ہے اور قواعد و ضوابط تیار کرکے مجلس منتظمہ کے سپرد کردئے ہین۔

معلوم ہوا ہے کہ مدینہ یونیورسٹی میں ابتداءً ایک سو طالب علم داخل کئے جائیں گے یونیورسٹی کی عمارت کے لئے بہی بالفعل دس ہزار پونڈ کی منظوری ہوئی ہے جو خزانہ اوقاف سے دئے جائیں گے۔

مدینہ یونیورسٹی کی تعمیر کا کام ختم ہوجانے پر اسی سال کے کسی حصہ میں تعلیم کا کام شروع ہو جائے گا۔

شیخ عبدالعزیز چاولیش نے تجویز پیش کی ہے کہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد دولت عثمانیہ کے ولی عہد پرنس عزالدین یوسف کے ہاتہ سے رکہا جائے۔ اس تجویز کو مجلس منتظمہ نے پسند کیا ہے اور پرنس موصوف نے اس تجویز کو عمل میں لانے کی وجہ سے اپنا شام کا سفر ملتوی فرمادیا ہے اب پرنس ممدوح پہلے مدینہ منورہ تشریف لیجائیں گے اور مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکہکر شام کی سیاحت کریں گے۔

مجلس منتظمہ نے شیخ عبدالعزیز چاولیش کو مدینہ یونیورسٹی کا منتظم بہی مقرر فرمایا ہے

معزز معاصر کے مذکورہ بالا بیان سے یہ امر ثابت ہوجاتا ہے کہ مدینہ یونیورسٹی کا کام انشاء اللہ العزیز اب جلد شروع ہونے والا ہے۔

نواب محمد اسحاق خان اور علیگڈھ کالج کی سکرٹری شپ کا مسئلہ

نواب محمد اسحاق خان صاحب جس وقت علیگڈہ کالج کے سکرٹری منتخب ہوئے تھے اون کے تہد و اتقاء اور خالص اسلامی زندگی کو دیکھتے ہوئے قوم کو امید تہی کہ آپ کا تقرر نہ صرف علیگڈہ کالج کی مذہبی و قومی شان کے ہی استحکام کا موجب ہوگا بلکہ آپ کے اس تقرر سے قوم کو بہی بہت کچھہ فائدہ اٹہانے کا موقع ملیگا اور آپ خلوص و عقیدت سے قوم کی خدمت کرسکیں گے لیکن افسوس ہے کہ یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ اور فلسفہ کا یہ قاعدہ بہی پورا ہوکر رہا کہ کبھی نتائج امید کے خلاف بلکہ دلائل کے بہی ضد نکلتے ہین۔

نواب صاحب ممدوح نے ایکسال کے عرصہ میں بحیثیت سکرٹری کالج ہونے کے کالج کی زندگی اور قوم کے متعلق جو کچھہ کیا ہے وہ اب صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ اس انتخاب میں حقیقتاً غلطی ہوئی۔ مذکورہ بالا الفاظ سے خدانخواستہ ہمارا یہ منشاء نہیں ہے کہ نواب صاحب ممدوح کی مذہبی زندگی پاکیزہ نہیں البتہ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ممدوح کے جذبات قوم کے اسلامی جذبات کی ترجمانی نہیں کرتے کالج میں سیاسیات کی ممانعت کے متعلق تو آپ نے یہ فرمایا تہا کہ تعلیمی صیغہ کو سیاسیات سے کچھہ تعلق نہیں اور ایک حد تک اسکو تسلیم بہی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مسجد کانپور کے متعلق آپ کی غیر مطبوع روش نیز دہلی کے جلسہ نے قوم کے جذبات کو اسقدر پامال کیا ہے کہ قوم ممدوح سے بہت زیادہ بدظن ہوگئی ہے۔

ہز آنر سر جیمس مسٹن سے متواتر ملاقاتوں اور دہلی کے جلسہ سے نواب صاحب کا صحیح منشاء کیا تھا آپ قوم کے جذبات کے خلاف خیالات رکہتے تھے یا قوم ہی کے خیالات میں کچھہ ترمیم کرنا چاہتے تھے اس کا علم ذاتی طور پر اگرچہ ہمیں نہیں ہے لیکن نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے جو کچھہ کیا وہ قوم کے جذبات کے خلاف اور نہ صرف خلاف بلکہ اسلام کے وقار کا تباہ کن تہا۔

یہ باتیں ایسی ہیں کہ نواب صاحب کی جانب سے قوم کے اعتماد کو مٹا چکی ہیں اول تو پہلے ہی سے قوم کو زیادہ اعتماد نہ تہا لیکن گذشتہ چندروزہ روش نے تو قوم کو بالکل ہی اسپر آمادہ کردیا کہ نواب صاحب کی ذات کو قابل اعتماد نہ سمجہا جائے۔

دہلی کے جلسہ کے بعد سے اخبارات میں ہم اس مطالبہ کو زور شور سے سن رہے ہین کہ نواب صاحب کو کالج کے عہدۂ سکرٹری شپ سے علیحدہ کردیا جائے۔ کیونکہ نواب صاحب کالج کی زندگی اور قومی وقار کے صحیح حامی نہیں ہیں یہ مطالبہ خواہ کیسا ہی ہو لیکن افسوس یہ ہے کہ اس قحط الرجال میں ایسے آدمی کہاں سے ملیں گے جو قوم کی صحیح نیابت کرسکیں کاش نواب صاحب ممدوح اپنی روش میں مناسب اصلاح فرمالیں اور قومی خدمت ستودگی سے کئے جائیں۔

یہ سطریں ہم یہیں تک لکہنے پائے تہے کہ معزز معاصر زمیندار میں نظر سے گذرا کہ نواب صاحب استعفیٰ دینا چاہتے ہین اور آیندہ مستقل طور پر رامپور کی سکونت اختیار کرنے والے ہیں اگر یہ افواہ صحیح ہے تو اس سے نواب صاحب کی زندگی پر لوگوں کو بہت زیادہ چہ میگوئیاں کرنیکا موقع ملے گا۔ خدا کرے یہ افواہ غلط ہو۔

دہلی میں صیغہ آبرسانی کی توسیع

دہلی کے جدید شہر تیار کرنے کے لئے جہاں دوسری چیزوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے وہاں صیغہ آبرسانی کی توسیع بھی لازمی ہوگئی ہے سنہ ۱۹۱۲ء میں آبرسانی کے صیغہ کو بہت زیادہ توسیع دیگئی تھی اور اوس وقت سے لیکر اس تک ایک لاکھ چالیس ہزار گیلن پانی فی گھنٹہ کے حساب سے تیار ہوتا رہا ہے لیکن اب یہ مقدار بھی کافی ثابت نہیں ہوئی۔

پچھلے دنوں بعض انجینیروں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ جمنا کے قریب پانی حاصل کرنے کے لئے چاہات کھودے جائیں لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ جمنا کے قریب سے چاہات کا پانی حاصل کرنا نہ صرف اس لحاظ سے غیر مفید ہے کہ وہ بدمزہ ہوگا بلکہ صحت کے اعتبار سے بھی اچھا نہیں اس لئے اب ارادہ کیا گیا ہے کہ جمنا ہی میں پانی کا ایک حصہ محفوظ رکھا جائے۔ جو پورے سال کے لئے کافی ہو۔ نئی دہلی میں پانی بہم پہونچانے کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے۔ نل لگائے جا رہے ہیں باغات اور [illegible] کو ترتیب دینے کے لئے بعض متعلق مقامات پر چاہات کھودے جا رہے ہیں کیونکہ نل کا پانی سبزی کے لئے اچھا نہیں ارادہ ہے کہ سخوف گڈھ کی جہیل کے پانی کو بھی مقطر بنایا جائے۔

صوبجات متحدہ میں خشک سالی کی متعلق سرکاری مشورہ

صوبجات متحدہ کے اکثر اضلاع بندیل کھنڈ میں عموماً اور قسمت جہانسی میں خصوصاً خشک سالی کا بہت زیادہ اثر پڑا ہے بارش کے نہ ہونے اور ذخائر آب کے ختم ہو جانے سے فصل خریف کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے اور اگرچہ آیندہ فصل اچھی طرح اگ آئی ہے لیکن اگر مہاوٹ کافی نہ ہوئی تو خیال ہے کہ یہ فصل بھی حسب دلخواہ پیدا نہ ہوگی۔

۲۹- اکتوبر کو صوبجات متحدہ کے لفٹنٹ گورنر نے کمشنر سپرنٹنڈنگ انجینیر اور دیگر افسران ضلع قسمت جہانسی سے اس کے متعلق مشورہ فرمایا باتفاق رائے تجویز کیا گیا ہے کہ اگرچہ مہاوٹ کی امید ہے لیکن چارہ کی کمیابی سے بہت تکلیف ہو رہی ہے اس لئے محفوظ جنگلات کی تمام گھاس کاٹ کر مختلف مقامات پر چارہ کے گودام قایم کئے جائیں تاکہ ضرورت کے وقت اوس سے مدد دی جا سکے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ کاشتکاروں کو مالگذاری کا بہت سا حصہ معاف کر دیا جائے تاکہ کاشتکار کی حالت سنبھل جائے صورت موجودہ کو دیکھتے ہوئے تقاوی کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ تخم کاشتکاروں کے پاس کافی موجود ہے علاوہ ازیں خام چاہات کھودے جانے بے فائدہ ہیں۔ البتہ ضرورت کے وقت نہروں کے کام کو وسعت دیکر بیکار لوگوں کے واسطے کام بہم پہونچا دیا جائیگا۔

عثمانی بیڑہ کی ترقی کیلئے ایک مفید تجویز پر عمل درآمد

معزز معاصر زمیندار کا نامہ نگار بمبئی وثوق کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ عثمانی ممالک میں یہ تحریک زور شور سے شروع ہوئی ہے۔ کہ عید اضحیٰ آیندہ پر جرمانہ قربانی کی قیمت عثمانی بحری بیڑہ کی اصلاح و ترقی میں صرف کی جائے امید کی جاتی ہے کہ اس تجویز پر عمل کرنے سے ہر سال عثمانی بحری بیڑہ کے لئے ایک معقول رقم فراہم ہو جایا کرے گی۔ اور بہت جلد اس رقم سے عثمانی بحری بیڑہ کو ایک معتدبہ فائدہ پہونچیگا۔

نامہ نگار یہ بھی بیان کرتا ہے کہ عثمانی ممالک میں گائے کی قربانی نہیں ہوتی بلکہ بھیڑ اور بکریاں ذبح کی جاتی ہیں۔

دولت عثمانیہ کے باشندے اگر عثمانی بحری بیڑہ کی جانب توجہ سے کام لیں اور تیوہاروں کے مصارف کے علاوہ تقریبات خوشی میں بھی اس کا خیال رکھیں تو وہ دن زیادہ دور نہ ہوگا کہ عثمانی بحری بیڑہ یورپ کی حکومتوں کے مقابلہ میں [illegible] اور دولت عثمانیہ کی تمام [illegible] دور ہو جائیں [illegible] خدا عثمانی قوم کو توفیق نیک دے۔

اجودھیا کی قربانی کے متعلق ہندو مسلمانوں کی مشترکہ کوشش

[illegible] صاحب محمود آباد [illegible] مسٹر مظہر الحق۔ مولانا عبد الباری صاحب [illegible] وغیرہ حضرات [illegible] کا ہنوستہ ایک شاندار ڈنر دیا جس میں ضلع کے حکام بھی شریک تھے ڈنر کے بعد مسٹر مظہر الحق صاحب کی خدمت میں فیض آباد کے سربرآوردہ ہندوؤں کا ایک وفد حاضر ہوا اور اجودھیا میں گاؤکشی کے متعلق دیر تک تبادلہ خیالات وگفتگو ہوتی رہی بعض اصحاب کا بیان ہے کہ تبادلہ خیالات متانت سنجیدگی سے ہوا مسٹر مظہر الحق معاملات گاؤکشی کو رو براہ لانے کے لئے اجودھیا روانہ ہوگئے ہیں اور امید ہے کہ معاملہ مشترکہ طور پر خوبی سے طے ہو جائے گا۔

ہم اس امر سے بہت زیادہ خوش ہیں کہ ہندو مسلمان اپنے معاملات کو مشترکہ طور پر سلجہانے کی جانب مائل ہو رہے ہیں۔ خدا کرے یہ روش [illegible] ثابت ہو اور آیندہ بھی اسی طرح تبادلہ خیالات سے کام کرنے کی نظیریں ملتی رہیں تاکہ معاملات گھر کے گھر ہی طے ہو جائے اور منافرت بڑھنے کا موقع پیش نہ آئے۔ مسٹر وزیر حسن۔ مسٹر محمد علی اور مسٹر ظفر علی خان نے بھی لندن سے تار بھیجکر یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ مسلمان کانپور اور اجودھیا ہندوؤں کی ہمدردانہ روش کو ملحوظ رکھتے ہوئے امسال قربانی گاؤکشی درگذر کریں خدا کرے یہ رفتار مفید ثابت ہو اور آیندہ عمدہ نتائج پیدا [illegible]

ہندوؤں کی مذہبی حالت

ہندی معاصر بھارت بندھو مذکورۃ العنوان سرخی کی ہندو لیڈروں کی ناگوار مذہبی حالت پر روشنی ڈالتا ہوا لکھتا ہے۔ ہمارے ملک میں کچھ ایسے پنڈت بھی ہیں جو لیکچر بازی کا پیشہ کرتے ہیں۔ اس پیشہ کی بدولت انہیں بڑے بڑے شہروں میں جاکر اپنی زبان درازی کے جوہر دکھانے پڑتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی فیس اسقدر زیادہ ہے کہ کوئی معمولی قصبہ انکو نہیں بلا سکتا۔ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ تھوڑی فیس پر وہ اسوجہ سے نہیں آتے کہ کہیں اون کی دوکانداری سرد نہ پڑ جائے یہ لوگ عالم باعمل نہیں ہوتے ان کے قول وفعل میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر تو اپنے کو وکیل کہتے ہیں اور جہاں سے انہیں فیس ملجاتی ہے وہیں کے راگ الاپنے لگتے ہیں ایک مرتبہ ایک مشہور لکچرار نے فخریہ بیان کیا تھا کہ ایک جگہ میں سناتن دہرم کی جانب سے گیا تھا لیکن آریہ سماج سے زیادہ [illegible] پر اوپر چلا گیا۔

[illegible] مسلمان لیڈروں میں بھی پایا جاتا ہے اور اگرچہ [illegible] مقررہ پر تو لکچر نہیں دیتے لیکن [illegible] زیادہ شائق ہوتے ہیں ایسی حالت میں قوم پر انکے لکچروں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

دیوتا والی گائے کی تصویر فساد انگیز ہے

کئی سال سے ہندوستان کے بازاروں میں دیوتا والی گائے کی تصویر فروخت ہو رہی ہے یہ تصویر [illegible] کی بنی ہوئی ہے جس کی نوعیت یہ ہے کہ ایک گائے کی تصویر میں سر سے لیکر پاؤں تک ہندو دیوتاؤں کی مورتیں بنی ہوئی ہیں تھن کے پاس ایک گوالہ دودہ دوہ کر ہندو مسلمان اور انگریز سب کو پلا رہا ہے گائے کے سامنے ایک مہیب چہاڑداری کی تصویر ہے جس کا بڑا منہ اور لمبی لمبی دانت ہیں ایک لنگوٹ بندھا ہوا ہے اور وہ تلوار سے گائے کو مارنا چاہتا ہے۔ ایک راجپوت سر پر ٹوپ پہنے کندھے پر انگوچہ ڈالے اور میرزائی زیب تن کئے ہوئے جٹادہاری کو گائے کے مارنے سے روک رہا ہے گائے کے نیچے ایک سادہو کھڑا ہوا فریاد کر رہا ہے۔ تصویر کے اوپر ہندی میں ایک مکالمہ بھی درج ہے اور گائے کے پاؤں میں آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی ہیں۔

یہ تصویر اپنے مفہوم کے اعتبار سے جسقدر فساد انگیز ہے ظاہر ہے تصویر کا مفہوم صاف بتلا رہا ہے کہ ہندو و مسلمان آپس میں لڑیں اور مہلک و خطرناک مخالفت کو ترقی دیں۔

جرمنی اس قسم کی تصویر بھیجکر ہندوستان میں نفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کی یہ حرکت صرف تجارتی فروغ کے لئے ہے۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تصویر کی درآمد ہندوستان میں روک دے ورنہ بہت ممکن ہے کہ اس کی اشاعت ہوتے ہوتے فساد کا مادہ بھی بڑھ جائے اور اقوام ہند کی یگانگت خطرناک صورت اختیار کرلے۔ ہمیں اس امر کا تو یقین ہے کہ گورنمنٹ ہند کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ اقوام ہند میں نفاق پہیلے لیکن اوس کا فرض یہ بھی ہے کہ وہ نفاق انگیز اشیاء کی درآمد بھی روک دے۔ تاکہ فتنہ وفساد کا مادہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔

اودیوگ سہایک کمپنی لمیٹڈ بجنور کی تیسری سالانہ رپورٹ

مذکورۃ العنوان نام سے ایک کمپنی تقریباً تین سال سے بجنور میں قایم ہے جس کے مینجنگ ڈائرکٹر بجنور کے مشہور رئیس رائے بہادر سیٹھ ہربنس لال صاحب آنریری مجسٹریٹ وچیرمین میونسپل بورڈ ہیں۔

کمپنی مذکور کی تیسری سالانہ رپورٹ جو ہمیں بغرض ریویو [illegible] مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی کا کام قابل اطمینان ہے [illegible] کمپنی کا صدر دفتر بجنور میں ہے اور [illegible] آباد [illegible] چاندپور [illegible] شاخیں ہیں۔

رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ کمپنی کا سرمایہ ایک لاکھ روپیہ ہے جو [illegible] ہزار حصص میں فی حصہ [illegible] منافع کے نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی کو سنہ ۱۹۱۱ء میں [illegible] اور سنہ ۱۹۱۲ء میں [illegible] اور سنہ ۱۹۱۳ء [illegible] منافع ہوا ہے۔ جو کمپنی کی حالت موجودہ کو دیکھتے ہوئے بہت کچھ قابل اطمینان ہے۔

کمپنی کے سال زیر رپورٹ کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آیندہ یہ کمپنی بہت کچھ مفید ثابت ہوگی ہم امید کرتے ہیں کہ باشندگان بجنور کمپنی کو ترقی دینے میں حصص کی خریداری کے لئے ہاتھ بڑہائیں گے۔

آسٹریا میں بحری طاقت کا اضافہ

حکومت آسٹریا بحری طاقت کے بڑہانے میں کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ چند دن ہوئے اس نے ڈریڈناٹ کی قسم کے چار آہن پوش جہازات کے تیار کرنے کی تجویز پاس کی تھی۔ اور اب اس نے اس قسم کے چار اور جہازات کے بنانے کی تجویز پاس کی ہے ان جہازات میں سے دو جہاز تیار ہوگئے ہیں ہر جہاز میں دس توپیں ہوں گی اور ہر ایک جہاز ۲۶۴۰۰ من کا بوجہ اٹھا سکیگا۔ اور ہر ایک کی قیمت ستر کروڑ "کورونا" ہوگی۔

(الشعب)

اراکین مسلم لیگ میں ناگوار اختلاف کا ظہور

اور

شیرازۂ جمعیت کی پریشانی کا اندیشہ

معزز معاصر زمیندار لکھتا ہے کہ ۱۴- اکتوبر کو جبکہ لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اراکین موجودہ ہند لکھنؤ میں اپنی کونسل کا اجلاس کرکے آگرہ میں آیندہ جلسہ کا اہتمام اور صدارت کا انتخاب کر رہے تھے اوس وقت مسلمانوں کی اس سیاسی انجمن کے اراکین موجودہ انگلستان میں ناگوار اختلافات ایک افسوسناک شکل اختیار کر چکے تھے اور لیگ کے دو صدرنشین یعنی ہز ہائینس سر آغاخان مستقل پریزیڈنٹ لیگ موصوف اور آنریبل جسٹس سید امیر علی پریزیڈنٹ شاخ لندن اپنے عہدون سے مستعفی ہونے کا عزم بالجزم فرما چکے تھے یہ ایک ایسا عجیب اتفاق ہے کہ جس کی نسبت اتفاق حسنہ یا سوء اتفاق کا حکم لگانا ابھی دشوار اور قبل از وقت ہے [illegible] [illegible] [illegible] مرکزی [illegible] اس [illegible] مسٹر محمد علی پیرس میں ہز ہائینس آغاخان سے ملاقی ہوا تھا اور اگر مسٹر امیر علی صاحب موجود نہ [illegible] شریک ہو کر [illegible] اور محمد علی کو [illegible] نہ دین گے تو سمجھتے ہیں ناگوار فرض ادا کرنا پڑے گا [illegible] ہندوستان میں ان لیگ کو یہ اطلاع دی [illegible] کہ لیگ کی شاخ لندن کے صدرنشین اوس [illegible] میں بھی قوم کی مدد کر [illegible] میں جبکہ نہ ہین نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے اور نہ کسی قسم کی قربانی کرنی پڑتی ہے اور اگر ہندوستان میں ہمارے حقوق کو نقصان پہونچے تو ایسی حالت میں جبکہ خود ہمارے ہی سربرآوردہ آدمی ہمیں تسلیم کر لینے سے پہلوتہی کرتے ہیں کسی اور شخص سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مسلمانون سے انصاف کرے گا بالکل فضول ہے پھر انہوں نے مسٹر امیر علی سے کہا اب آپ کے لئے دو راستے کھلے ہوے ہیں کہ ایک کمزور آدمی کی طرح ذلت اور قوم فروشی اختیار کرین جیسا کہ آپ سے پہلے اور بہت سے کر چکے ہین۔ یا ایک مضبوط اور قوی دل انسان بنکر تنہا ہمارے اغراض و فوائد کی حمایت میں کمربستہ ہو جائین اگر موجودہ مسلم لیگ آپ کو مالی مدد نہیں دے سکی تو وہ خود بھی اپنی ضروریات کے لئے کچھہ کم محتاج امداد نہیں رہی۔ مگر اب لیگ جس قدر قوم کی خواہشات کے قریب آتی جاتی ہے اسی قدر اوسکو جدید وسائل آمدنی ہوتے جاتے ہیں اور میں توقع کرتا ہوں کہ ہندوستان واپس جاکر سیاسی اغراض کی انجام رسانی کے لئے کثیر سرمایہ جمع کر سکون گا اور اس میں سے شاخ لندن کی اعانت امر لازمی ہے لیکن ممبرون کو لیگ کی ضروریات کا یقین دلانے میں ہم اوسیوقت کامیاب ہو سکیں گے جبکہ شاخ لندن موجودہ لیگ اور اوس کے مقاصد کی تائید کرے

مسٹر امیر علی کا جواب

آنریبل مسٹر سید امیر علی نے جواباً تحریر فرمایا کہ میں تخویفات وکنایات دونوں کو زیادہ غور و توجہ کے قابل نہیں سمجھتا میں ایک غیر سیاسی دعوت اعزاز میں شرکت پر آمادگی ظاہر کر چکا ہوں۔ لیکن چونکہ آغاخاں نے اس امر کی تصریح فرما دی ہے کہ دعوت کے موقع پر سیاسی تقریرین ہوں گی اس لئے میں نے مسٹر وزیر حسن کو لکھہ دیا تھا کہ مجھے لارڈ چانسلر کی منظوری لینی پڑے گی۔ لیکن فوراً اس معاملہ میں شریک نہ ہوسکنے کی وجہ سے مسٹر وزیر حسن نے مجھے ایک توہین آمیز چٹھی لکھی ہے جس میں ایک قابل حقارت ترغیب دی گئی ہے۔ مسٹر وزیر حسن لندن لیگ کی قوت تمیز و فیصلہ پر جو قیود عاید کرنا چاہتے ہیں وہ قابل منظوری نہیں ہے اور جب تک میرا اس لیگ سے تعلق ہے میں کسی بیرونی مشورہ کو قبول نہیں کر سکتا اور نہ کوئی طریق عمل اوسوقت تک منظور کیا جاسکتا ہے جبتک کہ قوم کے حق میں اوس کے نتائج کی بابت غور نہ کر لیا جائے۔ مسٹر وزیر حسن کی چٹھی کے آخری حصہ کا جواب مسٹر امیر علی نے [illegible] دیا ہے۔ اسوقت تک لندن لیگ نے اون تمام امور کی ترد[ید] [illegible] کی ہے جو اوس کی رائے میں قوم [illegible] میں مفید ہے [illegible] [illegible] نظام [illegible] کو قایم رکھنے کے لئے لیگا۔ مذکور اون [illegible] نا پسندیدگی کرنے سے باز رہی جو اوس کی رائے میں قومی قوت کے منافی تھے۔ میرا یہ پختہ خیال ہے جیسے میں تمام مواقع پر بار بار ظاہر کر چکا ہوں کہ جب مسلمانان ہند اپنی جائز حقوق کے تسلیم کرالے اور اپنے جذبات وخیالات کے کافی احترام کا مطالبہ کریں تو ہمیشہ اپنی بساط کو ملحوظ رکھیں اور گورنمنٹ اور خود ایک دوسرے کے ساتھہ کا اتفاق واتحاد کے خیال کو دل میں جگہ دیکر کام کرین۔

مسٹر امیر علی کا استعفاء

مسٹر امیر علی نے اس خط وکتابت کی نقول لندن کیٹی کے ممبرون کو بھیجکر تحریر کیا کہ اگر لکھنؤ کی ماتحتی پریزیڈنٹ کی اہانت پر منتج ہو اور اونہیں دوسرون کی رائے پر عمل پیرا ہونا پڑے تو میں آیندہ اس عہدہ کو اپنے ہاتھہ میں رکھنا قوم کے فائدہ اور اپنے وقار کے خلاف سمجھتا ہوں اس کے بعد گذشتہ بدھ کو لندن لیگ کا اجلاس ہوا جس میں ہز ہائینس آغاخان بھی موجود تھے۔ اس جلسہ میں جسٹس امیر علی صاحب نے اپنا استعفاء پیش کر دیا اور معاملات کو سلجھانے اور اختلاف کو دور کرنے کی کوششیں ناکام رہیں صاحب موصوف کا استعفا اوسوقت منظور ہوگا جب خزانچی حسابات کرے گا۔

دیگر اراکین کی کنارہ کشی

مسٹر لطیف وائس پریزیڈنٹ اور مسٹر عتیق خزانچی بھی لندن لیگ سے کنارہ کش ہوتے ہیں۔

مسٹر وزیر حسن کا تشریحی بیان

مسٹر وزیر حسن نے بیان کیا ہے کہ مسٹر امیر علی کو آغاخان کی تجویز پر صرف یہ اعتراض تھا کہ اسے کانپور کی فتح پر لاف زنی کا مرادف سمجھا جائے گا لیکن آخر کا انہوں نے اس تجویز سے اتفاق کر لیا تھا اور لارڈ چانسلر سے شرکت ضیافت کی اجازت طلب کی تھی لیکن اس کے بعد اون کا آغاخان کے ساتھ شریک ہو کر رسم میزبانی ادا کرنے سے پہلوتہی کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ لارڈ چانسلر اس ڈنر میں سید صاحب کی شرکت کو قرین دانشمندی تصور نہیں فرماتے اور اس لئے میرے خیال میں ڈنر مذکور مقابلۃً ایک ناقابل توجہ چیز معلوم ہوا لیکن جسٹس امیر علی صاحب نے ایک عمیق الاثر اصولی یعنی آل انڈیا مسلم لیگ اور لندن مسلم لیگ کے تعلقات کا مسئلہ اس ضمن میں داخل کر دیا ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے جو ہم دونوں کی شخصیت [illegible] کا شرمندہ احسان نہیں ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ مسلم لیگ کی پالیسی کا تعین ہندوستان کے سوائے اور کہیں نہیں ہوسکتا اگرچہ اس کے تعین میں شاخ لندن سے مشورہ لینا ضروری اور لازمی ہے۔ بشرطیکہ ہمیں ایسی امداد اور ایسے مشورہ سے مستفید بھی ہو سکیں۔

مسٹر وزیر حسن کا مراسلۂ مابعد

مسٹر وزیر حسن نے آنریبل جسٹس امیر علی کی خدمت میں ۲۹- اکتوبر کو ایک اور چٹھی لکھی جس اس خیال کی تردید کی کہ میرا ارادہ اہانت کرنے کا نہ تھا۔ اور یہ توقع ظاہر کی۔ آنریبل موصوف اپنا استعفاء واپس لے لیں گے۔ اس چٹھی میں انہوں نے مجوزہ ضیافت کے متعلقات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا اور کہا ہے کہ مختلف تجویزوں کے بعد آغاخان نے یہ مشورہ دیا کہ ڈنر میری اور مسٹر امیر علی کی طرف سے دیا جائے اور اون تمام لوگوں کو شرکت کے لئے مدعو کیا جائے جنہیں ہم مسلمانان ہند اور دیگر ممالک کی اغراض ومقاصد کا مؤید بنانا چاہتے ہین اس تجویز میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے یہ پایا جائے کہ یہ ضیافت ہم دونوں کے اعزاز میں یا فتح کانپور پر جشن منانے کے لئے دی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ اظہار مسرت کی ایک علامت سمجھی جاسکتی ہے اس لئے یہ خیال میرے حق میں سخت ناانصافی پر مبنی ہے اور میں اسپر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ نے میرے اعزاز میں ڈنر دینے سے پہلوتہی کی تھی اس لئے میں نے آپ کے خلاف سازش کی ہے

ہز ہائینس سر آغاخان کا ارادہ

ہز ہائینس آغاخان چند روز میں عازم ہند ہونیوالے ہیں اور ہندوستان پہونچنے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو مرکزی لیگ کی صدارت سے استعفی دینے کا ارادہ رکھتے ہین۔ انہیں کنارہ کشی کی خواہش پہلے سے تھی اور اگرچہ دو سال قبل صاحب موصوف نے اپنا استعفی واپس لے لیا تھا مگر اسوقت جو فیصلہ کیا ہے وہ ناقابل تنسیخ ہے گذشتہ سالانہ کانفرنس کے موقع پر بھی انہوں نے علیحدگی کا ارادہ کیا تھا مگر ترکی معاملات کی حالت پر لحاظ کرکے اس ارادہ کو عملی صورت میں لانا ملتوی رکھا لیکن صدارت سے مستعفی ہونے کے بعد بھی ہز ہائینس موصوف لیگ کے ممبر رہیں گے اور حتی الامکان اوس کے اعتدال پسند عنصر کے معاملات کی رہنمائی وحوصلہ افزائی سے عملی دلچسپی کا ثبوت دیں گے اون کا خیال ہے کہ شاید لندن لیگ کے ساتھ شریک کار متحد الرائے ہونے کی غرض سے از سر نو مرتب کرنا ممکن ہو لیکن بغیر اون اصحاب کی امداد کے جو اس وقت مستعفی ہوتے ہیں وہ اس بارہ میں کوئی کارروائی کرنا نہیں چاہتے۔

ہز ہائینس آغاخان کے استعفے کی وجہ

ہز ہائینس آغاخان نے جو آجکل پیرس میں ہیں مسٹر محمد علی کے برقی پیغام کا جواب بذریعہ تار دیا اور لکھا ہے کہ میرا استعفی ناقابل تنسیخ ہے اور اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ اب لیگ نے ہر دلعزیزی اختیار کر لی ہے تو اس کا کام بھی عام پسند طریقوں پر چلنا چاہئے اور نیم فہمایشی طریقے جن پر اب تک کام چلایا گیا ہے ترک کر دینے چاہئیں کیونکہ اب یہ ناممکن العمل ہو گئے ہین اور اس لئے ایک مستقل پریزیڈنٹ کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے بلکہ وہ ہر سال تبدیل ہونا چاہئے تو مجھے پلیٹ فارم پر آزادانہ اپنے خیالات کی تائید کی اجازت ملنی چاہئے اور اس لئے میں اس موقع کو لیگ سے علیحدہ ہونے کے لئے بہتر سمجھتا اور تمام ممکن طریقوں سے اوسکی اصلاح عمل میں آنے کے لئے چھوڑ دیتا ہوں مگر میں بدستور اوس کا سرگرم ممبر رہونگا۔

مسٹر محمد علی کی رائے

مسٹر محمد علی کی رائے ہے کہ اس تار سے ظاہر ہے کہ ہز ہائینس آغاخان کا استعفی مسٹر امیر علی کے استعفی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ وہ عرصہ سے استعفی دینے کے خواہشمند تھے مسٹر محمد علی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دو روز قبل جب لندن کے جلسہ میں مسٹر امیر علی کے استعفی پر بحث ہوئی تھی تو ہز ہائینس نے اپنے استعفے کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا بلکہ یہ رائے دی تھی کہ مسٹر امیر علی کو اپنا استعفی اوسوقت تک واپس لے لینا چاہئے جب تک اس امر کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ آیا لندن لیگ مسلم لیگ کی شاخ ہے یا ہندوستانی لیگیں لندن لیگ کی ماتحت ہیں بشرطیکہ لندن لیگ آغاخان کی تلا بعدار ہے ان کی یہ رائے تھی کہ ان تمام پہلوؤں پر دونوں لیگوں پر بحث مباحثہ کرکے فیصلہ کر لینا چاہئے اور مسٹر امیر علی اور مسٹر وزیر حسن کی ذاتی رائیوں کو اس میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔

مسلمین گوجرانوالہ کا جلسۂ تشکر

۱۸- اکتوبر کو بعد نماز مغرب مسلمین گوجرانوالہ کا ایک عام اور عظیم الشان جلسہ مدرسہ اسلامیہ میں مسئلہ کانپور کے رحیمانہ ہمدردانہ و فیاضانہ تصفیہ کی بابت ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے منعقد ہوا جس میں علماء، فضلاء، روساء، امراء، شرفا و کلاء، تجار، دوکاندار اور عام مسلمین ہر درجہ ہر طبقہ ہر فرقہ کے آدمی شامل تھے۔ جلسہ کا وقت بعد ادائے نماز مغرب قرار دیا گیا تھا مگر عصر و مغرب کے درمیان ہی تمام شہر میں انعقاد جلسہ کا احساس ہونے لگا چنانچہ بعض مسلمانوں نے دکانیں بند کر دیں شرکاء جلسہ کے گروہ جوق جوق مدرسہ کی طرف جاتے نظر آتے تھے شہر کے بعض حصوں سے زندہ دل مسلمین باقاعدہ جلوس کی صورت میں آئے تھے جن کے ہاتھوں میں موم بتیاں تھیں اور زبانوں پر قومی نظمیں اور درود شریف۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ معاملات کانپور کے تصفیہ کے مژدۂ جانفزا سے مسلمین کس قدر شادان و فرحان تھے۔ بعض ہنود اور سکھ عمائد و معززین نے بھی اپنی شمولیت سے جلسہ کی رونق بڑھائی ... یہ وہ طریق عمل ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں کی ازدیاد اتحاد باہمی کا باعث ہے۔ جلسہ گاہ میں فرش فروش کا انتظام قابل تعریف تھا۔ مکان مدرسہ چراغاں اور گیس کی روشنی سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ حافظ عبد العلی عرف حافظ جھنڈا صاحب نے تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی سے جلسہ کا افتتاح کیا پھر منشی غلام نبی صاحب کلرک پوسٹ آفس نے جلسہ کے حسب حال اپنی نظم پڑھ کر سنائی جس سے حضار مجلس بے حد محظوظ و مسرور ہوئے۔

مولانا مولوی محمد علاؤ الدین صاحب امام جامع مسجد کی تحریک شیخ فتح حسین صاحب وکیل کی تائید اور میاں نور الدین صاحب جنرل کنٹراکٹر کی مزید تائید سے مولوی الٰہی بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم اس جلسہ کے صدر انجمن قرار پائے۔ بابو عطا محمد صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر میونسپل کمشنر و جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ نے ایک جامع و نافع اور مبسوط و برجستہ تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

شیخ نور الدین کی تحریک بابو عطا محمد صاحب کی تائید اور شیخ غلام رسول صاحب میونسپل کمشنر کی مزید تائید سے مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

ہم مسلمانان گوجرانوالہ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کا خلوص عقیدت و ارادت کے ساتھ صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ حضور ممدوح نے ترحم خسروانہ اور تلطف مربیانہ سے بنفس نفیس کانپور میں تشریف لیجاکر معاملات کانپور کے الجھاؤ کو اپنے حسن تدبر سے بوجہ احسن سلجھاؤ فرمایا ہم حضور ممدوح کی ہمدردانہ روشن اور دانشمندانہ تصفیہ کے بصدق دل معترف اور از حد مداح ہیں۔

خان بہادر احمد دین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی تحریک چودھری قایم علی صاحب کورٹ انسپکٹر کی تائید۔ شیخ نذر محمد صاحب بزاز کی تائید مزید اور اتفاق رائے سے قرار پایا کہ مسلمانان گوجرانوالہ کی طرف سے ایک ٹیلیگرام متضمن اظہار تشکر و امتنان ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کی خدمت میں بھیجا جائے۔

شیخ جعفر حسین صاحب انسپکٹر پولیس کی تحریک مسٹر حیدر محمد صاحب چیف کلرک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی تائید ڈاکٹر عبد الرشید صاحب کی تائید مزید اور جمیع حضار مجلس کی اتفاق رائے سے قرار پایا کہ آج کے جلسہ کی روئداد برائے انطباع انگریزی و اردو اخبارات میں بھیجی جائے۔

بابو عطا محمد صاحب کی تحریک شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر چرم کی تائید میر غلام امین صاحب جنرل مرچنٹ اور میاں جلال دین صاحب ٹیلر ماسٹر کی تائید مزید سے پرجوش نعروں اور صدائے تحسین و آفرین کے ساتھ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کو تین چیئرز دئے گئے اور ان کے ازدیاد عمر، ترقی اقبال و دولت کے واسطے دعا مانگی گئی۔ صدر انجمن صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ برخاست ہوا اس جلسہ کو شاندار پر رونق اور کامیاب بنانے میں بابو عطا محمد صاحب کی مساعی جمیلہ سزاوار تحسین و آفرین قابل تشکر و امتنان اور لائق مبارکباد ہیں۔

نور الدین از گوجرانوالہ

علماء اسلام سے تبلیغ احکام اسلامیہ کیلئے اپیل

گذشتہ چند سال سے جو مصائب دنیائے اسلام پر نازل ہو رہے ہیں اور جن کا سلسلہ برابر جاری ہے اون سے مسلمانان عالم پر جو اثر پڑا ہے یا پڑ رہا ہے یا پڑے گا اوسکو ہر ذی فہم محسوس کر رہا ہے مسلمانان عالم کے تنزل اور نزول مصائب کے اسباب پر غور کرنے والے دنیا کی رہنما تنزل اور نزول مصائب کے بہت کچھ اسباب بیان کرتے ہیں ممکن ہے کہ وہ صحیح ہوں لیکن ہمارے مذہبی پیشوا ہم مسلمانوں کے تنزل کا سبب اصلی ہمارا اسلامی تعلیمات سے دور ہو جانا بتاتے ہیں۔

جب ہم ازمنہ ماضیہ کی اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہم کو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جو کچھ ترقیاں حاصل ہوئیں تھیں وہ مذہبی پابندی کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ مسلم قوم کی ترقی کا صحیح راستہ مذہب ہی ہے۔

میرا ایمان ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہدایت اور تبلیغ احکامات اسلام کا کام نائبان رسول اکرم صلعم یعنی حضرت علماء کرام کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ اور مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ علماء کرام نے تبلیغ احکامات اسلامیہ میں حتی المقدور کوششیں کیں اور کر رہے ہیں جس سے دنیائے اسلام کو بہت کچھ فائدہ نہیں بلکہ فوائد پہنچے ہیں۔ اور علماء کرام ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اسلام کو ہندوستان میں پا رہے ہیں۔ لیکن میں نہایت ادب کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسوقت تبلیغ احکامات اسلامیہ میں آزادانہ جرأت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

فی زمانا اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ جو جو قابل اصلاح باتیں ہم مسلمانوں میں پائی جائیں سب کی طرف جرأت کے ساتھ توجہ کی جائے اور ذاتی مصلحت کیوجہ سے تبلیغ احکامات اسلامیہ کو پس پشت نہ ڈالا جائے۔

یہ صحیح ہے کہ ایسا کرنے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن اس موقع پر اون تکالیف کو یاد کر لینا مناسب ہوگا۔ جنکو اوس برگزیدہ نبی نے برداشت کیا ہے جسکے نائب ہونیکا فخر علماء کو حاصل ہے۔ علماء کے ساتھ خود اللہ اور اوس کے سچے دین کے بسیر دعا موجود ہیں۔ جنہیں اسلام تھا اور ہے اور رہے گا۔

ہم مسلمانوں کو اس امر کی بھی سخت ضرورت ہے کہ علماء ہمارے ہر قومی کام میں شرکت کریں اور اگر کوئی امر خلاف شریعت ملاحظہ فرمائیں۔ فوراً وقت کے وقت اوسکی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ مرض بڑھ نہ جائے۔ علماء کرام کے ذمہ ارادۃً الطریق ہے موصل الی المطلوب سوائے باری تعالیٰ کے کوئی نہیں۔ ہمیں اس امر کی بھی سخت ضرورت ہے کہ ہر شہر میں جہاں مدارس عربیہ ہوں وہاں دار الافتا بنائے جائیں۔ تاکہ مسلمانوں کو فتویٰ حاصل کرنے میں دقت واقع نہ ہو۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی ہدایت اور تبلیغ احکامات اسلامیہ جرأت کے ساتھ کریں۔ قومی کاموں میں شرکت کریں۔ جو بات خلاف شریعت پائیں اُس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

اگر علماء اسلام اسطرف توجہ نفرمائیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ مسلم قوم کی کشتی کل کی ڈوبتی آج ہی ڈوب جائے گی۔

وما علینا الا البلاغ

عنایت حسین خان مراد آبادی

مغربی تھریس کے مسلمان اور طلعت بے وزیر داخلہ

مسلمانان مغربی تھریس نے بہ صدارت صالح آفندی ایک وفد آستانہ علیہ بھیجا ہے۔ جس نے باب عالی میں طلعت بے وزیر داخلہ سے مجلس مصالحت میں دولت عثمانیہ کے قایم مقام اول ہونے کی حیثیت سے ملاقات کی۔ وفد کے رکن محمد شکری پاشا نے دولت عثمانیہ سے درخواست کی کہ بلغاریوں کو نکالنے میں مسلمانان مغربی تھریس کی امداد و اعانت کرے۔ پاشائے موصوف نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جن مقامات پر بلغاری قبضہ کرنا چاہتے تھے ہم نے انہیں وہاں سے نکال دیا ہے۔

اس کے بعد دیدی غاچ کے سابق مبعوث سلیمان بے کھڑے ہوئے اور اعلان استقلال کے اسباب و وجوہ پر روشنی ڈالنے کے بعد حکومت عثمانیہ سے اخلاقی امداد کی درخواست کی۔

طلعت بے نے جواب میں کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دولت عثمانیہ سیاست خارجہ کا اپنی طاقت سے بڑھ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ مسئلہ استقلال میں آپ کی اعانت و امداد نہ کرنے پر ہم مجبور و معذور ہیں۔ لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم آپ کے مطالبات کو ان مسائل کی فہرست میں داخل کر لیں گے۔ جن پر گفتگو ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی میں آپ سے اعتدال پسندی اور میانہ روی کی درخواست کرتا ہوں۔"

اس کے بعد عثمان نائل بے نے تقریر کی اور کہا کہ وزیر کرم! ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ امتیازی حقوق اور رعائتوں کی ایک نہ سنیں گے۔ یہ تمام باتیں وہمی ہیں۔ ہم حصول استقلال کے عزم سے باز نہ آئیں گے۔ ظلم و ستم نے ہم کو سمجھا دیا ہے کہ فریب دکھانا چاہئے۔ تمام معاہدات صرف کاغذ پر سیاہی کے نقش بے معنی ہوتے ہیں۔ آئندہ ہمارے بھائی بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہونا نہیں پسند کر سکتے۔ ہم نے یورپ پر اپنا عزم و استقلال ثابت کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ آئندہ بلغاری ہمارے بلاد میں داخل نہ ہو سکیں گے۔

طلعت بے نے جواب دیا کہ آپ کو میں وثوق کے ساتھ اطمینان دلاتا ہوں کہ آئندہ ہم ہر طرح سے آپ کی اخلاقی امداد و اعانت کریں گے۔

الشعب ۲۴ ستمبر

مدینۃ النسوان

خدیجۃ الکبریٰ

نبی آخرالزمان کی پیدائش کے وقت بُت پرستی وکواکب پرستی نے اہل عرب پر جیسا سکہ جمار کھا تھا اس کی تصویر مولانا حالی نے نہایت موثر الفاظ میں کھینچی ہے۔ فرماتے ہیں۔

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشورستاں تھا نہ کشورکشا تھا
تمدن کا اوس پر پڑا تھا نہ سایہ
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا
کہیں آگ پجتی تھی واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بتوں کا عمل سو بہ سو جا بجا تھا
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی
وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جسکو تاکا
کہ اس گھر میں اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ تیرتھ تھا اک بُت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

اس تیرہ وتاریک زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا اہل عرب کے لئے ایک خدائی امداد تھی۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش حضرت کے وجود کو ساحر اور مجنوں سے زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ توحید کے مقابلہ میں گالیاں دینا اون کا دین تھا اور کلمۂ حق کی آواز پر تیشین بڑھانا ان کا ایمان،

حضرت پر جب یہ آیت نازل ہوئی اقرأ باسم ربک الذی خلق الآیہ (تو بھی اوسی خدا کا نام لیکر پڑھ جس نے تمام کائنات پیدا کی ہے) وتاپ نے کھلم کھلا دین اسلام کی اشاعت شروع کی تو کفار آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے۔ کوئی گالیاں دیتا کوئی پتھر مارتا اور کوئی کہتا کہ (نعوذ باللہ) آپ جادوگر ہیں۔ اس ظلمت وتاریکی میں سب سے پہلے جو شخص ایمان لایا اور دین محمد قبول کیا وہ حضرت **خدیجہ** تھیں۔ حضرت علی نے آپ کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔

حضرت خدیجہ۔ خویلد بن اسد قریشی کی صاحبزادی تھیں، ان کا سن پیدایش تشخیص نہیں ہوا۔ خدیجہ کا خاندان عرب کے بہترین تجارتوں میں سے تھا۔ ان کی پہلی شادی ابوہالہ سے ہوئی ان کے مرنے کے بعد عتیق بن عابد سے ہوئی تھی۔

نبی آخرالزمان کی دیانت اور امانت کا حال سن کر خدیجہ نے آپ کو اپنا بہت سا مال و اسباب سپرد کر کے ساحل حجاز اور جحفہ وغیرہ مقامات میں تجارت کی غرض سے روانہ کیا اور یہ دیکھ کر کہ آپ سے زیادہ امین اور راست گو شخص ملنا دشوار ہے نکاح کا پیغام دیدیا۔ حسب و نسب کی مزید تفتیش کے بعد ۲۹ جوان اونٹ مہر قرار پاکر خدیجہ آنحضرت کے نکاح میں آئیں اوس وقت آپ نے پچیسویں برس میں قدم رکھا تھا اور حضرت خدیجہ کچھ کم چالیس برس کی تھیں۔

خدیجہ نہایت عقلمند اور کمالات ظاہری و باطنی سے معمور عورت تھیں۔ ہر امر میں حضرت کی دلجوئی اور احکام خاوندی کی بجاآوری مقدم سمجھتی تھیں۔

حضرت نے جب غار حرا میں وحی نازل ہونے اور احکام خداوندی کے پہنچنے کا حال خدیجہ سے بیان کیا تو آپ نے حضرت کو مبارکباد دی اور اوسی دن سے بُت پرستی ترک کر کے خدائے تعالیٰ کی وحدت اور آنحضرت کی رسالت کو تسلیم کیا۔ خدیجہ کی کوششوں سے اسلام کو بہت تقویت ہوئی اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اسلام کی جڑ کو مضبوط کرنے والی ایک عورت تھی۔

آنحضرت کو خدیجہ سے ایک خاص انسیت تھی۔ چنانچہ جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ اور ہمیشہ آپ کی ایثار نفسی، محبت اور وفاداری کے معترف رہے۔

خدیجہ کے بطن سے ایک لڑکا قاسم اور چار لڑکیاں زینبؓ۔ فاطمہؓ۔ رقیہؓ اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں شادی کے پندرہ سولہ سال بعد ہجرت نبوی سے پانچ برس پہلے خدیجہ نے وفات پائی۔ ان کا مزار مقبرہ کوہ حجون میں ہے۔

حضرت کو خدیجہ کے انتقال کا مدتوں افسوس رہا چنانچہ حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکرؓ سے (جو خدیجۃ الکبریٰ کے بعد میں حضرت کے نکاح میں آئیں) روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سے خدیجہ کے بار بار یاد کرنے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا اے عایشہ! خدیجہ وہ عورت تھی جس نے ابتدا میں میرا ساتھ دیا اور اوس وقت جبکہ کل عرب میرے خلاف تھا اور سب لوگ مجھے جھوٹا سمجھتے تھے وہ میری طرف دار تھی فقط

(خاتون)

مطایبات

تصویر خموشی

خموشی سے ہمیشہ آبرو عزت بشر پائے
جو دریا دل ہے خاموشی سے ہم آغوش رہتا ہے
لب خاموش ہیں محفوظ آفات جہانی سے
زباں چلکر رفاقت چھین لیجاتی مردم سے
لب خاموش کا دونوں جہاں میں بول بالا ہے
نہ ہوتی گر زبان شمع تو گل کیوں کیا کرتا
نئے ناب خموشی سے بشر مدہوش ہوجائے
بلا تحریک کے ناقوس، کب کچھ منہ سے کہتا ہے
جو ہے اہل نظر قفل زباں ہرگز نہ کھولے گا
ضیائے لب چمنی میں بہت پُر تاب ہوتی ہے
سکوت شب بشر کو خواب راحت میں سلاتا ہے
طریق بے خودی سے سلسلہ حق نیوشی سے
رہ پُر تاثر جو گاڑی ہے وہی نظر و نسیہ کہتی ہے
کھلے گی جب کلی تو پھولکر ڈالی سے ٹوٹیگی
رہ قلت کلامی میں سرافرازی کی گھاتیں ہیں
معزز ہوں اگر طول سخن عورات کم کر دیں
زباں جس کی ہے قابو میں وہی دنیا کا مالک ہے
دل فرزانہ جو بُرتاب ہے نور خموشی سے
جہالت کی کثافت دست خاموشی دھو جاتی ہے
کئے سر شمع کا جب اُسکے منہ سے پھول جھڑتے ہیں
زیادہ بولنا گویا سخن کی قدر کھونا ہے
خموشی سونا ہے سالتی ہے یہ مسلم ہے
کوئی دلسوز ہمدرد ہے عزرت لب نہ کھولے گا
زبان کھولے گا عالی ظرف مطلب کی ندا پاکر

کرے جب حبس دم غواص دریا میں گہر پائے
سمندر میں گیا سیلاب تو خاموش رہتا ہے
گل تصویر مرجھاتا نہیں باد خزانی سے
بشر کے دو لبوں میں تفرقہ ہوگا تکلم سے
وہی آرام سے ہے جس کے دروازے میں تالا ہے
نہ ہوتی گر زبان خامہ قط زن کیوں رہا کرتا
سراپا چشم بن جائے ہمہ تن گوش ہوجائے
وہ اپنی بے زبانی سے سدا صامت ہی رہتا ہے
مثال مردمک سب دیکھکر بھی کچھ نہ بولے گا
صدف منہ بند رکھتی ہے تو گوہر تب ہوتی ہے
سکوت لب مزہ حسن تخیل کا بڑھاتا ہے
عجب کیا گر خدا مل جائے انداز خموشی سے
سبیل گفتگو میں کم سخن کی بات بڑھتی ہے
زبان سے جب نکل آئیگی ہر اک بات جھوٹی
زیادہ بولنے سے بات ہلکی ہے یہ ثابت ہے
ہماری بات کو انجیل میں باندھ بات کم کردیں
یہی یاجوج یاوہ گوئی کو سد سکندر ہے
شرر کی طرح پتھر میں رہے گا گر خموشی سے
دہن کی گندگی منہ بند رکھنے ہی سے جاتی ہے
شکر گفتار طوطے خود شکر پنجرہ میں رہتے ہیں
اگر گفتار چاندی ہے لب خاموش سونا ہے
حقیقت میں بقول داعی تن سکت سلامت ہے
ہمارا بے زبان حقہ بلانے ہی سے بولے گا
صدا سے بازگشت آئیگی گنبد سے صدا پاکر

(منصور)

ترجمہ ہیچ مضمون بہ لب بستن نمی آید
خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

ایثار کی اعلیٰ ترین نظیر

عشق رسول کا معیار

کافروں نے یہ کیا جنگ احد میں مشہور
یعنی پیغمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دودم
ہوکے مشہور مدینہ میں جو پہونچی یہ خبر
ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت وغم
ہوکے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر
کودک وپیر وجوان وخدم وخیل وحشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف
جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی بادیدۂ نم

ایک خاتون کہ انصار کو نام سے تھیں
سخت مضطر تھیں نہ تھے ہوش وحواس انکے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا
کیا کہیں تم سے کہ کہتے ہوئے شرماتے ہیں ہم
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی
تیرے والد بھی ہوئے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑھکر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید
گھر کا گھر صاف ہوا، ٹوٹ پڑا کوہ الم

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا
یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم
سب نے دی اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور
گرچہ زخمی ہیں سر وسینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا
تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج والم
میں بھی اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا
اے شہ دین! ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

316

انجمن خدام کعبہ

میں بحیثیت خادم الخدام جمعیت خدام کعبہ جمعیت کا طرز عمل ظاہر کرتا ہوں اور اوسکی کارروائی مجملاً بیان کرتا ہوں تاکہ لوگوں نا سمجھی اور اشتباہ پیدا ہونے پاوین اور یہ معلوم ہو جائے کہ انجمن اپنے امور مفوضہ کو انجام دے رہی ہے اور اپنے فرایض سے غافل نہیں ہے بلکہ طمانیت اور سکون سے کام کر رہی ہے تاکہ دوام و استقلال حاصل رہے۔

انجمن خدام کعبہ ایک خالص مذہبی مجلس ہے بلکہ یا امور مذہبی میں بھی اس نے حرمین شریفین کی خدمت عظمیٰ کو منتخب کر لیا ہے اسکو کسی دوسرے امر سے بحیثیت اپنے مقاصد کے سروکار نہیں ہے بالخصوص پولیٹکل معاملات سے اس انجمن کو بالکل بے تعلقی ہے انجمن کے مقاصد جو کہ کارروائی کی ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں اوسوقت تک حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک کہ صبر و سکون اور امن و امان سے ملک میں ان مقاصد کو وسعت نہ دی جائے اور مسلمانوں کو اوسکی شرکت میں کسی قسم کا پس و پیش باقی نہ رہے۔ ان کے لئے بہت بڑی ضرورت یہ ہے کہ ان حقوق کو جو بحیثیت مسلم ہونے کی سلطنت برطانیہ کے اون پر ہیں نظر انداز نہ کریں۔

جمعیت خدام کعبہ کا اصلی مطلب یہ ہے کہ مقامات متبرکہ اور شعائر اسلامیہ کی عزت و حرمت برقرار رہے اور اون کے ادب و حرمت میں کسی قسم کا فرق نہ آنے پائے اون کی حفاظت ہو اگر اس مقصد میں کسی قسم کی خدمت انجمن نے ادا کی تو بالیقین یہ بہترین عمل اور افضل ترین عبادت ہوگی۔

اس انجمن خدام کعبہ کا یہ ارادہ ہے کہ بعد توسیع دائرہ اثر اور حصول اعانت حجاز و مالک حرمین شریفین میں بذریعہ حکام مقامی اور بسرپرستی خادم حرمین شریفین خلیفۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ ترقی کے اسباب مہیا کرے (بدوؤں) میں تعلیم علوم اسلامیہ و تجدید اور اخلاق نبوی و صنعت و حرفت تجارت سکھلائی جائے سلسلہ مواخات میں ترقی دیجائے۔

انجمن خدام کعبہ کسی نئی چیز کی تعلیم نہیں دیتی ہے وہ مسلمانوں کو ان کا پرانا عہد یاد دلاتی ہے اور ان کو ایک اہم مذہبی فرض کی ادائیگی کیطرف متوجہ کرتی ہے جو ہر طبقہ کے مسلمان و نیز مالک امیر غریب سب پر ہے اور فرایض کے ساتھ ساتھ فرض ہے اس نے مثل سالویشن آرمی یعنی کمتی فوج کے کام کرنا ہے اور نہایت استقلال ایثار اور خاموشی کے ساتھ اپنے دین پاک کی خدمت کرنا ہے اور مسلمانوں میں ایثار نفس پیدا کر کے مذہب اور قوم کی خدمت کرنے کا شوق پیدا کرنا ہے ہمکو کسی قسم کے اشتعال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ چند سالوں میں صبر و تحمل و دشواریوں کا مقابلہ کر کے ترقی کے راستہ کو صاف کرنا ہے ہم ہندوستان کے ہر صوبہ اور ضلع میں انجمن کی شاخیں قایم کرینگے جہاں لاکھوں مسلمان شریک ہو کر اس بڑے فرض کو ادا کر سکیں گے ہماری انجمن کا کام ایک ایسی جماعت کے ہاتھ میں ہوگا جسمیں علاوہ علماء کرام بزرگان قوم کی ایک بڑی تعداد ہو گی تعلیم یافتہ اسلام کے دلدادہ اشخاص کی ہو گی جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمت کعبہ کیلئے وقف کر دی ہوں گی۔ جو ہر وقت اوسکی خدمت کیلئے مستعد رہیں گے۔ بجائے تنخواہ دار محاسب و محرر و واعظین اور دورہ کرنے والوں کے ایسے لوگ کام کریں گے جو روپیہ کی غرض سے نہیں بلکہ صرف اللہ کی محبت کیوجہ سے دن رات انجمن کی ترقی میں کوشاں رہیں گے۔ انجمن ان کو ان کے اہل و عیال کے خرچ سے سبکدوش کر دے گی۔ ایسی حالت میں ان سے مستحکم عہد لے گی کہ وہ انجمن کی اغراض کی تکمیل کے مقابلہ میں اپنے ذاتی آرام و آسایش کو ہر وقت قربان کرنیکے لئے تیار رہوں گے۔ اور جہاں ان کو اغراض انجمن کے لئے بھیجا جائے گا وہ فوراً جائیں گے اور انجمن کے تمام ایسے احکام جو موافق شرع شریف ہوں آن کی تعمیل کرینگے۔ ان کے سپرد حسب ذیل کام ہوں گے۔

(۱) انجمن کے زیر ہدایات مسلمانوں کو شمول انجمن کی ترغیب دینا (۲) مختلف مقامات میں جمعیتیں قایم کرانا۔ (۳) تقریر و وعظ کے ذریعہ سے انجمن کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کرنا۔ (۴) انجمن کے دفاتر اور نیز جمعیتوں کے دفاتر کے مراسلات و حساب کتاب اور تاریخ پڑتال میں مدد دینا (۵) مقامات متبرکہ میں جا کر حجاج و زوار کی مدد کرنا (۶) بدوؤں کو حرمین شریفین میں اخلاق اسلامی اور علم دین پھیلانا (۷) خادم حرمین شریفین کی اطاعت و اعانت کی ترغیب دینا (۸) اسی قسم کے کل امور جن کی ہدایت انجمن کی طرف سے ہو پوری دلچسپی اور دلی جوش سے بجا لانا۔

انجمن کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے امیر سے لیکر غریب تک تاکہ اسلامی مساوات قایم رہے جو رقم اس ذریعہ سے حاصل ہو گی اوس کا نصف خادم حرمین شریفین کی خدمت میں روانہ ہوگا تاکہ اوسکو نفقات کعبہ کے انتظام میں صرف کیا جائے اور صرف اسی کام کے لئے ایک ربع رقم محفوظ رہے گی تاکہ وقت ضرورت کام آسکے اور ایک ربع تک مصارف انجمن میں صرف ہوگی۔ انجمن خدام کعبہ کے روبرو پہلا عملی کام عمدہ جہاز مہیا کرنے کا ہے تاکہ حجاج و زائرین آسانی اور آرام کے ساتھ حجاز و عراق و بیت المقدس و دیگر عتبات عالیہ کو جا سکیں جو تکالیف حجاج کو اس مذہبی فرض کی ادائیگی میں پیش آتی ہیں ان سے ہر شخص واقف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد "خدام کعبہ کمپنی" عمدہ اور تیز جہاز مہیا کرے گی جن میں طہارت پردہ وغیرہ کا پورا انتظام ہوگا۔ انجمن خدام کعبہ جدہ، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ بیت المقدس کربلائے معلی وغیرہ میں حجاج اور زائرین کے لئے ایسا ہی آرام اور آسایش کا انتظام کرے گی جیسا کہ کک کمپنی سیاحوں کے لئے کرتی ہے۔ ہماری درخواست ہے ہماری درخواست ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت ہر گوشہ ملک سے اس میں شریک ہو کر م ہوں۔ انہیں اغراض کے لئے علماء و دیگر اہل دل کے وفد ہر صوبہ کیلئے بھیجے گی تاکہ انجمن کے مقاصد کو تفصیل سے بتا سکیں اور جمعیتیں وہاں قایم کرا دیں ہماری دعا ہے کہ ہر مسلمان نیکی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور علاوہ اپنے ذاتی کام کے اپنے دین کی خدمت بھی تھوڑی بہت کرتا رہے۔

بحکم جمعیت اصلیہ جس کے ہاتھ میں انجمن خدام کعبہ کا نظم و نسق ہے۔ میں انجمن کے مقاصد صاف صاف الفاظ میں شائع کرتا ہوں۔ تاکہ کسی بدگمانی کی گنجایش نہ رہے۔

خاکسار

محمد عبد الباری فرنگی محلی خادم الخدام انجمن خدام کعبہ۔ دہلی

حوادث و اخبار

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے جلسہ ۱۳۔ اکتوبر میں آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایس رئیس بمبئی آل انڈیا مسلم لیگ کے آیندہ اجلاس آگرہ کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اجلاس مذکور ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۹۱۳ء کو ہوگا نیز مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی رائے میں ۱۹۱۰ء کے قانون پریس (اخبارات) میں اہم ترمیمات کی ضرورت ہے لیکن کونسل تفاصیل پر بحث کو آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ پر انحصار رکھنا انسب سمجھتی ہے جو عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔

بانکی پور میں ہز ایکسلنسی لارڈ و لیڈی ہارڈنگ کا بُت نصب کیا جائیگا اوس کے چندہ میں مہاراجہ کشوری پرشاد سنگھ صاحب والی وڈراون نے ۱۰ ہزار اور مہاراجہ کملیشوری پرشاد مونگیر نے ۵ ہزار روپیہ روپیہ دیا ہے اور اب تک دو لاکھ روپیہ کے زیادہ سے جمع ہو چکا ہے۔

بارش۔ ۷۔ اکتوبر تک سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ جنوبی مالابار میں تقریباً ہر ایک جگہ پانی برسا اور شرقی علاقہ مدراس میں بھی خاصی بارش ہوئی شمال مغربی حصہ ممالک متحدہ اور کشمیر میں بھی کہیں کہیں بارش ہوئی۔

پانیر کو ولایت سے خاص تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ مسٹر بہائس نے اسلامی مسائل کے مطالعہ کیلئے قاہرہ میں جو سکول قایم کرنے کی تحریک کی ہے اوسکی نسبت ظاہر کیا ہے کہ سکول کے اخراجات ہندوستان و مصر کے مالیات سے ادا کئے جا سکیں گے۔

آیندہ ۷ مارچ کو مراد مورکر کیپ سپہ سالار مع پانچ عہدہ سے سکہ دوش ہو جائیں گے۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کو عدالت دیوانی میں حاضر ہونے سے بالاتر سمجھا گیا ہے اور ہز ایکسلنسی صاحب گورنر باجلاس کونسل نے ذاتی حاضری عدالت سے بھی ہز ہائنس سے بری کر دیا ہے۔

مسقط کی حالت بقول پانیر جوں کی توں ہے عید الضحیٰ سے پیشتر باغیوں کی شورش کا اندیشہ نہیں۔

مرزا عبد القاسم پروفیسر فارسی علیگڈہ کالج کے امداد کی جانیکے موقع پر گورنمنٹ محمڈن ہائی سکول کے طلبا نے فارسی زبان کے مطالعہ کی ایک سوسائٹی قایم کی ہے۔

عازمان حج کی روانگی جدہ میں زیادہ سہولت پیدا کرنے کی غرض سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم گورنمنٹ بمبئی کے زیر غور ہے۔

دہلی کے زنانہ طبی کالج و ہسپتال کے نقشے مسٹر آئی تک تیار کر رہے ہیں یہ کالج و شفاخانہ لیڈی ہارڈنگ کے نام سے موسوم ہوگا۔ عمارت سنگ سرخ و سفید کی بنائی جائے گی طرز تعمیر ہندوستانی نمونہ کی ہوگی۔

دوشنبہ کی رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے کہ سونمرگ اور دراس (کشمیر) میں برف پڑ رہی ہے ہندوستان کے شمال مغربی پہاڑوں پر سردی جھکتی جاتی ہے شملہ میں شب و روز کا ٹمپریچر معمول سے کم ہے۔ موسم خنک و متزلزل ہے۔ بارش اکثر ہوتی رہتی ہے۔

کثرت بارش ۱۸ و ۱۹۔ اکتوبر کو فرازپور جالی میں سخت بارش سے نہر منڈالے کے ہیڈ ورکس کو بہت نقصان پہنچا ہے طوفان سابق سے بھی بارہ فٹ اونچا تھا نہر کا پہلا چار سو فٹ حصہ تمام و کمال خراب ہو گیا آٹھ لاکھ روپیہ خرچ مرمت کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

تناولی میں ہفتہ بھر کی سخت بارش سے دریا چڑھاؤ پر ہے اور کئی تالابوں کے ٹوٹ جانے سے متعدد بازار زیر آب ہیں بہت سے خس پوش و نئے مکانات ہو گئے وہاں کی فصل کے نقصان کا بھی اندیشہ کیا جاتا ہے۔

ولایت کی مشہور رقاصہ مس ماڈیلین آیندہ ۲۴- نومبر کو بمبئی میں اپنا کھیل دکھائے گی اور مس ماجہ بمبئی میں صرف چھ کھیل کریں گی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۵- اکتوبر میں ہندوستان میں پلیگ کے ۲۵۰۰ کیس اور بتفصیل ذیل ۱۸۴۱ اموات ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۱۲۱۸۔ مدراس ۹۲۔ بنگال ۱۷۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۲۰۸۔ پنجاب ۴۲۔ برما ۱۸۔ میسور ۱۲۷۔ حیدرآباد دکن ۷۳۔ اور راجپوتانہ ۴۴۔

بمبئی کے رائے بہادر نگین چند موتیوں کے خوشحال تاجر تھے اور بڑے بڑے عطیات و خیرات کرتے رہتے تھے اپنے لڑکے کی شادی پر انہوں نے بعض ملازموں کو گھوڑے گاڑیاں عطا کیں مزید براں ان میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار روپیہ کا سرکاری پرامیسری نوٹ بھی بخشا۔

سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ممالک متوسط کی قانونی کونسل کے ضوابط کا ابتدائی مسودہ منظور کر لیا ہے۔

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر مع ترجمہ اردو

بغیر اوستاد انگریزی سکھانیوالی کتاب حجم ۱۵۷۶ صفحات

انگریزی زبان بہت مفید اور کار آمد زبان ہے اور اس کی ضرورت ہر شخص کو ہے [illegible] لوگوں کو انگریزی پڑھنے کا بہت شوق ہے چنانچہ کئی کتابیں انگلش ٹیچر کے نام سے چھپیں اور ہزارہا جلدیں فروخت ہو گئیں۔ انگریزی غیر ملکی زبان ہے [illegible] جبتک اسکو عمدہ اور آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جاوے اس کا حاصل ہونا محال ہے [illegible] پس ہم نے اس کتاب کو خاص طور پر تیار کیا ہے اور اس میں انگریزی زبان کی بہت سی ضروری باتیں۔ الفاظ کا تلفظ [illegible] خط و عرضی لکھنا ترجمہ کرنا انگریزی بولنا وغیرہ باتیں اس طرح سمجھائی ہیں کہ مبتدی کو آسانی ہوگی۔ جلد تر حاصل ہو جاویگی۔ ہم یہ دعوی تو نہیں کرتے کہ اس ایک کتاب سے آپ انٹرنس پاس کرینگے۔ یا اعلی درجہ کی لیاقت حاصل کر سکینگے اور ہمارے خیال میں اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرتا ہے [illegible] ہماری کتاب کی نسبت اسقدر ضرور کہینگے کہ بمقابلہ دیگر کتب کے ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر سے انگریزی سمجھنے اور لکھنے کا مادہ جلد تر اور آسانی کے ساتھ ہوگا۔ فی زمانہ لوگوں کو انگریزی بولنے اور انگریزی خط لکھنا سیکھنے کا شوق ہے نا اس کتاب میں یہ دونوں باتیں خاص طور سے سمجھائی گئی ہیں علاوہ خطوط وغیرہ کی بہت بڑی تعداد درج کی گئی ہے خطوط وغیرہ خاص طور سے لکھے گئے ہیں۔ اور انگریزی بہت آسان ہے اسکے علاوہ [illegible] ترجمہ کرنا وغیرہ باتیں ایسی [illegible] اور آسان طریقوں سے بتلائی گئی ہیں کہ کسی دوسرے انگلش ٹیچر میں نہ بتلائی گئی ہوں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ [illegible] کتاب کو دیکھیں لیکن ہم یہ ضرور کہینگے کہ جو صاحب انگلش ٹیچر خریدنا چاہیں تو ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر ضرور [illegible] کریں اور دیگر انگلش ٹیچروں سے مقابلہ کریں اور اگر ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر درحقیقت بہتر معلوم ہو تو اس [illegible] ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کی ضخامت پونے تین سو صفحات سے زیادہ ہے [illegible] مذکورہ بالا خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ خرچ محصولڈاک ۲ [illegible] محصولڈاک معاف۔

یہ رسالہ انگلش گرامر مع ترجمہ اردو جسمیں گرامر کی تعریف اور حروف تہجی [illegible] درج ہیں مفت ملیگا

علم طب کی نادر کتاب جو صرف ایکسال میں دو ہزار سے زیادہ بک چکی ہے

مجربات گپتا

بیش قیمتی معلومات کا خزانہ

تمام عمر کی معلومات کا خزانہ محض برادران وطن کی بہبودی و راحت کیلئے شائع کیا گیا ہے [illegible] بیش بہا تحفہ لاثانی نسخہ جات ملینگے جو نہ نہیں بالکل آسان اور فوائد میں آب حیات ثابت ہونگے اور جو آجتک بڑے بڑے خاندانی طبیبوں اور سنیاسی لوگوں کے سینہ میں سربستہ تھے؟ جنکے سینکڑوں روپے صرف کر کے حاصل کئے ہیں براے افادہ عام وطن کتاب کی صورت میں شائع کئے ہیں مختصر فہرست مضامین یہ ہے کہ ہر قسم کے [illegible] ضعف دماغ کی دوا۔ سر کے گنج اور پھوڑے پھنسی کے تیل۔ خوشبودار بال سیاہ کرنیکے تیل۔ کھانسی دوا [illegible] مرض [illegible] بال اڑانے اور تمام عمر نہ پیدا ہونیکا مجرب نسخہ جات عجیب و غریب [illegible] کانی مجرب دوائیں۔ معدہ کی تمام خرابیوں کے چورن۔ نامردی کا مجرب علاج۔ حیرت انگیز طلا اور کشتہ [illegible] ناقص جن سے [illegible] سستی۔ ناطاقتی۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ امراض ایک ہفتہ میں [illegible] دھاتوں کے عجیب و غریب کشتہ جات بنانے کی ترکیبیں گھر توں اور بچوں کی قریباً [illegible] بیماریوں کے نہایت ہی آسان علاج درج کئے ہیں قیمت صرف مجلد بارہ آنہ ۱۲

ہم نے [illegible] کیا کہیں ہم ایمان سے کہتے ہیں اگر کتاب ناپسند ہو تو قیمت واپس دینگے

ضرور سیکھو مجرب اور آزمودہ نسخے

مثلاً ایک منٹ میں [illegible] کر کے [illegible] بنایا [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک ہی [illegible]

بیماریوں کا ایک ہی نسخہ [illegible]

سستی نامردی کے مجرب نسخے [illegible] خوبصورت [illegible]

آتشک کا اکسیر نسخہ [illegible] کا علاج، حافظہ کا مجرب نسخہ وغیرہ وغیرہ [illegible]

قارون کا خزانہ

اس میں ہر قسم کے بیشمار صنعت و حرفت کی اصلی ترکیبیں درج ہیں

مثلاً گھڑی سازی۔ فوٹوگرافی۔ دندان سازی۔ صابن سازی۔ [illegible]

بال اڑانے کا تیل۔ بال اگانیکا صابن۔ [illegible] کافور [illegible]

وغیرہ وغیرہ درج ہیں قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ مطابق اشتہار نہ ہو تو قیمت واپس دینگے۔

دو مجرب آزمودہ

دوائیں

مطابق اشتہار نہ ہوں تو دو چند قیمت واپس دیں

گپت فیض طلاء اکسیر اعظم

اس لاثانی طلاء کے صرف چند روز کی مالش سے ہی عضو تناسل کی ہر قسم کی کمزوری لاغری دور ہو کر تباہ شدہ رگوں اور پٹھوں میں پہلے سے زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ اور آدمی پورا مرد بنانے کے قابل ہو جاتا ہے علاوہ ازیں طلاء بدن کی حرارت [illegible] بان میں لگا کر صبح شام کھانے سے قوت باہ حد درجہ پیدا ہوتی اور خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے آنکھوں کی روشنی دو چند اگر متواتر ۴۰ روز کھایا جائے تو بڈھا بھی جوان ہو جاتا ہے یعنی سفید بال از سر نو سیاہ ہونے لگتے ہیں مزید بران اعضاء رئیسہ میں فربہی اور درازی پیدا کرتا ہے جو لوگ بچپن کی نفس کاریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھ اپنا ستیاناس کر چکے ہیں۔ انکے لئے یہ طلاء آب حیات کا کام دیتا ہے ضرور منگوائے باوجود ان خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ ۲ محصول ۴ [illegible] واپس دینگے چونکہ یہ خارجی استعمال کی ہی دوا ہے اس لئے یہ شرط کرتے ہیں کہ اگر خاص عضو کو اسپات لوہے کی طرح مضبوط نہ بنا دے تو قیمت بلا عذر واپس دینگے

برقی طاقت کی مقوی گولیاں

ان گولیوں کو صرف چند روز استعمال کرنے سے جریان احتلام سرعت انزال وغیرہ امراض دفعہ ہو جاتے ہیں اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے اپنی زندگی برباد کر چکے ہیں اور جسم قوت دے [illegible] دھڑکنا، پیشاب سے پہلے یا پیچھے دھات گرنا خواب [illegible] ناپاک ہو جانا۔ اعضا سستی۔ کاہلی [illegible] کی طرح [illegible] ہونیکے سبب وقت پر شہوت [illegible] وغیرہ امراض کی شکایت رہتی ہے تو ایک دفعہ یہ لاثانی گولیاں منگوا کر [illegible] ان کے استعمال سے منی پیدا ہو جاتی ہے [illegible] قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ مع محصول [illegible] [illegible] گولیوں کے [illegible] "طلاء اکسیر اعظم" [illegible] کام دیتا ہے خاص شکایت [illegible] "گپت فیض" [illegible] مقوی گولیاں [illegible] بھیجا دینگے

خضاب نمونہ شباب

[illegible] خضاب [illegible] دوسری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ:- منیجر چندر گپت اوشدھالیہ ۱۳۶ لوہانہ اسٹیشن ریلوے

تمام قیمت واپس بلکہ ساتھ انعام

جسقدر قیمت کا مال خرید وگے آپکی سب قیمت واپس کردی جاویگی بلکہ ساتھ انعام دیا جاویگا؟

ناظرین سچ مانیں اور یقین کریں کہ آرام سے گھر بیٹھے سینکڑوں روپے کا مال مفت حاصل کرو بلکہ اپنے دوست احباب امیر غریب سب کو خبر کردو۔ پھر یہ موقعہ ہاتھ نہ آئیگا چونکہ ہمارے ہندوستانی بھائی اچھی چیزیں قیمت دیکر خریدنے میں گھبراتے ہیں۔ اسلئے اپنے بھائیوں کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت مفید تجویز نکالی ہو کہ ہر خریدار کو تمام قیمت واپس کردیگا۔

تمام قیمت واپس مال مفت میں۔ بلکہ ساتھ انعام گویا آم کے آم گٹھلیوں کے دام

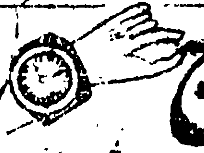
مہربان اگر اب بھی آپ کے لئے مہنگا سودا ہے تو آپکی عقل سمجھ دانائی پر صد افسوس۔ جلدی کرو آپکا ہی بھلا ہے بلکہ گلی محلے میں اپنے دوست احباب کو بھی خبر کردو۔

آسان تجویز۔ ہم خرما وہم ثواب۔ مندرجہ ذیل سامان گھڑیوں وکتابوں میں سے جسقدر قیمت کا مال آپ خریدینگے اسی طرح آپ کے بعد بیس درخواستیں آنے پر آپکی تمام قیمت واپس کردی جاویگی۔ مثلاً بیس خریدار آنے پر نمبر اول خریدار کو چالیس خریدار آنے پر نمبر دوم خریدار کو۔ ساٹھ خریدار آنے پر تیسرے نمبر کے خریدار کو۔ علی ہذا القیاس اسی طرح ہر بیس درخواستوں پر سلسلے وار سبکو قیمت واپس کردی جاویگی اور آپ کو مال مفت میں رہجاویگا۔ اور یہ ضروری ہو کہ ہر روز کئی خریدار واپسی کے حقدار ہو جایا کرینگے گویا تمام خریداروں کو سلسلے وار تمام قیمت بذریعہ منی آرڈر معہ محصولڈاک خرچ کاٹ کر واپس کردی جایا کرے گی اور آپکو مال مفت میں مل جاویگا۔ اس سے زیادہ آپکی اور کیا خاطر کی جاوے۔

نوٹ دو روپیہ سے کم کا خریدار واپسی قیمت کا حقدار نہ ہوگا۔ خط پر لفظ انعامی سلسلہ ضرور لکھیں۔ ورنہ انعامی سلسلے میں آپ کی فرمایش درج نہ ہوگی۔

خاص انعامات ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء تک جسکی فرمایش سب سے زیادہ ہوگی اسکو پہلے انعام۔ دوسرے درجہ والے کو ... روپیہ انعام دیا جاویگا۔

رسٹ واچ



جنٹلمین و معزز اصحاب کیلئے یہ ایک نہایت بیش بہا تحفہ ہے نہایت خوشنما چاندی کی بہت پائدار ہے جسکی معزز صاحب بڑے شوق سے کلائی پر باندھتے ہیں تاکہ علاوہ خوبصورتی کے وقت دیکھنے میں بار بار تکلیف نہ ہو پرزے اس کے نہایت مضبوط و پائدار ہیں وقت دینے میں لاثانی کیا مجال کہ ۲۴ گھنٹہ میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑ جاوے۔ گارنٹی ۲ سال قیمت پانچ روپیہ۔ چاندی کی سات روپے صہ روپیہ۔ سنہری آٹھ روپے و سات روپے صہ۔

ریلوے ریگولیٹر واچ

یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ کی بنی ہوئی ہے جس کے ڈائل پر انجن بنا ہوا ہے وقت صحیح اور مضبوطی کی بابت آپ سب واقف ہیں۔ قیمت **پانچ روپیہ صہ**

اسکوپ سٹم واچ



نقلی گھڑی دو اڑھائی روپے میں بھی مل جاتی ہو مگر جیب میں ۵ منٹ سے زیادہ نہ چلے گی۔

اگر آپ کو واقعی سستی اور عمدہ گھڑی لگانیکا شوق ہو تو اس گھڑی کو جلد خرید فرمائے جو اپنی مضبوطی اور پائداری کا ڈنکا ہندوستان سے لیکر انگلستان تک بجا چکی ہو وقت دینے میں کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اور نہایت خوبصورت ہے بیس روپیہ والی گھڑی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی یہی وجہ ہو کہ محکمہ ریلوے پولیس ڈاکخانہ نمبردار اور پٹواری اس گھڑی کے سوا دوسری گھڑی کو پسند نہیں کرتے دوسری دوکان سے پانچ روپیہ کو بھی ایسی گھڑی نہیں ملیگی ضرور خریدیں۔ ذمہ داری دس سال۔ زنجیر ہمراہ قیمت درجہ اول ... ۔

گارڈ واچ پرزے نہایت مضبوط وقت لاجواب ریلوے کم انگلینڈ کے کارخانوں کے کلرک شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ اعلے قسم سات روپیہ نو روپیہ۔

تار گھڑی ہنٹنگ



یعنی وقت عین تار کے مطابق دیگی

یہ ڈبل کیس کی سنہری گھڑی ولایت کے ایک مشہور نامی کارخانہ کی بنی ہوئی ہے خوبصورتی پائداری اور صحیح وقت دینے میں لاثانی ہے اسکے دونوں طرف ڈھکنوں پر ایسی خوبی سے ولایتی طرز پر سونا چڑھایا ہے کہ دیکھنے والوں کو سو دو سو روپیہ کی خالص سونیکی گھڑی معلوم دیتی ہے۔ دراصل اگر آپکو سستے عمدہ خوشنما مضبوط اور سستی گھڑی رکھنے کا شوق ہے تو ہمارے کہنے پر ہی یہ گھڑی ضرور خریدیں **طرفہ یہ کہ ڈبل کیس** پرزے نہایت مضبوط پائدار اور خوبی یہ کہ جو لیور اور سکینڈ کی سوئی لگی ہوئی ہو **یقین کریں** کہ اچھی سے اچھی اور قیمتی سے قیمتی گھڑی کا یہ ساتھ ہر طرح مقابلہ کریگی حتی الوسع مرمت کرانیکی کبھی ضرورت نہ پڑیگی یہی خاص وجہ ہے کہ ڈپٹی منصف مجسٹریٹ تھانہ دار۔ ڈاکٹر۔ انجنیر اور سیر۔ گارڈ۔ سٹیشن ماسٹر گھوڑے سوار وغیرہ اس گھڑی کو شوق سے خریدتے ہیں بطور آزمایش ایکدفعہ تو ضرور خریدیں پھر دیکھیں آپکے دوست احباب کس طرح چھین لینے پر مجبور ہوتے ہیں گارنٹی ۱۵ سال قیمت سنہری آٹھ روپیہ سے جرمن سلور سات روپے صہ۔ محصول ۴ر

لونگیاں ٹسری ریشمی

لودیانہ کی بنی ہوئی خوش وضع خوشرنگ صوفیانہ وامیرانہ باندھنے کی لونگیاں ٹسری خوشرنگ ۔ چھ۔ آٹھ۔ دس روپے لونگی ریشمی آٹھ دس بارہ روپے۔ لونگی زمیدار پانچ چھ آٹھ پلکہ سادہ عام خاص تین۔ پانچ۔ چھ روپے۔ کلاہ پشاوری زمیدار ... ۔ ٹسری صافے۔ پانچ سات آٹھ دس روپے

بواسیر کی گولیاں

یادرکھیں کہ ہماری بواسیر کی گولیاں مرض بواسیر کو خونی ہو یا بادی خواہ کتنی ہی مدت سے ہو ... یوم میں بالکل جڑ سے نیست و نابود کر دیتی ہیں مسے خود بخود خشک ہو جاتے ہیں **طرفہ یہ کہ** آئندہ عمر بھی نہ ہوگی۔ مجرب ۳۱ گولیاں **دو روپیہ**

منجن دندان فی بکس ۱۲ر کھانسی کی گولیاں ۶۰ عدد ۱ہ

شاہی خضاب نو بہار

ناظرین سچ مچ یقین جانیں کہ یہ نہایت ہی اعلے درجہ کا تیار کیا ہوا شاہی خضاب نوبہار ہے جو خالص امیروں رئیسوں نوابوں اور عام فائقین کیلئے نہایت ہی بیش بہا چیز ہے۔ اسکے لگانے سے پانچ منٹ میں بالکل قدرتی طور پر بال سیاہ نرم اور ریشم کی مانند ہو جاوینگے سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگیگا کہ خضاب لگایا ہے اسی وجہ سے ... ایک دفعہ منگایا جاتا ہے بیسیوں درخواستیں آتی رہتی ہیں ضرور آزمایش کریں زیادہ تعریف فضول ہے قیمت فی بکس تین روپیہ چار آنہ ۳ہ

بال اڑانے کا صابون ۔ جس جگہ کے بال اڑانے ہوں صابون کی طرح نیم گرم پانی سے لگادیں ۵ منٹ میں بال صاف ہو جاوینگے اور جلد ملایم رہیگی نہایت مجرب خوشبودار اور بے ضرر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب امیر غریب اپنے گھر میں ہمیشہ بڑے شوق سے استعمال کرتے ہیں قیمت فی بکس ہشتکیہ ایکروپیہ چار آنہ عہ

سرمہ نورانی

نہایت ہی محنت کوشش اور تکلیت کرنے سے یہ تھوڑا سا سرمہ تیار ہوتا ہے۔ آنکھ کی بینائی تیز کرنے میں اکسیر ہے اسکے ایک دو ماہ استعمال کرنے سے پہلے کی نسبت دوگنی تگنی نظر ہو جائیگی۔ جنکی نظر کمزور ہوگئی ہو۔ رات کو کم نظر آتا ہو آنکھ میں تارے سے نظر آتے ہوں۔ لکھائی پڑھائی کا زیادہ کام رہتا ہو۔ ضعف بصارت ۔ دھند۔ جالا۔ سرخی پانی بہنا۔ پڑبال خارش چشم وغیرہ امراض کیلئے ازحد مفید ہے پانچ روپیہ تولہ کو بھی ایسا قیمتی سرمہ نہ ملیگا۔ متواتر استعمال کرنے سے بوقت پیری اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاؤ گے قیمت فی تولہ ایکروپیہ چار آنہ عہ۔ اسکے کی بنسبت بہتر کی ... فید ہیں ...

المشتہر ۔ بابو غلام احمد قادری سوداگر لودیانہ پنجاب

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

۳۱۹

رجسٹرڈ نمبر ایف ۵۸۰
مسلمانون کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

اخبار مدینہ بجنور

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

سالانہ پیشگی تین روپیہ
ممالک غیر سے ۶ شلنگ

ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ کو شائع ہوتا ہے

تمام درخواستین و ترسیل زر
بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم
اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ
"ہندوستان" ہونی چاہیں

تراجم جرائد عربیہ و ترکیہ

مراکو میں خونریز ہنگامے

مراکو میں کئی خونریز ہنگامے ہو چکے ہیں۔ جنرل بیرنی اور اون کی فوج جو قتنہ رچی تیار کر رہی تھی مراکشیوں نے اون پر حملہ کیا ۸۰ سپاہی ۳ افسر اور کئی ملازم ہلاک ہو گئے ۲۰ مراکشی بھی شہید ہوئے۔ (الرای العام)

طرابلس میں اطالیوں کا نقصان کثیر

بلقیق کے تار سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۳-۱۴ شوال کو ایک خونریز معرکہ ہوا جس میں ڈیڑھ ہزار اطالوی سپاہی اور ۱۴۰ افسر مارے گئے۔ ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ شوال کو بھی متواتر معرکے ہوئے جن میں اٹلی کے بہت سے آدمی کام آئے۔ مجاہدین میں سے ایک سوجان باز شہید اور مشہور عرب سردار محمد آفندی الریفی زخمی ہوئے۔ ۴ ذی قعدہ کو مقامات عوشدی اور طبیہ الاسم میں دو معرکے ہوئے جن میں تقریباً ۵ سو اطالوی کام آگئے اور مجاہدین کو بیشمار مال غنیمت ملا۔ (الشعب)

حلب میں عربی کالج

ایک نیم سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ٹرکی نے حلب میں ایک عربی کالج قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ کالج اوسی پیمانہ پر قایم کیا جائیگا جس طرح کہ بیروت اور دمشق میں قایم ہونگے۔ (الرای العام)

ٹرکی کا زرہ پوش جنگی جہاز

اخبار طنین سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی کا ایک جنگی جہاز جو دوران جنگ طرابلس میں اٹلی نے گرفتار کر لیا تھا صلح ہو جانے کے سبب واپس مل گیا ہے یہ جہاز اٹلی سے واپس آکر عثمانی جنگی بیڑہ میں شامل ہو جائے گا۔ (م)

محصول جنگی میں اضافہ

ترکی معاصر اقدام لکھتا ہے کہ بہت جلد دولت عثمانیہ اور روس میں دولت عثمانیہ کے محاصل جنگی کے متعلق ایک سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ آیندہ سے دولت عثمانیہ جنگی کے محاصل میں گیارہ فیصدی کے بجائے پندرہ فیصدی تک اضافہ کر دے اور اسی کے معاوضہ میں دولت عثمانیہ روس کی رعایا کا جو دولت عثمانیہ میں رہتی ہے خاص خیال رکھے۔ جبوقت روس سے اس مسئلہ پر اتفاق ہو جائے گا تو دوسری دول بھی اس پر راضی ہو جائینگی اور یہ قانون جاری کر دیا جائے گا۔ (الرای العام)

ٹرکی میں یونانی اخبارات کے داخلہ کی ممانعت

گورنمنٹ ٹرکی نے حکم نافذ کیا ہے کہ آیندہ سے یونانی اخبارات ممالک محروسہ عثمانیہ میں داخل ہونے پائیں۔ [illegible] حکم کے مطابق آخری ڈاک میں جو

بلغاریہ [illegible] لشکریان ترکی میں آ گئے تھے وہ سب واپس کر دئے گئے اور دوبارہ معاہدت کے متعلق تجدید کی گئی۔ (الرای العام)

دار الحکومت روس میں مسجد

سینٹ پیٹرسبرگ دار الحکومت روس میں معدودی مسلمانوں نے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی ہے جس پر دو ملین روبل خرچ ہوئے ہیں یہ روپیہ روس کے مسلمانوں نے جمع کیا ہے۔ مسجد بالکل تیار ہے صرف فرش باقی ہے جسکی تعمیر کے لئے روپیہ جمع کرنے کے واسطے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں تیرہ ہزار چار سو تراسی روبل چندہ فراہم ہوا فرش بھی اب جلد تعمیر ہو جائے گا۔ (ہ م)

حسین جاہد بک اتحاد و ترقی کے سکرٹری

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حسین جاہد بک چیف ایڈیٹر اخبار طنین انجمن اتحاد و ترقی کے سکرٹری بنائے گئے ہیں بعض کا بیان ہے کہ مدحت شکری بک سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ (الرای العام)

پچھلے دنوں ایک اردو اخبار نے یہ خبر شائع کی تھی کہ حسین جاہد بک انجمن اتحاد و ترقی کی ممبری سے علیحدہ ہو گئے ہیں اور اتحاد و ترقی سے اونہیں قطعی نفرت ہو گئی ہے۔ معاصر مذکور کی مذکورہ بالا خبر سے اسکی تردید ہو گئی (ایڈیٹر)

روس میں اسلامی تعلیمی انجمنوں کا انسداد

ممالک محروسہ روس میں مسلمانوں کی وہ انجمنیں جو اون میں تعلیمی ترقی اور بیداری پیدا کرنیوالی تھیں۔ وزیر تعلیم کے حکم سے بند کر دی گئیں۔ ان انجمنوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام شہر	نام انجمن	نام شہر	نام انجمن
۱- اڈسا	خیریہ اتفاقی ہمرانی	۷- سوالمدا	انجمن مسلمانان
۲- قونغوز	خیریہ	۸- ملابک	حمایت
۳- نیرلی	نشر معارف	۹- غوربوف	تعاون تاتار
۴- تراسوفسم	خیریہ مسلمانان	۱۰- طومیک	ترقیون معارف
۵- طوپول	ترقی پرور	۱۱-۱۲- باکو	صفار نشر معارف
۶- قوخو	نشر معارف	۱۳- باکو	شاکران فقرا

ان تمام انجمنوں کا مقصد اشاعت تعلیم اور غریب بچوں کی دستگیری تھا لیکن نہیں معلوم گورنمنٹ روس نے انہیں کیوں امدکس قانون کی مدد سے بند کر دیا۔

عثمانی قیدی بلغاریہ سے واپس آرہے ہیں

۵۳ ہزار عثمانی قیدی بلغاریہ سے آستانہ آ گئے ہیں بقایا چھبیس ہزار قیدیوں کو بلغاریہ سے واپس لانے کیلئے ٹرکی نے ایک کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے جو تین ہزار روزانہ کی تعداد میں قیدیوں کو آستانہ لائے گی۔

(الرای العام)

مطائبات

ہمارا طرز حکومت

کبھی ہم نے بھی کی تھی حکمرانی ان ممالک پر
مگر وہ حکمرانی جس کا سکہ جان و دل پر تھا

قرابت راجگان ہند سے اکبر نے جب چاہی
کہ یہ رشتہ عروس کشور آرائی کا زیور تھا
تو خود فرمان دو رجیپوں نے نسبت کی خواہش کی
اگرچہ آپ بھی وہ صاحب دیہیم و افسر تھا
ولیعہد حکومت اور خود شاہنشاہ اکبر
گئے انبیر تک، جو تخت گاہ ملک کشور تھا
ادھر راجہ کی نور دیدہ گھر میں محملہ آرا تھی
ادھر شہزادہ پر چتر عروسی سایہ گستر تھا
دلہن کو گھر سے منزل گاہ تک ارشاں سی لائے
کہ کوسوں تک زمین پر فرش دیبائے ششتر تھا
دلہن کی پالکی خود اپنے کاندھوں پر جو لاتے تھے
وہ شاہنشاہ اکبر اور جہانگیر ابن اکبر تھا

یہی ہیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت کی
کہ جن سے بوستان ہند برسوں تک معطر تھا
تمہیں نے دے کے ساری داستانیں یاد ہیں انشا
کہ عالمگیر ہند و کش تھا، ظالم تھا، ستمگر تھا

شبلی نعمانی (الہلال)

میرانپور میں قربانی نہیں ہوئی

جناب ایڈیٹر صاحب زاد عنایتکم

بعد تسلیم عرض ہے ہمارا قصبہ میرانپور جو تحصیل جانسٹھ ضلع مظفرنگر میں واقع ہے آباد کردہ قوم سادات کا ہے اس کی مردم شماری قریب سات ہزار کے ہے ہندو مسلمان ہر دو فریق بحصہ مساوی آباد ہیں۔ ہمیشہ سے قصبہ ہذا میں قصاب لوگ عام طور سے اپنے گھروں میں گائے بیل بھینس ذبح کرتے تھے اور گوشت فروخت کرتے تھے اور قربانی گائے بکرے کی ہمیشہ عید الضحیٰ پر مسلمانوں میں عام طور پر ہوتی رہی اور بیشتر قصبہ ہذا کی آبادی اس طور سے واقع ہوئی ہے کہ جس جگہ مسلمان آباد ہیں وہاں پر اہل ہنود کے مکانات نہیں ہم مسلمانان ہمیشہ سے نہایت احتیاط سے محفوظ مکانوں میں قربانی کرتے رہے ہیں۔ دوسری طرف سے کوئی بات دل آزاری کی کبھی ہوئی نہ اوس طرف سے کسی قسم کی مزاحمت ہوئی اب کچھ دنوں سے زمانہ نے نیا رنگ پلٹا۔ مسلمانوں پر افلاس طاری ہو چلا اور سادات کی جائداد ان کی غفلت سے زیر بار قرضہ ہو کر ہنود کے قبضہ میں پہونچنے لگی ادھر اہل ہنود نے بوجہ تمول ملازمت میں زیادہ حصہ لیکر ہر محکمہ کی کرسیوں کو زیادہ زیب دیا بالآخر یہ نتیجہ پیدا ہوا

کہ اہل ہنود کے دست تمول اور حکومت نے مسلمانوں کی حالت افلاس اور کس مپرسی کو خوب جانچکر قوانین و مراسم مذہبی کے محو کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ اگر ہم لوگوں پر عادل اور رحیم گورنمنٹ کا سایہ نہ ہوتا تو یہ قوم اب تک ہم لوگوں کو صفحہ ہستی سے کبھی کے نیست و نابود کر دیتے ہم لوگ عرصہ سے گوشت کھانے سے ترس رہے ہیں۔ قصبہ کے حضرات اہل ہنود نے باہم مشورت کر کے ایسی جگہ کمیلہ بنوا دیا کہ نہ اس قدر فاصلہ پر قصاب پہونچیں گے نہ مسلمانوں کو گوشت ملے گا۔ اس طریقہ سے گاؤکشی کا انسداد بسہولت عمل میں آ گیا۔ دیکھئے کسقدر گہری دفنا ہے۔ لیکن ہمارے بھائی اہل ہنود نے اس پر بس نہ کیا اور باہمی مشورت کر کے عین عید الضحیٰ کے دن مسٹر گروس صاحب ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار و سب انسپکٹر صاحبان کو بلا کر قربانی بند کرا دی اور ان کے سامنے نہایت زور و شور سے بیان کیا کہ حضور اس قصبہ میں گائے کی قربانی تو درکنار کبھی بکرا بھی نہیں ہوا۔ حاکمان مذکور نے اہل ہنود کے بیانات کو بغیر کسی تحقیقات کے قبول فرما کر ہم سے لکھا لیا کہ ہم لوگ تعمیل حکم کرینگے۔ قربانی قطعاً بند کر دی۔ اور یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ بستی مسلمانوں کی ہے اور قبل تیاری کمیلہ قصاب لوگ گائے بیل بھینس اپنے گھروں میں ذبح کرتے اور فروخت کرتے تھے۔ ایسے قصبہ میں قربانی کا نہ ہونا کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں نے موقع پا کر عین عید الضحیٰ کے دن ایک ارجنٹ تار بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک تار بحضور جناب کمشنر صاحب بہادر قسمت میرٹھ کو دیا۔ دوسرے دن ایک تار بحضور جناب وائسرائے صاحب بہادر اور دوسرا بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر اور تیسرا تار بحضور جناب ڈپٹی مہا دیوجی پرشاد صاحب کہ جو فی الحال انچارج کلکٹر ہیں دیا کہ ہم لوگوں کی قربانی بند کر دی ہے قربانی کرا دی جائے نہ کچھ جواب ملا اور نہ کچھ انتظام ہوا بالآخر سہ تاریخ قربانی کرنے کی گذر گئیں اگر ہم لوگوں کی گردنیں اپنے بادشاہ جم جاہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مضبوط رسی سے بندھی ہوئی نہ ہوتیں تو ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا۔

(سید ریاض علی قاضی میرانپور)

یونانیوں کی شرارت اور ترکوں کا ضبط

اسکندریہ واقع مصر کے ایک قہوہ خانہ میں دو ترک افیسر جو مین جاتے ہوئے تھوڑی دیر کیلئے اتر گئے تھے چائے پی رہے تھے قہوہ خانہ میں شریر یونانیوں نے ترکوں کو دیکھکر اون پر آوازے کسنے شروع کئے اور لغو حرکتوں سے ترکوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کی ترکوں نے ضبط سے کام لیا لیکن جب یونانیوں کی شرارت حد سے گذر گئی تو ترکوں نے دو یونانیوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا مصریوں میں یونانیوں کی اس

اخبار
مدینہ
بجنور
مورخہ ۱۵/۲۲ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۵/۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ

فہرست مضامین

عید اضحیٰ
پر
برادران وطن کی زیادتی
قابل توجہ گورنمنٹ ہند

یکم نومبر کے لیڈر میں ہم نے جس معقولیت کے ساتھ اپنے معزز برادران وطن کو صلح یا اتحاد و یکجہتی کا پیغام دیا تھا افسوس ہے کہ بعض مقامات پر برادران وطن کی زیادتی سے اوس میں بہت کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ہم اتحاد و یکجہتی کے لئے جس قدر کوشش کرتے ہیں اور اسباب دل آزاری و منافرت کے مٹانے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں افسوس ہے کہ اوسی قدر متعصب برادران وطن ان امور میں پیشدستی کرتے اور ہماری کوششوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

ہندو اخبارات میں ہم اتحاد و یکجہتی کی بہت سی تحریکیں دیکھتے ہیں ہندو لیڈروں کی اسپیچوں میں کثرت سے اتحاد کے الفاظ سنے جاتے ہیں لیکن عملی تحریک کا خیال بھی نہیں۔ ایسی حالت میں کہ برادران وطن کی تحریک اتفاق صرف زبان ہی تک محدود ہو اور حق سے نیچے اوس کی کوئی وقعت نہ ہو کیا امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان میں کبھی اتحاد و اتفاق پیدا ہو جائیگا۔

کسی تحریک کو بار آور بنانے کے لئے سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ چشم پوشی تامل اندیشی اور اسباب کامیابی پر نظر رہے لیکن افسوس ہے کہ تحریک اتحاد میں ... ہمدردی ... دل آزاری زیادتی اور تنفر سے کام لیا جاتا ہے۔

ہم اتحاد و اتفاق سے مایوس نہیں ہیں اور نہ برادران وطن کی زیادتیاں ہمارے ارادوں میں کوئی ضعف پیدا کر سکتی ہیں لیکن جذبات ہر ایک انسان میں پائے جاتے ہیں جب کسی کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچے گا تو اوس قدرتی طور پر تکلیف ہوگی اور تکلیف کی حالت میں اوس کی حالت دگرگوں ہو جانی ایک قدرتی بات ہے اس لئے جب تک ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو جذبات مذہبی کو صدمہ پہونچانے کے خوگر مسلم ہستی کے فطرتی دشمن اور اتحاد و اتفاق کے مخالف اوس وقت تک ہندوستان میں اقوام کا اتحاد اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ہندوستان میں اس وقت ہندو قوم کے بہت سے افراد ایسے ہیں جو مسلمانوں کے سایہ سے بھڑکتے ہیں اور اون کی صورت دیکھنے کے روادار نہیں ہیں ایسے لوگوں سے یہ امید کیونکر ہو سکتی ہے کہ وہ اتحاد و اتفاق کی تحریک میں حصہ لے سکیں گے اور اپنی مذہبی - تمدنی معاشرتی اور پولٹیکل زندگی کو ایک مستحکم مشترک پلیٹ فارم پر دیکھنے اور قایم ہونے کے روادار ہوں گے۔

امسال عید اضحیٰ کے موقع پر ہندو و مسلمانوں کی مشترکہ کوشش اتحاد سے یہ امید قوی تھی کہ اب کی مرتبہ کوئی فساد نہ ہوگا اور چونکہ دونوں قومیں اتحاد کی دل سے متمنی اور اون کے لیڈر صدق دل سے کوشاں ہیں اس لئے کسی جانب سے فساد یا دل آزاری کے لئے پیش دستی نہ ہوگی لیکن افسوس ہے کہ ہمارا یہ خیال بالکل غلط ثابت ہوا اور اجودھیا - میرانپور (مظفرنگر) وغیرہ مقامات میں برادران وطن نے بہت زیادتی سے کام لیا اور مسلمانوں کو اون کے فرض مذہبی کی ادائگی سے روک دیا۔

میرانپور میں برادران وطن نے جو زیادتیاں کی ہیں اوس کا حال ایک مراسلت سے معلوم ہوگا جو آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے اس مراسلت میں بیان کیا گیا ہے کہ میرانپور میں ہمیشہ سے گاؤ وغیرہ کی قربانی ہوتی رہی ہے اور آبادی کے لحاظ سے بھی ایک مسلمان بستی ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ حکام ضلع نے کیوں اور کس قاعدہ سے وہاں قربانی کی ممانعت کردی۔

میرانپور کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اب برادران وطن نے مسلمانوں کے مذہبی فرایض میں مداخلت کرنے کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی ذریعہ فساد اور مداخلت کا نہیں پاتے تو گورنمنٹ کو زور و شور کیساتھ جھوٹی اطلاعات کے ذریعہ ایک فرضی فساد کی خبر دیتے ہیں اور فوری انتظام کی درخواست کرتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فساد کیا احتمال فساد بھی نہیں ہوتا۔

مراسلت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میرانپور میں کسی قسم کے فساد کا احتمال نہیں تھا اور نہ وہاں کے مسلمان دل آزاری و فساد کو پسند کرتے ہیں لیکن برادران وطن نے خواہ مخواہ کا فساد کھڑا کرکے حکام ضلع کو انتظام پر آمادہ کردیا اور قربانی کی قطعی ممانعت کرادی۔

اجودھیا میں بھی اب کی مرتبہ گائے کی قربانی نہیں ہوئی کیونکہ عید اضحیٰ سے قبل فیض آباد کے ڈپٹی کمشنر نے یہ اعلان کرادیا تھا کہ چونکہ اجودھیا کے عام جذبات کی موجودہ حالت کے خیال سے اس امر کا اندیشہ ہے کہ اگر مواشی ذبح کرنے کے لئے اجودھیا لیجائے گئے تو نقض امن واقع ہوگا لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ ۵ نومبر سے ۱۲ نومبر تک کوئی شخص کوئی مواشی اجودھیا کی کسی سڑک یا عام گذرگاہ میں میری اجازت کے بغیر نہ لے جائے۔

خیال تھا کہ یہ حکم احتیاط پر مبنی ہے لیکن جب مسلمانوں نے اجازت کے متعلق درخواست دی تو اصل حقیقت کھل گئی اور ڈپٹی کمشنر نے اجازت دینے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اون لوگوں کے نام جو قربانی کرنا چاہتے تھے زیر دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری نوٹس جاری کردیئے۔

یہ واقعات بجائے خود بتلا رہے ہیں کہ برادران وطن حکام مقامی کے ذریعہ اسلام کے ایک فرض کی ادائگی سے مسلمانوں کو روکنا چاہتے ہیں۔

واضح ہو کہ قربانی مسلمانوں کا ایک مذہبی رکن ہے اور گورنمنٹ ہند کی عدالت پسندی اس امر میں مشہور ہے کہ وہ کسی کے مذہب میں مداخلت کرنے کی روادار نہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی اس زرین پالیسی کی موجودگی میں حکام ضلع کیونکر اس قسم کی جرأت کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اون کے فرض مذہبی کی ادائگی سے روک دیں۔

ہم اس امر کو تسلیم کئے لیتے ہیں کہ جن مقامات پر حکام ضلع نے قربانی کی ممانعت کی ہے وہاں بقول برادران وطن فساد کا احتمال یا کسی قوم کے جذبات کی پامالی کا اندیشہ تھا لیکن اس احتمال اور اندیشہ کا یہ علاج کسی طرح برطانیہ کی عدالت گستری کے شایان نہ تھا کہ قربانی کو روک دیا جائے بلکہ حکام کا یہ فرض تھا کہ وہ فساد کو روکنے کے لئے خطرات کا انسداد کرتے اور کافی انتظام سے کام لیتے۔

ہمیں بہت زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ مقامی حکام نے قیام امن کے ذرائع میں بہت بڑی غلطی کی ہے۔ قیام امن کا صرف یہی ایک ذریعہ نہ تھا کہ بیچارے مسلمانوں کو اونکے ایک مذہبی فرض کی ادائگی سے روک دیا جاتا اور صرف یہ سمجھ کر کہ مسلمانوں کی اس مذہبی رسم سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے مسلمانوں کو فرض مذہبی سے باز رکھا جاتا اگر خدانخواستہ قیام امن کے یہی معنی ہیں جو بعض مقامی حکام نے سمجھے ہیں تو ہمیں قوی اندیشہ ہے کہ کہیں آئندہ انہیں معنی کے اعتبار سے مسلمان اپنی مساجد اپنی نماز و اذان اور دیگر مذہبی ارکان سے بھی محروم نہ کردئے جائیں کیونکہ یہ بھی ایسی ہی چیزیں ہیں جن سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ مقامی حکام نے صرف ہندوؤں کے جذبات اور اونکی دلدہی کیلئے مسلمانوں کو اون کے مذہبی رکن سے روک دیا اور اس کا مطلق خیال نہیں کیا کہ مسلمانوں کے جذبات بھی کچھ قدر و قیمت رکھتے ہیں یعنی اگر قربانی سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے سنکھ بجانے اپنے مذہبی تیوہار منانے اور باجا وغیرہ کسی جلوس کے نکلنے سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے رام لیلا وغیرہ تیوہاروں میں بہت سی ایسی مراسم ہیں جو مسلمانوں کو ناگوار ہوتے ہیں پس ایسی حالت میں کیا مقامی حکام کا یہ فرض نہ ہوگا کہ ہندوؤں کو بھی ان مراسم سے روک دیں۔

اس قسم کے معاملات میں گورنمنٹ ہند اور اوس کے ماتحت حکام کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ رعایا کے طبقات کو باہم الجھنے سے روکیں اور عمدہ انتظامی قابلیت سے ایک دوسرے کے مذہبی رکن کو خوبی سے پورا کرا دیں۔

گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ہم نہایت ادب کیساتھ عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماتحت حکام کو متنبہ کرے کہ وہ مذہبی امور میں کسی ایسے سخت فیصلہ کی جانب مائل نہ ہوں جو موجب اشتعال و فساد ہو کانپور کا حادثہ بجائے خود اسکی ایک نظیر ہے کہ لوکل حکام کی عدم توجہی کیسا نتیجہ پیدا ہوا ہمیں امید ہے کہ ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ اجودھیا اور

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی حالت زار کا فیصلہ

مسٹر رام کرنداس کے سیاست رقم قلم سے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ۔ تسلیم

ہمارے سامنے عرصہ دراز سے جنوبی افریقہ کی ہندی آبادی کی تکالیف و توہین آمیز قوانین سے جو نہ صرف ہندی آبادی مقیم افریقہ ہی کو بلکہ تمام ہندوستان کو ایک قسم کی ناگوار ذلت و تکلیف میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ نہایت ہی نے کا مسئلہ پیش ہے۔ اس بحث پر ملک کے مدبرین نے بہتر سے بہتر تجاویز سوچیں اور رفع تکالیف و ذلت کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوستانیوں کی بدقسمتی سے اسوقت تک کوئی تدبیر راس نہیں آئی اور تمام تجاویز جو ہندوستانیوں نے وثوق کے ساتھ گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی تھیں اور گورنمنٹ نے ان کو نہایت خوشی سے منظور فرمایا تھا۔ قریب قریب رائیگاں گئیں۔

چند روز سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جنوبی افریقہ کے تمام مسلم و صوبجات میں ہندوستانیوں پر مزید سختیاں کئے جانے کا اعلان ہو رہا ہے اور حکومت جنوبی افریقہ ظاہر کر رہی ہے کہ وہ گورنمنٹ ہند کے کسی مشورہ پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور موجودہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم ناممکن ہے البتہ اگر ہندوستانی حکومت کے خلاف کسی قسم کی جد وجہد نہ کریں تو انہیں چند انتظامی رعایات مل سکتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کے ارادہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبتک برٹش گورنمنٹ پورے طور پر اس معاملہ میں دخل نہ دیگی اوسوقت تک ہندوستانیوں کی جائز جد وجہد کا فیصلہ ہرگز نہیں ہو سکیگا کیونکہ جب حکومت جنوبی افریقہ کو ہندوستانیوں کی جائز جد وجہد اسقدر بری معلوم ہوتی ہے کہ وہ ان ہی امور کے سبب سے کسی قسم کی رعایت دینا نہیں چاہتی اور رعایت دینے میں کسرشان خیال کرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اگر ہندوستانیوں کی جد وجہد پر کسی قسم کی رعایت دیگئی تو سمجھا جائیگا کہ جنوبی افریقہ کی حکومت دب گئی۔ اور ہندوستانیوں نے کامیابی حاصل کی تو وہ کب ہندوستانیوں کے متعلق کوئی اچھا فیصلہ کرے گی۔

میرا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت اب سے بہت دن پہلے ہندوستانیوں کے متعلق قانون منسوخ کر دیتی لیکن ۱۹۱۱ء میں جو کانگرس سر ولیم ویڈربرن کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی اوس کے پریسیڈنشل ایڈریس میں مسٹر موصوف نے یہ کہکر جنوبی افریقہ کی حکومت کے خیال کو تبدیل کر دیا ہوگا کہ ہندو و مسلمانوں کی مشترکہ جد وجہد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اب جنوبی افریقہ میں بہتر امیدیں نظر آنے لگی ہیں اور اون کے حق میں قانون پاس ہونے والا ہے۔ مسٹر موصوف نے اپنے ان الفاظ سے جنوبی افریقہ کی انگریز آبادی پر یہ ظاہر کر دیا ہوگا کہ یورپین انصاف پرست بھی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں علاوہ ازیں گورنمنٹ برطانیہ کی بعض کارروائیوں نے تو اس خیال کو بالکل ہی تبدیل کر دیا ہوگا کہ ہندوستانیوں کی جد وجہد سے کامیابی حاصل کرنے میں برطانیہ کی کوئی کسرشان نہیں ہے اس لئے انگریز آبادی مقیم جنوبی افریقہ کے خیال میں اسوقت ہندوستانیوں کی شکایت دور کرنے کا خیال ہے اور وہ شکایت کی افزائش ہی میں نامی خیال کرتے ہیں۔

حکومت جنوبی افریقہ کی وہ زیادتی اور سختی جو اسوقت ہندوستانیوں پر ہو رہی ہے ظاہر کرتی ہے کہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ نے اپنے آپ کو اس معاملہ میں ہر طرح سے مقابلہ کرنے کو تیار کر رکھا ہے اور اس کے مقابلہ میں وہ ہر ایک نقصان کو برداشت کرنیکے لئے آمادہ ہے۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کے ارادوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک اوس پر انتہائی سختی سے کام لیا جائیگا وہ اپنی غلط فہمی کو دور نہ کرے گی یعنی اگر جنگ کی نوبت آئے تو برطانیہ اوس سے بھی دریغ نہ کرے لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر برطانیہ نے مجبور ہو کر جنگ کا ارادہ کیا تو اس سے تمام یورپ میں آتش جنگ کا بھڑک اوٹھنا بہت ممکن ہے کیونکہ اسوقت تمام یورپ میں ہندوستانیوں کی حالت یکساں ہے اور یورپ اس امر کو ہرگز پسند نہ کرے گا کہ ہندوستانیوں کے لئے برطانیہ یورپ میں کوئی اس قسم کی کارروائی کرے اس لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ برطانیہ جنگ کرنے کے بجائے معاملات کو نرم پالیسی سے سلجھائے اور سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے کے مصداق پر عمل کرے۔

یہ بالکل درست ہے کہ جنوبی افریقہ کے معاملہ میں گورنمنٹ ہند ہماری ہمدردی کرے گی اور جسقدر مشکلات پیدا ہوتی جائیں گی اوسی قدر اوس کی ہمدردی بڑھتی جائیگی۔ لیکن یہ امر بھی خیال میں رکھنا چاہئے کہ جنوبی افریقہ کا معاملہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا سلجھنا ایسا آسان نہیں جیسا ہم سمجھتے ہیں کیونکہ جب ہماری دوسری تجاویز ہی ایسی ثابت ہوئی ہیں جنہوں نے بجائے فائدہ کے ہمیں نقصان پہونچایا ہے تو موجودہ تجاویز کی نسبت کسی فائدہ کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

ہم اسوقت جو تجاویز جنوبی افریقہ کے متعلق خیال کر رہے ہیں بظاہر ان کا منشا یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نقصانات سے تنگ آکر ہوش میں آجائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا نتیجہ ظاہری و باطنی یہ ہوگا کہ جنوبی افریقہ کی حکومت اور زیادہ سختی سے کام لے گی اور ہندوستانیوں پر ہر قسم کا ظلم کیا جائیگا اور ادھر گورنمنٹ برطانیہ جو ہندوستانیوں کی تجاویز کے موافق ہمدردانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے اس میں آئندہ بھی لب کشائی کا موقع نہ رہے گا۔

سب سے زیادہ برا اثر اس سے یہ پڑیگا کہ ایک طرف تو ہندوستانیوں کی پولیٹکل اہمیت جنوبی افریقہ میں لغو سمجھی جائے گی اور دوسری جانب خود ہندوستان میں اوس کی کوئی وقعت نہ رہے گی اور مزید براں یہ کہ گورنمنٹ برطانیہ کو بھی ہندوستانیوں کے لئے سخت قوانین تیار کرنے پڑینگے اور بعض ایسی پیچیدگیوں کیوجہ سے جو خود پیدا کردہ ہونگی نکتہ چینی کی گنجائش بھی نہ رہے گی اور گورنمنٹ ہند اوس وقت جو کچھ کرے گی بجا اور درست ہوگا۔

ہندوستانیوں کی تجاویز اور جد وجہد موجودہ ممکن ہے کسی حد تک اچھی ہو لیکن اعتدال کے دائرہ سے ضرور باہر ہے اس لئے اگر گورنمنٹ ہند نے جنوبی افریقہ کے معاملہ میں سخت روش اختیار کرنے کا ارادہ کیا تو ہماری موجودہ روش اوس کے ارادہ میں مزاحم ہو جائے گی اور حالت موجودہ کو دیکھتے ہوئے وہ معاملات کے انفصال میں صرف اوسی حد تک کوشش کرے گی کہ جس حد تک مصالحت ہند متقاضی ہوگی۔

ہماری مذکورہ بالا تحریر اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے ایک سیاست دان اس نتیجہ پر پہونچے گا کہ ہندوستان میں بہت سے معاملات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ جن کا طے ہونا ایک عرصہ کے بعد ضروری تھا لیکن کم فہمی کی وجہ سے بعض ناعاقبت اندیش اون کو جلد طے کرنا چاہتے ہیں اور اس تحریک سے ہندوستانیوں کی نسبت گورنمنٹ ہند کے دل میں ایک قسم کی بے اعتباری پیدا ہوتی جاتی ہے بلکہ گذشتہ بعض موقعوں پر گورنمنٹ کی دل شکنی بھی ہوئی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سوچ سمجھ کر کام کریں اور گورنمنٹ کی منشا کے خلاف کوئی حرکت نہ کریں۔

اس امر کے تسلیم کرنے میں غالباً کسی کو انکار نہ ہوگا کہ جو قوم اسوقت ہندوستانیوں پر حکمران ہے اوسکی اہمیت ہندوستانی اچھی طرح محسوس کرتے ہیں اور یہ درحقیقت اس وجہ سے ہے کہ برطانیہ کا عہد استحکام و اقبال میں اپنا نظیر نہیں رکھتا بلکہ اس لحاظ سے کہ حکمران قوم کی اہمیت محکوم قوم کی نظروں میں عموماً زیادہ ہوا کرتی ہے کیونکہ سلطنت کی سب سے بڑی طاقت اوس کی قوم مانی گئی ہے اور اسی وجہ سے حکمران قوم کے افراد اس درجہ بلند رتبہ رکھتے ہیں کہ اون کو سلطنت کا حصہ دار کہا جاتا ہے اس لئے اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حکمران قوم اہمیت رکھتی ہے تو محکوم قوم کی نظر میں اوس کا کچھ فرض بھی ہے یا نہیں یعنی محکوم قوم کے ذمہ حکمران قوم کے کچھ حقوق بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ جس طرح محکوم قوم سلطنت کے احکام و فرائض کو سمجھتی ہے حکمران قوم کے افراد کا بھی وہی حق ہے اس لئے محکوم قوم کو چاہئے کہ وہ حکمران قوم کے افراد کی تکالیف و دلشکنی کو دور کرے اون کے کاروبار میں مدد دے۔

حکومت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی محکوم رعایا کے ذرائع فلاح و بہبود کو بھی بہم پہونچائے رعایا کو خوشحال بنائے اگر اوسکی سلطنت میں کسی جگہ اسقدر آبادی ہو کہ وہاں کی زمین اوسکی کفایت نکرے تو وہ دوسری جگہ اوسکو آباد کرے۔ خواہ اپنی حکومت میں خواہ کسی دوسری سلطنت میں یہ فرض اور ہمدردی جس طرح حکومت کے لئے رعایا کے متعلق ضروری ہے اسی طرح حکمران قوم کے افراد پر بھی لازمی ہے یعنی جس طرح حکومت رعایا کی حفاظت و نگرانی اور آرام و آسایش کی ضامن ہے اوسی طرح اوس کے افراد پر بھی رعایا کی پوری حفاظت و خبرگیری ضروری ہے۔

اس بنا پر میرا خیال ہے کہ اگر حکمران قوم کے افراد سے رعایا کو کچھ تکلیف ہونچے تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوم کو رعایا کے مقابلہ میں سخت سزا دے کیونکہ حکمران قوم کے افراد مزید حقوق رکھنے کے ساتھ محکوم قوم پر کسی طرح سختی و خلاف قانون کارروائی کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔

حکومت یا حکمران قوم کی ترقی کامیابی اور رعایا کی نگاہ میں اوس کی وقعت و شوکت تب ہی ممکن ہے جبکہ وہ محکوم قوم کو خوشحال بنائے اور اوس کی فلاح و بہبود کی طرف متوجہ رہے۔ کیونکہ یہ امر قطعی ناممکن ہے کہ محکوم قوم بھوکی مر رہی ہو اوس کی تجارت ملیامیٹ ہو چکی ہو صحت خراب ہو اور شاہی قوم کے افراد مال و دولت حاصل کرنے میں مصروف ہوں بڑے بڑے عہدے حاصل کریں اور خوشحالی کے ٹھیکہ دار بن جائیں۔

وہ حکومت اور اوس کے افراد کبھی ترقی و کامیابی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ اوسکی حکومت مستحکم خیال کی جا سکتی ہے جو اپنی عافیت آرام و دولتمندی کی بھوکی ہو اور رعایا کا خیال و محبت اوس کے دل میں نہ ہو۔ کیونکہ حکومت اور اوس کے افراد کا مہذب و شایستہ ہونا کامیاب و ترقی یافتہ کہنا صرف رعایا کی بہبودی آرام و آسایش پر موقوف ہے۔

اسلئے حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اگر اپنا استحکام پسند کریں تو رعایا کی بہبودی آسایش اور ملک کے امن و امان کی جانب کوشش و توجہ سے کام لیں ورنہ رعایا میں ہر قسم کی بے چینی پیدا ہوگی اور ملکی نظام درہم و برہم ہو جائیگا۔

اس موقع پر میں یہ بحث کرنا نہیں چاہتا کہ ہماری حکومت اور اوس کی قوم کا ہمارے ساتھ کیا برتاؤ ہے میں نے صرف حاکم و محکوم قوموں کے فرایض کو دکھلا دیا ہے اور اس سے دونوں قومیں اپنے فرایض کو بخوبی سمجھ سکتی ہیں۔ بہرحال اس موقع پر ہمیں اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اوس نے بہت سی ایسی باتیں ہم کو سکھلائی ہیں۔ کہ جن سے ہم ہر قسم کی ترقی کر سکتے ہیں اور کامیابی کی صورت پیدا کر سکتے ہیں۔

اب مجھے یہ دکھلانا ہے کہ ہر قوم اور بادشاہ کو اپنی قوم سے بہت سی امیدیں ہوتی ہیں اس کا ثبوت ہمارے ملکی بھائی اہل اسلام کی اوس امداد و اعانت سے اچھی طرح مل سکتا ہے جو انہوں نے پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعہ پر ٹرکی کو دی تھی اس نظیر سے غالباً یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ قوم کی دولت اپنی دولت ہوتی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی قوم کو حکم

قوم سے زیادہ مالدار بنائے تو کوئی تعجب خیز امر نہ ہوگا بنابریں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بحالت موجودہ گورنمنٹ ہند جنوبی افریقہ کے معاملہ میں قبل از وقت جنگ کے لئے کس طرح تیار ہوجائیگی اور اپنی قوم کے منافع پر لات مارکر ہندوستانیوں کی تکالیف و مشکلات کے دفعیہ میں مصروف ہوگی۔

وجوہ و اسباب مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھکر ہمارا فرض ہے کہ ہم جنوبی افریقہ کے معاملہ میں بہت زیادہ غور و فکر سے کام لیں اور ہوشیاری و عقلمندی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کریں کہ مشکلات و پیچیدگیوں سے آسانی کے ساتھ نجات میسر ہو اگر ہمارے خیال میں جد و جہد کی ضرورت ہو اور اس کے بغیر انحلال مشکلات ناممکن ہو تو جد و جہد کا بھی وہ طریقہ اختیار کریں جس سے کسی قسم کا نقصان متصور نہ ہوسکے۔

اس کے متعلق میں اپنی وہ تجویز جو میری ناقص رائے میں مفید معلوم ہوتی ہے آخر میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ اس پر غور سے نظر ڈالی جائے گی۔

میرا خیال ہے کہ صورت موجودہ میں جنوبی افریقہ میں جو قانون ہندوستانیوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ بجز اس کے بدلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہندوستانی تکلیف برداشت کرتے کرتے آخر ناچار ہوجائیں گے اور جب کوئی صورت نجات کی اونہیں نہ ملے گی تو وہ مجبور ہوکر مقابلہ بھی چھوڑ دینگے اس لئے ہندوستانیوں کو ایک بڑی خفت حاصل ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس ذلت و خفت سے ہندوستان میں ایک ناگوار جوش پھیلے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے ہندوستانیوں کو جنوبی افریقہ کے چھوڑ دینے پر آمادہ کیا جائے اور اون کو وہاں سے واپس بلالیا جائے۔ کیونکہ اگر وہ خود واپس نہ آئیں گے۔ تو دو صورتیں پیش آئیں گی۔ یا تو وہ دق ہوکر جپ ہوجائیں گے یا مجبوری و مشکلات اونہیں واپس ہونے پر آمادہ کردیں گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں مجبور کرکے واپس بلالیا جائے اور اون کی وہ جائداد جو جنوبی افریقہ میں ہے گورنمنٹ ہند کی معرفت بازار کے نرخ پر فروخت کردی جائے۔ جب یہ لوگ یہاں آجائیں تو ہز مجسٹی کی گورنمنٹ سے بادب درخواست کی جائے کہ اب وہ بھی جنوبی افریقہ کے باشندوں کی ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے اور ہر قسم کے نقصان رساں قانون اون کے لئے بنائے اوس وقت گورنمنٹ ہند کو ایسا کرنے میں نہ تو کوئی عذر ہوگا اور نہ انکار کیونکہ جب گورنمنٹ اسوقت ہندوستانیوں کی ہمدردی میں ... وہ ہماری پیش کردہ تجویز پر عمل کرے گی۔

میرے خیال میں جنوبی افریقہ کی ہندی آبادی کی تکلیف دور کرنے کی اس سے بہتر تجویز ممکن ہے یا تو گورنمنٹ ہند انتہائی سختی کو عمل میں لائے اور جنگ کی نوبت پہونچے ورنہ یہ کرے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ ... کی معقول قیمت دلاکر اونہیں واپس بلائے اور پھر جنوبی افریقہ کے باشندوں کیلئے سخت قوانین کا نفاذ کرے۔ میرا دعویٰ ہے کہ آخری تجویز کا یہ اثر ہوگا کہ تمام تکالیف دور ہوجائینگی اور ہندوستانی اطمینان و آرام کی زندگی بسر کرینگے مجھے افسوس ہے کہ بعض مجبوریوں کیوجہ سے اسکے متعلق میں بہت سے خیالات ظاہر نہیں کرسکتا اور مذکورہ بالا ...

شروط صلح دولت علیہ و بلغاریہ

ستمبر میں دولت علیہ عثمانیہ اور حکومت بلغاریہ کے مابین معاہدہ صلح ختم ہوگیا اور طرفین کے دستخط ثبت ہوگئے لیکن ابتک سوائے بعض دفعات شرایط صلح کا کامل مسودہ شائع نہیں ہوا تھا اس ہفتہ کی ڈاک کے جرائد آستانہ و قاہرہ میں اس کی تفصیل آگئی ہے کل ۲۰ دفعات ہیں جن میں سے ضروری مواد کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) دونوں حکومتوں کی سرحد کی ابتدا نہر (ریزو رایا) سے شروع ہوکر ساحل بحر ایجئین پر ختم ہوگی دہانہ نہر (ریزو رایا) کا خط حدود مجموعہ انار (پیرگو) و نہر (ڈیلیوا) سے ملتا ہوا جنوب غربی اور شمال غربی کو قطع کرے گا۔ اس مجمع النہرین سے گذر کر (نہر ڈیلیوا) کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر نہر (اگوبیا) سے مل جائیگا پھر نہر (اگوبیا) کی دہنی شاخ سے ملکر وہیں نہر سے متصل ہوگا جو (ترک غلطی) کی طرف سے آتی ہے یہاں قدیم و جدید حدود متحد ہوجائیں گے اور یہاں سے قدیم حدود کے ساتھ ساتھ (بالابان باشی) تک حد خط سرحد متحد رہے گا اس کے بعد سے جدید خط براہ راست (نہر طاحون) تک آئیگا اور نہر (طاحون) سے جانب شمال نہر (مریچ) تک جو مصطفیٰ پاشا کے مشرق میں بہتی ہے۔

نہر (مریچ) کے مغربی رُخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یہ خط آئیگا۔ جو نہر (جرمن) پر واقع ہے اور دہانہ نہر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک جس کا نام (تازی) ہے اور جس کا نمبر (۶۱۳) ہے یہاں سے خط تحدید قریہ (یا بلاحق) اور قریہ (عربلحق) سے جو عثمانی حدود میں ہیں۔ نخل زار (نمبر ۱۴۴) اور (نمبر ۳۷۶) سے گذرتا ہوا۔ نہر (اردہ) تک آئے گا، نہر (اردا) کے ساتھ ساتھ مشرق کی جانب نہر (غاجوحور)، نہر (اتون) دہانہ نہر (الکائن) دہانہ نہر (ماندرا) اور نہر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتھ گذرتا ہوا۔ ساحل نہر (ایجئین) پر پہنچ کر ختم ہوجائیگا۔

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کی فوجیں ہٹ جائیں گی۔ اور اس کے بعد (۱۵) روز کے اندر ہر حکومت کے عہدہ دار حسب قوانین و رسوم جاریہ ایک دوسرے کو اوس کی ملکیت پر قبضہ دیدینگے اور (۳) ہفتہ کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رہا کردیں گی۔

(۳) بمجرد ثبت دستخط، فریقین میں ڈاک "تلغرافات" اور ریلوے کے تعلقات شروع ہوجائیں گے۔

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جہاز رانی کا وہ معاہدہ جو ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء میں طے ہوچکا ہے۔ از سر نو شروع ہوجائیگا۔ اور چنگی کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج ہے اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز ہوگا اور نیز تعیین سفرا کے متعلق دو دسمبر ۱۹۰۹ء میں فرامین صادر ہوچکے ہیں وہ بدستور قایم رہیں گے۔

(۵) دستخط سے ایک مہینہ کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رہا ہوجائیں گے۔ ان کے مصارف وہی حکومت قبول کرے گی جن کے پاس وہ قید تھے البتہ تنخواہیں ہر حکومت اپنے اپنے اسیروں کے لئے آپ ادا کرے گی۔

(۶) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنہوں نے اس جنگ میں کسی طرح کا مخالفانہ حصہ لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضہ میں آگئے ہیں اون سب کے لئے حکم عفو عام صادر ہوتا ہے۔

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیہ کی طرف سے حکومت بلغاریہ کو ملی ہیں وہاں کے باشندے بلغاری رعایا ہوجائیں گے۔ لیکن چار سال کے اندر تک اون کو حق حاصل ہے کہ بلغاری رعایت سے نکلکر رعایت عثمانیہ میں داخل ہوجائیں اس کے لئے حکومت بلغاریہ اور ٹرکش کونسل کو پہلے اطلاع دینی چاہئے اور جو ابھی بچے ہیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید ہوسکیں گے۔

(۸) ان اطراف و جہات کے مسلمان باشندے جو اب بلغاری رعایا ہوجائیں گے چار سال تک فوجی خدمت اور فوجی محصول سے بالکل مستثنیٰ رہیں گے۔

اگر یہ مسلمان عثمانی رعیت ہونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاری علاقہ سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائیں گے اور اس کے لئے اون کو چنگی کا کوئی محصول ادا کرنا نہ پڑے گا نیز یہ بھی اون کے لئے جائز ہوگا کہ اپنی زمین و زراعت و جائداد اپنی ملکیت میں باقی رکھیں اور اپنی طرف سے کسی دوسرے کو ان کا اہتمام و انتظام سپرد کردیں۔

(۹) بلغاری مسلمانوں کو وہی حقوق عطا ہوں گے جو خود بلغاریوں کو حاصل ہوں گے اور اون کو عقائد و عبادات و رسوم دینیہ کے قیام و ادا میں کامل حریت ہوگی۔ رسوم و عوائد اسلامیہ کا احترام ہوگا سلطان کا نام بحیثیت خلافت دینی خطبوں میں پڑھا جائیگا۔

اوقاف اور مجالس دینیہ اسلامیہ جو اسوقت موجود ہیں یا آئندہ کبھی قایم ہوں اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتھ حکومت بلغاریہ میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت محترم و معتبر ہونگے اور بلا قید و شرط اون میں مداخلت صرف علماء اور پیشوایان مذہبی کے ساتھ مختص رہیں گی۔

اوقاف و مجالس بلغاریہ جو دولت عثمانیہ میں موجود ہیں اون کو بھی وہی حقوق عطا ہونگے جو دیگر مسیحی اوقاف و مجالس کو حاصل ہیں۔

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغاری حکومت میں داخل ہوگئے ہیں ان میں بھی وہی قوانین جاری رہیں گے جو اسوقت دولت عثمانیہ میں جاری ہیں اور ان کی انتظام و اہتمام کے لئے خاص عہدہ دار متعین ہوں گے ان میں کسی طرح کا اوسوقت تک تغیر و تبدل نہ ہوگا جبتک کہ اون کا کافی معاوضہ ادا نہ کردیا جائے۔ اور ان اوقاف کی رقمیں جن ضرورتوں میں پہلے صرف ہوتی تھیں اونہیں ضرورتوں میں اب بھی صرف کی جائیں گی۔

(۱۱) خاص سلطانی اور ارکان خاندان سلطانی کی جاگیر جو اب بلغاری علاقہ میں واقع ہوگئی ہیں۔ اپنے قدیم مالکوں کے قبضہ میں علیٰ حالہ باقی رہیں گی اگر ان کا فروخت کرنا منظور ہوگا تو ہر حال میں بلغاری عمال کو دوسروں پر ترجیح دی جائے گی۔

(۱۲) بلغاری حکومت نے ایک رئیس المفتیین کا عہدہ قایم کیا جائے گا جو مسلمانان بلغاریہ کے انتخاب شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی منظوری اور حکومت بلغاریہ کے قبول سے نامزد ہوگا اوس کے ماتحت ہر صوبہ میں مفتی رہیں گے جو مسلمانوں کے تمام مذہبی و دینی احکام و فتاوے کو جاری و نافذ کریں گے۔ ان تمام مذہبی عہدہ داروں اور اون کے ماتحت نظارت محررین و وکلاء کے وظائف اور تنخواہیں حکومت بلغاریہ ادا کرے گی۔ ان کی تغیر و تبدل کا حق صرف رئیس المفتیین کو ہوگا۔

(۱۳) حکومت بلغاریہ رئیس المفتیین کی ہدایت و مشورہ سے مسلمانوں کے لئے خاص مدارس قایم کرے گی۔ مدارس کی زبان ترکی ہوگی اور بلغاری زبان بھی اوس میں پڑھائی جائے گی۔

رئیس مدارس مسلمانوں کے تعلیمی امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریہ سے براہ راست گفتگو کرے گا۔

(۱۴) ہر صوبہ میں جہاں مسلمان ہوں اوقاف و مدارس و مجالس اسلامیہ کی نگرانی و انتظام کے لئے ایک مجلس ہوگی جس کے ممبر صرف مسلمان ہونگے اس قسم کی مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی۔

شذرات

مصر میں پردۂ نسواں کے خلاف انجمن کا قیام

معزز فارسی معاصر چہرہ نما مصر تمطراز ہے کہ حال میں ناتجربہ کار نوجوانان مصر نے ایک انجمن قایم کی ہے جس کا مقصد پردۂ نسواں کا اٹھا دینا ہے ممبران انجمن کا خیال ہے کہ مصری عورتوں کے علوم و فنون سے بے بہرہ رہنے اور میدان ترقی میں کمزور ثابت ہونے کا سبب پردہ ہے۔

اب سے پندرہ سال پہلے قاسم بک امین ایک مصری فاضل نے مسلمان عورتوں کے تقدم و تربیت کے متعلق دو کتابیں (تحریر المرأۃ اور تحریر المرأۃ الجدیدہ نام سے لکھی تھیں جنمیں متعدد دلائل سے ثابت کیا گیا تھا کہ عورتوں کے تقدم و تربیت کے لئے مدارس اور معلمہ عورتوں کی زیادہ ضرورت ہے اور ضمناً یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ عورتوں کی ترقی کے وسائل میں ایک بڑا ذریعہ پردہ کا اٹھا دینا بھی ہے چنانچہ اسوقت انجمن نے اپنا نصب العین قاسم بک امین کی صرف اوس تحریر کو قرار دیا ہے جو رفع حجاب کے متعلق ہے اور اسی کے متعلق انجمن کے ممبر زور شور سے مضامین لکھ رہے ہیں۔

ہم اس موقع پر پردہ کے محاسن کثیرہ کو بیان کرنا نہیں چاہتے اور نہ پردہ کے وہ تاریخی واقعات دکھلانا چاہتے ہیں جو ایرانی سرزمین پر اسلام سے قبل شاہی خاندانوں میں وقوع پذیر ہوئے البتہ نہایت رنج کے ساتھ ہم مسلمانان علم کی اوس بدنصیبی پر افسوس کرتے ہیں جو برادران اسلامی مصری کے ہاتھوں سے انہیں نصیب ہوئی ہے۔

مصر کے نوجوان مسلمانوں نے رفع حجاب کے متعلق جو اقدام کئے ہیں اون کو دیکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ اگر ایران۔ افغانستان۔ ترکستان۔ ہندوستان اور جاوہ کے نوجوان مسلمان یا دور دست عثمانی ممالک کے کچھ شہر حریت و آزادی نسواں اور پردہ کے اٹھا دینے کے متعلق کچھ کہتے تو انہیں حق تھا کیونکہ مصر میں اول تو پہلے ہی سے پردہ نہیں ہے اور جسقدر ہے وہ خود بخود بغیر کسی کوشش کے اٹھتا جاتا ہے اسوقت مصر کے تمام بڑے طبقات کی عورتیں کسی قسم کا پردہ نہیں کرتیں اور صرف ایک سفید شال گردن و سر میں لپیٹتی ہیں جس سے تمام چہرہ اور جسم کھلا رہتا ہے علاوہ ازیں دیہات کے باشندے تو پردہ کو جانتے ہی نہیں اور مرد و عورتیں باہم ملکر کسب معاش کرتے ہیں۔ البتہ وسطی طبقات میں صرف اس قدر پردہ ہے کہ خوبصورت عورتیں ایک نہایت ہلکا کپڑا پہنتی ہیں جو چہرہ اور اوس کے نیچے کے حصہ کو ڈھانپ لیتا ہے اور پیشانی کان اور آنکھ اور ہاتھ کھلے رہتے ہیں کاش برادران مصر اس قسم کی اسلام شکن حرکات کے بجائے منہیات و منکرات اسلام کی جانب توجہ کریں اور پچاس ہزار بدکار عورتوں کو بیشتر لکانے سے روکیں اور کئی ہزار شراب خانوں کو توڑیں کیونکہ یہی دو باتیں مصر میں ایسی ہیں کہ علم اخلاق کو بہت کچھ نقصانات پہونچا رہی ہیں اسلئے ایسی حالت میں پردہ دری کی کوشش کرنا بہت زیادہ نقصان رساں ہوگا۔

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار

اب سے پہلے لکھا جا چکا ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار ممالک یورپ افریقہ شام اور عرب کی سیاحت کے لئے گئے ہوئے ہیں آپنے اپنے اس سفر میں جس قدر اسلامی خدمات کی ہیں وہ یقیناً قابل شکرگذاری ہیں۔ منشی صاحب موصوف ایک اعتدال پسند اور تجربہ کار شخص ہیں اور صوبہ پنجاب میں اخباری دنیا کے ہیرو اس لئے آپ کی اعتدال پسندی اور تجربہ کاری سے ہمیں امید قوی تھی کہ آپ کا یہ سفر مسلمانان ہند کے لئے فائدہ سے خالی نہ رہے گا۔ خدا کا شکر ہے کہ منشی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کے اعلیٰ اعمال کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمانان ہند کے جذبات کی پوری پوری ترجمانی کی اور مسلمانان ہند کی حالت اور شکایات کو نہایت موزون طریقہ پر گوش گذار کیا آپ نے انگلستان میں جس بہترین طریقہ پر اسلام کی خدمت کی ہے اوس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہمارے دوسرے معزز معاصرین کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ وہ قوم و ملک کی سچی نیابت کریں اور ملک و قوم کی جائز شکایات کو عمال برطانیہ کے کانوں تک پہونچائیں

منشی محبوب عالم صاحب اسوقت ارض مقدس حجاز میں تشریف رکھتے ہیں اور فریضۂ حج سے مشرف ہو چکے ہیں منشی صاحب موصوف کا اپنی سیاحت کے دوران میں فریضۂ حج کی ادائیگی کا خیال ایک ایسا خیال ہے جس کی تقلید سب کو کرنی چاہئے۔ ہمارے معزز معاصر دور و دراز ممالک کے سفر کرتے ہیں لیکن کبھی بھول کر بھی فریضۂ حج کی ادائیگی کا انہیں خیال نہیں ہوتا۔ کاش ہم سچے مسلمان بن جائیں تاکہ ہماری اسلامی خدمات اور ہمارے اسلامی جذبات کچھ موثر ثابت ہوں۔

منشی محبوب عالم صاحب اس سفر میں مصر اور قسطنطنیہ کی بھی سیاحت کر چکے ہیں اور علاوہ حج سے وہ دوبارہ لندن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اون کی آخری چٹھی سے معلوم ہوا ہے کہ وہ دوبارہ لندن پہونچکر مسٹر محمد علی۔ وزیر حسن اور ظفر علیخان کے ساتھ ملکر اسلامی خدمات انجام دیں گے اگرچہ ۱۴ نومبر کے تار سے یہ افسوسناک اطلاع مل چکی ہے کہ وزیر ہند بہادر اور مسٹر اسکوئیتھ وزیر اعظم نے مسٹر محمد علی۔ وزیر حسن سے ملاقات کرنے سے انکار انکار کر دیا ہے لیکن ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ خدا ان حضرات کو ان کی کوششوں میں کامیاب فرمائے

دولت عثمانیہ میں جہاز سازی کے کارخانہ کے قیام کی تجویز

اخبار ٹریسٹا کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ لکھتا ہے کہ آستانہ کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ دولت عثمانیہ آجکل اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ غیر ملکی کمپنیوں کو جنگی جہازوں کے بنانے کے آرڈر دینے کے بجائے خود اس قسم کا ایک کارخانہ قایم کرنا چاہئے جو جہاز تیار کرے تاکہ حکومت کی بحری طاقت مضبوط و مستحکم ہو اور وہ جہاز سازی کے لئے دوسروں کی محتاج نہ رہے۔

چنانچہ اس تجویز کے مطابق خیال ہے کہ مقام گولڈن ہارن یا اسمرنا میں جہاز سازی کا ایک کارخانہ بنایا جائے جہاں ہر قسم کے جہاز تیار ہو سکیں لیکن اس تجویز کے مجوز یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ جہاز سازی کا کارخانہ قایم کرنے کے لئے غیر ملکی امداد کی زیادہ ضرورت ہے اور اس بغیر کارخانہ کی تکمیل نہیں ہو سکتی اس لئے مشورہ دیا گیا ہے کہ یورپ کے جہازی کارخانوں سے اس امر کے متعلق گفتگو کی جائے کہ وہ روپیہ کی شرکت سے ٹرکی کے کسی ایسے مقام پر جہاں کام کرنا طور پر ہو سکے ایک شاخ کھول دے اگر ترک اپنی اس تجویز میں کامیاب ہوگئے تو امید ہے کہ ٹرکی کی بحری قوت کی کمزوری کا بہت جلد ازالہ ہو جائے گا۔ ٹرکی اسوقت سب سے زیادہ مالی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہے اگر اس طرف سے اوسے اطمینان ہو جائے تو وہ گذشتہ جنگوں سے عبرت حاصل کرکے اپنے مستقبل کے لئے بہت کچھ کرے۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ترک اسوقت وہی کرنا چاہتے ہیں جو روسیوں نے نکولیف میں کیا تھا جہاں غیر ملکی مہاجنوں کی امداد سے فرنچ اور انگریزی کارخانوں نے جہاز سازی کے کارخانے کھولدئے تھے۔

نامہ نگار کا خیال ہے کہ اگر ٹرکی نے اس تجویز پر عمل کیا تو اوسے مالی اور صنعتی امداد حاصل کرنے میں کسی قسم کی دقت واقع نہ ہوگی۔ خداوند تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ ترکوں کو اون کی کوششوں میں کامیاب بنائے۔

ایشیائے کوچک میں نوآبادکاروں کی ضرورت

منشی محبوب عالم صاحب قسطنطنیہ سے لکھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ کے ارباب حل و عقد کا خیال ہے کہ چونکہ ایشیائے ٹرکی میں لاکھوں ایکڑ اراضی افتادہ پڑی ہے اس لئے اوس میں نوآبادیاں قایم کی جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایشیائے کوچک کی اراضی دنیا کی بہترین اراضی میں سے ہے اس کے نیچے نیچے بیش قیمت دھاتوں اور دوسری چیزوں کی کانیں ہیں لیکن افسوس ہے کہ ترک چونکہ ہمیشہ جنگ کے کاموں میں رہتے ہیں اس لئے وہ اس سے فائدہ نہیں اوٹھا سکتے۔

یورپین اقوام کچھ دنوں سے ایشیائے کوچک میں آباد ہو رہی ہیں اور بہت سے حقوق حاصل کر رہی ہیں لیکن ان کی آبادی سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ ان کے ذریعہ سے عیسائی حکومتیں ترکی مقبوضات میں مداخلت کرنے لگتی ہیں اور جھگڑے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اب ترکوں کی خواہش ہے کہ ایشیائے کوچک میں مسلمان نوآبادکاروں کو آباد کریں خواہ وہ کسی ملک کے ہوں۔ انہیں زمین نہایت سہل شرائط پر دی جائے گی اور اون کی سہولت کے تمام مدارج ملحوظ رکھے جائیں گے۔ ایشیائے کوچک کی زمین کیسی زرخیز ہے تاریخ اسکی شاہد ہے خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں اس سے کئی لاکھ روپیہ خراج کا آتا تھا مقامات باطوم اور باکو جو اسوقت ترکی کے قبضہ سے باہر ہیں جب تک ترکوں کے قبضہ میں رہے ایک پیسہ کا مٹی کا تیل یہاں سے کسی نے نہیں نکالا مگر اب کروڑوں روپیہ سال کا تیل وہاں سے نکلتا ہے اسوقت بھی ترکی ایشیا میں ہزاروں معدنیات موجود ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ یہاں آکر آباد ہوں ہندوستان کے مسلمان جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا وغیرہ ممالک میں تو روٹی کمانے جاتے ہیں لیکن ایشیائے ٹرکی میں نہیں آتے ان کو چاہئے کہ وہ ایشیائے ٹرکی میں جائیں اور دولت کمائیں اسوقت ٹرکی کو اون نوآبادکاروں کی ضرورت ہے جو کاشتکاری مویشی پیدا کرنے کے کام سے واقف اور کانیں کھودنے میں ماہر ہوں۔

منشی محبوب عالم صاحب نے اپنی چٹھی میں جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ہر آئینہ توجہ کے قابل ہیں ہم ہندوستان کے اون مسلمانوں سے بزور استدعا کرتے ہیں جو یہاں معاش کی تنگی میں مبتلا ہیں اون کو چاہئے کہ وہ ایشیائے کوچک میں چلے جائیں۔ اور وہاں کی زرخیز زمین سے عزت و دنعت کی روٹی حاصل کریں اور دولت مند بن جائیں۔

غازی انور بے کی صحت عود کر رہی ہے

بیروت کے عربی معاصر "الرای العام" کا بیان ہے کہ غازی انور بے کی صحت خدا کے فضل و کرم سے روز افزون ترقی پر ہے ہمعصر موصوف معاصر طنین کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ غازی موصوف کی حرارت غریزی بدستور اوسی قدر ہے جس قدر کہ حالت صحت میں تھی اور جو جراحی کا عمل کیا گیا تھا۔ وہ نہایت خوبی سے ہوا۔ اور اوس میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی ہے حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے اپنے ایڈیکانگ اول کو غازی موصوف کی خدمت میں بھیجکر مزاج پرسی فرمائی۔ جس کے جواب میں غازی ممدوح کے ڈاکٹروں نے وثوق کے ساتھ ظاہر کیا کہ غازی موصوف کو جلد کلی طور پر آرام ہو جائے گا حالت بالکل قابل اطمینان ہے۔

خطوط میں آتشگیر مادہ

خطوط میں آتشگیر مواد بند کرکے مکتوب الیہ کو نقصان پہونچانے کے دو ایک واقعات قبل ازیں ہو چکے ہیں کچھ دنوں سے امن وامان تہا اور امید تھی کہ اب ایسی خطرناک حرکات ہندوستان سے دور ہو گئی یا دور ہو جائیں گی لیکن افسوس ہے کہ ۱۳ نومبر کے کلکتہ کے تار سے معلوم ہوا کہ ہوڑہ ریلوے میل سروس کے دفتر میں پہر ایک اور واقعہ ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۲۔ نومبر کو ہوڑہ ریلوے میل سروس کے دفتر میں چٹھیاں چہانٹنے والے کمرے میں ایک زور کا دہماکا ہوا جس وقت چٹھیاں علیحدہ کی جا رہی تہیں تو ایک لفافہ جو ایڈیٹر پانیر کے نام تہا یکایک بہڑک اٹہا جس سے سارٹر کا ہاتھ زخمی ہوا۔

اس لفافہ میں جس پر ہیرسن روڈ ڈاکخانہ کی مہر تھی ایک سادہ کاغذ تہا جس کسی قسم کا نہایت تیز آتشگیر مادہ بہرا ہوا تہا اس قسم کے آتشگیر خطوط اخبارات انگلشمین اور سٹیٹسمین کے ایڈیٹروں کے نام بہی پہونچے ہیں اور اگرچہ ان کے کہولنے میں کسی قسم کا حادثہ نہیں ہوا لیکن جسوقت یہ خطوط پہونچے تو اخبار انگلشمین کا قایم مقام لفافہ کو لیکر انسپکٹر بادد انٹے آتشگیر کے پاس پہونچا اور لفافہ کے ملاحظہ کرنے کی درخواست کی انسپکٹر نے یہ ہدایت کرتے ہوئے کہ ایسے لفافہ کو کہولنے میں چاقو یا اور کوئی فلزی چیز استعمال نہیں کی جانی چاہیئے۔ جب اسے ہاتھ سے کہولنے کی کوشش کی تو کاغذ کے ساتھ آتشگیر مادہ بہی رگڑ کہا کر جل اٹہا جس سے نہایت تیز شعلہ پیدا ہوا تمام کمرہ دہوئیں سے بہر گیا اور انسپکٹر موصوف کا چہرہ بری طرح جہلس گیا مونچہیں اور ابرو بالکل جل گئی چہرہ پر سرخ داغ پڑ گئے اور اسسٹنٹ کا بہی ایک حصہ جل گیا۔ شعلہ اور دہوئیں کو دیکہکر چپراسی دوڑے اور انسپکٹر کے حکم سے کمرہ کی تمام کہڑکیاں کہولدیں جن سے دہوئیں کا بادل نکلنا شروع ہوا۔ جسکو دیکہکر راہگیر حیرت زدہ رہ گئے۔ انسپکٹر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

امیر صاحب کابل کے خلاف سازش

پانیر کے سرحدی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ مہینہ میں امیر صاحب کے خلاف ایک سازش کا پتہ چلا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سازش سردار محمد یونس خان نے کی تہی۔ سردار یونس خان سردار شاہ خان کے لڑکے ہین جو ۱۸۸۰ء کے قریب امیر عبد الرحمن خان سابق والی کابل سے منحرف ہو کر اوس کے علاقہ میں چلے گئے تھے۔ یونس خان روسی ترکستان میں پیدا اور وہیں پرورش پائی۔

سردار شاہ خان اگرچہ ابتک روسی ترکستان میں رہتے ہین لیکن یونس خان کو کابل میں رہنے کی اجازت مل گئی تہی اور وہ کابل میں رہنے لگے تہے۔ کہ یکایک ان کی جانب سے ایک سازش ظہور میں آئی اس سازش کا حال اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ سردار محمد یونس خان نے چند بارسوخ اور سر برآوردہ لوگوں کو اپنے ساتہہ ملا کر اخفائے راز کا حلف لے لیا تہا لیکن سازشیوں میں سے ایک شخص نے راز فاش کر دیا اور تمام لوگ گرفتار کر لئے گئے سازشیوں کو سزائے موت کا حکم دیا گیا اور سردار صاحب معہ دیگر اشخاص کے توپ سے اڑا دئے گئے ان کی تمام جائداد ضبط کر لیگئی اور اہل وعیال کو جلاوطن کرکے پشاور میں بہیجدیا گیا۔

اخبار عام کی توجہ کے قابل

معزز معاصر روزانہ اخبار عام نے ۱۶۔ نومبر کی اشاعت مین مدینہ مورخہ ۸۔ نومبر کا لیڈر۔ "عید اضحیٰ ایک فلسفی کی نگاہ سے" اپنے لیڈر میں نقل کرکے آخر میں لکہا ہے: مدینہ کے معزز ہمعصر صحیفہ نے اس مضمون کو نبہانے کی بہت عمدہ گی سے کوشش کی ہے مگر جب ہم دیکہتے ہیں کہ بعض کوتہ اندیش مسلمان جان بوجہہ کر گرنے کی کوشش کرتے ہیں تو سخت مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ پنجابی مسلمان اخبار دون کو اپنے خوش فہم اسلامی ہمعصروں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے ورنہ عزت نہیں ہوتی۔

اس نوٹ کے متعلق ہمین اپنے معزز معاصر سے دو باتیں عرض کرنی ہیں اول تو یہ کہ معزز معاصر کے نوٹ کا صحیح مفہوم نہیں سمجہا گیا امید ہے کہ آیندہ کسی اشاعت میں وہ تفصیل کے ساتھ اسپر روشنی ڈالے گا دوسرے یہ کہ مدینہ کے معزز ہمعصر صحیفہ نے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے، قبل اس کے کہ معاصران دو باتوں کے متعلق کچھہ لکہے مختصراً ہم کچہہ عرض کرتے ہین۔

ہندوستان میں ہندو و مسلم اقوام کے اتحاد کو ہم دل سے چاہتے ہین اور ہم نے اپنی زندگی کا نصب العین ہی یہ قرار دے رکہا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اتحادی ذرائع کو وسعت دیجائے لیکن ساتھ ہی اس کے جو ذرائع اتحاد ہمارے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اونہیں ہم کسی نوعیت سے مستحکم خیال نہیں کرتے بلکہ ہمارا نقطۂ خیال اون سے بہت ارفع ہے۔

اتحاد کے لئے ہمیں صرف اون وسائل پر اعتماد ہو سکتا ہے جو پائدار اور حقیقتاً موید اتحاد ہوں۔ اور ملک اون کو اختیار کر سکے مذہبی جذبات کے روکنے یا مذہبی مراسم میں مداخلت کرنے سے نہ یہ غرض پوری ہو سکتی ہے اور نہ کبھی پوری ہوئی ہے اسلئے معزز معاصر کو چاہیئے کہ وہ مستحکم وسائل کو پیش نظر رکہے۔

دوسرے یہ کہ صحیفہ اور مدینہ کے دفتر جدا جدا ہیں ایک کو دوسرے سے اسوقت کوئی تعلق نہین گویا مدینہ ایک جداگانہ اخبار ہے اور صحیفہ علیحدہ۔ امید ہے کہ معزز معاصر ہماری اس تحریر کو مطالعہ کرنے کے بعد اپنے نوٹ کے صحیح مفہوم سے آگاہ کرے گا اخبار عام ایک پرانا اخبار ہے اور ہم اوسکی خدمات ملکی کی دل سے قدر کرتے ہیں اس لئے ہماری اس تحریر کو وہ کسی مخالفت پر مبنی نہ سمجہے۔

نواب محمد اسحاق خان اور نواب وقار الملک بہادر مین کیا فرق ہے۔

نواب محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج اگرچہ کثرت رائے سے کالج کی سکرٹری بنائے گئے تہے لیکن ممدوح کی ڈیڑہ سالہ کالج کی زندگی نے قوم کو ناراض کر دیا اور قوم مطالبہ کرنے لگی کہ نواب صاحب کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا جائے ایک طرف تو اسکو رکہئے اور دوسری جانب نواب وقار الملک بہادر کو دیکہئے کہ قوم اونہیں کسیطرح کالج سے جدا کرنا نہیں چاہتی تہی اور باوجود اون کی صحت خراب ہونیکے مجبور کرتی تہی کہ وہ کالج میں رہیں یہ کیوں؟ یہ فرق ایک۔ تازہ واقعہ سے صاف ہو جائیگا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

معزز معاصر وکیل لکہتا ہے کہ ٹرکی سے جو غالیچے آئے ہیں اون کے متعلق علیگڈہ سے ایک صاحب نے نواب وقار الملک بہادر کو لکہا کہ آپ کوشش کریں کہ ایک غالیچہ علیگڈہ کالج کی مسجد کو ملجائے نواب صاحب نے جواب میں لکہا کہ کالج کے سکرٹری کے ہوتے ہوئے میری یہ تحریک غیر موزون ہوگی اس کے چند روز بعد میرٹھ میں نواب وقار الملک بہادر اور آنریری سکرٹری کالج سے ملاقات ہوئی اور غالیچہ کے متعلق حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

سکرٹری صاحب۔ آپ کی رائے میں مجھے اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے۔

نواب صاحب۔ میں آپ کی جگہ ہوتا تو نہ معلوم کیا کرتا مگر اسوقت میری رائے میں آپ کو سب سے پہلے نواب لفٹنٹ گورنر سے دریافت کر لینا چاہیئے

سکرٹری صاحب۔ انہیں کیا غرض پڑی ہے جو وہ منع فرمائین گے۔

نواب صاحب۔ تو آپ کو کیا غرض ہے کہ تامل کرین

سکرٹری صاحب۔ لحاظ کے لایق صرف یہ بات ہے کہ ہمیں ایک غیر سلطنت سے اس قسم کے تحفہ تحائف لینے دینے کی رسم قایم کرنی چاہیئے یا نہیں۔

نواب صاحب۔ بس یہیں سے آپکے اور قوم کے راستہ میں دو شاخہ ہو گیا ہے آپ ٹرکی کو غیر کہتے ہیں اور مسلمانان ہند اسے اپنا سمجہتے ہین۔

اس واقعہ سے نواب محمد اسحاق خان صاحب اور نواب وقار الملک بہادر کی زندگی کا فرق ظاہر ہو جائیگا اور قوم کی اون خیالات کا بہی جو دونوں کی نسبت ہین کافی اندازہ ہو سکیگا۔

یتیمان وبیوگان کانپور کیلئے مستقل اعانت

یہ خبر مسرت کیساتھ پڑہی جائیگی کہ مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے ہنگامہ مین جو فدایان اسلام شربت شہادت نوش فرما چکے ہین اون کے پس ماندگان کیلئے راجہ صاحب جہانگیر آباد اور نواب صاحب رامپور نے ایک گرانقدر مستقل اعانت کی ہے چنانچہ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب رامپور نے شہدائے کانپور کی اولاد کے لئے فی کس تین روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر فرمایا ہے جو سن بلوغ تک دیا جائیگا۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد نے بیوگان ویتامیٰ کے لئے چہہ سو روپیہ یکمشت اور ایکسو روپیہ ماہوار کی مستقل اعانت فرمائی ہے خداوند تعالیٰ ان دونوں حضرات کو اس ہمدردی کا اجر جزیل عطا فرمائے اور دیگر مسلمان والیان ریاست کو بہی توفیق دے کہ وہ اس میں حصہ لین اور بیکسان کانپور کی امداد فرمائین۔

افغانستان کے زندان سیاہ کا انہدام

امیر صاحب کابل کی بیدار مغزی اور روشن خیالی نے افغانستان کو جس درجہ سرسبز بنا دیا ہے اوس کا حال وقتاً فوقتاً لکہا جاتا رہا ہے امیر صاحب جس طرح افغانستان کی سرسبزی کے لئے دن رات کوشش میں معروف رہتے ہیں اوسی طرح رعایا کی بہتری اور آرام وآسائش کے لئے۔

معزز معاصر سراج الاخبار کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب نے افغانستان کے اون سیاہ زندانوں کے توڑ دینے کا حکم صادر فرما دیا ہے جو ملکی قیدیوں کے لئے عذاب دوزخ سے کم نہ تہے۔ معاصر مذکور کا بیان ہے کہ زندان سیاہ نام کے تین قید خانے افغانستان میں ہیں ایک کابل میں دوسرا بلخ میں اور تیسرا ہرات میں۔ کابل کا زندان ایک ٹیلہ کے اندر گنبد کی شکل پر بنایا گیا تہا جس میں صرف ایک روشندان اوپر کی جانب تہا نہ اوس میں پورے طور پر ہوا داخل ہو سکتی تہی۔ اور نہ اس کے سوا اور کوئی راستہ تہا جن بدنصیبوں کو اس میں قید کئے جانے کا حکم ہوتا تہا اون کو ایک رسی میں باندہ کر روشندان کے ذریعہ نیچے آتار دیا کرتے تہے۔ اسی روشندان سے اونہیں کہانا اور پانی ملتا تہا۔ یوم قید سے اس زندان کے قیدیوں کو نہ تو دہوپ اور سورج کی روشنی میسر آتی تہی اور چاند کی چاندنی اور نہ مفرح ہوا۔ یہ قیدی اس تنگ وتاریک چاہ میں زندگی کے دن مصیبت سے پورے کرتے تہے۔ رطوبت اور خراب ہوا کے سبب چند روز میں اون کی صحت خراب ہو جاتی تہی۔

پچہلے دنون امیر صاحب کو افغانستان کے قیدیوں کے حالات سنائے گئے۔ اور سیاہ زندانون کے حال سے بہی آگاہ کیا گیا۔ اور بتلایا گیا کہ اسوقت صرف کابل کے قید خانہ میں بارہ سو آدمی قید ہیں امیر صاحب اس سے بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ ۱۱۔ ذیقعدہ سے قیدی مع کاغذات کے ہمارے حضور میں پیش کئے جائیں اور جو لوگ پیش ہون اون کو سرکاری باورچی خانہ سے کہانا دیا جایا کرے اور سردی سے اونہیں بچانیکے لئے آگ جلائی جایا کرے۔ اس حکم کے مطابق امیر صاحب نے تاریخ مذکور سے قیدیوں کے حالات کو ملاحظہ فرمایا اور ۲۳ دن تک برابر تمام کاروبار چہوڑ کر مقدمات کی تحقیقات مین مصروف رہے امیر صاحب نے ان ایام میں ایک ہزار تیس قیدیون کے مقدمات فیصل فرمائے انہیں قیدیوں میں زندان سیاہ کے قیدی بہی حضور میں پیش ہوئے جو شدت تکلیف کے سبب چلنے

سے مناچنہ تب امیر صاحب نے ان پر مہربانی شفقت فرمائی اور فرمایا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری رعیت کا ایک فرد بھی قید ہو جو لوگ بیوقوف ہیں وہ خود اپنی جہالت سے قید کی تکالیف اٹھاتے ہیں تم آپس میں خواہ مخواہ لڑتے بھڑتے اور کشت وخون کا بازار گرم رکھتے ہو۔ یہیں تمہاری نادانی اور جہالت کا بہت زیادہ افسوس ہے۔

قیدیوں کو یہ نصیحت فرماکر آپ نے حکم دیا کہ زندان سیاہ کے تمام قیدیوں کو عمدہ کپڑے پہناکر ایک علیحدہ مقام پر رکھا جائے۔ اور ان کا ڈاکٹری علاج کیا جائے اور جب ان کی صحت ٹھیک ہو جائے تو حضور میں پیش کئے جائیں۔ اس کے بعد آپ نے حکم صادر فرمایا کہ افغانستان کے تمام سیاہ زندان توڑ دیے جائیں چنانچہ اسی وقت اون کے انہدام کے لئے آدمی مقرر کئے گئے۔

آپ نے یہ بھی حکم دیا کہ آئندہ سے قیدیوں کو سردی وگرمی کے کپڑے بنائے جایا کریں تاکہ وہ گرمی اور سردی سے مامون رہیں اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے کمال ... شفقت سے کوتوالی کے رجسٹر میں یہ حکم لکھا کہ

۲۹۔ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ سے آدمی کی آنکھیں نکالنے کا طریقہ منسوخ کیا جاتا ہے۔ اس کے بجائے ۱۲ سال قید کی سزا دی جایا کرے گی کان کاٹنے کی سزا بھی موقوف اور اس کے بجائے ۲ سال قید کی سزا۔ ہاتھ کاٹنے کی سزا۔ اگر شرعی ہو تو ہاتھ کاٹا جائے۔ ورنہ اس کے عوض دس سال قید کی سزا۔

آخر میں تحریر فرمایا کہ میں خود بھی ان احکام پر عمل پیرا ہوں گا اور میرے بعد اگر میری اولاد افغانستان کی فرمانروا ہو تو وہ میرے ان احکام کو اپنے لئے وصیت سمجھے اور اگر میری اولاد کے سوا کوئی حکمران ہو تو وہ اس کو نصیحت خیال کرے۔

غازی شکری پاشا کی واپسی

معزز عربی معاصر الشعب منتظر ہے کہ گذشتہ شنبہ کو جدید ریل کے ذریعہ صوفیہ (دارالحکومت بلغاریہ) کی طرف سے قسطنطنیہ میں پہنچی اس میں ایڈریانوپل کے مشہور ہیرو غازی شکری پاشا سوار تھے اون کے ہمراہ علی ناظم پاشا رفعت پاشا حسام الدین پاشا۔ یاور رباشی۔ اور عزیز پاشا بھی تھے جب گاڑی قسطنطنیہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو ترکوں نے کمال شان وشوکت سے ان کا استقبال کیا۔

اسی دن ظہر کی نماز کے بعد معزز ترکی معاصر تصویر افکار کا ایڈیٹر شکری پاشا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ... پوچھا۔ آپ صوفیہ سے کب روانہ ہوئے کیا آپ سیدھے یہیں آرہے ہیں یا راستہ میں کہیں مقام پر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا تھا؟

شکری پاشا۔ ہم ۱۰۔ تشرین اول کو صوفیہ سے روانہ ہوئے تھے رات کے وقت ایڈریانوپل پہنچے اور چند گھنٹے وہاں ٹھہرکر سیر کرتے رہے اثنائے راہ میں ترکی سپہ سالار عزت پاشا سے ملنے کے لئے میں شور لو بھی گیا تھا۔ آج قسطنطنیہ میں وارد ہوا ہوں۔

ایڈیٹر۔ بلغاریوں کا برتاؤ عثمانی قیدیوں کے ساتھ کیسا تھا؟ کیا اس کی نسبت آپ کچھ بیان کر سکتے ہیں؟

شکری پاشا۔ شاید اس معاملہ سے میری نسبت تمہیں زیادہ واقفیت ہو کیونکہ میں تو صوفیہ میں قید تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ عام طور پر بلغاریوں کا برتاؤ قیدیوں کے ساتھ کیسا تھا۔ مگر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میرے ساتھ اون کا سلوک بہت اچھا تھا۔

ایڈیٹر۔ تار کی کمپنیوں نے خبر دی تھی کہ جب آپ صوفیہ سے روانہ ہونے لگے تو آپ نے بلغاری وزیر جنگ سے عثمانی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا شکریہ ادا کیا تھا۔

شکری پاشا۔ تار کی کمپنیاں خبر پہنچانے میں اکثر مبالغہ سے کام لیتی ہیں مجھے قیدیوں کی حالت کا متعلق علم نہیں ہوا۔ اگر ہوتا تو عمدہ سلوک کے معلوم ہونے پر میں ضرور بلغاریوں کا شکریہ ادا کرتا اور اگر یہ معلوم ہوتا کہ انہوں نے اچھا برتاؤ نہیں کیا تو ضرور تھا کہ میں نکتہ چینی کروں وزیر جنگ سے جو الفاظ میں نے کہے وہ معمولی اخلاق پر مبنی تھے اس سے زیادہ ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

ایڈیٹر۔ کیا آپ کو روسچق کے قیدیوں کی حالت معلوم ہے؟

شکری پاشا۔ روسچق میں تین چار ہزار عثمانی قیدی تھے۔ ان میں ٹائیفائیڈ بخار پھیل گیا تھا مگر علاج معالجہ سے ایک ہفتہ میں سب کو آرام ہوگیا اب وہ تمام قیدی عنقریب یہاں آجائینگے۔

ایڈیٹر۔ کیا بلغاریہ میں اب کوئی قیدی باقی رہ گیا ہے؟

شکری پاشا۔ نہیں تمام قیدی بلغاریہ کی سرحد کی طرف روانہ کر دئے گئے ہیں اور جہازوں پر سوار کرا دئے گئے ہیں۔ چند ہی روز میں وہ اپنے مقامات پر پہونچ جائیں گے۔

اس کے بعد گفتگو کا رخ بدل گیا موجودہ معاملات کی جگہ اب گذشتہ معاملات پر گفتگو ہونے لگی۔

ایڈیٹر۔ کیا ایڈریانوپل میں اس سے زیادہ مدافعت اور مقابلہ نہیں ہو سکتا تھا جس قدر کہ آپ نے کیا؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایڈریانوپل دشمنوں کے ہاتھ میں کیوں چلا گیا؟

شکری پاشا۔ ایڈریانوپل کے مفتوح اور مغلوب ہو جانیکا باعث صرف یہ تھا کہ ہمارے پاس رسد کا ذخیرہ بالکل نہیں رہا تھا۔ محاصرہ کے آخری دنوں میں ہمارے سپاہی گھاس پات پر گذارہ کرنے لگے تھے اور اس میں ذرا شبہ نہیں کہ رسد کے ذخیرہ کا ختم ہو جانا ہی وہ سبب تھا جس سے ایڈریانوپل کے مغلوب ہونے کی نوبت آگئی۔

ایڈیٹر۔ کہا جاتا ہے کہ شہر سے باہر رسد کا بہت سا ذخیرہ موجود تھا اگر یہ ذخیرہ آسکتے یا نہ آ جاتا تو کیا یہ بات ممکن تھی کہ ایڈریانوپل کی ترکی فوج بلغاری فوج کا برابر مقابلہ کرتی رہتی؟

شکری پاشا۔ ہم نے مقدور بھر کوشش کی کہ رسد کا ذخیرہ جس قدر ہو سکے جمع کرلیں مگر افسوس ہے کہ جو ذخیرہ ہمارے پاس تھا ختم ہو گیا اور نیا ذخیرہ نہیں مل سکا یہاں تک کہ ہماری فوج کے بہادر سپاہی گھاس پات پر گذارہ کرنے لگے اور بھوک سے اون کی طاقت طاق ہو گئی اس صورت میں وہ پہلا سا دم خم کیونکر رہ سکتا تھا۔

پھر ایام جنگ میں عارضی صلح کا ذکر آیا تو شکری پاشا نے کہا کہ فوجی افسر ایڈریانوپل کے معاملہ کو ایک نہایت اہم معاملہ خیال کرتے تھے اور سامان رسد سے ایڈریانوپل کا اتنی مدت تک محروم رہنا اس بات کی دلیل تھا کہ حکومت نے یہ قربانی کسی معمولی رعایت کے مقابلہ میں منظور کی ہے مگر ہمارا خیال تھا کہ یہ حالت اتنی مدت تک قایم نہیں رہے گی۔ مدت کے زیادہ ہونے ہی کا یہ اثر تھا کہ ہمارا ذخیرہ ختم ہو گیا۔ اور فاقہ کی تکلیف تمام فوج میں پھیل گئی مگر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں تھا بجز اس کے کہ اپنے ارکان حکومت اور اپنے فوجی افسروں کی اطاعت کریں کیونکہ ہم کو ابتدا سے یہی سبق دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر۔ آپ نے بلغاریوں کے ہاتھ میں ایڈریانوپل کو کب اور کس حالت میں دیا؟

شکری پاشا۔ جب ذخیرہ رسد ختم ہو گیا اور دشمن کی فوج بہت سے اہم مورچوں پر قابض ہو گئی تو ہم نے یقین کر لیا کہ اب مقابلہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس حالت میں ناحق کی خونریزی سے بچنے کے لئے ضروری تھا کہ ہم حریفوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیں۔

ایڈیٹر۔ کیا بلغاریوں کے ہتھیار ایڈریانوپل کی ترکی فوج کے ہتھیاروں سے زیادہ عمدہ تھے؟

شکری پاشا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بلغاریوں کے پاس جو ہتھیار تھے وہ ہمارے ہتھیاروں سے بدرجہا زیادہ عمدہ تھے اون کی توپیں جن مقامات سے ہمارے قلعوں پر گولے پھینک رہی تھیں آن تک ہماری توپوں کے گولوں کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی۔

ایڈیٹر۔ ایڈریانوپل میں ترکی فوج جو بلغاریوں کا مقابلہ کر رہی تھی کسقدر تھی؟

شکری پاشا۔ محاصرہ کے شروع میں ستر ہزار کے قریب فوج تھی مگر آخری حملہ میں صرف ۲۰ ہزار سپاہی شریک تھے۔

ایڈیٹر۔ آپکو سرویوں نے گرفتار کیا تھا یا بلغاریوں نے؟

شکری پاشا۔ سرویوں کا دعویٰ اصل سے بالکل جھوٹا ہے بلغاری جنرل مارکوئیف پہلا شخص ہے جو سب سے پہلے برج حفزلق میں جہاں میں تھا داخل ہوا تھا سرویں اسکے بعد آئے تھے۔

ایڈیٹر۔ جنگ بلقان کی نسبت آپکے کیا خیالات ہیں؟

شکری پاشا۔ اس سوال کے جواب میں بہت تفصیل کی ضرورت ہے۔ خیر میں اختصار کیساتھ جواب دیتا ہوں جنگ بلقان میں ہم سب سے غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اس جنگ کی جوابدہی ہم سب کے ذمہ ہے میرے نزدیک ضروری ہے کہ اب ہم ان تمام الزامات کو فراموش کر دیں جو خاص خاص اشخاص پر عاید ہوتے ہیں اب سر نو تمام ترکوں کو مصافحہ کرنا چاہیے اور پوری سرگرمی اور جوش کیساتھ کوشش کرنی چاہیے کہ جس عظیم الشان سلطنت کی بنیاد ہمارے آباؤ اجداد نے ڈالی تھی اسکو مضبوط و مستحکم کریں ہم سب کے قالبوں میں اتفاق و اتحاد کی روح موجزن ہونی چاہیے ہم سب کا ایک ہی منتہا ئے خیال ہونا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کی شان بلند ہو اور وہ ترقی کے بلند درجات پر پہونچے ہمکو اپنا شاندار زمانہ ماضی نہیں بھولنا چاہیے جبکہ عثمانی فوج وآنا (دارالسلطنت آسٹریا) کی دیوار دن کے نیچے پہونچ گئی تھی جنگ بلقان میں جو شکستیں اور ہزیمتیں ترکی فوج کو ہوئی ہیں وہ ہمارے ملک کی تاریخ میں درج ہونگی تمام ترکوں کا فرض ہے کہ وہ تاریخ کے اس حصہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور پوری ہمت اور کوشش سے کام لیں تاکہ ان شکستوں کی تاریکیوں سے آیندہ فتوحات کی روشنی جلوہ گر ہو۔

ترکوں کی امداد کیا دینی نقصان کی موجب ہے

عید اضحیٰ کے دن ہندوستان کی ایک مشہور دینی درسگاہ کا وہ اشتہار ہماری نظر سے گذرا جسمیں چرم ہائے قربانی کی امداد درسگاہ کے لئے حاصل کرنے کی تحریک تھی اس اشتہار میں حسب ذیل عبارت بھی درج تھی۔

اسال عساکر قسطنطنیہ کے شہداء و یتیمی کی وجہ سے جو مالی نقصان ہندوستان کے مدارس اور انجمنوں کو ہوا ہے اون میں سب سے بڑا حصہ دار ...... ہے

یہ عبارت مظہر ہے کہ ترکوں کی امداد دینی نقصان کی موجب ہوئی ہے اور کہ ترکوں کی امداد دینی امداد نہیں ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مذکورۃ الصدر درسگاہ نے باوجود اس امر کے کہ ترکوں کی امداد کو اپنے پہلے فرض عین بتلاکر مذہبی دنیا کو امداد کی جانب متوجہ کیا تھا آج کس طرح ترکوں کی امداد کو دینی نقصان کا موجب ٹھہرایا ہے ترکی حکومت ہماری واحد قومی و مذہبی سلطنت ہے اور اوس کے مجروحوں اور یتیموں کی جسقدر امداد کی گئی ہے وہ ایک مذہبی فرض کی نوعیت رکھتی ہے جسقدر روپیہ یہاں سے ترکوں کی امداد کو بھیجا گیا ہے وہ ایک دینی فرض تھا ایسی حالت میں اس امداد کو دینی نقصان کہنا مذہبی وقعت کو دھبہ لگانا ہے۔ ہم نہایت افسوس کیساتھ یہ امر ظاہر کرنے پر مجبور ہیں کہ جو درسگاہ ایک مذہبی فرض کی نسبت نقصان کا لفظ استعمال کرتی ہو اور اپنی قومی و مذہبی حکومت کی امداد کو نقصان دین تصور کرتی ہو وہ اوسکے مذہبی جذبات کہانتک قابل وقعت اور قدر کے ہونگے۔ ہمیں اس درسگاہ سے ایک خاص عقیدت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے خیال کے مطابق درسگاہ مذکور کو اس غلطی سے آگاہ کر دیں جو اوس نے اس فقرہ کے استعمال کرنے میں کی ہے تاکہ دنیائے اسلام درسگاہ کی جانب سے بدظن نہو درسگاہ مذکور مسلمانوں کی خالص دینی درسگاہ ہے اسلئے اوس کے ارکان کے جذبات خالص اسلامی ...

حضور خلیفۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا عطیہ تمغہ مجیدی

کل ۱۱۔ نومبر ۴ بجے شام کو سفارت خانہ عثمانیہ میں ہز اکسلنسی خلیل خالد بک جنرل سفیر عثمانیہ نے ایک جلسہ معززین شہر برائے تقسیم عطیہ خلیفۃ المسلمین کیا۔ ۵ بجے سفیر صاحب موصوف نے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا کہ آج کے جلسہ میں تمغہ مجیدی ممبران بمبئی میڈیکل مشن کو دیئے جائینگے اس کے بعد سفیر صاحب نے ہندوستان کے مسلمانوں کی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے سلطنت عثمانیہ کی ہر طرح سے مدد کی ہے علاوہ روپیہ کے ہلال احمر و ریڈ کریسنٹ کے دو طبی مشن بھی روانہ کئے تھے ان میں سے بمبئی طبی مشن نے مجروح و مریضوں کا ایسا علاج کیا کہ جس کی تعریف میری زبان سے غیر ممکن ہے۔ حضور خلیفۃ المسلمین نے اپنی زبان مبارک سے اس مشن کی تعریف فرمائی ہے۔ ممبران مشن کے کام کو مقبول فرماکر عنایت شاہانہ سے تمغہ مجیدی کی مرحمت فرمائے ہیں۔

سید محمد ... مشن کو نمبر ۴ تمغہ مجیدیہ اور حکیم ... نمبر ۵ ... اور عبد اللطیف کو بھی ...

سفیر صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ممبران مذکورہ کو نام بنام بلا کر تمغہ و فرمان شاہی عنایت فرما کر مبارکباد دی اور آل انڈیا میڈیکل مشن کے ممبر ڈاکٹر شیخ کو تمغہ نمبر ۳ دیا گیا۔ ۵ بجے جلسہ ختم ہوا تمام حاضرین جلسہ بعد چائے نوشی کے رخصت ہوئے جلسہ نہایت پر رونق تھا۔

علی احمد صدیقی از بمبئی

گاؤ درخت

جنوبی امریکہ کے جنگلوں میں ایک قسم کا درخت ہوتا ہے جس کو سب سے پہلے نامور سیاح ہمبولٹ نے دریافت کیا اور یورپ کو اس کے حالات کی آگاہی دی۔ یہ درخت بیشتر نہایت خشک سوختہ اور ویران زمین یا خشک چٹانوں والی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے چمڑے کی طرح بالکل خشک ہوتے ہیں کیونکہ مہینوں ان پر پانی کی ایک بوند تک نہیں پڑتی جو اس کی جڑ کو تر کرے اور شاخوں کو کونپل نکالنے کے قابل بنا دے قدرت کا کرشمہ دیکھو کہ اس سوکھے درخت ہی نے جو دیکھنے میں ایسا بیکار ہے انسان اس سے بہت کچھ مثل دیگر اشیائے عام کے متمتع ہوتا ہے اس درخت میں ایک قسم کا دودھ ہوتا ہے اور اسی بنا پر اس کو گاؤ درخت کہتے ہیں۔ یہ دودھ گاڑھا نہایت مزہ دار ہوتا ہے اور ذرا سا سوراخ کرنے سے اس کثرت سے نکلتا ہے کہ آدمی پیٹ بھر کر پی سکے۔ اس کے نکالنے میں کوئی دقت یا تکلیف نہیں ہوتی پینے میں بے مزہ ہوتا ہے صحت پر بھی مفید اثر کرتا ہے۔ ... بہت کثرت کے ساتھ نکلتا ہے۔ سورج نکلتے ہی ...

سے وقت ہی لوگ جوق جوق جنگلوں میں جا کر اس لذیذ و مفید صحت غذا سے متمتع و محظوظ ہوتے ہیں جس قدر فلسفہ اور سائنس میں ترقی ہوتی جائے گی جس قدر تحقیقات جدیدہ سے قدرت کے سربستہ راز منکشف ہوتے جائیں گے۔ ان سے یہی نتیجہ نکلے گا کہ اسلام کی مقدس کتاب صحیفۂ فطرت کے عین مطابق ہے اور منزل من اللہ ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ خدا وہ ہے جس نے دنیا کی تمام چیزیں تمہارے نفع کے لئے پیدا کیں هو الذی جعل لکم ما فی الارض جمیعا پ ۱ س البقرہ ع ۳) تحقیقات جدیدہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شجر و حجر بر و بحر شمس و قمر پرند و چرند زمین و آسمان و سیارگان ہر دو باد سب حضرت انسان کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں تاکہ وہ خدا کا خلیفہ بنکر ان کو مسخر کرے چنانچہ انسان نے ہوا کو تھاما بجلی کو پکڑا۔ یہی ان اشیاء سے وہ وہ کام لے رہا ہے جن کے سر انجام پر جاندار بھی قادر نہیں۔ امریکہ میں دھوپ کی حرارت کو جمع کرکے اس کی دھوپ سے انجن چلا کر جاتے ہیں و نعم ما قیل ؎

دنیا میں جو کچھ ہے سب انسان کے لئے ہے
آراستہ یہ گھر اسی مہمان کے لئے ہے

(نور محمد ارگوجیہ انوالہ)

معاملات و تصفیہ مسجد کانپور

آپ نے اپنے اخبار میں جو خیالات نواب محمد اسحاق خان بہادر کے متعلق ظاہر کئے ہیں اور دہلی اور کانپور کے لیڈروں کے جلسوں کی رقابت پر جو کچھ میں نے کہا تھا اس کا جواب دیا ہے اس سے قطع نظر کرکے میں اس وقت صاف صاف بغیر کسی پس و پیش کے اپنے وہ خیالات مقدمہ و تصفیہ کانپور کی بابت ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن کو اس وجہ سے ظاہر نہ کرسکتا تھا کہ مقدمہ زیر تجویز تھا اور اس پر اثر پڑتا۔

(۱) مجھ کو ذرا بھی شبہ نہیں کہ اوں معاملہ خفیف تھا اور اس کو طول دینا ضروری نہ تھا لیکن جس طریقہ سے مسجد کا ایک جزو منہدم ہوا اس سے مسلمانوں کے دلوں کو بیحد صدمہ پہنچایا گیا اور ۳۔ اگست کے معاملات کے بعد سب کا فرض ہوگیا کہ متحد ہوکر حقوق طلبی کریں اور جو جزوی اختلافات باقی تھے ان کو چھوڑ دیں چنانچہ خوشی کی بات ہے کہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) میں نے عالیجناب راجہ صاحب محمود آباد کو ان کے ۹۔ اگست والے ڈپوٹیشن اور ایڈرس پر لکھ دیا تھا کہ آپ فائر کرنے کے معاملہ کو تھامے رہیں کیونکہ مذہبی اور نیاوری کا معاملہ اب اہم نہیں رہا کیونکہ ایسی غلطی کے بعد خود گورنمنٹ اس کا حل سوچے گی (لفٹننٹ گورنر صوبہ جات متحدہ (جن کو سلامت بالیقین صحیح علم نہ تھا) ان کی آگرہ والی اسپیچ کے بعد میں نے خود اپنا فرض سمجھا کہ بات ظاہر ہو جائے کہ مسلمان ۳۔ اگست کے واقعات میں مقامی حکام کا قصور سمجھتے ہیں اور کونسل میں رزولیشن بھیجا کہ بذریعہ کمیشن فائر کرنے کی تحقیقات بے لاگ و کامل کی جائے اور اس کی نقول سب پریس کو روانہ کر دیں

(۳) جب مقدمہ چلا تو مسٹر مظہر الحق کی وجہ سے مقامی لوگوں میں ہمت آگئی اور ہر جگہ مسلمان بیدار ہونے لگے لیکن ملزمون کی جوابدہی (کم از کم اکثر ملزمون کی) کسی طرح پر نہ اسلامی شان لئے ہوئے تھی اور نہ ان کو حامیان دین کا درجہ دے سکتی تھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ ہم گئے اور ہم نے مسجد کی حفاظت کیلئے کیا اور جو کچھ کیا بجا کیا جوابدہی معمولی ملزمون کی سی تھی کہ ہم وہاں نہ تھے۔ پولیس نے ہم کو ادھر ادھر سے پکڑ لیا اسی جوابدہی کا پالیٹکل اور اخلاقی اثر اچھا نہ تھا کیونکہ اگرچہ قانون نے جھوٹی جوابدہی جائز قرار دی ہے مگر اسلام نے جائز قرار نہیں دی۔ بہرحال ان غریب آدمیوں پر کوئی الزام نہیں آسکتا وہ جاہل تھے اور قانونی مشیروں کے ہاتھ میں تھے۔ اکثر نے یہاں تک کہا کہ ہم نے بندوقوں کی آواز تک نہ سنی۔ کم سے کم ان لوگوں میں شہداء بننے کا مادہ نہ تھا۔

(۴) ملزمون کی رہائی کے متعلق جستجو تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن غالباً شروع سے لوگ گورنمنٹ ان کو چھوڑنے پر تیار تھی مگر اس طور سے کہ مقامی حکام پر الزام نہ آئے اور وہ کوئی خفیف فقرہ بھی ایسا کہہ دیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ ان کو کچھ بھی افسوس ہے۔ اسی غرض سے ضمانت بھی منظور نہ کی گئی لیکن کل پالیسی مسٹر مظہر الحق صاحب کی یہ تھی کہ مقامی حکام کا قصور ثابت ہو جائے تصفیہ کیونکر ہوتا اب اس کا حل غالباً یہ سوچا گیا شہر کے لوگ ہو گئے پر نفرت کا اظہار کریں اور ملزمہ چھوڑ دیئے جائیں جب یہ سب مسلمانوں کو بھی خوشی ہے کہ ملزم چھوڑ دیئے گئے۔ اور ہم شکر گذار ہیں مسٹر مظہر الحق کے اور ہز اکسلنسی جناب لارڈ ہارڈنگ لفٹننٹ گورنر کے بھی جنہوں نے ۹۔ ستمبر ۱۹۱۳ء کو جب میں نے نینی تال میں کہا تھا کہ ملزمون کو چھوڑنا بہت ضروری ہے خود مجھ سے کہا تھا کہ میں ذرا سا موقع ملے تو کل ملزمین کو چھوڑ دوں مگر مجھے موقع نہیں دیا جاتا مسٹر مظہر الحق صاحب سے مجھے اس بات کی شکایت کا حق حاصل ہے کہ انہوں نے آخر میں کس قدر اغماض کیا باقی حضرات سے تو کوئی توقع ہی نہ تھی گو چار رفیق اور ساتھی رہتے ہیں۔ جن کی حیثیت پر نظر ڈالنی چاہئے۔

اوّل مسلمان لیڈر

دوئم مقامی مسلمان

سوئم جو لوگ گولی سے مرگئے یا سخت زخمی ہوئے

چہارم مقامی حکام جو ۳۔ اگست کے واقعے کے ذمہ دار ہیں۔

اوّل مسلمان لیڈر۔ ان نے جو کام کہ تصفیہ میں شریک تھے ایک کام حضور وائسرائے کی شکر گذاری کیا کہ ایکسیلینسی کو شیئے تاروں اور کوششوں سے بند کر دیا اور تصفیہ معاملہ کا اب ہو سکا جب سے دوسری بات سمجھے گئے کہ ہم کامیاب ہیں اور تصفیہ کی حکام سمجھ گئے کہ وہ کامیاب ہیں اور ہر شخص مظہر کی ... سے ...

کو چھوڑ دیا مگر اس میں غور کیا جائے تو مسلمان لیڈروں کا یہ کارنمایاں نہ تھا گورنمنٹ نے شروع ہی سے یہ تصفیہ قبول کر لیا تھا ان سے صرف آگ پر پانی ڈالنے کا کام لیا گیا اور یہ کام انہوں نے بیجا نہیں کیا اگرچہ انکی سابق گرمجوشی اور جوش و خروش کا اظہار کسی قدر مضحکہ خیز ہوگیا بہت سے مقامی مسلمانوں کی بابت صرف یہ کہنا کافی ہے کہ ان کی حالت واقعی زیادہ نازک تھی ان میں غالباً اختلاف تھا اور ان پر دباؤ بھی زیادہ پڑ سکتا تھا اس لئے ہم ان کو زیادہ الزام نہیں دے سکتے سوائے اسکے کہ جو جانوں کا نقصان ان کو شہر کے مسلمانوں کا ہوا اسکی بابت جب انہوں نے دیکھا کہ اس معاملہ میں لیڈران آنا دگر دو خاموش ہوگئے تو سکوت اختیار کیا انکا ایڈریس فرمائشی تھا اس میں نہ عبارت آرائی تھی نہ اصولی سیاست اور نہ اسلامی شان تھی نہ سلطنت سے تعلق خاص صرف اس شعر کو پھیلایا تھا ؎

بہر دم تو مایۂ خوشی ما ... تو دانی حساب کم و بیش را

جب قوم کی یہ حالت ہو اسکو ابھی مشن میں سمجھ بوجھ کر قدم رکھنا چاہئے اور جس قوم کے احباب چند فرمائشی تاروں اور چند ٹیلیگرافوں پر اپنے خیالات کا رخ پھیر دیں اور جھکے شکریوں کی بھرمار کر دیں اوس کے ابھی مشن پر باہر کا طعن کہ سب نمائشی جوش تھا بیجا نہیں ہے۔ تماشا جو لوگ مر گئے وہ تو چلے گئے واپس نہیں آسکتے لیکن جب لیڈر مبارکباد کے رزولیشنوں سے لد رہے ہیں اور مقامی مسلمان اور باہر کے آزاد لیڈر اور مقامی حکام مل کر شکر گذاری کر رہے ہیں سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ ان کی موت کے بارہ میں نہ کسی کو لفظ منہ سے نکالا گیا نہ اون کے متعلق اظہار تاسف ہوا نہ اون غریبوں کی بیواؤں اور یتیموں کی پنشن کا انتظام کرنے کا جو وعدہ حضور وائسرائے بہادر نے کرایا تھا اس کا مطالبہ لیڈروں نے کیا نہ اصحاب شورہ موجودہ کا پوچھنے پر کہ یہ کیونکر تصفیہ کر سکتے ہیں اور پبلک کو کیا جواب دیں گے اور نہ اتنا ہی کیا کہ گورنمنٹ کم از کم نواب صاحب میسور والی درخواست ہماری زبان سے منظور فرمائے اور کم از کم ان گذشتہ معاملات پر افسوس کا اظہار اس طرح فرمائے جس طرح سر جیمس مسٹن بہادر نے منظور کیا تھا اور اسکا ذکر نہایت صاف طور پر مسٹر سید رضا علی نے نینی تال میں کر دیا گیا تھا)

بہرحال قانون اور انصاف کے متعلق مختصر پہلو نظرانداز کر دیا گیا آئندہ کیلئے کوئی اخلاقی یا مالی معاوضہ ایسا نہ ہو کہ فائر کرنیوالے مجسٹریٹ احتیاط کیا کریں یہ قصور کسی کا ہو یا نہ ہو مگر وہ حضرات بری نہیں ہو سکتے جنہوں نے اس اصل مسئلہ کو دل میں رکھا اور زبان پر نہ لائے ملاحظہ ہو تقریر مولانا عبد الباری جنہوں نے سب الزام اپنے اوپر لے لیا ہے بہرحال ان لیڈروں نے اس ایک بات میں مطلق کسی استقامت اور استقلال کا ثبوت نہیں دیا۔

رابعاً مقامی حکام کانپور تو اس معاملہ پر فتحیاب ہوگئے اور جو کچھ وہ چاہتے تھے قریب قریب وہی ہوا اور الزام اوپر کچھ نہ آئے لیڈروں کی عزت افزائی دعوت کی گئی۔

بہرحال میں مسلمانوں سے التجا کرتا ہوں اور نہایت دکھ کے ساتھ کہ جو شیلے لیڈروں اور ہندوستانی اخباروں پر حد سے زیادہ بھروسہ کریں ... مسلمانوں کی وقعت ... مرحوم حضور خدا نے ان کو ... اسکا استعمال ہی کیا کریں

مدینۃ النسوان

ننھی معجزہ

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے

میرے والد میاں محمود متواتر آٹھ سال تک ناساعدت زمانہ کا ناکام مقابلہ کرنیکے بعد آج سے چار سال قبل راتوں ہی رات کہیں نکل گئے تھے میری والدہ کو جب خاوند ہونے نہ ہونے کی یہ مصیبت پیش آئی تو بہت سٹپٹائیں دو دن تک والد صاحب کا انتظار کیا گھر میں اثاث البیت تو تھا ہی نہیں جسے بیچکر گذارہ کرتیں۔ سامان از قسم ماکولات تو کئی ماہ سے وقت کے وقت ہی آتا تھا اس لئے فاقے کاٹنے پڑے اور آخر جب اسی طرح تین دن گذر گئے تو والدہ سمجھیں کہ اب میاں محمود سو گئے۔ میں ان دنوں چھ سال کی تھی۔ آفرین ہے میری والدہ کی ہمت پر کہ بیچاری نے اگرچہ کبھی گھر سے باہر نہ نکالا تھا تاہم اب جو مصیبت پڑی تو اس نے محض رونا دھونا ہی اپنا شیوہ نہ بنایا بلکہ لوگوں کے ہاں جاکر محنت مزدوری کر کے اپنا اور میرا پیٹ پالنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ چار سال میری والدہ نے جس تکلیف و مشکل سے بسر کئے وہ کچھ وہی اچھی طرح جانتی اور بیان کر سکتی ہیں۔ اب وقت یہ وقت یہ آپڑی کہ فلک کجرفتار کو میری والدہ کی ان مصیبتوں پر صبر نہ آیا۔ اسکی چشم بد بین نہ دیکھ سکی کہ ایک خاوند والی شریف بیوہ محنت و مزدوری کے سوکھے ٹکڑوں سے اپنا اور اپنی ننھی بچی کا پیٹ پالے اس نے ظلم یہ کیا کہ میری والدہ جو اب ویسے بھی پچپن ۵۵ سال تک پہنچ چکی تھیں درد اعضا سے صاحب فراش ہو گئیں۔ یا تو والد صاحب کے روپوش ہونے پر ہمیں فاقہ کشی کی صورت دیکھنی پڑی تھی۔ یا اب والدہ کی بیماری نے تین دن متواتر بے آب و دانہ رکھا اسوقت والدہ صاحبہ بے بستر کے چارپائی پر پڑی تھیں اوپر ایک ٹوٹا سا بوریا تھا اور میں سرہانے بیٹھی رو رہی تھی کہ اتنے میں دروازہ کھلا دیکھوں تو میری سہیلی فاطمہ چلی آرہی ہے۔

ہمارے ہمسایہ میں نواب افتخار الملک بہادر عرف اچھے میاں رہا کرتے تھے سرکار دربار میں اتنی عزت تھی کہ نواب گورنر جنرل بہادر دو دفعہ ان کے مکان پر تشریف لا چکے تھے نواب اچھے میاں کے ہاں ٹھاٹھ باٹھ تھے مگر نواب صاحب یا بیگم صاحبہ تو درکنار ان کے کسی نوکر کو بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ ہمسایہ میں کوئی غریب بڑھیا اور اس کی ننھی بچی فاقہ کشی کے صدمے برداشت کر رہی ہے نواب صاحب کے والد مرحوم تو تھے نہیں ورنہ ابھی آپ کا سن شریف ہی ایسی حالت پہ پہونچا تھا کہ آپ کو اس امر کی زیادہ فکر ہوتی۔ بیگم کے دل بہلانے کو اللہ میاں نے کنیز فاطمہ سی ننھی منی بچی دے رکھی تھی جو آب ماشاء اللہ ساتویں برس میں پاؤں رکھ چکی تھی نواب صاحب کے سارے گھر میں فاطمہ ایک ایسی جان تھی جسے مجھ سے الفت تھی اور جو اکثر ہمارے مکان پہ آکے کھیلا کرتی تھی مگر اس کی والدہ کو اس کا میرے ساتھ کھیلنا سخت شاق گذرتا تھا وہ اکثر کہا کرتی تھیں فاطمہ کی باتیں عجیب ہیں۔ بھلا اسے کوئی سہیلی نہیں ملتی جو یہ اس خام پارہ زینب کے ساتھ کھیلنے جایا کرتی ہے میری والدہ کی غربت میرا وہ قصور تھا جس نے مجھے خام پارہ کا خطاب بیگم صاحبہ کی بارگاہ سے عنایت کروایا تھا۔ میری والدہ بھی زینب کو بارہا منع کر چکی تھیں مگر خالق بے چون و چرا نے اس کی سرشت میں ہی یہ بات پیدا کر دی تھی کہ وہ ان بچوں سے جو امیروں کے ہاں کی سواریوں کے ساتھ آیا کرتے تھے کھیلنا پسند نہ کرتی تھی اور مجھ سے آکر کھیلتی تھی اس کی عادت تھی کہ اسے گھر سے اگر کچھ مٹھائی وغیرہ کھانے کو ملتی تو یہ میرے لئے لایا کرتی تھی چنانچہ اسوقت بھی یہ کچھ باقرخانیاں لے کر آئی تھی۔ جسے ہم نے نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور سوکھی چباکر پانی کا گھونٹ پیکر شکر خدا ادا کیا۔

باقرخانیاں کھانیکے بعد میری والدہ نے بڑے پیار سے فاطمہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا بیٹا اب تمہاری والدہ زینب کے باعث ناراض نہ ہوا کریں گی میں شفاخانہ میں داخل ہوکر اپنا علاج کراؤں گی اور ساتھ ایک دور کے رشتہ دار کے پاس لاہور بھیجدوں گی بیٹا میں بیمار ہوں یہاں مکان کا کرایہ سر پر چڑھ رہا ہے قرض ملنا دشوار ہے اگر زینب کو یہاں رکھوں تو کیونکر اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ زینب کو لاہور کا کرایہ کہاں سے دونگی عجیب مصیبت ہے۔۔۔

میری والدہ یہاں پہونچکر رونے لگ گئی۔ میں نے بھی ساتھ دیا فاطمہ اوٹھی اور چپکے سے دروازہ کھول گھر کی طرف چلدی مگر میں نے دیکھا کہ رومال سے اپنے آنسو پونچھتی جاتی تھی فاطمہ کے پہلو میں ایک دردمند دل تھا میری والدہ کے دردبھرے الفاظ نے اس کے خیالات کی رو کا رجحان ایک خاص طرف پلٹ دیا وہ سوچنے لگی کہ جس طرح بھی ہو ہماری مدد کرے یہ تو اسکا ننھا دل فیصلہ کر چکا تھا کہ ہمارے درد دل کا علاج شہرت دینار (روپیہ) ہے مگر روپیہ کہاں سے آسکے یہ ایک ایسا سوال تھا جسے اس کا ننھا مغز فیصل کرنے سے قاصر تھا۔ والدہ یا والد سے اس کا ذکر کرنا خارج از بحث بات تھی وہاں سے جھڑکیوں اور دھمکیوں کے سوا اور کچھ توقع نہ تھی لہذا فاطمہ کا ارادہ تھا کہ روپیہ پیدا کرنے کی کچھ تدبیر خود نکالے اس لئے وہ دن کا باقی حصہ خاموش اور علیحدہ رہی اور جب رات کو اسکی ماما اسی بستر پر سلا گئی تو یہ خاموش پڑ رہی کیونکہ وہ روپیہ پیدا کرنے کی تدبیر پر غور کرنا اور اکیلی رہنا چاہتی تھی۔ رات بھر یہ سوچا کی مگر یہ عقدہ لاینحل حل نہ ہوا۔ صبح ناشتہ کے بعد بیگم صاحبہ بلیماروں کے محلہ میں ایک نواب صاحب کے ہاں جانا اور اسے ہمراہ لیجانا چاہتی تھیں اور اگرچہ اس نے اکیلے رہنے کے خیال سے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا تاہم شنوائی نہ ہوئی اور بیگم صاحبہ اپنی فاطمہ کو ہمراہ لے ہی گئیں تاہم فاطمہ کے لئے یہ جانا ایک نعمت ثابت ہوا جس نے اس کے چھوٹے سے معمہ کو حل کر دیا بلیماروں کے کوچہ میں جن نواب کے ہاں یہ گئی تھیں مکان کے سامنے ایک اندھی بوڑھیا بیٹھی بھیک مانگا کرتی تھی جس کی دونوں آنکھیں تندرستوں کی سی تھیں فاطمہ نے سوچا کیوں نہ میں بھی اندھی بن کر بھیک مانگوں اور زینب اور اسکی والدہ کی مصیبت دور کرنیکے لئے روپیہ پیدا کروں اس خیال نے آتے ہی جڑ پکڑ لی اور فاطمہ نے بھیک مانگنے کا ارادہ مصمم کر لیا اب یہ بڑھیا کے پاس گئی تاکہ اسے اچھی طرح دیکھے یہاں اس نے دیکھا کہ وہ مٹی کے پیالے میں پیسہ لیکر ایک تھیلی میں ڈالے جاتی ہے جس کا بوجھ اب خاصہ بن گیا ہے نیز اس نے دیکھا کہ بڑھیا کی چھاتی پر ایک کاغذ پر موٹے حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔

"اندھی بیوہ اور اوس کے چھ بچوں پر رحم کرو"

فاطمہ نے پڑھنے کو تو یہ پڑھ لیا مگر یہ نہ سمجھی کہ اس کا اصل مطلب کیا ہے بلکہ یہ جانکر کہ اس کاغذ کا ہونا شاید ضروری ہے اس نے ایک کاغذ چھاتی پر لگاکر بھیک مانگنے کا فیصلہ کر لیا۔ دوسرے دن جمعہ تھا فاطمہ کی والدہ کسی اور نواب کے ہاں چلی گئیں خادمہ کپڑے دھونے میں مصروف ہو گئی اس نے یہ موقع غنیمت جانا فوراً ایک کاغذ پر موٹے اور بھدے حرفوں میں وہی فقرہ جو کل پڑھ آئی تھی لکھا مٹی کا پیالہ وہ اٹھایا جس میں اس کے پیارے کتے موتی کو دودھ ملتا تھا اور فوراً ایک سمت کو روانہ ہو گئی چلتے چلتے جب یہ چاندنی چوک میں پہونچی تو اس نے سمجھا کہ اب میں بہت دور نکل آئی ہوں اب گھر کا کوئی شخص مجھکو نہیں ملنے کا چنانچہ یہ وہاں ایک درخت کے نیچے کاغذ چھاتی پر چسپاں کر کے بیٹھ گئی۔ دلی کی بازاروں میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی ہفت سالہ بچی نے چھ بچوں کی اندھی بوڑھی ماں بنکر خیرات مانگی ہو۔ فاطمہ کا بیٹھنا تھا کہ لوگ جوق در جوق اس کے گرد جمع ہوکر اسے اپنے نامناسب حملوں فقروں اور نقروں سے تنگ کرنے لگ گئے مگر شاید ننھی بڑھیا اندھی ہو گیا تھا گونگی اور بہری بھی تھی کہ نہ تو کسی کی سنتی تھی اور نہ کسیکو جواب دیتی تھی فاطمہ کو اگر تسلی تھی تو یہ کہ پیسے خوب جمع ہو رہے تھے لیکن ابھی کچھ خاصی رقم جمع نہ ہونے پائی تھی کہ پولیس کا کالا کوا وہاں آگیا اس کمبخت نے ننھی فقیر کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور کہا ارے تو چھ بچوں کی ماں ہے" قریب تھا کہ فاطمہ رودے کہ اتنے میں ایک راہ جاتی فٹن کھڑی ہو گئی جس کا مالک یہ غیر معمولی جم غفیر دیکھکر نیچے اتر آیا اور فاطمہ کے سینہ پر کے چپکے ہوئے کاغذ کے الفاظ پڑھ کر بھانپ گیا کہ معاملہ کیا ہے۔ نوآمد (سپاہی) ارے چھوڑ دے لڑکی کو۔ سپاہی نے فاطمہ کا بازو چھوڑ دیا فاطمہ نے دیکھا کہ نوآمد کا لہجہ تحکمانہ اور لباس شاہانہ ہے۔ نوآمد (جو نرمی سے بات کرنا چاہتا تھا) بیٹی تمہارا نام فاطمہ (نرم آواز سے) مخدوم فاطمہ۔ نوآمد۔ شاباش تم ایک اندھی بڑھیا کے لئے خیرات مانگتی ہو جس کے چھ بچے ہیں فاطمہ اور زینب لاہور جائیں گی کرایہ نہیں۔ قرض نہیں ملتا۔ اور پھر زینب کی ماں بیمار ہے۔ غرضکہ نوآمد نے پیار سے دلاسہ سے آہستہ آہستہ فاطمہ سے ہمارے گھر کا سارا قصہ پوچھ لیا اور پھر اوسی فٹن میں بٹھا کر ہمارے گھر لے آیا میں اور میری والدہ بیٹھی رو رہی تھیں کہ فٹن دروازہ پر آکر ٹھہری اور فاطمہ اور اوس کا معزز ہمراہی اندر آئے نوآمد نے ہمیں فاطمہ کی سرگذشت سنائی اور ہم نے سنا کہ کس طرح اس ننھی مخیرہ نے ہمارے لئے فقیر بننا گوارا کیا تھا تو ہمارا دل حیرت تعجب اور شکریہ کے خیالات سے پُر ہو گیا۔ اس معزز شخص نے میری والدہ کو پانسو روپیہ نقد دئے۔ مجھے اپنے گھر رکھنے اور والدہ کا باقاعدہ علاج کروانے کا وعدہ کیا یہ تھی وہ مناسب خیرات جو اس دریادل آدمی نے فاطمہ کو دی۔

ہمارے ہاں سے اٹھکر یہ دریادل آدمی فاطمہ کے گھر کو گیا وہ اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے فاطمہ ہی کی زبان سے اسکے ہاں کا سارا حال، والد کا والدہ کا خادمہ کا بوڑھی سلیمہ کا موتی کتے کا حال سب سن چکا تھا جب گھر کا دروازہ نظر پڑا تو فاطمہ کو یاد آیا کہ دیر کافی ہو گئی ہے اور والدہ کیطرف سے سزا کا ملنا لازمی ہے اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا گویا یہ چاہتی تھی کہ ایسا مہربان شخص اس سے جدا نہ ہو۔ فاطمہ کی تسلی ہو گئی جب اسنے دیکھا کہ اس کا ہمراہی جانا نہیں چاہتا ہے اور اگر وہ چلا جاتا تو بھی فاطمہ سزا کو بھگتنے کیلئے تیار تھی تاہم اوس کی بڑی خواہش یہ تھی کہ سزا کا موقع ٹل جائے۔

فاطمہ اسی ادھیڑبن میں تھی کہ مکان آپہنچا۔ نوآمد نے اپنا کارڈ اندر بھیجا تھوڑی دیر میں فاطمہ نے دیکھا کہ اس کے والد دوڑے چلے آتے ہیں فاطمہ کے والد اور نوآمد ملاقات کے کمرے میں گئے۔ جہاں جانے سے نوآمد کی توضع کیگئی فاطمہ کے والد کوئی ایک گھنٹہ نوآمد سے تخلیہ میں باتیں کرتے رہے۔ ازاں بعد نوآمد اٹھا اور فاطمہ کے سر پہ پیار کیا ہاتھ پھیر کر نہ جانے کہاں چلا گیا۔

فاطمہ حیران تھی کہ معاملہ کیا ہے گھر بھر میں سے کسی نے اسے سرزنش نہ کی بلکہ سب محبت سے پیش آئے یہاں تک کہ اس کے والد نے اسے صرف اتنا کہا۔

بیٹا جب تمہیں پھر روپیہ کی ضرورت ہو تو اپنی والدہ سے صلاح کر لینا اور اسے ساتھ لیکر خود ہمارے ہاں آئے اور میری والدہ کو ہزار روپیہ نقد دے گئے فاطمہ کیا جانتی تھی کہ ہائی کورٹ کا ایک رکن رکین اس کی سفارش میں اپنی تمام مسانی خرچ کر کے مقدمہ جیت لے گیا ہے۔

(نظام المشائخ)

گربۂ مسکین

(ایک قصہ)

میں اسٹیمر پر بیٹھا ہوا ڈیرہ اسمٰعیل خاں جا رہا تھا۔ میری بیوی بھی میرے ساتھ تھی جس کمرہ میں ہم دونوں بیٹھے تھے اُسے میں نے پہلے ہی سے رزرو کرا لیا تھا آپس میں باتیں کرتے کرتے دوپہر دن گذار دیا شام ہونے سے کچھ عرصہ پہلے دریائے سندھ کی سرد ہوا کے جھونکوں نے میری بیوی کو سلا دیا۔ میں نے سوچا اوپر چھت پر چلکر غروب آفتاب کا نظارہ دیکھوں اور ہوا خوری کروں۔

اوسوقت اسٹیمر دریا خاں کے گھاٹ سے روانہ ہو چکا تھا۔ کیبن کے اندر معلوم ہوتا تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے لیکن جب باہر نکلا تو دیکھا کہ سورج ابھی تیزی سے چمک رہا ہے اس لئے چھت پر جانا مناسب نہ سمجھا ڈک پر ہی ادھر ادھر ٹہلنے لگا سندھ ہوندی کی فراخ چھاتی پر ہلکی ہلکی موجیں اٹھ رہی تھیں پانی میں بھیگی ہوئی ہوا بدن کو آکر لگتی تو نہایت فرحت بخش معلوم ہوتی تھی میں دور ہٹتے کنارہ کو دیکھ رہا تھا کہ ایک مفلوک الحال نوجوان نے آکر میرے پیروں کو چھوا اور بڑے ادب سے تعظیم کی۔

میں نے عینک اوتار کر اوس نوجوان کی طرف بڑے غور سے دیکھا لیکن حافظہ پر بہت زور ڈالنے کے باوجود معلوم نہ کر سکا کہ اس سے پہلے میں نے کہاں دیکھا ہے۔ اس کی عمر کم و بیش ۲۵ سال کی ہوگی۔ اکہرا بدن۔ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی، سر پر بڑے بڑے بال اور ان پر سفید پگڑی۔ شکل و صورت کو دیکھکر خود بخود میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ تکلیف میں مبتلا ہے۔ میں نے بھوؤں کو کسیقدر سکیڑ کر پوچھا "آپ کون ہیں؟" اوس نے جواب دیا "میرا نام مولراج ہے اور میں ملتان کا رہنے والا ہون" مولراج نام کا کوئی ملتانی میرا واقف نہ تھا اس لئے کسیقدر تامل کے بعد میں نے پھر کہا۔ "آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟"

اس نے ہنسکر جواب دیا "پنجاب میں ایسا کون ہے جو آپ کو نہیں پہچانتا۔ آپ کے برابر ملکی صلاح و فلاح میں حصہ ....

میں نے بات کاٹ کر پوچھا۔ خیر اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

اوس نے بڑے تامل سے جواب دیا۔ جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ ابھی آپ سے عرض کر دوں گا۔ باتیں بہت سی ہیں اگر آپ تھوڑا وقت حرج کر کے غور سے سنیں تو آپ کی عنایت ہے اتنا کہکر اوس نے آنکھیں نیچے کی طرف جھکا لیں۔

میں حیران تھا کہ کیا اسرار ہے آخر یہ سوچ کر کہ شاید کچھ مانگتا ہوگا میں نے بنا منہ پھیر کر کہا بہتر آپ جو کچھ چاہتے ہیں کہہ ڈالئے۔

وہ بولا جناب ذرا تنہائی میں چلئے تو کچھ عرض کروں آئے وہ جگہ خالی۔

معاملہ کی تہ کو معلوم کرنے کی نیت سے میں چلنے لگا۔ کہکر آگے آگے چل پڑا۔ چند قدم چل کر میں اسٹیمر کی رلنگ کو پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بھی میری بغل میں کھڑا ہو کر میرے منہ کی طرف دیکھنے لگا۔

اس کی یہ صورت دیکھکر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ کسیوقت اچھی حالت میں ہوگا۔ اب اتفاقات زمانہ سے اس نوبت کو پہنچ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سوال اس کے منہ تک آ آ کر رک جاتا تھا آخر چند منٹ کی خاموشی کے بعد وہ بولا آپ کچھ سمجھے۔ میں نے آپ کو کس لئے تکلیف دی ہے؟

میں نے جواب دیا بالکل نہیں۔

وہ کہنے لگا آپ میرے باپ ہیں۔

مجھے پہلے تو اس کی بات پر غصہ آنے لگا لیکن پھر بے اختیار ہنسی آگئی۔ میں بڑے زور سے ہا، ہا، ہا کر کے ہنس پڑا اور پوچھا کیسے۔

میری ہنسی پر وہ کسی قدر متین صورت بنا کر کھڑا ہو گیا اور بولا "آپ میرے باپ ہیں یا نہیں میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔ البتہ آپ کی اہلیہ محترمہ میری والدہ ہیں" اتنا کہکر اس نے آسمان کی طرف دیکھنا شروع کیا اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کرنے لگا۔

میں اس کی حالت اور اس کی حرکت کو دیکھکر یہی سمجھا کہ کوئی دیوانہ ہے۔ میرے دل میں جو غصہ اور نفرت پیدا ہوئی تھی اس کا احساس اب دور ہو گیا اور اس کے بجائے رحم کا خیال پیدا ہوا۔

وہ میرے چہرہ سے میرے دلی خیالات کا اندازہ کر کے گویا ہوا۔ آپ کو میری بات پر یقین نہیں آیا؟ یا شاید آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں۔ معاف کیجئے گا اس میں آپ کا کچھ قصور نہیں۔ آپ کے بجائے اور کوئی ہوتا تو اس کے دل میں بھی ایسے ہی خیالات پیدا ہوتے لیکن یقین مانئے کہ میں انھیں اپنی ماتا ہی سمجھتا ہوں آج پانچ برس کا عرصہ ہونے کو آیا کہ میں دق کے خوفناک مرض میں مبتلا ہوں۔ بیشمار بیدوں ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کرایا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ میں ڈی اے وی کالج کے بی اے کلاس میں پڑھتا تھا اس تعلیم کو بھی بند کرنا پڑا۔ دیکھئے اب بدن میں کچھ نہیں رہا۔ صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں۔ اب میں زیادہ سے زیادہ چند روز کا مہمان ہوں آج کم و بیش ایک ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ میں شہر کے باہر ہنگلا دیوی کے مندر میں جاکر دن بھر پڑا رہا۔ کتنا رویا کتنا چلایا۔ دیوی کے سامنے بہت پرارتھنا کی۔ آخر کو کچھ رات گئے گھر لوٹا۔ سوتے میں خواب دیکھا کہ دیوی میرے سرہانے کھڑی ہیں۔ میں نے ان کے قدم پکڑ لئے وہ آپ کا نام لیکر کہنے لگیں۔ ان کی استری تیری اگلے جنم کی ماتا ہیں۔ ایک روز شراب پی کر تو نے انہیں بہت سخت گالی دی تھی۔ اسکا نتیجہ تو اس مرض کی صورت میں بھگت رہا ہے۔ ان کے پاس جا۔ اب بھی تیرا کچھ نہیں بگڑا جا اونہیں کا چرنا مرت پی۔ اچھا ہو جائے گا اتنا کہکر دیوی نظروں سے غائب ہو گئی۔

اس قدر کہنے کے بعد وہ چپ ہو گیا میں حیران تھا کہ اس تہذیب اور روشنی کے زمانہ میں ایک بی اے کا طالب علم شب و روز کھیلنے اور ڈاروِن جیسے دہریوں کی صحبت میں رہتا ہو۔ اس قدر ضعیف الاعتقاد کیونکر ہو سکتا ہے۔ لطف دیکھئے کہ دیوی نے نام بھی بتایا تو ایک ایسے شخص کی بیوی کا جو راسخ الاعتقاد ہندوؤں سے بہت کم دلچسپی رکھتا ہے اور جو آریہ سماج کے اندرونی حلقہ میں داخل ہے۔

باوجود ان خیالات کے میں نے سارا معاملہ معلوم کرنے کی نیت سے پوچھا: "پھر اب آپ کیا چاہتے ہیں"؟

دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے جواب دیا: "سب کچھ تو آپ نے سنا اسپر بھی آپ مجھ حقیر کو "آپ" کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں! "تو" یا زیادہ سے زیادہ "تم" کہئے"

اتنا کہکر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے میرا جوتا چھوا اور انھیں ہاتھوں کو سر آنکھوں سے لگایا۔

میں نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر پوچھا: "اب تم کہاں جا رہے ہو؟" وہ کہنے لگا میں سیدھا لاہور جا رہا ہوں جہاں میں آپ کو تلاش کرنے گیا تھا۔ وہاں سے معلوم ہوا۔ کہ آپ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اپنے ایک رشتہ دار کی بیمار پرسی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اسلئے میں بھی وہاں سے سیدھا ڈیرہ ہی کو چل کھڑا ہوا۔

میں نے پوچھا "لاہور میں آپ کو کس نے بتایا تھا کہ میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی طرف روانہ ہو گیا ہوں؟"

وہ بڑی آزردگی سے کہنے لگا "آپ مجھے پھر "آپ" ہی کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں"

میں نے مسکرا کر کہا "خیر نہ سہی۔ بتاؤ تمہیں کس نے بتایا تھا۔ وہ بولا کسی نے بھی نہیں۔ اور سب ہی نے! کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ جیسے پبلک مین کی نقل و حرکت پوشیدہ رہ سکتی ہے؟ آپ اس زمانہ میں پنجاب کے ....

وہ کوئی لمبا چوڑا تعریفی فقرہ کہنا چاہتا تھا۔ میں نے ٹالنے کی غرض سے کہدیا: "چلو اچھا ہوا کہ میں ایک دن منٹگمری میں ٹھہر گیا تھا۔ اس لئے آج تم سے اس جگہ ملاقات ہو گئی ورنہ ممکن تھا کہ تم کو میری تلاش میں زیادہ سرگرداں ہونا پڑتا"

وہ چند منٹ چپ چاپ کھڑا رہا۔ پھر بڑی تعظیم کے لہجہ میں پوچھنے لگا میری ماتا آپ کے ساتھ ہی ہیں؟ میں نے جواب دیا ہیں تو سہی کیا تمہیں آج ہی چرنامرت درکار ہے؟ وہ بولا اگر آج ہی مل جاتے تو کل تک کس لئے ٹھہروں؟

کوئی اور موقع ہوتا تو شاید میں ایسے ضعیف الاعتقاد شخص کی ایسی لغو باتیں ماننے پر ہرگز آمادہ نہ ہوتا مگر اسوقت میں نے ایک قریب المرگ کی آخری خواہش سمجھا کیونکہ واقعی مرض نے اسے قریب المرگ بنا رکھا تھا پس میں اسے "اچھا ٹھہرو" کہکر کیبن کے اندر داخل ہوا کیبن سے باہر آئے ہوئے مجھے ۲۰ منٹ سے زاید گذر چکے تھے اندر جاتے ہی میرے پاؤں کی آواز سے میری بیوی کی آنکھ کھل گئی۔ مجھے دیکھکر اس نے منہ کو ہاتھ سے ڈھک کر جمائیاں لیتے ہوئے پوچھا "اب تک کہاں تھے؟"

میں نے اوس کے بستر کے قریب بیٹھکر اوس کے ریشم جیسے ملایم بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے جواب دیا "تم سو رہی تھیں مگر یہاں ایک بڑی ہی دل لگی ہوئی ہے"

وہ حیران ہو کر پوچھنے لگی "کیا؟"

میں نے جواب دیا "تمہارا ایک لڑکا آیا ہے۔"

اتنا کہتے ہی میرے دل میں اپنی زندگی کے بعض گذشتہ افسوسناک سانحے تازہ ہو گئے اس فقرہ سے مجھے تو تھوڑا بہت رنج ہوا سو ہوا میری بیوی کو بہت ہی تکلیف پہونچی۔ درحقیقت اس واقعہ سے ڈیڑھ سال پہلے ہمارا دو سال کا اکلوتا بچہ ہمیں داغ جدائی دے گیا تھا۔ دل لگی میں فقرہ کہنے کو تو کہدیا لیکن پھر میرے دل میں سخت پشیمانی ہوئی کہ ہائے کس لئے میں نے اسے بے فائدہ رنج پہونچایا۔ چند منٹ تک وہ چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چند قطرے بھی گرے پھر وہ ایک گہری سانس لیکر اوٹھ بیٹھی اور بولی: "تم کیا کہہ رہے ہو؟"

میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا۔ اسٹیمر میں ایک سنیاسی کا درشن ہوا ہے وہ میرا ہاتھ دیکھکر کہتا تھا کہ تمہارے ایک بیٹا بہت جلد ہونے والا ہے۔

میں ایک آریہ سماجی کی حیثیت میں سنیاسی لوگوں کی پشینگوئیوں کا مطلق قائل نہیں ہوں مگر اسوقت جلدی میں اور کچھ نہ سوجھا تو ٹالنے کی غرض سے یہی کہدیا۔ لیکن میری یہ مد وغگوئی بھی ضائع ہی گئی۔ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بدستور بندھا رہا۔ چہرہ پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔ آواز بھاری ہو گئی تھی ڈیڑھ برس پہلے کا واقعہ اس کے دل میں پھر سے تازہ ہو گیا اس لڑکے کی سب باتیں بتدریج ایک تصویر کے مانند اس کی نگاہ تخیل کے روبرو پھرنے لگا۔ اسکا رونا اسکا ہنسنا، اسکی پیاری پیاری میٹھی باتیں، سب اسے یاد آنے لگیں جوں جوں اس زمانہ کے واقعات اسے یاد آتے اسکی آنکھوں کے دونوں کونوں سے آنسوؤں کے قطرے اور بھی تیزی سے بہنے لگتے تھے میں نے اسکی یہ حالت دیکھکر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے اور اسے اپنی طرف کھینچکر تسلی دینے کیلئے چھاتی سے لگایا، اسکے منہ کو بوسہ دیا۔ اس کے ساتھ خود بھی آنسو بہائے۔ اسکے بعد جیب سے رومال نکالکر اپنی اور اوس کی آنکھوں کو پونچھا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کہکر بات ٹالوں۔

کھڑکی میں سے دیکھا تو سورج غروب ہونے کا وقت تھا۔ میں نے کہا چلو چھت پر چلکر غروب آفتاب کا نظارہ دیکھیں۔ دریائے سندھ میں سورج کا غروب ہونا تو کبھی دیکھا ہی نہیں"

وہ اُٹھی۔ دوسرے کمرہ میں جاکر منہ ہاتھ دہویا۔ بالوں میں کنگھی کی اور پھر باہر آئی۔ ہم دونوں چھت پر جاکر ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں سورج غروب ہو گیا اور شام ہو گئی اسٹیمر کو اب تھوڑا ہی فاصلہ کرنا باقی تھا۔ ہم لوگ بھی چھت پر سے نیچے اوتر آئے۔

سیڑھی کے پاس ہی مولراج کھڑا تھا ہمیں دیکھتے ہی کہنے لگا کیا یہی ماتا ہیں جواب کا انتظار کئے بغیر اوس نے میری بیوی کو ڈنڈوت کی۔

وہ یہ دیکھکر حیرت سے ایک طرف کو کھڑی ہو گئی اور میرے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔ میں نے کہا ایک بات تو

کیبن میں چلکر کہوں گا۔ مولراج سے مخاطب ہوکر میں نے کہا ٹھہرئیے آپ اس قدر کیوں گھبراتے ہیں؟

وہ جلدی میں وہان سے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں اس انجن کے قریب ٹھہرتا ہوں۔

کیبن میں جاکے میں نے اپنی بیوی سے سب باتیں کہہ سنائیں اس نے ہنس کر کہا میں اپنے پاؤں کا دہوون نہیں دے سکتی۔

میں نے کہا اس میں تمہارا کیا حرج ہے؟

وہ بولی کیا تم اس گنبیری کی بات پر اعتبار کرتے ہو؟ میں نے کہا۔ اعتبار تو نہیں لیکن انسان کی اچھا سکتی (قوت ارادی) بڑی زبردست ہے۔ اگر اوسے اس دہوون ہی پر یقین ہے تو اس سے یقیناً فائدہ پہونچیگا اس بحث پر تو مغرب والوں نے صد ہا کتابیں لکھی ہیں۔

وہ پہلے تو سنکر چپ ہو رہی پھر تھوڑی دیر کے بعد بولی اچھا تھوڑا پانی یون ہی کیوں نہیں دے آتے؟ تو صرف اس کے یقین کی ہے تم اوسے یقین دلا دینا کہ یہی میرے پاؤں کا دہوون ہے۔

میں نے کہا اس طرح دہوکہ دینے سے کیا حاصل؟

اتنا کہتے ہوئے میں نے چائے کی پیالی میں تھوڑا پانی اونڈیلا۔ ہنستے ہنستے میری بیوی دوڑ آکر لپٹی اور تیر سے کی! نجانے اس نے مجہیں کتنی سادہ لوح سمجہا ہے؟ مجہے تو اس بات کا تعجب ہے کہ تمہیں اس قدر بہولا بہالا دیکہکر ولایت میں کسی میم نے تم سے شادی کیوں نہ کرلی۔

میں نے ہنسکر جواب دیا۔ پھر تم یہ دیکہ کر کہ سکتیں؟ میری بیوی مذاقیہ گفتگو میں بڑی تیز تہی لیکن اوس کی بات پر جب [illegible] جاتا تو چڑ جاتی تہی۔ برداشت کر سکتی یہ نئی بات سنکر بولی جاؤ جاؤ معلوم ہوا بڑے رسک ہو!

میں نے اس کا کچہہ بہی جواب ندیا اور اوس کا پاؤں دہونے کی غرض سے ہاتہ میں لیا وہ جلدی سے پاؤں کو پرے ہٹا کر کہنے لگی۔ پہر کیوں چہوتے ہو؟ پھر خود ہی میرے ہاتہ سے پیالی لے اس میں اپنے پاؤں کا انگوٹھا ڈبو کر کہنے لگی لو کرسی کو دے جائیے۔

میں نے اوٹھکر کہا اسے نوکر کیا جانے؟ میں خود ہی جاکر دے آتا ہوں یہ کہکر میں نے پیالی اوٹھالی وہ کہنے لگی یہ کیا کرتے ہو؟ جو کہتے ہیں وہ کیوں نہیں سنتے؟

میں نے کسی قدر سنجیدگی سے جواب دیا دیکہو عورتوں کو لکنا پڑہنا سکہانا گویا آگ پر گہی ڈالنا ہے تم نے اتنا لکنا پڑہنا سیکہا مگر ضد ابہی تک نہ گئی۔

اتنا کہتے ہوئے میں کیبن سے باہر نکل آیا

(۲)

ڈیرہ اسماعیلخان میں میں اپنے دوست کے یہان صرف چند ہی یوم ٹھہرا اور اس کے بعد لاہور واپس آیا ایک روز شام کے وقت جب میں دن بھر کی کلفت کے بعد آرام سے ایک انگریزی رسالہ پڑہ رہا تہا۔ چار دربان سلیٹ ہاتہ میں لئے اندر آیا۔ میرے یہ دستور قرار دے رکہا تہا۔ جو حضرات گہر سے وزیٹنگ کارڈ نہیں لاتے تہے ان کے لئے ایک سلیٹ رکہ چہوڑی تہی سلیٹ ہاتہ میں لے کر نام پڑہا۔ تو اس پر لکہا تہا۔ مولراج ملتانی (مہینہ کا پرانا واقعہ یکایک ذہن میں نہ آیا سوچا کوئی نیا موکل ہوگا۔ بلوا بہیجا۔

مولراج کی صورت دیکہتے ہی میں نے اوسے پہچان لیا اس نے سامنے آتے ہی بڑے ادب سے بندگی کرکے میرے پاؤں کو چہوا۔

میں نے پوچہا کہئے آپ کیسے ہیں؟ کچہہ فائدہ بہی ہوا کہ نہیں؟"

مولراج نے جواب دینے سے پہلے اپنی چہاتی پر ہاتہ رکہکر کہانسنا شروع کیا۔ پہر بولا۔ مہاراج کچہہ دن کے لئے تو میں خاصہ اچہا ہوگیا تہا کہاؤن کہاؤن! کہاؤن! (کہانسی کی آواز) پہر کہاؤن! کہاؤن! پہر پانچ سات دفعہ "کہاؤن! کہاؤن! کہاؤن!"۔ اس سے آگے وہ کچہہ نہ کہہ سکا۔ کہانستا کہانستا پاس ہی ایک کرسی پر بیٹہ گیا۔

جب وقت اس کی کہانسی کا زور کسی قدر کم ہوا تو میں نے کہا "تمہارا مرض اب اس حالت کو پہنچ چکا ہے کہ پاؤن کا دہوون پینے سے کچہہ فائدہ نہوگا۔ دہرم پور میں جاکر سینی ٹوریم میں رہو اور باقاعدہ علاج کرو"۔

"افسوس میں کہاں جاؤن" اتنا کہکر اس نے پہر بڑے زور سے کہانسنا شروع کردیا۔

اس روز ہمارے یہان ڈنر تہا چونکہ ساڑہے سات بج چکے تہے اسلئے خیال پیدا ہوا کہ تہوڑی دیر میں مہمان آنے لگیں گے یہ منحوس اس وقت کہاں سے آ بیٹہا اسے آسانی سے دفع کرنے کے خیال سے میں نے اپنی جیب سے پانچ روپیہ کا ایک نوٹ نکالکر حوالہ کیا اور کہا جاکر کسی ڈاکٹر سے ملو یا سیدہے پہاڑ کو چل دو جیسے آدمی علاج کرو گے تو سمجہو گے کہیں پاؤں دہونے کا پانی پینے سے مریض اچہے ہوا کرتے ہیں۔

ٹہیک اسیوقت کوٹہی کے سامنے مسٹر مرزا مد آئے ان کی گاڑی آکر ٹہری میں نے مولراج سے جلدی سے کہا اب تم جاؤ میں آج ایک خاص کام میں مصروف ہوں۔

وہ چپکے سے نوٹ کو جیب میں رکہکر چلدیا۔

اگلے روز صبح کے وقت جب میری آنکہ کہلی تو بہت دن چڑہ آیا تہا چارپائی سے اوٹہکر میں تازہ ہوا کہانے کی غرض سے کہڑکی میں ہو بیٹہا دیکہتا کیا ہوں کہ ایک شخص کالی سرج کی چادر اوڑہے ادہر اودہر ٹہل رہا ہے۔ جب تک اس کی پیٹہ میری طرف تہی میں اوسے پہچان نہیں سکا۔ لیکن جون ہی اس نے منہ پہیرا تو دیکہا کہ مولراج ہے۔ اسے دیکہتے ہی گویا میرے تن بدن میں آگ لگ گئی کمبخت دن نکلتے ہی آپہونچا۔ ابہی دربان سلیٹ لیکر آتا ہوگا۔

چائے کی میز پر صبح کے اخبار کے ساتہ ہی اس کا کارڈ بہی آپہونچا۔ میری بیوی ابہی تک اوپر نہ آئی تہی۔ مولراج نے آتے ہی پہلے بڑے ادب سے میرے پاؤں کو چہوا پہر بولا رات بہر مجہے نیند نہیں آئی۔ آپ نے کل میرے ساتہ جو سلوک کیا ہے اس سے میری سخت دلشکنی ہوئی ہے۔ میں کون ہوں یا کون نہیں ہوں آپ اس کا تو خیال نہ کیجئے مجہے صرف اس بات کا رنج ہے کہ آپ نے میرا مدعا سمجہنے میں غلطی کی ہے۔ مجہے دوا کے لئے ان پانچ روپیوں کی ضرورت نہیں ہے آپ لے لیجئے۔

اتنا کہکر اس نے جیب سے کل والا نوٹ نکالکر میز پر ڈالدیا۔

مولراج کی ان باتوں سے میرا غصہ کسی قدر کم ہوا میں نے کہا نہیں نہیں! روپیہ واپس کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ آپ کی دوا دارو میں کام آئیگا۔"

وہ پہر کہانسنے لگا اور تہوڑی دیر بعد بولا۔ مہاراج میرا یقین تو سب سے بڑہکر پرماتما ہی کی طاقت پر ہے۔ ڈاکٹری یا بیدک پر میرا قطعی اعتقاد نہیں۔ ایسی حالت میں دواؤں پر روپیہ ضائع کرنا فضول نہیں تو اور کیا ہے؟

میں نے کسی قدر سوچکر کہا "بیشک اگر تم اس بارے میں بالکل ہی غیر معتقد ہو تو دوا کا مفید ثابت ہونا مشکل ہے"

اس نے جواب دیا "میرا تو دلی اور پکا یقین یہی ہے کہ اگر میں اپنی ماتا کا چرنامرت (ماتا کا لفظ کہتے ہوئے اوس نے بڑی تعظیم سے پرنام کیا) دونوں وقت یعنی صبح شام انہیں پرنام کرسکوں تو میرا یہ مرض بالکل دور ہوجائیگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اس مرتبہ میرا بچنا مشکل ہی ہے"

یہ کہکر اس نے اپنی آنکہیں آنسوؤں سے بہرلیں۔ میں نے تہوڑی دیر غور کرنے کے بعد کہا "جہاں تک میرا خیال ہے میری بیوی دونوں وقت اپنے پاؤں چہوانے اور انہیں دہلاکر اس کا پانی آپ کو پینے کے لئے دینے میں رضامند نہ ہوگی"

ٹہیک اوسی وقت وہ بڑے زور سے کہانسنے لگا اس کے خشک مرجہائے ہوئے چہرے کو دیکہکر میرے دل میں رحم آیا اور میں نے دل میں سوچا یہ بیچارہ بہی قابل رحم ہے۔ جس طرح بہی بن پڑے گا میں اپنی بیوی کو اس بات پر رضامند کرون گا کہ وہ اس کے کہے کے مطابق اسے صحت حاصل کرنے میں مدد دے۔ دنیا میں لوگ محتاجوں کی کئی طرح پر امداد کرتے ہیں۔ اگر اس ذرا سی بات سے اسکی جان بچ سکے تو ضرور اسے بچانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اسکے بعد مولراج سے مخاطب ہوکر میں نے کہا "تم نیچے جاکر نوکروں کے کمرے میں بیٹہو میں ابہی بلوا بہیجوں گا"

اس کے چلے جانے پر میں اپنی بیوی کے کمرے میں گیا۔ خادمہ سے معلوم ہوا کہ وہ غسلخانے میں ہے باہر آتے آتے اس نے آدہ گہنٹہ صرف کردیا۔

غسلخانے سے نکلکر وہ دالان میں ایک کرسی پر بیٹہ گئی اور اپنے بالوں کو خشک کرنے لگی میں نے قریب کہڑے ہوکر کہا "مولراج پہر آیا ہے"

اس نے حیرت سے پوچہا "وہی اسٹیمر والا مولراج؟ اب پہر کیوں آیا ہے؟"

میں اپنی بیوی کی زبردست قوت حافظہ کا پتہ دل سے مداح ہون اول مرتبہ جب میں نے اس شخص کا نام سلیٹ پر لکہا ہوا دیکہا تو یہ نہیں سمجہ سکا تہا کہ وہ کون ہے۔

مندرجۂ بالا سوال کے جواب میں میں نے کہا "اس کی کہانسی پہر بڑہ گئی ہے"

وہ کہنے لگی میں تو اب اپنے پاؤں کا دہوون نہ دے سکوں گی ایک ہی بار دیکر میں نے اپنے عقیدے کے خلاف کیا ہے۔ میں کوئی پیر یا ولی نہیں ہوں کہ میرے پاؤں کے دہوون سے اسکا مرض دور ہوجائے؟"

میں نے ہنسکر کہا "ساری دنیا تمہاری طرح اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کی نہیں ہے۔ اگر اوس کا اسی پر یقین ہے تو ممکن ہے اسی سے صحت یاب ہوجائے۔ وہ کہتا بہی ہے کہ پہلے میں اس سے صحت یاب ہوگیا تہا۔

میں بہانپ گیا کہ اب کے اسے منانے میں ضرور دقت پیش آئیگی۔ اسکی باتوں سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ سمجہ رہی ہے کہ اس مرتبہ بہی ایک پیالہ دہون دیکر چہٹکارا ہوجائیگا۔ اگر اس نے یہ سنا کہ یہ بیش قیمت چیزوں میں دو بار باقاعدہ دینا پڑے گی تو شاید اس کا تحمل جاتا رہے گا باوجود اس کے میں نے حوصلہ کرکے کہہ ہی ڈالا۔

مجہے جس قدر مخالفت کی امید تہی اتنی ظہور میں نہیں آئی وہ حیران ہوکر بولی کیا اسے ڈاکٹر حکیم پر کسی پر یقین نہیں ہے۔ دونوں وقت میرا دہوون پئے گا اور اس سے اچہا ہوجائیگا؟

میں نے ملایمت سے جواب دیا وہ تو یہی کہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اگر مجہے ہر روز دو وقت چرنامرت نہ ملا تو اب کے میں نہ بچوں گا۔ جس طرح بن پڑے غریب کی آس پوری کرو۔

وہ خاموش رہی جس سے میں نے نیم رضا کا اندازہ کرلیا تہوڑی دیر بعد ہم دونوں نیچے آئے جب میں نے مولراج کو یہ خوشخبری سنائی تو وہ مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا لیکن چند ہی منٹ بعد ایک آہ بہرکر بولا افسوس میرا یہان کوئی نہیں۔

میں نے پوچہا پہر تم کہاں رہو گے؟

وہ میری طرف دیکہکر کہنے لگا کیا آپ ازراہ عنایت یہیں تہوڑی سی جگہ نہ دے سکیں گے؟ اتنا کہکر وہ خاموش ہوگیا۔

میں نے کہا تم اگر چاہو تو شاگرد پیشہ کے مکانات میں رہ سکتے ہو وہ کہنے لگا اگر آپ مجہے اس کی اجازت دیں تو اور کس بات کی ضرورت ہے کل رات میں نے وہیں کہانا کہایا تہا۔

اتنا کہکر وہ پہر زور زور سے کہانسنے لگا جب کہانسی کا زور کسی قدر کم ہوا تو کہنے لگا اگر آپ مجہے اجازت دیں تو میں ماتاجی کے درشن کراؤں۔

میں اوسے اپنی بیوی کے پاس لے گیا اس نے اوسکے پاؤں چہوئے۔ میری اہلیہ اس کے چہرہ کی طرف ترحم کی نظر سے دیکہنے لگی۔

میز پر گلاس میں پانی رکہا تہا مولراج نے اس میں سے تہوڑا پانی ہاتہ میں لے مٹی پر بیٹہ کر چرنامرت لیا اور اوس کا جو حصہ باقی رہ گیا اوسے سر اور آنکہوں پر لگایا اسی طرح اس نے دو تین دن گذار دیئے۔ لیکن مجہے اسکا مرض کسی طرح کم ہوتا نظر نہ آیا آخر وہ ایک دن مجہہ سے کہنے لگا کیا ماتاجی مجہے اپنے من سے چرنامرت نہیں دے رہی ہیں؟ کیا بات ہے میں اب کے اچہا نہیں ہوتا؟ اتنا کہتے ہی اوسے اس زور کی کہانسی چہڑی کہ آنسو

پینے لگے۔

اس بات کا ذکر رات کو میں نے اپنی بیوی سے کیا وہ بولی کمبخت دوا دارو تو پیتا نہیں کہیں خالی دھوون پینے سے مرض دور ہوا کرتے ہیں اس کی بڑی عجیب صدی ہے میں نے کہا قوت ارادی سے بہت سے کام پورے ہو جایا کرتے ہیں جو قت آسے اپنے پاؤں کا دھوون دینے لگو تو اسکا دل میں پختہ ارادہ کر لیا کرو کہ اس سے اس کے مرض کو افاقہ ہوگا۔

میری بیوی نے ہنسکر جواب دیا۔ دن بدن تم ایک سوانگ بن رہے ہو گیا میں ہی غلطی کر رہی ہوں یا تم ہی روز بروز سماجک خیالات کو چھوڑ کر سناتن کے توہمات میں پھنستے جا رہے ہو۔ تمہارے ترقی یافتہ خیالات پر پردہ پڑتا جا رہا ہے۔

میں نے کہا تعجب ہے تمہارے ترقی یافتہ خیالات نے میرے ترقی یافتہ خیالات کو کیوں خارج کرنا شروع کر دیا۔

وہ بولی یہ تو میں جانتی نہیں مگر ان اب دا بتی ہو کا یہ تمہارے دن سے گیا جا رہا ہے۔

میں نے کس قدر تہا دلی غرور کے ساتھ جواب دیا تم نے ایک لڑکی کو اپنایا اگر میں ایسا ہی کالا تھا تو بیاہ کس نے کیا تھا۔

اس پر وہ کچھ ناراض نہیں ہوئی بلکہ کہنے لگی جی ہاں معلوم ہوا اگر تمہارے [illegible] کا سہو نہ ہو تو کیا تھا [illegible] سو شانتی میں درحقیقت ایک شکیل اور روحیہ آدمی ہوں جس کی تصدیق وہاں کی سوسائٹی کی لیڈیاں سے بھی ہو سکتی ہے۔

(۴)

اس دن [illegible] مولراج کی حالت روز بروز درد [illegible] اصلاح ہوتی گئی [illegible] کھانسی کم ہو گئی منہ کی زردی بھی دور ہو گئی۔ آنکھیں جو اندر کو گڑھی ہوئی تھیں ابھرنے اور خوش ہونے لگیں مجھے یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میری بیوی بھی بہت مطمئن ہے۔ وہ مولراج سے گاہ بگاہ گھر کا کام بھی لیا کرتی تھی۔ جس کام پر بھیجنے کے لئے کوئی معتبر نوکر نہ ملتا اس پر مولراج کو بھیجا جاتا تھا۔ ۲۷ بیساکھ کو میرے ایک دوست کے ہاں شادی تھی۔ وہاں سے ہم لوگ بہت رات گئے لوٹنے والے تھے بات یہ تھی کہ رسوم شادی کے بعد ناچ ہونے والا تھا جسکی وجہ سے ہم رات کے دو بجے سے پہلے کسی طرح گھر واپس نہ آ سکتے تھے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے نوکروں سے کر دیا۔ اس سے چند روز پہلے میں نے اپنے کتب خانہ کا انتظام مولراج کے سپرد کیا تھا۔ اس وقت میں نے اس سے کہا "تم آج کتب خانہ ہی میں سونا اور ذرا ہوشیار رہنا۔"

اس نے جواب دیا "آپ بے فکر رہیں جب تک آپ واپس نہ آئیں گے میں جاگتا ہی رہوں گا۔"

بعد میں جو کچھ ہوا اس سے یہ بات ثابت بھی ہو گئی کہ وہ سچ مچ جاگتا ہی رہا تھا۔

باوجود بہتیری دوڑ دھوپ کے ہم لوگ رات کے ۳ بجے سے پہلے گھر نہ آ سکے۔ واپسی پر میری بیوی کپڑے بدلنے اندر گئی اور میں نے خوابگاہ کا دروازہ کھولا۔ دروازہ کھولتے ہی جو نظارہ مجھے دکھائی دیا اس نے ایک دم مجھے حیران و ششدر کر دیا۔

دیکھتا کیا ہوں کہ مولراج بڑے صندوق کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اس کے چاروں طرف سونے چاندی کے برتن بکھرے پڑے ہیں۔ برتن والی الماری کے دونوں پٹ کھلے ہیں۔ مجھے کمرے میں داخل ہوتا دیکھکر وہ "پتاجی" "پتاجی" کہکر چلانے لگا۔

قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بندھا ہوا ہے۔

درحقیقت اس صندوق میں ایک خاص کل لگی ہوئی تھی جسکا ذکر اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جن دنوں میں ولایت میں تھا نیلام میں یہ صندوق کسیقدر گران قیمت پر خریدا تھا اس میں کسی قسم کا قفل بالکل نہ تھا اس کے بجائے ایک چھوٹی سی کل لگی ہوئی تھی جو مختلف دھاتوں کے چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑوں سے مرکب تھی اور جس پر چند حروف کندہ تھے ان حرفوں کو ملا کر ایک خاص نام بنانا پڑتا تھا جب یہ نام بن جاتا تو کل کو کھینچنے سے صندوق خود بخود کھل جاتا تھا۔ اس کل کے ساتھ ایک چھوٹی سی پن لگی ہوئی تھی۔ جسے صندوق کو کھولنے سے پہلے ہٹا لینا ضروری تھا اگر کوئی شخص پن کو ہٹائے بغیر صندوق کھولنے کی کوشش کرتا تو دو طرف سے کمانیاں نکلکر کھولنے والے کے ہاتھوں کو جکڑ لیتی تھیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر میری ہی عدم توجہی کے باعث مولراج نے صندوق کو کھولنے کا نام تو معلوم کر لیا مگر پن کی کارگزاری معلوم نہ کر سکا۔

مولراج کو اس حالت میں دیکھکر میری آنکھوں میں خون اتر آیا دل نے کہا دنیا میں کسی پر اعتبار کرنے کا زمانہ نہیں رہا۔ مولراج کی صورت کو دیکھکر کون جان سکتا تھا کہ اس میں یہ گُن بھی موجود ہونگے اس وقت سے میرا عقیدہ ہے کہ جو لوگ کسی کا چہرہ دیکھکر اس کی سیرت کا اندازہ کرنے کے دعویدار ہیں وہ بیوقوف ہیں۔

میں نے اس کے قریب جا کر غصہ کے لہجہ میں کہا موسے بدبخت یہ کیا حرکت ہے؟ کیا بیٹے باپ کے ساتھ یہی سلوک کیا کرتے ہیں؟

جوش و غضب سے میرا سارا بدن کانپ رہا تھا مولراج نے روتے روتے کہا پتاجی میرا قصور نہیں اس کی زبان سے یہ سنتے ہی جی میں آئی منہ پر زور سے ایک طمانچہ دوں۔ لیکن میں نے اس ضبط سے کام لے کر جو میرا خاصہ ہے اپنے آپ کو سنبھالا ٹھیک اسی وقت میری بیوی بھی اسی کمرے میں داخل ہوئی مولراج کو اس حالت میں دیکھکر وہ بھی حیران رہ گئی اور میری طرف مخاطب ہو کر بولی یہ کیا معاملہ ہے؟

اسے دیکھکر مولراج نے اور بھی زور زور سے رونا شروع کیا۔ میں نے غصہ سے کہا چپ رہ۔ سور مارتے مارتے ہڈی پسلی توڑ دوں گا۔

میری بیوی نے کہا چلو اس کمرے میں چلیں۔ یہ کہکر اور میرا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے چلی دوسرے کمرے میں جا کر وہ ایک کوچ پر بیٹھ گئی اور پوچھنے لگی اب کیا ہوگا؟

میں نے جواب دیا ہونا کیا ہے بدذات کو پولیس کے حوالہ کر دوں گا وہ تھوڑی دیر چپ چاپ بیٹھی رہی۔ پھر بولی دیکھو۔ پولیس میں دینے سے کچھ حاصل نہیں میری مانو تو اسے چھوڑ دو۔ اس نے لالچ کے بس میں آکر یہ حرکت کی ہے یہ اس کا پہلا جرم ہے۔ اور اس کی خطا قابل عفو معلوم ہوتی ہے۔ اسے اس کا موقع ملنا چاہئے کہ اپنے آپ کو سدھارنے کی کوشش کرے اگر اسے پولس کے حوالہ کر دو گے تو اس کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔

میں نے دل میں سوچا مولراج اگر چوری کر کے بھاگ جاتا تو اس پر رحم کرنا ناممکن تھا لیکن اس کا کام ناتمام ہی رہ گیا۔ مناسب ہے کہ اس کی پہلی خطا پر درگذر کیا جائے لیکن پھر خیال پیدا ہوا کہ ایسا کرنے سے کہیں سوسائٹی میں حرف گیری نہ ہو اس کا ذکر میں نے اپنی بیوی سے بھی کیا۔

وہ بولی نہیں اسے حوالہ پولس کرنے میں زیادہ جرچا ہوگا۔ ایک ذرا سی بات کے لئے کسی شخص کی زندگی تباہ کر دینا کوئی قابل داد کام نہیں ہے۔

تھوڑی غور کے بعد میں نے مولراج کو چھوڑ دیا۔

اس واقعہ کے تین سال بعد مولراج کا ایک خط ملا۔ ان دنوں وہ لودھیانہ میونسپلٹی میں ٹیکس روئنہ کا کام کرتا تھا اس خط سے معلوم ہوا کہ اس کے ماموں نے ۰۰ ۵ روپیہ ضمانت داخل کر کے اُسے یہ آسامی دلائی ہے کچھ دنوں اسے بہت تکلیف برداشت کرنا پڑی تھی وہ ادھر ادھر سے بھیک مانگ کر گذارہ کیا کرتا تھا۔ ہماری سابقہ عنایات کا ذکر کرنے کے بعد اس نے لکھا تھا کہ میرا پرانا مرض پھر عود کر آیا ہے۔ ایک شاید نہ بچ سکوں گا۔ کئی بار ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن صورت دکھانے کا حوصلہ نہیں خط کے آخر میں لکھا تھا:

اگر میں دوبارہ آپ کی خدمت میں رہکر ماتا جی کا چرنامرت پی سکتا تو شاید میری ناپاک روح اس کثیف جسم کے ساتھ چندے اور وابستہ رہتی۔ لیکن اب میں کس منہ سے آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ میرے کرموں کی یہی سزا ہے کہ میں اسی وقت مر جاؤں۔

میری بیوی نے اس خط کو سنکر کہا "میری ایک بات مانو گے؟" میں نے پوچھا کیا؟

کہنے لگی "مولراج کو یہاں آنے کو لکھ دو"

میں نے کہا "وہ تو نوکری کر رہا ہے یہاں آکر کیا کرے گا؟"

کہنے لگی "لکھ دو چھٹی لے کر چلا آئے"

میں نے مذاقیہ لہجے میں کہا "چرنامرت دینا چاہتی ہو؟ یہی خواہش ہے تو دو چار اونس کی شیشی بند کر کے پارسل کر دو۔"

وہ بولی "نہیں نہیں۔ اسے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ تم جانتے ہو وہ اپنی زندگی کے لئے میرا ممنون ہے۔ اسے چونکہ مجھ سے فائدہ پہنچا ہے اسلئے قدرتی طور پر مجھے اس کے ساتھ گونہ دلچسپی ہے۔ گو میں مانتی ہوں کہ یہ بھی ایک انسانی کمزوری ہے"

میں نے کسی قدر سنجیدہ لہجے میں جواب دیا "میرو۔ مبارک ہوں جس کی بیوی ایسی ہے جس کا چرنامرت پی کر لوگ نئی زندگی پاتے ہیں۔

وہ بولی مذاق کیوں کرتے ہو۔ میں یہ تو نہیں کہتی کہ اس نے چرنامرت پی کر نئی زندگی حاصل کی ہے۔ میری مراد صرف اس معاملہ سے ہے کہ اگر تم اس روز میری بات نہ مان کر اسے پولیس کے حوالے کر دیتے تو یقیناً اسکی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جاتی۔"

میں نے جوابدیا "اس اخلاقی زندگی سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو نفس زندگی کے لئے بھی وہ تمہارا ہی ممنون احسان ہے اگر تم اسے اپنا چرنامرت نہ دیتیں تو وہ کبھی کا مر چکا ہوتا۔

میری بیوی یہ سنکر خوب ہنسی۔ میں اسکی اس ہنسی کا مطلب بالکل نہ سمجھ سکا اور حیران ہو کر اس کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا جب اسکی ہنسی کسی قدر کم ہوئی تو میں نے وجہ دریافت کی وہ کہنے لگی "تم شاید ابھی تک یہی سمجھ رہے ہو کہ مولراج میرا چرنامرت پی کر اچھا ہو گیا تھا۔"

میں نے جواب دیا "چرنامرت پینے سے نہیں تو کیا تمہارے پاؤں کو ہاتھ لگانے سے؟"

بولی جی نہیں یہ ایک چھپا ہوا معاملہ ہے۔

میں نے نہایت حیران ہو کر پوچھا: "وہ کیا؟"

کہنے لگی "بات در اصل یہ ہے کہ جب میں نے پہلے دو تین روز کے اندر دیکھا کہ اسے میرے چرنامرت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا تو میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ دونوں وقت اس میں ایک ہومیو پیتھک دوا کی چند بوندیں ڈال دیا کرتی تھی وہ اسے خالی پانی کا دھوون سمجھ کر پی جاتا تھا۔"

میں اپنی بیوی کی عقل اور دور اندیشی کا قائل ہو گیا۔

چندروز بعد میں نے مولراج کو لاہور چلے آنے کے لئے لکھا۔ مگر اس نے جواب دیا "میں نہیں چاہتا ہوں کہ کالا منہ آپ لوگوں کو دکھاؤں" مجبوراً میں نے ہومیو پیتھک دوا خرید کر اس کے پاس بھیجدی۔

اس کے ہفتہ بعد پارسل لوٹ آیا۔ اوسی روز شام کے وقت پولیس کا ایک اہلکار مجھ سے دفتر میں ملاقات کرنے آیا۔ اس سے میری پہلے کی جان پہچان تھی۔ میں نے مولراج کے نام جو خط لکھا تھا اسے نکالکر اس نے پوچھا "آپ کو اس شخص کا کچھ پتہ معلوم ہے؟"

باعث دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مولراج میونسپلٹی کا بارہ ہزار روپیہ لیکر مفقود الخبر ہو گیا ہے۔

جب اس بات کا ذکر میں نے رات کے وقت اپنی بیوی سے کیا تو اوس نے یہ کہکر ٹالدیا "ہرے رام! اس بیچارے پر کتنی بڑی تہمت لگائی گئی ہے۔"

(روشن لال ورما مصر)

لاٹ صاحب ہی جب کہ باپ بنے
خواہ مسجد ہو خواہ شاپ بنے
ہر طرح بڑھ گیا ہے اب اعزاز
لیڈروں کو بجا ہے نغمہ و ناز
گا رہے ہیں خوشی میں با دف و چنگ
مولوی شد رہا ز قید فرنگ
دے رہی ہے یہ ساری مجلس رائے
[illegible]

حوادث و اخبار

ملک طالب مہدی خاں صاحب انگریزی سفیر متعینہ کابل اپنی میعاد عہدہ پوری کر کے شملہ واپس آگئے ہیں اور ریاست بہاولپور کی کونسل آف ریجنسی میں دوبارہ شریک ہوجائیں گے ملک صاحب موصوف کی بجائے حافظ سیف اللہ خان صاحب سابق انگریزی ایجنٹ متعینہ قندہار کابل میں انگریزی ایجنٹ مقرر کئے جائیں گے۔

سندھ میں لڑکیون کے اغواء کی تحقیقات کے لئے دو خاص افسر مقرر کئے گئے تھے جنہوں نے گوکلی میں تین ہشت سالہ لڑکیون کا پتہ لگایا ہے جو احمد آباد سے بھگا کر لائی گئی تھیں۔ اور وہان ان کی شادی کردی گئی تھی۔ جن لوگوں کی معرفت یہ کارروائی ہوئی تھی مع ایک عورت کے ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کئے گئے۔

برما آئل کمپنی کے تیل کے جہاز موسومہ ٹونگن میں مقام ...ی کورن آگ لگ گئی تھی۔ اس جہاز پر ۱۵ ہزار ٹن مٹی کا تیل اور تین ہزار ٹن پیٹرول بار تھا۔ جوائنٹ مجسٹریٹ نے اس حادثہ کی تحقیقات شروع کی ہے۔

کرنل کامتا پرشاد نے جو برہما ۲۰ سال تک سول سرجن رہنے کے بعد گذشتہ جون میں پنشن یاب ہوئے ہیں لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں دس ہزار روپیہ پیش کیا تھا کہ اس سے ان لوگوں کی عمارت کی تعمیر میں صرف کیا جائے۔ لوکل گورنمنٹ نے اس روپیہ سے شویبو کے ہسپتال میں کرنل صاحب موصوف کے نام سے ایک دارالمریضین تیار کرنے اور گورنمنٹ ... درزست و مکمل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

مسٹر گوکھلے کو جنوبی افریقہ سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد سٹینڈرٹن میں مسٹر گاندھی کو مع پانچ دیگر لیڈرون کے پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ غالباً اس سے یہ مقصود تھا کہ ان لیڈرون کو علیحدہ کرنے کے بعد باقی ماندہ جد وجہد کرنے والون کو واپسی پر مجبور کیا جائے۔ مگر بعد میں مسٹر گاندھی ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیئے گئے۔ مسٹر پولک نے لکھا ہے کہ میں بھی اون کے ساتھ شریک ہونے کی غرض سے جا رہا ہون اور غالباً گرفتار کیا جاؤنگا۔ مسٹر کالن بیک نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہڑتالی مزاحمت کرنیوالے سد رمق پر قناعت کرتے اور ہر قسم کی تکلیفیں ... ہوئے بلا کسی شکایت کے بڑھتے ہوئے چلے جا رہے ہین۔ گاندھی کا جوش سب لوگوں میں اثر کر گیا ہے۔ گورنمنٹ ان لیڈرون کو علیحدہ کر کے لوگوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کی فکر میں ہے۔ ۱۵۰ مسافر جو کانوں سے ... رہے تھے آج گرفتار کئے گئے ہین۔

تنامل کے سشن جج مسٹر ڈی جی ... نے ... پولیس کانسٹبلوں کو ... سے ایک کانسٹبل کو حبس ... کیا تھا۔ ... گیا تھا۔ سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ باعث قتل یہ تھا کہ مقتول نے سب مجسٹریٹ کی عدالت میں قاتلوں کے خلاف ایک مقدمہ میں شہادت دی تھی۔

کلکتہ میں عید اضحیٰ امسال بخیریت گذری۔ کوئی ناگوار حادثہ وقوع میں نہ آیا۔

۱۰۔ نومبر کو ۲۳ مسافر گاڑی نارنول سے روانہ ہوتے وقت پٹری سے اتر گئی۔ ملازمان انجن سخت زخمی ہوئے اور ایک مسافر اور گارڈ کو بھی خفیف چوٹ آئی ہے۔

چاول کی فصل کے دوسرے تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ برہما میں امسال ۹۵۰۲۸۶ ایکڑ اراضی زیر کاشت ہے۔ جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں بقدر ۲۴۲۹۱۲ ایکڑ کے زیادہ ہے۔

صاحب چیف کمشنر دہلی حسب ذیل قدیم عمارات و تاریخی مقامات کو محفوظ آثار قدیمہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ جرنیل نکلسن کا بت یادگار غدر۔ ہندو راؤ کی حویلی۔ پرانے میگزین کا باقیماندہ پھاٹک۔ کوٹلہ فیروز شاہ۔ فیروز آباد معہ تبدیلی مساجد و دیگر منہدمہ عمارات یعنی قلعہ اندرپت۔ شیر شاہ کی مسجد شیر منڈل کا دروازہ۔ لال دروازہ یعنی شیر شاہی دہلی کا شمالی دروازہ۔ اگر سین کی باولی۔ مقبرہ صفدر جنگ معہ باغات و مساجد۔ دو مقامات توپخانہ قدسیہ باغ کا قدیم پھاٹک اور مسجد۔

برطانوی رعایا مقیم انگلینڈ اور انگریزی رعایا مقیم دیگر برطانوی نوآبادیات و محفوظات و جزیرہ سائپرس کے درمیان شادیوں کے متعلق ایک مسودہ قانون ولایت سے موصول ہوا ہے جس کے متعلق لوکل گورنمنٹوں سے رائیں طلب کی گئی تھیں جو آجکل موصول ہو رہی ہیں اور زیر غور ہین۔

گورنمنٹ ہند نے مرض ذیابیطس کی کثرت کے بواعث کی تحقیقات کا قطعی ارادہ کر لیا ہے اور ایک تجربہ کار افسر اس کام پر مامور کیا جائے گا غالباً یہ تحقیقات پنجاب ہی سے شروع کی جائیگی

مقدمہ سازش باریسال کا ایک مفرور ملزم خود بخود حاضر ہو گیا ہے اور پانسو روپیہ کی مطلوبہ ضمانت داخل نہ کرنے کی وجہ سے زیر حراست ہے۔ مقدمہ سازش کی سماعت ۱۷ ماہ حال کو ایڈیشنل سشن جج کی عدالت میں شروع ہوگی عدالت ہائیکورٹ میں مقدمہ کو ڈھاکہ یا علیپور میں تبدیل کرنے کی درخواست دی گئی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو بھی اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجسٹریٹ سے وجہ دریافت کی گئی ہے کہ مقدمہ کیوں نہ تبدیل کر دیا جائے آیندہ جمعرات کو اس کا جواب مانگا گیا ہے۔

۹۔ **نومبر کو بنگورہ اور بھرتور** کے درمیان بی بی سی۔ آئی ریلوے کی چودہ مال گاڑیان پٹری سے گر گئیں۔ گارڈ اور لائن انسپکٹر زخمی ہوئے۔

بقول نامہ نگار پا یونیر ملا پاوندہ کی موت کے بعد محسود قبائل میں کوئی ایسا بارسوخ شخص نہیں رہا ہے جو قبیلہ کو متفق و متحد رہ سکے اس قبیلہ کے ذمہ کئی خونریزیوں کا قصاص باقی ہے اور غالباً دشمن اس قبیلہ سے انتقام لینے کی کوشش کرینگے نامہ نگار مذکور اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اب قبیلہ محسود کے ملک میجر ڈاڈی پولیٹیکل ایجنٹ سے امداد کے لئے نامہ و پیام کرینگے۔ کیونکہ میجر صاحب نے گذشتہ دو تین سال میں اچھا رسوخ و اثر پیدا کر لیا ہے۔

بو بازار کی پولیس نے پانچ نومبر کو جہاز مہاراجہ کے افسر سوم مسٹر ایس ٹشنر۔ اس کی والدہ مسز میکیبلی اور اس کے ایک رشتہ دار ٹی مارکس اور مس نینا ایلرمن نامی ایک لڑکی کو بدیں وجہ گرفتار کیا ہے کہ انہوں نے پورٹ کمشنر کے ایک ملازم مسٹر ٹی فریم کے گھر میں مداخلت بیجا کی۔ پستول چلایا اور مسٹر فریم اور اس کے ایک دوست کو سخت زد و کوب کیا ہے۔

اعلان کیا گیا ہے کہ عجائب خانہ لاہور ہر بدھ کے روز اون طلباء اور دیگر اصحاب کے لئے مخصوص رہے گا جو وہاں اشیاء کے متعلق تعلیم حاصل کرنا چاہیں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوا کرے گا۔ جو کیوریٹر سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہے۔

آنریبل مسٹر اے۔ کے غزنوی مکہ معظمہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے مع رفقاء کے فریضۂ حج ادا کر لیا ہے اور اب صاحب موصوف مسئلہ حجاج کے متعلق تحقیق و تفتیش میں مصروف ہین۔

جسٹس امام و جسٹس جیب جج ہائیکورٹ کلکتہ نے ۱۳۔ نومبر کو مقدمہ سازش باریسال کی درخواست انتقال کے متعلق وکیل سرکار کی بحث سنکر حکم دیا کہ سرکار کی طرف سے اعتراض کے باعث اتنے دنون کے بعد درخواست انتقال منظور نہیں ہوسکتی۔

اجودھیا میں قربانی۔ مسٹر وے مجسٹریٹ فیض آباد نے امسال اجودھیا میں یکم نومبر سے ۱۲۔ نومبر تک قربانی کے مویشی لانے کی ممانعت کر دی تھی اور ہر طرف راستوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا تھا۔ ۱۲۔ نومبر کو مسلمانون نے گورنمنٹ کو تار دیا تھا مگر اوس نے مداخلت سے انکار کر دیا معلوم ہوا ہے کہ غفور نامی نوربانف نے عبد الواحد کے احاطہ واقع بشت کنڈ میں گائے کی قربانی کی تھی اور خود ہی پولیس میں اطلاع لکھائی جس کی وجہ سے دونون شخص گرفتار کر کے پانچ پانچ ہزار کی ضمانت پر رہا کئے گئے ہیں اور مجسٹریٹ نے ان پر حسب دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مقدمہ چلانے کا نوٹس جاری کیا ہے۔

نہایت مسرت کی بات ہے کہ ہمارے ملکی بھائیون میں سے مسٹر رابندرا ناتھ ٹاگور نے اپنی شاعرانہ نازک خیالی اور ادبی قابلیت کا سکہ اہل یورپ کے دلوں پر اچھی طرح جما دیا ہے۔ چند ہی روز کی بات ہے کہ مسٹر موصوف ولایت کی سیر و سیاحت سے واپس آئے ہین اور اب انہیں ۸ ہزار پونڈ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کا گرانقدر انعام موسومہ نوبل پرائز عطا کیا گیا ہے۔ یہ انعام سویڈن کے ایک متمول مسٹر نوبل کے قایم کردہ پانچ انعامون میں سے اول درجہ کا ہے اور سٹاکہولم کی انتخاب کنندہ کمیٹی کے انتخاب سے دیا گیا ہے۔ اس انعام کے حصول سے نہ صرف مسٹر ٹاگور کو ایک معقول مالی امداد حاصل ہوگئی ہے بلکہ وہ اہل علم کی مسلمہ اور منتخبہ عالم جماعت میں شامل ہو گئے ہین۔ ہم مسٹر موصوف کو اس عدیم المثال کامیابی پر دلی مبارکباد دیتے ہین

یکم اپریل لغایت یکم نومبر ۱۹۱۳ء کو نقشہ جات محاصل ریلوے سے ظاہر ہے کہ سال گذشتہ کے اسی قدر عرصہ کے مقابلہ میں ایسٹ انڈیا ریلوے کو ۲۰۔۳ لاکھ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۴۰۔۲ لاکھ اور بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کو ۱۶ لاکھ روپیہ کم آمدنی ہوئی اس عرصہ کی بابت تمام ریلوں کی مجموعی آمدنی میں ۱۲۷۸۳۰۸ روپیہ کی کمی ہوا۔

ڈھاکہ میں دو دوکانداروں اور عام باشندون کے ساتھ گورکھا سپاہیون کی بدسلوکیوں کی وجہ سے سخت اضطراب پیدا ہو گیا تھا اور تمام بازار جہاں یہ لوگ آکر شرارت کیا کرتے تھے بند ہو گئے تھے۔ ۱۳۔ نومبر کی صبح کو ڈھاکہ پیپلز ایسوسی ایشن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے گورکھا سپاہیوں کی حرکات بیجا کی شکایت کی رہرودں پر حملہ کرنے اور دوکانون کو لوٹ لینے کی کئی وارداتون کا حال بیان کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ممبران وفد کو اطمینان دلایا کہ گورکھا پلٹن کے افسر کمانڈنگ سے ملکر گورکھا سپاہیوں کے شہر ڈھاکہ میں آنے کی قطعی ممانعت کرا دی گئی ہے۔ اب جو گورکھا سپاہی شہر میں نظر آئے گا وہ گرفتار ہو کر ۶ ماہ قید کا سزایاب ہوگا گورا سارجن اور گورکھا پولیس شہر ڈھاکہ میں گشت لگاتے پھرتے ہیں۔

گذشتہ جمعرات کی شب کو خلیفہ منڈی الہ آباد شہر میں ظالم چورون نے روپیہ کے لالچ میں ۶ آدمیوں کو جان سے مار ڈالا۔ اور روپیہ بھی لے جا کے پولیس روپئے تلاش ہے مگر ابھی پتہ نہیں لگا ہے یہ واقعہ ... نامی ایک شخص کے مکان پر ہوا جو کلکتہ کے سوداگر بلدیو رام گنگو رام کا ایجنٹ ہے اس سہ رات کو اس کسی مقروض سے دو ہزار روپیہ وصول ہوا تھا جسکی خبر جمعدار کو لگ گئی تھی ایجنٹ مذکور کا بیٹا دو مہمان

تلغرافات

معاملات بلقان

ایتھنز - ۷ - نومبر - البانیہ کے آسٹریہ اور اٹلی کے اعتراض کے جواب میں یونان نے اس بیان کی تردید کردی ہے کہ یونانی، بیانرس کی آبادی کو دھمکاتے ہیں اور بین الاقوامی کمیشن کے ارکین کی کاروائی برخنہ جینی کی ہے -

قسطنطنیہ ۷ - نومبر - یونان اور دولت عثمانیہ میں سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ دولت عثمانیہ ان لوگوں کی آزادی کے حق پر مصر ہے جو جنگ سے پیشتر ترکی فوج کی ملازمت سے فرار ہوئے ہیں - دوسرے یہ کہ مفتوحہ علاقہ کے وہ باشندے جو ترکی شہریت کے حقوق قایم رکھنا چاہتے ہیں خارج البلد نہ کئے جائیں - اوقاف اور سرکاری اراضیات کے متعلق بھی اس سے کمتر درجہ کے اختلافات نہیں -

ایتھنز ۹ - نومبر - ترکی وکلائے صلح کو ہدایات جن کا انتظار تھا وصول ہوگئی ہیں اور گفتگوئے صلح (ترکی اور یونان میں) پھر جاری ہوگئی ہے -

ایتھنز (۱۰ نومبر) بے حد تاخیر کے بعد ترکی وکلائے صلح کو ہدایات جن کا عرصہ سے انتظار تھا موصول ہوگئی ہیں لیکن اسوقت تو ان ہدایات نے جلدی فیصلہ ہونے کی امیدون پر پانی پھیر دیا ہے کیونکہ صرف یہی نہین ہوا کہ باب عالی نے کوئی رعایت نہیں دی بلکہ جدید مطالبات بھی پیش کئے ہین اور یونانی وزیر خارجہ نے ان پر بحث کرنے سے انکار کر دیا ہے - جبتک کہ مجلس وزراء ان پر غور نکرے -

ایتھنز - ۱۱ - نومبر - یونانی و عثمانی وکلائے صلح نے باہمی تصفیہ کے معاہدہ پر مختصر دستخط ثبت کردئے ہین - اس کی ایک نمایان خصوصیت یہ ہے کہ متنازعہ مسائل ثالثوں کے سپرد کئے جائینگے -

لندن - ۱۱ - نومبر - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحد یونان و البانیہ کے کمیشن کی بابت دول تصفیہ باہمی کی اس تجویز پر باہم نامہ و پیام کر رہا ہین جو انگریزی رکن کمیشن نے پیش کی ہے - اور امید کی جاتی ہے کہ یہ تجویز بہت جلد منظور کرلی جائیگی - کیونکہ اٹلی اور آسٹریا نے اس کے اصول کو بہ نظر استحسان دیکھا ہے اور تفصیلات پر بحث کر رہی ہین -

ایتھنز - ۱۴ - نومبر - یونان اور ٹرکی میں آج بوقت نصف شب معاہدہ صلح پر دستخط ہوگئے ہین

لنڈن - ۱۵ - نومبر - اب آسٹریا اور اٹلی دونوں نے حدبندی البانیہ کے متعلق انگریزی رکن کمیشن کی تجاویز منظور کرلی ہین - اگرچہ ان تجاویز کی اصل نوعیت غیر متیقن ہے - مگر ان میں یونانی اور البانوی تنازعات کا بین بین تصفیہ کر دیا گیا ہے -

دولت عثمانیہ

لندن ۱۰ - نومبر - حاوید پاشا نے جو قسطنطنیہ سے وہان پہنچے تھے برلن میں ریوٹر کے قایم مقام سے کہا کہ اگرچہ متعدد مشکلات حائل ہین جن کے حل کرنے میں بہت سا وقت صرف ہوگا لیکن ایشیائے کوچک میں تعمیر ریلوے کی گفتگو بتدریج ترقی پذیر ہے اور غالبًا اختتام ماہ نومبر سے قبل اس گفتگو کی تکمیل نہ ہوسکے گی - فی الحال میں جرمن بنک سے جو اناطولیا و بغداد ریلوے کا قایم مقام ہے - حسب ذیل شاخہائے ریلوے کے نقشون پر بحث کر رہا ہون - شاخ مابین بغداد و بصرہ - ایک شاخ جو کانیکن تک جاکر آیندہ روسی ریلوے واقع ایران سے ملحق ہوجائے -

نیز شاخہائے مابین بلغراد و سیواس اور انگورہ و سیواس جو فرانسیسی لائن سے سمسون اور ارجین کے درمیان ملحق ہون - دوسری شاخین بھی زیر تجویز ہین حاوید پاشا نے یقین ظاہر کیا ہے کہ مشرقی ایشیائے کوچک کے لئے فرانسیسی زیادہ موزون حیثیت رکھتے ہین - کیونکہ سیواس کو جانیوالے مال کے لئے انگورہ سیواس لائن کی بجائے سیدھا سمندر کے راستہ سے سمسون جانا زیادہ پسند کیا جائیگا -

حکومت ایران

(طہران ۱۲ - نومبر) معزز ماہرین سیاست اور پیشوایان مذہب نے مختار الدولہ سے مسئلہ انتخاب پارلیمنٹ پر بحث کی - مجلس (ایرانی پارلیمنٹ) کی تاریخ طلبی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا - اور امسال انتخاب پارلیمنٹ معرض اشتباہ مین ہے -

طہران ۱۷ - نومبر - حکومت ایران نے انگریزی اور روسی سفارتخانون کو اطلاع دی ہے کہ اس نے اس سرحدی معاہدہ کی فورًا تصدیق کردینے کا ارادہ کرلیا ہے جو عثمانی و ایرانی قایم مقامون نے قسطنطنیہ میں مرتب کیا ہے - سلطنت مذکور کی رائے میں آیندہ جنوبی سرحد شط العرب کے بائیں کنارے کے برابر برابر چلی جائے گی اس لئے اس بحیرہ میں ایران کے حقوق جہازرانی کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا - گورنمنٹ مذکور نے یہ توقع بھی ظاہر کی ہے کہ ز دہاب میں بھی ایرانی حقوق کی حفاظت کی جائیگی - یہ بات ظاہر ہے کہ انگریزی ترکی عہدنامہ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۳ء کی رو سے جہازرانی کے کامل حقوق حاصل ہوگئے ہیں اسلئے پہلی شرط غیر ضروری ہے -

طہران ۱۷ - نومبر - آٹھ سو سوئڈنی جندرمہ بوشہر کی سڑک پر حفاظت کا کام انجام دینے کے لئے شیراز سے روانہ ہوئے ہین -

حوادث محلیہ (لوکل)

ڈسٹرکٹ بورڈ کی تجویز ہے کہ نجیب آباد - چاندپور کی سڑک پختہ بنادی جائے - دیکھئے کبتک اس پر عملدرآمد ہوتا ہے -

۱۳ - نومبر کو میلہ گنگا اشنان خیر و خوبی کے ساتھ انجام کو پہونچا - امسال منشی دوارکا پرشاد صاحب تحصیلدار بجنور کی حسن توجہ سے میلہ بارونق رہا - دوکانیں ایسی باقاعدہ لگائی گئی تھین کہ کسی کو کسی قسم کی شکایت نہیں ہوئی - اشنان کی جگہ پر اس امر کا معقول بندوبست تھا کہ کسی کو نقصان نہ پہونچے احتیاط کیلئے کئی ملاح بھی موجود رکھے گئے تھے جو نہانے والوں کی نگرانی میں رہتے تھے گاڑیون کی آمد و رفت کا راستہ صاف اور روشنی کا انتظام مناسب تھا دوکانداروں سے محصول مناسب لیاگیا - پولس نے بھی اپنے کار منصبی کو خوبی سے انجام دیا اور میلہ کے تمام لوگ اطمینان و آرام سے رہے -

بقر عید خیر و خوبی سے گذری کرتپور میں ایک جگہ خفیف سا نزاع قربانی گاؤ پر تھا جس کے متعلق بیدار مغز مسٹر قاسم حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر نے یہ مشورہ دیا کہ امسال اس موقع پر بکرول کی قربانی کریں آیندہ مناسب فیصلہ کر دیا جائیگا

موسم بدستور ہے بارش کی کوئی علامت نظر نہیں آتی خشکی سے تینشکر کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور آیندہ بھی کوئی امید فائدہ کی نہین -

اس ہفتہ شہر میں کئی نوجوان موتیں ہوئین - بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دو کیس طاعون کے بھی ہوئے خدا محفوظ رکھے -

۶ - نومبر کو ایک عورت جو دائی کا پیشہ کرتی تھی اپنے مکان سے مردہ برآمد ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عورت خوشحال تھی - ممکن ہے کچھ زر نقد بھی ہو پولیس تحقیقات کر رہی ہے -

ہمیشہ عذر بھی کرتے ہوئے نہین بنتی

کئی ہفتہ سے پریس کی مشکلات کے سبب اخبار بے ترتیب شائع ہو رہا ہے جس کا ہمیں بہت زیادہ افسوس ہے لیکن مشیت ایزدی میں کس کو چارہ ہے ہم اپنی جانب سے کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے لیکن مجبوریان غالب آجاتی ہیں - اور ہم ناکامیاب ہوجاتے ہین اس ہفتہ سے پریس کا معقول انتظام کیا گیا ہے اسٹاف میں بھی اضافہ ہوا ہے امید ہے کہ آیندہ شکایت کا موقع نہ ملیگا -

عذر خواہ تقصیر - محمد مجید حسن منیجر اخبار مدینہ بجنور

اعلان

اکسیر حیات

صرف ایک ماہ کیلئے نصف قیمت

یہ ایک قسم کی گولیاں ہیں جو ایک خاص ترکیب سے نہایت مقوی اجزا سے تیار کی گئی ہیں ان کے متعلق زیادہ تعریف کرنیکی ضرورت نہیں تجربہ سب کچھ بتا دیتا ہے وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں میں مبتلا ہو کر اپنے خداداد جوہر کو ضایع کر چکے ہیں اور سرعت احتلام جریان کمزوری۔ اعضا شکنی سستی کے امراض کا شکار ہو چکے ہیں ان کیلئے یہ گولیاں بمنزلہ آب حیات کے ہیں اعضاء رئیسہ و عصب و ریشہ کو طاقت دیتی ہیں مقوی گردہ و مثانہ ہیں ضعف باہ کیلئے خواہ کسی وجہ سے ہو بے نظیر ہیں سستی۔ کاہلی۔ پژمردگی کو دور کرکے چہرہ کو بشاش بدن کو چست و توانا بناتی ہیں خون صالح پیدا کرتی ہیں اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہیں۔ **قیمت** فی شیشی دو روپیہ رعایتی نصف عہ۔ نامردی کا مکمل کورس قیمت پانچ روپیہ معہ رعایتی ۸ٰ

تازہ شہادات

جناب لالہ پیارے لعل صاحب دہلی سے تحریر فرماتے ہیں: حکیم جی! محبوب اکسیر حیات سے بہت فائدہ ہوا۔ جسمانی طاقت بھی بڑھ گئی ہے اور چہرہ پر سرخی بھی آگئی ہے اور آنکھوں کے گڑھے بھی پر ہو گئے ہیں آپکی دوا سے امید ہو کہ بالکل فائدہ ہو کر خواہش پوری ہوگی ۱۶۔ اگست ۱۹۱۳ء

جناب برکت علی صاحب جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں: حکیم صاحب السلام علیکم۔ آپکی اکسیر حیات گولیوں نے غضب کا اثر کیا میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں گولیوں کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے میرے گھر میں فرزند عطا فرمایا ہے ۲۶۔ اگست ۱۹۱۳ء

جناب نظام الدین صاحب گونڈ ریاست گوالیار سے تحریر فرماتے ہیں: میں نے ایک پورا دور محبوب اکسیر حیات کھا رہا ہوں قبض کو بھی فایدہ ہے اور طاقت کو بھی۔ سر درد میں اب بھی کچھ درد ہوتا ہے امید ہے کہ تمام شکایات انشاءاللہ تمام آپکی گولیوں کے استعمال سے رفع ہو جائینگی ۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب مرزا عاشق بیگ صاحب رنگون سے لکھتے ہیں: حکیم صاحب! میرا خیال تھا کہ آپ بھی اشتہاری ہونگے لیکن تجربہ نے میرے خیال کو غلط ثابت کیا محبوب اکسیر الحیات جس مریض جریان کیلئے منگوائی گئی تھیں اب وہ بالکل اچھا ہے اور آپکو دعائیں دے رہا ہے میں انشاءاللہ کارخانہ کی ترقی میں کوشش کرونگا ۲۰۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

کمیاب تحفہ

محبوب قبض کشا۔ قیمت فی شیشی رعایتی ۱۲ ۔ حسن افزا ۔ عہ ۱۲ ۔ محبوب ہاضم طعام ۔ عہ ۱۲

دافع سنگ و حصات

(پتہ) حکیم محمد عطا خاں حاذق امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل مدق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو کافور کرتا ہے مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتی ہے

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ بھی پاؤ پختہ سے مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ ۵

تازہ شہادات

جناب بابو عبدالغنی صاحب السنین بہاسے تحریر فرماتے ہیں: مینے اخبار اہلحدیث میں مومیائی کی تعریف دیکھکر آدھ سیر مومیائی آپ سے منگوائی تھی اور بڑی ہی کوشش سے شہر نگمن مقام بلوٹ میں دو مرتبہ مومیائی منگوائی گئی ماشاءاللہ ہر شخص آپکی مومیائی کی تعریف کرتا ہے ایک چھٹانک میں نے خود بھی استعمال کی اور اس سے وہ فائدہ ہوا کہ جو ہزاروں روپے صرف کرنے سے بھی نہ ہوا تھا میرا اور میرے احباب کا دل بہت ہی خوش ہو گیا اللہ تعالیٰ اس دواکو دن دو گنی رات چوگنی ترقی عطا کرے تاکہ خلق اللہ کو فائدہ پہنچے (ملخص) ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب سید اظہر علی صاحب رئیس و ممبر سہسوان: مینے بیشتر ماہ فروری ۱۹۱۳ء میں آپ کے یہاں سے مومیائی چھٹانک بھر منگوائی تھی۔ اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا۔ لہذا ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی بہت جلد روانہ فرمائیے۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب حکیم اختر محمود صاحب سہسوان سے تحریر فرماتے ہیں: مینے ایک چھٹانک مومیائی آپ سے منگوائی تھی اُسنے مجھکو بہت فایدہ دیا اب میرے عنایت فرما ابو نذر الحسن صاحب اسسٹنٹ مینیجر بنک اور میرے بھائی حاجی سید انوار احمد صاحب کے نام ایک ایک چھٹانک بذریعہ وی پی بھیجدیں ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب احمد آدم صاحب بوتھا بوتھے جنوبی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں: آپکے ہاں سے دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی ایک چھٹانک خود کھائی اور ایک چھٹانک اور مریض کو دی ہم دونوں کو بہت مفید ہوئی جتنی تعریف کروں تھوڑی ہے اس خط میں برٹش پوسٹل آرڈر دس شلنگ آپکے نام بھیجتا ہوں چار چھٹانک مومیائی بھیجدیں میں آپکے یہاں سے ہمیشہ مومیائی منگوایا کرونگا مرسلہ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء موصولہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب حافظ عبدالغفور بیگ صاحب اجمیر سے لکھتے ہیں: مینے آپ کے ہاں سے آدھ سیر مومیائی منگوا کر دوستوں کو دی ان کو فایدہ ہوا۔ اس کے بعد ایک چھٹانک مینے بھی کھائی میرے سر میں درد ہوتا تھا۔ سو بند ہو گیا اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

(نیچے لکھے ہوئے پتہ سے طلب کیجئے)

دی میڈیکل ایجنسی کمپنی

نادر تحفہ — بیش قیمت کتابیں

تفسیر اتقان ہر دو حصہ مکمل۔ خاتم المحدثین مولانا جلال الدین سیوطی کی نہایت مستند و مقبول عام تصنیف اتقان فی علوم القرآن کا اردو ترجمہ جسمیں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام خاص مجمل مبین محکم متشابہ۔ ظاہر و نص کیفیت نزول اسباب نزول ترتیب نزول۔ نزول اعجاز۔ طریق استنباط مسائل وغیرہ امور کو نہایت تفصیل و آسان طریق سے بزبان اردو بیان کیا ہے صفحات ۱۰۵۰ قیمت اصلی آٹھ روپے (للعہ) رعایتی قیمت معہ محصولڈاک عہ

حمایل شریف مترجم مجلد۔ نہایت خوشخط۔ ولیتی کاغذ پر صاف چھپی ہے لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ ہے بچوں بوڑھوں۔ عورتوں کے تلاوت کرنے کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے شروع میں ایک فہرست میں سورتوں سیپاروں اور آیتوں کے اعداد و شمار درج ہیں اخیر میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی ایک فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے جس سے اردو خوان اصحاب کو مطالب و معنی قرآن سمجھنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے لڑکیوں کو جہیز میں دینے کیلئے نادر تحفہ ہے صفحات ۸۰۰ اصل قیمت بلا جلد ۴ مجلد معہ محصولڈاک عہ

لغات القرآن مجلد۔ اسمیں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ماخذ مجرد و مصادر بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھے ہیں جس سے ہر ایک اردو خوان شخص عربی زبان سے خواہ کیسا ہی ناواقف کیوں نہ ہو۔ اس لغات کے ذریعہ قرآن شریف کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ مزید استفادہ کیلئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیئے ہیں تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ اصلی قیمت بلا جلد ۴ رعایتی قیمت مجلد معہ محصولڈاک عہ

انسان کامل ہر دو حصہ۔ مصنفہ عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ جسمیں تریسٹھ بابوں میں اصول فروع احدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب۔ آسمانی فرشتگان کے معانی و اسرار و حالات نہایت شرح و بسط سے لکھے ہیں گویا اسرار و رموز علم باطن میں علم تصوف کی یہ ایک جامع و کامل کتاب ہے اصل قیمت للعہ رعایتی قیمت معہ محصولڈاک عہ

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر یہ کتاب ایک مستند مسلمان ڈاکٹر کی تصنیف سے ہے جسمیں عورتوں کی جملہ امراض تعریفات و شکایات اسباب علاج مجرب نسخہ جات۔ بچوں کے نشو و نما۔ تربیت اور تغیرات کے علاج بتایا۔ نقشہ جات درج ہیں حضور لیڈی صاحبہ نواب صاحب بہادر کی منظور و مقبول شدہ ہے ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت عہ

لیکچرار وہ لوگ جو مجلس یا جلسہ میں تقریر کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ مثلاً لیکچر لیکچرار کے متعلق ۔۔۔ روانی و رکاوٹ کے اسباب درج ہیں اصل قیمت ۔۔۔

تجربات درمن اسمیں دیسی انگریزی طبی و صنائع کے نسخہ جات۔ عطریات۔ خضاب۔ خوشبودار تیل وغیرہ طریقے۔ کاغذ موم بتیاں۔ جھڑپ۔ ربڑ پریس۔ دیاسلائی وغیرہ

پتہ مولا بخش کشتہ امرتسر

"مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

Reg. No. 575

335

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانانِ ہند کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

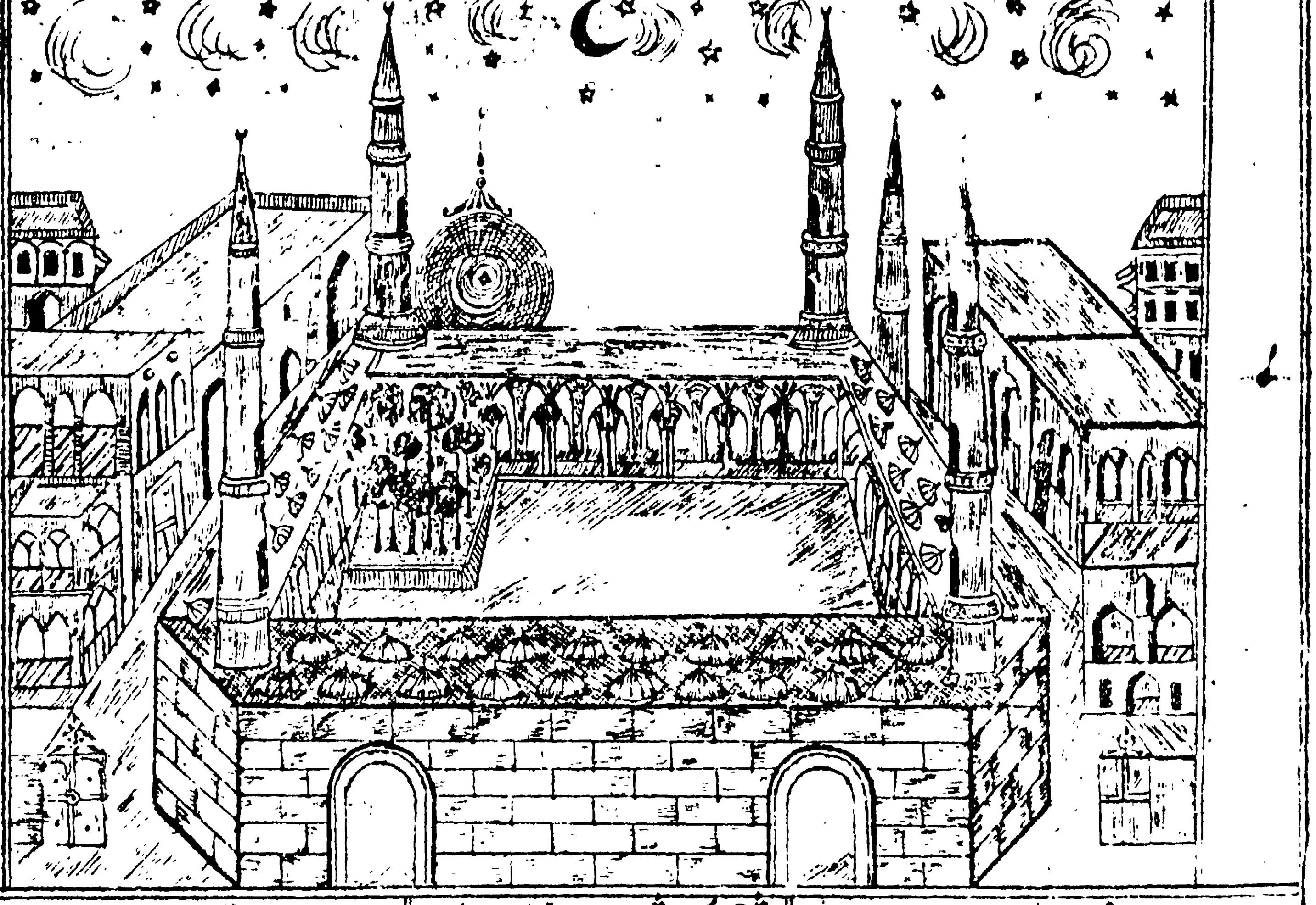
مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط مدینہ

تاریخ اشاعت ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ کو اپنے دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ پرچہ نہ پہونچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت بعد ۲ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا۔ ہر قسم خطوط کا سلسلہ مفقود ہے جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا ضروری ہے۔ اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	۶ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماصہ	لعہ	صہ	سہ	للعہ
نصف صفحہ	لعہ	صہ	سہ	طہ	ے
ایک کالم	صہ	سہ	عہ	عہ	للو
نصف کالم	سہ	سہ	ا؍ہ	ے	ٹ

التماس ضروری

جن احباب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ بطور نمونہ حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا اون کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی زر قیمت سے کارخانہ کی اعانت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا مدینہ کو تحریراً اعانت کریں

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

لندن ۱۷۔ نومبر۔ آسٹریوی قونصل جنرل ہر بلنسکی جو البانیا کی کمیشن حدبندی کا ایک رکن تھا۔ والونا میں فوت ہوگیا ہے اور جرمن قونصل جنرل ہر وینکل کو دیوانہ کتے نے کاٹ کھایا ہے اور اب وہ نیپلز کو علاج کی غرض سے بھیجے جائیں گے۔ موخر الذکر البانیہ کی نگران کمیشن کے ایک رکن تھے۔

لندن ۱۷۔ نومبر۔ فرانس کے ۱۶ جنگی جہازوں کا ایک سکواڈرن بحیرۂ یونان میں ۳۰ ماہ حال کو آئے گا اور انگریزی بیڑے سے ملاقی ہوگا۔

فرانس کے اخبارات اس بحری مظاہرہ کی سیاسی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ اور اسے اتحاد فرانس و برطانیہ کی مضبوط دلیل قرار دیتے ہیں۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے بھی اخبار ماتن کے نامہ نگار سے مشرقی بحیرہ روم میں فرانسیسی جھنڈے کی عظمت و فرانس اور انگلستان کی مخلصانہ دوستی کا ذکر کیا اور کہا کہ فرانسیسی افسروں اور ملازمان جہاز پر انگریزی اور یونانی نوآبادیوں کے شاندار خیر مقدم کا زحمت انگیز اثر پڑا ہے۔

ویانا ۱۴ نومبر۔ کاؤنٹ وان برختولڈ نے آسٹریا و ہنگری کی پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسی کے متعلق ایک تقریر میں جنگ بلقان کے متعلق طویل تبصرہ کیا اور کہا کہ بلقان کی جدید تقسیم نے آزادی کے متعلق ہر جگہ کے باشندوں کی خواہشوں کو پورا کردیا ہے اور بہت سا علاقہ غیر ملکی تسلط سے نکل کر ملحقہ والی ریاستوں کی ماتحتی میں آگیا ہے۔ انہوں نے قیام امن کی بابت سر ایڈورڈ گرے کی شکریہ آمیز تعریف کی۔ اور کہا تعلقات انگلستان و جرمنی میں جو نمایاں اصلاح ہوئی ہے وہ آسٹریا کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوگی۔

انگریزی خارجہ پالیسی کی بے غرضانہ رفتار کسی قسم کی بدمزگی پیدا کئے بغیر دول میں بہت سی مشکلات پیدا ہونے کو مانع رہی۔

برلین ۲۰۔ نومبر۔ روسی وزیر اعظم ایم کاکوزوف نے اخبار نویسوں کے جلسہ ملاقات میں تقریر کرتے ہوئے مکرر تصدیق کی کہ میں مسئلہ بلقان کے تصفیہ کی نسبت خوشگوار امیدیں رکھتا ہوں اور میں نے آرمینیا کے مسئلہ کی اہمیت پر زور دیا اور آرمینیوں کے صبر و تحمل کی سخت آزمائش کا ذکر کیا۔ مگر چونکہ اس مسئلہ کے متعلق دول کے اور خاصکر جرمنی اور روس کے خیالات یک رنگی پر آگئے ہیں۔ مگر یہ مسئلہ وزارتہائے یورپ کے لئے مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔

قسطنطنیہ ۲۴۔ نومبر۔ آرمینیا میں سلطنت عثمانیہ کی مجوزہ اصلاحات کی پہلی قسط عمل میں آگئی ہے

برٹش کرنل ہاکر اس غرض سے قسطنطنیہ روانہ ہوگئے ہیں کہ ۷ ہزار سپاہیوں بالخصوص قواعد دان جنڈارمری کی جمعیت تربزند۔ ارض روم۔ وان۔ تبالیس سواس اور خربوط کے لئے قائم کی جائے۔ آخر الذکر تینوں ملازمتیں فرانسیسی میجر ریجری کی براہ راست نگرانی میں رہیں گی جو کرنل ہاکر کے احکام پر عمل کرے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ آخر کار ہر ولایت میں غیر ملکی افسر مقرر کئے جائیں گے

صوفیہ ۲۴۔ نومبر۔ بلغاروی گورنمنٹ نے حال ہی میں ایک گشتی چٹھی دول یورپ کے نام بھیجی ہے جس میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یونان نے ابھی تک بلغاریہ کے قیدی سپاہیوں کو اپنے پاس رکھا ہے۔ گورنمنٹ مذکور نے کہا ہے کہ اس معاملہ کو موسیو پائنکر کے سامنے ثالثانہ فیصلہ کی غرض سے پیش کرنے کی تجویز کی گئی تھی بلغاریہ کو صرف یہ جواب بطور اطلاع کے موصول ہوا ہے کہ کئی سو قیدیوں کا باغیوں کی حیثیت سے کورٹ مارشل کیا جائے گا بلغاروی گورنمنٹ نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگر ان قیدیوں کے قتل کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج کی ذمہ داری یونان پر عاید ہوگی۔

لنڈن ۲۴۔ نومبر۔ ویڈ کے پرنس ولیم البانیا کے حکمران منتخب ہوئے ہیں البانوی قبائل کو وسط دسمبر میں بلایا جائے گا تاکہ وہ پرنس کو باقاعدہ طور پر منتخب کریں۔

جنوبی افریقہ

کیپ ٹاؤن ۱۷۔ نومبر۔ نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے برقی پیغام موسومہ مسٹر گوکھلے میں جو امور درج ہیں انہیں سنکر سرکاری حلقوں میں حیرت و استعجاب طاری ہوگیا ہے اور انہیں بالعموم مبالغہ آمیز قرار دیا جاتا ہے معاملہ کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

ڈربن ۱۷۔ نومبر۔ جس حد تک یہاں علم ہے گورنمنٹ نے ہڑتال کو بجبر روکنے کا کوئی حکم نہیں دیا ہے جن لوگوں کو سزائے قیدمحض دی گئی ہے وہ زیادہ تر ان دو ہزار آدمیوں میں سے ہیں جو دس نومبر کو بالفور میں گرفتار کر کے ایام سزائے قید میں کام کرنے کی غرض سے اپنی کانوں کو بھیجدئے گئے تھے کیونکہ جیلخانوں میں کافی گنجایش نہ ہونے کی وجہ سے کانوں کے احاطوں سے عارضی طور پر بطور جیلخانوں کے کام لیا جاتا ہے۔ سزائے تازیانہ کے الزام سے قطعی انکار کیا جاتا ہے گورنمنٹ نے حکم دیدیا ہے کہ جب تک ہندوستانی کسی قانون شکنی کے مرتکب نہ ہوں ہرگز گرفتار نہ کئے جائیں گولی مارنے کا نہ تو اختیار ہی دیا گیا ہے اور نہ کسی کو گولی ماری گئی ہے جب تک قیام امن و امان کے لئے سخت ضرورت نہ واقع ہوگی اسوقت تک نہ وہ روز بروز سختی سے کام نہ لیا جائیگا۔

والکرسٹ ۱۷۔ نومبر۔ مسٹر پالک کو ۳ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

ڈربن ۱۷۔ نومبر۔ پر امن مزاحمت کرنیوالوں کی تائید و ہمدردی اور جنوبی افریقہ کے قانون نوآبادکاران کی مخالفت میں تمام نٹال میں ہندوستانیوں کی ہڑتال عام ہوتی جاتی ہے مزرعلہ نیشکر پر اس کی شدت سختی سے محسوس کی جاتی ہے ہڑتالی گوروں کو دھمکانے کے لئے ایکھ میں آگ لگادیتے ہیں ایک موقعہ پر ۱۵۰ ایکڑ کا کھیت بالکل تباہ ہوگیا۔ اور ہندوستانی پاس کھڑے ہوئے خوشی سے اوچھلتے کودتے اور تالیاں بجاتے رہے

لیڈی سمتھ ۱۸۔ نومبر۔ کل ہندوستانیوں نے ایلانڈس لانگٹے نامی کان میں بھی ہڑتال کردی ان میں سے ۵۰۰ آدمی بعد میں واپس آگئے اور ۹۶ آدمی جو وہاں سے چلے گئے تھے گرفتار کر کے حوالات کردیئے گئے۔ آج شب کو مزید افواج کے آنے کی توقع ہے۔

ڈربن ۱۷۔ نومبر۔ ہڑتال پھیلتی جاتی ہے اور ڈربن کے شمال و جنوب کے کارخانوں تک پہنچ گئی ہے یہاں بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانیوں کے حصۂ کثیر نے دھمکیوں کی وجہ سے کام بند کردیا ہے۔ مثلاً بندرگاہ کے ہندوستانی بیان کرتے ہیں کہ انہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے مگر کام کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

ڈربن ۱۸۔ نومبر۔ ہر طرح امن و امان قایم ہے۔ مگر ہر ایک ہندوستانی فی الحقیقت بیکار ہے۔ ہڑتال جنوبی ساحل تک پہنچ گئی ہے کنیالک کے کارخانۂ اشیاء آتش گیر میں ہندیوں کا حصہ کثیر کام نہیں کرتا۔

لنڈن ۱۸۔ نومبر۔ اخبار ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی متحدہ حکومت کی روش متعلقہ ہندیاں نہ تو دانشمندانہ ہے اور نہ منصفانہ۔ اس نے موجودہ تصفیہ کے فیصلہ میں علانیہ کمزوری دکھائی ہے۔ ممکن ہے کہ مسٹر گوکھلے کو جو تار بھیجا گیا ہے اس میں رنگ آمیزی کردی گئی ہو۔ لیکن اگر اس کا کچھ حصہ بھی صحیح ہو تو یہ بات گورنمنٹ ہند کے اختیار میں ہے کہ وہ ہندیوں کے ساتھ اس بدسلوکی کو صرف ایک لفظ سے بند کردے اور اس صورت میں امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ موصوف وہ لفظ فوراً کہہ دے گی۔

ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ نوآبادی کی حکومت اور رعایا کی طرف سے جبری تدابیر کا سخت اندیشہ ہے جس سے تمام ہندوستان میں آتش ناراضگی مشتعل ہوجائے گی ہندوستانیوں سے سلوک کے متعلق جنوبی افریقہ کا نامۂ اعمال تو نہایت ہی سیاہ ہے اور امپیریل گورنمنٹ کا شاید اس سے کچھ ہی اچھا ہو۔

لنڈن ۱۸۔ نومبر۔ ڈربن سے برٹش انڈین ایسوسی ایشن لنڈن کو ایک برقی پیام موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ حالت سخت نازک ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستانیوں کو خوراک بہم پہنچانے اور امن قایم رکھنے کی مشکلات ہر جگہ روز افزوں ہیں۔ حکومت ہند و امپیریل گورنمنٹ کی عملی مداخلت کی ضرورت ہے ورنہ اس سے بھی زیادہ سختیاں پیش آئیں گی۔ اس تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہندوستانی سزائے تازیانہ سے ہلاک ہوچکا ہے۔

لیڈی سمتھ ۱۹۔ نومبر۔ منیجر کی طرف سے اس امر کا اقرار ہونے پر کہ پولیس اور والنٹیر منتشر کردئے جائیں گے ہندوستانی ایلانڈس لانگٹے نامی کان پر واپس چلے گئے ہیں۔

ڈربن ۱۹۔ نومبر۔ بیان ہے ہر طرح امن و امان ہے کئی ہندوستانیوں کو جو بہ الزام فرار ماخوذ کئے گئے تھے۔ سزائیں نہیں دی گئی ہیں۔ ملکی پولیس ہر طرف سے آرہی ہے اور شہر کی حفاظت کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر کی گئی ہیں سنا جاتا ہے کہ ہندوستانیوں کے ایک جلسہ میں جس کی کاروائی ہندوستانی زبان میں ہوئی لوگوں کو امن قایم رکھنے اور پولیس کو نہ چھیڑنے کی ہدایت کی گئی ہے ساحلی علاقوں میں بالکل اطمینان ہے اور وہاں ہندوستانی اپنی بارکوں میں مقیم ہیں۔

ڈربن ۲۳۔ نومبر۔ کل ۶۰۰ ہندوستانی نٹال کے مزرعوں سے ڈربن میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ۱۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔ لیڈر بھی ان میں شریک تھے۔ ان پر بلا اجازت قصبہ میں داخل ہونے کا الزام قایم کیا گیا باقی آدمیوں کو پولس کی حفاظت میں واپس بھیج دیا گیا۔

دولت عثمانیہ

قسطنطنیہ ۱۹۔ نومبر۔ صدر اعظم۔ انگریزی و روسی سفرا اور سفیر ایران متعینہ آستانہ نے تعین سرحد کا تصفیہ زیادہ تر ایرانی گورنمنٹ کے حق میں ہوا ہے اور اضلاع باذرجان۔ طرزوہ۔ دشت۔ اشنو۔ لاون آدان اور میر یوان اور سرحد کا جنوبی دور افتادہ حصہ جو شط العرب سے روضہ تک پھیلا ہوا ہے سب اوسی کے قبضہ میں رہیگا بجبستہ شط العرب جزیرہ محالہ اور اوس کے متعلقہ ۶ جزیروں کے سوائے باقی سب جزیرے زیر اقتدار دولت عثمانیہ باقی رہے ہیں۔ محمرہ بدستور ایران کے زیر اثر رہے گا اور شیخ رئیس تمام جائداد پر جو ترکی مقبوضات میں واقع ہے قابض رہے گا۔ ایک اور دفعہ میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ شاہ ایران نے اینگلو پرشین آئیل کمپنی کو جو رعایتیں دی ہیں وہ اس علاقہ میں جو دولت

537

فہرست مضامین



فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقۂ تعلیم میں اصلاح کی ضرورت

موجودہ طریقۂ تعلیم آزادی و انتہا پسندی سکھاتا ہے

(۳)

اس مضمون کے پہلے حصہ میں بیان کیا جاچکا ہے کہ مدارس میں چونکہ ماسٹروں کی زندگی فیشن پرست زیادہ ہوتی ہے نیز متمول خاندانوں کے لڑکے اپنے تمول و اعلیٰ لباس کے لحاظ سے چھوٹے طبقات کے لڑکوں کے لئے نمونۂ فیشن بنتے ہیں اس لئے معمولی اور متوسط طبقات کے بچے فیشن میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور ان کے خیالات میں زندگی کو اعلیٰ و آزاد بنانے کا اضافہ ہوتا رہتا ہے کیونکہ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جس نوعیت سے کوئی کسی چیز کی حقیقت سے واقف ہوگا ویسی قسم کے خیالات اوس میں پیدا ہوجائیں گے آجکل کے فیشن پرست لوگوں کا خاصہ یا فطرت یہ ہوگئی ہے کہ کمتر درجہ یا معمولی لباس والے انسان کو ایک حد تک انسان نہیں سمجھا جاتا۔ آزادی۔ نخوت تکبر بڑھ جاتا ہے اور آخر یہ تمام باتیں ایک دن ہمارا خاصہ دشمن ملک و قوم بنا دیتی ہیں۔

وجوہ مذکورہ بالا اس امر پر کافی روشنی ڈالتی ہیں کہ جب تک طریقہ تعلیم میں کافی اصلاح اور پڑھانے والوں کی تربیت کے اسباب میں ضروری و مفید اضافہ نہ ہوگا اوسوقت تک ملک میں اچھے آدمی پیدا نہ ہونگے اور شورش و اسباب شورش کا دفعیہ نہ ہوسکے گا۔

موجودہ طریقہ تعلیم کی خرابیوں کی ذمہ داری ہمارے نزدیک تین چیزوں پر ہے۔

(۱) کتب درسیہ آجکل سررشتہ تعلیم میں جس قدر کتب منظور کی جاتی ہیں اون میں جو باتیں دیکھنے کی ہیں اون پر غالباً نظر غائر نہیں ڈالی جاتی کیونکہ جب ہم ان کتابوں کو دیکھتے ہیں تو بجز لغو قصے کہانیوں اور غیر مفید مضامین کے کوئی کام کی بات اون میں نظر نہیں آتی زبان اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ پڑھنے والے اوس سے کسی خاص قسم کی معلومات حاصل نہیں کرسکتے اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ کمیٹی انتخاب کنندہ یا سررشتہ تعلیم کے ذمہ دار افیسر کتب کی صحیح جانچ کرنے سے پہلے ہی ایک ایسے غیر جائز دباؤ میں آجاتے ہیں جس کی رعایت اون کا فرض ہوجاتا ہے ایسی حالت میں کتب کی عمدگی کا کیا سارٹیفکٹ ہوسکتا ہے اب سے بہت عرصہ پہلے جو کتب سرکاری مدارس میں پڑھائی جاتی تہیں وہ تمام و کمال اخلاق ادب اور معلومات کے لحاظ سے بہت عمدہ اور مفید ہوتی تہیں لیکن اب وہ بات نظر نہیں آتی۔ حال میں اردو کی ایک کتاب جو اسوقت سررشتہ تعلیم صوبجات متحدہ میں پڑھائی جاتی ہے ہماری نظر سے گذری جس میں ہم نے بہت کچھ ورق گردانی کی مگر ایک فقرہ بھی ایسا نظر سے نہیں گذرا جس کے معنی کسی سے دریافت کئے جاسکیں یا جس کے الفاظ بامعنی ہوں۔

(۲) مدرس۔ مدرسوں کا طریقہ تعلیم اس قدر خراب ہے کہ بچے اون سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کرسکتے علاوہ ازیں اون کی معاشرتی خرابیاں اور تمدنی کمزوریاں بجائے خویش اس امر کی ضامن ہوتی ہیں کہ پڑھنے والوں کو اپنا جیسا بنالیں۔

(۳) غیر ضروری علوم و فنون کی زیادتی موجودہ زمانہ میں محکمہ سررشتہ تعلیم ہند نے غیر ضروری علوم و فنون کی کتابیں اس قدر بڑھا دی ہیں کہ ایک طالب علم مشکل سے اون پر نظر ڈال سکتا ہے ان فنون میں سے بعض اس قدر دشوار ہیں کہ طلباء اون کو یاد کرتے کرتے دماغ سے ہاتھ دہو بیٹھتے ہیں۔

اسلئے ہمارا خیال ہے کہ جب تک ان امور کی کافی اصلاح نہ ہوگی اوسوقت تک تعلیم کے وہ حقیقی فائدے جو اوس سے حاصل ہونے چاہئیں حاصل نہیں ہوسکتے۔

ہندوستان اس وقت جس قسم کی تعلیم کو چاہتا ہے اوسی قسم کی تعلیم باشندگان ہند کے لئے مفید ہوسکتی ہے ہندوستان میں ابھی سائنس اور دیگر علوم جدیدہ سے پورے فوائد حاصل کرنے کے سامان نہیں اسلئے ضرورت ہے کہ ہندوستان میں وہ اسباب بہم پہونچائے جائیں جو ان کے معاون ہوں اور یہ امر مسلم ہے کہ صنعت و حرفت سے بہتر اس کا معاون کوئی نہیں اسلئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان میں صنعت و حرفت کے اسکول قایم کرے اور اون ناقابل بچوں کو جو تعلیم سے دلچسپی نہیں رکھتے یا تعلیم اون کے حق میں مضرت رسان ہے صنعتی اسکولوں میں داخل ہونے کا موقع دے صنعت و حرفت کے اسکولوں کی زیادہ ضرورت اس وجہ سے بہی ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کی کمزور حالت اور مالی قلت صرف اسوجہ سے ہے کہ وہ صنعت و حرفت کو چھوڑ کر تعلیم کی جانب متوجہ ہوگئے ہیں اور ناکافی تعلیم کی وجہ اور اوس سے فائدہ نہ اٹھا سکنے کی سبب سے نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے۔

ناکافی تعلیم سے جس قدر ضرر ہندوستان کو پہونچ رہا ہے اوس کی تفصیل اس موقع پر بہت کچھ طوالت کی موجب ہوگی اسلئے ہم مختصراً صرف اس قدر عرض کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو کسی وجہ سے کافی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اور عموماً یہ متوسط اور غریب طبقہ کے بچے ہوتے ہیں تو وہ ذریعۂ معاش حاصل کرنے کے لئے در بدر مارے پھرتے ہیں اگر کہیں کوئی جگہ مل گئی تو فبہا ورنہ چوری ڈکیتی خلاف آئین حکومت استحصال وغیرہ امور اختیار کرکے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بعض جرائم پیشہ لوگوں کی خدمت گذاری اور بعض مخرب اخلاق پیشہ لوگوں کی ملازمت سے زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ امور ہمیں صاف بتلاتی ہیں کہ ملک ان سے بہت کچھ نقصانات اٹھاتا ہے اور اوٹھائیگا۔

نامناسب بغاوت آمیز حرکتوں کا پیہم صدور میں آنا سرکاری کاموں کو نقصان کے متواتر واقعات ملکی انتظامات میں مشکلات کا پیدا کر دینا اگر ان امور کے اسباب و علل پر غور کیا جائیگا تو آسانی سے معلوم ہوجائیگا کہ ناکافی تعلیم ہی اس کا باعث ہوئی ہے اگر اس قسم کی حرکات کرنے والے لوگ کافی تعلیم حاصل کرتے یا کافی تعلیم حاصل کرنے کے وسائل اون کے پاس موجود ہوتے یا گورنمنٹ ہند اون کے لئے کوئی ایسا نصاب بناتی جو اون کی سرکشی کے خیالات آزادی اور خودنمائی کو نہ بڑہنے دیتا تو وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں اشرار اور جرائم پیشہ لوگوں کا اسقدر زور نہ ہوتا۔

اعتراض کرنے والے یہ بیجا اعتراض کرتے ہیں کہ ہندوستان کی سرکاری تعلیم ایک انسان کو اس قابل نہیں بنا سکتی کہ وہ ملازمت کے علاوہ کسی دوسرے صیغہ میں بہی ایک لائق و کامل انسان ثابت ہو بلکہ جب کبھی یہاں کے باشندوں کو دوسرے ضروری علوم و فنون کی حاجت ہوتی ہے تو وہ غیر ممالک کا سفر کرتے اور ایک کثیر دولت صرف کرکے کچھ حاصل کرتے ہیں۔

ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم نہ ہونے کی دو وجہ ہیں ایک تو وہی افلاس جس کا رونا ہندوستان کی قسمت میں ایک صدی سے برابر دیا جارہا ہے اور گورنمنٹ ہند بہی اسکو اچھی طرح محسوس کررہی ہے دوسری وجہ ہندوستانیوں کا مطمح نظر ہے جو ملازمت سے کسی دوسری جانب نہیں ہٹتا ہندوستانیں تعلیم کیا صرف ملازمت سمجھی جاتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہندوستانیوں کی ہمت پست خیالات کمزور اور دل و دماغ بیکار ہوجاتے ہیں کیونکہ جسقدر وقت وہ تعلیم میں صرف کرتے ہیں اور جو علوم وہ حاصل کرتے ہیں ملازمت میں اون سے بہت ہی کم کام پڑتا ہے اور اکثر اوقات تو اونکی کائنات علم کام نہ لینے کیوجہ سے ختم ہوجاتی ہے اور آدہر ترقی کا مدار صرف ملازمت ہوتی ہے۔ اسوجہ سے ضرورت ہے کہ ہندوستانی صنعت و حرفت کی جانب توجہ کریں تجارت اور زراعت کو دیکہیں تاکہ گورنمنٹ اس امر پر مجبور ہوکر اون کی آیندہ نسلوں کو عمدہ و اعلیٰ تعلیم دینے کیلئے کالج قایم کرے صنعت و حرفت اور زراعت کے کاموں میں مدد دے اگر خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہوا اور ہندوستانی خواب غفلت سے بیدار ہوکر علوم و فنون کی تحصیل اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے کی جانب متوجہ ہوگئے تو وہ زمانہ کچھ دور نہ ہوگا کہ موجودہ طریقہ تعلیم سے جو خرابیاں آجکل پیدا ہورہی ہیں یا ہوچکی ہیں وہ رفع ہوجائیں گی اور ہندوستان بہت جلد ایک ترقی یافتہ حقیقی معنی کے اعتبار سے متمدن اور ایک کامیاب ملک بن جائیگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہماری تعلیم کو عمدہ بنانے میں مزید کوشش سے کام لیگی اور جس نقطۂ خیال پر وہ کام کررہی ہے اوسکو صحیح معنی میں عملی طور سے دکہلائیگی تاکہ

مذہب میں سادگی

نمبر (۱)

گذشتہ ہفتہ تلغرافات کے کالموں میں لارڈ ہیڈلے کے مشرف باسلام ہونے کی خبر لکھی جاچکی ہے لارڈ موصوف نے اسلام قبول کرنے کے بعد مذہبی سادگی پر ایک پرمغز مضمون مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو میں لکھا ہے جس میں اسلام کی سادگی پر نہایت قابلیت سے بحث کی ہے مضمون مذکور اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان شوق سے اوسے مطالعہ کرے قبل اس کے کہ ہم مضمون مذکور کا ترجمہ درج کریں لارڈ موصوف کے مختصر حالات لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔

لارڈ ہیڈلی کا پورا نام "چارلس مارک ایلنس ہیڈلے" ہے آپ برطانیہ کے ایک قدیم خاندان کے معزز رکن ہیں۔ لارڈ ہیڈلے اپنے خاندان کے چوتھے لارڈ ہیں اور ہاؤس آف لارڈز میں بیٹھنے کا حق رکھتے ہیں آپ ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے آپ پہلے فوج میں کپتان اور لائٹ ہارس ایچ اے سی کے کمانیر تھے پھر چہارم بٹالین نارتھ منسٹر فیوزیلیرس میں کرنیل اور کمانڈنگ افسر رہے۔ آپ کی جائداد اور جاگیر نہایت اچھی ہے مشاغل علمیہ اور مردانہ کھیلوں سے آپ کو زیادہ دلچسپی ہے لارڈ موصوف مذکورۃ العنوان سرخی سے اسلام کی سادگی کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر فرماتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اس ملک (انگلستان) کی حکومت کو اکثر اوقات مذہبی جماعتوں کے مطالبات سے بہت زیادہ تنگ اور زچ ہونا پڑتا ہے "چرچ آف انگلینڈ" "رومن کیتھولک چرچ" "نن کنفرمسٹ" وغیرہ جس قدر مذہبی فرقے ہیں ان سب کا خیال (حکومت کو) رکھنا پڑتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب فرقے ایک خاص اقتدار رکھتے ہیں اور سب کو ہر وقت اپنی ترقی اور قوت کی فکر رہتی ہے۔

مذہب اسلام میں ایسا کوئی فرقہ نہیں جو دنیاوی قوت کو تنگ کرنیوالا ہو اسلام اس قسم کی تنگ خیالی اور ناپاک مطالبات سے بہت کچھ ارفع واعلیٰ ہے حضرت پیغمبر اسلام کا ہر سچا مطیع وخادم منصب کے متعلق کسی قسم کے معاوضہ کو حاصل کرنا بہت برا اور اپنے کو اوس سے اس قدر برتر سمجھتا ہے جیسے کہ آفتاب کی روشنی غول بیابانی کی روشنی سے برتر ہے۔

اسلام میں نہ تو کوئی ایسا پوپ ہے جو بڑی تنخواہ پاتا ہو اور نہ ایسے بشپ ومنسٹر جو دولت کے بھوکے ہوں یا اون کے لئے دولت کی ضرورت ہو کیونکہ خدا خود اس کلیسائے روحانی کا سردار ہے۔

یہ امر کسی شک وشبہ کے قابل نہیں ہے کہ عیسائیت کے ارکان دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں اور اپنی زندگی کا نصب العین انہوں نے صرف دنیاوی مفاد کو بنا رکھا ہے جس کے مقابلہ میں وہ پسندیدہ روحانی آرزوں کو قربان کردیتے ہیں اس امر میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں ہے کہ عیسویت کا بہت زیادہ حصہ اتوار کے دن کو گرجا میں لباس فاخرہ کی نمائش کرنے اور دوست واحباب سے فضول باتیں بنانے کا ذریعہ سمجھتا ہے عیسویت میں جنت کا بھی تذکرہ ہے جو دولت کی طرح اسی طریقہ پر حاصل ہوسکتی ہے جس طریقہ پر کہ ایک تماشہ گاہ میں جگہ حاصل ہوجاتی ہے۔

عیسائیت کے عقائد کا کثیر حصہ ازمنہ وسطیٰ کے اوہام باطلہ کا اثر ہے ان عقاید کا حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علی نبینا علیہم الصلوۃ والسلام کی تعلیم سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ تیسری اور پانچویں صدی میں جبکہ تمام یورپ جنگلی اور خونخوار اقوام کی آماجگاہ بنا اور کشت وخون کی گرم بازاری رہتی تھی یورپ کے حکمران ایسے لوگ ہوتے تھے جو تلوار اور تیر چلانے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ان حکمرانوں کو اپنی ضروریات تعلیم وتربیت اور انتظام کے لئے کلرکوں یا محرروں سے کام لینا پڑتا تھا۔ اور یہ محرر چونکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتے تھے اسلئے ان کے ہاتھوں سے انتظامات اچھی طرح ہوتے تھے وقتاً فوقتاً یہ لوگ واقعات بھی لکھا کرتے تھے۔

یہ محرر یا کلرک بتدریج کارخانوں وغیرہ میں بہت زیادہ اقتدار حاصل کرتے رہے اور اپنے اقتدار کو بڑہانے کے لئے انہوں نے شعبدہ بازی اور دوزخ وردناک عذاب سے لوگوں کو مرعوب بنانا شروع کیا آخر یہ تمام باتیں سادہ لوح لوگوں کی بدولت آہستہ آہستہ مذہب میں داخل ہوگئیں۔ ان محرروں نے اپنی چالاکی سے مذہب کے چند اصول وقواعد ایسے بھی مقرر کردیئے جن سے ایک بڑی دولت اور جاگیر حاصل ہوتی تھی یعنی یہ کہ نجات کامل انسان کو اوسوقت تک حاصل نہیں ہوسکتی ہے جبتک کہ وہ گرجا کے لئے ایک بڑی مالی قربانی نہ کرے اس تدبیر سے ان کے ہاتھوں میں بڑی دولت اور جاگیر آئی اور اوسیوقت سے انہوں نے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کردیا اوسوقت سے لیکر اب تک ان لوگوں کی تمام مذہبی خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور ان کو بڑے بڑے اختیارات حاصل ہوگئے ہین۔

حضرت محمد (صلعم) نے مسیح علیہ السلام کے چھ سو سال بعد پیدا ہوکر ان تمام خیالات وعقائد کو مٹا دیا اور اون تمام مراسیم وتکلفات کا جو جزو عیسویت ہوگئی تھی فسخ وتمسخ کردیا حضرت محمد صلعم نے صاف الفاظ میں بتا دیا کہ بندہ اور خدا کے درمیان تعلق قایم کرنے کے لئے کسی بشپ پوپ اور منسٹر کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قانون شریعت خواہ کیسا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو مسیح علیہ السلام کی نصیحتیں کتنی ہی پاکیزہ اور حلم وعفو آمیز ہوں لیکن یہ اعتراف ضرور کرنا پڑتا ہے کہ حضرت محمد صلعم کی تعلیم نہایت سادہ ہے اور اوس میں ایسی دلنشین حکمتین موجود ہیں جن سے عبد ومعبود کے درمیان ایک مستحکم تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور تمام رکاوٹیں دور ہوجاتی ہیں قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات ان لوگون پر بالکل صادق ومنطبق ہیں جو انسانون کو اپنی نجات کا ذریعہ قرار دیتے ہین۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (س التوبہ پ ع ۵)

خدا کے سوا اپنے احبار ورہبان اور مسیح بن مریم کو خدا بنا یا۔ حالانکہ اون کو یہی حکم ہوا تھا کہ واحد خدا کی عبادت کرین۔ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اون کے شرک سے وہ پاک ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

مومنو احبار ورہبان میں سے اکثر لوگ لوگون کا مال ناحق کہاتے اور لوگون کو اوس راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اوسکو خرچ نہیں کرتے تو انہیں دکھہ دینے والے عذاب کی بشارت سنا۔

عیسویت پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ حقیقتاً پولوس کا ہی مذہب نہین ہے پولوس نے عیسویت میں بہت کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ اور وہ ایک ایسا مجموعہ بن گیا ہے جس میں مختلف قسم کی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو ایک دوسری کے بالکل ضد ہیں اکثر لوگون نے پولوس سے بھی اختلاف کیا ہے غرض عیسویت میں کسی جگہ بھی اتفاق نہیں۔ بخلاف اس کے اسلام میں خدا کی نسبت ایک سچا عقیدہ ہے اور پیروؤں کا خیال خدا کے ازلی وابدی ہونے مین بالکل یکسان ہے۔ اسلام کا خدا اوس کے بندون کی تمام روحانی خواہشات کو پورا کرسکتا ہے کوئی دوسری ذات وحدانیت میں اوس کے شریک نہیں وہ واحد بالذات ہے اور اپنے تمام اوصاف میں یکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان باوجود عقل ودانش رکھنے کے اس معاملہ میں ایسا بیوقوف بن گیا ہے کہ پیری مریدی میں اپنی نجات سمجھتا ہے خدا ایک مبارک ہوا کی مانند ہے جس سے تمام بنی نوع انسان یکسان فائدہ اٹھاتے ہیں اور کسی کو بھی اوس سے فائدہ اٹھانے میں کسی وسیلہ کی ضرورت نہین ہے۔

جو لوگ مخلوقات کو کسی ایسے راستہ پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں جو تاریک ہے اور جس میں گمراہی کے سوا کچھ نہیں پایا جاتا وہ صرف اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں اور اس قسم کے خلاف اعتقادانسانی راہ پر لوگون کو چلا کر بڑی دولت حاصل کرتے اور انعامات پاتے ہین۔

اس مضمون کے لکھنے سے میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ سے عیسائیت کے کسی خاص فرقہ کا رد کیا جائے اور نہ یہ مقصد ہے کہ اسلام کی صداقت اور خوبصورتی کو جو میرے خیال مین اون ہر ایک قسم کے اعتراضات سے مبرا ہے جو دوسرے مذاہب پر عائد ہوتے ہیں دکہایا جائے بلکہ غرض یہ ہے کہ اگر یہ امر ثابت ہوجائے کہ اسلام کی تعلیم پیر پرستی وغیرہ سے پاک ہے اور اوس میں دنیاوی مفاد وخواہشات کا ذکر بھی نہیں ہے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اگر ایسے پرامن مذہب کو عام طور پر قبول کرلیا جائے تو اس سے قوم یا ملک کی حکومت بہتر سے بہتر ہوسکے گی اگرچہ برطانوی حکومت کا ایسے حالات کی موجودگی میں اسلام کے ماتحت آنا ناممکن معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی تکمیل کی ایک بڑی خواہش رکھی جاتی ہے۔

یہ امر دیکھکر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ دنیا مین جسقدر مظالم اور خون ریزانہ کارروائیاں ہوتی ہیں۔ اون کا الزام تمام وکمال مذہب پر لگایا جاتا ہے اسلئے کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا مذہب میسر آسکے جو تمام بنی نوع انسان کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں یکسان بنادے تھوڑی دیر کے لئے یہ امر فرض کرلیجئے کہ برطانیہ کا ہر ایک شخص صدق دل سے اسلام قبول کرے تو حکومت کرنا نہایت آسان ہوجائے۔ (اگرچہ یہ ایک وہمی خیال ہے) کیونکہ (اسلام قبول کرلینے کی حالت میں) نہ تو باشندگان برطانیہ کو مختلف امور کی جانب توجہ منعطف کرنی پڑے گی نہ منکرین کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اور نہ حصول بہشت کے لئے بڑی دولت خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مذہب سادگی سے معمور ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ غیر مسلم لوگوں کی دست اندازیوں نے اللہ تعالےٰ کے اون پاک الہامات میں جو اولی الذکر انبیاء کے مذہب سے متعلق تھے بہت کچھ خرابی پیدا کردی جس سے آج بہت کچھ خلجان اور ابتلا ہورہا ہے۔

شذرات

قصبہ نیوان ریاست بوندی میں مسجد پر ہندوؤں کا قبضہ

یہ خبر بہت کچھ رنج اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ریاست بوندی کے قصبہ نیموان میں مسلمانوں کی ایک قدیم عبادتگاہ پر ہندوؤں نے قبضہ کرلیا ہے اور مسجد میں اذان و نماز بند کردی گئی ہے واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ریاست بوندی کے دربار میں ایک جینی مہاجن مسلمانوں کی بدقسمتی سے سکرٹری مقرر ہوگئے ہیں جن کی مدد یا قوت سے قصبہ مذکور کے جینیوں نے مسجد میں اذان و نماز کو رد کردیا ہے یہ مسجد ایک پرانی مسجد ہے جس میں مسلمان ہمیشہ سے اذان دیتے اور نماز پڑھتے چلے آئے ہیں اور کبھی ہندوؤں نے انہیں زحمت اندازی نہیں کی ہے۔

مسجد پر ہندوؤں کا بیجا مخالفانہ قبضہ ہونے پر قصبہ نیموان کے مسلمانوں نے دربار بوندی میں عرضیاں دیں لیکن افسوس ہے کہ سکرٹری صاحب کے سامنے کسی کی بھی پیش نہ گئی آخر مجبور ہوکر مسلمانوں نے کرنیل سی ایچ پریچرڈ صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ کی خدمت میں استغاثہ کیا لیکن چونکہ آپ کا تبادلہ ہوچکا تھا اسوجہ سے وہان بھی ناکامی ہوئی۔

ہر طرف سے ناکامی ہونے پر شیخ منہو صاحب جن کے دادا نے مسجد کو بنایا تھا اجمیر اور لکھنؤ کی مسلم سبھاؤں کو توجہ دلائی مگر باوجود مکرر یاد دہانی کے وہان سے بھی کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

واقعہ مذکورہ بالا ایک معمولی کا بیان ہے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ہمارے لئے اس سے زیادہ کوئی واقعہ رنجدہ نہیں ہوسکتا ہندو ایک طرف تو ہمیں [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] چھوڑ دیں اور دوسری جانب ہماری عبادت گاہوں اور مراسم مذہبی کو ملیامیٹ کرنا چاہتے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ہندوستان چھوڑکر جس طرف چاہیں نکل جائیں اور ہندوستان کا میدان صرف ہندوؤں کے ہاتھ رہے۔

کیا ہندو بتلا سکتے ہین کہ اگر مسلمانوں نے ہندوستان کو چھوڑ دیا تو وہ بذات خود ہندوستان پر قبضہ کرنے کا خیال جو اون کے دماغ میں مدت سے ہے۔ اسے پورا کرسکتے ہیں یا ہندوستان کے چپہ چپہ سے فوائد حاصل کرنے کی اون میں قابلیت ہے اگر وہ اس قابل ہیں اور ہندوستان کے جزو کل تمام امور کا نظم و نسق اون کے ہاتھوں سے برقرار رہ سکتا ہے تو وہ کم ازکم عملی طور پر اس کا کچھہ حصہ دکھائیں اور اس کے بعد اس قسم کے جبر و استبداد پر نظر ڈالیں۔

اس معاملہ میں ہمیں سب سے زیادہ شکایت اپنی انجمنوں سے ہے جن کے کام کرنے والے ایک اعزازی ڈگر حاصل کرنے کے لئے تو اپنی قابلیت اور کوشش کو انتہائی درجہ تک پہنچا دیتے ہین لیکن حقیقی اور ضروری کاموں کی جانب باوجود توجہ دلانے کے بھی توجہ نہیں کی جاتی سلف گورنمنٹ کا مطالبہ بجا سہی۔ لندن مسلم لیگ مرکزی لیگ کے تابع سہی لیکن پہلے کام کرنے کے وسائل یا کام کی جانب بھی تو خیال ہونا چاہیئے اگر مسلم لیگ حقیقتاً مسلمانان ہند کی واحد پولیٹیکل انجمن ہے تو اوس کے اراکین کا مسجد مذکور کے معاملہ میں سرد مہری برتنا نہ صرف تعجب خیز بلکہ بہت کچھہ افسوس انگیز بھی ہے۔ ہم جب تک باتیں بناتے رہیں گے ہماری زندگی کبھی تاریکی سے نہیں نکلے گی لیکن جب کام کرینگے اوس وقت ابتہ کچھ فائدہ کی امید ہے خدا ہم کو عمل کی توفیق دے۔ اور ہم میں سے نفسانی کا ناپاک مادہ دور فرمائے۔

لندن مسلم لیگ کے متعلق ناگوار جھگڑا

مسٹر وزیر حسن اور مسٹر امیر علی کی اوس خط و کتابت کو دیکھتے ہوئے جو لندن میں باہمی ہوئی ہے ایک معتدل زندگی بسر کرنیوالا شخص اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مسٹر وزیر حسن نے اگرچہ دانستہ مسٹر امیر علی کی ذات پر کوئی حملہ نہیں کیا لیکن اون کا مطالبہ اور طریق خطاب مسٹر امیر علی کی وجاہت وقعت اور منصب کے منافی تھا مسٹر امیر علی میں خواہ کیسی ہی کمزوریاں ہوں لیکن وہ مسلمانان ہند کے ایک قابل لیڈر ہین اور گورنمنٹ برطانیہ اون کی بہت زیادہ وقعت کرتی ہے۔

مسٹر امیر علی ایک تجربہ کار شخص ہیں اور اون کی ذات سے مسلمانان ہند کے حقوق کا تحفظ جس عمدگی سے ہوسکتا ہے اوسکی مثال مشکل سے دوسری ذات میں مل سکتی ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر امیر علی اور سر آغا خان کا استعفیٰ مسلم لیگ سے ایک بہت بڑے قومی نقصان کا موجب ہوگا یہ بالکل صحیح ہے کہ والیان ریاست یا تمام متمول لوگ قوم کے لیڈر نہیں ہوتے لیکن ناتجربہ کار افراد قوم کا یہ کام نہیں ہے کہ قوم کے بزرگوں یا مددگاروں کی عزت پر حملہ کریں مسٹر امیر علی کے استعفیٰ سے متاثر ہوکر نواب صاحب رامپور وغیرہ نے بھی علیگڈہ کالج سے استعفیٰ دیدیا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہماری قوم میں اعتدال سے تجاوز کسی طرح مفید نہیں بلکہ بہت کچھہ مضر ہے نواب صاحب رامپور اور راجہ صاحب جہانگیرآباد اگرچہ ہمارے پولیٹیکل لیڈر نہیں ہیں لیکن انکی مالی امداد قوم کے بہت سے کاموں کو فروغ دے رہی ہے ہمارا خیال تھا کہ مسٹر محمد علی کا وفد لندن جاکر ملک و قوم کی کوئی مفید خدمت انجام دیگا لیکن افسوس ہے کہ ہمارا یہ خیال بالکل غلط ثابت ہوا اور مسٹر امیر علی سے وفد کا جھگڑا کرنا اس امر کا منتج ہوا کہ نہ صرف انگلستان کے اخبارات وفد کے خلاف ہوگئے بلکہ ذمہ دار افسران برطانیہ نے اون سے ملاقات کرنے سے بھی انکار کردیا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر محمد علی وغیرہ کا وفد مسلمانان ہند کو کچھہ فائدہ پہونچانے کے بجائے نقصان رساں ثابت ہوا۔

اعتدال ایک ایسی شاہراہ ہے جسپر کسی کا پاؤں کی ٹھوکر نہیں لگتی لیکن افسوس ہے کہ ہمارے نوجوان اس شاہراہ سے بہت دور ہوتے جاتے ہین اور قوم ان سے نقصان اٹھارہی ہے۔ کاش یہ لوگ غور کریں اور صراط مستقیم سے دور نہ ہون تاکہ ان کا خالص قومی جوش قوم کو فائدہ رساں ثابت ہو اور وہ تمام کمزوریاں دور ہوجائیں جو قوم کو پستی میں گرائے ہوئے ہین۔

قسطنطنیہ میں ایک مفید انجمن کا افتتاح

۸۔ نومبر کے مشہور روزنامہ مصری معاصر الشعب کے دیکھنے سے یہ مسرت انگیز خبر معلوم ہوئی ہے کہ قسطنطنیہ میں پرنس یوسف عزالدین ولی عہد سلطنت عثمانیہ کی سرپرستی میں ایک مفید انجمن کا افتتاح ہوا ہے جس کا نام " انجمن اسلامیہ خیریہ " ہے۔

اس انجمن کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ ترکون میں علمی مذہبی تجارتی اور تمدنی قابلیت پیدا کی جائے تاکہ وہ ترک جو اب تک صرف فوجی اور جنگی کاموں میں مصروف رہتے ہیں تجارتی اور صنعتی امور میں بھی حصہ لیں اور علوم و فنون کے میدان میں دوسری اقوام کے دوش بدوش ہوکر ترقی حاصل کریں۔

جنگ بلقان میں ترکون پر جو مصیبت نازل ہوئی تھی اوس سے اگرچہ اونہیں بہت کچھہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن ساتھہ ہی اون کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں اور زمانہ نے اونہیں ایسا کی مرتبہ ایسا دل نشین سبق پڑھایا ہے کہ وہ مدۃ العمر بھی اوسکو نہ بھولیں گے چنانچہ اوسی عبرت آموز سبق سے متاثر ہوکر اونہوں نے ترقی کی جانب حرکت شروع کردی ہے اور انجمن اسلامیہ خیریہ قایم کرکے اپنے تمدنی تنزل کو رفع کرنا چاہتا ہے خداوند تعالیٰ اون کی مدد کرے اور اون کے کاموں میں برکت عطا فرمائے۔

معاصر مذکور کا بیان ہے کہ انجمن مذکور تمام ممالک عثمانیہ میں مختلف قسم کے مدارس قایم کرے گی۔ جن میں صنعت و حرفت تجارت اور زراعت کی تعلیم دیجائے گی۔ تاکہ ترک صنعت و حرفت کے کارخانے قایم کرین تجارت اور زراعت میں حصہ لیں اور ان کی بدولت اپنی مالی کمزوریوں کو دور کرکے جلد ایک متمول قوم بن جائیں۔ اگر یہ انجمن کامیاب ثابت ہوئی اور ترکوں نے اپنے ملک کے قدرتی سرچشموں اور زرخیز زمینوں سے فائدہ اٹھایا تو یقین ہے کہ بہت جلد وہ اپنی کمزوری کو ایک ایسی قوت سے بدل لیں گے جو اونہیں دنیا کی بہترین قوموں میں صدر کی جگہ دے گی خداوند تعالیٰ اون کے حوصلوں اور ارادوں میں برکت دے تاکہ وہ کامیاب طریقہ پر اپنے کاموں کو چلانے میں دشواریوں سے محفوظ رہ سکیں۔

مسٹر رابندر ناتھ ایک مشہور بنگالی شاعر کا اعزاز

مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور بنگال کے ایک مشہور شاعر ہین جو انگریزی میں بے مثل اشعار لکھتے ہین حال میں آپ کو " نوبل پرائز " عطا کیا گیا ہے جو ایک گرانقدر انعام ہے اور جس کی تعداد ۸ ہزار پونڈ (ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ) ہے یہ انعام سوئڈن کے ایک مشہور مخیر کی جانب سے ملا ہے جس نے علم ادب کے لئے پانچ انعام قایم کئے تھے مسٹر رابندر ناتھ کو جو انعام ملا ہے وہ ان انعامات میں سے درجہ اول کا انعام ہے۔

مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا ایک غیر زبان کے فن شعر میں اس قدر کمال حاصل کرنا کہ اہل زبان کے مقابلہ میں درجہ اول کا انعام حاصل کیا اس امر کا مظہر ہے کہ ہندوستانی اگر کوشش کرین تو ہر ایک علم و فن میں بے مثل قابلیت حاصل کرسکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ عسرت اور بے توجہی دو ایسی چیزیں ہیں کہ ہندوستانیوں کو بیکار بنائے ہوئے ہیں اور وہ ابتک ان کی بدولت اقوام عالم میں سب سے پیچھے رہے ہین۔

مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے اس اعزاز پر ہز ایکسلنسی حضور والیسرائے بہادر نے پیام مبارکباد بھیجا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں آپ کو علم ادب کے لئے " نوبل پرائز " کے حصول پر تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہون آپکے سبب سے ہندوستان کو بڑی عزت حاصل ہوئی ہے۔ مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند اور لارڈ کارمائیکل نے بھی مبارکبادی کے پیام بھیجے ہیں مسٹر رابندر ناتھ کی ادبی قابلیت پر ہندوستان کو فخر ہے۔ اور ہم اون کی اس اعزاز پر تہہ دل سے اون کو مبارکباد دیتے ہین۔

افادہ

نواب حاجی محمد اسماعیل خانصاحب جنوری ۱۹۱۴ء سے ایک ماہوار رسالہ افادہ نام سے نکالنے والے ہیں جس کا پہلا نمبر بطور نمونہ نومبر میں شائع ہوکر ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچا ہے۔ اس رسالہ میں پولیٹیکل اور تعلیمی مسائل پر خاص طور سے بحث کیجائے گی سوشل۔ مارل اور تاریخی مضامین بھی درج

ہونگے یہ رسالہ جیساکہ اوس کے سرورق سے معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی قابلِ ستائش ہے عمدہ ولیوری نقش لگایا گیا ہے۔

حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب ہندوستان کے ایک مشہور اہلِ قلم ہیں آپ کے مضامین کا بیشتر حصہ ملک و قوم کے لئے بہت زیادہ مفید و کارآمد ثابت ہوا ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ افادہ ملک و قوم کے لئے حقیقتاً افادہ ہی ثابت ہوگا۔

آگرہ جیسے شہر میں جو عرصہ تک ہندوستان کا دارالسلطنت رہا ہے اس قسم کے رسائل کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ حاجی صاحب کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور افادہ دیر تک ملک و قوم کی خدمت میں مستعد رہے رسالہ کی پالیسی کیلئے حاجی محمد اسماعیل خانصاحب کا نام نامی کافی ہے کیونکہ ملک اون کے خیالات سے پورے طور پر آگاہ ہے۔

رسالہ حجم دو جزو (۳۲) صفحہ کا ہوگا اور دو روپیہ سالانہ قیمت میں حاجی صاحب سے سول لائنس آگرہ کے پتہ پر ملیگا۔

انسداد بغاوت کیلئے ایک انوکھی تجویز

یورپ کے بعض متعصب افراد ہندوستان کے متعلق وقتاً فوقتاً ایسی انوکھی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں جو کبھی جامہ عمل نہ پہنا سکیں ... ایسی انوکھی تجاویز پیش کرتے رہتے ہیں جو کبھی جائیں نہ اٹھائی جائیں۔ چنانچہ حال میں ڈاکٹر ویلڈن ایک ممتاز پادری نے گورنمنٹ ہند کو مشورہ دیا ہے کہ ہندوستان میں بغاوت کے مادہ کا استیصال کرنے کے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ سرکاری و امدادی اسکولوں میں عیسویت کی تعلیم دی جائے کیونکہ انگریزی تعلیم بغیر عیسویت کی تعلیم کے بہت کچھ خطرناک ہے۔

ڈاکٹر مذکور کا خیال ہے کہ ہندوستان میں بغاوت پیدا ہونیکا بڑا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند اہل ہند کے مذہبی معاملات میں دخل انداز ہونا اپنی پالیسی کے خلاف تصور کرتی ہے۔ اگر گورنمنٹ ہند اہل ہند کے مذاہب میں دخل انداز ہو تو بغاوت کا بالکیہ انسداد ہوجائے۔

ڈاکٹر ... ہندوستان کی نسبت خواہ کیسی ہی عمدہ تجویز ... خیال کی بنا پر پیش کرکے ہندوستانیوں کو ... لیکن گورنمنٹ ہند اون کی تجویز ... نہیں ہوسکتی۔ کیا ڈاکٹر صاحب بتلا سکتے ہیں کہ جو نسخہ اونہوں نے ہندوستان کی بغاوت کے انسداد کے لئے تجویز کیا ہے کیا یہی نسخہ وہ دولت عثمانیہ کے مسیحیوں کے لئے تجویز کرسکتے ہیں کیونکہ اسباب و علل دونوں کے اون کے خیال کے مطابق ایک ہی سے ہوسکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے خیال میں مسیحیت بغاوت سے پاک ہے لیکن اس کی حقیقت لارڈ ہیڈلے کے مضمون "مذہب میں سادگی" کے مطالعہ سے پورے طور پر واضح ہوسکتی ہے جو آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔

معزز معاصر ہندوستانی ڈاکٹر صاحب کے خیال پر اون سے یہ بجا استفسار کرتا ہے کہ ہوم رول کے خلاف السٹر نے جو بغاوت شروع کی ہے اوس کا سبب اون کے نزدیک کیا ہے۔

ایک امریکن لیڈی کا حیرت انگیز افسانہ

مس سٹاپس امریکہ کی ایک عورت نے گذشتہ ایام میں افریقہ کے علاقہ کانگو کا جو فرانس کے ماتحت ہے سفر اختیار کیا تھا لیڈی مذکور بیان کرتی ہے کہ وہاں کی تمام آبادی آدم خور حبشیوں سے معمور ہے اس سفر کے سفرنامہ میں یہ لیڈی لکھتی ہے کہ مجھے اس سفر میں آدم خور انسانوں یا دیو سیاہ فرقہ کی عادات و خصائل کا مزہ بھی چکھنا پڑا۔ جس وقت میں اس علاقہ میں پہنچی عوام سے لیکر خواص تک کا یہ عالم تھا کہ مجھے دیکھنے کے لئے گرے پڑتے تھے وہاں کے بادشاہوں نے جنکی صورت مجھے آبنوسی کندہ سے بھی زیادہ سیاہ معلوم ہوتی تھی مجھ سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

شادیوں کی درخواست کے متعلق ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جنگل کا ایک بادشاہ جس نے میری خوبصورتی کی تعریف سنی تھی افتان و خیزان میرے پاس پہونچا میرے گورے گورے رنگ کا اثر اوس پر اتنا زیادہ پڑا کہ دیکھتے ہی دیوانہ و شیدا بن گیا اوس نے مجھ سے شادی کی درخواست کی اور میری خدمت میں بہت سے تحایف (چاقو۔ اور مختلف قسم کے باجے) پیش کئے جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہاں کے لوگوں کا یہ قدیمی دستور ہے کہ جس کو اپنی بیوی انتخاب کرتے ہیں اوس کو تحفہ تحایف دیتے ہیں۔ میں ایک عجیب کشمکش میں تھی اور سوچ رہی تھی کہ کیا کروں اور کس طرح اس دیو سیاہ کو ٹالوں اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ اس شخص کے بارہ بیویاں ہیں یہ حیلہ ہاتھ خوب آیا اور میں نے کہا کہ مجھے تمہاری درخواست قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے لیکن ہمارے ملک میں تیرہ کا عدد منحوس ہوتا ہے اور میں تمہاری تیرھویں بیوی ہونگی اس لئے یہ میرے لئے نحوست کا باعث ہوگا یہ سنکر اوس نے جواب دیا کہ اس کی کچھ پروا نہ کرو اگر تم کہو تو میں بارھویں بیوی کو ابھی کچا کھا جاؤں اور پھر تمہیں سب کی ملکہ بناؤں لیکن میں نے اس سے انکار کردیا۔ اور جب میرے انکار کا سلسلہ زیادہ بڑھ گیا تو لوگوں نے میرے انکار کو میری نزاکت پر محمول کیا ایک حبشی نے آکر مجھے خوشخبری سنائی کہ اپنی نزاکت کا خیال نہ کرو میں آپ کو اور بیویوں کی طرح بات کی بات میں موٹا کرسکتا ہوں۔ یہاں کا دستور یہ ہے کہ جب کسی نوعمر لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے تو اوسے ایک قفس میں بند کرکے کیلا اور آم کھلاکر موٹا کرلیتے ہیں اور وہ اس قدر موٹی ہوجاتی ہے کہ اوس سے چلنا دشوار ہوجاتا ہے اور یہ وہاں کے حسن میں داخل ہے۔

غرض ہمارے عاشق صاحب نے بھی مجھے حسین بنانا چاہا اوس نے میری حالت کو دیکھکر یہ سمجھ لیا تھا کہ میں اوسکی بیوی بن گئی چنانچہ اوس نے اپنے تمام علاقہ میں مشہور کردیا کہ میں اوسکی بیوی ہوں لوگ سُن سُن کر میرے پاس آنے لگے اور طرح طرح کی چیزیں لاتے مجھے ان وحشیوں سے سخت نفرت تھی اور ان کی حرکتوں پر ہنسی آتی تھی۔ غرض بڑی مشکل سے جان بچائی اور صاف بچکر نکل آئی۔

شیخ سنوسی کی خدمت میں اطالوی وفد کی حضوری

معزز مصری معاصر الشعب کے نام طرابلس الغرب سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

ایک خونریز معرکہ ہونے کے بعد جس میں اطالویوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ایک اطالوی وفد جسمیں علماء بھی شریک تھے اور جس کا سرگروہ ایک مسلمان تھا حضرت شیخ سنوسی مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہایت ادب کیساتھ اپنی حکومت کی طرف سے عرض کیا۔ کہ

حضور ممدوح جنگ و جدل کو روکدیں اور اطالوی حکومت کی حفاظت میں آرام سے اپنی زندگی بسر کریں اطالوی حکومت اس کے معاوضہ میں اونہیں حسب ذیل مدد و اختیارات دیگی۔

(۱) کفرہ اور جغبوب میں تمام علاقوں پر اون کی حکومت تسلیم کی جائے گی۔

(۲) ایک معقول پنشن اطالوی حکومت سے اونہیں ہمیشہ ملتی رہیگی۔

(۳) تیس لاکھ روپیہ نذرانہ کے طور پر اون کی خدمت میں پیش کیا جائیگا شیخ سنوسی نے وفد کی معروضات کو سنکر اون کی خواہش کو نفرت و حقارت کے ساتھ مسترد کردیا اور فرمایا کہ اب سے پہلے بھی مجھ سے اسی قسم کی شرائط صلح کی درخواست کیگئی تھی لیکن میں چونکہ قوم و ملک فروش نہیں ہوں اس لئے میں نے منظور نہیں کیا اگر مجھے قوم فروشی منظور ہوتی تو میں اپنے حجرہ سے نکل کر میدان جنگ میں نہ آتا۔

اس کے بعد آپ نے علماء کو مخاطب کرکے فرمایا کہ کیا تم اس امر پر راضی ہو کہ میں مسلمانوں کا جان و مال۔ ملک و منال اور عزت و عصمت کو اطالوی دشمنوں کے سپرد کردوں۔ تم لوگ یاد رکھو اور خوب ذہن نشین کرلو کہ میں لڑوں گا اور اوس وقت تک لڑوں گا جبتک کہ میرے پاس ذخیرہ حرب موجود ہے اور جب یہ ختم ہو جائیگا تو شب خون۔ اور بلوے کے ذریعہ اطالویوں کو تنگ کردوں غرض ہم اوسوقت تک برابر کوشش کرتے رہیں گے جبتک کہ اطالوی ہمارے آبا و اجداد کے مکانات خالی نکردیں۔

تقریر کے آخر میں شیخ ممدوح نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کی آزادی کو کبھی فروخت نکروں گا۔ اور جب تک دم ہے جنگ سے باز نہ آؤنگا۔ دوران تقریر میں شیخ ممدوح نے، اس شریفانہ مقصد کی مخالفت کرنیوالوں کو غدار، اور ملک فروش کے خطابات سے یاد کیا۔ اطالوی وفد جب شیخ سے مایوس ہوگیا تو صرف چار ماہ کی عارضی صلح کے لئے درخواست کی مگر شیخ ممدوح نے اوسکو بھی مسترد فرمادیا اور ارشاد کیا کہ میں نے صلح کرنے سے اوسوقت تک کے لئے انکار کردیا ہے جب تک کہ پاک سرزمین طرابلس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی اطالویوں کے قبضہ میں رہیگا۔

اطالوی وفد کئی روز تک شیخ ممدوح کیخدمت میں حاضر رہا اور آخر یہ دیکھکر کہ شیخ ممدوح ایک انچہ زمین کے لئے بھی لڑنے کو تیار ہیں مایوس ہوکر واپس چلا گیا۔

بخشی جنتری

کلکتہ کی مشہور تاجرانہ بخشی جنتری بابتہ ۱۹۱۴ء چھپ کر شائع ہوگئی ہے اسسال کی جنتری میں کوئی خاص بات نہیں مضامین کا حصہ بہت ہی کم ہے چند رطب یابس غزلیات کے سوا کوئی اور کام کی بات نہیں پائی جاتی اس جنتری کی خصوصیات میں سے صرف یہی امر تھے کہ چند مفید مضامین۔ مجرب نسخہ جات اور پاکیزہ نظمیں وغیرہ ہوا کرتی تھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اب کی مرتبہ یہ ذخیرہ بہت ہی کم ہے اور اشتہار بہت۔ بلاقیمت ایس اے بخشی کو ٹولہ اسٹریٹ سے ملتی ہے۔

زینۃ التجارت

شاہدات بتلا رہے ہیں کہ اسوقت ترقی کی روح تجارت ہے لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان تجارتی حیثیت سے بہت زیادہ کمزور ہے کتاب مذکورۃ العنوان میں تجارت پر بہت سے دلچسپ و کارآمد مضامین جمع کئے گئے ہیں جنکا مطالعہ ہمارے ملک کے بیکار اور تجارت سے غیر مانوس لوگوں کے لئے بہت مفید ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب ملک میں تجارتی رغبت کے لئے ایک اچھے رہنما کا کام دیگی اس موضوع پر بہت سے ذخیرہ کے شائع ہونیکی ضرورت ہے اگر ملک نے توجہ کی تو آیندہ ممکن ہے کہ اس کے متعلق اور کتب بھی تالیف ہوں اور جو کمزوریاں اس نقش اول میں رہ گئی ہیں وہ نقش ثانی میں دور ہوجائیں اور ملک اون سے کماحقہ فائدہ اٹھاسکے یہ کتاب ۲۰×۲۶/۱۶ تقطیع کے ۱۲۰ صفحات پر ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (ملنے کا پتہ)

قیصر ہند ایجنسی لودیانہ (پنجاب)

مس ماڈ ایلن

بمبئی کا تار مظہر ہے کہ مس ماڈ ایلن کے ٹخنے کے پٹھے کی رگ چڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے چند روز تک کامل آرام کرنے کی ہدایت کی ہے ورنہ اس کی مستقل شکایت چلی جائے گی۔

ہندو مسلمانوں کا اتحاد

مسٹر محمد عبد اللہ خان صاحب خورجوی مترجم مناظر کارزار طرابلس کے قلم سے

آجکل گاؤکشی بالخصوص عید اضحی کے موقعہ پر گائے کی قربانی کے خلاف اکثر مضامین مسلمان اخبارون میں شایع ہو رہے ہیں چنانچہ مسٹر مظہر الحق کا اجودھیا تشریف لیجانا اسی مسئلہ سے متعلق ہے مجھے جہانتک اخبارات میں اس مسئلہ کے مطالعہ کا موقعہ ملا اوس سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہوں کہ اکثر مضامین میں افراط سے کام لیا گیا ہے سرگرم شایقین اتحاد کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو سودا وہ خریدنا چاہتے ہیں کہیں وہ اس قدر گران قیمت پر حاصل نہ کیا جائے کہ بجائے منفعت کے نقصان اوٹھانا پڑے۔ سب سے اول ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ کیا امور ہیں جنہوں نے دونوں قوموں کو علیحدہ کر رکھا ہے اس کے متعلق ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل سطور۔

گاؤکشی۔ گورنمنٹ سروس۔ میونسپلٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ لوکل اور امپریل لیجسلیٹو کونسلوں کی ہر بابان جھوٹ جہات۔ اردو ہندی کا جھگڑا۔ معاشرتی مذہبی رسومات کا تصادم۔ تجارتی رقابت۔

ناظرین اجازت دیں کہ ہر ایک شق پر مجمل بحث کی جائے۔

(۱) ہندوستان میں تنہا مسلمان ہی ایک ایسی قوم نہیں ہے جو گائے خور ہو اسلئے اور دوسری گاؤ خور قوموں سے محض گائے خوری کی ہندوؤں کو کوئی انتہائی شکایت نہیں۔ ممالک متحدہ کے اکثر مقامات میں سربرآوردہ ہنود کی مسلسل کوششوں سے تنگ آکر چماروں نے حال ہی میں گائے کھانا ترک کردیا ہے۔ مگر بھنگی ابتک گائے کا گوشت کھاتے ہیں مسلمانوں کو دریافت کرنا چاہیے کہ ہندو لیڈروں نے یہ جدید تحریک کیوں پیدا کی۔ کیا مطلب اس سے نہیں کہ کثرت تعداد سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اگر گائے خوری کے باعث کوئی ہندو نہیں رہ سکتا تو پھر بھنگیوں اور اون چماروں کی جو اب سے دو تین سال پہلے گائے خور تھے۔ جداگانہ قومیت کیون نہیں قایم کی جاتی۔ اور اگر وہ چمار جو صدیوں سے گائے خور تھے۔ ترک گائے خوری کے بعد فوراً ہی ہندو بن سکتے ہیں تو ظاہر ہے کہ گائے خوری ہندوؤں کے مذہب میں کوئی بہت بڑا گناہ نہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر ہندوؤں نے اب سے بہت عرصہ بیشتر بھنگیوں اور چماروں کی خبر کیون نہ لی۔ ولایت سے جو ہندو ہر قسم کی نعمتوں سے فائدہ اوٹھا کر ہندوستان واپس آتے ہیں اون سے اون کے ہم مذہب علانیہ کوئی نفرت ظاہر نہیں کرتے مگر مسلمان جو ایک غیر قوم ہین محض اس وجہ سے ملعون و مردود قرار دیئے جاتے ہیں کہ وہ گائے خور ہین ہندوؤں میں کتنی تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جو محض بدین خطرہ کفش پوشی سے محترز ہوں کہ کہیں گائے کے چمڑے کا جوتہ پیر میں نہ آجائے ولایتی بوٹ و شوز تقریباً تمام نوعمر اہل ثروت ہندو آجکل استعمال کرتے ہیں۔ مگر خریداری کے وقت کسی کے دل میں یہ خطرہ وارد نہیں ہوتا کہ کہیں گائے کے چمڑے کا جوتہ نہ خرید لیا جائے۔ گائے کے احترام کے معنی یہ نہیں کہ اس کی زندگی میں ادباً ورکنا اوس کا پیشاب پیا جائے مگر مرنے کے بعد اوسی کی کھال کا جوتہ پاخانہ جیسی غلیظ جگہ میں گھسیٹا جائے۔ اگر ہندوؤں کو محض مذہبی خیال سے مسلمانوں سے گائے خوری کی شکایت ہوتی تو مسلمانوں پر لازم ہوتا کہ اس شکایت کا حتی المقدور احترام کرتے مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو ہندو حقیقت فیشن کو دو گانہ ادا نہ حیثیت سے اختیار کر رہے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں سے گائے خوری کے شاکی ہین تو بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم بری طرح بیوقوف بنائے جا رہے ہیں۔ فرض کیجئے کہ ہم نے گائے خوری ترک کردی تو معلوم نہیں کہ ہمیں اس کے سوا دنیوی کیا فائدہ حاصل ہوں گے اور وہ ایسی کونسی مراعات ہوں گی جو بعد ازان ہم سے روا رکھی جائیں گی۔

اتحاد کی تحریک افسوس کہ یکطرفہ ہے اور یہی بڑی وجہ بظاہر ناکامی کی نظر آتی ہے مسلمان اخبارات متواتر اتحادی ترانہ گا رہے ہیں مگر ہنود کو اس جانب بالکل توجہ نہیں بلکہ وہ ایک گونہ سرد مہری ظاہر کر رہے ہین جب ہماری جانب ہاتھ نہیں بڑھایا جاتا تو ہم دوڑ کر کسی کے پاؤں پر کیوں جا گرین۔

(۲) قوموں نے حماقت سے انگریزی تعلیم کا مطمح نظر صرف ملازمت اور وہ بھی گورنمنٹی ملازمت کو قرار دے رکھا ہے اس کے یہ نتائج ایسے صریح و نمایان ہیں کہ صرف اشارہ کافی ہوگا۔

مسلمانوں کا اون کی آبادی کی نسبت سے ملازمتوں پر فائز کیا جانا کوئی ایسا دعوے نہیں ہے جسے ہندو اپنی حق تلفی خیال کرکے خواہ مخواہ تعلی در آتش بے جاتے ہین اگر کسی ضلع میں ۵۰ ڈپٹی کلکٹر ہندو اور ایک مسلمان یا کسی سررشتہ میں ۷۵ فیصدی ہندو اور ۲۵ فیصدی مسلمان کارکن ہون تو ہندوؤں کا بلحاظ قومیت کیا نقصان ہے؟ اور اگر ہندو باوجود اپنی جوگنی اور چگنی آبادی کے بھی مسلمانوں سے بدظن یا خائف بنے رہیں تو ہمارے پاس اس کا کیا علاج ہے؟ مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے کہ نالایق اشخاص کی بھرتی کی جائے۔ اگر کسی خاص صوبہ میں تعلیم یافتہ مسلمانوں کی کمی ہے تو دوسرے صوبہ سے کیوں نہ پوری کرلی جائے اور آخر اس میں ہندوؤں کا کیا نقصان ہے

(۳) حال ہی میں کلکتہ کارپوریشن کی کارروائی سے جسپر کامریڈ تفصیلی نکتہ چینی کر چکا ہے صاف ظاہر ہوگیا کہ کس طرح بنگال کی ایک پیدہ وسیع الخیال و روشن دماغ موقر جماعت بھی قومی تعصب کی تنگ ظرفی سے باز نہیں رہ سکتی اسی قسم کے اور بار بار واقع ہونے والے مشاہدات سے ثابت ہوچکا ہے کہ بغیر جداگانہ حق نیابت کے قلیل التعداد قوموں کے مصالح و مقاصد کا تحفظ ناممکن ہے۔ السٹر (آئرلینڈ) میں والنٹیروں کی فراہمی خواہ کارسن کا تیہیٹری قرار کیوں نہ دی جائے مگر اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس تہیٹر میں قلیل التعداد پراٹسٹنٹوں کی ہر ایک جماعت کے نائب بدل و جان شریک ہیں۔ ہوم۔ رول کی ساری مخالفت کی وجہ صرف یہ نہیں تو اور کیا ہے کہ ملک کی اقل درجہ آبادی اپنے حقوق کا غالب کثرت سے کچلا جانا منظور نہیں کرتی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور دیگر ہندو اصحاب نے وائسرائے کی کونسل میں جداگانہ اصول نیابت کی بہت کچھ مخالفت کی مگر کوئی صاحب یہ ثابت نہ کرسکے کہ اس اصول کی بدولت ہندو قومیت کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے۔

(۴) دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر۔ نفرت کے عوض ہمیشہ نفرت کی جائے گی یہ ایک فطری قانون ہے جس میں کوئی استثنا نہیں یہ ناممکن ہے کہ کوئی ہندو مجھے گز بھر کے فاصلہ سے پانی پلائے۔ اور اوس وقت میرے دل میں نفرت کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ علاوہ ازین تمدنی حیثیت دیکھئے تو بہت سے تجارتی کاروبار ہر ایک مقام میں محض چھوت کی بدولت۔ ہندوؤں ہی کی خاص ترقی کے باعث ہورہے ہین ہندوستان کی جس گنجان آبادی ہیں جہاں۔ ہندوؤں کو بہت کچھ غلبہ تعداد حاصل ہے مثلاً چھوت چھات نے خاص طور پر مسلمانوں کو اقتصادی نقصان پہونچایا ہے۔ اگر ہندو حقیقی طور پر ہندوستان کی بہ حیثیت مجموعی ترقی کے خواہان ہین تو اونہیں سب سے پہلے چھوت چھات کی بیخکنی کرنی چاہیے تجارت جیسا وسیع ذریعہ معاش کا چھوت چھات کے باعث تنگ کر دیا جانا مقصد اتحاد کی راہ میں ایک بڑا سنگ راہ ہے۔

حال ہی میں الہ آباد میں ہندوؤں کی ایک کثیر جماعت نے باضابطہ جلسہ کرکے مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ عید قربان کے ایام میں اجودھیا میں گاؤکشی نہ کریں۔ یہ خواہش ایک عجیب و غریب مشتعل کن طریقہ سے ظاہر کی گئی یعنی ایک طرف تو مسلمانوں کو گاؤکشی سے منع کرتے ہوئے کسی خاص عنایت یا مروت کا اظہار نہیں کیا گیا اور دوسری جانب گورنمنٹ سے ایک تہدید آمیز لہجہ میں درخواست کی گئی کہ مسلمانوں سے وہ حق جبراً چھین لیا جائے جسکی بنا پر وہ اجودھیا میں گائے کی قربانی کرسکتے ہیں کسی مقدمہ میں اگر کوئی فریق عدالتی فیصلہ پر اصرار کرے تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ باہمی سمجھوتے کی کوئی امید باقی نہیں ہے

(۵) اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں مین کم و بیش بولی اور سمجھی جاتی ہے چنانچہ ہمارے مستقبل کی ترقی کا انحصار بہت کچھ اسی زبان سے وابستہ ہے۔ بمبئی کے آغاخان مشرقی بنگال کے نواب سلیم اللہ اور مدراس کے نواب سید محمد جیسے ممتاز مسلمان سب کے سب بے تکلفانہ اردو بولتے رہے ہیں مگر ہندی کو یہ بات حاصل نہیں کہ تمام سربرآوردہ ہندو اوس سے لازمی طور پر واقف ہوں اگر ہندوستان میں کوئی زبان لنگوا فرانکا قرار دی جا سکتی ہے جبکی ہندوستان جیسی وسیع مملکت اور بوقلموں آبادی کی مجموعی ترقی کے لئے ازحد ضرورت ہے تو وہ صرف اردو ہے اگر ہمارے ہندو بہائی ہندی کی ترقی اپنے لئے لازمی سمجھتے ہین تو اس کے لئے ہم اون کے شاکی نہیں مگر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم ہندی کی خاطر اپنی ایک ایسی زبان کو جو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ سرکاری زبان تھی جس میں ہماری مذہبی تعلیم کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کے ذریعہ سے تمام ہندوستانی مسلمانوں میں ہم روح اخوت پیدا کرنا چاہتے ہین کیونکر ہندوؤں کی خواہش پر قربان کردیں؟ بعض بعض دیسی ریاستون میں ہندی کو بجائے اردو سرکاری زبان قرار دیئے جانے کی جدید تحریک معہ اپنی مکمل تاریخ کے بڑی دلچسپی سے پڑھے جانے کے قابل ہے۔

(۶) یہ بہت ممکن ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی رسومات کا تصادم ہوجائے۔ مثلاً دیوالی یا دسہرہ کے مراسم محرم سے ٹکرا جائیں یا کسی باعث مندر و مسجد کے درمیان کوئی امر متنازعہ فیہ پیدا ہوجائے۔ ایسی حالت میں ہر دو اقوام کا اپنے مذہبی پیشواؤں کی جانب رجوع کرکے کسی قابل رضامندی فریقین فیصلہ کا حاصل کر لینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ عوام و جہلا جامہ سے باہر ہوکر وحشیانہ زور و زبردستی سے کام لینے لگین چونکہ مذہب حقیقی طور پر ایک خواہان امن اور جویان صلح چیز ہے پس تھوڑی سی روا داری اور ذرا سے تحمل سے اس قسم کے جھگڑے ہنسی خوشی طے ہو سکتے ہین اور اگر کسی جگہ مذہبی پیشواؤن سے اس قسم کے معاملات رو بہ اصلاح نہو سکیں تو پھر دونوں قوموں کے دنیاوی لیڈر باہمی فیصلہ کی کوشش کریں میرا منشاء اس سے صرف یہ ہے کہ امور مابہ النزاعہ کا فیصلہ عوام الناس کے ہاتھوں میں نہ چھوڑا جائے کیونکہ امن ایک شیشہ کا گلاس ہے جو ہمارے جد امجد بوزنہ علیہ الرحمۃ کی اولاد اور غیر صحیح قایم مقام جماعت یعنی گروہ جہال کے ہاتھ میں نہیں دیا جا سکتا۔

(۷) تجارتی رقابت بھی بوجہ اس کے کہ تجارت سب سے اعلیٰ و اشرف ذریعہ معاش ہے بہت کچھ قابل لحاظ ہے ہمنے اپنی غفلت سے ہمیشہ تجارت کو بہ نظر حقارت دیکھا مگر اب جبکہ پیہم مصائب نے ہمیں نیم بیدار کردیا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس چیز سے ہمیں نفرت و وحشت ہوتی تھی دراصل وہی ہمارے مرض کا سب سے بڑا علاج ہے۔ چنانچہ یہہ احساس سب سے پہلے پنجاب میں پیدا ہوا جسے ہم بجا طور پر اسلامی ہند کا دماغ کہہ سکتے ہیں اسکی عملی صورت یہ ہوئی کہ بعض اضلاع میں چند پرجوش مسلمانوں نے

اپنے ہم مذہبوں کی دوکانیں کھلوا دیں جس پر ہندوؤں کو اس درجہ اشتعال ہوا کہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کی نوبت پہونچ گئی۔

اسے برادران اسلام ہندو آپ سے ملتجی ہیں کہ گاؤکشی اور گاؤ خوری ترک کر دی جائے۔ ہمارا کانشنس نیابت کے خیال سے ہاتھ دہو لے ... ملازمتوں میں داخلہ کی کوشش نہ کی جائے ... تجارت میں مخل نہ ہوا جائے ہندی کی ترقی کی خاطر اردو کو ملیا میٹ ہونے دیا جائے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ یہ سب کچھ دینے کے بعد آپ کو کیا ملے گا۔ صرف یہی نہ کہ آپ ہندو دوستیاں میں مدغم ہو جائیں گے ... آپ کی قومی و مذہبی خصوصیات ضعیف نہیں بلکہ اضعف ... اتی ... سبب ... اور ... دونوں اقوام کے ... اون وجوہات کی تفتیش و تحقیق ... جو ... خدمت ... اپنے اپنے دعووں ... فیصلہ ... مقبول اور قابل قبول ... ترقیوں کو اپنی بعض بعض خواہشوں سے دست ... ہونا ... ایک مرتبہ میں نے ایک سرکاری عجائب خانہ میں ... چیزوں کے چند مٹی اور پتھر کے ٹوٹے ہوئے بت رکھے دیکھے تھے جس کی ابجاد شکنی ... اورنگ زیب سے منسوب کی جاتی تھی یہ حالت دیکھکر مجھے وہ مشہور حکایت یاد آگئی جو امیر عبدالرحمن خان مرحوم نے جا بجا اپنی سوانحعمری اور سیاسی خطبات میں نقل کی ہے چنانچہ اسوقت ناظرین کی دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں ... نقل

کسی باغ میں باغبان کا چھوٹا بچہ کہیں سوتا تھا کہ اس اثنا میں ایک سانپ قریب سے نکل آیا اور بچہ کو آ ڈسا ... یہ حالت دیکھکر ... مارنے ... دوڑا ... سانپ ٹہیک طور سے اوس کے ہاتھ نہ چڑھ سکا۔ البتہ ... اوسی وقت جبکہ وہ بل میں داخل ہو رہا تھا ... درانتی ... سانپ کی دم کٹ گئی اور وہ اپنی جان سلامت لے بل میں گھس گیا یہ حالت دیکھکر باغبان نے شیریں کلامی شروع کر دی۔ بولا بھائی تو نے میرے بچہ کو کاٹا میں نے تیری دم کاٹ لی عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ البتہ آئندہ کے واسطے ایسی حالت میں جبکہ میں اور تم دونوں اسی باغ میں ... رہتے ہیں ... ضرور ... ناتفاقی نہ ہونی چاہئے ... نکل آؤ ... دوست ... اور دودھ پلاؤنگا ... جواب میں ... تا مرا زخم ... یاد ... و تو ... برباد ... ہے کہ ہم سمجھے ... بہت کچھ سیاست سے کام لیا گیا ہے غیر معمولی ... ہوں

ہماری منزل مقصود آگے ہو ہم پیچھے نہ لوٹ سکتے ہیں اور نہ لوٹنا چاہتے ہیں۔

پیپلز بنک کے فیل ہونیکی چھہ برس پہلے پیشگوئی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ تسلیم

جناب من آجکل چند ہندوستانی بنکوں کے فیل ہو جانے سے بیشمار غریب اشخاص کا عموماً اور پنجابی تجارت کو خصوصاً بڑا نقصان ہو گیا ہے پیپل بنک ہر چند سال میں دنیا کے ہر حلقہ میں ایک مشہور کامیاب اور نیکنام بنک ثابت ہو رہا تھا اور جس کی ترقی و بہبودی کے لئے لالہ ہرکشن لال صاحب نے کوئی دقیقہ کوشش باقی نہ رکھا تھا آج اوس کے فیل ہو جانے سے اہل ہند کی تجارت اور غریب اشخاص کا ... نقصان ہی نہیں ہوا بلکہ بات میں ہی فرق آتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

پیپل بنک کے چند انتظامی نقائص ایسے تھے کہ جن کا فیل ہونا ایک ضروری امر تھا بنک کے فیل ہونے میں لالہ ہرکشن لال صاحب کا کوئی ذاتی قصور ہو ... خدمات بنک اور ملکی تجارت کے فروغ کی کوشش بہت کچھ قابل قدر ہیں اس لئے اسکا الزام اون پر عاید نہیں ہو سکتا اس بنک کے فیل ہو جانے کے متعلق ۱۹۰۸ء میں میں نے اپنے لایق دوست مسٹر ننال چند صاحب بیرسٹر سے جو اس وقت الہ آباد میں پریکٹس کرتے ہیں پیشگوئی کر دی تھی اور اون سے کہدیا تھا کہ میں سوائے آپ کے اور کسی پر اس کا اظہار نکروں گا کیونکہ یہ معاملہ بہت ٹیڑہا ہے میں نے مسٹر موصوف سے کہدیا تھا کہ اب سے پانچ چھہ سال بعد اس بنک کا دیوالہ نکل جائیگا اب جبکہ پیشگوئی بالکل پوری ہو گئی تب میں نے مسٹر موصوف کو ایک خط لکھا جس میں حسب ذیل الفاظ تھے

آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے سہارنپور میں آپ سے کہا تھا کہ پیپل بنک سے اپنا روپیہ نکال لو چند سال میں ضرور اس کا دیوالہ نکل جائیگا لیکن آپ اس کا ذکر ہی کرتے رہے اور اپنا روپیہ بنک سے نہیں نکالا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔

مسٹر موصوف نے ۲۰ - اکتوبر کو میرے خط کا حسب ذیل جواب عنایت فرمایا۔

مائی ڈیر رام کرن تسلیم

آج میں لاہور سے واپس آیا۔ پیپل بنک کے جلسہ میں گیا تھا (آپ الہ آباد کے ڈپازیٹروں کی طرف سے جلسہ مذکور میں بھیجے گئے تھے) اگرچہ الہ آباد توشیار سے ۲۲ - ستمبر کو واپس آگیا تھا خیر جو ہوا سو افسوس۔ جتنے ترجاہی بچے تھے یہ دس ہزار کی رقم جمع ہی جھگڑے میں پڑ گئی مگر امید ہے کہ یہ ملجائیگی جلد یا دیر میں غرضیکہ دو برس میں یا زیادہ میں ملنے کی امید ہے۔ ہاں ذکر تو پہلے ہوا کرتا تھا لیکن اس سال مئی میں جب (روپیہ) نکالنے کا وقت آیا تو بیلنس شیٹ کو دیکھکر نہیں نکالا فقیر

راقم ننال چند الہ آباد۔ ۲۰- اکتوبر ۱۹۱۳ء

ناظرین اس تحریر سے میں یہ دکہانا چاہتا ہوں کہ پیپل بنک فیل ہونیکا چاہے جو الزام لگایا جائے لیکن لالہ ہرکشن لال نے اس کے لئے بہتری ہی کی کوشش کی اسلئے ایسا کہنے میں ذرا بھی فرق نہیں ہو سکتا مگر اس بنک کے انتظام کی رفتار ایک عرصہ سے ایسی ہو رہی تھی کہ اس کا فیل ہونا مذکورہ بالا عرصہ میں ضروری تھا۔

رام کرن داس کتری

بجنور ۲۵- نومبر ۱۹۱۳ء

ایک شہزادی کی خودکشی

یورپین تہذیب اور مغربی آزادی کا ایک تازہ کرشمہ حال ہی میں جرمنی میں وقوع میں آیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ... کی شہزادی صوفیا نے پچیس ۲۵ سال کے سن میں خودکشی سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ شہزادی کو ایک یہودی نوجوان سے تعشق تھا جس کے ساتھ وہ برخلاف رضائے والدین تعلق مزاوجت پیدا کرنا چاہتی تھی مگر والدین مانع و مزاحم ہوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن صبح کے وقت شہزادی اپنے بستر پر قالب بیجان پائی گئی بعد التحقیق معلوم ہوا کہ گولی سے خودکشی کر لی ہے! اس خبر وحشت اثر سے تمام جرمنی میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

یورپ میں خودکشی کی وارداتیں بکثرت وقوع میں آتی رہتی ہیں شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ یورپ باوجود دعوے تہذیب و تمدن کے خیال کرتا ہی کہ ہر شخص اپنے نفس کا آپ مالک ہے اسی بنا پر وہاں خودکشی معیوب نہیں سمجھی جاتی جس زمانہ میں خطۂ یونان علم و ہنر کی کان تھا وہاں بھی یہ مسئلہ تسلیم کیا جاتا تھا اور اکابر حکما کا خودکشی پر جواز کا فتویٰ تھا بلکہ بعض حکما نے اپنے تئیں آپ ہلاک کر لیا تھا۔ لیکن اسلام نے اپنے متبعین کو خودکشی سے ممانعت کر دی ہے کیونکہ حقوق انسانی کا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کو خود اپنے آپ پر کیا حق حاصل ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ولا تقتلوا انفسکم (س انساء پ ۵ ع ۵) اپنے آپ کو قتل نکرو۔

نور الدین از گوجرانوالہ

رسید زر

معزز ہمدردان! ہم جس تندہی اور جانفشانی سے اپنے فرض کو ادا کر رہے ہیں آپ سے مخفی نہیں ہے اگر آپ کو ہمارے کام کی قدر ہے اور ہماری خدمت آپ کے نزدیک کوئی اہم خدمت ہے تو ہم بعرض کرنے پر مجبور ہیں کہ آپ ہماری مدد کیجئے اور زر قیمت سے اعانت فرما کر نیز توسیع اشاعت میں حصہ لیکر مدینہ کو بہترین خدمات کی ادائیگی کے قابل بنائیے۔ ذیل میں نہایت شکریہ کیساتھ اون حضرات کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے پیشگی زر قیمت سے کارخانہ کی مدد فرمائی ہے امید ہے کہ دوسرے حضرات بھی توجہ سے کام لیکر شکرگذاری کا موقع دیں گے۔ (منیجر)

جناب مولانا عاشق یزدانی صاحب — ...
جناب بابو غلام احمد صاحب قادری — ...
جناب بابو عبدالغنی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن — ...
جناب نواب محمد عمر خان صاحب بہادر دفا — ...
جناب منشی اقبال احمد صاحب — ...
جناب ایل- اے رحمان صاحب پبلک ورکس — ...
جناب محمد عبدالعزیز صاحب — ...
جناب منشی نعمت اللہ صاحب عرائض نویس — ...
جناب عبدالوہاب خان صاحب — ...
جناب حکیم عنایت خان صاحب حیرت — ...
جناب منشی حافظ محمد ضیاء الحق صاحب — ...
جناب ایس ایچ چشتی اینڈ کو — ...
جناب منشی صفات احمد صاحب — ...
جناب ... اللہ خان صاحب — ...
جناب محمد عنایت بخش صاحب ... — ...
جناب حاجی ڈاکٹر غلام نبی صاحب — ...
جناب منشی منظور احمد صاحب پٹواری — ...
جناب منشی عبدالعزیز صاحب پیشکار — ...
جناب منشی مبارک حسین صاحب — ...
جناب منشی اصغر حسین صاحب — ...
جناب منشی عبدالستار صاحب بنارسی — ...
جناب مسٹر نانول اگروال صاحب — ...
جناب منشی محمد حسین صاحب سکرٹری — ...
جناب مسٹر احمد علی صاحب — ...
جناب منشی عبداللہ صاحب — ...
جناب چودہری انعام الدین ظہیر الدین صاحب سوداگر — ...

معاونین مدینہ کا شکریہ

جناب منشی محمد ضیاء الدین احمد صاحب — ایک خریدار
جناب بابو محمد قمر الدین صاحب — ۲
جناب منشی حبیب رضا صاحب — ۱
جناب منشی غیاث الدین صاحب — ۱
جناب منشی سراج الدین صاحب سرکل انسپکٹر — ۲
جناب سید لایق حسین صاحب قوی — ۱
جناب منشی علی احمد صاحب — ۲
جناب منشی امجد علی صاحب — ۱
جناب منشی محمد فاضل صاحب ... نہر — ۲
جناب لالہ رام کرنداس صاحب — ۲
جناب شیخ منظور الٰہی صاحب زاہد — ۱
جناب منشی ظفر الحسن صاحب — ۱

اور اکتالیس حضرات نے از خود مدینہ کو خریداری قبول کی تمام معاونین کے ہم مشکور ہیں۔ منیجر

صرف ایکماہ کیلئے نصف قیمت

اکسیر حیات

یہ ایک قسم کی گولیاں ہیں جو ایک خاص ترکیب اور نہایت مقوی اجزا سے تیار کی گئی ہیں ان کے متعلق مزید تعریف کرنیکی ضرورت نہیں تجربہ سب کچھ بتا دیتا ہے۔ وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں میں مبتلا ہو کر اپنے خون اور جوہر کو ضائع کر چکے ہیں اور سرعت انزال جریان کمزوری بوجہ اعضا شکنی سستی کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں ان کیلئے یہ گولیاں بمنزلہ آبحیات کے ہیں اعضاء رئیسہ و غیر رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں مقوی گردہ و مثانہ ہیں ضعف باہ کیلئے خواہ کسی وجہ سے ہو بیشبہ ہیں سستی۔ کاہلی دور کر کے چہرہ کو بشاش بدن کو چست و توانا بناتی ہیں خون صالح پیدا کرتی ہیں اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہیں۔ **قیمت** فی شیشی دو روپیہ رعایتی نصف عہ۔ نامردی کا مکمل کورس قیمت پانچ روپیہ (ہ) رعایتی ہے

تازہ شہادات

جناب لالہ پیارے لعل صاحب دہلی سے تحریر فرماتے ہیں حکیم جی۔ حبوب اکسیر حیات سے بہت فائدہ ہوا۔ مجھے طاقت جسمانی بھی پہنچی اور چہرہ پر سرخی بھی آگئی ہے اور آنکھوں کے گڑھے بھی پر ہونے لگے ہیں آپکی مہربانی ہے امید ہے کہ بالکل فائدہ ہو کر خواہش پوری ہو۔ ۱۶ اگست ۱۹۱۳ء

جناب برکت علی صاحب جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں: حکیم صاحب السلام علیکم۔ آپکی اکسیر حیات کی گولیوں نے عجب اثر کیا میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں گولیوں کے استعمال سے اللہ تعالےٰ نے میرے گھر میں فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے ۲۰۔ اگست ۱۹۱۳ء

جناب نظام الدین صاحب ٹونک ریاست گوالیار سے تحریر فرماتے ہیں حضرت میں نے آپکی حبوب اکسیر حیات کھا رہا ہوں قبض کو بھی فائدہ ہے طاقت کو بھی۔ سر اور کمر میں ابھی کبھی کبھی درد ہوتا ہے امید ہے کہ تمام شکایات انشاء اللہ آپ کی گولیوں کے استعمال سے رفع ہو جائینگی ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب مرزا عاشق بیگ صاحب رنگون سے لکھتے ہیں۔ حکیم صاحب! میرا خیال تھا کہ آپ بھی اشتہاری ہونگے لیکن تجربہ نے میرے خیال کو غلط ثابت کیا حبوب اکسیر حیات جس مریض کیلئے منگوائی گئی تھیں اب وہ بالکل راضی ہے اور آپکو دعائیں دے رہا ہے میں انشاءاللہ کارخانہ کی ترقی میں کوشش کرونگا۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

موميائی

یہ موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جریان پاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو کافور کرتا ہے مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیا سکتی ہے ؛

قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ پختہ سے ۔ محصولڈاک ۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ ؛

تازہ شہادات

جناب ابو عبد الغنی صاحب السنین برہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے اخبار اہلحدیث میں موميائی کی تعریف دیکھکر آدھ سیر موميائی آپ سے منگوائی تھی اور میری ہی کوشش سے شہر رنگون مقام ہلوے میں دو مرتبہ موميائی منگوائی گئی ماشاءاللہ ہر شخص آپکی موميائی کی تعریف کرتا ہے ایک چھٹانک میں نے بھی استعمال کی اور اس سے وہ فائدہ ہوا کہ جو پچاس روپے صرف کرنے سے بھی نہ ہوا تھا میرا اور میرے احباب کا دل بہت ہی خوش ہو گیا اللہ تعالےٰ اس دوا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے تا کہ خلق اللہ کو فائدہ پہنچے (دفعہ) ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب سید اظہر علی صاحب بیس دمبرا سہسوان:۔ میں نے پیشتر ماہ فروری ۱۹۱۳ء میں آپ کے یہاں سے موميائی چھٹانک عہ منگوائی تھی۔ اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا۔ لہذا ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی بہت جلد روانہ فرمائیے ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب حکیم اختر محمود صاحب سہسوان سے تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے ایکچھٹانک موميائی آپ سے منگوائی تھی اسنے مجھکو بہت فائدہ دیا اب میرے عنایت فرما بابو نذر الحسن صاحب اسسٹنٹ میجر بنک اور میرے بھائی حاجی سید انوار احمد صاحب کے نام ایک ایک چھٹانک بذریعہ وی پی بھیجدیں ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب احمد آدم صاحب بوتھا بوتھے جنوبی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں: آپکے ہاں سے دو چھٹانک موميائی منگوائی تھی ایک چھٹانک خود کھائی اور ایک چھٹانک ایک اور مریض کو دی ہم دونوں کو بہت مفید ہوئی جتنی تعریف کروں تھوڑی ہے اس خط میں برٹش پوسٹل آرڈر دس شلنگ آپکے نام بھیجتا ہوں چار چھٹانک موميائی بھیجدیں میں آپکے یہاں سے ہمیشہ موميائی منگوایا کرونگا مرسلہ ۹ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ موصولہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب حافظ عبد الغفور بیگ صاحب اجمیر سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے ہاں سے آدھ سیر موميائی منگوا کر دوستوں کو دی ان کو فایدہ ہوا۔ اس کے بعد ایک چھٹانک میں نے بھی کھائی میرے سر میں درد ہوتا تھا۔ سو بند ہو گیا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی روانہ کر دیجیے ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء

(نیچے لکھے ہوئے پتہ سے طلب فرمائیے)

دی میڈیکل ایجنسی

رعایت

نہایت ضروری مفید کارآمد کتابوں پر

تفسیر اتقان ہر دو حصہ مکمل۔ خاتم المحدثین مولانا جلال الدین سیوطی کی نہایت مستند و مقبول عام تصنیف اتقان کا ترجمہ جسمیں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع ۔۔ قیاس عام و خاص مجمل مبین محکم متشابہ۔ ظاہر نص کیفیت نزول ۔ جائے نزول۔ نزول اعجاز۔ طریق استنباط مسائل وغیرہ امور کو نہایت تفصیل و آسان طریق سے بزبان اردو بیان کیا ہے صفحات ۵۰۰ اصل قیمت صہ روپے رعایتی قیمت مع محصول ڈاک ...

حمایل شریف مترجم مجلد۔ نہایت خوشخط۔ ... عورتوں کے تلاوت کرنے کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے شروع میں ایک فہرست میں سورتوں سیپاروں اور آیتوں کے اعداد و شمار درج ہیں اخیر میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی ایک فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے جس سے اردو خوان اصحاب کو مطالب و معنی قرآنی سمجھنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے لڑکیوں کو جہیز میں دینے کیلئے نادر تحفہ ہے صفحات ۴۰۰ اصل قیمت ... رعایتی مع محصول ڈاک عہ

لغات القرآن مجلد۔ اسمیں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کیساتھ اس کے ماخذ مع مصادر بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھے ہیں جس سے ہر ایک اردو خوان شخص عربی زبان سے خواہ کتنا ہی ناواقف نہ ہو۔ اس لغات کے ذریعہ قرآن شریف کے معانی و مطالب کے ... حاصل کر سکتا ہے مزید استفادہ کیلئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دیئے ہیں تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ اصلی قیمت مجلد ... رعایتی قیمت مجلد مع محصولڈاک عہر

انسان کامل ہر دو حصہ۔ مصنفہ عارف ربانی سید عبد الکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ جسمیں تریسٹھ بابوں میں اصول فروع۔ احدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب۔ آسمانی فرشتوں کے معانی و اسرار و حالات نہایت شرح و بسط سے لکھے ہیں۔ گویا اسرار و رموز علم باطن جو علم تصوف کی ایک جامع و کامل کتاب ہے اصل قیمت للعہ رعایتی قیمت مع محصول ڈاک عہ

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر۔ یہ کتاب ایک مستند مسلمان ڈاکٹرہ کی تصنیف ہے جسمیں عورتوں کی جملہ امراض تغیرات و شکایات کے اسباب علاج مجرب نسخہ جات۔ بچوں کے نشو و نما۔ تربیت اور تغیرات مرض کے علاج بتایا۔ ... حضور نظام دکن کی منظور و مقبول شدہ ہے ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت عہ رعایتی ۱۲

لیکچرار۔ وہ لوگ جو مجلس میں جلسہ میں تقریر کرنا چاہتے ہوں ان کیلئے مقالہ تحریر لیکچرار اور لیکچر کے متعلق ہر قسم کی ہدایات۔ آسانیاں اور روانی و رکاوٹ کے اسباب درج ہیں اصل قیمت عہ رعایتی ۱۲

تجربات ورمن۔ اسمیں دیسی انگریزی طبی و سادہ صابن سازی کے نسخہ جات۔ عطریات۔ خضاب۔ خوشبودار تیل وغیرہ بنانے کے طریقے۔ کاغذ موم بتیاں۔ عطر۔ ربڑ پریس۔ دیاسلائی وغیرہ وغیرہ

ایم مولا بخش کشتہ امرتسر (تاجر کتب)

حبوب قبض کشا۔ قیمت ... رعایتی ۱۲

منجن ... ۱۲

حبوب ہضم طعام ... ۱۲

منجن سر بصحت

حکیم محمد عنایت خان حاذق امرتسر

کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے
انسان وہ کیا جو نہ دل دلبر میں گھر کرے

محبوب کے تسخیر قلوب کی ایک حیرت انگیز کتاب

مہاراجہ کوک شاستر

المعروف

تحقیق علم النسا

یہ وہی اصلی پرانا اور صحیح و مستند نادر صحیفہ ہے جو کہ مہاراجہ بادیو صاحب کے وزیر اعظم شریمان کوکہ پنڈت جی نے بنایا ہے بصرف زر کثیر اور نہایت جستجو و کوشش سے اصلی کتاب حاصل کر کے دیوناگری سے اردو کا جامہ پہنایا ہے مصنف صاحب کی سوانح عمری بھی کتاب میں موجود ہے آجکل کے تمام اشتہاری اور نقلی کوک شاستروں والے صرف چیستاں قسم کی عورتوں اور مردوں کی تشریح ظاہر کرتے ہیں مگر بجلد کتاب مہاراجہ کوک شاستر میں آٹھ قسم کے مرد عورت [illegible] فصول [illegible] و شناخت کے طریقے موجود ہیں [illegible] و بد اشخاص کی پہچان خلوص محبت [illegible] برجیہ کے راستے برج برج کی خوبیاں اولاد نرینہ پیدا کرنے ہمیشہ تندرست خوبصورت اور نوجوان بنے رہنے کے اسرار۔ تمام مردانی زنانی پوشیدہ اور خاص خاص بیماریوں کے تیر بہدف علاج قلمبند کئے ہیں۔ انجام کتاب میں عجیب و غریب معلومات و دلپذیر نسخہ جات کا سرمایہ مہیا کیا گیا ہے اور کوک شاستروں میں ۳۶ یا ۴۸ تصاویر ہیں مگر اس میں اوسی قسم کی ۱۰۸ تصاویر ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲)

خزانہ کرامات

قیمت باتصویر مجلد ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ)

مسمریزم میں کرامات ہو تو کیا معنی
جس سے دل چاہے ملاقات ہو تو کیا معنی

حسن ابدال ضلع راولپنڈی میں دامن کوہ میں ایک پر فضا مقام ہے تنہائی پسند فقراء اسکے اطراف میں جنگلوں پہاڑی چشموں کے کنارے بیٹھکر ریاضت کرتے اور قدرتی نظاروں کا لطف اٹھاتے ہیں یہاں زندہ دل اہل ہنود نے ایک سبھا بنام راجیوگ سوسائٹی قایم کر رکھی ہے گوسائیں سوامی دیال صوفی دیوگی ایڈیٹر اخبار جامع العلوم اس کے صدر انجمن ہیں اون کی تصنیف سے یہ کتاب خزانہ کرامات باتصویر ہے جو علوم درویشوں میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں اور وہ برسوں کی خدمت اور ہزاروں کے لالچ سے بڑی رمزوں اور کنایوں میں بتلایا کرتے ہیں وہ راز اس کتاب کے ذریعہ صاف کھولدئے ہیں اور یہ کتاب ریمیا سیمیا گویا کہ سب علوم کی کنجی ہے جس کے ذریعہ ان علوم کا دروازہ کھلتا ہے لوگ عملیات اور مسمریزم کے جادو سے اثر سے منکر ہیں اور جو بد ظن جانتے ہیں وہ خزانہ کرامات کو پڑھکر اس کی بیجوڑہ ہدایات پر عمل کریں یہ کتاب صرف علم الٰہی کی صفت [illegible] ظاہر کی گئی ہے جیتی بار چھپی ہے حجم ۰۰ صفحے [illegible] علاوہ محصول ڈاک

[illegible] خزانہ [illegible]

(۱) گلزار ہند لاہور ۱۳ [illegible] بہت سی کتابیں دیکھیں مگر یہ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمریزم واقعی قدیم علم ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ابتدا سے چلا آتا ہے غرضیکہ یہ رسالہ بہت عمدہ مفید اور متبرک ہے۔

(۲) پنجہ فولاد لاہور ۲ جنوری ۱۹۰۳ء خزانہ کرامات کو میں نے عمدہ طور پر شوق سے مطالعہ کیا میرے خیال میں یہ کتاب علم مسمریزم اور علم تصوف کے شوقینوں کو نہایت مفید ثابت ہوگی (۳) نور محمد ریکارڈ کیپر دفتر جناب صاحب بہادر پولیٹکل ایڈوائزر قلات کوئٹہ ۱۴ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ مائی ڈیر لارجی رفعایتہ سلیم مزاج شریف خزانہ کرامات چار حصے پڑھنے سے بڑا لطف آیا (۴) محمد شفیع تاجر کتب انبالہ شہر بازار قلعی گران ۱ جنوری ۱۹۰۷ء جناب من تسلیم ایک وی پی ملی خزانہ کرامات کو دیکھا واقعی نہایت ہی عجیب باتیں [illegible] فرمائی ہیں یقین ہے جو شخص اس کتاب کو دیکھے گا سوائے تحسین و آفرین کے کچھ زبان سے نہیں نکلے گا (۵) پنچھی گھنیا لعل ڈپٹی اگزیمنٹ پنشر [illegible] گھاٹ شہر آگرہ منقول اخبار جامع العلوم لاہور ۵ جنوری [illegible] ۸ [illegible] آپ کی کتاب خزانہ کرامات منگوا کر دیکھی درحقیقت جو جو [illegible] درج ہیں وہ اور شائستہ اثر ہونے سے نہایت قرین قیاس ہیں جو صاحب جناب کی ہدایات [illegible] عمل کرینگے وہ لاجواب اوٹھائینگے (۶) منجانب ای سی۔ روڈ دہرہ دون سلطان احمد [illegible] منقول اخبار جامع العلوم ۳۰ جنوری [illegible] صوفی صاحب بندگی خزانہ کرامات کے چاروں حصے بغور [illegible] کا بہت شوق رہتا ہے اگرچہ بیسیوں [illegible] اردو و انگریزی [illegible] میرے پاس موجود ہیں اور کئی [illegible] ان لاجواب کتابوں کے دیکھنے سے آیا [illegible] سوا سو لہ آنے والا پس میری [illegible] خزانہ کو [illegible] بہت پسند کیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔

[illegible]

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی۔ لودیانہ پنجاب

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور جو گرمی خشکی کی وجہ یا کسی کثرت سے ہوجاتی ہے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی یا دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازیں یہ شربت جلد بخار آتشک۔ فساد خون بواسیر۔ تبخیر یا لیخولیا۔ ختلاج قلب [illegible] میں نہایت مفید ثابت [illegible] قبلی میں بمنزلہ اکسیر ہے اور صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے یہ شربت ہمارے یہاں کثرت سے تیار ہوتا ہے۔ داین ہم فی بوتل (عا) دو روپیہ۔ خورد شیشی ۴۔ اونس ۶ر۔ ۲۔ اونس ۳ر۔ ایک اونس ۱ر۔

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ (بجنور)

واقعی ہزار ہا مردوں نے زندگی پائی

عالیجناب حکیم سید محمد وارث علی صاحب ازیبا [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ کمی کمر کا میں خود اور دیگر [illegible] پر تجربہ کیا روح شباب مقوی باہ۔ دافع [illegible] وقت کیلئے مفید ہے۔

روح شباب [illegible] انزال [illegible] جوانی [illegible] نامرد کو مرد [illegible] باہ اور بینائی کو قائم [illegible]

طلاء جوانمرد۔ سوائے نامرد زادستی کے۔ للغرض ہر قسم کی نامردی کمزوری کے تمام نقص بے ضرر دور ہو کر گوں پٹھوں کو اعلیٰ طاقت خل جوانی کے دنیا ہے فی شیشی عہ

مخصوص پلز۔ ملذذ تا و تنیکہ ترشی نکت نہائے انزال نہ ہوگا۔ فی درجن ۱۲ر

بنہ ڈاکٹر کالیخان گورنمنٹ پنشنر میڈیکل ہال گنجپورہ (کرنال) پنجاب

سفرنامہ شام و عراق اس سفرنامہ میں تمام مقامات مقدسہ حجاز ریلوے اور دیگر قابل دید مناظر کا نہایت دلچسپ حال ہے کتاب شروع کرنے پر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت فی جلد ۸ر منیجر اخبار مدینہ بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بسنود اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور بیلہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی۔ پی منگوائیے۔

پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نوشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی نمبر ۳ بمبئی

لوح زمردین

یعنی

خوشخطی کے بہترین قواعد

اگر آپکو بغیر استاد کے فن خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردین فوراً منگوائیے۔ طالب علموں کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانیکے لئے اس قسم کی کامل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جسکے قابل مصنف منشی ابو الصدق سید محمد ابو الحسین صاحب قوتی زمرد رقم امروہوی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائیے۔ قیمت فی جلد ۴ر

منیجر اخبار مدینہ بجنور سے طلب کریں

مسائل شریعت

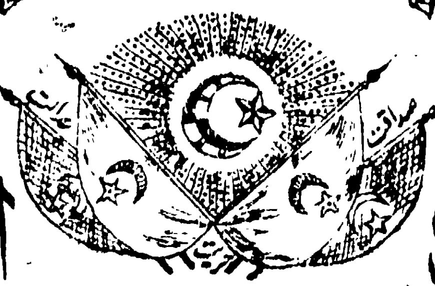
جس میں عالمۃ الناس کے رواجی مسائل نکاح۔ طلاق۔ خلع۔ وصیت وقف وراثت وغیرہ کے متعلق نہایت تشریح کیساتھ بحث کیگئی ہے وکلائے عدالت دیوانی اور امیدواران امتحان وکالت و جاگیرداران و روسار اہل اسلام کیلئے ایک نہایت ضروری کتاب ہے۔ جلد طلب فرمائیں تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں۔ قیمت مرد جلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار مدینہ بجنور (ریکنڈ)

Regd No: 575 3415

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR



مسلمانوں کا واحد قومی و تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

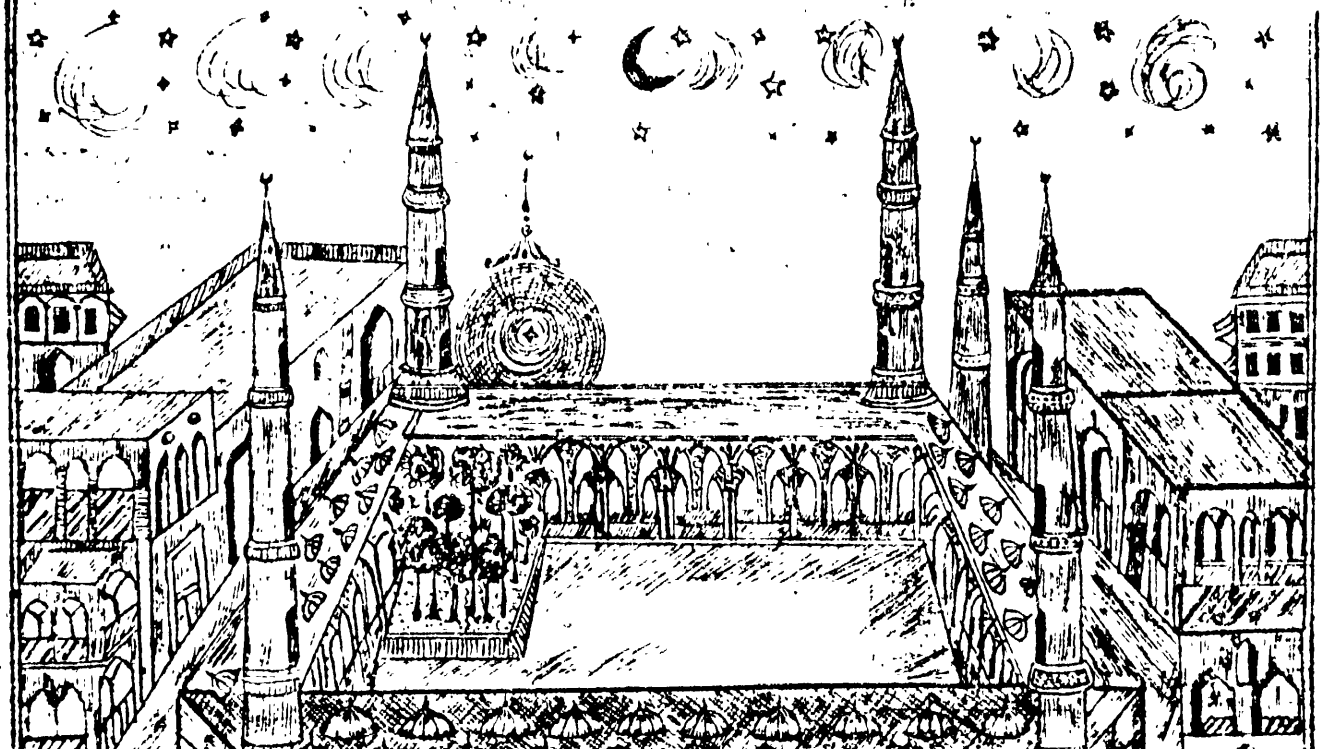
رئیس التحریر آغا رفیق بلند شہری

مدینہ

مالک و مہتمم محمد مجید حسن بجنوری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط مدینہ

تاریخ اشاعت - ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ کو اپنے دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ پرچہ نہ پہنچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت ہر کے جد ۲ ر کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا۔ بیرنگ خطوط کا سلسلہ مفقود ہے جواب طلب امور کے لئے ۲ ر کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا ضروری ہے۔ اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

ایک بار	ایک ماہ	تین ماہ	۶ ماہ	ایک سال	مقدار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم

التماس ضروری

جن احباب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی زر قیمت سے کارخانہ کی اعانت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا جو مدینہ کو خریدار غلطی کریں

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

346

تلغرافات

معاملات بلقان

صوفیا ۲۰ ۔ نومبر۔ شاہ فرڈی نینڈ وائنا میں طویل قیام کرنے کے بعد واپس آگیا ہے اور اس طرح ان افواہوں کی تردید ہو گئی ہے کہ وہ تخت سے دست بردار ہونا چاہتا ہے ۔ موسیو پوانکر صدر جمہوریہ فرانس نے جو ... یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ یونانیوں نے جو جنوبی ... سپاہی ابھی تک ... کے معاملہ میں موسیو موصوف ثالثی کریں لیکن یونان نے ابھی تک اس تجویز کا کوئی جواب نہیں دیا۔

دولت عثمانیہ

قسطنطنیہ ۔ یکم دسمبر ۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ مصطفی نامی شخص نے جو محمود شوکت پاشا کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا جیل خانہ میں خودکشی کر لی ہے لیکن عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ پولیس کے تشدد کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے ۔ پولیس نے یہ تشدد ملزم پر اس لئے کیا ہو گا کہ اس سے پرنس صباح الدین اور دوسرے مخالفان دولت عثمانیہ کے افعال کی بابت اطلاع حاصل کرے ۔ مصطفی کی موت نے بین الاقوامی مشکلات کو اور بھی پیچیدہ کر دیا ہے ۔

لندن یکم دسمبر ۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے باخبر نامہ نگار قسطنطنیہ کی ایک چٹھی بدین مضمون شائع کی ہے کہ دولت عثمانیہ و برطانیہ میں بماہ مئی گذشتہ جس معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں ۔ اس میں حسب ذیل ترمیم ہوئی ہے برطانیہ عظمیٰ کو عرب ۔ عراق اور غالباً شام میں بھی تمام معدنی تیل کے چاہات کا اجارہ دیدیا گیا ہے ۔ سلطان کویت کو وسیع عقبی علاقہ دیکر اسے عرب میں آزاد طاقت بنا دیا گیا ہے دریائے دجلہ و فرات کی کشتی رانی کا اجارہ بین الاقوامی کمپنی کے ہاتھ میں ہوگا جس کا سرمایہ برائے نام نصف برطانوی ... عثمانی اور ... جرمن ہوگا ۔ لیکن حقیقتاً نصف سرمایہ انگریزی اور نصف جرمن ہوگا۔

قسطنطنیہ ۲۰ ۔ دسمبر ۔ صدر اعظم ترکی نے مصطفیٰ کے ساتھ پولیس کے سلوک کی بابت روسی سفیر سے معذرت کر لی ہے اور سفیر مذکور کے اس مطالبہ کو بھی منظور کر لیا ہے کہ ... سابق افسر پولیس جو حال ہی میں ادرنہ کا والی مقرر کر دیا گیا تھا معزول و معطل کیا جائے ۔

لندن ۲۰ ۔ دسمبر ۔ ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ انگریزی ترکی معاہدہ کی جن ترمیمات کا ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے اشاعت دیروزہ میں ذکر کیا ہے ان میں جہاں تک مراعات کا تعلق ہے کوئی صداقت نہیں ہے ۔

جنوبی افریقہ

(لندن ۲۹ ۔ نومبر) آل انڈیا مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ معاملات جنوبی افریقہ کے متعلق لارڈ ہارڈنگ نے دسمبر میں ایک ہندوستانی وفد کو باریابی عطا کرنے پر رضامندی کا اظہار فرمایا ہے ۔

(لندن ۲۰ دسمبر) لندن مسلم لیگ نے چودہ نومبر کو مسٹر ہارکورٹ کی توجہ معاملات کے نازک حالات پر مبذول کرنے کی درخواست کی تھی کہ صاحب موصوف جنوبی افریقہ کی متحدہ حکومت پر فوری تدارک کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے زور دیں اور ہدایت فرمائیں کہ شکایتوں کے متعلق آزادانہ تحقیقات کی جائے مسٹر ہارکورٹ نے ۱۲ نومبر کو جواب دیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ معاملات کی حالت کے متعلق لیگ کو صحیح اطلاع نہیں ملی ۔ ہندوستانیوں نے جنوبی افریقہ کے قانون کی جو علانیہ تحقیر اختیار کی ہے اس نے مجھے حکومت جنوبی افریقہ کے روبرو اعتراض پیش کرنے اور اس سے مشورہ کرنے سے روک دیا ہے ۔

(ڈربن ۲ دسمبر) جنوبی ساحل کے کارخانجات شکر میں ہندوستانیوں نے پھر ہڑتال کر دی ہے اور (۱۳۲) آدمیوں کو ایک ہفتہ قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے اب شکر کے صرف تین مزرعے معطل ہیں ۔

(پیٹر ماٹزبرگ ۲۸ ۔ نومبر) اب ایسے حلفی بیانات داخل کئے جا رہے ہیں جن میں بعض سفید رنگ باشندوں پر ناٹال کے شمالی علاقوں میں ہندوستانیوں کو کوڑے مارنے کا الزام لگایا گیا ہے ۔ ایک آزاد ہندوستانی نے اپنے حلفی بیان میں ایک گورے کی نسبت بیان کیا ہے کہ وہ آٹھ یا دس حبشیوں کو لیکر زبردستی ہندوستانیوں کے مکانات میں گھس گیا کیونکہ انہوں نے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں لاٹھیوں سے خوب زدوکوب کیا اور اس سے پانچ ہندوستانی بیہوش ہو گئے پھر سب ہندوستانیوں کو سخت نگرانی میں رکھا گیا اب ایسے حلفی بیانات تیار کئے جا رہے ہیں جن سے ان الزامات سے قطعی انکار کیا جائیگا ۔

(ڈربن ۲۹ ۔ نومبر) پولس نے ۲۶۵ ہندوستانیوں کو اصولی رو اوی میں گرفتار کیا ہے کیونکہ وہاں بھی ساحلی علاقہ میں ہڑتال شروع ہو گئی ہے نیز ورلینڈ کے کوئلہ پیدا کرنے والے علاقہ میں بھی ۱۰۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں گرے ٹاؤن میں ۲۰۰ ہندوستانیوں نے کام بند کر دیا ہے ۔

(لندن یکم دسمبر) مکمل ڈربن اور پیٹر ماٹزبرگ ہزاروں آدمی شامل تھے دونوں جلسوں میں اس مطالبہ کی تائید میں رزولیوشن پاس کئے گئے کہ ہندوستانیوں پر حملہ کرنے اور انہیں گولی مارنے کے الزامات کی علانیہ تحقیقات کی جائے اور اس میں ہندوستانیوں کو قائم مقامی کا موقع دیا جائے نیز جد وجہد کو باستقلال جاری رکھنے کا اقرار کیا گیا ۔ پیٹر ماٹزبرگ کے جلسہ میں کئی عورتوں نے جلسہ کو مخاطب کر کے تقریریں کیں ۔

(ڈربن یکم دسمبر) جنرل سمٹ موقعہ واردات پر بخوبی تحقیقات کر کے پریٹوریا واپس آگیا ہے حکام اپنے اس ارادہ پر قائم ہیں کہ جب تک امن قائم اور ہڑتال موقوف نہ ہو جائے ہندوستانیوں کی شکایتوں پر کوئی غور اور توجہ نہ کی جائے ۔

(پیٹر ماٹزبرگ یکم دسمبر) اگرچہ جہاں تک پابند معاہدہ مزدوروں کا تعلق ہے ہڑتال کمزور ہو تی جاتی ہے مگر مقامی کمیٹی کا بیان ہے کہ ۲۰ ۔ نومبر والی گرفتاریوں نے سخت ناراضی پیدا کر دی ہے اور ہڑتالیوں کا حصہ کثیر کبھی کام پر واپس نہ آنے کا اور بھی پکا ارادہ کر چکا ہے ۔

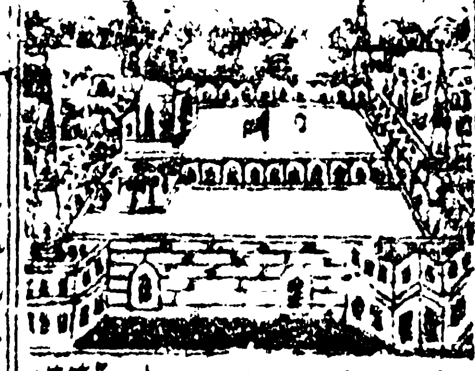
(لندن ۲ ۔ دسمبر) کینیڈا میں ہندیوں کا مسئلہ سخت اندیشناک صورت اختیار کرتا جاتا ہے پہلے ایک جج نے ایک ہندوستانی کی جلاوطنی کے متعلق امتناعی پروانہ جاری کیا اور اول اس کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا اس کے بعد اب چیف جسٹس نے یہ قرار دیا ہے کہ ہندوستانی بھی دوسری رعایا کی طرح صرف جہالت ۔ مرض جرم یا بھیک مانگنے کی علت میں خارج از ملک کئے جا سکتے ہیں ۔ یہ فیصلہ برٹش کولمبیا میں جہاں اخراج کی پرزور حمایت کی جاتی ہے ۔ پسند نہیں کیا جاتا ۔ نظر برآں یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ اہل مشرق کی آمد کو روکنے کے لئے قانون سازی کا مطالبہ کیا جائیگا قابل ذکر بات یہ ہے کہ برٹش کولمبیا کا ہر ایک ضلع مسٹر بورڈن موجودہ وزیر اعظم کینیڈا کے طرز حکومت کا مؤید ہے اور وزیر موصوف کو مقامی جذبات اور امپیریل گورنمنٹ کے منشاء کی تطبیق کا نازک کام انجام دینا پڑے گا ۔

(لندن ۲ دسمبر) جنوبی افریقہ کے ہندیوں کے متعلق ایک بلیو بک (کتاب ازرق) شائع ہوئی ہے جس میں ۲۰ ۔ جولائی سے ۲۹ ۔ نومبر تک کے واقعات درج ہیں گورنمنٹ ہند کی خط و کتابت اس میں شامل نہیں ہے لیکن مسٹر ہارکورٹ نے جنوبی افریقہ کو جو مراسلے بھیجے ہیں ان میں گورنمنٹ ہند کے اکثر معروضات کا ذکر ہے جن سے ہندوستانیوں کی حمایت میں گورنمنٹ موصوف ہی استدعا اور معاملات کی موجودہ

اس کتاب ازرق میں وہ طول طویل خط و کتابت بھی درج ہے جو مسٹر گاندھی نے قابل اطمینان فیصلہ کرنے کی غرض سے مسٹر جارج وزیر داخلیہ سے کی تھی لارڈ کریو نے ان غیر سرکاری برقی پیغامات کی نقول مسٹر ہارکورٹ کو بھیجدی تھیں جو ہندوستان سے انڈیا آفس میں پہونچے تھے وہ اس کتاب میں شائع نہیں کئے گئے ہیں اس کے ساتھ ہی لارڈ کریو نے تحریر کیا تھا کہ ہندوستانیوں کے ساتھ تشدد آمیز سلوک کے بیانات سے ہندوستان میں جو اثر پیدا ہوتا ہے اسے میں نہایت اندیشہ کی نظر سے دیکھتا ہوں اور باوثوق بیان کیا تھا شائع کئے جانے کی درخواست کرتا ہوں ۔ لارڈ گلیڈسٹون نے اس کے جواب میں گرفتاریوں اور سزائے قید کی تفصیلات ارسال کیں لارڈ موصوف نے ۲۶ ۔ نومبر کو بعض زیادہ میعاد کی سزائے قید کے متعلق مسٹر ہارکورٹ کے استفسار کا جواب دیا کہ نیوکیسل کے مجسٹریٹ نے (۱۲۷) آزاد ہندوستانیوں کو ایسے جرایم میں جن کی انتہائی سزا تا لونا ۳ ماہ قید با مشقت تھی ۵ پونڈ جرمانہ یا چھ ماہ قید کی سزا دی ہے اور ان زائد سزاؤں کو منسوخ کردینے کی کارروائی کی جا رہی ہے ۔

اخبار مدینہ بجنور — جلد ۲ — نمبر ۴۵ — (۳) 347 — ۸۔ دسمبر ۱۹ — مطابق — ۹ محرم الحرام

فہرست مضامین



اخبار مدینہ بجنور مورخہ ۹ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

صوبجات متحدہ

کی

کونسل میں اجودھیا کی قربانی کا معاملہ

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کے وہ سوالات جو انسداد قربانی گاؤ کے متعلق کونسل صوبجات متحدہ کے آخری اجلاس سال حال میں پیش کئے جانے کے لئے تیار کئے گئے تھے درج کئے گئے ہیں ہمیں افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ اجلاس کونسل میں اون پر کچھ توجہ نہیں کیگئی اور لوکل گورنمنٹ نے اس کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ جہاں گورنمنٹ ہر ایک جماعت کے حقوق کی حفاظت کرنے کیلئے تیار ہے وہاں وہ اسکے لئے کسی طرح آمادہ نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اختیارات میں اس قسم کی کوئی دست اندازی کرے کہ وہ کوئی حکم امن و امان قائم رکھنے کیلئے صادر نہ کر سکیں۔

ہمیں بہت زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اس معاملہ پر کافی غور و توجہ نہیں ہم یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ اجودھیا ہندوؤں کا ایک متبرک مقام ہے اور وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس معاملہ میں ہر ایک قسم کا کلی اختیار ہے کہ وہ نقص امن نہ ہونے دے لیکن غالبا یہ نہیں کیا گیا کہ جس طرح اجودھیا ہندوؤں کے دلوں میں ایک خاص مذہبی وقعت رکھتا ہے کیا اوسیطرح لوکل گورنمنٹ وہاں کے مسلمانوں کی مذہبی وقعت کو بھی کوئی اہمیت دیسکتی ہے یا نہیں قربانی مسلمانوں کا ایک مذہبی رکن ہے اور گاؤ کی قربانی اصولاً ہندوستان کے لئے ضروری ہے اسلئے ہم نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ ایک طرف تو مذہبی جذبات کی قدر کرتی ہے اور دوسری جانب اوسی مذہبی جذبہ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ پر موقوف رکھدیتی ہے۔ اجودھیا ضرور ہندوؤں کا ایک متبرک مقام ہے لیکن اس کے معنی نہیں ہو سکتے کہ اس تبرک کو آگے رکھکر مسلمانوں کے ایک مذہبی فعل کا سلوک کیا جائے۔

لوکل گورنمنٹ کو اس معاملہ میں غور کرنا چاہئے کہ قربانی مسلمانوں کا ایک مذہبی فعل ہے اور وہ اس کی ادائیگی کسی مقام خصوص یا معین جگہ پر موقوف نہیں ہے بلکہ جہاں مسلمان رہتے ہوں وہیں اوس کی ادائیگی ضروری ہے

ہم نہیں کہہ سکتے کہ لوکل گورنمنٹ نے یہ خیال کس بنا پر ظاہر کیا ہے کیا اس خیال کی بنا وہی کانپور والا واقعہ تو نہیں ہے جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات میں دست اندازی گورنمنٹ ہند کے اصول حکمرانی کے خلاف سمجھی گئی تھی خدا کرے ہمارا یہ خیال غلط ہو اور گورنمنٹ ہند اپنے فیصلہ پر غور کرے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے اختیارات کو کیا ان قوانین کے خلاف بھی کام میں لا سکتا ہے جو مملکت ہند کے لئے بطور ضابطہ ستون کے ہیں اور جن پر عمل پیرا ہونیسے ہی انتظامی معاملات میں احتمال فساد پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہمارا مقصود ان الفاظ سے خدانخواستہ لوکل گورنمنٹ کی نیت پر حملہ کرنا نہیں ہے لوکل گورنمنٹ ہماری معزز ہیئت ہے اور اراکین حکام کے سامنے ہم نہایت عقیدت کیساتھ سرنگوں ہیں لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے جائز جذبات کو جائز طریقہ پر لوکل گورنمنٹ کی سماعت میں لائیں تاکہ آئندہ کوئی وجہ شکایت پیدا نہ ہو سکے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے کونسل میں سوالات کو پیش کر کے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ فریق مخالف کے جذبات کو پامال کریں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سال گذشتہ کے فساد میں جن بیرا گیوں کو سزا دیگئی ہے گورنمنٹ ہند اون کے ساتھ رعایت کرے کیا لوکل گورنمنٹ اس قسم کی استدعا سے اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتی کہ مسلمان مذہبی ارکان کی ادائیگی میں کسی قسم کی ناجائز حرکت پسند نہیں کرتے اور فریق مخالف کے جذبات کی کس قدر قدر کرتے ہیں اگر لوکل گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچ سکی ہے یا پہونچ سکتی ہے تو وہ براہ کرم اس مسئلہ پر دوبارہ غور فرمائے۔ اور تحقیقات کرے کہ اجودھیا میں مسلمانوں کا اپنے گھروں میں قربانی کر لینے سے ہندوؤں کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے گورنمنٹ کو دیکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کے اس فعل کی ادائیگی میں رخنہ پیدا کرنیوالا یا فساد اٹھانے والا کونسا فریق ہے اور کیا اوس کے بھی کچھ ایسے افعال ہیں کہ جن سے مسلمانوں کے جذبات کی پامالی ہوتی ہو ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جب ایک مقام کے باشندے دو مذہبی جماعتیں ہوں تو وہ کیوں ایک کے مذہبی ارکان کیوں قابل ادائیگی سمجھے جائیں اور دوسرے فریق کے مذہبی افعال کیوں قابل ادائیگی نہ سمجھا جائے۔

اجودھیا اگر ہندوؤں کا مقدس مقام ہے تو کیا مسلمانوں کے بھی کچھ حقوق بحیثیت وہاں کے باشندہ ہونے کے ہو سکتے ہیں یا نہیں اگر ہو سکتے ہیں تو ہم گورنمنٹ سے صرف یہی چاہتے ہیں کہ اون کے مذہبی حقوق کی حفاظت کرے۔

گورنمنٹ ہند کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ وہ براہ کرم اون مقامات کی حالت پر بھی نظر ڈالے جو مسلمانوں کی نظر میں واجب الاحترام اور مقدس ہیں کیا وہاں ہندوؤں کو اون کے کسی مذہبی فعل سے روکا جاتا ہے یا وہاں کے مسلمانوں نے مندروں میں سنکھ بجانے کی کبھی مزاحمت کی ہے ہم اپنے علم کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ کہیں بھی کبھی ایسا نہیں ہوا پھر کیا وجہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ اس معاملہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد کے اختیارات میں دست اندازی نہیں کرنا چاہتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اجودھیا میں ہندو اپنے تمام مذہبی ارکان ادا کرتے اور ہر قسم کے مذہبی جلوس نکالتے ہیں لیکن کیا دوسری قوم کے باشندے گورنمنٹ ہند کی آزادی سے اتنا بھی حق نہیں رکھتے کہ وہ اپنے مذہبی ارکان کو ادا کر سکیں۔

سب سے بڑا سوال قربانی گاؤ پر یہ ہوتا ہے کہ ہندو بھائی خویش گائے کی قربانی سے تکلیف پاتے ہیں۔ اور اون کے جذبات پر اس مذہبی فعل کی ادائیگی سے برا اثر پڑتا ہے لیکن کیا یہ ضمانت کیجا سکتی ہے کہ ہندوؤں کے تمام افعال مسلمانوں کو اچھے معلوم ہوتے ہوں گے۔ اور اون کے مذہبی ارکان سے مسلمانوں کے جذبات پر برا اثر نہیں پڑتا ہوگا مغرب کی نماز کے وقت عموما ہندو اپنے مندروں میں سنکھ اور باجا بجاتے ہیں اور مسلمانوں کو اوس سے سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ انہیں اس تکلیف سے نجات دے۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ مستدعی ہیں کہ وہ اس معاملہ پر کافی غور فرمائے۔ اور جہانتک ممکن ہو دونوں قوموں کے جذبات کی قدر کرے تاکہ ہندوستان سے نفاق و فساد کا بالکلیہ استیصال ہو جائے۔

ہمارے صوبہ کے ہندو ... ہندوستانی یہ ... میں اس معاملہ میں بہت زیادہ افسوس ہے کہ وہ باوجود غیر متعصب ہونے کے آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے سوالات کو غیر مناسب سمجھا۔ اور ... ظاہر کی ہے کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جو سوالات قابل انسداد ... دریافت کئے ہیں اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسکے موافق ہیں کہ اجودھیا میں دوبارہ اونہیں حرکات کی اجازت دیجائے جن کی وجہ سے سال گذشتہ میں حد درجہ کا فساد برپا ہوا تھا۔ ہندو اور مسلمانوں کی جانیں گئیں اور بیچیدہ مقدمات میں فیض آباد و اجودھیا کے ہندو تباہ و برباد ہوئے خواجہ صاحب کو یہ امر فراموش نہ کرنا چاہئے کہ ہندوستان کا ہر ایک ہندو باشندہ جس کی نظر میں اجودھیا متبرک مقام ہے یہ یقین رکھتا ہے کہ اجودھیا کی متبرک زمین پر کبھی گائے کی قربانی نہیں ہوئی۔ ہندوستانی کے جواب میں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ سال گذشتہ اجودھیا میں جو فساد ہوا تھا اوس کا بانی کون تھا اور گورنمنٹ نے کس فریق کو ہنگامہ کا مجرم قرار دیا اور کس کو سزا ملین غالبا ان تمام باتوں کا جواب حقیقت واقعہ کے لحاظ سے یہی دیا جائیگا کہ ہندو۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانان اجودھیا نے صرف اپنے مذہبی فعل کی ادائیگی کا تہیہ کیا تھا۔ اور ہندوؤں نے اون کی بیجا مزاحمت کی تو کیا اسکے مقابلہ میں مسلمان بھی آئندہ مدافعت کر سکتے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب فساد اجودھیا کا تمام تر الزام ہندوؤں کی گردن پر ہے تو بیچارے مسلمانوں کو جو اپنے مذہبی حقوق کی حفاظت کے ہر طرح حقدار ہیں اسکی بنا پر کیوں مورد طعن قرار دیا جاتا ہے۔

ہندوستانی یہ بھی بتلاتا ہے کہ اجودھیا میں کبھی گاؤکشی نہیں ہوئی ہمارا معزز معاصر اگر اجودھیا کی قدیم تاریخ پر نظر ڈالے گا تو اسے اس کا جواب خود مل جائیگا کہ اوس کی یہ ذہنی یادداشت کہاں تک صحیح ہے۔

آخر میں ہم لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں صرف اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس امر پر نگاہ ڈالے کہ قربانی گاؤ مسلمانوں کا ایک وقیع و شاندار مذہبی فعل ہے یا نہیں اگر اوس کی تحقیقات سے ... قربانی گاؤ کا مذہبی رکن ہونا ثابت ... اور ثابت ہو چکا ہے تو ملک معظم کے حکومت ہند کے قوانین کے مطابق ... کیا جائے کہ کسی فریق کا مذہبی فعل کسی ... مخالف کے مزاحم ہونے سے کسی مقام ...

مذہب میں سادگی

(۲)

یہہ امر دیکہہ کر کس قدر افسوس ہوتا ہے کہ مذہب کیوجہ سے دنیا میں کس قدر قتل وخونریزی کا بازار گرم رہا ہے عیسائیوں اور مسلمانون کے ساتہہ ایک بالکل نامعقول جہگڑے کی بنا پر حضرت عیسیٰ کی قبر کے لئے بیت المقدس میں جس میں بخیال عیسویت حضرت مسیح مصلوب ہونے کے بعد کچھہ دیر تک رہے تہے کسقدر خونریزی ہوئی جس میں ہزارون آدمی ضائع ہوئے کیا یہ کوئی قابل وقعت امر تہا۔

مذہب (عیسوی) ہمیں ایک اور تعلیم دیتا ہے اور وہ یہ کہ تمام اون لوگوں کو جو مذہب کی معمولی معمولی باتون میں ... متفق الرائے نہ ہون زندہ جلا دیا جائے یا اون پر طرح طرح کے ظلم روا رکہے جائیں کیا یہ کوئی خوبی کی بات ہے۔

(عیسویت کا) ایک اور فریق ہے جس کا تعصب اسقدر بڑہا ہوا ہے کہ اگر اوس کے خیال کے مطابق بنی نوع انسان آنکہ چند مقرر کردہ اصولوں کی پابندی نہ کرین تو انہیں ہمیشہ کے لئے قسم قسم کے عذابون میں مبتلا کہا جائے کیا یہ کوئی قبیح فعل ہے کیا ان تمام باتون کا مطلب یہ ہے کہ انسان رحم سے خالی رہے جو خداوندتعالےٰ ارحم الراحمین کے نزدیک ایک قابل نفرت امر ہوگا اور حضرت مسیح اور حضرت محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک بہی کچھہ کم نفرت کے قابل نہیں ہے۔

جنرل گارڈن کا قول ہے کہ مجہے مسلمانون میں فریسیوں جیسا کوئی فرقہ نظر نہیں آتا جنرل مذکور کا ذاتی خیال خواہ کچھہ ہی ہو لیکن مسلمان فریسی ہمارے فریسیوں کی طرح اپنے اوپر یہ فرض نہیں کرلیتے کہ زید وبکر جلا دینے کے قابل ہیں مسلمانون کے کسی فرقہ میں بہی ایسے غیر مرغوب واقعات نہیں پائے جاتے جو ہمارے ان کے فریسیوں لوگون میں پائے جاتے ہین۔

جنرل گارڈن مدتوں تک مشرقی ممالک میں مسلمانوں کے ساتہہ رہا ہے اس لئے اسلام اور اسلامی تعلیم کی خوبیان اوس کی نظر سے نہان نہین ہوسکتین اس وجہ سے اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجایش نہین ہے کہ اوس نے مندرجہ بالا الفاظ لکہتے ہوئے اسلام کی نسبت پورا پورا یقین کرلیا ہوگا اور اوس کی نظروں کے سامنے عیسویت کی سچی نرم دلی کی تصویر بہی ہوگی چنانچہ جنرل مذکور نے اسی خیال اور جوش میں یہ بہی لکہا ہے کہ اوس شخص کے برابر کسکو تسلی وتسکین ہوسکتی ہے جس کا بہروسہ خداوندتعالےٰ ہی پر ہو اور جو نہ صرف الفاظ پر بلکہ اوس حقیقت پر بہی ایمان رکہتا ہو جو تمام چیزون کے وقت مقررہ پر واقع ہونے کے متعلق ہے اور جو ضرور وقت مقررہ پر واقع ہوکر رہیں گی۔ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ تمام کام خدا کے ہاتہہ میں ہیں اوسی پر بہروسہ رکہنا چاہئے اور تمام چیزین وقت مقررہ پر واقع ہونوالی ہیں اور ضرور واقع ہوکر رہیں گی) وہ شخص موت آنی سے پہلے مرچکا ہے اور زندگی کے تمام جہمیلوں سے پاک وصاف ہے۔

مندرجہ بالا خیالات کے جواب میں غالباً یہ کہا جائیگا کہ مشرقی خیالات مغربی خیالات سے منطبق ہونے مشکل ہین اور ان کی موافقت دشوارتر ہے اور اس امر کی کوشش کرنا بالکل ناموزون اور ناقابل التفات ہے کہ مغربی ممالک پر ایسی صورت سے حکمرانی کی جائے کہ اون کو مشرقی ممالک سمجہکر وہان کے لوگون کے اعمال وافعال کے مطابق ہو یا اون کے اعمال وافعال پر حاوی ہو۔ میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہون کہ تقریباً دوہزار سال سے جملہ ممالک یورپ مشرقی مذاہب (یہودیت و عیسائیت) کے ماتحت رہتے آئے ہین۔

اسلام کی روحانیت مشرق ومغرب کے نسلی خبطوں سے مبرا ہے اور جبکہ مشرقی عیسائیت نے جس کا رہنما ناصرہ کا بزرگ پیغمبر تناسل انسانی کی تعلیم وتربیت میں آخری حد تک کوشش کی ہے تو کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ اس مذہب سے زیادہ وسیع اور سادہ مذہب اسلام جسے عرب کا مقدس پیغمبر لایا کیون نہ اپنا اچہا اور نیک کام شروع کرے۔

حضرت مسیح اور حضرت محمد علیہم السلام دونون میں بہت سا تطابق پایا جاتا ہے۔ جو حضرت محمد صلعم کی سوانحعمری سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے قرآن شریف کے مطالعہ سے یہ امر بہی صاف ہوجائیگا کہ اوس نے کسی جگہ سابقہ نبیوں کے الہامات کی تکذیب نہیں کی بلکہ حضرت محمد صلعم کے احکام انجیل کی تائید اور اوسپر موجودہ زمانہ کی ضروریات کا بہی اضافہ کرتے ہین۔

اس کلیۃ قاعدہ کے مطابق کہ جب تک آدمی کی پوری بات نہ سن لی جائے قبل از وقت اوس کی تردید ناموزون ہے یہ بہی نامناسب ہے کہ فیصدی ۹۹ عیسائی جو کچھہ کرتے ہین اوس پر عمل کیا جائے اور اسلام کے لفظ پر غور کئے بغیر اسلام کی تردید کردی جائے۔

علیحدگی کے اصول پر صرف وہ لوگ عمل کرتے ہیں جو حقیقت سے واقف ہونا نہیں چاہتے اور اندہیرے میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ ہاتہہ بڑہا کر دروازہ کہولیں اور روشنی کو اندر آنے دین ایسے لوگوں کا یہ قول ہوتا ہے کہ جو کچھہ میرے پاس ہے وہ کافی ہے۔ اور مجہے کسی دوسری جانب دیکہنے کی حاجت نہیں گویا وہ اس طریقہ پر حصول خدا کے علم اور اوس کی پاک باتون سے واقف ہونے سے انکار کرتے ہیں

حضرات معاونین مدینہ اسوقت کارخانہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے اگر آپ اسی طرح سرد مہری سے کام لیں گے تو مدینہ کس طرح اپنی شان قایم رکہ سکیگا روپیہ کا کام روپیہ ہی سے نکلتا ہے جلد توجہ فرمائیں۔ منیجر

اچھوت ذاتون سے میل ملاپ کی تحریک

آج کی اشاعت میں "صرف ایک آواز" کے عنوان سے ایک قصہ آزاد سے لیکر اس لئے درج کیا گیا ہے کہ ہمارے ناظرین ہندو قوم کے قول وفعل پر کماحقہٗ آگاہی حاصل کرلین اس قصہ میں ایک واعظ کی تقریر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندو قوم کو چاہئے کہ وہ اچہوت ذاتون سے میل ملاپ کرنے کے لئے تیار ہو اور بغیر کسی نفرت و حقارت کے اس اتحاد میں حصہ لیکر ہندوستان کی تمدنی معاشرتی وغیرہ حالتون میں ترقی کے اسباب بہم پہونچائے۔ ہندو قوم کی اس زبانی تحریک کو ایک طرف رکہئے اور دوسری جانب اون کے طریقہ عمل پر نگاہ ڈالئے۔

ہم ہندو مسلمانون کے اتحاد کے نہ صرف موید ہین بلکہ ہماری دیرینہ آرزو یہ ہے کہ جس طرح ہندو مسلمان ایک ملک کے رہنے والے ہیں اوسی طرح یہ ایک جان دو قالب کا بہی مصداق بن جائین لیکن ہمین افسوس ہے کہ جب ہم اس قسم کے اتحاد کو پیدا کرنے کے لئے ہندو قوم کی جانب بڑہتے ہیں تو ہندو ہمارے سایہ کو بہی نجس سمجہکر ہم سے دور ہٹ جاتے ہیں ہم دیکہہ رہے ہین کہ وہ برگزیدہ ہندو جو اکثر اون کے جلسوں میں اتحاد واتفاق کے دعوان دار لکچرار اور ہندو قوم کو مسلمانون کیساتہہ ملکر زندگی بسر کرنیکے مشورات دیتے ہین جب اپنی نمایشی پبلک زندگی سے علیحدہ ہوکر تخلیہ میں بیٹہتے ہیں تو تعصب نفرت اور حقارت کے پانی کی تباہ وبرباد کردینے والی تیز دہارین اون کے کام ودہان سے نکلتی ہیں۔

پبلک پلیٹ فارم پر بتایا جاتا ہے کہ ہندوستان کی تمدنی معاشرتی اور تجارتی ترقی کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہندوستان کی ہندو ومسلمان دو بڑی قومیں اتحاد سے زندگی بسر کرین لیکن باطنی طور پر اس کے خلاف ہمارا استیصال کیا جاتا ہے ہمارے حقوق مٹائے جاتے ہیں اور کوشش کیجاتی ہے کہ ہم اس قابل ہی نہ رہین کہ ہندوستان میں ہماری ہستی کوئی ہستی سمجہی جائے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

واعظ کے وعظ ہیں سنانے کو اور ہیں اور آپ ہیں عمل ہی کو اور
ہستی پراسیہ مثل ہاتھی کی + کہانے کے ہیں دانت اور دکہانے کے اور

ہم اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ ہندو قوم اپنے جذبات خیالات اور قومی معاملات میں اس قدر سخت ہے کہ اوس سے کسی دوسری قوم کو کبہی کسی قسمت سے فائدہ پہونچنے کی توقع نہیں یہ ہی ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر یہ قوم کسی غیر قوم سے آشتی وصلح کی تحریک کرے یا اتحاد واتفاق کا پیغام دے تو وہ بہی خطرہ سے خالی نہ ہوگی اور ان کے ساتہہ ذاتی نفع پر مبنی ہوگا گذشتہ پانچ سال کے اندر کثرت سے اس قسم کے واقعات ہمارے سامنے گذر چکے ہیں کہ ہندوؤن نے اپنی ہی قومی آن کے خلاف کوئی واقعہ پیش آتے ہوئے مسلمانون کے مقابلہ میں ہر ایک قسم کی جابرانہ کارروائی کی ہے۔

عید اضحیٰ پر اجودہیا میں جو واقعہ پیش آیا ہے اوس سے ہمارے خیال کی کافی تصدیق ہوتی ہے اجودہیا کے ہندو لیڈر ایک طرف تو مسٹر مظہر الحق کو لیکر اتحاد وصلح کیساتہہ فیصلہ کرنے کی تدابیر وتجاویز میں مصروف تہے اور دوسری جانب حکام ضلع پر دباؤ ڈالکر مسلمانان اجودہیا کو قربانی سے بازرکہا اور اون کے ایک مذہبی فعل میں مداخلت کیگئی۔

یہتمام واقعات بجائے خویش اس امر کو صراحت کیساتہہ ثابت کررہے ہیں کہ ہندو قوم کی جانب سے اتحاد واتفاق کی جو تحریک اوٹہتی ہے وہ اصلیت سے اتنی ہی دور ہوتی ہے جتنی کہ ایک مافوق العادت حرکت خیال وگمان سے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو قوم اتحاد واتفاق کا دلکش ترانہ صرف اس وجہ سے گاتی ہے کہ صلح کل یا اتحاد وآشتی کے جویان مسلمانون کو الو بنائے اور اپنے دام میں پہانس کر اپنی غرض پوری کرے۔

اگر ہمارے تجربے اور واقعات پیش آمدہ کا یہ نتیجہ جو ہم نے اخذ کیا ہے صحیح ہے تو ہم نہایت حسرت وافسوس کیساتہہ ہندو لیڈرون کی نیت پر لعنت کرتے ہوئے ہندو دوستون سے جدا ہوتے ہین اور بآواز بلند اپنے سادہ لوح مسلمان بہائیون کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ اس قوم سے جہانتک ممکن ہو بچیں اور عافیت سے گوشۂ تنہائی میں زندگی بسر کرین۔

ہم نے اس مضمون کے مذکورہ بالا حصہ میں جو خیالات ہندو لیڈرون کی نسبت ظاہر کئے ہیں وہ نہ صرف ہمارے ہی خیالات ہیں بلکہ وہ ہندو بہی ہمارے ساتہہ ہم آواز میں شریک ہین جو حقیقی طور پر اتحاد چاہتے ہیں اور جن کی تعداد نی لاکہہ مشکل سے ایک ہے چنانچہ مولہ بالا قصہ میں جس کا راقم ایک ہندو ہی اس امر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ واعظ کے لکچر کو جو اچہوت ذاتون سے میل ملاپ کرنے پر مبنی تہا تعلیم یافتہ طبقہ نے نفرت کیساتہہ سنا اور اوس کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ اس قسم کی تقریرین صرف اسٹیج پر کیجاتی ہیں اور عملی حیثیت سے ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی یہ صرف ظاہری ڈہکوسلے اور نمایشی تقریرین ہیں جن سے بڑی غرض محض تفریح ہوتی ہے۔

ہمارا ارادہ تہا کہ ہم اپنے اون جذبات کو جو ہندو قوم کی سرد مہری اور ہمیں بیوقوف بنانے کے طریقون سے ہمارے دل میں پیدا ہوگئے تہے ظاہر نہ کرین۔ اور کچہہ دنون اور دیکہیں کہ ہندو قوم کی صلح وآشتی کا اونٹ کس کروٹ بیٹہتا ہے لیکن اس ہفتہ ہمیں اپنے ایک ایسے خالص وہمدرد ہندو دوست کے ہاتہون سے جو اپنے اقوال اور طرز زندگی سے ہمیں اپنے سچے وطن پرست ہونے کا یقین دلا چکا تہا ایک ایسا صدمہ اوٹہانا پڑا ہے جس نے ہمارے دل ودماغ کو نہ صرف ماؤف کردیا بلکہ ایک حد تک ہمارے خیالات کو بہی متعصب بنا دیا ہے۔

ہم اب بہی اتحاد وآشتی کے جویان ہیں لیکن اسطرح کہ اگر ہم ایک قدم اوٹہائین تو ہندو قوم اخلاص کیساتہہ ہماری طرف دو قدم بڑہے ورنہ یہ امر قطعی ناممکن ہے کہ ہندو ہمارے سایہ سے بہڑک کر دور جا کہڑے ہون اور ہم اپنے کو اون کے قدمون پر گرا دین کیونکہ اتحاد وآشتی اوسیوقت ممکن ہے کہ ظاہر وباطن دونون قومین یکسانیت کا

349

شذرات

ملکی و اسلامی کارخانوں کی بنی ہوئی اشیاء

ہندوستان میں اسلامی تجارت کو فروغ دینے اور اسلامی کارخانوں کو کامیاب بنانے کیلئے مسلمانوں کی توجہ کی جسقدر ضرورت ہے ظاہر ہے تجارت ترقی کی روح ہے اور صنعت وحرفت کامیابی کا ذریعہ اس لئے آجکل سب سے پہلا کام مسلمانوں کا یہ ہے کہ وہ تجارت میں حصہ لیں اسلامی کارخانوں کی مصنوعات کے استعمال کو ترقی دیں۔ اور جہانتک ممکن ہو صرف اون دوکانوں سے مال خریدکریں جو اسلامی مصنوعات فروخت کرتی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان میں ملکی اور اسلامی مصنوعات کی طرف توجہ ہو چلی ہے اور اسلام کے حقیقی فرزند اسلامی مصنوعات کو ترقی دینے کیلئے کہڑے ہو گئے ہیں۔

ملکی و اسلامی مصنوعات کی ترقی کی تحریک اور بیرونی ... جنے میں سب سے پہلا نام مسٹر فضل الحسن حسرت موہانی کا ہے جنہوں نے باوجود بی۔ اے۔ ہونے اور معقول مشاہرہ کی سرکاری نوکریاں ملنے کے ملک و اسلام کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیا مسٹر موصوف نے گذشتہ مہینوں میں ایک دوکان علیگڈہ میں قایم کی ہے جس میں ہرقسم کی ملکی و اسلامی مصنوعات نہایت ارزان قیمت پر ملتی ہیں اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ جس قیمت پر آپ کے ہاں چیزیں ملتی ہیں کسی دوسری دوکان سے اوس قیمت پر ملنی ناممکن ہیں۔

مسٹر ایس ایف چشتی کا نام نامی بھی اس خصوص میں بہت کچھ وقعت کے قابل ہے جنہوں نے مفلس اسلامی دردسے متاثر ہوکر ٹرکی کے شاہی کارخانہ ہرکہ اور مصر کے اسلامی کارخانوں کا مال منگاکر ہندوستان میں ایک قابل آفرین مثال قایم کردی ہے مسٹر ایس ایف چشتی ہرکہ کارخانہ قسطنطنیہ کے جنکے سرپرست سلطان المعظم ٹرکی ہیں سوائے پنجاب کے تمام ہندوستان کیلئے سول ایجنٹ ہیں اور آپکے ہاں سے کارخانہ مذکور کی تمام مصنوعات بآسانی مل سکتی ہے۔

آپ نے ایک پرائیویٹ خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ہندوستان کے دوکاندار مسلمانوں کو دہوکہ دیکر غیر اسلامی کارخانوں کا مال ہرکہ کارخانہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو بہت کچھ افسوسناک ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ جب وہ ہرکہ کارخانہ کا مال خریدکریں تو وہ دیکھ لیں کہ اوس پر حسب ذیل عبارت منقوش ہوتی ہے۔

ہرکہ فیبریقہ۔ ہمایونی نیشن ممرلاتی

قسطنطنیہ میں ہرکہ کارخانہ کے سوائے اور کوئی کارخانہ نہیں ہے اس لئے اس دہوکہ سے بچیں اور ہوشیاری سے مال خریدکریں۔

مسلمانان ہند کو توجہ کرنی چاہئے اور ملکی و اسلامی کارخانوں کے مال سے فائدہ اوٹہانا چاہئے تاکہ دوکانداروں کی ہمت افزائی ہو اور وہ اون کی دوسری ضروریات بھی پوری کرسکیں۔

انسداد قربانی گاؤ پر کونسل صوبجات متحدہ میں سوالات

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے صوبجات متحدہ کے یکم دسمبر ۱۹۱۳ء والے اجلاس کونسل میں حسب ذیل سوالات اجودہیا وغیرہ میں انسداد قربانی گاؤ کے متعلق ارسال کئے ہیں۔

(۱) (الف) بحوالہ میرے سوال مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی درخواست بلوہ اجودہیا کے قیدیوں پر رحم کرنے کے بارہ میں موصول ہوئی ہے اور کیا گورنمنٹ کا ارادہ اون پر رحم کرنے کا ہے؟

(ب) کیا یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان اخبارات اون پر رحم کرنے کے موافق ہیں۔

(۲) کیا گورنمنٹ واقف ہے کہ بقرعید کی قربانی کے بارہ میں تمام مسلمان لیڈران و اخبارات نے جو طرزعمل اختیار کیا تہا (بہ استثناء مسٹر مظہر الحق کی انفرادی رائے کے) وہ یہ تہا۔

(الف) کہ مسلمانوں کو ہم وطن ہنود کے جذبات کا بہت لحاظ رکہنا چاہئے اور ہنود کو دوستانہ انتظام مقامی مسلمانوں سے گائے کی قربانی کے متعلق کرنے چاہئیں اور واقعاً بہت سے مسلمانوں نے ازخود گائے کی قربانی سے پرہیز کیا۔)

(ب) یہ کہ کسی مسلمان کی نہ کبہی خواہش تہی کہ اپنے ہم مذہبوں کی مذہبی آزادی کو محدود کرے۔ اور وہ نہ راضی تہے اور نہ ہیں کہ سرکاری یا جسمانی دباؤ مسلمانوں پر ڈالا جائے کہ وہ اپنے قانونی حقوق سے محروم کئے جاوین۔

(۳) (الف) کیا یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ ہندو آرا کے معزز ارگن مثل انڈین کیسٹ (۹- نومبر ۱۹۱۳ء) لکہنو رفاہ کی کے ساتہ تسلیم کرتے ہیں کہ جبراً مسلمانوں کو اون کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی حمایت نہیں ہوسکتی۔ اور وہ نامناسب ہے اور یہ کہ جوکچہ طلب کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ گائے کی قربانی اس طریقہ سے نہ ہو کہ ہندوؤں کے جذبات کو تکلیف پہونچے۔

(ب) کیا گورنمنٹ واقف ہے کہ اس معاملہ میں جب کبہی کوتاہ نظر جوشیلے لوگوں نے قوت کا استعمال کیا ہے نتیجہ ہمیشہ اوس مقصد کے لئے (جوکہ سب ہنود کے دلوں کو عزیز ہے۔ بلکہ سب ہی خواہان اتحاد ملکی کے دلوں کو) نہایت مہلک و مضر ثابت ہوا ہے۔

(۴) کیا یہ امر واقعی ہے جیسا مشرق مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۱۳ء نے لکہا ہے کہ جب مصالحت باہمی نہ ہوئی تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد نے گائے کی قربانی کی ممانعت کردی۔ اور کچہ لوگ گرفتار کرلئے گئے اور ایک شخص سے پانچ ہزار کی ضمانت لی گئی؟

(۵) کیا یہ واقعہ ہے کہ موضع میرانپور ضلع مظفرنگر میں ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو ضلع کا انچارج تہا ایک پرو بیشنری ڈپٹی کو بہیجدیا۔ اور اونہوں نے اس بہانہ سے کہ امر جدید ہے قربانی کی ممانعت کردی۔ اور باشندوں نے تار لوکل گورنمنٹ اور ہز اکسلنسی والیسرائے کو اس عجیب کارروائی کی شکایت میں بہیجی۔؟

(۶) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے اس امر کا اعلان فرماوے گی کہ آیا کوئی نئی پالیسی اختیار کی گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ نے :-

(الف) مسلمانوں (جم غفیر کی رائے) سے مشورہ کرلیا ہے اور آیا جو افعال سوالات بالا میں بتائے گئے ہیں جو میرانپور و اجودہیا میں واقع ہوئے وہ وہاں اور دیگر مقامات کے لئے نظیر ہوں گے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے ہندوؤں کی رائے کے مدبر حصہ سے مشورہ دے گی کہ آیا ایسے دباؤ سے گاؤ کی قربانی کم ہوسکتی ہے۔ اور کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت ظاہر کردے گی بغرض اطمینان مسلم باشندوں کے کہ اس عام معاملہ میں کسی مداخلت کی اجازت نہ ہوگی؟

کیا نواب وقار الملک کی خدمات تحسین کے قابل نہیں ہیں

نواب محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری علیگڈہ کالج سے خدانخواستہ ہمیں کچہ عداوت یا خصومت نہیں ہے کہ ہم اون کے طریق عمل یا خیالات پر خواہ مخواہ نکتہ چینی کریں لیکن ممدوح کی بعض ایسی صریح فروگذاشتیں جو وقتاً فوقتاً اون سے پبلک اسٹیج پر ہوتی رہی ہیں ہمیں اس امر پر مجبور کردیتی ہیں کہ ہم اپنے خیالات ظاہر کردیں۔

سرسید اور نواب محسن الملک مرحوم کے ہاتہہ میں جب تک کالج کی زمام رہی غالباً اسقدر اختلافات قوم میں پیدا نہیں ہوئے جسقدر کہ اون کے بعد ظہور میں آئے کیوں؟ صرف اسوجہ سے کہ یہ دونوں حضرات مناسب وقت طریقہ پر چلتے تہے اور ضروریات موجودہ کا لحاظ رکہنا انہوں نے اپنے کام کی ترقی کا نصب العین سمجہا تہا لیکن ان کی وفات کے بعد قوم میں ایک ایسا ناگوار اختلاف پیدا ہوا کہ اوس کا رد برا اللہ بہت زیادہ مشکل ہوگیا۔ لیکن شکر ہے کہ ایسے پر آشوب زمانہ میں خداوندتعالےٰ نے ایک ایسے فرشتۂ رحمت (نواب وقار الملک بہادر) کو بہیجدیا کہ اوس نے تمام مشکل گتہیوں کو آسانی سے سلجہا دیا اور قوم کو مطمئن بنادیا کہ مسلمانان ہند کا قومی کالج قومیت کے دائرہ سے متجاوز نہیں ہوسکتا لیکن افسوس ہے کہ اس فرشتۂ رحمت کی صحت قابل اطمینان نہ رہی۔ اور مجبور ہوکر کالج کو چہوڑنا پڑا۔

خیال تہا کہ آپ کے جانشین جائز جانشین ثابت ہوں گے لیکن افسوس ہے کہ یہ خیال زیادہ دیر تک قایم نہ رہ سکا اور نواب محمد اسحاق خان نے قولاً و فعلاً اپنے پیشروؤں کے نقطۂ خیال سے متجاوز ہوکر قوم کے کثیر حصہ کو اپنی جانب سے بدظن کرلیا۔

نواب محمد اسحاق خان کی یکسالہ کارکردگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اگرچہ سرسید اور نواب محسن الملک کی تقلید کرنے کے مدعی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف ایک دعویٰ ہی ثابت ہوا ہے نواب محمد اسحاق خان صاحب کا طرزعمل بتلا رہا ہے کہ وہ اپنے نقطۂ خیال میں سرسید اور نواب محسن الملک ہی کو کالج کا جائز سکرٹری سمجہتے ہیں اور نواب وقار الملک کا زمانہ کوئی اہمیت نہیں رکہتا کیونکہ اون کی مختلف تقریروں اور تحریروں میں صرف سرسید اور نواب محسن الملک ہی کا ذکر ہے اور نواب وقار الملک کا بہولے سے بہی کبہی خیال نہیں آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کے خیال میں نواب وقار الملک سرسید اور محسن الملک کے جائز جانشین اور قوم کے معتمد علیہ نہ تہے۔

اس موقع پر ہم اون باتوں سے قطع نظر کرکے جو نواب محمد اسحاق خان صاحب نے اپنے خیال کی بناء پر انجام دی ہیں صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ نواب وقار الملک سے نواب محمد اسحاق خان صاحب کو کیا عداوت ہے کہ بہولے سے بہی اون کا تذکرہ کسی تقریر و تحریر میں بحیثیت آنریری سکرٹری ہونے کے نہیں ہوتا کیا نواب وقار الملک بہادر آنریری سکرٹری ہونے کے لحاظ سے اس امر کے مجاز نہ تہے کہ وہ کالج کے لئے جس طریقہ کو پسند کرتے اسے اختیار کرتے جیساکہ نواب محمد اسحاق خان خوداس خیال پر کام کرنے کے مدعی ہیں اور کیا نواب وقار الملک گورنمنٹ میں کوئی وقعت نہیں رکہتے ہیں۔

دولت عثمانیہ میں کارخانہ جہاز سازی کا قیام

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم یہ خبر درج کرچکے ہیں کہ دولت عثمانیہ کے مدبر مصائب پیہم سے متاثر ہوکر اپنی بحری قوت کو قابل اطمینان بنانے کی جانب متوجہ ہوئے ہیں اور تحریک کی جارہی ہے کہ دولت عثمانیہ میں ایک جہاز سازی کا کارخانہ قایم کیا جائے۔

۴۔ دسمبر کی تاربرقی خبروں سے یہ امر معلوم ہوکر نہایت زیادہ مسرت ہوتی ہے کہ دولت عثمانیہ نے عملی دولت پر بہی اس اہم کام کو انجام دینا شروع کردیا ہے چنانچہ تار میں بیان کیا گیا ہے کہ

آرمسٹرانگ اور دوسری کمپنیوں کو بطور مجموعی خلیج ازمیت میں دولت عثمانیہ کا کارخانہ جہاز سازی انتظام کرنے کا ٹہیکہ دیا گیا ہے۔

اس ٹھیکہ میں ایک بحری صدر مقام اور متحرک قیام گاہ جہازات کی تعمیر بھی شامل ہے اس تجویز سے ترکی بحری قوت کی ترقی کا دور جدید شروع ہوتا ہے۔
ٹھیکہ کے معاہدہ میں اس بات کی شرط ہے کہ جہانتک ممکن ہو ترکی کاریگروں سے کام لیا جائے اور سوائے انگریزوں کے کوئی غیر ملکی شخص ملازم نہ رکھا جائے۔

یقین دولت عثمانیہ کی بیداری ثابت کر رہی ہے کہ دولت عثمانیہ کے دن اچھے آتے جاتے ہیں اور اگر یورپ نے اوسے کچھ دنوں چین سے کام کرنے دیا اور وہ اسی طرح کوشش سے کام لیتے رہے تو بہت جلد اون کی تمام کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ خداوند تعالیٰ اون کی مدد فرمائے اور اون کے ارادوں میں برکت دے۔

افغانستان کے تازہ حالات

پائنیر کا سرحدی نامہ نگار اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ پچھلے دنوں قندہار میں جو فساد ہوا تھا اوس کی تمام تر ذمہ داری گورنر قندہار پر ہے جس نے اپنے ناجائز دباؤ اور امیر صاحب کے حکم کے خلاف باشندگان قندہار پر جبر و تشدد سے کام لیا تھا اور امیر صاحب کے کسی حکم سے اوس کو تعلق نہ تھا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قندہار کا گورنر سردار محمد عثمان امیر صاحب کے حکم سے گرفتار ہو کر کابل گیا ہے تاکہ اون تمام الزامات کی جو اوس پر قایم ہیں تحقیقات و سماعت کی جائے امیر صاحب کے حضور میں اس فساد کے کچھ گواہ پیش ہو چکے ہیں مزید کارروائی ہونے والی ہے۔ قندہار کے گورنر شاہ عبد القدوس خان کا ایک بھتیجہ مقرر کیا گیا ہے
ملا پاوندہ جنکی وفات کی خبر قبل ازیں لکھی جا چکی ہے اوس کی جانشینی کا مسئلہ بہت کچھ اختلاف پذیر ہو گیا ہے اور اب امیر صاحب کابل تک اوسکی نوبت پہنچ گئی ہے۔ نامہ نگار پائنیر کا بیان ہے کہ امیر صاحب نے ملا پاوندہ کی وفات پر اوس کے پس ماندگان کو تعزیت کا خط لکھا ہے جس میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جو سالانہ وظیفہ ملا کو ملتا تھا وہ بدستور ملا کے جانشین کے نام جاری رہے گا۔
امیر صاحب کے خط کے جواب میں ملا کے مریدوں یا پیروں نے عرض کیا ہے کہ محسودوں کے کئی فرقے جانشین کے مخالف ہیں اور انتخاب میں سخت دقت ہو رہی ہے اس لئے ہز مجسٹی امیر صاحب ملا کی خاندان میں سے کسی کو خود جانشین منتخب فرما دیں امیر صاحب نے اس درخواست کو مشورۃً کابل کے سربرآوردہ ملاؤں کے پاس بھیجدیا ہے۔

عجیب و غریب پولٹیکل افواہیں

بنگالی معاصر سنجیونی ہگلشیر کے حوالہ سے حسب ذیل عجیب و غریب افواہیں شائع کرتا ہے۔
(۱) حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسرائے ہند اپنے منصب سے سبکدوش ہو کر برٹش سفارت ایران پر جائیں گے۔
(۲) اگر لارڈ موصوف اپنے عہدہ سے دست بردار نہ ہوں گے تو اپنا وقت اس طرح گذاریں گے کہ ششماہی شملہ میں دو مہینہ دہلی میں۔ دو مہینہ کلکتہ میں۔ دو مہینہ ملک کے دورہ میں۔
(۳) صوبہ بہار کو ممالک متحدہ سے ملحق کر دیا جائے گا اور یہاں ایک گورنری قایم کی جائے گی۔
(۴) اڑیسہ کو احاطہ مدراس سے ملحق کر کے گنجام میں ملا دیا جاوے گا۔
(۵) جن مقامات پر کوئلہ پیدا ہوتا ہے اون کو بنگال میں شامل کر دیا جائیگا۔
آجکل لوگوں میں پولیٹکل پیشگوئیوں کا شوق بڑھ رہا ہے لیکن اصلیت یہ ہے کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بجائے خویش ایک غیر معمولی جرأت کا نتیجہ ہوتی ہیں یا کسی خاص پولٹیکل جماعت کے اسرار کا انکشاف۔ خداوند تعالیٰ اپنا فضل و کرم رکھے۔

لال قلعہ دہلی کی آراستگی

یہ خبر بڑی خوشی سے سنی جائے گی کہ گورنمنٹ ہند نے لال قلعہ دہلی کی بعض عمارتوں کو اوسی طریقہ پر آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے جیسے کہ وہ غدر سے پہلے آراستہ تھیں چنانچہ چیف کمشنر دہلی نے حال میں حرم سرائے شاہی کے ایک حصہ کو بالکل اوسی طرح آراستہ و پیراستہ کر دیا ہے جس طرح کہ وہ پہلے تھا۔ فرش و فروش اور شیشہ و آلات وغیرہ کے لحاظ سے اس عمارت میں جو خوبیاں غدر سے پہلے نظر آتی تھیں کوشش کی گئی ہے کہ اب بھی اسی طرح نظر آئیں۔
لارڈ کرزن سابق وایسرائے ہند نے تحریک کی تھی کہ عمارات قدیم کو وہی زیب و زینت دی جائے جو اوسے پہلے حاصل تھی خدا کا شکر ہے کہ اب اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے اور جو عمارتیں آراستہ ہوتی جاتی ہیں وہ سیاحوں کے لئے خاص طور پر موجب دلچسپی ثابت ہوں گی۔

مس ماڈ ایلین برہنہ نہیں ناچے گی

خدا کا شکر ہے کہ اردو اخبارات کی یہ تحریک کہ مس ماڈ ایلین مشہور یورپین رقاصہ کو ہندوستان میں برہنہ ناچنے کی اجازت نہ دی جائے بارآور ثابت ہوئی اور غالباً مدبرین انگلستان کے اشارہ سے مس ماڈ ایلین نے برہنہ ناچنے کے ارادہ کو ترک کر دیا ہے چنانچہ مس ماڈ ایلین نے بیان کیا ہے کہ چونکہ برہنہ ناچ کے لئے باجہ بجانے والوں کی ایک معقول تعداد نیز دوسری اشیاء اور بڑی جگہ کی ضرورت ہے اور اس سفر میں یہ چیزیں ساتھ رکھنا مشکل ہے اس لئے وہ برہنہ ناچ کا کمال نہ دکھا سکیں گی۔
مس ماڈ ایلین بمبئی پہونچ گئی ہیں لیکن یکایک سوئے مزاجی کے باعث وہ اپنا کام فوراً شروع کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے اون کے طبی مشیر نے کہا ہے کہ شفاء ہونے سے پہلے مس مذکورہ اگر اپنے پاؤں کو کسی قسم کی حرکت دیں گی تو اون کی صحت کو بہت زیادہ نقصان پہونچے گا۔
بہر حال کچھ اون کا ناچ ہندوستانیوں کی دولت لوٹنے کے لئے ہر طرح کافی ہے دیکھئے مس کو کس قدر دولت ہندوستان سے لوٹ کر لیجاتی ہیں اور ہندوستانی اپنی دولت کا کتنا حصہ اس خوبصورت یورپین رقاصہ کی نذر چڑھاتے ہیں۔
خداوند تعالیٰ ہمارے ملک کے باشندوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر نشیب و فراز پر اپنے ملک کی حالت پر نظر ڈالیں

مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

معزز عربی معاصر الشعب ۷ - نومبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ قسطنطنیہ میں اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے جو لوگ مدینہ یونیورسٹی کا افتتاح کریں وہ چار نومبر کو قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہونچ جائیں۔ یونیورسٹی کا افتتاح کرنے والوں کے لئے سفر کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ یہ لوگ قسطنطنیہ سے حیفا تک سمندر کے ذریعہ جائیں گے۔ اور وہاں سے حجاز ریلوے لائن پر مدینہ منورہ پہونچیں گے۔
سنگ بنیاد رکھنے اور افتتاح کرنے والوں کی جماعت میں بڑے بڑے لوگ شامل ہیں جن میں سے حضرت امیر المصلح شکیب بک ارسلان اور حضرت شیخ عبد العزیز جاویش کا نام نامی خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کے قابل ہے۔
سنگ بنیاد رکھنے کا جلسہ مدینہ منورہ کے دروازہ پر نہایت شان و شوکت سے منعقد ہو گا اور اوس میں اس شاندار تحریک کے پورا کرنے کی پوری کوشش و تجاویز کی جائیں گی۔
خدا کا شکر ہے کہ حسب اعلان مدبرین ریاست کی وہ جماعت جو مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے جانے والی تھی مدینہ منورہ پہنچ گئی ہے اور یکم محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کو یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا ہے۔ چنانچہ منشی محبوب عالم صاحب مدینہ منورہ سے بذریعہ تار جو ۴ - دسمبر کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوا ہے مطلع کرتے ہیں کہ
یہاں یکم محرم الحرام کو ہز امپیریل مجسٹی جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے شیخ عبد العزیز جاویش نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔
مدینہ یونیورسٹی کی تحریک کا سہرہ قسطنطنیہ کی نیو اسلامک سوسائٹی کا سر ہے جس کے سرگروہ ہمارے مخدوم شیخ عبد العزیز صاحب جاویش مشہور محب وطن ہیں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مدینہ یونیورسٹی کو حضرت رسول مقبول صلعم کے زیر سایہ کامیاب فرمائے اور اس کے نتائج دولت عثمانیہ کے لئے خصوصاً اور مسلمانان عالم کے لئے عموماً بہترین ثابت ہوں۔ ہماری آرزو ہے کہ مدینہ یونیورسٹی ارض حجاز میں موجب خیر و برکت ثابت ہو۔ اور اس کے ذریعہ سے عرب و ترک کا تفرقہ مٹ جائے۔

بیان خسرو

ملا محمد الواحدی ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ دہلی نے مولانا نبلی کی ایک تازہ تصنیف مذکورۃ العنوان نام سے شائع کی ہے اس مختصر تصنیف میں مولانا نے طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمت اللہ علیہ کے سوانح عمر اور اون کے کلام پر ایک محققانہ ریویو لکھا ہے کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل مصنف نے غور و تدقیق سے اس رسالہ کو ترتیب دیا ہے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی اردو میں غالباً یہ پہلی سوانحعمری ہے جو تاریخی ڈھنگ پر لکھی گئی ہے کتاب قابل مطالعہ ہے لیکن ہم اسکو مولانا شبلی کی بہترین تصانیف میں جگہ دینے کے قابل نہیں سمجھتے کیونکہ جہاں اس رسالہ میں بہت سی خوبیاں ہیں وہاں بعض باتیں نظر ثانی کے قابل بھی ہیں۔
اردو علم ادب ملا محمد الواحدی کا مشکور ہے کہ انہوں نے بزرگان دین کے حالات بہترین طریقہ پر فراہم کرنے اور اونہیں شائع کرنے کی قابل مبارکباد کوشش کی ہے خداوند تعالیٰ اون کی پاکیزہ ہمتوں میں برکت عطا فرمائے۔
بیان خسرو $\frac{20 \times 26}{8}$ تقطیع کے ۸۲ صفحات پر ہے کاغذ عمدہ ایوری نتش لگایا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی قابل دید اور ٹائٹل پیج رنگین ہے۔ دفتر نظام المشائخ دہلی سے ۱۰ ار قیمت پر ملتا ہے۔

اعلان

منجانب ریسپشن کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مقام آگرہ

اعلان ہذا کی رو سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ستائیسویں سالانہ جلسہ کے اجلاس آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بمقام آگرہ بیپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کے واسطے میٹرو پول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے تجویز ہوا ہے داخلہ فیس ممبری کے لئے پانچ روپیہ اور وزیٹری کی دو روپیہ مقرر ہے۔ فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کے پتہ سے بھیجنا چاہئے یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرنی چاہئے جو جلسہ میں اس کام کے لئے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کئے جائیں اور جو ٹکٹ ممبری اور وزیٹری کے تقسیم کرینگے مہمانوں کے قیام کا انتظام ہوٹل میٹرو پول آگرہ میں کیا گیا ہے اور اوس کے قریب بیپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ میں جلسہ ہو گا۔ قیام و طعام کا انتظام - ۲۵ - دسمبر ۱۹۱۳ء کی صبح سے ۲۸ - دسمبر ۱۹۱۳ء کی شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے - (الف) بطرز انگریزی ۱۲ روپیہ - (ب) بطرز ہندوستانی عمدہ (ج) طالبان کے لئے ۸ روپیہ - نوٹ - فیس مقررہ مکان و فرنیچر ضروری روشنی اور گرم پانی شامل ہے لیکن صبح کی چائے وغیرہ شامل نہیں ہے وہ ڈیوٹی شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائی جائیگی قیمت ادا کرنے پر مل سکیگی اسٹیشن سے جائے قیام تک سواری مہیا کرنا کمیٹی کے ذمہ ہو گا ہر ایک گاڑی والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑی کا موجود ہو گا اس کے مطابق کرایہ

شذرات

ملکی و اسلامی کارخانوں کی بنی ہوئی اشیاء

ہندوستان میں اسلامی تجارت کو فروغ دینے اور اسلامی کارخانوں کو کامیاب بنانے کے لئے مسلمانون کی توجہ کی جسقدر ضرورت ہے ظاہر ہے تجارت ترقی کی روح ہے اور صنعت و حرفت کامیابی کا ذریعہ اس لئے آجکل سب سے پہلا کام مسلمانون کا یہ ہے کہ وہ تجارت میں حصہ لیں اسلامی کارخانوں کی مصنوعات کے استعمال کو ترقی دین۔ جہانتک ممکن ہو صرف اون دوکانوں سے مال خریدیں جو اسلامی مصنوعات فروخت کرتی ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان میں ملکی اور اسلامی مصنوعات کی طرف توجہ ہو چلی ہے اور اسلام کے حقیقی فرزند اسلامی مصنوعات کو ترقی دینے کیلئے کہڑے ہو گئے ہین۔

ملکی و اسلامی مصنوعات کی ترقی کی تحریک اور بہر عملی حصہ لینے میں سب سے پہلا نام مسٹر فضل الحسن حسرت موہانی کا ہے جنہوں نے باوجود بی - اے - ہونے اور معقول مشاہرہ کی سرکاری نوکریاں ملنے کے ملک و اسلام کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا مسٹر موصوف نے گذشتہ مہینوں میں ایک دوکان علیگڈہ میں قایم کی ہے جس میں ہر قسم کی ملکی و اسلامی مصنوعات نہایت ارزان قیمت پر ملتی ہیں اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہین کہ جس قیمت پر آپ کے ہان چیزیں ملتی ہیں کسی دوسری دوکان سے اوس قیمت پر ملنی ناممکن ہین۔

مسٹر ایس ایف چشتی کا نام نامی بہی اس خصوص میں بہت کچھ وقعت کے قابل ہے جنہوں نے محض اسلامی درد سے متاثر ہو کر ٹرکی کے شاہی کارخانہ ہرکہ اور مصر کے اسلامی کارخانوں کا مال منگا کر ہندوستان میں ایک قابل آفرین مثال قایم کر دی ہے مسٹر ایس ایف چشتی ہرکہ کارخانہ قسطنطنیہ کے جنکے سرپرست سلطان المعظم ٹرکی ہیں سوائے پنجاب کے تمام ہندوستان کے لئے سول ایجنٹ ہیں اور آپکے ہان سے کارخانہ مذکور کی تمام مصنوعات بآسانی مل سکتی ہے۔

آپ نے ایک پرائیویٹ خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ہندوستان کے دوکاندار مسلمانوں کو دہوکہ دیکر غیر اسلامی کارخانون کا مال ہرکہ کارخانہ کے نام سے فروخت کر رہے ہین اگر یہ صحیح ہے تو بہت کچھ افسوسناک ہے مسلمانون کو چاہئے کہ جب وہ ہرکہ کارخانہ کا مال خریدکریں تو وہ دیکھ لیں کہ اس پر حسب ذیل عبارت منقوش ہوتی ہے۔

ہرکہ فیبریقہ - ہمایونی فیش معمولاتی

قسطنطنیہ میں ہرکہ کارخانہ کے سوائے اور کوئی کارخانہ نہیں ہے اس لئے اس دہوکہ سے بہی بچیں اور مسٹر چشتی سے مال خرید کریں۔

مسلمانان ہند کو توجہ کرنی چاہئے اور ملکی و اسلامی کارخانون کے مال سے فائدہ اوٹہانا چاہئے تاکہ دوکاندارون کی ہمت افزائی ہو اور وہ اون کی دوسری ضروریات بہی پوری کر سکین۔

انسداد قربانی گاؤ پر کونسل صوبجات متحدہ میں سوالات

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے صوبجات متحدہ کے یکم دسمبر ۱۹۱۳ء والے اجلاس کونسل میں حسب ذیل سوالات اجودہیا وغیرہ میں انسداد قربانی گاؤ کے متعلق ارسال کئے ہین۔

(۱) (الف) بحوالہ میرے سوال مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی درخواست بلوہ اجودہیا کے قیدیوں پر رحم کرنے کے بارہ مین موصول ہوئی ہے اور کیا گورنمنٹ کا ارادہ اون پر رحم کرنے کا ہے؟

(ب) کیا یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان اخبارات اون پر رحم کرنے کے موافق ہین۔

(۲) کیا گورنمنٹ واقف ہے کہ بقرعید کی قربانی کے بارہ میں تمام مسلمان لیڈران و اخبارات نے جو طرز عمل اختیار کیا تہا (بہ استثناء مسٹر مظہر الحق کی افرادی رائے کے) وہ یہ تہا۔

(الف) کہ مسلمانون کو ہم وطن ہنود کے جذبات کا بہت لحاظ رکہنا چاہئے اور ہنود کو دوستانہ انتظام مقامی مسلمانون سے گائے کی قربانی کے متعلق کرنے چاہئیں اور واقعتًا بہت سے مسلمانون نے از خود گائے کی قربانی سے پرہیز کیا۔)

(ب) یہ کہ کسی مسلمان کی نہ کبہی خواہش تہی کہ اپنے ہم مذہبوں کی مذہبی آزادی کو محدود کرے۔ اور وہ نہ راضی تہے اور نہ ہیں کہ سرکاری یا جسمانی دباؤ مسلمانون پر ڈالا جائے کہ وہ اپنے قانونی حقوق سے محروم کئے جاوین۔

(۳) (الف) کیا یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ ہندو آرارہ کے معزز ارگن شن ایڈ کمیٹی (۹- نومبر ۱۹۱۳ء) لکہنو صفائی کے ساتہہ تسلیم کرتے ہیں کہ جبرًا مسلمانون کو اون کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی حمایت نہیں ہو سکتی۔ اور وہ نامناسب ہے اور یہ کہ جو کچھ طلب کیا جا سکتا ہی وہ یہ ہے کہ گائے کی قربانی اس طریقہ سے نہ ہو کہ ہندوؤں کے جذبات کو تکلیف پہونچے۔

(ب) کیا گورنمنٹ واقف ہے کہ اس معاملہ میں جب کبہی کوتاہ نظر جوشیلے لوگوں نے قوت کا استعمال کیا ہے نتیجہ ہمیشہ اوس مقصد کے لئے (جو کہ سب ہنود کے دلوں کو عزیز ہے۔ بلکہ سب ہی خواہان اتحاد ملکی کے دلوں کو) نہایت مہلک و مضر ثابت ہوا ہے

(۴) کیا یہ امر واقعی ہے جیسا مشرق مورخہ ۱۱- نومبر ۱۹۱۳ء نے لکہا ہے کہ جب مصالحت باہمی نہ ہوئی تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد نے گائے کی قربانی کی ممانعت کر دی - اور کچھ لوگ گرفتار کرلئے گئے اور ایک شخص سے پانچ ہزار کی ضمانت لی گئی!

(۵) کیا یہ واقعہ ہے کہ موضع میرانپور ضلع مظفر نگر میں ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو ضلع کا انچارج تہا ایک پرو ہیشنری ڈپٹی کو بہیجدیا - اور اونہوں نے اس بہانہ سے کہ امر جدید ہے قربانی کی ممانعت کر دی۔ اور باشندون نے تار لوکل گورنمنٹ اور ہز اکسلنسی والیسرائے کو اس عجیب کارروائی کی شکایت میں بہیجی - ؟

(۶) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے اس امر کا اعلان فرماویگی کہ آیا کوئی نئی پالیسی اختیار کی گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ نے:-

(الف) مسلمانون (جم غفیر کی رائے) سے مشورہ کر لیا ہے اور آیا جو افعال سوالات بالا میں بتائے گئے ہیں جو میرانپور و اجودہیا میں واقع ہوئے وہ وہان اور دیگر مقامات کے لئے نظیر ہوں گے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے ہندوؤں کی رائے کے مدبر حصے سے مشورہ لے گی کہ آیا ایسے دباؤ سے گاؤ کی قربانی کم ہو سکتی ہے - اور کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت ظاہر کر دے گی بغرض اطمینان مسلم باشندون کے کہ اس عام معاملہ میں کسی مداخلت کی اجازت نہ ہو گی؟

کیا نواب وقار الملک کی خدمات تحسین کے قابل نہین ہین

نواب محمد اسحق خانصاحب آنریری سکرٹری علیگڈہ کالج سے خدانخواستہ ہمیں کچھ عداوت یا خصومت نہیں ہے کہ ہم اون کے طریق عمل یا خیالات پر خواہ مخواہ نکتہ چینی کرین لیکن ممدوح کی بعض ایسی صریح فروگذاشتیں جو وقتًا فوقتًا اون سے پبلک اسٹیج پر ہوتی رہی ہیں ہمین اس امر پر مجبور کر دیتی ہیں کہ ہم اپنے خیالات ظاہر کر دین۔

سرسید اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانہ میں جب تک کالج کی زمام رہی غالبًا اسقدر اختلافات قوم میں پیدا نہیں ہوئے جسقدر کہ اون کے بعد ظہور میں آئے کیون؟ صرف اس وجہ سے کہ یہ دونوں حضرات مناسب وقت طریقہ پر چلتے تہے اور ضروریات موجودہ کا لحاظ رکہنا انہون نے اپنے کام کی ترقی کا نصب العین سمجہا تہا لیکن ان کی وفات کے بعد قوم میں ایک ایسا ناگوار اختلاف پیدا ہوا کہ اوس کا رد براہ اللہ بہت زیادہ مشکل ہو گیا - لیکن شکر ہے کہ ایسے پرآشوب زمانہ مین خداوند تعالے نے ایک ایسے فرشتۂ رحمت (نواب وقار الملک بہادر) کو بہیجدیا کہ اوس نے تمام مشکل گتہیوں کو آسانی سے سلجہا دیا اور قوم کو مطمئن بنا دیا کہ مسلمانان ہند کا قومی کالج قومیت کے دائرہ سے متجاوز نہیں ہو سکتا لیکن افسوس ہے کہ اس فرشتہ رحمت کی صحت قابل اطمینان نہ رہی۔ اور مجبور ہو کر کالج کو چہوڑنا پڑا۔

خیال تہا کہ آپ کے جانشین جائز جانشین ثابت ہون گے لیکن افسوس ہے کہ یہ خیال زیادہ دیر تک قایم نہ رہ سکا اور نواب محمد اسحاق خان نے قولًا و فعلًا اپنے پیشرؤن کے نقطۂ خیال سے متجاوز ہو کر قوم کے کثیر حصہ کو اپنی جانب سے بدظن کر لیا۔

نواب محمد اسحاق خان کی یکسالہ کارکردگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اگرچہ سرسید اور نواب محسن الملک کی تقلید کرنے کے مدعی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف ایک دعویٰ ہی ثابت ہوا ہے نواب محمد اسحاق خان صاحب کا طرز عمل بتلا رہا ہے کہ وہ اپنے نقطۂ خیال میں سرسید اور نواب محسن الملک ہی کو کالج کا جائز سکرٹری سمجہتے ہیں اور نواب وقار الملک کا زمانہ کوئی اہمیت نہیں رکہتا کیونکہ اون کی مختلف تقریرون اور تحریرون میں صرف سرسید اور نواب محسن الملک ہی کا ذکر ہے اور نواب وقار الملک کا بہولے سے بہی کبہی خیال نہیں آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کے خیال میں نواب وقار الملک سرسید اور محسن الملک کے جائز جانشین اور قوم کے معتمد علیہ نہ تہے۔

اس موقع پر ہم اون باتون سے قطع نظر کرکے جو نواب محمد اسحاق خان صاحب نے اپنے خیال کی بناء پر انجام دی ہیں صرف یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ نواب وقار الملک سے نواب محمد اسحاق خانصاحب کو کیا عداوت ہے کہ بہولے سے بہی اون کا تذکرہ کسی تقریر و تحریر میں بحیثیت آنریری سکرٹری ہونے کے نہیں ہوتا کیا نواب وقار الملک بہادر آنریری سکرٹری ہونے کے لحاظ سے اس امر کے مجاز نہ تہے کہ وہ کالج کے لئے جس طریقہ کو پسند کرتے اُسے اختیار کرتے جیسا کہ نواب محمد اسحاق خان خود اس خیال پر کام کرنے کے مدعی ہیں اور کیا نواب وقار الملک گورنمنٹ میں کوئی وقعت نہیں رکہتے ہین۔

دولت عثمانیہ میں کارخانہ جہاز سازی کا قیام

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم یہ خبر درج کر چکے ہیں کہ دولت عثمانیہ کے مدبر مصائب پیہم سے متاثر ہو کر اپنی بحری قوت کو قابل اطمینان بنانے کی جانب متوجہ ہوئے ہیں اور تحریک کی جا رہی ہے کہ دولت عثمانیہ میں ایک جہاز سازی کا کارخانہ قایم کیا جائے۔

۴- دسمبر کی تار برقی خبرون سے یہ امر معلوم ہو کر بہت زیادہ مسرت ہوتی ہے کہ دولت عثمانیہ نے عملی ذولت پر بہی اس اہم کام کو انجام دینا شروع کر دیا ہے چنانچہ تار میں بیان کیا گیا ہے کہ

آرمسٹرانگ اور دوسری کمپنیون کو بطور مجموعی خلیج ازمیت میں دولت عثمانیہ کا کارخانہ جہاز سازی از سر نو تیار کرنے کا ٹہیکہ دیا گیا ہے۔

اس ٹہیکہ میں ایک بحری صدر مقام اور متحرک قیام گاہ جہازات کی تعمیر بہی شامل ہے اس تجویز سے ترکی بحری قوت کی ترقی کا دور جدید شروع ہوتا ہے۔ ٹہیکہ کے معاہدہ میں اس بات کی شرط ہے کہ جہانتک ممکن ہو ترکی کاریگرون سے کام لیا جائے اور سوائے انگریزون کے کوئی غیر ملکی شخص ملازم نہ رکہا جائے۔

مدبرین دولت عثمانیہ کی بیداری ثابت کر رہی ہے کہ دولت عثمانیہ کے دن اچہے آتے جاتے ہیں اور اگر یہ لوگ اسیطرح کچھہ دنون چین سے کام کرتے رہے اور وہ اسی طرح کوشش سے کام لیتے رہے تو بہت جلد اون کی تمام کمزوریاں دور ہو جائینگی۔ خداوند تعالے اون کی مدد فرمائے اور اون کے ارادون میں برکت دے۔

افغانستان کے تازہ حالات

پائنیر کا سرحدی نامہ نگار اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ پچہلے دنون قندہار میں جو فساد ہوا تہا اوس کی تمام تر ذمہ داری گورنر قندہار پر ہے جس نے اپنے ناجائز دباؤ اور امیر صاحب کے حکم کے خلاف باشندگان قندہار پر جبر و تشدد سے کام لیا تہا اور امیر صاحب کے کسی حکم سے اوس کو تعلق نہ تہا نامہ نگار لکہتا ہے کہ قندہار کا گورنر سردار محمد عثمان امیر صاحب کے حکم سے گرفتار ہو کر کابل گیا ہے تاکہ اون تمام الزامات کی جو اوس پر قایم ہیں تحقیقات و سماعت کی جائے امیر صاحب کے حضور میں اس فساد کے کچھہ گواہ پیش ہو چکے ہیں مزید کارروائی ہونے والی ہے۔ قندہار کے گورنر شاہ عبد القدوس خان کا ایک بہتیجہ مقرر کیا گیا ہے۔

ملا پاوندہ جسکی وفات کی خبر قبل ازین لکہی جا چکی ہے اوس کی جانشینی کا مسئلہ بہت کچھہ اختلاف پذیر ہو گیا ہے اور اب امیر صاحب کابل تک اوسکی نوبت پہنچ گئی ہے۔ نامہ نگار پائنیر کا بیان ہے کہ امیر صاحب نے ملا پاوندہ کی وفات پر اوس کے پس ماندگان کو تعزیت کا خط لکہا ہے جس میں یہ بہی ظاہر کیا ہے کہ جو سالانہ وظیفہ ملا کو ملتا تہا وہ بدستور ملا کے جانشین کے نام جاری رہے گا۔

امیر صاحب کے خط کے جواب میں ملا کے مریدوں یا پیرون نے عرض کیا ہے کہ محسودون کے کئی فرقے جانشین کے مخالف ہیں اور انتخاب میں سخت دقت ہو رہی ہے اس لئے ہز مجسٹی امیر صاحب ملا کے خاندان میں سے کسی کو خود جانشین منتخب فرمادین امیر صاحب نے اس درخواست کو مشورۃً کابل کے سر برآوردہ ملاؤن کے پاس بہجدیا ہے۔

عجیب و غریب پولٹیکل افواہین

بنگالی معاصر سنجیونی بحوالہ انگلشمین کے حوالہ سے حسب ذیل عجیب و غریب افواہین شائع کرتا ہے۔

(۱) حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسرائے ہند اپنے منصب سے سبکدوش ہو کر برٹش سفارت ایران پر جائینگے۔

(۲) اگر لارڈ موصوف اپنے عہدہ سے دست بردار نہ ہون گے تو اپنا وقت اس طرح گذارین گے کہ کچھ شملہ ہی شملہ میں دو مہینے دہلی میں۔ دو مہینے کلکتہ میں۔ دو مہینے ملک کے دورہ میں۔

(۳) صوبہ بہار کو ممالک متحدہ سے ملحق کر دیا جائیگا اور یہان ایک گورنری قایم کی جائے گی۔

(۴) اوڑیسہ کو احاطہ مدراس سے ملحق کر کے گنجام میں ملا دیا جاوے گا۔

(۵) جن مقامات پر کوئلہ پیدا ہوتا ہے اون کو بنگال میں شامل کر دیا جائیگا۔

آجکل لوگون میں پولیٹیکل پیشگوئیون کا شوق بڑہ رہا ہے لیکن اصلیت یہ ہے کہ اس قسم کی پیشگوئیان بجائے خود یتیں ایک غیر معمولی جرأت کا پیش خیمہ ہوتی ہیں یا کسی خاص پولٹیکل جماعت کے اسرار کا انکشاف۔ خداوند تعالی اپنا فضل و کرم رکہے۔

لال قلعہ دہلی کی آراستگی

یہ خبر بڑی خوشی سے سنی جائے گی کہ گورنمنٹ ہند نے لال قلعہ دہلی کی بعض عمارتون کو اوسی طریقہ پر آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے جیسے کہ وہ غدر سے پہلے آراستہ تہین چنانچہ چیف کمشنر دہلی نے حال میں حرم سرائے شاہی کے ایک حصہ کو بالکل اوسی طرح آراستہ و پیراستہ کر دیا ہے جس طرح کہ وہ پہلے تہا۔ فرش و فروش اور شیشہ و آلات وغیرہ کے لحاظ سے اس عمارت میں جو خوبیان غدر سے پہلے نظر آتی تہیں کوشش کی گئی ہے کہ اب بہی اسی طرح نظر آئے۔

لارڈ کرزن سابق وایسرائے ہند نے تحریک کی تہی کہ عمارات قدیم کو وہی زیب و زینت دی جائے جو اوسے پہلے حاصل تہی خدا کا شکر ہے کہ اب اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے اور جو عمارتین آراستہ ہوتی جاتی ہیں وہ سیاحون کے لئے خاص طور پر موجب دلچسپی ثابت ہون گی۔

مس ماڈ ایلن برہنہ نہین ناچے گی

خدا کا شکر ہے کہ اردو اخبارات کی یہ تحریک کہ مس ماڈ ایلن مشہور یورپین رقاصہ کو ہندوستان میں برہنہ ناچنے کی اجازت نہ دی جائے بار آور ثابت ہوئی اور غالبًا مدبرین انگلستان کے اشارہ سے مس ماڈ ایلن نے برہنہ ناچنے کے ارادہ کو ترک کر دیا ہے چنانچہ مس ماڈ ایلن نے بیان کیا ہے کہ چونکہ برہنہ ناچ کے لئے باجہ بجانے والون کی ایک معقول تعداد نیز دوسری اشیاء اور بڑی جگہ کی ضرورت ہے اور اس سفر میں یہ چیزین ساتہہ رکہنا مشکل ہے اس لئے وہ برہنہ ناچ کا کمال نہ دکہا سکین گی۔

مس ماڈ ایلن بمبئی پہونچ گئی ہیں لیکن یکایک سوء مزاجی کے باعث وہ اپنا کام فورًا شروع کرنے سے قاصر ہین۔ اس لئے اون کے طبی مشیر نے کہا ہے کہ شفاء ہونے سے پہلے مس مذکور اگر اپنے پاؤن کو کسی قسم کی حرکت دین گی تو اون کی صحت کو بہت زیادہ نقصان پہونچے گا۔

بہر حال کچھہ اون کا ناچ ہندوستانیون کی دولت لوٹنے کے لئے ہر طرح کافی ہے دیکہئے مس مذکور کس قدر دولت ہندوستان سے لوٹ کر لیجاتی ہین اور ہندوستانی اپنی دولت کا کتنا حصہ اس خوبصورت یورپین رقاصہ کی نذر چڑہاتے ہین۔

خداوند تعالی ہمارے ملک کے باشندون کو عقل سلیم عطا فرمائے اور وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر نشیب و فراز یا اپنے ملک کی حالت پر نظر ڈالین۔

مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

معزز عربی معاصر الشعب ۷۔ نومبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ قسطنطنیہ میں اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے جو لوگ مدینہ یونیورسٹی کا افتتاح کرین وہ چار نومبر کو قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہونچ جائیں۔ یونیورسٹی کا افتتاح کرنے والون کے لئے سفر کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ یہ لوگ قسطنطنیہ سے حیفا تک سمندر کے ذریعہ جائیں گے۔ اور وہان سے حجاز ریلوے لائن پر مدینہ منورہ پہونچین گے۔

سنگ بنیاد رکہنے اور افتتاح کرنے والوں کی جماعت میں بڑے بڑے لوگ شامل ہین جن میں سے حضرت امیر المصلح شکیب بک ارسلان اور حضرت شیخ عبد العزیز جاویش کا نام نامی خصوصیت کے ساتھہ تذکرہ کے قابل ہے۔

سنگ بنیاد رکہنے کا جلسہ مدینہ منورہ کے دروازہ پر نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوگا اور اوس میں اس شاندار تحریک کے پورا کرنے کی پوری کوشش و تجاویز کی جائیں گی۔

خدا کا شکر ہے کہ حسب اعلان مدبرین سیاست کی وہ جماعت جو مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکہنے کے لئے جانے والی تہی مدینہ منورہ پہنچ گئی ہے اور یکم محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کو یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکہدیا گیا ہے۔ چنانچہ منشی محبوب عالم صاحب مدینہ منورہ سے بذریعہ تار جو ۳۔ دسمبر کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوا ہے مطلع کرتے ہیں کہ

یہان یکم محرم الحرام کو ہز امپیریل مجسٹی جلالتماب سلطان المعظم کی طرف سے شیخ عبد العزیز جاویش نے بڑی شان و شوکت کے ساتہہ مدینہ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکہا۔

مدینہ یونیورسٹی کی تحریک کا سہرہ قسطنطنیہ کی نیو اسلامک سوسائٹی کا سر ہے جس کے سرگردہ ہمارے مخدوم شیخ عبد العزیز صاحب جاویش مشہور محب وطن ہیں ہم خدا سے دعا کرتے ہین کہ مدینہ یونیورسٹی کو حضرت رسول مقبول صلعم کے زیر سایہ کامیاب فرمائے اور اس کے نتائج دولت عثمانیہ کے لئے خصوصًا اور مسلمانان عالم کے لئے عمومًا بہترین ثابت ہون۔ ہماری آرزو ہے کہ مدینہ یونیورسٹی ارض حجاز میں موجب خیر و برکت ثابت ہو۔ اور اس کے ذریعہ سے عرب و ترک کا تفرقہ مٹ جائے۔

بیان خسرو

ملا محمد الواحدی ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ دہلی نے مولانا شبلی کی ایک تازہ تصنیف مذکورۃ العنوان نام سے شائع کی ہے اس مختصر تصنیف میں مولانا نے طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمت اللہ علیہ کے سوانح عمر اور اون کے کلام پر ایک محققانہ ریویو لکہا ہے کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل مصنف نے غور و تدقیق سے اس رسالہ کو ترتیب دیا ہے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی اردو میں غالبًا یہ پہلی سوانحعمری ہے جو تاریخی ڈہنگ پر لکہی گئی ہے کتاب قابل مطالعہ ہے لیکن ہم اسکو مولانا شبلی کی بہترین تصانیف میں جگہ دینے کے قابل نہیں سمجہتے کیونکہ جہان اس رسالہ میں بہت سی خوبیان ہین وہان بعض باتین نظر ثانی کے قابل بہی ہیں۔

اردو علم ادب ملا محمد الواحدی کا مشکور ہے کہ انہون نے بزرگان دین کے حالات بہترین طریقہ پر فراہم کرنے اور انہیں شائع کرنے کی قابل مبارکباد کوشش کی ہے خداوند تعالے اون کی پاکیزہ ہمتون میں برکت عطا فرمائے۔

بیان خسرو $\frac{۲۰×۲۲}{۸}$ تقطیع کے ۸۲ صفحات پر ہے کاغذ عمدہ ایوری نقش لگایا گیا ہے۔ لکہائی چہپائی بہی قابل دید اور ٹائٹل پیج رنگین ہے۔ دفتر نظام المشائخ دہلی سے ۱۰ کی قیمت پر ملتا ہے۔

اعلان

منجانب سب کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بمقام آگرہ

اعلان ہذا کی رو سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ستائیسوین سالانہ جلسہ کے اجلاس آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بمقام آگرہ بیپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ مین ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو منعقد ہونگے اور قیام مہمانان کے واسطے میٹرو پول ہوٹل جو متصل مقام جلسہ مذکور ہے تجویز ہوا ہے داخلہ فیس ممبری کے لئے پانچ روپیہ اور وزیٹری کی دو روپیہ مقرر ہے۔ فیس مذکور صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈہ کے پتہ سے بہیجنا چاہئے یا جلسہ کانفرنس میں اوس عہدہ دار کے حوالہ کرنی چاہئے جو جلسہ میں اس کام کے لئے منجانب اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کئے جائیں اور جو ٹکٹ ممبری اور وزیٹری کے تقسیم کرینگے مہمانون کے قیام کا انتظام ہوٹل میٹرو پول آگرہ مین کیا گیا ہے اور اوس کے قریب بیپٹسٹ مشن اسکول کے احاطہ مین جلسہ ہوگا۔ قیام و طعام کا انتظام ۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۳ء کی صبح سے ۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۳ء کی شام تک بشرح ذیل کیا گیا ہے۔ (الف) بطرز انگریزی ہے۔ یومیہ (ب) بطرز ہندوستانی ہے۔ یومیہ (ج) ملازمان کے لئے ۸ر یومیہ۔ **نوٹ**۔ فیس مندرجہ مکان و فرنیچر ضروری روشنی اور گرم پانی شامل ہے لیکن صبح کی چائے وغیرہ شامل نہین ہے وہ ڈیوٹی شاپ سے جو ہوٹل و پنڈال کے متصل لگائی جائیگی قیمت ادا کرنے پر مل سکیگی بہلیش سی جائے قیام تک سواری مہیا کرنا کمیٹی کے ذمہ ہوگا ہر ایک گاڑی والے کے پاس ٹکٹ شرح کرایہ گاڑی کا موجود ہوگا اوس کے مطابق کرایہ

صرف ایک آواز

(ایک قصہ)

صبح کا وقت تھا ٹھاکر درشن سنگھ کے گھر میں ایک ہنگامہ برپا تھا آج رات کو چندر گرہن ہونے والا تھا ٹھاکر صاحب اپنی بوڑھی ٹھکرائن کے ساتھ گنگا جی جاتے تھے اس لئے سارا گھر ان کی پرشور تیاری میں مصروف تھا ایک بہو ان کا پھٹا ہوا کرتا ٹانک رہی تھی دوسری بہو ان کی پگڑی لئے سوچتی تھی کہ کیونکر اس کی مرمت کروں۔ دونوں لڑکیاں ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں جو زیادہ دلچسپ کام تھا اور بچوں نے اپنی عادت کے مطابق کہرام مچا رکھا تھا کیونکہ ہر ایک آنے جانے کے موقع پر ان کا جوش گریہ زور پر ہوتا تھا جانے کے وقت ساتھ جانے کے لئے روتے۔ آنے کے وقت اس لئے روتے کہ شیرینی کی تقسیم خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ بوڑھی ٹھکرائن بچوں کو بہلاتی تھیں اور بیچ بیچ میں اپنی بہوؤں کو سمجھاتی تھیں۔ دیکھو خبردار جب تک...... نہ ہو جائے گھر سے باہر نہ نکلنا۔ ہنسیا، چھری، کلہاڑی انہیں ہاتھ سے مت چھونا سمجھائے دیتی ہوں۔ ماننا چاہے نہ ماننا تمہیں میری بات کی کون پرواہ ہے منہ میں پانی کی بوند نہ پڑے۔ نارائن کے گھر بپت پڑی ہے۔ جو سادھو بھکاری دروازہ پر آجائے اسے پھیرنا مت۔ بہوؤں نے سنا اور نہیں سنا وہ منا رہی تھیں۔ بہوئیں جی میں کہہ رہی تھیں کہ کسی طرح یہ یہاں سے ٹلیں۔ پھاگن کا مہینہ ہے گانے کو ترس گئے آج خوب گانا بجانا ہوگا۔

ٹھاکر صاحب تھے تو بوڑھے لیکن ضعف کا اثر دل تک نہ پہنچا تھا انہیں اس بات کا گھمنڈ تھا کہ کوئی گہن بغیر گنگا اشنان کئے نہیں چھوٹا۔ ان کی علمی قابلیت حیرت انگیز تھی۔ صرف پتروں کو دیکھ کر مہینوں پہلے سورج گہن اور دوسری تقریبوں کے دن بتا دیتے تھے۔ اس لئے گاؤں والوں کی نگاہ میں انکی عزت اگر پنڈتوں سے زیادہ نہ تھی تو کم بھی نہ تھی۔ جوانی میں کچھ دنوں فوجی ملازمت بھی کی تھی۔ اس کی گرمی اب تک باقی تھی۔ مجال نہ تھی کہ کوئی ان کی طرف تیکھی نگاہ سے دیکھ سکے۔ ایک مذکوری چپراسی کو ایسی عملی تنبیہہ کی تھی کہ جس کی نظیر قرب و جوار کے دس پانچ گاؤں میں بھی نہیں مل سکتی۔ ہمت اور حوصلے کے کاموں میں اب بھی پیشقدمی کر جاتے تھے کسی کام کو مشکل بتا دینا ان کی ہمت کو تحریک دینا تھا جہاں سب کی زبانیں بند ہو جاتیں وہاں وہ شیروں کی طرح گرجتے تھے جب کبھی گاؤں میں داروغہ جی تشریف لاتے تو ٹھاکر صاحب ہی کا دل گردہ تھا کہ ان سے آنکھیں ملا کر دوبدو بات کر سکیں عالمانہ مباحثہ کے میدان میں بھی ان کے کارنامے کچھ کم شاندار نہ تھے جھگڑالو پنڈت ہمیشہ ان سے منہ چھپایا کرتے تھے غرض ٹھاکر صاحب کی جبلی رعونت اور خود اعتقادی انہیں ہر ایک بارات میں دولہا بننے پر مجبور کر دیتی تھی ہاں کمزوری اتنی تھی کہ اپنی الہا بھی آپ ہی گا لیتے اور مزے لے لیکر کیونکہ تصنیف کو مصنف ہی خوب بیان کرتا ہے۔

جب دوپہر ہوتے ہوئے ٹھاکر اور ٹھکرائن گاؤں سے چلے تو سیکڑوں آدمی ان کے ساتھ تھے اور پختہ سڑک پر پہونچے تو جاتریوں کا ایسا تانتا لگا ہوا تھا گویا کوئی بازار ہے ایسے ایسے بوڑھے لاٹھیاں ٹیکتے یا ڈولیوں پر سوار چلے جاتے تھے جنہیں تکلیف دینے کی ملک الموت نے بھی کوئی ضرورت نہ سمجھی تھی اندھے دوسروں کی لکڑی کے سہارے قدم بڑھائے آتے تھے بعض آدمیوں نے اپنی بوڑھی ماتاؤں کو پیٹھ پر لاد لیا تھا کسی کے سر پر کپڑوں کا بقچہ کسی کے کندھے پر لوٹا ڈور کسی کے کندھے پر کانوڑ کتنے ہی آدمیوں نے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لئے تھے مگر مذہبی جوش کی یہ برکت تھی کہ دل کسی کا میلا نہ تھا سب کے چہرے شگفتہ ہنستے باتیں کرتے سرگرم رفتار تھے کچھ عورتیں گا رہی تھیں: چاند سورج دونوں کے مالک ایک دنا ان انہوں پر بیتی۔ ہم جانی ہم تی پر بیتی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک ندی تھی جو سیکڑوں چھوٹے چھوٹے نالوں کو لیتی ہوئی سمندر سے ملنے کو جا رہی تھی جب یہ لوگ گنگا کے کنارے پہنچے تو سہ پہر کا وقت تھا لیکن میلوں تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ابھی گہن لگنے میں گھنٹوں کی دیر تھی لوگ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے کہیں مداریوں کے شعبدے تھے کہیں چورن والے کی شیوہ بیانیاں کچھ لوگ مینڈھوں کی کشتی دیکھنے کے لئے جمع تھے ٹھاکر صاحب بھی اپنے چند معتقدوں کے ساتھ سیر کو نکلے لیکن ان کی علوہمتی نے گوارا نہ کیا کہ ان عامیانہ دلچسپیوں میں شریک ہوں یکایک انہیں ایک وسیع شامیانہ تنا ہوا نظر آیا جہاں زیادہ تر تعلیمیافتہ آدمیوں کا مجمع تھا ٹھاکر صاحب نے اپنے ساتھیوں کو ایک کنارے کھڑا کر دیا اور خود ایک مغرورانہ انداز سے تاکتے ہوئے فرش پر جا بیٹھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہاں ان پر دہقانیوں کی نگاہ تیز پڑے گی اور ممکن ہے کہ ایسے نکتے بھی معلوم ہو جائیں جو معتقدین کو ان کی ہمہ دانی کا یقین دلانے میں کام دے سکیں یہ ایک اخلاقی جلسہ تھا دو ڈھائی ہزار آدمی بیٹھے ہوئے مقرر کی تقریر سن رہے تھے فیشن ایبل لوگ زیادہ تر اگلی صفوں میں جلوہ افروز تھے جنہیں سرگوشیوں کا اس سے بہتر موقع نہ مل سکتا تھا کتنے ہی خوش پوش حضرات اس لئے مکدر نظر آتے تھے کہ ان کی بغل میں کمتر درجہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے تقریر بظاہر دلچسپ بھی وزن زیادہ تھا اور چٹخارے کم اس لئے تالیاں کم بجتی تھیں۔

حضرت واعظ نے دوران تقریر میں فرمایا:

میرے پیارے دوستو ہمارا اور آپ کا فرض ہے اس سے زیادہ اہم زیادہ نتیجہ خیز اور قوم کے لئے زیادہ مبارک اور کوئی فرض نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ان عادات اور اخلاق کی حالت افسوسناک ہے مگر یقین مانئے یہ سب ہماری کرنی ہے ان کی شرمناک تمدنی حالت نہایت افسوسناک ہے اس حالت کا ذمہ دار ہمارے سوا اور کون ہو سکتا ہے اب اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے کہ ہم اس نفرت اور حقارت کو جو ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے دھوئیں اور خوب مل مل کر دھوئیں یہ آسان کام نہیں ہے جو سیاہی کئی ہزار برسوں سے جمی ہوئی ہے وہ آسانی سے نہیں مٹ سکتی جن لوگوں کے سایہ سے ہم پرہیز کرتے آئے ہیں جنہیں ہم نے حیوان سے بھی ذلیل سمجھ رکھا ہے ان سے گلے ملنے میں ہم کو ایثار اور ہمت اور بےنفسی سے کام لینا پڑے گا۔ اس ایثار سے جو کرشن میں تھی اس محبت سے جو رام میں تھی اس بےنفسی سے جو چیتن میں تھی اور گوبند میں تھی میں یہ نہیں کہتا کہ آپ آج ہی ان سے شادی کے رشتے جوڑیں یا ان کے نوالے و پیالے میں شریک ہوں مگر کیا یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ آپ ان کے ساتھ عام ہمدردی عام انسانیت عام اخلاق سے پیش آئیں کیا یہ واقعی غیر ممکن امر ہے۔ آپ نے کبھی عیسائی مشنریوں کو دیکھا ہے؟ آہ جب میں ایک اعلیٰ درجہ کی حسین نازک اندام اور جینٹلمین لیڈی کو اپنی گود میں سیہ فام بچہ کو لئے ہوئے دیکھتا ہوں جس کے بدن پر پھوڑے ہیں خون ہے اور غلاظت ہے۔ وہ نازنین اس بچہ کو چومتی ہے پیار کرتی ہے چھاتی سے لگاتی ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ اس دیوی کے قدموں پر سر رکھ دوں۔ اپنا نیچاپن اپنی فرومائیگی اپنی جھوٹی بڑائی اپنی تنگ ظرفی میں مجھے کبھی اتنی صفائی نظر نہیں آتی۔ ان دیویوں کے لئے زندگی میں کیا کیا نعمتیں نہیں تھیں۔ خوشیاں آغوش کھولے ہوئے انکی منتظر کھڑی تھیں۔ ان کے لئے دولت کی تن آسانیاں تھیں۔ محبت کی پرلطف دلاویزیاں تھیں۔ اپنے یگانوں اور عزیزوں کی ہمدردیاں تھیں اور اپنے پیارے وطن کی کشش تھی لیکن ان دیویوں نے ان تمام دنیاوی برکتوں کو خدمت۔ سچی بےغرض خدمت پر قربان کر دیا ہے۔ وہ ایسی ملکوتی قربانیاں کر سکتی ہیں کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے ہیں کہ اپنے اچھوت بھائیوں سے ہمدردی کا سلوک کر سکیں؟ کیا ہم واقعی ایسے پست ہمت ایسے بودے اور ایسے بےرحم ہیں۔ اسے خوب سمجھ لیجئے کہ آپ ان کے ساتھ کوئی رعایت کوئی مہربانی نہیں کر رہے ہیں یہ ان پر کوئی احسان نہیں ہے یہ آپ ہی کی زندگی اور موت کا سوال ہے اس لئے میرے بھائیو اور دوستو آئیے اور اس موقع پر شام کے وقت پوتر گنگا ندی کے کنارے کاشی کے پوتر استھان میں ہم مضبوط دل سے عہد کریں کہ ہم اچھوتوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کریں گے۔

ان کی تقریبوں میں شریک ہوں گے اور اپنی تقریبوں میں انہیں شامل کریں گے ان کے گلے ملیں گے اور انہیں اپنے گلے لگائیں گے۔ ان کی خوشیوں میں خوش اور ان کے دردوں میں دردمند ہونگے اور چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے چاہے طعنہ اور تضحیک اور تحقیر کا سامنا ہی کیوں کرنا پڑے ہم اس عہد پر قایم رہیں گے آپ میں صدہا پرجوش نوجوان ہیں جو بات کے دھنی اور ارادہ کے مضبوط ہیں کون یہ عہد کرتا ہے کون اپنی اخلاقی دلیری کا ثبوت دیتا ہے وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور للکار کر کہے کہ میں یہ عہد کرتا ہوں اور مرتے دم تک اس پر قایم اور ثابت رہوں گا۔"

آفتاب گنگا کی گود میں جا بیٹھا تھا اور ماں محبت اور غرور سے متوالی اور جوش میں آئی ہوئی رنگ میں کیسر کو شرماتی ہوئی اور چمک میں سونے کو للچاتی تھی چاروں طرف ایک عجب افزا خموشی چھائی ہوئی تھی اس سناٹے میں سنیاسی کی گرمی اور حرارت سے بھری ہوئی باتیں گنگا کی لہروں اور آسمان سے ٹکرانے والے مندروں میں سما گئیں گنگا نے ایک متین مادرانہ مایوسی کے ساتھ اور دیوتاؤں نے افسوس سے سر جھکا لیا مگر منہ سے کچھ نہ بولے۔

سنیاسی کی صدا بلند فضا میں جا کر غائب ہو گئی مگر اس مجمع میں کسی شخص کے دل تک نہ پہونچی وہاں قومی فدائیوں کی کمی نہ تھی۔ اسٹیجوں پر قومی تماشہ کھیلنے والے کالجوں کے ہونہار نوجوان قوم کے نام پر مٹ جانے والے اخبار نویس اور قومی جماعتوں کے ممبر اور سکرٹری اور پریسیڈنٹ اور رام اور کرشن کے سامنے سر جھکانے والے سیٹھ اور ساہوکار اور قومی کالجوں کے عالی حوصلہ پروفیسر اور اخباروں میں ترقیوں کی خبریں پڑھ کر خوش ہونے والے دفتروں کے کارکن ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ آنکھوں پر سنہری عینکیں لگائے فربہ اندام اور خوش وضع وکیلوں کی ایک پوری فوج آراستہ تھی۔ مگر سنیاسی کی اس آتشیں تقریر سے ایک دل بھی نہ پگھلا کیونکہ وہ پتھر کے دل تھے جن میں درد و گداز نہ تھا۔ جن میں خواہش تھی مگر عمل نہ تھا جن میں بچوں کی سی آواز تھی مگر مردوں کا سا ارادہ نہ تھا۔

ساری مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا ہر ایک شخص سر جھکائے ہوئے دریائے فکر میں ڈوبا ہوا تھا ندامت کسی کو سر اٹھانے نہ دیتی تھی اور آنکھیں خفت سے زمین گڑھی ہوئی تھیں یہ وہی سر ہیں جو قومی چرچوں پر اچھل پڑتے تھے یہ وہی آنکھیں ہیں جو کسی وقت قومی غرور کی سرخی۔

سے لبریز ہوجاتی تہیں مگر قول میں آغاز و انجام کا فرق ہے ایک فرد کو بہی کہڑے ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ منقراض کی طرح چلنے والی زبانیں بہی ایسی عظیم الشان ذمہ داری کے خوف سے بند ہوگئیں۔

ٹہاکر درشن سنگہ اپنی جگہ پر بیٹہے ہوئے اس نظارہ کو بہت غور اور دلچسپی سے دیکہہ رہے تہے وہ اپنے مذہبی عقاید میں چاہے راسخ ہوں یا نہوں لیکن تمدنی معاملات میں وہ کبہی پیشقدمی کے خطاوار نہیں ہوتے تہے اس پیچیدہ اور وحشتناک راستہ میں انہیں اپنی عقل اور تمیز اور ادراک پر بہی بہروسہ نہیں ہوتا تہا۔ یہان تعلق اور رستہ لال کو بہی ان سے ارمانی ٹہیک نہی ہیں اُن میں وہ اپنے گہر کی مستورات کی تعمیل کرنا ہی اپنا فرض سمجہتے تہے۔ اور چاہے انہیں بذاتہ کسی معاملہ میں کچہہ اعتراض ہی ہو لیکن یہ نسوانی معاملہ تہا اور اس میں وہ مداخلت نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے خانداںی نظام میں شورش اور تلاطم پیدا ہوجانے کا زبردست احتمال رہتا تہا اگر کسی وقت ان کے بعض سرگرم نوجوان دوست اس کمزوری پر آڑے ہاتہوں لیتے تو وہ بہت دانشمندی سے کہا کرتے تہے کبہی یہ عورتوں کے معاملات میں ان کا جیسا دل چاہے کرتی ہیں بولنے والا میں کون ہوں۔ غرض یہان ان کی زندگی مزاجی ان کا ساتہ چہوڑ دیتی تہی یہ ان کے لئے وادی طلسم تہی یہان ہوش و حواس مسخ ہوجاتے تہے اور کورانہ تقلید کا بیرتسمہ پاکر گردن پر سوار ہوجاتا تہا۔

یہ للکار سنکر وہ اپنے تئیں قابو میں نہ رکہہ سکے یہی وہ موقعہ تہا جب ان کی ہمتیں آسمان پر جا پہونچتی تہیں۔ جس بیڑے کو کوئی نہ اٹہائے اُسے اٹہانا ان کا کام تہا۔ امتناع سے انہیں روحانی مناسبت تہی ایسے موقعہ پر وہ نتیجہ اور مصلحت سے بغاوت کرجاتے تہے اور ان کے اس حوصلہ میں حرص شہرت کو اتنا دخل نہیں تہا جتنا اپنے فطری میلان کو ورنہ یہ غیر ممکن تہا کہ ایک ایسے جلسہ میں جہان علم و تہذیب کی نمود تہی جہاں طلائی عینکوں سے روشنی اور گوناگوں لباسوں سے فکر تاباں کی شعاعیں نکل رہی تہیں جہاں وضع کی نقاہت سے رعب اور فربہی او دبازت سے وقار کی جہلک آتی تہی۔ وہان ایک دہقانی کسان کو زبان کہولنے کا حوصلہ ہوتا۔

ٹہاکر سنگہ نے اس نظارہ کو غور اور دلچسپی سے دیکہا اس کے پہلو میں گدگدی ہوئی زندہ دلی کا جوش رگوں میں دوڑا وہ اپنی جگہ سے اٹہا اور مردانہ لہجہ میں للکار کر بولا۔ میں یہ تگیا کرتا ہوں اور مرتے دم تک اس پر قایم رہوں گا۔

اتنا سنتا تہا کہ دو ہزار آنکہیں انداز تحیر سے اس کی طرف تکنے لگیں۔ سبحان اللہ کیا وضع تہی گاڑہے کی ڈہیلی مرزائی گہٹنوں تک چڑہی ہوئی دہوتی۔ سر پر ایک گرانبار اُلجہا ہوا صافا۔ کندہے پر چنوٹی اور تمباکو کا وزنی بٹوہ مگر بشرہ سے متانت اور استقلال نمایاں تہا غرور آنکہوں کے ظرف تنگ سے باہر نکلا پڑتا تہا اس کے دل میں اب اس شاندار مجمع کی عزت باقی نہ رہی تہی وہ پرانے وقتوں کا آدمی تہا جو اگر پتہر کو پوجتا تہا تو اُسی پتہر سے ڈرتا بہی تہا جس کے لئے اکادشی برت محض صحت بخش پانی کا ذخیرہ نہ تہی اس کے عقیدے میں بیدار مغزی نہ ہو لیکن شکوک نہیں تہے۔ غرض اس کا اخلاق پابند عمل تہا اور اسکی بنیاد کچہہ تقلید اور معاوضہ پر تہی مگر زیادہ تر خوف پر۔ جو نور عرفاں کے بعد تہذیب نفس کی سب سے بڑی طاقت ہے گیرو سے بانے کی عزت و احترام کرنا اس کے مذہب اور ایمان کا ایک جزو تہا۔ سنیاس میں اس کی روح کو اپنا فرمانبردار بنانے کی ایک زندہ طاقت چہپی ہوئی تہی اور اس طاقت نے اپنا اثر دکہایا لیکن مجمع کی اس حیرت نے بہت جلد تمسخر کی صورت اختیار کی پرمعنی نگاہیں آپس میں کہنے لگیں آخر گنوار ہی تو ٹہہرا۔ دہقانی ہے۔ کبہی ایسی تقریریں کاہے کو سنی ہونگی۔ بس اُبل پڑا۔ اُتہلے گڈہے میں اتنا پانی بہی نہ سما سکا۔ کون نہیں جانتا کہ ایسی تقریروں کا منشا تفریح ہوتا ہے۔ دس آدمی آئے۔ اکٹہے بیٹہے۔ کچہہ سنا۔ کچہہ گپ شپ کیا اور اپنے اپنے گہر۔ نہ یہ کہ قول و اقرار کرنے بیٹہیں عمل کرنے کے لئے قسمیں کہائیں۔

مگر مایوس اور دل گرفتہ سنیاسی سوچ رہا تہا افسوس جس ملک کی روشنی میں اتنا اندہیرا ہے وہاں کبہی روشنی کا ظہور ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اس روشنی پر اس اندہیری مردہ اور بیجان روشنی پر جہالت کو ترجیح دیتا ہوں۔ جہالت میں صفائی ہے اور ہمت ہے اس کے دل اور زبان میں پردہ نہیں ہوتا۔ قول و فعل میں اختلاف۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ علم جہالت کے سامنے سر جہکائے اس سارے مجمع میں صرف ایک شخص ہے جس کے پہلو میں مردوں کا دل ہے اور گو اُسے بیدار مغزی کا دعوٰے نہیں لیکن میں اس کی جہالت پر ایسی ہزاروں بیدار مغزیوں کو قربان کرسکتا ہوں۔

تب وہ اسوقت پلیٹ فارم سے نیچے اُترے اور بڑی محبت اور الفت سے درشن سنگہ کو گلے سے لگاکر کہا۔ ایشور تمہیں اپنی پرتگیا پر قایم رکہے۔ (آزاد)

حوادث و افکار

جنوبی ہند میں گذشتہ چند روز کے اندر بارش کا بے حد زور رہا ہے ایک دن چند ہی گہنٹہ میں بائیس انچ پانی برسا اور جنوبی ارکاٹ کا مشہور تالاب آب پاشی جو ایک بہت بڑی جہیل کی مانند ہے اور جس میں کئی تعلقوں کی آبپاشی کے قابل پانی کی گنجایش ہے بارش کے پانی کے لئے ناکافی ثابت ہوا اور اوس میں سے بہی پانی بہ نکلا اور اس کے سیلاب سے بہت سے مواضع کو نقصان پہنچا۔ مکانات مویشی درخت آدمی غلہ کے ذخایر وغیرہ بتعداد کثیر بہ گئے کولرون اور گڈالور کے درمیان ریلوے لائن کو بہی نقصان پہنچا ہے۔ بعض لوگوں نے اس طوفان سے بچنے کے لئے اپنی عورتوں اور بچوں کو درختوں پر چڑہا دیا تہا مگر طغیانی کے سبب خود درختوں کے پیر اکہڑ گئے۔ تیرہ سے پندرہ منٹ تک پانی کے چڑہاؤ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اِن فی ذٰلک لذکرٰی لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید (س ق پ ۲۶ ع ۳) جو صاحب دل ہے یا کان لگاکر حضور دل سے بات کو سنتا ہے اس کے لئے توان واقعات میں کافی نصیحت ہے او لا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (پ ۱۱ س توبہ ع ۱۶) کیا نہیں دیکہتے کہ وہ آزمائے میں آتے ہیں ہر برس ایک بار یا دو بار پہر تو بہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

آسٹریا سے سان فرانسسکو کی طرف آتے ہوئے جہاز اپنے ساتہ ایک خبر وحشت اثر لائے ہیں کہ خلیج بحر ادقیانوس کے دو جزیرے ناکن اور سوب یکایک غائب ہوگئے اور سمندر میں ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا ان جزیروں میں ہزار دیسی لوگ آباد تہے اور ایک بڑی تعداد میں گورے بہی رہایش پذیر تہے خیال کیا جاتا ہے کہ ان جزیروں کے یکایک غرق ہوجانے کا باعث زبردست آتش فشان پہاڑ کا پہٹنا ہے یہ حادثہ ایسا اچانک ہوا ہے کہ جزیروں میں رہنے والوں کو بہاگنے کی مہلت ہی نہیں ملی اور ایک آدمی بہی زندہ نہیں بچا۔ بیس ہزار آدمی سمندر میں بہ گئے اس قسم کا مہلک اور خوفناک حادثہ ۱۸۸۳ء میں بہی وقوع میں آیا تہا جبکہ سماٹرا اور جاوا کے درمیان ایک جزیرہ کارکٹوا آتش فشان کے پہٹنے سے دفعتًا واحدۃً سمندر میں غائب ہوگیا تہا اور دم کے دم میں تیس ہزار انسان سمندر کی لہروں کے ساتہ بہ گئے تہے۔

قرآن مجید نے دیار و امصار کی ہلاکت و تباہی کا باعث لوگوں کا ظلم و عدوان بیان فرمایا ہے۔ وما کنا مھلکی القری الا و اھلھا ظلمون (پ ۲۰ س القصص ع ۶) اور ہم بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جبکہ وہاں کے لوگ ناروائی اختیار کرلیتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نور الدین از گوجرانوالہ

ایک نیا طبی اخبار

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب مدینہ بجنور

سلام علیکم۔ براہ عنایت اطلاع ہذا کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجہے ممنون فرمایئے کہ آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کا آرگن (اخبار) کی جو ضرورت عرصہ دراز سے محسوس ہو رہی تہی اور لوگوں کو جس کا بڑا انتظار تہا۔ حضرت حاذق الملک بہادر کے ارشاد پر اس کے اجراء کی ذمہ داری میں نے لے لی ہے اللہ تعالی نے پورا اُتارے۔

حاذق الملک بہادر اسکے سرپرست خصوصی ہوں گے اور اس کا نام (طبیب) ہوگا امید ہے کہ یہ ایک پندرہ اڑہ کی مانند اندہی شائع ہونے لگیگا۔ شائقین نمونہ کے لئے صرف ایک ایک کارڈ لکہہ بہیجیں۔ چندہ سالانہ غالبًا (تے) رکہا جائیگا

نیاز مند محمد الواحدی پروپرائٹر طبیب
درنظام المشایخ دہلی۔

اعلان

ہم اپنے ہندوستانی مسلمان بہائیوں کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کرتے ہیں کہ ہم نے میسرز ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی آف بنارسی سینشن دہلی کو باستثنائے پنجاب تمام ہندوستان کے لئے اپنے مشہور و معروف شاہی کارخانہ موسومہ "مرکہ" قسطنطنیہ کا سول ایجنٹ مقرر کیا ہے اسلئے ترکی فیض ٹوپیوں اور دیگر ترکی ساختہ اشیاء کے متعلق تمام استفسارات مذکورہ بالا فرم کے نام بہیجنی چاہئیں۔ اور صوبہ پنجاب میں ہمارے ایجنٹ مسٹر سلطان محمد صاحب مقیم ہوشیارپور سے خط و کتابت کرنی چاہئیے دونوں دوکانوں میں ہماری ساختہ فیض ٹوپیوں کا بڑا ذخیرہ رہتا ہے۔

ہماری ترکی فیض ٹوپیوں کا ہندوستان میں اور کوئی تیسرا ایجنٹ نہیں ہے۔ اور اس ضمن میں جتنے اشتہارات بعض ناعاقبت اندیش ترکی ٹوپی کے سوداگران بالمخصوص سوداگران بمبئی کی طرف سے شائع ہوئے ہیں وہ دہوکہ دینے اور غلط اطلاع ہم پہنچانیوالے تصور کرنے چاہئیں صرف ایک دکان اور ہے جہاں ہمارے کارخانہ کی بنی ہوئی سو درجن کے قریب فیض ٹوپیاں موجود ہیں۔ وہ مسٹر شیخ سراج الدین، کلکتہ کے سوداگر ہیں شیخ صاحب موصوف نے ٹوپیوں کی مذکورہ بالا تعداد ایجنٹوں کے تقرر سے قبل خریدی تہی۔

ہمیں امید واثق ہے کہ ہمارے تمام ہندوستانی مسلمان بہائی اس ترکی صنعت کے مذکورہ بالا ایجنٹوں یا اُن کے مقررہ نمایندوں سے اپنے سر کی ٹوپی خرید فرماکے امداد فرمائیں گے۔ مع التسلیم والتکریم

دستخط محمد کامل۔ منیجنگ ڈائرکٹر سوسائٹی نیشنل عثمانی۔ شاہی کارخانہ "مرکہ" قسطنطنیہ کے سول ایجنٹ برائے انگلستان و امریکہ۔

صرف ایک آواز

(ایک قصہ)

صبح کا وقت تھا ٹھاکر درشن سنگھ کے گھر میں ایک ہنگامہ برپا تھا آج رات کو چندر گرہن ہونے والا تھا ٹھاکر صاحب اپنی بوڑھی ٹھکرائن کے ساتھ گنگا جی جاتے تھے اس لئے سارا گھر ان کی تیاری میں مصروف تھا ایک بہو ان کا پھٹا ہوا کرتا ٹانک رہی تھی دوسری بہو ان کی پگڑی لئے سوچتی تھی کہ کیونکر اس کی مرمت کریں۔ دونوں لڑکیاں ناشتہ کرنے میں محو تھیں جو زیادہ دلچسپ کام تھا اور بچوں نے اپنی عادت کے مطابق کہرام مچا رکھا تھا کیونکہ ہر ایک آنے جانے کے موقع پر ان کا جوش گریہ زور پر ہوتا تھا جانے کے وقت ساتھ جانے کے لئے روتے۔ آنے کے وقت اس لئے روتے کہ شیرینی کی تقسیم خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ بوڑھی ٹھکرائن بچوں کو پچکارتی تھی اور بیچ بیچ میں اپنی بہوؤں کو سمجھاتی تھیں۔ دیکھو خبردار جب تک ..... نہ ہو جائے گھر سے باہر نہ نکلنا ہنسیا چھری۔ کٹاری انہیں ہاتھ سے مت چھونا سمجھائے دیتی ہوں ماننا چاہے نہ ماننا تمہیں میری بات کی پرواہ ہے منہ میں پانی کی بوند نہ پڑنے پائے نارائن کے گھر بپت پڑی ہے۔ جو سادھو بھکاری دروازے پر آ جائے اسے پھیرنا مت۔ بہوؤں نے سنا اور نہیں سنا۔ دونوں سا رہی تھیں۔ ہوئیں جی میں کہہ رہی تھیں کہ کسی طرح یہ یہاں سے ٹلیں۔ پھاگن کا مہینہ ہے گانے کو ترس گئے آج خوب گانا بجانا ہوگا۔

ٹھاکر صاحب تھے تو بوڑھے لیکن ضعف کا اثر دل تک نہ پہنچا تھا انہیں اس بات کا گھمنڈ تھا کہ کوئی گرہن بغیر گنگا اشنان کئے نہیں چھوٹا۔ ان کی علمی قابلیت حیرت انگیز تھی۔ صرف پتروں کو دیکھ کر مہینوں پہلے سورج گہن اور دوسری تقریبوں کے دن بتا دیتے تھے۔ اس سے گاؤں والوں کی نگاہ میں انکی عزت اگر پنڈتوں سے زیادہ نہ تھی تو کم بھی نہ تھی۔ جوانی میں کچھ دنوں فوجی ملازمت بھی کی تھی۔ اس کی گرمی اب تک باقی تھی۔ مجال نہ تھی کہ کوئی ان کی طرف تیکھی نگاہ سے دیکھ سکے ایک مذکوری چپراسی کو ایسی عملی تنبیہہ کی تھی کہ جس کی نظیر قرب و جوار کے دس پانچ گاؤں میں بھی نہیں مل سکتی۔ ہمت اور حوصلے کے کاموں میں اب بھی پیش قدمی کر جاتے تھے کسی کام کو مشکل بتا دینا ان کی ہمت کو تحریک دینا تھا جہاں سب کی زبانیں بند ہو جاتی تھیں وہاں وہ شیروں کی طرح گرجتے تھے جب کبھی گاؤں میں دروغہ جی تشریف لاتے تو ٹھاکر صاحب ہی کا دل گردہ تھا کہ ان سے آنکھیں ملا کر دو بدو بات کر سکیں عالمانہ مباحثہ کے میدان میں بھی ان کے کارنامے کچھ کم شاندار نہ تھے جھگڑالو پنڈت ہمیشہ ان سے منہ چھپایا کرتے تھے غرض ٹھاکر صاحب کی جبلی رعونت اور خود اعتقادی انہیں ہر ایک بارات میں دولہا بننے پر مجبور کر دیتی تھی ہاں کمزوری اتنی تھی کہ اپنی الہا بھی آپ ہی گا لیتے اور مزے لے لیکر کیونکہ تصنیف کو مصنف ہی خوب بیان کرتا ہے۔

جب دوپہر ہوتے ہوئے ٹھاکر اور ٹھکرائن گاؤں سے چلے تو سیکڑوں آدمی ان کے ساتھ تھے اور پختہ سڑک پر پہونچے تو جاتریوں کا ایسا تانتا لگا ہوا تھا گویا کوئی بازار ہے۔ ایسے ایسے بوڑھے لاٹھیاں ٹیکتے یا ڈولیوں پر سوار چلے جاتے تھے جنہیں تکلیف دینے کی ملک الموت نے بھی کوئی ضرورت نہ سمجھی تھی اندھے دوسروں کی لکڑی کے سہارے قدم بڑھائے آتے تھے بعض آدمیوں نے اپنی بوڑھی ماؤں کو پیٹھ پر لاد لیا تھا کسی کے سر پر کپڑوں کا بقچہ کسی کے کندھے پر لوٹا ڈور کسی کے کندھے پر لحاف کتنے ہی آدمیوں نے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لئے تھے مگر مذہبی جوش کی یہ برکت تھی کہ دل کسی کا میلا نہ تھا سب کے چہرے شگفتہ ہنستے باتیں کرتے سرگرم رفتار تھے کچھ عورتیں گا رہی تھیں چاند سورج دونوں کے مالک ایک دن ان دونوں پر بپتی ہم جانی ہم ہی پر بیتی رے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک ندی تھی جو سیکڑوں چھوٹے چھوٹے نالوں کو لیتی ہوئی سمندر سے ملنے کو جا رہی تھی جب یہ لوگ گنگا کے کنارے پہنچے تو سہ پہر کا وقت تھا لیکن میلوں تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ابھی گہن لگنے میں گھنٹوں کی دیر تھی لوگ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے کہیں مداریوں کے شعبدے تھے کہیں چورن والے کی شیوہ بیانیاں کچھ لوگ مینڈھوں کی کشتی دیکھنے کے لئے جمع تھے ٹھاکر صاحب بھی اپنے چند معتقدوں کے ساتھ سیر کو نکلے لیکن ان کی علو ہمتی نے گوارا نہ کیا کہ ان عامیانہ دلچسپیوں میں شریک ہوں یکایک انہیں ایک وسیع شامیانہ تنا ہوا نظر آیا جہاں زیادہ تر تعلیم یافتہ آدمیوں کا مجمع تھا ٹھاکر صاحب نے اپنے ساتھیوں کو ایک کنارے کھڑا کر دیا اور خود ایک مغرورانہ انداز سے تاکتے ہوئے فرش پر جا بیٹھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہاں ان پر دہقانیوں کی نگاہ پڑے گی اور ممکن ہے کہ ایسے نکتے بھی معلوم ہو جائیں جو معتقدین کو ان کی ہمہ دانی کا یقین دلانے میں کام دے سکیں یہ ایک اخلاقی جلسہ تھا دو ڈھائی ہزار آدمی بیٹھے ہوئے مقرر کی تقریر سن رہے تھے فیشن ایبل لوگ زیادہ تر اگلی صفوں میں جلوہ افروز تھے جنہیں سرگوشیوں کا اس سے بہتر موقع نہ مل سکتا تھا کتنے ہی خوش پوش حضرات اس لئے مکدر نظر آتے تھے کہ ان کی بغل میں کمتر درجہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے تقریر بظاہر دلچسپ تھی وزن زیادہ تھا اور چٹخارے کم اس لئے تالیاں کم بجتی تھیں۔

حضرت واعظ نے دوران تقریر میں فرمایا میرے پیارے دوستو ہمارا اور آپ کا فرض ہے اس سے زیادہ اہم زیادہ نتیجہ خیز اور قوم کے لئے زیادہ مبارک اور کوئی فرض نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ان عادات اور اخلاق کی حالت افسوسناک ہے مگر یقین مانئے یہ سب ہماری کرنی ہے ان کی شرمناک تمدنی حالت نہایت افسوسناک ہے اس حالت کا ذمہ دار ہمارے سوا اور کون ہو سکتا ہے اب اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے کہ ہم اس نفرت اور حقارت کو جو ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے دھوئیں اور خوب مل مل کر دھوئیں یہ آسان کام نہیں ہے جو سیاہی کئی ہزار برسوں سے جمی ہوئی ہے وہ آسانی سے نہیں مٹ سکتی جن لوگوں کے سایہ سے ہم پرہیز کرتے آئے ہیں جنہیں ہم نے حیوان سے بھی ذلیل سمجھ رکھا ہے ان سے گلے ملنے میں ہم کو ایثار اور ہمت اور بے نفسی سے کام لینا پڑے گا۔ اس ایثار سے جو کرشن میں تھی اس محبت سے جو رام میں تھی اس بے نفسی سے جو چیتن میں تھی اور گووند میں تھی میں یہ نہیں کہتا کہ آپ آج ہی ان سے شادی کے رشتے جوڑیں یا ان کے نوالے و پیالے میں شریک ہوں مگر کیا یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ آپ ان کے ساتھ عام ہمدردی عام انسانیت عام اخلاق سے پیش آئیں کیا یہ واقعی غیر ممکن امر ہے۔ آپ نے کبھی عیسائی مشنریوں کو دیکھا ہے؟ آہ جب میں ایک اعلیٰ درجہ کی حسین نازک اندام اور سیمتن لیڈی کو اپنی گود میں سیہ فام بچہ کو لئے ہوئے دیکھتا ہوں جس کے بدن پر پھوڑے ہیں خون ہے اور غلاظت ہے۔ وہ نازنین اس بچہ کو چومتی ہے پیار کرتی ہے چھاتی سے لگاتی ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ اس پری کے قدموں پر سر رکھ دوں۔ اپنا نیچا پن اپنی فرومائیگی اپنی جھوٹی بڑائی اپنی تنگ نظری مجھے کبھی اتنی صفائی سے نظر نہیں آتی۔ ان دیویوں کے لئے زندگی میں کیا کیا نعمتیں نہیں تھیں۔ خوشیاں آغوش کھولے ہوئے انکی منتظر کھڑی تھیں۔ ان کے لئے دولت کی تن آسانیاں نہیں۔ محبت کی پر لطف دلاویزیاں نہیں۔ اپنے یگانوں اور عزیزوں کی ہمدردیاں نہیں اور اپنے پیارے وطن کی کشش تھی لیکن ان دیویوں نے ان تمام نعمتوں ان تمام دنیاوی برکتوں کو خدمت خلق بے غرض خدمت پر قربان کر دیا ہے۔ وہ ایسی ملکوتی قربانیاں کر سکتی ہیں کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے ہیں کہ اپنے اچھوت بھائیوں سے ہمدردی کا سلوک کر سکیں؟ کیا ہم واقعی ایسے پست ہمت ایسے بودے اور ایسے بے رحم ہیں۔ اسے خوب سمجھ لیجئے کہ آپ ان کے ساتھ کوئی رعایت کوئی مہربانی نہیں کر رہے ہیں یہ ان پر کوئی احسان نہیں ہے یہ آپ ہی کی زندگی اور موت کا سوال ہے اس لئے میرے بھائیو اور دوستو آیئے اور اس موقع پر شام کے وقت پوتر گنگا ندی کے کنارے کاشی کے پوتر استھان میں ہم مضبوط دل سے عہد کریں کہ ہم اچھوتوں کیساتھ برادرانہ سلوک کریں گے۔

ان کی تقریبوں میں شریک ہوں گے اور اپنی تقریبوں میں انہیں شامل کریں گے ان کے گلے ملیں گے اور انہیں اپنے گلے لگائیں گے ان کی خوشیوں میں خوش اور ان کے دردوں میں دردمند ہونگے اور چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے چاہے طعنہ اور تضحیک اور تحقیر کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے ہم اس عہد پر قائم رہیں گے آپ میں صدہا پرجوش نوجوان ہیں جو بات کے دھنی اور ارادہ کے مضبوط ہیں کون یہ عہد کرتا ہے کون اپنی اخلاقی دلیری کا ثبوت دیتا ہے وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور للکار کر کہے کہ میں یہ پرتگیا کرتا ہوں اور مرتے دم تک اس پر قائم اور ثابت رہوں گا۔"

آفتاب گنگا کی گود میں جا بیٹھا تھا اور ماں محبت اور غرور سے متوالی اور جوش میں آئی ہوئی ہے رنگ میں کیسر کو شرماتی ہوئی اور چمک میں سونے کو لجاتی تھی چاروں طرف ایک عجب افسردگی چھائی ہوئی تھی اس سناٹے میں سنیاسی کی گرمی اور حرارت سے بھری ہوئی باتیں گنگا کی لہروں اور آسمان سے ٹکرانے والے مندروں میں سما گئیں گنگا نے ایک متین مادرانہ مایوسی کے ساتھ اور دیوتاؤں نے افسوس سے سر جھکا لیا مگر منہ سے کچھ نہ بولے۔

سنیاسی کی صدا بلند فضا میں جا کر غائب ہو گئی مگر اس مجمع میں کسی شخص کے دل تک نہ پہونچی وہاں قومی فدائیوں کی کمی نہ تھی۔ اسٹیجوں پر قومی تماشہ کھیلنے والے کالجوں کے ہونہار نوجوان قوم کے نام پر مٹ جانے والے اخبار نویس اور قومی جماعتوں کے ممبر اور سکریٹری اور پریسیڈنٹ اور رام اور کرشن کے سامنے سر جھکانے والے سیٹھ اور ساہوکار اور قومی کالجوں کے عالی حوصلہ پروفیسر اور اخباروں میں ترقیوں کی خبریں پڑھ کر خوش ہونے والے دفتروں کے کارکن۔ ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ آنکھوں پر سنہری عینکیں لگائے فربہ اندام اور خوش وضع وکیلوں کی ایک پوری فوج آراستہ تھی۔ مگر سنیاسی کی اس آتشیں تقریر سے ایک دل بھی نہ پگھلا کیونکہ وہ پتھر کے دل تھے جن میں درد و گداز نہ تھا۔ جن میں خواہش تھی مگر عمل نہ تھا جن میں بچوں کی سی آواز تھی مگر مردوں کا سا ارادہ نہ تھا۔ ساری مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا ہر ایک شخص سر جھکائے ہوئے دریائے فکر میں ڈوبا ہوا تھا ندامت کسی کو سر اٹھانے نہ دیتی تھی اور آنکھیں خفت سے زمین گڑی ہوئی تھیں یہ وہی سر ہیں جو قومی چرچوں پر اچھل پڑتے تھے یہ وہی آنکھیں ہیں جو کسی وقت قومی غرور کی سرخی

سے لبریز ہوجاتی تہیں مگر قول میں آغاز او انجام کا فرق ہے ایک فرد کو بھی کھڑے ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ منقراض کی طرح چلنے والی زبانیں بھی ایسی عظیم الشان ذمہ داری کے خوف سے بند ہوگئیں۔

ٹھاکر درشن سنگہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے اس نظارہ کو بہت غور اور دلچسپی سے دیکھہ رہے تھے وہ اپنے مذہبی عقاید میں چاہے راسخ ہوں یا نہوں لیکن تمدنی معاملات میں وہ کبھی پیشقدمی کے کے خطاوار نہیں ہوتے تھے اس پیچیدہ اور وحشتناک راستہ میں انہیں اپنی عقل اور تمیز اور ادراک پر بھی بھروسہ نہیں ہوتا تہا۔ یہاں تعلق اور استدلال کو بھی ان سے ہار ماننی پڑتی تہی اس میدان میں وہ اپنے گھر کی مستورات کی تعمیل کرنا ہی اپنا فرض سمجھتے تھے اور چاہے انہیں بذاتہ کسی معاملہ میں کچھہ اعتراض ہی ہو لیکن یہ نسوانی معاملہ تہا اور اس میں وہ مداخلت نہیں کرسکتے کیونکہ اس سے خاندانی نظام میں شورش اور تلاطم پیدا ہوجانے کا زبردست احتمال رہتا تہا اگر کبھی وقت ان کے بعض سرگرم نوجوان دوست اس کمزوری پر آڑے ہاتھوں لیتے تو وہ بہت دانشمندی سے کہا کرتے تھے بھئی یہ عورتوں کے معاملات ہیں ان کا جیسا دل چاہے [illegible] ہیں بولنے والا میں کون ہوں۔ غرض یہاں ان کی فوجی گرم مزاجی ان کا ساتہہ چھوڑ دیتی تہی یہ ان کے لئے وادی طلسم تہی جہاں ہوش و حواس مسخ ہوجاتے تھے اور کورانہ تقلید کا پیرتسمہ پاکر گردن پر سوار ہوجاتا تہا۔

یہ لیکن [illegible] وہ اپنے تئیں قابو میں نہ رکھہ سکے یہی وہ موقعہ تہا جب ان کی ہمتیں آسمان پر جا پہونچتی تہیں۔ جس بیڑے کو کوئی نہ اٹھائے اسے اٹھانا ان کا کام تہا۔ امتناع سے انہیں روحانی مناسبت تہی ایسے موقعہ پر وہ نتیجہ اور مصلحت سے بغاوت کرجاتے تھے اور ان کے اس حوصلہ میں حرص شہرت کو اتنا دخل نہیں تہا جتنا اپنے فطری میلان کو ورنہ یہ غیر ممکن تہا کہ ایک ایسے جلسہ میں جہاں علم و تہذیب کی نمود تہی جہاں طلائی عینکوں سے روشنی اور گوناگوں لباسوں سے فکر تازہ کی شعاعیں نکل رہی تہیں جہاں وضع کی نفاست سے رعب اور فربہی او دبازت سے وقار کی جھلک آتی تہی۔ وہاں ایک دہقانی کسان کو زبان کھولنے کا حوصلہ ہوتا۔

ٹھاکر سنگہ نے اس نظارہ کو غور اور دلچسپی سے دیکھا اس کے پہلو میں گدگدی ہوئی زندہ دلی کا جوش رگوں میں دوڑا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور مردانہ لہجہ میں للکار کر بولا۔ میں پرتگیا کرتا ہوں اور مرتے دم تک اس پر قایم رہوں گا۔

اتنا سننا تہا کہ دو ہزار آنکھیں انداز تحیر سے اس کی طرف تکنے لگیں۔ سبحان اللہ کیا دھج ہی گاڑھے کی ڈھیلی مرزائی۔ گھٹنوں تک چڑھی ہوئی دہوتی۔ سر پر ایک گرانبار الجھا ہوا صافہ۔ کندھے پر چنونی اور تمباکو کا وزنی بٹوہ مگر چہرہ سے متانت اور استقلال نمایاں تہا غرور آنکھوں کے طرف تنگ سے باہر نکلا پڑتا تہا اس کے دل میں اب اس شاندار مجمع کی عزت باقی نہ رہی تہی وہ پرانے وقتوں کا آدمی تہا جو اگر تہیٹر کو جاتا تہا تو مسی تہیٹر سے ڈرتا بھی تہا جس کے لئے آنکھ دستی برت محض صحت بخش پانی کا ذخیرہ نہ تہی اس کے عقیدے میں بیدار مغزی نہ ہو تنکہ شکوک نہیں تہے۔ غرض اس کا اخلاق پابند عمل تہا اور اس کی بنیاد کچھہ تقلید اور معاوضہ پر تہی مگر زیادہ تر خوف پر۔ جو نور عرفان کے بعد تہذیب نفس کی سب سے بڑی طاقت ہے گیروے بانے کی عزت واحترام کرنا اس کے مذہب اور ایمان کا ایک جزو تہا۔ سنیاس میں اس کی روح کو اپنا تابعدار بنانے کی ایک زندہ طاقت چھپی ہوئی تہی اور اس طاقت نے اپنا اثر دکہایا تہا لیکن مجمع کی اس حیرت نے بہت جلد تمسخر کی صورت اختیار کی معنی نگاہیں آپس میں کہنے لگیں آخر گنوار ہی تو ٹھیرا۔ دہقانی ہے کبھی ایسی تقریریں کا ہے کو سنی ہونگی۔ بس ابل پڑا۔ اتھلے گڈھے میں اتنا پانی بھی نہ سما سکا۔ کون نہیں جانتا کہ ایسی تقریروں کا منشاء تفریح ہوتا ہے۔ دس آدمی آئے۔ اکٹھے بیٹھے کچھہ سنا۔ کچھہ گپ شپ کیا اور اپنے اپنے گھر۔ نہ یہ کہ قول و اقرار کرنے بیٹھیں عمل کرنے کے لئے قسمیں کھائیں۔

مگر مایوس اور دل گرفتہ سنیاسی سوچ رہا تہا افسوس جس ملک کی روشنی میں اتنا اندھیرا ہے وہاں کبھی روشنی کا ظہور ہونا مشکل نظر آتا ہے اس روشنی پر اس اندھیری مردہ اور بیجان روشنی پر جہالت کو ترجیح دیتا ہوں۔ جہالت میں صفائی ہے اور ہمت ہے اس کے دل اور زبان میں پردہ نہیں ہوتا۔ قول و فعل میں اختلاف نہیں ہوتا۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ علم جہالت کے سامنے سر جھکائے اس سارے مجمع میں صرف ایک شخص ہے جس کے پہلو میں مردوں کا دل ہے اور گو اسے بیدار مغزی کا دعوے نہیں لیکن میں اس کی جہالت پر ایسی ہزاروں بیدار مغزیوں کو قربان کرسکتا ہوں۔

تب وہ اسوقت پلیٹ فارم سے نیچے اترے اور بڑی محبت اور الفت سے درشن سنگہ کو گلے سے لگا کر کہا۔ ایشور تمہیں اپنی پرتگیا پر قایم رکھے۔

(آزاد)

حوادث و افکار

جنوبی ہند میں گذشتہ چند روز کے اندر بارش کا بے حد زور رہا ہے ایک دن چند ہی گھنٹہ میں بائیس انچ پانی برسا اور جنوبی ارکاٹ کا مشہور تالاب آب پاشی جو ایک بہت بڑی جہیل ہے [illegible] اور جس میں کئی تعلقوں کی آبپاشی کے قابل پانی کی گنجایش ہے بارش کے پانی کے لئے ناکافی ثابت ہوا اور اس میں سے بھی پانی نکلا اور اس کے سیلاب سے بہت سے مواضع کو نقصان پہنچا۔ مکانات مویشی درخت آدمی غلہ کے ذخائر وغیرہ بہ گئے کشتیرہ گئے کولرون اور کڈالور کے درمیان ریلوے لائن کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ بعض لوگوں نے اس طوفان سے بچنے کے لئے اپنی عورتوں اور بچوں کو درختوں پر چڑھا دیا تہا مگر طغیانی کے سبب خود درختوں کے پیر اکھڑ گئے۔ نیرہ سے پانڈیچری تک پانی کے چڑھاؤ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید (س ق پ ۲۶ ع ۳) جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور دل سے بات کو سنتا ہے اس کے لئے توان واقعات میں کافی نصیحت ہے اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون (پ ۱۱) کیا نہیں دیکھتے کہ وہ آزمائے جاتے ہیں ہر برس ایک بار یا دو بار پہر تو بہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

آسٹریلیا سے سان فرانسسکو کی طرف آتے ہوئے جہاز [illegible] ایک تیز وحشت اثر لائے ہیں کہ ڈیلی جزایر تیاہونوس کے دو جزیرے مالکن اور جوب یکا یک غایب ہوگئے اور سمندر میں ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا ان جزیروں میں ہزار ہا وحشی لوگ آباد تھے اور ایک بڑی تعداد میں گورے بھی رہایش پذیر تہے خیال کیا جاتا ہے کہ ان جزیروں کے یکا یک غرق ہوجانے کا باعث زبردست آتش فشان پہاڑ کا پہٹنا ہے یہ حادثہ ایسا اچانک ہوا ہے کہ جزیروں میں رہنے والوں کو بہاگنے کی مہلت بہی نہیں ملی اور ایک آدمی بہی زندہ نہیں بچا۔ تیس ہزار آدمی سمندر میں بہ گئے اس قسم کا مہلک اور خوفناک حادثہ ۱۸۹۰ء میں بہی وقوع میں آیا تہا جبکہ سماٹرا اور جاوا کے درمیان ایک جزیرہ کارکٹو آتش فشان کے پہٹنے سے دفعتاً واحدۃً سمندر میں غایب ہوگیا تہا اور دم کے دم میں تیس ہزار انسان سمندر کی لہروں کے ساتھ بہ گئے تھے۔

قرآن مجید نے دیار و امصار کی ہلاکت و تباہی کا باعث لوگوں کا ظلم و عدوان بیان فرمایا ہے۔ وما کنا مھلکی القری الا واھلھا ظلمون (پ ۲۰ س القصص ع ۶) اور ہم بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جبکہ وہاں کے لوگ ظلم اختیار کرلیتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نورالدین از گوجرانوالہ

ایک نیا طبی اخبار

جناب مکرمی ایڈیٹر صاحب مدینہ بجنور

سلام علیکم۔ براہ عنایت اطلاع ہذا کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجھے ممنون فرمائیے کہ آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس کا آرگن (اخبار) کی جو ضرورت عرصہ دراز سے محسوس ہو رہی تہی اور لوگوں کو جس کا بڑا انتظار تہا۔ حضرت حاذق الملک بہادر کے ارشاد سے اس کے اجراء کی ذمہ داری میں نے لی ہے اللہ تعالے اسے پورا اترے۔

حاذق الملک بہادر اسکے سرپرست خصوصی ہوں گے اور اس کا نام (طبیب) ہوگا امید ہے کہ یہ ایک ہفتہ [illegible] شائع ہونے لگیگا۔ شائقین نمونہ کے لئے صرف ایک کارڈ لکھہ بھیجیں۔ چندہ سالانہ [illegible] رکہا جائیگا

نیازمند محمد عبدالواحد پروپرائٹر طبیب دفتر نظام المشائخ دہلی۔

مدینۃ النسوان

ترکان خاتون

(۲)

صبح کو خلیفہ نے ایک شاندار دربار کیا سلجوقی امرا کو خلعت فاخرہ اور انعام عطا فرمایا اور ترکان خاتون اور دوسری سلجوقی خواتین کو گران بہا جوڑے دیئے۔

خاتون ایک سال تک وہان رہی۔ اس کے بطن سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا جس کا نام جعفر بن مقتدی بامر اللہ رکہا گیا۔ لیکن آخر مین خلیفہ نے بعض شرطین پوری نہین کین جس کی وجہ سے ناچاقی ہوگئی اور ترکان نے اپنی بیٹی کو مع نواسہ کے اپنے پاس بلا لیا لیکن اصفہان پہونچتے ہی وہ انتقال کر گئی۔ بغداد میں اس کی موت کا بڑا ماتم کیا گیا۔ شعراء نے دردآمیز مرثئے لکھے۔

اسلامی سلطنتوں میں ولی عہدی کے معاملہ مین اکثر پیچیدگیان پڑتی رہی ہیں ملک شاہ کی سلطنت مین بھی اس معاملہ نے شطرنج کی بساط کی صورت اختیار کر لی۔

واقعہ یہ تہا کہ ترکان خاتون چاہتی تہی کہ سلطان کا سب سے چہوٹا بیٹا محمود (جو اس کے بطن سے ہوتا) ولی عہد ہو۔ نظام الملک اس کا حامی نہیں تہا۔ وہ بادشاہ کے بڑے بیٹے برکیارق کا طرفدار تہا جو ملک شاہ کی بڑی بیوی زبیدہ خاتون سے تہا زبیدہ خاتون اپنے بیٹے برکیارق کی جان کو خطرہ میں دیکہکر خوف زدہ تہی۔ اس لئے اس نے نظام الملک اور ممالیک نظامیہ جو نظام الملک کے زرخرید غلام تہے اور سلطنت میں بہت قوی اثر رکہتے تہے اُن کے دامن میں پناہ لی تہی۔

ملک شاہ کا دوسرا وزیر تاج الملک (جو لیاقت میں نظام الملک ثانی تہا) ترکان خاتون کا ہم خیال تہا آخر اس کشاکش نے یہانتک طول کہینچا کہ اس کا نتیجہ نظام الملک کے قتل کی صورت مین ظاہر ہوا۔

ترکان خاتون کے لئے اب مطلع صاف تہا۔ لیکن قضاء الٰہی سے اسی اثناء مین ۴۸۵ھ میں ۳۸ سال کی عمر میں ملک شاہ بہی انتقال کر گیا۔ ترکان خاتون نے اس کی موت کو بالکل مخفی رکہا امراء کو بڑے بڑے عطیے دیئے اور ان سے اپنے محمود کی اطاعت کا حلف لیا۔ امیر کربوقا کو سلطان کی مہر دیکر دارالسلطنت اصفہان میں بہیجا۔ وہان اس نے قلعہ کی کنجیان حاصل کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور یہ سب کام تاج الملک کے ذریعہ سے ہوا۔

بعدازان ترکان خاتون ملک شاہ کی لاش کو لیکر مع اپنے نواسہ کے بغداد کو روانہ ہوئی تمام سلطنت میں یہ شہرہ تہا کہ سلطان بغداد کو جا رہا ہے کسی کو بہی یہ خبر نہ تہی کہ وہ مر گیا ہے۔

بغداد میں خلیفہ سے اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میرا بیٹا تخت نشین کیا جائے۔ خلیفہ نے منظور کیا لیکن اس شرط کے ساتہہ کہ سلطنت محمود کی ہو خطبہ میرے نام کا پڑہا جائے ملکی اختیارات ترکان خاتون کے ہاتہہ میں رہیں۔ تاج الملک وزیراعظم ہو اور امیر انز سپہ سالار بنایا جائے۔

ترکان خاتون نے اس کو منظور نہیں کیا۔ لیکن جب اس سے کہا گیا کہ تمہارا بیٹا نابالغ ہے شرعاً اس کی ولایت جائز نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب شرطین لگائی گئی ہیں تو مجبوراً اسے ماننا پڑا۔

یہہ سب امور طے کر کے اس نے اصفہان مین برکیارق کو گرفتار کرنے کے لئے فوج بہیجی وہ گرفتار کر کے قید کر لیا گیا۔ لیکن جب ممالیک نظامیہ کو سلطان کی وفات کی خبر معلوم ہوئی تو انہون نے فوراً مسلح ہو کر قیدخانہ کو توڑ ڈالا۔ اور برکیارق کو قید سے آزاد کر کے تخت پر بٹھا دیا۔

ترکان خاتون ایک عظیم الشان فوج لیکر برکیارق کے مقابلہ کے لئے چلی اور تاج الملک کو بہی حکم بہیجا کہ تم سے بہی جس قدر ہو سکے فوج جمع کرو۔ تاج الملک نے فوج جمع کی اور اسکو لیکر روانہ ہوا۔ لیکن رستہ میں اس کے پاس خزانہ نہیں رہا جسکی وجہ سے فوج نے بغاوت اختیار کی اور اُس کو قتل کرنے پر آمادہ ہوگئی وہ قلعہ برجین میں اس بہانہ سے چلا گیا کہ وہان سے خزانہ لاکر فوج میں تقسیم کرے گا مگر پہر لشکر کے خوف سے وہین رہ گیا اور ترکان خاتون سے باغی ہو کر اس کی مدد کو نہ آیا۔

ترکان خاتون جب اصفہان کے قریب پہونچی تو کسی صورت سے تاج الملک نے اپنے آپ کو اس کے پاس تک پہنچایا۔ اور یہ عذر کیا کہ میں نے بغاوت نہیں اختیار کی تہی بلکہ قلعہ والون نے مجھے گرفتار کر لیا تہا جس کی وجہ سے میں نہ آسکا۔ اب جبکہ مجکو موقع ملا خدمت میں حاضر ہوا۔ خاتون نے اس کا عذر قبول کیا اور وزارت پر بحال رکہا۔

برکیارق نے جب ترکان خاتون کی آمد کی خبر سنی تو ممالیک نظامیہ کو ہمراہ لیکر اصفہان سے نکلکر رَے کی طرف روانہ ہوا۔ خوش قسمتی سے راستہ میں امیر ارغش نظامی مع اپنی فوج کے اس کا شریک حال ہو گیا اب یہ دونون فوجیں ملکر ترکان خاتون کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئین ترکان خاتون نے بہی اصفہان سے برکیارق کا تعاقب کیا اور مقام یزدجرد میں دونون فوجون کا سخت مقابلہ ہوا ہفتوں لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن ترکان خاتون کی فوج سے کئی امیر (مثلاً امیر یلبرد۔ امیر کمشتکین جاندار وغیرہ) مع اپنی فوج کے دستہ کے برکیارق کی فوج سے جا کر مل گئے۔ جس کی وجہ سے خاتون کو شکست ہوئی اور آخرکار وہ مع اپنی فوج کے واپس ہو کر اصفہان مین قلعہ بند ہوگئی۔

برکیارق نے بہی اصفہان پہونچکر محاصرہ کیا۔

اسی اثناء میں تاج الملک (جو خاتون کی فوج سے بہاگ کر یزدجرد کے اطراف میں چہپا ہوا تہا) گرفتار کر کے برکیارق کے سامنے لایا گیا۔ برکیارق چونکہ اس کی قابلیت سے واقف تہا اس کو وزارت کا قلمدان سپرد کیا۔

تاج الملک خوب سمجہتا تہا کہ ممالیک نظامیہ کے دلون میں میری طرف سے خار ہے کیونکہ وہ یہ سمجہتے ہیں کہ میں نے ہی نظام الملک کو قتل کرایا ہے۔ اس لئے ان کے تالیف قلوب کے لئے اس نے بے دریغ دولت ممالیک نظامیہ میں تقسیم کی جس سے وہ خوش ہوگئے۔ اور ان کے دلون سے کینہ جاتا رہا لیکن عثمان (جو نظام الملک کا نائب تہا) اسکو تاج الملک کی وزارت سے انتہا درجہ ناراضی تہی۔ اس نے نوعمر ممالیک کو جمع کر کے ترغیب دلائی کہ تم کو مال و دولت لیکر اپنے آقا کا خون فراموش نہیں کرنا چاہئے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ اس کے قاتل کو قتل کر ڈالو آخرکار ان غلامون نے آکر تاج الملک کو ذبح کر دیا۔

برکیارق نے کئی مہینے تک اصفہان کا محاصرہ رکہا۔ لیکن وہ فتح نہو سکا۔ اس لئے محاصرہ اٹہا کر انتظام سلطنت کی طرف توجہ کی اور اس میں مصروف ہوا۔

ترکان خاتون نے موقع پاکر امیر اسماعیل کے ساتھ (جو برکیارق کا حقیقی ماموں تہا) نکاح کر لیا۔ اب ترکمان امراء سرہنگ ساوتگین وغیرہ مع اپنی فوجون کے ترکان خاتون کے طرفدار ہوگئے اور اس نے اپنے مستقل سلطنت اصفہان کے صوبہ میں قایم کر کے اسمٰعیل کے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا لیکن امیر انز سپہ سالار فوج نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اس نے کہا کہ دربار خلافت سے اس کی اجازت نہیں ملی ہے سکہ محمود کے نام کا اور خطبہ خلیفہ کے نام کا ہونا چاہئے اس کی وجہ سے امیر انز اور اسماعیل میں سخت عداوت پیدا ہوئی۔ آخر اسمٰعیل اس کے خوف سے بہاگ کر اپنی بہن زبیدہ کے پاس (جو برکیارق کی ماں تہی) اجازت لیکر چلا آیا۔ یہان امراء اسکی طرف سے مطمئن نہ تہے یہان تک کہ ایک روز امیر کمشتکین جاندار وغیرہ نے تنہائی میں اس سے دریافت کیا کہ تم کس ارادہ سے آئے ہو اسماعیل نے کہدیا کہ میں اس ارادہ سے آیا ہون کہ موقع پاؤن تو برکیارق کو قتل کر کے سلطنت پر قبضہ کر لون یہ سنکر ان امراء نے اسکو قتل کر ڈالا۔ جب اس کی بہن زبیدہ خاتون نے یہ کیفیت سُنی تو وہ بہی چپ ہو رہی۔ ۴۸۶ھ میں ترکان خاتون نے امیر انز کو فارس پر فوج کشی کے لئے بہیجا۔ امیر موصوف نے حاکم فارس توران شاہ کو شکست دیکر وہ صوبہ بہی ترکان خاتون کی قلمرو میں شامل کیا۔ ترکان خاتون نے نہایت عزت کے ساتہہ زندگی بسر کی۔ برکیارق نے کئی بار اسکو نیچا دکہانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی قابلیت اور بیدار مغزی سے برابر اس کا مقابلہ کرتی رہی اس کے امراء جان و مال سے اس کے مددگار مطیع و فرمانبردار تہے اور وہ نہایت ہر دلعزیز تہی۔ ۴۸۷ھ میں اصفہان میں وفات پائی اور وہیں دفن کی گئی۔ جنازہ کے ساتہہ دس ہزار ترکمانون کی فوج تہی تمام اطراف ملک میں اس نے مسجدین مدرسے اور شفاخانے بنوائے تہے۔ اسکی سخاوت اور فیاضی کو یاد کر کے لوگ اس کا ماتم کرتے تہے۔ (اسلم)

مطائبات

گرمیٔ عشق در زمستان

ایک دن فصل زمستان میں ہوئے گہر سے روان / کہیلنے کے واسطے ہمراہ تہا وہ جان جان
یخ کے ریزے گر رہے تہے آسمان سرد سے / رنگ بکہرا چرخ کا ملتا تہا کچہہ گرد سے
ریزہ ہائے برف کی رفتار میں تیزی نہ تہی / گر رہے تہے متصل لیکن نہ یہ حالت کہلی

عمر میں تہا پیر میں۔ لیکن محبت میں جوان / عشق کی گرمی سے تہا دل میرا سینہ میں طپان
نوجوانی میں یہ حالت تہی مرے دلدار کی / سرد مہری تہی سراسر گرم جوشی کچہہ نہ تہی
میں نے چاہا گرم جوشی کچہہ ہو فصلِ برد میں / چہو کے دیکہوں لطف کیا ہے اکے دستِ سرد میں

اس سے یہ میں نے کہا اے جانِ عاشق مہ جبین / کوئی تجہکو دیکہکر شیدا نہ ہو ممکن نہیں
سرد مہر و سنگ دل واللہ تو ہے بے گمان / دل ہے پتہر بے اثر ہے سرد مثلِ آسمان
آسمان و دل میں پہر دون یہ مری خواہش ہوئی / ایک گہنٹے کی لے گرمی جو فصلِ گرم کی
اس سے یہ مطلب کہ سارے سرد مہری دور ہو / جتنا صدمہ ہے مرے دل میں وہ سب کافور ہو

یہ کہا میں نے کہ اس کی ہے بہا یہ احتیاج / آسمان سے برف کا ریزہ جو یہ گرتا ہے آج
اسکو رکہدون میں اُٹہا کر اک تماشا ہو عیان / تیرے سینہ پہ کہ جس میں سرد مہری ہے نہان
گہُل کے پانی ہو یہ تیرا دل پسیجے نرم ہو / عشق کی گرمی سے میرے دل کی صورت گرم ہو
ہو مجہے امید مین سمجہون کہ تو ہے مہربان / سرد مہری اب نہیں تجہہ میں مثالِ آسمان

آہ سب بیکار تہا جو کچہہ کیا مین نے خیال / اشتیاق و حسرت و امید سب تہے پائمال
برف کا ریزہ نہ ٹہرا اور نہ وہ گہُل کر بہا / فرق جسم و برف کا ہم پر نہ کچہہ ظاہر ہوا

(شرر کاکوروی) ——— "الناظر"

حوادث واخبار

ملتان سے خبر آئی کہ الائنس بنک کی شاخ ملتان نے جس کا صدر دفتر لدھیانہ میں ہے ادائیگی بند کر دی ہے۔

بقول سول ملٹری گزٹ ۲۔ دسمبر کو عدالت میں لاہور بنک کے بطور خود تصفیہ حساب کی درخواست پیش کی جائے گی۔

راجہ بازار کلکتہ میں جو چار ملزم گرفتار رکھے گئے تھے ان میں سے دو بیمار ہو گئے اس لئے ۲۸۔ نومبر کو صرف دو ملزم مجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ کے روبرو پیش کئے گئے وکلا نے درخواست ضمانت پیش کی جو نامنظور ہوئی۔ ڈپٹی کمشنر پولیس نے ابتدائی تفتیش ظاہر کی کہ خفیہ پولیس کی رسمی شہادت کے بعد ... ... گی۔

۱۹۱۳ء کی **پیشگوئی** مشہور جیوتشی نجومی ... نے ۱۹۱۳ء کی بابت ذیل کی پیشگوئی کی ہے ... بہت اور جنگل کے انفاق ... شمالی ... ایشیا اور قسطنطنیہ میں غیر معمولی ... پیدا ... امراض اور زلزلہ کا بھی اندیشہ ہے۔ ... گرے اور وسط ماہ کے ... اور ہندوستان میں بے چینی پیدا ہو ... بھی جنگ ... فساد کا اندیشہ ... قسطنطنیہ ... سمیر ... اور ... جہاز ... ۱۸-۱۷-۹-۸ ... اور بھی خطرناک ہیں۔ ... کے دوسرے ہفتہ لندن میں سخت بیماری کا احتمال ہے اور ہفتہ کے آخری عشرہ میں بیماری ... زیادہ بڑھ جائے گی اور آخر ماہ میں تجارت ... جو لوگ ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوئے ہیں ... تاریخ کو جن کی سالگرہ واقع ہوگی انکو فائدہ رہے گا۔ نیز ۳-۱۱-۱۷-۲۴-۲۶-۲۷-۲۹-۳۰ کی سالگرہ اچھی ہے نیز جنکی سالگرہ ۷-۱۳-۱۶-۲۵-۲۸ کو ہوگی۔ انہیں مالی کاروبار ... خبردار رہنا چاہئے اور ۱۵-۱۶ کی سالگرہ والوں کو عدالت میں جانا پڑے۔ ۱۸ کی سالگرہ والوں کو دنیاوی محبت کے جال میں پھنسنا ... ۲۳ کی سالگرہ والوں کی مالی مشکلات ... بڑھیں۔

۲۸۔ نومبر کو اخبار بنگالی کلکتہ کے دفتر میں نہایت اضطراب پیدا ہوا۔ کیونکہ جب مسٹر سریندر ناتھ بنرجی ایڈیٹر اخبار مذکور نے ... لفافہ پھاڑا تو اس میں سے ایک موٹا ... نکلا جس کے اوپر ایک زرد ... بھی تھی ... ایک چٹھی بھی اس لفافہ میں نکلی۔ ... مسٹر سریندر ناتھ ... دھمکی دی گئی تھی کہ ... آئین ... اور دوسرے

سرکاری معاملات سے اپنا تعلق قطع کر لو۔ آپ لفافہ پر کراچی کی مہر تھی۔ مسٹر بنرجی نے چٹھی اور مصالحہ دار ... کمشنر پولیس کے پاس بھیج دیا۔ ... خفیہ پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے ... ایسی ہی ایک چٹھی مسٹر بھوپندرا ناتھ باسو کے نام بھی کراچی سے آئی ہے اور کمشنر پولیس کے پاس پہنچا دی گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ کے دو ہندوستانی ججوں کے نام بھی ایسی چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔

حضور وایسرائے کی گذشتہ سیاحت میسور کے متعلق وہاں کے دیسی اخبارات ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں جو میسور پولیس کے ایک کانسٹیبل کی فرض شناسی اور حضور وایسرائے کی حق پسندی دونوں کا بین ثبوت ہے۔ واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز شام کو کسی قدر دیر سے واپس آئے لیکن جب کیمپ کے دروازہ پر پہنچے تو کانسٹیبل نے حضور وایسرائے کو اندر نہ جانے دیا کیونکہ ان کے پاس مقررہ پاس نہ تھا جو حضور وایسرائے کے خیمہ گاہ کی طرف جانے کے لئے ہر شخص کے پاس ہونا لازمی تھا۔ ہز ایکسلنسی نے بذات خاص اس کانسٹیبل کو گذرنے کی اجازت پر قائل کرنے میں اپنی تمام کوشش صرف کر دی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر کار ہز ایکسلنسی کی مدد کے لئے کوئی با اختیار شخص پہنچ گیا اور اس نے کانسٹیبل کو یقین دلایا کہ جو شخص اس کے روبرو کھڑا ہے وہ ہز ایکسلنسی وایسرائے کے سوا کوئی اور نہیں ہے تب حضور وایسرائے کیمپ میں داخل ہو سکے لیکن حضور ممدوح نے کانسٹیبل کی ایک دیدہ دلیری اور استقلال کی بہت تعریف کی اور اسے تمغہ بھی دیا اور ریاست میسور کی پولیس کی بھی تعریف فرمائی۔

بمبئی ۵۔ دسمبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے گزٹ میں اعلان شائع کر کے حسب ذیل کتب کو قابل ضبطی سرکار قرار دیا ہے۔

(۱) جنگ بلقان جلد اول مرتبہ ملشی مصطفیٰ سید ... ساکن نوساری مطبوعہ گجرات پرنٹنگ پریس احمد آباد۔ اس کی ضبطی کی وجہ یہ قرار دی گئی ہے کہ اس میں صفحات (۱۴۱) لغایت (۱۴۳) اور صفحات (۱۷۶) (۱۷۷) پر دول یورپ اور عام یورپینوں پر مسلمانوں اور مسلمان سلطنتوں کی تباہی کے لئے دانستہ اور باقاعدہ سازش کا الزام لگایا گیا ہے

(۲) کانپور کی خونی داستان مرتبہ مولوی خواجہ حسن نظامی دہلوی چیف ایڈیٹر اخبار توحید میرٹھ اس کتاب کے صفحات (۲۱) و (۲۲) اور (۲۷) و (۲۸) اور دیگر صفحات میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ رعایا کے مذہب اور جان کی ذرا بھی پروا نہیں کرتی۔

بمبئی ۵۔ دسمبر۔ پولیٹکل ریزیڈنٹ عدن

ایک برقی پیغام مورخہ ۴۔ دسمبر میں اطلاع دیتے ہیں کہ مولٹ جہاز ران کمپنی کا جہاز "سی ایس" معہ ۸۰۰ حاجیوں کے بحیرہ احمر میں "جبل طیر" کے شمال میں (۲۵) میل کے فاصلہ پر خشکی پر پھنس گیا ہے کیونکہ اس کا شافٹ ٹوٹ گیا ہے اب اس کی مدد کے لئے ایک جہاز بھیجا گیا ہے۔

بمبئی ۴۔ دسمبر۔ بمبئی اینڈ پرشیا کمپنی کا جہاز ہمایون قسطنطنیہ کا جھنڈا اڑاتا ہوا ۲ ماہ حال کو جدہ سے یہاں پہنچا۔ اس پر ۴۷ (۴۷) حاجی سوار ہیں۔ راستہ میں جہاز پر تین اموات واقع ہوئیں آج جہاز "کویت" بھی (۱۱۰۰) حاجیوں کو لے کر قسطنطنیہ کا پھریرا اڑاتا ہوا پہنچا۔ اس جہاز پر عام کمزوری اور دیگر قدرتی وجوہ سے (۱۱) اموات واقع ہوئی ہیں آج حاجی خشکی پر اتارے گئے ہیں۔

ہز ایکسلنسی وایسرائے نے یکم دسمبر کو بانکی پور میں صوبہ بہار کے ہائی کورٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔

شمس العلماء مولانا حالی بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہیں۔ تکلیف سخت ہے اور حالت نازک معالجہ کا کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کیونکہ وہاں کوئی اچھا ڈاکٹر ملتا نہیں مولانا کے صاحبزادے خواجہ سجاد حسین صاحب دورہ پر ہیں مسلم پبلک کو آپ کا سخت فکر لاحق ہے اور سب آپ کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہیں مسلم اسکول جو آپ نے حال ہی میں قائم کیا ہے خوب ترقی پر ہے مگر اب آپ کی بیماری سے اسکو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ہز آنر سر جیمز ولیڈی ٹسٹن کو مسلمانوں نے ۲۸۔ نومبر کو کلاک تاور لکھنؤ کے باغ میں گارڈن پارٹی دی جس میں لکھنؤ کے تمام معزز و مقتدر مسلمان رؤسا شاہی خاندان اودھ کے اراکین مجتہدین عظام تعلقدار بیرسٹر وکلا و عہدہ دار موجود تھے۔

پنجاب کی ماندرا بھون ریلوے لائن بنانے کے لئے بمبئی میں ۲۷ لاکھ روپیہ فراہمی سرمایہ کے واسطے اعلان ہوا ہے مجوزہ لائن راولپنڈی کے جنوب میں تیار ہوگی۔

کراچی میں محمرہ سے تار پہنچا ہے کہ نشیبی علاقہ میں ترکی و ایرانی سرحد کے تعین کے متعلق حد بندی کی انگریزی و روسی کمیٹیاں تیاریاں کر رہی ہیں۔ کچھ ذخائر فراہم کئے گئے ہیں کیپٹن اے ٹی ولسن ڈپٹی برٹش کمشنر طہران سے یہاں پہنچ کر ابتدائی انتظامات میں مصروف ہیں۔ انگریزی ممبران کمیشن کی وسط دسمبر سے پہلے وارد ہونے کی توقع نہیں کی جاتی روسی ڈیلیگیٹ ابھی

دو تین ہی روز ہوئے ہیں کہ قسطنطنیہ سے روانہ ہوئے ہیں۔

بمبئی کا نامہ نگار مظہر ہے کہ اخبار الاہرام کو معلوم ہوا ہے کہ ترکوں اور معدی امیر کے مابین گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے محمد بے سعید الدنا بوسی کو دولت عثمانیہ نے وکیل مصالحت مقرر کیا ہے جو چند روز تک قسطنطنیہ سے عسیر روانہ ہونے والا ہے لیکن ترکی گنبوٹ اب تک غزان و مہدی کی ناکہ بندی کر رہے ہیں

بقول ٹائمز آف انڈیا بمبئی قبیلہ ... جو حدیدہ و زبید کے مابین آباد ہے ترکی ضلع بیت الفقیہ پر حملہ آور ہوا جو حدیدہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے۔ ترکوں اور حملہ آوروں میں جنگ ہوئی جس میں آخر الذکر نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے ہیں ... قبیلہ ہی تکلیف دینے سے باز نہیں آیا کہتے ہیں کہ اس نے علاقہ شیخ عثمان پر چھاپہ مار کر ایک سپاہی کو زخمی کیا شیخ عثمان کی پولیس نے گودار الامیر تک تعاقب کیا مگر لٹیرے ہاتھ نہ آئے۔

حوادث محلیہ (لوکل)

محرم الحرام ۱۳۳۱ھ کا چاند ۲۹ ذالحجہ کو شنبہ کے دن ہوا اب کی مرتبہ محرم الحرام کے چاند میں بھی اختلاف کثیر رہا یہ مہینہ جس طرح عبادات کے لئے متبرک ہے اسی طرح سال آئندہ کا پہلا مہینہ ہونے کی وجہ سے گذشتہ زندگی پر نظر ڈالنے اور آئندہ کے لئے بہترین طریقہ زندگی اختیار کرنے کا بھی ایک عبرت آموز مہینہ ہے لیکن افسوس ہے کہ اس میں بجائے عبادت کرنے کے مسلمان طرح طرح کے خلاف شرع مراسم میں مبتلا ہوتے اور فسق و فجور میں شامل رہتے ہیں خداوند تعالیٰ مسلمانان ہند کی حالت پر رحم فرمائے اور انہیں نیک و بد کے امتیاز کی توفیق دے۔

موسم کی حالت بدستور انقلاب پذیر ہے بادل گھر گھر کر آتے ہیں اور امید ہوتی ہے کہ بارش ہو جانے سے آئندہ فصل کی حالت بہت اچھی ہو جائے گی لیکن مشیت ایزدی میں کیا چارہ ہو سکتا ہے کئی روز مطلع ابر آلود رہنے کے بعد پھر صاف ہے دیکھئے کب خداوند تعالیٰ ہم پر رحم فرماتا ہے۔

تعزیہ داری خوب ہو رہی ہے اگرچہ موسم کا اثر ضرور پایا جاتا ہے لیکن اتنا نہیں جتنا کہ ہونا چاہئے۔

مطالبہ لگان مالگذاری کی اقساط میں مواضعات کی حیثیت کے موافق التوا کا اعلان ہوا ہے۔ پٹواریوں کے پاس فہرستیں بھیجدی گئی ہیں۔ کاشتکاروں کی حالت واقعی قابل رحم ہے ...

بابو مندرین صاحب ڈپٹی کلکٹر رخصت سے واپس آ گئے۔ پنڈت بینی پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر اکیاون ... یوم

اکسیر حیات

صرف ایک ماہ کیلئے نصف قیمت

یہ ایک قسم کی گولیاں ہیں جو ایک خاص ترکیب اور نہایت مقوی اجزاء سے تیار کی گئی ہیں ان کے متعلق مزید تعریف کرنیکی ضرورت نہیں تجربہ سب کچھ بتا دیتا ہے وہ لوگ جو بچپن کی نعطا کاریوں میں مبتلا ہو کر اپنے خداداد جوہر کو ضائع کر چکے ہیں اور سرعت، قلت، جریان، کمزوری، اعصابی سستی کے امراض کا شکار ہو چکے ہیں ان کیلئے یہ گولیاں بمنزلہ آبحیات کے ہیں اعضاء رئیسہ و غیر رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں مقوی گردہ و مثانہ ہیں ضعف باہ کیلئے خواہ کسی وجہ سے ہو بے نظیر ہیں سستی، کاہلی، پژمردگی کو دور کر کے چہرہ کو رونق اور خون کو چست و توانا بناتی ہیں خون صالح پیدا کرتی ہیں اور ہر قسم کی جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہیں۔ **قیمت** فی شیشی دو روپیہ (عہ) رعایتی نصف عہ۔ نامردی کا مکمل کورس قیمت پانچ روپیہ (صہ) رعایتی ہے۔

تازہ شہادات

جناب لالہ پیارے لعل صاحب دہلی سے تحریر فرماتے ہیں: حکیم جی! حبوب اکسیر حیات سے بہت فائدہ ہوا۔ مجھے جو طاقت جسمانی بھی بڑھ گئی ہے اور چہرہ پر سرخی بھی آگئی ہے اور آنکھوں کے گڑھے بھی پر ہونے لگے ہیں آپکی مہربانی سے امید ہے کہ کامل فائدہ ہو کر خواہش پوری ہو گی ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء

جناب برکت علی صاحب جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں: حکیم صاحب! السلام علیکم۔ آپکی اکسیر حیات گولیوں نے غضب اثر کیا ہے میں آپکا شکر گزار ہوں گولیوں کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے میرے گھر میں فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء

جناب نظام الدین صاحب گونا ریاست گوالیار سے تحریر فرماتے ہیں: [illegible] ۱۹۱۳ء

جناب مرزا عاشق بیگ صاحب رنگون سے لکھتے ہیں: حکیم صاحب! میرا خیال تھا کہ آپ بھی اشتہاری ہونگے لیکن تجربہ نے میرے خیال کو غلط ثابت کیا حبوب اکسیر حیات جس مریض کیلئے منگوائی تھیں اب وہ بالکل راضی ہے اور آپکو دعائیں دے رہا ہے میں انشاءاللہ کارخانہ کی ترقی میں کوشش کرونگا۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

شمع ہدایت

[illegible]

حبوب قبض کشا قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲
حسن افزا 　　　　〃　　　　〃　　۱۲
حبوب ہاضم الطعام　　〃　　　　〃　　۱۲

(پتہ) حکیم محمد عثمان خاں حاذق امرتسر

موہیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سیل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جریان یا کسی وجہ سے تن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو کافور کرتا ہے مرد، عورت، لڑکے، بچے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ سے پاؤ بھر تک عہ محصولڈاک ۔ نمونہ ایک پیسے محصولڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب بابو عبدالغنی صاحب پنشنر بہار سے تحریر فرماتے ہیں: میں نے اخبار اہلحدیث میں مومیائی کی تعریف دیکھکر آدھ سیر مومیائی آپ سے منگوائی تھی اور میری ہی کوشش سے شہر رنگون مقام بلوے میں دو مرتبہ مومیائی منگوائی گئی ماشاءاللہ ہر شخص آپکی مومیائی کی تعریف کر رہا ہے ایک چھٹانک میں نے خود بھی استعمال کی اور اس سے وہ فائدہ ہوا کہ چار سو روپے صرف کرنے سے بھی نہ ہوا تھا میرا اور میرے احباب کا دل بہت ہی خوش ہو گیا [illegible] تاکہ خلق اللہ کو فائدہ پہنچے (ملخص) ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب سید اظہر علی صاحب رئیس و ممبر سہسوان۔ میں نے بیشتر ماہ فروری سنہ میں آپ کے یہاں سے مومیائی چھٹانک بھر منگوائی تھی اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا۔ لہذا ایک چھٹانک اور بذریعہ وی پی بہت جلد روانہ فرمائیے ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

جناب حکیم اختر محمود صاحب سہسوان سے تحریر فرماتے ہیں: میں نے ایک چھٹانک مومیائی آپ سے منگوائی تھی اس سے مجھکو بہت فائدہ ہوا اب میرے عنایت فرما بابو [illegible] صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ [illegible] کے نام ایک چھٹانک بذریعہ وی پی بھیجدیں ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء

جناب احمد آدم صاحب [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں: [illegible] ۱۹۱۳ء

جناب حافظ عبدالغفور بیگ صاحب اجمیر سے لکھتے ہیں: میں نے آپ کے ہاں سے آدھ سیر مومیائی منگوا کر دوستوں کو دی ہے ان کو فائدہ ہوا اس کے بعد ایک چھٹانک مجھے بھی کھانی پڑی سر میں درد ہوتا تھا۔ سو بند ہو گیا اب آدھ سیر بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء

(پتے لکھنے ہر قسم کے علاوہ کے)

ملنے کا پتہ دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ [illegible] امرتسر

رعایت

حیات کے انکار

نہایت ضروری مفید۔ کارآمد کتابوں پر

تفسیر اتقان ہر دو حصہ کامل خاتم المحدثین مولانا جلال الدین سیوطی رح کی نہایت مستند و معتبر کتاب تصنیف اتقان فی علوم القرآن کا اردو ترجمہ جسمیں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام جیسے علم و خاص مجمل مبین محکم متشابہ۔ ناسخ منسوخ کیفیت نزول اسباب نزول وقت جائے نزول۔ نزول مجاز۔ طریق استنباط مسائل۔ وغیرہ امور کو نہایت تفصیل اور آسان طریق سے بزبان اردو بیان کیا ہے صفحات ۱۰۰۰ قیمت اصلی آٹھ روپے (للعہ) رعایتی قیمت معہ محصول ڈاک عہ

حمائل شریف مترجم۔ نہایت خوشخط۔ دبیز ولایتی کاغذ پر چھپی ہے خط نہایت جلی و شیریں ہے بچوں بوڑھوں عورتوں کے تلاوت کرنے کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے شروع میں ایک فہرست ہے سورتوں سپاروں اور آیتوں کے اعداد و شمار درج ہیں اخیر میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی ایک فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے جس سے ہر ایک مضمون کا ماخذ قرآن کریم سے تلاش کرنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ [illegible] صفحات ۸۰۰ اصل قیمت عہ مجلد معہ محصول ڈاک عہ

لغات القرآن مجلد۔ اسمیں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر کے ہر ایک لفظ کے معنی و مطلب کو نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھے ہیں جس سے ہر ایک اردو خواں شخص عربی زبان سے خواہ کتنا ہی ناواقف کیوں نہ ہو۔ اس لغات کے ذریعہ قرآن شریف کے معانی و مطالب کا کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ [illegible] قیمت مجلد معہ محصول ڈاک عہ

انسان کامل ہر دو حصہ۔ مصنفہ عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ جسمیں ترتیب وار اصول فروع۔ احدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب۔ آسمانی و فرشتگان کے معانی و اسرار و حالات نہایت شرح و بسط سے لکھے ہیں۔ گویا اسرار و رموز علم باطن میں علم تصوف کی ایک جامع و کامل کتاب ہے اصل قیمت للعہ رعایتی قیمت معہ محصول ڈاک عہ

تحفۃ النساء یا لیڈی ڈاکٹر یہ کتاب ایک مستند مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے جسمیں عورتوں کی جملہ امراض و تغیرات دنگاہ بالکھے سب مجرب نسخہ جات۔ بچوں کے نشو و نما۔ تربیت اور تغیرات مرض کے علاج۔ [illegible] کی ضرورت مقبول شدہ ہے ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت صہ رعایتی عہ

لیکچرار وہ لوگ جو مجلس میں جلسہ میں تقریر کرنا چاہتے ہوں بیلی کا مقالہ تحریری سپیچ و رلیکچرار کے متعلق ہر قسم کی ہدایات۔ آسانیاں اور مدانی و رکاوٹ کے اسباب درج ہیں اصل قیمت ہم رعایتی ۱۲

تجربات درین۔ اسمیں دیسی انگریزی ہر قسم کے صابن بنانے کے نسخہ جات۔ عطریات۔ خضاب۔ خوشبودار تیل وغیرہ بنانے کے طریقے۔ کاغذ۔ موم بتیاں۔ جھنڈا۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ

پتہ مولا بخش کشتہ امرتسر تاجر کتب

کیڑا ذرا سا اور وہ پتھر میں گھر کرے
انسان وہ کیا جو نہ دل دلبر میں گھر کرے

مجربات تسخیر قلوب کی ایک حیرت انگیز کتاب

مہاراجہ کوک شاستر

المعروف

تحقیق علم النسا

یہ وہی اصلی پرانا اور صحیح و مستند نادر صحیفہ ہے جسکو مہاراجہ باد بو صاحب کے وزیر اعظم شریان کوکر پنڈت جی نے بنایا ہے بصرف زر کثیر اور نہایت جستجو و کوشش سے اصلی کتاب حاصل کر کے دیوناگری سے اردو کا جامہ پہنایا ہے مصنف صاحب کی سوانح عمری بھی کتاب میں موجود ہے آجکل کے تمام اشتہاری اور نقلی کوک شاستروں والے صرف چیستی تسکین عورتوں اور مردوں کی تشریح بتایا کرتے ہیں مگر بعد کتاب مہاراجہ کوک شاستر میں آٹھ قسم کے مرد عورت ... مفصل حالات و شناخت کے طریقے موجود ہیں ... ہیئت ممتاز شخاص کی پہچان - حمل ... اور حمل کے راستے ... کی خوبیاں اولاد نرینہ پیدا کرنے ہمیشہ تندرست خوبصورت اور نوجوان بنے رہنے کے اسرار - تمام مردانی زنانی پوشیدہ اور خاص خاص بیماریوں کے تیر بہدف علاج قلمبند کئے ہیں - انجام کتاب میں عجیب و غریب معلومات و دلپذیر نسخہ جات کا سرمایہ مہیا کیا گیا ہے اور کوک شاستروں میں ۳۲ یا ۴۸ تصاویر ہیں مگر اس میں اوسی قسم کی ۱۲۸ تصاویر ہیں - قیمت صرف بارہ آنے (۱۲)

خزانہ کرامات

قیمت باتصویر مجلد ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ۵)

مسمریزم میں کرامات ہو گیا معنی
جس سے دل چاہے ملاقات ہو گیا یعنی

حسن ابدال ضلع راولپنڈی کی دامن کوہ میں ایک پر فضا مقام ہے تنہائی پسند فقراء اسکے اطراف میں بستے ہیں پہاڑی چشموں کے کنارے بیٹھکر ریاضت کرتے اور قدرتی نظاروں کا لطف اٹھاتے ہیں یہاں زندہ دل اہل ہنود نے ایک سبھا بنام راجیوگ سوسائٹی قائم کر رکھی ہے گوسائیں سوامی دیال صوفی دیوگی ایڈیٹر اخبار جامع العلوم اس کے صدر انجمن ہیں اون کی تصنیف سے یہ کتاب خزانہ کرامات باتصویر ہے جو علوم درویشوں میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں اور وہ برسوں کی خدمت اور ہزاروں کے لالچ سے بڑی رمزوں اور کنایوں میں بتلایا کرتے ہیں وہ راز اس کتاب کے ذریعہ صاف کھولدئے ہیں اور یہ کتاب کیمیا سیمیا گویا کہ سب علوم کی کنجی ہے جس کے ذریعہ ان علوم کا دروازہ کھلتا ہے ... الہیات اور مسمریزم کے جادو سحر اثر سے منکر ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں وہ خزانہ کرامات کو پڑھکر اس کی ہدایات پر عمل کریں یہ کتاب صرف علم الہی کی صداقت ... لکھی گئی ہے جسکی بار چھپی ہے حجم ۲۰۰ صفحے ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک ...

... خزانہ کرامات ... مشاہیر و معززین ...

(۱) گلزار ہند لاہور ۱۳ ... بہت سی کتابیں دیکھیں مگر ... سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمریزم واقعی قدیم علم ہے جو ہنود اور مسلمانوں میں ابتدا سے چلا آتا ہے غرضیکہ یہ رسالہ بہت عمدہ مفید اور متبرک ہے -

(۲) پنجہ فولاد لاہور ۳ جنوری ۱۹۰۳ء خزانہ کرامات کو میں نے عمدہ طور پر شوق سے مطالعہ کیا میرے خیال میں یہ کتاب علم مسمریزم اور علم تصوف کے شوقینوں کو نہایت مفید ثابت ہوگی (۳) نور محمد ایکا رڈ کیپر دفتر خان صاحب بہادر پولیٹیکل ایڈوائزر قلات کوئٹہ ۴ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں - ... تسلیم مزاج شریف خزانہ کرامات چار حصے پڑھنے سے بڑا لطف آیا (۴) محمد شفیع تاجر کتب انبالہ شہر بازار تلی گران ۱ جنوری ۱۹۰۶ء جناب من تسلیم ایک ویلیو پی ایل بھیجا خزانہ کرامات کو دیکھا واقعی نہایت ہی عجیب باتیں آپ نے درج فرمائی ہیں یقین ہے جو شخص اس کتاب کو دیکھے گا سوائے تحسین و آفرین کے کچھ زبان سے نہیں نکلے گا (۵) چٹھی گھنیا لعل دیو شرما گورنمنٹ پنشنر چھتہ کمہات شہر آگرہ منقول اخبار جامع العلوم لاہور - ۵ جنوری ۱۹۰۶ء سد ه سری ۱۰۸ شریمان گوسائیں صاحب آپ کی کتاب خزانہ کرامات منگوا کر دیکھی درحقیقت جو جو طریقے یوگ مارگ کے اسمیں درج ہیں وید اور شاستر انکول ہونے سے نہایت قرین قیاس ہیں جو صاحب جناب کی ہدایات کیمطابق عمل کرینگے وہ لابھ اوٹھائیں گے (۶) منجانب ای سی - روڈ ڈیرہ دون سلطان احمد ... منقول اخبار جامع العلوم ۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء صوفی صاحب بندگی خزانہ کرامات کے چاروں حصے پہونچ ... گئے ایسی ایسی کتابیں دیکھنے اور سادھوؤں سے میل ملاپ رکھنے کا مجھے بہت شوق رہتا ہے اگرچہ بیسیوں ... میں امریکہ اور ہندوستان کے مصنفوں کی اردو و انگریزی میں اس علم کی میرے پاس موجود ہیں اور کئی ... ماہوں میں اس علم کے اشتہاری لوگوں سے واسطہ بھی پڑا ہے مگر جو لطف ان لاجواب کتابوں کے دیکھنے سے آیا وہ خواب میں بھی نہ گذرا تھا - نیز ایک عرض یہ ہے کہ میں بکا عیسائی ہوں بایں خدا کے فضل سے سوا مولا آنے والا ایس ... مذہب میں فرق نہ آوے خزانہ کرامات کو میں نے بہت پسند کیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے -

قیمت مع محصولڈاک ایک روپیہ پانچ آنے (عہ۵)

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی - لودیانہ پنجاب

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی سے ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور جو گرمی خشکی کی وجہ سے یا کسی گذشتہ سے ہو جاتی ہے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودہ گھی یا دوا کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار و تپ کہنہ - قے و خون بواسیر - تبخیر مالیخولیا - اختلاج قلب ... میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے ... قلبی میں بمنزلہ اکسیر ہے اور منہ سے اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی - اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے - یہ شربت ہمارے یہاں کثرت سے تیار ہوتا ہے - ۱۰ بس ... فی بوتل (ع۱) دو روپیہ - خورد شیشی ۴ سا اونس ۶ر - ۲ اونس ۳ر - ایک اونس ۱ر

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ (بجنور)

واقعی ہزار ہا مردوں نے زندگی پائی

عالیجناب حکیم سید محمد وارث علی صاحب ازبیا ... تحریر فرماتے ہیں کہ کمر کی ایک خورد ... دیگر ... روح شباب مقوی باہ ... مفید ہے -

... روح شباب ... احتلام ... جوانی ... نامرد کو مرد ... باہ اور جنسی کو قائم ...

طلاء جواہر مرد - سوائے ... ہر قسم کی نامردی کمزوری کے تمام نقص رفع دور ہو کر گوں پٹھوں کو اصلی طاقت مثل جوانی کے دیتا ہے فی شیشی عہ

مخصوص پلز - ملذ ذات و قتیکہ ترشی نمک ... انزال نہ ہوگا - فی درجن ۱۲ر

پتہ ڈاکٹر کالیخان گورنمنٹ پنشنر
میڈیکل ہال کنجپورہ کرنال، پنجاب

سفر نامہ شام و عراق اس سفر نامہ میں تمام مقامات مقدسہ ... ریلوے اور دیگر قابل دید مناظر کا نہایت دلچسپ حال ہے کتاب شروع کرنے پر جی چھوڑنے کو نہیں چاہتا - قیمت فی جلد ۸ر منیجر اخبار مدینہ بجنور

خضاب لاجواب پسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملکوں میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور بیلہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے ایک بکس ۲ ماہ تک چلتا ہے - فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار - وی - پی منگوائے -

پتہ
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب بہاری مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی نمبر ۳ بمبئی

لوح زمردین

یعنی

خوشخطی کے بہترین قواعد

اگر آپ کو بغیر استاد کے فن خوشخطی میں کامل بننے کی خواہش ہے تو آپ ہمارے کارخانہ سے کتاب لوح زمردیں ضرور منگوائیے طالب علموں کے لئے یہ کتاب نہایت ضروری اور کارآمد ہے آجتک نسخ و نستعلیق سکھانے کے لئے اس قسم کی مکمل و باقاعدہ کوئی کتاب تیار نہیں ہوئی جسے قابل مصنف منشی ابو محمد سید محمد ... حسین صاحب قوی زمرد رقم امروہی نے مفرد و مرکب حروف کے تمام قاعدوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے جلد طلب فرمائے قیمت فی جلد ۴ر منیجر اخبار مدینہ بجنور سے طلب کریں

مسائل شریعت جس میں عالت ... کے رواجی مسائل نکاح - طلاق شفعہ - وصیت وقف وراثت وغیرہ کے متعلق نہایت تشریح کیا ہے بحث کیگئی ہے وکلائے عدالت دیوانی اور امیدواران امتحان وکالت، جاگیرداران و روساء اہل اسلام کیلئے ایک نہایت ضروری کتاب ہے - جلد طلب فرمائیں تھوڑی کی جلدیں باقی ہیں - قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) علاوہ محصولڈاک ... خریدار

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار مدینہ بجنور ...

مدینہ پریس" واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. 575

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

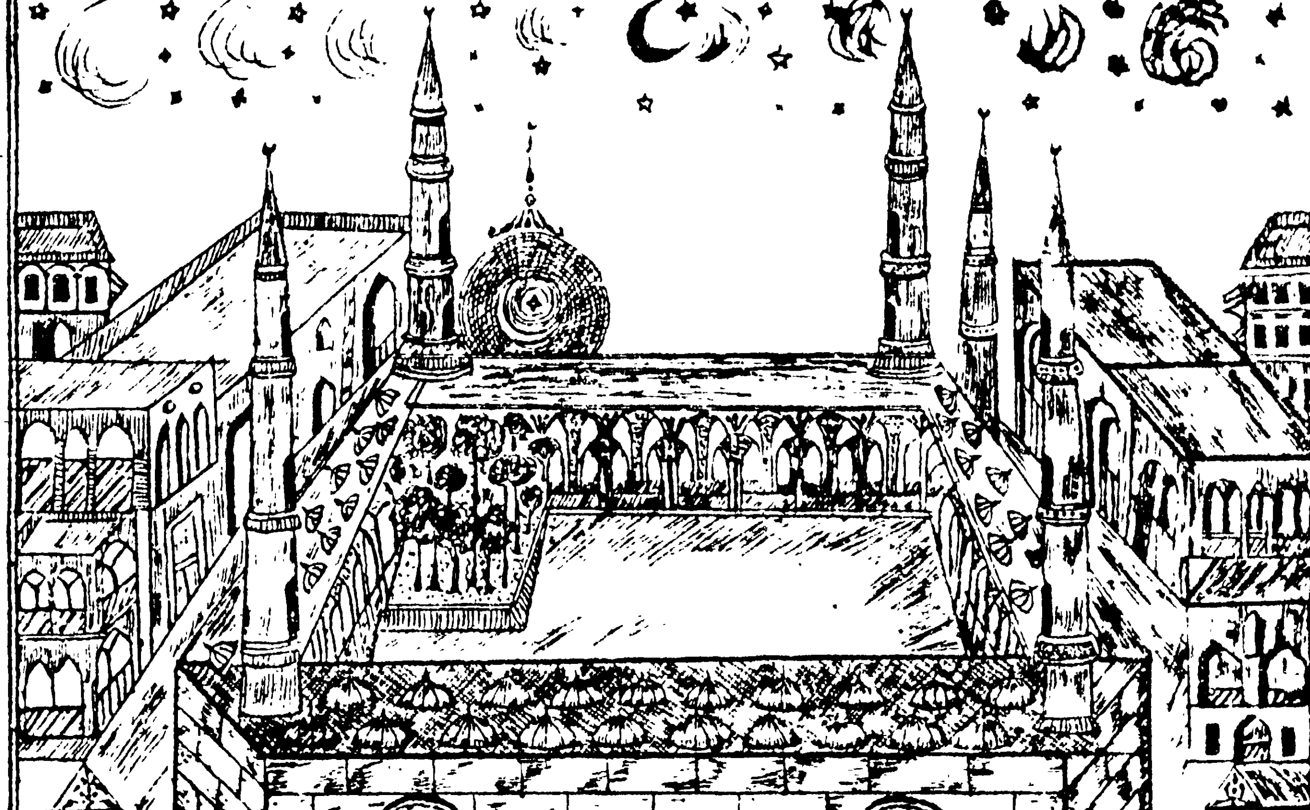
مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

مدینہ

قیمت سالانہ ۵ ششماہی تین روپیہ — ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط مدینہ

تاریخ اشاعت ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ کو اپنے دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ پرچہ نہ پہونچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت ورنہ بعد ۲ ہفتہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا۔ بیرنگ خطوط کا سلسلہ منقطع ہے جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا لازم ہے۔ مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایکسال	۶ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماصہ	لعہ	صہ	سہ	لسہ
نصف صفحہ	لعہ	صہ	سہ	صلسہ	ے
ایک کالم	صہ	سہ	لسہ	لسہ	للعہ
نصف کالم	سہ	سہ	لسہ	ے	ے

التماس ضروری

جن صاحب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونۃً حاضر ہو وہ فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا یا تیسرا پرچہ وی پی روانہ ہوگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرما رہے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی زر قیمت سے کارخانہ کی اعانت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا اور مدینہ کو نئی خریدار عنایت کریں

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

تلغرافات

(بہ تی) ◆ ث (خبرین)

معاملات بلقان

شبنی ۸ - دسمبر - مقام سقوطری میں دو البانوی قبیلوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی جس میں کثیر التعداد آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ بین الاقوامی حکام کی مداخلت سے دونوں فریق شہر سے باہر نکل گئے اور ان میں لڑائی دوبارہ شروع ہوگئی۔

دولت عثمانیہ

لندن ۸ - دسمبر - جرمن جنرل لیمنٹ دان سانڈرس معہ دس دیگر جرمن افسرون کے آج برلن سے عازم قسطنطنیہ ہونے والا ہے جنرل سانڈرس کو قسطنطنیہ کے اول آرمی کور کا سر عسکر مقرر کرنے پر روس اور فرانس نے اس بنا پر سخت اعتراض کئے ہیں کہ اس میں سوء انتظام کی جھلک نظر آتی ہے اور جرمنی کو قسطنطنیہ میں ایک غیر معمولی اقتدار حاصل ہوا جاتا ہے۔

بمبئی ۹ - دسمبر - پانیر کے لندنی نامہ نگار نے بذریعہ تار خبر بھیجی ہے کہ فرانس اور جرمنی کے اخبارات میں ٹرکی کے لئے جدید جرمنی فوجی مشن کے اختیارات اور وقعت کی بابت بہت کچھ بحث ہوئی ہے۔ قسطنطنیہ کی فوج کی عنان حکومت جرمن افسرون کے ہاتھ میں دینے کو پیرس میں ایک یورپ سے تعلق رکھنے والا معاملہ قرار دیا جاتا ہے۔ اب اخبار ایکو ڈی

پاری (آواز پیرس) کے قسطنطنوی نامہ نگار کا بیان ہے کہ اتفاق ثلاثہ کی طرف سے روسی سفیر نے صدر اعظم کو ایک اعتراضی یادداشت حوالہ کر دی ہے۔

حکومت ایران

لندن ۵ - دسمبر - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ روسی مجلس وزرا ۱۴ - دسمبر سے قبل عالیات سے استرانک ماورائے قاف ریلوے کی توسیع کی ابتدائی مراعات پر تصدیقی دستخط ثبت کر دے گی اور یہ ماورا ایران ریلوے کا پہلا حصہ ہوگا۔ پھر یہ معاملہ آخری منظوری کے لئے ملکی مجلس شوری میں جائیگا۔ کام حتی الامکان جلد شروع کر دیا جائیگا مراعات کا قطعی تصفیہ ہوتے ہی سوسائٹی ڈی ایٹیوڈس پیرس میں اس غرض سے منعقد ہوگی کہ استرا سے طہران تک والی شاخ کیلئے سرمایہ جمع کرے روسی جماعت حتی الامکان بہت جلد تعمیر ریلوے کا کام شروع کر دے گی۔ دیگر ملحوظات سے ماورائے ایران ریلوے کی تجویز میں کوئی تغیر نہین ہوا ہے جنوبی حصہ کی داغ بیل کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے جلفہ تبریز والے ٹکڑے پر سرحد کے دونون جانب کام جاری ہے۔

طہران ۵ دسمبر - قبیلہ دارون سے چار روز کی سخت معرکہ آرائی کے بعد میجر انگلا اور میجر لونگیر کی ماتحتی میں جنداریہ نے بوشہر شیراز کی سڑک کا راستہ صاف کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اب قافلے آزادانہ گذر رہے ہیں تین آدمیون کو جن کی نسبت گذشتہ فسادات مشتعل کرنے کا یقین تھا۔ پھانسی دیدی گئی ہے۔ اور بظاہر سڑکوں پر بدامنی پھیلانیوالون کے حوصلے بری طرح پست ہو گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ

لندن - ۴ - دسمبر - گذشتہ عدالتی فیصلون کی باعث کنیڈا کی گورنمنٹ برٹش کولمبیا میں ایشیائیون کا داخلہ محدود کرنے کی غرض سے قانون بنانا چاہتی ہے۔

وکٹوریہ برٹش کولمبیا ۵ - دسمبر - باوجود عدالت العالیہ کے فیصلہ مورخہ ۲۵ - نومبر کے ۲۰ تازہ وارد ہندیون میں سے ۱۴ کو خارج البلد کرنے کی غرض سے روک لیا گیا ہے اب ہندوستانی براہ راست ہانگ کانگ سے آتے ہیں۔ جہاں کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ کثیر التعداد ہندی کنیڈا کی جانب روانہ ہونیسے پہلے وہان کی گورنمنٹ کی کارروائیان معلوم کرنے کے منتظر ہین۔ تمام سیاسی اور مزدورون کی انجمنین اوٹاوا دار السلطنت کنیڈا میں اعتراضی درخواستین بھیجکر ایشیائیون کے اخراج کی غرض سے سخت قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کر رہی ہین۔

وکٹوریا برٹش کولمبیا ۶ - دسمبر - ۱۴ ہندوستانی جنہیں محکمہ نو آبادگارین نے خارج الملک کرنے کا حکم دیا تھا شب گذشتہ رہا کر دیئے گئے ہیں ہندوستانیون کی مجالس عامہ نے یہان سے بھی اور وانکوور سے بھی لارڈ ہارڈنگ بہادر کی خدمت میں درخواستیں روانہ کرکے التجا کی ہے کہ کنیڈا آنے والے ہندیون کے حقوق کی حفاظت فرمائیں۔

متفرقات

لندن ۸ - دسمبر - ارل کورٹ کے ہندوستانی تماشہ میں شیبو کی انسانی قربانی کا نظارہ دکھانے پر جو اعتراضی جلسہ منعقد ہوا تھا اوس کے بعد لارڈ کریو نے اظہار رائے کی درخواست کے جواب میں ایک کمیٹی کے مشورہ سے جس میں سر کے جی گپتا بھی شریک تھے لارڈ چیمبرلین کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اس تماشہ دکھانے کی اجازت ندین۔ اب شیبو کی انسانی قربانی کے منظر کو ترمیم اور واقعہ بلیک ہول کو خارج کرکے تماشے میں تبدیلی کر دی گئی ہے لیکن اب بھی کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ہندوستانی معاشرت اور تہذیب کا تاریک پہلو اور یورپین محسوسات کا روشن پہلو بالتزام اور بالمقابل دکھانا اہل ہند کے جذبات کو صدمہ پہونچانے کا باعث ہوگا اور اس پر جائز طور سے ناراضی پھیل سکتی ہے تماشہ کرنے والے اور کاریگر جن کا اثر اس تحریک پر پڑے گا اون کی تعداد دو ہزار بیان کی جاتی ہے۔

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۴۶ ۳ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶۔ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ



مدینہ بجنور مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلقان میں سیاسی توازن

ایک غیر ملکی سیاست دان اور عثمانی اخبار نویس کا مکالمہ

قسطنطنیہ کے ترکی معاصر صباح میں بلقان کے سیاسی توازن پر ایک دلچسپ مکالمہ شائع ہوا ہے جو ایڈیٹر صباح اور ایک غیر ملکی سیاست دان کے درمیان ہوا تھا اس مکالمہ کو ہم مفید و دلچسپ ہونے کے لحاظ سے اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

صباح کے ایڈیٹر نے غیر ملکی سیاست دان سے جو بقول صباح دولت عثمانیہ کا بہترین خیر اندیش ہے دریافت کیا کہ دولت عثمانیہ اور یونان کے معاہدہ صلح کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے سیاسی مدبر نے جواب میں کہا کہ دولت عثمانیہ اور یونان کے لئے یہ امر مناسب اور مصلحت پر مبنی تھا کہ وہ دونوں (بغیر کسی ثالث کے) باہمی طور پر مسائل متنازعہ کے درمیان اتفاق رائے کی صورت و وسیلہ تلاش کرتے اگر اس صورت سے معاہدہ صلح مرتب ہوتا تو دونوں کے لئے بہتر تھا۔ لیکن یہ مسٹر تاکیونسکو پریزیڈنٹ وزارت رومانیا کی سیاحت سے پہلے ممکن تھا رومانیا کی مداخلت سے قبل صلح میں یہ فائدہ تھا کہ دولت عثمانیہ و یونان کے جغرافیائی تعلقات اور دوسرے مصالح مشترکہ رومانیا سے بہت زیادہ ہیں۔ جو رومانیا کی عدم مداخلت سے اور زیادہ مستحکم ہو جاتے لیکن رومانیا کی مداخلت ایک طرف تو دولت عثمانیہ اور یونان کے لئے کچھ مفید ثابت نہیں ہوئی اور دوسری طرف مداخلت سے رومانیا نے اپنے لئے بہت سے حقوق و فوائد حاصل کر لئے اس وجہ سے دولت عثمانیہ اور یونان اگر بغیر وساطت ہی معاہدہ صلح کرتے تو بہت مفید تھا۔

ایڈیٹر صباح نے دریافت کیا کہ بلقان کی سیاست یونان و ٹرکی کی صلح کے بعد کیا رنگ اختیار کریگی۔ سیاست دان مذکور نے جواب دیا کہ ہر کا پیدا ہی اور جس کے متعلق بلقانی حال کچھ زمانہ گذرنے پر معلوم ہوگا میں اس معاملہ میں اون مراسلات کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں جو اس وقت دولت عثمانیہ اور مسٹر تاکیونسکو کے درمیان ہو رہی ہے۔ مسٹر مذکور ۱۴۔ نومبر کو آستانہ آنیوالا ہے آپ کے سوال کا یہ جواب تو ایک اعتبار سے ہے اور دوسری جہت سے یہ ہے کہ فرڈیننڈ شاہ بلغاریہ آجکل ویانا میں شاہ آسٹریا اور حکومت کے رجال سیاست سے معروف گفتگو ہے مزید برآن شاہ فرانسس جوزف کے حضور میں مشورات کرکے آسٹریا کے سفیر مرکبز بالاوینچینی کا آستانہ میں آنا بھی اسکے متعلق ہے۔

اس کے بعد یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ رومانیا سرویہ اور یونان نے باہمی طور پر معاہدہ اتفاق کیا ہے جس کا مقصد معاہدہ بخارست کی حمایت ہے معاہدہ مذکور کے طے ہونے کا ثبوت مسٹر تاکیونسکو کے اتھنز (دار الحکومت یونان) جانے سے پورے طور پر ملتا ہے لیکن ابھی تک اس کا نتیجہ کچھ ظاہر نہیں ہوا۔

ایڈیٹر صباح نے سوال کیا کہ جس معاہدہ کا آپ نے ذکر کیا ہے اوس سے رومانیا کا کیا مقصد ہے۔ اور اوس کی اصل غرض و غایت کیا ہے۔ غیر ملکی سیاست دان نے کہا کہ رومانیا کا مقصد اس سے یہ ہے کہ بلقانی ریاستوں کو نقطہ تجاذب پر قائم کرے لیکن جو طریقہ اتحاد اختیار کیا گیا ہے رومانیا خود اس سے اسوقت تک ناواقف رہا ہے۔ ... ریاستوں میں گفتگو جاری ہے اور جس میں تمام بلقانی ریاستیں اور دولت عثمانیہ و بلغاریہ بھی شامل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا مجموعی اتفاق روسی تحریک و مصالح پر مبنی ہے جو اس وقت ضروری سمجھا گیا ہے اسوجہ سے کہ اس صورت سے روس کے نقطۂ خیال میں بلقان کی حالت اوس کی مصلحتوں کے موافق ہو جائیگی۔

مگر یہ معاہدہ چند در چند وجوہ سے قایم نہیں رہ سکتا اور سب سے بڑی وجہ جو اس معاہدہ کے نقض کے لئے پیدا ہوگی وہ یونان و بلغاریہ کا اختلاف ہوگا۔ جس کی کچھ جھلک اوس گفتگو سے نظر آتی ہے جو شاہ یونان اور اخبار ادنیفرسل کے نامہ نگار کے درمیان ہوئی ہے نیز وہ کوشش بھی اس معاہدہ کو اتمام پذیر نہ ہونے دیگی جو آسٹریا اس کے لئے زور شور سے کر رہا ہے۔

ایڈیٹر صباح نے سوال کیا کہ اس حالت میں آپ کے خیال کے مطابق کیا صورت پیش آئیگی جواب میں بتلایا گیا کہ سیاسی مشتغلین اس معاملہ میں ریاستہائے بلقان کی غالب حرکات کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن باین ہمہ ہم اس امر کو دعوی کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ بلقان کے مقابلہ میں روس اور آسٹریا کی خودغرضانہ کارروائیاں ختم ہو جائنگی اور یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ بلغاریہ دولت عثمانیہ کے ساتھ اتفاق کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور آسٹریا بھی اس کا موید بلکہ دل سے آرزومند ہے اور بہت ممکن ہے کہ ... موقع پر شاید آپ ... جنرل ساونو ... اون تاریخوں ... کا سفر ... چونکہ ... مونسا سے ... تذکرہ ... اس ... کریں ... جو مقاصد ... جو معاہدہ ... اتفاق کے ... پر مبنی ہو اور ... متعلق وارد ہو ... وہ دولت عثمانیہ ... ہیں اور جس کے متعلق بلقانی ... ہے اس کے متعلق خط و کتابت ...

کر رہا ہو۔ رہا رومانیا کا صحیح نقطۂ خیال وہ اگرچہ بعض لوگوں کے نزدیک روس کی جانب مائل نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اوس کی سیاست کا صحیح علم ابھی تک نہیں ہوا اور نہ اس وقت تک آسٹریا نے کوئی قطعی حکم اس کے متعلق لگایا ہے کہ رومانیا کو آسٹریا کے دائرہ سیاست سے خارج سمجھا جائے۔

اٹیڈیٹر صباح نے پوچھا کہ جب آپ کے خیال میں بلقانی ریاستوں کی یہ کیفیت ہے تو اوس کے توازن کا کیا حال ہوگا۔

جواب میں غیر ملکی سیاسی مدبر نے کہا کہ حالت موجودہ بالکل نبض دیکھنے کے موافق ہے۔ رومانیا جب اپنے مقاصد سیاست پر پہونچ جائیگا تو وہ کوشش کریگا کہ ایک مستقل خط اختیار کرے اور جس دولت کو مناسب سمجھے اوس سے اتحاد کرے۔

اور اگر اوسے کامیابی نہیں ہوئی تو وہ بدستور سابق دول عظمیٰ سے اپنے تعلقات رکھے گا اور سیاست خارجہ کے طریقہ پر اون سے اپنی سیاست کو برقرار رکھے گا۔ یونان کی سیاست کے متعلق یہ خیال ہے کہ اوس کی حقیقت عقد صلح کے بعد پورے طور پر ظاہر ہو گی۔ علاوہ ازیں برلن کی تقریر سے ظاہر ہوا ہے کہ شاہ یونان اور وزارت یونان کی سیاست میں ایک حد تک اختلاف ہے۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ بلقانی سیاست کے مستقبل کا دار و مدار اوس خط پر ہے جس کو دولت عثمانیہ مسٹر تاکیونسکو اور جنرل سافوف کی تجاویز سے اختیار کرے گی۔ رہا یہ امر کہ مستقبل کے توازن میں دولت عثمانیہ کی حالت کیا ہو گی اسپر نظر ڈالنے سے یہ امر نہایت اطمینان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ دولت عثمانیہ کا مستقبل بلاشک بہتر ہوگا اور یونان سے صلح ہو جانے کے بعد دولت عثمانیہ کا توازن قابل اطمینان ہو جائیگا۔ موجودہ صلح دولت عثمانیہ کیلئے ایک قابل قدر فرصت ہے اسلئے دولت عثمانیہ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس فرصت کو با غنیمت سمجھے اور اس بہترین وقت و موقع کو ضائع ہونے نہ دے۔

اعلان ضروری

حضرات معاونین مدینہ

مدینہ کا حسابی سال ختم ہو رہا ہے صرف ایک ہفتہ باقی ہے کارخانہ کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے امید ہے کہ معاون حضرات جلد توجہ فرمائیں گے اس ہفتہ وصولیابی قیمت کیلئے کارخانہ سے وی۔ پی اور اطلاعی خطوط روانہ ہو رہے ہیں۔ ہمدردان مدینہ اونہیں وصول فرما کر کارخانہ کی مدد کریں نیز جدید خریداروں کی فراہی سے بھی غافل نہ رہیں۔ امید ہے کہ میری یہ عرض بے اثر نہ رہے گی اور آپ وی پی وصول فرمانے کے لئے بالکل تیار ہونگے۔

نیازمند

محمد حسن منیجر مدینہ بجنور

اجلاس مسلم لیگ کی تاریخوں میں تبدیلی

سید نظام الدین شاہ صاحب سکرٹری استقبالی کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ آگرہ کی اطلاع تحریر ہیں کہ چند صوبجات کے مسلمانوں کی تحریک پر آل انڈیا مسلم لیگ کے ...

یورپ ترکون کی تباہی مین

(۱۸۷۸ء سے ۱۹۱۲ء تک)

ترک اب ایشیا مین بھی رہنے نہ پائین

(۱)

معزز معاصر زمیندار نے مذکورۃ العنوان سرخی سے ایک نہایت دلچسپ تاریخی مضمون لکھا ہے جس کو ہم مفید ہونے کے لحاظ سے اپنے کالموں مین درج کرتے ہین۔

"اسلام نصرانیت پر حکومت نہین کر سکتا، اس لئے کہ تمدن کی توہین ہے کہ توحش اوس پر مسلط رہے۔" یہ الفاظ سترہوین صدی عیسوی کے وسط میں اُس وقت کہے گئے تھے جب یورپ میں اسلامی فتوحات کا سیلاب ہنگری سے گذرتا ہوا دیوار وائنا تک پہنچ چکا تھا، یونان، رومیلیا، بوسنہ، ہرسک، جبل اسود، البانیہ، سربیہ، بلغاریہ، ہنگری، فلاخ، و بغدان، یعنی وہ صوبے جو اب رومانیہ کے نام سے مشہور ہین، یورپ سے یہ تمام علاقے وہ فتح کر چکا تھا۔ مالڈیویہ اور وہ تمام ممالک جو سواحل بحر اسود سے کاکیشیا تک واقع ہین اوس کے قبضے میں تھے، یدیسان، قریمیہ، سواحل بحر آصف اور کوہ قاف کے اکثر حصہ پر ہلال حکمران تھا۔ اور جارجیہ سے داغستان تک کی ولایتیں اُسی کے جھنڈے تلے تھیں۔ ان الفاظ نے نصرانیت کو اس قدر مشتعل کیا کہ یونان آزاد ہوگیا۔ ہنگری آسٹریا میں شامل ہوگئی، جارجیہ و قریمیہ وغیرہا کو روس نے دبا لیا۔ کچھ روز تو سلطنت سنبھلی رہی لیکن آخر میں تیمارداری کے نام سے قطع و برید کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوتا گیا کہ اگر چند روز اور بھی یہی روش قایم رہی تو بیمار کا خدا ہی حافظ ہے۔

(۱) ۱۸۷۸ء میں فلاخ و بغدان کے صوبے آزاد ہوگئے اور رومانیا کے نام سے اُن کی ایک مستقل حکومت قایم ہوئی۔

(۲) سیلسٹریا، وڈین، اور نیش کے صوبے آزاد ہوکر بلغاریہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

(۳) مشرقی رومیلیا بھی آزاد ہوگئی اور بعد میں بلغاریہ کا جزو بنی حصہ قرار پائی۔

(۴) جبل اسود جسے ترک قرہ طاغ اور اہل یورپ مانٹی نگرو کہتے ہیں خود مختار ہوگیا۔

(۵) سربیہ خود مختار ہوگئی۔

(۶) قبرص کو جسے اہل یورپ سائپرس کہتے ہین انگریزون نے لے لیا۔

(۷) اردہان، قارص، باطوم، کے صوبے روس کے قبضے میں آئے۔

(۸) تونس کو ۱۸۸۱ء میں فرانس نے غصب کر لیا۔

(۹) تھسلی ۱۸۸۱ء میں یونان میں شامل ہوگئی۔

(۱۰) مصر پر ۱۸۸۲ء سے انگریزی اثر و نفوذ کا عمل و دخل ہے۔

(۱۱) سوڈان بھی انگریزی اثر کے تحت میں ہے۔

(۱۲) بوسنہ و ہرسک (بوسینیا و ہرزیگونیا) ۱۹۰۸ء میں آسٹریا کے زیر تصرف آ گئے۔

(۱۳) طرابلس الغرب و برقہ و بنی غازی کے وسیع ممالک ۱۹۱۲ء میں ہاتھ سے جاتے رہے۔

(۱۴) البانیہ کا ملک نکل گیا، اور اب یورپ میں سوائے صوبہ قسطنطنیہ، ایڈریانوپل اور مضافات خط تشلجہ کے ترکون کے پاس اور کچھ نہیں رہ گیا۔

ان ممالک کی مجموعی آبادی قریب قریب ۲۵ ملین کے ہے، یعنی تین کروڑ پچاس لاکھ انسان جو پہلے ترکوں کے محکوم تھے اور اُن کی رعایا کی حیثیت رکھتے تھے ترکی سے جدا ہوگئے، اور اس واقعہ کو کچھ ایسے زیادہ دن نہیں گذرے بلکہ یہ جو کچھ ہوا ہے پچھلے تیس سالون کے اندر ہوا ہے اسی زمانہ میں اور بھی بہت سے اسلامی ممالک مثلاً ممالک ماوراء النہر و ترکستان کے بقیہ علاقے ۱۸۸۴ء میں مراکش ۱۹۰۴ء میں، وڈائی ۱۹۰۹ء میں، جنوب و شمال ایران ۱۹۰۷ء میں واحات صحرائے کبیر ۱۹۰۹ء و ۱۰ و ۱۱ء میں اسلام کے قبضے سے نکل کر نصرانیت کے زیر حکومت آ گئے۔ جن کی آبادی کچھ کم ڈھائی کروڑ ہوگی، یعنی کچھ اوپر پانچ کروڑ پچاس لاکھ رعایا مسلمانون سے نکل کر اغیار روا جانب کے ماتحت ہوگئی، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، وانا الیہ راجعون۔

یہی الفاظ (اسلام نصرانیت پر حکومت نہین کر سکتا) اب پھر بلند ہوتے ہین، اور ۲۴۔ ذی حجہ ۱۳۳۰ھ کی اشاعت (نمبر ۹۴۱۴) مین قسطنطنیہ کے نامور ترکی اخبار طنین نے یورپ کے ایک ماہر سیاست کی زبان سے یہ فقرے بھی نقل کئے ہیں کہ "یورپ میں تو ہلال کا گویا خاتمہ ہو ہی گیا مگر ایشیا مین ہنوز بہت سے علاقہ اُس کے ماتحت ہین، کوئی وجہ نہیں کہ وہ آیندہ بھی اُن پر قابض رہے اور اس کا استیصال نہ کیا جائے"، یعنی اب ایشیا میں بھی ترک جینے نہ پائیں اور اسلام روئے زمین پر کہیں بھی حکمران بن کر نہ رہ سکے۔

درخواست دعا

میرے دوست منشی محمد ظفر صاحب دہولانوی کی اہلیہ علیل ہین ناظرین اخبار مدینہ سے التجا ہے کہ دعائے صحت فرمائیں۔ (اقبال بلند شہری)

ہندوستان مین شیخ الاسلام کی ضرورت

اسلام کے بہت سے ایسے مسائل ہیں جنکا انفصال شیخ الاسلام یا ایک مذہبی حاکم کے حکم پر موقوف ہے اسلئے تمام اسلامی حکومتوں میں شیخ الاسلام مقرر ہین جنکے ماتحت محکمہ مشیخت اسلامیہ ہوتا ہے۔ یہ محکمے اگرچہ اور حکومتون مین کچھ زیادہ اچھی حالت میں نہین لیکن ان کو قانونی اختیارات حاصل ہیں اور اوس کے ممبرون کو حکومت خود نامزد کرتی ہے البتہ ٹرکی اور مصر میں محکمہ مشیخت اسلامیہ کی حالت بہت اچھی ہے ٹرکی کا شیخ الاسلام مجلس وزراء کا صدر ہوتا ہے اور اس کے حکم بغیر کوئی اصولی و سیاسی تغیر ناممکن ہے۔

ہندوستان بھی چونکہ ایک اسلامی ملک ہے اسلئے ضرورت ہے کہ یہان بھی مسلمانون کے مذہبی معاملات کے انفصال کے لئے ایک شیخ الاسلام مقرر کیا جائے مولانا عمادی صاحب ایڈیٹر مدینہ نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اس ضروری بحث پر قابلیت سے بحث کی ہے اور دکھلایا ہے کہ کچھ زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ ہندوستان مین مشیخت اسلامیہ کا محکمہ قایم تھا تاریخون مین متعدد شیخ الاسلامون کے تذکرے ملتے ہیں ملک کی حکومت عموماً شیخ الاسلام کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور ملک بھر میں مذہب کی ریاست عامہ کا برقرار رکھنا ان کا اور ان کے محکمے کا خاص کام تھا شہنشاہ اکبر کی حکومت کے کچھ زمانہ تک یہی انتظام رہا۔ آخری دور حکومت مین اکبر نے مشیخت اسلامیہ کے محکمہ کو اپنے انتظامات و اختیارات میں جذب کر لیا اور پھر سلطنت مغلیہ کے آخری دور تک یہی حالت رہی کہ مشیخت اسلامیہ کا محکمہ فرائض سلطنت میں مدغم رہا۔

قابل مضمون نگار نے ہندوستان کی سابقہ مشیخت اسلامیہ پر بحث کرتے ہوئے گورنمنٹ ہند کو توجہ دلائی ہے۔ کہ جب گورنمنٹ انگریزی سلطنت مغلیہ کی جانشین ہوئی ہے تو اوس نے اپنے مورث اعلیٰ کا یہ ضابطہ تو لے لیا کہ مسلمانان ہندوستان کو مذہبی معاملات کے لئے کسی شیخ الاسلام کی ضرورت نہیں ہے لیکن مغلون کا یہ اصل الاصول بالکل بھلا دیا کہ حکومت مغلیہ نے محاکم شرعیہ اس لئے نہیں توڑے تھے کہ ان کی ماموریت یا مسؤلیت میں کوئی نقص تھا بلکہ محض اس لئے توڑے تھے کہ سلطنت جب خود اسلامی ہو تو حکومت کے عام محاکم سے کیون نہ یہ مدعا پورا کیا جائے خصوصاً ایسی حالت میں کہ قوانین حکومت کا ماخذ مذہب ہو۔

اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ ہند نے اب تک اس جانب توجہ نہیں کی اور اس بے توجہی میں گورنمنٹ کا بھی کوئی قصور نہیں۔ بلکہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ نہیں کیا چنانچہ اسوقت تک ہماری یادداشت اور حافظہ سے وہ عہدنامہ پنہان ہے جو شاہ عالم نے انگریزون کو بنگال وبہار اور اوڑیسہ کی دیوانی سپرد کرتے ہوئے انگریزون سے کیا تھا۔

اس عہدنامہ مین قلمبند ہوا تھا کہ ان صوبون مین اسلامی طریق پر حکومت کیجائیگی اور اصولاً ہر حیثیت سے اسلامیت کو ملحوظ رکھا جائیگا افسوس ہے کہ کچھ عرصہ تک انگریزون نے اس عہدنامہ کی پابندی کی اور مذہبی قوانین پر عملدرآمد کیا لیکن جب اونہون نے ہماری یہ حالت دیکھی کہ ہم روز بروز مذہب سے بے پروا ہوتے جاتے ہین اور ہمیں مذہبی قوانین و احکام کا کچھ بھی خیال نہیں ہے تو اونہون نے بھی مذہبی قوانین کی جانب سے بے توجہی برتنی شروع کی اور اپنے ملک کے قوانین کے موافق کام کرنا شروع کیا۔

ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم مذہب سے بے پروا ہوتے جاتے ہیں اور مذہبی برکتیں ہم سے یوماً فیوماً بعید ہوتی جاتی ہیں۔ کاش ہم سمجھیں اور غور کرین کہ ہماری زندگی مذہب سے جداگانہ ہو کر صحیح زندگی نہین رہ سکتی۔ وقت بہت گذر گیا ہے ہماری بے پروائی ہمیں بہت زیادہ ٹھوکرین کھلوا چکی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اب ہم بیدار ہون اور مذہبی زندگی کو اپنا نصب العین بنائین کیونکہ مذہب کے بغیر ہم نہ اچھی زندگی بسر کر سکتے ہین اور نہ ہماری حقیقی عزت و وقعت قایم رہ سکتی ہے ہمارا مذہب بتلاتا ہے کہ ہم اپنے جائز حقوق کو اپنے غیر مسلم بادشاہ سے اعتدال کے ساتھ طلب کرین اس لئے اگر ہم حقیقی مسلمان بننا چاہتے ہیں تو اپنے مذہبی پیشوا کی سرپرستی میں اپنی زندگی کو سپرد کر دین اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرین کہ وہ ہمارے لئے محکمہ مشیخت اسلامیہ قایم کر دے۔

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسلام کے بعض مسائل و معاملات کا انفصال صرف مذہبی حاکم کے حکم پر موقوف ہوتا ہے اسلئے اس وقت تک اس قسم کے جسقدر معاملات فیصل ہوئے ہین وہ ہمارے نزدیک قابل قبول و اطمینان نہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ہم آیندہ اپنے مذہبی معاملات کے انفصال کے لئے اس امر کی کوشش کرین کہ وہ جائز طریقہ پر شیخ الاسلام کے حکم سے فیصل ہون۔

ایک اسلامی معاصر نے محکمہ مشیخت اسلامیہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ تمام فرقہائے اسلام کے لئے کیونکر کافی ہوگا۔ چونکہ ابھی اس بحث کا موقع نہیں ہے اسلئے ہم اسپر کبھی آیندہ قابل اطمینان فیصلہ کرین گے اور بتلا دین گے کہ محکمہ مشیخت اسلامیہ تمام فرقون کے لئے کس طرح کافی ہوگا۔

شذرات

ایک لاکھ بیس ہزار کا ناگوار جھگڑا

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی ایک چٹھی میں قسطنطنیہ سے لکھا تھا کہ مسٹر ظفر علیخان ایڈیٹر زمیندار کے پاس جو ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی رقم انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کے دفتر میں جمع کرنیکے لئے بھیجی گئی تھی وہ دفتر مذکور میں نہیں پہونچی۔

چونکہ یہ اطلاع واقعیت سے بالکل معرا تھی اور ایک لاکھ بیس ہزار کی رقم حضرت شوکت پاشا صدر اعظم مرحوم کی معرفت ہلال احمر قسطنطنیہ کے دفتر میں جمع کردی گئی تھی جس کی رسیدیں اور انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کے ذمہ دار کارکن کا خط موصول ہوچکا ہے اور رسید کا عکس زمیندار میں بھی شائع ہوچکا ہے۔ اسلئے ابتداء ہی سے یہ سمجھا گیا کہ منشی محبوب عالم صاحب کو یا تو اس کی غلط اطلاع ملی یا رشک و رقابت کیوجہ سے ایسا لکھا گیا۔ بہرحال مسٹر ظفر علیخان یا زمیندار پر جو الزام لگایا گیا تھا وہ حقیقت کے خلاف ثابت ہوا۔ منشی محبوب عالم صاحب کی خدمات ضرور قابل قدر ہیں لیکن اون کی شان سے یہ امر بالکل بعید ہے کہ وہ ایک ایسی اطلاع کو کافی تحقیقات کئے بغیر پبلک میں شائع کردیں۔ جو نہ صرف ایک معاصر کی نیکنامی پر بدنما دھبہ لگانیوالی ہو بلکہ مسلمانان ہند کے لئے بھی ایک گونہ موجب ذلت ہو۔

فیرانپور میں انسداد قربانی کے متعلق کونسل میں سوال

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے فیرانپور میں قربانی کی ممانعت کے متعلق ایک مراسلت درج کرتے ہوئے اپنے نوٹ میں ظاہر کیا تھا کہ فیرانپور میں چونکہ اسلامی آبادی زیادہ ہے اور ہمیشہ وہان قربانی ہوتی رہی ہے اس لئے امسال انسداد قربانی کی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوتی کونسل میں اس کے متعلق سوال ہونا چاہئے کہ آخر اس تبدیلی کی کیا ضرورت پیش آئی ہے کہ مسلمانون کو اون کے مذہبی ارکان کی ادائیگی سے روکا جاتا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہماری تحریک بے اثر نہ رہی اور یکم دسمبر کے اجلاس کونسل میں ایک آنریبل ممبر نے اس کے متعلق سوال کیا جس کے جواب میں بتلایا گیا کہ چونکہ بقرعید کے موقع پر نسبع مظفرنگر میں اتفاقات حکام کی تعداد کم تھی اس لئے ایک امتحانی ڈپٹی کلکٹر میرانپور میں مقرر کیا گیا جس نے قربانی روک دی۔

اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ میرانپور کی قربانی کی ممانعت امتحانی ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عنایت کا نتیجہ ہے ہمیں افسوس ہے کہ بعض حکام گورنمنٹ تعلقات کے ہانمنے ایسے امور کا ارتکاب کیون کرتے ہیں جو گورنمنٹ کی پریشانی کا موجب ہونے کے ساتھ ہی حکومت و رعایا کے تعلقات کے لئے بھی ناگوار نتائج کا سبب بنتے ہیں۔

ہم گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے موقعوں پر متین و سنجیدہ اور تجربہ کار لوگون سے کام لیا کرے تاکہ تعلقات حکومت و رعایا میں پریشانی پیدا نہ ہو۔

ایک خطرناک و خلاف واقعہ نسبت کی تردید

نومبر کی برقی خبرون میں رائٹر ایجنسی نے اطلاع دی تھی کہ وائنا میں ایک کباڑی کی دوکان پر حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی ایک مرصع بجواہر چادر ملی جسکی نسبت معلوم ہوا کہ یہ چادر اڈریانوپل کی جامع سلیم میں تھی اور اڈریانوپل کی فتح کے وقت ایک بلغاری جامع سلیم سے اوسے نکالکر لے گیا تھا۔ اب اس چادر کو عثمانی سفیر مقیم وائنا (دارالحکومۃ آسٹریا) نے دوکان مذکور سے لے لیا ہے

اس تار سے مسلمانان عالم کو عموماً یہ شبہ پیدا ہوگیا تھا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلعم ریشمی اور مرصع بجواہر کپڑے استعمال فرمایا کرتے تھے یہ شبہ چونکہ خطرناک اور خلاف واقعہ تھا اسلئے محترم ترکی معاصر طنین نے اس کی تردید اپنی ایک حال کی اشاعت میں تفصیل کے ساتھ کردی ہے معاصر مذکور کی تردید کا ضروری حصہ حسب ذیل ہے۔

جو چادر وائنا کے کباڑی کی دوکان پر ملی ہے اوس کی نسبت یہ اطلاع بالکل غلط ہے کہ وہ حضرت محمد صلعم کی چادر ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ چادر سلطان سلیم بانی جامع سلیم کی ہے یہ شاہی چادر نہایت بیش قیمت اور ایک عمدہ تاریخی یادگار ہے اس کے حاشیوں پر زری کے کام سے کلام الٰہی کی آیات نہایت خوبی سے لکھی گئی ہیں۔

اس چادر کا پتہ اس طریقہ پر لگا کہ اس کو ایک روسی فوجی افسر نے وائنا کے بازار میں فروخت کیا تھا جب اڈریانوپل دوبارہ دولت عثمانیہ کے ہاتھ میں آیا تو جامع سلیم میں حکومت نے اس (چادر کی) قیمتی یادگار کو نہ پایا اور بلغاریہ سے معاہدہ صلح کی بنا پر صوفیہ کو لکھا گیا کہ حکومت بلغاریہ اس چادر کو واپس کردے۔ اس مطالبہ پر بلغاروی حکومت کو چادر کی تلاش ہوئی اور تفتیش سے پتہ چلا کہ چادر مذکور روسی افسر نے نہیں بلکہ ایک بلغاری افسر نے وائنا کے بازار میں فروخت کی ہے چنانچہ بلغاروی حکومت نے چادر کو منگاکر دولت عثمانیہ کے حوالہ کردی اور اس طرح یہ قیمتی یادگار دوبارہ دولت عثمانیہ کے ہاتھ آئی۔

ترکی معاصر کی اس تشریح سے رائٹر ایجنسی کی اس غلط بیانی کی کہ وہ چادر حضرت رسول اکرم محمد صلعم کی تھی اچھی طرح سے تردید ہوجاتی ہے۔

محمڈن کالج علیگڈہ کے طلبا پر ہابوڑون کی چڑھائی

ہمارے صوبہ کے ممتاز سابق لفٹنٹ گورنر سر جان ہیوٹ نے تنوہ علیگڈہ میں جو محمڈن کالج کے بہت قریب ہے جرایم پیشہ ہابوڑون کی نوآبادی مکتی فوج کی نگرانی میں قایم کرنے کی اجازت دیدی تھی کالج کے اراکین نے اس اجازت کے متعلق لفٹنٹ گورنر مذکور سے بہت کچھ گفتگو کی تھی اور بتلایا تھا کہ جرایم پیشہ لوگون کے یہان آباد کرنے سے کالج کے طلباء کی زندگی پر برا اثر پڑے گا لیکن افسوس ہے کہ سر ممدوح نے اس کے متعلق کچھ سماعت نہیں کی اور افسوس ہے کہ جیسا خیال و خطرہ محسوس کیا جاتا تھا وہ ظاہر ہوکر رہا اگرچہ اوس کی نوعیت خطرناک نہیں تھی۔

معزز معاصر انسٹیٹیوٹ گزٹ گذشتہ ماہ کی آخری اشاعت میں لکھتا ہے کہ ۲۴ نومبر کو مغرب کے وقت منٹو سرکل کے قریب ایک پر خطر واقعہ پیش آیا تھا مگر خیر و خوبی سے ختم ہوگیا اسکول کے چار طلبا قلعہ کی طرف چلے گئے تھے جہان جرایم پیشہ ہابوڑے رہتے ہیں وہان ان طلباء اور ہابوڑون کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا اور دو طالبعلمون کو ہابوڑے پکڑ کر اپنے یوروپین سپرنٹنڈنٹ کے پاس لے گئے جو ان کو پرنسپل صاحب کے پاس لیکر چلے منٹو سرکل کے قریب بہت سے طلباء فٹ بال کھیل رہے تھے اون میں یہ دونو لڑکے ملکر غائب ہوگئے اور سپرنٹنڈنٹ اور دوسرے لڑکون میں کچھ گفتگو ہونے لگی اتنے میں پرنسپل کو خبر ہوئی اور وہ آکر سپرنٹنڈنٹ کو اپنے بنگلہ پر لے گئے لیکن کسی نے اون کی میم صاحب کو یہ اطلاع دی کہ اون کے صاحب کو کالج کے طلباء نے زخمی کردیا ہے۔ ادہر طلباء میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ دو لڑکون کو ہابوڑون نے مارکر قلعہ میں بند کر رکھا ہے اس غلط فہمی کی بنا پر ادہر سے میم صاحبہ تیس چالیس ہابوڑون کو لیکر کالج کی طرف بڑہیں اور ادہر کالج کے طلباء نکل نکل کر جمع ہو رہے تھے کہ قلعہ کی طرف جائیں ان دونون کا مقابلہ سخت ہوتا مگر حسن اتفاق سے صاحبزادہ آفتاب احمد خان اوس موقع پر آنکلے اور ایک طرف تو میم صاحبہ کو یہ اطمینان دلاکر کہ اون کے صاحب پرنسپل صاحب کے ہان بیٹھے ہیں اور خیریت سے ہیں واپس کردیا اور دوسری جانب طلباء کو سمجھا کر اون کے جوش کو فرو کیا اس کے بعد کالج کے اور ذمہ دار افسر بھی طلباء کے پاس پہونچ گئے اور طلباء کو سمجھانے اور اطمینان دلانے میں مصروف ہوئے کچھ دیر میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وغیرہ بھی آگئے اور تمام امر کی تحقیقات کرکے طلباء کو بے قصور پایا۔ اور معلوم ہوا کہ اگرچہ طلباء سخت جوش میں تھے لیکن انہون نے اپنے استادون کی ہدایت کے موافق سکون سے کام لیا۔

یہ واقعہ تو خدا کے فضل و کرم سے خیریت سے گذر گیا لیکن اس موقع پر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جرایم پیشہ لوگون کا اس مقام پر آباد رہنا کالج کے طلباء کی زندگی کیلئے آیندہ مضر نہ ہوگا ہماری رائے ہے کہ ضرور مضر ہوگا اور اس لحاظ سے کالج کے ارباب حل و عقد کا فرض ہے کہ وہ کوشش کریں اور ہابوڑون کو کسی دوسرے مقام پر آباد کئے جانے کی زور شور سے تحریک عمل میں لائیں تاکہ آیندہ کالج کی زندگی بیرونی خطرناک اثرات سے بالکل پاک و صاف رہے۔

مظلوم ترکی مہاجرون کی امداد کرو

لندن کا مشہور رسالہ نیر ایسٹ مصیبت زدہ خانہ برباد عثمانی مہاجرون کی حالت زار اور اون کی امداد پر توجہ دلاتا ہوا لکھتا ہے کہ تمام حصص بلقان سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہاجرین ترک کی امداد اور غور و پرداخت کی جانب جلد توجہ کیجائے کیونکہ ہنگامی گورنمنٹیں کسی قسم کا انتظام نہیں کرسکتیں اطلاعات موصولہ سے تھریس کی حالت بہت نازک معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس موقع پر برٹش گورنمنٹ یا گورنمنٹ ہند مصیبت زدگان کی امداد میں حصہ لے تو ایک دانشمندانہ کارروائی ہوگی اگر اس وقت غلہ کا ایک جہاز عثمانی مصیبت زدگان کی اعانت کے لئے بھیجدیا جائے تو اس سے ترکون پر بڑا اثر پڑے گا۔

نیر ایسٹ کی رائے قابل اتفاق ہے اور ہم نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں عرض رسان ہیں کہ چونکہ مظلومون کی دستگیری ایک بہترین فعل ہے اس لئے وہ مصیبت زدہ عثمانی قوم کی جانب توجہ فرمائے اور تیس کروڑ مسلمانان عالم کی مقبول دعاؤن کا اثر حاصل کرے۔

مسلمانان ہند کی خدمت میں بھی غالباً یہ عرض کرنا بیجا نہ ہوگا کہ وہ اپنے مظلوم بھائیون کی امداد کریں موسم سرما میں ان مظلومون کی جو حالت ہوگی وہ تصور ہی سے ہمارے جسم پر لرزہ ڈال رہی ہے مسلمانو مظلوم ترکی مہاجرین کی امداد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا۔

مسلمانان ہند ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کے مشکور ہیں کہ انہون نے مظلوم عثمانی مہاجرین کی اعانت کے لئے چندہ حاصل کرنے کا کام شروع کردیا ہے اور نوآبادیان قایم کرنے کے لئے زر امداد حاصل کرنے کیلئے اسوقت پنجاب میں دورہ کر رہے ہیں۔

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب ممدوح زر امداد حاصل کرنے کے لئے مسلمانون کو پہلے طلسمی لالٹین سے جنگ بلقان کے دلخراش خونی مناظر دکھلاتے اور چندہ دینے کا جوش پیدا کرتے ہیں نومبر کے آخر میں ممدوح نے امرتسر میں دو مرتبہ یہ منظر دکھائے اور لکچر بھی دیا جلسہ میں کثرت سے آدمی شامل تھے۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ ڈاکٹر انصاری کی ہمت میں برکت عطا فرمائے اور مسلمانان ہند اس جوان ہمت شخص کے معاون ہوکر مظلوم عثمانی مہاجرون کے لئے بیش قرار چندہ حاصل کریں تاکہ

جارہے مصیبت زدہ عثمانی بھائی مصیبت و تکلیف سے نجات پاکر اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ سکیں۔ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ مظلوموں کو آرام و آرام پہنچانے کے وسائل فراہم کرنے کے لئے چندہ کرنے کی تحریک کو صرف پنجاب ہی تک محدود نہ رکھیں بلکہ تمام ہندوستان میں دورہ کریں اور مسلمانوں سے اعانت حاصل کریں۔

معاہدہ ٹرکی و یونان کی کچھ مزید تفصیل

ٹرکی و یونان کے معاہدہ کی پوری کیفیت ابھی تک معلوم نہیں ہوئی لیکن معاہدہ کی نوعیت بتلارہی ہے کہ معاہدہ کی دفعات ٹرکی کے حق میں مفید ہونگی چنانچہ اس وقت تک جس قدر تفصیل موصول ہوئی ہے وہ اسپر کافی روشنی ڈالتی ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

اس معاہدہ کی رو سے وہ تمام معاہدے جو جنگ ٹرکی و یونان سے پہلے ہوئے تھے بدستور باقی رہیں گے مظلوموں اور مصیبت زدوں کو رہائی دیجائے گی اگر تین سال کے اندر مفتوحہ علاقہ کے باشندوں نے اپنی عثمانی قومیت کے برقرار رکھے جانے کی خواہش ظاہر نہ کی تو تمام باشندے یونانی رعایا تسلیم کرلئے جائیں گے مفتوحہ علاقوں کے باشندے اپنی املاک پر قابض رہیں گے قانون جائداد کو پورے طور پر ملحوظ رکھا جائیگا اور کسی کی جائداد سے تعرض نہ ہوگا بغیر اوس حالت کے کہ حکومت یونان کسی جائداد کو معاوضہ دیکر اپنے قبضہ میں لائے۔

مفتوحہ علاقہ میں سلطان المعظم (ٹرکی) اور شاہی خاندان کی جائدادیں محفوظ رکھی جائیں گی۔ ترکی علاقہ میں ذاتی جائدادوں کا سوال عدالت کے سپرد ہے اسیر سپاہیوں کے مصارف خوراک کا سوال ہیگ کے سپرد ہے۔ ضبطی جہازات اور فریقین کے مطالبات نقصانات ضبطی کا معاملہ بھی ہیگ میں پیش ہوگا۔

اوقاف کا احترام رکھا جائیگا اگر مساجد خانقاہوں اور مذہبی مدارس کی آمدنی کی کوئی صورت نہ رہے تو یونانی گورنمنٹ مدد کرے گی۔

عثمانی قرضہ کے تمسکات

عثمانی تمسکات کی کافی مقدار ہندوستان میں آگئی ہے امید ہے کہ لوگ ان تمسکات کو کافی مقدار میں خرید کرکے دولت عثمانیہ کو مدد دیں گے۔

دہلی میں حاجی علی جان صاحب کی کوٹھی چاندنی چوک میں بھی یہ تمسک موجود ہیں جو صاحب چاہیں وہاں سے روپیہ بھیجکر منگا لیں ان تمسکات کے متعلق ترکی سفارت خانہ بمبئی سے اطلاع ملی ہے کہ یہ تمسکات کسی خاص شخص کے نام پر جاری نہ ہونگے بلکہ وہ گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کی طرح قابل انتقال ہوں گے۔ جس شخص کے قبضہ میں یہ تمسک رہیں گے وہی انکا نفع پاسکے گا اور مدت گذرنے پر اصل روپیہ واپس لے سکیگا۔

اس اطلاع سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمسکات اگر کسی دوسرے کے قبضہ میں دیئے جائیں خواہ فروختگی کے طور پر خواہ بدیتاً تو وہ شخص ان سے نفع اٹھا سکیگا اور اوس کا قبضہ جائز ہوگا۔

ٹرکی اور انگلستان ایک انگریز خاتون کی نظر سے

لندن کے مشہور رسالہ نیر ایسٹ میں مارگریٹ ہڈوا بنس ایک انگریز خاتون کی مراسلت ٹرکی و انگلستان کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس میں خاتون موصوف نے اون تمام الزامات مظالم کی کافی تردید کردی ہے جو دوران جنگ بلقان میں ترکوں پر لگائے گئے تھے۔ نیز اس موضوع پر بھی خوبی سے نظر ڈالی ہے کہ ترک حقیقتاً بے گناہ ہیں اور جس قدر فتنہ و فساد ہوتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کے پیدا کردہ ہوتے ہیں جن کا مقصد ترکوں کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔

مراسلت کا اقتباس حسب ذیل ہے

ترکوں کے ہاتھوں سے جن مظالم کی نسبت دعویٰ کیا جاتا ہے وہ یقیناً مغالطہ ہے دنیا پر منصف اہل قلم کی تحریروں سے ظاہر ہوچکا ہے کہ ترک جسقدر ظالم ہیں اوس سے کہیں زیادہ مظلوم ہیں۔ ترکوں کو اون ناپاک مقاصد منازعات و مناقشات اور فتنہ پردازیوں سے کبھی چین سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ جو دوسرے لوگوں کے ہاتھوں پیدا کئے جاتے ہیں۔

ان جنگجو قوموں نے مقدونیہ اور تھریس میں اس قدر ظلم کئے ہیں کہ وہاں کے باشندے آج سلطانی حمایت میں جانے کی خواہش کررہے ہیں دنیا میں صرف برٹش حکومت ہی ایک ایسی حکومت نہیں ہے کہ اپنے گھر کو قلعہ سمجھتی ہو بلکہ ٹرکی بھی ایسا سمجھنے کی حقدار ہے کہ اپنے اون ممالک پر قبضہ رکھے جہاں تمام باشندوں کو کامل آزادی دیجاتی ہے ٹرکی اور انگلستان میں جسقدر بیگانگی پائی جاتی ہے وہ حقیقی اعتبار سے تو نہیں ہے۔ لیکن) اون تنخواہ داروں کی پیدا کردہ ہے جو روس اور انجمن بلقان کی جانب سے ٹرکی و انگلستان دو اسلامی سلطنتوں میں بیگانگی پیدا کرنے پر مامور تھے۔

اس امر کی تصدیق اس سے ہوسکتی ہے کہ جنگ بلقان شروع ہونے سے پہلے جولائی ۱۹۱۲ء میں ترکی وزیر خارجہ سر ایڈورڈ گرے سے ملنے آیا تھا اور یقیناً اس ملاقات میں مشرق ادنیٰ کے تمام مسائل پر گفتگو ہوئی ہوگی۔ اس کے بعد یہ امر نہایت صاف ہے کہ ٹرکی کو ستمبر ۱۹۱۲ء میں جبکہ اوس کی ۱ لاکھ فوج تھریس میں جنگی نمائش کررہی تھی آپ نے یہ دہوکہ دیا کہ چونکہ اوسکی ہمسایہ حکومتوں کا ارادہ ٹرکی پر حملہ کرنے کا نہیں ہے اسلئے اس نمائش کا مقصد یہ ہوگا کہ ٹرکی بلغاریہ پر حملہ کرے۔ ٹرکی پورے طور پر کہنے میں آگئی اور اپنی فوجی جمعیت منتشر کردی ابھی فوج مشکل سے اپنے اپنے مقامات پر پہونچی ہوگی کہ بلغاریہ نے اعلان جنگ کردیا۔

ایران۔ ٹرکی۔ اور چین کے معاملات میں روس کی شرکت ہمارے لئے سخت مضر ثابت ہوئی ہے روس کی پالیسی سخت خود غرضانہ ہے روس اسلام کا ایک ننگ ہے۔

محرم پر برادران وطن کی بدولت فسادات

نہایت اندوہ و قلق کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محرم پر برادران وطن کے تعصب کی بدولت کئی جگہ امن عامہ میں خلل واقع ہوکر فسادات رونما ہوئے اور طرفین کو نقصان اٹھانے پڑے۔ ممکن ہے اس معاملہ میں ہماری رائے یکطرفہ سمجھی جائے لیکن اتنا کہنے کے لئے ہم ہر طرح تیار ہیں کہ ہمارے ہندو بھائی کسی طرح ہمارے کاموں کو اچھی نظر سے دیکھنے کے روادار نہیں خواہ یہ کام مذہبی ہوں یا تمدنی و معاشرتی۔

پانچ چھ سال ادھر سے برادران وطن کی دست درازیاں اس قدر وسیع ہوگئی ہیں کہ مسلمانوں کا کوئی مذہبی تہوار جھگڑے سے خالی نہیں جاتا عید الضحیٰ ابھی جو گذری ہوا وہ ابھی نظروں سے مخفی نہ ہوا تھا کہ محرم پر کئی جگہ فسادات کے واقعات پھر رونما ہوئے۔

اسوقت تک جن مقامات سے خبریں آچکی ہیں اون میں آگرہ کے فساد کو زیادہ اہمیت دیجاتی ہے جس کا حال درج ذیل ہے۔

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ (محرم کے مراسم ادا کرنے میں) مسلمانان آگرہ کو سخت رنج و صدمہ پہنچا ہے حکام ضلع نے محرم کے متبرک ایام میں براتوں کو نکلنے کا انتظام کافی نہیں کیا۔

اور مسلمانوں کے مذہبی خیالات کا اس معاملہ میں بالکل لحاظ نہیں رکھا۔ ۹ محرم کو جبکہ تمام مسلمان ماتم میں تھے (ہندوؤں کی طرف سے) باجہ بجایا گیا اور آتش بازی چھوڑی گئی چونکہ ہنود اور مسلمانوں کے درمیان کئی جگہ فسادات برپا ہوئے اس لئے تعزیہ داروں نے قرار دیا کہ تعزیوں کے دفن کرنے کی رسم ملتوی کردیں (جب نوبت یہاں تک پہنچی تو) کلکٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ پوری مدد کریں گے بشرطیکہ مسلمان اپنی لاٹھیاں رکھ دیں جس کی مسلمانوں نے تعمیل کی

اس قرارداد اور وعدے پر تعزیے روانہ ہوئے اور جسوقت وہ بیلن گنج سے گذر رہے تھے کہ مسلمانوں پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اور ہندوؤں نے بندوقیں چلائیں اس موقع پر پولیس کی امداد حاصل ہونی ناممکن تھی اور مسلمانوں کو جان کا خوف تھا اسلئے تعزیہ دار (بیلن سے) اپنے اپنے مکانوں کو تعزیے واپس لے گئے۔

ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے کئے اور اون کو سخت نقصان پہنچایا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی بجائے انتظام کرنے کے الٹا مسلمانوں کو مارا۔ اور مجبور ہوکر مسلمان ایک وفد کی صورت میں کلکٹر صاحب کے پاس پہنچے۔ کلکٹر صاحب نے وفد کی معروضات کا یہ جواب دیا کہ وہ اس کے متعلق قطعی جواب چہارشنبہ کو دیں گے۔

پانیر وغیرہ کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق اس ہنگامہ میں کئی آدمی زخمی ہوئے اور ایک مرگیا بدھ کے دن یہ امر طے ہوا کہ تعزیے جمعرات کے دن خاص انتظام حفاظت سے کربلا پہنچائے جائیں لیکن جمعرات کو بھی کئی جگہ فساد ہوا اور آخر فوج کی تعداد بڑھانے پر فساد کا خاتمہ ہوا فساد کی اصل ہندوؤں کی برات ثابت ہوتی ہے اور اس سے یہ امر بالکل صاف ہوجاتا ہے کہ براتوں کو باجے کے ساتھ نکالنے کا مطلب فساد تھا ایسی حالت میں یہ فیصلہ کسی پس و پیش کا محتاج نہیں کہ فساد کے محرک ہندو تھے اور مسلمان اس معاملہ میں بالکل بے قصور ہیں۔

نظام الملک طوسی

مولوی عبدالرزاق صاحب ہندوستان کے ایک بہترین مورخ ہیں جنہوں نے وزراء اسلام کے حالات زندگی کو سلسلہ وار تاریخ نگاری کے اعلیٰ اصول پر تالیف کرنا شروع کیا ہے۔ ممدوح اس سلسلہ کی پہلی جلد "البرامکہ" نام سے شائع فرماچکے ہیں جو اپنی مقبولیت کے سبب دو مرتبہ چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوچکی ہے۔ نظام الملک طوسی اوس سلسلہ کی دوسری جلد ہے جو حقیقتاً ایک گوہر نایاب ہے آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ اوس کا اشتہار درج ہے۔ مفصل ریویو ہم آئندہ اشاعت میں لکھیں گے ناظرین مدینہ سے علم دوست احباب کی خدمت میں ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس گوہر نایاب کو ضرور منگاکر لطف حاصل کریں اور مؤلف کی محنت کی داد دیں۔

نظام الملک طوسی

سلسلہ وزراء اسلام کی پہلی جلد (البرامکہ) دو مرتبہ چھپکر شائع ہوچکی ہے چنانچہ سلسلہ مذکورہ کی یہ دوسری جلد ہے جس میں پانچویں صدی ہجری کے نامور وزیر خواجہ ابو علی حسن بن طوسی المخاطب بہ نظام الملک کی مفصل سوانح عمری لکھی گئی ہے کتاب نفیس سفید کاغذ اور ۲۰ × ۲۶ کے پیمانہ پر ۲۹۷ صفحات میں ختم ہوئی ہے مضامین کی فہرست ۱۷ صفحات میں ہے پہلے حصہ میں دیباچہ۔ طوس کی تاریخ۔ خواجہ کی ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ فضل و کمال۔ اخلاق و عادات۔ اور اسباب قتل کا تذکرہ ہے۔ دوسرے حصہ میں خواجہ کے قانون سلطنت اور وزارت کی تفصیل۔ دربار کے اہلکاروں کا تذکرہ۔ دولت سلجوقیہ کی ابتدائی تاریخ۔ خواجہ کی مستقل وزارت اور عظیم الشان کارناموں کی صراحت۔ اور بیت العلوم (یونیورسٹی) نظامیہ بغداد اور اوس کے ماتحت مدارس کی جامع تاریخ ہے اور نیز حکیم عمر خیام نیشاپوری اور حسن بن صباح امام فرقہ باطنیہ کے بھی تفصیلی حالات ہیں خاتمہ کتاب پر جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی کا تذکرہ ہے کتاب میں رنگین نوح ملکشاہ۔ نظام الملک۔ عمر خیام۔ حسن بن صباح کی تصویریں اور نقشہ جات نامی پریس کانپور کی مرصع کاری کا نادر نمونہ ہیں پشتہ پر طلائی حروف میں کتاب کا نام قیمت درجہ اول مجلد ۲ روپیہ ۸ آنہ درجہ دوم مجلد پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ تاجران کتب کے لئے کمیشن بھی مقرر ہے۔

المشتہر محمد عبدالرزاق مؤلف البرامکہ و نظام الملک طوسی ریاست بھوپال محلہ فتح گڈہ

"اسلامک سوسائٹی" کے جلسہ کی کیفیت

۱۵- نومبر ۱۹۱۳ء کو ہفتہ کے دن ریورینڈ خواجہ کمال الدین نے اسلامک سوسائٹی کے ایک جلسہ میں جو فرانکلن اسٹارن واقع آکسفورڈ سٹریٹ میں منعقد ہوا تھا - دارالامراء انگلستان کے ایک رکن آئرلینڈ کے ایک پیئر لارڈ ہیڈلی کے مشرف باسلام ہونے کا اعلان کیا - یہ جلسہ جس نے صاحب موصوف کے جلسہ قبول اسلام کی شکل اختیار کر لی - بہ لحاظ تعداد حاضرین خاصا تھا - اور اوس کے داعی مولوی ظفر علی خان (ایڈیٹر زمیندار) تھے - جن کی طرف سے نماز جمعہ کے لئے ایک مکان کا ہدیہ پیش کرنے پر غور کرنا جلسہ کا مقصود تھا -

ریورینڈ خواجہ کمال الدین نے اس پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے بوجہ ناسازی مزاج مولوی ظفر علی خان کی عدم موجودگی پر افسوس ظاہر کیا - تجویز یہ تھی کہ سب مسلمان ہفتہ میں ایک مرتبہ یعنی جمعہ کے دن نماز کے لئے جمع ہوا کریں - اگر مسلمانوں کو اپنی ہستی قایم رکھنی اور اپنی شخصیت نمایاں کرنی مطلوب ہے تو انہیں اس طرح یکجا ہونا چاہئے - ایک دوسرے سے علیحدہ اُن کا وجود کہیں نہیں ہے - صرف نااتفاقی کی وجہ سے مسلمان خاک مذلت میں آلودہ ہو گئے ہیں اب انہیں متفق ہونا چاہئے - مسلمانوں کو اور کسی اسلامی ملک میں متحد ہونے کا موقع حاصل نہیں ہے صرف لندن ہی ایسی جگہ ہے - جہان وہ جمع ہو سکتی ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب اس نیاضانہ ہدیہ کو غنیمت خیال کرین گے جو پیش کیا گیا ہے - اس مکان کے متعلق تمام مالی ذمہ داریان مسٹر ظفر علی خان خود قبول کرتے ہین اور آپ لوگوں سے صرف نماز کے لئے وہاں تشریف لانے کی خواہش رکھتے ہین -

مسٹر محمد علی ایڈیٹر "کامریڈ" نے اشاعت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین سے اس ہدیہ کو قبول کرنے کی استدعا کی اور کہا کہ نماز ادا کرنا ہم پر فرض ہے خواہ کہین بھی ہون - قلب لندن میں بھی ہم اس فرض سے سبکدوش نہیں - اس میں شک نہیں کہ لوگ ہم پر ہنسین گے - لیکن اگر ہم اس امتحان میں قایم رہیں تو سچے مسلمان ہین - اگر لوگ ہنسیں تو اسکی کیا پروا ہے - ایک وقت آئیگا کہ ہم پر کوئی خندہ زن نہ ہوگا - لوگ تو سبھی باتوں پر ہنسا کرتے ہیں - اگر ہمارے لئے یکجا ہونے کی کوئی جگہ ہو تو ان امور میں بہت آسانی ہو سکتی ہے - اگر ہم ایک دوسرے سے ملیں تو آپس کی مشکلات سے واقف ہو سکتے ہین -

سید وزیر حسن سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں یہان حاضرین کی اس قدر تعداد دیکھ کر بہت محظوظ ہوا ہون - خالد شیلڈرک آفندی نے بھی تائید کی اور کہا کہ ایک نومسلم انگریز ہونے کی وجہ سے میں ہمیشہ تیار ہوں کہ اگر آپ کچھ سکھائیں تو سیکھ لون - اس وقت تک مجھے نمازیں ملحوظ رکھنے کا موقع نہیں ملا ہے مگر اب مین تجویز کرتا ہون کہ سب نماز شام ادا کرین -

مسٹر ولیم ایچ سیڈ نے نماز شام ادا کرنے کی تحریک کی تائید کرتے ہوئے کہا - مجھے اسلام کے اصول سے واقفیت حاصل کرنے کا اب تک موقع نہیں ملا - ہم سب سلطنت برطانیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دولت برطانیہ کی حدود میں تمام موجودہ سلطنتوں کی بہ نسبت زیادہ مسلمان موجود ہیں مگر افسوس کہ اس سلطنت کی سرکاری زبان میں اب تک اصول اسلامیہ کے متعلق کوئی باوثوق تحریر موجود نہیں ہے - مجھے اس جلسہ کے معزز میزبان مسٹر ظفر علی خان سے اس ملک میں تشریف فرما ہونے کے چند روز بعد تعارف حاصل کرنے کا موقع ملا ہے اون کی ملاقات کے وقت میرے دل پر اس بات کا خاص اثر ہوا کہ دوران گفتگو میں انہون نے چند منٹ کے لئے معافی مانگی - اور اپنی جانماز نکال کر شام کی نماز ادا کرنے میں مشغول ہو گئے -

مسٹر سیڈ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھکر کہا کہ اگرچہ میں مسلمان نہیں ہون مگر اس خیال کا مؤید ہون کہ مسلمان مسلمان ہون اور صرف اسلام کو حیلہ نہ بنائیں بذات خاص میری پرورش عیسائیت میں ہوئی ہے - لیکن اب میں عیسائیت کے عقاید پر یقین نہیں رکھتا - لیکن اپنی عیسائیت کا اعلان بھی نہیں کرتا پھرتا - آپ کا خواہ کوئی مذہب ہو مگر جس بات پر آپ متیقن ہون - اس کی صداقت اور عمل کے اصول پر پورا یقین رکھنا چاہئے - میں اس سوال کو ایک دوسرے نقطہ نظر سے دیکھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم اس ملک کے مختلف کالجوں میں منتشر ہیں اور کوئی تقریب اور کوئی ذریعہ ہمیں یکجا اور متحد کرنے والا نہیں اور نہ ہمیں اس ملک کی زندگی میں کوئی قوت حاصل ہے مسلمان مصر بلقان اور ہر اسلامی ملک میں آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں - صرف ایک ہی چیز ایسی ہے جو ہمیں سب کو یکجا کر سکتی ہے اور وہ ہے اسلام کے ساتھ ہماری وابستگی اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے - مذہبی معاملات فنون اور مسائل روزمرہ اور سیاسیات کے متعلق اپنے خیالات یہان کی رعایا کے روبرو ظاہر کرنے کے لئے مسلمانون کو کسی ذریعہ کی سخت ضرورت ہے - ہندوستان - مصر اور دوسرے مقامات میں اکثر باتیں اس ملک کے باشندون کے نام سے ایسی عمل میں آتی ہیں جن کی نسبت یہان کے ہزارون - لاکھون آدمیوں کو ذرا بھی علم نہیں ہوتا - اگر انہیں علم ہوتا تو یہ کارروائیان ہونے ہی نہ پاتین -

میں اس بات سے بخوبی واقف ہون - میں نے اس ملک میں مشرق اور خاص کر مسلمانون کے متعلق عام رائے پیدا کرنے کی کوشش کی ہے - اگر اس میں کامیابی ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اچھے دن قریب آ گئے ہین - وہ دن قریب آتا جاتا ہے کہ مشرق اور مغرب ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طور پر سمجھیں گے اس وقت ایک تجویز زیر غور ہے جس سے میرا بھی تعلق ہے اور وہ اس ملک میں ایک ہفتہ وار اسلامی اخبار کے اجراء کی تجویز ہے - مشرقی معاملات اور بالخصوص اسلام کے متعلق معتبر خبرین پھیلانے کی مشکلات بہت زیادہ ہیں - اور چونکہ یہ احتیاط کامل غور کرنے کے بعد اس ملک کی پبلک کے روبرو اسلامی آراء کے باوثوق بیانات معمول وسائل سے پیش کرنا ناممکن معلوم ہوا ہے اس لئے ہم نے ایک ہفتہ وار اسلامی اخبار کے اجرا کی تحریک شروع کر دی ہے اس ملک میں قریباً ۰۰۰ مسلمان ہیں اور ایک معقول اور روزافزون تعداد اُن محبان اسلام کی ہے جنہیں اسلام سے محبت ہے مگر ابھی مشرف باسلام نہیں ہوئے ہین جب میں اس کمرہ میں داخل ہوا تو ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ میرے خیال میں اسوقت تک آپ کا مشرف باسلام نہ ہونا اچھا ہوا - کیونکہ ایک خارج از دائرہ اسلام شخص بمقابلہ ایک مسلمان کے یقیناً بیش قیمت ثابت ہوگا - اس ملک میں اخبار چلانا ایک گران بار کام ہے - اور پہلے بہت کم لوگوں کو اس سے دلچسپی ہوگی - مگر میرے خیال میں حاضرین میں سے سب اس کے معاون ہون گے - مجھے یقین ہے کہ جملہ اصحاب جو مجھ سے پہلے تقریر کر چکے ہیں میرے اس قول کی تائید کرینگے کہ اس اخبار کی تائید اور اس کی ترقی میں کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے - اس اخبار کا نام ایسا رکھنے کی تجویز ہے جو اسے ایک اسلامی اخبار کا امتیاز عطا کر سکے - اس لئے اس کا نام "دی کریسنٹ" تجویز کیا گیا ہے - اس بات کا انحصار آپ پر ہے کہ کب یہ اخبار شائع ہوگا -

اس کے بعد نماز شام ادا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا

(زمیندار بحوالہ سنٹرل نیوز)

اجلاس کونسل صوبجات متحدہ

یکم دسمبر کو صوبجات متحدہ کی کونسل کا اجلاس بمقام لکھنؤ شروع ہوا ہز آنر سر جیمس مسٹن صدرنشین تھے - چونکہ آپکی ولایت کی واپسی کے بعد کونسل کا پہلا اجلاس ہوا تھا - اسلئے ڈاکٹر سندر لال نے شستہ الفاظ میں آپکا خیر مقدم کیا اور آنریبل مسٹر عبدالرؤف نے تائید کی ہز آنر نے ممبران کونسل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی -

کونسل ممبر اصحاب - میں آپکے خیر مقدم کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ مجھے آپ لوگوں سے دوبارہ ملکر بہت خوشی ہوئی اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں کی امداد اور مشورے سے میں اس سال بہت کچھ صوبہ اور صوبہ والون کی فلاح و بہبود کی کوشش کرون گا - اس موقع پر میں آج کی کارروائی کونسل کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں -

بہت سے ممبرون نے مختلف تحریکون میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کے متعلق سوال کئے تھے - جو کہ آج کی کارروائی میں شامل نہیں ہیں - جہانتک ان سوالون کا تعلق واقعات سے تھا میں نے انکی اجازت دے دی مگر جہان پالیسی یا گورنمنٹ ہند کے ارادون سے تھا میں بجز اس کے کہ ان سوالون کی اجازت نہ دون اور کچھ نہ کر سکا اور غالباً ممبران کونسل بھی اس میں میرے ہم خیال ہونگے کہ اس موقع پر کوئی ایسی کارروائی نہ ہونی چاہئے جس سے گورنر جنرل یا حکومت انگلستان کو دقتون کا سامنا پیش آئے - اسی بنا پر مین نے دفعہ ۸ کی رو سے ان سوالون کی اجازت نہین دی -

آج میں صوبہ کے قحط کا بھی کچھ مختصر سا ذکر کرنا چاہتا ہون - اسکے متعلق چیف سکرٹری کا مفصل خط پہلے گزٹ میں شائع ہو چکا ہے - اسوقت قسمت بندیلکھنڈ میں سب سے زیادہ اثر ہے میں نے اوس قسمت کے افسرون سے ملاقات کی اور انسداد قحط کے متعلق تدابیر سوچ لی گئیں - وہان اسوقت غلہ کے ساتھ ساتھ پانی اور مویشیون کے چارہ کی بھی کمی ہے اسکے متعلق ہم نے کیا تدبیرین سوچی ہیں -

اسے آنریبل مسٹر برن ایک سوال کے جواب میں بتائینگے اس موقع پر میں اپنے سچے دوست آنریبل مسٹر بیلی کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ میری عدم موجودگی میں انہون نے صوبہ کا انتظام اس خوش اسلوبی سے کیا کہ بہت سی باتین جنکا انسداد آسان نہیں تھا نہایت سہولت سے طے ہو گئیں -

ہز آنر کی تقریر کے بعد آنریبل مسرز ہمفرے - ڈیلافوس اور فرڈ نے حلف ممبری لیا - اور کارروائی کونسل شروع ہوئی -

آنریبل مسٹر ہیم نے بل متعلق ایکٹ رقبات قصبہ جات صوبہ متحدہ پیش کیا - مسٹر رضا علی نے دفعات ۸ - اور ۲۳ کے متعلق ایک ترمیم پیش کی مگر رائے لینے پر نامنظور ہوئی دوسری ترمیم ممبر موصوف نے یہ پیش کی کہ پنچایتوں میں مسلمانوں کو علیحدہ مناسب حقوق نیابت ملین ڈاکٹر سپرو نے اس کی تائید ان الفاظ میں کی کہ اگر مسلمانون کو ہندوؤن پر اعتبار نہیں ہے - اور وہ اپنے حقوق کی حفاظت اون کے سپرد نہین کر سکتے تو مجھے بذات خاص علیحدہ انتخاب سے کوئی مخالفت نہیں ہے بشرطیکہ لفظ مناسب کی تشریح کر دی جائے - گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر ہیم نے یہ تجویز کی کہ دفعہ ۹ ۴ مین یہ بڑھا دیا جائیگا کہ علیحدہ نیابت کے لئے اگر کوئی کارروائی کی جائیگی - تو شامل ایکٹ سمجھی جائیگی اسپر آنریبل مذکور نے مطمئن ہو کر اپنی ترمیم اٹھالی - مسٹر غلام الثقلین نے یہ ترمیم پیش کی کہ عبادت گاہوں پر ٹیکس نہ لگایا جائے جس کی تائید مسٹر رضا علی اور دیگر وغیرہ نے کی - ترمیم مذکور پر رائے لی گئی اور مخالف آراء کی زیادتی کی وجہ سے ترمیم نامنظور ہوئی - اس کے بعد بل پاس ہو گیا - آنریبل

مسٹر یم نے بل متعلق شرح ابواب لگان پیش کیا مسٹر شاہ دین نے اسکے متعلق دو تجویزین پیش کین اور ودیاق سلیکٹ کمیٹی مین بھیجنے کی رائے دی مگر ہز آنر نے اسکی مخالفت کی اور اس بل کی فوری ضرورت پر بحث کرتے ہوئے رائے لئے جانے کی اجازت دی اور کثرت مخالفت سے یہ تحریک نامنظور ہوئی۔ آخرکار یہ بل منگل کے دن پاس ہو گیا۔

سوالوں کے جواب۔ کونسل میں علاوہ ان دو ایکٹون کے ۳۰ سوال پوچھے گئے جنین سے زیادہ فضول تھے چند نتائج خیز اور اعلیٰ سوالون کے جواب بیان کئے جاتے ہیں

(۱) اس سوال پر کہ بہت سی ہیڈ ماسٹر نا کامیاب طلبا سے دوگنی فیس کھیل کی بابت لیتے ہیں۔ یہ جواب ملا کہ محض غلطی سے چار مدرسون میں یہ کارروائی ہوئی گر اون کو ممانعت کر دی گئی

(۲) خواجہ غلام الثقلین کے اس سوال پر کہ کیا گورنمنٹ اس کے متعلق کوئی حکم نافذ کریگی کہ عبادتگاہون اور متبرک مقامات میں انگریزی جوتا پہن کر نہ جایا کریں۔ یہ جواب ملا کہ گورنمنٹ اس کے متعلق کچھ کرنا نہیں چاہتی کیونکہ مقدس مقامون اور عبادتگاہون کی رسم و رواج کا انگریز ہی خیال رکھتے ہیں یہ صرف حضرت سلیم چشتی کی مزار شریف کیلئے قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ انگریز ٹوپی اتار کر اور ہندوستانی جوتا اوتار کر جایا کریں اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہین

(۳) خواجہ صاحب ممدوح کے ایک دوسرے سوال پر یہ جواب ملا کہ گورنمنٹ کو اسکی اطلاع نہیں ہے کہ لارڈ کچنر کی رائے سے مصر میں کوئی ایسا ایکٹ پاس ہوا ہے کہ سوت کی انتہائی تعداد ۹ فیصدی ہو۔

(۴) بابو برج نندن پرشاد کے سوال پر یہ جواب ملا کہ نینی تال میں نظام الدین کی دوکان ۱۸۹۹ء سے ہے جہان برابر رمضان میں تراویح ہوتی ہے آریہ سماج نینی تال نے اس کے قریب ایک مکان ۱۹۰۸ء میں بنوایا تعمیر کی درخواست میں دکھایا گیا تھا کہ یہ محض مکان ہے (مندر کا کوئی ذکر نہ تھا) بھجن گانے کا آغاز بھی ۱۹۱۱ء سے ہے اس بنا پر ڈپٹی کمشنر کا حکم متعلق بھجن مناسب ہے اور اس میں گورنمنٹ کوئی مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔

(۵) آنریبل سید عبدالرؤف کے سوال پر مسلمانان اجودھیا و بلگرام کو قربانی کی اجازت نہیں ملی گورنمنٹ نے جواب دیا کہ ہان اس کا علم ہے کہ اجازت زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نہیں ملی اور لوکل گورنمنٹ نے بذریعہ کمشنر مسلمانون کو اطلاع دیدی کہ ہم اسمین دخل دینا نہیں چاہتے اس کا بھی علم ہے کہ سُنی مسلمانون نے نماز فیض آباد اور اجودھیا میں نہیں پڑھی لیکن شیعہ مسلمانون نے پڑھی۔ اجودھیا اور بلگرام کی قربانی کے متعلق خط و کتابت پیش کرنے سے گورنمنٹ معذور ہے گو ہز آنر نے قیصر ہند مورخہ ۲۶ نومبر صفحہ ا نہیں دیکھا لیکن واقعات یہ ہیں کہ یکم نومبر کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ڈپٹی کمشنر نے حکم دیدیا کہ کوئی مویشی اجودھیا کے راستون پر ذبح کرنیکے لئے نہیں جاسکتی اور ۷ نومبر کو مجسٹریٹ نے یہ حکم دیدیا کہ ۱۰ سے ۱۴ نومبر تک اجودھیا میں گائے اور بیل کی قربانی نہیں ہوسکتی۔

(۶) سید رضا علی کے سوال پر یہ جواب ملا کہ مسٹر وار برٹن سشن جج لکھنؤ نے عید کے دن ۴ نومبر کو اجلاس کیا لیکن مسلمانون کے مذہبی لحاظ سے اجلاس ۱۱ بجے سے شروع کیا۔

(۷) خواجہ غلام الثقلین کے سوال پر کہ بلوہ اجودھیا کے سزا یافتون کو معافی دیجائے جواب ملا کہ گورنمنٹ فی الحال اس کے لئے تیار نہیں ہے۔

(۸) خواجہ صاحب کے اس سوال پر کہ کیا گورنمنٹ نے اخبار مشرق مورخہ ۱۱- نومبر ملاحظہ کیا ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جب آپس میں باہمی تصفیہ نہ ہوسکا تو مجسٹریٹ فیض آباد نے قربانی گاؤ کی ممانعت کر دی کچھ لوگ گرفتار ہوئے اور ایک شخص سے ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔ جواب ملا کہ واقعات اجودھیا کے متعلق اوپر جواب دیدیا گیا ہے دوسرے واقعہ کے متعلق گورنمنٹ کو یہ معلوم ہے کہ ایک شخص نے قربانی کی وہ اور اُسکا ایک دوسرا شریک دونون پر مقدمہ دائر ہے اور نقدی ضمانت ۵ ہزار کی طلب کی گئی ہے۔

(۹) قصبہ میران پور ضلع مظفر نگر کی انسداد قربانی کے متعلق جواب ملا کہ چونکہ ضلع مظفر نگر میں اتفاق سے موقع بقرعید پر حکام کی تعداد کم تھی اسلئے ایک استمانی ڈپٹی کلکٹر تعینات ہوا جس نے قربانی روکدی

(۱۰) خواجہ صاحب کے اس سوال پر کہ کیون گورنمنٹ نے قربانی عید الضحیٰ کے متعلق اپنی پالیسی بدل دی۔ جواب ملا کہ گورنمنٹ نے پالیسی نہیں بدلی البتہ اوس وقت اس میں دست اندازی کی جاتی ہے جبکہ نقص امن کا احتمال واقع ہوتا ہے۔

(۱۱) باندہ کے طاعون کے متعلق جواب ملا کہ شروع میں پچیس مشتبہ واردا تین طاعون کی ہوئیں جس پر شہر چھوڑنے کا انتظام حکام ضلع نے کر دیا

(۱۲) نجیب آباد کے دسہرہ کے متعلق جواب ملا کہ اس سال ہندوؤن نے دسہرہ کے موقع پر بڑے بڑے چھتر بنائے تھے جو پرانے راستے سے گذر نہیں سکتے تھے اس پر ہندوؤن نے چاہا کہ قصائی خانہ سے ہوکر جو جدید راستہ ہے چھتر لے جائیں قصابون نے اس پر اعتراض کیا۔ صاحب مجسٹریٹ کی تحقیقات پر مسلمانون کا بیان صحیح ثابت ہوا اس پر مجسٹریٹ نے ہندوؤن کو حکم دیا کہ یا تو وہ قدیم راستہ سے لیجائیں اُن کی اتنی رعایت کی جاتی ہے کہ دروازہ جو سد راہ ہے توڑ دیا جائیگا اگر یہ منظور نہو تو ایک دوسرے راستہ سے لیجائیں مگر ان باتوں پر وہ راضی نہوئے اور جلوس نکالنا موقوف کر دیا۔ آخرکار ۱۵، اکتوبر کو انھیں خیال آیا اور حسب رواج قدیم جلوس نکالا۔

(۱۳) زمینداروں کی طرف سے کونسل میں دو زائد ممبرون کے انتخاب کے متعلق حضور ویسرائے کی مدراس والی تقریر کے حوالے سے بتایا گیا کہ فی الحال کسی قسم کی ترمیم ناممکن ہے۔

(۱۴) شیوراج سنگھ کی اس درخواست پر کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن اودھ (یعنی انجمن تعلقہ داران اودھ) کو ایک گریجویٹ سالانہ ڈپٹی کلکٹری میں نامزد کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ جواب ملا کہ ڈپٹی کلکٹری کی تقرری کے متعلق کچھ ترمیمات پیش ہیں۔

موت کے بعد نئی زندگی حاصل کرنے کا طریقہ

موت کے خوفناک نام سے ہی زندگی کا تمام مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔ انسانی جسم کی کل کے تمام و کمال بیکار ہو جانے کا نام موت ہے اور اس حالت میں انسان دنیا کے رنج و آلام سے کلی نجات پا لیتا ہے مگر کسی خاص حصہ یا عضو جسم کی موت سے ہمیشہ کیواسطے انسان زندہ درگور ہو کر زندگی میں ہی ہر وقت موت کی بھیانک اور درد انگیز کیفیت دیکھتا رہتا ہے خصوصاً جب یہ موت اس عضو مخصوص کو نصیب ہو جائے جس پر شادمانی مسرت و عزت و آبرو بلکہ بقائے نسل انسانی کا ہی دار و مدار ہے تو کیا اس معزولہ طاقت کا بحال ہونا در حقیقت موت کے بعد نئی زندگی نہیں ہے؟ ایسے زندہ بظاہر اور مردہ بہ باطن۔ برادران وطن کو ہم مژدہ جانفزا سناتے ہین کہ بد عادات مثلاً جلق۔ اغلام کثرت زناکاری یا قدرتی بڑھاپے کے باعث۔ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں یا بے اعتدالیوں کے طفیل اپنی قوت مردی کھو چکے ہون انکو دوبارہ زندہ کرنیکے واسطے ہم نے چند ماہ سے مسرز مٹن برادرز کمپنی چکاگو امریکہ" سے شہرۂ آفاق آلہ ایرکٹرس فروختگی کی سول ایجنسی لی ہے یہ آلہ شہنشاہ جرمنی کے حکیم ڈاکٹر بیئر صاحب کی اختراع کردہ طریقہ علاج پر ساخت کیگئی مذکورہ نے کیا ہے اور مرض نامردی کے علاج کے واسطے دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ ایرکٹرس تمام ممالک میں پیٹنٹ ہے۔ بغیر کسی قسم کی اندرونی یا بیرونی دوائی مثل معجون سفوف۔ شربت مقویات۔ عرق۔ پلستر۔ روغن۔ طلا وغیرہ وغیرہ کے استعمال اور بغیر کسی قسم کی تکلیف کے صرف اس آلہ کے چند ہفتوں کے استعمال سے تمام نقائص دور ہو کر انسان پھر مرد کہلانے کے لایق بنجاتا ہے رسالہ ہائے متعلقہ مشعر بطریق علاج معہ نقول سندات درخواست آنے پر مفت ہر شخص کی خدمت میں ارسال ہوتے ہین۔ ایرکٹرس کی قیمت علاوہ خرچ محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ صرف ۱۵ روپیہ ہے تعمیل بذریعہ وی پی پارسل ہوتی ہے جملہ خط و کتابت بالکل خفیہ رکھی جاتی ہے پرچہ ترکیب استعمال مفصل ہمراہ آلہ ارسال ہوتا ہے اور دوران استعمال میں مطلق کسی قسم کا پرہیز وغیرہ نہیں ہوتا قیمت کے علاوہ زائد خرچ فی آلہ صرف موازی بارہ آنے ہوتا ہے۔

المشتہر- آر- بی- ایس بھنڈاری ایم اے بٹالہ ضلع گورداسپور

(سول ایجنٹ برائے ہندوستان مسرز مٹن برادرز کمپنی چکاگو)

مطائبات

گئو رکھشنی سبھا

سُنتا ہوں جب میں ذکر گئو رکھشنی سبھا
وہ اس لئے کہ اپنے بڑے بھائیوں کو ہم
ہر شہر میں ہیں جاری برابر یہ کوششیں
یہ چھوٹے بھائی بہنوں کے چھوٹے ہوئے اگر
گائیوں کی زندگی کا جو ہو جائے انتظام
چرچے دودھ کے رہیں گھر گھر بھرے ہوئے
روٹی کی فکر پھر رہے باقی نہ دال کی
ہونے لگے گی بیلوں کی بھی یہ زیادتی
اس کے علاوہ ہند و مسلم کے درمیاں
مل کر رہیں گے پھر شکر و شیر کی طرح
بڑھ جائیگا جب اچھی طرح ان میں اتحاد
جھٹکے اگر ہم اور یہ قربانیاں کریں
جاندار اگرچہ یہ بھی ہیں اور شیر دار بھی
اس کے سوا ہے گوشت بھی ان کا مفید تر
مذہب کی رو سے فرض ہیں قربانیاں ضرور
میں سُن چکا بغور جب اس داستان کو
وہ ان وجوہ سے جو کرونگا میں عرض ابھی
دنیا میں اتفاق سے بڑھکر کوئی بھی شے
لیکن وہ اتفاق ہو قایم تو کس طرح
ناپاک تم سمجھتے ہو ان سب کو اس قدر
پھر اس سے بڑھ کے ان سے جو چھو جائے کوئی چیز
پانی کے کارخانے جو شہروں میں ہیں کھلے
چھو جائے ان سے تو نہ پیو تم اسے کبھی
ورنہ اسی کو ظاہر و اطہر سمجھکے تم
یہ چھوٹی چھوت چھات تو تم چھوڑتے نہیں
تم جس کو جانتے ہو کہ ہے بہترین یہ کام
ان کا نبی ہے ایک تمہارے نبی ہزار
معبود ہیں تمہارے دواب و شجر حجر
خلقت بھی وہ بنی ہے جو انسان کے واسطے
پالیں گے بھیں بکریاں اون یہ سوار یا ان
لبن البقر ہے جوہر دم البقر در اصل
کوئی ہے گوشت خوار تو خونخوار ہے کوئی
پیتا وہ دودھ گائیوں کے بچوں سے چھین کر
پیپل کا ہے درخت مقدس تو تم کو ہے
کیونکر وہ بھیڑ بکری کی قربانیاں کریں
اس کے سوا جو چھوت کا کریں لحاظ
قیمت میں گوشتوں کی بھی دونے کا فرق ہے
مانا کہ چھوٹے بھائیوں کے چھوٹے گوشت کا
یعنی وہ دے کے قوم سے اک چندۂ کثیر
یہ انتظام چل بھی سکے گا تو چند روز
اُن کے خلاف ان گئو ماتا کی نسل پاک
ان کے لئے کسان سے چارا کہاں آئیں گی
بھوسہ کا نرخ اب تو روپیہ کا ہے تیس سیر
تم جوت بو کے دال کہ ترکاری کھا بھی لو
یہ بھی سہی کہ چھوٹے بڑوں کا کریں ادب

بے ساختہ زباں سے نکلتا ہے مرحبا
پاتے ہیں اتحاد کے رستہ میں سنج یا
ہر قصبہ کی سبھا سے یہی اٹھتی ہے صدا
مل جائیں اس سبھا میں تو کھل جائے یہ سبھا
پیر و جوان بھی پانے لگیں زیست کا مزا
کھائیں پئیں نہائیں کہ دھوئیں یا تہا
پانی کا پانی اور غذا کی ہے وہ غذا
ایک ایک ہل میں جوڑیں جو دس تو ہے بجا
باقی نہیں رہے گی کوئی تفرقہ کی جا
ہوگا اثر جو دونوں میں اک ماں کے دودھ کا
ماں جائے بھائی دونوں کہے جائینگے سدا
ملتے ہیں گلے بکریوں بھیڑوں سے جا بجا
فطرت نے ماں کا درجہ ہی ان کو نہیں دیا
انسان کو ہے بلکہ مضر گوشت گائے کا
تخصیص گائے کی نہیں لیکن کہیں ذرا
دل میں جو گدگدی سی اٹھی ہے بھی ہنس پڑا
ان ٹھنڈے دل سے بیٹھ کے سُن لیجئے ذرا
ایسی نہیں ہے جس سے ہو اس کا مقابلہ
دونوں فریق کے ہوں طریقے ہی جب جدا
چھونا بھی ان کے جسم کا رکھتے نہیں روا
کھانا تو درکنار اُسے چھونا بھی ہے برا
بہ بھی ملازم ان میں ہیں صدہا ہزارہا
پانی وہی بنایا ہوا ان کے ہاتھ کا
پیتے ہو اور نہاتے بھی ہو اوس سے بے خطا
پھر ان سے اتحاد کا کرتے ہو ادعا
یہ اسکو جانتے ہیں کہ قطعًا ہے وہ برا
ان کا خدا ہے ایک تمہارے کئی خدا
یہ جانتے ہیں سب کو کہ ہے خلقت خدا
جس کا تصرف اُس پہ ہے ہر طرح سے سوا
جو تین کہ لا دین کھائیں کہ لیں اپنے گھر بنا
کھاتی ہے کون قوم اسے ہر قوم سے سوا
انصاف کیجئے تو ہیں یہ دونوں ہم غذا
کیا ہے اسی کا نام حقیقت میں رکھنا
یہ کاٹتے ہیں اسکو تو تم ہوتے ہو خفا
ان میں تو ایک گائے میں ہوں سات فرض ادا
سو کی جگہ ہو سات سو بکروں کی ہتیا
یہ قیمت دو چند کہاں سے کریں ادا
کر دینگے انتظام بڑے بھائی دوسرا
ہر جا یہ کھولدیں گے بکر ہتیا سبھا
پھر بھیڑ بکریوں کا چلے گا نہیں پتا
جا کر کہاں رہے گی بڑھی حد سے جب سوا
کیا آسمان سے اترے گی اُن کے لئے غذا
اسوقت وہ کہے گا تو ہم قیمت طلا
یہ گوشت خوار قوم ہے کیا کھائے گی بھلا
مرجائیں فاقہ کرکے ہلائیں نہ لب ذرا

یا یوں کہو کہ سب ہیں یہ کمزور و ناتواں
کیا وجہ ہے کہ اس گئو رکھیا کے واسطے
اک یہ غریب ہیں کہ ہر اک بقرعید میں
گوروں کی فوج میں ہو سفر یا حضر کہیں
چُن چُن کے موٹی گائیں جہاں کاٹی جاتی ہیں
گوروں کی چھاونی میں جو اکثر کنار آب
جب اون کی فوج آکے پڑاؤں میں پڑتی ہے
ہاں یہ غریب قوم ہزاروں برس سے جو
جو حکمران رہی ہے یہاں آٹھ سو برس
جتنے ہیں آج راجہ و مہاراجہ ہند میں
اُن کے علاوہ قومیں ہیں جتنی یہاں کہیں
ناپاک تر سؤر کو سمجھتی ہے ان کی قوم
ممکن نہ تھا کہ ان کی حکومت کے دور میں
جو کھانے پینے والے تھے اُن کے کسی کو بھی
تقلید اُنہیں کی کی ہے گورنمنٹ حال نے
جو شخص جس طریق کو چاہے کرے پسند
جو چیز جن کے واسطے ہو مذہبًا حلال
ان کو جو روکتے ہیں گئو ہتیا سے آپ
ان سے تو پوچھو جن سے کہ تم چھینتے ہو اب
ان کے نہیں ہے دل جسے دکھ سکھ کی ہو تمیز
نازک اگر ہے دل تو اسے رکھئے طاق پر
آئی ہے جبکہ قوم یہ ہندوستان میں
لائے تھے ساتھ ہی یہی طرز معاشرت
ایجاد کرتے کوئی نئی بات اگر یہ لوگ
اول تو وہ کریں ہی گے کیوں اور اگر کریں
تدبیریں کر رہے ہیں جو آپ انسداد کی
ہو جائیں سارے خان بہادر تمہارے ساتھ
یہ ہیں امیر کھاتے ہیں مرغوں کے یہ کباب
مخصوص یہ غذا ہے غریبوں کے واسطے
ان دونوں طبقوں سے تو کوئی پوچھتا نہیں
روکی گئی ہیں گائے کی قربانیاں جہاں
ورنہ یہ دونوں طبقے نہ راضی کہیں بھی ہیں
شرعًا یہ اک تہائی کے ہیں حصہ دار بھی
ہے معدلت پژوہ ہماری یہ سلطنت
دیدے کوئی مغالطہ یہ اور بات ہے
آخر بٹا کے دھوکے کی ٹٹی یہ سعی تام
اب لارڈ ہارڈنگ سے ہے اپنی التجا
غفلت سے حاکموں کے جو ہیں گر یہ سازشیں
حکام وقت روکیں گے قربانیاں ضرور
یہ امتناع باعث تحریک ہوگا اور
رسم قدیم یہ وہ کریں گے ادا یہ فرض
شورش بھی ہند و بھائی کریں گے وہاں ضرور
حاصل نتیجہ اس سے جو ہوگا تو بس یہی
طوفان اس قدر یہ بڑھے گا کہ ہند میں
ہے لارڈ ہارڈنگ پہ واجب کہ جلد تر
تا کوئی کر سکے نہ کسی پر [illegible]
تکلیف ہند و بھائیوں کو مطلقًا نہ ہو
ورنہ لگا رہے ہیں جو یہ نخل انفاق

ان کو دبا دبا کے یوں ہی دیجئے مٹا
سرکار سے کبھی نہیں تم نے کہا سُنا
ہوتی ہے ان کی آپ کے ہاتھوں سے ہتیا
قایم ہے ابتدا سے گئو ہتیا سبھا
دو تین چار ہی نہیں صدہا ہزارہا
لیتی ہیں نہر گنگ و جمن اُن کا خوں بہا
سب دیکھتے ہیں شوق سے جا کر یہ ہتیا
کھاتی ہے نصف گوشت تو نصف اور ہی غذا
احسان جس نے تم پہ کئے ہیں ہزارہا
کوئی نہیں کہ ان کا کنونڈا نہ ہو ذرا
جاگیریں کس کو کی ہیں اُنہوں نے نہیں عطا
ان کے یہاں شراب کا پینا نہیں روا
دونوں کا ہند میں کہیں چلتا ذرا پتا
جبرًا و رشتے سے منع اونہوں نے نہیں کیا
مذہب میں کی مداخلت اُس نے نہیں ذرا
آزادیوں سے اُس کے فرایض کرے ادا
ہے اختیار اُس کو کہ کھائے اُسے سدا
اسوجہ سے کہ آپ کا دکھتا ہے دل ذرا
صدہا برس کی ایک بڑی منہ لگی غذا
ان کی نہیں زبان کہیں کچھ جو بر ملا
پھرئیے نہ اپنے ساتھ اسے لے کے جا بجا
گذرا ہے ہزار برس سے کہیں سوا
مذہب یہی تھا اور یہی اوس کی تھی غذا
بیشک شکایت آپ جو کرتے وہ تھی بجا
دے دے گی ان کو ان کی گورنمنٹ خود سزا
حاصل نہ ان سے آپ کا ہوگا یہ مدعا
کل آنریبل آکے جو روشن کریں سبھا
ان میں ہیں شاذ ایسے جو کھائیں یہی غذا
کھاتے ہیں اس کو گو متوسط بھی جا بجا
کرتے ہیں صرف طبقۂ ادنیٰ پر اتکا
حکام کو وہاں کے ہوا ہے مغالطہ
دہلی ہو کانپور ہو یا ہو اجودھیا
قربانیوں میں ہے یہی غرباء کا حق بڑا
وہ میٹتی نہیں ہے کسی کا بھی حق ذرا
جس طرح کانپور میں دھوکا دیا گیا
پانی کا پانی دودھ کا دودھ اوس نے کر دیا
اس امر خاص پر وہ توجہ کریں ذرا
طوفاں نیا یہ ہند میں ہو جائے گا بپا
لے لے کے بعض امیر مسلمانوں کی رضا
تعمیل کر کریں گے عام مسلمان یہ فرض ادا
قانون بھی نہ روک سکے گا انہیں ذرا
حکام ضلع بھی تو مدد دیں گے برملا
صدہا ہلاک ہوں گے تو زخمی ہزارہا
باقی رہے گی یا نون بہانے کی بھی نہ جا
قانون وضع کر دیں وہ اک بقرعید کا
قربانیوں کا فرض کریں اس طرح ادا
موقع نہ دل دکھانے کا ان کو ملے ذرا
لاکھوں ثمر نفاق کے دے گا جو پھل گیا

حوادث واخبار

بانکی پور میں حضور والیسرائے نے خدا بخش لائبریری کے علمی نایاب جواہر کا ملاحظہ فرمایا جو مرحوم بانی کے فرزند ارجمند نے گورنمنٹ ہاؤس میں لاکر ہز اکسلنسی کو دکہائے پھر ہز اکسلنسی مجوزہ پٹنہ یونیورسٹی کا موقع دیکھنے گئے پھر براہ دریا سفر کرکے بعض مدارس کا ملاحظہ فرمایا۔ اور واپسی پر حسب ذیل اصحاب کو شرف ملاقات بخشا مہاراجہ صاحب ٹیکاری۔ مہاراجہ صاحب گدہور۔ سردار صاحب کرساوان۔ راجہ صاحب شیوہر۔ نواب حاجی سید بادشاہ صاحب۔ نواب رضوی صاحب نواب شمس العلماء صاحب امداد امام صاحب نواب نذیر الدین احمد صاحب اور مہاراج کمار ٹیکاری۔

۳۰- نومبر کی صبح کولونی اور حیدرآباد کے درمیان گاڑیا اسٹیشن کے قریب فوج سے بھری ہوئی اسپشل ٹرین میں ٹرین سے ٹکرا گئی تین سپاہی اس حادثہ میں زخمی ہوئے جن کی حالت قابل اطمینان بیان کیجاتی ہے۔

افسوس ہے کہ دیوبند کے مشہور صوفی منش بزرگ اور عامل کامل حاجی عابد حسین صاحب نے ۲۷ نومبر کو عصر کے وقت اس دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون حاجی عابد حسین صوبجات متحدہ آگرہ واودہ میں اپنے زہد واتقا اور تعویذ گنڈوں کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے اور ایک دیندار ومتبع شریعت اہل اللہ سمجھے جاتے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا حاجی صاحب مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔

سندہ اینڈ بلوچستان بنک نے بہی روپیہ کی ادائگی بند کردی ہے۔

ہمعصر قیصر ہند لکہتا ہے کہ اجودھیا کے مقدمہ کو عدالت مجسٹریٹ ضلع نے رائے بہادر پنڈت بشیشر دیال صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت کے سپرد کیا تہا رائے بہادر موصوف کی عدالت میں مقدمہ کی پیشی کی تاریخ یکم دسمبر مقرر تہی چنانچہ پہلی اور دوسری تاریخ کو یہ مقدمہ عدالت مذکور میں پیش ہوا مگر کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی اب پنڈت صاحب موصوف کی عدالت نے اس مقدمہ کو واپس کردیا ہے اور جدید مجسٹریٹ ضلع مسٹر بیکنبر کی عدالت میں اوس کی پیشی کی تاریخ ۱۸ دسمبر قرار پائی ہے مقدمہ غالباً بڑے پیمانہ پر چلیگا خبر مشہور ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر راس ایلسٹن پیروکار ہونگے ماخوذین کی طرف سے تمام مقامی وکلا پیروکار ہیں۔

سردار یونس خان کے رشتہ داروں کو جو کابل سے جلاوطن کئے گئے ہیں اور پچھلے دنوں پشاور پہونچے ہیں۔ امیر صاحب کابل نے پانسو روپیہ ماہوار بطور وظیفہ اس شرط پر دینے منظور کئے ہیں کہ وہ سردار ایوب خان سے کسی قسم کی خط وکتابت نکریں اور شہر لاہور سے دور فاصلہ پر کسی جگہ رہیں

ریاست پٹیالہ کو ڈائی فٹ چوڑی پٹری کی حسب ذیل شاخہائے ریلوے پیمایش کرنے کی منظوری لی گئی ہے جن کا طول ۱۵۶ میل ہوگا۔ پٹیالہ سے دہند تک براہ بسیوا۔ سرہند سے روپڑ تک براہ سنگہولی۔ پٹیالہ سے سرور تک۔ سمانہ سے نانہ تک براہ سونام۔ سمانہ سے گورام تک اور چرتا نوالہ سے امرگڈہ تک۔

بمبئی ۹- دسمبر۔ کل بمبئی میں محرم کی تقریب بغیر کسی مخمصہ کے گذر گئی امسال کمشنر پولیس کے سامنے صرف ایک درخواست تابوت بنانے کے لئے اور ۹۲ علم نکالنے کے لئے پیش ہوئیں سال گذشتہ میں ان درخواستوں کی تعداد بالترتیب ۱۰۴ اور ۹۳ تہی شب گذشتہ قتل کی رات تہی یہ بہی نہایت امن وامان کے ساتہ منائی گئی امسال ایک نمایاں خصوصیت یہ بہی تہی کہ تمام اہم اسلامی محلوں میں مذہبی مجالس بکثرت منعقد ہوئیں۔

محکمہ تفتیش جرائم کلکتہ نے گذشتہ ہفتہ کے دن حبداری پور کی ڈکیتیوں کے سلسلہ میں تقریباً ۱۲-۱۴ بنگالی نوجوانوں کو جن میں سے زیادہ تر طلباء ہیں گرفتار کیا ہے یہ ڈکیتی گذشتہ اپریل میں ہوئی تہی اور مسلح ڈاکو ایک متمول بنگالی کے مکان سے ۲۰ ہزار روپیہ کلمال لے گئے تہے ماخوذین کی درخواست ضمانت بہی پولیس کمشنر نے نامنظور کیں کیونکہ وہ ساعت مقدمہ کے لئے مداری پور روانہ کئے جائینگے ضلع مداری پور کے بہی دس بارہ مواضع میں خانہ تلاشیاں ہوئیں اور پانچ آدمی گرفتار کئے گئے۔ پنڈت نیلکانت کے مکان کی بہی تلاشی ہوئی۔ مگر کوئی مشتبہ چیز برآمد نہ ہوئی۔

مسٹر گوکہلے گذشتہ ہفتہ میں مصیبت زدگان جنوبی افریقہ کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ روانہ کرچکے ہیں۔

راجہ بازار کلکتہ میں کارخانہ بم سازی کی دریافت کے سلسلہ میں ڈہاکہ اور فریدپور میں خفیہ پولیس نہایت مستعدی سے مشتبہ مکانات کی تلاشی لے رہی ہے۔ کلکتہ میں دو نوجوان بنگالی طالبعلم گرفتار کئے گئے ہیں جنہیں علیحدہ علیحدہ رکہا جاتا ہے ان میں سے ایک سرکاری مخبر خیال کیا جاتا ہے۔

آگرہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں محرم کے دن کئی ہندوؤں کے جلوس شادی اور محرم کے جلوس میں مقابلہ ہوجانے کی وجہ سے فساد ہوا جس میں کثیر التعداد آدمی مجروح ہوئے اور دوکانوں کے مال کا بہی نقصان ہوا ہے۔

ڈہاکہ میں گورکہوں کے مظالم کی جو داستانیں شائع کی گئی ہیں ان کی تردید کی گئی ہے ان میں اصلیت کا شائبہ بہت کم ہے۔

طالب حقوق عورتوں نے لندن میں مانچسٹر کرشلوم ہال میں آگ لگاکر اسے خاک سیاہ کردیا ہے ۱۲ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ ان عورتوں نے ایک جلسہ میں ۱۴ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا

حوادث محلیہ

خدا کا شکر ہے کہ بہت کچہ انتظار کے بعد ۱۱-۱۲ کی درمیانی رات میں باران رحمت کا نزول ہوا بارش اگرچہ کافی نہیں ہوئی لیکن جسقدر ہوئی وہ فصل ربیع کے لئے فائدہ سے خالی نہ رہے گی۔

عشرہ محرم خیر وخوبی سے امن وامان کیساتہ ہوا تعزئے وغیرہ اطمینان سے نکلے اور کسی قسم کی بدمزگی نہ ہونے پائی۔ ملحقات میں چند مقامات پر خفیف نزاع پیدا ہوگیا تہا جو خیر وخوبی سے طے ہوگیا۔ البتہ کرتپور کا نزاع ۱۱- تاریخ تک طے نہیں ہوا نزاع پیپل کے درخت پر تہا جو عین سڑک پر واقع ہونے کے سبب تعزیوں کے نکلنے کا مانع ہوا ہمارے نزدیک اس قسم کے نزاعات نہایت آسانی سے اس صورت پر ہمیشہ کے لئے مٹ سکتے ہیں کہ شارع عام جو سرکاری ہوتی ہے اس قسم کے درختوں سے پہلے ہی اس قابل بنادیاجائے کہ تعزیوں کے نکلنے میں کوئی حرج واقع نہ ہو

۹- دسمبر کو صاحب کمشنر بہادر دورہ میں تشریف لائے اور صدر کا معائنہ فرماکر نگینہ تشریف لے گئے۔

چاندپور کا عشرہ محرم۔ ۹- دسمبر کو چاندپور کے تعزئے دس بجے کے قریب اپنے اپنے امام باڑوں سے نکلکر گشت کرتے ہوئے بخیریت تمام بعد مغرب اپنے امام باڑوں میں پہنچ گئے۔ چنگی کو حسب معمول درخواست صفائی راستہ ودور کرانے شاخہائے درختان لب سڑک وکوچہ ہائے نافذہ کی دیگئی تہی۔ لیکن افسوس ہے کہ اوس نے بہت لاپروائی سے کام لیا اور اس وجہ سے تعزیہ داروں کو چند جگہ دقتیں پیش آئیں خصوصاً متصل مکان شیخ محمد صادق جہاں اینٹوں کا انبار لگا ہوا تہا تعزیوں کے گذرنے میں بہت دقت واقع ہوئی اور مجبوراً تعزیہ چہوڑکر اسیوقت اون کو اوٹھانا پڑا۔ مکندرام بقال سے جو تعزیہ داران جولاہوں کا جہگڑا مدت سے چلا آتا تہا اس کا تصفیہ ہوگیا تہا اور مکندرام مذکور نے سیڑہی متنازعہ کو منہدم کرنے کا ارادہ مصمم کرلیا تہا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک ہندو ہیڈ کانسٹبل نے سب سے پہلے اسکو ملامت کی اور سیڑہی مذکور کے منہدم کرنے سے باز رکہا اور وعدہ کیا کہ میں تیری ہر طرح کی امداد کرونگا۔ بعدہ اسکی تمام برادری نے مجتمع ہوکر اسکی امداد کے لئے پانچہزار چندہ کا اعلان کردیا اور انہدام سیڑہی سے باز رکہا گیا اچہا ہوتا کہ ہمارے برادران وطن ضد کرنے کی بجائے مصالحت سے ہمیشہ کے لئے اس رنج کو دور کردیتے۔ (محمد قطب الدین چاندپوری)

اکسیر حیات

صرف ایک ماہ کیلئے نصف قیمت

یہ ایک قدرتی گولیاں ہیں جو ایک خاص ترکیب اور نہایت مقوی اجزا سے تیار کی گئی ہیں ان کے متعلق مزید تعریف کرنیکی ضرورت نہیں تجربہ سب کچھ بتا دیتا ہے وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں میں مبتلا ہو کر اپنے خداداد جوہر کو ضائع کر چکے ہیں اور بسرعت جنلام زیابی گذر رہی ... بعض شخص سستی کے امراض کا شکار ہو چکے ہیں ان کیلئے یہ گولیاں بمنزلہ آبحیات کے ہیں ... مقوی گردہ و مثانہ ہیں ضعف باہ کیلئے ... ہر قسم کی جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہیں۔ **قیمت** فی شیشی ... رعایتی نصف ...

تازہ شہادات

جناب لالہ ... سے ... صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ...

جناب برکت علی صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ...

جناب نظام الدین صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ...

جناب مرزا عاشق بیگ صاحب ...

ہمیشہ یاد رکھیں

[illegible]

جوب قبض کشا ... جوہر افزا ... جوب ہاضم طعام ...

(پتہ) حکیم محمد عنایت اللہ خاں حاذق امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سیل و دق دمہ کھانسی نزلہ اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو یا تین روز میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو کافور کرتا ہے مرد عورت بوڑھے بچے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی تولہ ... آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... محصولڈاک ... علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ابو محمد الغنی صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ... سیر مومیائی آپ سے منگوائی تھی ...

جناب سید اظہر علی صاحب ...

جناب حکیم اختر شکوہ صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ...

جناب احمد آدم صاحب ... تحریر فرماتے ہیں ...

جناب حافظ عبد الغفور بیگ صاحب ... اجمیر سے لکھتے ہیں ...

انڈین میڈیکل ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر

ضروری مفید کارآمد کتابیں — حیرت انگیز رعایت

تفسیر اتقان ہر دو حصہ مکمل - خاتم المحدثین مولانا جلال الدین سیوطی کی نہایت مستند و مقبول عام تصنیف اتقان فی علوم القرآن کا سلیس ترجمہ جس میں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل وجوہ ناسخ منسوخ محکم متشابہ ... نزول کیفیت نزول اسباب نزول وقت ... طریق استنباط مسائل ... امور کو نہایت تفصیل و آسان طریقہ سے بزبان اردو بیان کیا ہے صفحات ... قیمت ... روپے رعایتی قیمت ... محصولڈاک ...

حمایل شریف مترجم مجلد نہایت خوشخط و دبیز کاغذ پر صاف چھپی ہے لفظ بلفظ علیحدہ ... تلاوت کرنے کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے شروع میں ایک فہرست میں سورتوں سپاروں اور آیتوں کے اندراج ... درج ہیں اخیر میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی ... بترتیب حروف تہجی دی گئی ہے جس سے ... اصحاب کو مطالب و مضامین قرآنی ... سہولت ...

لغات القرآن مجلد ...

انسان کامل ...

تحفۃ النساء ...

تجربات ودمن ...

پتہ مولا بخش کشتہ امرتسر

کارخانہ جوہر یاقوت کی دو شہرۂ آفاق دوائیں نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانیوالی

جاڑے کا موسم آگیا ہے

اس لئے ... لکھو۔ اگر تم نے اس موسم میں اپنی کھوئی طاقت کو از سر نو حاصل نہ کیا۔ تو پھر سال بھر تک پچھتاؤ گے۔ کیونکہ در اصل ہندوستان جیسے گرم ملک میں صرف یہی چار مہینے ایسے ہیں۔ جن میں ہر ایک ہندوستانی کوئی طاقت کی دوا کھا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے لئے طاقت کی دوا تجویز کرتے وقت آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ آپ کوئی فصلی و نقلی حکیموں و اشتہاری طبیبوں کی دوا نہ کھائیں۔ کیونکہ اس سے بجائے نفع کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

ہاں اگر آپ کو

اس موسم میں کوئی طاقت کی دوا کھانی ہی منظور ہے۔ تو آپ جوہر یاقوت اور طلاء اکسیر اعظم کا استعمال شروع کر دیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ ان مردانہ دوایات سے بہتر کوئی دوا نہیں ملکی اشتہارات [illegible] ملاحظہ کریں

حیرت انگیز ایجاد

جوہر یاقوت ۔ یہ وہ نہیں کشتہ دوائی ہے۔ جو صرف دو تین سال کے عرصہ میں پچاس ہزار شیشی سے زیادہ بک چکی ہے۔ جن جن اصحاب نے ایک دفعہ آزمائی ہے۔ وہ خود بخود جگہ بجگہ اپنے ملنے جلنے والوں سے تعریفیں کر کر کے اس کی بکری کا باعث ہوتے ہیں۔ جوہر یاقوت سے ہر قسم کا جریان احتلام۔ سرعت انزال۔ ضعف باہ تو صرف پانچ روز میں ہی دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر [illegible] یا آتشک۔ یا کسی اور وجہ سے نامردی کا عارضہ ہو۔ تو دو ہفتہ کے استعمال سے تمام حالتیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ جوہر یاقوت کے استعمال سے بیحد خون پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم ... کی لاٹ بن جاتا ہے۔ جوہر یاقوت وہ لوگ ایک دفعہ منگوا کر استعمال کریں۔ جو اشتہاری حکیموں کی ادویات استعمال کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ جوہر یاقوت کی پوری شیشی کی قیمت جس میں تین ہفتہ کی دوائی ہوتی ہے۔ ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) علاوہ محصول چار آنہ (مہ) جوہر یاقوت کی ہر ایک شیشی کے ساتھ ہمارا اقرار نامہ ہوا کرتا ہے کہ اگر یہ دوا ہمارے حسب اعلان پورے طور پر مفید ثابت نہ ہو۔ تو آپ کی حلفیہ تحریر پر قیمت بلا عذر واپس دیں گے۔ اس سے زیادہ تسلی ناممکن ہے۔ جوہر یاقوت کی دو شیشی یکمشت منگانے پر محصول ڈاک معاف ہے اور چھ شیشی مع محصول ڈاک نو روپے میں ملتی ہے۔

کیفیت طلاء اکسیر اعظم

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں۔ اور تمام رگ و پٹھے سست ہو کر اعضا میں کجی و لاغری آگئی ہے۔ ان کے لئے یہ طلاء تازیانہ بجات کا کام دیتا ہے۔ اس لاثانی طلاء کی صرف چند روز مالش سے ہی تباہ شدہ رگیں اور پٹھوں کی کمزوری دور ہو کر پہلے سے بھی زیادہ طاقت آجاتی ہے۔ اور آدمی پورا پورا ڈیوٹی بجالانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر تندرست اچھے آدمی بھی اس طلاء کو ایک بار استعمال کریں۔ تو پھر تمام عمر کمزور نہ ہونگے۔ بڑھاپے میں بھی جوانوں کی طرح قوت مردمی قائم رہیگی۔ اور اگر اس طلاء کی ایک دو بوند صبح و شام پان میں لگا کر کھائی جاوے۔ تو قوت باہ حد سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ چہرہ بارونق اور آنکھوں کی روشنی دو چند ہو جاتی ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس طلاء کے لگانے سے کسی قسم کی سوزش جلن نہیں ہوتی۔ اور نہ آبلہ پڑتا ہے۔ قیمت پوری شیشی (ع) محصول (مہ) قیمت واپس ہوجائیگی۔ چونکہ یہ خارجی استعمال کی بھی دوا ہے۔ اس لئے ہم شرط کرتے ہیں۔ کہ اگر خاص اعضا کو اسپات لوہے کی طرح مضبوط نہ بنادے۔ تو قیمت بلا عذر واپس دیں گے۔ سونے پر سہاگہ طلاء اکسیر اعظم کے ساتھ جوہر یاقوت کا استعمال کرنا سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ بر تعریف آزمائش خاص عایت۔ جو صاحب طلاء کی شیشی کے ساتھ جوہر یاقوت کی شیشی بھی طلب کریں۔ ان سے ہر دو شیشی کی قیمت مع محصول صرف ... روپے لی جائیگی۔ چار شیشی سات (عہ) روپیہ۔ آٹھ شیشی تیرہ (للعہ) روپیہ۔

طلاء اکسیر اعظم اور جوہر یاقوت کی نسبت چند معزز اصحاب کی رائیں

جناب سردار پرتاب سنگھ صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی سے لکھتے ہیں جوہر یاقوت اور طلاء اکسیر اعظم کا وی۔پی پہنچا تھا۔ دوائی استعمال کر رہا ہوں۔ اچھا فایدہ معلوم ہوتا ہے۔ برائے مہربانی میرے ایک دوست کے لئے دو شیشی جوہر یاقوت اور ایک شیشی طلاء اکسیر اعظم میرے پتہ پر بذریعہ وی۔پی بھیجدیں۔ جناب بابو بہاری لال صاحب جوڑی مارکیٹ کراچی سے لکھتے ہیں۔ دو شیشی طلاء اکسیر اعظم اور دو شیشی جوہر یاقوت میرے نام بذریعہ وی۔پی بھیجکر مشکور فرماویں۔ قبل ازیں لالہ کاہن چند صاحب نے آپ سے طلب کی تھیں۔ جنہوں نے بہت فایدہ مند پائی ہیں۔ اور از حد تعریف کی ہے جناب بابو ونہیل صاحب بونڈی سے لکھتے ہیں۔ جوہر یاقوت کی شیشی میں نے اپنے دوست کو استعمال کرائی۔ بڑی خوشی سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اس نے پورا فایدہ کیا۔ اور اس کی جادو اثری جو میرے تجربہ میں آئی وہ یہ ہے۔ کہ اس کے استعمال سے جیسی غذا ہو وہ ہضم ہو جاوے۔ وہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے اوصاف بیان کرنا اس کی تعریفوں کو محدود کرنا ہے۔ جناب منشی عطا احمد صاحب کراچی ضلع جیکب آباد سے لکھتے ہیں۔ طلاء ہندوستان میں جو تعریف طلاء اکسیر اعظم کی تحریر کی ہے۔ واقعی ٹھیک ہے۔ بہت بڑا فایدہ پہنچایا۔ واقعی لاثانی شے ہے۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ ایک دوست کے لئے ضرورت ہے۔ جناب بابو موہن لال صاحب ... لکھتے ہیں۔ کہ میں نے دو شیشی جوہر یاقوت آپ سے منگوائی تھیں۔ جو تعریف سے زیادہ مفید ہوئیں۔ اب برائے مہربانی چار شیشیاں اور بھیجدیں۔ اور بھی بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ جو بوجہ عدم گنجایش درج نہ ہو سکیں۔ جو صاحب چاہیں ہمارے کارخانہ میں تشریف لاکر خریداروں کی اصلی چٹھیات دیکھ سکتے ہیں۔

نوٹ: پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرماویں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

ملنے کا پتہ ضرور یاد رہے: **کارخانہ جوہر یاقوت مقام ٹوہانہ ایس۔پی ریلوے**

مدینہ پریس واقع بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن صاحب پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

Reg. No. 575 373

رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵۷۵

THE AKHBAR MADINA BIJNOR

مسلمانوں کا واحد قومی ہمدرد

ادبی اخلاقی تاریخی و سیاسی و اقتصادی

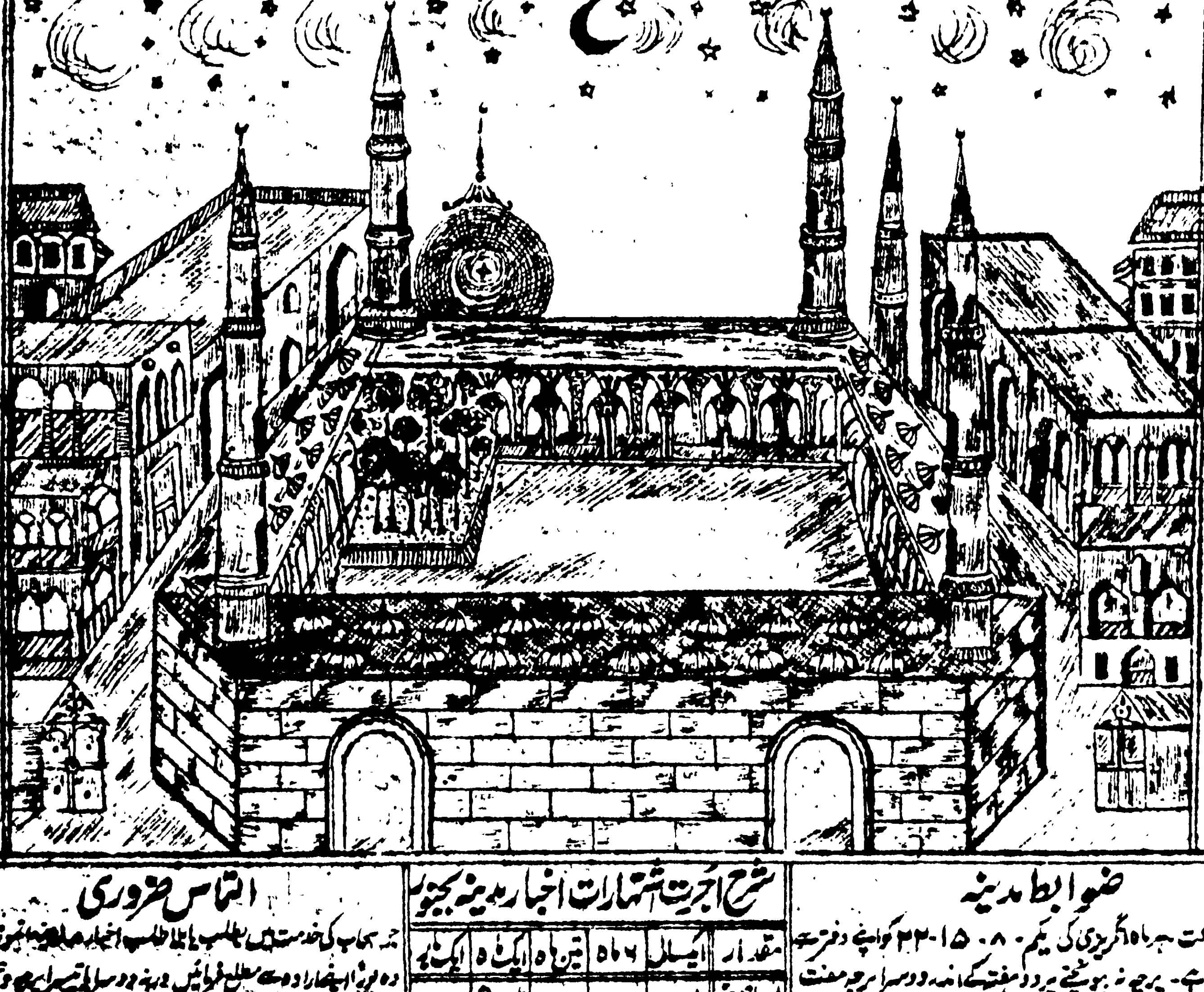
مدینہ

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن
بجنوری

رئیس التحریر
آغا رفیق
بلند شہری

قیمت سالانہ پیشگی تین روپیہ

ممالک غیر سے ۶ شلنگ



ضوابط مدینہ

تاریخ اشاعت ہر ماہ انگریزی کی یکم ۰۸ ۱۵ ۲۲ کو اپنے دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ پرچہ نہ پہونچنے پر دو ہفتہ کے اندر دوسرا پرچہ مفت ہے کے بعد ۲ ر کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جائیگا۔ بیرنگ خطوط کا سلسلہ مفقود ہے جواب طلب امور کے لئے ۰ ر کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا لازم ہے مضامین اخبار کے متعلق خط و کتابت بنام رئیس التحریر کی جائے

شرح اجرت اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار	ایک سال	۶ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	ماصہ	لعہ	صہ	سیہ	لعہ
نصف صفحہ	لعہ	صہ	سہ	سیہ	سے
ایک کالم	عہ	سہ	سعہ	سعہ	للعہ
نصف کالم	سہ	صہ	لسہ	سے	ستے

التماس ضروری

جو صاحب کی خدمت میں بطلب یا بلا طلب اخبار مدینہ نمونتہ حاضر ہو وہ براہ اخبار دوست مطلع فرمائیں ورنہ دوسرا پرچہ وی پی کیا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے جو حضرات مدینہ کی امداد اپنی مستقل خریداری سے فرماتے ہیں وہ اپنی قیمت ختم ہوتے ہی تمدید خریداری کا رخانہ کی اعانت کریں ورنہ وی پی حاضر خدمت ہوگا امید ہے کہ تعمیل فرمائینگے

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئیں

تلغرافات

معاملات بلقان

صوفیا ۵ا دسمبر - یونان نے بلغاریہ کو اطلاع دی ہے کہ اگر تھریس میں یونانیون کی ایذا رسانی کا انسداد ہوجائیگا - تو سفارتی تعلقات کے بحال ہونے ہی یونان اسیران جنگ کو سوا ان بلغاریون کے رہا کردے گا جنہیں کورٹ مارشل سے سزائے موت کا حکم ہوچکا ہے - بلغاریہ نے جواب دیا ہے کہ یونان کے اس پر اصرار نے ایسی آخری روک کو جو تعلقات بحال ہونے میں باقی تھی دور کردیا ہے - اور یونان کو یقین دلایا ہے کہ تھریس کی جدید بلغاری حکومت کو حکم دے دیا گیا ہے کہ تمام رعایا کو بحفاظت جان و مال کا اطمینان دلا دے

خانیہ - ۱۵ دسمبر - کل صبح یونان نے کریٹ کو بہ ادائے رسوم ضابطہ ملحق کرلیا - شاہ قسطنطین ولی عہد یونان نے بہ معیت وزیر اعظم یونانی جھنڈا نو نصابا دول کی موجودگی میں نصب کردیا - مجمع زور شور سے نعرہ ہائے مسرت بلند کرتا رہا - اس کے بعد یونانی بیڑا نے ۱۰۱ توپون کی سلامی دی - شاہ قسطنطین گرجا میں ادائے نماز شکر یہ ادا ہوئی - بعدہ شاہ قسطنطین شب گذشتہ ایتھنز کو واپس چلے گئے -

لنڈن ۱۹ - دسمبر - پیرس اور روما میں بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ نے دول کے روبرو تجویز پیش کی ہے کہ بحر ایجین کے جن جزائر پر یونان قابض ہے وہ اوسی کے پاس رہنے دئے جائیں بشرطیکہ وہ قلعہ بندی اور ممنوعات جنگ کے متعلق اطمینان دلا دے اور صرف جزائر امبروس اور ٹینوڈوس ٹرکی کو واپس کردیئے جائیں - دوسرے یہ کہ یونان کو البانیہ خالی کرنے کے لئے مہلت دی جائے کیونکہ کمیشن حد بندی مقررہ تاریخ پر کام ختم نہیں کرسکی ہے تیسرے یہ کہ جب اٹلی ان جزائر کو واپس کرے جن پر وہ قابض ہے تو ان جزائر کی خود مختاری کا مطالبہ کیا جائے بعد کی خبر ہے کہ مذکورہ بالا تجاویز پیش کرنے کی تصدیق ہوگئی اور حکومت فرانس نے سر ایڈورڈ گرے کی تجاویز سے اتفاق کامل کا اظہار کردیا ہے -

روما ۱۷ - دسمبر - آج مجلس مندوبین مارکوئیس ڈی سان گیلیانو وزیر خارجہ نے کہا کہ البانیہ کی جنوبی سرحد کا مسئلہ اٹلی اور آسٹریا کے لئے نہایت اہمیت رکھتا ہے اور انہون نے بحیرہ ایڈریاٹک میں مساوات اور آزادی برقرار رکھنے کے لئے عزم بالجزم کرلیا ہے - دول کے مصالحت پسند اندرویہ کو مدنظر رکھکر اس امر کے یقین کرنے کی وجوہ موجود ہین کہ ہمارے مطالبات بغیر سخت پیچیدگیون کے پورے ہوجائینگے -

جزائر ایجین کا ذکر کرتے ہوے وزیر موصوف نے کہا کہ اٹلی اس اصول پر قائم ہے کہ یورپ کی کوئی دولت عظمیٰ تصفیہ بلقان سے توسیع علاقہ کا فائدہ نہ اٹھائے تاکہ بحیرہ روم میں موازنہ قوت قائم رہے شرطیکہ مستحکم اور سالم رہنی چاہئے مارکوئیس موصوف نے آگے چل کر بیان کیا کہ اٹلی فرانس اور برطانیہ عظمیٰ کے تعلقات نہایت ہی عمدہ ہین -

دولت عثمانیہ

لنڈن ۱۴ دسمبر - بقول رویٹر اتفاق ثلاثہ نے قسطنطنیہ میں یہ استفسار پیش کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے کہ آیا درحقیقت قسطنطنیہ کے ترکی عسکر کی کمان جرمن افسرون کے سپرد کردی گئی ہے اور اس سے قسطنطنیہ کی حالت پر کیا اثر پڑیگا اس کے متعلق برلن مین روس و جرمنی کی نہایت دوستانہ گفتگو ہوئی ہے جرمنی کو بھی اس استفسار کا علم ہے

قسطنطنیہ ۱۲ - دسمبر - جرمن فوجی مشن کی آمد سے پہلے ایک فرمان سلطانی شائع کیا جائیگا جس مین اس امر کی صراحت کی جائے گی کہ اس مشن کے اختیارات صرف مشیرانہ ہونگے -

قسطنطنیہ - ۱۴ - دسمبر - انگریزی - روسی اور فرانسیسی سفراء نے صدر اعظم عثمانی سے جنرل لیمٹ وان سانڈرس کی ماتحت جرمن فوجی جماعت کے اغراض و مقاصد کی بابت استفسار کیا - صدر اعظم نے کل جواب دینے کا وعدہ کیا ہے -

جنرل لیمٹ وان سانڈرس معہ اپنی جماعت کے ترکی وردی پہنے ہوئے یہان وارد ہوئے - وزیر جنگ نے سٹیشن پر اون کا استقبال کیا -

قسطنطنیہ - ۱۵ - دسمبر - صدر اعظم عثمانی جنرل لیمٹ وان سانڈرس کے اختیارات کے متعلق انگریزی روسی اور فرانسیسی سفراء کے استفسار کا جواب آج دے دین گے جس کا مضمون یہ ہوگا کہ یہ تقررات حسب تجویز محمود شوکت پاشا مرحوم بدین وجہ عمل میں آئے ہین کہ غیر ملکی مشیرون کا تقرر بالکل ناقابل اطمینان ثابت ہوا ہے لہذا یہ تجویز کی گئی ہے کہ غیر ملکی افسر قطعی طور پر عثمانی ملازمت مین لے لئے جائین اور انہیں کامل اختیارات دیئے جائین - ریر ایڈمیرل لمبس (فرانسیسی) کو عثمانی بیڑہ کی کمان پر اور انگریزی کرنل باکر کو ارمینیا مین جندرمہ کی کمان پر اسی طریقہ کے مطابق مقرر کیا گیا ہے - لیکن جنرل سانڈرس کے اختیارات تاہم محدود رہین گے اور خصوصیات جہان تک جزیرہ نما اور شہر قسطنطنیہ کی محافظ فوج کا تعلق ہے وہ متعلق بہ کی ماتحتی میں رہے گی -

قسطنطنیہ ۱۶ - دسمبر - پہلے عثمانی عسکر قایم مقام کماندر جنرل ہے وزیر تعمیرات مقرر ہوئے ہیں اور عسکر کی کمان جنرل لیمٹ وان سانڈرس کے حوالہ کردی ہے - صدر اعظم ٹرکی نے روسی فرانسیسی اور انگریزی سفراء کو اطمینان دلایا ہے کہ جرنیل سانڈرس کے اختیارات نہایت سختی کے ساتھ خالص مسائل متعلقہ فن حرب اور جنگی تعلیم تک محدود رکھے جائینگے اور ایسے معاملات جیسے کہ قلعون کی کمان اور اجرا "مارشل لا" - اور فوجی عدالتین یہ جرنیل موصوف کے اختیارات سے باہر اور براہ راست وزارت جنگ کے ماتحت رہینگے

متفرقات

لنڈن - ۱۶ دسمبر - یکم دسمبر کے ڈیلی ٹیلیگراف مین معاہدہ برطانیہ و ٹرکی کی ترمیم کے متعلق جو بیان شائع ہوا ہے اس کے متعلق ہیر ہیمر مین نے جرمن پارلیمنٹ میں استفسار کیا کہ آیا حکومت جرمنی آن چشمہ ہائے روغن معدنی تک جو جرمن نوج کے لئے مخصوص رکھے گئے ہین اپنی دسترس قایم رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں - ہیر دان جگاو وزیر خارجہ نے کہا کہ شائع شدہ اطلاع غلط ہے برطانوی اور جرمن جماعتون مین جیسے ولیم کے متعلق وسیع مراعات حاصل کرنے کی گفتگو ہورہی ہے جن کا خاص تعلق عراق سے ہوگا - جرمنی بیڑے کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور حکومت جرمنی دنیا کی برآمد روغن معدنی مین حصہ متناسب حاصل کرنے کی غرض سے جرمن جماعت کی تمام کارروائیون کی تائید کرے گی

لنڈن - ۱۸ - دسمبر - اتحاد ثلاثہ (جرمنی - آسٹریا و اٹلی) نے ہنوز جزائر ایجین و البانیہ کے متعلق برٹش تجاویز کا جواب نہیں دیا - بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے تجاویز مذکور کو اچھی نگاہ سے دیکھا ہے - بحالیکہ یونان سخت ناراض ہے اور اس کا بیان ہے کہ جنوبی البانیہ اور نیز جن جزائر پر اٹلی قابض ہے وہ خالص یونانی ہین جو نئے کریٹ یعنی مسلسل جوش و خروش و ایجیٹیشن کے مرکز بن گئے ہیں

لنڈن ۱۶ - دسمبر - نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان نے روس کی اس تجویز پر متفق ہونے سے انکار کردیا ہے کہ چین سے غیر ملکی افواج ہٹالی جائین -

اخبار نیر اعظم مرادآباد
بالکل مفت
اور طبع اشتہارین خاص رعایت

نظام الملک طوسی

سلسلہ وزراء اسلام کی پہلی جلد (البرامکہ) دو مرتبہ چھپکر شائع ہوچکی ہے چنانچہ سلسلہ مذکورہ کی یہ دوسری جلد ہے جس میں پانچویں صدی ہجری کے نامور وزیر خواجہ ابو علی حسن طوسی الملقب بہ نظام الملک کی مفصل سوانح عمری لکھی گئی ہے یہ کتاب نفیس سفید کاغذ ۲۰×۳۰ کے پیمانہ پر ۲۹۰ صفحات میں ختم ہوتی ہے مضامین کی فہرست ۱۷ صفحات میں ہے پہلے حصہ مین دیباچہ - طوس کی تاریخ - خواجہ کی ولادت تعلیم و تربیت نقل دیکمالات اخلاق و عادات اور اسباب قتل کا تذکرہ ہے - دوسرے حصہ مین خواجہ کے قانون سلطنت اور وزارت کی تفصیل در بارے اہل کمال کا تذکرہ دولت سلجوقیہ کی ابتدائی تاریخ خواجہ کی مستقل وزارت اور مستم بالشان کارنامون کی صراحت اور بیت العلوم (یونیورسٹی) نظامیہ بغداد اور دیگر اوس کے ماتحت مدارس کی جامع تاریخ ہے نیز حکیم عمر خیام نیشاپوری اور حسن بن صباح امام فرقہ باطنیہ کے بھی تفصیلی حالات ہین خاتمہ کتاب پر جلال الدولہ سلطان ملک شاہ سلجوقی کا تذکرہ ہے کتاب کی رنگین لوح ملک شاہ - نظام الملک - عمر خیام و حسن بن صباح کی تصویرین اور نقشہ جات نامی پریس کانپور کی مرصع کاری کا نادر نمونہ ہین نستعلیق طلائی حروف مین کتاب کا نام قیمت درجہ اول مجلد للعہ مع محصولڈاک درجہ دوم مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک تاجران کتب کیلئے کمیشن بھی مقرر ہے - المشتہر

محمد عبد الرزاق مولف البرامکہ و نظام الملک طوسی - ریاست بھوپال محلہ فتح گڈھ

اشتہار ازاوڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی چودھری امر سنگھ صاحب منصف درجہ اول ضلع کرنال

لاڈلی پرشاد نابالغ ولد ہیرالال بر فاقت بشمبر داس مہاجن کرنال مدعی

بنام

مسماۃ امیر جان زوجہ نیاز محمد خان ساکن گنجپورہ تحصیل کرنال و مساۃ حفیظن دختر امیر جان طوائف حال آباد قصبہ ساڈھورہ خاص

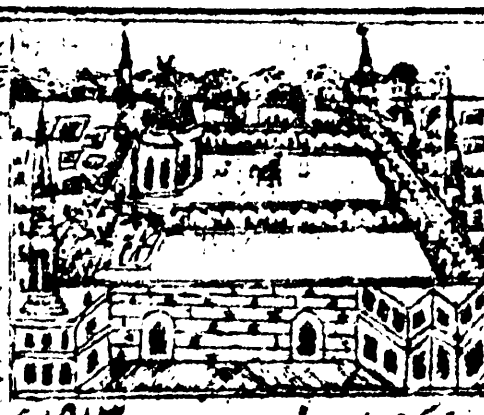
دعوے یکصد

اس مقدمہ مین مدعا علیہم تعمیل سمن سے گریز کرتی ہین لہذا یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تعیین ۵ - جنوری ۱۹۱۴ء کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کی کرین ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی -

آج بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۹۱۳ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - دستخط بخط انگریزی

اخبار مدینہ بجنور جلد ۲ نمبر ۴۷ ۳ ۲۲ - دسمبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ - محرم ۱۳۳۲ھ

فہرست مضامین



مدینہ بجنور مورخہ ۲۲ - دسمبر ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آگرہ میں قومی جلسے

امسال آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسے آئندہ ہفتہ میں ہندوستان کے مشہور شہنشاہ اکبر اعظم کے دارالحکومت آگرہ میں منعقد ہونے والے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کے اعلیٰ واہم تعلیمی وسیاسی معاملات پر بحث کی جائیگی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور مسلم لیگ کے اجلاس ہرسال ہندوستان کے کسی نہ کسی بڑے شہر میں ہوتے ہیں اور اہم تعلیمی وسیاسی معاملات پر ہمیشہ بحث کی جاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ بہت کم اور گویا نہ ہونے کی برابر ایسی تجاویز ومشورات ہیں جن پر اجلاسوں میں متعدد بار بحث ومباحثہ ہوا ہو لیکن کبھی اون کو قوت سے فعل میں لایا گیا ہو۔

اس امر کے بیان کرنیکی غالباً ضرورت نہ ہوگی کہ جب قوم کا نصب العین یا طرز عمل صرف قول تک محدود رہا ہو اور عمل کے لحاظ سے اوس نے کوئی کامیاب کوشش کی یا نہ یعنی کبھی اوس کا ارادہ بھی نکیا ہو وہ کیونکر کامیاب قوم بن سکتی ہے اور اوس کی زندگی کس طرح اس قابل سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ آئندہ کوئی زندہ قوم بن سکے گی۔

ہرسال درماندہ مسلم قوم یہ امید کرتی ہے کہ اب کی مرتبہ ہمارے قومی جلسے ضرور ہماری ضروریات اور سیاسیات کیلئے تلافی مافات کی کوشش کرینگے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اجلاس ختم ہونے کے بعد لیڈران قوم ایسے بے حس ہوجاتے اور سکوت اختیار کرلیتے ہیں کہ گویا رزولیوشنوں پر بحث ومباحثہ کرنے سے اون کی قوت اس قدر سلب ہوگئی ہے کہ وہ آئندہ اجلاس تک مشکل بحث ومباحثہ یا رزولیوشن پاس کرنیکے لئے تیار ہوسکیں گے اور قوم کی تمام امیدیں آخر لیڈران قوم کی اس سردمہری اور بے پروائی کے قربان ہوکر رہجاتی ہیں۔

اگر اون تمام تجاویز ومشورات یا رزولیشنوں کو جمع کیا جائے جو اب تک ہمارے قومی جلسوں نے پاس کئے ہیں تو ایک معقول حجم کی کتاب بن جائے لیکن جب اوس پر یہ غور کیا جائے کہ ہر وقت تک کسقدر رزولیوشن قوت سے فعل میں آئے یا قوم کو اون سے کس حد تک حسب ضرورت فائدہ اوٹھانے کا موقع ملا تو غالباً مشکل سے فیصدی تین چار کی نسبت قایم کی جاسکے گی۔

ایک مفلس ودرماندہ قوم کے لئے بظاہر تین یا چار فیصدی تجاویز مفیدہ کا عمل میں آنا اگرچہ ایک بڑی کامیابی سمجھی جاسکتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب قوم کی حالت اسقدر کمزور ہے کہ اپنی حیثیت لیاقت اور وجاہت کے اعتبار سے وہ زیادہ بوجھ نہیں اوٹھا سکتی اور نہ قوت سے زیادہ ذمہ داریوں کو انجام پر پہنچا سکتی ہے تو خواہ مخواہ بلا ضرورت تجاویز ومشورات کا پیش کرنا اور کمزور قومی انجمنوں پر بوجھ ڈال دینا کہاں تک بہتر وغیرہ سمجھا جاسکتا ہے۔

ہم ہرسال دیکھتے ہیں کہ ہماری قومی انجمنوں کے جلسوں میں ایک معقول تعداد رزولیوشنوں کی پاس ہوتی ہے جنہیں سے اگرچہ بعض صرف تکرار سے لبریز ہوتے ہیں لیکن اون میں سے ایسے بہت کم ہوتے ہیں جن کو ہماری قوم تکمیل پر پہونچا سکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہرسال پاس کردہ رزولیوشنوں کا پشتارہ کاغذوں کی جلدوں میں بند پڑا رہتا ہے اور کوئی قوت اون کو عمل میں لانے کے لئے اپنے پاس ذرائع ووسائل نہیں پاتی۔

جلسوں کے انعقاد اور اون کی کامیابی کی صرف یہی صورت نہیں ہونی چاہئے کہ خواہ مخواہ وقت پورا کرنیکے لئے بیکار یا اپنی قوت سے اعلےٰ رزولیوشن پاس کردئے جائیں بلکہ یہ بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جو رزولیوشن اب سے پہلے پاس ہوچکے ہیں اون میں سے کتنے ایسے ہیں جن پر گذشتہ سالوں میں توجہ ہوئی ہے۔

جو رزولیوشن ایسے نظر آئیں کہ اون پر اب تک توجہ نہیں ہوسکی ہے یا اون کی تکمیل کے اسباب فراہم نہیں ہوسکے ہیں ضرورت ہے کہ اون پر دوبارہ توجہ دلائی جائے اور اون کو تکمیل پر پہنچانیکے لئے ایسے اسباب وذرائع فراہم کئے جائیں جن سے دشواریاں آسان ہوں۔

امسال کے اجلاس بہت زیادہ معرکۃ الآرا بیان کئے جاتے ہیں اور بدقسمتی سے ہماری قوم میں جو گروہ بندیاں ہوگئی ہیں اون کا ارادہ ہو رہا ہے کہ اب کے اجلاسوں میں خوب دل کی حسرتیں نکالی جائیں ایک گروہ شخصیت پرستی کی بحث چھیڑنے والا ہے تو دوسرا اوسکے خلاف مسلح ہو رہا ہے اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اب کے اجلاسوں میں قوم کے مفید غالباً کوئی کام انجام پر نہ پہونچایا جاسکے اور آئندہ کیلئے بھی گروہ بندیوں کے سبب یہ تعلیمی وسیاسی انجمنیں صرف ایک مشاعرہ یا کج بحثی کی حیثیت اختیار کرلیں۔

کسقدر افسوس ہوتا ہے کہ ہماری حالت ایک طرف تو روز بروز تنزل اختیار کرتی جاتی ہے اور دوسری جانب ہماری رفتار ایسی بے ڈھنگی ہے کہ ہم خود قعر ذلت وضلالت میں گرتے جارہے ہیں۔

ہندوستان کے لیڈروں یا اون لکھے پڑھے آدمیوں میں جو ہندوستان کے تعلیمی وسیاسی معاملات میں حصہ لینے کا اپنے کو اہل سمجھتے ہیں اسوقت ایک بڑی کمزوری پائی جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ کمزوری ہے جو مسلمانوں کو ترقی سے روک رہی ہے۔

ہندوستان کا ہر ایک لیڈر یا وہ شخص جو تعلیمی یا سیاسی معاملات میں حصہ لینے کا اپنے کو خیال خویش اہل سمجھتا ہے اس خبط میں مبتلا ہے کہ ہر ایک سیاسی وتعلیمی معاملہ میں اوسکی رائے مستند سمجھی جائے اور اوس کے مشورہ پر عمل کیا جائے اور اصلیت یہ ہے کہ ہم میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اگر تعلیمی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں تو سیاسی معاملات سے واقف نہیں تو تعلیمی مسائل سے دلچسپی نہیں اور ایسے لوگوں کی تعداد تو بہت ہی زیادہ ہے جو دونوں سے نابلد ہیں صرف چند گنے چنے لوگ ہیں جو تعلیمی وسیاسی معاملات میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں لیکن انہیں سے بعض اسقدر جاہ وشہرت پسند ہیں کہ آن کی دستگاہ ہی قوم کیلئے وبال جان ہوگئی ہے۔

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ ہر معاملہ میں آرائے کا زیادہ حصہ وہ ہوتا ہے جو کسی طرح تجربہ وواقفیت پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ یا تو کسی کی تائید یا خواہ مخواہ کی مخالفت ہوتی ہے۔ اگر ہمارے قومی جلسوں میں سے اختلاف بیجا یا تائید غیر حق کا مرض دور ہوجائے، اور رائے دہندہ تجویز ومشورہ کی قابلیت کتنی ہوں تو ممکن ہے کہ ہمارے قومی جلسے آئندہ چل کر کچھ کام کرسکیں ہمارا ارادہ تھا کہ اب کی مرتبہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ولیگ کے اجلاسوں میں ضرور شریک ہوں اور دیکھیں کہ گروہ بندیاں کا اون کا معرکہ قدم کس طرف رہتا ہے لیکن افسوس ہے کہ صحت کے قابل اطمینان نہونے سے ارادہ فسخ کرنا پڑا اور مجبوراً ایک قائم مقام صحیح حالات لکھنے کے لئے انتخاب کیا گیا جو انشاء اللہ العزیز ۲۵- دسمبر کو روانہ ہوجائیگا۔

اسوقت ہندوستان کے مسلمان ہر طرف سے مایوس ودل شکستہ ہیں اسلئے ہماری رائے میں اگر ان قومی جلسوں میں ذاتی مناقشات کی بجائے مفید اغراض پر مباحثات ہوں تو بہت اچھا ہو یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے کہ مسلمان تعلیم میں دنیا بھر کی اقوام سے پیچھے اور بہت پیچھے ہیں کاش یہ جلسے اس امر پر کافی غور کریں کہ وہ کیا وسائل ہیں جن سے ہماری تعلیمی پستی دور ہوسکتی ہے اور ہماری وہ شرمناک کمی تعداد جو ہرسال تعلیمی یونیورسٹیوں کے سالانہ امتحان میں نظر آتی ہے کس طرح اضافہ پذیر ہوسکتی ہے۔

ضروری علوم وفنون میں ہماری تعداد کی کیا حالت ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اسوقت بہت سے علوم وفنون ایسے ہیں جنمیں ہماری قوم کی تعداد کا کوئی معقول یا قابل شمار حصہ شریک نہیں ہوسکا ہے اگر کانفرنس کے اجلاس میں ان امور پر نظر ڈالی گئی اور کا سامان مفید یعنی وہ عمل میں لائی جاسکیں رزولیوشن پاس ہوئے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاید ہماری قومی انجمنوں کے کام کسی تحسین وآفرین کے قابل ہوسکیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم بھی کسی قابل ہوجائیں ورنہ ایسی قومی انجمنوں سے جو بیکار رزولیوشن پاس کرتی رہتی ہیں ہمیں بہت پہلے سے بے اعتقادی ہے اور تاوقتیکہ کوئی مفید کام وہ انجام ندیں یا اوس کا اہل نہ بنائیں اسوقت تک ہماری بے اعتقادی اضافہ پذیر رہیگی۔

مسلم لیگ نے گذشتہ سال سلف گورنمنٹ کی تائید میں رزولیوشن پاس کیا تھا جس پر اسوقت تک خوب مباحثہ کی گرم بازاری ہے اس سال لندن لیگ کی خود مختاری پر غالباً بہت وقت صرف ہوگا اسلئے لیگ کا جدید دور بھی دو اجلاسوں کی قومی حالت پر نظر رکھتے ہوئے ہمارے نزدیک جامہ کہن سے زیادہ نہیں تو کم از کم مساوی درجہ کا حقدار تو ضرور رہیگا۔

اگرچہ امید نہیں ہے لیکن ہم دعا کرتے ہیں کہ لیگ کے جلسے میں بیکار مباحث پر وقت صرف کرنے کے بجائے اس امر پر غور کیا جائے کہ ہندوستان میں ہماری آئندہ سیاسی زندگی کس قسم کی ہونی چاہئے اور ایسا کونسا طریقہ ہے کہ ہم اپنی سیاسی سنجش کو مقبول عام بنانے کے ساتھ ہی گورنمنٹ کی نظر میں بھی بجا ثابت کرسکیں تاکہ ہماری سیاسی اہمیت میں ضعف پیدا ہونے کے بجائے ترقی ہو۔

حضرات معاونین مدینہ - مدینہ کاغذ

سال ختم ہورہا ہے وصولیابی قیمت کیلئے کارخانہ سے وی۔ پی۔ اور اطلاعی خطوط روانہ ہوچکے ہیں ہمدردان مدینہ انہیں وصول فرماکر کارخانہ کی مدد کریں نیز جدید خریداروں کی فراہمی سے بھی غافل نہ ہوں کیونکہ نیا سال شروع ہونیوالا ہے امید ہے میری یہ عرض بے اثر نہ رہے گی اور آپ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے بالکل تیار رہیں گے۔

نیاز مند۔ محمد مجید حسن منیجر اخبار مدینہ بجنور

نواب حاجی محمد اسحٰق خان صاحب
اور
قومی معاملات

مذکورۃ العنوان سرخی سے آنریبل سید رضا علی صاحب کا ایک مضمون موقر معاصر زمیندار میں شائع ہوا ہے جس کے ضروری حصص کا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

نواب محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج علیگڈہ میں وہ کمزوریاں جن سے متعدد غلطیاں پیدا ہوئی ہین حسب ذیل ہیں۔

(۱) آپ میں تحمل اس قدر کم ہے کہ بمنزلہ نہونے کے ہے اور آپ کے مزاج میں تحمل کی کمی کو غضب کی فرادانی نے پورا کیا ہے۔

(۲) آپ مل کر کام کرنے کے عادی نہیں ہیں اور بخیال خود آپ دوسروں سے بالخصوص نوجوان پارٹی سے مشورہ کرنا کمزوری کی دلیل سمجھتے ہین۔

(۳) آپ قوم کے حقوق کے خلاف پولیٹیکل معاملات میں شرکت کرنے کا اپنے کو مجاز سمجھتے ہین۔

(۴) آپ گورنمنٹ میں اپنا رسوخ بڑہانے کی غرض سے قوم کی وفاداری کو شبہ میں ڈالنے اور قوم پر الزامات لگانے مین تامل نہیں کرتے۔

امر اول۔ علیگڈہ کالج کے سکرٹری کا عہدہ نہایت ارفع ہے جو شخص اس عہدہ پر مامور ہو وہ بہت سے معاملات میں قوم کا لیڈر ہوتا ہے اور کوئی لیڈر اوسوقت تک اپنے آپ کو مفید ثابت نہین کرسکتا جب تک کہ تحمل و برداشت غیر معمولی درجہ کا اوس میں نہ ہو مگر جناب کی یہ حالت ہے کہ صدائے اختلاف کو مخالفت پر نہ صرف محمول کرتے ہیں بلکہ یقین رکھتے ہین کہ جو شخص جناب کا ہم خیال نہیں ہے وہ کوتہ اندیش اور نادان ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جناب نے دو ریخ اور غضب ناک میں دہلی کے جلسہ میں جو شور و غل مفروضہ توہین پر آپ نے مچایا قوم کو معلوم ہے اور لطف یہ ہے کہ مسٹر اظہر علی وغیرہ پر جب آپ کا غصہ برا بہلا کہنے سے اتر رہا تہا اوسوقت نوابصاحب رامپور ہنس کر یہ فرما رہے تہے کہ تباہی میں ہر طرح تیار ہون۔ جس طرح آپ لوگ چاہین اس مسئلہ کو طے کرلین گا۔ یہ امر بہی قابل لحاظ ہے کہ اس مجمع میں زیادہ تر کے بہت سے ہوا خواہ تھے اور خود آنجناب اس جلسہ میں بحیثیت لیڈر قوم کے شریک تہے نہ بحیثیت وزیر و مشیر والئی رامپور کے۔ پھر اس بہرے مجمع میں جناب ہی کو کیون طیش آیا۔ مسٹر مصطفےٰ خان صاحب ٹرسٹی کالج کو جناب کی تیزی کی جو شکایت ہے اس کے واقعات بھی روشنی میں آچکے ہیں عام مجمعون میں مزاج کی تیزی یہ ثابت کرتی ہے کہ تیزی دکہانے والے میں اون میں سے ایک اہم صفت نہیں پائی جاتی

جو لیڈری کیلئے ازبس ضروری ہے۔

امر دوم۔ دوسری یہ شکایت ہے کہ جناب نواب صاحب یہی نہین کہ اپنے ساتہیون سے معاملات مین مشورہ نہیں کرتے بلکہ شوریٰ کو غیر مستحسن اور اپنی شان کے منافی سمجھتے ہین۔ جماعت ٹرسٹیان میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان نہایت ہوشمند اور باخبر شخص ہین مگر کیا نواب صاحب بتلا سکتے ہیں کہ انہون نے صاحبزادہ صاحب سے کس کس معاملہ میں مشورہ کیا ہے۔ اور یکم جنوری ۱۹۱۴ء کی میٹنگ کا جو ایجنڈا انہون نے جاری فرمایا ہے اوس کے متعلق کس کس سے مشورہ کیا یکم جنوری کی میٹنگ غیر معمولی میٹنگ ہے اور بغیر متعدد جماعت کے منعقد نہیں ہوسکتی کیا سکرٹری صاحب کے پاس ٹرسٹی صاحبان نے غیر معمولی جلسہ کے انعقاد کے خطوط بہیجے تہے یا سکرٹری صاحب نے خود کسی سے مشورہ کیا اگر کیا تو کب کس سے اور کہان۔

مین نے تو یہان تک سنا ہے خدا کرے غلط ہو کہ سکرٹری صاحب کسی ایسے شخص سے جس پر نوجوان پارٹی کے ہمدرد ہونے کا شبہ ہو مشورہ کرنے کے اس وجہ سے سخت مخالف ہیں کہ جناب کے ایسا کرنے سے شوریدہ سرون کا دماغ اور خراب ہوگا نیز نوجوان پارٹی کی تالیف قلوب کرنیکا داغ لگیگا ایسی صورت میں جناب نواب صاحب خود غور فرما سکتے ہین کہ وہ کہان تک سکرٹری کے ذمہ دار عہدہ کے فرایض بوجہ احسن انجام دے سکتے ہین۔

امر سوم۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ پولٹیکل معاملات میں نواب صاحب کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے جناب موصوف اپنے پہلے خط زمیندار ۱۴ ستمبر میں تحریر فرماتے ہین "درحقیقت آنریری سکرٹری کالج کا یہ فرض ہے کہ عام قومی معاملات مین دخل در معقولات دیا کرے" مین عرض کرتا ہون کہ نہیں ہرگز نہیں اور جناب سے قوم کو جو بڑی شکایت ہے وہ یہی ہے باوجودیکہ جناب قوم کے پولٹیکل جذبات و خیالات سے ایسی واقفیت نہین رکہتے جیسی کہ وہ لوگ جن کو قوم نے پولٹیکل خدمت تفویض کی ہے پہر بہی جناب پولٹیکل معاملات مین دخل در معقولات سے باز نہیں آتے جس زمانہ مین آپ نینی تال تشریف رکہتے تہے ایک ایسے وفد کی تیاری کر رہے تہے جو لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین حاضر ہوکر اظہار وفاداری کرے کیا میں دریافت کرسکتا ہون کہ پولٹیکل معاملات سے بے تعلق ہونے کے باوجود وفد بنانے کا ولولہ کیون پیدا ہوا تہا مگر قوم کے خیال مین سب سے بڑی غلطی جو نواب صاحب سے ہوئی وہ دہلی کے پُر اسرار جلسہ کا انعقاد تہا۔

نوابصاحب نے جہان وہ الزامات اپنے دوسرے خط میں گنائے ہین جو قوم کی طرف سے اون پر عاید کیے جاتے ہین وہان فرماتے ہین کہ پہلا الزام یہ ہے کہ دہلی کی میٹنگ میں دلچسپی لی ہے یہ عرض کرونگا کہ آنجناب نے اس الزام کے سمجہنے مین غلطی کی۔

اصلی واقعات یہ ہین کہ ۱۸ ستمبر کو ہز آنر سر جیمس مسٹن نینی تال سے بعزم روانگی انگلستان روانہ ہوئے اوسی تاریخ نواب صاحب رامپور اور نواب حاجی صاحب ہز آنر سے ملنے بریلی گئے ہز آنر سے پہلی ملاقات نواب حاجی صاحب کی ہوئی اس کے بعد نواب صاحب رامپور ملے ۱۹ ستمبر کو دہلی کے جلسہ کا معرکۃ الآرا ریزولیوشن لکہا گیا جو غالباً نواب حاجی صاحب کی تصنیف تہی ۲۰ ستمبر کو ریزولیوشن روانہ کئے گئے۔ ۲۱ ستمبر کو نواب صاحب رامپور اور نواب حاجی صاحب شملہ روانہ ہوئے اس موقع پر مین جناب ممدوح سے چند سوالات کرتا ہون۔

(۱) کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ۱۸ ستمبر کو واقعہ کانپور کے متعلق بات چیت کرنے کی غرض سے جناب نواب محمد اسحاق خان صاحب ہز آنر سے ملنے بریلی تشریف لے گئے کیا جناب کی ہز آنر سے جلسہ یا جلسہ کی تجویز کے متعلق مطلق کوئی گفتگو نہ ہوئی۔

(۲) کیا جناب اس امر سے بالکل بے خبر ہین کہ دہلی کے جلسہ میں راجہ صاحب محمود آباد کیون اور کس کے کہنے سے مدعو نہیں کیے گئے۔

(۳) کیا جناب کی رائے مین گورنمنٹ سے خوشگوار تعلقات کا قایم ہونا بغیر قضیہ کانپور کا تصفیہ ہوئے قرین عقل تہا۔

(۴) کیا راجہ صاحب محمود آباد و مسٹر مظہر الحق مولانا عبد الباری اور سید فضل الرحمٰن کی عدم موجودگی میں کوئی ایسا تصفیہ ہونا ممکن تہا۔ جسے مسلمان پبلک منظور کرے۔

(۵) جناب نے یا جناب کے کسی ہمخیال نے لوکل یا امپیریل گورنمنٹ سے معاملات کانپور کے تصفیہ کے لیے کچہہ شرائط یا امور طے کئے تہے یا نہین اگر کئے تہے تو وہ کیا تہے اور ان شرایط یا امور کو کس گورنمنٹ نے کس تاریخ یا کس زمانہ میں منظور کیا تہا۔

(۶) کیا بعض اخبارات کا یہ بیان غلط نہین ہے کہ جن شرائط پر کانپور کے قضیہ کا تصفیہ ۱۴ اکتوبر کو ہوا اس سے بہتر یا اسی قدر مفید شرائط بانیان جلسہ دہلی نے گورنمنٹ سے مسلمانون کے لیے طے کرلیے تہے کیا جناب نے یا جناب کے کسی دوست نے ایسی اطلاع کسی اخبار کو دی یہ سب اہم اور ضروری سوالات ہیں اگر نواب حاجی صاحب کی جانب سے ان کا شافی جواب ملے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ قوم اون کی جانب سے مطمئن نہ ہو

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین
سر تھیوڈر مارین

محمڈن کالج علیگڈہ کے سابق طلباء و دیگر بہی خواہان قوم اس خبر کو سنکر بہت خوش ہون گے کہ ہمارے کالج کے سابق پرنسپل سر تھیوڈر مارین کے سی آئی ای جو بحیثیت ممبر شاہی کمیشن کے ہندوستان تشریف لائے ہوئے ہین۔ محمڈن ایجوکیشنل کی شرکت اور اپنے پرانے شاگردون اور احباب سے ملنے کیواسطے کانفرنس کے زمانہ میں آگرہ تشریف لائینگے۔ سر تھیوڈر مارین کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتہہ جو دلچسپی اور ہمدردی ہے وہ ظاہر ہے اون کا بڑے دن کے زمانہ میں کلکتہ سے آگرہ کے سفر کی تکلیف گوارا کرنا ہی اون کی دلچسپی کا بین ثبوت ہے۔ امید ہے کہ سر تھیوڈر مارین کی موجودگی کانفرنس میں ایک خاص دلچسپی پیدا کر دے گی۔

برادران کالج سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بدقسمتی سے کالج کے معاملات میں آجکل کچہہ پیچیدگیان واقع ہوگئی ہین اون کے متعلق سابق طلبائے کالج کو باہم مشورہ کرنے کی سخت ضرورت ہے اور کانفرنس کا زمانہ اس مشورہ کے واسطے بہترین موقع ہے خاصکر سر تھیوڈر مارین کا اوس زمانہ مین آگرہ تشریف رکہنا اور شریک مشورہ ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جس سے فائدہ حاصل کرنا ہمارا فرض ہے اسواسطے برادران کالج سے نہایت التجا کے ساتہہ استدعا ہے کہ وہ ضرور بالضرور اس مرتبہ آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک ہون۔ اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقع پر تشریف لے آئے اور اون کی یہ خواہش ہوئی تو ہمارے خیال میں اس موقع پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کیواسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسہ منعقد کرنا نہایت مفید ہوگا بانی کالج علیہ الرحمۃ کی زیادہ تر امیدین کالج کے ہی طلباء سے وابستہ تہین۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے برادران کالج سرسید علیہ الرحمۃ کی ان امیدون کو حتی الامکان ضرور پورا کرین گے اور اس نازک موقع پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوری کوشش اور توجہ فرمائین گے۔

خاکساران۔ سید نبی اللہ بیرسٹرایٹ لا لکہنؤ۔ جناب الحق بیرسٹرایٹ لا جالندہر۔ شوکت علی بی اے سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن۔ دہلی۔ ظہور احمد۔ بیرسٹرایٹ لا الہ آباد۔ عامر مصطفےٰ خان علیگڈہ۔ محمد فایق بی اے ایل ایل بی وکیل فیض آباد۔ ظہور الدین حسن بیرسٹرایٹ لا لکہنؤ۔ محمد یعقوب وکیل مرادآباد۔ رضا علی وکیل مرادآباد۔

شذرات

آیندہ سال کیلئے پیشگوئیان

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ سال آیندہ کی نسبت مسٹر رام کرنداس کی پولیٹیکل پیشگوئیان درج کی گئی ہیں ہمارے دل میں ان پیشگوئیون کی وقعت اس سے زیادہ نہیں کہ یہ ایک اٹکل یا حساب ہے اور بس کیونکہ ہمارا مذہب ہمیں اجازت نہیں دیتا کہ غیب کی خبرون پر یقین کرین اس لئے اون کا اندراج تفریح طبع سے زیادہ نہیں۔

مسٹر رام کرنداس نے اپنی پیشگوئیون میں جو کچھ بیان کیا ہے ممکن ہو وہ آیندہ واقعات کی صورت اختیار کرلے لیکن ہمارا فرض یہ نہیں ہے کہ ہم اون کی تائید یا اون کے خیالات سے کسی نوعیت کا بھی اتفاق کرین البتہ یہہ ضرور ہے کہ پیشگوئیون کا ایک حصہ ضرور خطرناک ہے۔ اور باشندگان ہند کا فرض ہے کہ وہ ملکی حالت پر غور کرکے احتیاط سے کام لین۔

پچھلے دنون مسٹر رام کرنداس نے جنوبی افریقہ کے متعلق مدینہ کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا تھا اس مضمون کے متعلق مسٹر یوسف نے ایک اور مضمون ایک لوکل پرچہ میں لکھا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جنرل بوتہا نے جو کمیٹی تحقیقات شکایات ظلم جنوبی افریقہ کے متعلق مرتب کی ہے اوسکی تحقیقات متعلق شکایات سختی و ظلم بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ جو سختی جنوبی افریقہ میں ہندوستانیون پر کی گئی ہیں وہ صرف امن قایم رکھنے کے لئے۔

ہم مسٹر موصوف کے اس خیال سے متفق نہیں۔ کیونکہ واقعات کے تواتر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ ہندوستانیون پر جنوبی افریقہ میں جو ظلم کئے گئے ہیں وہ نہ تو قانون شکنی سے متعلق ہین اور نہ امن قایم رکھنے پر مبنی۔ بلکہ ان مظالم کا تمام تر مبنی وہ امتیاز ہے جو گوری اور کالی رنگت میں پایا جاتا ہے جس کی رواداری نہ صرف افریقہ کی مسیحی حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے بلکہ یورپ کی تمام مسیحی حکومتین ہی۔ مسٹر یوسف نے غالباً یورپ کے اخبارات کے اون نامہ نگارون کے بیانات پر غور نہیں کیا ہے جو ذاتی تحقیقات سے واقعات کے روشن پہلو کو دکہا چکے ہین اور جنہون نے مدلل ذریعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے عذرات متعلق قیام امن یا قانون شکنی بالکل لغو و لاطائل ہین۔

ہمیں افسوس ہے کہ یورپ کی قومین اپنے حقوق حاصل کرنے مین خواہ کتنی ہی شورش برپا کرین کیسی ہی قانون شکنی روا رکہیں لیکن اون کو مضمون نہین مانتے .... ہندوستانی ہر ایک معمولی سی مدافعت کی کوشش بقائے حقوق میں مورد الزام قرار دئے جاتے ہین مسٹر موصوف کو اس قسم کا خیال ظاہر کرتے ہوئے السٹر کے حالات اور سفریجٹ کی حرکات پر توکم از کم نظر رکہنی چاہئے تہی۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہو چکا ہے اور پایہ ثبوت کو یہ امر پہونچا دیا گیا ہے کہ ہندیان مقیم جنوبی افریقہ کی حقوق طلبی دائرہ قانون سے باہر نہ تہی لیکن اون کا جرم حقیقی یہ تہا کہ وہ کالے ہین اور جنوبی افریقہ کی حکومت گوری۔

یورپ مین اسلام کی روز افزون اشاعت

یہ امر دیکہہ کر بہت زیادہ مسرت ہوتی ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں اشاعت اسلام کی خدمت خوب انجام دے رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مسلمانون میں ایسے ہی مخلص اور درد دل سے کام کرنیوالون کی ضرورت ہے تاکہ بہترین نتایج پیدا ہوسکین۔

ہندوستان میں اسوقت اشاعت اسلام کی بہت سی انجمنین قایم ہیں لیکن بہت کم ہیں ایسی انجمنین جو بجا طور پر اس قسم کا دعوی کرسکتی ہون کہ انہون نے اپنے لمبے چوڑے دعوون کے ساتھہ کام بھی اون کے موافق کیا ہو۔

انگلستان میں مسیحیت کی جو حالت ہے اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کو ایک ہوا سمجھتے ہیں اور اسلام کے نام سے نفرت کا اظہار کرتے ہین لیکن خواجہ صاحب کی ان تھک کوششین آخر وہان بھی بارآور ہوکر رہیں اور اون کی بہترین تجاویز سے یورپ مین اسلام کی جانب متوجہ ہونے لگے۔ جسپر ہم خواجہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہین۔

کسی گذشتہ اشاعت میں لارڈ ہیڈلے کے مشرف باسلام ہونے کی خبر درج کی جاچکی ہے اب خواجہ صاحب کی تازہ چٹھی سے معلوم ہوا ہے کہ دو عورتین دو مرد اور مشرف باسلام ہوئے ہیں جن کے نام اور کیفیت اسلام حسب ذیل ہے۔

(۱) وائی کونٹ دی پیرا ٹوٹ انڈرپ ہلجم یہ صاحب فرانسیسی نواب زادہ ہیں جن کا اسلامی نام عبدالله رکھا گیا ہے۔

(۲) کپتان سٹنلے مارگریٹ۔ اسلامی نام عبدالرحمن۔

(۳) مسز کلفورڈ ایک شریف بیوہ خاتون ہیں جو متوسط طبقہ سے تعلق رکہتی ہے۔ آپ کے چار بچے ہیں اسلامی نام عائشہ رکہا گیا۔

(۴) مس للی رنیسم۔ یہ بھی ایک متوسط طبقہ کی خاتون ہین ان کی نسبت ایک متعصب مسیحی سے ہوچکی تہی اور خیال تہا کہ ان کا مسلمان ہونا مشکل ہے لیکن خداوند تعالے نے توفیق دی۔ اور منگنی فسخ کرکے مسلمان ہوگئی۔ اسلامی نام فاطمہ رکہا گیا۔

خداوند تعالے ان سب کو استقامت بخشے اور خواجہ صاحب کی کوششون میں برکت عطا فرمائے۔

خواجہ صاحب کی چٹھی سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک اور اعلی طبقہ کی خاتون ہین جو لارڈ ہیڈلے سے بھی اعلی مرتبہ رکہتی ہین انہون نے بھی بخوشی اسلام کا اظہار کیا ہے لیکن بدین وجہ اعلان پسند نہیں کرتی ہیں کہ اون کا خاوند باوجہ عدم اسلام کے اعلان کو ناپسند کرتا ہے ان کے تین چار بچے ہیں ان کو بھی وہ تبلیغ اسلام کا ارادہ رکہتی ہیں خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر طبقہ ذکور کے لئے لارڈ ہیڈلے مبلغ اسلام ہیں تو طبقہ اناث کیلئے یہہ نیک بی بی۔

ہائیکورٹ الہ آباد کا ایک دلچسپ فیصلہ

جناب عبدالرحمن صاحب ادہمی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ معاصر ہمدم رقم میں لکھتے ہین۔

ضلع سہارنپور میں ایک قصبہ ہے جس میں ایک سماۃ پربتی نامی رہتی ہیں۔ سماۃ پربتی بیوہ ہوگئی تہین اور اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ہندو دہرم شاستر کے مطابق شوہر کی جائداد پر خود قابض و دخیل تہیں بیوگی کا عالم اور دنیا کی خوشیون سے محروم بیچاری کو خیال ہوا کہ کچھہ پن کے کام کرکے دنیا میں نام اور آخرت مین ثواب حاصل کرے اوس نے چاہا کہ کنوان اور مندر کی تعمیر کرائے۔

خوش قسمتی یا بدقسمتی سے وہان ایک خانصاحب عبدالعزیز نامی رہتے تہے اور رہتے ہین کسی وجہ سے اونہون نے اس شیوالہ کے بننے میں مخالفت کی سماۃ پربتی نے نالش دائر کی اور استدعا کی کہ عبدالعزیز خان اپنی حرکت سے باز رہے جائین اور اسے مندر بنانے کی اجازت دی جائے کورٹ نے فیصلہ پربتی کے موافق کیا اور عبدالعزیز خان نے اس فیصلہ کی اپیل جج صاحب کے یہان کی۔ اپیل کا فیصلہ ہوا ہی نہ تہا کہ سماۃ پربتی اپنا مذہب آبائی ترک کرکے مسلمان ہوگئین۔ اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ مسلمان ہوکر ایک ولی محمد نامی شخص سے نکاح کرکے سونے پر سہاگہ کر دیا۔ اب کیا تہا سماۃ پربتی نے مقدمہ سے دست برداری داخل کردی اور لکھہ دیا کہ فیصلہ بحق اپیلانٹ دیدیا جائے اب سنئے پربتی کی ساس نرما نامی موجود تہیں انہون نے درخواست دی کہ اوس کی بہو نے تبدیل مذہب کرلیا ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے شوہر کی جائداد کی مستحق نہ رہی۔ جائداد دلا دی جائے اور مندر اور کنوین کے مقدمہ میں بجائے پربتی کے اوس کا (نرما) کا نام بطور ریسپانڈنٹ کے شامل کریا جائے جج صاحب نے فیصلہ بحق نرما دیا اس فیصلہ کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہوئی نوٹش جیات ہائیکورٹ (جسٹس بنرجی اور چیف جسٹس رچرڈس) نے اپیل منظور کرلی اور فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ کر دیا۔

بموجب ایکٹ نمبر ۲۱ ۱۸۵۰ء کوئی شخص تبدیل مذہب کرنے سے کسی حصہ جائداد سے جو اوسکو کسی شخص سے ملنے والا ہو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے سماۃ پربتی محض مذہب تبدیل کرنے سے جائداد سے محروم نہ کی جا سکین لیکن ہندوون کے قانون کی رو سے اگر عورت اپنے شوہر کے مرنیکے بعد شادی کرے تو وہ شوہر کی جائداد سے اگر اسکے قبضہ مین ہو محروم کردی جائے گی مگر سماۃ پربتی کا واقعہ مختلف تہا سماۃ پربتی نے پہلے اسلام قبول کیا پھر اپنے نئے مذہب کے اصول کے مطابق نکاح کرلیا۔ ہندو رہکر اگر سماۃ پربتی بیاہ کرلیتین تو جائداد سے شاید نہیں یقیناً محروم کردی جاتین۔ ترکیب اچھی سوجھی پہلے مسلمان ہوئین اور مسلمان ہوجانے سے قانوناً اون سے جائداد نہین لی جاسکتی تہی اور مسلمان ہونے کے بعد نکاح کرلیا جو اون کے نئے مذہب نے جائز قرار دیا ہے اس لئے نکاح کرلینا اون سے جائداد لئے جانے کا باعث نہ ہوسکا۔ سنا ہے سماۃ پربتی اور ولی محمد خان اب بہت ہی آرام و آسائش سے زندگی بسر کررہے ہین۔ سماۃ پربتی اپنی زندگی بہر جائداد کی مالک اور اوس پر قابض رہین گی .... اوس کے بعد آن کے پہلے شوہر کے ورثا کی طرف جائداد منتقل ہوجائیگی جائداد کی آمدنی تقریباً تین سو روپیہ ماہوار ہے۔

ہزہائینس سر آغا خان اور مسٹر امیر علی نے استعفی واپس لے لیا

ظفر علیخان کا آخر کہنا بالکل صحیح ثابت ہوا کہ لندن سے ہماری واپسی کے بعد ہزہائینس سر آغا خان اور مسٹر امیر علی وغیرہ اپنا اپنا استعفی واپس لیلیں گے۔ چنانچہ تازہ خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ ہزہائینس سر آغا خان اور آنریبل مسٹر امیر علی وغیرہ نے اپنے اپنے استعفے واپس لے لئے ہین۔

استعفے کی واپسی اگرچہ ایک حد تک باعث خوشی ہے لیکن افسوس یہی ہوتا ہے کہ مسٹر امیر علی جیسے تجربہ کار و دانشمند نے استعفی دیا ہی کیون تہا ہمارے نزدیک تو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ مسٹر محمد علی اور مسٹر وزیر حسن وغیرہ کا اثر کہیں انگلستان میں بڑہ نجائے اور وہیں شہرت نہ بڑہ جائے لگے۔ ہم مسٹر وزیر حسن کے ذاتی افعال کو بھی ایک حد تک مستحسن نہیں کہتے ہین لیکن آنریبل مسٹر امیر علی کی دورنگی بہی ضرور افسوسناک ہے۔

بحث یہ تہی کہ لنڈن لیگ مسلم لیگ لکھنو کے ماتحت ہے یا نہیں اس کا فیصلہ ضرور ہونا چاہئے تہا اور اب بھی ہونا چاہئے کیونکہ تفرقہ قوت ہمیشہ کام میں نقصان دیتی ہے۔

ہمارے صوبہ کا ایک معاصر اسی استعفی پر فخر ظاہر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مسٹر امیر علی کی گشتی چٹھی خفیہ نہ تہی بلکہ جواب کے لئے تہی اور اون کے پاس بہیجی گئی تہی یہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ جب وہ خفیہ نہ تہی

کریٹ پر یونانی قبضہ کا فیصلہ

معلوم نہیں برطانیہ کے وزیر خارجہ سر ایڈورڈ گرے کو ترکون سے خصوصا اور مسلمانون سے عموماً کیا عداوت ہے کہ وہ اون کی بہتری کو کبھی ایک آنکھ نہین دیکھ سکتے اور امکان بھر ترکون کی تخریب و ایذا رسانی میں کوشش کرتے رہتے ہین۔

خیال تھا کہ یونان اور ٹرکی کی صلح ترکون کے حق مین مفید ثابت ہوگی اور یورپ کے حکم عموماً اور برطانیہ حضوصاً ترکی فوائد کی نگہداشت اچھی طرح فرمائیگی لیکن نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے نے اس معاملہ میں یونان سے ہمقومیت ہونیکا پورا پورا حق ادا کیا ہے اور کریٹ پر یونانی قبضہ تسلیم کرنے کے ساتھ ہی یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ جبتک امبروس و ٹنڈوس کے علاوہ بحر ایجین کے تمام وہ جزائر جنپر یونان متصرف ہے یونان ہی کو دئے جائیں اور البانیہ کے تخلیہ میں بھی مہلت دی جائے۔

مذکورہ بالا تجاویز جو ٹرکی کے مہربان قدیم سر ایڈورڈ گرے نے پیش کی ہین اور جن کی بنا پر یونان نے کریٹ پر ٹرکی جھنڈا گرا کر اپنا جھنڈا اپنے ہاتھ سے اڑایا ہے ظاہر ہو کہ ٹرکی کے حق میں کسقدر خطرناک ہین اور ٹرکی نے اپنے معاملہ کو یورپ کے ہاتھ میں دیکر کسقدر غلطی کی ہے۔

یونان [illegible] برطانیہ میں ہزار تعلقات رشتہ داری سہی لیکن اس موقع پر برطانیہ کو اپنے اوس معاہدہ کا جو اوس نے ٹرکی سے کیا ہے ضرور ملحوظ رکہنا چاہئے تھا اور کم از کم اتنا خیال رکھنا تو اوس کا فرض تھا کہ برطانوی مسلم رعایا کے جذبات کی قدر کرتی۔

اب امید کی جاتی ہے کہ ٹرکی کو اپنے دوستون اور خیر اندیشون سے آیندہ کوئی فائدہ پہونچے۔ اور کونسی وجہ مانع ہے کہ وہ آیندہ کسی کے اخلاص کو مبنی بر مقصد ذاتی نہ سمجھے۔

مسٹر محمد علی و وزیر حسن کی لندن سے واپسی

ہندوستانی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر محمد علی اور مسٹر وزیر حسن کی لندن کی روانگی پر اون کے احباب نے والڈروف ہوٹل میں ایک شاندار دعوت دی جس میں سر ہنری کاٹن صاحب کو صدر نشین بنایا گیا تھا جلسہ میں لندن کے بہت سے معزز اصحاب اور بعض ایڈیٹر اخبار بھی شریک تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک مناسب دعا سے جلسہ کا آغاز کیا جلسہ میں جو تقریرین ہوئین اُن سے ثابت ہوا کہ دونون ڈیلی گیٹون کے مشن کو بعض خاص امور مین ناکامی ہوئی ہے اون کا لندن آنے سے یہ مقصد تھا کہ گورنمنٹ اور انگریزون کے سامنے اپنی چند شکایات پیش کرین لیکن وزیر ہند نے ان کے سامنے انڈیا آفس کا دروازہ بند کر دیا (کیونکہ لندن کی پبلک) آجکل ایسے معاملات میں مصروف ہے جو نہایت ضروری ہیں اور اون کے سامنے وہ ایک [illegible] افتادہ مقبوضہ کے معاملات کو خواہ وہ کیسے ہی سنگین ہون نہیں سن سکتی (لندن کی) پبلک بہت جلد اپنی غلطی کا اعتراف کریگی کیونکہ رفتار واقعات اوسکو ایک نہ ایک روز ہوش مین لائیگی اور ملیا آفس اپنی لاعلمی ظاہر نہیں کر سکتا لیکن اوسط درجہ کے انگریز دور افتادہ ہندوستان کے معاملات مین کیون دلچسپی نہیں لیتے اس کی کوئی وجہ ضرور ہے۔

اس کے بعد نامہ نگار لکھتا ہے کہ وزیر ہند بہادر نے کیون محمد علی و وزیر حسن سے ملاقات نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کی نظر مین یہ انتہا پسند سمجھے جاتے ہین اور اگرچہ ایسے لوگون کی کمی نہیں ہے جو نیک نیت ہی ہون تاہم انہون نے وزیر ہند بہادر کو ضرور یہ یقین دلایا ہوگا کہ یہ لوگ بڑی جماعت اسلام کے نمایندے نہیں ہین۔ آگے چلکر لکھا ہے کہ محمد علی و وزیر حسن کا لندن آنا بالکل بے سود ثابت نہیں ہوا وہنون نے اگر دریائے ٹیمس میں آگ نہین لگائی تو اس قدر تو ضرور ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں تھا روز بروز بڑہتا جاتا ہے اصلیت یہ ہے کہ مصیبت نازل ہونے سے اتحاد کی صورت خوب پیدا ہوئی ہے۔

نامہ نگار کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ امر اچھی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ مسٹر محمد علی و وزیر حسن کی ناکامی کی بڑی وجہ ہمارے ناعاقبت اندیش برادران اسلام ہی کی رخنہ اندازیان ہین جو نہ صرف ہندوستان مین ہوتی رہی ہین بلکہ لندن میں بھی اور بعض مسلم ذمہ دارون نے تو اس معاملہ میں اپنی انتہائی قوت صرف کر دی تھی اس وجہ سے اس ناکامی کی ذمہ داری محمد علی و وزیر حسن پر نہین رکھی جا سکتی بلکہ قوم فروش لیڈرون کے سر پر جو اس کے لئے کوشان تھے۔

ایک مظلوم ترک بچے کی داستان

قسطنطنیہ کا سوز ترکی معاصر تصویر افکار لکھتا ہے کہ کل ہمارے دفتر میں ایک ترک بچہ آیا جسپر جنگ بلقان میں بڑی مصیبت پڑی تھی اس بچہ نے اپنا قصہ اس طرح سے بیان کیا کہ میں آستانہ کے پرائمری اسکول مین تعلیم پاتا تہا مدرسہ کی تعطیل کے زمانہ مین مجھے اپنے گھر جانے کا اتفاق ہوا اسی دوران مین بلقان کی لڑائی شروع ہوگئی۔ میرے باپ نے مجھے سیروز بھیجدیا مین پہنچا بھی نہ پایا تہا کہ بلغاریون نے سیروز کا محاصرہ کر لیا محاصرہ کے زمانہ مین میری والدہ - مین اور تین میرے بہائی ایک سرائے مین ٹھیرے ہوئے تھے یکایک بلغاری شہر مین داخل ہوگئے اور انہون نے مسلمانون کو ذبح کرنا شروع کیا اور ایک گھنٹہ میں تقریباً بارہ (۱۲) سو مسلمانو کو مار ڈالا۔ میری ماں نے مجھے کلیجہ سے لپٹا لیا بلغاری سرائے میں گھس آئے ہم نے اپنی حفاظت کے لئے دروازہ بند کر لیا لیکن بلغاری دروازہ توڑ کر اندر گھس آئے اور ہماری والدہ کو زبردستی ہم سے جدا کر دیا تھوڑی دیر تک والدہ مقابل رہین لیکن آخر مین مقتول ہوکر زمین پر گر پڑین اس کے بعد بلغاری وہان سے چلے گئے اور ہم والدہ کی نعش پر رونے لگے میری عمر ۱۲ برس کی ہے اور مین اپنے بہائیون مین سب سے بڑا ہون۔ آخر رو دہو کر مین دونون بہائیون کو سرائے کے کمرہ مین بند کر کے کہانے کا کچھہ انتظام کرنے کے لئے باہر نکلا- واپس آکر دیکہا کہ سب کے سب خاک و خون مین غلطان مردہ پڑے ہین مین رونے لگا کہ مجکو بھی پکڑ لیا گیا اور پوچھا کہ تو مسلمان ہے مین نے کہا کہ جب میرے بہائیون اور ماں کو مار ڈالا ہے تو مجھے بھی قتل کر دو اوسی وقت میرے سر پر بندوق کے کندے مارے۔ جس سے میں بیہوش ہوکر گر گیا۔ جب ہوش آیا۔ دیکہا تو وہان کوئی نہ تہا آخر وہان سے اوٹھکر اون مہاجرین میں شامل ہوگیا جو سالونیکا جا رہے تھے اور پھر سالونیکا سے آستانہ آگیا۔ یہان آکر مجھے معلوم ہوا کہ جنگ میں میرا باپ بھی شہید ہوگیا ہے۔

ٹرکی کی مالی حالت برطانوی تجاویز سے ناراضی

۱۹- دسمبر کی تار برقی خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی نے فرانس سے قرضہ کا جو انتظام کیا تہا اوس مین وزارت فرانس کی تبدیلی سے رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے ترکی خزانہ کی مشکلات نازک صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور مزید دشواریون کے پیش آجانے کا قوی احتمال ہے۔ عثمانی خزانہ پیریئر نامی ایک فرانسیسی کارخانہ کے ہاتھ ۱۲ فیصدی پر خزانہ کے تمسکات فروخت کر کے ۴۰ لاکھ پونڈ وصول کر چکا ہے اور ایسی مشکلات و مجبوریون سے تنگ آکر ایک جرمن بنک سے چار لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ کے تمسکات خزانہ فروخت کرنے کی بابت انتظام کر رہا ہے۔

ٹرکی کی مالی حالت حقیقتاً بہت زیادہ افسوسناک ہے اور اسوقت تک ٹرکی نے جس قدر نقصان نہ اٹھائے یا دانستہ کمزوریان اختیار کی ہیں وہ مالی کمی کے باعث خداوند تعالے اوس کی حالت پر رحم فرمائے اور وہ جلد مالی مشکلات سے نجات حاصل کرے۔

رائٹر ایجنسی کے دوسرے تار سے معلوم ہوا ہے کہ جزائر بحر ایجین کے متعلق برطانیہ نے جو تجاویز پیش کی ہیں اور جن کا ذکر آج کی اشاعت مین کسی دوسری جگہ کیا جا چکا ہے ٹرکی ان سے بہت ناخوش ہے اور اس امر پر مصر ہے کہ بر اعظم ایشیا کے متصل جزائر کیوس اور مٹی لین ضرور دولت عثمانیہ کو واپس ملنے چاہئین۔

حاجیوں کا جہاز تباہی میں

عرب کی جہازران کمپنی انفلاٹ کا ایک جہاز جس مین آٹھ سو حاجی سوار تھے راستہ بہولکر بجائے جدہ کے کسی دوسرے مقام پر جا نکلا- جہاز کے کپتان نے اپنی کمپنی کو اطلاع دی اور دوسرے جہاز نے حاجیون کو اس مقام سے لیجا کر جدہ اوتارا لیکن جدہ پہونچتے پہونچتے حج کا زمانہ ختم ہو چکا تہا برٹش کانسل جدہ کو جب اس حادثہ کی اطلاع ملی تو اوس نے جہاز کے کپتان فشر کو بلا کر اس امر کا اقرار نامہ اوس سے لکہا لیا کہ کپتان مذکور یا اوس کی جہازران کمپنی کو آیندہ موسم حج تک حاجیون کی رہائش کا انتظام کرنا پڑے گا گویا یہ آٹھسو حاجی جہازران کمپنی کے مہمان رہین گے - انصاف کے معنی تو یہی ہین۔

مطبوعات جدیدہ

بڑی جنتری ۱۹۱۴ء

بڑی جنتری کا تیسواں (۳۲) ایڈیشن بابتہ ۱۹۱۴ء چھپکر شائع ہوگیا ہے اس سال کے ایڈیشن مین سلطنت عثمانیہ پہلا مضمون ہے جس میں عثمان خان اول - محمد خان ثانی - عبد المجید خان ثانی - اور محمد خان خامس سلاطین دولت عثمانیہ کی چار تصویرین درج ہیں اور اون کے درمیان آغاز سلطنت عثمانیہ - عروج - مغلوب اور مظلوم کے چار نقشہ اس طرح داخل کئے گئے ہیں کہ ہر زمانہ کا رقبہ حکومت مختلف رنگون سے چھپے ہونے کے باعث صاف نظر آجاتا ہے - تاریخ مغلستان مین عہد عالمگیر سے محمد شاہ تک کے حالات اور عالمگیر- محمد شاہ نادر شاہ کے رنگین مرقع درج کئے گئے ہین- آخر مین دنیا کے چار بڑے دریاؤن کے نقشے مع اون کی وادیون اور مفصل حالات کے دکہلائے گئے ہیں اور کچھہ فن مصوری کے ابتدائی قواعد درج ہیں۔ جنتری کی لکہائی چھپائی اور مصوری کی داد دینا مشکل ہے ہندوستان میں نامی پریس ہی ایک ایسا مطبع ہے جو اپنے کام میں لاثانی مانا گیا ہے ٹائیٹل پیج مطلا اور قابل دید ہے - قیمت جنتری درجہ اول ۸ مع محصولڈاک منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد مالک نامی پریس کانپور سے ملیگی۔

علمی جنتری ۱۹۱۴ء

علمی جنتری کا نام اب کسی تشریح کا محتاج نہیں رہا ہے اسال کی جنتری میں علم تصوف کے مضامین کا بہت زیادہ حصہ ہے دولت عثمانیہ کے متعلق بھی کچھہ مضامین ہیں ان کے علاوہ بہت سے مفید مضامین تاریخی نامہ اور مشاہیر بزرگان ہند وغیرہ کی تصاویر ہین - مچھلی بازار کانپور کے حادثہ کی روئداد بھی اختصار کیساتھ درج کی گئی ہے اسال کی جنتری مین نمایان خصوصیت یہ ہے کہ سرورق تین رنگون مین چھاپا گیا ہے جس سے جنتری کی خوبصورتی میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا ہے قیمت ۲ - ملنے کا پتہ سید محمد عبد اللہ صاحب علم سوداگر گو ہر سوان والی کوٹھی کانپور۔

قدسیہ جنتری ۱۳۳۲ھ

بمبئی کی مشہور قدسیہ جنتری بابت ۱۳۳۲ھ چھپ کر شائع ہوگئی ہے اسال شان آیۃ الکرسی حسابی پیشگوئی - روسی مسلمان - جاپانی قوم کی ترقی کا راز نہ خاص وعمدہ مضامین ہین ان کے علاوہ اور بھی مفید معلومات و مضامین درج ہین - آخر میں نصیحت کے آبدار موتی نظم میں لکھے گئے ہین۔ منشی محمد صدیق صاحب مؤلف قدسیہ جنتری بیرو دلین نمبر ۹ بمبئی کے پتہ پر ۲ کے ٹکٹ بھیجنے سے ملتی ہے۔

دارالسعادۃ اسلامبول سے ایک قابلِ قدر آواز

مولانا ابوسعید العربی کی چٹھی

وذکر فان الذکری تنفع المومنین

(القرآن الحکیم)

یالیت عین رسول اللہ صلعم ناظرۃ

مسلمانو! آنکھیں کھولو۔ بیدار ہو جاؤ اور دیکھو کہ اسلامی نقشے اور نشانات کس قدر مٹ گئے ہیں اور برابر مٹتے جا رہے ہین۔

ہندوستان اور جاوا کے شہنشاہون کی تباہی کے مرثیے پڑھے جا چکے اب خالص ممالک اسلامیہ طرابلس، مراکش، ایران اور بلقان مین۔ قیامت قایم ہے جس کا علم آپ کو اچھی طرح ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ان واقعات سے متنبہ ہون اور اپنی تمام قوت اور کامل توجہ کو مجد اسلام کے لئے صرف کر دین۔ ہر ایک مسلم یہ سمجھ لے کہ میں اسلام کی شان بڑہانے مین مکلف ہون اگر یہ پاک خیال اور سچا جذبہ مسلمانون میں پیدا ہو گیا تو لاریب ہمارا مستقبل نہایت اعلیٰ ہو جائیگا۔

میں نہایت افسوس اور تکلیف کے ساتھ یہ امر محسوس کر رہا ہون کہ ہماری قوم دن بدن یورپ کی کورانہ تقلید کی جانب بڑہ رہی ہے اور نہ صرف تقلید ہی کی جانب بلکہ یورپ کے طرز کو اپنی زندگی کا مایۂ نازش و فخر سمجھ کر اوسکو ترقی کا ذریعہ بھی سمجھتی ہے۔

ہماری قوم کے افراد دل سے اس امر کی خواہش کر رہے ہین کہ تمدنی اور معاشرتی امور میں یورپ کی تقلید کے ساتھ ہی نام بھی انگریزی طرز کے ہون مثلاً کسی کے والدین نے عبدالرحمٰن یا محمد دین نام رکھا تو اوسکو انگریزی طرز کی محبت میں مسٹر اے رحمٰن، ایم دین سے بدل لین گے اور اصلی نام سے مخاطب ہونا برا خیال کرین گے۔

میں یہ باتین صرف تخیلات کے طور پر بیان نہین کرتا بلکہ ان اشیاء و انتظائر کا علم حاصل کر کے لکھ رہا ہون ہم میں سے جو لوگ ولایتی مال کے سوداگر ہین وہ اپنی دوکان کا نام یا اپنا نام انگریزی طرز ہی مین لکھنا پسند کرتے ہین اور اس سے اون کی غرض یہ ہوتی ہے کہ بیرونی لوگ یہ خیال کرین کہ یہ دوکان کسی شریف انگریز کی یا دوکاندار کوئی انگریز ہے گویا یہ اپنے اصلی نام سے مخاطب ہونے یا ہندوستانی کہلانے میں اپنی تجارت کی کساد بازاری سمجھتے ہین آہ یخربون بیوتہم بایدیہم (اپنے گہر اپنے ہاتھون سے خراب کرتے ہین۔)

جو شخص آپ اپنی عزت نہین کرتا غیر کب اوس کی عزت کرین گے۔ میری یہ غرض نہیں ہے کہ یورپ سے مفید چیزین یا سبق حاصل نہ کرین مفید چیز جہان سے ملے لے لینی چاہیے خواہ وہ یورپ ہو۔ امریکہ ہو۔ یا جاپان ہو۔

عارف باللہ تارک الدنیا شیخ الاعظم حضرت شیخ سنوسی مدظلہ العالی کا قول ہے کہ یورپ کی ہر چیز میں ہم دغا سمجھتے ہین لیکن ہتہیارون اور اون کے متعلقات میں نہیں کیونکہ وہ ہم پر چلانے اور استعمال کئے جانے کے لئے بنائے گئے ہین اس لئے انکو ضرور خریدنا چاہیے۔

خلاصۃ الکلام یہ کہ جو مفید چیز ہم دیکھیں خواہ وہ کہیں کی ہو اوسے لے لین مگر ساتھ ہی ساتھ یورپ کی تقلید کو بھی چھوڑ دین میں ایک ضروری امر کی جانب آپکی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ جو امت اپنے آثار کو بھلا دیتی یا ترک کر دیتی ہے وہ کبھی اعلیٰ شان پیدا نہیں کر سکتی۔ سن و سال کا حساب انسان کی زندگی کے لوازمات سے ہے مگر یا اسفاہ و احسرتاہ ہم نے اپنے سن ہجری شریف کو چھوڑ دیا ہے اور اس کی جگہ انگریزی مہینہ (مہینون) کو اختیار کر لیا ہے حالانکہ محب کی شان یہ ہے کہ اپنے محبوب کی ہر اوس چیز سے جو اوس سے نسبت رکہتی ہو محبت کرین۔

مجنون کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ لیلیٰ کے کوچہ میں اوسے کہیں ایک کتا مل گیا تہا اوس نے اوسکو یہ سمجھکر کہ لیلیٰ کی گلی کا کتا ہے پیار کرنا اور بوسہ دینا شروع کر دیا۔

جو محبت کہ ہمکو جناب سرور کائنات کے ساتھ ہے مجنون کی محبت اس کے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں رکہتی واحسن منک لم تر قط عینی واجمل منک لم تلد النساء۔ (رسول اللہ صلعم سے بہتر کبھی میری آنکھ نے کسی کو نہیں دیکہا اور آپ سا حسین عورتون نے نہین جنا) نہایت ہی سچ ہے۔

پس کیا یہ بے مروتی۔ سرد مہری جناب رسول اللہ روحی لہ الفداء کے ساتھ نہ ہوگی کہ ہم اون کی امت کہلا کر آپ کے سن ہجری شریف کو ترک کر دین اور اپنی تحریرات میں عیسوی سن استعمال کرین۔ اگر رسول اللہ صلعم آپ کی تحریرات پر سن عیسوی دیکھتے تو آپ ہی بتلائیں کہ آپ کیا فرماتے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے مذکورہ بالا کلام پاک کو حضرت رسول مقبول صلعم پر نازل فرما کر خلقت کو اس کفر سے بچایا۔

سن ہجری جناب سید المرسلین صلعم کی ہجرت سے تعلق رکہتا ہے ہجرت میں بیشمار آیات ہین تمام کفار نے آپ کو قتل کرنے کا عزم کر لیا تہا اور آپ اون کے درمیان میں سے نکل کر آگئے پہر ایک شخص کا آپ پر حملہ آور ہونا اور پہر بار بار گر پڑنا اور آخر میں تیسری بار اوس کا مسلمان ہونا۔

قدوسیون کی جماعت کے ہمراہ عزت و جلال کے ساتھ آپ کا مدینہ منورہ سے آکر مظفر و منصور مکہ معظمہ میں داخل ہونا وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں ہجرت سے تعلق رکہتی ہین اور ہجرت کی برکتون میں سے ہین اس کے مقابلہ میں سن عیسوی پر غور کرو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لٹکائے جانے سے تعلق رکہتا ہے جس کو ہم اوس کے واقعات مندرجہ انجیل مروجہ کی بنا پر منحوس خیال کرتے ہیں۔ سن عیسوی کا رواج پانچ صدی عیسوی کے بعد ہوا اور ایسا ہونا ہی چاہیے جبکہ خود اناجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے تقریباً ڈیڑہ سو برس بعد ترتیب پائیں اور جمع ہوئیں۔

اگر انگریزی حکومت عیسوی سن کو استعمال کرتی ہے وہ اپنے مذہب کے اعتبار سے مگر ہم مسلمان ہین ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ کا اتباع کرین۔

البتہ جن تاجرون یا ٹہیکہ دارون کے حکومت یا انگلستان وغیرہ کے ساتھ تعلقات ہین وہ بنا بر ضرورت باہمی خط و کتابت میں اگر اس کا استعمال رکہیں تو کوئی حرج نہین ہے مگر اپنے خاص حالات میں سن ہجری ہی کا استعمال کرنا چاہیے۔

غور کرو اور عبرت پکڑو ہندو کتنے بڑے تاجر ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ وغیرہ میں جسقدر یہ لوگ ہیں سب اپنے کاروبار مین اپنا مذہبی سن استعمال کرتے ہین پس تمام اسلامی مدارس۔ اخبارات اور اصحاب مطابع و تجار کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اپنے معاملات مین سن ہجری استعمال فرمائیں تاکہ عالم اسلامی میں سن کا اتحاد ہو اور یہ شعر مسلمانون پر نہ پڑ جائے مہما یکون فانتا نتکلم حیہات

ان میرمنی العنوان المسلم اسلامی اخبارات سے التجا ہے کہ اگر اس تحریک کو مفید خیال فرمائیں تو ضرور اس پر زور دین۔ میں نے اسکو درد دل سے لکہا ہے آپ بھی اسکو درد سے پڑہین گے انما الاعمال بالنیات۔

عاجز

ابوسعید العربی از مقام خلافت

تنکیس فی الخلق

جب کوئی چیز امتداد زمان اور مرور ایام سے کہنہ ہو جاتی ہے تو اس میں زوال شروع ہو جاتا ہے دیکھو جب کوئی انسان ارذل العمر کو پہنچتا ہے تو اوسکے قوی میں ضعف ہو جاتا ہے اور اوسکی سب ہی چیزون میں تو کمی ہو جاتی ہے دماغی قوتون میں جسمانی توانائی میں تن و توش میں غرض وہ اس کمزوری کی طرف لوٹتا معلوم ہوتا ہے جو بچپن میں تہی قرآن مجید اس حقیقت کو اس طرح بیان فرماتا ہے ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق افلا یعقلون (آیۃ من یسین ع ۴) اور ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہین بناوٹ میں ہم اس کو گہٹاتے چلے جاتے ہین کیا یہ لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجہتے۔ یہی قانون تنکیس فی الخلق ہے اور یہ قانون تمام اشیائے عالم میں جاری و ساری ہے۔ تمام اقوام اس سے متاثر ہوتی رہتی ہیں خواہ بحیثیت قومی خواہ بحیثیت سلطنت و ملکداری خواہ بحیثیت عظمت و جبروت یا بحیثیت تہذیب و تمدن غور کرو یورپ کی تہذیب و تمدن پر قانون تنکیس فی الخلق نے اس قدر اثر کیا ہے کہ اب اس کے ڈانڈے وحشیانہ تمدن سے ملتے جلتے نظر آ رہے ہین۔ وحشیانہ تمدن میں خواب و خور معراج زندگی ہے یورپ کی تہذیب و تمدن کا مایۂ ناز بھی یہی ہے یہ رہین ما قوم کا شب و روز یہی شغل ہے اور بس کہ کس طرح مال و دولت فراہم کی جائے اور حظوظ نفسانی اور جذبات شہوانی سے متمتع ہون۔ افریقہ کے وحشی باشندون کا منتہائے تمدن شراب سازی و شراب نوشی ہے شراب و زنا کا ان میں نہایت کثرت کے ساتھ رواج ہے شراب سازی میں ید طولیٰ رکہتے ہین جس چیز کو پاتے ہیں اس کا خمیر اوٹھا کر شراب بنا لیتے ہیں ان کی عیش و عشرت اور فرحت و انبساط کا اظہار برہنہ رقص میں ہوتا ہے جب یہ لوگ ننگے ناچتے ہین تو نہایت خوش و خرم ہوتے ہین مہذب یورپین مرد اور عورتیں ان وحشیون کے برہنہ ناچ سے بے حد محظوظ و مسرور ہوتے ہین۔ غور کرو یورپین تہذیب و تمدن کے اجزا غیر منفک بھی یہی اشیاء ہین یورپ میں بھی شراب سازی مے نوشی مے خوری اور فسق و فجور کی گرم بازاری ہے کوئی جلسہ کوئی محفل کوئی دعوت ہو بغیر شراب ناب کے بے رونق ہے ننگا ناچ یورپ میں وہ کفر ہے کہ اب اس پر شکل سے بدی کا اطلاق کیا جاتا ہے ہڑ ذر کے بعد یہ لازمی ہے برہنہ ناچ کی کمی تہی سو وہ بھی پوری ہو گئی مس ماڈ ایلن جیسی باکمال رقاصہ نے اس فن میں مہارت تامہ حاصل کر کے اس کمی کو پورا کر دیا۔ وحشیانہ تمدن میں خونریزی ظلم و عدوان سلب و نہب نفسانی رہنمائی ہین۔ طرابلس و ایران اور مراکو و بلقان کے معرکون سے ثابت ہو گیا ہے کہ یورپین تہذیب و تمدن کے نقطۂ نظر سے بھی یہ چیزین داخل اخلاق مین شمار کی جاتی ہین ستاتیولیا اولی الابصار

نورالدین از گوجرانوالہ

پولیٹیکل انجمنین

پولیٹیکل لیڈر خطرات مین

آیندہ کے متعلق پیشگوئیان

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ تسلیم

مدینہ کی اشاعت مورخہ ۸ - اکتوبر مین خاکسار نے چند پیشگوئیان کی تہین جو تقریبًا تمام اردو و انگریزی اخبارات مین نقل ہوچکی ہین اون پیشگوئیون مین جنمین سے اکثر صحیح ثابت ہوچکی ہین مین نے یہ بہی لکہا تہا کہ عنقریب ہندوستان کے مشہور آدمی (پولیٹیکل لیڈر) مصائب مین پہنس گئے۔ چنانچہ اول انہین اشخاص کے پاس دہمکی آمیز تہدید خطوط بہیجے ہین کون مشہور شخص یا پولیٹیکل لیڈر ہے جو ادہر تو اون کے پاس دہمکی آمیز آتشگیر خطوط بہیج رہے ہین ادہر انگریزی اخبارات ہر طرح طرح کی تہمت لگا رہے ہین اور بعض اخبارات نے تو بعض لیڈرون کو اندکشرون سے سازباز کرنیکا الزام بہی کہدیا ہے اگرچہ اگاب اون کے ساتہہ برا سلوک کررہے ہین ہندوستان کی موجودہ حالت نہایت خطرناک ہوگئی ہے جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گو وہ پولیٹیکل انجمنین جو ملک کی ترقی کا ذریعہ سمجہی جاتی ہین ان انارکسٹون کی بدولت غارت نہ ہوجائین کیونکہ جب انارکسٹ لوگ کو اپنا ہمخیال بنانا چاہتے ہین اور اپنا ہی سبق پڑہانا ضروری سمجہتے ہین اور اس کے خلاف رہنے پر سب کی دہمکی دیتے ہین تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انجمنین مشکل سے اپنا کام کرینگی اور کچہہ زیادہ عرصہ تک قایم رہ سکینگی اور یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں ملاقی پریسیڈنٹ کا ملنا محال ہوجائیگا۔

مذکورہ بالا پیشگوئیون کے بعد مین نے ایک تحریر ایڈیٹران انگلشمین وہیرالڈ کو یکم و ۲ نومبر کو بہیجی تہی ممکن ہے انہون نے اوسکی ایک نقل گورنمنٹ میں بہی بہیجی ہو میری اس تحریر سے انڈین گورنمنٹ کی فائل و داخل کا پورا پورا حال معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ اہل یورپ اور خصوصًا اہل برطانیہ کیا ہمدردی رکہتے ہین اس تحریر مین حضور وایسرائے کے داخلہ باکی پور کے متعلق بہی مین نے اپنے خیالات ظاہر کئے تہے جو بالکل صحیح ثابت ہوئے اور حسب تحریر باغیانہ اشتہار باکی پور مین داخلہ سے ایک ہفتہ پہلے چپان پائے گئے کچہہ مشتبہ اشخاص بہی گرفتار ہوئے اور حضور وایسرائے کی واپسی کے بعد ہائیکورٹ کا بنیادی پتہر بہی کہود کر ناکسٹ لیگئے مین ایڈیٹران اخبارات مذکور سے امید کرتا ہون کہ وہ میری تحریر کو شائع فرماکر اس امر کا اظہار کرین کہ اس سے زیادہ ایک ہندوستانی کیا کرسکتا ہے ذیل مین چند پیشگوئیان پولیٹیکل نقطہ خیال سے درج کرتا ہون یقین ہے کہ بالکل صحیح ثابت ہونگی۔

(۱) کانگریس ۱۹۱۳ء کے اجلاس کراچی کے بعد چند پولیٹیکل لیڈرون پر سخت بم دہماکے خطوط پہونچینگے لیکن کسی کو ضرر نہین پہونچیگا۔

(۲) جنوری و فروری ۱۹۱۴ء مین بنگال مین حادثہ عجیب ہونگے زیادہ حفاظت سے رہنا چاہیے۔

(۳) حضور وایسرائے صاحب بہادر کی ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء کو جو بموقع دربار کلکتہ میں اسپیچ ہوگی وہ تمام ضروری مضامین سے پر ہوگی اور سب اسپیچون سے اعلی اور مدبرانہ ہوگی اس مرتبہ حضور وایسرائے صاحب بہادر ہندوستان کی حالت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنا دل بہر لائینگے۔

(۴) ۱۹۱۴ء مین ہندوستان کو ایسے صدمہ عظیم اوٹہانے پڑین گے کہ جن کا اظہار افسوس غیر ممالک میں بہی کیا جائیگا اس کی نسبت صاف لکہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

(۵) ۱۹۱۴ء میں ایک مشہور انگریزی اخبار کا ایڈیٹر سخت عذاب میں مبتلا ہوگا عدالت کا اوس کے ساتہہ بہت ہی سخت سلوک ہوگا۔

(۶) مارچ ۱۹۱۴ء مین ایک خطرناک سازش کا پتہ چلیگا اور بہت سے اشخاص کی گرفتاری بنگال مین عمل مین آئے گی۔

(۷) جولائی و اگست ۱۹۱۴ء مین بہر زیادہ پولیٹیکل ڈکیتی وجنگ حادثہ ہون گے - نومبر و دسمبر ۱۹۱۴ء مین انارکسٹ لوگ بہر گرفتار ہون گے۔

(۸) ہندوستان کی پولیٹیکل انجمنون کے کام کرنیکا طریقہ ایسا ہوجائیگا جس سے ملک کی ترقی مین رکاوٹ پیدا ہوگی۔

(۹) ۱۹۱۴ء مین حضور وایسرائے کی قوت دماغی و بینائی کو نقصان پہونچیگا یہ تمام سال بمبئی سے گذریگا۔

(۱۰) ۱۹۱۴ء میں جرائم فوجداری ہر صوبہ میں بہت زیادہ ہونگے دیوانی کے مقدمات سال گذشتہ سے کم ہون گے ریلوے میں مال کی چوری بہت ہوگی آدمیون پر اور عورتون پر سفر مین بہت دلیرانہ حملے ہون گے اس واسطے مستورات کو اکیلا نہ روانہ کرنا چاہیے حفاظت ضروری ہے۔

(۱۱) ۱۹۱۴ء مین بموقعہ بقرعید چند جگہ خفیف سا فساد ہوگا لیکن محرم مین چند مقامات پر فساد ہوگا بہار غازیپور - آگرہ - کلکتہ - بمبئی - جالندہر ان مقامات پر بہت زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے اگر نگرانی نہ ہوئی تب البتہ چند جگہ ایسا ہوگا۔

(۱۲) ۱۹۱۴ء میں دارجلنگ میل ضلع سلطان دارجلنگ کی سخت حفاظت کرنی چاہیے ورنہ بہت سی جانون کا نقصان ہوگا۔

(۱۳) پریزیڈنٹ موجودہ چین کے خلاف سازش بہت پیدا ہوگی۔ حملہ جان اس سال مین ہون گے اندرون ملک میں بغاوت ہوگی۔

(۱۴) شہنشاہ جاپان ۱۹۱۴ء میں بہت متفکر اور بےچین رہین گے۔

(۱۵) ٹرکی کو سنہ ۱۹۲۵ء تک کسی سے جنگ نہ کرنا پڑے گی بعد کو روس سے سخت جنگ کرنا پڑے گی اور ٹرکی کامیاب ہوگا۔

(۱۶) آئرلینڈ کو کچہہ عرصہ بعد سوراجیہ بلاشبہ مل جائیگا۔

(۱۷) جنوبی افریقہ کی ہندی آبادی کا موجودہ قانون ایک عرصہ تک تبدیل نہ ہوگا۔

(۱۸) ۱۹۱۴ء میں ہندوستان میں بہت سے سیلاب آئین گے نقصان جان و مال ہوگا دریائے سندہ و راوی میں بہی سیلاب آئیگا - باقی ادہر چہار طرف سیلاب آئین گے۔

(۱۹) حضور شہنشاہ ملک معظم جارج پنجم بالقابہ کو ۱۹۱۴ء میں از حد خوشی ہوگی۔

(۲۰) ۱۹۱۴ء اس خاکسار کے واسطے زندہ درگور کرنے والا ثابت اور ہر قسم کی آفات سے پر ہوگا۔

راقم نیازمند

رام کرنداس - از بجنور مورخہ ۱۰ - دسمبر ۱۹۱۳ء

مدینة النسوان

سیدة النساء

نمبر (۱)

سیدة النساء کے واقعات زندگی پتہ دیتے ہیں کہ اس پاک بی بی نے اپنی زندگی کس شان سے بسر کی حسن عقیدت سے علیحدہ ہوکر بعض تاریخی واقعات بتا رہے ہیں کہ وہ زندگی ہر اعتبار سے ایسی تھی کہ پھر ویسی زندگی نظر نہ آئی ابن عباس فرماتے ہین کہ جماعت بنی سلیم مین سے ایک شخص ایک دفعہ سرور کائنات صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آواز دی یا محمد یا محمد۔ آپنے جواب دیا اس نے کہا کہ وہ جادوگر تو ہی ہے جس کی بابت یہ مشہور ہے کہ سایہ نہیں پڑتا۔ مجھے اپنے بتون کی قسم اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری قوم خوش نہ ہوگی تو اس تلوار سے گردن اڑا دیتا۔ حضرت عمرؓ یہ سنکر آگے بڑھے۔ چاہتے تھے کہ اس کی گستاخی کا جواب دین آنحضرت نے منع فرمایا اور اس سے کہا میں خدا کا بندہ ہون اور اس کا پیغام پہونچانے والا۔ اے بھائی خدا آخرت سے ڈر اور دوزخ کی آگ کا خوف کر پرستش کر اس ایک خدا کی جس کا کوئی شریک نہیں اس گفتگو کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ اعرابی ایمان لے آیا اور مسلمان ہوگیا۔ رسالتماب نے اسوقت اصحاب سے کہا کہ اسکو کچھ آیتیں قرآن کی سکھا دو۔ جب وہ سیکھ چکا تو آپ نے فرمایا تیرے پاس کس قدر مال ہے۔ اس نے کہا قسم ہے اوس پاک ذات کی جسنے تجھکو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ ہم چار ہزار آدمی قبیلہ بنی سلیم میں ہین۔ لیکن مجھ سے زیادہ فقیر کوئی نہیں آپ نے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے کہ اس کو ایک اونٹ خرید دے میں ضامن ہوتا ہون کہ خدا اس کا بہتر بدلہ دے گا۔ سعد بن عبادہ اٹھے اور کہا اے خدا کے سچے رسول میرے پاس ایک اونٹنی ہے جو میں اوسکو دیتا ہون۔ اس کے بعد سرور کائنات نے فرمایا اب تم میں سے کون ہے کہ اس کا سر ڈھانک دے اور خدا کو راضی کرے حضرت علیؓ نے اوٹھکر کہا میرے ماں باپ فدا۔ یہ تعمیل میں کرون گا اپنا عمامہ اتار کر اعرابی کے سر پر رکھدیا اب آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو اسکو خوراک وغیرہ کا سامان دے۔ بس سلمان آٹھے اور اعرابی کو ساتھ لیکر نکلے سب گھرون پر گئے کوئی چیز موجود نہ تھی حالت یاس میں نگاہ حضرت سیدة النساء کے حجرہ پر پڑی اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ سیدة النساء نے دریافت کیا کون ہے جواب دیا کہ میں ہون سلمان فارسی۔ پوچھا کیون آئے ہو سلمان نے تمام واقعہ بیان کیا کہ اس اعرابی کے واسطے کھانے پینے کا سامان جمع کرنے نکلا ہون سب گھرون پر ہو آیا کوئی چیز موجود نہیں۔ طاہرہ ذاکیہ راضیہ مرضیہ سیدة النساء فاطمة الزہرہ یہ سنکر رونے لگیں

فرمایا سلمان قسم ہے اوس خدا کی جس نے میرے باپ کو پیغمبر کیا۔ آج تیسرا روز ہے کہ ہم سب فاقہ سے ہین دونون بچے حسن وحسین پریشان پھر رہے تھے ابھی ابھی بھوکے سوئے ہین۔ لیکن سائل دروازہ پر آگیا رد نہیں کرسکتی۔ اے سلمان یہ ایک چادر موجود ہے اسے شمعون یہودی کے پاس جا اور کہہ کہ فاطمہ محمدؐ کی بیٹی کی یہ چادر رکھ لے اور تھوڑی سی جنس قرض دیدے۔ سلمان اعرابی کو لیکر شمعون کے پاس آئے اور مفصل کیفیت بیان کی یہودی کچھ دیر تک چادر دیکھتا رہا دفعتہً اسپر ایک خاص حالت طاری ہوئی اور کہنے لگا۔

اے سلمان یہ ہیں وہ لوگ جن کی خبر ہمارے پیغمبر موسیٰ نے ہمکو توریت میں دی میں فاطمہ کے باپ پر ایمان لایا اور سچے دل سے مسلمان ہوتا ہون اس کے بعد اناج سلمان کو دیا اور وہ لیکر حضرت سیدة النساء کے پاس آئے آپ نے اپنے ہاتھ سے پیسا روٹی پکائی اور سلمان کو دی سلمان نے کہا اس میں سے تھوڑی سی روٹی بچون کے لئے لے لیجئے۔ فرمایا سلمان خدا کی راہ پر دے چکی اب بچون کے لئے لینا مناسب نہین۔ سلمان وہ روٹی لیکر سرور کائنات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام کیفیت بیان کی۔ رسالت مآب نے وہ روٹی اعرابی کو دی اور سیدة النساء کے پاس تشریف لائے چہرہ اوداس دیکھا دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ بھوکے ہوئے تیسرا روز ہے حضرت سیدة النساء کو اپنے پاس بٹھایا آسمان کی طرف دیکھا اور دعا کی۔

الٰہی فاطمہ تیری لونڈی ہے اس سے راضی رہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہین رسالتمآب نماز عصر ہمارے ساتھ پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہو چکے تو مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔ دفعتہً ایک غریب جو سخت پریشان اور نہایت بھوکا تھا سامنے آیا۔ بڈھا آدمی تھا اور مشکل سے چل سکتا تھا رسالت مآب صلعم نے اس سے حال دریافت کیا اوس نے جواب دیا۔

اے پیغمبر مجھکو کھانا کھلا کہ بھوکا ہون بدن ڈھانک کہ ننگا ہون کچھ خرچ دے کہ مفلس ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا اسوقت کچھ موجود نہیں مگر میں تجھکو ایسے شخص کے پاس بھیجدیتا ہون جو خدا کو پیارا سمجھتا ہے یہ فرماکر بلالؓ سے کہا کہ اسکو فاطمہ کے یہان لے جاؤ چنانچہ بلالؓ عرب کے حضرت سیدہ کے دروازہ پر آئے اور آواز دی، سیدة النساء نے جواب دیا کون ہے اور کہان سے آیا ہے عرب نے کہا مین عرب کا رہنے والا ہون مفلسی کی وجہ سے نکلا ہون۔ سید البشر کی خدمت میں حاضر ہوا تھا انہون نے مجھے یہان بھیجا ہے اے محمدؐ کی لڑکی بھوکا ہون ننگا ہون مجھپر رحم کر خدا تجھ پر رحم کریگا۔

حضرت سیدہ کے گھر مین جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اللہ کا نام ہوتا تھا۔ اسوقت بھی کوئی چیز موجود نہ تھی اٹھین اور ایک مینڈھے کی کھال جسپر بچے سوتے تھے لاکر عرب کو دی اور کہا خدا تجھ پر رحم کرے اور اس سے بہتر دے اعرابی نے کہا اے پیغمبر کی بیٹی میں بھوک کی شکایت لیکر آیا ہون اس کھال کا کیا کرون۔ اسوقت اتفاق سے حمزہ بن عبد المطلب کی لڑکی فاطمہ کی بھیجی ہوئی ایک کنٹھی گلے مین پڑی تھی اتار کر اسکو دی اعرابی خوش ہوتا ہوا مسجد میں آیا اور ہاتھ اٹھا کر کہا الٰہی فاطمہ محمدؐ کی بیٹی پر اسی طرح رحم کیجیو جس طرح اوس نے ایک تیرے بندہ پر کیا آنحضرت صلعم نے یہ دعا سنی اور فرمایا

[illegible]

مطائبات

آزادیٔ افکار

ہند تھی پردہ نشینانِ حرم بوسفیان
لقب "ہند جگر خوار" سے جو ہے مشہور

بارگاہِ نبوی میں وہ ہوئی جب حاضر
اس ارادہ سے کہ ہو داخلِ اربابِ حضور

عرض کی خدمتِ اقدس میں کہ اے ختم رسل
دینِ اسلام ہے مجھکو بدل وجان منظور

آپ ہم پردہ نشینوں سے جو بیعت لینگے
کون سے کام ہیں جنکو کہ برتنا ہے ضرور؟

آپنے لطف وعنایت سے یہ ارشاد کیا
پہلی یہ بات کہ ہو شایبۂ شرک سے دور!

دوسری یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار
بولی "ان باتوں سے انکار نہیں مجھکو حضورؐ!"

پھر یہ ارشاد ہوا منع ہے اولاد کا قتل
اس شقاوت سے ہر اک شخص کو بچنا ہے ضرور

عرض کی اس نے کہ اے شمع شبستانِ رسل
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے بیان فہم وشعور

میں نے اولاد کو پالا تھا بڑی محنت سے
میں انہیں آنکھ میں رکھتی تھی کہ تھی آنکھ کا نور

بدر میں قتل انہیں حضرتِ والا نے کیا
بہتے کیا عہد اب ہمات کا نیت ہے حضور

گرچہ یہ سوء ادب تھا غلطی پر مبنی
گرچہ یہ بات تھی خود شیوۂ انصاف سے دور

انکی اولاد نے خود جنگ میں کی تھی سبقت
لڑکے مارا کوئی جائے تو یہ کسکا ہے قصور!

لیکن آزادیٔ افکار تھی ازبسکہ پسند
آپ نے فرطِ کرم سے اسے رکھا معذور

(ابلال)

نہان آخر رہےگی ابر میں برقِ تپاں کبتک

حمیت گو نہیں باقی تو پھر یہ عز وشان کبتک
نہیں اخلاق مردانہ تو فخر دودمان کبتک

اٹھو اے نوجوانو عزت اسلاف تم رکھ لو
زمانہ بھر میں کہلاؤ گے ننگِ خاندان کب تک

جو کرنا ہے وہ کرلو تم کہ یہ اٹھتی جوانی ہے
رکھے گا تم کو چرخ پیر دنیا میں جوان کبتک

بعض آ کے بناؤ گے دلون کو اپنے بتخانے
رہوگے دوستو مصروف توصیف بتان کبتک

پریشان عشق میں کبتک رہوگے زلف پیچان کے
اُڑینگی جیب ودامان کی تمہارے دھجیان کبتک

بتا دو مجھ حیرت سب کو اپنے کارنامون سے
رہوگے محو عشق زلف ورخسار بتان کب تک

بہت کچھ کھو چکے غفلت میں تم وقت گرانمایہ
یہ شوق دید گل کب تک یہ سیر گلستان کبتک

بنے ہو کتنے بلکہ اچھے ہم چشمون کی آنکھون میں
ذرا آنکھیں تو کھولو دوستو خواب گران کبتک

دکھا دو شوکتِ اسلام کا جلوہ زمانے کو
نہان آخر رہےگی ابر میں برقِ تپان کب تک

اگر ایمان نہیں باقی تو عزت ہو چکی رخصت
نہ ٹھہرا کاروان ہی جب تو گرد کاروان کبتک

زمانہ ہے ترقی کا یہ غفلت تا بکے آخر
رہوگے مایل پستی نصیب دشمنان کب تک

دکھاؤ تو ذرا کچھ ہمتون کے اپنی جوہر تم
بندگون کی رہوگے بیچتے اب ہڈیان کب تک

کہان کی شعر خوانی اب اٹھو شیر عرین بن کر
بنے جاؤگے اکبرؔ طوطیٔ ہندوستان کب تک

حوادث واخبار

۸ - دسمبر کو ڈلنکا شملہ ریلوے کی نمبر ۴۳ مسافر گاڑی برڈنگ اسٹیشن کے قریب پٹری سے اتر گئی مسافر اور ڈاک دو گھنٹے تک رکے رہے اور انہیں لائن ٹوٹ جانے کی وجہ سے دوسری گاڑی میں سوار کرانا پڑا۔

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے بھی ایک رسالہ کی ضبطی کا حکم دیا ہے جس کا عنوان حسب ذیل ہے۔ آزادی اٹھو - جاگو - اور اس وقت تک نہ رکو جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے۔

فرید پور کے اکثر باشندون کے نام نبدے ماترم کے دستخطون سے ایک چٹھی پہنچی ہے اس کے عنوان پر ایک نظم بعنوان آزادی درج ہے اس چٹھی مین انگریزون کی حکومت کا جوا اتار پھینکنے کی ترغیب دی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ اعتدال پسندون کو حصول مقصد میں ناکامی ہوئی اور انتہا پسند کامیاب ہوئے ہیں اس میں دہلی - میمن سنگھ - اور کالج سکوئر کے حادثات بم کا بھی ذکر ہے - یہ چٹھیان حکام کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

پنجاب گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ۱۹۱۴ء کے لئے یورپ میں عربی اور سنسکرت کی اعلیٰ تحصیل کے لئے دو دو سال کے لئے ۲ وظایف دینے منظور کئے ہیں جن کی مقدار ڈیڑھ ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ ہوگی طلبا یا پروفیسر جوان زبانون میں قابلیت رکھتے ہون اور انگریزی دان بھی ہون ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب کی خدمت مین یکم فروری ۱۹۱۴ء سے قبل درخواست بھیجدین۔

اجمیر میں گذشتہ ہفتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر ۲ انچ بارش ہوئی جس سے فصل کو زیادہ تر فائدہ پہونچا۔ لیکن بعض لوگون نے خشک تالابون وغیرہ میں فصل ربیع بودی تھی وہ خراب ہوگئی اور اب از سر نو کاشت کا وقت گذر چکا ہے۔

لاہور میونسپلٹی نے شہر کی شہر کی سڑکون اور گلیون میں پختہ فرش لگانے کے لئے لوکل گورنمنٹ سے ایک لاکھ روپیہ قرض مانگا ہے - جو پانچ سال میں بہ اقساط مساوی ادا کیا جائے گا - چار فی صدی سود بھی دینا منظور کیا ہے۔

سہ شنبہ ماقبل گذشتہ کو نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد کا انتقال ہوگیا۔

صوبجات متحدہ کی فصل پنبہ کے متعلق آخری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ رقبہ زیر کاشت کی میزان ۰۰۰,۰۰۰,۳۴ ایکڑ یعنی سال گذشتہ کے رقبہ سے ۲۸ فی صدی زیادہ تھی - بارانی علاقون میں فصل کو خشک سالی سے نقصان پہنچنے کے باوجود بھی مجموعی طور پر پیداوار معمولی اوسط کا ۱۱۴ رہا ہی پیدا شدہ روئی کا تخمینہ (۴۸۲۰۰۰) گٹھری وزنی ہر یک ۴۰۰ پونڈ کہا جاتا ہے - سال گذشتہ سے ۱۴ فیصدی کی بیشی - روئی کی حیثیت پہلے سے عمدہ رہی۔

بمبئی ۱۷ - دسمبر - ٹھاکر صاحب گونڈل نے جنوبی فریقہ کے خاموش مزاحمون کی امداد کے لئے دسہزار روپیہ دیا ہے اور رانی صاحبہ نے بھی اس دو ہزار روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔

گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے حکم دیا ہے کہ جن اضلاع میں گیہون باجرہ وغیرہ غلہ جات جو باشندون کی خوراک میں عام طور پر مستعمل ہوتے ہیں ۱۱ سیر سے کم نرخ پر فروخت ہو رہے ہون وہان کلکٹر ضلع کی تصدیق پر دس روپیہ ماہوار سے کم تنخواہ پانے والے ملازمون کو ایک روپیہ ماہوار فقط کا بھتہ دیا جائے - ضلع کمایون میں ۹ سیر سے کم نرخ ہونے کی حالت میں بھتہ دیا جائیگا۔

۱۲ - دسمبر کو کالی کٹ کے بڑے بازار مین موپلہ (مدراسی مسلمانون) کے دو فرقون پالیام اور ویلاپل میں سخت ہنگامہ برپا ہوا جسمیں ایک دوسرے فریق کے خلاف جراحت رسان آلات استعمال کئے گئے بازار میں آمد ورفت بالکل بند ہوگئی شہر کی پولس فساد کو نہ روک سکی اور محفوظ پولیس کا دستہ بلانا پڑا جس نے فوراً موقع پر پہنچکر فساد فرو کیا سات آدمی چاقو ون سے زخمی ہوئے جن میں سے دو کی حالت نازک ہے مجروح سب ہسپتال میں ہین۔ پولیس نے ۴۳ شخصون کو سرغنہ سمجھکر گرفتار کیا ہے۔

خبر گرم ہے - کہ ۱۹۱۴-۱۵ء کے سرما میں شہر بمبئی کے میدان میں ایک ایسی عظیم الشان نمائش منعقد ہوگی جیسی ہندوستان میں پہلے کبھی نہین ہوئی - یہ بھی افواہ ہے کہ ہز رائیل ہائنس پرنس آف ویلز جو اس وقت بغرض سیاحت ہند تشریف لائینگے - اس نمائش کا افتتاح فرمائین گے۔

گورنمنٹ ہند نے یورپ میں عربی اور سنسکرت کی تعلیم کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ کے دو وظائف دو سال کے لئے دینے کا اعلان کیا ہے ان کے پانے والے کو درجہ دوم کا آمد ورفت کا کرایہ بھی سرکار ہی سے ملے گا۔

لاہور کے پر حوصلے کارخانے امپیریل پبلنگ کمپنی جو امپیریل کارونیشن دربار کی ایک بالتصویر تاریخ شائع کر چکے ہیں اب ایک جدید کتاب موسومہ ہندوستان کی دیسی ریاستین متعدد جلدون مین شائع کرنے والے ہین بڑی ریاستون کا بیان ایک خاص جلد مین کیا جائیگا یہ سلسلہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدرآباد سے شروع ہوتا ہے یورپین ایڈیٹر اور مصور یہان آگئے ہیں اور اپنی یادداشتون کی تکمیل کے لئے وسیع معلومات فراہم کر رہے ہین ہز ہائنس نظام نے پبلشر کو اجازت دیدی ہے کہ جس جلد مین آن کی ریاست کا ذکر ہو اوس کے سرورق پر ریاست کا سرکاری نشان چھاپ دیا جائے۔

صوبجات متحدہ کی قانونی کونسل کا آیندہ جلسہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء کو ہوگا۔

بمبئی ۲۰ - دسمبر ۷ - بجکر ۵ منٹ صبح مسٹر وزیر حسن اور محمد علی یہان پہونچ گئے اون کا شاندار استقبال ہوا - دونون حضرات میجسٹک ہوٹل مین ٹھیرے ہین۔

خلیل خالد بے ترکی قنصل جنرل متعینہ بمبئی ۴ - جنوری کو جامع مسجد دہلی کے لئے جلالتماب خلیفۃ المسلمین کا عطیہ قالین لے کر بمبئی سے روانہ ہون گے۔

حوادث محلیہ

موسم - ۲۱ - ۲۲ دسمبر کی درمیانی شب مین خفیف ترشح ہوا - ابر چھا ہوا ہے - امید ہے کہ بارش ہوگی۔

بورڈ صاحب کا دورہ - مسٹر لوڈی صاحب بہادر بورڈ صوبجات متحدہ دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہین ۲۰ - دسمبر کو بجنور قیام فرمایا - بڑا دن غالباً مقام ہوگبور مین فرمائین گے - اور وہین شکار کھیلیں گے۔

بجنور خاص اور قصبات میں ۱۲ - دسمبر کو شاہ معظم حضور جارج پنجم کی تاجپوشی دہلی کی خوشیان خوب منائی گئین - تحصیلی اسکول کے طلبا کو شیرینی بھی مختلف مقامات پر تقسیم کیگئی۔

ڈاکخانہ بجنور کے متعلق پچھلے عرصہ میں ہم نے پوسٹماسٹر جنرل بہادر کو توجہ دلائی تھی کہ بجنور کے ڈاکخانہ مین مسلمانون کا عنصر بالکل نہیں ہے جس سے بعض اوقات بجنور کی مسلم پبلک کو شکایات پیدا ہو جاتی ہین اسلئے ضرورت ہے کہ مسلمانون کی کچھ تعداد ڈاکخانہ بجنور مین مقرر کیجائے - خدا کا شکر ہے کہ ہماری خواہش وتحریک بے اثر نہ رہی اور پوسٹماسٹر جنرل بہادر نے توجہ فرماکر ڈاکخانہ بجنور مین دو مسلمان کلرک بھیجدیئے جس سے نہ صرف پبلک شکایات بالکل دور ہوگئیں بلکہ ڈاکخانہ بجنور کا کام بھی نہایت خوبی وعمدگی سے انجام دیا جانے لگا اب معلوم ہوا ہے کہ ایک اور کلرک مسلمان آرہے ہین ہم جناب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کے مشکور ہین کہ اونہون نے ڈاکخانہ بجنور کا انتظام حسب خواہش پبلک فرما دیا اسوقت ڈاکخانہ بجنور کا کام نہایت خوبی سے ہو رہا ہے اور کسی فرد واحد کو بھی کسی قسم کی شکایت نہین ہے ہم پوسٹماسٹر صاحب بجنور کے بھی مشکور ہین کہ اونہون نے ڈاکخانہ بجنور کو ایسے وقت میں آکر سنبھالا جبکہ اوسمین سابق پوسٹماسٹر کیوجہ سے بہت سی شکایات پیدا ہوگئی تہین - موجودہ پوسٹماسٹر صاحب کی نسبت یہ کہنا بالکل درست ہے اور کسی تصنع پر مبنی نہیں کہ آپ نہایت خوبی سے ڈاکخانہ کے کام کو جو حقیقتاً پبلک کے کامون کا ایک نہایت ضروری محکمہ ہے انجام دیتے ہین - اور جس طرح سے کہ آپ خلیق ومتواضع اور عمدگی سے مفوضہ خدمات کو انجام دیتے ہین اسی طرح آپکا عملہ نہایت خوبی اور تندہی سے اپنی خدمات کو انجام دے رہا ہے۔

مطبوعات جدیدہ

(بقیہ صفحہ ۶)

فلاٹک گائڈ اردو میں غالباً یہ پہلی کتاب ہے جو ڈاک کے نایاب وقیمتی ٹکٹون کے موضوع پر لکھی گئی ہے یہ کتاب اگرچہ نقش اول ہے لیکن نوعیت کے لحاظ سے ایک مفید وکارآمد چیز ہے اس مین تمام ریاستہائے ہند اور ہندوستان کے برٹش مقبوضات کی نایاب وقیمتی ٹکٹون کی کیفیت اور اون کی اصلی وموجودہ قیمت درج ہے کچھ ٹکٹون کے نمونے بھی دیئے ہین یہ کتاب ہندوستان اور اوس کی دیسی ریاستون کی ڈاک ٹکٹون کی گویا ایک مکمل تاریخ ہے آخر میں ضمیمہ کے طور پر انگریزی مین تمام ممالک یورپ وایشیا وافریقہ وامریکہ کے اون سوداگرون کے پتے بھی درج کئے گئے ہیں جو قیمتی ونایاب ٹکٹون کو معقول قیمت پر خرید کرتے ہیں لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ - خوبصورت جلد صفحات ۷۶ قیمت ۸/

پانچسو بیوپار اس کتاب میں فوٹو گرافی گھڑی سازی وغیرہ تمام صنعت وحرفت کی تقریباً پانچسو ترکیبین اور نسخہ جات درج ہین - طریقہ عمل اور اجزائے شے میں بہت آسانیان رکھی گئی ہین امید ہے کہ یہ کتاب بیکار آدمیون کے لئے فائدہ رسان ہوگی اور متلاشی روزگار اس کے ذریعہ سے آزادی کے ساتھ روزی حاصل کر سکیں گے - لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ مجلد صفحات ۱۰۸ قیمت ایک روپیہ (عہ)

مذکورہ بالا دونون کتابین بابو بینی رام صاحب اینڈ سنز لودھیانہ (پنجاب) کے پتہ پر ملینگی۔

سپوت قومون کے عروج وزوال کی تاریخ میں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اون کی حالت پر غور کرکے اپنی زندگی کو کامیاب زندگی بنائین اور ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جانیوالے لوگون کے نصب العین وخیالات کو پیش نظر رکھین - اسی ضرورت کو مد نظر رکھکر منشی نانول صاحب مالک قیصر ہند ایجنسی لودہیانہ پنجاب نے سپوت نامی ایک کتاب تالیف کی ہے - جس میں ہندوستان کے اون اصحاب کے حالات اور تصاویر درج کی ہیں جنہون نے اپنی قوت اور قابلیت سے ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ میں ترقی حاصل کی ہے -

امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ہمارے ملک کے نوجوانون میں ترقی کی امنگ پیدا کرے گا اور اس قسم کے مفید لٹریچر سے ہندوستان میں آیندہ اچھی نسلیں پیدا ہون گی صفحات ۱۲۴ - قیمت بارہ آنے (۱۲/) مؤلف سے ملے گی -

کارخانہ جوہر یاقوت کی دو شرطیہ دوائیں نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانیوالی

جاڑے کا موسم آگیا ہے

اس لئے یاد رکھو۔ اگر تم نے اس موسم میں اپنی کھوئی طاقت کو از سر نو حاصل نہ کیا۔ تو پھر سال بھر تک پچھتاؤ گے۔ کیونکہ در اصل ہندوستان جیسے گرم ملک میں صرف یہی چار مہینے ایسے ہیں۔ جن میں ہر ایک ہندوستانی کوئی طاقت کی دوا کھا سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے لئے طاقت کی دوا تجویز کرتے وقت آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ آپ کوئی جعلی و نقلی حکیموں و اشتہاری طبیبوں کی دوا نہ کھائیں۔ کیونکہ اس سے بجائے نفع کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

ہاں اگر آپ کو

اس موسم میں کوئی طاقت کی دوا کھانی ہی منظور ہے۔ تو آپ جوہر یاقوت اور طلاء اکسیر اعظم کا استعمال شروع کر دیں۔ اور یقین رکھیں۔ کہ ان بہترین ادویات سے بہتر کوئی دوا نہیں ملسکتی [illegible]

حیرت انگیز ایجاد

جوہر یاقوت — وہ بے نظیر مقوی دوائی ہے۔ جو صرف دو تین سال کے عرصہ میں پچاس ہزار شیشی سے زیادہ بک چکی ہے۔ جن جن اصحاب نے ایک دفعہ آزمائی ہے۔ وہ خود بخود جگہ جگہ اپنے ملنے والوں سے تعریفیں کر کر کے اس کی بکری کا باعث ہوئے ہیں۔ جوہر یاقوت سے ہر قسم کا جریان، احتلام، سرعت انزال، ضعف باہ تو صرف پانچ روز میں ہی دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر کسی کو سوزاک و آتشک یا کسی اور وجہ سے نامردی کا عارضہ ہو۔ تو دو ہفتے کے استعمال سے تمام [illegible] جاتی ہیں۔ جوہر یاقوت کے استعمال سے [illegible] پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم [illegible] ہو جاتا ہے۔ جوہر یاقوت وہ لوگ ایک دفعہ منگوا کر استعمال کریں۔ جو اشتہاری حکیموں کی [illegible] استعمال کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ جوہر یاقوت کی پوری شیشی کی قیمت جس میں [illegible] کی دوائی ہوتی ہے۔ ایک روپیہ بارہ آنہ محصول چار آنہ [illegible] جوہر یاقوت کی ہر ایک شیشی کے ساتھ ہمارا اقرار نامہ ہوا کرتا ہے۔ کہ اگر یہ دوا [illegible] ثابت نہ ہو۔ تو آپ کی حلفیہ تحریر پر قیمت بلا عذر واپس دیں گے۔ اس سے زیادہ [illegible] ہے۔ جوہر یاقوت کی دو شیشی یکمشت منگانے پر محصول ڈاک معاف ہے۔ [illegible] محصول ڈاک چھ روپے میں ملتی ہے۔

کیفیت طلاء اکسیر اعظم

جو لوگ کمسنی کی [illegible] اپنا ستیاناس کر چکے ہیں [illegible] طلاء آب حیات کا کام دیتا ہے۔ [illegible] تو پھر تمام عمر کمزور نہ ہونگے۔ بڑھاپے میں بھی جوانوں کی طرح قوت مردمی قائم رہیگی۔ [illegible] قوت باہ [illegible] چہرہ بارونق [illegible] آنکھوں کی روشنی [illegible] قیمت پوری شیشی [illegible] خاص رعایت [illegible]

طلاء اکسیر اعظم اور جوہر یاقوت کی نسبت چند معزز اصحاب کی رائیں

جناب [illegible] صاحب [illegible] راولپنڈی سے لکھتے ہیں [illegible] جوہر یاقوت اور طلاء اکسیر اعظم [illegible] استعمال کر رہا ہوں۔ اچھا فایدہ معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] جناب بابو [illegible] لال صاحب [illegible] کراچی سے لکھتے ہیں [illegible] جناب [illegible] جناب منشی مختار احمد صاحب [illegible] جناب [illegible]

نوٹ — [illegible] — معاف

ہر ادویات کے ملنے کا پتہ — کارخانہ جوہر یاقوت مقام ٹوہانہ ایس-پی ریلوے

مدینہ پریس [illegible] بجنور میں باہتمام [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] چھپ کر شائع ہوا